اور اول مین بسم اللہ لانے سے اشارہ طرف اس امر کے ہے کہ ہر کتاب کے اول و شروع مین بسم اللہ لانی چاہیئے اسواسطے کہ جو کلام شروع بسم اللہ
نہین ہو تو وہ کلام ابتر ہو جاتا ہے چنانچہ حدیث مین وارد ہوا ہے اور حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نہ ترک کرو تم بسم اللہ کو اگرچہ
بعد اسکے ایک شعر ہی ہو اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ سرقہ کیا لوگون نے اس آیت کا کہ جو تمام قرآن مین زیادہ بزرگ اور
سزاوار ہے لانا اسکا وقت شروع ہر امر چھوٹے اور بڑے کے تاکہ برکت ہو اس امر مین اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وہ لائق
اسکے ہے کہ آواز سے پڑھی جاوے اور وہ وہ آیت ہے کہ فرمایا ہے خدا نے اسکے مقدمہ مین واذا ذکرت ربک فی القرآن وحدہ ولوا علی ادبارہم نفورا
اور تفسیر امام علیہ السلام مین لکھا ہے کہ جو کوئی ترک کرے اسکو ہمارے شیعون مین سے تو آزمایگا اسکو خدا مکروہ کے ساتھ تاکہ متنبہ ہو شکر کرنے پر
اور جو کچھ اس سے اسکے ترک کرنے مین تقصیر ہوئی ہے اسکو مٹا دے اور فرمایا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ جسوقت کوئی بندہ کہتا ہے
بسم اللہ الرحمن الرحیم ایک مرتبہ تو رضوان داروغہ بہشت کو خطاب ہوتا ہے خدا کیطرف سے کہ اے رضوان بنا تو بسم اللہ کہنے والے کے واسطے
ہزار شہر یاقوت سرخ کے کہ ہر شہر مین ہزار محل ہون اور ہر محل مین ہزار خانہ ہون اور ہر خانہ کے ہزار دروازے ہون واسطے اس شخص کے
کہ جو میرے حبیب محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی آل کی پیروی کرتا ہے اور انکے دامن کو پکڑے ہوئے ہے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم نے کہ جو کوئی کہے بسم اللہ الرحمن الرحیم تو خدا تعالی واسطے اسکے بہشت مین ستر ہزار محل بناتا ہے یاقوت سرخ کے کہ ہر محل مین ستر
ہزار خانہ ہون موتی سفید کے اور ہر خانہ مین ستر ہزار تخت ہون زبرجد سبز کے اور ہر تخت پر ستر ہزار فرش ہون سندس و استبرق کے اور
ہر فرش پر ایک حور العین ہو کہ جس کے ستر ہزار گیسو ہون آراستہ کئے ہوئے موتیون اور یاقوتون سے اور اس حور کے رخسارہ راست پر لکھا
ہو محمد رسول اللہ اور رخسارہ چپ پر لکھا ہو علی ولی اللہ اور اسکی پیشانی پر الحسن ہو اور اسکی گردن پر الحسین ہو اور اسکے لبون پر بسم اللہ
الرحمن الرحیم لکھا ہو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ جسوقت ملا لڑکے کو کہتا ہے کہ کہہ تو بسم اللہ الرحمن الرحیم پس کہتا
وہ لڑکا بسم اللہ الرحمن الرحیم تو لکھتا ہے خدا بیزاری واسطے اسکے آتش دوزخ سے اور اس لڑکے کے والدین کے واسطے اور اسکے معلم کے واسطے
اور منقول ہے کہ حضرت عیسیٰ ایک مردہ کی قبر پر گذرے اور دیکھا کہ ملائکہ عذاب اسکو کرتے ہین یہہ دیکھکر وہان سے آگے کو چلے گئے اور کچھ کلام
نہ کیا اور ایک مقام پر پہنچے جب وہان سے واپس ہوئے تو پھر اس قبر پر آئے اور اس قبر کو دیکھا کہ بہت راحت مین ہے اور ملائکہ رحمت اسکو
قبر پر نور کے طبق لاتے ہین حضرت عیسیٰ کو یہہ امر دیکھکر بہت تعجب ہوا اور اپنے پروردگار سے سبب اسکا پوچھا وحی آئی کہ اے عیسیٰ یہہ بندہ
میرا بہت گناہ کرتا تھا اور جسوقت مر گیا تو اسنے اپنی زوجہ حاملہ بعد اپنے چھوڑی جسوقت اسکے بیٹا پیدا ہوا اور پڑھنے کی عمر کو وہ
پہنچا تو اسکے پڑھنے کیواسطے معلم کے پاس بٹھایا معلم نے اسکو بسم اللہ الرحمن الرحیم تعلیم کیا پس مجھکو شرم آتی ہے اے عیسیٰ کہ مین
اپنے بندہ کو قبر مین عذاب کرون اور بیٹا اسکا میرا نام لیتا ہو اور فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ جو شخص ارادہ کرے
کہ اسکو خدا تعالی نجات دے عذاب کے انیس فرشتون سے جو کہ دوزخ مین واسطے عذاب کرنیکے متعین ہین پس چاہئے کہ پڑھے وہ بسم اللہ
الرحمن الرحیم اسواسطے کہ بسم اللہ کے بھی انیس ۱۹ حرف ہین تاکہ کرے خدا ہر حرف کو سپر ایک فرشتہ سے اور روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے کہ جسوقت شب معراج مجھکو آسمانون پر لے گئے تو مینے چار نہرین دیکھین پانی اور دودھ اور شہد اور شراب کی جبرئیل سے
مینے پوچھا کہ یہہ نہرین کہان سے آتی ہین کہا کہ مجھکو حکم ہے کہ ان نہرون کے منبع پر تمکو پہنچا دون حضرت نے فرمایا کہ مین جبرئیل کے ہمراہ
ہو لیا یہانتک کہ ایک قبہ پر پہنچے کہ دروازہ اسکا مقفل تھا مجھسے جبرئیل نے کہا کہ یا رسول خدا اپنی انگلی سے اس قفل کیطرف اشارہ کرو
تاکہ یہہ قفل کھل جاوے مینے اشارہ کیا تو وہ قفل کھل کر گر پڑا اور مین اس قبہ مین داخل ہوا اور اسکے اندر ایک ستون کھڑا ہوا دیکھا
کہ اسپر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا ہوا ہے اور دیکھا مینے کہ پانی کی نہر بسم اللہ کے میم حلقہ مین سے جاری ہے اور دودھ کی نہر اللہ کے ہ سے

حلقہ مین سے جاری ہے اور شہد کی نہر رحمٰن کے میم کے حلقہ مین سے جاری ہے اور شراب کی نہر رحیم کے میم کے حلقہ مین سے جاری ہے اور بسم اللہ کی بار
برینے لکھا ہوا دیکھا کہ جو کوئی بیچ ہے دنیا مین بسم اللہ الرحمن الرحیم تو داخل کرونگا اُسکو بیچ ان قبہ مین اور یہہ چارون نہرین اُسکو دونگا اور دعا مین اپنے خلاف نکرونگا
اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نے پوچہا کہ کیا شیطان آدمی کے ہمراہ کہانا کہاتا ہے فرمایا کہ ہان جس دسترخوان پر
بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ کہا جاوے تو شیطان اُسکے ہمراہ کہانا کہاتا ہے اور خدا تعالیٰ اُس دسترخوان سے برکت لیجاتا ہے اور منع کیا ہے
خدا نے اُس کہانے سے کہ جسپر خدا کا نام نہ لیا جاوے چنانچہ فرماتا ہے سورہ انعام مین کہ وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ
اللّٰهِ عَلَيْهِ یعنی اور نہ کہاؤ تم اُس چیز کو کہ نہین ذکر کیا گیا ہے نام خدا کا اوپر اُس کے اور فرمایا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے کہ جسوقت مومن صراط پر سے گزریگا تو کہیگا بسم اللہ الرحمن الرحیم اُسوقت شعلۂ آتش دوزخ کا سرد ہوجائیگا اور دوزخ
کہیگا کہ اے مومن جلدی سے گزر جا کہ تیرے نور نے میرے شعلہ کو بجہا دیا ہے اور حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بسم اللہ کا
اسم اعظم ہونا قریب تر ہے نظر کرنیوالے کو سیاہی سے طرف سفیدی آنکہ کے اور با بسم اللہ کے واسطے ملابست کی ہے یا واسطے استعانت
کے اور متعلق ہے اقرء محذوف کے یا اشرع یا ابتداء کے اور اسم مشتق ہے سمو سے کہ معنی بلندی ہے اسواسطے کہ وہ رفعت ہے واسطے
مسمی اپنے کے اور الف اُسکا کثرت استعمال سے محذوف ہوگیا ہے اور اللہ کا لفظ اسم ذات ہے اور اس لفظ کو جلالہ بہی کہتے ہین اور
اطلاق اس لفظ کا سوائے خدا کے دوسرے پر نہین ہوسکتا اور اصل اسکی آلہ ہے ہمزہ اُسکا دور کرکے الف اور لام عوض ہمزہ کے
اُسپر داخل کردیا ہے اور لام کو لام مین ادغام کردیا ہے اور اگرچہ معنی اُسکے معبود کے ہین لیکن اطلاق اُسکا معبود حق پر غالب ہوگیا ہے
اور جناب امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اللہ خدا کے نامون مین سے اسم اعظم ہے اور دوسرے شخص کا یہہ نام نہین
ہوسکتا اور وجود خدا کا عقلا کے نزدیک ظاہر ہے احتیاج دلیل کی اسمین نہین ہے ایک شخص نے حضرت صادق علیہ السلام سے
پوچہا کہ اے فرزند رسول خدا خدا کیطرف مجہکو ہدایت کر کہ لوگ مجہسے اسمین بہت جہگڑا کرتے ہین اور مجہکو انہون نے حیران کردیا
فرمایا کہ اے بندہ خدا کے کبہی تو کشتی پر بہی سوار ہوا ہے کہا کہ ہان سوار ہوا ہون فرمایا کبہی کوئی کشتی شکستہ بہی ہوگئی ہے جسپر کہ
تو سوار ہوا ہے اور دوسری کشتی کوئی وہان موجود نہو کہ جسپر تو سوار ہوکر نجات پاتا اور نہ کوئی تیرنے والا ہو کہ تجہکو پانی سے نکالے
کہا کہ ہان ایسا ہی حال ہوا ہے فرمایا کہ اُسوقت کبہی تیرے دل مین ایسا گزرا ہے کہ کوئی چیز چیزون مین سے قادر ہے کہ اس ورطہ سے
خلاصی دیوے اُس نے کہا کہ ہان فرمایا کہ وہی خدا ہے جو کہ قادر ہے نجات دینے پر جسوقت کہ کوئی نجات دینے والا نہو اور قادر ہے
فریادرسی پر جسوقت کہ کوئی فریادرس نہو الرحمن یعنی بہت بخشنے والا دنیا مین بسبب عطا کرنے وجود اور حیات اور رزق اور تمام
نعمتون کے تاکہ اُس کے وسیلہ سے معرفت جناب باری عز اسمہ کی حاصل ہووے اور اُسکی عبادت مین مشغول ہون رحیم یعنی بہت
مہربان بندون پر آخرت مین بسبب مغفرت کے اور داخل کرنے جنت کے اور رحمان اور رحیم دونو مشتق ہین رحمت سے کہ معنی رقت قلب ہے
اور یہہ دونو اسم ہین کہ واسطے مبالغہ کے رحمت سے بنائے گئے ہین مثل غضبان کے غضب سے اور مثل علیم کے علم سے اور حدیث مین
وارد ہوا ہے کہ رحمت خدا کے سو جزو ہین از انجملہ ایک جزو دنیا مین منتشر کیا ہے اور پہیلایا ہے کہ جو کچہہ دنیا مین رحمت اور نعمت ہے وہ ایک
جزو کے وسیلہ سے ہے اور آخرت مین اُس جزو کو ننانوین جزو باقی کے ساتہہ پیوست کرکے بندون پر صرف کریگا اور حدیث مین آیا ہے کہ
خدا تعالیٰ رحمان ہے یعنی مہربان ہے بنسبت جمیع بندگان مومن و کافر یعنی کہ خالق اور رازق سب کا ہے اور رحیم ہے یعنی مہربان ہے
بنسبت مومنان کے توفیق دینے والا اُنکا ہے واسطے طاعت کے اور بخشنے والا اور جنت مین پہنچانیوالا اُنکا ہے آخرت مین اور فریادرس
اُنکا ہے تاریکی قبر مین اور حشر کے دن اور حضرت امام صادق علیہ السلام نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کے معنے مین فرمایا ہے کہ الباء بہاء اللہ

والسین سناء اللہ والمیم مجد اللہ اور بعضی روایت مین مجد اللہ کی جگہہ ملک اللہ ہے یعنی با روشنی خدا کی ہے اور سین یعنی روشنی یا بلندی
خدا کی ہے اور میم بزرگی خدا کی یا بادشاہی خدا کی ہے اور مراد خدا کی تینون نامون سے جو کہ بسم اللہ مین ہین یہہ ہے کہ اللہ معبود ہر
چیز کا ہے اور رحمان ہے تمام خلقت کی نسبت اور رحیم ہے خاص مومنین کی نسبت اور خاص مومنین کی نسبت رحیم اور مہربان
ہونیکا حال دوسری حدیث مین وارد ہوا ہے چنانچہ فرمایا ہے رسول خدا صلعم نے کہ جسوقت بندہ مومنین کو قبر مین رکہین اور قبر کا
منہہ پوشیدہ کردین اسمین مٹی ڈالکر تو اسوقت خدا تعالی کمال مہربانی اور لطف اور بندہ نوازی سے خطاب کرے کہ اے بندہ میرے کوشہ مین
اس قبر کے تو تنہا پڑا رہگیا اور وہ دوست اور یار تیرے جنکی خاطر تو میری نافرمانبرداری کرتا تہا اور انکی خوشی کے واسطے گناہون مین
مشغول رہتا تہا تجہکو انہون نے تنہا چہوڑ دیا آج مین اپنی رحمت سے تجہکو بخشونگا کہ تمام خلایق تعجب سے کرین اور بعد اسکے فرشتون کو خطاب کرکے
کہ جاؤ تم اور میرے بندہ کی دلجوئی کرو اور ایک دروازہ بہشت کا اسکی طرف کہولدو اور اسکی قبر کو کشادہ اور پر نور کرو اور قسم قسم کے پہول
اور خوشبوئین اور خوان کہانون کے اسکے پاس حاضر کرو اور بعد اسکے میرے بندہ کو مجہپر چہوڑ دو کہ مین مونس اور ہمنشین اسکا ہونگا قیامت
تک اور دوسری حدیث مین ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جسوقت قیامت کا روز ہو تو دو بندون کو مومنین مین سے حاضر کرین اور
فرشتون کو حکم پہنچے کہ ایک قبہ کہڑا کرو اور میرے بندون کو اسمین بٹہاؤ بعد اسکے خدا تعالی ایک بندہ سے خطاب کرے کہ اے بندہ میرے
میری نعمتون کو تو نے سرمایہ گناہ اور نافرمانبرداری کا کیا اور جون جون مینے تجہپر نعمت زیادہ کی تو نے میری نافرمانی اور گناہون مین
زیادتی کی بندہ اسوقت خجالت سے سر اپنا آگے کو ڈالدے خطاب آئے کہ اے بندہ میرے سر اپنا اوپر کو اٹہا کہ مینے اسی ساعت کہ
تو نے گناہ کیا تہا تجہکو بخشدیا تہا دوسرے بندہ کو حاضر کرین اور گناہون کی کثرت سے اسکو ملامت کرین کہ تو نے کسواسطے اسقدر
گناہ کئے ہین اور وہ ندامت کی جہت سے رونے لگے حق تعالی فرمائے کہ اے بندہ میرے جس روز کہ تو گناہ کرتا تہا اس روز تو ہنستا تہا اور
اس روز مینے تجہکو شرمسار کیا اور آجکے روز کہ تو گناہ نہین کرتا ہے اور تضرع اور زاری کرتا ہے کیونکر تجہکو عذاب کرون گناہ تیرے
مینے بخشے اور بہشت مین داخل ہونے کی رخصت دی اور اسم بسم اللہ مین کہ مجرور ہے مضاف ہے طرف اللہ کے اور رحمن اور رحیم
دو وصفین اللہ کی ہین اور بایہہ کہ الرحمن بدل ہے اللہ سے اور الرحیم صفت ہے الرحمن کی

الحمد للہ سب تعریفین ثابت ہین واسطے خدا کے یعنی ماہیت اور حقیقت ہر ثنائے جمیل کی اور ہر وصف نیک کا اول ہو چکا
ہے اور جسقدر کہ آئندہ کو ہوگا وہ سب ثابت ہے واسطے خدا کے کہ موصوف ہے جمیع صفات کمالیہ یہان خدا تعالی اپنی تعریف کرتا ہے
اور اپنے بندون کو تعلیم کرتا ہے کہ تعریف کرو اپنے خدا کی اسطرح سے وحمد اور شکر خدا تعالی کا واجب ہے اسواسطے کہ وہ منعم حقیقی ہے اور
قادر ہے اصول نعمت پر اور فاعل اسکا ہے اور اس آیت مین دلالت ہے واجب ہونے شکر نعمت پروردگار پر اور حضرت امام صادق
علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر کسی شخص کو کوئی نعمت حاصل ہو چہوٹی یا بڑی اور وہ اسوقت کہے کہ الحمد للہ تو اسنے شکر اس نعمت کا ادا
کیا [تفسیر] حضرت امام صادق علیہ السلام سے ایک شخص نے سوال کیا کہ وہ دعا کہ شامل جمیع مقاصد دنیا اور آخرت کو ہو مجہکو تعلیم کر فرمایا
کہ خدا کی تعریف کرو اور رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جس کار کے اول مین حمد خدا ترک ہو وہ ابتر اور ضایع ہو جاتا ہے اور فرمایا اسی حضرت نے کہ سبحان اللہ
نصف ترازو ہے اور الحمد للہ پوری ترازو ہے یعنی ثواب الحمد للہ کا مضاعف ہے سبحان اللہ کے ثواب سے اور اسی حضرت نے فرمایا ہے کہ اگر بندہ شکر کو
کہے کہ الحمد للہ کما ہو اہلہ مستحقہ ملائکہ اسکے ثواب کے لکہنے سے عاجز ہو جاتے ہین اور اسوقت انکو خدا کیطرف سے خطاب پہنچے کہ کسواسطے اسکو لکہو
کہ جو میرے بندہ نے زبان پر جاری کیا ہے اسکے نامہ اعمال مین تم نہین لکہتے ہو ملائکہ کہین کہ خداوندا ہم کیا جانین کہ ثواب اس کلمہ کے کہنے کا
کس مضمون استحقاق اور لایق ہو حمد تیرے کے ہے کسقدر ہے تاکہ اسکو ہم لکہین حق تعالی فرمائے کہ تم اس کلمہ کو لکہو اور مجہپر لازم ہے

ثواب اس حمد کا کہ سزاوار میری ہے اسکو مین عطا کرون اور فرمایا اُسی حضرت نے کہ جسوقت خدا تعالی بندہ کو کوئی نعمت بخشے اور وہ اُسکے
مقابلہ مین الحمد للہ کہے خدا تعالی ملائکہ کو خطاب کرے کہ نظر کرو تم میرے بندہ کیطرف کہ مینے اُسکو ایک حقیر شے عطا کی ہے اور اُسنے اُسکے
مقابلہ مین وہ کلمہ اپنی زبان پر جاری کیا ہے کہ شامل ہے تمام حمدون کو اور نعمتون غیر متناہیہ کو اور لازم ہے مجھپر کہ آخرت مین اُسکو
نعمتین غیر متناہی عطا کرون اور اُسی حضرت نے فرمایا ہے کہ جو کوئی صبح کے وقت چار مرتبہ کہے کہ الحمد للہ رب العالمین وہ شخص
اُس روز کے عہدہ شکر نعمت سے باہر ہوئیگا اور اگر شب کو چار مرتبہ کہے تو شب کے عہدہ شکر نعمت سے باہر ہو جائیگا اور کہتے ہین کہ حضرت
نوح پیغمبر جسوقت کہانا کہانے سے فارغ ہوتے تو کہتے کہ الحمد للہ اور جسوقت پانی پیتے تو کہتے کہ الحمد للہ اور جسوقت سوار ہوتے تو کہتے الحمد للہ
اسواسطے خدا تعالی نے اُنکے حق مین فرمایا کہ انہ کان عبداً شکوراً اور حمد معنی ستودن ہے اور قراءت مشہورہ مین بضم دال ہے اور
مبتدا ہے اور للہ جار مجرور متعلق ثابت کے ہو کر خبر اُسکی ہے اور یہی قراءت فضل ہے کہ جملہ اسمیہ ہے اور جملہ اسمیہ دلالت کرتا ہے دوام
اور ثبات پر اور قراءت شاذہ مین الحمد بفتح دال اور کسرہ دال بھی آیا ہے پہلی صورت مین مفعول فعل محذوف کا ہے اور دوسری
صورت مین للہ کے نام کی تابعداری سے الحمد کی دال کو بھی کسرہ ہو گیا ہے لیکن یہ قراءت فتح اور کسرہ کے خلاف مشہور کی ہے
اور الف لام الحمد پر جنس کا ہے یا استغراق کا اور حمد اور شکر آپسمین مترادف ہین مگر فرق یہ ہے کہ شکر مقابلہ مین نعمت کے ہوتا ہے اور
حمد عام ہے خواہ عوض مین نعمت کے ہوئے خواہ سوائے نعمت کے اور حمد زبان سے ہوتی ہے اور شکر عام ہے خواہ زبان سے ہو خواہ
غیر زبان سے رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ پروردگار عالموں کا ہے یعنی حقیقت حمد کی خاص ہے واسطے خدا کے کہ پروردگار جمیع مخلوقات
انسان اور حیوان اور ملائکہ کا ہے اور تفسیر امام علیہ السلام مین جناب امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ مالک جماعتون کا ہے
ہر مخلوق کے اور خالق اُنکا ہے اور روزی دینے والا اُنکا جسجگہ سے کہ جانتے ہین وہ اور جسجگہ سے کہ نہین جانتے اور منقول ہے کہ
خدا تعالی نے اٹھارہ ہزار عالم پیدا کئے ہین کہ یہ دنیا ایک اُنمین سے ہے اور ابی بن کعب سے روایت ہے کہ مراد اٹھارہ ہزار عالم سے
اٹھارہ ہزار ملائکہ ہین چار ہزار اور پانسو اُنمین سے مشرق مین ہین اور چار ہزار پانسو مغرب مین اور چار ہزار پانسو جنوب مین اور
چار ہزار پانسو شمال مین اور رب تربیت کے معنے مین ہے اور مراد تربیت سے پہنچانا ہے ایک شے کا طرف کمال کے بتدریج اور اطلاق
اُسکا خدا تعالی پر از روئے مبالغہ کے ہے جیسے کہ اطلاق عدل کا زید عدل مین زید پر باعتبار مبالغہ کے ہے اور رب بمعنی مالک اور
صاحب اور سید اور مطاع اور مربی اور مصلح کے بھی آیا ہے اور عالمین جمع عالم کی ہے اور عالم بھی جمع ہے کہ جسکی واحد نہین ہے
مثل جیش اور نفر کے اور عالم ماسوائے اللہ کو کہتے ہین اور مشتق ہے وہ علامت سے کہ وہ دلیل اور علامت ہے اپنے صانع کی اور بعضے
عالم فقط عقلا کی جماعت کو کہتے ہین اور بعضے جن و انس ہی کو کہتے ہین اور بعضے فقط آدمیون کو کہتے ہین اور رب العالمین کہ مضاف
اور مضاف الیہ ہے صفت اللہ کی ہے اور رب العالمین مین تنکیر باقی نہین رہی ہے اسواسطے کہ پروردگار عالم [illegible]
خدا کے اور کوئی نہین ہو سکتا اسواسطے اُسکا اللہ کی صفت ہونا صحیح ہے اور منقول ہے کہ جو کوئی سات [illegible] ث مین
دوسری روایت مین ہے کہ پانچ بار کہے اور بعد اُسکے جو دعا کرے وہ قبول ہوتی ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے حدیث مین وہ ایسا
فرمایا ہے کہ جسوقت بندہ مومن کہے کہ یا رب حق تعالی جواب مین کہتا ہے لبیک اور اگر دو سہ مرتبہ کہیگا اور حدیث مین آیا ہے کہ
عزاسمہ کیطرف سے آواز آتی ہے کہ اے بندہ میرے جو کچھ چاہے وہ مجھسے طلب کر کہ خالق اور رازق سب کا ہے اور رحیم ہے یعنی مہربان ہے
کہ دعائے یا من اظہر الجمیل مین واقع ہوا ہے موجود ہے رسیدہ اور بخشنے والا اور جنت مین پہنچانیوالا اُنکا ہے آخرت مین اور فریادرس
جسوقت بندہ مومن اس کلمہ کو کہے تو حق تعالی ملائکہ کو [illegible] صادق علیہ السلام نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کے معنے مین فرمایا ہے کہ الباء بہاء اللہ

اُس ہر چیز کی کہ پیدا کی ہے مین نے بہشت اور دوزخ اور سات آسمان اور زمین مین اور بیشمار نکلنے اور غایب ہونے آفتاب اور ماہتاب
اور تمام ستارون کے اور باران کے قطرون کے اور قسم قسم کی خلقت اور پہاڑون کی اور سنگریزون کی اور بیشمار اُس چیز کے کہ
پیدا کیا ہے بیچ عرش اور کُرسی مین اور اب دوسری صفت بیان کرتا ہے کہ **اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** بخشنے والا نعمت کا
خلقون پر اور بخشنے والا گنہگارون کا اُس جہان مین اور مکرر لانا ان دونو صفتون کا اُس سورہ مین واسطے مبالغہ کے ہے
اور واسطے تنبیہ اِس امر کے کہ خدا تعالیٰ مستحق ہے واسطے حمد کے اسواسطے کہ انعام اور پرورش رحمت سے ہوتے ہین اور انعام
باعث حمد کا ہے اور اسواسطے یہ دونو صفتین اللہ کی واقع ہوئی ہین تاکہ دلالت کرین اس امر پر کہ خدا تعالیٰ فضل و کرم
کرنے والا اور نعمت دینے والا اپنے اختیار سے ہے نہ اضطرار اور ناچاری سے اسواسطے کہ موصوف برحمت وہی ہوتا ہے
کہ جو باختیار خود تفضل اور پرورش اور انعام کرتا ہے اور جسوقت ایسا ہوتا ہے تو مستحق حمد کا ہوتا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ بسم اللہ
مین ذکر ان دو وصفون کا اوّل پیدایش کے واسطے ہے کہ بدون مادہ اور مدت کے ممکنات کو پیدا کیا اور اس سبب سے
وہ سزاوار پرستش کا ہوا اور اسجگہہ اُن دونو وصفون کا ذکر کرنا بلاحظہ باقی رکھنے اُن کے وجود کے ہے وقت معین تک کہ
وہ وقت اجل کا ہے اور واسطے زندہ کرکے اُٹھانیکے آخرت مین واسطے جزا اور سزا کے اور اسیواسطے بعد اسکے فرماتا ہے کہ **مٰلِکِ**
یَوْمِ الدِّیْنِ ؕ مالک روز جزا کا یعنی بادشاہ اور متصرف جمیع امور قیامت کا ہے کہ تمام بندون کو اُس روز اُنکے
افعال اور اعمال کی جزا دیگا متقی اور پرہیزگار کو ثواب عطا کریگا اور گنہگارون اور نافرمانون کو عذاب کریگا اور بادشاہی
اُسکی اگرچہ عام ہے نسبت بدنیا و آخرت لیکن خصوصیت ذکر بادشاہی آخرت کیواسطے تعظیم اُس روز کی ہے اور یا اسواسطے
کہ اُس روز سوائے خدا کے کوئی نہوگا کہ دعویٰ خدائی کا کرے بخلاف دنیا کے کہ یہان بہتیرے آدمی دعویٰ بادشاہی کا کرتے ہین اور
حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دین یعنی حساب ہے یعنی مالک روز حساب کا اور حاکم اُس روز کا درمیان بندون کے حق کے
ساتھ حکم کریگا اور یہ آیت دلیل ہے واسطے واقع ہونے روز قیامت کے اور امیدوار کرنے بندون کے واسطے ثواب کے اور اُن کے
ڈرانیکے واسطے عذاب سے ہے اور تفسیر امام علیہ السلام مین جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت ہے کہ بہت دانا وہ شخص
ہے کہ ہر روز حساب اپنے نفس کا کرے اور عمل کرے دنیا مین اسواسطے کہ بعد مرنیکے اس سے فائدہ ہو اور کام آئے اور بڑا احمق وہ شخص ہے
کہ تابعداری کرے اپنی نفس کی خواہش کے اور دوسری حدیث مین یہ ہے کہ حساب کرو تم نفسون اپنی کا پہلے اس سے کہ حساب
کئے جاؤ تم اور وزن کرو تم اُنکا یعنی اُنکے اعمال کا پہلے اس سے کہ وزن کئے جاؤ تم کہ تمہارے اعمال کو وزن کرین اور قرات
مشہورہ مین عاصم اور کسائی اور یعقوب کے نزدیک مالک ہے اور باقی قاریون کے نزدیک ملک ہے اور یہی قرات حرمین
شریفین کے باشندون کی ہے اور مالک اُسکو کہتے ہین کہ جو قادر ہو جمیع امور مملوک کے تصرف مین اور جسطرح چاہے اپنا تصرف
کرے اور مانع اُسکے تصرف کا کوئی نہووے اور مالک یوم الدین مضاف اور مضاف الیہ ملکر صفت اللہ کی ہین اور جس نے رب کی
کہ [illegible] صفت بنا کے اُس نے مالک کی کاف کو بھی فتح سے پڑھا ہے اور اب خدا تعالیٰ بندون کو اپنی کیفیت
تصدق [illegible] اور الحمد للہ پوری [illegible] جانب میری توجہ کرو اور طرف میری خطاب کرکے کہو کہ اے خدا وہ شخص کہ اُن
کہے کہ الحمد للہ کا ہو اہل و مستحق [illegible] اُسکے ثواب کے لکھنے [illegible] تجھی کو ہی عبادت کرتے ہین ہم اور بس اور تیرے غیر کو پرستش
کہ جو میرے بندہ زبانپر جاری کیا ہے اُسکے نامہ اعمال مین تم نہین [illegible] پرستش کا نہین ہے اور تفسیر امام علیہ السلام مین مذکور ہے
کہ متضمن استحقاق اوّل ہو تمجید کے [illegible] ہے کہ مقدر ہے تاکہ اُسکو ہم [illegible] نعبد یعنی تجھی کو عبادت کرتے ہین ہم اے نعمت دینے والے

اور تابعداری کرتے ہین ہم تیری باخلاص اور واحد جاننے والے ہین تجھکو اپنی ذلت اور خواری کے ساتھہ بدون ریا اور سمعہ کے
یعنی بدون دکہانے اور سنانے لوگون کے **وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ** اور تجھی سے مدد چاہتے ہین ہم طاعت اور عبادت
تیری مین اور تمام مقصدون اور حاجتون کے بر آنے مین اور دفع کرنے شر اور مکر دشمنون کے مین اور تیرے غیر سے ہم مدد نہین
چاہتے ہین اور نہ تیرا کسی کو ہم شریک کرتے ہین اس آیت سے ثابت ہوا کہ مدد چاہنی سوائے خدا کے کسی دوسرے سے پیغمبر ہو یا امام
ہو جائز نہین ہے اسطرح سے کہ یہہ بزرگوار بالاستقلال حاجتون اور مقصدون کو لوگون کی بر لاوین اسواسطے کہ بر لانا حاجتون کا سوائے
خدا کے کسی کی قدرت مین نہین ہے البتہ ان بزرگون سے اسطرح سے سوال کرنا کہ تم میرے واسطے خدا سے دعا کرو اسمین کچھہ
مضایقہ نہین ہے کہ یہہ مقبولان درگاہ خدا ہین اور یا یہہ کہ اُنکے واسطے سے خدا سے دعا کرے یہہ بھی درست ہے اس صورت مین
حصر بھی آیت مین باقی رہتا ہے اور سوائے خدا کے بالاستقلال کسیکو حاجت کا روا کرنیوالا جاننا درست نہین ہے کہ حصر ہو گیا ہے
عبادت کا اور مدد چاہنے کا خاص خدا کے واسطے اور ان دونو امرون کو خدا نے ایک جگہہ ذکر کیا ہے پس جیسے کہ عبادت سوا
خدا کے کسی غیر کی جائز نہین ہے اسیطرح سوائے خدا کے کسی کو بالاستقلال حاجت کا بر لانیوالا جانکر مدد چاہنی بھی اُس سے جائز
نہین ہے اور اگر خدا کی غیر سے مدد چاہنی جائز ہو تو چاہیے کہ عبادت بھی اُسکی جائز ہو اور اس آیت مین خدا تعالی نے غیبت سے
طرف خطاب کے رجوع کی ہے اور قرآن شریف مین اور کلام فصحاء عرب مین رجوع غیبت سے طرف خطاب کے اور خطاب سے طرف غیبت کے
بہت مذکور ہے اور مراد یہہ ہے کہ جسوقت مذکور ہو وہ شخص کہ سزاوار حمد کے ہے اور موصوف ہو بصفات عظیمہ تو بمنزلہ اسکے ہو گیا کہ گویا
اُسکو دیکھتے ہین اسواسطے رجوع کی غیبت سے طرف خطاب کے اور مخاطب ہوا کہ اے وہ شخص کہ یہہ شان تیری ہے خاص کرتے ہین ہم تجھکو
عبادت کیواسطے اور استعانت کیواسطے اور نہین شریک کرتے ہین ہم تیرا اسمین کسی دوسرے شخص کو اور ایاک نعبد و ایاک نستعین کے
کہنے کا بہت ثواب اور فائدہ ہے چنانچہ ایک شخص ابو طلحہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے تہا روایت کرتا ہے مین
ایک جہاد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تہا اور جسوقت لڑائی بہت سخت ہوئی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
سر مبارک اپنا اوپر کو اٹھایا اور کہا یا مالک یوم الدین ایاک نعبد و ایاک نستعین پہر دیکھا کہ سر کافرون کے خود بخود بدن سے گرتے ہین اور
کسی کو ہم نہین دیکھتے اور دوسری روایت مین ہے کہ جسوقت کسی بندہ مومن پر کار تنگ ہو تو اُسکو چاہیے کہ ہمیشہ ان کلمون کو پڑہا کرے
تا کہ وہ کام اُسپر آسان ہو جاوے اور ایاک نعبد و ایاک نستعین مین ضمیر خطاب کی مفعول ہو کے واقع ہوئی ہے اور مقدم ہوئی ہے اپنے فعل پر حصر کے واسطے یعنی
تجھی کو عبادت کرتے ہین ہم نہ تیرے غیر کو اور تجھی سے مدد چاہتے ہین نہ تیرے غیر سے اور عبادت لغت مین بمعنی ذلت ہے اور عبد کو
عبد اسواسطے ذلت اسکی کے اور واسطے فرمانبرداری امر مولی کے کہتے ہین اور جسوقت معرفت خدا حاصل ہو گئی اور راہ راست کو بالیقین
قائم رہنا اُسپر اور محفوظ رہنا خطاؤن سے بہت دشوار تہا اسواسطے سوال کیا خدا تعالی سے ہمیشہ کی توفیق کا اور ثابت رہنے کا صراط مستقیم پر
اور کہا کہ **اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ** سو دکہلا ہم کو راہ سیدہی کہ سبب پہنچنے بہشت جاودان کا اور روضہ رضوان کا ہو
یعنی ہمکو توفیق طاعت اور عبادت کی دے کہ اُسکے وسیلہ سے ہم سعادت اخری کو پہنچین اور سبب بہشت مین داخل ہونیکا ہو اور کہتے ہین
کہ اصل ہدایت تو حاصل ہے مومنین کو پس مقصود ہدایت کے طلب کرنے سے ثابت رکہنا ایمان پر ہے اور یا توفیق طاعت کی اور تفسیر امام
علیہ السلام مین حضرت صادق علیہ السلام سے اسکی تفسیر مین اسطرح منقول ہے کہ رہنمائی کر تو ہمکو واسطے لزوم اس طریق کے کہ پہنچانے
والا ہو طرف محبت تیری کے اور جنت تیری کے اور منع کرنیوالا ہو فرمانبرداری خواہش نفس سے اور امیر المومنین علی علیہ السلام نے اسکی تفسیر
مین فرمایا ہے کہ ہمکو راہ راست کہ تو نے دکہائی ہے اسپر ثابت قدم ہمکو رکہہ تا کہ فرمانبردار تیرے رہین ہم اور ہمین اور ایک لحظہ غیر کی

پرستش مین مشغول نہ ہوین ہم اور دوسری روایت مین اُن حضرتؑ نے فرمایا ہے کہ ہمیشہ توفیق دے تو ہمکو کہ جیسے فرمانبرداری کی ہے
ہم نے تیرے دنون گذرے ہوئے مین ایسی ہی تابعداری کرین ہم تیری آئندہ کو اور عزہ محدث حنبلی نے ابو ہریرہ سے کہ رسول خدا صلعم
کے اصحاب مین سے ہے نقل کی ہے کہ صراط مستقیم طریق محمدؐ اور آل محمدؐ کا ہے کہ بنا گیا اصول پر ہے کہ وہ توحید اور عدل اور
نبوت اور امامت اور معاد ہے اور شک نہین ہے کہ صراط مستقیم طریق اہلبیت علیہم السلام کا ہے کہ جو موجب نجات اور رستگاری کا ہے
اور سوا اسکے سب دین باعث ہلاکت اور زیانکاری کے ہین چنانچہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ اہلبیت میری مثل کشتی
نوح علیہ السلام کے ہین کہ جو کوئی نوح کی کشتی مین بیٹھا اُس نے نجات پائی اور جو کوئی اُس سے باہر رہا وہ غرق ہوا ایسے ہی
جو کوئی اہلبیت کے طریق پر چلا اور اُن کی پیروی کی اُسنے نجات پائی اور جسنے اُن کو چھوڑ کر دوسرون کی طرف رجوع کی وہ
ہلاک ہوا اور منقول ہے کہ صراط دو ہین ایک صراط دنیا دوسرا صراط آخرت صراط دنیا تو امام ہے کہ جسکی اطاعت اور پیروی واجب ہے جس نے
پہچانا اُسکو دنیا مین اور پیروی کی اُسکی ہدایت کی اُس شخص گذر جاویگا صراط پر سے آخرت مین اور جس شخص نے نہ پہچانا اُسکو دنیا مین تو ڈگ جاوے گا
قدم اُسکا صراط آخرت سے اور گر پڑیگا وہ آتش جہنم مین اور صراط ایک پل ہے اوپر دوزخ کے اور پر کہ وہ بال سے زیادہ باریک ہے اور تلوار سے زیادہ
تیز ہے کوئی تو اُسپر سے مثل برق کے جاویگا اور کوئی مثل دوڑنے گھوڑے کے اور کوئی مثل چلنے پیادہ کے اور کوئی بہت آہستہ اور کوئی لٹکا کر
پس آتش دوزخ اُسکو پکڑ لیگی اور بہت جلدی اور دیر مین جانا ہر ایک کا موافق مرتبہ اپنے کے ہے اور وہ مقام نہایت تاریک ہے پیدا اپنے نور کے
موافق اُسپر سے گذرینگے اور یہان ہدایت بمعنی توفیق ہے اور معنی تثبیت بھی کہتے ہین اور اہدنا کا صیغہ امر کا ہے حرف یا کلام فعل ہے
اُسکے آخر سے ساقط ہوگیا ہے اور ضمیر متکلم کی مفعول اول اُسکا ہے اور الصراط المستقیم موصوف اور صفت ہو کر مفعول دوسرا اُسکا ہے
اور بعضے قاری صراط مین اشمام کرتے ہین اور صاد کو سین اور زا سے بھی پڑھتے ہین اور حاصل اس آیت کا یہ ہے کہ ہمکو توفیق دے تو
راہ راست کی کہ وہ طاعت اور عبادت تیری ہے اور یا یہ کہ ثابت قدم رکھہ تو ہمکو راہ ایمان پر اور راہ طاعت پر صراط الذین
انعمت علیہم راہ اُن لوگون کی کہ انعام کیا ہے تو نے اوپر اُنکے راہ راست اور طریق طاعت سے کو تفسیر امام علیہ السلام
مین امیر المومنین علی علیہ السلام سے اُسکی تفسیر مین منقول ہے کہ کہو تم اے خدا رہنمائی کر تو ہمکو راہ اُن لوگون کی کہ انعام کیا ہے تو
اُنپر بسبب توفیق کے واسطے دین تیرے کے اور اطاعت تیری کے نہ واسطے مال اور صحت کے اسواسطے کہ وہ کبھی کفار اور فاسقونکے واسطے
بھی ہوتے ہین اور وہ لوگ کہ انعام کیا ہے جنپر وہ انبیا اور صدیقین اور شہدا اور صالحین ہین چنانچہ فرماتا ہے خدا ومن یطع اللہ
والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین
یعنی اور جو لوگ فرمانبرداری کرتے ہین خدا کی اور پیغمبر کی پس وہ لوگ ہمراہ اُن لوگون کے ہونگے کہ انعام کیا ہے خدا نے اوپر اُن کے پیغمبر
ہین اور صدیقون مین سے اور شہیدون مین سے اور صالحین مین سے اور مراد نبیین سے جناب رسول خدا صلعم ہین اور صدیقین سے مراد
علی بن ابیطالب علیہ السلام ہین اور شہدا سے مراد حسنین علیہم السلام ہین اور صالحین سے مراد باقی ائمہ علیہم السلام ہین اور رسول خدا صلعم
فرمایا ہے کہ جنپر خدا نے انعام کیا ہے وہ شیعہ علی کے ہین یعنی اُنپر انعام کیا ہے علی کی ولایت اور دوستی کا اور اُنپر غضب نہین کیا اور وہ گمراہ
ہین اور یہ صراط بدل کل ہے پہلے صراط کا ہے یا صفت اسکی ہے اور بعضے قاری علیہم کی ہا کو مضموم پڑھتے ہین اور میم کو ساکن اور بعضے صراط من
انعمت علیہم پڑھتے ہین یعنی الذین کی جگہہ من کو پڑھتے ہین پس اے خدا ہمکو راہ اُن لوگونکی دکھا غیر المغضوب علیہم نہ اُن لوگونکی کہ
غضب کیا ہے اوپر اُنکے اور مراد اُن لوگون سے یہود ہین کہ بسبب اُنکے عناد کے اور قتل کرنے پیغمبرون کے اور تحریف کرنے توریت کے
خدا تعالیٰ نے اُنپر غصہ کیا ہے اور حق مین اُنکے خدا تعالیٰ نے فرمایا وغضب اللہ علیہ ولعنہم یعنی اور غضب کیا ہے خدا نے اوپر

اُنکے اور لعنت کی ہے اور اُنکے پس اِن لوگونکی راہ تو ہمکو مت کہلا کہ جنپر تو نے غضب کیا ہے وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ اور نہ راہ اُن لوگونکی کہ گمراہ
ہوئے ہین راہِ راست سے اور مراد اس سے نصاریٰ ہین کہ حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا اُنہون نے کہا اور رسول خدا صلعم پر ایمان نہ لائے
اور سبیل طرف گمراہی کے گیا چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ یعنی اور گمراہ ہوئے وہ راہ راست سے اور
منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وادی قریٰ مین تھے اور نصاریٰ سے جنگ کرتے تھے ایک شخص نے صحابہ مین سے اشارہ
طرف یہودیون کے کیا اور پوچھا کہ یا رسول خدا صلعم یہ کون ہین کہ تم سے جنگ کرتے ہین فرمایا کہ وہ مغضوب علیہم ہین اور بعد اسکے نصاریٰ
کی طرف اشارہ کرکے پوچھا کہ یہ کون ہین فرمایا کہ یہ ضالون ہین اور بعضے کہتے ہین کہ مراد مغضوب علیہم اور ضالین سے کل کفار ہین اور غیر المغضوب کی
را مجرور ہے اسواسطے کہ غیر بدل ہے الذین سے اور مضاف ہے طرف مغضوب کے اور لا ولا الضالین مین زائد ہے واسطے تاکید نفی کے آیا ہے اور ابن کثیر
نے غیر المغضوب کو حال ٹہیرا کر منصوب پڑھا ہے اور بعضون نے ولا الضالین کو غیر الضالین پڑھا ہے اور معنی غضب کے ہیجان نفس کے ہین وقت ارادہ انتقام
اور ضلالت کے معنی عدول کرنے کے طریق راست سے ہین اور تفسیر امام علیہ السلام مین حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام
نے کہ البتہ تحقیق سنا ہے مینے رسول خدا صلعم سے کہ فرماتے تھے کہ فرمایا ہے خدا نے کہ تقسیم کیا ہے مینے سورہ فاتحہ کو درمیان اپنے اور درمیان بندے کے کہ نصف
واسطے میرے ہے اور نصف واسطے بندے کے اور واسطے بندے کے وہ چیز ہے کہ سوال کرے پس جسوقت بندہ کہے کہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
تو اللہ تعالیٰ جلشانہ فرماتا ہے کہ شروع کیا میرے بندے نے میرے نام سے اور میرے نام سے اپنے ابتدا کی پس واجب ہے مجھپر کہ تمام کار اسکے دنیا اور
آخرت کے تمام اور پوری کرون اور اسکے احوال اور مال مین برکت دون اور جسوقت بندہ کہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝
تو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے تعریف کی اور میرا شکر کیا اور جانا اور یقین کیا اُسکا جو نعمت کہ مینے اسکو دی ہے وہ خدا کی طرف سے ہے
اور جو بلا کہ دفع ہوتی ہے اُسکا دفع ہونا بھی خدا کی طرف سے ہے پس گواہ کرتا ہون تمکو اپنے فضل اور کرم کا کہ مین زیادہ کرونگا اُسکے واسطے دنیا کی
نعمتون پر آخرت کی نعمتون کو اور دفع کرونگا مین اُس سے آخرت کی بلاؤن کو جیسے کہ دفع کی ہین مینے اُس سے دنیا کی بلائین اور جسوقت بندہ کہے
اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ گواہی دی بندے نے میرے رحمٰن اور رحیم ہونیکی پس گواہ کرتا ہون تمکو کہ البتہ کثرت سے
اسکو مین نعمتین دونگا اور بہت بخشش اُسپر کرونگا اور جسوقت بندہ کہے مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ تو خدا فرماتا ہے کہ گواہ کرتا ہون
تمکو جیسے کہ اقرار کیا میرے بندے نے میرے بادشاہ ہونیکا قیامت کے روز کو تو البتہ ایسے ہی آسان کرونگا مین اُس دن حساب کے اسکے حساب کو
اور قبول کرونگا مین اُسکی نیکیون کو اور درگذر کرونگا اُسکے گناہون سے پس جسوقت بندہ کہے کہ اِيَّاكَ نَعْبُدُ تو فرماتا ہے خدا کہ
سچ کہا میرے بندے نے وہ مجھی کو عبادت کرتا ہے نہ میرے غیر کو گواہ کرتا ہون تمکو کہ البتہ اسقدر ثواب دونگا مین کہ آرزو کریگا اُسکو ہر وہ شخص
کہ مخالفت کرے اُسکی میری عبادت کرنے مین اور جسوقت بندہ کہے کہ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندہ نے
مجھسے ہی مدد چاہی اور میری ہی طرف پناہ لیگیا گواہ کرتا ہون تمکو کہ البتہ مدد کرونگا مین اُسکے ہر کار مین اور اُسکی فریاد کو پہنچونگا اُسکی
سختیون مین اور اُسکی دستگیری کرونگا اُسکی مصیبتون کے وقت اور جسوقت بندہ کہے کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ آخر سورہ
تک تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ واسطے بندہ میرے کے ہے اور واسطے بندہ میرے کے وہ چیز ہے کہ اُسنے سوال کیا ہے پس تحقیق کہ قبول کیا ہے
مینے دعا کو اپنے بندے کی اور دونگا مین اسکو جو چیز کہ وہ امید وآرزو کرتا ہے اور امن دونگا مین اُسکو اُس چیز سے کہ وہ ڈرتا ہے

سورۃ البقرہ

سورہ مدنی ہے مگر ایک آیت اسمین سے حجۃ الوداع مین مقام منا مین نازل ہوئی ہے جسجگہہ کہ حاجی اپنے سرونکو منڈاتے
ہین اور جمرونکو کنکریان مارتے ہین اور وہ آیت وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ہے اور اسمین دو سو اور
چھیاسی آیتین ہین اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو شخص کہ سورہ بقر اور سورہ آل عمران کو پڑہے قیامت کے روز

یہ دونو سورتین اُس شخص پر مثل ابر کے سایہ کرینگی اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورہ بقر کو پڑھے گھر اُسکا
خیرات اور برکات سے خالی نہوا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اے علی مین سردار اولاد آدم کا ہون اور تو سردار عرب کا ہے
اور سلمان سردار فارس کا ہے اور صہیب سردار روم کا ہے اور بلال سردار حبشہ کا ہے اور طور سردار پہاڑونکا ہے اور سدرہ سردار درختونکا ہے
اور حرام مہینے یعنی رجب اور ذیقعد اور ذالحجہ اور محرم سردار سب مہینون کے ہین اور قرآن سردار سب کلامون کا ہے اور سورۃ البقر سردار قرآن کا ہے اور سورہ
بقر کی آیتون کا سردار آیۃ الکرسی ہے اور جسوقت حضرت علی علیہ السلام سردار عرب کے ہوئے تو خلافت انکی ثابت ہوئی بسم اللہ
الرحمٰن الرحیم الٓمّٓ ان حرفون کو حروف مقطعہ کہتے ہین اور یہ متشابہات مین سے ہین
اور انکی تاویل سوائے خدا کے کوئی نہین جانتا ہے اور یا راسخون فی العلم جانتے ہین اور یہی منقول ہے اہلبیت علیہم السلام سے
اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ یہ حروف اسم اعظم خدا کے ہین کہ قطع کئے گئے ہین قرآن مین سے مرکب کرتا ہے انکو پیغمبر
یا امام پس جسوقت دعا کرتا ہے انکے وسیلہ سے تو مقبول ہوتی ہے اور بعض علما یہ کہتے ہین کہ مراد اس روایت سے یہ ہے کہ یہ حرف رمز ہین
درمیان خدا کے اور پیغمبر اور راسخین فی العلم کی اولاد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین سے اور رمز حبیب کا ہے طرف حبیب کے
کہ آگاہ کرنا اور سمجھانا اُسکا دوسرے کو مقصود نہین ہے اور مفسرین نے ان حروف کی تفسیر مین بہت اختلاف کیا ہے چنانچہ مجمع البیان
مین روایتین مختلف اسکی تفسیر مین مرقوم ہین اور ایک روایت کو انمین سے صاحب مجمع البیان نے پسند کیا ہے کہ یہ نام سورونکے ہین
اور ابن عباس سے روایت ہے کہ الف سے اشارہ طرف انا کے ہے اور لام سے اشارہ طرف اللہ کے ہے اور میم سے اشارہ طرف اعلم کے ہے
کہ وہ انا اللہ اعلم ہوا یعنی مین خدا زیادہ جاننے والا ہون اور تفسیر امام علیہ السلام مین مرقوم ہے کہ معنی الف لام میم کے یہ ہین کہ یہ کتاب نازل
کی ہے جنمے وہ حروف مقطعہ ہین کہ انمین سے الف لام میم ہے اور وہ تمہارے لغت مین سے اور حروف تہجی تمہارے ہین پس لاؤ تم مثل اسکے
اگر ہو تم راست گو اور جناب امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ ہر کتاب خدا کا ایک خلاصہ ہوتا ہے اور خلاصہ قرآن کا حروف مقطعہ
ہین اور کہتے ہین کہ حروف مقطعہ واسطے عاجز کرنے بندونکے ہین تاکہ جانین کہ کسیکو اس کتاب کی حقیقت کیطرف راہ نہین ہے اور بعضے کہتے
ہین کہ سبب اسکا کہ خداتعالیٰ نے قرآن کی سورتونکو حروف مقطعہ سے شروع کیا ہے یہ ہے کہ جسوقت رسول خدا صلعم قرآن شریف
پڑھتے تھے تو تمام مشرکین جمع ہوتے تھے اور شعر پڑھتے ہین اور سیٹی بجاتے ہین اور تالیاں بجاتے ہین مشغول ہوتے تاکہ لوگ کلام خدا کو سننے پاوین
خداتعالیٰ نے ان عجایب حرفونکو نازل کیا مشرکین نے انکو سنکر تعجب کیا اور خاموش ہوکر قرآن کو سنا تاکہ مثل ان حرفونکا اور حرفونکو بھی سنین۔ اور
اس سبب سے قرآنکی آیتونکے معنے پوچھتے تھے اور حضرت اپنی حجت قایم کرتے تھے اور کہتے ہین کہ خداتعالیٰ نے جناب رسول خدا صلعم سے
وعدہ کیا تھا کہ مین ایک کتاب نازل کرونگا وہ قیامت تک دنیا مین باقی رہے گی اور جبکہ قرآن نازل ہوا تو اپنے حبیب کو خبر دی ذٰلِكَ الْكِتٰبُ
وہ کتاب یعنی یہ وہ کتاب ہے کہ پہلے اس سے جسکے نازل کرنیکا وعدہ ہوا تھا اور تفسیر امام علیہ السلام مین اسطرح لکھا ہے کہ وہ یعنی قرآن کہ شروع
ہوتا ہے الٓمّٓ سے وہ وہ کتاب ہے کہ جسکی خبر دی تھی مین نے موسیٰ علیہ السلام کو اور بعد انکے اور پیغمبرونکو اور ان پیغمبرون نے خبر دی تھی بنی اسرائیل کو
کہ مین اس کتاب کو نازل کرونگا تجپر اے محمد صلعم یہ وہی کتاب ہے لَا رَيْبَ فِيهِ نہین شک بیچ اسکے اسواسطے کہ ظاہر ہوا اُس
کتاب کے نزدیک انکے یعنی جسوقت کہ ہدایت اور حق اور معجزہ ہونا اس کتاب کا ثابت ہوا تو اُسکو لاریب فیہ کے ساتھ موصوف کر سکتے ہین اور
بسبب مشابہت ظاہر ہونے اسکی حجت ہونیکے اور دلالت کرنیکے اس مرتبہ کو پہونچی ہے کہ اگر کوئی شخص ایک تامل اور تھوڑا سا بھی غور کرے تو اس کو
اُسکے کلام خدا اور وحی ربانی ہونے مین کسیطرح کا شائبہ شبہ نہو سکے اور بلاشک یقین جانے کہ یہ کلام خدا ہے اور الٓمّٓ اگر نام اس سورہ کا ہے جیسے کہ بعضے
بعض کا ہے تو وہ مبتدا ہے اور ذٰلِكَ الْكِتٰبُ خبر اسکی ہے اور یا یہ کہ الٓمّٓ خبر ہے مبتدا محذوف کی یعنی ہٰذا الٓمّٓ اور ذالک مین ذا اسم اشارہ ہے۔ اور

اور کاف حرف خطاب کا ہے اور لام مکسورہ اسمین واسطے تاکید کے زیادہ کردیا ہے اور کتاب کہ بمعنی مکتوب ہے اور واسطے مبالغہ کے بنایا گیا ہے صفت
ذالک کی ہے اور یہ اسم اشارہ مع مشار الیہ کے خبر الٓمٓ کی ہے اور یا یہ کہ ذالک الکتاب مبتدا ہے اور لاریب فیہ خبر اسکی ہے اور لاریب فیہ
مین لا نفی جنس کا ہے اور ریب کہ بمعنی اضطراب اور قلق ہے اسم لا کا ہے اور فیہ خبر اسکی ہے اور یہ سب ملکے صفت کتاب کی ہین اور ریب بمعنی شک کے
اسواسطے ہے کہ وہ نفس کو اضطراب مین ڈالتا ہے **ھُدًی** راہ راست کہانیوالی اور ہدایت دلالت کرنیوالی ہے وہ کتاب طرف حق و رستی
لِّلْمُتَّقِیْنَ واسطے پرہیزگارونکے یعنی ثابت رکھنے والے انکو راہ راست پر اور متقی وہ لوگ ہین جو نگاہ رکھتے ہین اپنے نفس کو اور بچتے ہین
اُن فعلون سے کہ جو موجب نا رضامندی خدا کے ہین اور آدمیونکی رضامندی کیلئے خدا کو ناراض نہین کرتے ہین بسبب فرمانبرداری اور خوف خدا
کے اور کعب الاحبار سے تقوے کے معنے پوچھے گئے تو کہا کہ کبھی تم اُس راہ مین چلے ہو کہ جو خار اور خاشاک سے پُر ہو لوگون نے کہا کہ ہان ہم
ایسی راہ مین چلے ہین پوچھا کہ کسطرح چلتے ہو لوگون نے کہا کہ دامن اپنا اوپر کو اٹھا لیتے ہین تاکہ دامن ہمارا خار وخس سے الجھے اور خاشاک آلودہ ہو
اور بچکر چلتے ہین کہ ہمارے پاؤن مین خار چبھین کعب الاحبار نے کہا کہ تقوی اسی قبیل سے ہے یعنی راہ دین مین گناہون سے اسیطرح پرہیز کرو ۔ اور
امیر المومنین نے فرمایا ہے کہ متقی وہ شخص ہے کہ اگر کل اعمال اسکے ایک طبق مین رکہین اور اسکو جہان کے لوگونکے روبرو پیش کرین تو کوئی چیز اُن مین
ایسی نہو کہ اسکو اس سے شرم معلوم ہوتی ہو ۔ اور فرمایا جناب امیر المومنین نے کہ متقیون کی کئی علامتین ہین کہ اُن علامات سے وہ پہچانے جاتے ہین
راستگوئی ۔ اور ادائے امانت ۔ اور وفائے عہد ۔ اور قلت فخر ۔ اور بخل ۔ اور رشتہ دارون سے مواصلت رکھنی ۔ اور ضعیفون پر رحم کرنا ۔ اور عورتونکی
پیروی کم کرنا ۔ اور خرچ کرنا نیکی کا ۔ اور حسن خلق ۔ اور حلم ۔ اور پیروی اس علم کی جو نزدیک کرے طرف خدا تعالی کے اور جناب رسول خدا صلعم
نے فرمایا ہے کہ زیادہ پرہیزگار اور متقی وہ شخص ہے کہ جو حق کہے خواہ اسمین اپنے تئین فائدہ ہو خواہ نقصان ہو اور ہدایت کیواسطے خدا تعالی نے
متقیون کو اسواسطے خاص کیا ہے کہ نفع ہدایت کے وہی پاتے ہین نہ بدکار اور کفار اور ہدی کا لفظ کہ بمعنی ہادی ہے اصل مین مصدر ہے مثل
تقی و سری کے اور ترکیب مین حال واقع ہوئے ضمیر فیہ سے اور للمتقین جار اور مجرور متعلق ہدی کے ہے اور متقین مشتق ہے وقایت کہ بمعنی
نگاہداشتن ہے اور واحد اسکا متقی ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ متقی ہمارے شیعہ ہین **الَّذِیْنَ** وہ لوگ ہین وہ کہ
یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ ایمان لاتے ہین وہ ساتھ غیب کے یعنی اُن چیزون پر ایمان لاتے ہین کہ جو غایب ہین حواس سے اور انکو دیکھا
نہین ہے جیسے کہ معرفت اور توحید خدا اور نبوت انبیا اور امامت ائمہ معصومین علیہم السلام اور موجود ہونا امام آخر الزمان کا اور حشر اور نشر
اور حساب اور صراط اور میزان اور بہشت اور دوزخ اور ملائکہ اور سوا اسکے جو چیز کہ غایب ہے اور ایمان لانا اسپر لازم ہے اور ائمہ علیہم السلام سے
منقول ہے کہ مراد غیب سے صاحب الزمان علیہ السلام ہے یعنی متقی وہ لوگ ہین کہ ایمان لاتے ہین اور اعتقاد رکھتے ہین اُس امام آخر الزمان
کا اور نماز کہ افضل اعمال بدنی ہے اور زکوۃ کہ افضل اعمال مالی ہے اسواسطے تمام اعمال مین سے انکو خاص کرکے متقیون کی اس صفت سے تعریف
کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ متقی وہ لوگ ہین کہ ایمان لاتے ہین سب ان چیزون پر کہ جو پیغمبر خدا کے یہان سے لایا ہے **وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ**
اور قایم رکھتے ہین وہ نماز کو اور ہمیشہ اسکو پڑہتے ہین مع شرائط اور ارکان کے اور رکوع اور سجدہ کو تمام کرتے ہین اور وقتونکو اسکے نگاہ رکھتے
ہین اور اُن امور سے جو نماز کو فاسد کرتے ہین اور بگاڑ دیتے ہین اُسکے وہ اپنے تئین بچاتے ہین اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے
کہ نماز ستون دین کا ہے جسنے عمداً نماز کو ترک کیا اُسنے اپنے دین کو منہدم کیا اور ڈالدیا جسنے اُسکے وقتونکو ترک کیا وہ ویل مین داخل ہوگا اور
ویل ایک صحرا ہے جہنم مین اور فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جہنم مین ایک صحرا ہے اور دوزخ اُس صحرا سے ہر روز ستر ہزار مرتبہ فریاد کرتی ہے
اور اس صحرا مین ایک گھر ہے آگ کا اور اُس گھر مین ایک کنوان ہے آگ کا اور اُس کنوئین مین ایک تابوت ہے آگ کا اور اُس تابوت مین
ایک سانپ ہے کہ اسکے ایک ہزار دانت ہین اور ہر دانت ایک ہزار گز کا ہے انس نے پوچھا کہ یا رسول خدا صلعم یہ کسکے واسطے ہے فرمایا

کے واسطے پینے والے شراب کے اور ترک کرنیوالے نماز کے اور فرمایا رسول خدا صلعم نے جو شخص کہ نماز کو ترک کرے اپنی ہان سے ستر مرتبہ اور جو شخص کہ ڈھائے
کعبہ کو ستر مرتبہ وہ بہتر ہے نماز کے ترک کرنیوالے سے اور فرمایا حضرت صادق علیہ السلام نے کہ ایک نماز فرض بہتر ہے بیس حج سے اور ایک حج
بہتر ہے اس گھر سے جو کہ طلا سے پر ہو اور راہ خدا میں کل سونا تصدق کیا جائے یعنی ثواب نماز کا اسکے ثواب سے اسقدر زیادہ ہے اور نماز
کے ادا کرنیکے ثواب کے اور ترک کرنیکے عذاب کے احادیث بہت ہیں انشاء اللہ تعالیٰ اپنے اپنے مقام پر مذکور ہونگے پس متقی وہ لوگ ہیں کہ
ہمیشہ پڑھتے ہیں نماز کو **وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ** اور اس چیز میں سے کہ روزی دی ہے ہمنے انکو خرچ کرتے ہیں وہ
کہ زکوٰۃ اور خمس کو ادا کرتے ہیں اور مستحقوں کو پہونچاتے ہیں اور اپنے اہل و عیال کی نفقہ سے خبر لیتے ہیں اور سوائے اسکے جو حقوق
کہ واجب ہیں انکو ادا کرتے ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر ایک قیراط یعنی ایک ماشہ سے بھی کم کو منع کرے اور زکوٰۃ
مال میں سے نہ دیوے مستحقوں کو وہ مسلمان نہیں ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ ایسا شخص یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر مرے
اختیار ہے کہ سب برابر ہے اور بعضوں کے نزدیک نفقہ واجب اور مستحب کو دونوں کو شامل ہے پس نفقہ بھی اسمین داخل ہوگا اور بعضے کہتے ہیں
کہ معنی عام لینے مناسب ہیں یعنی جمیع حقوق مستحقوں کو پہنچاتے ہیں اور تصدق کرتے ہیں اور قرض دیتے ہیں اور حاجتیں مومنین کی روا
کرتے ہیں اور ضعیفوں کی اعانت کرتے ہیں اور اندھوں کا ہاتھ پکڑتے ہیں اور بلاؤں سے انکو بچاتے ہیں اور جو کوئی اپنے سے بچا نہیں افضل ہے اسکو
اپنے مال اور نفس پر اختیار کرتے ہیں اور اپنے سے اسکو مقدم رکھتے ہیں اور لوگوں کا اسباب اٹھاتے ہیں اور اپنی چادر یا پوشش اسکو پار کرتے ہیں اور
جو کوئی درجہ میں اپنی برابر ہے اسکو اپنے مال و نفس میں اپنی مانند شمار کرتے ہیں اور جو کچھ علم رکھتے ہیں وہ علم دوسروں کو تعلیم کرتے ہیں و فضائل
اہلبیت علیہم السلام کے انکے دوستوں کے روبرو بیان کرتے ہیں اور دوسری روایت میں بھی حضرت صادق علیہم السلام سے منقول ہے کہ جو کچھ علم
ہمنے انکو تعلیم کیا ہے وہ دوسروں کو پہنچاتے ہیں اور مما رزقناہم متعلق ینفقون ہے اور فرماتا ہے خدا ان متقیوں کی تعریف میں **وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ**
بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ اور وہ لوگ ایمان لاتے ہیں ساتھ اس چیز کے کہ نازل کی گئی ہے طرف تیرے یعنی قرآن اور شریعت جو
تیری طرف نازل کیگئی ہے اے محمد اسکی تصدیق کرتے ہیں اور اسکا اعتقاد رکھتے ہیں **وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ** اور وہ چیز کہ
نازل کیگئی ہے پہلے تجھسے اے محمد صلعم یعنی توریت اور انجیل اور زبور اور تمام صحیفے انبیا کے جو پہلے تجھسے نازل ہوئے ہیں ان سب کی بھی تصدیق
کرتے ہیں اور اوپر ایمان لاتے ہیں کہ وہ سب حق ہیں اور خدا کیطرف سے نازل ہوئے ہیں **وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ** اور ساتھ آخرت کے
وہ یقین کرتے ہیں اور اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ دن آخرت کا کہ بعد دنیا کے ہے ضرور ہونیوالا ہے اور اسمیں فرشتے اپنے اعمال کی جزا کو پہنچینگے
اُولٰٓئِكَ متقی جنکے یہ اوصاف مذکور ہیں **عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ** اوپر ہدایت کے ہیں پروردگار اپنے کیطرف سے کہ اپنے اختیار سے
ایمان لائے ہیں اور اعمال نیک بجا لاتے ہیں نہ یہ کہ خدا تعالیٰ نے ایمان کو انمین پیدا کیا ہے اسواسطے کہ یہ موجب ظلم خدا کا ہے کہ کافروں کو عذاب
کرتے ہیں بسبب انکے قدرت نرکھنے کے ایمان کے کسب کرنیمین اسواسطے کہ جسوقت ایمان کو انمین پیدا نکیا تو انکے عذاب کرنیمین ظلم لازم آتا ہے
بلکہ مراد یہ ہے کہ مومنین نے اپنے ارادہ اور اختیار سے ایمان کو قبول کیا ہے اور کافروں نے اپنے ارادہ اور اختیار سے اسکو قبول نہیں کیا ہے **وَاُولٰٓئِكَ**
اور یہی لوگ جو کہ اپنے ارادہ اور اختیار سے ایمان لائے ہیں اور اپنے اختیار سے اعمال نیک بجا لاتے ہیں **هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ** وہی رستگاری پانیوالے
ہیں عذاب سے اور پہنچنے والے مرتبہ ثواب کو ہیں خبر لیتا اور امام محمد باقر نے فرمایا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ ان علیا و شیعتہ ہم الفائزون
یعنی تحقیق علی اور شیعہ اسکے وہی رستگار ہیں اور یہی روایت اہل سنت کی کتاب صواعق محرقہ میں ہے اور اہل سنت جو اپنے تئیں شیعان علی بھی
کہتے ہیں نہایت فریفتگی ہیں اور یہ قول انکا موافق قول سعدی ہے کہ برعکس نہند نام زنگی کافور اور دفع المغالطین میں بیٹے ثابت کیا ہے کہ یہ لوگ
شیعان علی بھی نہیں ہوسکتے اور کہتے ہیں کہ چار آیتیں سورہ بقر کی اول کے مومنین کی تعریف میں نازل ہوئی ہیں اور بعد اسکے دو آیتین

اِنَّ الَّذِیْنَ یہ ہین وہ دو آیتین جو کافرونکی مذمت مین نازل ہوئی ہین اور وہ دو آیتین جو کافرونکی مذمت مین نازل ہوئی ہین اور اُسکے بعد تیرہ منافقونکی مذمت مین ہین اور اُسکے بعد کافرونکی مذمت مین ہین
کَفَرُوْا تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے اور بسبب عناد کے ایمان نہ لائے اور اپنے کفر پر ثابت قدم رہے اور دلیلون روشن کو اُنہون نے ملاحظہ نہ کیا تاکہ اُنکو سرحد
رستگاری کو پہونچاتے سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ برابر ہے اوپر اُنکے ءَاَنْذَرْتَهُمْ کیا ڈرایا تو نے اُنکو عذاب سے اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ یا نہ ڈرائے تو اُنکو
یعنی خواہ ڈرائے تو اُنکو خواہ نہ ڈرائے تو وہ ایسے ہین کہ اپنے عناد کی جہت سے لَا یُؤْمِنُوْنَ نہ ایمان لائینگے وہ اسواسطے کہ وہ تیرے معجزونکے
طرف نظر نہین کرتے ہین اور تیری پیغمبری کو نہین مانتے ہین اور قرآن کی تصدیق نہین کرتے ہین پس بسبب نظر نکرنیکے تیرے معجزونکی طرف
نہایت سختی کفر سے اس مرتبہ کو پہنچے ہین کہ خَتَمَ اللّٰهُ مہر رکھی خدا نے عَلٰی قُلُوْبِهِمْ اوپر دلون اُنکے کے وَعَلٰی سَمْعِهِمْ اور اوپر کانون
اُنکی کے یعنی خدا تعالیٰ نے اپنے علم سے جانکر کہ یہ ہرگز ایمان نہ لائینگے اُنکے دلونپر اور کانونپر ایک نشان کردیا ہے کہ جو کوئی ملائکہ اور اولیا مین
نظر کرتا ہے وسیر تو اُسکو پہچانتا ہے کہ یہ لوگ ایمان نہ لائینگے اور اس جہت سے اونپر لعنت کرتا ہے اور حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے
فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے اُنکے دلونپر بسبب اُنکے کفر کے عذاب کو چہاپ دیا ہے جیسا کہ دوسری جگہہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے بل طبع اللّٰه علیہا بکفرہم
یعنی بلکہ چہاپ دیا ہے خدا نے اوپر اُنکے بسبب کفر اُنکے کے اور کہتے ہین کہ معنے اسکے یہ ہین کہ فائدہ دل کا دریافت کرنا حق کا ہے اور فائدہ کانونکا
سننا آیتون کا ہے اُنسے حاصل نہین ہوتا ہے پس گویا کہ حق تعالیٰ نے ان اعضا پر مہر رکہدی وَعَلٰۤی اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ
اور اوپر آنکھون اُنکی کے پردہ ہے یعنی جیسے ... کی تکلیف دی گئی تھی اور قصور کیا اُنہون نے
... کہ ... اور پردہ سے آخرت مین مراد
اس امر مین کہ جسکا ارادہ اُنسے کیا گیا تہا وہ ایسے ہوگئے کہ گویا اُنکی آنکہونپر پردہ ہے اور بعضے
کہ حق تعالیٰ آخرت مین اُنکو بے عقل اور بہرا اور اندہا کردیگا اور ایسا نہین ہوسکتا کہ خدائے تعالیٰ اُنکے دلونپر مہر کردی ہو کہ بسبب اُسکے
ایمان نہین لاسکتے اور ایمان لانے مین مجبور ہوجاتے اسواسطے کہ یہ امر قبیح ہے اور خدا تعالیٰ امر قبیح کے صادر ہونے سے پاک ہے اور یہ کیونکر ہوسکتا
کہ دلونپر اُنکے خدا مہر کرکے اُنکو مجبور کردے اور پہر اُنکو کہے کہ تم ایمان لاؤ اور اگر وہ ایمان نہ لائین تو اُنکو عذاب کرے وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ
اور واسطے اُنکے عذاب ہے بڑا دنیا مین تو اسیر اور قتل ہونا اور آخرت مین ہمیشہ دوزخ مین جلنا اور کہتے ہین کہ عبد اللّٰہ بن ابی سلول اور اُسکے تابعین نے
آپس مین مشورہ کرکے اتفاق کیا کہ زبان سے اسلام کو ہم ظاہر کرین اور دل مین اپنے اعتقاد پر رہین اور جسطرح سے کہ مسلمان لوگ پیغمبر کی قربت اور
مصاحبت حاصل ہے ہمکو بھی حاصل ہو تا کہ ہم مسلمانونکے رازسے مطلع ہوکر کفار کو اس راز سے خبر کرتے رہین پس متفق ہوکر سب رسول خدا صلعم
پاس آئے اور اپنا مسلمان ہوجانا ظاہر کیا خدا تعالیٰ اُنکے حال سے خبر دیتا ہے اور فرماتا ہے وَمِنَ النَّاسِ اور بعضے آدمیون سے مَنْ یَّقُوْلُ
وہ شخص ہین کہ کہتے ہین کہ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ایمان لائے ہم ساتھ خدا کے وَبِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اور ساتھ دن آخرت کے کہ وہ قیامت کا روز ہے
وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ اور حال یہ ہے کہ نہین ہین وہ ایمان لانیوالے وسنے اور یقول کی ضمیر من کیطرف باعتبار لفظ کے پہری ہے کہ لفظ
اسکا مفرد ہے اور باقی کی ضمیرین باعتبار معنی کے اُسکی طرف پہرتی ہین کہ معنی من جمع کیلئے بہی آتا ہے اور یا ہم مومنین میں یُخٰدِعُوْنَ
اللّٰهَ فریب دیتے ہین وہ منافقین خدا کو اسلام ظاہر کرتے ہین اور کفر کو پوشیدہ رکہتے ہین وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور اُن لوگونکو کہ ایمان لائے ہین
اور خدا کا فریب دینا بطریق مجاز کے ہے نہ بطریق حقیقت اس واسطے کہ منافقین جانتے تہے کہ خدا کو فریب نہین
دیسکتے کہ وہ ظاہر اور پوشیدہ کو سب جانتا ہے اور اُنکے دلونکی بات اُسپر پوشیدہ نہین ہے پس اس صورت مین معنی اس آیت کے یہ ہونگے کہ معاملہ اُنکا اسی مثل
مثل معاملہ اُن لوگونکے ہے کہ دہوکا دیتے ہون کہ پیغمبر کو فریب دیتے ہین اور یا یہ کہ پیغمبر کے فریب دینے کو خدا کا فریب دینا کہا ہے اسواسطے کہ پیغمبر
کا فریب دینا رجوع کرتا ہے طرف فریب دینے خدا کے جیسے خدا تعالیٰ دوسری جگہہ فرماتا ہے مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ یعنی جو شخص
کہ فرمانبرداری کرے پیغمبر کی پس تحقیق فرمانبرداری اُسنے خدا کی اور مومنین کے فریب دینے کے واسطے مومنین سے کہتے تہے کہ ہم خدا اور رسول

ایمان لائے ہین مثل تمہارے اور خدا فرماتا ہے وَمَا يَخْدَعُونَ اور نہین فریب دیتے ہین وہ حقیقت مین اس عمل مین اِلَّا اَنْفُسَهُمْ مگر نفسون
اپنے کو بواسطے کہ وبال فریب دینے کا کہ وہ عذاب الیم ہے پہنچا اور آخرت مین وہ انکی ہی طرف رجوع کرنیوالا ہے وَمَا يَشْعُرُونَ اور نہین
اطلاع رکھتے ہین وہ کہ وبال اُسکا اُسکی سزا مین انکی طرف راجع ہوگا اور خدا تعالی انکے نفاق کی پیغمبر اور مومنین کو خبر کریگا کہ وہ اُنپر لعنت
کرنے لگینگے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ رسول خدا صلعم سے کسی نے سوال کیا کہ کل قیامت کے روز نجات کس چیز مین ہے
فرمایا کہ یہی ہے کہ خدا سے فریب نکرو کہ جو کوئی خدا سے فریب کریگا خدا اُسکو فریب کی سزا دیگا اور ایمان کو اُس سے نکال لیگا اور اگر وہ شعور رکھتا
ہو تو جانے کہ اپنے نفس کو وہ فریب دیتا ہے پھر اُسنے پوچھا کہ خدا سے کیونکر فریب کرے فرمایا کہ عمل کرے اُس چیز کا کہ خدا تعالی نے اُسکے
کرنیکا حکم دیا ہے اور ارادہ اُسکا اُس سے سوائے خدا کے دوسرا امر ہو یعنی رو فتم ریا ہے کہ وہ شرک بخدا ہے فِي قُلُوبِهِمْ بیچ دلون
اُن منافقون کے کہ جو محل اعتقاد ہے مَرَضٌ بیماری نفاق کی ہے اور کینہ مومنون کا اور حسد اُنکا کہ وہ دلونمین اُنکے جوش کرتا ہے
فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا پس زیادہ کی خدا نے بیماری نفاق کی بسبب اسکے کہ مرتبہ اپنے پیغمبر کا بلند کرتا ہے اور اسلام کو روز بروز قوت
دیتا ہے اور مومنین کی ترقی کرتا ہے منافقین یہ حال دیکھکر نفاق کو اپنے دلونمین زیادہ پیدا کرتے ہین اور شب روز رنج و الم مین رہتے ہین اور
پیغمبر اور مومنین کی ترقی دیکھکر اپنے دلونمین جلتے ہین وَلَهُمْ اور واسطے اُن منافقون کے آخرت مین عَذَابٌ اَلِيمٌ عذاب دردناک ہے
بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ بسبب اسکے کہ ہین وہ جھوٹ کہتے مومنین سے کہ ہم ایمان لائے ہین اور بعضون نے يُكَذِّبُونَ کو تشدید سے پڑھا ہے
اب خدا تعالی اُنکے افعال سے خبر دیتا ہے اسطرح سے کہ وَاِذَا قِيلَ اور جسوقت کہا جاتا ہے یعنی مومنین کہتے ہین لَهُمْ واسطے اُن منافقین کے
لَا تُفْسِدُوا فساد کرو تم اے منافقو فِي الْاَرْضِ بیچ زمین کے بسبب نافرمانی کے اور باز رکھنے لوگون کے ایمان سے ایمان کو برا کہکر اور بسبب
فریب دینے مومنین کے اسلام کو ظاہر کرکے اور کافرونکے روبرو اسلام کا بطلان بیان کرکے قَالُوا کہتے ہین وہ مومنین کے جواب مین عناد کی راہ سے
اِنَّمَا نَحْنُ سوائے اسکے نہین کہ ہم مُصْلِحُونَ درستی کرنیوالے ہین اپنے کامونمین یعنی جو کچھ کہ ہم کرتے ہین سب صلاح اور بنا ہے
کہ ہم اسلام کو ظاہر کرکے محمد کو راضی رکھتے ہین اور اپنا اعتقاد بھی دلونمین اپنے باقی رکھتے ہین اور وہ اپنے قبائل کو جو اچھا جانتے تھے
خدا تعالی اُنکے قول کو رد کرتا ہے کہ اَلَا خبردار ہو اور جانو تم اے مومنین کہ اِنَّهُمْ تحقیق وہ منافقین هُمُ الْمُفْسِدُونَ وہی فساد
کرنیوالے ہین اور تباہی ڈالنے والے ہین اور دوسرا ہم فصل کا ہے یا ابتدا کا وَلٰكِنْ لَا يَشْعُرُونَ اور لیکن وہ نہین اطلاع رکھتے ہین
کہ مفسد وہی ہین اور عمل اُنکا بوجہ صلاح نہین ہے بسبب تفکر نہ کرنے اُنکے کے سمجھتے نہین اور روشن اور ظاہر ہو لیتے نہین اور بسبب اسکے کہ اگر
خدا تعالی پیغمبر کو انکے نفاق سے خبر کردیگا تو وہ مومنین کو انکے نفاق سے مطلع کریگا۔ اور اونپر لعنت کرنیکا حکم کریگا تو وہ مومنین اُنپر لعنت
کرنے لگینگی اور اگر وہ انصاف سے نظر کرتے تو جانتے کہ جو کچھ کرتے ہین فساد ہے نہ صلاح وَاِذَا قِيلَ لَهُمْ اور جسوقت کہا جاتا
اُن منافقون سے یعنی پیغمبر یا مومنین اُنسے کہتے ہین اٰمِنُوا ایمان لاؤ تم ویسے اور پیغمبر کی تصدیق کرو كَمَا اٰمَنَ النَّاسُ جیسے کہ ایمان لائے ہین
یعنی وہ کہ وہ مومنین خالص ہین اور دلون بیچ ہین وہ نفاق نہین رکھتے ہین قَالُوا کہتے ہین وہ کہ منافقین ہین پیچھے یا اپنی قوم سے
کہ اَنُؤْمِنُ کیا ایمان لائین ہم كَمَا اٰمَنَ السُّفَهَاءُ جیسے کہ ایمان لائے ہین احمق اور بیخرد اور کم ظرف آدمی یعنی ہم مثل بیوقوفونکے ہرگز
ایمان نہ لائینگے اور اکثر مومنین جو فقیر اور محتاج تھے اور بعضے اُنمین غلام تھے مثل صہیب و بلال کے اسواسطے انکو احمق کہا اور ہمزہ استفہام
انؤمن کا انکاری ہے اور کاف كما کا موقع نصب مین ہے کہ صفت ہے مصدر محذوف کی اور ما موصول ہے اپنے صلہ کے معنی مصدر ہے یعنی
آمنوا ایمانا مثل ایمان الناس پس موصوف کاف کا ایمانا ہے یہان لیکن محذوف ہے اور کاف بمعنی مثل ہے اَلَا خبردار ہو اور جانو اے مومنین
مخلصین کہ اِنَّهُمْ تحقیق کہ وہ منافقین هُمُ السُّفَهَاءُ وہی کم عقل ہین کہ سمجھتے نہین ہین اور نہین جانتے کہ ہم جو اسلام کو ظاہر

کرتے ہین اور دلمین کفر کو پوشیدہ رکھتے ہین یہ نہایت بیوقوفی ہے اور مومنین کم عقل نہین ہین کہ اُنہون نے کفر پر ایمان کو اختیار کیا ہے اور معصیت
پر طاعت اور منافقین بالعکس اسکے کرتے ہین اور بسبب بیعقلی کے کفر کو ایمان پر اور معصیت کو طاعت پر اختیار کیا ہے اُنہون نے
وَلٰکِن لَّا یَعْلَمُوْنَ اور لیکن نہین جانتے ہین کہ وہ خدا تعالی اُنکے نفاق کی مومنین کو خبر کریگا تو مومنین اُنپر لعنت کرنے
لگینگے اور اَلَا واسطے تنبیہ کے آتا ہے شروع کلام مین اور اصل اسکی لا ہے اور واسطے تحقیق کلام مابعد کے ہمزہ اُسپر داخل ہوگیا ہے اور
منقول ہے کہ ایک روز عبد اللہ بن اُبی اور اُسکے تابعین نے امیر المومنین علیہ السلام سے مع دیگر اصحاب کے ملاقات کی اور پھر ایک منافق نے
اُنمین سے امیر المومنین علیہ السلام کی ازراہ خوشامد بہت تعریف کی جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ اے عبد اللہ خدا سے ڈر اور نفاق کو
اپنے ترک کر اور اعتقاد خالص سے ایمان لا کر زمرہ مومنین مخلصین کے داخل ہو عبد اللہ نے جواب مین کہا کہ اے ابو الحسن تم ہمکو نسبت نفاق
کرتے ہو ہم تو مثل تمہارے ایمان لائے ہین اور پیغمبر کا اعتقاد رکھتے ہین خدا تعالی نے عبد اللہ کی تکذیب اور جناب امیر کی تصدیق کے باب مین
آیہ نازل کی اور فرمایا کہ وَاِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور جسوقت ملاقات کرتے ہین وہ منافقین اُن لوگون سے کہ ایمان لائے ہین تو قَالُوْا
کہتے ہین وہ ازروے نفاق کے اٰمَنَّا ایمان لائے ہین ہم مثل تمہارے محمد پر اور قرآن پر وَاِذَا خَلَوْا اور جسوقت خلوت اور تنہائی مین ہوتے ہین اِلٰی
شَیٰطِیْنِهِمْ طرف شیطانون اپنے کے کہ وہ مشرکین ہین اور یاران کے ہین اور گروہ کثیر ہین مثل شیطانون کے ہین اور رئیس اور پیشوا اُنکے
ہین تو اُسوقت قَالُوْا کہتے ہین وہ منافقین پیشواؤن اپنے سے ازروے اعتقاد کے اِنَّا مَعَکُمْ تحقیق ہم ساتھ تمہارے ہین تمہارے ہم دین
اور اپنے دین سے ہم پھرے نہین اور مسلمانون کے روبرو جو ہم اسلام اپنا ظاہر کرتے ہین اِنَّمَا نَحْنُ سوا اسکے نہین کہ ہم مُسْتَهْزِءُوْنَ
ہنسی کرنیوالے ہین اُن مسلمانون سے خدا تعالی مومنین کیطرف سے فرماتا ہے کہ اَللّٰهُ یَسْتَهْزِئُ بِهِمْ خدا جزا ہنسی کی دیگا اُنکو کہ دنیا مین
تو احکام مسلمانون کے اُنپر جاری کریگا اور آخرت مین جسوقت وہ دوزخ مین ہونگے تو کہتے ہین کہ ایک دروازہ بہشت کا اُنکی طرف کھولیگا اُسوقت
وہ جلدی سے بہشت کیطرف کو دوڑینگے جسوقت وہ بہشت کے دروازہ پر پہونچینگے تو اُسوقت دروازہ بہشت کا بند ہوجاویگا اور آتش
دوزخ اُنکو اپنی طرف کھینچ لیویگی اور مومنین یہ دیکھکر ہنسینگے جسوقت وہ کہینگے کہ ایسا ہمارے ساتھ کیون کیا تو کہا جائیگا کہ یہ عوض
اُس ہنسی کے ہے کہ جو تم دنیا مین مومنین سے ہنستے تھے وَیَمُدُّهُمْ فِیْ طُغْیَانِهِمْ اور کھینچیگا اُنکو بیچ سرکشی اُنکی کے اور مدد کریگا اُنکی بیچ
کفر مین اور نفاق مین کہ یَعْمَهُوْنَ حیران رہین وہ اور سرگردان ہون راہ ثواب سے یعنی بسبب تفکر اور تامل نکرنیکے بیچ آیات اور
دلائل ظاہرہ مین چھوڑ دیگا اُنکو خدا تعالی اُنکی سرکشی مین کہ سرگردان اور حیران رہین وہ اور توفیق اور نظر لطف اپنے اُٹھا لیگا اُولٰٓئِكَ
الَّذِیْنَ یہ منافقین وہ لوگ ہین کہ اشْتَرَوُا خرید کیا ہے اُنہون نے یعنی بدل کیا ہے اُنہون نے الضَّلٰلَةَ گمراہی کو کہ وہ کفر
اور نفاق ہے بِالْهُدٰی ساتھ راہ راست کے کہ وہ ایمان اور یقین ہے اور مراد یہ ہے کہ خرید کیا اُنہون نے ہلاکت کو بدلے رستگاری کے
فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ پس نہ نفع دیا سوداگری اُنکی نے بدلے ایمان کے کفر کو خرید کرنیکے معاملہ مین وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِیْنَ اور
نہین ہین وہ راہ راست پانیوالے یعنی اُن لوگون نے دین خدا کو فروخت کیا اور اُسکے عوض مین کفر کو لیلیا اس صورت مین اُنکی تجارت
اُنکو کچھ فایدہ نہ دیا بلکہ ایمان کو چھوڑ کر کفر کو اختیار کیا اور بہشت کو کہ قسم قسم کی نعمتین اُسمین ہین اُنہون نے جہالت سے ترک کرکے آتش دوزخ کو کہ
طرح طرح کے عذاب اور تکلیفین اُسمین ہین پسند کیا۔ یہ لوگ حق اور ثواب کیطرف ہرگز راہ پانیوالے نہین ہین اور اشتروا کی واو کو سب
قاریون نے مضموم پڑھا ہے مگر یحیی نے مکسور پڑھا ہے۔ لو استطعنا کی واو کے مشابہ جانکر اور ضمہ اشتروا کی واو کو اسواسطے ہوا کہ یہ واو
ساکن تھی اور جسوقت ساقط ہوا ہمزہ وصل کا تو یہ واو ساکن جا کر ملے جو کلام تعریف بدل کیا گیا ہے ل ساکن جمع ہوئے تو اسواسطے
واو کو حرکت ضمہ کی دی کہ دلالت کرے صیغہ جمع ہونے پر مَثَلُهُمْ مثال اُن منافقین کی اس معاملہ مین کَمَثَلِ الَّذِی

مانند اُس شخص کی ہے کہ اندھیری رات تاریک میں اسْتَوْقَدَ نَارًا روشن کرے آگ کو صحرا میں واسطے دیکھنے راہ کے تا گرداگرد
اپنے دیکھے اور جلدی راہ چلے دشمنونکے خوف سے اور امن کی جگہ میں پہنچے فَلَمَّا أَضَاءَتْ جسوقت روشن کرے وہ آگ مَا حَوْلَهُ اُس
چیز کو کہ گرداگرد اُسکے ہے ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ لیجاے خدا روشنی اُنکی کو وَتَرَكَهُمْ اور چھوڑدے اُنکو فِي ظُلُمَاتٍ بیچ
اندھیرونکے لَا يُبْصِرُونَ کہ نہ دیکھیں وہ کسی چیز کو یعنی کہ جیسے بعضے آدمی واسطے دیکھنے راہ کے اور خوف گم کرنے راہ کے شب
تاریک میں آگ روشن کریں اور جسوقت وہ آگ اُنکے گرد کو روشن کرے اور حقتعالی ہوا کو بھیجکر اُس روشنی کو دور کرے تو اُسوقت وہ
لوگ تاریکی میں حیران و سرگردان رہجاتے ہیں اُس صحرا میں ایسا ہی منافقین کا حال ہے کہ شب تاریک گمراہی میں اظہار کلمہ اسلام کر
اُسکی روشنی میں مسلمانوں کے خوف شمشیر سے اور تاراجی مال سے بیخوف ہوجاتے ہیں اور جسوقت خدا تعالی اُنکو موت دے تو نور ظاہری
اُنکا کہ وہ فقط اقرار زبانی ایمان کا تھا بجھ دم مرنے کے اُٹھ جاتا ہے اور تاریکی عذاب میں بسبب کفر باطنی گرفتار ہوجاتے ہیں کہ راہ نکلنے
کی اُس تاریکی عذاب سے نپاتے ہیں پس جن لوگونکا یہ حال ہے وہ صُمٌّ بہرے ہیں یا یہ معنی کہ حق کے سننے پر کان نہیں رکھتے ہیں بُكْمٌ
گونگے ہیں یا یہ معنی کہ سخن حق نہیں کہتے ہیں عُمْيٌ اندھے ہیں اسواسطے کہ حق کو نہیں دیکھتے ہیں یعنی جو دلیلیں کہ حق ہیں
اُنکو نہیں سنتے ہیں اور ویسے اقرار خدا اور رسول کا نہیں کرتے ہیں اور معجزوں کی طرف نہیں دیکھتے ہیں پس گویا کان اور زبان
اور آنکھ نہیں رکھتے ہیں فَهُمْ پس وہ لوگ کہ اس مرتبہ کو پہنچے ہیں لَا يَرْجِعُونَ رجوع نکرینگے کفر سے طرف ایمان
اور گمراہی سے طرف راہ راست کے اور آخرت میں بھی وہ لوگ بہرے اور گونگے اور اندھے ہونگے چنانچہ خدا تعالی فرماتا
ہے کہ وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ عُمْيًا وَبُكْمًا وَصُمًّا یعنی محشور کرینگے ہم اُنکو دن قیامت کے اوپر منہوں اُنکے کے اندھا اور
گونگا اور بہرا اور اس آیہ مثال میں پہلے تو ضمیریں مفرد لائی ہیں۔ اور بعد اُسکے جمع کی اسکی تاویل میں بیان کرتے ہیں کہ الذی
جمع کے معنی میں ہے جیساکہ دوسری آیت میں وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ اور بعضے کہتے ہیں کہ الذی یہاں یعنی الذین تھا نون جمع کا حذف
ہے اور اصل میں یہ الذین ہے اور ایسا شعر عرب کے کلام میں آتا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مضاف یہاں سے محذوف ہے گویا اسطرح سے
کہ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ أَتْبَاعِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا یعنی مثال اُن منافقوں کی مانند پیروی کرنیوالوں اُس شخص کے ہے کہ روشن کیا اُسنے آگ کو اور
بعضے کہتے ہیں کہ اسمیں تشبیہ حال کی ہے اور تقدیر اسکی یہ ہے کہ حال هَؤُلَاءِ الْمُنَافِقِينَ فِي جَهْلِهِمْ كَحَالِ الْمُسْتَوْقِدِ نَارًا یعنی حال اُن منافقوں
کا بیچ جہالت اور نادانی اُنکے کے مانند حال روشن کرنیوالے کے آگ کو ہے اور اضاءت اگر متعدی ہے تو ضمیر اُسکی طرف نار کے پھرتی ہے
اور اگر لازمی ہے تو ضمیر اُسکی طرف ما حول کے پھرتی ہے اور تانیث اُسکی باعتبار متعدد ہونے اشیا کے ہے کہ جو گرداگرد اُسکے ہیں اور جملہ معطوف
علی الظرف ہے أَوْ كَصَيِّبٍ یا مثال اُن منافقوں کی مانند صاحبوں مینہہ کے ہے اصحاب کا لفظ اور وہ مضاف یہاں اُسکے محذوف ہے
اور تقدیر اُسکی کاصحاب صیب ہے اور عطف اسکا کمثل الذی استوقد نارا پر ہے اور اصحاب کا لفظ یہاں نہیں اسواسطے محذوف ہے کہ صیب غیر
عاقل ہے اسکا عطف عاقل پر کیونکر ہوگا اسواسطے اصحاب کے لفظ کی تقدیر بیان مناسب ہوئی اور دلالت کرتا ہے اسکے مقدر ہونے پر
مابعد اسکا کہ وہ يَجْعَلُونَ أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ ہے یعنی مثال اُن منافقوں کی مانند باران کی ہے کہ جسکے بڑے بڑے قطرے ہوں
اور وہ لوگ اُس باران میں گرفتار ہوگئے ہوں اور جلدی جلدی وہ مینہ برستا ہو مِنَ السَّمَاءِ آسمان سے کہ فِيهِ بیچ اُس باران کے
یعنی وقت برسنے باران کے ظُلُمَاتٌ اندھیری ہوں تاریکی شب کے بادلوں کی وَرَعْدٌ اور گرج ہو کہ اُسمیں آواز سخت ہو
وَبَرْقٌ اور بجلی ہو روشن زمین پر گرتی ہوئی اور بعضے کہتے ہیں کہ رعد آواز ایک فرشتہ کی ہے کہ وہ بادلونکو اطراف عالم میں
پراگندہ کرتا ہے اور پھیلاتا ہے اور امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ برق روشنی تازیانہ کی ہے کہ وہ لوہے کا ہے اور ملائکہ بادلوں کو

اُس سے مار کر ہانکتے ہین اور دوسری روایت مین ہے کہ وہ تازیانہ نور کا ہے اور کہتے ہین کہ رعد آواز برہم ہونے ابر کے ٹکڑونکی ہے اُسمین اور برق
ایک آتش ہے کہ نکلتی ہے وقت برہم ہونے بادلونکی آپس مین حاصل یہ ہے کہ منافقین مثل صاحبوں مینہہ کے ہین کہ جسمین رعد اور برق ہے اور
اُسمین وہ گرفتار ہین کہ بجلی کی کڑک سے يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ وہ کرتے ہین وہ انگلیوں اپنی کو فِيْٓ اٰذَانِهِمْ بیچ کانون اپنے کے مِنَ
الصَّوَاعِقِ کڑکون بجلی کے حَذَرَ الْمَوْتِ واسطے ڈر موت کے اور خوف ہلاک ہونیکے وَاللّٰهُ مُحِيْطٌ اور خدا گھیرنے والا ہے اور احاطہ
کرنیوالا ہے بِالْكٰفِرِيْنَ ساتھ کافرونکے یعنی اُسکا علم اُنکے سب افعال کو پہنچا ہے اور سب کو موافق اُنکے فعلونکے سزا دیگا اگر چاہے جیسے
کو اُنکے نفاق کی خبر دیوے اور مطلع کردے کہ اُنکے ظاہر اور پوشیدہ کو وہ جانتا ہے اس آیت مین خدا تعالی نے قرآن اور ہدایت کو مشابہت
دی ہے باران سے اسواسطے کہ جیسے کہ باران سے زمین زندہ ہوتی ہے ایسے ہی قرآن اور ہدایت سے دل زندہ ہوتے ہین اور باران مین ابر سے
جو اندھیرے ہوتے ہین اور رعد اور بجلی اور کڑک جو ہوتی ہے تو اسوقت انگلیونکو کانونمین دیتے ہین کڑکون رعد کے سے مرنیکے خوف سے کہ
بجلی ہم پر نگرے ایسے ہی حال منافقونکا ہے کہ وہ ڈرتے ہین کہ ایسا نہو کہ پیغمبر اپنے اصحاب کو اُنکے نفاق کی خبر دیوے اور قرآن مین جو کچھ
وعید اور عذاب اور لعن اور خوف لاتا ہے کہ وہ مثل رعد اور برق اور صاعقہ کے ہے اُسکے سننے سے کانونمین انگلیان دیتے ہین کہ ایسا نہو کہ
حکم قتل کا نازل ہوا ہو اور اُسکو سن لیوین اور ابن عباس سے منقول ہے کہ حقتعالی نے تشبیہہ دی ہے باران کو کہ جو آسمان سے نازل ہوتا ہے
قرآن کے ساتھ اور رعد اور برق کو کہ جو اُسمین تشبیہہ دی ہے اُن چیزونکے ساتھ جو کہ قرآن مین مذکور ہین مثل عذاب اور ڈرانے کے اور
تشبیہہ دی ہے روشنی صاعقہ کو وعید آخرت اور جہاد دنیا کے ساتھ اور حذر الموت مفعول لہ واقع ہوا ہے اور ابن مسعود سے روایت ہے
کہ دو مرد منافق رسولخدا صلعم سے خوف کرکے مدینہ سے بھاگ گئے تھے اور راہ مین باران سخت اُنکو پہنچا کہ وہ حیران ہوگئے جسوقت کہ بجلی
چمکتی تھی تو چند قدم اُسکی روشنی مین چلتے تھے جسوقت تاریکی ہوتی تھی تو کھڑے ہو رہتے تھے اور جسوقت سخت آواز بجلی کی کڑک کی آتی
تھی تو اپنے کانونمین انگلیان دیتے تھے اور جسوقت بیتاب ہوتے تھے تو کہتے تھے کہ کاشکے جلدی صبح ہووے کہ ہم پیغمبر خدا کی خدمت مین حاضر
ہو کر فرمانبرداری اُسکی کرتے جبکہ صبح ہوئی تو رسولخدا صلعم کی خدمت مین وہ حاضر ہوئے اور باعتقاد تمام ایمان لائے حقتعالی نے مدینہ
کے منافقون کے حال کو اُن دو مردونکے حال کیساتھ تشبیہہ دی ہے اور فرمایا کہ مثال انکی مثل اُن لوگونکی ہے کہ جو خوف کی جہت سے
انگلیان اپنے کانونمین کرتے ہین اور بہت چمکنے کی جہت سے يَكَادُ الْبَرْقُ قریب ہے بجلی کہ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ چوندھا دیوے
آنکھوں اُنکی کو كُلَّمَآ اَضَاۗءَ جسوقت روشن ہوتی وہ بجلی اور رستہ روشن ہوتا لَهُمْ واسطے اُنکے یعنی اُنکے چلنے کے لئے تو
مَّشَوْا فِيْهِ چلتے ہین وہ بیچ اُسکے وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ اور جسوقت تاریکی ہوئی اوپر اُنکے اور راستہ مین اندھیرا ہو گیا بجلی کے دور
ہو جانے سے قَامُوْا کھڑے ہو رہتے ہین وہ ایک جگہہ حیران اور سرگردان ہو کر یعنی جو لوگ کہ برق مین مبتلا ہین قریب ہے کہ درخشندگی برق
اُنکی بینائی کو لیجاوے اور آنکھونکو اُنکی چوندھیا دے اور ایسا ہی حال منافقین کا ہے کہ جو کچھ قرآن کی آیتین دلالت کرتی ہین حقیقت پیغمبر پر اور
وہ اُنکو دیکھتے ہین اور تامل اُنمین نہین کرتے ہین اور انکار حق کا کرتے ہین قریب ہے کہ باطل ہو جاوین سب علوم اُنکے جو کچھ کہ اُنکو حاصل ہین اسواسطے
کہ جو کوئی حق صریح کا انکار کرتا ہے یہ انکار اُسکا پہونچاویگا اُسکو طرف اس امر کے کہ سب حقوق کا اُس سے بطلان ہو جاوے۔ اور منقول
ہے کہ جسوقت منافقین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے تو انگلیان اپنے کانونمین کرتے تھے اس خوف سے کہ مبادا حکم اُنکے قتل
کیواسطے پہنچا ہووے حقتعالی نے تشبیہہ دی اُنکو اُس جماعت کیساتھ کہ ہلاکت کے خوف سے وقت سننے آواز کڑک گرجنے کے انگلیونکو کانونمین
اور جسوقت دیدہ بصیرت سے دلیل روشن قرآن کو دیکھتے تھے تو قریب تھا کہ دل اُنکے اُن آیتونکی نور کی جہت سے کفر سے پھر جاوین حقتعالی نے
تشبیہہ دی اُسکو برق کیساتھ کہ بسبب درخشندگی کے نزدیک ہو کہ باران والونکی آنکھونکو لیجاوے اور فرمایا حق تعالی نے کہ جسوقت روشن

ہوتی ہے بجلی تو چلتے ہین وہ اسکی چمک مین اور جسوقت اندہیرا ہوتا ہے تو کہڑے ہو رہتے ہین یہی حال منافقون کا ہے کہ جسوقت کہ پہنچتی ہین کوئی فایدہ
دنیا مثل فتح اور ظفر اور غنیمت کے واسطے مسلمانونکے تو رغبت کرتے ہین وہ طرف دین اسلام کے اور تمنا اطاعت اور بیعت کی کرتے ہین اور جسوقت
کوئی سختی اور شکست مسلمانونکی طرف پہنچتی ہین اور اپنی دنیا مین سے کوئی امر مکروہ اور ناخوش ملاحظہ کرتے ہین تو بدفالی اور بدشگونی جانتے ہین اور
کہتے ہین کہ یہ ہین محمد کی جہت سے وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ اور اگر چاہے خدا بسبب انکے نفاق کے انکو عذاب کرے تو لَذَهَبَ
البتہ لیجاوے آواز بِسَمْعِهِمْ سننے انکے کو کہ انکو بہرا کردے وَأَبْصَارِهِمْ اور لیجاوے بینائی انکی کو بجلی کی چمک سے کہ انکو اندہا کردے
إِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ خدا تعالیٰ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اوپر ہر چیز کے قادر ہے پس ممکن ہے کہ انکی شنوائی اور بینائی کو لیجاوے اور انکو
بہرا اور اندہا کردے اور شنوائی اور بینائی کے لیجانے کو خدا تعالیٰ نے سب عضون سے اسواسطے خاص کیا ہے کہ انہین دونو کا ذکر چلا آتا
ہے یہ آیتین منافقین کے حق مین ہین کہ تمام ہوئی اور اب خدا تعالیٰ بندہ کو پرستش کا حکم کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے يَا أَيُّهَا النَّاسُ اے
آدمیو اعْبُدُوا عبادت اور بندگی کرو تم رَبَّكُمُ پروردگار اپنے کو الَّذِي وہ پروردگار کہ جسنے اپنی قدرت کاملہ سے خَلَقَكُمْ
پیدا کیا ہے تمکو وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ اور ان لوگونکو کہ پہلے تمسے تھے تمہارے باپ اور دادا اور سوائے انکے لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ
تاکہ تم بچو آتش دوزخ سے عبادت کی برکت کے سبب اگر خاص واسطے خدا کے عبادت کرو اور فضل عبادت سے تمام ہے اسکو ہرگز بہی
انہین ترک نکرو اور یہ خطاب مومن کے اور کافر کے سب کی طرف ہے سوا ان شخصون کے کہ جو بالغ اور عاقل نہین ہین اور خدا تعالیٰ نے
اسیواسطے پیدا کیا ہے کہ اسکی عبادت کرتے رہین چنانچہ دوسری آیت مین فرماتا ہے کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ اور خدا تعالیٰ
کی ذات غنی مطلق ہے اسکو تمہاری عبادت کی اور تمہاری کچھ پروا نہین اور نہ تمسے وہ کہانا اور پینا نہین مانگتا ہے اور وہ تمہاری عبادت کا
محتاج نہین فقط یہی چاہتا ہے کہ تم اسکی عبادت کرو وہ تمسے راضی رہے کہ تمکو وہ مستحق عبادت کا جانکر یاد کیا اور فایدہ بہی اس عبادت کا تمہارے
ہی واسطے ہے کہ تمکو آتش جہنم سے محفوظ رکھے اور بہشت تمہارے رہنے کو دیوے اور خدا مین اور تم مین کہ بشر وار ہین رشتہ کی جہت تمہاری حاجت کے
اسکا پیارا تو وہی ہے کہ جو اسکو یاد کرے اور موافق شرع کے اسکی عبادت کرتا ہے اور واجبات کو ترک نکرے اور محرمات سے پرہیز کرتا ہے اور اس سے راضی

استغنا جو بندگی سے چاہے بندہ کوئی نام
طاعت بڑا وسیلہ ہے بندہ کا خیر مین
سمجھی ہی مین بسر ہو اگر یار کے عین

بندہ وہی ہے جو رہے طاعت مین حکم
گر چاہتا ہے خیر سے جنت مین ہو مقام
معبود اس سے راضی ہو اور خوش رہے مدام

گر بندگی نہ کی تو وہ بندہ نہین رہا
آقا کے گر حضور مین حاضر ہو ہر گہڑی

گر ہے بندگی کے بندہ ہی اسکا نام
پیارا ہے ہو اسکو وہ ہر گہڑی وہ غلام

اور کلمہ لعل کا جو اس آیت مین آیا ہے وہ وجوب کیلیے ہے یعنی لازم
ہے خدا پر کہ اپنی پرستش کرنیوالونکو عذاب سے نجات دیوے اسواسطے کہ وہ کریم مطلق ہے اور کریم مطلق کے لائق نہین ہے کہ کسیکو بدون فائدہ کے
مشقت مین ڈالے اور اس مشقت کے عوض مین کچھ فائدہ اسکو نہ دیوے اور اسکو طمع دیکر محروم رکھے اور دیکہو اسنے کیا کیا نعمتین تمکو دی ہین
چنانچہ فرماتا ہے کہ الَّذِي وہ خدا پروردگار تمہارا کہ جسنے اپنی قدرت کاملہ سے جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا کیا ہے
واسطے تمہارے زمین کو فرش بچہا ہوا کہ وہ تمہاری طبیعت اور بدن کے بہت مناسب اور موافق ہے نہ بہت گرم ہے کہ تمکو جلا دیوے
اور نہ بہت سرد ہے کہ تمکو جما دیوے اور نہ ایسی خوشبودار ہے کہ تمہارے سر مین درد پیدا کرے اور نہ ایسی بدبودار ہے کہ تمکو ہلاک کرے اور نہ ایسی نرم ہے
مثل پانی کے کہ تمکو غرق کرے بلکہ ایسی مناسب ہے واسطے تمہارے کہ تم اسمین زراعت کرتے ہو اور اپنے مکان بناتے ہو اور اپنے مردون کو
دفن کرتے ہو اور سوا اسکے طرح طرح کے فائدہ اس سے حاصل کرتے ہو اور اوسپر آرام کرتے ہو وَالسَّمَاءَ بِنَاءً اور آسمانکو چہت بنایا
خدا نے تمہارے واسطے آسمان کو چہت اور تمہارے فائدے کیلیے اسمین آفتاب اور مہتاب اور ستارے پیدا کیے اور منقول ہے کہ خدا تعالیٰ نے
جبکہ آسمان اور زمین کو پیدا کرنا چاہا پہلے ایک گوہر سبز پیدا کیا اور بعد اسکے بنظر ہیبت اسکی طرف دیکہا وہ گوہر آب لرزان ہوگیا اور کف اور

اور بخار اُسکے موج سے ظاہر ہوا سات طبقہ آسمان کو اُسکے بخار سے پیدا کیا اور سات زمینون کو اُسکے کف سے اور کہتے ہین کہ ہر طبقہ آسمان
اور زمین کا مقدار پانسو برس کی راہ کے ہے اور بعد پیدا کرنے آسمان اور زمین کے فرشتونکو پیدا کیا اور آسمانونکے طبقونکو اُنکے شانون پر رکہا
اور ایک فرشتہ اور پیدا کیا اور اُسکو حکم کیا کہ مشرق سے مغرب تک ہاتہونکو اپنے پہیلا دے اور زمین کو اُسکے ہاتہون پر رکہا لیکن قدم اُسکا
کسی چیز پر قرار نہین پکڑتا تہا گاو کو پیدا کیا کہ اُسکے چالیس ہزار سینگ اور چالیس ہزار ہاتہ اور پانون ہین اُس فرشتہ نے اُس گاو
کو ہاتہ پر اپنا قدم رکہا اور سینگ اُسکے زمین کیجانب سے زیر عرش تک پہونچے ہین اور دم اُسکا دریا کے نیچے ہر روز ایک دم کہینچتا ہے جو پانی
اور کمی سمندر کی جسکو جوار بہاٹا کہتے ہین اس سبب سے ہے اور گاو کے پانون بہی کسی چیز پر نہین ٹہرتے تہے ایک پتہر کو پیدا کیا برابر سات آسمانکے
اور سات زمین کے اُسپر گاو نے اپنے پانون رکہے اور بعد اُسکے ایک مچہلی کو پیدا کیا اور اُسکی پشت پر وہ پتہر رکہا اور مچہلی کو پانی پر رکہا اور پانیکو ہوا پر
اور ہوا قدرت خدا سے قایم ہے اور زمین مثل کشتی کے پانی پر حرکت کرتی تہی پہاڑونکو پیدا کرکے تکلو اُسکی میخین بنایا اور ایک اور نعمت اپنی
بیان کرتا ہے وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً اور اوتارا خدا نے آسمان سے پانی کو کہ وہ نہایت مبارک اور فائدہ مند اور قسم قسم کے نفعے اُسسے حاصل
کرتے ہین اور خدا تعالی اپنی حکمت سے قطرہ قطرہ برساتا ہے اگر ایک بڑا سا پانی کا ٹکڑہ ڈالدے تو تمکو اور تمہارے چوپایون کو اور زراعت اور
درختونکو اُس سے بہت ضرر ہو اور سما بمعنی بلندی ہے اور اسیواسطے بعضون کے نزدیک مراد سما سے ابر ہے کہ وہ بہی بلند ہوتا ہے اور پانیکو دریا سے لیکر
اوپر چڑہتا ہے اور ہوا اُسکو پراگندہ کرتی ہے اور ہانکتی ہے اور نچوڑتی ہے اور باران رحمت اُس سے گرتا ہے فَاَخْرَجَ بِهٖ پس نکالا خدا نے
ساتہ اُس پانی کے مِنَ الثَّمَرٰتِ پہلونسے رِزْقًا لَّكُمْ روزی واسطے تمہارے کہ قسم قسم کے میوے اور غلہ پیدا کئے کہ
جسکو تم کہاتے ہو پس جسوقت کہ خدا تعالی ایسی نعمتین تمہارے واسطے پیدا کرتا ہے فَلَا تَجْعَلُوْا پس مت کرو تم لِلّٰهِ اَنْدَادًا
واسطے خدا کے شریکونکو وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اور تم جانتے ہو کہ جنکی پرستش سواے خدا کے کرتے ہو وہ کسی چیز کے پیدا کرنیکی قدرت
نہین رکہتے ہین کیونکر وہ سزاوار پرستش کے ہونگے اور بعد اسکے خدا تعالی قرآن کے معجزہ ہونیکا ذکر کرتا ہے کہ وہ دلیل ہے محمد صلعم کی نبوت
کی اسواسطے کہ ایمان تمام نہین ہوتا ہے بدون اقرار توحید اور نبوت محمد صلعم کی چنانچہ فرماتا ہے کہ وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ اگر ہو تم
بیچ شک کے مِّمَّا نَزَّلْنَا اُس چیز سے کہ نازل کی ہے ہمنے یعنی قرآن کہ جو نازل کیا ہے ہمنے عَلٰى عَبْدِنَا اوپر بندہ اپنے کے کہ
وہ محمد صلعم ہے اور اُسمین تم شک کرتے ہو اور تم گمان کرتے ہو کہ ہمنے اُسکو نازل نہین کیا ہے بلکہ محمد نے اپنی طرف سے اُسکو بنا لیا ہے
فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ پس لاؤ تم ایک سورت کو مِّنْ مِّثْلِهٖ مانند اُسکے کہ فصاحت اور بلاغت مین وہ مثل قرآن ہو کہ
جسکو محمد لایا ہے اور تم جانتے ہو کہ وہ نہ کسی سے پڑہا ہے اور نہ کسی آدمی سے اُسنے لکہنا سیکہا ہے اور نہ کسی عالم کے پاس اُسنے آمد و رفت کی
ہے اور سفر اور حضر مین تمنے اُسکو خوب دیکہا ہے پس ایسے شخص نے ایک امر عجیب حکمتین اور علوم اولین اور آخرین سے بیان کر دیئے اور ایسی کتاب
فصیح اور بلیغ لایا کہ اُسکے مقابلے سے تمہارے بڑے بڑے نامی فصحا عاجز ہو گئے الغرض آدمی کی قدرت نہین کہ ایسا کلام کہہ سکے اور تم سے
یہ کام نہین ہو سکتا ہے تو اور کسی آدمی سے کہو کہ وہ کہلائے وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ اور بلاؤ تم حاضران مجلس اپنے کو مِّنْ
دُوْنِ اللّٰهِ سوائے خدا کے کہ جو بڑے بڑے فصیح شاعر ہین پس چاہیئے کہ مثل قرآن وہ بیان کرین اور یا یہ کہ اپنے بتونکو طلب کرو
جنکی کہ تم پرستش کرتے ہو اور سواے خدا کے وہ اس امر مین تمہاری نصرت کرین اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اگر ہو تم راستگو اس قول مین
کہ یہ قرآن کلام محمد کا بنایا ہوا ہے اور خدا نے اُسکو نازل نہین کیا ہے فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا پس اگر نکرو تم مثل قرآن سے یعنی کوئی
سورت تم نلا سکو وَلَنْ تَفْعَلُوْا اور ہرگز نکر سکوگے تم مثل اُسکے قیامت تک اور باوجود اسکے جو تم پہر انکار محمد کا کرتے ہو اور اُسکو خدا کا
پیغمبر نہین جانتے ہو تو فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ پس ڈرو تم اُس آگ سے کہ وَقُوْدُهَا النَّاسُ کہ ایندہن اُسکا آدمی کفار

وَالْحِجَارَةُ اور پتھر گندھک کے ہیں اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ آگ دنیا کی دوزخ کی آگ کا ہفتادم حصہ حرارت میں اور ستر مرتبہ
اسکو دہو کر یہاں لائے ہیں۔ اور فرمایا ہے حضرت نے کہ اگر اس مسجد میں لاکھ آدمی ہوں اور ایک آدمی دوزخ کا یہاں آکر اپنا سانس
باہر نکالے تو سب آدمی مرجائیں اور اسطرح کی آگ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ تیار کیگئی ہے اسواسطے کافروں کے کہتے ہیں کہ داؤد پیغمبر بہت رویا
کرتے تھے لوگوں نے کہا کہ اے داؤد اسقدر مت رو فرمایا کہ اس بار و بکا و رونے وسیلا اس ہے کہ فائدہ رونا نہ بخشا اور یہاں دوزخ میں جو
ہو جائیں اور کفار کے ڈرانیکے بعد مومنین کو بہشت کی خوشخبری دیتا ہے چنانچہ فرماتا ہے وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا اور خوشخبری دے تو اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن لوگوں کو کہ ایمان لائے ہیں یعنی جو لوگ کہ دل سے اعتقاد رکھتے ہیں اور زبان سے اقرار کرتے ہیں خدا کی توحید
عدل کا اور نبوت انبیاء کا اور امامت آئمہ معصومین کا اور واقع ہونا قیامت کا انکو خوشخبری دے تو۔ اور مومنین کی علامات احادیث میں وارد
ہوئے ہیں جس سے پہچاننا چاہیئے کہ یہ مومن ہے اور اُن علامات میں سے بعضے علامات یہ ہیں کہ دروغ نکہنا اور امانت کا ادا کرنا اور وعدہ کو وفا کرنا اور بیگانوں سے
ملاقات کم کرنی اور اپنے سلوک کرنا اور ضعیفوں پر مہربانی کرنی اور نیکی کا صرف کرنا اور نیک خلق رہنا اور علم و دین کی پیروی کرنی اور بعد کرنے فعل بد
کے رنجیدہ اور پشیمان ہونا اور گناہ ہونیسے بخشش چاہیئے اور نعمت کے حاصل ہونے پر شکر کرنا اور بلا پر صبر کرنا اور والدین کی فرمانبرداری کرنی
اور ہمسایوں اور یتیموں اور فقیروں کی خبر لینی اور ذکر خدا میں مشغول رہنا اور مال پر تکبر نکرنا اور سوائے خدا کے کسی سے خوف نکرنا اور دوسرے کے عیب پر
نظر نکرنی اور دنیا کیطرف رغبت کم رکھنی اور عاقبت کیطرف زیادہ رغبت رکھنا اور ہر بزرگ کی توقیر کرنی اور خرد پر مہربانی کرنا اور مومن کی عیادت
کو اور اُسکے جنازہ پر جانا اور نیکی کا حکم کرنا اور بدی سے منع کرنا اور واجبات کا ادا کرنا اور محرمات سے پرہیز کرنا اور سوائے اسکے اور بھی علامتیں ہیں
لیکن واسطے طول ہوجانیکے نہیں لکھیں حاصل یہ ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ خوشخبری دے تو ان لوگوں کو کہ ایمان لائے ہیں وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
اور عمل کئے ہیں انہوں نے نیک مثل نماز اور روزہ اور ادائے زکوۃ و حج و جہاد وغیرہ کے بعد أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ واسطے انکے بہشتیں ہیں کہ
جنمیں طرح طرح کی نعمتیں ہیں اور ایسی ہیں وہ بہشتیں تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ جاری ہیں نیچے درختوں انکے سے
نہریں کہتے ہیں کہ زمین بہشت کی چاندی کی ہے اور خاک اسکی مشک کی ہے اور کنکر اسکے مروارید اور جواہر کے ہیں اور محل اسکے یاقوت اور
زبرجد اور مروارید کے ہیں۔ اور اسمیں نہریں اور نہریں جاری ہیں زمین کی سطح کی برابر شراب کی اور شہد کی اور شیر کی اور آب خالص کی اور چاروں
نہریں اسمیں متصل اور ملی ہوئی جاری ہیں اور ایک نہر دوسری میں مخلوط اور گڈمڈ نہیں ہوتی۔ ایک ملحد نے حضرت صادق علیہ السلام سے پوچھا
کہ عقل میں نہیں آتا کہ وہ پانی متصل ہوکر جاری ہوں اور ایک پانی دوسرے پانی میں نملجا حضرت صادق نے فرمایا کہ یہ موقوف نہیں ہے دیکھتا نہیں ہے تو انڈے
کو کہ دو پانی زرد اور سفید اسمیں متصل ہیں اور ایک پانی دوسرے پانی میں نہیں ملجاتا ہے اور فرماتا ہے خدا كُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا مِن ثَمَرَةٍ
جسوقت روزی دیجاتی ہیں بہشتی ان بہشتوں میں سے کہ انمیں نہریں ہیں یعنی جسوقت بہشتیوں کو میوہ بہشت کا رِزْقًا روزی
قَالُوا کہینگے وہ بہشتی اُن میوؤں کو دیکھکر هَٰذَا الَّذِي یہ وہ چیز ہے یعنی یہ وہ میوے ہیں رُزِقْنَا مِن قَبْلُ روزی
دیگئے ہیں پہلے اس سے دنیا میں اور وہ میوے دنیا کے میوؤں کی مشابہت ہونگے اسواسطے وہ ایسا کہینگے کہ یہ میوے پہلے بھی کھائے ہیں اور
پہلے انکو دنیا کے میووں کی مشابہ اسواسطے دیونگے تاکہ انکو کہانیکی رغبت زیادہ ہو کیونکہ غیر سے کہتے ہیں لیکن مزے اور لذت میں دنیا کے میووں سے افضل
ہونگا اور اگر بہشتی کھڑے ہونگے تو ہاتھ انکا درخت کے میوے پر پہنچیگا اور اگر بیٹھے یا لیٹے ہونگے تو بھی ہاتھ انکا میوے پر پہنچیگا اور درخت میوے کا شاخ
نرکہتا ہوگا بلکہ غیر سے اور ہر شاخ پاس خوشنما میوہ کا ہوگا اور جڑ اسکی مروارید اور زبرجد کی ہوگی اور جسوقت میوہ کو توڑینگے تو اسیوقت اسکی جگہ دوسرا اسی
موجود ہوجاویگا اور حضرت صادق علیہ السلام سے ایک شخص نے پوچھا کہ اگر میوہ کو توڑینگے تو دوسرا اسکی جگہ کیونکر موجود ہوجاویگا اسکی مثال دنیا کی
چیزوں میں بیان فرماؤ فرمایا کہ جیسے چراغ کو اس سے سیکڑوں چراغ روشن کرو لیکن وہ چراغ کچھ کم نہیں ہوتا اسیطرح اپنی جگہ موجود رہیگی اور اگر خدا کو چاہیے

کہ یہ انار ہو تو ہو جاویگا اور اگر انار کو چاہینگے تو وہ انجیر ہو جاویگا اگر انجیر کو چاہینگے کہ انگور ہو جاوے تو وہ انگور ہو جاویگا اسطرح ہر میوا انکی
خواہش کے موافق دوسرا میوہ ہو جاویگا وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا اور لائے جاوینگے وہ اسکو کہ آپس مین مشابہ ہونگے یعنی اُن
بہشتیونکے آگے جو میوے لائے جاوینگے وہ رنگ اور صورتمین یا دنیا کے میوونکے مشابہ ہونگے لیکن مزہ مین مختلف ہونگے اور وہ خام ہونگے نہ
زیادہ پختہ ہونگے اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہونگے اور دنیا کے میوو جیسا تحلیل ہو کر انہین طرف بول و براز اور سودا اور صفرا اور خون اور بلغم
کے نہوویگے ایسے ہونگے بلکہ انکو بعد کہانیکے ایک عرق آویگا کہ وہ مشک اور عطر سے زیادہ خوشبودار ہوگا اور اُتوا ماضی مجہول کا صیغہ ہے باب افعال
سے اور ہمزہ کی پائی جہت سے وہ متعدی ہو گیا ہے اور متشابہا حال واقع ہوا ہے وَلَهُمْ اور واسطے اُن بہشتیونکے فِيْهَا بیچ اُن بہشتونکے
اَزْوَاجٌ زوجہ ہین حور و عین اور جو کہ دنیا مین انکی بیبیان ایماندار تہین وہ بھی وہان ہونگی اور حوروں سے بھی زیادہ وہ حسن و جمال مین ہونگی
اور سب عورتین بہشت مین مُّطَهَّرَةٌ پاک کیگئی ہونگی سب عیبونسے جو کہ دنیا مین عورتونکو ہوتی ہین جیسے حیض اور نفاس اور استحاضہ اور
منی اور بول و براز اور بدخوئی اور کج خلقی کے وَّهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ اور وہ بہشتی بیچ اُن بہشتونکے ہمیشہ رہنیوالے ہین کبھی وہان
سے نکلینگے اور نہ کبھی انکو موت آویگی بلکہ ابدالاباد ہمیشہ وہان نہ مرینگے اور بہشت مین ہر طرح کی لذت اور مزہ پاتے رہینگے کہانا اور پینیکی چیز کو
اور کہتے ہین اگر عورت بہشت کی کہ وہ حور ہے دنیا کیطرف دیکھے تو تمام روئے زمین کو مشک سے پر ہو جاوے اور روشنی چاند اور سورج کی انکی روشنی
کے مقابلہ مین کم اور پست ہو جاوے اور اگر جو آب دہن اپنا دریائے شور مین ڈالے تو سب پانی اُسکا شیرین ہو جاوے اگر حور بہشت مین ہنسے تو اُسکی انکی
روشنی تمام بہشت مین روشنی ہو جاوے اور اگر لباس اُسکا دنیا مین ایکبار جاوے تو اہل دنیا اسکو نہ دیکھ سکین اور اشتیاق اُسکے دیکہنے کی ہوا اور اسکے دیکہنے کی
خواہش مین لوگ مر جاوینگے اور ایسے ہی حسن و جمال اور لباس اُن مردونکا ہوگا کہ اُنکو دیکھ کر حورین بیہوش ہونگی اور ہر مرد کو خدا تعالی بہشت مین سو مرد
کے جماع اور کہانے پینے کی عطا کریگا اور یہ نعمتین بہشتیونکے کبھی کم نہونگی بلکہ روز بروز جانب قیاس مطلق ترقی اور افزونی نعمتون کی
ہوتی رہیگی اور تفصیل سے ذکر بہشت کی نعمتون اور حورون کا انشاء اللہ تعالی اپنے اپنے محل آیتونکی تفسیر مین آویگا اور پہلے سے خدا تعالی
نے منافقون کی مثالین بیان کی تہین یعنی آگ روشن کرنیوالی کے اور باران گرنیکی پس جب منافقون نے سنا کہا کہ خدا تعالی کی ذات
برتر ہے اس سے کہ ایسی مثالین بیان کرے خدا تعالی انکے قول کی دفع مین فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا
تحقیق کہ خدا نہین حیا کرتا ہے اس سے کہ بیان کرے مثل کو اسواسطے کہ حیا اُس چیز سے ہوتی ہے کہ جسمین نقص ہوتا ہو اور خدا تعالی اس سے پاک ہے اور جب منافقون
نے قرآن مین ذکر مکہی اور مکڑی کا دیکہا تو کہنے لگے کہ یہ کلام خدا کا نہین ہے کلام مشابہ ہے جسمین ذکر مکھی اور مکڑی کا ہے خدا تعالی انکے جواب مین فرماتا ہے
کہ خدا تعالی منافقون اور کافرون کے واسطے مثل بیان کرنیکو ترک نہین کرتا ہے مَّا بَعُوْضَةً وہ چیز کہ مچھر ہو یعنی اگرچہ مچھر کی ہو وہ مثل
فَمَا فَوْقَهَا پس جو چیز کہ زیادہ اُس سے ہو یعنی وہ مثل اگرچہ مچھر ہو یا بڑا اس سے ہو مانند مکھی اور مکڑی کے اسواسطے کہ ان مثالو کے بیان کرنے مین
بہت فائدے ہین مومنین کیواسطے اور مثلا ما بعوضۃ کی ترکیب مین بہت اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ ما اسمین زائد ہے اور معنی اسکے تاکید کے ہین
اسصورتمین یہ فقرہ اسطرح کا ہوگا کہ ان اللہ لا یستحیی ان یضرب بعوضۃ مثلا یا مثلا بعوضۃ مفعول ثانی یضرب کا ہوگا اور بعضے کہتے ہین کہ ما نکرہ ہے
اور بعوضۃ اسکی تفسیر ہے اور اس حال مین اسکے یہ معنی ہونگے کہ ان اللہ لا یستحیی ان یضرب مثلا شیئا من الاشیاء بعوضۃ اور بعوضۃ شیئا سے بدل واقع ہو
اور فما فوقہا کا عطف بعوضۃ پر ہے اور ما اسمین موصولہ ہے اور فوقہا صلہ اسکا ہے حاصل یہ ہے کہ خدا تعالی مثل کے بیان کرنے سے حیا نہین کرتا ہے خواہ
مچھر ہو خواہ مچھر سے بڑی چیز ہو اسواسطے کہ مثل کے بیان کرنے مین مومنین کیواسطے بہت فائدے ہین فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
پس لیکن جو لوگ کہ ایمان لائے ہین خدا پر اور پیغمبر پر فَيَعْلَمُوْنَ پس جانتے ہین وہ مومنین کہ اَنَّهُ تحقیق وہ مثل کہ جو خدا نے بیان
کی ہے الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ حق ہے کہ نازل ہوئی ہے پروردگار انکے کی جانب سے اور اسمین بہت فائدہ ہین وَاَمَّا الَّذِيْنَ

كَفَرُوْا اور لیکن جو لوگ کہ کافر ہوئے اور ناشکری کی اُنہوں نے خدا کی نعمتوں کی اور اُسپر ایمان نہ لائے فَيَقُوْلُوْنَ پس کہتے ہیں وہ اس
مثل کو سنکر مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ کیا ارادہ کیا ہے خدا نے بِهٰذَا مَثَلًا ساتھ اسکے مثل کے یعنی اور اس مثل کے بیان
کرنے میں کیا فائدہ ہے اور ماذا استفہام کے معنی میں ہے اور ذا اسمین زائد ہے اور مثلاً مفعول اراد کا ہے پس جسوقت کفار نے کہا کہ خدا نے
اس مثل سے کیا ارادہ کیا ہے تو خدا تعالیٰ نے اُنکے جواب میں فرمایا کہ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا گمراہ کرتا ہے خدا ساتھ اس مثل کے بہت
یعنی جو لوگ کہ بسبب کثرت عناد کے مثل سے انکار کرتے ہیں اور حق میں تامل نہیں کرتے ہیں وہ لوگ انکار کرکے گمراہ ہو جاتے ہیں پس اسطرح سے
خدا تعالیٰ گمراہ کرتا ہے کہ وہ مثل کو بیان کرے اور لوگ اس مثل کا انکار کرکے گمراہ ہو جاتے ہیں نہ یہ کہ خدا تعالیٰ خود انکو گمراہ کرتا ہے اور جو لوگ
کہ اس مثل کو قبول کرتے ہیں وہ ہدایت پاتے ہیں اس جہت سے انکو ہدایت کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے وَيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا اور ہدایت
کرتا ہے خدا ساتھ اس مثل کے بہت اور کثیر دونوں جگہ صفت ہے مصدر محذوف کی وہ مفعول مطلق ہے یضل اور یہدی کا اور تقدیر اسکی اضلالاً
کثیراً اور ہدایۃً کثیراً ہے یعنی گمراہ کرنا بہت اور ہدایت کرنا بہت پس معلوم ہوا کہ گمراہ کرنا اور ہدایت کرنا اسطرح سے ہے کہ جو بیان ہوا اور یہ معنی
اسکے نہیں ہیں کہ خدا تعالیٰ خود انکو گمراہ کرتا ہے جیسے کہ بعضے کہتے ہیں اور یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ خدا آپ تو بندہ کو گمراہ کرے اور اپنے فعل پر
بندہ کو عذاب کرے خدا کا کام تو رہنمائی کا ہے کہ راہ بتائے اور بدی سے آگاہ کر دیتا ہے پیغمبر انکو بھیجکر اور اسیواسطے پیغمبر انکو بھیجتا کہ تم پیغمبر بندوں کو
خیر سے اور شر سے مطلع کرو کہ وہ خیر کو اختیار کریں اور اگر خود انکو گمراہ کرتا ہے تو پیغمبر انکے بھیجنے سے کیا فائدہ ہے بلکہ عبث محض ہے اور خدا تعالیٰ
قرآن میں فرماتا ہے کہ ہمارا کام ہدایت کرنا ہے چاہے کوئی اپنے اختیار سے مومن ہو جاوے چاہے کافر ہو جاوے چنانچہ فرماتا ہے کہ انا ہدیناہ السبیل
اما شاکراً و اما کفوراً اور فرماتا ہے کہ فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر یعنی جو شخص چاہے کہ ایمان کو اختیار کرے اور جو شخص
چاہے کہ کافر ہوئے بندہ اپنے ارادہ سے جو چاہتا ہے اختیار کرتا ہے اور اکثر آیتیں ایسی مضمون پر دلالت کرتی ہیں اور جو کوئی آیت
ایسی ہو کہ اسکے ظاہر معنے خلاف عقل اور خلاف اعتقاد ہوں وہ متشابہات میں سے ہے اسکے ظاہر معنی پر عمل کرنیکا حکم نہیں ہے چنانچہ
خدا تعالیٰ خود قرآن میں فرماتا ہے کہ جنکے دلوں میں کجی ہے وہ متشابہات کے ظاہر معنی پر عمل کرتے ہیں اور اگر خدا ہی گمراہ کرتا ہے تو اور لوگوں
کیطرف گمراہی کو کیوں منسوب کرتا ہے واضل فرعون قومہ یعنی اور گمراہ کیا فرعون نے قوم اپنی کو اور فرماتا ہے کہ اضلہم السامری
یعنی اور گمراہ کیا انکو سامری نے اور فرماتا ہے کہ وقال الذین کفروا ربنا ارنا الذین اضلانا من الجن والانس یعنی اور کہینگے قیامت کے روز وہ لوگ
کہ کافر ہوئے ہیں اے پروردگار ہمارے دکھلا تو ہمکو ان دو شخصوں کو کہ گمراہ کیا ہے ہمکو انہوں نے جن اور آدمیوں میں سے اور سورہ شعرا میں لکھا ہے
کہ کفار دوزخ میں داخل جاوینگے تو کہینگے کہ وما اضلنا الا المجرمون یعنی اور نہیں گمراہ کیا ہمکو مگر گنہگاروں نے یہاں پر دیکھو کہ حصر کیا ہے گمراہ کرنیکا
گنہگاروں میں اور گمراہ کرنا صفت گنہگاروں کی ہے اور معاذ اللہ اگر خدا تعالیٰ گمراہ کرے تو وہ بھی گنہگاروں میں داخل ہو وے اور کفار کی گنہگار یعنے
شیاطین ہیں یا انسان ہیں نعوذ باللہ خدا تعالیٰ چنانچہ پہلے تینوں آیتوں سے معلوم ہوا اور اگر خدا گمراہ کرتا ہے تو وہ خدا کو کہتے ہیں کہ خدا ہی نے تو
ہمکو گمراہ کیا ہے عذاب ہمکو کسواسطے کرتا ہے اور مجرموں کو کیوں کہتے کہ انہوں نے ہی گمراہ کیا ہے ہمکو اور کسی آیت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ
آدمی خود اپنے اختیار سے ہی گمراہ ہوتے ہیں چنانچہ فرماتا ہے کہ وقد ضلوا یعنی اور تحقیق گمراہ ہوگئے وہ خود اپنے اختیار سے پس معلوم ہوا کہ اگر قرآن میں کوئی
ایسی آیت ہو کہ اسمیں گمراہی خدا کیطرف منسوب ہے تو ظاہر معنی اسکے صحیح نہیں ہیں بلکہ مراد اس سے یہ ہے کہ خدا انکو گمراہی میں پڑا رہنے دیتا ہے
انکے انکار اور عناد کی جہت سے اور انکو انکے حال پر چھوڑ دیتا ہے اور توفیق انسے اٹھا لیتا ہے بسبب اسکے کہ وہ ظاہر اور روشن دلیلوں میں تامل نہیں کرتے
ہیں عناد اور سرکشی کی جہت سے اور یہ کیا ضرور ہے کہ یہاں ضلالت بمعنی گمراہی ہو بلکہ ضلالت ضایع کرنے اور باطل کرنیکے معنی میں آتا
ہے اور ہلاک کرنیکے معنی میں آتا ہے چنانچہ اور آیتوں سے ثابت ہوتا ہے اور سب معنی یہاں درست ہو سکتے ہیں یعنی ضایع اور ہلاک اور باطل

کرتاہے دوزخ میں ڈالکر کہ اُنکو عذاب کرتاہے بسبب کفر اور انکار کرنے مثل کی بہت اور بہشت کی راہ دکہاتاہے ساتھ اُس مثل کے جو کوئی ایمان
لایاہے بہت اور دلالت کرتاہے اُسپر قول حقتعالےٰ کا چنانچہ فرماتاہے کہ وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اور نہیں گمراہ کرتاہے وہ ساتھ اُس مثل کے
اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ مگر بدکاروں کو اور باہر ہونیوالوں کو ایمان سے کہ جو حد سے گزر گئے ہیں بسبب انکار اَلَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ
اور وہ لوگ کہ توڑتے ہیں عَهْدَ اللّٰهِ عہد خدا کو مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ بعد مضبوط کرنے اسکے سے کہتے ہیں کہ خدا تعالےٰ
نے یہودیوں سے عہد لیا تہا کہ محمد کی صفات جو کچہہ کہ توریت میں ہیں اُنکو پوشیدہ نہ رکہنا لیکن اُنہوں نے پوشیدہ کیا اور عہد کو توڑ ڈالا اور
صفات کو پیغمبر آخر الزمان کے بدل ڈالا وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ اور قطع کرتے ہیں وہ اُس چیز کو کہ حکم
کیاہے خدا نے ساتھ اُسکے یہ کہ ملائی جاوے اور وصل کیجائے جیسے کہ تفرقہ درمیان پیغمبروں کے اور کتابوں کے کہ بعضے پیغمبروں اور بعضی کتابوں پر ایمان
لانا اور بعض کو رد کرنا اور اپنے قریبوں اور رشتہ داروں سے قطع کرکے جدائی اختیار کرنی اور اُنکی ملاقات کو ترک کرنا وَيُفْسِدُوْنَ
فِى الْاَرْضِ اور فساد کرتے ہیں وہ بیچ زمین کے کہ لوگوں کو ایمان سے منع کرتے ہیں اور اسلام کی مذمت بیان کرتے ہیں تاکہ لوگ اُس سے
نفرت کریں اور مومنین کو ضرر پہنچاتے ہیں اور دین حق پر ٹھٹہا کرتے ہیں اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ یہ لوگ وہی ہیں نقصان
پانیوالے ہیں کہ بہشت کی نعمتوں کو ترک کرکے عذاب دوزخ کو اختیار کیا اور سعد بن وقاص سے روایت ہے کہ وہ فاسق اور نقصان پانیوالے
خوارج ہیں کہ پہلے تو وہ ایمان لائے اور فضائل امیر المومنین علیہ السلام کے رسول خدا سے سنے اور بعد اُسکے حضرت علی سے لڑے اور اُنسے
جنگ کرکے ایمان سے خارج ہوگئے اور فرماتاہے خدا کہ اے معاندان بدین اور اے منکران نبوت سید المرسلین كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ
کیونکر کفر کرتے ہو تم ساتھ خدا معبود حقیقی کے اور کسو جہہ سے تم ایمان نہیں لاتے ہو وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا اور حال یہ ہے کہ تھے تم مردے اپنے
باپوں کی پشتوں میں اور اپنی ماؤں کے پیٹوں میں پیدا ہونے سے پہلے فَاَحْيَاكُمْ پس زندہ کیا تمکو کہ روح اور بدن تمکو عطا کیا اور پہلے اس سے
تم بالکل معدوم اور نابود تہے ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ اور پھر مار ڈالیگا تمکو بعد گزرنے ایام زندگانی کے ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ پھر زندہ کریگا تمکو
قبروں میں واسطے سوال منکر اور نکیر کے اور نعمتیں عطا کریگا مومنین کو اور عذاب کریگا کافروں کو اور بعد سوال اور جواب کے پھر قبروں میں تمکو مار ڈالیگا
ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ پھر طرف اُس خدا کے پھر جاؤگے تم کہ تمکو زندہ کرکے قبروں سے باہر نکالیگا واسطے حساب اور جزائے اعمال کے اور
مومنین کو بہشت میں داخل کریگا اور کافروں کو دوزخ میں اور جسوقت کہ تم بیقین جانتے ہو اپنے تئیں کہ پہلے اس سے تم بالکل نابود تہے اور
خدا تعالےٰ نے پیدا کیا تمکو اور پھر مار ڈالا اپنی قدرت سے اور باوجود اسکے کہ ایسی علامتیں اُسکی قدرت کی دیکہتے ہو اور پھر ایمان نہیں لاتے ہو تم
بہت تعجب ہے تمہاری عقلوں سے اور منقول ہے کہ مردہ واسطے جواب دینے منکر اور نکیر کے پھر قبر میں زندہ ہوتاہے اور سینہ تک اُسمیں روح
داخل ہوتی ہے اور جسوقت آدمی قبر سے الٹے پھرتے ہیں تو مردہ اُنکی جوتیوں کی آواز سنتاہے اور جو کوئی قبر پر جاتاہے مردہ اُس سے صحبت اُنس
پکڑتاہے اور جب لوٹ کر پھرتاہے تو اُسکو وحشت ہوتی ہے هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ وہ خدا وہ شخص ہے کہ پیدا کیا اُسنے واسطے تمہارے اپنی مہربانی سے یعنی تمہارے
فائدے کے واسطے مَّا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا اُس چیز کو کہ بیچ زمین کے ہے درختوں کو اور پہاڑوں کو اور نہروں کو اور کانوں اور حیوانوں کو اور سوا اسکے
جو کچھ کہ زمین میں ہے سب کو تمہارے واسطے خدا نے پیدا کیاہے اور جمیعا تاکید ہے ما کی اور ما موصول ہے صلہ ہے ملکر وہ فی الارض ہے مفعول ہوا
خلق کا ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ پھر قصد کیا خدا نے طرف آسمان کے کہ اُسکو پیدا کیا فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ پس
درست کیا اُنکو سات آسمان برابر اور جناب امیر المومنین نے فرمایاہے کہ یہ چیزیں خدا تعالےٰ نے اسواسطے پیدا کی ہیں کہ تم نصیحت پکڑو اور جانو
کہ پیدا کرنیوالا اُنکا بڑا زبردست ہے اور ہمیشہ موجود ہے وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ اور وہ خدا ساتھ ہر چیز کے عالم ہے اور جاننے
والا ہر چیز کا ظاہر ہو یا پوشیدہ ہو اور منقول ہے کہ خدا تعالےٰ نے فرشتوں سے کہا تہا کہ میں زمین پر ایک نائب پیدا کرونگا کہ وہ حق کو رواج

دیوے اور باطل کو دور کرے اور جن فرشتوں نے کہا تہا وہ فرشتے ہمراہ ابلیس کے زمین پر رہتے تہے اُس قصّہ کو خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے
چنانچہ فرماتا ہے وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اور یاد کر تو اے محمد صلعم جسوقت کہا پروردگار تیرے نے واسطے فرشتوں کے کہ
اِنِّىْ جَاعِلٌ فِى الْاَرْضِ خَلِيْفَةً تحقیق میں پیدا کرنیوالا ہوں بیچ زمین کے نایب کو کہ وہ حق کو جاری کرے اور ابن بابویہ سے
روایت ہے کہ خدا تعالیٰ نے پہلے اس کے ملائکہ سے یہی فرمایا تہا کہ میں زمین پر اپنا ایک خلیفہ پیدا کرونگا یعنی آدم کو پیدا کرونگا کہ اولاد اُسکی
فساد اور ناحق خونریزی پیدا کریگی جسوقت ملائکہ نے یہ سنا تو تعجب کر کے بر اعتراض کی راہ سے قَالُوٓا کہا اُن فرشتوں نے خدا تعالیٰ
سے کہ اَتَجْعَلُ فِيْهَا کیا پیدا کریگا تو بیچ اُس زمین کے مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا اس شخص کو کہ فساد کرے وہ بیچ اُس زمین کے
وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ اور گرائے وہ خونوں کو ناحق کہ جو نہایت سخت گناہ ہے وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ اور ہم
تسبیح کرتے ہیں ساتھ حمد تیری کے وَنُقَدِّسُ لَكَ اور پاکی بیان کرتے ہیں ہم واسطے تیرے کہ تیری حمد اور ثنا میں ہم
ہمیشہ مشغول رہتے ہیں پس ہمیں سے کسیکو خلیفہ کرنا چاہئے نہ ایسے شخصوں کو کہ جو فساد اور خونریزی کریں جسوقت خدا تعالیٰ نے فرشتوں سے یہ
کلام سنا تو قَالَ کہا خدا نے کہ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ تحقیق میں جانتا ہوں اُس چیز کو کہ نہیں جانتے ہو تم اور جو مصلحت
کہ انکے پیدا کرنے میں ہے تم اُس سے واقف نہیں ہو اور اُس مصلحت کو میں ہی خوب جانتا ہوں اور وہ مصلحت آدم کے پیدا کرنے میں ظاہر کرنا ابلیس کا
تہا کہ خدا کے فرمانے سے آدم کو سجدہ نکیا اور پیدا کرنا انبیا اور آئمہ ہدیٰ علیہم السلام کا صلب آدم سے منظور تہا کہ یہ سب برگزیدگان الٰہی ہیں علی الخصوص
جناب سید المرسلین اور انکی اولاد طیبین اور حضرت صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ملائکہ نے خدا تعالیٰ سے عرض کی کہ خلیفہ زمین کا ہمیں سے ہووے کہ ہم
تجکو پاکی سے یاد کرتے ہیں اور کسی امر میں تیری نافرمانی نہیں کرتے ہیں اور ہمارا غیر تیری نافرمانی کریگا پس جسوقت فرشتوں نے اسکے جواب میں سنا کہ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ
مَا لَا تَعْلَمُوْنَ تو اُسوقت جانا کہ ہم اسکا رتبہ نہیں رکہتے ہیں اور عرش خدا پر پناہ لیجا کر استغفار کیا اور اُس سوال اور گفتگو کی بخشش چاہی۔ اور جسوقت
آدم بہشت سے زمین پر آئے تو حکم ہوا کہ اے آدم ایک گہر بنا تا کہ گنہگار تیری اولاد کے وہاں پناہ لیجا کر استغفار کریں جیسا کہ ملائکہ مقربین عرش پر پناہ لیجا کر استغفار
کرتے ہیں اور جسوقت وہ گہر بنگیا تو گنہگار سر پا برہنہ اور غبار آلودہ اُدہر کو روانہ ہوا اور وہاں پہنچکر زاری اور نالہ میں مشغول ہوا اور اسی سبب سے اُنکے گناہ بخشے
جاتے ہیں خدا تعالیٰ نے ملائکہ کو خطاب کیا کہ یہی حکمت اور مصلحت آدم کی پیدا کرنے میں جسکو تم نہیں جانتے تہے اور میں جانتا تہا۔ اور خدا تعالیٰ نے بعد فرمانے
اِنِّىْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ کے زمین کی کئی جگہ سے خاک اٹھوائی اور ابر کو حکم کیا وہ چالیس روز اُسپر برسا اور جسوقت وہ خاک چسپیدہ ہوگئی تو اُسکا پتلا بنا کر روح آدم
کی اُسمیں پہونکی اور رنگ اُسکا گندم گون تہا اسواسطے نام اُسکا آدم ہوا اور خلیفہ روئے زمین کا اُسکو کیا اور منقول ہے کہ خدا کو ظاہر کرنا حضرت آدم کی
فضیلت کا فرشتوں پر منظور ہوا تو انکو الہام کر کے سب اشیا کے نام تعلیم کئے اُس قصّہ کو خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے وَعَلَّمَ اٰدَمَ
الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا اور سکہلا دیا خدا نے آدم کو نام کل وہ نام اور سارا اور سب چیزوں کے کیا آسمانوں کی چیزوں کے اور کیا زمین کے نام اور بعد تعلیم کرنے ناموں کے
آدم کو حکم کیا کہ ان ناموں کو فرشتوں کے آگے پیش کر اور اُنسے پوچہہ کہ کس کس چیز کے نام ہیں حضرت آدم نے ایسا ہی کیا چنانچہ خدا فرماتا ہے ثُمَّ عَرَضَهُمْ
عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ پہر پیش کیا آدم نے اُن ناموں کو اوپر فرشتوں کے فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِىْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ پس کہا کہ خبر دو تم مجکو ساتھ
اُن ناموں اُنکے کی اور بتلاؤ کہ وہ کیا کیا چیزیں ہیں جنکے کہ یہ نام ہیں اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اگر ہو تم راستگو اور سمجھتے ہو امر خلافت میں اور سزاوار
اور مستحق امر خلافت کے اپنے تئیں جانتے ہو اور اپنوں کی مقول قال کا ہے اور بہلا کر کہا ہے اور اہل بصیرت نے ایک سے بڑا ہے اور باقیوں نے دوسرا اور
انکے تئیں کی جزا مقام سے یا محذوف ہے اور وہ اپنوں ہے اور کہتے ہیں کہ جسوقت خدا نے چاہا کہ فضیلت حضرت آدم کی فرشتوں پر ظاہر کرے تو اُسوقت حکم
کہا کہ ساتوں آسمان سے منبر لائیں اور جسوقت منبر آیا تو کرسی نور کی اُسپر رکہی گئی اور فرشتوں کو اُسکے گرد حاضر کیا اور آدم کو حکم ہوا وہ منبر پر تشریف لیگئے اور نام چیزوں
فرشتوں کے آگے پیش کئے اور کہا کہ بتلاؤ کہ یہ کس چیز کا نام ہیں اور تم با وجود دیکہنے اُن چیزوں کے انکے ناموں سے خبر نہیں رکہتے ہو خواص کو اُنکے کیا جانو گے

پہونچتے ہو کہ ہم سزاوار خلافت کے ہین اُسوقت فرشتون نے اپنا عجز وقصور بیان کیا اور نہایت عاجزی کرکے **قَالُوا** کہا اُن فرشتون نے
اور درگاہ پروردگار مین عرض کی **سُبْحَانَكَ** پاک ہے تو ہر عیب اور نقصان سے اور ہر چیز کو تو جانتا ہے اور سوا تیری کوئی عالم
حقیقی نہین ہے اور ہم کیا ہین اور ہم کچھ نہین جانتے ہین اپنی ذات سے **لَا عِلْمَ لَنَا** نہین ہے کوئی علم واسطے ہمارے اور ہم کچھ نہین
جانتے ہین **إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا** مگر جو کچھ کہ سکھلایا ہے تو نے ہمکو اور حقیقت مین جاننے والا اسباب اشیا کا اور سوجھنے والا کہ کوئی چیز پوشیدہ
نہو وہ تو ہی ہے **إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ** تحقیق کہ تو ہی جاننے والا ہے اسطرح کہ کوئی چیز تجھپر پوشیدہ نہین **الْحَكِيمُ** حکمت والا کہ موافق حکمت
اور مصلحت کے کرتا ہے اور سبحانک مقولہ قول کا ہے اور مفعول مطلق تسبیح محذوف کا ہے اور انت کلمہ فصل کا ہے اور حکمت اس علم کو کہتے ہین کہ جو اپنے
صاحب کو جہالت سے باز رکھے اور جسوقت فرشتون نے اپنا عجز اور قصور بیان کیا تو خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اے آدم ان فرشتونکو اشیا کے نامون سے
خبر کر دے چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ **قَالَ** کہا خدا نے آدم سے **يَا آدَمُ أَنْبِئْهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ** اے آدم خبر کر تو ان فرشتونکو
ساتھ نامون اُن چیزونکے **فَلَمَّا أَنْبَأَهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ** پس جسوقت خبر کی اُن فرشتونکو ساتھ نامون اُن چیزونکے تو **قَالَ**
کہا خدا نے فرشتون سے بروجہ تنبیہ کے **أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ** کیا نہین کہا تھا مینے واسطے تمہارے یعنی کیا نہین کہا تھا مینے تمسے **إِنِّي أَعْلَمُ**
غَيْبَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ تحقیق مین جانتا ہون پوشیدگی آسمانون اور زمین کو **وَأَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ**
اور جانتا ہون مین اُس چیز کو کہ ظاہر کرتے ہو **وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ** اور اُس چیز کو کہ ہو تم پوشیدہ کرتے اُسوقت فرشتون نے اپنی عاجزی
کا اقرار کیا اور آدم علیہ السلام کی فضیلت اور بزرگی کے معتقد ہوئے پس جسوقت کہ آدم کی فضیلت سمجھ چکے تو خدا تعالیٰ نے فرشتونکو حکم کیا
کہ حضرت آدم کا منبر اُٹھا کر لیگئے اور سو برس عرصہ مین ساتون آسمانونکے عجایب کی سیر اُنکو کروائی اور واسطے تعظیم آدم کے فرشتونکو حکم کیا کہ تم
آدم کو سجدہ کرو چنانچہ فرماتا ہے کہ **وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ** اور یاد کر تو اے محمد صلعم جسوقت کہا ہمنے واسطے
فرشتونکے کہ سجدہ کرو تم واسطے آدم کے سجدہ تعظیم نہ سجدہ عبادت کہ وہ خاص واسطے خدا کے ہے **فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ** پس
سجدہ کیا اُن فرشتون نے مگر ابلیس کہ اُسنے سجدہ نکیا یعنی سب فرشتون نے سجدہ کیا جن جن فرشتونکو سجدہ کرنیکا حکم ہوا تھا مگر ابلیس نے کہ وہ فرشتون
مین رہتا تھا اور قوم جن مین سے تھا اُسنے آدم کو سجدہ نکیا **أَبَىٰ وَاسْتَكْبَرَ** انکار کیا اور تکبر کیا اُس ابلیس نے سجدہ کرنیسے **وَكَانَ**
مِنَ الْكَافِرِينَ اور تھا وہ کافرون سے کہ خدا تعالیٰ اپنے علم ازلی سے اسکے کفر کو جانتا تھا اور اسکے کفر کے ظاہر کرنیکو سجدہ آدم کا اُسکو
حکم کیا اُسنے خدا کا کہنا نمانا اور آدم کو سجدہ نکیا اور رد کرنا خدا کے فرمانیکا کفر ہے اور رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سجدہ کی آیت کو تلاوت کرکے
سجدہ کرے تو ابلیس بہاگ جاتا ہے اور گریہ و زاری کرکے کہتا ہے کہ وائے تجھپر کہ فرزند آدم تو سجدہ کرکے مستحق بہشت کا ہوا اور مین سجدہ نکرنیسے مستحق دوزخ
کا ہوا اور کہتے ہین کہ حضرت نوح کشتی مین سوار ہوئے تو ابلیس بھی کشتی کے پیچھے بیٹھا نوح نے فرمایا کہ اے ابلیس تکبر کرکے اپنی جانکو اور لوگونکو ہلاک کیا
کہا اب کیا کرون نوح نے کہا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تو آدم کی قبر کو سجدہ کرے تو توبہ تیری قبول کرونگا کہا کہ مینے زندہ کو تو سجدہ کیا ہی نہین
مردہ کو کیونکر کرونگا القصہ ابلیس نے آدم کو سجدہ نکیا تو فرشتون نے اُسپر لعنت کی اور فرشتونکے زمرہ مین سے خدا نے اسکو نکالدیا اور آدم کو حکم ہوا کہ
تو بہشت مین جاکر سکونت اختیار کر اور بہشت کی لذتون سے فائدہ حاصل کر لیکن گندم کو کھانا چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ **وَقُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ**
أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ اور کہا ہمنے کہ اے آدم رہ تو اور زوجہ تیری بہشت مین آرام سے اور راحت سے **وَكُلَا مِنْهَا**
رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا اور کہاؤ تم دونون اُس بہشت مین سے بفراغت جس جگہہ چاہو تم دونون سو اُسکی سیر ہو کر اور رغدا صفت ہے مصدر
محذوف کی کہ وہ مفعول مطلق ہے کلا مذکور کا اور تقدیر اسکی اکلا رغدا ہے یعنی کہانا بفراغت اور معنی رغد کی وسعت عیش کے ہین اور حیث مثل قبل اور بعد
مبنی علی الضم ہے کہ مضاف ہوتا ہے طرف جملہ کے پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ کہاؤ تم دونو بہشت مین سیر ہو کر جس جگہہ سے چاہو

وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ اور نہ نزدیک ہو تم دونوں اس درخت کے کہ وہ درخت گندم کا ہے فَتَكُونَا مِنَ الظّٰلِمِينَ پس ہو جاؤ
تم ظلم کرنیوالوں میں سے اپنے نفسوں پر اور مراد نزدیک ہونے سے کھانا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ خدا نے کھانے کو درخت کے منع نہیں کیا ہے بلکہ اسکے نزدیک
جانے کو منع کیا ہے اور خدا تعالی نے جو حضرت آدم اور حوا کو گندم کے درخت کے نزدیک جانے یا گندم کے کھانے سے منع کیا ہے یہ منع کرنا نہی تنزیہی ہے
یعنی اگر نہ کھاؤگے تو بہتر اور افضل ہے اور نہ کھانا تمہیں فائدہ ہے واسطے تمہارے اور اگر تم کھاؤگے تو کچھ گناہ بھی نہیں اور یہ اسواسطے کہا جاتا ہے کہ
کہ انبیا معصوم ہیں اول عمر سے آخر تک اور گناہان کبیرہ انکے مرتبہ کے خلاف ہیں اور حضرت آدم پیغمبر خدا کے تھے اور انبیا کی اول عمر سے آخر تک معصوم
ہونیکی بحث علم کلام کی کتابوں میں ہے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ جسوقت آدم بہشت میں گئے تو بسبب تنہائی کی انکو وحشت ہوتی تھی اور گھبراتے
تھے حق تعالی نے انپر خواب کو غالب کیا اور بعد انکے پہلو سے چپ ایک استخوان کو جدا کیا اور اس سے حوا کو پیدا کیا با حسن و جمال بموافق مشہور کے
ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حوا کو آدم کی استخوان سے پیدا نہیں کیا بلکہ جو کچھ مٹی کہ حضرت آدم کا جسم بنکر باقی رہگئی تھی اس سے پیدا کیا ہے
اور اسکا ذکر انشاء اللہ سورہ نساء کی اول میں آئیگا پس جسوقت خدا تعالی نے حوا کو با حسن و جمال پیدا کیا اور بہشت کی پوشاک اسکو پہنائی اور ہر
طرح طرح کی زینت سے انکو آراستہ کیا تو آدم نے بیدار ہو کر انکو دیکھا تو انسے انس پکڑا اور محبت انکی اپنے دل میں پیدا کی اور منقول ہے کہ جسوقت خدا تعالی
نے آدم کو بہشت میں جگہ دی اور نعمتوں سے بہشت کی انکو سرفراز فرمایا اور حوریں اور غلمان انکی خدمت کیواسطے مقرر کیے تو ابلیس کو اسکا حسد اور
رشک ہوا اور چاہا کہ آدم کو اس منصب سے گرادے اور دور کرے اسواسطے ابلیس نے سانپ سے جا کر کہا کہ مجھکو تو آدم تک پہنچا دے اور سانپ کے منہ میں جا بیٹھا
سانپ اسکو مور کے وسیلہ سے بہشت میں لیگیا اور ابلیس آدم اور حوا کے پاس جا کھڑا ہوا اور بعضے کہتے ہیں کہ منہ سے باہر نہیں نکلا بلکہ وہیں سے اپنے تئیں
ظاہر کیا اور رونے لگا آدم نے پوچھا کہ کیوں روتا ہے کہا کہ تمہارے مرنے پر اور تمہاری نعمتوں کے جاتے رہنے پر روتا ہوں آدم نے پوچھا کہ علاج اسکا کیا
ہے کہا کہ کھانا گندم کا کہ جو موجب ہے بہشت میں ہمیشہ رہنے کا انہوں نے کہا کہ ہمکو اسکے کھانے سے منع کیا ہے ابلیس نے قسم کھائی یہ وہ درخت نہیں جسکے
کھانے سے تمکو منع کیا ہے اور آدم اور حوا کو یہ گمان تھا کہ خدا کی قسم جھوٹی کوئی نہیں کھاتا اسواسطے ابلیس کے فریب میں آگئے گیہوں کو انہوں نے کھا
لیا اور جسوقت گیہوں کو کھایا تو لباس انکے بدن سے گر پڑے اور حوریں اور غلمان انکے پاس سے بھاگ گئے یہ دونوں برہنہ رہ گئے اور انجیر کے پتوں سے اپنے
آگے پیچھے کو چھپاتے تھے چنانچہ اس قصہ کو خدا تعالی بیان کرتا ہے فَأَزَلَّهُمَا الشَّيْطَانُ عَنْهَا پس ڈگا دیا ان دونوں کو
شیطان نے اس بہشت سے اور بعضوں نے ازالہما پڑھا ہے فَأَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيهِ پس نکال دیا ان دونوں کو اس چیز سے کہ تھے وہ
دونوں بیچ اسکے یعنی بہشت سے اور اسکی نعمتوں سے آدم اور حوا کو شیطان نے فریب دیکر نکالدیا اور شیطان جو باعث تھا انکے نکالدینے کا اسواسطے
نکالنے کو خدا نے شیطان کی طرف منسوب کیا ہے کہ اسکے کہنے سے انہوں نے وہ کام کیا کہ جسکے سبب سے بہشت سے نکالے گئے اور حقیقت میں نکالے گئے وہ حکم خدا
سے اور نکلنا آدم کا بہشت سے ضرور تھا کہ انکو خدا تعالی نے خلیفہ زمین کا کیا تھا اگر گیہوں نہ کھاتے تو بھی نکلتے لیکن اسوقت نکلنا آسان تھا اور اسوقت
شاق معلوم ہوا اور یہ نکلنا انکا واسطے مصلحت کے تھا نہ عقوبت کی راہ سے اور جسوقت آدم کو حکم ہوا کہ تو بہشت سے باہر نکل جا اسوقت آدم اور حوا کا نکلنا
اور چاہا کہ بہشت سے نکلیں نکلا پاؤں آدم کی تہ بالشیں بسم اللہ الرحمن الرحیم جاری ہوا یہ سنکر جبرئیل نے کہا کہ اے آدم یہ کلمہ تیری زبان پر جاری ہوا ہے
شاید کہ خدا تعالی اسکی برکت سے تجھپر رحم کرے خطاب آیا کہ اے جبرئیل آدم کو باہر جانے دو اور اگر میں آج اسپر رحم کروں تو ایک شخص پر رحم کرونگا اور میں چاہتا ہوں
کہ کل کو جو آدم بہشت کو روانہ ہو تو الکہ گنہگار اسکی اولاد کے اسکے ہمراہ ہوں اور اسوقت میں رحم کروں تاکہ فراخی میری رحمت کی ظاہر ہو پس اسواسطے
ہمنے انکو بہشت سے نکالا ہے وَقُلْنَا اهْبِطُوا اور کہا ہم نے اترجاؤ تم بہشت سے اے آدم اور حوا اور ابلیس کہ بَعْضُكُمْ
لِبَعْضٍ عَدُوٌّ بعض تمہارا واسطے بعض کے دشمن ہے۔ پس سب بہشت سے نکل گئے اور آپس میں
ان کی دشمنی ہو گئی لیکن عداوت آدم کی اور انکی اولاد کی ابلیس سے ابلیس کے کفر اور زیادتی کی جہت سے ہے اور عداوت

ابلیس کے آدم و حوا اور انکی اولاد سے انکے ایمان کے سبب سے ہے اسی عداوت کو خدا تعالی نے بیان کیا ہے اور فرمایا ہے **وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ**
اور تمہارے واسطے بیچ زمین کے **مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَى حِينٍ** جگہ ٹھہرنے اور فائدہ اٹھانیکی ہے ایک وقت تک یعنی جبتک تمہاری
اجل آوے پس وہ زمین پر جا پہونچے اور منقول ہے کہ جسوقت حضرت آدم اور حوا زمین پر آئے تو حکم ہوا کہ تم دونون آپس مین جدا ہو جاؤ آدم تو
کوہ سراندیپ پر پہونچے اور حوا جدہ مین اور حضرت آدم دو برس تک کوہ سراندیپ پر روپا کئے یہان تک کہ روتے روتے انکے رخسار و نہر دو
نہرین ہوگئی تھین کہ ہمیشہ وہ جاری رہتی تھین اور روایات اہل بیت علیہم السلام مین مذکور ہوا ہے اور اہلسنت کی کتابون مین بھی آیا ہے
جسوقت خدا تعالی حضرت آدم کو بعد پیدا کرنیکے آسمان پر لیگیا تو آدم نے پانچ صورتین نور کی اپنی صورت کے موافق ساق عرش پر لکھی
ہوئی دیکھی اور نام ہر ایک کا بالائے سر لکھا ہوا دیکھا عرض کی کہ خداوندا کیا کوئی خلقت میری صورت پر مجھسے پہلے بھی تو نے پیدا کی ہے خطاب
ہوا کہ نہین پھر پوچھا کہ یہ کون ہین کہ ساق عرش پر جنکی صورتین ہین فرمایا کہ سب فرزند تیری ہین اور اگر مجکو غرض انکے پیدا کرنیکی نہوتی تو
تجکو بھی پیدا نکرتا آدم نے پوچھا اے پروردگار میرے کیا نام ہین تیرے بندے بہت بزرگ ہین فرمایا کہ ہان انکے نامونکو یاد کر لے کہ وقت مشکل اور
ماندگی کے تیری فریاد کو پہنچین آدم نے وہ نام یاد کر لئے چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ **فَتَلَقَّى آدَمُ مِن رَّبِّهِ كَلِمَاتٍ**
پس سیکھے آدم نے پروردگار اپنے سے کلمے اور مراد ان کلمات سے نام آل عبا کے ہین کہ وہ محمد اور علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام ہین
اور جبکہ توبہ کا وقت آیا تو جبرئیل نے آدم سے کہا کہ اے آدم جو نام تو نے ساق عرش پر لکھے دیکھے تھے کیا انکو تو نے فراموش کیا جسوقت آدم
نے یہ سنا تو دونون ہاتھ اپنے اٹھا کر دعا کی اور کہا کہ خداوندا بحق محمد اور علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کے توبہ میری قبول کر پس خدا تعالی
نے سبب برکت ان نامون پاک کے توبہ آدم کی قبول کی چنانچہ فرماتا ہے **فَتَابَ عَلَيْهِ** پس توبہ قبول کی خدا نے اوپر اس
آدم کی جسوقت آدم نے ان نامونکے واسطے سے توبہ کی اور توبہ کا صلہ علی آتا ہے تو وہ توبہ کو قبول کرنیکے معنی مین ہوتا ہے اور اگر صلہ اسکا
الی آتا ہے تو توبہ کرنیکے معنی مین ہوتا ہے **إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ** تحقیق کہ وہ ہے توبہ قبول کرنیوالا ہے مہربان توبہ کرنیوالونپر
توبہ کرنیوالونکے گناہونکو بخشتا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد ان کلمونسے کہ جن کلمونکے پڑھنے سے توبہ آدم کی قبول ہوئی رَبَّنَا
ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد انسے لا إله إلا أنت سبحانك إني كنت من الظالمين
ہے اور بعضے کہتے ہین کہ سبحان الله والحمد لله ولا إله إلا الله والله أكبر ہے - القصہ آدم اور حوا نے زمین مین سکونت اختیار کی اور اولاد انسے
پیدا ہوئی اور خدا تعالی نے آدم کو خلیفہ زمین کا کیا اور صحیفے انپر نازل کئے اور اب خدا تعالی خطاب کرتا ہے طرف آدم کے اور انکی
اولاد کے جو کہ آدم کی صلب مین تھی چنانچہ فرماتا ہے **قُلْنَا اهْبِطُوا مِنْهَا جَمِيعًا** اور کہا ہمنے اترو تم اس بہشت سے سب اور زمین
پر سکونت کو اختیار کرو اور جمیعا تاکید واقع ہوا ہے پس اے آدمیو جسوقت تم زمین پر سکونت کرو **فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُم** پس اگر آئے تمہارے پاس
مِّنِّي هُدًى میری جانب سے رہنمائی اور اما اصل مین ان شرطیہ ہے اور ما اسپر زیادہ کیا گیا ہے اسواسطے تو معنے تاکید کے یعنی پس اگر
آوے تمہارے پاس جانب میری سے ہدایت کہ وہ انبیاء اور کتابین ہین کہ تمہاری ہدایت کے واسطے نازل کرونگا **فَمَن تَبِعَ هُدَايَ**
پس جو کوئی کہ پیروی کریگا ہدایت میری کی یعنی پیغمبرانبیاء کی اور کتابونکی اور عمل انکا موافق انکے حکم کے ہوگا **فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ**
پس نہین خوف ہے اوپر انکے کسیطرحکا **وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ** اور نہ وہ غمگین ہونگے دنیا مین اور آخرت مین اور من موصول مفرد کی اور جمع کی
دونونکے واسطے باعتبار معنی کے آتا ہے اور لفظ اسکا مفرد ہے اسواسطے ضمیر تبع کی کہ مفرد ہے طرف لفظ من کے پھرتی ہے اور ضمیر علیہم کی من
کی طرف باعتبار معنی کے پھرتی ہے کہ باعتبار معنی کے وہ جمع کیواسطے بھی آتا ہے **وَالَّذِينَ كَفَرُوا** اور جو لوگ کہ کفر کرینگے **وَكَذَّبُوا**
بِآيَاتِنَا اور جھٹلاوینگے وہ اور تکذیب کرینگے ساتھ نشانیون قدرت ہماری کے اور یا یہ کہ جھٹلاوینگے وہ آیتون کتاب ہماری کو **أُولَئِكَ**

أَصْحَابُ النَّارِ یہی لوگ صاحب آتش دوزخ کے ہیں کہ **هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ** بیچ اُس آتش دوزخ کی ہمیشہ رہنے والے ہیں کہ ابد الآباد
اُسمیں جلا کرینگے اور اب خدا تعالیٰ خطاب کرتا ہے طرف یہودیونکے اور یاد دلاتا ہے انکو نعمتیں اپنی جوکہ انکو بخشی تہیں اور یاد دلاتا ہے انکو اس عہد کو
جوکہ انہوں نے خدا سے کیا تہا کہ ہم پیروی حق کی کرینگے کہ خاتم الانبیاء پر ایمان لاوینگے چنانچہ فرماتا ہے کہ **يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا** اے بیٹو یعقوب
کے یاد کرو تم **نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ** نعمت میری کو جوکہ انعام کی ہے بیچ اوپر تمہارے ۔ اسرائیل نام حضرت یعقوب کا ہے اور اسرا
کے معنی ہیں عبد اور ئیل اللہ کو کہتے ہیں یعنی عبد اللہ اور بعضوں نے اسکو اسرائیل پڑہا ہے اور بعضوں نے اسرائل اور بعضوں نے اسرال اور بعضوں نے
اسرائین پس خدا تعالیٰ اپنی نعمتونکو یاد دلاتا ہے کہ اے اولاد یعقوب کی یاد کرو تم ان نعمتونکو میری کہ انعام کی ہیں تمپر کہ تمہارے باپ دادا کو فرعون
کے ہاتہ سے نجات دی اور من و سلوی تمپر نازل کیا اور ابر سے تمپر سایہ کیا اور گوسالہ پرستی کے گناہ کو تمسے معاف کیا۔ بعد توبہ کرنیکے اور ہزاروں پیغمبر اور کثر
سے بادشاہ تم میں پیدا کئے پس چاہیے کہ تم ان نعمتونکا شکر ادا کرو **وَأَوْفُوا** اور وفا کرو تم **بِعَهْدِي** ساتہ عہد میرے کے جو کچہ کہ پہلے
تمسے عہد لیا تہا کہ پیغمبر آخر الزمان پر ایمان لانا اور وہ پیغمبر ناخواندہ ہوگا کہ کسی آدمی سے کچہ نہ سیکہیگا اور جسوقت تم میرے عہد کو وفا کروگے **أُوفِ**
بِعَهْدِكُمْ وفا کرونگا ساتہ عہد تمہارے کے کہ ثواب عظیم تمکو عطا کرونگا **وَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ** اور مجہسے ڈرو تم اس عہد شکنی میں
وایای مفعول ہے فعل محذوف کا کہ تفسیر کرتا ہے اسکے فارہبون پس اور فارہبون اصل میں فارہبونی ہے یا اُسکے آخیر میں سے محذوف ہوگیا ہے پس
خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس عہد شکنی میں مجہسے ڈرو تم **وَآمِنُوا بِمَا أَنْزَلْتُ** اور ایمان لاؤ تم ساتہ اُس چیز کے کہ نازل کیا ہے میں نے اسکو اور وہ
قرآن ہے کہ **مُصَدِّقًا لِمَا مَعَكُمْ** تصدیق کرنیوالا ہے واسطے اُس چیز کے کہ ہمراہ تمہارے ہے کتاب توریت اور پہلا اُس سے نازل ہوئی ہے اور
اُسکے حق اور کتاب خدا ہونیکی بہی وہ خبر دیتا ہے پس تمکو چاہیے کہ اُسپر ایمان لاؤ اور مصدقا حال واقع ہوا ہے اُس ضمیر کہ بعد انزلت کے
محذوف ہے اور ما موصول کیطرف پہرتی ہے **وَلَا تَكُونُوا أَوَّلَ كَافِرٍ بِهِ** اور نہو تم اول کفر کرنیوالے ساتہ اس قرآن کے یعنی تم ہی
سب سے پہلے اسکے ساتہ کفر مت کرو بلکہ تمکو چاہیے تہا کہ پہلے سب سے اسپر ایمان لاتے کہ تمکو علم اسکی حقیقت کا ہے اور اسکے نازل ہونیکی بشارت سے
لوگونکو یاد کرتے تہے اور اب اُسکے ساتہ کفر کرتے ہو **وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي** اور نہ خرید کرو تم ساتہ آیتوں میری **ثَمَنًا قَلِيلًا**
مول تہوڑا سا یعنی میری آیتونکو جو کہ توریت میں محمد کی شان میں ہیں کہ وہ پیغمبر آخر الزمان ہے تہوڑی سی قیمت لیکر بدل نہ ڈالو کہ اُسکی جگہہ
کچہہ اور بنا دو یہ ذکر علما یہود کا ہے مثل حیی ابن اخطب اور کعب بن اشرف وغیرہ کے کہ ہر سال وہ جوا اور گندم اور میوا اپنی قوم سے لیتے تہے اور
بادشاہونسے ہدیہ لیتے تہے اور انکو یہ خوف تہا کہ اگر یہ لوگ محمد کی پیروی کرینگے تو یہ سب آمدنی موقوف ہو جاویگی اسواسطے توریت میں تحریف
کرتے تہے اور پیغمبر آخر الزمان کی اوصاف کو بدل دیتے تہے اور مشتبہ کر دیتے تہے ۔ اور خدا تعالیٰ انکو فرماتا ہے کہ **وَإِيَّايَ فَاتَّقُونِ**
اور مجہسے پس ڈرو تم ان آیتونکے بدلنے میں کہ اسکی سزا میں عذاب ابدی میں گرفتار ہو جاؤ اور ترکیب اسکی بہی وہی ہے کہ کہا ہے فارہبونکی
اور فرماتا ہے خدا اُن یہودیونکو کہ **وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ** اور نہ ملاؤ تم حق کو ساتہ باطل کے یعنی جو کہ توریت میں صفات محمد کے کہ وہ حق
ہیں اُسکو باطل کیساتہ آمیزش نکرو کہ اسکو مشتبہ کر دو اور بدل ڈالو اور تلباس بعضے امور کو بعض کیساتہ آمیزش کرنیکو کہتے ہیں **وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ**
اور نہ پوشیدہ کرو تم حق کو کہ محمد کی صفات کو لوگونسے چہپاؤ اور اسکو ظاہر کرو اور تکتموا باعتبار عطف کے لاتلبسوا ہے اسواسطے کہ عطف اسکا تلبسوا پر ہے پس خدا تعالیٰ
فرماتا ہے کہ اور نہ پوشیدہ کرو تم حق کو کہ وہ محمد کی صفات ہیں **وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ** اور حال یہ ہے کہ تم جانتے ہو کہ یہ وہی پیغمبر ہے کہ جسکا ذکر توریت میں
دیکہا ہے اور پہر اُسپر ایمان نہیں لاتے ہو **وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ** اور قائم کرو نماز کو کہ ہمیشہ اسکو پڑہتے ہو بطریق اہل اسلام **وَآتُوا الزَّكَاةَ**
اور دو تم زکوٰۃ کو جسطرح سے کہ مسلمان دیتے ہیں اور ادا کرتے ہیں **وَارْكَعُوا** اور رکوع کرو تم **مَعَ الرَّاكِعِينَ** ہمراہ رکوع کرنیوالوں کے
یعنی مسلمانونکے ہمراہ نماز جماعت پڑہو جسطرح سے کہ وہ پڑہتے ہیں تا کہ مسلمانونمیں شمار کئے جاؤ تم بعد اختیار کرنے ایمان کے اور ثواب جماعت کا بہت

حدیث مین آیا ہے کہ اگر ایک آدمی جماعت مین ہمراہ امام کے ہو تو پچیس نمازونکا اسکو ثواب ملتا ہے اور اگر دو آدمی جماعت مین ہون تو پچیس کو پچیس مین
ضرب دیوین چھ سو پچیس حاصل ہوگا اسقدر نمازونکا ثواب ہوتا ہے اگر تنہا پڑہے اور تین آدمی جماعت مین ہون تو چھ سو پچیس کو چھ سو
پچیس مین ضرب دیوین تین لاکھ نوے ہزار چھ سو پچیس ہوگا اسقدر نمازونکا ثواب ہوتا ہے اگر تنہا پڑہین اسیطرح جسقدر آدمی جماعت
زیادہ ہونگے اسیقدر ثواب زیادہ ہوگا اور دوسری حدیث مین آیا ہے کہ پانا امام کی تکبیر کا اور اسوقت ہمراہ اسکے نماز مین شریک ہونا بہتر ہے ستر
حج اور ہزار عمرہ سے اور ایک رکعت امام کے ہمراہ بہتر ہے لاکہہ بنا طلا سونا راہ خدا مین دینے سے اور ایک سجدہ امام کے ہمراہ بہتر ہے ایک برس کی عبادت
سے اور جماعت مین نماز پڑہنے والیکو نہ عذاب قبر ہے اور نہ ہول قیامت ہے اور فرمایا ہے جناب رسولخدا صلعم نے کہ پہلی تکبیر امام کیساتھ بہتر ہے تمام دنیا سے
اسیطرح بہت سی حدیثین نماز جماعت کے ثواب مین ہین اور ایک مرتبہ جبرئیل ہزارون فرشتونکو ہمراہ لیکر آئے اور کہا کہ یا رسولخدا خدا تعالی بعد سلام
تمہکو فرماتا ہے کہ اپنی امت کو کہدو کہ جو کوئی جماعت سے مفارقت کرکے مریگا تو وہ بوے بہشت کی نہ سونگہیگا اگرچہ تمام اہل دنیا سے اسکے اعمال زیادہ ہون
اور ترک کرنیوالا جماعت کا میرے نزدیک ملعون ہے اور ملائکہ کے نزدیک ملعون ہے اور لعنت کی ہے مینے اسکو توریت مین اور انجیل مین اور زبور مین اور
قرآن مین اور فرماتا ہے خدا کہ أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ کیا حکم کرتے ہو تم لوگون کو ساتھ نیکی کے اور کہتے ہو لوگونکو کہ تم مسلمان ہو جاؤ
وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ اور بہلا دیتے ہو تم نفسون اپنے کو کہ خود ایمان نہین لاتے ہو وَأَنْتُمْ تَتْلُونَ الْكِتَابَ اور حال یہ ہے کہ
تم پڑہتے ہو کتاب کو أَفَلَا تَعْقِلُونَ کیا پس نہین سمجھتے ہو تم باوجود اسکے کہ تم توریت کو پڑہتے ہو اور اسمین صفات محمد کے لکہے ہوئے
دیکہتے ہو اور پہر ایمان نہین لاتے ہو کیسی عقل اور سمجھ ہے تمہاری منقول ہے کہ بعضے علما یہود کے جو کہ مدینہ مین رہتے تہے اپنے یارونکو اسلام کی رغبت دلاتے
تہے اور خود قبول نہین کرتے تہے ان لوگونکی خدا تعالی نے مذمت کی ہے اور بڑا سخت گناہ ہے کہ باوجود نصیحت کرنیکے لوگونکو خود نیکی نہ کرے اور
انس سے روایت ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ مین شب معراج آسمان پر گیا تو ایک جماعت کو دیکہا کہ انکے ہونٹونکو مقراض سے کترتے ہین جبرئیل سے
مینے پوچہا کہ یہ کون لوگ ہین کہا کہ واعظ ہین کہ دنیا مین اور لوگونکو نیکی کا حکم کرتے تہے اور خود نیکی نہین کرتے تہے اور فرماتا ہے خدا وَاسْتَعِينُوا
بِالصَّبْرِ اور مدد چاہو تم ساتھ صبر کے بیچ مشقت طاعت پر اور حرام کو ترک کرنے پر وَالصَّلَاةِ اور ساتھ نماز کے یعنی مدد چاہو تم
ساتھ صبر اور نماز کے اپنے مقاصد دنیا اور آخرت مین اور احادیث ائمہ معصومین علیہم السلام مین مراد صبر سے روزہ ہے یعنی مدد چاہو تم اپنی دنیا
اور آخرت کیواسطے روزہ رکہو اور نماز پڑہو تاکہ خدا تعالی روزہ اور نماز کی برکت سے تمہاری مرادین بر لاوے وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ اور تحقیق
کہ وہ نماز البتہ بڑی اور بہاری ہے لوگونپر إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ مگر اوپر عاجزی کرنیوالونکے جو کہ خدا تعالی سے ڈرتے ہین الَّذِينَ يَ
ظُنُّونَ وہ لوگ کہ گمان کرتے ہین أَنَّهُمْ مُلَاقُو رَبِّهِمْ یہ کہ تحقیق وہ ملاقات کرنیوالے ہین جزا پروردگار اپنے کو موافق
اپنے اعمال کے وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ رَاجِعُونَ اور تحقیق وہ طرف حکم اسکے رجوع کرنیوالے ہین کہ اپنے اعمال نیک کے عوض مین موافق وعدہ
پروردگار کے ثواب بڑی لینگے اور خدا تعالی نے جو پہلی بنی اسرائیل کو نعمتین دی تہین واسطے تاکید کے پہر انکو یاد دلاتا ہے چنانچہ فرماتا ہے
يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ اے اولاد یعقوب کی یاد کرو تم نعمت میری کو جو کہ انعام کی ہے
مینے اوپر تمہارے کہ تمہارے باپ دادون کو نعمتون سے سرفراز فرمایا ہے وَأَنِّي فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ اور تحقیق مینے بزرگی
دی ہے تمکو اوپر عالم کے لوگونکی مراد عالم سے انکے باپ دادا کے زمانہ کا عالم ہے اور فضیلت انکی اس عالم کے لوگونپر بسبب انکے ایمان اور عمل صالح اور
اور قبول کرنے دوستی محمد اور آل محمد کی تہی اور بسبب اسکے کہ انمین انبیا اور بادشاہ عادل پیدا ہوئے لیکن انکی اولاد نے پیروی انکی نکی بلکہ
کفر اور گناہون مین مشغول ہے پس فرماتا ہے خدا انہی بنی اسرائیل کو وَاتَّقُوا يَوْمًا اور ڈرو تم اس دن سے کہ لَا تَجْزِي
نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا نہ کفایت اور حق گزاری کرسکے کوئی شخص کسی شخص سے کسی چیز کو

بیگانہ کو نہ پہچان سب کو قتل کرتے تھے یہانتک کہ بیٹا باپکو اور باپ بیٹے کو اور بھائی بھائی کو قتل کرتا تھا زوال آفتاب سے غروب تک ستر ہزار آدمی قتل
ہوئے اور اسوقت موسیٰ اور ہارون کو انپر رحم آیا اور بہت روئے اور گریہ کیا اور درگاہ قاضی الحاجات میں کمال تضرع اور زاری سے نالہ کیا اور
عرض کی کہ خداوندا بہت بنی اسرائیل قتل ہوگئے اور جو کچھ باقی رہے ہیں انکو تو بخشدے خدا تعالیٰ نے دعا انکی قبول کی اور تاریکی دور ہوئی
تو موسیٰ نے کشتوں کے شمار کئے تو ستر ہزار آدمی شمار میں آئے یہ حال دیکھکر موسیٰ بہت غمگین ہوئے حقتعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ قاتل انکا مجاہد ہے
اور مقتول انکا شہید ہے ہم سب کو بہشت میں لیجاوینگے حضرت موسیٰ یہ سنکر راضی اور خوش ہوئے اور ذکر گوسالہ پرستی کا تفصیل سے انشاء اللہ تعالیٰ
سورہ اعراف میں آئیگا اور منقول ہے کہ جسوقت بنی اسرائیل نے بعد قتل کے خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کیا تو حضرت موسیٰ کو خطاب پہنچا کہ بار
دوم بنی اسرائیل کو ہمراہ لیکر مناجات کیواسطے روانہ ہو اور بنی اسرائیل جو عذر چاہیں اور کلام میرا سنیں حضرت موسیٰ ستر آدمی بزرگان بنی اسرائیل
میں سے انتخاب کر کے کوہ طور پر ہمراہ اپنے انکو لیگئے جسوقت چاہا کہ مناجات کریں ایک حجاب درمیان موسیٰ کے اور ہمراہیوں کے پیدا ہو گیا ہمراہی
پردہ کے باہر رہے اور موسیٰ پردہ کے اندر رہے اور خدا تعالیٰ نے موسیٰ سے کلام کیا امر و نہی اور وعظ و پند کا اور کہا کہ میں ہی خدا ہوں اور سوا میرے
اور کوئی خدا نہیں ہے ہمراہی بھی پردہ کے باہر سنتے تھے اور جسوقت موسیٰ پردہ کے باہر آئے اور وہ پردہ دور ہوا تو موسیٰ نے بنی اسرائیل سے کہا
کہ تمنے کلام خدا کو سنا کہا کہ ہمنے ایک آواز سنی ہے لیکن ہم نہیں جانتے کہ گویندہ اسکا خدا تھا یا شیطان تھا اور جبتک ہم خدا کو اپنی آنکھوں سے
نہ دیکھینگے تو باور نہ ہوگا ناگاہ ایک آگ آسمان سے آئی اور انسب کو جلا دیا اس قصہ کو خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے وَاِذْ قُلْتُمْ اور
یاد کرو تم جسوقت کہ کہا تمنے يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ اے موسیٰ ہرگز نہ باور کرینگے ہم واسطے تیرے اور تیرے کلام کو راست جانینگے
حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً یہانتک کہ دیکھیں ہم خدا کو ظاہر اپنی آنکھوں سے فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ پس پکڑ لیا تمکو آتش
بجلی نے بسبب تمہارے انکار کرنیکے اور بسبب طلب کرنیکے امر محال کو وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ اور تم دیکھتے تھے یعنی تمہارے باپ دادا
اس آگ کو دیکھتے تھے جسوقت کہ وہ آسمان سے آئی تھی اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ لوگ آواز سخت بجلی کی کڑک سے مر گئے تھے اور منقول ہے کہ ایک رات
اور دن بعد مرنیکے وہ پڑے رہے تھے اور موسیٰ بیہوش ہوگئے جسوقت ہوش میں آئے تو حیرت سے انکی طرف دیکھتے اور کہتے تھے کہ خداوند اب بنی اسرائیل
پوچھینگے تو میں انکو کیا جواب دونگا خدا تعالیٰ نے انکو زندہ کر دیا چنانچہ فرماتا ہے ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ پھر زندہ کیے اٹھایا ہمنے
تمکو بعد مرنے تمہارے کے لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ تاکہ تم شکر کرو اس نعمت کا کہ پھر تمکو بعد مرنیکے زندہ کیا اور منقول ہے کہ جسوقت حضرت موسیٰ
نے بنی اسرائیل سے کہا کہ تم واسطے لڑائی جباروں اور گروہ کشتوں کے بیت المقدس کو چلو تو انہوں نے انکار کیا اور کہا کہ ہم نہیں لڑینگے تم جاؤ
تو اور تیرا خدا جا کر لڑو جب انہوں نے ایسا کہا تو خدا تعالیٰ انپر غصہ ہوا اور چالیس برس انکو بیابان تیہ میں حیران و سرگردان رکھا اور اس
جنگل میں پھرایا جسوقت ایک مقام سے کوچ کرتے تھے تمام شب چلتے تھے اور صبح کو اپنے تئیں اسی مقام پر پاتے تھے جہانسے کوچ کیا تھا جسوقت تابش
آفتاب سے بیتاب ہوگئے تو بتضرع اور زاری حضرت موسیٰ سے کہا کہ خدا تعالیٰ سے دعا کرو کہ ہمپر سایہ کریوے نہیں تو ہم حرارت آفتاب سے ہلاک ہو جاوینگے حضرت
موسیٰ نے دعا کی خدا تعالیٰ نے ابر سفید اور تنک بھیجا ہوئے جو خنک آتی تھی انکے سر پر پہنچا جسوقت اسکے نیچے آرام پایا تو کہا کہ اے موسیٰ حرارت آفتاب
سے ہمنے آرام پایا لیکن کھانا ہمارے پاس نہیں ہے حقتعالیٰ نے من و سلویٰ انپر برسایا چنانچہ فرماتا ہے وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ اور سایہ کیا
ہمنے اوپر تمہارے ابر کو وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى اور نازل کیا ہمنے اوپر تمہارے من و سلویٰ کو اور بعضے کہتے ہیں کہ من
ترنجبین کو کہتے ہیں اور سلویٰ بٹیر کو کہتے ہیں کہ وہ ایک پرند ہے اور کہا ہمنے كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ کہا کہ تم پاکیزہ
ان چیزوں سے کہ روزی دی ہمنے تمکو کہ بے مشقت اور بے تردد تمکو من و سلویٰ کھانیکو اسلئے ہم دیتے ہیں اس نعمت بزرگ کا تم شکر کرو اور
اگر نافرمانی ہماری کروگے تو اپنی ہی نفسوں پر ظلم کروگے اسکے عوض میں گرفتار ہو جاؤگے اور تمہاری نافرمانی میں ہمارا کچھ ضرر نہیں ہے

پس نافرمانی کی انہون نے ہماری و ظلم کیا انہون نے کفر کرکے وَمَا ظَلَمُونَا اور نہ ظلم کیا انہون نے ہمپر نافرمانی کرکے کہ ہمارا کوئی کیا کر سکتا ہے
وَلٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ اور لیکن تھے وہ جانون اپنی پر ظلم کرتے کہ ہماری نافرمانی کرکے گرفتار بلا ہوئے تھے اور جسوقت مدت چالیس
برس کی انکو بیابان تیہ مین حیران و سرگردان پہرتے ہوئے گذر گئی تو خدا تعالی کا حکم ہوا کہ شہر مقدس مین جاؤ چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ وَإِذْ قُلْنَا
ادْخُلُوا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ اور یاد کرو تم جسوقت کہا ہمنے تمہارے باپ دادا کو کہ داخل ہو تم اس بستی مین یعنی بیت المقدس مین
فَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا پس کہاؤ تم اُس بستی مین جسجگہ چاہو تم سیر ہوکر اور رغدا صفت ہے مصدر محذوف کی یعنی اکلا رغدا
وَادْخُلُوا الْبَابَ اور داخل ہو تم دروازہ مین اس بستی کے سُجَّدًا سجدہ کرنیوالے ہوکر یعنی سجدہ کرتے ہوئے تو داخل ہو اس شہر بیت المقدس مین
اور سجدا جمع ساجد کی ہے اور حال واقع ہوا ہے وَقُولُوا اور کہو تم اُس شہر مین داخل ہوتے ہوئے حِطَّةٌ حطہ کو کہتے ہین کہ اُس شہر کے سات دروازے
تھے ایک دروازہ تنگ تہا جس سے انکو داخل ہونیکا حکم ہوا تہا اور حطہ انکے استغفار کا کلمہ تہا یعنی کہو تم کہ بخش تو ہمکو اور شرح جامع صغیر کتاب اہل سنت مین
لکہا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ علی باب حطہ من دخل فیہا کان مومنا و من خرج منہا کان کافرا یعنی علی باب حطہ ہے جو کوئی داخل ہوگا اسمین ہوگا وہ
مومن اور جو کوئی نکل جائیگا اُس سے ہوگا کافر۔ شارح اسکا کہتا ہے کہ مراد اُس سے پیروی و اطاعت علی کی ہے کہ جسنے پیروی اسکی کی وہ مومن ہوا اور جسنے
اسکی پیروی نکی وہ کافر ہوا اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سب آدمی بعد رسول خدا کے جن لوگون نے کہ پیروی علی کی نکی تہی اور اسکے خلاف مین رہے تو وہ کافر
ہوگئے تہے اور یہی ہمارے مذہب مین ثابت ہے نَغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ بخشینگے ہم خطائین تمہاری یعنی تم سجدہ کرتے ہوئے شہر مین داخل ہوگے اور حطہ کہوگے
تو ہم تمہاری خطاؤنکو بخشدینگے وَسَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ اور قریب ہے کہ ثواب زیادہ کرین ہم نیکی کرنیوالونکو فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا قَوْلًا
پس بدل ڈالا اُن لوگون نے کہ ظلم کیا انہون نے کہنے کو حطہ غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ سوا اُس چیز کے کہ کہا گیا تہا واسطے انکے یعنی حطہ کے کہنے کا انکو
حکم ہوا تہا اور اُن لوگون نے حطہ کہ جو کلمہ استغفار کا ہے اسکو نکہا بلکہ اسکو بدل ڈالا اور اسکی جگہ حنطہ کہا ہے اپنے مطلب کے موافق کہ وہ نعمت دنیا ہے اور حنطہ گندم
سرخ کو کہتے ہین اور انکو حکم ہوا تہا کہ دروازہ تنگ سے داخل ہو کہ تمہاری پشتین وقت داخل ہونیکے خم ہو جائین واسطے تواضع اور فروتنی کے آگے خدا کے اور وہ دروازہ
کشادہ سے داخل ہوئے جب انہون نے ہماری نافرمانی کی اور ایسا کیا تو فَأَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا پس نازل کیا ہمنے اوپر اُن لوگون کے کہ ظلم
کیا انہون نے اپنے نفسون پر ہماری نافرمانی کرکے رِجْزًا مِنَ السَّمَاءِ عذاب آسمان سے بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ بسبب اسکے کہ تہے وہ باہر
ہوتے ہمارے حکم سے ہماری نافرمانی کرکے اور کہتے ہین کہ وہ عذاب طاعون کا تہا اور طاعون وبا کو کہتے ہین کہ جسمین گلٹی نکلتی ہے اس سے بہت جلد ہلاک
ہو جاتے ہین اور کہتے ہین کہ چوبیس ہزار آدمی اور ایک روایت ہے کہ ستر ہزار آدمی اُس بیماری مین ہلاک ہوئے اور منقول ہے کہ جسوقت بنی اسرائیل نے اُس صحرا مین
من و سلوی کہایا تو شدت سے پیاسے ہوئے اور ستر ہزار آدمی العطش العطش کہتے ہوئے حضرت موسی کے پاس آئے اور کمال عاجزی سے پانی اُنسے طلب کیا
اُس قصہ کو خدا تعالی بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ وَإِذِ اسْتَسْقَىٰ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ اور یاد کرو تم جسوقت سیرابی چاہی موسی نے واسطے
قوم اپنی کے اور پانی طلب کیا ہے انکے واسطے فَقُلْنَا اضْرِبْ بِعَصَاكَ الْحَجَرَ پس کہا ہمنے اے موسی مار تو ساتہ عصا اپنے کے پتھر کو یعنی
اپنے عصا کو پتھر پر مار اُسمین سے پانی نکلیگا اور منقول ہے کہ وہ عصا اوپر حضرت شعیب نے حضرت موسی کو دیا تہا اور وہ عصا حضرت آدم کا تہا کہ بہشت
سے لائے تہے اور وہ سنگ بہی بہشت کا تہا اور بعضے کہتے ہین کہ وہ پتھر حضرت موسی نے رستہ مین اٹہایا تہا جسوقت اُس پتھر نے کہا تہا کہ تو مجکو اٹہالے مین تیرے کام
آونگا اور تفسیر اہلبیت علیہم السلام مین لکہا ہے کہ جسوقت بنی اسرائیل نے حضرت موسی سے پانی طلب کیا تو موسی علیہ السلام نے واسطے دعا کے ہاتہہ بلند کیا اور کہا کہ الہی
بحق محمد سید الانبیاء و بحق علی سید الاوصیاء و بحق فاطمہ سیدۃ النساء و بحق الحسن سید الاولیاء و بحق الحسین افضل الشہداء و بحق عترتہم و خلفائہم سادۃ
الازکیاء اسقہم یعنی بحق چہاردہ معصوم ان پیاسونکو پانی دے خدا کا حکم ہوا کہ اے موسی اپنے عصا کو پتھر پر مار موسی نے عصا کو پتھر پر مارا فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ
اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا پس جاری ہوئے اُس پتھر سے بارہ چشمے اور اصل مین انفجار شق ہونیکے معنی مین ہے اور استعمال اسکا جاری ہونیکے معنی مین ہے

وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ اور نہ قبول کیجائیگی اُس سے سفارش کسی کی اور اہل مکہ اور اہل بصرے تقبل کو تا سے پڑہا ہے
وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ اور نہ لیا جائے اُس سے فدیہ کہ کچھ دیکر نجات پائے وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ اور نہ
وہ مدد کئے جاوینگے کہ کوئی کسیکی مدد کرکے اُسکو عذاب سے نجات دلوائے اور مراد اُس دن سے قیامت کا دن ہے تو خطاب یہودیوں کی طرف ہے یعنی اے ڈرو تم اُس دن سے
کہ کوئی آدمی کسی آدمی کو نہ بچا سکے اور نہ کوئی کسیکی سفارش کر سکے کہ اُسکو کسیطرح عذاب سے نجات ہو جاوے اور نہ کوئی کسیکی اُمت اور مدد کر سکے کہ اپنی
کمک کسی کو رہائی دلوائے اور یہ خدا تعالیٰ نے اُن یہودیونکے جواب میں فرمایا ہے جسوقت کہ وہ کہتے تھے کہ ہمارے باپ اور دادا انبیا تھے وہ ہمکو عذاب سے بچا لینگے
اور صحیح یہ ہے کہ مراد اُس دن سے موت کا روز ہے اور مراد اُن لوگوں سے مومن اور کافر سب آدمی ہیں کہ موت کے روز کوئی کسی کو سفارش کرکے اور مدد کرکے نہیں بچا
سکتا ہے چنانچہ تفسیر امام علیہ السلام میں حضرت صادق سے روایت ہے کہ وہ مرنیکا روز ہے اور قیامت کا روز اُس سے مراد نہیں ہو سکتا اسواسطے کہ قیامت کے
روز البتہ شفاعت جناب رسول خدا اور ائمہ ہدیٰ اور اولیاء اللہ کی حق ہے کہ وہ گنہگاران مومنین کی سفارش کرکے عذاب دوزخ سے رہائی دلوائینگے اور اب
خدا تعالیٰ تفصیل اپنی نعمتوں کی کرکے یاد دلاتا ہے بنی اسرائیل کو چنانچہ فرماتا ہے کہ وَإِذْ نَجَّيْنَاكُمْ اور یاد کرو تم جسوقت کہ نجات دی ہم نے تمکو مِنْ
آلِ فِرْعَوْنَ لوگوں فرعون کے سے يَسُومُونَكُمْ پہنچاتے تھے وہ تمکو سُوءَ الْعَذَابِ بہت بڑا سخت عذاب کہ يُذَبِّحُونَ
أَبْنَاءَكُمْ ذبح کرتے تھے وہ بیٹوں تمہارے کو وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءَكُمْ اور زندہ رکھتے تھے وہ عورتوں تمہاری کو کہ اُنسے خدمت لیتی
لیتے تھے اور مرد و بزرگ بنی اسرائیل سے قسم قسم کا کام مقرر کر رکھے تھے کسی سے کہیتی کرواتے تھے اور کسی سے خشت اور گارہ کا کام لیتے تھے اور کسی کو بتوں کی خدمت
پر مقرر کر رکھا تھا اور جو شخص لایق کام کرنیکے نہ تھا اُسپر جزیہ مقرر کر رکھا تھا اور اُنکی عورتوں سے اپنی عورتوں کی خدمت کرواتے تھے اور اُنسے متعلق اذکروا نعمتی وقت
ہے اور سبب بچونکے ذبح کرنیکا یہ تھا کہ فرعون نے خواب میں دیکھا تھا کہ بنی اسرائیل میں ایک لڑکا پیدا ہوگا کہ خرابی ملک کی اور ہلاکت فرعون کی اُسکے ہاتھ سے
ہوگی اور کہتے ہیں کہ فرعون نے خواب میں دیکھا تھا کہ ایک آگ بیت المقدس کیطرف سے شعلہ مارا اور تمام گہر مصر والوں کے جلا دئے اور بنی اسرائیل کو اُس آگ سے کچھ ضرر
نہ پہنچا فرعون اُس آگ کو دیکھکر پریشان ہوا اور اُس خواب کو کاہنوں اور نجومیوں سے بیان کیا اُنہوں نے کہا کہ بنی اسرائیل میں ایک لڑکا پیدا ہوگا
کہ ہلاکت تیری اُسکے ہاتھ سے ہوگی فرعون نے یہ سنکر دائیاں بنی اسرائیل کی عورتوں پر مقرر کیں کہ جسکے بیٹا پیدا ہو اُسکے بیٹے کو مار ڈالیں اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے
وَفِي ذَٰلِكُمْ اور بیچ اُسکے یعنی تمہارے بچوں کے ذبح ہونے میں اور تمہاری عورتوں کی خدمتگاری میں بَلَاءٌ مِنْ رَبِّكُمْ
عَظِيمٌ آزمایش تھی پروردگار تمہارے کی طرف سے بہت بڑی کہ دیکھوں اُس آزمایش میں تم ثابت رہتے ہو یا نہیں یا یہ کہ اُس سے نجات دینی تمہاری نعمت تھی
بڑی اور یہ اُسصورت میں ہے کہ بلا بمعنی نعمت لیجاوے اور خدا تعالیٰ نے خطاب بنی اسرائیل کو کیا ہے اور مراد اُنکے باپ اور دادا ہیں کہ حاصل ہوئی نعمت اُنکے باپ اور
دادا کو سو جب بسبب فرزندی فرزندونکا ہوتا ہے اور فرعون عمالقہ کے بادشاہ کو کہتے ہیں جیسا کہ روم کے بادشاہ کو قیصر کہتے ہیں اور نام اُس فرعون کا مصعب بن
ریان تھا اور [illegible] کہتے ہیں کہ فرعون موسیٰ کے باپ عمران کو اپنے پاس سے جدا نہیں کرتا تھا کہ وہ اپنے گہر کو جاوے اُس خوف سے کہ مبادا
اُسکو بیٹا پیدا ہو ایک رات فرعون اپنے مکان میں سوتا تھا اور عمران بھی اُسکے سرہانے خواب میں تھے جسوقت عمران بیدار ہوئے تو اپنی زوجہ کو کہ اُنہوں نے اپنے پاس
حاضر پایا پوچھا کہ تو کیونکر آئی ایسے وقت میں کہ دروازہ بند ہے اور پاسبان چاروں طرف کہڑے ہیں اُسنے کہا کہ خود نہیں آئی ہوں عمران جانا اسکو خدا نے
بہیجا پس عمران نے فرعون کے سرہانے اپنی زوجہ سے صحبت کی اور وہ موسیٰ کے حمل سے حاملہ ہوگئی اور جو فرشتہ کہ اُسکو لایا تھا پہر موسیٰ کی ماں کو اُسکے گہر پہنچا دیا اور جب
تک موسیٰ اپنی ماں کے پیٹ میں رہے پیٹ اُنکی ماں کا اوپر کو نہ ابہرا اور حمل اُنکا ظاہر نہوا اور خدا تعالیٰ نے لوگوں کی نظر سے اُس حمل کو پوشیدہ رکھا اور موسیٰ
پیدا ہوئے تو گماشتے فرعون کے دیکھنے کو آئے موسیٰ کی ماں نے اُنکی خوف سے موسیٰ کو تنور میں ڈالدیا اور موسیٰ کی خالہ نے بیخبری میں روٹیاں پکانے کے
واسطے اُس تنور میں آگ روشن کی اور خوب بہڑکائی اور گماشتوں نے فرعون کے سارے گہر میں بچہ کو تلاش کیا کہیں نہ پایا اور تنور کو دیکھا اُسمیں
شعلے آگ کے نکلتے ہیں مایوس ہو کر چلے گئے اور فرعون کو خبر کی کہ کسی نے غلط بیان کیا ہے اُس گہر میں کوئی لڑکا پیدا نہیں ہوا

فرعون یہ سنکر خوش ہوا اور ... اور موسیٰ تنور پر گئی تو دیکھا کہ اُسمین آگ روشن ہو رہی ہے یہ دیکھکر دل اُسکا جلنے لگا اور جسوقت تنور پر گئی اور اُسکی اندر نگاہ
کی تو دیکھا کہ موسیٰ آگ سے بازی کرتے ہین تب جانا کہ اسمین راز الٰہی ہے اور فرماتا ہے **وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ** اور یاد کرو تم اے بنی اسرائیل جسوقت
کہ پہاڑا ہمنے ساتہہ تمہارے دریا کو اور بعضے قاریون نے فرقنا کو بتشدید را پڑہا ہے یعنی دریا کو ہمنے تمہارے واسطے پہاڑا جسوقت کہ پایا تمہارے سامنے تہا
جسمین خوف غرق ہونیکا تہا اور فرعون دشمن تمہارا تمہارے پیچھے تہا کہ وہ تمہارے قتل کے درپے تہا اور نجات کی کوئی صورت تمکو نظر نہین آتی تہی
ایسے وقت مشکل مین **فَاَنْجَيْنٰكُمْ** پس نجات دی ہمنے تمکو اُس ہلاکت سے کہ دریا کو پہاڑ کر اُسمین بارہ رستے کر دیے مثل بارہ گلیونکے کہ اُسمین تمہاری
بارہ قومین نکل گئین ہر ایک قوم ایک رستہ مین سے **وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ** اور ڈبو دیا ہمنے لوگون فرعون کو کہ وہ دس لاکہہ آدمی تہی موافق
ایک روایت کے **وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ** اور تم دیکہتے تہے انکو ڈوبتے ہوے جسوقت کہ وہ دریا مین داخل ہوے اور پانی دریا کا اُنکے سر پر سے پہر گیا اور فرماتا ہے
خدا کہ **وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً** اور یاد کرو تم اے بنی اسرائیل جسوقت کہ وعدہ کیا ہمنے موسیٰ سے چالیس رات کا واسطے دینے تورت کے
دینے کا یعنی بعد گزر جانے چالیس روز کے کہ وہ تمام مہینا ذوالقعدہ کا اور دس روز ذوالحجہ کے تہے اور اہل بصرہ اور ابو جعفر نے واعدنا کو وعدنا پڑہا ہے اور
موسیٰ زبان قبطی مین دو اسمون سے مرکب ہے اور نسب نامہ انکا یہ ہے کہ موسیٰ بن عمران بن یصہر بن قاہث بن لاوی بن یعقوب بن اسحاق بن
ابراہیم اور خدا نے اربعین لیلۃ فرمایا اربعین یوما نہین کہا اسواسطے کہ عرب مہینے کو اول لیل سے شمار کرتے ہین اور ایام بہی لیالی مین داخل ہین اور
اذ منصوب ہے اذکر محذوف سے اور جسوقت یہ وعدہ کیا تو موسیٰ مع خاص لوگون اپنے کے کوہ طور کو واسطے لینے تورت کے گئے اور وہان موسیٰ کو دیر ہوئی
کہ چالیس روز تمام ہو جائین تو وہ تورت لیکر آئین **ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ** پہر پکڑا یعنی پوجا تمنے بچہڑے کو بعد جانے موسیٰ کے سامری کے
بہکانے سے **وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ** اور تم ظلم کرنیوالے تہے اپنے نفسون پر کہ تمنے سوا خدا کے گوسالہ کی پرستش کی اور اُسکو اپنا معبود بنایا **ثُمَّ عَفَوْنَا**
عَنْكُمْ پہر معاف کیا ہمنے تمسے اُس گناہ کو بعد توبہ کرنے کے **مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ** بعد اُسکے کہ تمنے گوسالہ پرستی کی تہی اور عذاب نازل کیا اُس
جرم کی سزا مین **لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ** تاکہ تم شکر کرو اس نعمت کا کہ تمہین معاف کیا ہے اور خطاب اسجگہ اگرچہ زمانہ رسول خدا کی بنی اسرائیل کی طرف
ہے لیکن مراد انکی باپ دادا ہین جو کہ حضرت موسیٰ کے زمانہ مین تہے اور فرماتا ہے **وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ** اور یاد کرو تم اے بنی اسرائیل جسوقت کہ
دی ہمنے موسیٰ کو کتاب تورت **وَالْفُرْقَانَ** اور فرقان یعنی حجت فرق کرنیوالی درمیان حق اور باطل کے **لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ**
تاکہ تم ہدایت پاؤ اُسمین غور اور تامل کر کے اور راہ راست پر چلو اور فرماتا ہے خدا کہ **وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ** اور یاد کرو تم جسوقت کہا موسیٰ نے
واسطے قوم اپنی کے یعنی کہا موسیٰ نے تمہارے باپ دادونکو جسوقت موسیٰ کوہ طور سے پہرا اور تمہارے باپونکو دیکہا کہ گوسالہ پرستی کرتے تہے کہا موسیٰ نے **يٰقَوْمِ** اے قوم میری **اِنَّكُمْ**
ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ تحقیق تمنے ظلم کیا جانون اپنی کو اور ہلاکت مین پڑے **بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ** بسبب پکڑنے یعنی بسبب پوجنے
تمہارے بچہڑے کو یعنی بعد میرے جو تمنے بچہڑے کو پوجا اپنی جانو پر تمنے بڑا ظلم کیا کہ لائق عذاب و رنج کے ہوے **فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِئِكُمْ** پس رجوع کرو
تم طرف خالق اپنے کے اور کمال زاری اور عاجزی سے گریہ کر کے اس عمل سے توبہ کرو اور توبہ اسطرح سے کرو کہ **فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ** پس قتل
کرو نفسون یعنی اپنون کو اپسمین **ذٰلِكُمْ** یہ توبہ کہ تم اپنے نفسونکو قتل کرو **خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ** بہتر ہے واسطے تمہارے نزدیک
خالق تمہارے کے **فَتَابَ عَلَيْكُمْ** پس توبہ قبول کریگا وہ اوپر تمہارے **اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ** تحقیق کہ وہ توبہ قبول کرنیوالا
ہے مہربان ہے توبہ کرنیوالونپر جو کہ پشیمان ہوکر طرف اُسکے رجوع کرتے ہین پس لازم ہے تمکو کہ بموجب اُسکے حکم کی توبہ کرو کہتے ہین کہ بنی اسرائیل نے بارشاد
موسیٰ غسل کیا اور کفن پہنا اور صحرا کو روانہ ہوا اور دو زانو بیٹہکر سر اپنے نیچے جہکا دیے اور حضرت ہارون برادر موسیٰ مع بارہ ہزار مومنین کے جو کہ دین موسیٰ پر
ثابت قدم رہے تہے شمشیرین برہنہ کر کے آئے اور قتل کرنا اونکا شروع کیا اور حقتعالیٰ نے ایک ابر سیاہ اُنکے سر پر بہیجا کہ ہوا تاریک کر دے تا کہ بینا ہو جاے اور قتل کرنے مین اپنے
قریبون اور یگانونکی طرف نظر رحم اور شفقت کی لوگونکو نہ آوے اور اُسوقت اپنے یگانہ اور بیگانہ کو سب قتل کرین پس قتل کرنا انہون نے شروع کیا اور یگانہ اور

اور جس وقت پانی کو کہتے ہیں کہ جو پہاڑ سے جوش کرکے نکلے قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ تحقیق جانا ہر قوم نے چشمہ اپنا کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل
کی بارہ قومیں تھیں بارہ قوموں کے واسطے بارہ چشمے جاری ہوئے ہر قوم نے اپنا اپنا چشمہ پہچان لیا اور فرمایا ہے خدا نے کہ اُس وقت کہا ہم نے انکو کہ كُلُوا وَاشْرَبُوا
مِن رِّزْقِ اللَّهِ کہاؤ تم اور پیؤ تم روزی جو تمہیں ہوئی خدا کی طرف سے وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ اور نہ پھرو تم بیچ زمین
فساد کرنیوالے ہوکر مفسدین حال واقع ہوا ہے یعنی تم زمین میں فساد کرتے ہوئے مت پھرو کفر کا کام کرو اور لوگوں کو طرف کفر کے رغبت دلاؤ اور آمادہ کرو
کہتے ہیں کہ چھ لاکھ آدمی اُس پانی سے سیراب ہوتے تھے اور جس وقت احتیاج پانی کی نہوتی تھی تو دوسرا عصا اُسپر حضرت موسیٰ مارتے تھے پانی کا نکلنا اُس
پتھر سے بند ہوجاتا تھا اور منقول ہے کہ خدا تعالیٰ نے جس وقت بنی اسرائیل کو من و سلویٰ عطا کیا اور پانی چشموں کے سیراب کیا تو انہوں نے ناشکری
کی اور اُس نعمت کو غنیمت جانا اور سوائے اسکے جو چیزیں کہ کمتر اور ادنیٰ تھیں اُسکو طلب کیا چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَإِذْ قُلْتُمْ اور
یاد کرو تم جس وقت کہا تم نے يَا مُوسَىٰ لَن نَّصْبِرَ عَلَىٰ طَعَامٍ وَاحِدٍ اے موسیٰ ہرگز نہ صبر کرینگے ہم اوپر ایک کھانے کے کہ ایک کھانا کھاتے کھاتے ہم
سیر ہوگئے اور دل ہمارے اُس کھانے سے بھر گئے فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ پس دعا کر تو واسطے ہمارے پروردگار اپنے سے يُخْرِجْ لَنَا
نکالے وہ واسطے ہمارے یعنی ہمارے کھانے کے واسطے مِمَّا اُس چیز سے وہ کہ تُنبِتُ الْأَرْضُ اوگاتی ہے زمین مِن بَقْلِهَا
ساگ اُسکے سے وَقِثَّائِهَا اور ککڑی اُسکی سے وَفُومِهَا اور گیہوں اُسکے سے وَعَدَسِهَا اور مسور اُسکے سے وَبَصَلِهَا اور پیاز اُسکے سے
قَالَ کہا موسیٰ نے از راہ تعجب سنکر یا کہا خدا نے أَتَسْتَبْدِلُونَ الَّذِي کیا بدلا کرتے ہو تم لیتے ہو اُس چیز کو هُوَ أَدْنَىٰ وہ ادنیٰ اور
کمتر ہے مثل ساگ اور ترکاریوں اور غلہ وغیرہ کے بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ ساتھ اُس چیز کے کہ وہ بہتر ہے مثل من و سلویٰ کے اسکو چھوڑکر ساگ وغیرہ کو طلب
کرتے ہو پس حکم ہوا انکو خدا کا اهْبِطُوا مِصْرًا اترو تم یعنی جاؤ تم شہر اس جنگل کو چھوڑ کر فَإِنَّ لَكُم مَّا سَأَلْتُمْ پس تحقیق واسطے تمہارے
وہ چیز ہے کہ سوال کیا ہے تم نے جن چیزوں کا اور طلب ہیں وہ چیزیں اُس شہر میں سب موجود ہیں اور بسبب اس حرکت نالائق کے اعلیٰ چیز کو چھوڑ کر ادنیٰ کو
طلب کیا ہمیشہ کو خوار ہوگئے چنانچہ فرماتا ہے وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ اور ماری گئی اوپر انکے یعنی لازم ہوئی اوپر بسبب ناشکری کے الذِّلَّةُ خواری جزیہ دیکر
ہمیشہ جزیہ دیتے ہیں وَالْمَسْكَنَةُ اور فقیری یعنی لازم ہوئی اُنپر فقیری کہ ہمیشہ محتاج اور ذلیل رہتے ہیں اور آجتک یہود انہی بنی اسرائیل کی جا بجا
ہر جگہ میں خوار اور ذلیل ہیں اور انکو حکومت اور ریاست نصیب نہیں وَبَاءُوا بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ اور پھرے وہ ساتھ غضب کے خدا کی طرف
کہ ہمیشہ خدا کا غضب میں گرفتار ہیں ذَٰلِكَ یہ یعنی غضب خدا کا اُنپر اس سبب سے ہوا بِأَنَّهُمْ کہ تحقیق وہ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ
تھے وہ کفر کرتے ساتھ آیتوں خدا کی اور جو کچھ کہ توریت میں صفات پیغمبر آخر الزمان میں اسکا انکار کرتے تھے اور انکو بدل دیتے تھے وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ
بِغَيْرِ الْحَقِّ اور قتل کرتے تھے وہ پیغمبروں کو ساتھ ناحق کے ذَٰلِكَ یہ سب جو بیان ہوا واسطے اُسکے بِمَا عَصَوا ساتھ اسکے ہے کہ نافرمانی
کی انہوں نے خدا کی اور اسکی ناشکری کی وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ اور تھے وہ کہ حد سے گذر جاتے تھے کہ ہزاروں پیغمبر انہوں نے قتل کر ڈالے اور اب خدا [illegible]
ایمان اور اعمال نیک کی خوبی کو بیان کرتا ہے کہ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائے ظاہر میں اور حقیقت میں وہ منافق ہیں وَالَّذِينَ
هَادُوا اور جو لوگ کہ یہودی ہوئے اور یہودی انکو اسواسطے کہتے ہیں کہ یہ لوگ وقت پڑھنے توریت کے ہلتے تھے اور یہود کے معنی حرکت کرنیکے ہیں اور بعضے
کہتے ہیں کہ اسواسطے انکو یہودی کہتے ہیں کہ وقت نازل ہونے توریت کے آسمان حرکت میں تھا سوائے حرکت [illegible] اور یا یہ کہ یہودا ابن یعقوب کی اولاد میں ہیں
وَالنَّصَارَىٰ اور نصاریٰ یعنی جو لوگ نصاریٰ ہیں انکو نصاریٰ اسواسطے کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ جو انکے پیغمبر ہیں وہ شہر ناصرہ میں پیدا ہوئے
تھے اور یا یہ کہ حواریوں نے کہا تھا کہ نَحْنُ أَنصَارُ اللَّهِ وَالصَّابِئِينَ اور صابئین یعنی جو لوگ ستارہ پوجنے والے ہیں اور نافع صابین کو بغیر ہمزہ کے پڑھتا ہے
اور انکو صابئین اسواسطے کہتے ہیں کہ انہوں نے توحید خدا کو ترک کرکے ستارہ پرستی اختیار کی اور صابئین کے معنی لغت میں یہی ہیں کہ ایک دین سے دوسرے دین
کیطرف رجوع کریں پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ منافقین ظاہر میں ایمان لائے اور یہودی اور نصاریٰ اور صابئین مَنْ آمَنَ جو شخص کہ

ایمان لائے انمیں سے خالص اعتقاد سے بہ نیت صادق **باللہ** ساتھ اللہ کے **والیوم الآخر** اور دن آخرت کے کہ وہ ضرور ہونیوالا ہے **وعمل**
صالحاً اور عمل کرے نیک اور صالحاً صفت ہے مصدر محذوف کی اور تقدیر اسکی عملاً صالحاً ہے یعنی عمل کرے عمل نیک **فلہم اجرہم**
عند ربہم پس واسطے انکے ثواب انکا ہے نزدیک پروردگار انکے کے انکے ایمان صحیح اور اعمال نیک کے عوض میں **ولاخوف علیہم** اور نہ
خوف ہے اوپر انکے آخرت میں کسیطرح کا **ولاہم یحزنون** اور نہ وہ غمگین ہونگے بلکہ ہمیشہ فرحت اور بہشت کی نعمتوں اور لذتوں میں رہینگے
اور ضمیر مفرد کی من کیطرف باعتبار لفظ کے پہرتی ہے اور ضمیر جمع کی باعتبار معنی کے کہ وہ جمع کیلئے بھی آتا ہے اور منقول ہے کہ بنی اسرائیل نے بعد نازل
ہونے توریت کے سرکشی شروع کی اور اسکی احکام کو قبول نکیا حقتعالی نے حضرت جبرئیل کو حکم کیا کہ ایک پہاڑ فلسطین کے پہاڑوں میں سے جسکو طور
کہتے ہیں طول و عرض میں ایک فرسخ مطابق بنی اسرائیل کے لشکرگاہ کی زمین کے اکہاڑ اور ایک مرد کے قد کی مقدار انکے سر پر اس پہاڑ کو بلند کر
جبرئیل نے پہاڑ کو اوکہاڑ کر انکے سر پر بلند کیا اور سامنے ان لوگوں کے آگ روشن ہوگئی اور پیچہے انکے ایک دریائے دخان ظاہر ہوگیا جسوقت بہاگنے کو
کوئی جگہ نہ دیکہی تو تضرع اور زاری کرنیلگے اور سجدہ میں گر پڑے ایک رخسارہ اور آدہی پیشانی تو سجدہ میں تہی اور دوسرا رخسارہ اور آدہی پیشانی اوپر کو
اوٹہائے ہوئے تہا اور اوپر کو دیکہتے تہے اس خوف سے کہ پہاڑ ہمپر نگر پڑے اور اسیواسطے سجدہ یہود کا آدہے منہ سے ہوتا ہے اس قصہ کو خداتعالی بیان
کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ **واذ اخذنا میثاقکم** اور یاد کرو تم جسوقت کہ لیا ہم نے عہد تمسے کہ موسی کی فرمانبرداری کرو اور توریت کے احکام پر عمل کرو
اور شرک اور کفر مت کرو اور سب پیغمبروں پر ایمان لاؤ **ورفعنا فوقکم الطور** اور بلند کیا ہم نے اوپر تمہارے کوہ طور کو اس عہد کے قبول کرنے کے
واسطے اور کہا ہم نے تمسے کہ **خذوا ما آتینٰکم** لو تم اس چیز کو کہ دی ہم نے تمکو کہ وہ احکام شرع کے ہیں توریت میں **بقوۃ** ساتھ
قوت کے یعنی لو تم شرع کے احکام کو کوشش تمام اور قوت دلی سے کہ جسمیں شک نہ ہو **واذکروا ما فیہ** اور یاد کرو تم جو کچھ بیچ
اس چیز کے ہے یعنی جو کچھ کہ توریت میں احکام ہمارے ہیں **لعلکم تتقون** تاکہ تم بچو گناہوں سے اور نجات پاؤ اسکے احکام پر عمل کر کے **ثم**
تولیتم پہر پہر گئے تم اس عہد کو وفا کرنے سے **من بعد ذالک** پیچہے اس قول کرنیکے **فلولا فضل اللہ علیکم ورحمتہ**
پس اگر نہوتا فضل خدا کا اوپر تمہارے اور مہربانی اسکی کہ تمکو مہلت توبہ کرنیکی دی ہے اور نہو وجود مسعود محمد صلعم کا کہ تمکو وہ حق کی طرف بلاتا ہے تو حقیقت
میں ہی فرماتا ہے **لکنتم من الخاسرین** البتہ ہوتے تم نقصان والونمیں سے کہ اسیوقت تم عذاب میں گرفتار ہوتے - اور منقول ہے کہ
بنی اسرائیل کے لوگ شہر ایلہ میں پانی کے کنارے پر رہتے تہے اور انکو حکم خدا کا اور انبیاء کا یہ تہا کہ تم شنبہ کے روز مچہلیوں کا شکار نہ کیا کرو
بلکہ صبح سے شام تک عبادت خدا میں مشغول رہا کرو ان کمبختوں نے یہ حیلہ کیا کہ دریا کے گرد حوض بنائے اور دریا سے حوضوں تک نالیاں کہودیں اور نالیوں
کے ذریعہ سے دریا سے حوضوں تک پانی جانیکا راستہ بنادیا اور جمعہ کے روز وہ لوگ پانی دریا کا کہولدیتے تہے شنبہ کے روز مچہلیاں پانی میں بہتی ہوئی نالیوں کے
رستہ سے ان حوضوں میں چلی آتی تہیں اور حوض مچہلیوں سے پر ہو جاتے تہے - اور پہر وہ لوگ پانی کی آمد کو بند کر دیتے تہے - اور پانی حوضونکا جو انکے منہ پر
پہنچ ہوتا تہا - اس سبب سے وہ مچہلیاں اگر ارادہ واپس ہونیکا کرتی تہیں تو ان حوضوں سے باہر نکلنے کی قدرت نرکہتی تہیں اور یکشنبہ کو وہ لوگ مچہلیوں کو
بمشقت حوضونمیں سے پکڑ لیتے تہے اور کہتے تہے کہ ہمنے تو مچہلیاں یکشنبہ کو پکڑی ہیں شنبہ کو نہیں پکڑیں اور ان مچہلیوں کے وسیلہ سے وہ تونگر اور مالدار ہوگئے - اور انکے
صلحا اور نیک آدمی انکو ہر چند منع کرتے تہے کہ تم اس حرکت سے باز آؤ وہ انکا کہنا قبول نہیں کرتے تہے اور انکے کہنے کو نہیں مانتے تہے بلکہ بعض روایت میں ہے جب انکو
پکڑنیکی عادت ہوگئی تو وہ شنبہ کو بھی پکڑنے لگے اور یہ فعل انکی نزدیک مساوی ہوگیا چاہے شنبہ کو پکڑیں چاہے یکشنبہ کو کہتے ہیں یہ لوگ اسی ہزار سے زیادہ آدمی
انمیں سے شکار کرتے تہے اور باقی آدمی انکو منع کرتے تہے جب انہوں نے کہنا نمانا تو وہ نیک آدمی ان سے خفا ہوئے کہ اگر اونپر عذاب نازل ہو تو ہم بھی عذاب میں گرفتار ہو جاوینگے
وہانسے نکلکر دوسری بستی میں جا رہے تہے اور وہ شکار کرنیوالے اپنی حرکت سے باز نہ آئے تو حضرت داؤد نے دعا کی اور انکو پر عذاب نازل ہوا اور ایک روز صبح کو
گرد اور نواح کے آدمی جو اس شہر کو گئے تو دیکہا کہ دروازہ شہر کا بند ہے دیوار پر چڑہ کر شہر میں داخل ہوئے تو دیکہا کہ سب آدمی بندر ہو گئے ہیں اپنے رشتہ داروں

اور ملاقات نہیں ہے جسکو پہچانتے تھے کہتے تو فلانا ہے وہ شخص آپ پیدا ہو کر سر اپنا ہلا دیتا تھا اتنی دیر زندہ رہے آخر کو مر گئے اور بعضونے ایک ایسی روایت بھی
کہ اُسنے سمندر میں پھینک دیا۔ اور ایک روایت میں یہ ہے کہ تین فرقے تھے ایک فرقہ تو شکار کرتا اور دوسرا فرقہ اُنکو منع کرتا تھا اور تیسرا فرقہ شکار کرتا تھا
اور نہ اُنکو منع کرتا تھا جب عذاب نازل ہوا تو منع کرنیوالا فرقہ عذاب سے محفوظ رہا اور وہ دونو فرقہ عذاب میں گرفتار ہوئے اور بندر بنگئے اُن لوگونکی قصہ کو
خدا تعالیٰ یاد دلاتا ہے کہ ولقد علمتم الذین اعتدوا منکم فی السبت اور البتہ تحقیق جانا ہے تمنے اون لوگونکو جو حد سے
گذر گئے یعنی امر کی حکم ہما سے تم میں بیچ روز شنبہ کی کہ ہمنے اُنکو اُس روز شکار کرنیسے منع کیا اور اُنہوں نے ایک حیلہ کر کے اُس روز مچھلیونکا شکار کیا
اور ہر چند اُنکو منع کیا لیکن وہ اپنی حرکت سے باز نہ آئے جب اُنہوں نے کہنا ہمارا نہ مانا تو فقلنا لهم پس کہا ہمنے واسطے اُنکے کونوا قردة
خاسئین ہو جاؤ تم بندر ذلیل اور خوار ہونیوالے پس وہ بندر ہو گئے اور قردة جمع قرد کی ہے اور خاسئین جمع خاسی کی ہے یعنی قطع اور خاسی کہتے ہیں شکاری ہونیکو کہتے
ہیں اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ فجعلناها پس کر دیا ہمنے اُس قصہ کو انکی نکالا عذاب یعنی نصیحت لما بین یدیها
واسطے اُن لوگونکے کہ روبرو اُنکے تھے اُنکے زمانہ میں وما خلفها اور واسطے اُنکے کہ پیچھے اُنکے آنیوالے تھے وموعظة للمتقین
اور نصیحت واسطے پرہیزگارونکے جو کہ خدا سے ڈرتے ہیں اب خدا تعالیٰ ایک اور قصہ بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ واذ قال موسیٰ
لقومه اور یاد کرو تم جس وقت کہا موسیٰ نے واسطے قوم اپنی کے کہ ان اللہ یامرکم تحقیق کہ خدا حکم کرتا ہے تمکو ان تذبحوا
بقرة یہ کہ ذبح کرو تم گائے کو اس قصہ میں روایتیں کئی طرح کی آئی ہیں روایت مختصر یہ ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک عورت صاحب حسن و جمال
تھی اور ایک مرد عالم صالح اور پرہیزگار نے اپنے نکاح کا اُسکو پیغام دیا اُسنے قبول کیا اور نام اُس مرد صالح کا عامیل تھا اور عامیل کے چچا کا بیٹا ایک
مرد فاسق اور بدکار تھا اُسنے بھی اُس عورت کو اپنے نکاح کا پیغام دیا اُسکا اُس عورت نے انکار کیا اُس مرد فاسق نے اور بسبب حسد کے عامیل کو مار ڈالا
اور اسطرح بھی روایت ہے کہ عامیل مالدار تھا اور اُسکے چچا کے بیٹے نے اُسکا مال لینے کے واسطے اُسکو قتل کر ڈالا اور اُسکو اُٹھا کر حضرت موسیٰ کے پاس لایا اور کہا
کہ یا نبی اللہ یہ میرے چچا کا بیٹا ہے اسکو قتل کر ڈالا ہے حضرت موسیٰ نے پوچھا کہ اسکو کسنے قتل کیا ہے کہا کہ میں نہیں جانتا ہوں اور بنی اسرائیل میں قتل
کرنا امر عظیم اور سخت گناہ تھا اسواسطے حضرت موسیٰ پر اسکا قتل نہایت گران تھا اور ایک روایت میں یہ ہے کہ اسکو قتل کر کے مسجد کے دروازے میں ڈال دیا تھا
لوگونمیں اختلاف ہوا کوئی کسیکو کہتا تھا کہ اسنے قتل کیا ہے اور کوئی کسیکو کہتا تھا اور بنی اسرائیل حضرت موسیٰ کے پاس جمع ہوا اور کہا کہ کیا حکم ہے یا نبی اللہ
اور بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا اُسکے پاس ایک گائے تھی اور ایک اُسکے بیٹا تھا کہ وہ کچھ مال تجارت اپنے پاس رکھتا تھا خریدار اُس سے وہ مال خرید کرنے آئے اور
جس مکان میں وہ مال تجارت تھا کنجی اُس مکان کی اُسکے باپ کے پاس تھی اور وہ سوتا تھا اُس لڑکے نے اپنے باپ کو بے آرام ہونیکی جہت سے بیدار نکیا اور خریدارونکو جواب
دیا اور وہ چلے گئے جب باپ اُسکا بیدار ہوا تو اُسنے پوچھا کہ مال تیرا فروخت ہو گیا اور کچھ فائدہ بھی حاصل ہوا اُسنے بیان کیا کہ مال میرا فروخت نہیں ہوا خریدار آئے
تھے لیکن کنجی مکان کی تمہارے پاس تھی اور تم سوتے تھے تمکو بے آرام ہونیکے خوف سے بیدار نکیا اُسنے کہا کہ بیٹا اس نیکی کے عوض میں تجکو وہ گائے بخشی اور حضرت
موسیٰ نے بنی اسرائیل سے فرمایا کہ گائے کو ذبح کرو کہ خدا تعالیٰ تمکو حکم کرتا ہے اور اُس گائے کے ٹکڑے کو اُس مقتول پر مارو وہ زندہ ہو کر اپنے قاتل کو بتا دیگا لیکن وہ
بنی اسرائیل اُس گائے کو نہیں جانتے تھے کہ وہ کیسی ہے اور کسکے پاس ہے اُس قصہ کو خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے اور یاد کرو تم جس وقت کہا موسیٰ نے اپنی
قوم سے کہ تحقیق خدا حکم کرتا ہے تمکو کہ ذبح کرو تم گائے کو قالوا اتتخذنا هزوا کہا اُن لوگوں نے کہ کیا لیتا ہے تو ہمکو ٹھٹھے میں یعنی اے موسیٰ کیا تو ہم سے ہنسی
کرتا ہے کہ گائے کو ذبح کر کے اُسکا ٹکڑا اُس مردہ پر مارین اور وہ زندہ ہو کر اپنے قاتل کو بتلا دیگا کہیں مُردہ بھی زندہ ہوتا ہے اور هزوا اسم مفعول کا معنی میں ہے اور تتخذ
کا دوسرا مفعول ہے اور بعضونے اُسکو هزؤا پڑہا ہے ہمزہ کے ساتھ قال اعوذ باللہ ان اکون من الجاهلین کہا موسیٰ نے پناہ مانگتا ہوں میں
ساتھ خدا کے اس سے کہ ہوؤں میں نادانوں سے کہ تمسے ٹھٹھا کروں تمکو تو خدا نے حکم کیا ہے اُسواسطے تمسے کہتا ہوں قالوا ادع لنا ربک کہا اُن
لوگوں نے دعا کر تو واسطے ہمارے پروردگار اپنے سے کہ یبین لنا بیان کرے وہ واسطے ہمارے کہ ما هی کیا ہے وہ گائے اور کیسی ہے وہ

قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ کہا موسیٰ نے تحقیق وہ خدا کہتا ہے کہ اِنَّهَا بَقَرَةٌ تحقیق وہ گائے ایسی ہے کہ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ نہ بوڑھی ہے اور نہ بچیا
عَوَانٌۢ بَيْنَ ذٰلِكَ جوان درمیانہ ہے درمیان ان دونوں کے یعنی نہ بچی ہے اور جوان اسکو کہتے ہیں کہ جنا ہو ایک یا دو دفعہ ہو فَافْعَلُوْا مَا
تُؤْمَرُوْنَ پس کرو تم جو کچھ کہ حکم کیے جاتے ہو تم یعنی ذبح کرو تم اسکو اور بعد توقف یعنی ٹھہرنے کے قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ کہا انہوں نے
دعا کر تو واسطے ہمارے پروردگار اپنے سے یعنی اللہ سے يُبَيِّنْ لَّنَا بیان کرے وہ خدا واسطے ہمارے مَا لَوْنُهَا کیا ہے رنگ اسکا یعنی گائے کا سفید ہے
یا کالا یا زرد یا کیسا ہے قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ کہا موسیٰ نے تحقیق وہ خدا کہتا ہے کہ اِنَّهَا بَقَرَةٌ تحقیق وہ گائے ایسی گائے ہے کہ
صَفْرَاۗءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا زرد خوب گہرا ہے رنگ اسکا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ خوش کرتی ہے وہ دیکھنے والوں کو جو حضرت نے تصریح اسکے واسطے
اسپر تو نہیں ہی قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ کہا انہوں نے دعا کر تو واسطے ہمارے پروردگار اپنے سے يُبَيِّنْ لَّنَا بیان کرے وہ خدا
واسطے ہمارے مَا هِيَ کیسی ہے وہ گائے اسواسطے کہ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا تحقیق گائے مشتبہ ہوگئی ہے اوپر ہمارے وَاِنَّآ
اِنْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ اور تحقیق ہم اگر چاہے خدا تو البتہ راہ پانے والے ہیں اس گائے کی طرف قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ کہا موسیٰ نے
تحقیق وہ خدا کہتا ہے کہ اِنَّهَا بَقَرَةٌ تحقیق وہ گائے ایسی گائے ہے کہ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْاَرْضَ نہ ستائی ہوئی ہے کہ جوتے زمین کو
وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ اور نہ پانی دیتی ہے کھیتی کو مُسَلَّمَةٌ سالم ہے عیب سے لَّا شِيَةَ فِيْهَا نہیں داغ ہے بیچ اسکے جب اسقدر صفات
اس گائے کے سنے قَالُوا الْــٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ کہا انہوں نے کہ اب لایا تو حق کو یعنی اب ٹھیک کہی ساری صفتیں اس گائے کی بیان کردیں
اور بنی اسرائیل نے یہ صفات سنکر گائے کو تلاش کیا تو ایک لڑکے کے پاس وہ گائے پائی کہ باپ اسکا مرگیا تھا اور ذکر اسکا اس سے پہلے ہو لیا ہے
اور اس لڑکے سے بنی اسرائیل کے آدمیوں نے وہ گائے طلب کی تو اسنے کہا کہ اس گائے کی قیمت میں کھال اسکی سونے سے پر کر دو اس لیے
کم لوگ تیار نہ تھے بنی اسرائیل حضرت موسیٰ کے پاس آئے اور کہا کہ وہ لڑکا گائے کا مالک اسقدر سونا اسکی قیمت میں طلب کرتا ہے حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ جو کچھ طلب کرتا ہے
اور قیمت کہ وہ طلب کرے وہی دینی چاہیے اسواسطے کہ حکم خدا اسی گائے کے ذبح کرنے کا ہے سب متفق ہو کر اس گائے کو اسی قیمت کو خرید کیا پھر واسطے اس شخص کی
نیکی کی کہ جس نے اپنے باپ اور ماں کے ساتھ نیکی کی تھی اس لڑکے کی جو بیمار ... اپنے باپ کو خواب سے بیدار نہ کیا تھا خدا تعالیٰ نے اسکو اسقدر دولت دلائی حکم
کیا کہ وہ گائے ذبح کیجائے الغرض ان لوگوں نے اس گائے کو ذبح کیا چنانچہ فرمایا ہے کہ فَذَبَحُوْهَا پس ذبح کیا انہوں نے اس گائے کو وَمَا كَادُوْا
يَفْعَلُوْنَ اور نہیں نزدیک تھے کہ کریں وہ بسبب گرانی قیمت کے یعنی اسکے قیمت کے گراں ہونیکے سبب خریدنا نہیں چاہتے تھے ذبح کرنیکو
لیکن انہوں نے اسکو خرید کر ذبح کیا اور اسی قصہ کو خدا تعالیٰ پھر بیان کرتا ہے وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا اور یاد کرو تم جس وقت کہ قتل کیا تم نے
ایک جان کو فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا پس اختلاف کیا تم نے بیچ اسکے آپس میں اور ہر ایک دوسرے کی طرف اس گناہ کو رکھتا تھا وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ
مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ اور خدا نکالنے والا ہے اس چیز کا کہ ہو تم چھپاتے یعنی جس امر کو پوشیدہ کرتے تھے اور خون ناحق کو چھپاتے تھے خدا نے اسکو ظاہر کردیا
فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا پس کہا ہم نے کہ مارو تم اس مقتول کو ساتھ بعض ٹکڑے اس گائے کے کہ وہ مقتول زندہ ہو جائیگا اور قاتل کو بتلا دیگا
پس انہوں نے اس گائے کو ذبح کر کے اسکا ایک ٹکڑا اس مردے سے مس کیا وہ زندہ ہو گیا اور اپنے قاتل کو اسنے بتلا دیا اور کہا کہ مجھکو میرے چچا کے بیٹے فلانے شخص نے
قتل کیا تھا اور خصوصیت اس گائے کے ٹکڑے ہی سے مس کرنے سے زندہ ہونے کی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو اس لڑکے کے والد کا فائدہ پہنچانا منظور تھا عوض میں اس نیکی کے
جو اسنے اپنے باپ کے ساتھ نیکی کی تھی کہ اسکو بے آرام ہونے کے لحاظ سے بیدار نہ کیا تھا اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى اسیطرح زندہ
کرتا ہے خدا مردوں کو اور قیامت کے روز ایسے ہی زندہ کر کے اٹھاویگا وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ اور دکھلاتا ہے تمکو نشانیاں قدرت اپنی کی لَعَلَّكُمْ
تَعْقِلُوْنَ تا کہ تم سمجھو اور اپنی عقلوں کو کام فرماؤ کہ جو شخص کہ ایسا قادر ہے کہ مردہ کو زندہ کرتا ہے قیامت کے روز بھی وہ بیشک اسیطرح سے سب کو
زندہ کر کے اٹھاویگا واسطے جزاء اعمال کے ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ پھر سخت ہو گئے دل تمہارے پیچھے اس کے یعنی بعد زندہ ہونے

اُس مقتول کی اور دیکھنے معجزہ کے تمہارے دل سخت ہوگئے فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ پس وہ دل تمہارے مثل پتھر کے ہیں سختی میں کہ حقوق خدا کو ادا نہیں کرتے أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً یا بہت یا زیادہ ہیں سختی میں کہ پتھر سے بھی زیادہ سخت ہیں اور قسوۃ تمیز واقع ہوا ہی اور دل تمہارے پتھر سے زیادہ سخت ہیں اسواسطے کہ پتھر ایسے سخت نہیں ہیں جیسے کہ تمہارے دل سخت ہیں چنانچہ فرماتا ہے وَإِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ اور تحقیق بعض پتھر ہیں لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْأَنْهَارُ البتہ وہ ہے کہ جاری ہیں اس سے نہریں وَإِنَّ مِنْهَا اور تحقیق بعض ان پتھروں میں سے لَمَا يَشَّقَّقُ البتہ وہ ہے کہ پھٹتا ہے فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَاءُ وہ پس نکلتا ہے اس سے پانی وَإِنَّ مِنْهَا اور تحقیق بعض ان پتھروں میں سے لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ البتہ وہ ہے کہ گر پڑتا ہے خوف خدا سے بلندی کے اوپر سے نیچے کو اور دل تمہارے ایسے سخت ہیں کہ ہرگز نرم اور متاثر نہیں ہوتے اور اصلا اُن سے نیکی اور خیر صادر نہیں ہوتی اور دل تمہارے کسی طرح خوف خدا نہیں کرتے کہ نصیحتیں اثر کریں وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ اور نہیں ہے خدا غافل اس چیز سے کہ کرتے ہو تم بلکہ وہ خوب جانتا ہے اور ہر ایک کو تم میں سے موافق عمل کے سزا دیگا اور خالی تمکو نہ چھوڑیگا اور اب خدا مومنین کی طرف خطاب کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ أَفَتَطْمَعُونَ أَنْ يُؤْمِنُوا لَكُمْ کیا پس طمع رکھتے ہو تم اے محمد اور مومنین یہ کہ تصدیق کریں وہ یہودی اسواسطے تمہارے اور ایمان لاویں وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِنْهُمْ اور حال یہ ہے کہ تحقیق تھا ایک فرقہ انمیں سے کہ وہ ستر آدمی تھے کوہ طور پر کہ يَسْمَعُونَ كَلَامَ اللَّهِ سنتے تھے وہ کلام خدا کو ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ پھر تحریف کرتے تھے وہ اس کلام کو اور بدل ڈالتے تھے مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ بعد اسکے کہ سمجھا تھا انہوں نے اس کلام کو وَهُمْ يَعْلَمُونَ اور وہ جانتے تھے کہ یہ کلام خدا کا ہے اور جان بوجھکر اسکی تحریف کرتے تھے پس جسوقت کہ ان کے داداؤں نے کلام کو سنکر یہ حال کیا تھا تو تم انکی نادانوں اور جاہلوں سے کیا طمع رکھتے ہو ایمان لانیکی اسلئے وہ کب ایمان لاوینگے اور امام محمد باقر علیہ السلام فرماتا ہے کہ یہاں جناب رسول خدا صلعم کے زمانہ کے یہودی مراد ہیں کہ کلام خدا جو کہ رسول خدا صلعم کی تعریف میں اور توریت میں لکھا ہے اسکی تحریف کرتے تھے وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا اور جسوقت ملاقات کرتے ہیں وہ یہودی ان لوگوں سے کہ ایمان لائے ہیں وہ مثل سلمان اور ابوذر کے تو قَالُوا آمَنَّا کہتے ہیں وہ یہودی کہ ایمان لائے ہیں ہم مثل تمہارے اور جو کچھ کہ صفات رسول خدا صلعم کی توریت میں ہر قوم میں اسکو بیان کرتے تھے ان مومنین کے روبرو کہتے ہیں کہ یہ حال ایک جماعت کا تھا ان یہودیوں میں سے کہ مومنین سے ملاقات کرتے تو کہتے کہ ہم ایمان لائے ہیں اور صفات رسول خدا کی جو توریت میں لکھی ہیں انکو روبرو بیان کرتے اور آپسمیں ان یہودیوں کا یہ حال تھا کہ وَإِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ اور جسوقت کہ خالی ہوتا اور خلوت کرتا بعض انکا طرف بعض کی یعنی صفات محمد کی خبر کرنیوالے دوسرے فرقہ یہودیوں کا جو تنہائی میں ملاقات کرتے تھے کہ جہاں کوئی مومن نہو یہودیوں خبر کرنیوالوں سے وہ دوسرے یہودی قَالُوا کہتے ہیں کہ أَتُحَدِّثُونَهُمْ کیا خبر دیتے ہو تم ان مسلمانوں کو بِمَا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ ساتھ اس چیز کے کہ واضح کی ہے خدا نے اوپر تمہارے کہ صفات محمد جو خدا نے تمکو بتادی ہیں اور تمپر واضح کردی ہیں اسکو تم مسلمانوں کے روبرو ظاہر کرتے ہو لِيُحَاجُّوكُمْ بِهِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تاکہ حجت پکڑیں وہ مسلمان تمپر ساتھ اسکے نزدیک پروردگار تمہارے کی قیامت کے روز اور کہیں خدا سے کہ یہ یہودی جانتے تھے اسلام کو حق ہونیکو اور پھر ایمان نہیں لائے تھے أَفَلَا تَعْقِلُونَ کیا پس تم نہیں سمجھتے ہو کہ اپنے راز کو دشمنوں پر واضح کرتے ہو یعنی تمکو جو صفات معلوم ہیں کہ تمنے توریت میں دیکھی ہیں تم مسلمانوں کے روبرو ان صفات کو کیوں بیان کرتے ہو کہ توریت میں محمد کی صفات لکھی ہیں کوئی اپنا راز دشمنوں کے روبرو بھی بیان کرتا ہے اور خدا تعالی انکے جواب میں فرماتا ہے أَوَلَا يَعْلَمُونَ کیا نہیں جانتے ہیں وہ یہودی اس امر کو أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ تحقیق خدا جانتا ہے مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ اس چیز کو پوشیدہ کرتے ہیں وہ اور اس چیز کو کہ ظاہر کرتے ہیں اگر مسلمانوں کے روبرو وہ بیان نکرینگے تو ان سے کیا ہوتا ہے خدا کو تو خوب معلوم ہے انکے ظاہر اور باطن کا حال اور جانتا ہے کہ انکے دلوں پر واضح ہو گیا ہے حقیقت اسلام کی اور نبوت محمد صلعم کی اور وہ خوب جانتے ہیں کہ یہ وہی پیغمبر آخر الزمان ہیں کہ جسکا ذکر توریت میں ہے لیکن بسبب حسد کے وہ ایمان نہیں لاتے ہیں قیامت کے روز انکو معلوم ہوگا کہ انہوں نے کیا کیا تھا اور اس روز کا پشیمان ہونا اور افسوس کرنا کچھ فائدہ انکو نہ بخشیگا اور بعض یہودی ایسے تھے کہ بسبب ناخواندہ ہونیکے نہیں جانتے تھے کہ توریت میں کیا لکھا ہے

اُنکا حال خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ اور بعضے اُن یہودیوں سے ناخواندہ ہیں اور اُمّیون مشتق اُم سے ہے اور اُم ماں کو کہتے ہیں یعنی
اُنکو ایسا جاننا چاہیے جیسے ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے ہیں پس یہ یہودی بسبب ناخواندہ ہونے کے ایسے ہیں کہ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ نہیں جانتے ہیں وہ کتاب توریت کو کہ
اُسمین کیا لکھا ہے اِلَّآ اَمَانِيَّ مگر آرزوئیں اور خواہشیں اپنے دلونکی ...... اور گمان کرتے ہیں کہ جو کچھ توریت میں لکھا ہے وہ ہماری آرزو
کے مطابق ہوا اور جو وعدے اور اقرار کہ [illegible] سنتے ہیں وہ انکی مانی آرزو ہو اور ازانجملہ یہ ہے کہ انکے علما جو کچھ کہ [illegible] بہشت میں ہم ہی خاص لوگ ہی
جاوینگے اور ہمارے باپ دادا انبیا ہیں وہ ہمکو بچا لینگے اسکا وہ اعتقاد رکھتے ہیں لیکن یقین اُنکو دلوں میں اسکا نہیں ہے وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ اور
نہیں ہیں وہ مگر گمان کرتے یعنی جو کچھ کہ وہ اپنے علما سے سنتے ہیں اُسکا اُنکو یقین نہیں ہے کہ جو کچھ ہم کہتے ہیں بیشک یقین توریت میں موجود ہے بلکہ گمان کرتے ہیں غالب ہے کہ
توریت میں موجود ہو اور یہ بھی بسبب حسن ظن اُن علما کے ہے کہ گمان نیک اُنکا رکھتے ایسا جانتے ہیں جاہل یہودیوں کی عوام الناس کا یہ حال ہے اور خدا تعالیٰ
تحریف کرنیوالونکی مذمت کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ فَوَيْلٌ پس وائی ہے یا عذاب ہے یا ہلاکت ہو یا چاہ دوزخ ہو کہ گہرائی اُسکی چالیس برس کی راہ کی ہے
لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ واسطے اُن لوگوں کے کہ لکھتے ہیں توریت کو ساتھ ہاتھوں اپنے کے تحریف کرکے یعنی جو کچھ کتاب توریت میں
محمد کی صفات لکھی ہیں اُنکو بدل کر لکھتے ہیں اور حضرت کی جو صفات ہیں بعضی اُنکو دور کرتے ہیں اور اس کتاب کے فقروں میں تبدیل و تحریف کرتے ہیں ثُمَّ
يَقُوْلُوْنَ پھر کہتے ہیں اُس تحریف کی ہوئی عبارت کو اور اپنی بنائی ہوئی کو هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ یہ نزدیک اللہ کے ہے یعنی کلام خدا کا
اور اسکو کلام خدا کا اس واسطے کہتے ہیں لِيَشْتَرُوْا بِهٖ تاکہ خرید کریں وہ ساتھ اسکے یعنی عوض اپنے تحریف کی ہوئی کلام کے ثَمَنًا قَلِيْلًا
مول اور پونجی تھوڑی کہ وہ مال فانی دنیا کا ہے یعنی علما یہود رشوت لیکر پیغمبر آخر الزمان کی صفات میں تحریف کرتے ہیں اسطرح جیسے کہ صفات اُن حضرت کے
توریت میں لکھی ہیں خوبصورت سپید رو میانہ قد گندم گون سیاہ چشم ہیں اور انہوں نے اسکو بدلکر لکھا کہ پیغمبر آخر الزمان ایک شخص ہوگا دراز قد کبود چشم
سفید پوست فربہ موٹا جسم اور یہ صفات دجال کی ہیں اور جاہلوں کو علما نے بیان کیا کہ یہ صفات [illegible] اور بعضے کہتے ہیں یہ ایک جماعت تھی یہود
میں جو کہ تحریف کرتے تھے فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ پس وائی ہے واسطے اُن کے اُس چیز سے کہ لکھا اسکو ہاتھوں اُنکے نے کلام خدا کو بدل کر
اپنی طرف سے اور ظاہر کیا اُسکو کہ یہ کلام خدا کا ہے وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ اور وائی ہے واسطے اُنکے اُس چیز سے کہ کمائی کرتے ہیں
وہ کہ مال حرام اُس وقت تحریف کے عوض میں لیکر اپنا گزارہ کرتے ہیں اور اس آیت سے معلوم ہوا کہ بندہ خود فاعل اپنے فعل کا ہے اور اپنے اختیار سے کام کرتا ہے چنانچہ
اُسکی جزا میں ثواب و عذاب پاویگا جو اپنے کئے ہوئے کے سبب ہے جیسے کہ تحریف کرنیوالوں کے واسطے خدا فرماتا ہے کہ وَيْلٌ یعنی وائی ہے واسطے انکے سبب اسکے کہ انہوں نے
اپنے ہاتھوں سے لکھا ہے اور خدا تعالیٰ یہودیوں کی گمان باطل کو بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ وَقَالُوْا اور کہا اُن یہودیوں نے لَنْ تَمَسَّنَا
النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ہرگز نہ مس کریگی ہمکو آتش دوزخ مگر دن گنے ہوئے کہ وہ چالیس دن ہیں کہ گوسالہ پرستی کی تھی کہ ان دنوں
ہمنے گوسالہ پرستی کی تھی اُسقدر ہمکو عذاب ہوگا نہ زیادہ اُس سے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اُن یہودیوں سے کہ اَتَّخَذْتُمْ
عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا کیا لیا ہے تمنے نزدیک خدا کے عہد کو یعنی کیا تمنے خدا سے عہد و پیمان لیلیا ہے کہ خدا تمکو ہمیشہ عذاب نکریگا اور اگر تمنے خدا سے عہد لیلیا ہے تو
فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ پس چاہیے کہ ہرگز نہ خلاف کرے خدا عہد اپنے کو اور ہمیشہ تمکو عذاب نکرے اور اتخذتم کا ہمزہ جو مفتوح ہے یہ ہمزہ استفہام
کا ہے لہٰذا ہمزہ وصلی اسمیں ساقط ہوگیا اور بعضے قاریوں نے اسکی ذال کو تا سے بدل کر تا کو تا میں ادغام کیا ہے پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا تمنے ہمیشہ عذاب نہ
کرنیکا خدا سے عہد لیا ہے کہ خدا اپنے عہد کے خلاف نکریگا اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ یا کہتے ہو تم اوپر خدا کے اپنی طرف سے افترا اور تہمت کرکے مَا لَا
تَعْلَمُوْنَ اُس امر کو کہ نہیں جانتے ہو تم اور جس چیز کا علم نہیں اسکو اپنی طرف سے جسطرح جی چاہتا ہے کہتے ہو ایسا نہیں ہے جو کہ یہودی کہتے ہیں کہ ہمکو چند
روز ہی آتش مس کریگی بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً ہاں جو شخص کسب کرے بدی کو کہ وہ شرک ہو وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓئَتُهٗ اور احاطہ کرلیوے
ساتھ اُسکے گناہ اُسکا اور گھیر لیوے اسکو کہ وہ اپنے گناہ میں گرفتار ہو اور توبہ اپنے گناہ سے نکرے اور حدیث میں آیا ہے کہ انسان گناہ کرتا ہے تو اسکے دل میں

ایک سیاہ نقطہ پیدا ہوتا ہے اگر وہ توبہ کرے تو وہ نقطہ زائل ہو جاتا ہے اور اگر وہ توبہ نکرے اور گناہ کرتا رہے تو جون جون وہ گناہ کرے اودھر وہ نقطہ بڑھے
ہوتا ہے یہانتک کہ اسکے دلکو گھیر لیوے پھر وہ شخص طرف نیکی کی رجوع نہیں کر سکتا ہے فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ پس یہ لوگ صاحب آتش دوزخ
ہیں هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ اور وہ بیچ اُس آگ کے ہمیشہ رہنے والے ہیں کبھی اُس سے نکلینگے اور ہمیشہ اسمین جلا کرینگے اور بلی جواب ہے انکے
قول کا کہ وہ لن تمسنا النار ہے اور فرق درمیان بلی اور نعم کے یہ ہے کہ بلی جواب نفی کا ہوتا ہے اور نعم جواب ایجاب کا اور اہل مدینہ نے خطیئہ کو خطیئات
پڑھا ہے جمع کا صیغہ اور اب مومنین کا حال بیان کرتا ہے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور جو لوگ ایمان لائے خدا اور رسول پر وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
اور عمل کیے ہیں انہوں نے اچھے اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ یہی لوگ صاحب بہشت کے ہیں هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ وہ اس بہشت کے ہمیشہ
رہنے والے ہیں کبھی اس سے نکلینگے اور ہمیشہ بہشت کی نعمتوں سے لذت پاتے رہینگے اس آیت سے معلوم ہوا کہ آدمی مستحق بہشت کا اُس حال میں
ہوتا ہے کہ مومن ہو اور نیک اعمال بجا لاوے اور اگر مومن ہو اور اچھے کام نکرے اور گناہوں سے پرہیز نکرے اور بدون توبہ کے مر گیا ہو تو وہ مستحق بہشت کا
نہیں ہوتا مگر خدا تعالی اپنی رحمت سے گناہوں کو بخشکر بہشت میں داخل کر سکتا ہے اور اگر چاہے گناہوں کو نہ بخشے بلکہ دوزخ میں داخل کر کے موافق حال کے عذاب
کرے اور جبتک کہ آدمی مومن ہے گو گناہ کرتا ہو واسطے اسکے امید نجات کی ہے اور احادیث ائمہ معصومین علیہم السلام میں مذکور ہے کہ آدمی مومن جبتک ہے کہ اگر گناہ
کرے تو بعد گناہ کرنیکے اسکو فعل برا اسکا معلوم ہو اور اپنے دل میں تصور کرے کہ تونے برا کیا اور اگر گناہ کرنا اسکو برا معلوم نہو اور گناہ کرنیکے بعد جانے کہ تونے بھلا کیا
تو وہ شخص مومن نہیں ہے اور جبکہ مومن نہو تو اسکے واسطے مغفرت بھی نہیں ہے اور نہ اسکے واسطے شفاعت ہے اور اب حق تعالی پھر بنی اسرائیل کی بہبودیوں کا ذکر کرتا
ہے اور فرماتا ہے کہ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اور یاد کرو تم جس وقت کہ لیا ہم نے پیمان بنی اسرائیل کا یعنی ہم نے بنی اسرائیل سے عہد
لیا کہ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ نہ پرستش کرو تم سوای خدا کے کسیکو کسواسطے کہ سوا اسکے کوئی خدا نہیں اور نہ کوئی مستحق عبادت ہے اور لا تعبدون خبر
ہے معنی میں نہی کے وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اور ساتھ باپ اور ماں کے نیکی کرو اور بالوالدین متعلق ہے احسنوا محذوف کے اور احسانا اسکا مفعول مطلق
ہے اور تقدیر اُسکی احسنوا بالوالدین احسانا ہے یعنی نیکی کرو تم ساتھ باپ اور ماں کے نیکی کرنی اور احسانا مذکور کے بالوالدین متعلق نہیں ہو سکتا ہے اسواسطے کہ مقدم
ہونا معمول مصدر کا مصدر پر جائز نہیں ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے ایک شخص نے پوچھا کہ نیکی کرنی والدین سے کیا ہے فرمایا کہ انکے تئین بھی تکلیف دیکو کہ
وہ تجھسے سوال کرین کسی چیز کا اور کہیں کہ تو دیوے بلکہ ایسا کر کہ انکو تجھسے سوال کرنیکی نوبت نہ پہنچے اور انکی آواز پر اپنی آواز کو بلند نکر اور نہ انکے آگے ہو کر چل اور
نگاہ تیز سے انکی طرف مت دیکھ اور اگر تجھکو وہ ماریں تو کہہ کہ خدا انکو بخشے اور انکے روبرو مثل عاجزوں اور ذلیلوں کے رہو اور اگر وہ تجھکو تنگ کرین تو انکو اُف مت کہہ
یہ سب تفسیر ہے وبالوالدین احسانا کی بعضوں نے عندک الکبر سے لکھا ہے انشاء اللہ تعالی بعد اسکے سورۂ بنی اسرائیل میں اسکا ذکر آویگا وَذِي الْقُرْبٰى اور
ساتھ صاحب قرابت کے نیکی کرنی اور قربی مصدر ہے یعنی نیکی کرو تم اپنے قریبوں اور یگانوں سے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی رعایت کرے اپنی
والدہ کی قرابت کی تو وہ شخص ہزار ہزار درجہ بہشت میں پاویگا وَالْيَتٰمٰى اور ساتھ یتیموں کے نیکی کرنی یعنی نیکی کرو یتیموں سے کہ انپر رحم اور شفقت کرو اپنے
بچونکی یتیمی کو یاد کرکے کہ اگر تمہاری اولاد یتیم ہو جاوے گی اور چاہو کہ انپر مہربانی کرے اور یتامی جمع یتیم کی ہے اور یتیم اسکو کہتے ہیں جسکا باپ مر جاوے اور وہ ابھی بالغ نہو اور
یتیم انسان کا ہو اور یتیم غیر انسان کا وہ ہے کہ جسکی ماں مر جاوے اور احادیث میں آیا ہے کہ یتیم انسان کا وہ ہے کہ جسکا امام غائب ہو وَالْمَسٰكِيْنِ اور ساتھ
مسکینوں کے نیکی کرنی یعنی نیکی کرو تم مسکینوں سے اور مسکین وہ ہے کہ جسکا احتیاج اسکو لاچار کرے گویا کہ فقیری نے اسکو ساکن کر دیا ہے اور مشہور علماء میں یہ ہے کہ مسکین وہ ہے کہ جو اپنے عیال کے
کھانے پینے کی قدرت نرکھتا ہو اور نہ کوئی پیشہ اسکے پاس ایسا ہو کہ اس سے اپنی احتیاج کو رفع کرتا ہے اور رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی یاری اور مدد کرے مسکین کی
مال میں خدا تعالی بہشت کو اُسپر فراخ اور کشادہ کریگا اور مغفرت اور رضامندی خدا کی اسکو پہنچیگی اور حدیث میں آیا ہے کہ مسکین تین چیزیں ہیں ایک مسجد کہ
مسلمانوں کے محلہ میں ہو اور اسمیں نماز نہیں پڑھتے دوسرے مسکین قرآن کہ گھر میں رکھا ہو اور وہ اسکی تلاوت نکرتے ہوں اور تیسرے عالم کہ وہ ایک قوم میں ہو
اور اُس سے مسائل دین دریافت نکرتے ہوں وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا اور بات کرو تم اور کہو تم واسطے لوگوں کے بات نیک اور خلق نیک کے اور حضرت صادق

علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کہو تم آدمیوں سے نیک بات یعنی خلق نیک سے مومن ہے اور کافر سے سب سے لیکن مومن ہیں پر اُسکے کشادہ روئی و تبسم باتیں کرو اور جو کوئی اپنا مخالف ہو تو اُس سے نرمی خلق سے باتیں کرو اور حدیث میں آیا ہے کہ کافر سے مدارات کہو اور خلق نیک کے ساتھ اُس سے ملاقات کرو کہ اگر وہ تمہارا ہو اس خوش خلقی سے مسلمان ہو گا تو اُس سے کوئی آزار تمکو پہنچیگا **وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ** اور قایم رکھو تم نماز کو ہمیشہ اُسکے فرضونپر پڑھتے ہو مع شرائط اور ارکان کے **وَآتُوا الزَّكٰوةَ** اور دو تم زکوٰۃ کو کہ ہمیشہ اسکو ادا کرتے رہو یہانتک عہد بنی اسرائیل کا تھا کہ خدا تعالیٰ نے اُنسے لیا تھا اور اُنہوں نے خدا تعالیٰ سے عہد کیا تہا کہ ہم یہ سب کام کرتے رہینگے لیکن اُن لوگوں نے اُس عہد کو وفا نہ کیا چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ **ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ** پھر پھر گئے تم بعد اسکے اس عہد سے اے بنی اسرائیل اور اُس عہد کو تمنے توڑ ڈالا **إِلَّا قَلِيلًا مِّنْكُمْ** مگر تہوڑے آدمیوں نے تم میں کہ وہ عہد پر قایم رہے اور محمد صلعم پر ایمان لائے **وَأَنْتُمْ مُّعْرِضُونَ** اور تم روگردانی کرنیوالے ہو حکم توریت کے جسمیں کہ پیروی کرنیکا حکم ہے اور پہر اللہ تعالیٰ ان یہودیوں کو خطاب کرتا ہے **وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ** اور یاد کرو تم جس وقت کہ لیا ہمنے عہد تمہارا یعنی تمہارے باپ دادا سے ہمنے عہد لیا تہا کہ **لَا تَسْفِكُونَ دِمَاءَكُمْ** نہ گراو تم خون اپنے یعنی آپسمیں تم خونریزی مت کرو کہ ایک شخص تم میں سے دوسرے کو مار ڈالے **وَلَا تُخْرِجُونَ أَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ** اور نہ نکالو تم نفسوں اپنے کو شہر اور ولایت اپنے سے کہ بعض تم میں سے جو کہ زبردست ہے وہ زبردستی عاجز لوگونکو نکال دیو اور تم سبب ہم مذہب ہونیکے بمنزلہ ایک نفس کے ہو پس جو کوئی تم میں سے کسی کو نکالتا ہے گویا کہ وہ اپنے نفس کو نکالتا ہے **ثُمَّ أَقْرَرْتُمْ** پہر اقرار کیا تمنے اس عہد کا **وَأَنْتُمْ تَشْهَدُونَ** اور تم گواہی دیتے ہو تم اسکو **ثُمَّ أَنْتُمْ هٰؤُلَاءِ** پہر تم وہ گروہ ہو کہ بعد اس عہد اور پیمان کے **تَقْتُلُونَ أَنْفُسَكُمْ** قتل کرتے ہو تم نفسوں اپنے کو کہ آپسمیں ایک شخص دوسرے کو قتل کرتا ہے **وَتُخْرِجُونَ فَرِيقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ** اور نکالتے ہو تم ایک فرقہ کو اپنے میں سے شہر انکے سے **تَظٰهَرُونَ عَلَيْهِمْ** مدد کرتے ہو تم آپسمیں اوپر انکے یعنی انکے نکالنے میں ایک شخص دوسرے کی مدد کرتا ہے **بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ** ساتھ گناہ اور عداوت کے اور کہتے ہیں کہ مدینہ میں دو گروہ یہود کے تہا ایک کو بنی قریظہ کہتے تہے اور دوسرے کو بنی نضیر اور یہ دونوں گروہ آپسمیں لڑائی کرتے تہا اور ہجرت سے پہلے دو قبیلہ مشرکین کے تہے ایک اوس اور دوسرا خزرج بنی قریظہ تو قبیلہ اوس کے ساتھ ملکر ایک ہو گئی تہی اور بنی نضیر خزرج کے ساتھ مل گئی تہی اور ہر فرقہ یہود کا دونوں فرقوں مشرکین میں سے فرقہ کی کمک دیکر دوسرے فرقہ سے لڑائی کرتا تہا اور غلبہ کرکے انکو جلا وطن کر دیتے تہے اور جو کوئی آپسمیں دشمن کے ہاتھ چڑہ جاتا تہا اور وہ اسکو اسیر کرتا تہا تو اسکو وہ اپنے مال سے خرید کر لیتے تہے یہ قصہ کو خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے **وَإِنْ يَّأْتُوكُمْ أُسٰرٰى** اور اگر آتے ہیں وے تمہارے پاس قید ہو کر **تُفٰدُوهُمْ** تو فدیہ دیتے ہو تم انکا آپسمیں یعنی انکو خرید کرتے ہو تم فدیہ دیکر اور اساریٰ حال واقع ہوا ہے اور اساریٰ جمع اسریٰ کی ہے اور اسریٰ جمع اسیر کی ہے اور بعضے قاریوں نے اسکو اسریٰ پڑہا ہے **وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ إِخْرَاجُهُمْ** اور حال یہ ہے کہ حرام کیا گیا ہے اوپر تمہارے نکال دینا انکا وطن سے اور جلا وطن کرنا اور ہو ضمیر شان کی ہے اور مبتدا ہے اور محرم خبر اسکی ہے اور اخراجہم مفعول مالم یسم فاعلہ محرم کا ہے اور اخراجہم کا اعادہ کیا اور یہاں اسکو اسواسطے لایا ہے کہ وہم نہو کہ ہو کی ضمیر جو ادنیٰ کیطرف پہرتی ہے اور وہ حرام ہے **أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ** کیا ایمان لاتے ہو تم ساتھ بعضی کتاب کے کہ فدیہ اسیر کا دیتے ہو **وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ** اور کفر کرتے ہو تم ساتھ بعضی کے کہ قتل کرنا مومن کا اور جلا وطن کر دینا اسکا توریت میں حرام لکہا ہے اور تم اسپر عمل نہیں کرتے ہو **فَمَا جَزَاءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ** پس نہیں ہے جزا اس شخص کی کہ کرے اس کار بد کو تم میں سے اے یہود **إِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا** مگر رسوائی بیچ زندگانی دنیا کے کہ وہ مقرر کرنا اور تمہارے گرد تو پہر رکہنا بار جزیہ کا ہے **وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّونَ إِلٰى أَشَدِّ الْعَذَابِ** اور دن قیامت کے پہیر جاوینگے وہ طرف بہت سخت عذاب کے کہ وہ عذاب دوزخ ہے **وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ** اور نہیں ہے خدا غافل اس چیز سے کہ کرتے ہو تم بلکہ سب اعمال کو تمہارے جانتا ہے اور موافق تمہارے عملونکی جزا دیویگا اور بعضے قاریوں نے تعملون کو یعملون پڑہا ہے غایب کا صیغہ یعنی اور نہیں ہے خدا غافل اس چیز سے کہ کرتے ہیں وے عہد کے توڑنیوالے **أُولٰٓئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا**

الحیوة الدنیا بالاخرة یہ گروہ یہودیونکا وہی ہے کہ خرید کیا ہے انہون نے زندگانی دنیا کو بدلے آخرت کے فلا یخفف
عنہم العذاب پس ہلکا کیا جاویگا انسے عذاب ولا ہم ینصرون اور نہ وہ نصرت کئے جاوینگے کہ انکی کوئی مدد کرکے
دنیا کی مکروہات سے انکو رہائی دلوائے اور عذاب دوزخ سے انکو بچائے اور بعد اسکے کتاب اور پیغمبرونکے بھیجنے کا ذکر کرتا ہے ولقد اتینا موسی الکتاب
اور البتہ تحقیق دی تھی ہمنے موسی کو کتاب توریت کہ اسمین احکام شرع کے مرقوم ہین اور وہ ہدایت تھی واسطے لوگونکے وقفینا من
بعدہ بالرسل اور پیچھے لائے ہم بعد اس موسی کے پیغمبرونکو جیسے کہ یوشع اور اشموئیل اور شمعون اور داؤد اور سلیمان اور شعیا اور ارمیا اور عزیر
اور حزقیل اور یونس اور زکریا اور یحیی وغیرہ واتینا عیسی ابن مریم البینات اور دی ہمنے عیسی پسر مریم کو نشانیان روشن اور
معجزے وایدناہ بروح القدس اور مدد دی ہمنے اسکو ساتھ روح القدس کے کہ نام جبرئیل کا ہے اور وہ مدد یہ تھی کہ جبرئیل حضرت
عیسی کو روزن سے نکالکر آسمان پر لیگئے تھے جسوقت یہودیون نے عیسی کو سولی دینا چاہا تھا اور یہودا حضرت عیسی کی صورت بنگیا اسکو یہودیون نے
سولی دیدی اور ابن کثیر نے قدس کو بسکون دال پڑھا ہے اور خدا تعالی فرماتا ہے کہ افکلما جاءکم رسول کیا پس جسوقت لایا تمہارے
پاس پیغمبر ساتھ اسکے کہ بما لا تہوی انفسکم اس چیز کو کہ نہین دوست رکھتے ہین نفس تمہارے تو استکبرتم تکبر کیا تمنے اور ایمان نہ لائے
تم اور تم وہ لوگ ہو کہ ففریقا کذبتم پس ایک فرقہ کو جھٹلایا تمنے مثل محمد اور عیسی اور موسی کے وفریقا تقتلون اور ایک
فرقہ کو قتل کرتے ہو تم مثل زکریا اور یحیی کے اور فریقا دونون جگہ مفعول ہے اپنے فعل پر وہ مقدم ہے اور یہودی کہتے تھے کہ دل ہمارے غلاف اور
پردہ مین ہین جو کچھ تو کہتا ہے ہمارے روبرو اے محمد ہم اسکو نہین سمجھتے ہین اور دلونمین ہمارے تیرا کلام اثر نہین کرتا ہے چنانچہ خدا تعالی ان
کے قول کو بیان کرتا ہے کہ وقالوا قلوبنا غلف اور کہا انہون نے کہ دل ہمارے غلاف مین ہین پس خدا تعالی انکے جواب مین فرماتا ہے
کہ ایسا نہین ہے کہ وہ یہودی کہتے ہین کہ دل ہمارے غلاف مین ہین اسواسطے ہم تیرا کلام نہین سمجھتے ہین بل لعنہم اللہ بکفرہم بلکہ
رحمت اپنی سے دور کیا ہے انکو خدا نے بسبب کفر انکے کے اسواسطے وہ کلام حق کو نہین سنتے ہین فقلیلا ما یؤمنون پس بہت
ناقص ایمان لاتے ہین کہ بعضی کتاب پر ایمان لاتے ہین اور بعضی کتاب پر ایمان نہین لاتے اور قلیلا صفت ہے مصدر محذوف کی اور وہ مفعول
مطلق فعل مذکور کا ہے اور ما اسمین زائد ہے کہ واسطے مبالغہ تقلیل کے آیا ہے اور تقدیر اسکی فایمانا قلیلا ہے اور فرماتا ہے خدا ولما جاءہم
کتاب من عند اللہ اور جسوقت آئی انکے پاس کتاب یعنی قرآن نزدیک سے خدا کے مصدق لما معہم تصدیق
کرنیوالا واسطے اس چیز کے کہ ہمراہ انکے ہے یعنی سچا کرنیوالا توریت کا کہ یہودیونکے پاس ہے اور موافق توریت کی توحید اور نبوت اور قیامت کے بیچ ذکر مین پھر بھی
ایمان نہین لاتے وکانوا اور تھے وہ یہودی من قبل پہلے سے یستفتحون فتح اور نصرت چاہتے تھے بسبب اس کتاب کے علی الذین
کفروا اوپر ان لوگونکے کہ کافر ہوئے وہ جسوقت کہ انکو کفار مارتے تھے اور اسوقت کہتے تھے یہ یہود کفار عرب سے کہ بیشک محمد امی آخر الزمان کہ پیدا ہوگا اور اسکی ولادت قریب ظاہر ہونیوالی ہے اور
وہ مالک تمہارا ہوگا سو محمد کو اپنی فلما جاءہم ما عرفوا پس جسوقت پایا انکے پاس جو کچھ کہ پہچانتے تھے وہ یہودی جانتے تھے حقیقت محمد کو توریت مین دیکھکر
کفروا بہ کفر کیا انہون نے ساتھ جانی ہوئی چیز کے جہان بوجہکر خلاصہ یہ ہے کہ یہود پہلے آنے محمد صلعم کے انکی آرزو کرتے تھے اور جسوقت محمد قرآن
لیکر آیا اسپر ایمان نہ لائے اور اسکے ساتھ کفر کیا ان یہودیون اور کفر واجب کیا کا ہی فلعنة اللہ علی الکافرین پس لعنت خدا کی ہے اوپر
کافرونکے کہ جان بوجھکر انکار کرتے ہین بئسما اشتروا بہ بری ہے وہ چیز کہ بیچا ہے انہون نے ساتھ اسکے یعنی بدلے اس چیز کے انفسہم
نفسون اپنے کو ان یکفروا یہ کہ کفر کرین وہ بما انزل اللہ ساتھ اس چیز کے کہ نازل کی ہے خدا نے کہ وہ قرآن ہے اور کفر کیا انہون نے بغیا
ازروے سرکشی و حسد کے ان ینزل اللہ من فضلہ علی من یشاء من عبادہ یہ کہ نازل کرتا ہے خدا فضل اپنے سے اوپر
جس شخص کے چاہے بندون اپنے مین سے جو کہ لائق ہو یعنی خدا تعالی اپنے فضل سے محمد پر جو قرآن کو نازل کیا ہے تو یہ یہودیونکو حسد ہوا کہ اسپر کیون نازل کیا ہے

کہ یہ اسمعیل کی اولاد میں ہے اسواسطے وہ اسکے ساتھ کفر کرنیلگے اور فرماتا ہے خدا فَبَاءُو بِغَضَبٍ عَلَىٰ غَضَبٍ
پس پھر گئے وہ ساتھ غضب کے اوپر غضب کے خدا کیطرف سے کہ غضب پر غضب خدا کا انپر ہے ایک غضب تو کفر کرنیسے اور دوسرا غضب حسد کرنیسے بہترین
مخلوقات کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ مُهِينٌ اور خاص واسطے کافروں کے ہے عذاب خوار اور ذلیل کرنیوالا
اور فرماتا ہے خدا کہ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ اور جسوقت کہا جاوے واسطے ان یہودیوں کے کہ آمِنُوا بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ ایمان لاؤ تم ساتھ اسچیز کے کہ
نازل کی ہے خدا نے کہ وہ قرآن ہے قَالُوا کہتے ہیں یہودی جواب میں کہ نُؤْمِنُ بِمَا أُنْزِلَ عَلَيْنَا ایمان لاتے ہیں ہم ساتھ اسچیز کے
کہ نازل کیگئی ہے اوپر ہمارے یعنی ہم تو توریت پر ایمان لاتے ہیں کہ ہمپر نازل کیگئی ہے اور سوا اسکے کسی کتاب پر ایمان نہیں لاتے وَيَكْفُرُونَ بِمَا وَرَاءَهُ
اور کفر کرتے ہیں وہ یہودی ساتھ اسچیز کے کہ سوا ہے اس توریت کے ہے یعنی سوا توریت کے جو کتاب کہ نازل ہوئی ہے اور وہ قرآن ہے اسکے ساتھ کفر کرتے ہیں
وَهُوَ الْحَقُّ اور حال یہ ہے کہ وہ قرآن حق ہے مُصَدِّقًا لِمَا مَعَهُمْ سچا کرنیوالا ہے واسطے اسچیز کے کہ ہمراہ انکے ہے اور وہ توریت
ہے کہ اسکی خبر دیتا ہے کہ وہ بھی کتاب خدا کی ہے اور یہودیوں کا حال واقع ہوا ہے قُلْ کہہ تو اے محمد ان یہودیوں سے کہ اگر تم توریت کو سچا جانتے ہو اور اسپر ایمان
لاتے ہو تو فَلِمَ تَقْتُلُونَ أَنْبِيَاءَ اللَّهِ مِنْ قَبْلُ پس کسواسطے قتل کرتے تھے تم پیغمبران خدا کو پہلے اس سے جیسا کہ تمہارے بزرگوں نے کیا ہے کہ انہوں
نے ہزاروں پیغمبر قتل کرڈالے اسکا جواب معقول تم مجھکو دو إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ اگر ہو تم ایمان لانیوالے یعنی اگر تم مومن تھے تو
پیغمبروں کو کسواسطے قتل کرتے تھے وَلَقَدْ جَاءَكُمْ مُوسَىٰ بِالْبَيِّنَاتِ اور البتہ تحقیق آیا تھا تمہارے پاس موسی ساتھ معجزوں
اور دلیلوں روشن کے اور تمکو اسنے راہ راست بتلائی ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهِ پس پکڑا تم نے یعنی پوجا تم نے بچھڑے کو پیچھے
اس موسی کے جسوقت کہ وہ کوہ طور پر توریت لینے کو گیا وَأَنْتُمْ ظَالِمُونَ اور تم اس گوسالہ پرستی میں اپنے نفسوں پر ظلم کرنیوالے تھے
کہ اسکی سزا میں مستحق عذاب کے ہوئے اور فرماتا ہے خدا کہ وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ اور یاد کرو تم کہ جسوقت لیا ہمنے عہد تمہارا یعنی جسوقت
ہمنے تمسے عہد لیا موسی کی فرمانبرداری کرینگے اور شرع کے احکام پر عمل کرینگے وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّورَ اور بلند کیا اوپر تمہارے کوہ طور کو یعنی کوہ
طور کو تمہارے سر پر ہمنے جبرئیل سے اٹھواکر بلند کیا اور کہا ہمنے تمسے کہ خُذُوا مَا آتَيْنَاكُمْ لو تم جو کچھ کہ دیا ہے ہمنے تمکو کہ احکام شرع کے ہیں تمہارے
پاس بھیجے ہیں انکو لو تم بِقُوَّةٍ ساتھ قوت دل کے اور نہایت کوشش کیکے عمل کرو تم وَاسْمَعُوا اور سنو تم احکام شرع کے اور خدا کے حکم کی فرمانبرداری
کرو تم قَالُوا کہا ان یہودیوں نے باوجود اسکے کہ اور تنبیہ کی سَمِعْنَا سنا ہمنے کانوں سے وَعَصَيْنَا اور نافرمانی کی ہمنے حکم تیری واسطے
کہ انہوں نے اپنے کانوں سے سن تو لیا لیکن اسپر عمل نکیا وَأُشْرِبُوا اور پلائی گئی وہ یہودی فِي قُلُوبِهِمُ بیچ دلوں اپنے کے الْعِجْلَ
دوستی بچھڑیکی کہ یہ مضاف عجل کا محذوف ہے اور تقدیر اسکی حب العجل ہے یعنی پلائی گئی انکے دلوں میں دوستی بچھڑیکی بِكُفْرِهِمْ بسبب کفر انکے کے
یہانتک کہ وہ اسکو پوجنے لگے اور خدا تعالی فرماتا ہے کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم ان یہودیوں سے کہ بِئْسَمَا يَأْمُرُكُمْ برا ہے جو چیز کہ
حکم کرتا ہے ساتھ اسکے بِهِ إِيمَانُكُمْ ایمان تمہارا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ اگر ہو تم ایمان لانیوالے توریت اور موسی پر جیسے گمان ہیں
کہ مومن ہی ہے تہیں جانو اور خدا کا کفر ہی کرو اگر تم میں ایمان ہوتا تو وہ کفر کا حکم کیونکر کرتا پس معلوم ہوا کہ توریت پر تمہارا ایمان نہیں ہے اور اگر ہوتا تو ایسے
افعال بد تمسے صادر نہوتے اور توریت ہرگز حکم نکریگی اس امر کا کہ جسکو خدا تعالی برا جانے بلکہ تمہارے نفسوں کی خواہش ایسے ایسے افعال بد کا حکم کرتی ہے اور کہتے تھے
یہودی کہتے تھے کہ بہشت خاص ہم لوگوں کے واسطے ہے کہ سوا ہمارے کوئی بہشت میں نجاویگا خدا تعالی فرماتا ہے کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم ان یہودیوں کو
إِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْآخِرَةُ اگر ہے واسطے تمہارے ہی خانہ آخرت عِنْدَ اللَّهِ نزدیک خدا کے خَالِصَةً خالص اور
الصرف تمہارے ہی واسطے مِنْ دُونِ النَّاسِ سوا اور آدمیوں کے اور تم کہتے ہو کہ ہم ہی بہشت میں جاوینگے اور سوا تمہارے اور کوئی بہشت میں نہ
جاویگا اور محمد اور مومنین اسکی مستحق نہیں تو اس صورت میں تمکو چاہیے کہ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ پس آرزو کرو تم مرنیکی إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ

اگر سچے ہو اور اسکو یہ قول ہے کہ تم ہی بہشت میں جاؤگے تو اسواسطے کہ جسوقت آدمی کو یقین ہو کہ میں بلا تامل بہشت میں جاؤنگا تو وہ بیشک اپنے
مرنیکی آرزو کریگا کہ دنیا کے رنج و تردد سے رہائی پا کر بہشت میں آرام سے رہے خلاصہ مطلب یہ ہے اور یہ حال واقع ہوا ہے **ولن يتمنوه ابدا** اور حال
یہ ہے کہ ہرگز نہ آرزو کرینگے وہ یہودی اس موت کی کبھی ہمیشہ کو اور ابدا منصوب علی الظرف ہے اور وہ خواہش مرنیکی نکرینگے **بما قدمت ايديهم**
بسبب اسکی کہ آگے بھیجا ہے ہاتھوں انکے نے کہ افعال بد جو انہوں نے کئے ہیں اس سبب سے وہ ہرگز اپنا مرنا نچاہینگے کہ انبیا کو وہ قتل کرتے تھے اور صفات
پیغمبر آخر الزمان کی توریت میں سے محو کر دیتے تھے باوجود ثبوت حقیت اور یہ سب ہو باعث دخول دوزخ کے ہیں **والله عليم بالظالمين**
اور خدا جاننے والا ہے اور عالم ہے ساتھ ظلم کرنیوالوں کے اپنے نفسوں پر کہ انہوں نے دروغگوئی اپنا شعار کیا ہے اور خدا تعالی اپنے حبیب کیطرف خطاب
کرتا ہے کہ **ولتجدنهم** اور البتہ پائیگا ان یہودیونکو یا محمد صلعم **احرص الناس على حيوة** زیادہ حرص کرنیوالے دنیا کی زندگی پر
ومن الذين اشركوا اور ان لوگوں سے کہ شرک کیا ہے انہوں نے اور مشرکوں سے بھی زیادہ حرص کرنیوالے جینے پر ان یہودیونکو تو پائیگا اسواسطے
کہ وہ جانتے ہیں اپنے تئیں کہ جبتک جیتے ہیں آرام سے اور فراغت میں ہیں اور جسوقت مرجاینگے تو اپنے افعال ناشائستہ کے سبب سے دوزخ میں داخل ہونگے اور
مشرکین سب دنیا ہی میں داخل تھے پھر جو انکا ذکر کیا تو اسواسطے کہ مشرکین بھی اگرچہ جینے کی حرص رکھتے ہیں اور آخرت کی نعمتوں سے محروم ہیں اور
ناامید ہیں لیکن یہ یہودی مشرکین سے زیادہ جینے کی حرص رکھتے ہیں اور مرنا نہیں چاہتے کہ انہوں نے دیدہ و دانستہ حسد کی راہ سے حق کو مٹایا ہے اور
من الذين اشركوا محمول ہے احرص الناس کے معنی پر یعنی احرص من الناس و من الذين اشركوا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اصل میں احرص من الذين
اشركوا ہو یعنی اول فقرہ میں جو احرص موجود تھا اسواسطے دوسرے فقرہ میں سے محذوف کر دیا ہے اور یا یہ کہ احرص الناس میں من نہیں آیا و من الذين
الذين اشركوا میں آیا اسواسطے کہ مراد بعض ناس کا ہے اور اضافت افعل کی اسیطرح ہوتی ہے جیسا کہ کہو کہ الیاقوت افضل الحجارة اور نہیں کہہ سکتا ہے
افضل الزجاج بلکہ افضل من الزجاج کہیگا اور فرماتا ہے کہ **يود احدهم** دوست رکھتا ہے ایک انکا اور چاہتا ہے کہ **لو يعمر الف سنة**
کاش عمر دیا جاوے ہزار برس **وما هو بمزحزحه** اور حال یہ ہے کہ نہیں ہے وہ ایک انکا ایسا کہ دور کرنیوالا ہو اس ایک کو **من العذاب**
عذاب سے **ان يعمر** عمر دیا اسکا اور ہو کی ضمیر احدهم کیطرف پھرتی ہے اور ان يعمر تاویل مصدر کی تعمیر کے معنی میں ہو کر فاعل ہو مزحزح
کا اور تقدیر اسکی یہ ہو کہ وما احدهم بمزحزحه من العذاب تعميره یعنی اور نہیں ہے کوئی انکا ایسا کہ دور کرنیوالا ہو اسکو عذاب سے عمر دیا اسکا اور
مقصود اس سے یہ ہو کہ اگر ہزار برس کی عمر اسکو دیجاوے تو وہ عمر عذاب کو اس سے دور نکریگی اور بعضے مفسرین اسکو مشرکین کے تحت میں لیتے ہیں
اور کہتے ہیں کہ مشرکین ہی ہیں جو ہزار برس کی عمر چاہتے تھے اور من المشركين کو علیحدہ آیت کہتے ہیں اور اوپر کی آیت کے مطابق ہے اسکو یہ تعلق نہیں
والله بصير بما يعملون اور خدا دیکھنے والا ہے اور بینا ساتھ اسچیز کے کہ کرتے ہیں وہ اور موافق اپنے اعمال کے انکو سزا دیگا اور منقول ہے کہ
جسوقت یہودیوں نے خدا کا حکم نمانا تو جبرئیل نے حضرت موسی کے زمانہ میں انکے سروں پر پہاڑ کو بلند کیا اور کہا کہ اگر تم خدا کا حکم نمانوگے تو میں
پہاڑ کو تمپر گرا دونگا اور بخت نصر کا مارنیکو یہودی گئے تو جبرئیل نے اسکو بچا لیا اور بخت نصر جوان ہوا تو اسنے یہودیونکو قتل کیا اور بیت المقدس کو
خراب کیا اسلئے یہودی جناب رسول خدا صلعم سے کہتے تھے کہ ہمارا دشمن جبرئیل پاس تمہارے آتا ہے ہم نہ مانینگے اگر اور کوئی فرشتہ آتا تو ہم مانتے اب
خدا اسکے جواب میں اپنے حبیب کیطرف خطاب کرتا ہے کہ **قل** کہدو اے محمد صلعم ان یہودیونکو کہ **من كان عدوا لجبريل** جو کوئی کہ
ہووے دشمن واسطے جبرئیل کا اور جزا اس شرط کی محذوف ہے اور وہ فليمت غيظا ہے اور تقدیر اسکی من كان عدوا لجبريل فليمت غيظا یعنی جو کوئی کہ ہووے
دشمن واسطے جبرئیل کا پس چاہیے کہ مرجاوے غصے میں جلکر اسواسطے کہ **فانه نزله على قلبك** پس تحقیق اسنے جبرئیل نے نازل کیا ہے اس
قرآن کو اوپر دل تیرے اے محمد صلعم **باذن الله** ساتھ حکم خدا کے اور وہ قرآن کہ جسکو جبرئیل نے تجھپر نازل کیا ہے جسوقت کہ **مصدقا لما**
بين يديه سچا کرنیوالا ہے واسطے اسچیز کے کہ آگے اسکے ہے کہ وہ توریت اور سوا اسکے اور کتابیں جو کہ پہلے تجھسے نازل ہوئی ہیں سب کا

ع

سچا کرنیوالا ہے وَهُدًى وَبُشْرَى لِلْمُؤْمِنِينَ اور رہنمائی کرنیوالا اور خوشخبری دینے والا ہے واسطے مومنوں کے بہشت میں داخل ہونکی
اور دوزخ سے نجات پانیکی اور مصداق حال واقع ہوا ہے اور ہدی اور بشریٰ کہ مصدر ہیں بمعنی اسم فاعل یہی حال ہیں اور فرماتا ہے مَنْ كَانَ
عَدُوًّا لِلّٰهِ جو کوئی کہ ہووے دشمن خاص واسطے خدا کے وَمَلَائِكَتِهِ اور فرشتوں اسکے کے وَرُسُلِهِ اور رسولوں اسکے کے
وَجِبْرِيلَ وَمِيكَالَ اور جبرئیل اور میکائیل کے فَإِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِلْكَافِرِينَ پس تحقیق خدا دشمن ہے واسطے
کافروں کے کہ وہ دشمن خدا کے اور پیغمبروں اور فرشتوں کے ہیں اور جبرئیل و میکائیل اگرچہ فرشتوں میں داخل ہیں لیکن واسطے بلندی کے انکے مرتبہ کے
علیحدہ بھی انکا ذکر کیا ہے اور نافع نے میکال کو میکائیل پڑھا ہے اور عاصم نے میکال پڑھا ہے اور بعضوں نے میکئیل اور کہتے ہیں کہ ابن صوریا کہ بڑا
عالم یہود کا تھا اسنے کہا کہ اے محمد جو کچھ تمپر نازل ہوا ہے اسکو تو ہم خوب سمجھتے ہیں اور جانتے ہیں اور جو کچھ کہ تجھپر نازل ہوا ہے اسکی ہم متابعت
نکرینگے اسکے جواب میں خدا تعالی فرماتا ہے کہ وَلَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ اور البتہ تحقیق نازل کیا ہے ہمنے طرف تیری
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ آیتوں روشن کو کہ وہ قرآن ہے وَمَا يَكْفُرُ بِهَا اور نہیں کفر کرتے ہیں ساتھ
ان آیتوں کے إِلَّا الْفَاسِقُونَ مگر بدکار باہر ہونیوالے حکم خدا سے بسبب نافرمانی اور حسد کے اور کہتے ہیں کہ صیف بن مالک یہودی نے کہا کہ
خدا تعالی نے موسی کی زبانی ہمسے کچھ عہد نہیں لیا تھا کہ محمد پیدا ہوگا تو اسپر ایمان لانا اور کہا کہ ہمپر خدا کا کچھ عہد نہیں ہے اسکے جواب میں
خدا تعالی فرماتا ہے أَوَكُلَّمَا عَاهَدُوا عَهْدًا کیا ایسا ہی ہے کہ جسوقت عہد کیا انہوں نے عہد کرنا اسطرح کا کہ جو طریقہ عہد
کرنیکا ہے اور اسکو کامل کیا نَبَذَهُ ڈالدیا اس عہد کو یعنی توڑ ڈالا اسکو بعد اسکے فَرِيقٌ مِنْهُمْ ایک فرقے نے ان یہودیوں میں سے
بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ بلکہ اکثر انکے ایمان نہیں لاتے ہیں وَلَمَّا جَاءَهُمْ اور جسوقت آیا ان یہودیوں کے پاس رَسُولٌ
مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ پیغمبر نزدیک خدا کے سے مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَهُمْ یعنی سچا کرنیوالا ان کتابوں کا کہ ہمراہ انکے ہیں اور ان کتابوں کو
خدا کیجانب سے نازل ہونیوالی کہنے والا اور حق کا جاننے والا نَبَذَ فَرِيقٌ ڈالدیا ایک فرقہ نے مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ ان
لوگوں میں سے کہ دئیے گئے ہیں کتاب كِتَابَ اللّٰهِ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ کتاب خدا کو کہ وہ قرآن ہے پیچھے پیٹھوں اپنی کے کہ اس کتاب پے
عمل نہیں کرتے ہیں كَأَنَّهُمْ گویا کہ وہ عہد شکن علما یہود لَا يَعْلَمُونَ نہیں جانتے ہیں کہ یہ کلام خدا کا ہے اور محمد پیغمبر اسکا
ہے یعنی یہ یہود بیقین جانتے ہیں کہ قرآن کلام خدا کا ہے اور محمد پیغمبر اسکا ہے لیکن بسبب حسد اور عناد کے ظاہر میں انکار کرتے ہیں
اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ بعد وفات حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کے ابلیس نے جادو بنایا اور اسکو لکھکر
لپیٹ کر رکھا اور اسکی پشت پر لکھا کہ یہ آصف بن برخیا کا بنایا ہوا تھا واسطے پادشاہی سلیمان کے اور یہ علم کے خزانوں میں سے ہے اور اسکے
وسیلہ سے ہر ایک سلطنت حاصل ہو سکتی ہے اور اسکو حضرت سلیمان کے تخت کے نیچے دفن کرکے چھپا دیا اور بعد اسکو تخت کے نیچے سے نکالکر لوگوں پر
ظاہر کیا جو لوگ کہ کافر تھے کہتے تھے کہ سلیمان اسی عمل سے ہمپر غالب ہوگیا اور مومنین کہتے تھے کہ وہ بندہ خدا کا ہے اور پیغمبر اسکا تھا اسلیے
یہودی حضرت سلیمان کو جادوگر کہتے تھے چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُو الشَّيَاطِينُ عَلَى مُلْكِ سُلَيْمَانَ
اور پیروی کی ان یہودیوں نے اس چیز کی کہ پڑھتے تھے شیاطین اوپر پادشاہی سلیمان کی یعنی سلیمان کی بادشاہی میں اسکو پڑھتے تھے اور
گمان کرتے تھے کہ سلیمان جادوگر تھا وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ اور نہیں کفر کیا تھا سلیمان نے یعنی اسنے جادو نہیں کیا تھا اور وہ جادو
تھا اور جادو کو کفر اسواسطے فرمایا کہ جادو کا حلال جاننے والا کافر ہے وَلَٰكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا اور لیکن شیاطین نے کفر کیا کہ وہ
جادو کو يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ سکھلاتے تھے وہ آدمیوں کو جادو اور منقول ہے کہ ایک پیغمبر کے زمانہ میں بعد نوح علیہ السلام
کے لوگ جادو میں مشغول رہتے تھے اور فسق و فجور طرح طرح کے اسکے سبب بہم پہنچتے تھے اور لوگوں نے جادوگری میں مشغول ہوکر دین اسلام

ترک کر دیا حق تعالیٰ نے دو فرشتے ہاروت و ماروت آدمیوں کی صورت میں شہر بابل کو روانہ کیے کہ لوگوں کو ان فعلوں سے منع کریں وہ فرشتے اس میں گئے اور
وہاں کے لوگوں کو جادو کی حقیقت سے آگاہ کیا اور اس زمانہ کے پیغمبر کو ایک عمل تعلیم کیا اور کہا کہ تم بندگان خدا کو یہ عمل سکھلاؤ کہ وہ اس عمل سے جادو کو
جادوگروں کے دفع کرتے ہیں اس پیغمبر نے وہ عمل بحکم ان فرشتوں سے سیکھا اور ان لوگوں کو تعلیم کیا اور کہا کہ تم اس عمل سے جادو دفع کرنا اور اس سے
کسی دوسرے آدمی پر جادو نہ کرنا اور اس امر کو خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ **وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ**
هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ اور پیروی کی ان یہودیوں نے اس چیز کی کہ نازل کی گئی تھی اوپر دو فرشتوں کے بیچ بابل کے کہ ہاروت اور ماروت ہیں وہ فرشتے
اور بابل غیر منصرف ہے اور ہاروت اور ماروت عطف بیان ملکین سے ہیں اور غیر منصرف ہیں یعنی یہودیوں نے پیروی کی بابل میں ہاروت و ماروت کے
عمل کی کہ اسکا استعمال بطور جادو کے کیا اور تھا وہ عمل جادو کے دفع کرنے کو اسواسطے نہ جادو کرنیکے واسطے **وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ** اور نہیں سکھلاتے تھے
وہ فرشتے کسی کو وہ عمل **حَتّٰى يَقُوْلَآ** یہاں تک کہ کہتے وہ دونوں فرشتے کہ **اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ** سوا اس کے نہیں کہ ہم آزمائش کے
لیے ہیں **فَلَا تَكْفُرْ** پس مت کفر کر تو یعنی اس عمل سے تو کافر ہو جاتا اور ہم امتحان کرتے ہیں کہ کون شخص خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری کرتا
اور ایمان پر ثابت رہتا ہے اور اس سے جادوگروں کا جادو دفع کرتا ہے اور کون شخص بطور جادو کے آدمیوں کو ضرر پہنچانیکے واسطے اسکو استعمال کرتا ہے کہ
آدمی اسکے معتقد ہو جاویں اور کہنے لگیں کہ ایسی قدرت کوئی نہیں رکھتا ہے سوائے خدا کے اور اسی سبب سے وہ شخص کافر ہو جاتا ہے **فَيَتَعَلَّمُوْنَ** پس
سیکھتے تھے وہ لوگ طالب سحر کے **مِنْهُمَا** ان دونوں جادوؤں میں جو کہ شیاطین ملک سلیمان میں پڑھتے تھے اور جو کہ فرشتوں پر نازل ہوا تھا
مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ اس چیز کو کہ جدائی ڈالدیں ساتھ اسکے یعنی ان دونوں جادوؤں میں سے وہ طالب جادو کے اس جادو کو سیکھتے تھے کہ جس جادو سے
جدائی ڈالدیں **بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ** درمیان مرد کے اور زوجہ میں اسکی کے **وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ** اور
نہیں ہیں وہ لوگ ضرر پہنچانیوالے ساتھ اس جادو کے کسی کو **اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ** مگر ساتھ علم خدا کے کہ خدا اسکو جانتا ہے اور انکو اس عمل کی
سزا دیگا سو اسواسطے کہ انکا وہ عمل اس پر پوشیدہ نہیں ہے **وَيَتَعَلَّمُوْنَ** اور سیکھتے ہیں وہ **مَا يَضُرُّهُمْ** اس چیز کو کہ ضرر کرے انکو آخرت میں
وَلَا يَنْفَعُهُمْ اور نہ نفع بخشے انکو نہ آخرت میں اور دنیا میں مگر اسقدر دنیا میں فائدہ ہے کہ اس سے کسی پر سحر کر کے ضرر پہنچاتے ہیں اگر قصد اسکے سیکھنے
سے پہنچانا ضرر کا ہو اور سوائے اسکے جادو سے ضرر تو پہنچا سکتے ہیں اور فائدہ نہیں پہنچا سکتے نہ غیر کو نہ اپنے تئیں **وَلَقَدْ عَلِمُوْا** اور البتہ تحقیق
جانتے ہیں وہ یہودی کہ جنہوں نے کتاب خدا کو پیٹھ کے پیچھے ڈالدیا ہے اس امر کو **لَمَنِ اشْتَرٰىهُ** البتہ وہ شخص کہ خرید کیا ہے اسنے جادو کو
اور بدلا ہے دین خدا سے **مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ** نہیں ہے واسطے اسکے بیچ آخرت کے کچھ حصہ اور فائدہ اور عذاب سے ان کی ہرگز
ہرگز نجات نہوگی سو اسواسطے کہ دیدہ و دانستہ وہ عذاب ہی اپنے واسطے اختیار کرتے ہیں **وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖ** اور البتہ بری وہ چیز کہ
وہ فروخت کیا ہے انہوں نے بدلے اسکے **اَنْفُسَهُمْ** نفسوں اپنے کو **لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ** اگر ہیں وہ یہودی کہ جانتے ہیں اسکی قباحت کو لیکن
انہوں نے عمل نکیا تو وہ گویا کچھ نہیں جانتے **وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا** اور اگر تحقیق وہ یہودی ایمان لاتے اور محمد صلعم کی نبوت کو اور قرآن کو حق جانتے
وَاتَّقَوْا اور پرہیز کرتے وہ دین یہود سے اور جادو سے اور سوائے اسکے اور گناہوں سے **لَمَثُوْبَةٌ** البتہ ثواب اور بدلا اسکا **مِّنْ عِنْدِ**
اللّٰهِ خَيْرٌ نزدیک خدا کے بہتر تھا واسطے انکے صفات محمد کی پوشیدہ کرنیکی رشوت لینے اور جادو سے **لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ** اگر ہیں وہ
جانتے کہ ثواب خدا کا بہت بہتر ہے اور ابدالآباد ہے اور ہمیشہ بہشت میں رہنا ہوگا اور بعضے لوگ جو ہاروت و ماروت کے قصہ میں کہتے ہیں کہ وہ بشر ہو
گئے تھے اور شراب نوشی کی اور قتل نفس کیا اور زنا میں اسکو چاہ بابل میں لٹکائے گئے ہیں یہ غلط اور محال ہے سو اسواسطے کہ ملائکہ معصوم ہیں انسے ایسا افعال
شنیع صادر نہیں ہو سکتا اور منقول ہے کہ مومنین جناب سرور صلعم کو کہتے تھے کہ راعنا یعنی مراعات کر تو ہماری اور ملاحظہ ہمارے احوال کا کر اور
یہودیوں کی نزدیک کلمہ دشنام تھا حماقت کے معنی میں سو اسواسطے یہودی بھی خوش ہو کر یہ کلمہ کہتے ہیں مسلمانوں کی پیروی میں آنجناب کو راعنا کہتے

ع ۱۲

نے مومنین کو اُس کلمے کے کہنے سے منع کیا کہ تم راعنا مت کہو چنانچہ فرماتا ہے کہ یَآاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وہ لوگ کہ ایمان لائے ہو لَا
تَقُوْلُوْا رَاعِنَا نہ کہو تم کلمہ راعنا وَقُوْلُوا اور کہو تم عوض اُس کلمے کے انْظُرْنَا یعنی دیکھ تو ہمکو اور ملاحظہ ہمارے حال کا کر تو اور یا
مہلت دے تو ہمکو تاکہ بخوبی تیرے ارشاد کو ہم سمجھیں وَاسْمَعُوْا اور سنو تم اے مومنین دل کے کانوں سے اور قبول کرو تم جو کچھ پیغمبر تمہارا تمکو کہے
اور اُسکی فرمانبرداری کرو وَلِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ اور واسطے کافروں کے عذاب ہے دردناک آتش دوزخ کا کہ ہمیشہ اُسمین جلا کرینگے اور
منقول ہے کہ یہود کو بہت ناگوار تہا نبوت اولاد اسمٰعیل میں ہونا کہتے تہے کہ نبوت محمدؐ کو کیوں پہونچی اور ایسے ہی مشرکین مکہ کو ناگوار تہا کہتے تہے کہ کسی
بڑے رئیس کو پہونچتی اور مومنین کو جو کوئی فائدہ حاصل ہوتا تہا اُسکا حسد کرتے تہے اور کہتے تہے کہ یہ بہتری اُنکے واسطے کیوں حاصل ہوئی خدا تعالےٰ
مومنین کو خطاب کرکے فرماتا ہے کہ مَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا نہیں چاہتے ہیں وہ لوگ کہ کافر ہوئے مِنْ اَهْلِ الْکِتٰبِ
وَلَا الْمُشْرِکِیْنَ اہل کتاب میں سے کہ وہ یہودی ہیں اور نہ مشرکین کہ وہ مکے کے آدمی ہیں اَنْ یُّنَزَّلَ عَلَیْکُمْ مِّنْ خَیْرٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ
یہ کہ نازل کیجاوے اوپر تمہارے کوئی نیکی دنیا اور آخرت کی پروردگار تمہارے کیطرف سے وَاللّٰهُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ یَّشَآءُ اور خدا خاص
کرتا ہے ساتھ رحمت اپنی کے جسکو چاہتا ہے اور مصلحت دیکھتا ہے اور جسکو چاہتا ہے نیکی دنیا اور آخرت کی پہونچاتا اور جسکو اپنے نزدیک مناسب جانتا
ہے پیغمبر کرتا ہے اپنے فضل اور کرم سے وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ اور خدا صاحب فضل بڑے کا ہے کہ اپنے فضل سے جسکو چاہے فائدہ مند کرے
اور منقول ہے کہ جسوقت کوئی حکم پہلے حکم کے خلاف نازل ہوتا تو یہود اور مشرکین طعن کرتے تہے اور کہتے تہے کہ محمدؐ کی راے اور فکر سے تو نہیں ہے کبہی حکم
دیتا ہے اُنکے جواب میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰیَةٍ جو کچھ منسوخ کرتے ہیں ہم کوئی آیت اَوْ نُنْسِهَا یا بہلا دیں ہم
اُس آیت کو موافق مصلحت کے نَاْتِ بِخَیْرٍ مِّنْهَآ تو لاتے ہیں ہم بہتر اُس آیت منسوخ سے بندوں کے فائدہ کیلئے اَوْ مِثْلِهَا یا
لاتے ہیں مثل اُس آیت کے جو منسوخ ہوئی ہے اور آیت کو کہ مانند اُسکے ہے اور فائدہ اُسکے برابر ہے باوجود رعایت مصلحت کے اَلَمْ تَعْلَمْ کیا نہیں
جانتا ہے تو اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یہ کہ تحقیق خدا اوپر ہر چیز کے قادر ہے چاہے منسوخ کرے آیت کو چاہے ثابت رکہے لیکن جو کرتا ہے موافق مصلحت
کے کرتا ہے اور یہ منسوخ کرنا آیت کا محمدؐ سے تعلق نہیں رکہتا ہے ہم جو چاہتے ہیں سو کرتے ہیں اور منقول ہے کہ ایک شخص مومن جناب رسول خدا صلعم کی
مجلس میں کہڑا ہوا اور اُسنے عرض کی کہ یا رسول خدا چند آیات قرآنی مجکو یاد تہیں اور نماز تہجد میں میں اُنکو پڑہتا تہا کل کی رات وہ آیات مجہسے
فراموش ہو گئیں ہر چند چاہتا ہوں کہ یاد آئیں لیکن یاد نہیں آتیں اور دوسرا شخص کہڑا ہوا اُسنے بہی یہی عرض کی اور ایک اور شخص کہڑا ہوا اُسنے بہی یہی عرض
کی حضرت نے فرمایا کہ خدا تعالےٰ نے اُن آیات کو منسوخ کیا اور جس آیت کو خدا تعالےٰ منسوخ کرتا ہے اُسکو دلسے بہلا دیتا ہے یہی تفسیر ننسہا کی ہے اور فرماتا ہے خدا کہ اَلَمْ تَعْلَمْ
کیا نہیں جانتا ہے تو اَنَّ اللّٰهَ یہ کہ تحقیق خدا وہ ہے لَهٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ واسطے اُسکے بادشاہی آسمانوں کی ہے
اور زمین کی جو چاہتا ہے سو کرتا ہے اپنی سلطنت میں وَمَا لَکُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور نہیں ہے واسطے تمہارے سواے خدا کے مِنْ وَّلِیٍّ
کوئی دوست کہ جس سے تمکو نفع پہونچے وَّلَا نَصِیْرٍ اور نہ کوئی مدد کرنیوالا کہ کسی ضرر کو دور کرے پس جو کچھ تمہارے فائدہ کے واسطے ہو منسوخ
کرنا یا ثابت رکہنا وہی خدا کرتا ہے اَمْ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔلُوْا رَسُوْلَکُمْ بلکہ کیا ارادہ کرتے ہو تم یہ کہ سوال کرو تم پیغمبر اپنے سے
کَمَا سُئِلَ مُوْسٰی مِنْ قَبْلُ جیسا کہ سوال کیا گیا تہا موسیٰ سے پہلے اس سے کہ تمہارے بزرگوں نے کہا تہا موسیٰ سے کہ تو ہمکو
خدا کو دکہلا دے کہ ہم اپنی آنکہوں سے اُسکو دیکہیں وَمَنْ یَّتَبَدَّلِ الْکُفْرَ بِالْاِیْمَانِ اور جو کوئی بدل کرے کفر کو ساتھ ایمان کے یعنی ایمان
ترک کرکے کفر کو اختیار کرے فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ پس تحقیق گمراہ ہوا وہ شخص سیدہی راہ سے یعنی جو کوئی پیغمبر کے معجزوں میں
نظر نہ کرے اور عناد کی راہ سے دوسرا معجزہ طلب کرے اُسنے راہ سیدہی کو گم کیا اور کفر کو اختیار کیا اور کہتے ہیں کہ بعد واقعہ احد کے بعضے یہودیوں نے حضرت
عمار اور حذیفہ سے کہا کہ اگر پیغمبر تمہارا حق پر ہوتا تو یہ شکست اُسکو نہ ہوتی تم ہمارے دین میں چلے آؤ عمار نے جواب میں فرمایا کہ ہم دین اسلام میں ہرگز نہ پہرینگے

اور بعد اسکے وہ دونو بزرگ رسول خدا صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ حال بیان کیا حضرت نے اُن دونو کے حق میں دعاے خیر کی اور خدا تعالیٰ نے
یہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ دوست رکھتے ہیں اور چاہتے ہیں بہت سے اہل کتاب میں سے یعنی بہت سے اہل
کتاب میں سے ہیں کہ وہ یہودی ہیں چاہتے ہیں لَوْ يَرُدُّونَكُم مِّن بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا کاش پھیر دیں تمکو اے مومنین پیچھے
ایمان تمہارے کے کفر کرنیوالے کہ حسد کرتے ہیں وہ تمسے حسد کرنا کثرت سے یعنی وہ یہودی چاہتے ہیں کہ پھیر دیں تمکو ایمان سے طرف کفر کی کہ تم کفر کرنیوالے ہو اور وہ
تمسے بہت حسد کرتے ہیں اور تمہارے دشمن جانی ہیں اس لیے پھیرا کرتے ہیں اور کفارًا اسم مفعول دوسرا یردون کا ہے اور حسدًا مفعول مطلق حسد محذوف کا
ہے یہ چاہتے ہیں وہ تمہارا کافر ہو جانا مِّنْ عِندِ أَنفُسِهِم نزدیک نفسوں اپنے سے یعنی اپنے جی سے تمہارا کافر ہونا چاہتے ہیں مِّن بَعْدِ
مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ پیچھے اسکے کہ ظاہر ہو گیا ہے واسطے اُنکے حق یعنی تمہارا کافر ہونا وہ چاہتے ہیں بعد اسکے کہ ظاہر ہو گیا ہے اُن یہودیوں کو اسلام
کا حق ہونا اور دین یہود کا باطل ہونا فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا پس معاف کرو تم اور درگذر کرو تم اُنسے اے مومنین اور منہ پھیر لو اُنکی طرف سے اور
ارادہ جنگ کا اُنسے نکرو حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ یہانتک کہ لاوے خدا حکم اپنا اور جاری کرے اپنے حکم کو اُنکے قتل کیواسطے إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ تحقیق کہ خدا اوپر ہر چیز کے قادر ہے تمہارا بدلا اُنسے لیگا وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ اور قائم رکھو تم نماز
اور دو تم زکوٰۃ کو ہمیشہ اور نماز کو پڑھتے رہو اور زکوٰۃ اسکے وقت پر دیتے رہو وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُم اور جو کچھ آگے بھیجا تمنے واسطے نفسوں
اپنے کے مِّنْ خَيْرٍ نیکی میں سے یعنی جو اعمال نیک تمنے اپنے نفسوں کے واسطے ذخیرہ کر کے آگے بھیجے ہیں تَجِدُوهُ پاؤ گے تم اسکو یعنی ثواب اسکا تم
پاؤ گے عِندَ اللَّهِ نزدیک پاس خدا کے کہ تمکو عطا کریگا سو واسطے کہ إِنَّ اللَّهَ تحقیق خدا بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہو
تم بینا ہے اور دیکھنے والا ہے کوئی عمل تمہارا ضایع نہوگا ہر ایک عمل کی تمکو جزا دیگا اور حدیث میں آیا ہے کہ جو کوئی خدا کی راہ میں ایک لقمہ
یا ایک خرما دیتا ہے خدا تعالیٰ اُسکی پرورش کرتا ہے کہ وہ مثل کوہ عظیم کی ہو جاتا ہے اور کہتے ہیں کہ جس وقت کہ جناب رسول خدا صلعم مبعوث ہوئے اور یہود اور
نصاریٰ کی شرع کو منسوخ کیا تو ہر فرقہ دشمنی کی راہ سے حضرت کے درپے ہوا اور ہر ایک کہتا تھا کہ ہم بہشت میں جاوینگے اور جو کوئی ہمارے دین پر
نہیں وہ بہشت میں نجاویگا اُس حال کو خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے وَقَالُوا لَن يَدْخُلَ الْجَنَّةَ اور کہا اُنہوں نے کہ ہرگز نہ داخل ہوگا بہشت میں
إِلَّا مَن كَانَ هُودًا مگر جو شخص کہ ہو یہودی أَوْ نَصَارَىٰ یا نصرانی اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ یہ گمان اُنکے آرزوئیں اُنکی باطل
ہیں بغیر دلیل کے قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اُن یہودیوں اور نصرانیوں کو هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ لاؤ تم دلیل اپنی بہشت میں جانیکی
إِن كُنتُمْ اگر ہو تم اس امر میں صَادِقِينَ سچ کہنے والے پس لاؤ اسکو اور ایسا نہیں ہو سکتا کہ جو تم کہتے ہو ایسی نہیں کہ بہشت میں جا سکیں بَلَىٰ
ہاں وہ شخص بہشت میں جاویگا مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ جسنے تابع کیا ہے ذات اپنی کو خالص واسطے خدا کے وَهُوَ مُحْسِنٌ اور
حال یہ ہے کہ وہ نیک کردار ہیں اور گفتار میں فَلَهُ أَجْرُهُ عِندَ رَبِّهِ پس واسطے اسکے اجر اسکا ہے نزدیک پاس پروردگار اسکے کے
اور ثواب بیشمار ہے اسکے فضل و کرم سے وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ اور نہیں خوف اوپر اُنکے کہ ثواب کم ملیگا وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ
اور نہ وہ غمگین ہونگے کسیطرح سے اور ضمیر مفرد کی طرف من کے باعتبار لفظ کے پھرتی ہے اور ضمیر جمع کی باعتبار معنی کے اور منقول ہے کہ یہود و نصاریٰ
جناب رسول خدا صلعم کے پاس جھگڑا لیکر آئے اور کہا کہ ہمارے بیچ میں حکم کرو حضرت نے پوچھا کہ تمہارا کیا قصہ ہے یہودیوں نے کہا کہ ہم مومن ہیں اور
نصاریٰ باطل پر ہیں اور نصاریٰ نے کہا کہ ہم مومن ہیں اور یہودی باطل پر ہیں حضرت نے فرمایا کہ تم سب میں حق سے خارج ہو یہودیوں نے کہا
کہ ہم کیونکر خارج ہیں کہ ہمارے پاس کتاب خدا کی ہے اُسکو ہم پڑھتے ہیں اور ایسے ہی نصاریٰ نے کہا کہ ہم بھی کتاب خدا کی پاس رکھتے ہیں
فرمایا کہ تم دونوں نے کتاب خدا کی مخالفت کی ہے اور نہیں جانتے تم کتاب خدا کو اگر جانتے تو ایک فرقہ دوسرے فرقہ کو تم میں بغیر دلیل کے کافر
نکہتا اس قصہ کو خدا تعالیٰ بیان فرماتا ہے وَقَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصَارَىٰ عَلَىٰ شَيْءٍ اور کہا یہودیوں نے کہ نہیں

ع

نصاریٰ ہو اور کسی چیز پر نہیں ہے وقالت النصاریٰ لیست الیہود علیٰ شیء اور کہا نصاریٰ نے کہ نہیں ہیں یہودی اوپر کچھ کے دین میں سے
وہم یتلون الکتاب اور حال یہ ہے کہ وہ پڑھتے ہیں یعنی یہودی توریت پڑھتے ہیں کہ جانتے ہیں کہ نصاریٰ عیسیٰ کو اسطرح نہیں فرزند ثابت کرتے ہیں اسکی حجت سے کافر ہیں اور
نصاریٰ انجیل میں پڑھتے ہیں کہ یہودی بسبب انکار کرنے عیسیٰ اور انجیل کے کافر ہیں کذلک قال الذین ایسی ہی کہا اُن لوگوں نے لا یعلمون مثل قولہم
نہیں جانتے ہیں بیچ مثل کہنے اُن یہود اور نصاریٰ کی یعنی جو لوگ کہ کچھ نہیں جانتے ہیں کہ انکے پاس کوئی کتاب نہیں ہے مثل مجوس اور مشرکین کے اُن کو کوئی سچا دین نہیں ہے
کہا جیسے کہ یہود اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ ایک فرقہ دوسرے فرقہ کو کافر کہتا ہے فاللہ یحکم بینہم یوم القیامۃ پس حکم کریگا درمیان اُنکے دن قیامت کے
فیما کانوا فیہ یختلفون بیچ اُس چیز کہ تھے بیچ اُسکے اختلاف کرتے اور ہر ایک کو اُسکی سزا دیگا اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ قریش نے سال حدیبیہ میں
جناب رسول خدا صلعم کو مسجد الحرام میں جانے سے منع کیا تھا اُس مقدمہ میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ اور
کون زیادہ ظالم ہے اُس شخص سے کہ منع کرے مسجدیں خدا کو ان یذکر فیہا اسمہ اُس سے کہ ذکر کیا جاوے بیچ اُنکے نام اُس خدا کا وسعیٰ فی خرابہا
اور کوشش کرے بیچ خرابی اور ویران کرنے اُنکے کہ اُن مسجدوں کو آباد ہونے نماز و تسبیح اور ذکر خدا سے اور ایک روایت ہے کہ بعد ہجرت کے مومنین کو مکہ کی مسجدوں میں
نہیں جانے دیتے تھے اُس مقدمہ میں یہ آیت نازل ہوئی اور بعضے کہتے ہیں کہ بخت نصر نے بنی اسرائیل کو قتل کیا اور اُنکی عورتوں کو لوٹ لیا اور بیت المقدس کو خراب کیا تو
خبر خدا تعالیٰ اس آیت میں بتاتا اور فرماتا ہے کہ اولئک یہ لوگ منع کرنیوالے ماکان لہم نہیں لائق ہے واسطے اُنکے ان یدخلوہا یہ کہ
داخل ہوں وے اُن مسجدوں میں الا خائفین مگر خوف کرنیوالے ہو کر اور ترساں اُسکی عدل و حکم سے یہ کہ اُن مسجدوں کو آباد ہونے سے منع کریں اور الا خائفین استثنا
کا واسطے توڑنے نفی کا آیا ہے اور خائفین حال واقع ہوا ہے اور اگرچہ یہ حکم خاص لوگوں کے واسطے ہے لیکن مراد اُس سے عام ہے کہ کسی مسجد کو عبادت سے منع نکرنا چاہیے
اور مسجد کو ویران نکرنا چاہیے کہ اُسمیں کوئی نماز نہ پڑھے اور وہ ویران پڑی رہے اور اُن منع کرنیوالوں کی تحقیق میں خدا فرماتا ہے لہم فی الدنیا واسطے
اُن منع کرنیوالوں کے بیچ دنیا کے خزی رسوائی اور خواری ہے ولہم فی الآخرۃ عذاب عظیم اور واسطے اُنکے بیچ آخرت کے عذاب بڑا
اور منقول ہے کہ جس وقت آیت قبلہ کی نازل ہوئی تو مسلمانوں نے منہ طرف کعبہ کی کیا اور یہودی مسلمانوں پر طعن کرنے لگے کہ بیت المقدس کو چھوڑ کر کعبہ کی طرف
نماز پڑھتے ہیں تو خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی اور فرمایا وللہ المشرق اور خاص واسطے خدا کے ہے پورب یعنی وہ جگہ کہ جس جگہ سے آفتاب نکلتا ہے
والمغرب اور پچھم یعنی بیت المقدس کہ جس جگہ آفتاب غروب کرتا ہے فاینما تولوا پس جدہر کہ منہ پھیرو تم فثم وجہ اللہ
پس اُس جگہ ذات خدا کی ہے اور وہی قبلہ ہے کہ خدا تعالیٰ سب جگہ موجود ہے اور جسطرف کو چاہا حکم نماز پڑھنے کا دیا اور بعضوں نے وجہ کو قبلہ کے معنی میں کہا ہے
اور لام للہ کا ملک کے واسطے ہے اور مشرق اور مغرب سے مراد جنس کی ہے اسواسطے جمع پر دلالت کرینگے اور اینما فعل کو جزم کرتا ہے حرف ما اسکے بعد آئے یا نہ آئے اور
اذا اور حیث جزم نہیں کرتے ہیں جبتک ما انکے بعد نہ آوے اور ثم ظرف مکان ہے اور استعمال اسکا مکان بعید میں ہوتا ہے ان اللہ تحقیق کہ
خدا واسع فراخ مغفرت اور عطا کو وسیع کرنیوالا ہے بندوں پر کہ زیادہ تکلیف نہیں دیتا ہے علیم جاننے والا ہے بندوں کی مصلحت کا پس جو لوگ کہ تم کو
مسجد الحرام میں نماز پڑھنے سے منع کرتے ہیں تو تم جہاں چاہو نماز پڑھو نماز قبلہ کی طرف منہ کرکے وقالوا اتخذ اللہ ولدا اور کہا اُن اہل کتاب نے
کہ پکڑا ہے خدا نے فرزند کیونکہ یہود کہتے تھے کہ عزیر خدا کا بیٹا ہے اور نصاریٰ کہتے تھے کہ عیسیٰ خدا کا بیٹا ہے اور خدا فرماتا ہے کہ سبحانہ پاک ہے
خدا اس سے کہ اُسکے کوئی فرزند ہووے بل لہ بلکہ واسطے اُسکے ہے وہ مخلوق اور ملک اُسکی ہے ما فی السموات جو کچھ کہ بیچ آسمانوں کے
ہے ملائکہ وغیرہم والارض اور جو کچھ کہ بیچ زمین کے ہے حیوانات اور درخت اور پہاڑ اور انسان عزیر خواہ عزیر ہو خواہ عیسیٰ ہو کل لہ
قانتون ہر ایک اور کل واسطے اُس خدا کی فرمانبرداری کرنیوالے ہیں اور اُسکے زیر حکم ہیں بدیع السموات والارض پیدا کرنیوالا
آسمانوں کا ہے اور زمین کا واذا قضیٰ امرا اور جسوقت حکم کرے کسی امر کو کہ موجود ہو جاوے فانما یقول لہ پس سوا اسکے
نہیں کہ کہتا ہے واسطے اُسکے کہ کن ہو جا تو فیکون پس ہو جاتا ہے وہ پس جو شخص کہ ایسے اوصاف رکھتا ہو وہ کیونکر صاحب

فرزند ہوگا اور جو لوگ کہ رسول خدا صلعم کی نبوت کا انکار کرتے تھے اُنکے رد مین خدا تعالی فرماتا ہے وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ اور کہا اُن
لوگون نے کہ نہین جانتے ہین اور بالکل نادان اور جاہل ہین کہ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ کیون نہین کلام کرتا ہے ہمسے خدا جیسا کہ فرشتون سے کلام کرتا ہے
یا ہمارے بزرگون سے کلام کیا تھا اَوْ تَاْتِيْنَآ اٰيَةٌ یا کیون نہین آتی ہے ہمارے پاس کوئی آیت اور اُسمین اطلاع ہو اس امر کی کہ یہ پیغمبر
بھیجا ہوا ہے یا کوئی معجزہ دکھلائے ہمکو کہ اُسکے دعوی کی راستی پر دلالت کرتا ہو یہ حال تھا کفار کا کہ باوجود دیکھنے معجزون کے بعد معجزہ کے
معجزہ طلب کرتے تھے از روے عناد کے اور کہتے تھے کہ کوئی دوسرا معجزہ دکھلا اللہ تعالی فرماتا ہے کہ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ
ایسا ہی کہا تھا اُن لوگون نے کہ پہلے اُنسے تھے نادان اور جاہل مِّثْلَ قَوْلِهِمْ مانند کہنے اُنکے کے یعنی جیسا کہ یہ کہتے ہین ایسا ہی پہلے نادانون
نے کہا تھا اپنے پیغمبر سے کہ ہمکو کوئی معجزہ دکھلا باوجودیکہ اکثر معجزات انبیا کی دیکھتے تھے اور عناد کی راہ سے دوسرا معجزہ طلب کرتے تھے
تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ مشابہ ہین دل اُنکے آپسمین یعنی اِن لوگونکے اور اُن لوگونکے دل جہالت اور اندھے پن مین آپسمین مشابہ ہین جیسکہ وہ
لوگ نادان اور دلون کے اندھے تھے ایسے ہی یہ لوگ نادان اور اندھے ہین اِنمین آپسمین فرق نہین قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ تحقیق بیان کردی
ہمنے دلیلین روشن توحید اور نبوت کی لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ واسطے اُس قوم کے کہ یقین کرتے ہین نہ وہ لوگ تابع حسد اور عناد کی ہین اور خطاب کرتا ہے
خدا طرف رسول خدا صلعم کے تسکین کیلیے اُنکے اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ تحقیق بھیجا ہے ہمنے تجکو اے محمد صلعم ساتھ حق کے بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا
خوشخبری دینے والا مومنون کو بہشت کی اور ڈرانیوالا کافرونکو عذاب دوزخ سے اور کہتے ہین کہ ایک روز جناب رسول خدا صلعم کی بابت جاری ہوا اگر
خدا تعالی یہود پر عذاب کو نازل کرے تو کیا اچھا ہے کہ یہ لوگ خوف الہی سے ایمان لاوین حقتعالی نے فرمایا ہے وَلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ
الْجَحِيْمِ اور نہ سوال کیا جاویگا تو اے محمد صاحبون دوزخ سے یعنی دوزخیون کے حال سے تو سوال کیا جاویگا کہ کیون ایمان لائے تیرے ذمہ تو فقط احکام
خلقکو پہنچا دینا ہے چاہے کوئی ایمان لائے اور چاہے کوئی کافر رہے اور واسطے نا امید کرنے رسول خدا کی اسلام یہود اور نصاری سے فرماتا ہے کہ
وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى اور ہرگز نہ راضی ہونگے تجسے یہود اور نصارا اے محمد صلعم حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ
یہانتک کہ پیروی کرے تو مذہب اُنکی کی اور جسوقت اُنکا یہ ارادہ ہوا کہ اُنکی پیروی کرے وہ تیری پیروی کا اُنکو کہینگے اور فرماتا ہے خدا کہ قُلْ
کہہ تو اے محمد صلعم اُن لوگون سے کہ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ تحقیق ہدایت خدا کی طرف راہ راست کی کہ وہ دین اسلام ہے هُوَ الْهُدٰى
وہی ہدایت حق ہے نہ وہ راہ کہ جسکی طرف تم مجکو بلاتے ہو اور فرماتا ہے خدا کہ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَاۗءَهُمْ اور البتہ اگر پیروی کرے تو خواہشون
اُنکی کی اے محمد صلعم اور اُنکی آرزو کے موافق تو کرے بَعْدَ الَّذِيْ جَاۗءَكَ مِنَ الْعِلْمِ بعد اسکے کہ آیا ہے تجکو علم یعنی بعد اسکے کہ حاصل ہوا ہے تجکو
علم اور یقین اسلام کے حق ہونیکا اور یہود اور نصارا کی مذہب کے باطل ہونیکا تو نہین ہے تیرے مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ نہین ہے واسطے تیرے عذاب خدا
سے بچانیوالا کوئی دوست وَّلَا نَصِيْرٍ اور نہ مدد کرنیوالا عذاب خدا سے رہائی دلوانی اور یہ سبیل فرض ہے شقی کا رسول خدا صلعم کی
امر محال ہے اور اسکے خدا تعالی اہلکتاب کے مومنین کا ذکر کرتا ہے کہ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وہ لوگ کہ دی ہمنے اُنکو کتاب تورات يَتْلُوْنَهٗ
حَقَّ تِلَاوَتِهٖ پڑھتے ہین وہ اُسکو حق پڑھنے اُسکے کا اور پیروی کرتے ہین اُس کتاب کی بدون تحریف کرنے اور بدلنے کے جیسکہ
عبد اللہ بن سلام وغیرہ اُولٰۗىِٕكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ یہی لوگ ایمان لانیوالے ہین ساتھ اُس کتاب کے وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ اور جو شخص کہ کفر کرے
ساتھ اُس کتاب کے یعنی اپنی طرف سے کچھ بدل دوے یا اُسکے حلال اور حرام پر ایمان نہ لاوے فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ پس یہ لوگ ہی نقصان
والے ہین کہ دنیا مین نحوت اور ذلت قید قتل اور جزیہ کے اُنکے واسطے ہے اور آخرت مین وہ گرفتار عذاب دوزخ کے ہونگے اور فرماتا ہے خدا کہ يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ
اذْكُرُوْا اے بیٹو یعقوب کے یاد کرو تم نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ نعمت میری کو جو کہ انعام کی ہے مین اوپر تمہارے اور اس
آیت کو خدا تعالی نے واسطے مبالغہ کی بنی اسرائیل کی نصیحت مین پھر بیان کیا ہے اور فرماتا ہے کہ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ اور تحقیق فضیلت دی

دی ہے تمکو اور عالم کے لوگون کے کہ تم مین بادشاہ اور انبیا پیدا کیے تمکو ان نعمتون کا شکر ادا کرنا چاہیے وَاتَّقُوا يَوْمًا اور ڈرو تم اُس دن سے کہ لَا تَجْزِي
نَفْسٌ نہ کفایت کرسکیگا کوئی نفس عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا کسی نفس سے کچھ اور کوئی شخص کسی کی حق گزاری نکرسکیگا کوئی کسی کو عذاب سے
بچا وے وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ اور نہ قبول کیا جاویگا اُس سے فدیہ کہ کوئی اپنا فدیہ دیکر عذاب سے محفوظ رہے وَلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ اور نہ نفع دیگی
اُنکو سفارش کسی کی وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ اور نہ مدد دیئے جاوینگے کہ اپنی کمک سے کوئی کسی کو عذاب سے رہائی دلوائے اور اب خدا تعالی حضرت ابراہیم کا
حال بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَإِذِ ابْتَلَى اور یاد کر تو اے محمد صلعم کہ جسوقت آزمایا یعنی حکم کیا إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ ابراہیم کو پروردگار اُسکے
نے بِكَلِمَاتٍ ساتھ کلموں کے یعنی ساتھ بجالانے کئی چیزونکے فَأَتَمَّهُنَّ پس تمام کیا اُسنے اُن کلموں کو یعنی بجالایا اُنکو اور آزمایش سے مراد یہہ
کہ معاملہ آزمانے والونکا سا کیا گو اُسکو علم اُسکا پہلے سے تھا اسواسطے کہ آزمایش خدا کیواسطے نہین ہے کہ وہ علام الغیوب ہے اور آزمانے والیکو بعد آزمایش
کے علم حاصل ہوتا ہے اور خدا تعالی کو پہلے ہی سے علم حاصل تھا کہ یہ ایسا کریگا اور بعضے کہتے ہین کہ مراد اُن کلمات سے اعمال حج کے ہین اور قمی نے بہی تفسیر مین لکہا ہے
مراد اُس سے وہ دس چیز ہے کرنا سر کے بالونکا ہے اور نکالنا مانگ کا اگر سارے سر پر بال ہوون اور کلی کرنا اور ناک مین پانی دینا پانچ تو یہہ سر مین اور مسواک کرنا اور لبین
لوانی اور ناخن کٹوانے اور بغلون کے بال منڈوانی اور زیر ناف کے بال مونڈنا اور ختنہ کروانا اور پانی سے استنجا کرنا اور ایک روایت مین ہے کہ مراد اُس سے یہہ ہے کہ
ابراہیم کو خواب مین دکھلایا کہ تو اپنے فرزند کو ذبح کر اور اُسنے ذبح کا ارادہ کیا اور ایک روایت مین ہے کہ مراد کلمات سے وہ کلمے ہین کہ جنکے وسیلہ سے آدم کی
توبہ قبول ہوئی تہی اور وہ محمد اور علی و فاطمہ اور حسن اور حسین ہین غرض یہہ جو کچھ اُنکو حکم ہوا تہا وہ اُنکو بجالائے اور تمام کیا اور خدا تعالی نے اُسکے بجالانے
کے عوض مین قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا کہا کہ تحقیق مین کرنیوالا ہون تجہکو واسطے آدمیونکے امام اور پیشوا کہ تمام صلحا اور نیک آدمی بعد تیرے
پیروی تیری کرینگے قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي کہا ابراہیم نے اور اولاد میری مین سے یعنی ابراہیم نے کہا کہ میری اولاد مین سے بہی بعضونکو امام کر
قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ کہا خدا نے کہ نہین پہنچتا ہے عہد میرا کہ وہ امامت ہے ظالمون کو یعنی عاصیون اور فاسقون کو تیری اولاد مین سے
کسی کو امام نکرونگا بلکہ نیکون اور متقیون اور صلحا کو امام کرونگا اس آیت سے معلوم ہوا کہ انبیا اور ائمہ علیہم السلام معصوم ہین اور گنہگار آدمی
قابلیت اور لیاقت امامت کی نہین رکہتا اور ایک دلیل امام کے معصوم ہونیکی یہہ ہے کہ حضرت ابراہیم نے جو کہا تہا کہ میری اولاد مین سے بہی امام کر تو مراد اُنکی
اس سے یہہ نہی کہ حالت ظلم مین اُنکو امام کر بلکہ مراد یہہ تہی کہ حالت ایمانداری اور اتقا اور نیکی مین امام کر اگرچہ پہلے اس سے اُنہون نے ظلم کیا ہو خدا تعالی نے اُس دعا
کے قبول کرنا نہ پسند کیا اور فرمایا کہ ظالم کو امامت نہین ہو سکتی اگرچہ پہلے اُسنے ظلم کیا ہو اور کافر ظالم ہوتا ہے چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے وَالْكَافِرُونَ
هُمُ الظَّالِمُونَ یعنی اور کفار وہی ظالم ہین پس معلوم ہوا کہ جو شخص ایک زمانہ مین کافر تہا اور دوسرے زمانہ مین وہ مسلمان ہو گیا وہ لوگ قابل امامت کے
نہین ہین اور مناقب خوارزمی مین رسول خدا صلعم سے روایت کرکے لکہا ہے کہ جسوقت حضرت ابراہیم نے دعا کی کہ میری اولاد مین بہی امام
کر اور خدا تعالی نے اُنکے جواب مین فرمایا کہ عہد میرا ظالمونکو نہین پہنچتا تو اُسوقت ابراہیم نے دعا کی وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَنْ نَعْبُدَ الْأَصْنَامَ یعنی بچا رکہ تو
خدا مجہکو اور اولاد میری کو اس سے کہ پرستش کرین ہم بتونکو خدا تعالی نے دعا اُنکی قبول کی میری اور علی کے حق مین اور مجہکو نبی کیا اور علی کو وصی کیا اس
روایت سے معلوم ہوا کہ جن لوگون نے بت پرستی کی وہ لائق امامت کے نہین ہین گو بعد اُسکے مسلمان ہو گئے ہون اور فرماتا ہے خدا وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ
اور یاد کر تو اے محمد صلعم جسوقت کیا ہمنے خانہ کعبہ کو مَثَابَةً جگہ پہرنے کی یا ثواب کی لِلنَّاسِ واسطے آدمیونکے اور مراد اُس سے حج کرنیوالے ہین کہ ہر
سال حج کو جاتے ہین اور ثواب بے نہایت پاتے ہین وَأَمْنًا اور کیا ہمنے اُسکو جگہ امن کی کہ وہان کوئی کسی کو قتل نہین کرسکتا اور آزار نہین پہنچا
سکتا یا جگہ امن کی ہے دوزخ کے عذاب سے اسواسطے کہ حج اور عمرہ موجب مغفرت عصیان ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی داخل ہو حرم
مین پناہ مانگنے والا ساتھ خدا کے وہ امن مین ہو ناراضمندی خدا سے اور فرماتا ہے کہ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى اور پکڑو تم یعنی مقام
ابراہیم مین سے جگہ نماز پڑہنے کی اور نافع اور ابن عامر نے واتخذوا کی خا کو فتح سے پڑہا ہے اور باقیون نے کسر سے یعنی جسوقت طواف خانہ کعبہ سے فارغ ہو تو

مقام ابراہیم ہین کہ دروازہ خانہ کعبہ کے سامنے ہی اور وہان ایک حجرہ ہے اور اُسمین ایک پتھر ہے کہ جسپر حضرت ابراہیم کے پاؤنکا نقش ہے اُسکے قریب رکعت نماز
کی پڑہو کہتے ہین کہ جسوقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کعبہ کو بناتے تہے تو اُس پتھر پر کہڑے ہوکر دیوار کو چنتے تہے حضرت ابراہیم کے پاؤنکا نقش اُس پتھر پر ہو گیا اور وہ
پتھر خانہ کعبہ کے زیر دیوار تہا جاہلیت کا زمانہ ہوا تو لوگون نے اُسکو وہان سے اُٹہا کر یہان لا رکہا کہ اب جس جگہ ہے جناب رسول خدا نے اپنے عہد مین فرمایا کہ اس پتھر کو
وہان رکہو کہ جس جگہ پہلے اس سے ابراہیم کے زمانہ مین تہا لوگون نے اُسکو اُٹہا کر وہان رکہدیا بعد رسولخدا کے جب عمر کا زمانہ ہوا تو عمر نے لوگون سے پوچہا
کہ یہ پتھر جاہلیت کے زمانہ مین کہان تہا لوگون نے اُس جگہ کا نشان دیا اور کہا کہ اس جگہ رکہا تہا عمر نے پھر وہین رکہوا دیا کہ اس جگہ جاہلیت کے زمانہ مین تہا اور اُسپر حجرہ
وہین رکہا ہے ایک حجرہ مین اور فرماتا ہے خدا تعالی وَعَهِدْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ اور عہد کیا ہمنے طرف ابراہیم اور اسمعیل کی یعنی عہد
لیا ہمنے اور حکم کیا ہمنے ابراہیم اور اسمعیل کو أَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ کہ پاک کرو تم گہر میرے کو بتون اور نجاستون سے لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ
واسطے طواف کرنیوالونکے اور عبادت کرنیوالونکے اور مجاورون بیت اللہ کو وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ اور واسطے رکوع کرنیوالونکے اور سجدہ کرنیوالون کو
اور رکع جمع راکع کی ہی اور سجود جمع ساجد کی اور خدا تعالی اپنے خانہ کعبہ کو اپنا گہر فرماتا ہی بسبب اُسکی بزرگی کے سو واسطے کہ جو چیز عزیز ہوتی ہی اُسکو
اپنی طرف منسوب کرتے ہین جیسے کہ روح اللہ اور خدا تعالی کے علم اور قدرت کو تو نسبت تمام مخلوقات کیطرف برابر ہے اور خاص ایک جگہ مین
نہین ہے اور حدیث مین آیا ہے کہ جو کوئی داخل ہوا خانہ کعبہ مین وہ داخل ہوا رحمت خدا مین اور جو کوئی باہر نکلا اُس خانہ سے وہ باہر نکلا اپنے گناہون سے اور
دوسری حدیث مین ہے کہ خدا تعالی رات اور دن مین ایکسو بیس بار رحمت خانہ کعبہ کیطرف بہیجتا ہی ساٹھ واسطے طواف کرنیوالونکے اور چالیس واسطے نماز
پڑہنے والونکے جو کہ وہان نماز پڑہتے ہین اور بیس واسطے نظر کرنیوالون خانہ کعبہ کے اور خانہ کعبہ ایسی جگہ بنا ہوا تہا کہ وہان نہ آب شیرین تہا اور نہ کہانس
اور نہ زراعت تہی اور نہ میوونکے درخت تہے بلکہ یہ سب چیزین ملتے نہین اور یہ امر باعث تکلیف کا ہی واسطے حج کرنیوالونکے کہ آدمی اکثر ان چیزونکی طرف
محتاج ہوتا ہی سو واسطے حضرت ابراہیم نے روزیکی فراخی کیواسطے دعا مانگی چنانچہ حقتعالی فرماتا ہی کہ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ اور یاد کر تو اے محمد صلعم
جسوقت کہا ابراہیم نے کہ رَبِّ اجْعَلْ هَٰذَا اے پروردگار میرے کر دے تو اس گہر کو بَلَدًا آمِنًا شہر امن مع الامن من القحط اور روزیکی تنگی سے
وَارْزُقْ أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ اور روزی دے تو لوگون اُسکے کو پہلون اور میوؤن سے مَنْ آمَنَ مِنْهُمْ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
اُن لوگونکو کہ ایمان لائے ہین وہ اُن مکہ والون مین سے ساتہ خدا کے اور دن آخرت کے خدا تعالی نے ابراہیم کی یہ دعا کو قبول کیا کہتے ہین کہ جبرئیل بحکم خدا ایک
بستی کو فلسطین کی بستیون مین سے کہ جسمین کثرت سے میوے ہوتے تہے وہان سے اُکہاڑ کر مکہ مین لائے اور سات مرتبہ اُسکو بیت اللہ کے گرد پہرا کر تین منزل مکہ سے دور لیگیا
اور وہان اُسکو رکہدیا اور سات مرتبہ جو بیت اللہ کا طواف اُسکو کروایا تہا سو واسطے اُس بستی کا نام طائف ہوا اور طائف مکہ سے تین منزل ہی۔ اور
وہان اس کثرت سے میوے ہین کہ بیان نہین ہوسکتا اور تمام میوے طائف کے مکہ مین لیجا کر فروخت کرتے ہین اور بعد قبول کرنے دعا کے واسطے مومنین کے
خدا تعالی نے قَالَ کہا کہ وَمَن كَفَرَ اور جو شخص کہ کفر کرے اور ایمان خدا پر نہ لائے تو فَأُمَتِّعُهُ قَلِيلًا پس فائدہ دونگا مین اُسکو تہوڑا اور قلیلا
صفت ہی مصدر محذوف کی اور تقدیر اُسکی فامتعہ تمتعا قلیلا ہی اور ابن عباس نے امتع کو مخفف پڑہا ہی باب افعال سے یعنی فائدہ دونگا مین اُسکو فائدہ دنیا
تہوڑا کہ وہ فائدہ چند روز کا ہی زندگانی دنیا کا ثُمَّ أَضْطَرُّهُ إِلَىٰ عَذَابِ النَّارِ پہر ناچار کر کے اور مجبور کر کے لیجاؤنگا مین اُسکو طرف عذاب
آتش دوزخ کہ ہمیشہ وہ اُسمین جلا کریگا وَبِئْسَ الْمَصِيرُ اور بری جگہ پہرنیکی ہی وہ آتش دوزخ اور اب خدا تعالی حضرت ابراہیم اور اسمعیل علیہما السلام
کی دعا کا ذکر کرتا ہے کہ وقت تعمیر خانہ کعبہ کے وہ ذکر دعا کی ہی چنانچہ فرمایا ہی کہ وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ اور یاد کر تو
اے محمد صلعم جسوقت کہ بلند کرتا تہا ابراہیم بنیاد کو خانہ کعبہ سے اور اسمعیل اور اسوقت دعا کی اُنہون نے کہ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اے پروردگار ہمارے قبول کر تو
ہم سے یہ عمل کو إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ تحقیق تو سننے والا دعا کا جاننے والا نیتونکا ہی کہتے ہین کہ ابراہیم تو خانہ کعبہ کو بناتے تہے اور اسمعیل اُنکو پتھر
دیتے تہے اور ابراہیم اسمعیل سریانی زبان مین کہتے تہے کہ پتھر لاؤ اور اسمعیل عربی زبان مین ابراہیم کہتے تہے کہ پتھر لیجے اور کہتے ہین کہ پانچ پہاڑونکے پتھر سے خانہ کعبہ ابراہیم نے بنایا تہا

تو ہوا اور کوہ ثبیر اور کوہ لبنان اور کوہ جودی اور بنیاد اُسکی کوہ حرا سے ہے کہ وہ مکہ کے باہر ہے اور جس وقت وہ مکان تیار ہوا تو کہا کہ اے پروردگار ہمارے قبول کر تو ہم سے اور کہا کہ
رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ اے پروردگار ہمارے اور کر دے تو ہمکو فرمانبرداری کرنیوالے واسطے اپنے اور ثابت قدم واسطے راہ اپنی کے وَمِنْ
ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ط اور کر تو اولاد ہماری میں سے ایک گروہ کو فرمانبردار واسطے اپنے ثابت قدم دین اسلام پر اور حضرت صادق
علیہ السلام سے روایت ہے کہ مراد اُس فرقہ سے اولاد ہاشم بن عبد مناف ہے اور پھر دعا کی حضرت ابراہیم اور اسمعیل نے کہ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا اور دکھلا تو ہمکو
اے پروردگار ہمارے مقامات حج ہمارے کو وَتُبْ عَلَيْنَا ج اور توبہ قبول کر تو واسطے ہمارے إِنَّكَ أَنتَ التَّوَّابُ تحقیق کہ تو ہی توبہ قبول کرنیوالا الرَّحِيمُ
مہربان ہے توبہ کرنیوالوں پر یہ توبہ خشوع اور خضوع اور کسر نفس کی راہ سے ہے نہ یہ کہ کوئی گناہ اُنسے صادر ہوا ہو اور یا یہ کہ یہ توبہ اُنکے واسطے اولاد کے ہو اور
ابن کثیر نے ارنا کو سکون را پڑھا ہے اور باقیوں نے بکسر را اور ابن عمرو نے کسرہ را کو اختلاس سے پڑھا ہے اور وہ یہ ہے کہ دو تہائی حرکت پڑھی اور ایک تہائی
نہ پڑھی اور مضاف مناسکنا کا محذوف ہے اور وہ مفعول ثانی ارنا کا ہے یعنی ارنا مواضع مناسکنا اور پھر حضرت ابراہیم اور اسمعیل نے دعا کی رَبَّنَا
وَابْعَثْ اے پروردگار ہمارے اور اُٹھا تو اور مقرر کر تو فِيهِمْ بیچ اُنکے یعنی ہماری اولاد میں رَسُولًا مِّنْهُمْ ایک پیغمبر کو اُن میں سے
يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ کہ پڑھے وہ اوپر اُنکے آیتیں تیری وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ اور سکھلاوے وہ اُنکو کتاب اور حکمت کہ وہ احکام
شرع کے ہیں وَيُزَكِّيهِمْ ط اور پاکیزہ کرے وہ اُنکو شرک اور گناہوں سے إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ تحقیق کہ تو ہی ہے غالب سب چیزوں پر الْحَكِيمُ
حکمت والا کہ جو کچھ کرتا ہے موافق حکمت اور مصلحت کے کرتا ہے اور یہ دعا حضرت ابراہیم اور اسمعیل کی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے تھی کہ ایک پیغمبر
ہماری اولاد میں سے اُٹھا اسلئے کہ اولاد اسمعیل میں سوا ہمارے پیغمبر کے کوئی پیغمبر نہیں ہوا خدا تعالیٰ نے دعا حضرت ابراہیم اور اسمعیل کی قبول کی اور روایت
ہے کہ عبد اللہ بن سلام نے اپنے بھتیجوں کو سلمہ اور مہاجر کو بلا کر کہا کہ تم جانتے ہو کہ توریت میں محمد کے صفات لکھے ہیں تم دین اسلام کو جو کہ ملت ابراہیم ہے قبول
کرو پس سلمہ تو ایمان لایا اور مہاجر نے انکار کیا اُس وقت خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے کہ وَمَن يَرْغَبُ عَن مِّلَّةِ إِبْرَاهِيمَ اور کون شخص ہے کہ
منہ پھیرے دین ابراہیم اور اسکی طرف رغبت نکرے إِلَّا مَن سَفِهَ نَفْسَهُ مگر وہ شخص کہ بیوقوف اور خوار کرے بیچ نفس اپنے کے اور اپنی آنکھیں
اور رغبت کا صلہ عن آتا ہے تو وہ روگردانی کے معنی میں ہوتا ہے اور نفسہ منصوب بنزع خافض ہے یعنی فی نفسہ اور اسکی ترکیب میں اختلاف بہت ہے اور فرماتا
ہے کہ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا اور البتہ تحقیق برگزیدہ کیا ہے ہم نے ابراہیم کو بیچ دنیا کے بسبب پیغمبری کے وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ
لَمِنَ الصَّالِحِينَ اور تحقیق کہ وہ بیچ آخرت کے البتہ نیکوں میں سے ہے اور امام زین العابدین سے روایت ہے کہ دین ابراہیم پر سوا ہمارے اور ہمارے شیعوں کے کوئی
نہیں ہے اور پھر فرماتا ہے خدا ابراہیم کی صفات میں إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ یاد کر تو اے محمد صلعم جس وقت کہ کہا واسطے اُس ابراہیم کے پروردگار
اُسکے نے کہ اسلام لا تو اور فرمانبرداری کر تو ہمارے احکام کی قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ کہا ابراہیم نے کہ اسلام لایا میں واسطے پروردگار عالموں کے
اور فرمانبرداری اسکی قبول کی جو چاہے سو حکم کرے اور ابراہیم نے جو وصیت کی تھی اپنی اولاد کو اُسکو خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے وَوَصَّىٰ بِهَا
إِبْرَاهِيمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ اور وصیت کی ساتھ اُس دین کے ابراہیم نے بیٹوں اپنے کو اور یعقوب نے اولاد اپنی کو اور یعقوب عطف ابراہیم پر ہے
اور اہل شام نے وصّیٰ کو اوصیٰ پڑھا ہے باب افعال سے اور وصیت یہ کی تھی کہ يَا بَنِيَّ اے بیٹو میرے إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ لَكُمُ الدِّينَ تحقیق خدا نے
برگزیدہ کیا ہے واسطے تمہارے دین کو کہ جو دین حق ہے اور سب دینوں سے فضل اور بہتر ہے اُسکو دیا ہے اس صورت میں چاہیے کہ فَلَا تَمُوتُنَّ پس نہ مرو تم
إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ مگر جس وقت کہ تم مسلمان ہو یعنی اگر تم مرو تو حالت اسلام پر مرو اور فلا تموتن میں ظاہر میں نہی موت سے ہے لیکن حقیقت
میں نہی ترک اسلام سے ہے اور وانتم کا جملہ حال واقع ہوا ہے اور یہودی کہتے تھے کہ یعقوب نے اپنے مرنے کے وقت اپنی اولاد کو دین یہود کی وصیت کی تھی اُسکے
میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ أَمْ كُنتُمْ شُهَدَاءَ کیا تھے تم حاضر اے یہودیو إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ جس وقت کہ حاضر ہوئی یعقوب کو
یعنی جس وقت کہ مرتا تھا اور اُسنے اپنی اولاد کو وصیت کی تھی کیا تم اُسوقت اُسکے پاس تھے اور تم کہاں سے دعوی کرتے ہو کہ یعقوب نے دین یہود کی وصیت کی

تھی بالکل تم نہ تھے سو یہ ام منقطعہ ہی اور شہدا جمع شہید کی ہی کہ جو حاضر کے معنی میں ہے اور فرماتا ہے کہ کیا تھے تم اُسوقت کہ اِذۡ قَالَ لِبَنِيۡهِ جبوقت
کہا تھا یعقوب نے واسطے بیٹوں اپنے کے کہ مَا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡۢ بَعۡدِيۡ کسکو پرستش کروگے پیچھے مجھسے یعنی بعد میرے مرنیکے تم کسکی عبادت کروگے
قَالُوۡا کہا اُنہوں نے یعنی یعقوب کی اولاد نے یعقوب سے کہا نَعۡبُدُ اِلٰهَكَ عبادت کرینگے ہم معبود تیرے کو وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اور معبود باپوں تیرے کو اِبۡرٰهٖمَ
وَاِسۡمٰعِيۡلَ وَاِسۡحٰقَ ابراہیم کو اور اسمعیل کو اور اسحاق کو یعنی تیرے باپ ابراہیم اور اسمعیل اور اسحاق کے معبود کی ہم عبادت کرینگے اِلٰهًا وَّاحِدًا
عبادت کرینگے ہم معبود ایک کو کہ وہ خدا ہی پاک ہے اور سوائے اسکے کوئی معبود نہیں ہے وَّنَحۡنُ لَهٗ مُسۡلِمُوۡنَ اور ہم واسطے خدا کے فرمانبرداری کرنے
والے ہیں اور ابراہیم اور اسمعیل اور اسحاق بدل ہیں آبائک سے اور الٰہاً واحداً بدل ہے الٰہک سے اور اس آیت میں خداتعالی ابراہیم اور اسمعیل کو باپ
یعقوب کا فرمایا ہے اور حقیقت میں ابراہیم انکے دادا تھے اور اسمعیل انکے چچا تھے پس معلوم ہوا کہ عرب تعلیم کی جہت سے دادا اور چچا کو باپ کہتے ہیں اور آزر کو
جو خداتعالی نے دوسری جگہ باپ ابراہیم کا فرمایا ہے اور حقیقت میں وہ چچا انکا تھا اور باپ انکے تارخ تھے وہ اسی جہت سے فرمایا ہے کہ عرب چچا کو بھی باپ
کہتے ہیں اور سوائے اسکے آزر نے حضرت ابراہیم کو پرورش بھی کیا تھا اسواسطے وہ انکو باپ کہتے تھے اور وہ انکا باپ نہ تھا بلکہ چچا تھا اور یہودی کہتے تھے
کہ اولاد کو باپوں کی نیکیوں کا ثواب ملے گا اور انکے گناہوں کا انکو عذاب ہوگا سو اسواسطے حقتعالی یہودیوں کی رد میں فرماتا ہے کہ تِلۡكَ وہ یعنی ابراہیم
اور اسمعیل اور اسحاق اور یعقوب وغیرہ انبیا باپ دادا یہودیوں کے اُمَّةٌ قَدۡ خَلَتۡ ایک گروہ ہے کہ تحقیق گزر گئے وہ لَهَا مَا كَسَبَتۡ واسطے انکے
وہ ہے کہ جو کسب کیا تھا انہوں نے اور اعمال بجا لائے تھے وَلَكُمۡ مَّا كَسَبۡتُمۡ اور واسطے تمہارے وہ ہے کہ جو کسب کیا ہے تم نے اور جو اعمال کہ تم خود بجا لائے
ہو اور انکو اور تمکو دونوں کو موافق اپنے اپنے اعمال کے جزا ملیگی وَلَا تُسۡـَٔلُوۡنَ اور نہ سوال کئے جاؤگے تم عَمَّا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ اس چیز سے کہ تھے وہ
عمل کرتے یعنی جو اعمال کہ کرتے تھے وے تم سے اُن اعمال کو نہ پوچھیں گے اور انکی برائیوں کا تم سے مواخذہ نہ ہوگا نہ انکی نیکیوں کا تمکو ثواب ملیگا اور ایسے ہی اعمال
تمہارے اُنسے نہ پوچھیں گے تمہارے اعمال تمہارے واسطے ہیں اور انکے اعمال اُنکے واسطے ثواب اور عذاب ہر ایک کو اپنے اپنے اعمال کا ہے نہ دوسرے کے
اعمال کا اور کہتے ہیں کہ یہودیوں کی جماعت سو محمد صلعم کے اور انکے اصحاب کے پاس آئی اور کہنے لگے کہ راہ حق نہیں ہے مگر طریق ہمارا تم ہمارے دین کی
پیروی کرو اور اسطرح نصارا کے لوگوں نے حضرت کے اور حضرت کے اصحاب سے کہا اور اُس ذکر کو خداتعالی بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ وَقَالُوۡا اور کہا اُن
یہود اور نصاری نے مومنوں کو کہ كُوۡنُوۡا هُوۡدًا اَوۡ نَصٰرٰى ہو جاؤ تم یہودی مسلمانو یا نصارا یعنی یہودیوں نے کہا کہ تم ہمارے دین پر ہو جاؤ
اے مسلمانو کہ تَهۡتَدُوۡا ہدایت پاؤگے تم اور راہ راست پر ہو جاؤگے خداتعالی فرماتا ہے کہ قُلۡ کہہ تو اے محمد صلعم انکے جواب میں کہ نہ ایسا ہے کہ
جو تم کہتے ہو بَلۡ مِلَّةَ اِبۡرٰهٖمَ بلکہ پیروی کرتے ہیں ہم دین ابراہیم کی کہ دین یا ابراہیم حَنِيۡفًا مائل ہے طرف حق کے اور سب کجیوں اور
گمراہیوں اور ادیان باطلہ کو ترک کرکے طرف دین حق کے رغبت کرنیوالا ہے اور ملۃ مفعول ہے فعل محذوف کا اور حنیفا حال واقع ہوا ہے وَمَا
كَانَ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ اور نہ تھا وہ ابراہیم مشرکوں میں اور یہ کنایہ ہے طرف مشرک یہود اور نصارا کی کہ وہ دعوی کرتے تھے کہ ہم ابراہیم کے تابع ہیں
اور حال یہ تھا کہ بہ شرک کرتے تھے یہودی تو کہتے تھے کہ عزیر خدا کا بیٹا ہے اور نصاری حضرت عیسی کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں اور اب خداتعالی مومنوں
کیطرف خطاب کرتا ہے اور کافی اور تفسیر عباسی میں لکھا ہے کہ اس خطاب میں مراد علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین ہیں اور بعد انکے یہ قول
جاری ہے سب میں کیطرف چنانچہ خطاب کرکے فرماتا ہے کہ قُوۡلُوۡۤا کہو تم اے مومنین اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ایمان لائے ہم ساتھ خدا کے وَمَاۤ اُنۡزِلَ
اِلَيۡنَا اور ساتھ اس چیز کے کہ نازل کیگئی ہے طرف ہمارے کہ وہ قرآن ہے وَمَاۤ اُنۡزِلَ اور ایمان لائے ہم ساتھ اس چیز کے کہ نازل کیگئی
اِلٰۤى اِبۡرٰهٖمَ وَاِسۡمٰعِيۡلَ وَاِسۡحٰقَ وَيَعۡقُوۡبَ وَالۡاَسۡبَاطِ طرف ابراہیم کی اور اسمعیل کی اور اسحاق کی اور یعقوب کی اور فرزندان یعقوب
کہ وہ بارہ شخص تھے اور انکی اولاد میں سب بنی اسرائیل ہیں اور اسباط بنی اسرائیل بمنزلہ قبائل کے ہیں اولاد اسمعیل میں اور اسباط جمع سبط کی
اور سبط وہ جماعت کہ رجوع کرتے ہیں طرف باپ ایک کے اور لغت میں سبط درخت کو کہتے ہیں اور سبط وہ ہیں کہ جو ایک شجرہ سے ہوویں اور حسن اور

حسین علیہم السلام کو جو سبط رسول خدا کہتے ہیں اسواسطے کہ یہ فرزندان رسول خدا ہیں اور جو چیز کہ ابراہیم پر نازل ہوئی تھی وہ بس صحیفے تھے وَمَآ اُوْتِیَ
مُوْسٰی وَعِیْسٰی اور ایمان لائے ہم ساتھ اس چیز کے کہ دیا گیا ہے موسیٰ اور عیسیٰ کو اور وہ توریت اور انجیل ہے وَمَآ اُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ
مِنْ رَّبِّهِمْ اور ایمان لائے ہم ساتھ اس چیز کے کہ دی گئی ہیں پیغمبر پروردگار اپنے کیطرف سے یعنی جو کتابیں کہ اوپر نازل کی گئی ہیں کہ وہ باقی
پیغمبرین سوائے انبیاء مذکورین کے لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ نہیں فرق کرتے ہیں ہم درمیان کسی کے اُن پیغمبروں میں سے بلکہ سب پر ایمان
لاتے ہیں مثل یہود کہ وہ عیسیٰ اور محمد پر ایمان نہ لائے اور مثل نصاریٰ کے کہ وہ محمد پر ایمان نہ لائے وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ اور ہم واسطے
خدا کی فرمانبرداری کرنیوالے ہیں فَاِنْ اٰمَنُوْا پس اگر ایمان لاویں یہود اور نصاریٰ بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ساتھ مثل اُسکے کہ ایمان لائے ہو تم ساتھ
اُسکے یعنی اگر ایمان لاویں وے جیسا تم ایمان لائے ہو سب پیغمبروں اور کتابوں پر تو فَقَدِ اهْتَدَوْا پس تحقیق ہدایت پائی اُنہوں نے اور راہ راست
پر ہیں وہ وَاِنْ تَوَلَّوْا اور اگر پھر جاویں وے ایمان سے فَاِنَّمَا هُمْ فِیْ شِقَاقٍ پس سوا اسکے نہیں کہ وے بیچ برخلافی اور نزاع کے ہیں اور حقیر قائم
ہیں فَسَیَکْفِیْکَهُمُ اللّٰهُ پس قریب ہے کہ کفایت کرے تجھکو اے محمد شر انکے سے خدا اور انکو خوار اور ذلیل کرے وَهُوَ السَّمِیْعُ اور وہ خدا سننے والا ہے
باتیں سب مومنوں اور مشرکوں کی الْعَلِیْمُ اور جاننے والا ہے اعتقاد دونو فریقوں کی اور احوال اُنکی نیتوں کا اور بعد نازل ہونے اس آیت کے یہودی اور
نصرانی رسول خدا صلعم سے روگردانی کرکے مسلمانوں سے کہتے تھے کہ ہمارے یہاں صبغہ ہے اور تمہارے ہاں صبغہ نہیں اور صبغہ نصرانیوں کا تو یہ تھا کہ جسوقت
اُنکا بچہ سات روز کا ہوتا تھا تو وہ اپنے بچہ کو دریائے عمودیہ میں غوطہ دیتے تھے اور اُسکو معمودیہ کہتے تھے اور اعتقاد اُنکا یہ تھا کہ یہ پانی بچہ کو پاک کرتا ہے
سب مذہبوں سے سوائے مذہب عیسیٰ کے اور اُسکو قائم مقام ختنہ کے جانتے تھے اور کہتے تھے کہ ہمنے جو اُس کو رنگ دیا ہے یہ علامت ہے اُسکے نصرانی ہونے کی اور یہود
اور رنگ نصرانیوں کی رنگ کی مخالف ملتی تھے کہ آپس میں فرق ہوئی اس قصہ کیطرف حقتعالیٰ اشارہ کرکے فرماتا ہے کہ کہو تم اے مسلمانو کہ ×
صِبْغَةَ اللّٰهِ کہ پیروی کرتے ہیں ہم رنگ کر خدا کی صبغہ بدل ہے مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ سے اور صبغہ سے مراد پیدائش اسلام ہے یا شریعت ہے اور دریا اصل
ہیں صبغنا صبغة اللہ تھی یعنی رنگ لئے گئے ہیں ہم رنگ کر خدا کا کہ ہم اسلام کے رنگ گئے ہیں اور خدا نے ہمکو رنگا ہے پیدائش اسلام پر اور تمام آدمی ہیں رنگا
رنگے ہوئے ہیں اور ہمکو یہی رنگ کفایت کرتا ہے وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً اور کون شخص نیک زیادہ ہے خدا سے رنگ کرنے میں کہ تمام نجاسات کفر
اُسنے پاک کر دیا اور رنگ کہ یہی ہے کہ جو خدا کا رنگا ہوا ہے اور ظاہر میں بدنوں اور کپڑوں کے رنگنے سے کیا ہوتا ہے جسوقت کہ ایمان سست یقین ہوا ہو یقول شہو جوئی
چھٹکت جاتی نہیں اپھر رنگا ہوا ہوا اور صبغہ تمیز واقع ہوا ہے پس رنگنا صحیح وہ ہے کہ جو خدا نے رنگ کیا ہو اور اسکی رنگ کرنے پر قائم ہوا اسلام کو سن
ساتھ سینے ہا ہوا اور خاص واسطے خدا کی عبادت کرتا ہو بدون آمیزش شرک کے وَنَحْنُ اور ہم ہیں یعنی جو لوگ کہ مسلمان ہیں لَهٗ عٰبِدُوْنَ واسطے اسکے
عبادت کرنیوالے ہیں خالص بدون شرک کی نہ اسکی غیر کو اور کسیطرح کا ہم شرک نہیں کرتے ہیں اور تم شرک کرتے ہو پس ہم بہتر ہیں تم سے ہیں یا تم بہتر ہو
اور یہود اور نصاریٰ کو ایسی باتوں کی سننے سے کہ مسلمان انکو جواب دیتے تھے نہایت تعصب ہوتا تھا اور کہتے تھے کہ ہم فرزندان خدا ہیں اور پیغمبر ہمیشہ ہم ہی میں سے ہوتے رہے ہیں
اور عرب میں کوئی پیغمبر نہیں ہوا سو واسطے خدا کی ساتھ ہمکو خصوصیت ہے نہ مسلمانوں کو اور اگر پیغمبر ہوتا تو ہم ہی میں ہوتا نہ عرب میں سے انکو جواب میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ
قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اُن اہل کتاب سے اَتُحَآجُّوْنَنَا فِی اللّٰهِ کیا جھگڑتے ہو تم ہم سے بیچ دین خدا کے اور خدا کی باپ میں دعوی فرزندی کا کرکے وَهُوَ
رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ اور حال یہ ہے کہ وہ پروردگار ہمارا ہے اور پروردگار تمہارا بھی ہے اور اُسکو کسیکے ساتھ خصوصیت نہیں ہے سب اُسکے مخلوقات اور بندے ہیں اُسکے اور پرستش
اُسکی سب پر واجب ہے اور فرزندی منافی پرستش ہے وَلَنَآ اَعْمَالُنَا اور واسطے ہمارے عمل ہمارے ہیں کہ ہمکو اُنکی جزا ملیگی وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ
اور واسطے تمہارے عمل تمہارے ہیں کہ تم اپنے اُس اعمال کی جزا پاؤگے وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ اور ہم واسطے اُسکے خالص اعتقاد رکھنے والے ہیں اور خالص
اُسکی عبادت کرنیوالے ہیں اور ہم شرک نہیں کرتے ہیں اور تم مشرک ہو اور مخلص بہتر ہے مشرک سے اور منقول ہے کہ یہودی کہتے تھے کہ ابراہیم اور اسمعیل اور سواے انکو
یہودی تھے اور نصاریٰ کہتے تھے کہ وہ نصرانی تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَمْ تَقُوْلُوْنَ کیا کہتے ہو تم یہ قراءۃ اہل کوفہ کی ہے سواے ابوبکر اور ابن عامر کے

اور باقی قاری یقولون پڑھتے ہیں غائب کا صیغہ یعنی کیا کہتے ہیں اہل الکتاب کہ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ یعنی ابراہیم
اور اسمٰعیل اور اسحاق اور یعقوب اور فرزندان یعقوب كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تھے وہ سب یہودی یا نصرانی فرماتا ہے خدا تعالیٰ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم انکو مت
کر کے ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ کیا تم زیادہ عالم اور جاننے والے ہو ان پیغمبروں کے حال کو اَمِ اللّٰهُ یا خدا کہ جسنے انکو پیغمبر کیا تھا وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ اور کون زیادہ
ظالم ہے اس شخص سے کہ چھپایا کہ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ گواہی کہ جو ثابت ہے نزدیک اسکے خدا کیطرف سے کہ اسنے کتاب خدا سے جانا ہے حق ہونا نبوت محمد صلعم
کو یعنی یہودی و نصرانی بڑے ظالم ہیں کہ جان بوجھکر گواہی کو پوشیدہ کرتے ہیں وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ اور نہیں ہے خدا غافل اس امر سے کہ کرتے
ہو تم اے یہودیو اور نصاریٰ دیدہ و دانستہ گواہی چھپاتے ہو اور محمدؐ کی نبوت کا انکار کرتے ہو بعضوں کی قرائت میں ہے مثل قرائت یقولون کے وہی خلاف
تِلْكَ اُمَّةٌ وہ ایک گروہ تھا انبیا کا قَدْ خَلَتْ تحقیق گزر گئے وہ لَهَا مَا كَسَبَتْ واسطے انکے ہے جو کچھ کسب کیا ہے انہوں نے اور جو اعمال کہ
انہوں نے کئے ہیں وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ اور واسطے تمہارے وہ ہے کہ جو کسب کیا ہے تم نے اور اعمال کئے ہیں تم نے اپنے اعمال کا ہر ایک بدلا دیا جائیگا وَلَا تُسْئَلُوْنَ
عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اور نہ سوال کئے جاؤ گے تم اس چیز سے کہ عمل کرتے تھے یعنی انکے اعمال تم سے پوچھے جائینگے اور نہ انکے اعمال کی تمکو جزا ملیگی منقول ہے کہ جناب رسول خدا
صلعم مکہ میں تھے تو پہلے بیت المقدس کیطرف نماز پڑھتے تھے اور تیرہ برس بیت المقدس کیطرف نماز پڑھی جب مدینہ منورہ میں ہجرت کر کے تشریف لائے تو
سترہ مہینے تک پھر بیت المقدس کیطرف نماز پڑھی یہودی طعن کرنے لگے کہ محمدؐ کو اپنا قبلہ نہیں معلوم اسلئے ہمارے قبلہ کیطرف نماز پڑھتا ہے اور ہماری پیروی کرتا ہے
حضرت کو یہ طعن نہایت شاق گزرا اور بہت غمگین ہوئے اور دعا مانگی اللہ تعالیٰ نے کعبہ کیطرف نماز پڑھنے کا حکم دیا اس قصہ کو خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے۔
سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ قریب ہے کہ کہینگے بیوقوف لوگ آدمیوں میں سے مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا کس نے پھیر دیا
ان مسلمانوں کو قبلہ انکے سے وہ قبلہ کہ تھے وہ اوپر اسکے کہ پہلے اس سے اسکی طرف نماز پڑھتے تھے یعنی پہلے اس سے جو مسلمان بیت المقدس کیطرف نماز پڑھتے تھے اور اب
کعبہ کیطرف نماز پڑھنے لگے انکو بیت المقدس سے کعبہ کیطرف کسنے پھیر دیا اور بعضے یہودی کہتے تھے کہ محمدؐ قبلہ کے امر میں متردد ہے کبھی بیت المقدس کیطرف نماز پڑھتا ہے
اور کبھی کعبہ کیطرف اور بعضے یہودی اور منافق کہتے تھے کہ محمد اپنے وطن مکہ کا مشتاق ہے اسواسطے اسکی طرف اسنے منہ کیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قُلْ کہہ تو
اے محمد صلعم ان یہودیوں اور منافقوں سے لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ خاص واسطے خدا کے ہے مشرق اور مغرب یعنی کعبہ جو مشرق کیطرف ہے اور بیت المقدس
کہ وہ مغرب کی طرف ہے سب خدا کے واسطے ہے اور سب جگہ وہ موجود ہے جس طرف چاہے نماز پڑھنے کا حکم دیوے اور موافق مصلحت کے يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ
اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ رہنمائی کرتا ہے جسکو چاہتا ہے طرف راہ سیدھی کے اور از انجملہ یہ ہے کہ کبھی ہدایت کرتا ہے واسطے نماز پڑھنے کے طرف بیت المقدس کے اور کبھی طرف
کعبہ کے موافق حکمت و مصلحت کے اور اب خدا تعالیٰ واسطے ظاہر کرنے کے فضیلت امت محمد مرحومہ کی بیان کرتا ہے کہ وَكَذٰلِكَ اور ایسے ہی یعنی جیسے کہ
ہمنے تمکو راہ راست پر بتلا دیا تھا ایسے ہی جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا کیا ہمنے تمکو گروہ عادل اور برگزیدہ اور بہتر لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ تاکہ ہو تم گواہ
اوپر آدمیوں کے یعنی انبیا کے واسطے یا اون آدمیوں پر کہ جو انبیا کی نبوت کے منکر تھے وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا اور ہووے پیغمبر آخر الزمان اوپر تمہارے
گواہ یعنی جس وقت تم دوسرے انبیا کے واسطے گواہی دوگے تو تمہارا پیغمبر تمہارے سچ کہنے کی گواہی دیگا منقول ہے کہ قیامت کے روز خدا تعالیٰ واسطے الزام ان لوگوں
کے جو پہلے پیغمبروں کی نبوت کے منکر تھے انبیا سے پوچھیگا کہ تمنے پیغام ہمارا کہ وہ ہمارے حکم کا پہنچانا تھا امتوں کو تمہاری اپنی اپنی امتوں کو پہنچایا یا وہ کہینگے کہ جو حکم تو
فرمایا تھا ہمنے سب انکو پہنچا دیا اور جس وقت خدا تعالیٰ انسے احکام کے پہنچانے پر گواہوں کو طلب کریگا تو وہ انبیا اپنی تصدیق کیواسطے اس امت کو یعنی پیغمبر آخر الزماں
کی امت کو اپنے گواہ مقرر کر کے لائینگے اور اس امت کے لوگ گواہی دینگے کہ انبیا نے سب احکام خدا کے اپنی امتوں کو پہنچا دیے اسوقت پہلی امتوں کے لوگ کہینگے انکو کیا خبر
کہ انبیا نے ہمکو احکام خدا کے پہنچا دیے تب اس امت کے لوگ کہینگے جواب میں کہ ہمنے اپنے پیغمبر سے سنا ہے اور اسکو خدا تعالیٰ نے اپنی کتاب میں خبر دی تھی اسوقت
جناب سرور کائنات کو طلب کرینگے اور امت کے حال سے دریافت کرینگے حضرت اپنی امت کی عدالت اور راستگوئی کی گواہی دینگے یہ مضمون اس آیت کا ہے کہ مشہور
مفسرین میں ہے اور نزدیک اہلبیت علیہم السلام میں جو کہ وارد ہوا ہے یہ ہے کہ مراد امت وسط سے ائمہ طاہرین علیہم السلام ہیں اسواسطے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تمکو

وسط یعنی عادل بنایا ہے اور جسکو خدا تعالے نے عادل فرمایا ہو وہ بیشک معصوم ہے اسلئے کہ خدا تعالے ظاہر و باطن کا سب حال جانتا ہے اور جبتک کہ آدمی گناہ سے
نہو خدا تعالے اسکو کبھی عادل نفرمایگا اور آئمہ معصومین سے مراد ہونیکی حدیثیں ہماری کتابوں میں بہت سی ہیں اور اہل سنت کی کتابوں میں بھی ہے ابوالقاسم حسکانی حنفی نے
شواہد التنزیل میں روایت بیان کی ہے اُس ایک روایت پر اکتفا کرتا ہوں چنانچہ روایت کی ہے سلیمان بن قیس ہلالی نے کہ فرمایا جناب امیرالمومنین نے کہ آیہ لتکونوا
شہداء علی الناس سے ہم مراد ہیں اور رسولخدا صلعم ہمپر گواہ ہیں اور ہم گواہ ہیں خدا تعالی کی خلقت پر اور حجت خدا کی ہیں اُسکی زمین میں اور ہم وہ ہیں کہ فرمایا ہے
تعالی نے ہمارے حق میں وکذلک جعلناکم امۃ وسطا اور اب خدا تعالے بیت المقدس کے قبلہ ہونیکی وجہ بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ وما جعلنا القبلۃ اور
نہیں کیا ہمنے قبلہ التی کنت علیہا اُس جہت کو کہ تہا تو اوپر اُسکے الا لنعلم مگر تاکہ جانیں ہم خدا تعالے نے پیغمبر اور اصحاب کے جاننے کو اپنا جاننا فرمایا ہے
اسلیئے کہ وہ دونوں بندہ میں پیغمبر کے قریب ہیں کو اپنے سے قریب بنا فرمایا ہے یہ اسلئے زیادہ خصوصیت اُن لوگونکی ہی طرف ظاہر ہے اور مراد اُسسے یہ ہے تاکہ جانیں پیغمبر اور
مومنین کہ من یتبع الرسول کون پیروی کرتا ہے پیغمبر کی ممن ینقلب علی عقبیہ اُن لوگوں میں سے کہ الٹے پھر گئے وہ اوپر پیٹھ اپنی کے یعنی مرتد ہو گئے
وان کانت لکبیرۃ الا علی الذین ہدی اللہ اور البتہ یہ بڑی بات تہی اوپر اُن لوگوں کے کہ ہدایت کی ہے خدا نے انکو اور ایمان صحیح رکھتے ہیں
نماز پڑہنے کا حکم کرتا ہے اسلیے اسکو قبول کرتے ہیں اور جس جہت کو خدا دوست رکھتا ہے نماز کیواسطے اُسی کو وہ دوست رکھتے ہیں اور انکانت میں ان مخففہ
دلالت کرتا ہے اسپر لام تاکید کا اور منقول ہے کہ ہجرت سے پہلے جناب رسولخدا کعبہ کیطرف نماز پڑہتے تہے پہر بعد ہجرت کے تیرہ برس بیت المقدس کیطرف نماز پڑہی اور
جب مدینہ میں پہنچے تو بیت المقدس کیطرف نماز پڑہنے کا حکم ہوا اُسوقت مکہ کے لوگوں کا حال کہل گیا جو کہ منافق تہے اور انکو الفت تہی اپنے باپ دادا کے قبلہ سے انکو
اس قبلہ کا بہت ناگوار معلوم ہوا جسوقت بیت المقدس سے کعبہ کیطرف نماز پڑہنے کا حکم ہوا تو بعضے ضعیف الایمانوں کو کمال شاق تہا غرض یہ ہے کہ پہلے
مومنین تو مکہ والوں کا حال کہلگیا کہ وہ کعبہ کیطرف نماز پڑہنا خوب جانتے تہے اور بعضوں نے اُس میں حضرت کی مخالفت کی اور بعضے ایسے تہے کہ اگرچہ انہوں نے
ظاہر مخالفت نکی تہی لیکن دل میں ناراض تہے اور دوسرے مومنین مدینہ کے بعض لوگوں کا حال ظاہر ہو گیا کہ وہ بیت المقدس کیطرف نماز پڑہنے کو پسند کرتے
اور کہتے ہیں کہ بعضے یہودی کہتے تہے کہ اگر کعبہ قبلہ کی جہت ہے تو جن لوگوں نے پہلے اس سے بیت المقدس کیطرف نماز پڑہی ہے اُنکی نماز درست نہیں ہوئی
مومنین کو بھی تردد تہا کہتے تہے کہ معلوم نہیں کہ ہماری نماز صحیح رہی یا نہیں اُنکے جواب میں خدا تعالی فرماتا ہے وما کان اللہ لیضیع ایمانکم
ایسا نہیں ہے کہ خدا ضایع کرے ایمان تمہارا کو کہ جو نماز کہ تمنے بیت المقدس کیطرف پڑہی ہے اُسکا ثواب تمکو دیگا ان اللہ بالناس
لرؤف رحیم تحقیق کہ خدا ساتہ آدمیوں کے البتہ مہربان بخشنے والا ہے کہ عمل کے ثواب سے زیادہ اپنے فضل اور کرم سے دینے والا ہے اسلیے وہ عمل کسیکا نیکو کار کا
ضایع کریگا اور منقول ہے کہ جناب رسولخدا صلعم جسوقت بیت المقدس کیطرف نماز پڑہتے تہے تو یہودی کہتے تہے کہ محمد ہمارے قبلہ کیطرف نماز پڑہتا ہے یہ سخن اُنکا
حضرت کو نہایت ناگوار تہا اور یہ کلام سنکر بہت آزردہ ہوتے تہے اور آرزو کرتے تہے کہ کعبہ کیطرف کہ وہ قبلہ ابراہیم کا ہے نماز پڑہنے کا حکم ہو جاوے جبرئیل سے
حضرت نے بیان کیا جبرئیل نے عرض کی کہ تم دعا کرو تمہاری دعا قبول کریگا حضرت نے دعا کی اور جبرئیل اپنے مقام کو چلے گئے اور رسولخدا صلعم ساعت بساعت آسمان
کیطرف دیکھتے تہے اور منتظر تہے کہ جبرئیل وحی لاتے ہیں اس امر کو خدا تعالے بیان کرتا ہے کہ قد نری تقلب وجہک فی السماء تحقیق دیکھتے ہیں ہم
پہرنا منہ تیرا کو آسمان کیطرف ہمارے وحی کے انتظار میں فلنولینک قبلۃ ترضہا پس البتہ پہیر دینگے ہم تجکو اُس قبلہ کو کہ راضی ہوگا تو اُس سے اور
پسند کریگا اُسکو فول وجہک پس پہیر تو منہ اپنے کو اے محمد شطر المسجد الحرام طرف مسجد الحرام کو کہ وہ گرد خانہ کعبہ کے ہے اور خانہ کعبہ
اُسکے درمیان ہے اور حرام اُس مسجد کو اسواسطے کہا کہ وہاں قتل کرنا اور ایذا دینا اور درخت کا اکہاڑنا اور گرا پڑا مال اُٹہانا حرام ہے کہتے ہیں کہ جناب
رسولخدا مسجد قبا میں کہ مدینہ سے ایک فرسخ ہے اور اُسکو ذوقبلتین کہتے ہیں بروز دوشنبہ پندرہ رجب کی ہجرت سے دوسرے سال میں بدر کی لڑائی
سے پہلے نماز ظہر پڑہتے تہے اور حضرت امیرالمومنین بہی مع اصحاب پیچہے حضرت کے نماز پڑہتے تہے دو رکعت نماز کی تمام ہوئی تہی کہ حکم نازل ہوا
حضرت رسولخدا صلعم اسیوقت درمیان نماز پہر گئے اور منہ اپنا بیت المقدس کی طرف سے کعبہ کیطرف کیا اور دو رکعت پہلی بیت المقدس کیطرف پڑہی

اور دو رکعت پچھلی کعبہ کیطرف پڑہی اور بعد اُسکے خدا تعالیٰ نے حکم عام واسطے تمام امت پیغمبر آخر الزمان کے دیتا ہی وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ اور جسجگہ کہ تم ہو اے مومنین فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ پس پہیرو تم مونہون اپنے کو شَطْرَهُ طرف اُس مسجد الحرام کی کہ درمیان اُسکے کعبہ ہی پس سو محمد صلعم نے بیت المقدس کیطرف تیرہ برس تو مکہ مین نماز پڑہی اور سترہ یا انیس مہینہ مدینہ مین اور اب حق تعالیٰ یہودیونکی عداوت کو بیان کرتا ہے چنانچہ فرمایا وَإِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ اور تحقیق وہ لوگ کہ دیے گئے ہین کتاب یعنی علما یہود کہ جنکو کتاب توریت خدا نے دی ہی لَيَعْلَمُونَ البتہ جانتے ہین وہ علما أَنَّهُ تحقیق وہ پہرنا بیت المقدس سے طرف کعبہ کی الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ حق ہی پروردگار انکے کیطرف سے کہ حکم صادر ہوا ہی خدا کیطرف سے اور یہ امر درست اور راست ہی سو اسواسطے کہ اُنہوں نے توریت مین پڑہا ہی کہ پیغمبر آخر الزمان دو قبلہ کیطرف نماز پڑہیگا اور آخر قبلہ کو جو ہمیشہ کو رہیگا وہ کعبہ ہوگا باوجود اسکے علما یہود انکار کرتے ہین اور اپنے مذہب کے عوام کو گمراہی مین ڈالتے ہین وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ اور نہین ہے خدا غافل عَمَّا يَعْمَلُونَ اُس چیز سے کہ کرتے ہین وہ یہودی کہ جان بوجہکر قبلہ کا انکار کرتے ہین اور روایت ہے کہ یہودی کہتے تہے کہ اگر محمد معجزہ دکہلاوے اپنے دعوی کی راستی پر کعبہ کیطرف نماز پڑہنے مین تو ہم اُسپر ایمان لاوین اور کعبہ کیطرف ہم بہی نماز پڑہنے لگین حق تعالیٰ انکی تکذیب کرتا ہے کہ وَلَئِنْ أَتَيْتَ اور البتہ اگر لاوے تو محمد صلعم اور دکہلاوے تو الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ اور اُن لوگونکو کہ دیے گئے ہین کتاب بِكُلِّ آيَةٍ کل معجزہ اپنے حق ہونے پر اور ہر معجزہ تو انکو دکہلاوے تو مَا تَبِعُوا قِبْلَتَكَ نہ پیروی کرینگے وہ قبلہ تیری کی اور ہرگز اُدہر کو منہ نکرینگے نماز پڑہین گے اور منقول ہے کہ یہودی کہتے تہے کہ اگر محمد ہمارے قبلہ کیطرف منہ کرکے نماز پڑہے تو ہم اُسپر ایمان لاوین خدا تعالیٰ اُن کی طمع کو دفع کرنیکو فرماتا ہی وَمَا أَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ اور نہین ہے تو اے محمد صلعم پیروی کرنیوالا قبلہ انکے کی کہ جیسے وہ تیری قبلہ کیطرف نماز نہین پڑہتے ہین تو بہی انکی قبلہ کیطرف نماز نہ پڑہیگا کہ تجھکو حکم نہین ہی اودہر کو پڑہنے کا وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ اور نہین ہے بعض اُنکا پیروی کرنیوالا قِبْلَةَ بَعْضٍ قبلہ بعض کی کہ قبلہ یہود کا مغرب ہی اور قبلہ نصارا کا مشرق ہی اور ایک فرقہ انمین سے دوسرے کی قبلہ کی پیروی نکریگا جیسے کہ تیری پیروی نہین کرتے ہین وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اور البتہ اگر پیروی کرے تو اے محمد بسبیل فرض أَهْوَاءَهُمْ خواہشون اُنکی کی قبلہ کو مقرر ہین کہ انکی قبلہ کیطرف تو نماز پڑہنے لگے مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ پیچہے اُس چیز کے کہ آیا ہی تجھکو علم سے یعنی حال اسکا کہ قبلہ ابراہیم کا حق ہی إِنَّكَ إِذًا لَمِنَ الظَّالِمِينَ تحقیق کہ تو اُسوقت البتہ ظلم کرنیوالون مین ہوجاویگا کہ خدا کے حکم کے برخلاف کرا اور یہ بہا مبالغہ ہے اُنکی طمع کی قطع کرنے مین اور اب حق تعالیٰ یہودیونکی عناد کو بیان کرتا ہے کہ دیدہ و دانستہ جان بوجہکر وہ پیغمبر کا انکار کرتے ہین چنانچہ فرمایا ہے الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ وہ لوگ کہ دی ہمنے انکو کتاب یعنی جن لوگونکو کہ ہمنے کتاب توریت دی ہی وہ لوگ يَعْرِفُونَهُ پہچانتے ہین اُسکو یعنی صفات اور حلیہ محمد کو پہچانتے ہین کہ یہ پیغمبر خدا آخر الزمان ہی اور پہچانتے ہین اُسکو اسطرح جیسے کہ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ جیسے کہ پہچانتے ہین وہ بیٹون اپنون کو اپنے گہرونمین اور انکو یقین کامل حاصل ہے کہ پیغمبر آخر الزمان یہی ہی لیکن بسبب حسد کے انکار کرتے ہین وَإِنَّ فَرِيقًا مِنْهُمْ اور تحقیق کہ ایک فرقہ انمین سے کہ وہ علماء یہود ہین مثل حی بن اخطب وغیرہ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ البتہ چہپاتے ہین وہ حق کو کہ وہ صفات پیغمبر کی ہی اپنے مذہب کے عام لوگون سے وَهُمْ يَعْلَمُونَ اور حال یہ ہی کہ وہ علما یہود جانتے ہین کہ ہم دیدہ و دانستہ پوشیدہ کرتے ہین محمد کے صفات کو اور فرماتا ہی الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ حق پروردگار تیرے کی طرف سے ہی اے محمد صلعم کہ تو بلاشبہ پیغمبر ہے فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ پس مت ہو تو شک کرنیوالون سے یہ خطاب حضرت کیطرف ہی اور مراد اُس سے امت ہی انکی اور پہر خدا تعالیٰ قبلہ کا ذکر کرتا ہی کہ وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ اور واسطے ہر قوم کے جہت قبلہ اور شرع اور ملت ہے کہ هُوَ مُوَلِّيهَا وہ متوجہ ہونیوالا اُسکا ہی اور ابن عامر اور ابوبکر نے مولیہا کو مخفف پڑہا ہی اور یا معنی اسکے یہ ہین کہ وہ خدا اپنے حکم سے اُسطرف کو متوجہ کرنیوالا ہی پس جسوقت کہ واسطے ہر ملت کی ایک قبلہ ہی کہ وہ اسکی طرف نماز پڑہتے ہین تو پہر تجکو کعبہ کی طرف نماز پڑہنے کو کسواسطے عیب لگاتے ہین اور فرماتا ہے کہ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ

پس آگے بڑھ جاؤ تم اے مسلمانو نیکیوں میں دوسرے پیغمبر اَیْنَ مَا تَکُوْنُوْا جس جگہ ہو تم اور جس قبلہ کیطرف کہ نماز پڑھو تم یَاْتِ بِکُمُ اللّٰہُ جَمِیْعًا لائیگا تمکو خدا
سب کو اور جمع کریگا محشر میں تمکو بھی اور اہل کتاب کو بھی اور احادیث اہلبیت علیہم السلام میں آیا ہے کہ مراد اس سے اصحاب مہدی علیہ السلام ہیں اور فرمایا امام رضا
علیہ السلام نے کہ واللہ جسوقت ظہور کریگا قائم ہمارا تو جمع کریگا خدا اسکی طرف تمام شیعوں ہمارے کو تمام شہروں میں سے اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ تحقیق کہ خدا
اوپر ہر چیز کے قادر ہے جمع کرنے پر اور مارنے پر اور زندہ کرنے پر اور فرماتا ہے خدا کہ وَمِنْ حَیْثُ خَرَجْتَ اور جس جگہ سے کہ نکلے تو اے محمد صلعم واسطے سفر کے اور باہر آئے تو
فَوَلِّ وَجْھَکَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ پس پھیر تو منہ اپنے کو طرف مسجد الحرام کے وقت پڑھنے نماز کے وَاِنَّہٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّکَ اور تحقیق وہ پھیرنا البتہ حق
ہے پروردگار تیرے کی طرف سے وَمَا اللّٰہُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ اور نہیں ہے خدا غافل اس چیز سے کہ کرتے ہو تم کہ منہ اپنا قبلہ کیطرف کرتے ہو موافق حکم کے اور
واسطے زیادتی تاکید کے مکرر فرماتا ہے کہ وَمِنْ حَیْثُ خَرَجْتَ اور جس جگہ سے کہ نکلے تو اے محمد صلعم واسطے سفر کے فَوَلِّ وَجْھَکَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
پس پھیر تو منہ اپنے کو طرف مسجد الحرام کے وقت پڑھنے نماز کے وَحَیْثُ مَا کُنْتُمْ اور جس جگہ کہ ہو تم اے امت محمد صلعم فَوَلُّوْا وُجُوْھَکُمْ شَطْرَہٗ
پس پھیر تم منہوں اپنے کو طرف اس مسجد الحرام کے لِئَلَّا یَکُوْنَ لِلنَّاسِ تاکہ نہ ہووے واسطے آدمیوں یعنی یہود کے واسطے یہود لوگوں کے عَلَیْکُمْ حُجَّۃٌ اوپر
تمہارے حجت کہ کہیں لوگ یہود کہ محمد ہمارے دین کا منکر ہے اور پھر ہمارے قبلہ کیطرف نماز پڑھتا ہے اسواسطے ہم تمکو تابید مسجد الحرام کیطرف نماز پڑھنے کی کرتے ہیں اِلَّا الَّذِیْنَ
ظَلَمُوْا مِنْھُمْ مگر وہ لوگ کہ ظلم کیا ہے انہوں نے ان یہودیوں سے کہ وہ ایسی حجت کو کہتے ہیں کہ یہ قریشیوں کی غیبت اور اپنے شہر کی الفت سے کعبہ کیطرف
نماز پڑھتا ہے اور بت پرست کہتے ہیں کہ محمد ہمکو جانتا ہے کہ ہم حق پر ہیں اسواسطے ہمارے قبلہ کیطرف پھر نماز پڑھنے لگا اور یہ استثنا ناسخ ہے اور فرماتا ہے خدا کہ
فَلَا تَخْشَوْھُمْ پس نہ ڈرو تم اے مسلمانو ان سے کہ کعبہ کیطرف نماز پڑھتے ہیں وَاخْشَوْنِیْ اور ڈرو تم مجھ سے پھر حکم کی مخالفت کرنے میں وَ
لِاُتِمَّ نِعْمَتِیْ عَلَیْکُمْ اور تاکہ تمام کروں میں نعمت اپنی اوپر تمہارے اے مومنین اور لاتم متعلق ہے فَوَلُّوْا کے یعنی لان اتم وَلَعَلَّکُمْ تَھْتَدُوْنَ
اور تاکہ تم ہدایت پاؤ طرف احکام شرع کے جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ تمام نعمت بہشت میں کی داخل ہونیکو کہتے ہیں اور جناب امیر المومنین نے فرمایا ہے کہ تمام نعمت
یہ ہے کہ آدمی دین اسلام اعتقاد پر مرے پس حق تعالی نے فرمایا کہ تمام کروں میں اپنی نعمتیں ایسی کَمَآ اَرْسَلْنَا فِیْکُمْ رَسُوْلًا جیسا کہ بھیجا ہمنے بیچ تمہارے
پیغمبر کو اسکے بھیجنے کی تدبیر نعمت اپنی تمام کی ہے اور بھیجا ہے ہمنے اس پیغمبر کو مِّنْکُمْ تم میں سے کہ وہ بھی مثل تمہارے بشر ہے اور تمہاری قوم میں سے ہے کہ
یَتْلُوْا عَلَیْکُمْ اٰیٰتِنَا پڑھتا ہے اوپر تمہارے آیتیں ہماری وَیُزَکِّیْکُمْ اور پاک کرتا ہے تمکو کفر اور شرک سے وَیُعَلِّمُکُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ
اور سکھلاتا ہے تمکو کتاب کہ وہ قرآن ہے اور حکمت کہ وہ احکام شرع کے حلال و حرام ہیں وَیُعَلِّمُکُمْ مَّا لَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ اور سکھلاتا ہے تمکو وہ چیز
کہ نہیں تھے تم جانتے فَاذْکُرُوْنِیْ پس یاد کرو تم مجھکو طاعت اور عبادت کرکے اَذْکُرْکُمْ یاد کرونگا تمکو مغفرت اور ثواب سے کہ تمہارے گناہونکو
بخشونگا وَاشْکُرُوْا لِیْ اور شکر کرو تم واسطے میرے ان نعمتوں کا کہ میں نے تمکو دی ہیں وَلَا تَکْفُرُوْنِ اور نہ ناشکری کرو تم میری گناہ کرکے
اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اہل طاعت جو خدا کا ذکر کرتے ہیں تو خدا تعالی انکے ذکر کرنیسے زیادہ انکا ذکر کرتا ہے اور جناب امیر المومنین نے فرمایا ہے
ذکر کرو تم خدا کا ہر مکان میں کہ وہ تمہارے ہمراہ ہے اور دوسری روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ شکر ہر نعمت کا پرہیزگاری ہے ان چیزونسے کہ حرام کی ہیں
وہ چیزیں خدا نے اور حضرت صادق علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ شکر کی کچھ حد ہے کہ جسوقت بندہ اسکو کرے تو شکر کرنیوالا ہو جاوے فرمایا کہ ہاں جسوقت کہے کہ
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ نِعْمَۃٍ اَنْعَمَھَا عَلَیَّ اور فرمایا ہے حضرت صادق نے کہ شیعہ ہمارے وہ ہیں کہ تنہائی میں ذکر خدا بہت کرتے ہیں اور روایت ہے ان حضرات
علیہم السلام سے کہ بہشت میں ایک میدان وسیع ہے جسوقت بندہ ذکر خدا میں مشغول ہوتا ہے تو فرشتے اسکے واسطے اس میدان میں درخت لگاتے ہیں
اور جسوقت وہ ذکر کرنیسے خاموش ہو جاتا ہے تو فرشتے درخت کا لگانا موقوف کرتے ہیں اور حضرت صادق سے منقول ہے کہ جو کوئی وقت صبح کے کہے
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اسنے شکر اس روز کا ادا کیا اور جو کوئی شام کو کہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ تو اسنے شکر اس شب کا ادا کیا اور ہمیشہ جو ذکر کرنا خدا کا
باعث حفاظت نفس کا برائیوں سے ہے اسواسطے بعد تاکید ذکر کے فرماتا ہے کہ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو خدا اور پیغمبر پر

اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ مدد چاہو تم ساتھ صبر اور نماز کے کہ صبر تو کلید درجات ہے اور نماز اصل عبادت ہے اور معراج مومنین ہے اور
مناجات رب العالمین ہے إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ۝ تحقیق کہ خدا ہمراہ صبر کرنیوالوں کے ہے حفظ اور حمایت اور نصرت اور قبول کرنے دعا میں
اور بعض کے نزدیک مراد صبر سے روزہ ہے کہ اسمیں بھوک اور پیاس سے صبر کرنا ہوتا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی صبر کرے از روے
کراہت کے اور خلقت کے روبرو شکایت نکرے اور اپنے راز کی پردہ دری ہونے سے زاری نکرے وہ شخص عام لوگوں میں سے ہے اور نصیب اسکا وہ ہے کہ خدا تعالی نے فرمایا
وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ الآیہ یعنی حصہ اسکا بہشت ہے اور جس شخص پر بلا نازل ہو اور وہ کشادہ روئی سے رہے اور پیشانی پر اپنے بل نہ ڈالے اور صبر کرے آرام دل
اور آرام تن کے پس وہ شخص خاص لوگوں میں سے ہے اور نصیب اسکا وہ ہے کہ جو خدا نے فرمایا ہے کہ إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِينَ اور اب خدا تعالی فضیلت اور
بزرگی جہاد کرنیوالوں کی بیان کرتا ہے کہ جو راہ خدا میں شہید ہوئے ہیں کہتے ہیں کہ صحابہ بدر کی لڑائی کے بعد شہدا کا ذکر کرتے تھے اور وہ شہدا چودہ تن تھے
چھ مہاجرین میں سے اور آٹھ انصار میں سے بعضے آدمی افسوس کر کے کہتے تھے کہ فلانے نے بدر کی لڑائی میں اپنی جان دی ہے اور دنیا کی لذتوں سے محروم رہے
خدا تعالی انکے جواب میں فرماتا ہے کہ وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتٌ اور نہ کہو تم واسطے اُن لوگوں کے
قتل کئے گئے ہیں بیچ راہ خدا کے کہ وہ مُردے ہیں یعنی راہ خدا میں قتل ہونیوالوں کو مردے مت کہو بَلْ أَحْيَاءٌ بلکہ زندہ ہیں وہ نزدیک خدا کے
وَلٰكِنْ لَا تَشْعُرُونَ ۝ اور لیکن نہیں اطلاع رکھتے ہو تم اور کیفیت اس زندگی کی تم نہیں جانتے ہو اور جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ خدا تعالی شہید کو چھ خصلتیں عطا فرماتا ہے اول یہ کہ پہلا قطرہ خون کا جسوقت اسکے بدن سے زمین پر گرتا ہے اسوقت خدا تعالی اسکے گناہوں کو
بخشتا ہے دوسرے یہ کہ بہشت میں منزل عالی اسکی نامزد کرتا ہے تیسرے یہ کہ ستر حور العین کو اسکی خدمت کے واسطے مقرر فرماتا ہے چوتھے یہ کہ
اسکو عذاب قبر اور ہول قیامت سے محفوظ اور امن میں رکھتا ہے پانچویں یہ کہ تاج بزرگی کا یاقوت سرخ سے اسکے سر پر رکھتا ہے چھٹے یہ کہ شفاعت
اسکی اسکے قرابتیوں میں سے ستر آدمیوں کے واسطے قبول فرماتا ہے اور صادق علیہ السلام نے یونس بن ظبیان سے پوچھا کہ کیا کہتے ہیں آدمی ارواح
مومنین کی بابت میں کہا کہتے ہیں کہ بعد مرنے کے سبز پرندوں کے پوٹوں میں ہوتے ہیں اور وہ پرندے زیر عرش قندیلوں میں ہیں فرمایا حضرت نے کہ سبحان اللہ
مومن زیادہ پاک ہے اس سے کہ خدا تعالی اسکی روح کو پرندے کے پوٹے میں رکھے لیکن جسوقت مومن مرنیکو ہوتا ہے تو اسکے پاس محمد اور علی
اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام اور ملائکہ مقربین آتے ہیں اور جسوقت مرجاتا ہے تو اسکی روح ایک بدن میں ہوجاتی ہے کہ وہ بدن مثل اُن بدن کے
ہوتا ہے کہ جو بدن اسکا دنیا میں تھا اور وہ کھاتی ہیں اور پیتی ہیں اور جسوقت کوئی دنیا سے جاتا ہے تو اسکو اسی صورت سے دیکھتا ہے جو کہ دنیا میں تھی
اور اسی صورت سے اسکو پہچانتا ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ حضرت صادق سے کسی نے مومنین کی ارواح کے حال سے سوال کیا تو فرمایا کہ وہ اپنے
ان بدنوں کی صورتوں میں ہیں کہ جو دنیا میں تھے اگر تو اسکو دیکھے تو کہے کہ یہ فلانا ہے اور اب خدا تعالی چند امور کو بیان کرتا ہے کہ جس سے بندوں کی آزمائش کرے
چنانچہ فرماتا ہے وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ اور البتہ آزمائینگے ہم تمکو یعنی اگرچہ ہم تمہارا حال جانتے ہیں اور تمہارا احوال ہم پر کچھ پوشیدہ نہیں لیکن
ہم تمہارے ساتھ معاملہ آزمانیوالوں کا سا کرینگے کہ کون تم میں سے صبر کرتا ہے مصیبتوں پر اور کون ثابت قدم رہتا ہے اور وہ آزمانا بِشَيْءٍ مِّنَ
الْخَوْفِ ساتھ ایک شے کے خوف سے کہ خوف دشمن میں ہم تمکو مبتلا کریں وَالْجُوعِ اور بھوک سے کہ ہم تمکو بسبب آفت دانہ کے گرسنہ اور تشنہ
رکھیں وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ اور نقصان سے مالوں کے یعنی تمہارے مالوں کے نقصان سے ہم تمکو آزمائینگے کہ دشمن تمہارے مال لوٹ کر
لیجائیں اور دریا اور کسیطرح تمہارے مال ضائع ہوں وَالْأَنْفُسِ اور نقصان سے جانوں کے یعنی تمکو ہم جانوں کے نقصان سے بھی
آزمائینگے کہ تم دشمنوں کے ہاتھ سے مقتول ہوجاؤ وَالثَّمَرَاتِ اور نقصان سے پہلوں کے ہم تمکو آزمائینگے اور مراد اُن پہلوں سے فرزند ہیں
کہ میوہ دل اور باغ کے ہیں یعنی تمہارے فرزندوں کے ضائع ہونیسے ہم تمکو آزمائینگے کہ آیا تم صبر کرتے ہو یا نہیں اور رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جسوقت
کسی مومن کا فرزند مرتا ہے تو خدا تعالی فرماتا ہے کہ اے فرشتو کیا قبض کیا تمنے فرزند میرے بندہ کا وہ کہتے ہیں کہ ہاں اے پروردگار ہمارے تو جانتا ہے

پھر فرماتا ہے کہ کیا قبض کیا تم نے میوۂ دل اسکے کو وہ کہتے ہیں کہ ہاں اے پروردگار ہمارے تو جانتا ہے اور پھر پوچھتا ہے کیا کہا میرے بندے نے جس وقت مر گیا فرزند اسکا
کہتے ہیں کہ حمد کیا تیری جس وقت مر گیا فرزند اسکا اور استرجاع کیا تیرے بندے نے اور حمد کی تیری پس کہتا ہے خدا کہ بناؤ تم میرے بندہ کے
واسطے ایک گھر بہشت میں اور نام رکھو تم اسکا بیت الحمد اور حکم اس آیت کا اگرچہ عام ہے لیکن جیسے یہ آیت امام حسین کے حال پر صادق آئی دوسرے
شخص کو ہم نے ایسا نہیں سنا گویا خداتعالی غیب کی خبر دیتا ہے کہ ایسا واقعہ بعض بندگان صالحین پر ہونے والا ہے اور تاویل اس آیت کی یہی ہے
کہ اسمیں اشارہ ہے امام حسین علیہ السلام کے حال کی طرف اور تفصیل اسکی یہ ہے کہ خوف دشمن کا امام حسین علیہ السلام کو اسقدر تھا کہ خوف کثرت اعدا سے
اپنے خیموں کے گرد خندق کھود کر اسمیں آگ روشن کر دی تھی کہ دشمن دفعۃً خیموں میں چلے آئیں اور گرسنگی اور تشنگی کا حال تھا کہ تین روز تک کھانا اور
پانی میسر ہوا تھا اور چھوٹے چھوٹے بچے تشنگی کی شدت سے تڑپتے تھے اور نقصان مالوں کا اسقدر ہوا کہ خیموں میں انکی آگ لگا دی اور مال و اسباب انکا لوٹ لیا
یہانتک کہ چادریں عورتوں کی سر سے اوتار لیگئے اور بچوں کے کان چیر کے انکے گوشوارے نکال لئے اور نقصان جانوں کا اسقدر ہوا کہ فرزند اور بھائی
اور بھتیجے اور بھانجے اور یار اور دوست آنکھوں کے سامنے مارے گئے اور نقصان پھلوں کا اسقدر ہوا کہ گود کے بچے دودھ پیتے ہوئے ذبح ہو گئے اور ان بلاؤں
کے سبب سے شکوہ نکیا اور غور و تامل سے ملاحظہ کرو تو صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ آیت حقیقت میں امام حسین علیہ السلام کے حق میں نازل ہوئی ہے سوا
کہ جو کچھ اس آیت میں ہے وہ انکے حال پر صادق آتا ہے اور دوسرے شخص کو ہم ایسا نہیں سنتے ہیں اور یہ معرکہ ان حضرت کا بڑا معرکہ ہے اور رونا اور
رولانا انکی مصیبت پر ثواب عظیم رکھتا ہے اور اسکے ثواب میں بہت حدیثیں وارد ہوئی ہیں کہ وہ کتب احادیث میں مذکور ہیں لیکن اکثر آدمی محرم میں
بدعتیں کر کے اپنے ثواب کو ضایع کرتے ہیں باجے بجاتے ہیں اور بجواتے ہیں اور مرثیوں میں جھوٹی روایتیں اپنی طرف سے ایجاد کر کے داخل کرتے ہیں اور
غلو اور تفویض کی روایتوں کو مجلسوں میں بیان کر کے لوگوں کے ایمان کو فاسد کرتے ہیں اور جو راگ کہ شرع میں ممنوع ہیں اُسمیں مرثیوں کو پڑھتے
ہیں اور عورتیں بلند آواز سے مرثیوں کو پڑھتی ہیں اور نامحرم انکی آواز کو سنتے ہیں ان امور سے مومنین کو اجتناب ضرور چاہیے اور تعزیوں پر محتاج
آدمی تو اپنی احتیاج کی عرضیاں باندھتے ہیں اور یا کاغذ کی روٹی کتر کر باندھتے ہیں مراد یہ کہ اگر میری آسودگی اور فراغت ہوگی تو ان
چاندی کی روٹی ٹھہرا کر تعزیہ پر چڑھاؤنگا اور بیاولاد آدمی کاغذ کا لڑکا کتر کر تعزیہ پر باندھتے ہیں اس ارادہ سے کہ اگر ہمارے بیٹا پیدا ہوگا تو ہم چاندی کا
بیٹا بنا کر اسکے ... تعزیہ کی نذر کرینگے ... اجتناب لازم ہے اور سواے اسکے حاجت کا طلب کرنا پروردگار
کا ... تعزیہ پر چڑھاوینگے اول تو یہ تصویر انسانی ہے اور تصویر کے بنانے میں ...
چاہیے کہ وہ قاضی الحاجات ہے بغیر اسکے ان حضرات ائمہ معصومین علیہم السلام سے شفاعت کا چاہنا کہ حق تعالی ہماری حاجت کو برلاوے اور انکے
واسطے سے خدا کا مانگنا موجب قضاے حاجت اور باعث حصول مقصد ہے جیسا کہ احادیث میں وارد ہوا ہے اور بعضے جاہل جو تعزیہ کو سجدہ کرتے ہیں
ورنہ شرک کا ... سے پرہیز کرنا واجب ہے اور تعزیہ اور علم پر زیارت کا پڑھنا بیجا ہے البتہ اگر کربلاے معلی کیطرف منہ کر کے حضرت امام حسین کی روضہ
کی زیارت پڑھے تو مضائقہ نہیں ہے اور بعضے امور ایسے ہیں کہ وہ اگرچہ شرع میں ممنوع تو نہیں ہیں لیکن تعزیہ داری کے خلاف ہیں انکو عمل میں
لاتے ہیں جیسا کہ ماتم کو تو لباس سیاہ اور سبز اور نیلا پہنتے ہیں لیکن اسمیں سنجاف اور گوٹا اور کناری لگا کر ایک وضع خوبصورتی اور زینت کی
نکالتے ہیں اور گوٹا بنا کر کھاتے ہیں کہ جسمیں کھوپرا اور بادام اور الائچی وغیرہ لذیذ کھانے ہوتے ہیں اور زردے ٹوپی جو کہ شادی پر دلالت کرتے ہیں
اسمیں تقسیم کرتے ہیں پس ایسا بیجا ہے بلکہ بہتر یہ ہے کہ عشرہ محرم کے ایام میں لباس ماتمیوں کا سا چاہیے اور لذیذ کھانوں کو ترک کریں بقصد ثواب
اور جو رسمیں کہ شادی پر دلالت کرتی ہیں اُنسے پرہیز کریں اور روایات معتمدہ کتب معتبرہ کی مثل جلاء العیون وغیرہ کتابوں کے بیان کریں
اور رووائیں تاکہ مستحق ثواب کے ہوں اور اب خداتعالی صابروں کے ثواب کی اطلاع دیتا ہے چنانچہ فرماتا ہے وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ
اور خوشخبری دے تو اے محمد صلعم صبر کرنے والوں کو الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ وہ لوگ کہ جس وقت پہنچتی ہے انکو کوئی مصیبت قَالُوْٓا
کہتے ہیں وہ وقت نازل ہونے مصیبت کے اِنَّا لِلّٰهِ کہ ہم خاص واسطے خدا کے ہیں کہ بندہ اور مخلوق اسکے ہیں سواے تسلیم و رضا کے ہمکو چارہ نہیں

وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ اور تحقیق کہ ہم طرف حکم اُسکے رجوع کرنیوالے ہین واسطے جزائے اعمال کے اور کسائی نے انا کے نون کو اور للہ کے لام کو امالہ سے
پڑہا ہے اور باقیون نے تفخیم سے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جو کوئی چار چیزون پر عمل کرے وہ شخص
البتہ بہشتیون مین سے ہوئے اول کہنا لا الہ الا اللہ کا اور دوسری اگر کوئی نعمت حاصل ہو تو کہے کہ الحمد للہ اور تیسرے یہ کہ اگر کوئی گناہ کرے تو کہے استغفر اللہ
اور چوتھے یہ کہ جسوقت کوئی مصیبت پہونچے تو کہے کہ انا للہ وانا الیہ راجعون ایسے لوگون کے حق مین حقتعالی فرماتا ہے اُولٰٓئِکَ یہ لوگ کہ جو وقت
مصیبت کے انا للہ وانا الیہ راجعون کہتے ہین عَلَیْهِمْ اوپر اُنکے صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ رحمتین ہین پروردگار اُنکی کی طرف سے وَرَحْمَةٌ
اور مہربانی اور نعمت بزرگ کہ وہ بہشت ہے وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ اور وہی لوگ ہدایت پانیوالے ہین اور حضرت صادق علیہ السلام
نے فرمایا ہے کہ یہ آیت حضرت امیر المومنین ع کی شان مین ہے جسوقت اُنکے بھائی جعفر طیار کی خبر پہونچی کہ وہ موتہ مین شہید ہوگئے اُسوقت اُنہون نے
یہ واقعہ سنکر کہا کہ انا للہ وانا الیہ راجعون اور جناب امیر المومنین سے پہلے یہ کلمہ کسی نے نہ کہا تہا اسواسطے اگرچہ یہ آیت خاص اُنکے واسطے نازل ہوئی
ہے لیکن حکم اسکا عام ہے ہر مومن کیواسطے جو کہ ایسا کہے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ دو بت اساف اور نائلہ صفا اور مروہ پر رکہے تہے ایک
صفا پر اور دوسرا مروہ پر جب اسلام کا غلبہ ہوا اور بتون کو توڑا تو اُن بتون کو بہی توڑ ڈالا اور توڑ کر پہینکدیا مسلمان وہان اُنکا طواف کرنا
مکروہ جانتے تہے اسلیئے کہ وہان بت رکہے تہے خداتعالی نے طواف کا حکم کیا اور قمی نے اپنی تفسیر مین لکہا ہے کہ دو بت صفا مروہ کے درمیان رکہے
تہے اور قریش وقت طواف کے اُنکو چہوا کرتے تہے جب مسلمانون نے طواف صفا اور مروہ کا مکروہ جانا تو اللہ تعالی نے یہ آیت نازل کی اور حکم طواف کا
دیا چنانچہ فرماتا ہے کہ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ تحقیق کہ صفا اور مروہ کہ یہ دونون پہاڑ مکہ مین ہین مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ نشانیون
خدا کے سے ہین فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ پس جو شخص کہ قصد کرے خانہ کعبہ کے حج کے بجا لانے کے واسطے اَوِ اعْتَمَرَ یا عمرہ بجا لاوے فَلَا
جُنَاحَ عَلَیْهِ پس نہین گناہ ہے اوپر اُسکے اَنْ یَّطَّوَّفَ بِهِمَا یہ کہ طواف کرے ساتھ اُن دونون صفا اور مروہ کے یعنی سات مرتبہ
درمیان اُن دونون کے پہرے وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا اور جو کوئی بطوع اور رغبت کرے اور بجا لاوے نیکی کو فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ پس تحقیق خدا
قدردان اور جزا شکر کی دینے والا ہے عَلِیْمٌ جاننے والا ہے اعمال بندون کا اس آیت کی ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ طواف صفا اور مروہ کا واجب نہین
اسواسطے کہ فرماتا ہے خدا کہ اگر طواف ان دونون کا کرے تو گناہ نہین ہے لیکن احادیث سے ثابت ہے کہ یہ طواف واجب ہے اور صورت عمرہ اور
حج کی مجملا یہ ہے کہ جو کوئی حج کو یہانسے جاتا ہے تو پہلے عمرہ کو بجا لاتا ہے اور جو کوئی یہانسے حج کرنیکو جاتا ہے اُسکے حج کو حج تمتع کہتے ہین اور
عمرہ کو عمرہ تمتع اور وہ یہ ہے کہ یہانسے روانہ ہو کر جسوقت یلملم پر پہونچے کہ وہ مکہ سے دو منزل اسطرف ہے تو وہان احرام عمرہ تمتع کا باندہے
غسل کرکے اور وہ یہ ہے کہ لباس سیا ہوا بدن سے اوتار کر ایک تہ بند باندہے اور ایک چادر اوڑہے بدون سیئے ہوئے کپڑے کے اور سر کو کہلا ہوا
رکہے اور تلبیہ کہے اور وہ یہ ہے کہ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ اللّٰهُمَّ لَکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اور تلبیہ کہتا ہوا مکہ کو روانہ ہو جسوقت مکہ کے گہر دیکہے تو
تلبیہ کا کہنا موقوف کرے اور مسجد الحرام مین پہونچکے بیت اللہ کا طواف کرے کہ سات مرتبہ گرد اُسکے پہرے اور بعد اُسکے دو رکعت نماز
طواف کی مقام ابراہیم مین پڑہے اور پہر مسجد الحرام سے باہر نکلکر سات مرتبہ درمیان صفا اور مروہ کے پہرے اور بعد ساتون پہیرے کے تہوڑے
سے بال اور ناخن اپنے کتروے عمرہ تمتع تمام ہوا اور احرام کے کپڑے اُتار کر اگر چاہے اپنے کپڑے جو پہن لیوے اور جبتک حج نکرے مکہ سے باہر
نہ نکلے اور ذی الحجہ کی آٹہوین تاریخ کو یا نوین تاریخ کو احرام حج تمتع کا مسجد الحرام سے باندہکر اُسیطرح کہ مکہ سے عرفات کو روانہ ہو اور
نوین تاریخ ذالحجہ کی زوال سے پہلے عرفات مین پہونچے اور زوال سے شام تک وہان ٹہیرے اور بعد غروب آفتاب کے وہان سے مکہ کو اُلٹا
پہرے اور رستہ مین شب کو مزدلفہ مین پہونچکر تمام شب وہان قیام کرے اور صبح کو دسوین تاریخ ذالحجہ کی بعد طلوع آفتاب کے وہان سے
مکہ کو روانہ ہو اور رستہ مین جسوقت منا مین پہونچے تو وہان قربانی کرے اور سر اپنا منڈواوے اور سات کنکریان جمرہ کو مارے اور

اور بعد اسکے مکہ کو روانہ ہوا اور وہان مسجد الحرام مین پہنچکر اسیطرح طواف بیت اللہ کا کرے کہ اسکو طواف زیارت کہتے ہین اور بعد اسکے دو رکعت نماز بعد
طواف کے مقام ابراہیم مین پڑہے اور مسجد الحرام سے باہر نکلکر سات مرتبہ درمیان صفا اور مروہ کے پہرے اور پہر مسجد الحرام مین جاکر طواف نساء
کرے اور دو رکعت اس طواف کی مقام ابراہیم مین پڑہے اور بعد اسکے پہر منا کو روانہ ہو اور وہان رہے اور گیارہوین اور بارہوین کو وہان
رہے اور ہر روز تینون جمرونکے سات سات کنکریان مارتا رہے اور اگر چاہے بارہوین کو یا تیرہوین کو جمرونکی کنکریان مارکر مکہ کو روانہ ہو اور حج
تمام ہوگیا یہ سب افعال حج کے ہین اور تفصیل سے فقہ کی کتابون مین لکہی ہین اور اب حقتعالی حق کے پوشیدہ کرنیوالونپر لعنت کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے
إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ تحقیق جو لوگ کہ چہپاتے ہین مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ اسچیز کو کہ نازل کی ہمنے نشانیان
روشن اور رہنمائی ہے یعنی نشانیان روشن اور دلیلین ظاہر اور رہنمائی جو ہمنے نازل کی ہے اسکو پوشیدہ کرتے ہین مِنْ بَعْدِ مَا
بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ بعد اسکے کہ بیان کر دیا ہے ہمنے اسکو واسطے آدمیونکے بیچ کتاب توریت کے مراد ان لوگون سے علماء یہود ہین
کہ صفات پیغمبر آخر الزمان کو جو کہ توریت مین ہے پوشیدہ کرتے تہے أُولَٰئِكَ یہ لوگ وہ ہین کہ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ لعنت کرتا ہے انکو خدا
وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ اور لعنت کرتے ہین انکو لعنت کرنیوالے کہ وہ ملائکہ اور مومنین جن و انس ہین إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مگر
وہ لوگ کہ توبہ کی انہون نے وَأَصْلَحُوا اور نیکی اختیار کی انہونے وَبَيَّنُوا اور بیان کیا انہونے حق کو جو کہ توریت مین لکہا تہا فَأُولَٰئِكَ
پس وہ لوگ ہین کہ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ توبہ قبول کرتا ہون مین اور رجوع کرتا ہون مین اوپر انکے وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ اور مین توبہ قبول کرنیوالا
مہربان ہون کہ جلدی اوپر عذاب نہین کرتا اور توبہ کرنیکی مہلت انکو دی ہے اور یہ آیت اگرچہ یہود کے حق مین ہے کہ وہ صفات پیغمبر آخر الزمان کو
پوشیدہ کرتے تہے لیکن حکم اسکا عام ہے جو کوئی حق کو پوشیدہ کرے اسکا یہی حال ہے اور اسپر لعنت خدا کی اور ملائکہ اور جن و انس کی ہے پس جن لوگون نے
کہ پوشیدہ کیا نص خلافت امیر المومنین کو وہ اس آیت کے حکم مین داخل ہین۔ اور اس آیت سے یہہ بہی ثابت ہوا کہ لعنت کرنی مستحقان پر جائز ہے اور
صحیح بخاری مین لکہا ہے کہ جناب رسول خدا صلعم نماز صبح کی دوسری رکعت مین قنوت پڑہتے تہے اور اسمین کہتے تہے کہ اللّٰہم العن فلانا و فلانا یعنی
اے خدا لعنت کر تو فلانے و فلانے کو۔ پس جو لوگ کہ لعنت کرنیکو مستحقان لعنت پر منع کرتے ہین قول انکا مخالف قرآن اور حدیث کی ہے اور
اب حقتعالی ان لوگونکا ذکر کرتا ہے کہ جو بدون توبہ کے حالت کفر مین مر گئے إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا تحقیق جن لوگون نے کفر کیا وَمَاتُوا
وَهُمْ كُفَّارٌ اور مر گئے وہ جسوقت کہ کفر کرنیوالے تہے یعنی حالت کفر مین بدون توبہ کئے ہوئے وہ مر گئے أُولَٰئِكَ یہ لوگ وہ ہین کہ عَلَيْهِمْ
لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ اوپر انکے لعنت خدا کی ہے اور فرشتونکی اور آدمیونکی سب کی خَالِدِينَ فِيهَا
ہمیشہ رہنے والے ہین وہ بیچ اس لعنت کے لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ نہ ہلکا کیا جائیگا ان سے عذاب کہ کچہہ کم کر دیوین وَلَا هُمْ
يُنْظَرُونَ اور نہ وہ مہلت دیے جاوینگے کہ کسیطرح کا عذر کرین اسواسطے کہ بعد مرنیکے عذر مسموع نہین اور منقول ہے کہ قریش نے جناب رسول خدا
صلعم سے عرض کی کہ خدا کا وصف بیان کرو کہ ہم اسپر ایمان لاوین حقتعالی نے سورۂ قل ہو اللہ احد نازل کی اور اسکے ہمراہ یہ آیت نازل کی کہ وَإِلَٰهُكُمْ
إِلَٰهٌ وَاحِدٌ خدا معبود تمہارا معبود ایک ہے کہ شریک اپنا نہین رکہتا ہے نہ ذات مین اور نہ صفات مین لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ نہین ہے
کوئی معبود سوای اسکے کہ سزاوار پرستش کا ہو الرَّحْمَٰنُ مہربان بہت بخشش کرنیوالا دنیا مین بسبب عطا کرنے زندگی اور روزی اور تمام نعمتون دنیا
کے الرَّحِيمُ مہربان بندونپر آخرت مین بسبب مغفرت کی اور داخل کرنے جنت کے اور اب حقتعالی اپنی وحدانیت کی دلیلین بیان کرتا ہے
اور فرماتا ہے کہ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ تحقیق بیچ پیدا کرنے آسمانونکی اور زمین کی وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
اور آمد و رفت رات اور دن کی وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ اور بیچ پیدا کرنے کشتیونکی کہ جو جاری ہین بیچ دریا کے بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ
بسبب اسکے کہ نفع پہنچاتی ہین آدمیونکو وَمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ مَاءٍ اور بیچ پیدا کرنے اسچیز کے کہ نازل کی ہے آسمانونسے

پانی ہین کہ وہ باران ہی فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا پس زندہ کیا ساتھ اُس پانی کے زمین کو بعد مرنے اُسکے یعنی سبز اور تازہ
کیا زمین کو بعد خشک ہونے اُسکے طرح طرح کی بوٹیون اور گھانسون اور پھلون سے وَبَثَّ فِیْهَا اور بکھیری بیچ اُس زمین کے اور پھیلائی
مِنْ کُلِّ دَآبَّةٍ ہر قسم کے چارپائے بیچ اُسکے اور دابہ اصل مین اُس جانور کو کہتے ہین کہ جو زمین پر چلے اور استعمال اُسکا چارپایون مین اکثر ہے وَتَصْرِیْفِ
الرِّیٰحِ اور پھیرنے ہواؤن کے کہ کبھی پروا ہوتی ہی اور کبھی پچھوا اور کبھی جنوبی اور کبھی شمالی اور کسائی نے ریاح کو ریح پڑھا ہے
وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اور بیچ بادل کے کہ مسخر کیا گیا ہے درمیان آسمان اور زمین کے نیچے کو نہین گر سکتا لَاٰیٰتٍ
البتہ نشانیان ہین قدرت خدا کی ان سب چیزون مین کہ دلالت کرتی ہین اُسکی وجود اور وحدانیت اور قدرت کاملہ پر لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ
واسطے اُس قوم کے کہ جو سمجھتے ہین اور فکر و تامل سے آئین نظر کرتے ہین اور سموٰت کا لفظ جمع آیا ہے اور ارض کا لفظ مفرد ہے اسواسطے کہ آسمان
سات ہین کہ جمع پر دلالت کرتے ہین اور قرآن مین کئی جگہ سات آسمانون کا ذکر آیا ہے اور زمین کو اگرچہ مثلہن کہا ہے لیکن تصریح سے قرآن مین
سات زمین کا ذکر نہین آیا ہے اور اب خدا تعالی بیان کرتا ہے حال مشرکون کا جو کہ بتون کی تعظیم کرتے تھے اور خدا تعالی کو چھوڑ کر رئیسون کی تابعداری
کرتے تھے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَمِنَ النَّاسِ اور بعض آدمی وہ ہین مَنْ یَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا وہ شخص ہین کہ پکڑتے
ہین وہ اور اختیار کرتے ہین سوا خدا کے شریکون کو کہ وہ بت ہین اور رئیس اُنکے ہین یُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ دوست رکھتے ہین وہ اُنکو اور تعظیم اور
اطاعت اُنکی کرتے ہین مانند دوستی اور تعظیم خدا کی وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اور جو لوگ کہ ایمان لائے ہین خدا اور پیغمبر پر اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ بہت مضبوط
ہین دوستی کرنے مین خاص واسطے خدا کی یعنی دوستی مومنین کی زیادہ ہے دوستی کافرون کی سے جو کہ وہ بتون اور رئیسون سے رکھتے ہین اسواسطے
کہ مومنین بملاحظہ قدرت اور پروردگاری خدا کی خدا سے دوستی رکھتے ہین اُنکی دوستی پختہ اور خالص ہے بخلاف کفار کے کہ جسوقت کسی بت سے مطلب
بر آری اُنکی نہین ہوتی تو اُسکو چھوڑ کر دوسرے بت سے دوستی کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ اُس سے بہتر ہے وَلَوْ یَرَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اور کاش
دیکھین وہ لوگ کہ ظلم کیا ہے اُنہون نے اپنی جانون پر بتون کو پوجنے سے اِذْ یَرَوْنَ الْعَذَابَ جسوقت دیکھینگے وہ عذاب کو جو کہ
قیامت کے روز تو اُسوقت جانینگے کہ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا تحقیق خاص قوت واسطے خدا کے ہے سب واسطے بتون کو اور رئیسو واسطے
اُنکے کچھ نہین وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعَذَابِ اور تحقیق خدا سخت کرنیوالا عذاب کا ہے اور نافع نے یری کو تری پڑھا ہے تا سے اور یرون
کو ابن عامر نے بضم یا پڑھا ہے اور ابو جعفر اور یعقوب نے اُنکو دونو جگہ ہمزہ کی کسرہ سے پڑھا ہے پس وہ لوگ قیامت کے روز عذاب کو دیکھکر جانینگے
کہ قوت خدا ہی کے واسطے ہے اور خدا سخت کرنیوالا عذاب کا ہے اور یہ اُسوقت کا ذکر ہے کہ اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِیْنَ اتُّبِعُوْا جسوقت بیزاری ہونگے
وہ لوگ کہ پیروی اور تابعداری کیے گئے ہین یعنی متبوع اُنکے اور پیشوا اُنکے کہ بت ہین وہ بیزاری ڈھونڈینگے مِنَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا اُن
لوگون سے کہ تابعداری کی ہے اُنہون نے یعنی پیشوا اور متبوع اُسروز بیزاری ڈھونڈینگے اپنے تابعدارون سے کہ وہ کفار ہین وَرَاَوُا الْعَذَابَ
اور دیکھینگے وہ تابع اور متبوع دونون عذاب کو وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ اور کٹ جاوینگے ساتھ اُنکے سبب یعنی علاقے اور رابطے خویشی
اور دوستی کے جو کچھ آپسمین رکھتے تھے اور لینے اپنے حالون سب گرفتار ہو جاوینگے کوئی کسی دوسرے کو کیا پوچھیگا اور ایسے ہی پیرونکو اپنی جانکی
پڑی ہوگی مریدونکو کیونکر عذاب سے چھڑاوینگے اور فرماتا ہے خدا کہ وَقَالَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا اور کہینگے وہ لوگ کہ تابعداری اور پیروی کی
اُنہون نے بتون اور رئیسونکی لَوْ اَنَّ لَنَا کَرَّةً کاش تحقیق واسطے ہمارے پھر آنا ہووے طرف دنیا کے کہ اگر ہم پھر دنیا مین جائین فَنَتَبَرَّاَ
مِنْهُمْ پس بیزاری ڈھونڈین ہم اُن پیشواؤن اور رئیسون سے کَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا جیسے بیزاری ڈھونڈی ہے اُنہون نے ہم سے آجکے اور
الگ ہوتے ہین وہ ہم سے اور نتبرا منصوب ہے اسواسطے کہ بعد فا کے تمنی کا جواب مین آیا ہے اور وہ لفظ لو کا ہے کَذٰلِكَ ایسے ہی یعنی جیسے کہ
بیزاری ڈھونڈیگا ہر ایک اُنمین سے دوسرے سے اور دیکھینگے وہ عذاب کو ایسے ہی یُرِیْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ دکھلاویگا اُنکو خدا اعمال اُنکے

حسرات علیہم حسرت اور افسوس ہونگیے وہ اعمال اُنپر وَمَا هُم بِخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ اور نہین ہین وہ نکلنے والے
[آ]تش دوزخ سے بلکہ ہمیشہ اُسمین جلا کرینگیے اور یری کے تین مفعول ہین مفعول اول تو ضمیر ہم کی ہے اور دوسرا مفعول اعمالہم ہے اور
[تیسر]ا مفعول حسرات ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ یہ آیت اُس شخص کے حق مین ہے کہ مال کو راہ خدا مین بسبب بخل کے خرچ نکرے
جمع کرکے پیچھے اپنے چھوڑ جائے وہ شخص دو حال سے خالی نہین ہے یا تو وارث اُسکا اُس مال کو راہ خدا مین خرچ کریگا اور نیک کامون مین اور
[گ]ناہ اور معصیت مین اگر راہ خدا مین خرچ کیا ہے تو وہ مرنیوالا اُسکو دوسرے کی میزان مین دیکھکر افسوس کریگا کہ ہائے جمع تو کیا تھا مین مال کو
[...]تھا اور ثواب اُسکا دوسرے آدمی کو پہونچا اور اگر اُس وارث نے اُس مال کو معصیت خدا مین خرچ کیا ہے تو اُسنے قوت دی معصیت مین
[...] اسلیے کہ جمع کرکے مال کو چھوڑ گیا غرض یہ ہے کہ از راہ بخل حقوق خدا کو جو کچھہ کہ مال مین تھے انکو ادا نہ کیا اور مال کو چھوڑکر دنیا سے چلا گیا
[و]بال اُسکا وبال جان ہوگا اور ابن عباس سے روایت ہے کہ بعضے قبائل عرب نے اپنے اوپر زراعت اور چارپاؤن اور
[...]سون کو حرام کیا تھا اسمقدمہ مین خدا تعالی نے حکم عام سب بندون کو مومنین اور کفار کو خطاب کرتا ہے کہ يَا أَيُّهَا
[النَّا]سُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ اے آدمیو کھاؤ تم اُن چیزون مین سے کہ بیچ زمین مین ہین میوا اور غلہ حَلَالًا طَيِّبًا حلال اور پاکیزہ اور
[حلا]ل صفت ہے مصدر محذوف کی اور طیبا صفت بعد صفت ہے اور من تبعیضیہ ہے اور متعلق کلوا کے ہے اور تقدیر اُسکی کلوا مما فی الارض
حلالا طیبا ہے یعنی کھاؤ تم بعض اُن چیزون سے کہ بیچ زمین کے ہے کھانا حلال پاکیزہ اور حاصل اُسکا یہ ہے کہ جو کچھہ تمپر حلال ہے
[ا]پنے اوپر حرام مت کرو وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ اور نہ پیروی کرو تم قدمون شیطان کی
[پ]یچھے چلو اور جو کچھہ وہ اغوا کرے وہ کرو إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ تحقیق کہ وہ واسطے تمہارے دشمن ہے ظاہر
[...]ہے کہ تمکو فریب دیکر دوزخ مین ڈالے اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد خطوات الشیطان سے یہ ہے کہ طلاق دینے
[کی قس]م کھائی اور گناہ کرنے کی نذر کرے اور بغیر خدا کے دوسرے کی قسم کھائے إِنَّمَا يَأْمُرُكُم بِالسُّوءِ وَالْفَحْشَاءِ
[...]سکے نہین کہ حکم کرتا ہے شیطان تم کو ساتھ بدی اور فحش کے یعنی وہ تمہارے دلون مین وسوسہ نہین ڈالتا مگر بدی کا اور برائی
[...]ہوئی اور ظاہر گناہ کا وَأَن تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ اور یہ کہ کہو تم اوپر خدا کے مَا لَا تَعْلَمُونَ اُس چیز کو کہ نہین جانتے
یعنی اُس امر کا وسوسہ ڈالتا ہے کہ خدا کے حق مین تم وہ بات کہو کہ جسکا علم نہین رکھتے ہو جیسے کہ شریک کرنا خدا کا اور حلال کرنا حرام
[...] حرام کرنا حلال کا اور اس آیت مین اشارہ ہے طرف اس امر کے بھی کہ اپنی طرف سے مسئلہ کو بیان مت کرو چنانچہ حضرت امام محمد باقر
[علیہ ال]سلام سے کسی نے پوچھا کہ کیا ہے حق خدا کا بندون پر فرمایا کہ جو کچھہ جانتے ہو وہ کہو اور جو نہین جانتے اُسمین توقف کرو اور کہو کہ
[ن]ہین جانتے اور اپنی طرف سے کچھہ بنا کر مت کہو اور منقول ہے کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے یہودیون سے فرمایا کہ تم مسلمان
[...] تو اُنہون نے جواب مین کہا کہ ہم اپنے باپ دادا کے تابع ہین اور ہم انہین کی پیروی کرتے ہین کہ وہ ہمسے زیادہ دانا
[...] حلال اور حرام کے مقدمہ مین اُس حال کو خدا تعالی بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا اور
[جس و]قت کہا جاتا واسطے اُنکے کہ پیروی کرو تم مَا أَنزَلَ اللَّهُ اُس چیز کی کہ نازل کی ہے خدا نے کہ وہ قرآن ہے کہ جسکو خدا تعالی نے
[و]اسطے ہدایت کے نازل کیا ہے قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ کہا اُنہون نے کہ بلکہ پیروی کرتے ہین ہم مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا اُس چیز کی
[کہ] پایا ہے ہمنے اوپر اُسکے باپون اپنے کو جو مذہب اُنکا ہے وہی ہمارے نزدیک پسندیدہ ہے خدا تعالی اُنکے جواب مین فرماتا ہے
[أَوَ]لَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا کیا اگرچہ ہون باپ اُنکے کہ نہ سمجھتے ہون کسی چیز کو دین مین سے اور مذہب
[...] اور بیہودہ کار ہون وَلَا يَهْتَدُونَ اور نہ ہدایت پائی ہو بلکہ ضلالت اور کجی پر ہون کیا تب بھی اُن کی پیروی

کرینگے یعنی باپ اُن کے یہودی یا نصرانی یا بت پرست ہوں کامر دین مین کچھ سمجھے ہوں اور نہ کچھ فکر اور تامل کرتے ہوں اور اپنی جہالت سے اُنہوں نے کفر کو اختیار کرلیا ہو تو کیا تب بہی وہ باپوں اپنے ہی کی پیروی کرینگے ایسا نہین ہو سکتا کہ وہ بے دلیل ایک امر کو اختیار کرتے ہین بلکہ چاہیے کہ وہ خود تحقیق کرین امر حق کو دریافت کرکے اختیار کرین نہ یہ کہ باپوں کی پیروی پر اکتفا کرین اور اس آیت سے یہ بہی معلوم ہوا کہ مذہب مین پیروی والدین کی اور اپنی قوم کی بیجا ہے بلکہ خود تحقیق کرکے مذہب کو اختیار کرین لیکن اس زمانہ مین جسکو دیکھتے ہین یہی معلوم ہوتا ہے کہ مذہب والا ہندو ہو یا مسلمان یا یہودی یا نصرانی یا سنی یا شیعہ اپنے باپ کی یا اپنی قوم کی مذہب پر ہوتا ہے اور جو امر کہ اُن کے مذہب کے مضر اُن کی کتابوں مین ہے اور دوسرے مذہب کی اُس سے حقیت پائی جاتی ہے اُسکی وہ تاویل کرتے ہین یا اُس مین سکوت کرتے ہین اور اپنے باپ کے مذہب کو ترک نہین کرتے گو مذہب اُن کے باپوں کا واقع مین باطل معلوم ہوتا ہو اور بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اکثر آدمی بسبب حب جاہ اور ریاست کی حق سے خارج ہوگئے لیکن اُنکے تابعین اُسکی اصلاح کے واسطے واہی تباہی دلیلیں کرتے ہین اور اُنکی پیروی کو ترک نہین کرتے اور بعض آدمیوں کو اس امر نے گمراہ کیا ہے کہ کہتے ہین کہ اس مذہب مین بڑے علما گزرے ہین کیا وہ سب گمراہ تھے کہ اس مذہب کو اختیار کرتے۔ لیکن یہ نہین خیال کرتے کہ ہنود اور نصاری مین بہی بڑے بڑے علما اور فہمیدہ اور عاقل لوگ ہین اُنکو بہی اُنکے باپوں کی پیروی نے گمراہ کر رکہا ہے اور وہ اسی مذہب کو اپنے باپوں کے بر حق جانتے ہین چاہیے کہ وہ بہی حق پر نہوں پس چاہیے کہ مذہب کے مقدمہ مین کسی کی پیروی نہ کرین بلکہ خود تحقیق کرکے اختیار کرین اور ایسے ہی حال رسوم کا ہے کہ اکثر رسوم خلاف شرع ہین اور اُن مین بیجا صرف کرتے ہین اپنے باپوں کی پیروی سے اور اپنی قوم کے لحاظ سے اور ترک اُن کو نہین کرتے اور یہ رسوم عورتوں کی اطاعت سے اکثر عمل مین لاتے ہین اور خوف خدا کا ... نہین کرتے کہ کل کو قیامت کے روز جو خدا پوچھے گا اور کہے گا کہ تمنے میرے حکم کے برخلاف یہ کام کیوں کئے تو اس کا کیا جواب دینگے اور اب خدا تعالی کفار کے لئے مثل بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ **وَمَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا** اور مثل اُن لوگوں کے کہ کافر ہوئے ہین خدا پر ایمان نہ لائے **كَمَثَلِ الَّذِيْ يَنْعِقُ** مانند مثل اُس شخص کے ہے کہ آواز دیتا ہے وہ **بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً** ساتھ اُس چیز کے کہ نہین سنتی ہے وہ چیز مگر بلانے اور پکارنے کو یعنی جیسکہ کوئی کسی جانور کو آواز دیوے تو وہ جانور سمجھ اُس آواز اور ندا کے اسمین سے کچھ اور مطلب ہرگز نہین سمجھتا ہے ایسے ہی حال کفار کا ہے کہ اگر کوئی ڈرانیوالا خدا کی طرف سے اُنکو ڈراوے تو وہ کفار سمجھ ایک آواز کے اُسکے ڈرانے کو کچھ نہین سمجھتے اور حقیقت سخن کو دریافت نہین کرتے تامل کرکے اور عناد اور تکبر کے سبب سے اُسکے سمجھنے کی طرف متوجہ نہین ہوتے اور اسی سبب سے **صُمٌّۢ** بہرے ہین وہ کلام حق کے سننے سے **بُكْمٌ** گونگے ہین وہ سخن حق کے سننے سے **عُمْيٌ** اندہے ہین وہ راہ راست کیطرف جانے سے **فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ** پس وہ نہین سمجھتے ہین اور گویا کہ کچھ عقل نہین رکھتے ہین کہ دریافت کرین اور سمجھین پیغمبر کے ارشاد کو اور اب خدا تعالی مومنین کو خطاب کرکے فرماتا ہے کہ **يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا** اے وہ لوگ کہ ایمان لائے ہو **كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ** کہاؤ تم پاکیزہ اُن چیزوں سے کہ روزی دی ہے ہمنے تمکو یعنی حلال کہانے تمکو دئے ہین اور کہانا اُنکا تمہارے اوپر ہمنے حلال کیا ہے اُن کو کہاؤ تمکو تم کہاؤ **وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ** اور شکر کرو تم واسطے خدا کے اُس روزی کے عوض مین کہ جو تمکو دی ہے **اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ** اگر ہو تم کہ خاص اُسی کو پرستش کرتے ہو تم نہ اُسکے غیر کو اور جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص چاہے کہ دعا

اسکی قبول ہووے تو لازم کہ وہ کسب حلال سے پاکیزہ کہانا کما کر کہائے اور فرمایا ہے جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ترک
کرنا لقمہ حرام کا خدا کے نزدیک افضل ہے دو ہزار رکعت نماز سنتی سے اور پہیر دینا اور دور کرنا دانہ حرام کا اپنے پاس سے
برابر ستر حج کے ہے اور حدیث قدسی مین آیا ہے اور خدا تعالی فرماتا ہے کہ مجکو تعجب ہے آدمیون اور جنون سے کہ روزی تو انکو مین
دیتا ہون اور شکر میرے غیر کا کرتے ہین اور اللہ تعالی نے حلال کا ذکر کر لیا تو اب حرام چیزونکا ذکر کرتا ہے کہ اِنَّمَا
حَرَّمَ عَلَیْکُمُ الْمَیْتَةَ سوائے اسکے نہین کہ حرام کیا ہے اللہ نے اوپر تمہارے مردار کو سوائے ٹڈی اور مچہلی کے کہ جو
پانی سے زندہ باہر نکلکر مر جائے وَالدَّمَ اور حرام کیا ہے خون کو سوائے اس خون کے کہ بعد ذبح کے گوشت مین رہگیا ہو کہ
وہ حلال ہے وَلَحْمَ الْخِنْزِیْرِ اور حرام کیا ہے گوشت خوک کو اور خوک کی سب چیزین حرام اور نجس ہین یہانتک کہ دانت اور
بال وغیرہ سب نجس ہین وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ اور حرام کیا ہے اس چیز کو کہ آواز دیگئی ہو ساتھ اسکے واسطے غیر خدا کے
یعنی وقت ذبح کے حیوان پر سوائے خدا کے کسی غیر کے نام کی آواز دیجائے اور وقت ذبح کے اسپر کسی غیر کا نام لیا جائے سوائے
خدا کے۔ اسکا کہانا بہی حرام ہے اور اہلال اصل مین چاند دیکہنے کو کہتے ہین لیکن عادت اسطرح سے جاری ہوگئی ہے کہ وقت دیکہنے
چاند کے آوازین بلند ہوتی ہین اسواسطے آواز کے معنی مین مستعمل ہوگیا ہے فَمَنِ اضْطُرَّ پس وہ شخص کہ مضطر اور ناچار
ہو کہ خواہ تو کوئی شخص اسپر زبردستی کرے یا ایسی اسکو بہوک ہو کہ اس سے خوف مرجانے کا ہو اور کوئی طعام میسر نہووے کہ
اس سے سد رمق کرے غَیْرَ بَاغٍ جسوقت کہ نہ زیادتی اور ظلم کرنیوالا ہو وہ شخص کہ کسی ایسے ہی دوسرے مضطر اور ناچار سے
چہین لیوے یا امام زمان پر خروج کرے یا رہزنی کرے یا بقصد لذت کہائے ایسا نہووے وَلَا عَادٍ اور نہ تجاوز کرنیوالا ہو
وہ شخص سد رمق سے بڑہکر کہ سیر ہو کر کہائے بلکہ تہوڑا سا اسقدر کہائے کہ جس سے جان بچ جائے اور مرے نہین اور غیر باغ
حال واقع ہوا ہے اور لا ولا عاد پر واسطے تاکید نفی کے زیادہ کر دیا ہے پس ایسا ناچار آدمی اگر ایسی حالت مین ان حرام
چیزون مین سے بقدر سد رمق کے کہائے تو اسپر کچہ گناہ نہین ہے کہ خدا تعالی فرماتا ہے فَلَآ اِثْمَ عَلَیْهِ پس نہین گناہ
ہے اوپر اسکے کہ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ تحقیق خدا بخشنے والا ہے اپنے بندونکو رَّحِیْمٌ مہربان ہے اپنے بندونپر سد رمق
کے کہانے کی رخصت دینے پر واسطے حفاظت جان کے اور حدیث مین وارد ہوا ہے کہ باغی تو وہ شخص ہے کہ امام معصوم
پر خروج کرے اور عادی وہ ہے کہ رہزنی کرے اور بعضی حدیث مین آیا ہے کہ باغی تو ظالم ہے اور عادی غاصب ہے اور بعضی
حدیث مین چور کے واسطے بہی عادی کا لفظ آیا ہے پس ان لوگونکو بقدر سد رمق بہی حرام کہانے مین سے کہانا جائز نہین ہے
اور پہلے اس سے گذر گیا ہے کہ علماء یہود جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صفات کو توریت مین سے اپنے
روزینون کے موقوف ہونیکے خوف سے بدل دیتے تہے پہر خدا تعالی اسی مقدمہ مین فرماتا ہے کہ اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ
تحقیق وہ لوگ کہ پوشیدہ کرتے ہین مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اس چیز کو کہ نازل کی ہے خدا نے مِنَ الْکِتٰبِ کتاب سے یعنی صفات پیغمبر
جو کہ کتاب توریت مین لکہی ہین انکو پوشیدہ کرتے ہین اور من الکتاب بیان ہے ماکا وَیَشْتَرُوْنَ بِهٖ اور خرید کرتے ہین وہ ساتہ
اس بدل کرنیکے یعنی اسکے عوض مین ثَمَنًا قَلِیْلًا مول تہوڑا سا اُولٰٓئِکَ یہ لوگ کہ جو صفات پیغمبر آخر الزمان کے پوشیدہ
کرتے ہین مول تہوڑا سا خرید لیتے ہین اور اس مول کو کہاتے ہین وہ لوگ مَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نہین کہاتے ہین بیچ
پیٹون اپنے کے اِلَّا النَّارَ مگر آگ کو وَلَا یُکَلِّمُهُمُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اور نہ کلام کریگا انسے خدا دن قیامت کے وہ کلام کہ
جس سے انکو نفع ہووے وَلَا یُزَکِّیْهِمْ اور نہ پاکیزہ کریگا انکو انکے اعمال کی ناپاکی سے وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ اور واسطے انکے عذاب دردناک

کہ وہ عذاب آتش دوزخ کا ہے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ یہ لوگ وہ ہین کہ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ کہ خرید کیا ہے اُنہون نے گمراہی کو بِالْهُدٰى
بدلے ہدایت کے وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ اور عذاب کو بدلے مغفرت کے فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ پس کس چیز نے صابر کیا اُنکو
اوپر آگ کے یعنی کس چیز نے اُنکو دلیر کیا اعمال بد کرنے پر کہ جو باعث ہین عذاب آتش دوزخ کے ذٰلِكَ یہ عذاب بِاَنَّ اللّٰهَ
نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ بسبب اسکے ہے کہ نازل کیا ہے خدا نے کتاب کو ساتھ حق کے اور راستی اور درستی کے اور اُن
لوگون نے اُسکو ترک کیا اور جھٹلایا وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِى الْكِتٰبِ اور تحقیق وہ لوگ کہ اختلاف کیا ہے اُنہون نے بیچ کتاب کے
کہ کسی نے تو کہا ہے کہ وہ سحر ہے اور کسی نے کہا وہ شعر ہے اور کسی نے کہا کہ وہ پہلون کے قصے ہین یہ لوگ اختلاف کرنیوالے لَفِىْ
شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ البتہ بیچ مخالفت بعید کے حق سے ہین اور بیچ عناد کے ہین کہ حق خلاف کہتے ہین اور منقول ہے کہ یہودی نماز کو
مغرب کی طرف پڑہتے تھے اور نصاریٰ مشرق کیطرف پڑہتے تھے اور بار بار اپنے مذہب قبلہ کی توجہ پر کہتے تھے اور ہر ایک
اپنے قبلہ کو بہتر جانتا تہا اور کہتے تھے کہ عبادت منحصر اسی توجہ قبلہ پر ہے اللہ تعالیٰ اُن کے جواب مین فرماتا ہے
لَيْسَ الْبِرَّ نہین ہے نیکی اور پسندیدہ یہ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ یہ کہ پھیرو تم موہنون اپنے کو
قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ طرف مشرق اور مغرب کے کہ فقط مشرق اور مغرب کے
طرف اپنے موہنون کو کر کے حق پر ہوجاؤ اور حفص اور حمزہ نے بر کی را کو منصوب پڑہا ہے لیس کی خبر مقدم کر کے
اور اسم اُس کا ان تولوا ہے بتاویل مصدر یعنی لیس البر تولیتکم اور باقی کے قاریون نے بر کو مرفوع پڑہا ہے
لیس کا اسم مقرر کر کے اور ان تولوا کو بتاویل مصدر کے خبر اُس کی پڑہا ہے اور یہان اسم اور خبر دونون معرفہ ہین
اور جس وقت دونون معرفہ ہون تو اختیار ہے کہ جس کو چاہو اسم ٹہیراؤ اور جس کو چاہو خبر کہو اور نافع اور ابن عامر نے
لٰکن کے نون کو مخفف پڑہا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ اور لیکن نیکی یہ ہے کہ مَنْ اٰمَنَ
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ کوئی شخص
ایمان لائے ساتھ خدا کے اور دن آخرت کے اور فرشتون کے اور کتاب کے اور پیغمبرون کے یعنی
سب کتابون اور سب پیغمبرون پر ایمان لائے نہ مثل یہود اور نصاریٰ کے کہ بعضی کتابون پر اور بعضے پیغمبرون
پر ایمان لائے اور بعض پر ایمان نہ لائے وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ اور نیکی یہ کہ دیوے مال کو
اوپر دوستی اُس مال کے یعنی مال کو بہت دوست رکہتا ہو اور پہر راہ خدا مین اُس کو دیوے اور یا یہ کہ دیوے
مال کو اوپر دوستی اُس خدا کے ذَوِى الْقُرْبٰى قرابت والون کو وَالْيَتٰمٰى اور یتیمون کو
وَالْمَسٰكِيْنَ اور مسکینون کو وَابْنَ السَّبِيْلِ اور مسافر کو وَالسَّآئِلِيْنَ اور سوال کرنیوالون کو
وَفِى الرِّقَابِ ط اور بیچ چھڑانے گردنون کے یعنی غلامون اور لونڈیون کے دیوے کہ گردنین اُن کی
جو پہنس رہی ہین آقاؤن کے ملک مین وہ مال اُنکو دیکر آزاد ہوجاوین اور اپنی گردنون کو اپنے آقاؤن سے
چھڑالیوین وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ اور نیکی یہ ہے کہ قایم رکہے نماز کو کہ ہمیشہ اُسکو پڑہتا رہے وَاٰتَى الزَّكٰوةَ
اور دیوے زکوٰۃ کو اگر قدرت اُسکی رکہتا ہو وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا
اور وفا کرنے والا ساتھ عہد اپنے کے جس وقت کہ عہد کیا ہو اُنہون نے وَالصّٰبِرِيْنَ فِى الْبَاْسَآءِ
وَالضَّرَّآءِ اور صبر کرنے والے بیچ فقر اور فاقہ اور بیچ رنج اور سختی کے وَحِيْنَ الْبَاْسِ ط اور وقت لڑائی

ربع

اُولٰٓئِكَ یہ گروہ راہ خدا مین دینے والے اور نماز کو قایم رکھنے والے اور زکوٰۃ کو ادا کرنے والے اور عہد کو وفا کرنے والے اور صبر کرنے والے فاقہ اور سختی مین الَّذِیْنَ صَدَقُوْا ط وہ لوگ ہین کہ سچے ہین وہ دین مین وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ۝ اور یہی لوگ وہ ہین کہ جو پرہیزگار ہین اور ڈرنے والے ہین اپنے خدا سے ظاہر اور باطن مین اور جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی عمل کرے اس آیت پر تحقیق کہ کامل کیا اُس نے ایمان اپنا اور علی بن الحسین علیہما السلام نے فرمایا ابوحمزہ ثمالی سے کہ اے ابوحمزہ چاہتا ہے تو کہ خوشحال تمام تجکو موت دیوین اور سب گناہ تیرے بخشین تو چاہیے کہ نیکی کرے تو کہ راہ خدا مین دیوے تو پوشیدہ اور اپنے یگانون سے سلوک نیک کرے تو کہ یہ صفت عمر کو زیادہ کرتی ہے اور فقیری کو دور کرتی ہے اور ستر طرح کی موت بد کو دفع کرتی ہے بس صدقہ دینا اور یگانون سے سلوک کرنا موجب ثواب دنیا اور آخرت کا ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی یتیم کی پرورش کرے اور اُسکو کہانا دیوے یہانتک کہ وہ مستغنی ہو جاے اللہ تعالی بہشت کو اُسپر واجب کرتا ہے اور دعا کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ خداوندا مجکو مسکینون کا ہمنشین کر کہ حضرت کی کسی بی بی نے کہا کہ یہ دعا کس واسطے کرتے ہو فرمایا کہ وہ توانگرون سے چالیس برس پہلے بہشت مین جاوینگے اور بعد اُس کے فرمایا کہ مساکین سے دوستی کرو اور اُنکو راہ خدا مین دو اگرچہ آدہا خرما ہو اور اُن کو حقیر کو نہین اور اُنکو نا اُمید مت کرو تا کہ خدا تعالے تمپر رحمت زیادہ کرے اور منقول ہے کہ جو کوئی مسافر پر نوازش کرے حقتعالی اُس کے مقصود دنیا اور آخرت کے روا کرے اور وہ شخص قبر مین اور صراط پر اور میزان پر غریب نہ ہووے بلکہ ایک جماعت اُس کے ہمراہ ہووے کہ اُسکو ہولون سے بیخوف کرین اور فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو کوئی لونڈی اور غلام کو اپنے مال مین سے کچہ دیوے کہ وہ اپنے تئین غلامی کے قید سے آزاد کروائین وہ شخص سایہ رحمت اور حمایت خدا مین ہوگا اُس دن کہ جسدن کوئی سایہ نہوگا بجز رحمت خدا اور حدیث صحیح مین آیا ہے کہ ایمان نہ رکہے جو کوئی کہ امانت کو ادا نکرے اور دین نہ رکہے جو کوئی کہ عہد کو وفا نکرے اور بہی حدیث مین آیا ہے کہ قیامت کے روز صاحبان بلا اور بیماری کو اسقدر ثواب دیوینگے کہ تندرست آرزو کرینگے کہ کاش ہمکو دنیا مین طرح طرح کی بیماریون اور بلاؤن مین مبتلا کرتے کہ ہمکو یہ ثواب ملتا اور ہمارے علمانے اتفاق کیا ہے اسپر کہ عمل کرنے والا اس آیت پر بجز امیر المومنین علیہ السلام کے دوسرا کوئی شخص نہین ہوا کہ تمام صفتون کاملہ کا اپنے مین جمع کرنے والا ہوا اور اب خدا تعالی احکام شرع کے شروع کرتا ہے اور فرماتا ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگ کہ ایمان لائے ہو كُتِبَ لکہا گیا ہے یعنی واجب کیا گیا ہے عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى اوپر تمہارے قصاص لینا بیچ مقتولون کے اور لحاظ رکہنا برابری کا کہ آزاد کے بدلے آزاد سے قصاص لینا چاہیے اور غلام کے بدلے غلام سے اور عورت کے بدلے عورت سے اور منقول ہے کہ پہلے اسلام سے جسوقت دو گروہ مین لڑائی ہوتی تہی تو زبردست گروہ کے آدمی کمزور گروہ کے آدمیون مین سے عوض غلام کے آزاد کو قتل کرتے تہے اور بدلے عورت کے مرد کو قتل کرتے تہے اور ایک مرد کے عوض مین دو مردون کو قتل کرتے تہے اور بعد ہجرت کے رسولخدا کی خدمت مین یہ حال

کیا گیا تو حکم برابری کا نازل ہوا چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ قتل کیا جاوے اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ ایک آزاد بدلے ایک آزاد کے وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ اور ایک غلام بدلے ایک غلام کے وَالْاُنْثٰی بِالْاُنْثٰی اور عورت بدلے عورت اور غلام کے بدلے آزاد کو نہ قتل کرینگے بلکہ بہت سختی سے اُس آزاد کو مار پیٹ کرینگے اور عورت کے بدلے مرد کو قتل نکرینگے مگر جسوقت کہ وہ ولی عورت کا نصف دیت وارثان قاتل کو ادا کرے اور بعد اُسکے خدا تعالیٰ دیت کا مقدمہ بیان فرماتا ہے کہ فَمَنْ عُفِیَ لَهٗ پس اگر معاف کیا جاوے واسطے اُس قاتل کو مِنْ اَخِیْهِ برادر دینی اُسکی طرف سے کہ وہ مقتول ہے شَیْءٌ کچھ یعنی کوئی چیز قاتل کو مقتول کیطرف سے معاف کیجاوے اسطرح سے کہ وارث مقتول کی قصاص لینے کو قاتل سے معاف کردیویں اور اسکے خونبہا لینے پر راضی ہو جاویں تو فَاتِّبَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ پس پیروی کرنی چاہیے ساتھ نیکی کی اور اتباع خبر ہے مبتدائے محذوف کی اور تقدیر اُسکی یہ ہے کہ فحکمہ اتباع بالمعروف یعنی پس حکم اُسکا پیروی کرنی ہے ساتھ نیکی کے وارثان مقتول کو کہ قاتل سے زیادہ طلب نکریں اور اُسپر سختی نکریں اور اگر تنگدست ہو تو اُسکو مہلت دیویں وَاَدَآءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ اور ادا کرنا طرف اُسکی ہے ساتھ نیکی کی یعنی ادا کرنا خون بہا کا قاتل کو بھی طرف وارثان مقتول کی نیکی کے ساتھ چاہیے اور قاتل خونبہا کو خوشحالی سے پہنچادے طرف وارثان مقتول کی اور اُسمیں کچھ کمی نکرے اور باوجود قدرت کے اُسکے ادا کرنے میں دیر نکرے ذٰلِكَ یہ حکم قصاص کو معاف کرکے اُسکے عوض میں خونبہا لینا تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ تخفیف ہے پروردگار تمہارے کی طرف سے اور مہربانی اور بخشش ہے بندوں پر کہ اُسمیں فائدہ وارثان مقتول کو ہے اور قاتل کی جان بچتی ہے اسواسطے کہ اگر فقط قتل ہی ہوتا تو قاتل کی جان جاتی تھی اور اگر عفو ہوتا بدون خونبہا کے تو وارثان مقتول کا دل فقط معاف کرنے سے خوش نہوتا اور توریت میں قصاص لینا لازم لکھا تھا اور معاف کرنا اور خون بہا لینا حرام تھا اور انجیل میں فقط معاف کردینا لکھا تھا اور قصاص اور خونبہا حرام تھے خدا تعالیٰ نے اُس امت مرحومہ پر رحم کرکے تینوں امروں میں اختیار دیا چاہو قصاص لو اور چاہو خونبہا اور چاہو معاف کردو وکچھ فَمَنِ اعْتَدٰى پس جو شخص کہ حد سے گذر جاوے بَعْدَ ذٰلِكَ بعد اسکے کہ معاف کیا جاوے اور خونبہا لیلیا ہے اور وہ گذر جانا حد سے یہ ہے کہ بعد لینے خون بہا کے اور معاف کرنے کے پھر قاتل سے قصاص لیوے اور یا یہ کہ قاتل بعد ادا کرنے خونبہا کے کسی اور کو مار ڈالے فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ تو پس واسطے اُسکے عذاب ہے دردناک آخرت میں کہ وہ جلنا ہے دوزخ میں اور کہتے ہیں کہ قصاص لینا حشر کے مواخذہ سے بری نہیں کرتا ہے جبتک کہ توبہ نکرے اور فرماتا ہے خدا وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ اور واسطے تمہارے بیچ قصاص کی زندگی ہے اے صاحبو عقلوں کے لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ تاکہ تم ڈرو اور پرہیز کرو تم ناحق کرنے سے اسواسطے کہ قصاص کے خوف سے کوئی کسی کو قتل نکریگا اور دونو زندہ رہینگے قتل کا ارادہ کرنیوالا بھی اور جسکو قتل کرنا چاہتا تھا وہ بھی اور اب خدا تعالیٰ وصیت کا ذکر کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کُتِبَ عَلَيْكُمْ لکھی گئی ہے اوپر تمہارے یعنی فرض کیگئی ہے اوپر تمہارے اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ جسوقت کہ حاضر ہووے کسی تمہارے کو یعنی جسوقت کہ حاضر ہو تم میں کسیکو الْمَوْتُ موت یعنی آثار موت کے ظاہر ہوں کہ کوئی بیماری مہلک لاحق ہو یا زمانہ پیری کا آگیا ہو اسوقت میں اِنْ تَرَكَ خَيْرَا اگر چھوڑے خیر کوئی مال کو بعد اپنے تو فرض کیگئی ہے الْوَصِيَّةُ وصیت یعنی اگر کسی کو تم میں آثار موت ظاہر ہوں اور بعد اپنے مال کو چھوڑے تو اس صورت میں فرض کیگئی ہے اُسپر وصیت کرنی لِلْوَالِدَيْنِ واسطے باپ اور ماں کے وَالْاَقْرَبِيْنَ اور واسطے قریبوں کے کہ انکو اپنے مال سے حق دینے کے واسطے کہہ جاوے کہ تمہارے مرنیکے بعد انکو دیویں اور چاہیے کہ وصیت کریں بِالْمَعْرُوْفِ ساتھ نیکی کے کہ وہ وصیت تہائی مال سے زیادہ نہو اسواسطے کہ تہائی مال سے زیادہ کی وصیت کرنیمیں دوسرے وارثوں پر ظلم ہوتا ہے اور الوصیۃ مفعول مالم یسم فاعلہ کتب کا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ مبتدا ہے اور خبر اُسکی للوالدین اور بالمعروف متعلق وصیت کے ہے کہ وہ مصدر ہے اور [illegible] وصیت کرنا حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ثابت اور واجب ہوا پرہیزگاروں پر کہ خدا سے ڈرتے ہیں ظاہر اور پوشیدگی میں اور حقا مصدر موکد اور مفعول مطلق

مطلق فعل محذوف کا ہے اور تقدیر اسکی حق ذالک حقا علی المتقین ہے اور پہلے اسکے ایام کفر مین یا سے وصیت کرکے غیرونکو اپنا مال دیتے
تہے اور والدین اور قریبون کو محروم رکہتے تہے اسواسطے خدا تعالی نے اس سے منع کیا ہے اور والدین اور یگانون کیواسطے وصیت کرنی
واجب کی لیکن میراث کی آیت کہ بعد اسکے نازل ہوئی ہے یہ حکم بہی منسوخ ہوگیا اور وصیت کرنا واجب نرہا اور وصیت کرنا سنت ہے
اور فرماتا ہے خدا کہ فمن بدلہ پس جو کوئی کہ بدل دیوے اس امر وصیت کو یا وصیت کرنیوالیکے ہے کو بعد ما سمعہ
بعد اسکے کہ سُن لیا ہے اسکو بخوبی اور ثابت ہولیا ہے نزدیک اسکے فانما اثمہ علی الذین یبدلونہ پس سواے اسکے نہین کہ گناہ اسکا
اوپر ان لوگونکے ہے کہ جو بدلتے ہین وہ اسکو ان اللہ سمیع تحقیق کہ خدا سننے والا ہے وصیت کرنیوالونکے قول کا علیم جاننے
ہے نیت کو وصیت کرنیوالونکی اور بدلنیکو بدلنے والونکی فمن خاف من موص جنفا پس جو شخص کہ ڈرے وصیت کرنیوالے سے میل کو
حق سے طرف باطل کی یعنی جو کوئی کہ ڈرے وصیت کرنیوالے سے وصیت مین خواہ وارث خواہ وصی حق سے طرف باطل کی رغبت کرنیکو
او اثما یا گناہ کرنیکو عمدًا کہ جنسے گزر جاتا ہے اور تہائی مال سے زیادہ کر دینے کی وصیت کرے یا ایک وارث کو کل مال کے دینے کی وصیت کرے اور دوسرے
وارث کو بالکل محروم رکہے یا اور کسیطرح خلاف شرع کی وصیت کرے فاصلح بینہم پس صلح کروا دے درمیان انکے یعنی صلح کروا دے
وہ وصی یا اور کوئی وارث یا ان لوگونمین کہ جنکے واسطے وصیت کی ہے کہ جو کچہہ بیجا تہا اسکو موقوف کردے تو فلا اثم علیہ
پس نہین ہے کوئی گناہ اوپر اسکے کہ اسنے باطل کو حق سے بدلکر حق کو قایم رکہا ہے ان اللہ غفور تحقیق خدا بخشنے والا ہے اس شخص کو
کہ جسنے باطل کو موقوف کرکے حق کو قایم رکہا ہے رحیم مہربان ہے اس شخص پر کہ جو وصیت کا مضمون ہے تکرار رہا اور اب خدا تعالی
روزہ کے فرض ہونیکو بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ یا ایہا الذین امنوا اے لوگو کہ ایمان لاے کتب علیکم لکہا گیا ہے
اوپر تمہارے یعنی فرض اور واجب کیا گیا ہے الصیام روزے رکہنے کما کتب علی الذین جیسے کہ فرض کیے گئے تہے اوپر ان لوگونکے کہ من
قبلکم پہلے تمسے تہے لعلکم تتقون تاکہ تم ڈرو تم اور پرہیز کرو تم گناہونسے اسواسطے کہ روزہ توڑ ڈالتا ہے قوت
شہوت کو اور فرمایا خدا نے کہ فرض کیا گیا ہے تمپر روزہ جیسے کہ فرض کیا گیا ہے پہلے لوگونپر تسلی ہے مسلمانونکے حق مین کہ تمہی پر روزہ فرض
نہین ہوا ہے بلکہ پہلے لوگونپر بہی فرض تہا اور فرمایا کہ ایاما معدودات روزے رکہو تم دنون شمار کیے گیے ہین اور مقرر
کیے گئے ہین کہ وہ دن ماہ رمضان کے ہین اور ایاما منسوب علی الظرفیہ ہے اور تقدیر اسکی یہہ ہے کہ کتب علیکم ان تصوموا ایاما معدودات
فمن کان منکم مریضا پس جو شخص کہ ہووے تم مین سے بیمار ماہ رمضان مین کہ طاقت روزہ رکہنے کی نرکہتا ہو او علی سفر یا اوپر
سفر کے ہو یعنی یا یہہ کہ رمضان مین کسی سفر مین ہو کہ وہ سفر مباح ہو تو فعدۃ من ایام اخر پس شمار دنون اور سے یعنی بعد
ماہ رمضان کے عوض اسکی روزے رکہو اور فعدۃ کی تقدیر فعلیہ عدۃ ہے وعلی الذین یطیقونہ اور اوپر ان لوگونکے کہ طاقت
رکہتے ہین وہ اس روزہ کی لیکن ضعف پیری کے یا قریب ہونے ایام وضع حمل کے یا دودہ پلانے بچہ کے یا عارضہ تشنگی کے روزہ نہین
رکہتے ہین اور اگر رکہین تو بہت مشقت سے رکہین اسواسطے انپر فدیۃ طعام مسکین فدیہ دینا ہے کہ وہ کہانا ایک مسکین کا ہے اور وہ ایک طعام
ہے کہ تخمینًا بوزن شاہجہان آباد تین پاؤ اور ایک چہٹانک ہے بدلے ایک روزہ کے اور ابو جعفر اور نافع اور ابن عامر نے فدیہ کو مضاف
پڑہا ہے طرف طعام کی اور مسکین کو مساکین پڑہا ہے اور فرمایا ہے کہ فمن تطوع خیرا پس جو شخص کہ زیادہ کرے خیر کو یعنی ایک سے
زیادہ مسکین کو دیوے فہو خیر لہ پس وہ بہتر ہے واسطے اسکے کہ ثواب اسکا زیادہ ہے وان تصوموا اور یہ کہ روزہ رکہو تم
یعنی روزہ رکہنا تمہارا خیر لکم بہتر ہے واسطے تمہارے فدیہ دینے سے ان کنتم تعلمون اگر ہو تم کہ جانتے ہو تم روزہ
کی فضیلت کو پس جو لوگ کہ مشقت سے روزہ رکہہ سکتے ہین بسبب عوارض مذکورہ کے انکو خدا تعالی نے اختیار دیا ہے فدیہ دینے مین اور

اور روزہ رکھنے مین لیکن روزہ رکھنا بہتر ہی اور بعضے لوگ کہتے ہین کہ ماہ رمضان کی روزونکی فرض ہونیسے پہلے کچھہ روزے فرض تھے اور
بعضے کہتے ہین کہ وہ ہر مہینہ کی تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین کی روزے تھے یہان ان روزون کا ذکر ہی اور جب ماہ رمضان کے
روزے فرض ہوئے تو یہ منسوخ ہوگئے لیکن صحیح یہ ہے کہ مراد ان روزون سے ماہ رمضان کی روزے ہین اور یہ روزے تیرہوین اور چودہوین
اور پندرہوین کی منسوخ نہین ہوئے ہین ماہ رمضان کی روزونسے بلکہ رکھنا ان روزونکا سنت ہی اور تطوع کو حمزہ اور کسائی نے یا سے اور تشدید طا
اور واو سے پڑہا ہے باب تفعل سے اور فرماتا ہی خدا شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي مہینہ رمضان کا وہ مہینہ ہی کہ أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ
کہ نازل کیا گیا ہی بیچ اسکے قرآن هُدًى لِلنَّاسِ ہدایت واسطے آدمیون کے وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَىٰ اور روشن دلیلین
ہین ہدایت مین سے وَالْفُرْقَانِ اور قرآن سے یعنی حلال و حرام سے اور جدا کرنیوالے حق کے باطل سے اور شہر ماخوذ شہرت سے ہے کہ چاند کی وقت
سے جو مہینہ مشہور ہوتا ہی اسواسطے اسکا نام شہر ہوا اور رمضان غیر منصرف ہے اور مشتق ہی رمضان رمض سے اور رمض بہت گرم کو کہتے ہین جسپر گرمی آفتاب
کی شدت سے پڑے اور اس مہینہ کا نام رمضان اسواسطے رکھا گیا ہی کہ جس وقت اسکا یہ نام رکھا گیا تہا ان دنون گرمی سخت تہی اور رمضان
خدا کا نام بہی ہی اور اسیواسطے حدیث مین آیا ہی کہ اس مہینہ کو رمضان آیا اور رمضان گیا مت کہو بلکہ ماہ رمضان آیا اور ماہ رمضان گیا
کہو اور مہینہ کی حال واقع ہوا ہی اور ایسے ہی بینات ہی اور فرق قرآن اور فرقان مین یہ ہی کہ قرآن تو اسم مجموع سب کتاب کو کہتے ہین اور
فرقان وہ ہی کہ جسمین آیات محکمات واجب العمل ہین اور فرماتا ہی خدا فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ پس جو کوئی کہ حاضر ہو تم مین سے
ماہ رمضان مین یعنی ایک جگہ مقیم ہو خواہ اپنی وطن مین خواہ غیر وطن مین کہ دس روز کی یا زیادہ کی دس روز سے نیت ٹہرنے کی ہو تو
فَلْيَصُمْهُ پس چاہیے کہ روزہ رکہے وہ اس مہینہ مین اور شہر منصوب علی الظرفیہ ہی نہ علی المفعولیہ اور تقدیر اسکی فمن شہد منکم المصر فی الشہر
ہی اور لفظ شہر کا مفعول بہ نہین ہوسکتا اسواسطے کہ حاضر مہینہ مین مسافر بہی ہوسکتا ہی پس چاہیے کہ اسپر بہی روزہ لازم ہوجاتا وَمَنْ
كَانَ مَرِيضًا اور جو شخص کہ ہووے بیمار کہ روزہ رکھنے کی طاقت نرکہتا ہو أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ یا اوپر سفر کے ہو کہ سفر مباح ہو تو
فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ پس شمار دنون دوسرے سے کہ بعد ماہ رمضان کے دوسرے ماہ رمضان تک جسوقت چاہے روزہ رکہے اگر بیماری
اور سفر سے فراغت حاصل ہو اور علی سفر ظرف کا عطف مریضا پر ہے کہ وہ اسم ہے اسواسطے کہ وہ علی سفر مسافر کے معنی مین ہی اور بیماری سفر مین
خدا تعالی نے تمپر روزہ رکہنا واجب نکیا اسواسطے کہ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ ارادہ کرتا ہی خدا ساتھ تمہاری آسانی کو کہ جسوقت تمکو تندرستی
حاصل ہو اور ایک جگہ ٹھہرو اسوقت روزہ رکہو وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ اور نہین ارادہ کرتا ہی ساتھ تمہاری تنگی کو یعنی تنگی اور دشوار
کو تمپر نہین چاہتا ہی کہ تم حالت بیماری اور سفر مین بہی روزہ رکہو وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ اور چاہیے کہ پورا اور تمام کرو تم شمار ایام
بیماری اور سفر کو وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ اور چاہیے کہ بزرگی سے یاد کرو تم خدا کو عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ اوپر اس امر کے کہ
راہ حق دکہائی ہی تمکو وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ اور تاکہ تم شکر کرو اسکی نعمتون کا کہ تمپر آسانی کی اور روزہ کا ثواب واسطے تمہاری
مقرر کیا اور اگر آدمی کو ایسی بیماری لاحق ہو کہ اسکو روزہ رکھنے سے کچھہ تکلیف یا زیادتی بیماری کی نہو تو وہ شخص بیماری مین بہی روزہ
رکہیگا اور اگر سفر اسکا مباح نہین ہی تو اس سفر مین بہی روزہ رکہے کہ واجب ہے اور کہتے ہین کہ ولتکبروا اللہ سے مراد تکبیرین
کہنے ہین بعد چار نمازون کے بعد نماز مغرب شب اول عید اور بعد نماز عشا شب اول عید اور بعد نماز صبح روز عید
اور بعد نماز عید کے اور وہ تکبیر یہ ہے۔ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر و للہ الحمد و الحمد للہ علی ما
ہدانا و لہ الشکر علی ما اولانا۔ اور حدیث مین آیا ہے کہ روزہ رکھنا خواہ واجب ہو خواہ سنت سپر آتش جہنم کا
ہے اور احادیث معتبرہ مین وارد ہوا ہے کہ شیاطین کو ماہ رمضان مین قید کرتے ہین اور دروازے بہشت کے کہولدیتے ہین

اور روزہ دار کی سونیکو عبادت لکہتے ہین اور اُسکی سانس اور خاموشی کو تسبیح لکہتے ہین اور فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے جابر سے کہ اے جابر یہ مہینہ رمضان کا ہی جو کوئی اس مہینے مین دن کو روزہ رکہے اور شب کو کچھ ذکر خدا کرے
اور نگاہ رکہے اپنے پیٹ اور ستر کو اور باز رکہے اپنی زبان کو بیہودہ باتون سے وہ شخص نکل جاوے گا اپنے گناہون سے جیسے کہ نکل
جاتا ہے مہینہ تب جابر نے عرض کی کہ یا رسول خدا کیا اچھی ہے یہ حدیث حضرت نے فرمایا کہ کیا سخت ہین شرطین اور فرمایا
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ فرماتا ہے خدا بزرگ کہ ہر روز ماہ رمضان مین وقت افطار کے ہزار ہزار آزاد ہوتے ہین
آتش جہنم سے اور جمعہ کی روز اور شب ہوتے تو اُسمین ہزار ہزار ہر ساعت مین آزاد ہوتے ہین آتش جہنم سے جو کہ مستحق دوزخ
کے ہوتے ہین اور حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی روزہ دار کا روزہ ماہ رمضان مین کہلواوے خدا تعالی تمام گناہون کو اُس کے
بخشدیگا اور گردن اُسکی آتش دوزخ سے آزاد کریگا اور جسقدر ثواب کہ روزہ دار کو ہوگا اُسیقدر اُس کو ملے گا اور اگر
کہانا کہلانے پر قادر نہو تو پانی ہی سے روزہ کو افطار کروا دے کہ خدا تعالی آب کوثر سے سیراب کریگا اور ابن عباس نے روایت
کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اگر جانو تم کہ جو کچھ کہ تمہارے واسطے ماہ رمضان مین ہے تو البتہ زیادہ کرو تم
شکر خدا تعالی کا جبکہ شب اول ماہ رمضان کی ہوتی ہے تو خدا تعالی تمام گناہ میرے اُمت کے بخشتا ہے اور ہزار ہزار درجے
اُن کے بلند کرتا ہے اور پچاس شہر تیار کرتا ہے اور دوسرے روزہ مین ہر قدم کے عوض مین عبادت ایک برس کی لکہتا ہے
اور ثواب ایک پیغمبر کا اور ایک برس کی روزونکا عطا کرتا ہے اور تیسرے روزہ کے عوض مین بدن کی بالون کی شمار فردوس
مین مروارید سفید کے قبے بناتا ہے کہ جسمین ہزار گہر نور کے ہوتے ہین اور نیچے بہی اُسکے بارہ ہزار گہر ہوتے ہین اور ہزار
تخت ہوتے ہین اور ہر روز داخل ہوتے ہین اُسمین ہزار فرشتے ہدیہ لیکر اور چوتہے روزہ کے عوض مین عطا کرتا ہے جنت خلد
مین ستر ہزار محل کہ ہر محل مین ستر ہزار گہر ہین اور ہر گہر مین پچاس ہزار تخت ہین اور ہر تخت پر ایک حور ہے اور ہر حور کی خدمت مین
ایک ہزار لونڈیان ہین کہ ہر ایک لونڈی اُنمین سے بہتر ہے دنیا سے اور جو کچھ کہ دنیا مین ہے اور پانچوین روزہ کی عوض
مین بخشتا ہے خدا جنت ماوا مین ہزار ہزار شہر کہ ہر شہر مین ستر ہزار گہر ہین اور ہر گہر مین ستر ہزار دستر خوان ہین
اور ہر دستر خوان پر ستر ہزار خوان ہین اور ہر خوان مین ستر ہزار طرح کا کہانا ہے کہ ایک کہانا دوسری کہانے سے مشابہ
نہین ہے اور چہٹے روزہ کے عوض مین بخشتا ہے خدا جنت دار السلام مین لاکہہ شہر کہ ہر شہر مین لاکہہ محل ہین اور ہر محل مین لاکہہ
گہر ہین اور ہر گہر مین لاکہہ تخت ہین طلا کی کہ طول جنکا ہزار ہاتہ کا ہی اور ہر تخت پر ایک حور ہے کہ جسکی تیس چوٹیان ہین بنی
ہوئی موتیون اور یاقوتون سے اور ساتوین روزہ کی عوض مین عطا کرتا ہے خدا جنت نعیم مین ثواب ساٹہ ہزار عابدون کا
اور ساٹہ ہزار زاہدونکا اور آٹہوین روزہ کی عوض مین عطا کرتا ہے خدا جنت نعیم مین ثواب چالیس ہزار شہیدونکا اور چالیس ہزار
صدیقونکا اور نوین روزہ کی عوض مین عطا کرتا ہی وہ چیز کہ جو عطا کرتا ہے ہزار عالمونکو اور ہزار آدمیون اعتکاف کرنیوالونکو جو کہ
سرحد کفار پر حفاظت کیواسطے بیٹہے ہین اور دسوین روزہ کی عوض مین بر لاتا ہے ستر ہزار حاجتین اور مغفرت چاہتے ہین روزہ دار کیواسطے چاند
اور سورج اور ستارے اور پرندے اور درندے اور ہر پتہر اور ڈہیلا اور ہر تر اور خشک اور مچہلیان دریا کی اور پتے درختون کے
اور گیارہوین روزہ کی عوض مین لکہتا ہے خدا تعالی ثواب چار حج اور چار عمرہ کا کہ ہر حج ہمراہ پیغمبرون کے کیا ہو اور
ہر عمرہ ہمراہ صدیقون اور شہیدون کے کیا ہو اور بارہوین روزہ کی عوض مین بدلتا ہے خدا بدیون کو نیکیون اور نیکیون کو
دوچند اور سہ چند کرتا ہے اور ہر نیکی کے عوض مین ہزار نیکیان لکہتا ہے اور تیرہوین

روزہ کے عوض مین مکہ اور مدینہ کی باشندون کی عبادت کا سا ثواب لکہتا ہی اور عطا کرتا ہی بشمار ہر شہر اور ڈہیلے کہ جو درمیان
مکہ اور مدینہ کے ہے شفاعت اُس کی اور چودہوین روزہ کا ثواب یہ ہی کہ گویا کہ ملاقات کی آدم اور ابراہیم اور نوح اور موسیٰ اور داود
اور سلیمان علیہم السلام سے گویا کہ عبادت کی ہمراہ ہر پیغمبر کے سو برس اور پندرہوین روزہ کے عوض مین بر لاتا ہی خدا حاجتین دنیا
اور آخرت کی اور عطا کرتا ہے وہ چیز کہ جو عطا کرتا تہا ایوب علیہ السلام کو اور مغفرت چاہتے ہین واسطے اسکے حاملان عرش اور بخشتا ہی
خدا قیامت مین واسطے اُسکی چالیس نور کہ دس نور جانب راست ہوتے ہین اور دس نور جانب چپ اور دس نور آگے اور دس نور پیچھے اور
سولہوین روزہ کا ثواب یہ ہے کہ جسوقت قبرون سے نکلینگے روزہ رکہنے والے تو خدا تعالیٰ اُنکو ساتھ حلّے پہنایگا اور ناقہ پر
سوار کریگا اور ایک بادل کو بہیجیگا کہ وہ سایہ کریگا اُس روز کی حرارت سے اور سترہوین روزہ کی عوض مین خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ
مینے تمکو بخشا اور تمہارے باپ اور دادا کو بہی اور سختیان روز قیامت کی دور کرتا ہی اور اٹہارہوین روزہ کا ثواب یہ ہی کہ خدا تعالی
حکم کرتا ہے جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کو اور سواے انکے اور فرشتون کو کہ تم بخشش چاہو اُس روزہ دار کیواسطے سال آئندہ تک
اور عطا کرتا ہی واسطے اسکے ثواب شہداے بدر کا اور انیسوین روزہ کا ثواب یہ ہی کہ نہین باقی رہتا ہی کوئی فرشتہ مگر یہ کہ اذن طلب کرتا ہے
واسطے زیارت قبور روزہ داران کی اور ہر فرشتہ کے پاس ایک تحفہ ہوتا ہے اور شراب طہور اور بیسوین روزہ کا ثواب یہ ہی کہ خدا
تعالی ستر ہزار فرشتے بہیجتا ہی کہ وہ محافظت کرین شیطان رجیم سے اور روزہ کے عوض مین ثواب سو برس روزون کا عطا
کرتا ہے اور درمیان روزہ دار اور دوزخ کے ایک خندق بنا دیتا ہی اور بخشتا ہے ثواب توریت اور انجیل اور زبور اور فرقان کے
قاریون کا سا اور بشمار پرون جبرئیل کے ثواب عبادت کا عطا کرتا ہے اور بخشتا ہے ثواب عرش اور کرسی کی تسبیح کا اور
زوجہ کرتا ہے بشمار آیت قرآن کی حورون کو اور اکیسوین روزہ کا ثواب یہ ہی کہ کشادہ کرتا ہی خدا قبر کو اسکی ہزار فرسخ اور
دور کرتا ہے تاریکی کو اور وحشت قبر کو اور شہدا کی قبور کی مانند اسکی قبر کو کر دیتا ہی اور چہرہ کو اسکے مثل چہرہ یوسف کے
کرتا ہے اور بائیسوین روزہ کا ثواب یہ ہے کہ ملک الموت کو خدا تعالی وقت مرنیکے اُس روزہ دار پر اس طرح
بہیجتا ہے کہ جیسے انبیا پر بہیجتا تہا اور دفع کرتا ہے اُس سے منکر اور نکیر کی ہول کو اور دور کرتا ہی اس سے غم دنیا اور آخرت
کو اور تئیسوین روزہ کا ثواب یہ ہے کہ پار اتارتا ہی خدا صراط پر سے ہمراہ پیغمبرون اور صدیقون اور شہیدون اور صالحون
کے اور گویا کہ کہلایا اُسنے یتیمون کو میری اُمت کے اور پہنایا میری اُمت کی برہنہ آدمیون کو اور چوبیسوین روزہ کا
ثواب یہ ہی کہ جس وقت دنیا سے نکلتا ہے تو اپنے مکان کو بہشت مین دیکہتا ہے اور بخشتا ہے اُسکو خدا تعالی ثواب ہزار
مریض اور ہزار غریب کا جو کہ نکلے ہین راہ خدا مین اور عطا کرتا ہے ثواب آزاد کرنے ہزار غلام کا اولاد اسمعیل مین سے
اور پچیسوین روزہ کا ثواب یہ ہی کہ بناتا ہی خدا عرش کے نیچے ہزار قبے سبز اور ہر ایک قبہ پر خیمہ ہے نور کا اور فرماتا ہے خدا
کہ اے اُمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین تمہارا خدا ہون اور تم غلام اور لونڈیان میری ہو تم میرے عرش کے سایہ مین
ان قبون مین رہو اور کہاؤ اور پیو کہ کچھ خوف تمپر نہین ہے اور نہ تم غمگین ہوگی اے اُمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قسم ہی مجکو
اپنی عزت اور جلال کی کہ بہیجون گا مین تمکو طرف اُس جنت کی کہ تعجب کرینگے لوگ پہلے اور پچھلے اور ہر ایک کو ہزار
تاج نور کے پہناؤن گا اور نور کے ناقہ پر سوار کرون گا کہ لگام اُسکی نور سے ہوگی اور ہونگے اُسکے ہزار حلقے طلا کے
کہ ہر حلقہ مین ایک فرشتہ کہڑا ہوگا اور ہاتہ مین اُس کے ایک گرز ہوگا نور کا یہانتک کہ داخل ہون بہشت مین بدون
حساب کے اور چہبیسوین روزہ مین نظر رحمت کرتا ہے خدا اور بخشتا ہے گناہون کو مگر خون اور غصب اموال کو اور ستر

گناہان کبیرہ بخشتا ہی اور ستائیسوین روزہ کا ثواب یہ ہے کہ بس گویا کہ مدد کی ہر مومن اور مومنہ کی اور پہنایا ستر ہزار برہنہ کو اور تلاوت کی تمام کتابون خدا کی اور خدمت کی ہزار مرابط کی کہ جس جگہ سرحد کفار پر گہوڑے باندہتے ہین واسطے محافظت کے اور اٹھائیسوین روزہ کا ثواب یہ ہے کہ بناتا ہے خدا جنت خلد مین لاکہہ شہر نور کے اور جنت الماوا مین لاکہہ محل چاندی کے اور جنت فردوس مین لاکہہ شہر سونیکے کہ ہر شہر مین ہزار حجرے ہین اور عطا کرتا ہے لاکہہ منبر مشک کے اور ہر منبر کی شکم مین ہزار گہر ہین زعفران کے اور ہر گہر مین ہزار تخت ہین موتی اور یاقوت کے اور ہر تخت پر ایک زوجہ ہی کہ وہ حور ہے اور انتیسوین روزہ کا ثواب یہ ہے کہ عطا کرتا ہے خدا ہزار محل اور ہر محل مین ایک قبہ سفید ہے اور ہر قبہ مین ایک تخت ہے کافور کا کہ نہایت سفید ہے اور اس تخت پر ہزار فرش سندس اور استبرق کی ہین اور ہر فرش پر ایک حور ہے ستر ہزار حلے پہنے ہوئے اور اسکے ہزار چوٹیان ہین موتیون کی اور یاقوتون کی اور تیسوین روزہ کا ثواب یہ ہی کہ بعوض ہر روزہ کے کہ گذر گئے ہین ثواب ہزار شہیدون کا اور ہزار صدیقون کا اور ہزار روزون کا ہے اور بشمار اُس گہاس کے کہ جو آب دریائے رود نیل سے اوگی ہو درجے بلند کرتا ہے اور بیزاری آتش جہنم سے اور گذر نا صراط سے اور امان عذاب سے عطا کرتا ہے اور جنت کا ایک دروازہ ہے کہ نام اُسکا ریان ہے وہ قیامت تک نہین کہولا جاتا مگر واسطے روزہ دارون کے اُمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین سے اور ندا کرتا ہے رضوان دار وغہ بہشت کا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتم طرف ریّان کے فرمایا حضرت نے کہ پس اوّل ہوگی اُمت میری اُس دروازہ مین سے جنت مین اور اجابت دعا کی قبول کرنیکا ذکر کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ **وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي** اور جسوقت سوال کرین تجہسے اے محمد صلی اللہ وآلہ وسلم بندے میرے **عَنِّي** حال میرے سے تو کہو تم انکو کہ **فَإِنِّي قَرِيبٌ** پس تحقیق مین نزدیک ہون کہ علم میرا انکو حاطہ کئے ہوئے ہے اور جو کچھ کہ وہ کہتے ہین مین سنتا ہون **أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ** قبول کرتا ہون مین دعا دعا کرنیوالیکو **إِذَا دَعَانِ** جسوقت دعا کرتا ہی وہ مجہسے اور پکارتا ہے وہ مجہکو **فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي** پس چاہیے کہ قبول کرین وہ واسطے میرے حکم میری کو اور جو کچہ کہ مین نے ارادہ کیا ہے اُنسے طاعت اور بندگی کا **وَلْيُؤْمِنُوا بِي** اور چاہیے کہ ایمان لاوین وہ ساتھ میرے یعنی ثابت قدم رہین اور مجہکو قبول کرنیوالا جانین کہ مستحق قبول کرنیکے ہون **لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ** تاکہ وہ راہ راست اور بہلائی کو پاوین اور حق کو پہنچین اس آیت سے معلوم ہوا کہ خدا کیواسطے کوئی مکان معین نہین ہی اسواسطے کہ جسوقت ہر ایک بندہ سے قریب ہوا تو مکان بہی اسکے واسطے معین نہوگا اور منقول ہی کہ ایک عالم یہودی عمر بن خطاب سے انکی خلافت مین پوچہا کہ خدا کہان ہی عمر نے کہا کہ آسمانپر ہے یا بالائے عرش یہودی کہا کہ معلوم ہوا کہ زمین اُس سے خالی ہے عمر نے کہا کہ تو زندیقون کا سا کلام کرتا ہی دور ہو میرے پاس سے ورنہ تجہکو مروا ڈالونگا وہ یہودی باہر نکلا اور اسلام پر ہنستا جاتا تہا رستہ مین امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام سے ملاقات ہوئی فرمایا کہ تیرا سوال اور خلیفہ صاحب کا جواب مینے سنا اور جو کچہ کہ جواب تیرے سوال کا ہی وہ مجہ سے سن کہ خدا تعالی مکان سے مبرا اور پاک ہی اور کوئی جگہ اُس سے خالی نہین ہی اور وہ ہمارے ہمراہ ہی نہ اس طور سے کہ وہ ہمسے چہٹا ہوا ہے بلکہ اُسکا علم اور قدرت ہمسے متعلق ہے توریت مین لکہا ہے کہ چار فرشتے حضرت موسی کے پاس بیٹہے تہے اُن سے حضرت موسی نے پوچہا کہ تم کہان سے آتے ہو ایک نے اُنمین سے کہا کہ مین آسمان ہفتم سے آتا ہون خدا کے پاس سے دوسرے نے کہا کہ مین انتہائے مشرق زمین سے آتا ہون خدا کے پاس اور تیسرے نے کہا کہ مین انتہائے مغرب مین سے آتا ہون خدا کے

پاس سے اور چوتھے نے کہا کہ مین زمین ہفتم سے آتا ہون خدا کے پاس سے حضرت موسیٰ نے کہا کہ پاک ہے خدا کہ کوئی جگہ
اُس سے خالی نہین ہے اور اُس یہودی نے اس قول کی تصدیق کی اور فلیستجیبولی سے معلوم ہوا کہ دعا کا قبول
ہونا موقوف ہے خدا کے احکام کے قبول کرنے پر کہ جو کچھ خدا نے واجب کیا ہے اُسکو ترک نکرے اور جس کام کو منع کیا ہے
اُسکے گرد نجائے اور سب گناہون سے پرہیز کرے اور ولیومنوبی سے معلوم ہوا کہ یہ بھی اعتقاد کرنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ
بیشک دعا کا قبول کرنیوالا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے ایک شخص نے پوچھا کہ خدا تعالیٰ وعدہ کرتا ہے
دعا کی قبول کرنے کا اور ہم ہرچند دعا کرتے ہین لیکن دعا ہماری قبول نہین ہوتی اسکی کیا وجہ ہے فرمایا کہ کیا تو خدا کو ایسا
جانتا ہے کہ وہ وعدہ کے خلاف کرتا ہے کہا کہ نہین فرمایا کہ مین تجھکو خبر دیتا ہون کہ جو کوئی فرمانبرداری کرے خدا کی
اس امر مین کہ جس کا اُسے حکم دیا ہے اور اُسکو بجالائے اور پھر دعا کرے جہت دعا سے تو خدا تعالیٰ قبول کرے گا اُس
شخص نے پوچھا کہ جہت دعا کیا ہے فرمایا کہ پہلے خدا تعالیٰ کی حمد اور ثنا بیان کرے اور اُسکی نعمتون کا ذکر کرے اور پھر
اُن نعمتون کا شکر کرے اور پھر درود بھیجے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور پھر ذکر کرے اپنے گناہون کا اور اقرار کرے
انکا اور توبہ کرے اُن سے یہ جہت دعا کی ہے اور پھر دعا کرے خدا تعالیٰ قبول کریگا اور دوسری روایت مین ہے کہ
حرام کے کھانے سے اور دروغ گوئی سے پرہیز کرے اور یہ بھی اعتقاد ہو کہ خدا تعالیٰ ضرور قبول کریگا اور مخلوقات
سے مایوس ہو اور امید قوی خدا سے رکھے کہ وہی دینے والا ہے اور ایک اور روایت مین یہ ہے کہ اگر خدا تعالیٰ
کی مشیت مین قبول کرنا دعا کا مصلحت نہین ہے تو امر مطلوب کے عوض مین خدا تعالیٰ کوئی اور بھلائی عطا کرتا ہے
اور اگر اُس کا دینا ہی مصلحت نہین ہوتا تو امر مطلوب کے عوض مین اُسکا درجہ آخرت مین بڑھاتا ہے اور کہتے ہین کہ پہلی
ماہ رمضان مین شب کو بعد سونے کے کھانا حرام تھا اور زوجہ سے صحبت کرنی ماہ رمضان کے دن اور رات دونو
دونون مین حرام تھی اور بعضی روایت مین ہے کہ خوات بن جبیر اور بعضے مین ہے کہ مطعم بن جبیر نے شب کو کھانا
نہ کھایا اور یہ حضرت کے اصحاب مین سے تھے اور بسبب فاقہ کے جہاد مین اُنکو غشی ہوگئی اور بعضون کو شہوت کے غلبہ سے
تاب نہ تھی اُنہون نے پوشیدہ شب کو اپنی اپنی زوجہ سے صحبت کی اور صبح کو یہ راز رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پر ظاہر ہوگیا فاقہ کشون پر حضرت کو رحم آیا اور زوجہ کے پاس جانیوالون نے حضرت کے روبرو شب کی صحبت کا
عذر کیا اور بیضاوی وغیرہ تفاسیر اہل سنت مین لکھا ہے کہ عمر بن خطاب سے شہوت کے سبب سے برداشت
نہو سکی اور شب کو اُنہون نے اپنی زوجہ سے مجامعت کی اور صبحکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُس کا عذر کیا
اور بعد اُسکے اور آدمی بھی کھڑے ہوئے اور حضرت سے اُنہون نے شب کی صحبت کا عذر کیا کہ ہم سے ضبط نہو سکا
ہم نے اپنی زوجہ سے صحبت کی تب یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ حلال کی گئی
واسطے تمہارے بیچ رات روزونکے یعنی شب ماہ رمضان مین الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ مجامعت کرنی طرف عورتون تمہاری
کے کہ اگر تم شب ماہ رمضان مین اُنسے مجامعت کرو تو کچھ مضایقہ نہین ہے کہ وہ واسطے تمہارے مباح ہے اور لیلۃ منصوب
علی الظرفیہ ہے هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وہ عورتین لباس ہین واسطے تمہارے وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ اور تم لباس ہو واسطے اُن
عورتون کے کہ تم اُن سے لپٹ کر سوتے ہو اور وہ تم سے لپٹ کر سوتی ہین تم آپسمین بمنزلہ لباس کے ہو ہر ایک دوسرے کے واسطے
عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ جانتا ہے خدا نے یہ کہ تحقیق تم ہو تَخْتَانُونَ أَنفُسَكُمْ خیانت کرتے ہو تم نفسون اپنے کو اور ظلم

کرتے ہو تم اُنپر بسبب اختیار کرنے عذاب کے فَتَابَ عَلَيْكُمْ پس رجوع کی اوپر تمہارے اور توبہ تمہاری قبول کی خدا
نے اپنی رحمت سے وَعَفَا عَنْكُمْ اور معاف کیا تمسے اُس گناہ کو فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ پس اب مجامعت کرو تم اُن
عورتوں سے شب ماہ رمضان میں وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ اور طلب کرو تم جو کچھ کہ لکھا ہے خدا نے واسطے تمہارے قسمت
تمہاری میں پیدا ہونا فرزند کا یعنی مقصود تمہارا مجامعت سے طلب فرزند ہو نہ محض لذت اور حظ نفس اور جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو عورت کہ اپنے شوہر کے گھر میں وہ کام اور سلوک کرے کہ جسمیں درستی اور صلاح شوہر کی ہو تو خدا تعالیٰ
اُسکے گناہوں کو مٹا دیگا اور نیکیوں کو اُسکے دوچند کریگا اور جسوقت کوئی عورت اپنے شوہر سے حاملہ ہو تو اُسکو اسقدر ثواب
ہو کہ کوئی شخص تمام عمر دن کو روزہ رکھے اور شب کو عبادت خدا میں مشغول رہے اور ایکبار اپنے بچہ کو دودھ پلانا مثل آزاد کرنے
بندہ کی ہے اور جسوقت بچہ کو دودھ پلانے سے چھوڑائے تو خدا کیطرف سے ایک آواز کرنیوالا اُسکو آواز کرے کہ اے
عورت تمام گناہ تیرے بخشے گئے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ یا رسول خدا یہ تو ثواب عورتوں کا ہے اور مردوں کا کیا
ثواب ہے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ سنکر مسکرائے اور فرمایا کہ جو مرد کہ ہاتھ اپنی زوجہ کا رغبت سے پکڑے تو خدا تعالیٰ
اُسکو حسنات عطا کرے اور اگر اُسکی گردن میں ہاتھ ڈالے تو دس نیکیاں اُسکے واسطے لکھے اور اگر اُسکو بوسہ دیوے تو
بیس نیکیاں اُس کے واسطے لکھے اور اگر اُس سے صحبت کرے تو اسقدر ثواب اُسکو دیوے کہ تمام دنیا سے زیادہ
ہو اور بعد اس کے غسل کرے تو جتنا ہر مو کی جڑ پانی اُسپر سے گزرتا ہے گناہوں کو اُسکے مٹا کر درجے اُسکے زیادہ کرے
اور فرشتوں سے فرماتے کہ تم گواہ رہو کہ میں نے اُسکو بخشا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے مطعم بن جبیر کہ پیر اور ضعیف ہو گئے تھے ایک شب کو ماہ رمضان کی شبوں میں سے اُنکی
زوجہ کھانا دیر میں لائی اور وہ افطار کرنے سے پہلے سو گئے اور جسوقت بیدار ہوئے تو اپنی زوجہ سے کہا کہ اس شب کو کھانا
مجھپر حرام ہو گیا اور دوسرے روز روزہ پر روزہ رکھا اور دن کو جنگ احزاب میں خندق کے کھودنے میں شریک ہوے اور
دو روز کا جو فاقہ تھا درمیان خندق کے بیہوش ہو گئے رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو اُنکو دیکھا تو حضرت کے دل میں
رقت پیدا ہوئی اور یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا اور کھاؤ تم اور پیو تم شب ماہ
رمضان میں حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ یہانتک کہ ظاہر ہو واسطے تمہارے الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ تاگا سفید صبح کا مِنَ
الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ تاگے سیاہ سے فجر میں سے یعنی سفیدی صبح صادق کی سیاہی رات کی میں سے نکلتی ہوئی معلوم ہو
تو اسوقت سے پہلے کھانا کھاؤ اور جسوقت سفیدی صبح صادق کی ظاہر اور شروع ہو تو اسوقت سے کھانا پینا شب کا موقوف
کرو ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ پھر تمام کرو تم روزوں کو اِلَى الَّيْلِ رات تک یعنی اسوقت تک کہ سرخی مشرق کی شام کیوقت
دور ہو جاے اور بعد اُسکے پھر کھاؤ اور پیو اور خداے تعالیٰ اعتکاف میں مجامعت کرنیکو منع کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ
وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ اور نہ مجامعت کرو تم ان عورتوں سے جسوقت کہ تم اعتکاف کرنیوالے ہو بیچ مسجدوں کے اور
اعتکاف یہ ہے کہ تین روز مسجد جامع میں رہتے ہیں اور عبادت خدا میں مشغول رہتے ہیں اور تینوں روز روزہ سے ہوتے ہیں
اور وہاں سے باہر نہیں نکلتے ہیں مگر واسطے حاجت ضروری کے جیسے کہ دفع کرنا بول اور براز کا اور غسل کرنا اور مومن
بیمار کی عیادت کو جانا اور مومن کی جنازہ کے ہمراہ چلنا اور گواہی دینے لیکن جسوقت نکلے تو سایہ میں نہ چلے اور بدون
ضرورت بیٹھنے کے جگہ کہیں بیٹھے نہیں اور مسجد سے باہر اُسکو نماز پڑھنی اور تین روز تک کسی وقت عورتوں سے

مجامعت کرنی اُس کو جائز نہین ہے اور خوشبو سونگہنی اور خرید و فروخت بہی اُس پر حرام ہے اور ماہ رمضان
مین اعتکاف کرنیکا بہت ثواب ہے اور علی بن الحسین علیہم السلام نے فرمایا ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے کہ جو کوئی ماہ رمضان مین اعتکاف کرے ایسا ہے کہ اُسنے دس حج اور دس عمرہ کئے ہون اور فرماتا ہے خدا
تِلْكَ یہ یعنی جو کچہ کہ مذکور ہوا ہے حُدُوْدُ اللّٰهِ حدین خدا کی ہین مقرر کی گئی ہین واسطے بندون کے مراد انسے منہیات
اور محرمات ہین فَلَا تَقْرَبُوْهَا پس نہ نزدیک ہو تم اُن منہیات اور محرمات کے کہ انکو علامتین ہیت کَذٰلِكَ يُبَيِّنُ
اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ اسیطرح بیان کرتا ہے خدا نشانیان اور آیتین اپنی لِلنَّاسِ واسطے آدمیون کے کہ وہ امر و نہی اور وعدہ
اور وعید لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ٥ تاکہ وہ ڈرین اور پرہیز کرین اور حد و حدود سے نہ گذرین اور مخالفت امر و نہی کی نکرین
اور دوسرا حکم بیان کرتا ہے خدا تعالیٰ کہ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ اور نہ کہاؤ تم مالون اپنے کو درمیان اپنے یعنی ایسے
ایک شخص دوسرے شخص کا مال نہ کہاوے بِالْبَاطِلِ ساتھ باطل کے جو کہ شرع مین ممنوع ہے جیسے کہ چوری اور خیانت
اور قماربازی اور غصب اور رشوت وغیرہ اور امام محمد باقر علیہ السلام سے ایک حدیث مین منقول ہے فرمایا کہ مراد باطل سے
یہ ہے کہ آدمی جہوٹی قسم کہا کر مال کسی مومن کا قطع کروادے اور اپنی جہوٹی قسم سے کسی دوسرے کو دلوادے اور دوسری حدیث
مین حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ اگر آدمی قرض لیکر کہالے اور نیت اُسکے ادا کرنیکی نہ رکہتا ہو تو
یہ بہی باطل مین داخل ہے وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ اور نہ کہینچ لیجاؤ تم ان مالون کو طرف حاکمون کے تدلوا کا عطف
لاتاکلو پر ہے یعنی ان مالون کا مرافعہ اور نالش طرف حاکمون کے نہ لیجاؤ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ
تاکہ کہاؤ تم ایک پارہ کو مالون آدمیون کے سے ساتھ گناہ کے اس حیلہ سے وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ٥ اور تم جانتے ہو کہ یہ فلانیکا حق ہے
یعنی حاکم کیطرف نالش نہ لیجاؤ کہ اس بہانہ سے جہوٹی گواہی دیکر آدمیون کا مال کہاؤ اور یا حق کو کسی کے باطل کرکے ہے
جس کا کچہ حق نہین ہے اسکو صلح کروا کر کچہ دلوادو اور حاکم ظالم سے سازش کرکے اُسکو رشوت دو اور اُس کی حمایت
سے آدمیون کا مال کہاؤ کہ حاکم مخالف حق کے حکم دیوے اور تم جانتے ہو کہ ہم باطل پر ہین اور یہ حق ہمارا نہین ہے اور حضرت
صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ قریب ہے کہ اس امت مین حکام ہونگے کہ وہ موافق حق کے حکم نہ دینگے اسواسطے
خدا تعالیٰ نے منع کیا ہے مومنین کو کہ اُن حاکمون کیطرف رجوع نکرین اور وہ جانتے ہین کہ یہ حکام حکم بحق نکرینگے۔
اور معاذ بن جبل نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ یہودی چاند کے حال سے بہت سوال کرتے ہین کہ چہوٹے سے
بڑا ہو جاتا ہے اور پہر چہوٹا ہو کر غائب ہو جاتا ہے تب یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ
سوال کرتے ہین وہ تجہ سے چاندون کے احوال سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قُلْ کہہ تو ان لوگون سے هِيَ مَوَاقِيْتُ
لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ وہ چاند علامتین وقتون کی ہین واسطے آدمیون کے اور حج کے اور اُس سے پہچانے جاتے ہے عدہ عورتون کی
اور مزدوریان مزدورونکی اور حال تجارتون کا اور حساب اور کتاب معاملات کا اور حال آغاز و اختتام سال کا اور روزہ رکہنا اور
افطار کرنا اور اوقات حج اور عمرہ کے اور مدت حمل کی اور مدت دودہ پلانے بچہ کی اور اُس کے دودہ چہڑانیکی اور سوائے اسکے
بہت امور معلوم ہوتے ہین جو کہ چاند پر موقوف ہین اور کہتے ہین کہ ایام جاہلیت مین جو کوئی احرام حج اور عمرہ کا باندہتا تہا
اُسپر حرام تہا دروازہ مین سے ہو کر گہر مین جانا اور کوٹہے پر سے زینہ لگا کر جاتے تہے اور اُسکو اپنے اعتقاد مین کار حج جانتے تہے
خدا تعالیٰ نے اس عمل کا موقوف کرنیکو یہ آیت نازل کی چنانچہ فرماتا ہے کہ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا

اور نہین ہے نیکی یہ کہ آؤ تم گہرون مین پیچواڑون انکے سے اور اُن کی پشتیونکی جانب سے اور باسمین نہ اندہے کہ واسطے تاکید
نفی کے آئی ہے اور جار اور مجرور مل کر محل نصب مین ہے کہ خبر لیس کی ہے پس خدا تعالی فرماتا ہے کہ نیکی یہ نہین ہے کہ تم
گہرون کی پشتون کیجانب سے آؤ وَلٰکِنَّ الْبِرَّ اور لیکن نیکی بر مصدر ہے اور اسم فاعل کے معنی مین ہے یعنی اور لیکن
نیکی کرنیوالا مَنِ اتَّقٰی وہ شخص ہے کہ پرہیز کرے اُن چیزون سے کہ حرام کی ہین خدا نے وَأْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا
اور آؤ تم گہرون مین دروازون انکے سے ہر حال مین وَاتَّقُوا اللّٰہَ اور ڈرو تم خدا سے اور پرہیز کرو تم بدل ڈالنے احکام خدا
کے سے لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ تاکہ رستگاری پاؤ تم عذاب خدا کے سے اور اہلبیت علیہم السلام کی احادیث مین آیا ہے کہ معنی اس
آیت کے یہ ہین کہ حاصل کرو تم علوم کو انکے دروازون سے کہ وہ امیر المومنین اور انکی اولاد طیبین ہین موافق حدیث انا مدینة
العلم وعلی بابها کی اور مراد بیوت سے بیوت علم ہین اور فرمایا حضرات علیہم السلام نے کہ جسنے ہماری پیروی کی اور ہماری
دوستی کا اقرار کیا وہ شخص دروازون مین سے گہرونمین آیا اور جسنے ہماری مخالفت کی اور ہمپر دوسرونکو فضیلت دی بعد
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ گہرونکی پشتون کی جانب سے آیا اور کہتے ہین کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم چودہ سو اصحاب ہمراہ اپنے لیکر بقصد قضاے عمرہ سن چھ ہجری مین مکہ معظمہ کو روانہ ہوئے اور مشرکین نے حضرت کو
مکہ مین داخل ہونیسے منع کیا آخر کو حدیبیہ مین اس امر پر صلح ٹہیری کہ سال آئندہ مومنین مکہ مین داخل ہون اور
مشرکین تین روز مکہ کو خالی کردین کہ مسلمان بفراغت تمام طاعت مین مشغول ہون دوسرے سال جو جناب
رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع اصحاب مکہ کو روانہ ہوئے تو حضرت کے اصحاب کو یہ اندیشہ ہوا کہ مبادا مشرکین اپنے عہد
سے پھر جائین اور شرط پر قائم نرہین اور لڑنے کو آمادہ ہون تو ہم اُنسے حرم مین کیونکر لڑینگے تب یہ آیت نازل ہوئی اور خدا
تعالی نے فرمایا کہ وَقَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اور لڑو تم اے مومنین بیچ راہ خدا کے الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَکُمْ ان لوگونسے کہ لڑین وے تمسے
اور حرم کا کچھ لحاظ مت کرو وَلَا تَعْتَدُوْا اور نہ حد سے گزرو تم کہ ابتدا لڑائی کی کرو تم اور اُنسے پہلے تم ہی ارادہ لڑنیکا کرو
اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ تحقیق کہ خدا دوست نہین رکہتا ہے حد سے گزرنیوالونکو وَاقْتُلُوْهُمْ حَیْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ
اور قتل کرو تم انکو جسجگہ پاؤ تم انکو وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَیْثُ اَخْرَجُوْکُمْ اور نکالدو تم انکو جسجگہ سے کہ نکالا ہے انہون نے تمکو
وَالْفِتْنَةُ اور فتنہ یعنی شرک انکا اور مکہ سے تمہارا نکالدینا اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ زیادہ سخت ہے قتل کرنے انکے سے حرم مین وَلَا
تُقَاتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اور نہ لڑائی کرو تم انسے نزدیک مسجد الحرام کے حَتّٰی یُقَاتِلُوْکُمْ فِیْهِ یہانتک کہ لڑائی کرین
وہ تمسے بیچ اسکے فَاِنْ قٰتَلُوْکُمْ پس اگر لڑائی کرین وہ تمسے فَاقْتُلُوْهُمْ پس قتل کرو تم انکو کَذٰلِکَ جَزَآءُ الْکٰفِرِیْنَ
ایساہی ہے بدلا کافرون کا جسوقت وہ تمسے لڑنیکو موجود ہون اور تمسے لڑین تو تمکو پہر کیا دیکہتے ہو تم بہی انکو قتل کرو
فَاِنِ انْتَهَوْا پس اگر باز آئین وہ لڑائی سے اور شرک سے فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ پس تحقیق خدا بخشنے والا ہے انکے گناہونکا
رَّحِیْمٌ مہربان ہے کہ برکت اسلام انکو بہشت مین لیجاے وَقٰتِلُوْهُمْ اور لڑو تم انسے اے مومنین حَتّٰی لَا تَکُوْنَ فِتْنَةٌ
یہانتک کہ نہووے فتنہ یعنی باقی نرہے شرک وَیَکُوْنَ الدِّیْنُ لِلّٰہِ ط اور ہووے دین خاص واسطے خدا کے کہ خدا
کی پرستش کرنیوالے ہوجائین فَاِنِ انْتَهَوْا پس اگر باز آئین وہ لڑائی اور شرک سے تو فَلَا عُدْوَانَ پس نہین
تعدی اور زیادتی کرنا سزاوار اِلَّا عَلَی الظّٰلِمِیْنَ مگر اوپر ظلم کرنیوالونکے کہ وہ اپنے کفر پر قائم ہین اور منقول ہے کہ مشرکین
نے مسلمانون سے سال حدیبیہ مین ذی قعدہ کے مہینے مین ارادہ لڑنیکا کیا تہا اور سال آئندہ مین جب مسلمان واسطے قضاے عمرہ

مکہ کو روانہ ہوئے تو وہ مہینا ہی ذیقعد کا تہا مسلمانون نے اندیشہ کیا کہ اگر مشرکین سے لڑائی کرینگے ماہ حرام مین کہ یہ مہینا ذیقعد
کا ماہ حرام ہے تو ہم اُنسے کیونکر اس ماہ حرام مین لڑینگے تب خدا تعالی نے یہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ
بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ ماہ حرام بدلے ماہ حرام کے ہے یعنی یہ ماہ حرام ذیقعد کا کہ جسمین واسطے قضای عمرہ کو جاتے ہین عوض اُس ماہ حرام
ذیقعد کا ہے کہ جسمین تم سے مشرکین یہ جنگ جدال پیش آئے ہیں تم اندیشہ نکرو کہ پہلے انہون نے ہی حرمت اس مہینے کی شکست
کی تہی اور ماہ حرام چار مہینے ہین ذیقعدہ اور ذی الحجہ اور محرم اور رجب اور فرماتا ہے خدا کہ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ اور حرمتین
کہ جنکی محافظت کیجاتی ہے قصاص ہین یعنی جاری ہوتا ہے بیچ انکے قصاص اور یا یہ کہ حرمتین صاحب قصاص ہین کہ انمین
برابری اور مساوات چاہیے یعنی انمین بہی قصاص جاری ہوتا ہے جیسے کہ اور چیزونمین جاری ہوتا ہے کہ ہر ایک چیز کا ایک بدلہ
اور عوض ہے پس جسوقت کہ انہون نے حرمت اس مہینے کی نرکہی کہ وہ تم سے اس مہینے مین لڑے تو قصاص اُسکا یہی ہے کہ تم بہی
انکے مہینے کی حرمت نہ رکہو جیسے کہ کوئی کسی کو مار ڈالے تو قصاص اُسکا یہی ہے کہ اُسکو اُسکے بدلے مار ڈالین پس اگر وہ تم سے لڑین تو تم
انکو قتل کرو فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ پس جو شخص کہ تعدی اور ظلم کرے اوپر تمہارے تو فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ پس تعدی کرو تم
اوپر اُسکے بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ساتہ مثل اُسکے کہ تعدی کی ہے اُسنے اوپر تمہارے نہ زیادہ اُسکے ظلم سے وَاتَّقُوا اللّٰهَ
اور ڈرو تم خدا سے زیادہ تعدی کرنیمین اور اُسکے حکم کی مخالفت کرنیمین وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ اور جانو تم کہ
تحقیق خدا ہمراہ ڈرنیوالون اور پرہیزگارون کی ہے کہ اُنسے راضی ہے اور انکے افعال کو پسند کرتا ہے اور انکی نصرت کرتا ہے اور
کہتے ہین کہ جسوقت جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قصد قضای عمرہ کا کیا تو بعضے مسلمانون نے کہا کہ ہم اپنے پاس کچہ توشہ
اور خرچ راہ نہین رکہتے ہین اور تونگر لوگ ہم کو کچہ دیتے نہین ہین اس صورت مین ہم واسطے قضای عمرہ کے ہمراہ حضرت کیونکر چلین تب
یہ آیت نازل ہوئی وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اور خرچ کرو تم بیچ راہ خدا کے اے تونگرو کہ محتاجونکو اپنے پاس سے کچہ دو
تاکہ وہ جہاد مین جائین اور کل نیکیون مین خرچ کرو وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ اور نہ ڈالو تم ہاتہون اپنے کو طرف ہلاکت
کے بخل کرکے روزہ خلو اختیار کرو اور اسقدر اسراف بہی نکرو کہ کل مال اپنا راہ خدا مین دیدو اور خود محتاج ہوجاؤ کہ موجب تمہاری
ہلاکت کا ہو بلکہ اسقدر دو کہ خود بہی بے نوا ہو اور بایدیکم مین باء جو ہے کہ واسطے تاکید نفی کی آئی ہے اور تہلکہ مصدر ہے اور سوا
اُسکے اس وزن پر بضم عین اور کوئی مصدر کلام عرب مین نہین آیا ہے وَاَحْسِنُوْا اور نیکی کرو تم کہ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ
تحقیق خدا دوست رکہتا ہے نیکی کرنیوالون کو یعنی نیکی کرو غازیون اور محتاجونکی ساتہ ایسی طرح کہ انکو دو اور خود بہی نہ
رہو یہ کہ کل مال کو راہ خدا مین دیدو کہ آپ محتاج ہوجاؤ پس مراد احسان سے میانہ روی ہے نہ بخل اور نہ اسراف اور حضرت
صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی خرچ کرے راہ خدا مین کل مال اپنا اور اپنے پاس کچہ نہ رکہے تو یہ احسان نہین ہے اسواسطے
خدا تعالی فرماتا ہے کہ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ کہ محتاج ہوکر اپنے تئین ہلاکت مین ڈالنا بہی مذموم ہے اور آیہ ولا تلقوا سے ثابت
ہوا کہ آدمی بجز جہاد کی کہ وہ مستثنی ہے اپنے تئین کسی ہلاکت مین نہ ڈالے اور واسطے حفاظت جان کے اطاعت سلاطین اور مخالفین
لازم ہے چنانچہ حدیث مین وارد ہوا ہے کہ حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جسوقت کوئی مومن عمل نیک کرتا ہے تو خدا
تعالی اُسکو مضاعف کرتا ہے ہر حسنہ کے عوض سات سو اور امام حسن علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے کہ جو کوئی اپنے گہر مین بیٹہا ہوا ایک درہم راہ خدا مین یعنی حج اور جہاد مین دیوے تو ثواب سات سو درہم کا اُسکو واسطے
لکہین اور اگر حج اور جہاد مین جائے اور مال کو راہ خدا مین خرچ کرے تو ہر درہم کے عوض مین سات لاکہ درہم کا ثواب

اُسکو دیویگی اور بعضے کہتے ہین کہ احسان کے معنی یہ ہین کہ خدا کیطرف گمان نیک لیجاے کہ خدا اُس شخص کو کہ جو خدا کی طرف وہ گمان نیک لیجاتا ہی بہت دوست رکہتا ہی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ خدا کیطرف گمان نیک لیجانا مول بہشت کا ہی اور فرمایا کہ روز خدا کا حکم ہوگا کہ بندہ کو دوزخمین لیجاؤ جسوقت ملائکہ اُسکو دوزخمین لیجائینگے تو وہ اپنا سر اُٹہائیگا اور کہیگا کہ خداوندا گمان میرا تجہپر یہ نتہا خدا تعالی فرمائیگا کہ گمان تیرا تجہپر کیا تہا بندہ کہیگا کہ گمان میرا تجہپر یہ تہا کہ تو مجہکو بخشیگا اور میرے گناہون سے درگذریگا اُسوقت خدا تعالی فرمائیگا کہ مینے تجہکو بخشا اور تیرے گناہون سے مین درگذرا پس اُسکو واپس کرکے بہشت مین لیجائینگے اور اب خدا تعالی حج اور عمرہ کے فرض ہونیکو بیان کرتا ہی وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ط اور تمام کرو تم حج اور عمرہ کو واسطے خدا کے یعنی اُنکے افعال اور اعمال کو کامل کرکے مع شرائط اور ارکان کے بجالاؤ خاص واسطے خدا کے نہ مثل کفار کے کہ وہ طواف اور قربانی بتون کی نام کی کرتے ہین اور حج تو باجماع اُمت واجب ہے اور عمرہ کی وجوب مین اختلاف ہے لیکن ہمارے مذہب مین عمرہ بہی مثل حج کے واجب ہے اور احادیث اسکے وجوب پر دلالت کرتے ہین اور آیت سے بہی یہی ثابت ہوتا ہے چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ تمام کرو تم افعال حج اور عمرہ کو فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ پس اگر منع کئے جاؤ تم اور روکے جاؤ تم کسی بیماری یا دشمن کے خوف کی سبب سے اور وہان بجا اسکو افعال حج بجالانیکو واسطے اور تم احرام باندہے ہوئے ہو تو فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ج پس جو کچہ کہ میسر ہوسکے ہدی کی قسم سے کہ قربانی کرو اُسکو مکہ مین یا منا مین بہیجکر اور بہتر یہ ہے کہ وہ دنبہ ہووے اور جسوقت مانع ہر طرف ہوجائے تو ان افعال حج کو قضا کرو اور بجالاؤ کہ اگر موسم اُسکا باقی ہے تو اُسی سال مین ورنہ سال آیندہ مین وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ اور نہ منڈوا تم سرون اپنے کو اور احرام سے اپنے باہر نہو جاؤ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ یہانتک کہ پہونچے ہدی جگہہ اپنی کو کہ اگر احرام عمرہ کا ہی تو جگہہ اُسکی مکہ ہے وہان اُسکو بہیجدو اور اگر احرام حج کا باندہا ہے تو اُسکو منا مین بہیجدو کہ جگہہ اُسکی منا ہے اور جسکے ہاتہہ بہیجواؤ اُس سے کہدو کہ فلانے روز فلانے وقت اُسکو ذبح کرنا جب وہ وقت آئے تو بعد اُسکے احرام اپنا کہولڈالو اور جسوقت کوئی آدمی احرام حج کا یا عمرہ کا باندہتا ہے تو اُسپر کئی چیزین حرام ہوجاتی ہین لباس دوختہ پہننا اور صحرا کا شکار کرنا اور عورتون سے مجامعت کرنی اور خوشبو سونگہنی اور سر کو ڈہکنا اور آئینہ مین چہرہ اپنا دیکہنا اور موزہ پہننا اسیطرح کئی چیزین ہین کہ وہ حرام ہین اور فقہ کی کتابونمین مذکور ہین اور انمین سے سر کا منڈانا بہی حرام ہے اور اگر احتیاج سر کے منڈانیکی ہو تو وہان آدمی کیا کرے اُسکو خدا تعالی بیان کرتا ہی کہ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا پس جو شخص کہ ہووے تم مین سے بیمار حالت احرام مین اور ایسی بیماری ہو کہ جسمین سر کے منڈانیکی ضرورت ہو اَوْ بِهٖٓ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ یا ساتہہ اُسکے اذیت ہو سر اُسکے سے کہ سر مین اُسکے زخم ہے یا جوئین پڑگئی ہین یا درد سر ہے اور بعضے کہتے ہین کہ کعب بن عجرہ احرام باندہے ہوئے تہا اُسکے سر مین جوئین بہت ہوگئی تہین اور اُسکے منہ پر پہرتی تہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکہکر فرمایا کہ تو اپنے سر کو منڈوالے اور ایک گوسپند کو ذبح کر اور فقیرون کو اُسکا گوشت دیدے اُسنے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس قدر مین مقدور نہین رکہتا ہون تب یہ آیت نازل ہوئی کہ جو کوئی حالت احرام مین بیمار ہو اور یا کوئی اُسکے سر مین اذیت ہو فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ پس فدیہ دینا ہے روزون سے کہ تین روزہ رکہے اَوْ صَدَقَةٍ یا صدقہ سے کہ چہہ مسکین کو کہانا دیوے ہر مسکین کو نصف صاع یا دو مُد کہانا دیوے کہ ایک صاع بوزن شاہجہان آباد سوا تین سیر تخمیناً اور ایک مُد تین پاؤ اور ایک چہٹانک ہوتا ہے اَوْ نُسُكٍ ج یا قربانی سے ہے فدیہ کہ وہین اُسکو ذبح کرکے فقرا کو دیوے

اور ادنیٰ اُسکا دنبہ ہے اور پہلے اس سے آیہ ان الصفا والمروۃ کی تفسیر مین حج اور عمرہ کا بیان ہولیا ہی لیکن حج تین طرح کا
ہوتا ہے حج تمتع اور حج افراد اور حج قران حج تمتع تو اُن لوگون پر ہی کہ جو مکہ معظمہ سے اڑتالیس میل یا زیادہ اس سے دور رہتے ہین اور
اس حج مین حج سے پہلے عمرہ بجالاتے ہین اور اس عمرہ کو عمرہ تمتع کہتے ہین اور اس عمرہ مین طواف نسا نہین ہوتا لیکن اس کے
حج مین ہوتا ہی اور یہ عمرہ شوال و ذیقعد اور ذی الحجہ مین ہوتا ہی اور سوا اسکے اور کسی مہینہ مین نہین ہوتا اور حج افراد بھی ایسا ہی ہے
جیسے کہ حج تمتع ہے لیکن عمرہ اس کا بعد حج کے ہے اور اس مین طواف نسا بھی ہے اور اس عمرہ کو ہر مہینے مین کر سکتے ہین اور ایسی
ہی حج قران ہی اور فقہ کی کتابون مین تفصیل سے مذکور ہی اور اس آیت مین خدا تعالیٰ عمرہ تمتع اور حج تمتع کا ذکر کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہے
فَإِذَآ أَمِنتُمْ پس جسوقت کہ امن مین ہو تم کہ کوئی رنج بیماری وغیرہ کا تمکو لاحق نہووی **فَمَن تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ**
إِلَى ٱلْحَجِّ پس جو شخص کہ فائدہ اُٹھاوی ساتھ عمرہ کے طرف حج کے یعنی عمرہ کو بجالا کر اور احرام عمرہ کا کھول کر قصد بجالانے حج کا کرے اور
احرام حج کا باندہو تو **فَمَا ٱسْتَيْسَرَ مِنَ ٱلْهَدْيِ** پس جو کچھ کہ میسر ہو ہدی کی قسم سے شتر یا گائی یا گوسفند اُس کو
منا مین قربانی کرے **فَمَن لَّمْ يَجِدْ** پس جو شخص کہ نہ پاوی ہدی کو کہ قدرت اسکی نرکہتا ہووے تو **فَصِيَامُ ثَلَٰثَةِ أَيَّامٍ**
فِى ٱلْحَجِّ پس وہ تین روزہ رکہین بیچ حج کی یعنی ہدی کی بدلے اُسپر تین روزہ تو حج کی دنونمین مین ساتوین اور آٹھوین اور نوین
ذی الحجہ کی اور تقدیر فصیام ثلثۃ ایام کے فعلیہ صیام ثلثۃ ایام فی الحج ہے یعنی پس اوپر اُسکے روزہ تین روز رکہنا ہی بیچ حج کی ساتوین اور
اور آٹھوین اور نوین ذی الحجہ کی **وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ** اور سات روزہ جسوقت کہ الٹے پھرو تم طرف وطن کی پھر وہان پہنچ
رکہو اور سبعۃ کا عطف ثلثۃ پر ہے اور تین اور سات یہ دس روزہ ہو بدلے ہدی کے کہ اُسکو خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے کہ **تِلْكَ**
یعنی تین اور سات **عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ** دس کامل ہین کہ قربانی کامل سے کچھ کم نہین ہوتی اور مراد کامل سے یہان قربانی ہو **ذَٰلِكَ**
یہ یعنی عمرہ اور حج تمتع **لِمَن لَّمْ يَكُنْ أَهْلُهُۥ** واسطے اُس شخص کے ہی کہ نہوین وہ لوگ اُسکے گہر کے **حَاضِرِى ٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ** حاضر
ہونیوالے مسجد حرام کی بلکہ مسجد حرام سے اڑتالیس میل یا زیادہ اُس سے دور رہتے ہون اور جو لوگ کہ مین رہتے اڑتالیس میل ہی تم اسکو کرو
مین حج اور نکا افراد یا قران ہی اور آیت مین ذکر حج تمتع کا ہے **وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ** اور ڈرو تم ای مسلمانون خدا سے اسکے حکم کے خلاف
کرنے مین **وَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ شَدِيدُ ٱلْعِقَابِ** اور جانو تم کہ تحقیق خدا سخت کرنیوالا عذاب کا ہے اُس شخص کو کہ مدد ہی اس سے اور
اسکے حکم کے برخلاف کرے اور فرماتا ہی کہ **ٱلْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُومَٰتٌ** حج کے مہینے معلوم ہین اور تقدیر اسکی اشہر الحج اشہر معلومات
مضاف حج کا محذوف ہوگیا ہے یعنی مہینے حج کے مہینے معلوم ہین اور وہ شوال اور ذیقعدہ اور دس دن ذی الحجہ کے ہین یعنی احرام
عمرہ تمتع کا اور حج تمتع کا ان مہینون مین ہوتا ہے اور بعضی آدمی تمام مہینے کو ذی الحجہ کی اشہر حج مین سے شمار کرتے ہین اس واسطے کہ
بعضے افعال حج کے بعد دسوین تاریخ ذی الحجہ کی بھی ہوتی ہین جیسے کہ جمرات کو کنکریان مارنی اور روزے ہدی کی **فَمَن فَرَضَ**
فِيهِنَّ ٱلْحَجَّ پس جو شخص کہ واجب کرے بیچ ان مہینون کے حج کو اپنے نفس پر یعنی نیت احرام کی کرکے تلبیہ حج تمتع اور حج
افراد والا اور حج قران والا کو ان مین شتر کے چہری لگائی یا اُسکے جوتی لٹکائی کہ جسمین نماز پڑہی ہو اور اسکو فعل عربی کہتے ہین پس صورت
مین **فَلَا رَفَثَ** پس نہین جائز ہی جماع کرنا **وَلَا فُسُوقَ** اور نہ دروغ اور دشنام کہنا ہی **وَلَا جِدَالَ فِى ٱلْحَجِّ** اور
نہ جھگڑا کرنا بیچ حج کی یعنی لا واللہ و بلی واللہ کہنا خواہ جھوٹا ہو خواہ سچا ہو اور رفث بمعنی فحش ہی اور مراد اس سے مجامعت ہی اور رفث
باللسان سے مراد وعدہ مجامعت ہی اور ابن کثیر اور ابن عامر اور یعقوب نے رفث اور فسوق اور جدال کو مفتوح پڑہا ہے اور ابو جعفر نے
سب کو مرفوع پڑہا ہے تنوین سے اور فرماتا ہی خدا کہ **وَمَا تَفْعَلُوا۟ مِنْ خَيْرٍ** اور جو کچھ کہ کرتے ہو تم نیکیا امر مین سے

ع ۸/۸

يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ط جانتا ہے اُس کو خدا اور موافق اُسکے تم کو جزا دیگا اور کہتے ہین کہ بعضے آدمی بے توشہ گھر سے نکلکر حج کو جاتے تھے
اور لوگون سے خرچ راہ طلب کرتے تھے اور لوگ اُن سے بہت تنگ ہوتے تھے خدا تعالی نے اُس سے منع کیا اور فرمایا کہ بے توشہ گھر سے
حج کرنیکو نہ نکلو چنانچہ فرماتا ہے کہ وَتَزَوَّدُوْا اور توشہ لیجاؤ تم کہ آمد و رفت مین اپنی ضروریات مین خرچ کرو تم اور آدمیونپر
تم گران نہو کہ اُنکو واسطے زادراہ کے تنگ کرو ایسا تمکو سزاوار نہین فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى پس تحقیق بہتر توشہ کا پرہیزگاری ہے
طمع سے اور افعال بد سے اور ایسے ہی زیارات کو جانے کیواسطے لوگون سے طلب کرتے ہین اور اُنکو تنگ کرتے ہین اور بعضے تو ایسے ہین
ایسے ہین کہ اس بہانہ سے روپیہ جمع کرکے مکان مین بیٹھ رہتے ہین اور زیارات کو ہرگز نہین جاتے اور جو کچھ حاصل کیا ہے اُس کو اپنے
کھانے پینے مین صرف کرتے ہین اور بعضے ایسے ہین کہ لوگون سے مانگتے اور کھاتے چلے ہی جاتے ہین اور زیارات کو حاصل
کرتے ہین لیکن اسطرح جانے مین کیا خوبی ہے ہرچند دینے والے کو تو ثواب کثیر ہے لیکن مانگنے والے کو حیا اور شرم چاہیے کہ لوگون
کے آگے ہاتھ پسارنا اور اُنکو تنگ کرکے وصول کرنا یہ کون لطف زیارت کا ہے لطف اسی مین ہے کہ اگر خدا تعالی اپنے تئین یوہین تو
قصد زیارت کا کرے ورنہ بیٹھا رہے اور امیدوار اُسکے فضل و کرم کا رہے یہانتک کہ خدا تعالی سامان زادراہ کا مہیا کر دے اور
اور فرماتا ہے کہ وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۝ اور ڈرو تم مجھسے اے صاحب عقلون کے تخصیص عاقلون کی اسواسطی ہوئی
کہ عقل کا کام باعث خوف کا خدا سے ہے اور جو لوگ کہ خدا سے خوف نہین کرتے ہین اور بے محابا افعال بد عمل مین لاتے ہین وہ
نہایت کم عقل اور سفیہ ہین اور کہتے ہین کہ بعضے آدمی جو سفر حج کرتے تھے تو تجارت کو حج کے دنون مین گناہ جانتے تھے اور
جب اس دن اول ذی الحجہ کے آتے تھے تو خرید اور فروخت کو بالکل موقوف کر دیتے تھے خدا تعالی نے اس امر کو منع کیا
چنانچہ فرماتا ہے کہ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ نہین ہے اوپر تمہارے کوئی گناہ اَنْ تَبْتَغُوْا یہ کہ طلب کرو تم راہ
حج مین اور ایام حج مین فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ فضل کو پروردگار اپنے سے یعنی طلب کرو تم روزی اپنی کو خدا کی فضل و کرم سے بیچ تجارت
کے پس ہو کہ یہ معاملہ خرید اور فروخت کا تمکو ثواب حج سے محروم نہین رکھتا ہے اور پہلے اس سے حج کی کیفیت مذکور ہو چکی ہے اور
اب پھر تھوڑا سا مجملاً بیان کیا جاتا ہے کہ جسوقت حج کو شروع کرتے ہین تو آٹھوین تاریخ کو ذی الحجہ کے بعد ظہر کے یا تو اوسی روز
یا شب کو یا نوین کی صبحکو مقام ابراہیم مین یا میزاب رحمت کے نیچے کھڑے ہو کر حج کا احرام باندھتے ہین اسطور سے کہ لباس
دوختہ پہنے اوتارتے ہین اور غسل کرکے ایک لنگ بدون دوختہ باندھتے ہین اور ایک چادر بے دوختہ اوڑھتے ہین اور سر کو
نہین ڈھکتے اور جسوقت احرام کے کپڑے پہنتے ہین اُسوقت تلبیہ کہتے ہین کہ تلبیہ کے کہنے سے احرام منعقد ہوتا ہے اور تلبیہ یہ ہے کہ
لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اور بعد اوس کے مکہ معظمہ سے عرفات کو
روانہ ہوتے ہین اور وہ وہان سے تخمیناً چار فرسخ ہے اور رستہ مین عرفات کے پہلے منا آتا ہے اور بعد اُس کے مشعر الحرام کہ
جسکو مزدلفہ کہتے ہین اور مزدلفہ کے بعد عرفات مین پہونچتے ہین اور عرفات ایک میدان وسیع ہے کوہستان کے درمیان وہان
نوین تاریخ کو ذی الحجہ کے اول زوال سے غروب آفتاب تک سب حجاج قیام کرتے ہین اور شام کو وہان سے مشعر الحرام
کیطرف اولٹے پھرتے ہین اُس کا ذکر خدا تعالی کرتا ہے کہ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ
پس جس وقت پھرو تم عرفات سے طرف مشعر الحرام کے ہمراہ انبوہ اور کثرت کے فَاذْكُرُوا اللّٰهَ
عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ پس ذکر کرو تم خدا کا نزدیک مشعر الحرام کے یعنی مشعر الحرام کے قریب پہونچکر خدا تعالی
کا ذکر کرو اور اُس کو یاد کرو اور اُسکی نعمتون کا شکر کرو اور اُسکی نعمتون کو یاد کرکے اور جسوقت مشعر الحرام مین ایک

پھر شب گذرے سب حجاج پوہنچتے ہین تو مغرب اور عشا کی دو نو نمازون کو وہان پوہنچکر پڑہتے ہین اور شب کو وہان رہتے ہین
اور صبح صادق سے طلوع آفتاب تک بیت وہان کے ٹھہرنی کرتے ہین اور ذکر خدا مین مشغول رہتے ہین چنانچہ فرماتا ہے
کہ وَاذْكُرُوهُ كَمَا هَدَاكُمْ اور یاد کرو تم اُس خدا کو جیسے کہ ہدایت کی ہے اسنے تمکو دین اور ایمان کی یعنی بقدر
ہدایت کی اُسکا ذکر کرو وَإِنْ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلِهِ لَمِنَ الضَّالِّينَ ۝ اور تحقیق کہ ہو تم پہلے اس کے البتہ گمراہون سے کہ
راہ راست کو نہین جانتے تھے اور یہ ان مخففہ ان مثقلہ کا ہے کہ اُسکے ہمراہ لام ابتدائیہ آیا ہے اور یہ ان شرطیہ نہین ہے اور
امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ قریش اور حمس حاجیون کے ہمراہ عرفات مین نہین جاتے تھے اور کہتے تھے کہ
ہم حرم کے رہنے والے ہین ہمکو حرم سے باہر نکلنا نہین چاہئے اور اس سبب سے اپنے تئین لوگون پر بزرگی دیتے تھے
اور مشعر الحرام تک جاتے تھے اور وہان سے اُٹھ پھر کر دوسرے راستہ سے منا مین آتے تھے اس حرکت کو اُن کے خدا نے
تعالی نے منع کیا اور فرمایا کہ ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ پھر لوٹے پھرو تم اے قریش جسجگہ سے کہ پھرتے
ہین آدمی یعنی عرفات سے پھرو جہان سے کہ سب حجاج پھرتے ہین وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ اور بخشش چاہو تم خدا سے
اعمال کے بدل ڈالنے مین کہ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ تحقیق خدا بخشنے والا ہے گناہون کا اُس شخص کے کہ توبہ کرے رَحِيمٌ
مہربان ہے کہ توبہ کو قبول کرتا ہے اور بعضی حدیثون مین آیا ہے کہ مراد ناس سے ابراہیم اور اسمعیل علیہم السلام ہین اور
بعض روایت مین یہ ہے کہ مراد اُس سے آدم علیہ السلام ہین اور حدیثون مین وارد ہوا ہے کہ حج کرنیوالے مقربان درگاہ
الٰہی ہین مثل اُن لوگون کے کہ خدمت مین بادشاہ کے حاضر ہون اور اُنکو قرب بادشاہ کی حاصل ہوا اور اگر خدا تعالی
کی درگاہ مین دعا کرتے ہین تو خدا قبول کرتا ہے اور اگر بخشش چاہین تو بخشتا ہے اور کہتے ہین کہ پہلے عرب کے
بزرگون کی یہ عادت تھی کہ جسوقت حج سے فارغ ہوتے تھے تو اسوقت نزدیک خانہ کعبہ کے کھڑے ہو کر آواز بلند
اپنے حسب اور نسب کا ذکر کرتے تھے اور ہر ایک شخص دوسرے شخص پر فخر کرتا تھا بعضے کہتے تھے کہ ہمارے
باپون نے ایسا کھانا محتاجون کو دیا ہے اور کوئی کہتا تھا کہ ہمارے باپون نے ایسی مہمانی کی ہے اور بعضے کہتے
تھے کہ ہمارے باپون نے ایسی شمشیر زنی کی ہے خدا تعالی اُنکے اقوال کو رد کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ فَإِذَا
قَضَيْتُمْ مَنَاسِكَكُمْ پس جسوقت کہ ادا کر لو تم افعال حج اور عمرہ اپنے کو تو فَاذْكُرُوا اللَّهَ پس
ذکر کرو تم خدا کا كَذِكْرِكُمْ آبَاءَكُمْ مانند ذکر کرنے تمہارے کے باپون اپنے کو یعنی جیسا کہ تم اپنے
باپون کا ذکر کرتے ہو اور اُن کے فخر اور بزرگیان بیان کرتے ہو ویسے ہی خدا کا ذکر کرو أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا یا بہت
زیادہ ذکر کرنا اُسکی نعمتون کا اور اُس کے احسان کا کہ جو تمپر اور تمہارے باپون پر ہے تاکہ تمکو فائدہ اور ثواب آخرت مین
حاصل ہوا اور باپون کی بزرگی سے تمکو کیا فائدہ ہو اُن کے اعمال اُن کے واسطے ہین اور تمہارے اعمال تمہارے
واسطے اور فخر اپنے اعمال نیک سے ہوتا ہے نہ غیرون کے افعال سے اور تمہارا فخر تو اسمین ہے کہ تم خدا کو یاد کرو
کہ خدا تم سے راضی ہو اور بعضے آدمی تو ایسے ہوتے ہین کہ مقصود اُن کا خدا کے ذکر کرنے سے دنیا
کی نعمت اور مال اور جاہ اور حشم دنیا کا ہوتا ہے کہ خدا تعالی اُنکو دنیا مین ایسا کرے اور دنیا ہی کی عزت
اور آبرو اور رونق کو وہ مقصود دلی پیدا جانتے ہین اور آخرت سے بالکل سکوت کرتے ہین اور مومن مفلس کو حقیر جانتے ہین
اور ناداری کی جہت سے اُسپر طعن کرتے ہین اور تونگرون اور دولتمندون کو بڑے مرتبے اور عزت والے جانتے ہین

ہین اور بعضے آدمی ایسے ہوتے ہین کہ دنیا اور آخرت کی دونو کی خیر چاہتے ہین اور عذاب دوزخ سے پناہ مانگتے ہین انکا ذکر
خدا تعالی کرتا ہے اور فرماتا ہی کہ فَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ پس بعضے آدمیون مین وہ شخص ہے کہ کہتا ہی رَبَّنَا آتِنَا
فِي الدُّنْيَا اے پروردگار ہمارے دے تو ہم کو بیچ دنیا کے دنیا مین آسودگی اور تونگری سے مین ہون اور آخرت کو کچھ یاد نہین
کرتا اُسکے واسطے خدا تعالی فرماتا ہی کہ وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ اور نہین ہے واسطے اُس طالب دنیا کے
بیچ آخرت کے کچھ حصہ کہ اس نے فقط حقیر چیزین دنیا کی جو کہ فنا ہونیوالی ہین طلب کی اور آخرت کی پروا نکی کہ جہان
ہمیشہ رہے گا وَمِنْهُم مَن يَقُولُ اور بعض ان آدمیون مین وہ شخص ہے کہ کہتا ہی رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا
حَسَنَةً اے پروردگار ہمارے دی تو ہمکو بیچ دنیا کے نیکی مثل صحت اور امن اور روزی کے وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً اور
بیچ آخرت کے نیکی مثل جنت اور مغفرت کی وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور نگاہ رکھ تو ہمکو عذاب آتش دوزخ سے أُولَٰئِكَ
یہ لوگ جو کہ دنیا اور آخرت کی خیر طلب کرتے ہین لَهُمْ نَصِيبٌ مِمَّا كَسَبُوا واسطے اُن کے حصہ ہے اُس چیز سے کہ
کسب کیا ہے اُنہون نے اور عمل کیا ہے اُنہون نے نیک اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ مراد حسنہ دنیا سے زوجہ
صالحہ ہے اور مراد حسنہ آخرت سے حور ہے اور مراد عذاب نار سے زوجہ بدخو اور سخت گو ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ مراد حسنہ
دنیا سے فراخی معاش اور حسن خلق ہے اور مراد حسنہ آخرت سے رضامندی خدا کی اور بہشت ہے اور کہتے ہین کہ مراد حسنہ دنیا سے علم اور عبادت
اور مراد حسنہ آخرت سے جنت ہے اور عذاب نار سے مراد شہوات اور ذنوب ہین کہ دوزخ مین لیجاتی ہین اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا حضرت نے کہ جو کوئی دیا جاوے دل شکر کرنیوالا اور زبان ذکر کرنیوالی خدا کا اور زوجہ مومنہ کہ
اعانت کرے اُسکی امور دنیا اور آخرت مین تو وہ شخص پایا گیا ہے نیکی دنیا مین اور نیکی آخرت مین اور انس سے
روایت ہے کہتا ہی کہ مین ہمراہ رسول خدا کے ایک بیمار کی عیادت کو گیا اور وہ بیمار بہت پریشان تھا حضرت نے فرمایا
کہ تو اپنے حق مین دعاے خیر کیون نہین کرتا اُسنے عرض کی کہ ہان یا رسول خدا مین دعا کرتا ہون کہ اے خدا جو عذاب کہ مجھپر
کرنا چاہے وہ دنیا مین کر تو کہ مین طاقت عذاب دوزخ کی نہین رکھتا ہون حضرت نے فرمایا کہ یہ دعا بد ہے کہ جو تو کرتا ہے
کیون نہین کہتا ہی تو کہ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ اُس شخص نے
جب اسطرح سے دعا کی تو اللہ تعالی نے اُسکو شفا بخشی اور ابن عباس سے روایت ہے کہ جس وقت خدا تعالی نے عالم کو پیدا کیا تو ایک فرشتہ کو
رکن یمانی کے نزدیک متعین کیا اور حکم دیا کہ جس وقت کوئی بندہ اسطرح دعا کرے تو وہ آمین کہے وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ اور
خدا جلد لینے والا حساب کا ہے کہ ایک لمحہ مین لیویگا کہ جیسے ایکدفعہ سب کو روزی دیتا ہے ایسے ہی ایکدفعہ سب کا حساب لیویگا اور کسی شخص نے
امیر المومنین علیہ السلام سے پوچھا کہ کیونکر حساب لیویگا خدا خلایق کا کہ وہ اُسکو دیکھتے نہین ہین فرمایا کہ جیسے خلایق کو روزی دیتا ہے اور وہ دیکھتے نہین ہین
اُسکو اور تفسیر امام علیہ السلام مین آیا ہے کہ ایک کام اُسکو دوسرے کام سے منع نہین کرتا ہے اور نہ ایک حساب دوسرے حساب سے منع کرتا ہے پس جس وقت وہ حساب کریگا ایک شخص
کا تو اُسی حالت مین وہ حساب کریگا کل کا اور ایک حساب سب کا حساب تمام ہو جاویگا اور وہ ایسا ہی جیسے کہ فرمایا ہی مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ إِلَّا كَنَفْسٍ
وَاحِدَةٍ اور خدا تعالی حج کے احکام مین ایک اور حکم بیان کرتا ہے وَاذْكُرُوا اللَّهَ فِي أَيَّامٍ مَعْدُودَاتٍ اور ذکر کرو تم خدا کا
بیچ دنون شمار کئے گئے کہ وہ گیارہوین اور بارہوین اور تیرہوین ذیحجہ کی ہی کہ جسکو ایام تشریق کہتے ہین اور ذکر خدا کا اندر ان دنون مین یہ ہے کہ
کہ اگر منا مین ہو تو ذیحجہ کی دسوین کی نماز ظہر کے بعد سے تکبیر کہنی شروع کرے اور ہر نماز کے بعد کہے اور تیرہوین کی صبح کے نماز کے بعد
ختم کرے پندرہ نمازونکے بعد ہوتی ہین یہ پندرہ تکبیرین اور اگر منا مین نہین ہے بلکہ دوسرے شہر مین ہی تو دس نمازون کے بعد

بعد تکبیر کہے اور دسوین کی ظہر کے بعد سے شروع کرے اور بارہوین کی صبح کی نماز پر ختم کرے اور اس تکبیر کے
وجوب اور استحباب مین اختلاف ہے مشہور استحباب ہے اور بعضون نے واجب جانا ہے احوط یہ ہے
کہ ترک نکرے اور صورت اُس تکبیر کی یہ ہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ
عَلٰی مَا ہَدَانَا اَللّٰہُ اَکْبَرُ عَلٰی مَا رَزَقَنَا مِنْ بَہِیْمَۃِ الْاَنْعَامِ اور منقول ہے کہ پہلے اعتقاد
بعضے عرب کا یہ تہا کہ منا مین دو روز رہنیکو گناہ جانتے تہے اور بعضے تین روز رہنیکو گناہ جانتے تہے خدا تعالی نے دونو فرقون کا اعتقاد
رد کیا اور فرمایا فَمَنْ تَعَجَّلَ فِیْ یَوْمَیْنِ پس جو شخص کہ جلدی کرے بیچ دو دن کے کہ منا مین تینون
جمرون کو کنکریان مارکر بارہوین تاریخ کو ذیحجہ کی منا سے چلا جاے اور فقط گیارہوین اور بارہوین ہی شب وہان رہے تو
فَلَآ اِثْمَ عَلَیْہِ پس نہین ہے کوئی گناہ اوپر اُس کو وَمَنْ تَاَخَّرَ اور جو کوئی کہ تاخیر اور دیر کرے
کہ تین شب منا مین رہے اور تیرہوین تاریخ کو ذیحجہ کی کنکریان جمرون کو مارکر منا سے جاے تو فَلَآ اِثْمَ عَلَیْہِ پس نہین
ہے کوئی گناہ اوپر اُس کے چاہے بارہوین تاریخ کو کنکریان مارکر جاے چاہے تیرہوین تاریخ کو کنکریان مارکر جاے
اختیار ہے لیکن تیرہوین کو کنکریان مارکر جانا بہتر ہے اور اختیار بارہوین اور تیرہوین کو جانے مین لِمَنِ اتَّقٰی
واسطے اُس شخص کے ہے کہ ڈرے اور پرہیز کرے شکار کرنے سے اور مجامعت کرنے سے اور بوے خوش لگانے سے
حالت احرام مین اور اگر پرہیز نہین کیا ہے بلکہ کوئی امر انہین سے حالت احرام مین کیا ہے تو واجب ہے اُسکو منا مین تیسری شب
بہی رہنا اور تیرہوین کو کنکریان مارکر منا سے کوچ کرنا اور اُس سے پہلے اُسکو وہان سے جانا جائز نہین ہے اور تفسیر امام علیہ السلام مین
اس آیت کی تفسیر مین لکہا ہے کہ جو کوئی جلدی کرے کہ دو دن ہے ایام تشریق سے منا مین اور اپنے حج سے فارغ ہو کر اپنے شہر کو جاے
تو کوئی گناہ اُسپر نہین ہے اور جو کوئی تاخیر کرے تیسری رات تک یا تیسرے دن تمام روز منا مین ہے تو کوئی گناہ گناہان گزشتہ سے اُسپر
نہین ہے کہ تمام گناہ اُسکے بخشے گئے حج کرنیسے وَاتَّقُوا اللّٰہَ اور ڈرو تم خدا سے سب احوال مین وَاعْلَمُوْٓا اَنَّکُمْ
اِلَیْہِ تُحْشَرُوْنَ جانو تم کہ تحقیق تم طرف اُسکے جمع کیے جاؤگے بعد مرنیکے قیامت کے روز واسطے جزاے اعمال کے اور اپنے عمل کا
بدلا پاؤگے اور تفسیر امام علیہ السلام مین لکہا ہے کہ ڈرو تم حج کرنیوالو کہ گناہ تمہارے بخشے گئے ہین بسبب حج کرنیکے پہر ان گزشتہ گناہو
کو نکرو کہ پہر ان گناہو نکا بار اور سفر تمہاری گردنون پر ہوجاے اور تم اُنکا بار نہ اٹہا سکو اور وہ گناہ پہر نہ بخشے جاوین مگر توبہ خالص
اور منقول ہے کہ ایک منافق اخنس ثقفی نام شیرین گفتار اور خوبصورت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتا تہا
اور حضرت کو اُسکی گفتار اور صورت خوش معلوم ہوتی تہی ایکروز اُسنے حضرت کے روبرو خدا کی قسم کہائی کہ مین اس واسطے
حاضر ہوا ہون کہ بصدق دل مین نے اسلام کو اختیار کیا ہے اور حضرت کو اُسکے نفاق سے اطلاع نہ تہی اور حضرت کے
پاس سے اُٹہکر جو روانہ ہوا اور زمین حدیبیہ سے آگے بڑہا تو ایک قوم کی زراعت کو آگ سے اُسنے جلا دیا اور مسلمانون کے
چوپاؤن کو قتل کیا اللہ تعالی نے یہ آیت نازل کی اور فرمایا وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یُّعْجِبُکَ قَوْلُہٗ
فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا اور بعض آدمیون سے وہ شخص ہے کہ خوش معلوم ہوتی ہے تجہکو اے محمد بات اُسکی
بیچ زندگانی دنیا کے وہ دین کو ظاہر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مین مسلمان ہون وَیُشْہِدُ اللّٰہَ اور گواہ کرتا ہے وہ شخص
منافق خدا کو اور خدا کی قسم کہاتا ہے عَلٰی مَا فِیْ قَلْبِہٖ اوپر اُس چیز کے کہ بیچ دل اُس منافق کے ہے یعنی کہتا ہے کہ
مین دل سے مسلمان ہون اور خدا کو اسپر گواہ لاتا ہے وَہُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ اور حال یہ ہے کہ وہ بہت سخت اور سرکش تر

دشمنون اور جھگڑنیوالون مین کا ہے نسبت باہل ایمان وَاِذَا تَوَلّٰی اور جسوقت پشت پھیرتا ہے وہ مجلس اقدس نبوی سے
تو سَعٰی فِی الْاَرْضِ دوڑتا ہے بیچ زمین کے اور کوشش کرتا ہے لِیُفْسِدَ فِیْهَا تاکہ فساد اور تباہی کرے
بیچ اُس زمین کے وَیُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ اور نابود کرے زراعت کو اور نسل کو کہ زراعت کو تو جلادے اور نسل کو حیوان کی قطع
کرے کہ اُنکو قتل کر ڈالے وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ الْفَسَادَ اور خدا نہین دوست رکھتا ہے فساد کو اور نہین پسند کرتا ہے
تباہی ڈالنے کو اسکی مخلوقات پر وَاِذَا قِیْلَ لَهُ اور جسوقت کہا جاتا ہے واسطے اُس منافق کے اِتَّقِ اللّٰهَ
ڈر تو خدا سے اور چھوڑ دے تو ان فعلون کو تو اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ پکڑتی ہے اُس منافق کو عزت بِالْاِثْمِ ساتھ
گناہ کے کہ غیرت اور حمیت جاہلیت کی گناہ کو اُس سے چھوٹنے نہین دیتی کہ جون جون اُسکو منع کرو زیادہ گناہ کرتا ہے فَحَسْبُهٗ
جَهَنَّمُ پس کافی ہے اُسکو دوزخ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ اور البتہ برا بچھونا ہے وہ دوزخ اور جہنم ایک طبقہ ہے آتش دوزخ
کے طبقون مین سے کہ کافرون اور منافقون کو اُسمین عذاب کرینگے اور یا وہ کنوان ہے دوزخ مین کہ بغایت عمیق ہے اور منقول
ہے کہ جسوقت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کفار کی تنگ کرنے سے اپنے وطن مکہ معظمہ سے ہجرت اختیار کرنے لگے اور
اپنے وطن کو چھوڑنے لگے تو جناب امیر المومنین علیہ السلام کو اپنے فرش خواب پر سلایا اور خود حضرت غار مین جا کر پوشیدہ ہوئے
اور بعد تین روز کے وہان سے طرف مدینہ کی روانہ ہوئے اور جناب امیر کمال جوانمردی اور شجاعت سے حضرت کے بستر خواب پر سوئے
خدا تعالی جناب امیر کی شان مین فرماتا ہے کہ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْرِیْ اور بعض آدمیون مین سے وہ شخص ہے کہ
بیچتا ہے یعنی بدل کرتا ہے نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ جان اپنی کو واسطے طلب کرنے مرضیون خدا
اور اُسکی خوشنودی کیواسطے یعنی خدا کی رضامندی کیواسطے جہاد دین یا امر معروف اور نہی منکر مین اپنی جان کو بدل کرتا ہے
وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ اور خدا مہربان ہے ساتھ بندون کے بسبب فدا کرنے جان کے راہ خدا مین اور ابتغاء مفعول لہ
واقع ہوا ہے اور اس آیت کا جناب امیر کی شان مین نازل ہونا سنی اور شیعہ کی دونون کی تفسیرون مین لکھا ہے اور ثعلبی اپنی تفسیر
مین اس قصہ کو اسطرح لکھا ہے کہ شب غار کو جو جناب سید ابرار نے بحکم پروردگار خوف کفار سے ارادہ وطن کے چھوڑنے کا کیا تو علی بن
ابیطالب کو بلایا اور اندنون مین عمر حضرت علی کی اکیس برس کی تھی فرمایا کہ اے علی کفار نے اتفاق کیا ہے کہ فرش خواب پر آکر مجھکو
قتل کرین اور حکم خدا یہ ہے کہ تو میرے فرش پر میری عبا اوڑھکر میری جگہ خواب کر تاکہ اُنکو گمان ہو کہ مین سوتا ہون اور اب مین باہر
جاتا ہون اور ایسی جگہ پہنچون کہ اُن کی شر سے امن مین ہون حضرت علی نے عرض کی کہ اگر مین آپکی جگہ خواب کرون تو آپکو
تو کچھ ضرر نہوگا فرمایا کہ نہین حضرت علی نے عرض کی کہ حضرت نے اپنی سلامتی کی مجھکو خوشخبری دی اسوقت مین اپنی مرگ سے خوشحال ہون
ہم اینجان صد ہزار چون من فدای جان تو ہم ہزار تحفہ زمین بر روان تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دولتسرای سے باہر تشریف
لیگئے اور چلتے ہوے حضرت علی سے فرمایا کہ اگر مین زندہ رہا اور مکہ سے روانہ ہوا تو مکہ مین تو توقف کرنا اور لوگونسے کہنا کہ اگر کسیکی امانت یا قرض مجھ
کو پاس ہے تو وہ آئے اور مجھسے وصول کرے اور جسوقت تو قرض کو میرے ادا کر چکے تو مع فاطمہ بنت اسد اپنی مادر کے اور فاطمہ بنت محمد اور فاطمہ بنت زبیر بن
عبدالمطلب کی مدینہ کو روانہ ہو حضرت یہ فرما کر وہانسے روانہ ہوئے اور حضرت علی عبا سبز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اوڑھکر حضرت کے بستر پر
جا لیٹے اور کفار قریش نے اُس شب کو حضرت کی دولتسرا کا محاصرہ کیا تھا کہ ایسا نہو کہ محمد باہر نکلجائے اور حضرت کی خوابگاہ پر پتھر برساتے
تھے اور حضرت علی اپنے تئین خدا کے سپرد کرکے اُس خوابگاہ سے ہرگز حرکت نہین کرتے تھے اور نہ کسی طرح کا اضطراب کرتے تھے اور
صبح ہوئی تو سب کفار نے گھر مین داخل ہو کے ہجوم کیا اور شمشیرین کھینچکر خوابگاہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف متوجہ

ہوئے کہ ایکبار اُن حضرت پر تلواریں ماریں اور جسوقت خوابگاہ کے نزدیک گئے تو حضرت علی ایکدفعہ ہی بستر سے کودے اور تلوار
کھینچکر اونپر حملہ کیا اور باواز بلند جو انکو للکارا تو سب ہراسان ہو گئے اور سردار انکے ابوجہل اور خالد بن ولید اور حنظلہ بن ابو
سفیان تھے کہنے لگے کہ اے علی تجھسے تو ہمکو کچھ مقصود نہیں ہے تیرے چچا کا بیٹا کہاں ہے فرمایا کہ وہ جسجگہ ہے امن خدا میں ہے
وہ لوگ وہاں سے نا امید ہو کر پھر گئے اور مثل شجاعت جناب امیر المومنین علیہ السلام کے کسیکی شجاعت عالم میں ثابت نہیں ہے
کہ یکہ و تنہا ہزاروں سے مقابلہ کرکے غالب آئے یہہ بھی ایک مصلحت خدا تھی کہ جناب رسول خدا کو بباعث تعدی کفار کے
حکم ہجرت کا ہوا ورنہیں تو کفایت کرتی تھی شجاعت علی کی سب کفار کے واسطے اور اب خدا تعالی منافقوں کیطرف
خطاب کرکے فرماتا ہے یا ایہا الذین آمنوا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو ظاہر میں ادخلوا فی السلم
کافۃ داخل ہو تم بیچ اسلام کے سب کے دل سے اعتقاد کرو جیسے کہ تم ظاہر میں کہتے ہو کہ ہم مسلمان ہیں اور سلم کو اہل حجاز اور
کسائی نے بفتح سین پڑھا ہے اور کافہ بمعنی کل ہے اور ترکیب میں وہ حال واقع ہوا ہے ادخلوا کی ضمیر سے اور فرماتا ہے خدا ان منافقوں
کو کہ ولا تتبعوا خطوات الشیطان اور نہ پیروی کرو تم قدموں شیطان کی کہ اسکے پیچھے پیچھے چلو اور اسکے وسوسہ لینے
سے کفر کو اپنے دلوں میں پوشیدہ رکھو انہ لکم عدو مبین تحقیق کہ وہ شیطان واسطے تمہارے دشمن ظاہر ہے
اسکی دشمنی ہرگز پوشیدہ نہیں ہے فان زللتم پس اگر ڈگمگاؤ تم اور پھر جاؤ تم دین اسلام سے من بعد ما جاءتکم
البینات بعد اس کے کہ آئی ہیں تمہارے پاس دلیلیں روشن اسلام کی حقیت کی اور معجزہ ظاہر تو فاعلموا ان
اللہ عزیز پس جانو تم کہ تحقیق خدا غالب ہے اور قادر ہے عذاب کرنے پر حکیم حکمت والا ہے کسی کو عذاب نہیں
کرتا ہے مگر حق کے ساتھ اور اہل سنت کی کتب احادیث میں جابر سے روایت ہے کہ ایکروز عمر خطاب نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسول خدا ہم یہودیوں سے بہت اچھی باتیں سنتے ہیں اگر اجازت ہو تو ہم انکو لکھ لیویں حضرت
نے فرمایا کہ شک اور تردد میں مت پڑو اسلام کیطرف سے جیسے کہ یہودیوں نے شک اور تردد کیا اپنے دین میں میں لایا ہوں تمہارے
واسطے ایک دین اور مذہب نورانی اور پاکیزہ اور اگر موسی زندہ ہوتا تو سواے میری پیروی کے اس کی کوئی راہ نہوتی اور دوسری
روایت جمع بین الصحیحین میں ہے کہ اسپر عمل نکیا آخر کو عمر خطاب توریت کی نقل کرکے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس لائے
اور حضرت کے روبرو اسکو پڑھنے لگے اور حضرت کا چہرہ مبارک کا رنگ اسکو دیکھکر متغیر ہو گیا اور بدل گیا نہایت غصہ و غضب سے
اسوقت ابوبکر نے عمر سے کہا کہ تیری ماں تیرے غم میں بیٹھے کیا تو نہیں دیکھتا ہے رسولخدا کے چہرہ کو کہ متغیر ہو گیا ہے اور تو پڑھے جاتا ہے
اسوقت پڑھنا موقوف کیا اور کہا کہ اعوذ باللہ من غضب اللہ و غضب رسولہ دیکھو یہ سب لائق ہے اس آیت کی تفسیر کے اور فرماتا ہے
خدا کہ ھل ینظرون نہیں انتظار کرتے ہیں وہ لوگ الا ان یاتیہم اللہ مگر یہ کہ آوے انکے پاس حکم خدا فی ظلل
من الغمام بیچ سایبانوں کے ابر سفید سے جیسا کہ قوم شعیب پر آیا تھا والملائکۃ اور آئیں فرشتے عذاب کے وقضی
الامر اور ادا کیا جاوے حکم کہ ہر ایک کو سزا دیجاوے والی اللہ ترجع الامور اور طرف خدا کی رجوع کریںگے اور پھیرے جاوینگے امور یعنی
دنیا میں حکام و سلاطین حکمرانی کرتے ہیں لیکن قیامت کے روز سب احکام انکے باطل ہو جاینگے اور سوائے خدا کے پاک کے کسیکو مجال حکم کی نہوگی
بلکہ اپنے بیچ حالتیں سب گرفتار ہونگے اور خدا تعالی اپنے حبیب کو خطاب کرتا ہے کہ سل بنی اسرائیل پوچھ تو بنی اسرائیل سے اے محمد
صلعم یعنی یہودیوں سے پوچھ تو کہ وہ یعقوب کی اولاد ہیں کہ کم آتیناہم کتنی دی ہیں ہم نے انکو یعنی انکے باپوں کو من آیۃ
بینۃ نشانیاں روشن اور معجزہ ظاہر مثل من و سلوی کا اور پھٹنے دریا کا اور سایہ کرنے ابر کا لیکن انہوں نے سب کی تکذیب کی

تو ایمان لاتے ہیں اور بعضوں نہیں لاتے ہیں اے محمد اگر یہ لوگ با وجود ملاحظہ معجزات کے تیری بھی تکذیب کریں مثل انبیاء گزشتہ کی تو تعجب نہیں ہے
وَمَن يُبَدِّلْ نِعْمَةَ اللَّهِ اور جو شخص کہ بدل ڈالی نعمت خدا کو بسبب عناد کے یعنی تکذیب معجزات کی کرے کہ سبب ہدایت کا ہے مِن
بَعْدِ مَا جَاءَتْهُ بعد اسکے کہ آئی ہے وہ نعمت معجزات کی اسکے پاس اور پہچان لیا ہے اسکو اور حق ہونا نبوت کا اسپر ثابت ہو گیا
اور یا یہ کہ تامل کرے معرفت اسکی حاصل کر سکتے ہیں اور توجہ اسکی طرف نہیں کرتے ہیں بلکہ انکار کرتے ہیں پس اس صورت میں فَإِنَّ
اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ پس تحقیق خدا سخت کرنیوالا عذاب کا ہے کہ دنیا میں تو قتل اور غارت اور عذاب جزیہ کا ہے اور آخرت میں
ابد الآباد دوزخ میں کہ رہنا انکا اور منقول ہے کہ عرب کے مالدار آدمی مثل ابوجہل اور ہشام وغیرہ فقرا مومنین پر مثل عمار اور صہیب اور
بلال وغیرہ کے ہنستے تھے اور کہتے تھے کہ محمد کہتا ہے کہ میں ان فقیروں کی اعانت سے کام اپنا درست کرتا ہوں اور بزرگی اور عظمت تمام
عرب کی درہم اور برہم کرتا ہوں اگر محمد حق پر ہوتا تو چاہئے تھا کہ اشراف عرب بڑے نامی آدمی اسکی پیروی کرتے نہ گدا و فقرا خدا تعالی
انکی رد میں فرماتا ہے کہ زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا آراستہ کی گئی ہے واسطے ان لوگوں کے کہ کافر ہوئے یعنی مزین اور خوب معلوم ہوتی
نظروں میں کفار کی الْحَيَاةُ الدُّنْيَا زندگانی دنیا کی کہ اسکے سبب سے مغرور ہیں وَيَسْخَرُونَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا
اور ٹھٹھا کرتے ہیں ان لوگوں سے کہ ایمان لائے ہیں وَالَّذِينَ اتَّقَوْا اور وہ لوگ کہ ڈرتے ہیں خدا سے اور متقی اور پرہیزگار ہیں
فَوْقَهُمْ اوپر انکے ہیں اور بالا ہیں از روئے مرتبہ میں يَوْمَ الْقِيَامَةِ دن قیامت کے کہ وہ مومنین مدارج عالیہ اور علیین میں ہونگے
اور درجہ انکا بلند ہوگا ان ٹھٹھا کرنیوالوں سے وَاللَّهُ يَرْزُقُ مَن يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ اور خدا روزی دیتا ہے جسکو
چاہتا ہے بے حساب کہ جسکی شمار ہی نہیں ہے اور دنیا میں روزی کا فراخ کرنا بسبیل استدراج ہے یا بطریق امتحان اور آخرت کی روزی بدلے نیک
اعمال کی ہے کہ وہ روزی ہمیشہ اور ابد الآباد ہو اور روزی دنیا کی چند روزہ ہے اور فنا ہونیوالی ہے اور امام رضا علیہ السلام اپنے آبا
طاہرین سے روایت کی ہے اور انہوں نے جناب رسولخدا صلعم سے کہ فرمایا حضرت نے کہ جو کوئی مومن یا مومنہ کو خوار اور حقیر کرے بسبب
اسکی مفلسی اور ناداری کی اور اسکو بیقدر سمجھے حق تعالی اسکو قیامت کے دن میان اہل محشر کے رسوا اور خوار کریگا اور جو کوئی مومن اور مومنہ پر
بہتان باندھیگا حق تعالی اسکو قیامت کے دن آگ کے پشتہ پر رکھیگا تا کہ اس بہتان کے عہدہ سے باہر آوے اور مومن خدا کے نزدیک بزرگ
زیادہ ہے فرشتہ مقرب سے اور کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ خدا تعالی اسکو مومن تائب سے زیادہ دوست رکھتا ہو اور اہل آسمان اسطرح مومن
کو پہچانتے ہیں کہ جیسے کوئی اپنے فرزند اور اہل کو پہچانتا ہے اور خدا تعالی اپنے حبیب کی تسلی کیلئے فرماتا ہے کہ كَانَ النَّاسُ
أُمَّةً وَاحِدَةً تھے سب آدمی گروہ ایک متفق ایک طریقے پر آدم سے نوح تک اور بعد اسکے اختلاف ہوا اور بعضے کہتے ہیں کہ آدم سے
نوح تک دس قرن تھے کہ سب ایک شرع پر تھے پھر اختلاف کیا انہوں نے اور خدا تعالی نے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر بھیجے کہ تین سو تیرہ
انمیں سے رسول ہیں اور انمیں سے اٹھائیس کا نام قرآن میں ہے اور پانچ اولو العزم ہیں نوح اور ابراہیم اور موسی اور عیسی اور محمد علیہم السلام اور
پچاس صحیفے خدا نے شیث کو دیے اور تیس نوح کو اور دس ابراہیم کو اور توریت موسی کو دی اور زبور داؤد کو اور انجیل عیسی کو اور قرآن محمد
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اور حضرت صادق علیہ السلام فرمایا ہے کہ اس آیت میں ذکر ان لوگوں کا ہے کہ جو حضرت نوح سے پہلے تھے اور وہ لوگ
نہ مومن تھے اور نہ کافر تھے فَبَعَثَ اللَّهُ النَّبِيِّينَ پس بھیجا خدا نے پیغمبروں کو مُبَشِّرِينَ خوشخبری دینے والے تھے وہ مومنین
اہل طاعت کو ثواب کی اور بہشت میں داخل ہونے کی وَمُنذِرِينَ اور ڈرانیوالے تھے وہ گنہگاروں کو عذاب سے وَأَنزَلَ مَعَهُمُ
الْكِتَابَ بِالْحَقِّ اور نازل کیا ہمراہ انکے کتاب کو ساتھ حق کے کہ اسمیں احکام شریعت کے تھے لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ تا کہ حکم کرے خدا
درمیان آدمیوں کے پیغمبر کے واسطے سے فِيمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ بیچ اس چیز کے کہ اختلاف کیا ہے انہوں نے بیچ اسکے وَمَا اخْتَلَفَ فِيهِ

اور نہین اختلاف کیا بیچ اُس حق کی اِلَّا الَّذِیْنَ اُوْتُوْہُ مگر اُن لوگون نے کہ دیے گئے ہین اسکو واسطے دور کرنے اختلاف کے مثل
یہود اور نصاری کی کہ تغیر و تبدل اسکا کیا اور صفات پیغمبر آخر الزمان کو پوشیدہ کیا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَیِّنٰتُ
بعد اسکے کہ آئی انکے پاس دلیلین روشن اور معجزات اور اختلاف کیا انہون نے نماز مین کہ بعضون نے پورب کو منہ کیا اور بعضون نے پچھم کو
اور خدا نے مومنین کو حکم کیا کعبہ کیطرف منہ کرنیکا اور بعضے رات کو روزہ رکھتے تھے اور بعضے آدھے دنکو اور خدا نے مومنونکو حکم دیا ماہ رمضان
مین سارے دنکا روزہ رکھنے کا اور اختلاف کیا انہون نے کہ ہفتہ مین کونسا دن اچھا ہی یہودیون نے کہا کہ سنیچر ہے اور نصاری نے کہا کہ
اتوار ہی اور خدا تعالی نے مومنین کو جمعہ کا حکم دیا اور حضرت ابراہیم مین اختلاف کیا یہودیون نے کہا کہ وہ یہودی تھا اور نصرانیون نے کہا
کہ وہ نصرانی تھا اور خدا تعالے نے مومنین کو بتلایا کہ وہ نہ یہودی تھا اور نہ نصرانی تھا بلکہ وہ مسلمان تھا اور یہ سب اختلاف کیا انہون نے
بَغْیًا بَیْنَهُمْ واسطے حسد اور سرکشی کی درمیان اپنے یعنی آپسمین دنیا کی حرص فَهَدَی اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا پس ہدایت کی
خدا نے اُن لوگون کو کہ ایمان لائے ہین وہ لِمَا اخْتَلَفُوْا فِیْهِ مِنَ الْحَقِّ واسطے اس چیز کہ اختلاف کیا ہی انہون نے بیچ اسکے کہ حق
مین سے وہ چیز یعنی جس حق اور راستی مین اُن یہود اور نصاری نے اختلاف کیا تھا خدا تعالی نے مومنین کو اسکی ہدایت کی
بِاِذْنِهٖ ساتھ حکم اپنے کے اور اپنے لطف اور ارادہ سے اور مومنین کو بتلا دیا وَاللّٰهُ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اور خدا ہدایت
کرتا ہی جسکو چاہتا ہے اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ طرف راہ سیدھی کے اُن لوگونکو کہ تامل کرتے ہین بات خدا مین اور
پہنچ جاتے ہین تفکر اور تامل سے طرف اُس طریق کے کہ وہ طریق انبیاء اور اولیا کا ہی اور اب خدا تعالی کفار کی ایذا دینے کے مقابلہ مین
صبر کرنیکو فرماتا ہے کہ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ کیا گمان کیا ہی تم نے اے مومنین بیچ دل اپنے کہ تم بہشت مین
کفار کی بہت سے آزار بن پائے جاؤگے وَلَمَّا یَاْتِکُمْ اور ابھی نہین آیا ہی تمکو یعنی نہین گذرا ہے تمپر مَثَلُ الَّذِیْنَ خَلَوْا
مِنْ قَبْلِکُمْ حال اُن لوگون کا سا کہ گذرے ہین وہ پہلے تمسے انبیاء اور مومنین کہ وہ بڑے سخت آزار اٹھاتے تھے بیچ راہ خدا مین کفار کے
ہاتھ سے اور یہ لما حرف نفی کا ہے یعنی تمکو وہ آزار نہین پہنچے ہین جو کہ اُنکو پہنچے تھے مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ
جسوقت کہ پہنچتی تھی اُنکو سختی اور بیماری اور فقیری اور تنگدستی وَزُلْزِلُوْا اور ڈگمگا گئے تھے اور متزلزل ہوتے تھے وہ بلاؤن کی
کثرت سے حَتّٰی یَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ یہانتک کہ کہتا تھا پیغمبر اور وہ لوگ کہ ایمان لائے تھے ساتھ اسکے ان
آزارون اور بلاؤن سے گھبرا کر مَتٰی نَصْرُ اللّٰهِ کب ہوگی مدد خدا کی کہ ہم دشمنون پر فتح پاوین کہ بڑے آزار اٹھاتے ہین ہم اور بہت تکلیفین
پاتے ہین کفار کے ہاتھ سے اللہ انکے جواب مین فرماتا تھا کہ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ خبردار ہو اور جانو تم کہ تحقیق مدد خدا کی نزدیک
ہے مومنین ہو اور اسمین اشارہ ہے طرف اس امر کی کہ خدا تعالی کی رحمت اٹھانا اور پانا اور بہشت کی نعمتونکو حاصل کرنا وسیلہ سے محنت کشی
آزار اور بلیات اور ترک لذات و شہوات نفس کی ہی اور وہب بن منبہ روایت ہے کہتا ہی کہ اپنے بعضے حواریین کی کتاب مین لکھا
ہوا دیکھا ہی کہ الفقر زاد و جسوقت خدا تعالی تجھکو بلاؤن مین مبتلا کرے تو خوش ہو کہ یہ طریقہ انبیاء اور اولیاء کا ہی اور جسوقت تجھکو وسعت
اور فراغت حال ہو تو غمگین ہو کہ تیرے ساتھ خلاف اس امر کے کیا کہ جو انبیاء اور اولیاء کے ساتھ کیا تھا اور منقول ہی کہ جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہشت مین ایک جگہ ہی مین معلق ادھر مین کہ انکے اوپر سے کچھ لگاؤ ہے اور نہ نیچے سے اور نہ کوئی ستون کہ انکے سہارے
سے وہ کھڑی ہون اُن درجات کو بندہ اپنے اعمال سے نہین پا سکتا ہی کسی نے عرض کی کہ یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کون لوگ ہین وہ کہ انکو وہ ملینگے فرمایا کہ اہل بلا اور غمون جو کہ دنیا مین بلیات اور غمون مین مبتلا ہوتے ہین اور دوسری حدیث مین
ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو لوگ کہ دنیا مین بلاؤن مین مبتلا ہوتے ہین انکے واسطے آخرت مین جگہین ہین کہ انکو بندہ اپنے

اعمال سے نہین پا سکتا یہانتک کے آدمی جسوقت اُن درجون کو دیکھیگا تو آرزو کریگا کاش میرا بدن مقراض سے ریزہ ریزہ کیا جاتا دنیا مین
تاکہ اُن درجون کو مین پاتا اور منقول ہے کہ حضرت عیسی کا ایک زیرک تہا کہ وہ اُنکی احکام کو پہونچاتا تہا اُسکو صحرا مین شیر نے کہا لیا حضرت
عیسی نے مناجات کی کہ خداوندا یہ شخص زیرک اور مددگار میرا تہا اسمین کیا مصلحت تو نے دیکہی کہ شیر کو اُسپر غالب کیا یہانتک کہ وہ اُسکو کہا گیا
فرمایا کہ چاہا مین نے کہ اُسکو ایک مرتبہ حاصل ہووے عمل اُسکا کوئی اُس قابل نہتا اسواسطے مین نے اُسکو شیر سے پہڑوایا کہ اُسکو وہ مرتبہ حاصل ہو اور
اگرچہ خدا کی مشفقت جیسا مرتبہ چاہے دیسکتا ہے لیکن لطف اسمین ہے کہ جب استحقاق حاصل ہووے اور کہتے ہین کہ ایک شخص عمرو بن جموع
بہت بوڑہا ہو گیا تہا اور مال کثیر اپنے ملک مین رکہتا تہا چاہا کہ اُسکو راہ خدا مین صرف کرے کہ موجب خوشنودی خدا کا ہو اور باعث نجات
ابدی کا عقبی مین ہووے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین عرض کی کہ یا رسول خدا اپنے مالکو مین کیونکر خرچ کرون راہ
خدا مین یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ يَسْـَٔلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ ۰ سوال کرتے ہین تجہسے اے محمد کہ
کیا خرچ کرین وہ راہ خدا مین اور ما فا مرفوع اور منصوب دونو ہوسکتا ہے جیسا کہ نحو کی کتابون مین لکہا ہے اور خدا تعالی فرماتا ہے
اُنکے جواب مین قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ جو کچہ خرچ کرو تم خیر سے یعنی مال حلال سے پس تو
فَلِلْوَالِدَيْنِ پس واسطے باپ اور مان کے ہے کہ اُنکو دو وَالْاَقْرَبِيْنَ اور واسطے رشتہ دارون کو وَالْيَتٰمٰى اور واسطے یتیمو
کے جنکے باپ اُنکو چہوڑ کر مرجاتے ہین اور وہ قدرت کہانے اور کپڑے کی نہ رکہتے ہون وَالْمَسٰكِيْنِ اور واسطے مسکینون محتاجون
کے جو علاج اپنی معاش کا نہین کرسکتے وَابْنِ السَّبِيْلِ اور واسطے مسافرون کے ہے جو کہ اپنے وطن سے دور ہین اور اُنکے پاس خرچ
نہین ہے تاکہ اپنے وطن مین پہونچین اور اگرچہ وہ اپنے وطن مین مالدار اور آسودہ ہون وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ اور جو کچہ کروگے
تم بہلائی مین سے کہ اپنا مال راہ خدا مین خرچ کروگے فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ پس تحقیق خدا ساتہ اُسکے عالم ہے اور خوب جانتا ہے
اور اُسکی جزا تمکو دیگا اور اسکے بعد خدا تعالی جہاد کا حکم کرتا ہے کہ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ لکہا گیا ہے یعنی فرض کیا گیا ہے اوپر تمہارے لڑنا
کافرون سے راہ خدا مین وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ اور وہ ناخوش ہے واسطے تمہارے یعنی لڑنا تمکو ناخوش اور مکروہ معلوم ہوتا ہے کہ تمہاری طبیعت
لڑنیکو نہین چاہتی وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا اور قریب ہے کہ مکروہ جانو تم ایک شی کو وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اور وہ
بہتر ہے واسطے تمہارے انجام مین یعنی شرع کی تکلیفون کو تم مکروہ جانتے ہو اور مصلحت دنیا اور آخرت کی تمہارے واسطے اُس امر مین
کہ وہ بہتر ہے واسطے تمہارے دونو جہان مین دنیا مین فتح اور غنیمت اور غلبہ اعلاے دین پر اور آخرت مین جنت کی نعمتین وَعَسٰٓى اَنْ
تُحِبُّوْا شَيْـًٔا اور کبہی دوست رکہتے ہو تم ایک شی کو سبب کاہلی کے وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ اور وہ بد ہے واسطے تمہارے یعنی بسبب
کاہلی کی تم چاہتے ہو کہ ہم کافرون سے نہ لڑین اور اس امر کو تم دوست رکہتے ہو اور حال یہ ہے کہ یہ امر واسطے تمہارے نہایت برا ہے
کہ دنیا مین تو ذلت وخواری اور غلبہ کفار کا ہے اور آخرت مین نا امیدی ثواب سے اور درجہ شہادت سے وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اور خدا جانتا
ہے اُس امر کو کہ جسمین تمہاری خیر اور فائدہ ہے وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ اور تم نہین جانتے ہو اور منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلعم بدر کی لڑائی
سے دو مہینے پہلے عبد اللہ بن جحش اپنے پہوپہی کے بیٹے کو مع اپنی صحابے جمادی الاخری کے مہینے مین قافلہ قریش پر کہ طائف سے
آتا تہا اور اُسمین مال تجارت تہا روانہ کیا کہ اُس کاروان کو قتل اور اسیر کرین پس جسوقت کہ یہ اُنکے قریب پہونچے تو آپس مین
ان دونو فریق کی جنگ ہوئی اور عمرو حضرمی قافلہ قریش مین سے مارا گیا اور نماز شام کے وقت چاند رجب کا مسلمانون کو نظر آیا لیکن
اُنکو یہ معلوم نہوا کہ آج چاند رات ہے یا غرہ رجب کا ہے اور حقیقت مین وہ غرہ رجب کا تہا جب یہ خبر مشہور ہوئی تو کافرون نے طعن کیا
کہ محمد نے ماہ حرام کو حلال کر دیا اور اپنے اصحاب کو رجب کے مہینے مین کہ وہ ماہ حرام ہے خونریزی کا حکم دیا رسول خدا صلعم عبد اللہ بن جحش کو

طلب کیا اور فرمایا کہ مین نے تجھسے نہ کہا تہا کہ ماہ حرام مین لڑائی نکرنا اور کسی کو قتل اور اسیر نکرنا عبد اللہ نے عرض کی یا رسول خدا ظن غالب یہہ تہا کہ اس روز
جمادی آخر کی سلخ یعنی روز آخر ہے اور بعد قتل و اسیر کرنے کفار کے معلوم ہوا کہ وہ غرہ رجب کا تہا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیت المال غنیمت
اور اسیر انکو واپس کر دیا اور کفار کی پاس بہیجدیا اور اسمین کسیطرح کا تصرف نکیا اور اُس درمیان مین اکابر کفار قریش نے ایک خط جناب رسول خدا صلعم کی خدمت
مین مرقوم کیا اور ماہ حرام مین لڑنیسے سوال کیا اُسکے جواب مین یہہ آیت نازل ہوئی کہ **يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ** سوال کرتے ہین تجھسے
اے محمد صلعم ماہ حرام سے **قِتَالٍ فِيْهِ** لڑائی کرنیسے بیچ اُس مہینے کے اور قتال بدل اشتمال ہے شہر سے فرماتا ہے خدا تعالی کہ **قُلْ** کہہ تو اے محمد صلعم اُن
لوگونسے کہ **قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ** لڑنا بیچ اُس مہینے کے بڑا گناہ ہے **وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ** اور بند کرنا راہ خدا سے اور منع کرنا
لوگونکو مسلمان ہونے سے **وَكُفْرٌ بِهٖ** اور کفر کرنا ساتہ اُس خدا کی **وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ** اور باز رکہنا مسجد حرام سے مسجد کا مضاف محذوف ہے اور تقدیر
اُسکی صد المسجد الحرام ہے یعنی اور بند کرنا مسجد حرام سے کہ وہان پیغمبر کو اور مومنین کو نجانے دینا **وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ**
اور نکال دینا لوگون اُس مسجد کا اُس مسجد سے کہ وہ پیغمبر اور مومنین ہین **اَكْبَرُ** بہت بڑا گناہ ہے **عِنْدَ اللّٰهِ**
نزدیک خدا کے **وَالْفِتْنَةُ** اور فتنہ یعنی شرک کرنا **اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ** بہت بڑا اور زیادہ گناہ ہے قتل سے
اور قید کفار سے حرام مہینے مین **وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ** اور ہمیشہ لڑائی کرینگے وہ کفار تمسے اے مومنین یعنی ابد تک
حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ یہانتک کہ پہیر دیوین وہ تمکو **عَنْ دِيْنِكُمْ** دین تمہارے سے **اِنِ اسْتَطَاعُوْا** اگر طاقت رکہین وہ اور اُنکے
اختیار مین ہو **وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ** اور جو شخص کہ پہرجاوے اور مرتد ہو جاوے تم مین سے دین اپنے سے **فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ**
پس مر جاوے وہ جسوقت کہ وہ کافر ہے یعنی حالت کفر ہی مین مرتد ہو کر مرجاوے **فَاُولٰٓئِكَ** پس یہہ لوگ مرتد حالت کفر مین مرنیوالے **حَبِطَتْ**
اَعْمَالُهُمْ نابود اور باطل ہو جاوینگے عمل انکے **فِي الدُّنْيَا** بیچ دنیا کے کہ انکو امن نملیگی اور میراث سے وہ محروم رہینگے اور زوجہ اُنکی نکاح سے باہر ہو جاوینگی
وَالْاٰخِرَةِ اور بیچ آخرت کی کہ ثواب سے محروم رہینگے **وَاُولٰٓئِكَ** اور یہہ لوگ **اَصْحٰبُ النَّارِ** صاحب دوزخ کے ہین **هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ**
بیچ اُس دوزخ کے ہمیشہ رہنے والے ہین اور کہتے ہین کہ عبد اللہ بن جحش نے اور اُسکے ہمراہیون نے بسبب کم احتیاطی اُس لڑائی کی مقدمہ مین یعنی حرکت سے
توبہ کی اور بعض صحابہ کہتے تہے کہ اگرچہ انہون نے اس گناہ سے خلاصی پائی ہے لیکن اس جہاد کرنیکا انکو کچہ ثواب نہوگا اُنکی جواب مین خدا تعالی نے یہہ آیت
نازل کی اور فرمایا کہ **اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا** تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائے ہین **وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا** اور جن لوگون نے کہ ہجرت کی ہے
اور اپنے وطن یا لوگ کو راہ خدا مین ترک کیا ہے **وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ** اور جہاد کیا ہے انہون نے بیچ راہ خدا کی **اُولٰٓئِكَ**
يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ یہہ لوگ امید رکہتے ہین رحمت خدا کی **وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ** اور خدا بخشنے والا مہربان ہے توبہ کرنیوالونپر
اور ان لوگونکے گناہ کو بخشیگا کہ وہ مومن ہجرت کرنیوالے ہین راہ خدا مین اگرچہ از روی خطا کی وہ ماہ حرام مین کفار سے لڑے ہین شبہہ مین پڑ کر لیکن
خدا تعالی انکے گناہ کو بخشیگا اور ثواب سے انکو محروم نرکہیگا کہ رحمت اسکی بہت فراخ ہے اور فضل اُسکا نہایت وسیع ہے خدا تعالی نے ہجرت کرنیوالون
کی تعریف بہت تاکید سے کی ہے اور بہشت کی نعمتونکی بشارت انکو دی ہے اور وعدہ بہشت کا اُنسے کیا ہے لیکن یہہ سب موقوف ہے سلامتی ایمان
پر کہ جو لوگ کہ آخر عمر تک ایمان پر ثابت اور قایم رہے ہین وہ لوگ بلا شک موافق وعدہ خدا کے مستحق ہین نعمتون بہشت کے نہ وہ لوگ جو کہ ایمان صحیح سے
خارج ہوگئے ہین اپنے بد افعال کی جہت سے اور ہجرت کرنیکی بعد لازم نہین ہے کہ بعد ہجرت ہجرت کرنیوالا نیک فعلی نکرے اور اپنی ایمان سے پہر جاوے اسواسطے کہ جیسے کہ
خدا تعالی نے ہجرت کرنیوالونسے وعدہ بہشت کا کیا ہے ویسے ہی فقط ایمان لانیوالون اور نیک عمل کرنیوالونسے بھی وعدہ بہشت کی نعمتونکا کیا ہے قرآن مجید مین
اگرچہ ہجرت انہون نے کی ہو اور اپنی رضامندی کی اور بہشت کی نعمتون کی انکو بشارت دی ہے اور بہت تعریف انکی کی ہے اور حالیکہ بہت سے مسلمان
رسول خدا کے مرتد ہو گئے تہے چنانچہ کتب تواریخ مین لکہا ہے اور خدا تعالی نے جو انکی تعریف کی تہی اور بہشت کی نعمتونکی بشارت انکو دی تہی وہ انکی عمر تک نہ رہی جیسے کہ

مانع نہو ایسا ہی حال ہجرت کرنیوالونکا ہی کہ خدا تعالے کی تعریف کرنیسے اور بہشت کی نعمتونکی بشارت دینے سے لازم نہین آتا ہی کہ وہ اپنے ایمان سے
ہرگز نہ پہر جینگے پس معلوم ہوا کہ یہ بشارت اُن ہجرت کرنیوالونکو ہی کہ جو تا مرگ اپنے ایمان پر قایم رہے ہین اور جیسے کہ خدا تعالی نے مہاجرین کی مدح
کسی آیت مین نہین کی ہی ایمان لانیوالون کی بہی مذمت کسی آیت مین نہین کی ہی لیکن ہجرت کرنیوالونکی اور ایمان لانیوالونکی دونو کی طرف
خطاب کر کر فرمایا ہی کہ تم مین سے اگر کوئی مرتد ہوجاویگا تو اُسکے اعمال نیک ہجرت وغیرہ سب حبط ہوجاوینگی اور وہ ہمیشہ دوزخ مین رہیگا چنانچہ فرماتا ہے کہ
وَمَن يَرْتَدِدْ مِنكُمْ عَن دِينِهِ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ اور حال ہر شخص کا کہ کون اپنے ایمان صحیح پر قایم رہا اور کون افعال بد کر کے ایمان سے خارج ہوگیا یہ امر
روایات سے معلوم ہوتا ہی نہ قرآن سے اور کہتے ہین کہ اسلام سے پہلے لوگ شراب پیتے تہے اور جوا کہیلتے تہے جب یہ اسلام کا آیا تو ایک جماعت صحابہ کی
رسول خدا صلعم کے پاس آئی اور سوال کیا کہ یا حضرت ہمکو فتوی دو شراب کے مقدمہ مین کہ یہ عقل کو زائل کرتی ہی اور قمار بازی مین حکم فرماؤ کہ یہ مال
کو لیجاتی ہی خدا تعالے نے یہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ يَسْأَلُونَكَ سوال کرتے ہین تجہسے اے محمد عَنِ الْخَمْرِ شراب سے کہ اُسکا
پینا کیسا ہی وَالْمَيْسِرِ اور قمار بازی سے کہ کہیلنا جوئے کا کیسا ہی قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ بیچ اُن دونوکے
گناہ بڑا ہے وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ اور فایدے ہین واسطے آدمیون کے کہ شراب مین تو سرور اور قوت حرارت غریزی کی اور ہضم طعام اور
قمار بازی مین فایدہ ہاتہ مین آنے مال کا ہی وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِن نَّفْعِهِمَا اور گناہ اُن دونوکا بہت بڑا ہے فایدہ ان دونوکے سے کہ بڑے فساد
اُنسے پیدا ہوتے ہین اور وہ فساد اُنکے بہت بڑے ہین اُن فایدون سے کہ جنکے متوقع ہین اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہی کہ پینے والا شراب کا
ایسا ہی کہ جیسے بت پوجنے والا ہے اور فرمایا ہے حضرت صلعم نے کہ لعنت کی ہی خدا نے شراب کو اور اُسکے نچوڑنے والے کو اور اُسکے درخت کے بونے والے کو
اور اُسکے پینے والے کو اور اُسکے پلانے والے کو اور اُسکے فروخت کرنیوالے کو اور اُسکے خرید کرنیوالے کو اور اُسکی قیمت کہانیوالے کو اور اُسکے اُٹہا کر لیجانیوالے کو اور اُس شخص کو کہ جسکے پاس اُٹہا کر لیجاوے
اُسکو اور فرمایا جناب رسول خدا صلعم نے کہ دس آدمی میری امت مین سے دعوی ایمان کا کرتے ہین اور حال یہ ہے کہ وہ ایمان نہین رکہتے تارک الصلوۃ اور
مانع الزکاۃ اور کہانیوالا سود کا اور زنا کرنیوالا اور شراب پینے والا اور چغلی کہانیوالا اور آدمیونکے بیچ فتنہ ڈالنے والا اور غیبت کرنیوالا اور ہمسایہ کو
آزار پہنچانیوالا اور ظالمونمین سعی کرنیوالا تا کہ کسی شخص کو بلا مین ڈالدے اور فرمایا جناب رسول خدا صلعم نے کہ دور ہو تم اُن دو کعبتین یعنی نرد اور شطرنج
سے کہ یہ دونو قمار اہل عجم کے ہین اور ابن مسعود سے روایت ہی کہ ایک مرتبہ جناب رسول خدا صلعم کا گذر ایک قوم پر ہوا کہ وہ شطرنج کہیلتے تہے حضرت نے
فرمایا کہ یہ کیا تصویرین ہین کہ جنکو تم عبادت کرتے ہو اور فرمایا حضرت صادق علیہ السلام نے کہ فروخت کرنا شطرنج کا حرام ہی اور کہانا اُسکی
قیمت کا حرام ہی اور رکہنا اُس کا کفر ہی اور کہیلنا اُسکا شرک ہی اور ہاتہ ڈالنا اُسمین کہیلنے کیواسطے ایسا ہی کہ جیسا گوشت خوک مین ہاتہ ڈالا
ہو اور نہوگی نماز اُسکی جبتک اُس ہاتہ کو نہ دہوئیگا جیسے ہاتہ کو دہوتا ہی گوشت خوک کی ہاتہ لگانیسے اور نظر کرنیوالا طرف شطرنج کی وقت کہیلنے کے
ایسا ہی کہ جیسے اپنی ماں کی فرج کو دیکہتا ہی اور سلام کرنا شطرنج کہیلنے والے سے وقت کہیلنے شطرنج کے گناہ ہی اور جو شخص کہیلنے والے کے پاس بیٹہے
وقت کہیلنے کے تو وہ اپنی جگہہ دوزخ مین کر لیوے اور یہ زندگانی اُس کی قیامت کے روز حسرت اور ندامت ہوگی اور منقول ہی کہ پہلے عمرو بن جموح نے
رسول خدا صلعم سے سوال کیا تہا کہ ہم کیا خرچ کرین راہ خدا مین کہ جس سے قربت حاصل ہو چنانچہ اُسکے جواب مین آیت نازل ہوئی اور فرمایا کہ اپنے
باپ اور ماں کو اور قریبون اور یتیمون اور مسکینون اور مسافرونکو دو اور دوسرے بارہ ابن جموح نے پہر حضرت سے پوچہا کہ ان آدمیونکی تفصیل تو
معلوم ہوئی کہ جنکو صدقہ دینا چاہئے لیکن یہ نہ معلوم ہوا کہ کیا دینا چاہئے تب آیت نازل ہوئی وَيَسْأَلُونَكَ اور سوال کرتے ہین تجہسے اے محمد
صلعم کہ مَاذَا يُنفِقُونَ کہ کیا خرچ کرین وہ قُلْ کہہ تو اُنسے کہ الْعَفْوَ زیادہ حاجت سے جو کچہہ ہو وہ خدا مین خرچ کرین
ور نہ بخل کرین اور نہ بیجا خرچ کرین اور راہ خدا مین بہی اسقدر خرچ نکرین کہ خود محتاج ہوجائین اور منقول ہی کہ ایک شخص جناب رسول خدا

پاس مثل انڈے کے سونا لایا اور کہا کہ یا حضرت اسکو لو کہ یہ صدقہ ہے راہ خدا میں اور وہ اسکو مال غنیمت میں سے ملا تھا اور اُس کے سوا اپنے
پاس اور کچھ نہیں رکھتا تھا حضرت نے یہ سنکر اُس کی طرف سے منہ پھیر لیا اُس نے دوسری طرف جا کر پھر یہی کہا حضرت نے اُدھر سے بھی
منہ اپنا پھیر لیا اور تیسری مرتبہ حضرت غصہ ہوئے اور وہ سونا اُسکے ہاتھ میں سے لیکر زمین پر پھینکدیا اور اس زور سے پھینکا کہ اگر اُسکے لگتا
تو زخمی ہو جاتا اور فرمایا حضرت نے کہ ایک تم میں سے آتا ہے اور تمام مال اپنا صدقہ کرتا ہے اور بعد اُس کے رستہ کے سر پر بیٹھکر لوگوں کے سامنے
ہاتھ پھیلاتا ہے اور گدائی اختیار کرتا ہے صدقہ وہ ہے کہ جو آسودگی میں ہووے اور پہلے اپنی عیال کی خبر لیوے اور اونپر خرچ کرے جب عیال کے
کھانے پینے سے کچھ بچ رہے اور وہ زیادہ ہو تو وہ صدقہ میں اور راہ خدا میں دیوے اور فرمایا ہے خدا نے كَذَٰلِكَ ایسے ہی یعنی جیسے کہ
بیان کیا کہ میانہ روی سے چلو نہ بخل کرو اور نہ بیجا خرچ کرو ایسے ہی يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ بیان کرتا ہے خدا واسطے
تمہارے نشانیاں روشن لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تاکہ تم فکر کرو بیچ امور دنیا اور آخرت کے کہ کونسی چیز
فائدہ ہے دونوں جہان میں پس جو کہ مفید ہو اسکو اختیار کرو اور جسمیں نقصان ہو اسکو ترک کرو اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ
جسوقت یہ آیت نازل ہوئی کہ إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا تو جس کسی کے پاس یتیم تھا اُسنے اُسکو اپنے پاس سے
نکالدیا اور پھر حضرت سے پوچھا کہ کیا کرنا چاہئے اور دوسری روایت میں یہ ہے کہ حضرت صادق نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ جسوقت
یہ آیت نازل ہوئی کہ وَآتُوا الْيَتَامَىٰ أَمْوَالَهُمْ تو لوگوں نے یتیموں کی آمیزش مکروہ جانی اور یتیموں پر یہ امر بہت شاق گزرا اور جناب
رسولخدا صلعم کی خدمت میں جا کر اس امر کی شکایت کی تب یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرمایا ہے کہ وَيَسْأَلُونَكَ اور سوال
کرتے ہیں تجھسے اے محمد صلعم عَنِ الْيَتَامَىٰ یتیموں سے یعنی یتیموں کے ساتھ آمیزش کرنیسے قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اُنسے کہ إِصْلَاحٌ لَهُمْ خَيْرٌ
درستی کرنی واسطے حال اور مال اُنکی کے بہتر ہے اُنکے ترک کرنیسے وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ اور اگر آمیزش کرو تم اُنسے اور اپنا کھانا اُن کے
کھانے میں ملاؤ اور کھانے پینے میں شریک ہو فَإِخْوَانُكُمْ پس بھائی تمہارے ہیں وہ دین میں اور حق بھائی ہونیکا آمیزش ہے
نہ دوری اور جدائی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اُن کے مال میں سے اسقدر نکالو کہ اُنکو کافی ہو اور اپنے مال میں سے اسقدر نکالو
کہ تمکو کافی ہو پھر خرچ کرو تم اُسکو اور کسی نے اُن حضرت سے کہا کہ یتیم چھوٹے چھوٹے بھی ہوتے ہیں عمر میں اور بڑے بھی ہوتے ہیں اور بعضے کا
لباس اعلیٰ اور زیادہ ہوتا ہے اور بعضے زیادہ کھاتے ہیں فرمایا کہ لباس تو ہر ایک کا جیسا ہوگا اُسکے دام اُسکے مال میں سے ہونگے اور
کھانا سب کا ایک ہو کہ صغیر بھی مثل کلان کے کھاینگا یعنی چھوٹا لڑکا دس کی مرتبہ کھاتا ہے پس کھانے میں دونو برابر ہو جاتے ہیں
وَاللَّهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ اور خدا جانتا ہے بگاڑنیوالا مال یتیم کے درست کرنیوالے سے یعنی یتیم کو حمایت کرو اور جو کوئی
یتیم کا مال تباہ اور برباد کرتا ہے اور جو کوئی درست کرتا ہے خدا اُسکو خوب جانتا ہے جو کوئی اُسکو برباد کریگا خدا اُسکو عذاب کریگا اور جو
اُسکی مال کی درستی اور اصلاح کرنیوالے کو وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ اور اگر چاہتا خدا لَأَعْنَتَكُمْ البتہ رنج میں ڈالتا تمکو اور کار تمپر تنگ کرتا کہ تمکو
یتیموں کے ساتھ آمیزش کرنی حرام کر دیتا إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ تحقیق خدا غالب اور قادر ہے ہر چیز پر حَكِيمٌ حکمت والا ہے کہ موافق حکمت
اور مصلحت کے کرتا ہے اور منقول ہے کہ جناب رسولخدا صلعم نے مرثد غنوی کو کہ مرد شجاع اور دلاور تھا مدینہ سے مکہ کو روانہ کیا کہ مسلمانوں کو جو وہاں قید تھے
باہر نکال کر یہاں پہنچا دے جسوقت وہ مکہ میں پہنچا تو ایک عورت کہ جسکا نام عناق تھا اور نہایت خوبصورت تھی اور ایام جاہلیت اور کفر میں
وہ اُس سے دوستی رکھتا تھا اُسکے پاس آئی اور محبت قدیمی ظاہر کرکے طالب وصال کی اُس سے ہوئی مرثد نے جواب دیا کہ اسلام میرے اور تیرے
درمیان حائل اور مانع ہوا ہے اب میں تجھسے وصال بطور زنا کے نہیں کر سکتا اُس عورت نے کہا کہ مجھسے نکاح کر لے مرثد نے جواب دیا کہ یہ امر
اجازت پر جناب رسولخدا صلعم کی موقوف ہے وہ عورت یہ سنکر غصہ ہوئی اور مشرکین کو اُس نے جا کر خبر کی کہ مرثد اسلئے آیا ہے

کہ مسلمانوں کو یہاں سے نکال لیجاوے اُن مشرکوں نے اُسکے گہر مین جاکر اُسکو مارا وہ اُن سے بہاگ کر مدینہ مین پونہچا اور یہ آیت نازل ہوئی کہ
وَلَا تَنكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ اور نہ نکاح کرو تم شرک کرنیوالی عورتوں سے حَتَّىٰ يُؤْمِنَّ یہانتک کہ ایمان لاوین وہ یعنی جبتک
کہ ایمان نہ لاوین وہ تو اون سے نکاح مت کرو اور کہتے ہین کہ عبد اللہ رواحہ نے اپنی کنیز کو طمانچہ مارا اور وہ رسول خدا صلعم کے حضور مین
دادخواہ ہوئی حضرت نے عبد اللہ سے اُسکا حال دریافت کیا عبد اللہ نے عرض کی کہ یہ خدا اور رسول پر ایمان لاتی ہے لیکن لڑتی جہگڑتی
بہت ہے حضرت نے فرمایا کہ اُس سے نیکی کرنی چاہیے عبد اللہ نے اُسکو آزاد کیا اور پھر اُس سے نکاح کر لیا اور اُنکے ہمسایہ مین ایک عورت
مشرکہ رہتی تہی اور اُس سے نکاح کرنا چاہتی تہی اُس سے عبد اللہ نے نکاح نہ کیا لوگ اُسپر طعن کرنے لگے کہ عورت صاحب حسن و
جمال و مال سے نکاح نہ کیا اور کنیز سیاہ کو اپنے نکاح مین لایا تب یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ وَلَأَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ
اور البتہ لونڈی ایمان والی بہتر ہے مِّن مُّشْرِكَةٍ شرک لانیوالی آزاد عورت سے وَلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ اگرچہ تعجب مین ڈالے وہ تمکو اور خوش
معلوم ہو بسبب حسن اور جمال اور مال کی وَلَا تُنكِحُوا الْمُشْرِكِينَ اور مت نکاح مین دو تم شرک لانیوالے مردونکو ایمان والی عورتین
دوسرا مفعول تنکحوا کا محذوف ہے اور تقدیر اُسکی لا تنکحوا المشرکین ازواجا ہوتی ہے یعنی مشرکونکے نکاح مین ایمان لانیوالی عورتین
مت دو حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا یہانتک کہ ایمان لاوین وہ مرد شرک کرنیوالے وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكٍ اور البتہ غلام مومن بہتر ہے
شرک کرنیوالے آزاد مرد سے وَلَوْ أَعْجَبَكُمْ اگرچہ تعجب مین ڈالے وہ تمکو اور خوش معلوم ہو بسبب صورت اور مال اور منال کے أُولَٰئِكَ یہ شرک
لانیوالے مرد اور عورت يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ بلاتے ہین طرف آتش دوزخ کی آدمیونکو یعنی کفر کی رغبت دلاکر وَاللَّهُ يَدْعُو اور خدا بلاتا
آدمیونکو إِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِإِذْنِهِ طرف بہشت اور بخشش کی ساتھ حکم اپنے کے توفیق عطا کرکے کہ بسبب ایمان اور اعمال نیک کے
بہشت مین جاوین وَيُبَيِّنُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ اور بیان کرتا ہے خدا نشانیان اپنی واسطے آدمیوں کے یعنی بیان کرتا ہے نشانیان
روشن حلال و حرام کی لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ تاکہ وہ نصیحت پکڑین تامل اور تفکر کرکے خدا کی قدرت کی نشانیوں مین
اور منقول ہے کہ ایام جاہلیت اور کفر مین حیض والی عورتوں کو ایام حیض مین یہود اور مجوس کے طریقہ کے موافق نہ تو کلام کرتے تھے اور نہ انکو
نزدیک بٹھاتے تھے اور نہ انکے ہمراہ کہانا کہاتے تھے اور بالکل طرف ڈالدیتے تھے اور نصاری سب امور کرتے تھے یہانتک کہ مجامعت بھی انسے کرتے
در زمانہ اسلام ثابت ابن دحداح یا ابو الدحداح مع دیگر مومنین کے رسول خدا صلعم کی خدمت مین حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول خدا عورتوں سے
حالت حیض مین کیا سلوک کرنا چاہیے یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے کہ وَيَسْأَلُونَكَ اور سوال کرتے ہین وے تجھسے اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم عَنِ الْمَحِيضِ حیض عورتوں کی سے کہ حالت حیض مین انسے کیا کرنا چاہیے اور محیض مصدر ہے حیض کے معنی مین اور خدا تعالی
انکے جواب مین فرماتا ہے کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم ان لوگوں سے جو کہ حیض کے مقدمہ مین تجھسے سوال کرتے ہین کہ هُوَ أَذًى وہ ناپاکی
ہے اور موجب اذیت اور نفرت کا ہے اور اذی اسم مصدر ہے پس جس وقت کہ حیض ناپاکی اور موجب اذیت اور نفرت کا ہوا فَاعْتَزِلُوا
النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ پس کنارہ کشی کرو تم عورتوں سے بیچ حالت حیض کے وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ اور نہ نزدیک ہو تم انسے حیض مین
در مجامعت انسے مت کرو حَتَّىٰ يَطْهُرْنَ یہانتک کہ پاک ہوں وہ عورتین حیض سے بہادہ ہو کر اور اہل کوفہ نے سوا حفص کے
یطہرن کو تشدید پڑھا اور تشدید پڑہتا ہے فَإِذَا تَطَهَّرْنَ پس جس وقت کہ پاک ہو جاوین وے حیض سے تو فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ
أَمَرَكُمُ اللَّهُ پس آؤ تم اُن عورتوں پاس جس جگہ سے کہ حکم کیا ہے تمکو خدا نے یعنی جس جگہ سے کہ حکم مجامعت کا تمکو کیا ہے اُس جگہ سے کرو
پردہ مراد فرج کی ہے نہ مقعد کی إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ تحقیق خدا دوست رکہتا ہے توبہ کرنیوالوں کو گناہوں سے
وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ اور دوست رکہتا ہے پاک ہونیوالوں کو اور عورت سے حالت حیض مین جماع کرنا نہایت

گناہ ہی لیکن بعد بند ہونے حیض کے اور غسل سے پہلے ہی مجامعت کر سکتے ہیں یا نہیں اسکا حکم کسی نے حضرت صادق علیہ السلام سے پوچھا تھا فرمایا
کہ اگر شوہر اُس عورت کا پر شہوت ہی تو ایسی اُس عورت کو کہے کہ وہ اپنی فرج کو دہو ڈالے اُسوقت اُس سے مقاربت کرے لیکن اکثر علما ہمارے
فرماتے ہیں کہ اُس حالت میں مجامعت کرنی مکروہ ہی اور بہتر یہ ہے کہ نکرے اور اگر کوئی شخص حالت حیض میں مجامعت کرے تو گنہگار ہوگا اور کفارہ
اُسکا یہ ہے کہ اگر اول حیض میں مجامعت کی ہو تو ایک دینار دیوے اور اگر وسط حیض میں مجامعت کی ہو تو نصف دینار دیوے اور اگر آخر حیض میں
مجامعت کی ہو تو چہارم حصہ دینار کا دیوے اور دینار سونے کا ہوتا ہے تخمیناً تین ماشہ۔ اور تین تی وزن ہیں اور فرماتا ہے خدا کہ نِسَآؤُكُمْ
حَرْثٌ لَّكُمْ عورتیں تمہاری کہیتی ہیں واسطے تمہارے فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ پس آؤ تم کہیتی اپنی کو جسطرح چاہو تم
خواہ منہ کی جانب سے خواہ پشت کی جانب سے لیکن فرج میں مجامعت کرو نہ مقعد میں اسواسطے کہ خدا تعالی نے زراعت سے مشابہت دی ہی
کہ جسمیں تخم ڈالنے سے روئیدگی پیدا ہوتی ہے اور اسیطرح عورتوں میں فرج کیجانب سے نطفہ ڈالے تو بچہ پیدا ہوتا ہے اور اگر مقعد کی راہ سے
نطفہ ڈالے تو بچہ پیدا نہیں ہوتا اور اُس صورت میں مشابہت زراعت کی جاتی رہتی ہے اور اکثر روایتیں دلالت کرتی ہیں وطی فی الدبر کے
جائز ہونے پر اور امام مالک کے نزدیک دبر میں مجامعت کرنی بڑی کراہت کیجاتی ہے اور فرماتا ہے خدا کہ وَقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُمْ اور
آگے بہیجو تم واسطے نفسوں اپنے کے یعنی اعمال نیک بجا لاؤ کہ وہ آخرت میں تمہارے کام آئیں اور تمہارے جانے سے پہلے وہ ذخیرہ تمہارا موجود رہے یا یہ کہ پس
سے پرہیز کرو اور واجبات اور مستحبات کو بجا لاؤ کہ یہ اعمال تمہارے نجات کا وسیلہ ہوویں قیامت کے روز اور یا یہ کہ طلب فرزند کرو تم کہ فرزند صالح حقیقی
میں یہ ثواب عظیم کا ہے چنانچہ جناب سرور کائنات صلعم نے فرمایا ہے کہ جسوقت مومن مرتا ہے تو اعمال اُسکے منقطع ہوجاتے ہیں مگر تین چیزیں ایک تو فرزند
صالح کہ بعد مرنے اُسکے واسطے دعائے مغفرت کرے یا کوئی صدقہ جاری کہ بیچ والا اُسکا باقی رہے اور آدمی اُس سے فائدہ پاتے ہیں جیسے کہ پل اور مسافر خانہ
اور کنواں اور درخت میوہ دار یا علم کہ لوگ اُس سے فائدہ اُٹھاتے ہیں جیسے کہ تالیف کیا ہوا یا پڑھایا ہوا علم دین اور جناب سرور کائنات صلعم نے فرمایا ہے کہ جسکے تین فرزند
غیر بالغ پہلے اُس سے مرگئے ہوں تو وہ دوزخ میں نہ رہیگا مگر بہت کم اور فرماتا ہے خدا کہ وَاتَّقُوا اللَّهَ اور ڈرو تم خدا سے اُس کے احکام کی مخالفت
کرنے میں وَاعْلَمُوا أَنَّكُم مُّلَاقُوهُ اور جانو تم کہ تحقیق تم ملاقات کرنیوالے ہو اُسکی جزا دینے سے اپنے اعمال کی اور خبر پاؤ گے وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ
اور خوشخبری دے تو اے محمد صلعم مومنین کو بہشت کی نعمتوں کی اُن لوگوں کو کہ جو ایسے ہیں کہ ایمان کامل اور مستقل ہیں اور کہ تو اُنکے تم ہی
بہشت میں ہونگے اپنے اعمال کے وسیلہ سے اور کہتے ہیں کہ عبداللہ رواحہ اپنے بہنوئی سے خفا ہوا اور قسم کہائی کہ اُس سے کلام نکرونگا اور
اُسکی اور اُسکی زوجہ کے درمیان صلح نہ کراؤنگا اور اُسکے حق میں نیکی نکرونگا اور اُسمیں اور اُسکے دشمنوں میں صلح نہ کراؤنگا اور اگر کوئی کہتا اُسکو
اُسمیں اور اُسکے دشمنوں میں صلح کرا دے تو کہتا کہ میں نے قسم کہائی ہے خلاف اُسکے نہیں کرسکتا اُس امر کو خدا تعالی بیان کرتا ہے کہ وَلَا
تَجْعَلُوا اللَّهَ عُرْضَةً لِّأَيْمَانِكُمْ اور نکرو تم خدا کو نشانہ واسطے قسموں اپنی کے اور یا یہ کہ نکرو تم خدا کو مانع واسطے قسموں اپنی کے أَن تَبَرُّوا
وَتَتَّقُوا وَتُصْلِحُوا بَيْنَ النَّاسِ اس بات سے کہ نیکی کرو تم اور پرہیزگاری کرو تم اور صلح کرو تم درمیان آدمیوں کے یعنی خدا کی قسم کو مانع
نیکی و صلح کرانیکی ٹھہراؤ کہ قسمیں کہا کر نیکی کرو تم اور نہ صلح کراؤ اور نہ احسان کرو کسی پر اور حاصل یہ ہے کہ نیکی اور احسان اور صلح کرنی
قسم مت کہاؤ اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جسوقت بلایا جاوے واسطے صلح کروانیکے درمیان دو شخص کے تو قسم نکہاوے کہ میں اُسکو
نکرونگا اور یا اُس آیت کے یہ معنی ہیں کہ نکرو تم خدا کو نشانہ واسطے قسموں اپنی کے کہ ہر بات میں سچے اور جہوٹے قسم کہا کرنے میں نیکی اور پرہیزگاری
اور اصلاح کرنیوالا ہونا واسطے کہ ہم اچھے ہیں اسواسطے کہ بہت قسم کہانیوالا اور خدا پر جرأت کرنیوالا کہ ہر بات میں سچی پر بہی اور جہوٹ پر بہی قسم کہاتا
وہ شخص نیک نہیں ہے اور نہ وہ پرہیزگار ہے اور نہ صلح کرانے میں اُسپر اعتماد ہے کہ ہر امر میں قسم کہاتا ہے چنانچہ حضرت صادق علیہ السلام
نے فرمایا ہے کہ نہ قسم کہاؤ تم اللہ کی نہ سچی نہ جہوٹی کہ خدا تعالی فرماتا ہے وَلَا تَجْعَلُوا اللَّهَ عُرْضَةً لِّأَيْمَانِكُمْ اور دوسری روایت میں ہے کہ

فرمایا کہ جسنے جہوٹی قسم کہائی خدا کی اُسنے کفر کیا اور جسنے سچی قسم کہائی خدا کی وہ گنہگار ہوا واللّٰہ سمیع اور خدا سننے والا ہے
قسمونکا علیم جاننے والا ہے تمہارے دلون کی بات کا اور اب اللہ تعالی قسمون کی اقسام کو بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے لا
یؤاخذکم اللّٰہ نہ مواخذہ کریگا تم سے خدا باللغو فی ایمانکم ساتھ لغو کے بیچ قسمون تمہاری کے کہ بے ارادہ قسم کہائی اور زبان پر
بے اختیار قسم جاری ہوئی جیسے کہ عادت ہوتی ہے بعضون کی کہ بے ارادہ اُنکی زبان پر جاری ہوتا ہے کہ واللہ فلانی بات یون ہے اور واللہ
فلانا امر ایسا ہے اور ارادہ اُس نے قسم کہانیکا نہین ہوتا بلکہ ویسے ہی زبان پر جاری ہو جاتا ہے اس قسم کا کفارہ نہین ہے ولکن
یؤاخذکم بما اور لیکن مواخذہ کریگا تم سے خدا ساتھ اُس چیز کی یعنی ساتھ اُس قسم کے کسبت قلوبکم کہ کسب کی ہے وہ دلون تمہارے نے
یعنی ارادہ اور قصد کرکے اپنے دل مین کسی امر معتبر کر کے جو قسم کہاؤ گے تو اُس کا مواخذہ تمسے ہوگا اور اُسی قسم کا کفارہ ہے واللّٰہ غفور اور خدا
بخشنے والا ہے کہ بندہ کو لغو قسم پر گرفتار نکریگا حلیم بردبار ہے کہ ارادہ کی قسم پر بہی جلدی مواخذہ نہین کرتا ہے شاید کہ بندہ اُس سے توبہ کرے اور
کفارہ اُس قسم پر ہے کہ آدمی قسم کہائے کہ مین فلانا کام کرونگا لیکن وہ کام مباح ہی ہوا وہ پہر اُس کام کو نکرے تو اُسکا کفارہ اُسکو دینا ہوگا
اور وہ دس آدمیون کو مومنین مین سے کہانا کہلانا ہے یا کپڑا دینا اور تفصیل اُسکی انشاء اللہ تعالی بعد اسکے سورہ مائدہ مین آئیگی اور یا بندہ
آزاد کرنا ہے اور ایک قسم یہ ہے کہ کسی گذشتہ امر خلاف اپنے علم کی قسم کہائے یعنی یقین کہتا ہو ایک مین کا کہ یہ بدلی ہے اور قسم کہائے کہ بدلی
نہین ہے اس قسم کا کفارہ کچھہ نہین ہے لیکن سزا اُسکی آتش دوزخ ہے مگر یہ کہ توبہ کرے اور کہتے ہین کہ اگر کوئی مرد قسم کہائے کہ مین اپنی زوجہ سے مجامعت
نکرونگا پس اگر عورت اُسکی صبر کرے تو بیٹھی رہے اور اگر نالش اپنی حاکم شرع کی پاس لیجائے تو حاکم چار مہینے کی مہلت اُس مرد کو دیگا
اور چار مہینے تک اُس مرد سے کچھہ نہ کہیگا اور اگر وہ مرد اس عرصہ مین اُس عورت سے رجوع کرے اور مجامعت کرے اور قسم کو توڑے تو کفارہ دیگا
تو پہر اُس مرد کو کچھہ نہ کہا جاویگا اور اگر چار مہینے تک اُس مرد نے رجوع نکی تو بعد اس کے حاکم اُس سے فرمائیگا کہ یا تو اُس عورت سے مجامعت کر
اور یا اسکو طلاق دیدے پس یا تو وہ طلاق دیگا اور یا مجامعت کریگا اور اگر مجامعت کریگا تو کفارہ قسم کے توڑنیکا دیگا اور اگر ان دونو
امرون مین سے کوئی امر نکریگا تو حاکم اُسکو قید کریگا اور یہ طریقہ ایام جاہلیت مین تہا کہ جب اپنی زوجہ کو اذیت دینی منظور ہوتی تہی تو قسم کہاتے تہے
کہ مین اپنی زوجہ سے مجامعت نکرونگا وہ بیچاری دہر مین پڑی رہتی تہی نہ تو کسی اور سے نکاح کر سکتی تہی اور نہ شوہر اُسکا اُس سے رجوع کرتا تہا
حق تعالی نے اُس مفسدہ مین یہ آیت نازل کی چنانچہ فرماتا ہے کہ للذین یؤلون من نسائہم واسطے اُن لوگون کے کہ قسم کہاتے ہین وہ
عورتون اپنی سے مجامعت کے ترک کرنیکی تو اُن مردونکے واسطے تربص اربعۃ اشہر انتظار کرنا چار مہینے کا ہے فان فاؤ
پس اگر رجوع کرین وہ مرد کہ جنہون نے قسم کہائی ہے اور قسم کو اپنی توڑ ڈالین اور مجامعت کرین تو فان اللّٰہ غفور پس تحقیق خدا
بخشنے والا ہے گناہ خلاف کرنی قسم کو جبوقت کفارہ دیوین مجامعت کرینگا رحیم مہربان ہے کہ قسم کی توڑنے کو مباح کیا کفارہ دینے سے
وان عزموا الطلاق اور اگر ارادہ کرین وہ طلاق دینے کا اور رجوع اپنی عورتونکی طرف نکرین بعد قسم کہانیکے تو فان اللّٰہ سمیع
پس تحقیق خدا سننے والا ہے صیغہ طلاق کا علیم جاننے والا ہے اُنکی غرض کا اور اب حق تعالی بیان کرتا ہے شمار عدت کا دونون اُن عورتون کی کہ
جنکو طلاق دی ہو اور وہ بالغہ ہون اور حاملہ نہون اور اُنسے مجامعت بہی کی ہو اور حیض بہی اُنکو آیا کرتا ہو سو اسواسطے کہ حیض نہ آنیوالی عورت کا
اور حاملہ کا عدہ یہان نہین ہے اور اُنکا عدہ انشاء اللہ تعالی بعد اسکے سورہ طلاق مین آویگا اور اس آیت مین حائضہ غیر حاملہ کا عدہ بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے
والمطلقات اور طلاق دیگئی عورتین یتربصن بانفسہن ثلثۃ قروء انتظار کرین ساتھ نفسون اپنے کے تین پاکی اور
یتربصن خبر ہے امر کے معنی مین اور ثلثۃ قروء منصوب ہے علی الظرفیہ یعنی اُن بالغہ مجامعت کیگئی غیر حاملہ حیض والیون کو جبوقت اُنکو طلاق دیجاوے تو وہ تین پاکیو
تک عدہ مین بیٹہین اور پاکی سے مراد وہ دن ہین جن دنونمین حیض والیون کو حیض نہین آتا ہے اور طلاق دینے کی کئی شرطین ہین جاننے کہ

طلاق دینی والا بالغ اور عاقل ہو اور غیر بالغ اور مجنون نہو اور اپنے ارادہ اور اختیار سے طلاق دیوے اور جس عورت کو طلاق دیوے وہ عورت وقت طلاق دینے کے حیض اور نفاس سے پاک ہو اگر شوہر اُس کا طلاق دینے والا وہان موجود ہے اور بعد حیض آنیکے اُس سے مجامعت بھی نہ کی ہو اور دو عادل طلاق کے صیغہ کو سنتے ہوں وقت واقع کرنے صیغہ طلاق کی جب یہ شرطین پائی جائین تو عورت کو طلاق دیوے پاکی کے دنوں مین اور بعد اسکے جب حیض آوے اور منقطع ہو جاوے تو یہ دوسری پاکی شروع ہوئی اور اسکے بعد جب دوسرا حیض آوے اور پھر منقطع ہو جاوے تو یہ تیسری پاکی شروع ہوئی اور جب یہ پاکی تمام ہو اور تیسرا حیض شروع ہو تو عدہ پورا ہو جائیگا اور جسکو حیض نہین آتا ہے اور وہ عمر مین اُس عورت کے ہے کہ جس کو حیض آتا ہے وہ عورت تین مہینے عدہ مین بیٹھے گی اور حاملہ عورت کا عدہ اسکے حمل کے وضع ہونے تک ہے اور ان دونو کے عدہ کا ذکر سورہ طلاق مین آویگا اور کہتے ہین کہ اسمعیل بن عبداللہ غفاری نے اپنی زوجہ کو کہ نام اُسکا قتیلہ تھا طلاق دی اور وہ عورت حاملہ تھی اور اسمعیل کو خبر نہ تھی کہ وہ حاملہ ہے اور اُس عورت نے حمل کو ظاہر نکیا اسواسطے کہ وہ مکروہ جانتی تھی اس امر کو کہ ایسا نہو کہ وہ حمل کی جہت سے مجکو پھر رجوع کرے اور اسمعیل کو جب اُس حمل کی خبر ہوئی تو اُسنے رجوع کی اور پھر اُس عورت کو اپنی زوجہ کر لیا اور اپنے گھر اُسکو لیگیا اللہ تعالی نے یہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اور نہین حلال ہے واسطے اُن عورتون کے أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ یہ کہ پوشیدہ کرین وہ اُس چیز کو کہ پیدا کی ہے خدا نے بیچ رحمون اُنکے یعنی جو بچہ کہ خدا نے اُنکے پیٹون مین پیدا کیا ہے وہ اُسکو پوشیدہ نکرین إِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ اگر ہین وہ عورتین کہ ایمان لائی ہین بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ساتھ خدا کے اور دن آخرت کے وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ اور شوہر اُن عورتونکے حقدار زیادہ ہین ساتھ رجوع کرنے اور پھیر لینے اُن عورتونکے فِي ذَٰلِكَ بیچ اُس عدہ کے یعنی اُن طلاق دیگئی عورتون کے شوہر اُن عورتونکو اپنی طرف عدہ مین رجوع کرکے پھر اپنی زوجہ اُنکو بنالیوین تو وہ حقدار زیادہ ہین إِنْ أَرَادُوا إِصْلَاحًا اگر ارادہ کرین وہ شوہر اصلاح اور درستی کا اُس رجوع کرنیسے کہ اُنکو آزار اور ضرر پہنچانا منظور نہو اور اُنکو کسی طرح سے تنگ کرین جیسا کہ ابتدائے اسلام مین تھا کہ جب عورت کو اذیت دینی منظور ہوتی تھی تو اُسکو طلاق دیتے تھے اور جب عدہ گذر جانیکو ہوتا تھا تو اُسکو رجوع کرتے تھے اور پھر طلاق دیتے تھے اسیطرح ایذا دیتے رہتے تھے لیکن ایسا چاہیے بلکہ محبت اور الفت سے رہین چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ اور واسطے اُن عورتون کی مثل اُس چیز کے ہے کہ اوپر اُن عورتون کے ہے یعنی واسطے اُن عورتون کے حق ہین مردون پر جیسے کہ حق مردون کے اُن عورتون پر ہین بِالْمَعْرُوفِ ساتھ نیکی کے دونو جانب سے کہ آپس مین اچھی سلوک اور پیار سے اوقات اپنی بسر کرین اسطرح سے کہ عورت اپنی شوہر کی فرمانبرداری کرے اور اُسکے ناموس کو نگاہ رکھے اور بے اجازت شوہر کے گھر سے باہر نہ نکلے اور عفت اور پاکدامنی سے رہے اور شوہر کے عیش کو تلخ نکرے اور جس وقت وہ مقاربت کو چاہے تو اُسی وقت مستعد ہو جاوے اگر کوئی مانع شرعی نہو اور مرد کو بھی چاہیے کہ ملاحظہ اُسکے حال کا رکھے اور اُسکو کھانا اور کپڑا اچھی طرح دیوے اور نیک خلق سے اُس سے صحبت رکھے اور جو کوئی کجی اُس سے ملاحظہ کرے تو اُس سے طرح دیوے اور مواخذہ نکرے کہ اکثر طبیعت عورتون کی کجی پر ہوتی ہے اور اُسکو نباہ دے وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ اور واسطے مردون کے اوپر اُن عورتون کے درجہ ہے یعنی حق مردون کے عورتون پر زیادہ ہین وَاللَّهُ عَزِيزٌ اور خدا غالب ہے انتقام لینیمین اُن لوگون سے جو کہ اُنکے احکام کی خلاف کرتے ہین حَكِيمٌ اور حکمت والا ہے کہ جو کرتا ہے موافق مصلحت اور حکمت کے کرتا ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ایک عورت جناب رسول خدا صلعم کے پاس آئی اور پوچھا کہ یا حضرت حق شوہر کا عورت پر کیا ہے فرمایا کہ چاہیے کہ فرمانبرداری کرے شوہر کی اور اُسکی نافرمانبرداری نکرے اور اُسکے گھر مین سے بے اذن اُسکے خیرات نکرے اور اپنی نفس کو اُس سے باز نرکھے جسوقت اُسکا جی مقاربت کو چاہے اگرچہ کجاوہ پر ہو اور اُسکے گھر سے بدون اُسکی اذن کے باہر نکلے اور اگر نکلے گی بغیر اُسکی اذن کے تو لعنت کرینگے اُس عورت کو فرشتے آسمان کے اور فرشتے زمین کے اور فرشتے غضب کے اور فرشتے رحمت کے یہانتک کہ وہ عورت اُسکے گھر مین اولٹی پھر آوے اور اُس عورت

۲۸ ع ۷ ۱۲

پوچھنے والی نے حضرت سے پوچھا کہ کون شخص زیادہ حقدار ہی آدمیوں میں سے مرد پر فرمایا کہ والدین اُسکے پھر پوچھا کہ کون شخص زیادہ حقدار ہی آدمیوں میں
عورت پر فرمایا کہ شوہر اُسکا پھر کہا اوس عورت نے کہ کیا میرا حق مرد پر ایسا نہیں ہی کہ جیسے کہ اُسکا حق مجھپر ہے فرمایا کہ نہیں اور نہ سو میں سے ایک
تب اُس عورت نے کہا کہ قسم ہی اُس شخص کی کہ جسنے تجھکو بحق وراستی پیغمبر کیا ہی کہ آجکے بعد کوئی مرد میرا مالک نہوگا یعنی کسیکو میں اپنا شوہر نہی کرونگی
اور دوسری روایت میں ہی کہ کسی آدمی نے حضرت صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ حق عورت کا مرد پر کیا ہی فرمایا کہ پیٹ اُسکا بھرے کہانے سے اور بدن
اُسکا لباس سے پوشیدہ کرے اور اگر جہالت کرے تو بخشدے اور میمونہ زوجہ رسول خدا سے روایت ہی کہ فرمایا رسول خدا نے کہ بہتر مرد میری امت کے
وہ ہیں کہ اپنی عورتوں کے ساتھ زندگانی اچھی طرح کرتے ہیں اور بہتر عورتیں میری امت کی وہ ہیں کہ بہت خوب جو سے شوہرون کے ہمراہ رہتی ہیں
اور جو عورت کہ اپنے شوہر کے ہمراہ اچھی زندگانی کرے حقتعالی ہر شب اور ہر روز اسکو ثواب ہزار شہید کا دیتا ہے اور حور العین پر اسکو فضیلت
دیتا ہے اور کہتے ہیں کہ ایام جاہلیت میں طلاقون کی شمار مقرر نتھی اگر کوئی دس طلاق دیتا تو پھر رجوع کر لیتا تھا ایک مرتبہ ایک عورت عائشہ کے پاس
گئی اور اپنے شوہر کی شکایت کی کہ وہ ہمیشہ طلاق دیتا ہی اور اس سبب سے ضرر پہنچاتا ہی یہ خبر حضرت کو پہنچی اور یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہی خدا
کہ **اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ** ص طلاق دو مرتبہ ہی یہ ذکر طلاق رجعی کا ہے اور طلاق رجعی وہ ہی کہ شوہر شرائط مذکورہ سے جو کہ پہلے آیت کی تفسیر میں
گذرا ہی زوجہ کو طلاق دیوے تو وہ عورت عدہ میں بیٹھے پس اگر چاہی تو پھر وہ مرد اُسکو بغیر نکاح کے اپنی طرف عدہ ہی میں رجوع کرکے زوجہ بنا لیوے
جبتک کہ وہ عدہ میں ہی اور عدہ سے باہر نکلے اور اگر عدہ سے باہر ہو جائیگی تو پھر بدون نکاح کے حلال نہوگی اور اُسکو رجوع کرکے پھر طلاق دیوے
تو وہ پھر عدہ میں بیٹھیگی یہ دوسری طلاق ہوئی اور یہانتک طلاق رجعی ہی اور اس سے آگے رجعی نہیں ہی اور اگر اس طلاق کے عدہ میں بھی رجوع
کرے اور اپنی زوجہ بنا لیوے تو ہو سکتا ہے لیکن بعد اسکے اگر پھر اُسکو طلاق دیویگا تو پھر رجوع نہیں کر سکتا ہی کہ یہ تیسری طلاق بائن ہی اور
اب یہ زوجہ اُس مرد پر حلال نہیں ہی جبتک کہ وہ عورت عدہ سے باہر ہو کر کسی دوسرے سے نکاح نکر لیوے اور اُس سے مجامعت نہو لیوے اور اس آیت میں
خداتعالی طلاق رجعی کا ذکر کرتا ہی کہ وہ دو مرتبہ ہے اور بعد دو طلاق رجعی کے اگر رجوع کرو تو **فَاِمْسَاكٌ** پس نگاہ رکھنا اُس عورت کا ہے
بِمَعْرُوفٍ ص ساتھ نیکی کے الفت اور خلق نیک سے زندگانی کریں **اَوْ تَسْرِيحٌ بِاِحْسَانٍ** ط یا چھوڑ دینا ہے ساتھ نیکی کے اگر رجوع اُس
عورت سے نکرے کہ عدہ اُسکا گذر جاوے اور وہ اپنی راہ لیوے اور جہان چاہے چلی جاوے اور اگر چاہے بعد اُسکے پھر اُس سے نکاح کر لیوے اور اگر اُسکو رجوع کرکے
تیسری طلاق دیوے کہ وہ عدہ پورا کرکے جہان چاہے چلی جاوے تو یہ تیسری طلاق بائن ہی اور اب اُس سے نکاح نہیں کر سکتا جبتک کہ وہ دوسرا
شوہر نکر لیوے اور امساک خبر ہے مبتدا ہی محذوف کی یعنی فالواجب علیکم امساک بمعروف اور خداتعالی خلع کے مقدمہ میں بیان کرتا ہے اور کہتے ہیں کہ
یہ آیت عبداللہ کی جمیلہ اور ثابت بن قیس کے حق میں نازل ہوئی ہی اور سبب اسکا یہ ہی کہ ثابت جمیلہ کو بہت چاہتا تھا اور دوست رکھتا تھا اور جمیلہ ثابت سے
دشمنی اور بغض رکھتی تھی سو ایک دن جمیلہ جناب رسول خدا صلعم کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کی کہ یا رسول خدا میں ثابت کو بہت مکروہ جانتی ہون بخدا
جانتی ہون کہ سر میرا اور سر اُسکا اکٹھا جمع نہووے یا رسول خدا تم حکم کرو کہ وہ مجھکو طلاق دیوے حضرت نے ثابت کو بلایا اور فرمایا کہ تیری زوجہ تیری شکایت
کرتی ہی اُسنے عرض کی کہ یا رسول خدا قسم ہی اُس شخص کی کہ جسنے حضرت کو بحق وراستی پیغمبر کیا ہی کہ میں دنیا میں اُسکی برابر کسی کو دوست
نہیں رکھتا ہون جمیلہ نے کہا کہ یہ سچ کہتا ہی یا رسول خدا لیکن یہ شخص کوتاہ قد اور سیاہ رنگ اور بد صورت ہی مجکو یہ بہت مکروہ معلوم ہوتا ہی
اگر یہ مجھکو طلاق نہ دیوےگا تو مجھکو خوف ہی کہ مجھسے ایسا امر صادر ہو کہ موجب میری ہلاکت کا ہو حضرت نے ثابت سے فرمایا کہ تو کیا کہتا ہے
عرض کی کہ یا رسول خدا اپنے خرما کا باغ اُسکو مہر میں دیا ہی حضرت اُسکو حکم کریں کہ میرا باغ واپس کر دے میں اسکو طلاق دیدونگا اُس عورت نے
یہ سنکر کہا کہ یا رسول خدا میں باغ بھی دیتی ہون اور اسکے سوا اور بھی کچھ دیتی ہون لیکن یہ کسیطرح مجھکو طلاق دیوے حضرت نے یہ سنکر فرمایا کہ
وہ باغ ہی واپس کر دے اور زیادہ دینے کی کچھ ضرورت نہیں ہی اُس عورت نے اُسکو باغ واپس کر دیا اور اُس مرد نے اُس کو طلاق

ع ۲۸

یہ بیدی قطع اسلام میں پہلا ہی خلع واقع ہوا ہے اور خدا تعالیٰ نے اسکے مقدمہ میں یہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اور نہیں
حلال ہے واسطے تمہارے لئے طلاق دینے والو أَنْ تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا یہ کہ لو تم اُس چیز میں سے کہ دیا ہے تم نے اُن
عورتوں کو کچھ یعنی مہر جو تمنے عورتوں کو دیا ہے بعوض طلاق دینے کے وہ مہر اُنسے مت لو إِلَّا أَنْ يَخَافَا مگر یہہ کہ ڈریں وہ جورو
اور خاوند دونو أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ ط اس سے کہ نہ قایم کر سکیں وہ حدون خدا کی کو یعنی احکام خدا کے جو جورو اور خاوند کو مقرر
ہین ہین کہ نیک سلوک اور پیار اور محبت سے آپس میں گذارہ کریں اُسکو ادا نکر سکیں بلکہ آپس میں رنج اور کراہیت ہے اور ابو جعفر اور حمزہ نے
یخافا کو بضم یا پڑہا ہے اور بعضوں نے تخافا اور تقیما تاسے پڑہا ہی فَإِنْ خِفْتُمْ پس اگر خوف کرو تم یعنی اگر یہی بات ہے کہ ڈرو تم أَلَّا يُقِيمَا
حُدُودَ اللَّهِ اس سے کہ نہ قایم رکہ سکینگے وہ دونو حدون خدا کی کو فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا پس نہیں گناہ ہے اوپر اُن دونو جورو اور
خاوند کے فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ ط بیچ اُس چیز کے کہ بدلا دے وہ عورت ساتھ اُسکے یعنی عورت مہر کو واپس کرے اور مرد اُسکو طلاق دیوے
تو آپس میں کچھ گناہ نہیں ہے اُن دونوں پر تِلْكَ یہ احکام جو بیان کئے گئے ہیں حُدُودُ اللَّهِ حدیں خدا کی ہین جو کہ بندونکے
واسطے مقرر کی ہین فَلَا تَعْتَدُوهَا پس نہ گذرو تم اُن حدون سے وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ اور جو شخص کہ گذرے
حدون خدا کی سے فَأُولَٰئِكَ پس یہ لوگ حدون سے گذرنیوالے هُمُ الظَّالِمُونَ ۝ وہی ظلم کرنیوالے ہیں اپنے نفسون پر خدا
کی حدون سے باہر ہوکر اور اب خدا تعالیٰ تیسری طلاق کا ذکر کرتا ہی جو کہ طلاق بائن ہے چنانچہ فرماتا ہی کہ فَإِنْ طَلَّقَهَا پس اگر طلاق
دی اُس عورت کو بعد اُن دو طلاق رجعی کو فَلَا تَحِلُّ لَهُ پس نہیں حلال ہی وہ عورت واسطے اُس مرد طلاق دینے والے کے
مِنْ بَعْدُ بعد اُس طلاق تیسری کے حَتَّىٰ تَنْكِحَ زَوْجًا یہانتک کہ نکاح کرے وہ عورت تیسری طلاق دیگئی اُس شوہر سے
کہ وہ غَيْرَهُ غیر اُس شوہر پہلے طلاق دینے والے سے ہو اور یہ دوسرا طلاق دیوے مجامعت کرکے اور فَإِنْ طَلَّقَهَا متعلق الطلاق مرتان
ہی اور کہتے ہین کہ دختر عبد الرحمن نے تین طلاق اپنے شوہر سے لیکر دوسرے شخص سے نکاح کیا اور بعد اسکے چاہا کہ پہر شوہر اول سے صلح کرے تو
رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہو سکتا کہ بدون مجامعت شوہر ثانی کی پہلے شوہر سے پہر نکاح کرے مطابق اسکے آیت نازل ہوئی
چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ فَإِنْ طَلَّقَهَا پس اگر طلاق دیوے شوہر ثانی اُس عورت کو بعد جماع کرنیکے اپنی رغبت سے اور یا مر جاوے
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا پس نہین گناہ ہی اوپر اُن دونوں کے یعنی شوہر اول اور اُس عورت پر أَنْ يَتَرَاجَعَا یہ کہ رجوع کریں وہ
دونو آپس میں بعد طلاق شوہر ثانی کی اور بعد گذرنے عدت اُسکے کے إِنْ ظَنَّا أَنْ يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ ط اگر گمان کریں وہ دونو یہ کہ
قایم رکہینگے وہ حدون خدا کو کہ جو حقوق زوجیت کے ہیں اُنکو آپس میں ادا کرینگے اور اُن حقوق میں کسی طرح کا فرق نکرینگے وَتِلْكَ اور
یہ احکام جو گذرے ہین حُدُودُ اللَّهِ حدیں خدا کی ہین يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ بیان کرتا ہے خدا اُن حدون کو واسطے اُس
قوم کے کہ جانتے ہین وہ کہ یہ احکام خدا کی ہین اور فرماتا ہی خدا کہ وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ اور جسوقت کہ طلاق دو تم عورتونکو اور وہ
عدت میں بیٹہی ہین فَبَلَغْنَ پس پہنچیں وہ عورتیں طلاق دیگئی أَجَلَهُنَّ مدت اپنی کو یعنی قریب گذرنے عدت کی وہ پہنچیں تو بے
فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ پس تہام رکہو تم اُنکو ساتھ نیکی کے اراده سے تہام رکہنے سے اور رجوع کرنے سے ضرر پہنچانیکا نہو
أَوْ سَرِّحُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ یا چہوڑ دو تم اُن عورتون کو ساتھ نیکی کے تا اپنی عدت سے باہر ہوکر اپنے نفسونکی مختار ہو جاویں جس سے
چاہین نکاح اپنا کریں وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا اور نہ تہام رکہو تم اُن عورتون کو ارادہ ضرر کے تم اُنکو واسطے ضرر پہنچانے کے
لِتَعْتَدُوا تا کہ ظلم کرو تم اوپر عدت کو اُنکے دراز کرنے کے جب عدت گذرنیکو ہووے تو اُنکو رجوع کرلو اور پہر طلاق دو اُنکو ضرر پہنچانیکو کہ وہ ہمیشہ
عدت میں پڑی رہیں اور اسیطرح سے اُنکو تنگ کرو اور ضرارا مفعول لہ ہے یا حال ہے تمسکو کی ضمیر سے فاعل کے معنی میں اور فرماتا ہی خدا کہ وَمَنْ

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ اور جو شخص کہ کرے ایسا کہ عورتوں کو ضرر پہنچانیکو یہ امر کرے تو فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ پس تحقیق ظلم کیا اُسنے
جان اپنی کو کہ اپنے اِس فعل ناشائستہ سے خدا کو غضب میں لایا وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا اور نہ پکڑو تم آیات خدا کو ہنسا
اُسکے احکام سے روگردانی کرو اور جو اُسنے فرمایا ہے اُسکے برخلاف کرو اور حدیث میں وارد ہوا ہے کہ خدا تعالی نے لعنت کی ہے اُس شخص پر کہ جو کوئی
کسی مسلمان کو آزار پہنچاوے اور یہ کہ اُس سے مکر کرے وَاذْكُرُوْا اور یاد کرو تم اے مومنین نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ نعمت خدا کو
کہ اوپر تمہارے ہے کہ مباح کی اُسنے تمکو چار عورتیں کہ اپنی زوجیت میں چار عورتوں کو جمع کر سکتے ہو اور بعد طلاق کے پھر عورت سے رجوع کر سکتے
ہو اور پہلی اُمتوں کو یہ نعمت حاصل نتھی وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ اور یاد کرو تم اُس چیز کو کہ نازل کی ہے اوپر تمہارے اپنے
فضل و احسان سے مِّنَ الْكِتٰبِ کتاب سے کہ وہ قرآن ہے وَالْحِكْمَةِ اور حکمت سے کہ وہ احکام شرع کے ہیں حلال و حرام کو
يَعِظُكُمْ بِهٖ نصیحت کرتا ہے وہ تمکو ساتھ اُسکے وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو تم خدا سے اُسکے احکام کی مخالفت کرنے میں وَاعْلَمُوْٓا
اور جانو تم کہ اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ تحقیق خدا ساتھ ہر چیز کے عَلِيْمٌ عالم ہے کہ ہر چیز کو جانتا ہے اور تمہارے اقوال اور افعال
اور ظاہر اور باطن سب کو جانتا ہے اور کہتے ہیں کہ جمیلہ بنت یسار کو اُسکے شوہر ابو وصاح نے طلاق دی اور وہ عورت جسوقت عدت سے باہر
ہوئی تو ابو وصاح نے پھر اُس عورت کو پیغام نکاح کا دیا اُس عورت کا بھائی معقل بن یسار غصہ ہوا اور کہا قسم ہے خدا کی کہ ہم
اُس سے نکاح نکرینگے کہ اُسنے بے قصور طلاق دی تھی اُسکے جواب میں خدا تعالی فرماتا ہے کہ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ اور
جسوقت طلاق دو تم عورتوں کو فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ پس پہنچیں وہ مدت اپنی کو کہ عدہ اُنکا گذر جاوے تو فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ
پس منع کرو تم اُن عورتوں کو اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اس سے کہ نکاح کریں وہ شوہروں اپنے پہلوں سے یعنی
اگر عورتیں اپنے عدے سے باہر نکلکر اپنے پہلے شوہروں سے نکاح کرنا چاہیں تو تم اُنکو منع مت کرو اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ جسوقت
راضی ہوں وہ دونوں آپس میں بِالْمَعْرُوْفِ ساتھ نیکی کے کہ تابع احکام خدا کے ہوں اور آپس میں سلوک سے رہیں ذٰلِكَ یہ امور کہ ذکر
ہوئے ہیں وہ ہیں کہ يُوْعَظُ بِهٖ نصیحت کیا جاتا ہے ساتھ اُسکے مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
وہ شخص کہ ہے تم میں سے کہ ایمان لاتا ہے وہ ساتھ خدا کے اور دن آخرت کے کہ اُس دن کے ہونیکا اعتقاد رکھتا ہے اور جانتا ہے کہ اُسمیں اعمال کی
کی جزا ملیگی ذٰلِكُمْ یہ نصیحت دینا تمکو اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ پاکیزہ تر ہے واسطے تمہارے اور بہت پاک ہے تمہاری زندگی
کیواسطے اور بہت مناسب و مفید ہے تمہارے لئے وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اور خدا جانتا ہے صلاح مردوں کی وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ اور
تم نہیں جانتے ہو اور کہتے ہیں کہ معقل بیسار مرد نیک اور خدا پرست تھا جسوقت رسول خدا صلعم نے اُسکے روبرو یہ آیت پڑھی تو رو دیا
اور کہا یا رسول خدا میں نے اِس امر سے توبہ کی اور کفارہ سوگند کا دیا اور اپنی بہن کا نکاح ابو وصاح سے کر دیا اور اب خدا تعالی دودہ پلانے
اطفال کا ذکر کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ اور مائیں دودہ پلائیں اولاد اپنی کو اگرچہ اُنکے شوہروں نے
طلاق دی ہو حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ دو برس کامل تک اور یہ حکم لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ واسطے اُس شخص کے ہے کہ تمام کرنے
دودہ پلانا اُنکو اور اس آیت سے معلوم ہوا کہ مدت حمل کی چھ مہینے بھی ہیں اسواسطے کہ دوسری آیت میں خدا تعالی نے فرمایا ہے کہ حمل سے دودہ چھڑانے تک
تیس مہینے ہیں اور اِس آیت میں فرماتا ہے کہ مدت دودہ پلانیکی دو سال ہیں اور تیس مہینے میں سے چوبیس مہینے دو برس کے گئے تو چھ مہینے باقی رہے وَ
عَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ اور اوپر اُس شخص کے کہ پیدا کیا گیا ہے واسطے اُس کے بچہ یعنی اُس لڑکے کے باپ پر رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ رزق اُن
دودہ پلانے والیوں کا ہے اور لباس اُنکا یعنی کھانا اور کپڑا دودہ پلانے والیوں کا دودہ پینے والوں کے باپوں پر ہے بِالْمَعْرُوْفِ ساتھ نیکی کے کہ موافق
عرف اور رواج کے ہو لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ نہیں تکلیف دیا جاتا ہے کوئی نفس اِلَّا وُسْعَهَا مگر گنجایش اور طاقت اپنی کو یعنی باپ شیر خوار بچہ کا دودہ

پلانیکے عوض مین موافق اپنی قدرت کے دیوے نہ زیادہ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ نہ ضرر پہنچایا جاوے والدہ بچہ کی بِوَلَدِهَا ساتھ فرزند اپنے کی جو کہ دودہ پینا
کہاوے سے جدا کرکے اسکی باپ کو دیدے ایسا کرے وَلَا مَوْلُودٌ لَّهُ بِوَلَدِهِ اور نہ وہ شخص کہ پیدا کیا گیا ہے واسطے اسکے فرزند ساتھ فرزند اپنے کے
یعنی اور نہ باپ اپنے فرزند کو ضرر پہنچاوے کہ دودہ پینے کی زمانہ مین اسکو اسکی ماں سے چہوڑا لیوے اور جناب علی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بچہ شیر خوار کیسے
برکت والا سواے شیر مادر کے کوئی شیر دوسرا نہین ہوتا اور فرماتا ہے خدا کہ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ اور اوپر وارث کی مثل اسکے ہے یعنی اگر
باپ بچہ شیر خوار کا مر جاوے تو اسکا جو کوئی وارث ہو اسپر کہانا اور کپڑا دودہ پلانیوالی کا اور نہ ضرر پہنچانا بچہ کا ہے اور اسی طرح حکم بچہ دودہ پینے
کے مقدمہ مین بیان کیا ہے کہ فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا پس اگر ارادہ کرین وہ دونو باپ اور ماں جدا کرنے بچہ کو دو سال سے پہلے عَنْ
تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ رضامندی اپنی اور مشورہ سے تو فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا پس نہین گناہ اوپر ان دونو کے کہ بچہ کی
مصلحت کو وہ خوب جانتے ہین وَإِنْ أَرَدْتُّمْ اور اگر ارادہ کرو تم لیے دودہ پلانے اولاد کے أَن تَسْتَرْضِعُوا أَوْلَادَكُمْ کہ دودہ پلوانا
چاہو تم اولاد اپنی کو کسی اور سے تو فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ پس نہین گناہ اوپر تمہارے دایہ سے دودہ پلوانین إِذَا سَلَّمْتُم جسوقت سپرد کرو تم
ان کو دودہ پلانیوالیون کو مَّا آتَيْتُم بِالْمَعْرُوفِ جو کچھ دینا کیا ہے تمنے ساتھ نیکی کے یعنی جو کچھ تمنے دودہ پلانے کے عوض مین اسکو دینا کہا ہے وہ
اچھی طرح بدون کم کرنیکے اسکو سپرد کرو تو اسے دودہ پلوانین کچھ مضایقہ نہین ہے وَاتَّقُوا اللَّهَ اور ڈرو تم خدا سے اسکے حکم کی خلاف کرنے مین وَ
اعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ اور جانو تم یہ کہ تحقیق خدا بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم بینا اور دیکہنے والا ہے اور خدا تعالی وفات
کے عدہ کا ذکر کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ اور جو لوگ کہ مر جاتے ہین تم مین سے وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا اور
چہوڑین وہ بیبیون کو تو يَتَرَبَّصْنَ چاہیے کہ انتظار کرین وہ بیبیان جو کہ بیوہ ہو گئی ہین بِأَنفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ
وَعَشْرًا ساتھ نفسون اپنے کے چار مہینا اور دس روز یعنی چار مہینے اور دس روز عدہ بیٹھین اور آپس ستی اپنی سنگار نکرین اور اس
عرصہ مین کسی سے نکاح نکرین فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ پس جسوقت پہنچین وہ عورتین مدت اپنی کو کہ چار مہینے اور دس دن گذر جاوین تو فَلَا
جُنَاحَ عَلَيْكُمْ پس نہین گناہ اوپر تمہارے لیے ان عورتون کے فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنفُسِهِنَّ بیچ اس چیز کے کہ قصد کیا ہے ان
عورتون نے بیچ نفسون اپنے کے ارادہ نکاح کا کرتی ہین بِالْمَعْرُوفِ ساتھ نیکی کے کہ موافق شرع کی ہو یعنی بعد گذرنے عدہ وفات کی کہ وہ چار مہینے
اور دس دن ہین اگر عورتین کسی سے نکاح کرنا چاہین تو منع مت کرو انمین کچھ تمکو گناہ نہین ہے وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ اور خدا ساتھ
اس چیز کے کہ کرتے ہو تم خبردار ہے اور موافق اعمال کے تمکو جزا دیگا اور خدا تعالی بیان کرتا ہے کہ اگر عورتون سے عدہ مین بہ کنایہ پیغام نسبت کا کرو
تو مضایقہ نہین ہے لیکن کہولکر اور واضح کرکے نکہو چنانچہ فرماتا ہے کہ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اور نہین گناہ ہے اوپر تمہارے فِيمَا عَرَّضْتُم
بِهِ بیچ اس چیز کے کہ بہ کنایہ خبر دی ہو تمنے ساتھ اسکے مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ منگنی عورتون کی سے یعنی عورتون کو عدہ مین بہ کنایہ
اسطرحسے کہو کہ تو کیا خوبصورت ہے اور یا یہ کہ تو بہت نیک بخت ہے اور یا یہ کہ مجہے بہت رغبت ہے تا کہ عورت کو معلوم ہوے کہ یہ مرد خواستگار ہے
اور صریح ان عورت سے نکہے اسطرح سے کہ مین تجہسے نکاح کرونگا سو اسکو عدہ مین نہ چاہیے کہ نکاح کرنا درست نہین ہے ایسے ہی صراحتہ کہنا بہی درست نہین
اور تعریض کلام سربستہ کو کہتے ہین مخالف تصریح کی یعنی نہین گناہ ہی تمپر اس مین کہ کلام سربستہ اور کنایہ سے کہا ہے تمنے أَوْ أَكْنَنتُمْ فِي أَنفُسِكُمْ
یا پوشیدہ رکہا ہے تمنے بیچ نفسون اپنے کے کہ اسکا زبان سے کچہہ ذکر نکرو نہ کنایہ نہ صراحتہ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ جانا ہے خدا نے کہ تحقیق
قریب ہے کہ یاد کرو گے ان عورتون کو اور ذکر انکا کروگے اور صبر تمسے نہو سکیگا اس جہت سے کہ ایسا نہو کہ کوئی دوسرا خواستگاری کرنے لگے وَلَٰكِن
لَّا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا اور لیکن نہ وعدہ کرو تم ان عورتون سے پوشیدہ پہلے گذرنے عدہ کی اسطرح سے کہ وعدہ نکاح کا مہر اور جہیز قرار دینے کا کرو مگر
إِلَّا أَن تَقُولُوا قَوْلًا مَّعْرُوفًا مگر یہ کہ کہو تم کہنا نیک کہ کنایہ سے کہو اور واضح کرکے نکہو وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ

اور نہ ارادہ کرو تم عقد نکاح کا حَتّٰی یَبْلُغَ الْکِتَابُ اَجَلَہٗ یہاں تک کہ پہونچی کتاب یعنی عدت کہ لکھا ہوا اور فرض ہے وہ پہونچی اپنی مدت کو
کہ وہ تمام ہو جاوے اور عدت کے درمیان نکاح کرنا جائز نہیں ہے اور اگر کوئی شخص جان بوجھکر عمداً کسی عورت سے عدت میں نکاح کرے عدت
کہ گذرنے سے پہلے تو وہ عورت ہمیشہ کو اُسپر حرام ہو جاوے گی اور پھر اُس سے نکاح کرنا درست نہیں ہوگا وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ مَا
فِیْ اَنْفُسِکُمْ اور جانو تم یہ کہ تحقیق خدا جانتا ہے جو کچھ بیچ نفسوں تمہارے کے ہے یعنی ارادہ اُس چیز کا جو جائز نہیں ہے اور وہ تمہارے دلوں میں
اُسکو خوب جانتا ہے فَاحْذَرُوْہُ پس ڈرو تم اُس سے یعنی اُسکے عذاب سے ڈرو تم وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ اور جانو تم کہ تحقیق خدا
بخشنے والا ہے اُس شخص کو جو اُسکے خوف سے ارادہ حرام کا نہ کرے حَلِیْمٌ بردبار ہے کہ جلدی عذاب نہیں کرتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ نے مہر مقرر کرنے سے پہلے
اور مجامعت کرنے سے پہلے طلاق دینے کا حکم کیا ہے کہ کچھ مضائقہ نہیں ہے اور عرب کا دستور تھا کہ طلاق بہت دیتے تھے اور عدت میں پھر رجوع کرتے تھے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ امر ناپسند معلوم ہوا اور فرمایا کہ کیا ہوا ہے تمکو کہ بے قصور اسقدر طلاق دیتے ہو اگر کوئی بدگمانی ہو تو مضائقہ
نہیں ہے صحابہ کو یہ بات سنکر گمان ہوا کہ پھر طلاق دینے میں گناہ ہوگا اسواسطے انہوں نے طلاق دینی بالکل موقوف کی یہ آیت اُن
وہم کو دور کرنے کے واسطے نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے لَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ نہیں گناہ ہے اوپر تمہارے اے مومنین اگر
طلاق دو تم عورتوں کو مَا لَمْ تَمَسُّوْھُنَّ جبتک کہ نہیں چھوا ہے تم نے اُنکو یعنی جبتک کہ نہیں جماع کیا ہے تم نے اُن عورتوں سے اَوْ تَفْرِضُوْا
لَھُنَّ فَرِیْضَۃً اور نہیں مقرر کیا ہے تم نے واسطے اُن کے فریضہ کو یعنی مہر کو اور تفرضوا میں بعضے تو کہتے ہیں کہ او بمعنی الا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ
حتی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ واو کے معنی میں ہے اور ظاہر میں یہ سب سے بہتر معلوم ہوتا ہے اسواسطے کہ نفی دونوں جملوں کی ہوئی ہے تمسوہن پر اور
تفرضوا لہن پر تاکہ دینے کا حکم ہو اور بعضے کہتے ہیں کہ او مضمر میں ہے اور تفرضوا عطف تمسوا پر ہے اور تقدیر کلام کی یہ ہے کہ ما لم تمسوہن
من قبل ان تفرضوا لہن فریضۃ اور فریضہ مفعول ہے تفرضوا کا اور فریضہ بمعنی مفروض ہے اور تا اسمیں واسطے نقل ہونے وصفیت
کی ہے طرف اسمیت کے اور حاصل یہ ہے کہ اگر مہر مقرر کرنے اور مجامعت کرنے سے پہلے تم عورتوں کو طلاق دو تو کوئی گناہ نہیں
اگر چاہو انکو طلاق دو وَمَتِّعُوْھُنَّ اور فائدہ دو تم اُنکو یعنی جن عورتوں کا مہر مقرر نہیں ہوا ہے اور بدون ذکر مہر کے اُنسے نکاح کیا
اور مجامعت سے پہلے انکو طلاق دو تو اُن عورتوں کو کچھ دو کہ انکو فائدہ ہو اور اس صورت میں عطف تفرضوا کا تمسوا پر ہے اور او واو جمع کے
معنی میں ہے اور باعتبار عطف کے تفرضوا پر نفی داخل ہوگی اور یا معنی اسکے یہ ہیں کہ نہیں گناہ ہے اوپر تمہارے اگر طلاق دو تم عورتوں کو جبتک
کہ نہیں مجامعت کی ہے تم نے اُنکو کچھ دینا نہیں آتا مگر یہ کہ مقرر کرو تم مہر کو کہ اس صورت میں نصف مہر دینا ہوگا بعد طلاق کے اور اگر مہر مقرر
نہیں ہوا ہے تو مہر نہ دو مگر کچھ فائدہ دو اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی یہ آیت کے یہ ہیں کہ بس نہیں گناہ ہے اوپر تمہارے اگر طلاق دو تم عورتوں کو
جبتک کہ نہیں مجامعت کی ہے تم نے اُن سے اور مقرر کیا ہے تم نے اُنکے مہر کو یا نہیں مقرر کیا ہے تم نے مہر کو اگر مقرر کیا ہے تو نصف
مہر دو اور اگر مقرر نہیں کیا ہے تو کچھ مہر نہ دو اور فائدہ دو اور یہ دونوں معنی آخر کے قریب قریب ہیں اور منقول ہے کہ ایک مرد انصاری نے بدون
ذکر مہر کے نکاح کیا اور نزدیکی کرنے سے پہلے اسکو طلاق دی یہ آیت نازل ہوئی اور رسول خدا صلعم نے اس سے فرمایا کہ اس عورت کو کچھ دے
اگرچہ تیری ٹوپی ہو غرض یہ ہے کہ کچھ دینا واجب ہے اور وہ موافق حال طلاق دینے والے کے ہے چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ عَلَی الْمُوْسِعِ قَدَرُہٗ
اوپر گنجایش والے اور تونگر کے مقدار تونگری اُسکی کی ہے کہ وہ موافق اُسکے مقدور کے ہے جیسے کہ کوئی گھوڑا یا خادم وَعَلَی الْمُقْتِرِ قَدَرُہٗ
اور اوپر تنگدست کے مقدار تنگدستی اُسکی کی ہے جیسے کہ انگشتری یا ایک درہم اور میانہ ایک جوڑا پوشاک کا دیوے مَتَاعًا بِالْمَعْرُوْفِ
فائدہ دینا ساتھ نیکی کے کہ شرع میں وہ نیک ہو حَقًّا عَلَی الْمُحْسِنِیْنَ ثابت اور واجب ہے اوپر نیکی کرنے والوں کے کہ عورت کو طلاق کی
عوض میں کچھ دیویں اور متاعاً مفعول مطلق ہے متعوا کا اور حقاً مفعول مطلق نہیں حق محذوف کا وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْھُنَّ اور اگر طلاق

ع ۴ ۱۴

دو تم ان عورتوں کو مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ پہلے اس سے کہ چھوؤ تم انکو یعنی پہلے اس کے کہ مجامعت کی ہو تمنے اون سے
وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً اور حال یہ ہے کہ تحقیق مقرر کیا ہے تمنے واسطے انکے فریضہ کہ یعنی مہر کو تو فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ
پس ادا اس مہر کا ہے کہ مقرر کیا ہے تم نے اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ مگر یہ کہ معاف کریں وہ عورتیں مہر کو تو کچھ دینا نہیں ہوتا اَوْ يَعْفُوَا الَّذِيْ
یا بخشے وہ شخص کہ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ بیچ ہاتھ اسکے گرہ عقد نکاح کا ہے یعنی والی عورت کا اگر عورت بالغہ عاقلہ نہووے وَاَنْ
تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى اور معاف کرنا تمہارا اے والیان عورت نزدیک زیادہ ہے واسطے پرہیزگاری کی اسواسطے کہ جب اپنا حق کوئی
طلب نکریگا تو غیر کا حق کاہیکو لینا چاہیگا اور اَنْ تَعْفُوْا بتاویل مصدر مبتدا ہے اور اَقْرَبُ خبر اسکی ہے وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ
اور مت بھولو تم فضل اور احسان کو درمیان اپنے یعنی آپس میں کہ جیسے تم میں سے ایک شخص دوسرے شخص پر احسان کرتا ہے کہ کچھ لیوے یا اپنا حق بسبب [?]
خاطر کسی کی نہ لیوے تو اسکو بھولنا نہیں چاہیے اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ تحقیق کہ خدا ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم کسی پر احسان کرتے
ہو بَصِيْرٌ دیکھنے والا ہے کہ تمہارا فضل و احسان ضایع نکریگا اور اب حق تعالی ذکر نماز کا کرتا ہے کہ جو سب عبادتوں سے افضل ہے چنانچہ
فرماتا ہے کہ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ محافظت کرو تم اوپر نمازوں کے کہ ہمیشہ انکو پڑھتے رہو ان کے وقتوں پر مع آداب و شرائط کے
وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ق اور محافظت کرو تم خصوصاً اوپر نماز درمیان والی کے کہ وہ نماز ظہر ہے اور اول جناب رسول خدا صلعم یہی
نماز پڑھی ہے اور وہ دن کی بیچ میں ہے اور دن کی دو نمازوں کے درمیان میں ہے درمیان نماز عصر کے اور نماز صبح کی اور گرم وقت میں ہوتی ہے
جسوقت آفتاب سر پر ہوتا ہے اور اسوقت سب چیزیں خدا کی تسبیح کرتی ہیں اور اسوقت قیلولہ کرکے بستر سے اٹھنا بہت بھاری معلوم
ہوتا ہے اور اکثر روایات اہل بیت علیہم السلام سے یہی نماز معلوم ہوتی ہے کہ نماز وسطی سے مراد نماز ظہر ہے اور بروز جمعہ نماز جمعہ سے مراد ہے اگر نماز
جمعہ واجب ہووے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد صلوٰۃ وسطی سے نماز عصر ہے کہ جو دن کی دو نمازوں اور رات کی دو نمازوں کے درمیان ہے اور بعضی دلیلیں بھی اسپر دلالت کرتی
ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد صلوٰۃ وسطی سے نماز صبح ہے کہ بیچ سیاہی شب اور روشنی روز کے درمیان ہے وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ اور کھڑے
ہو تم واسطے خدا کے قنوت پڑھنے والے ہو کر اور قانتین حال واقع ہوا ہے اور مراد قانتین سے یہاں پڑھنا دعاے قنوت کا ہے ہاتھوں کو اٹھا کر
نماز کے درمیان چنانچہ حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے اور یہی مذہب ہے اہل بیت علیہم السلام کا جسکی پیروی شیعہ کرتے ہیں
اور اہل سنت کی کتاب حادیثوں میں بھی روایت ہے کہ رسول خدا صلعم دعاے قنوت نماز میں پڑھتے تھے اور اب حق تعالی نماز خوف کی
کیفیت کو بیان کرتا ہے کہ فَاِنْ خِفْتُمْ پس اگر خوف کرو تم چور سے یا درندہ سے یا دشمن سے اور نماز کو اطمینان سے نہ پڑھ سکو تو فَرِجَالًا
اَوْ رُكْبَانًا پس پیادہ یا سوار ہو کر اور رجال جمع راجل کی ہے اور حال واقع ہوا ہے اور رکبانا کا اسپر عطف ہے اور تقدیر اسکی
فصلوا رجالا او رکبانا ہے یعنی پس پڑھو تم جس حالت میں کہ پیادہ چلتے ہو تم یا سوار ہو کے چلتے ہو تم اسی حالت میں نماز کو چلتے ہوئے پڑھو
اشارہ سے جسطرح کہ ممکن ہو فَاِذَآ اَمِنْتُمْ پس جسوقت کہ امن میں ہو تم اور بیخوف ہو جاؤ تم تو فَاذْكُرُوا اللّٰهَ پس ذکر کرو تم خدا
کا یعنی نماز پڑھو تم آداب و شرائط سے كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ جیسے تعلیم کیا ہے تمکو خدا نے اسکو کہ نہیں جانتے تھے
تم کہ نماز کی آداب و شرائط اور ارکان اور احکام سے بالکل واقف نتھے اور کہتے ہیں کہ پہلے عرب میں یہ دستور تھا کہ جس عورت کا شوہر مرجاتا
تھا وہ ایک سال عدت میں رہتی تھی اور زینت اور آرایش اپنی موقوف کر کے لباس کہنہ پہنتی تھی اور مکان ملحق [?] میں رہتی تھی اور اسکے
خرچ ضروری کیواسطے شوہر کے وارثوں سے لیتی تھی ایک شخص حکم بن حارث فوت ہوا اور اسنے زوجہ اور باپ اور ماں اور بیٹا اپنے پیچھے چھوڑے
جناب رسول خدا صلعم نے ترکہ اسکا اسکے بیٹے کو دیا اور باپ اور ماں اور زوجہ کیواسطے ایک حصہ مقرر کر دیا لیکن حکم دیا کہ [illegible]
ایک سال اسکی زوجہ کو دیویں تب یہ آیت نازل ہوئی کہ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ اور جو لوگ کہ مرجاتے ہیں تم میں سے وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا

اور چھوڑ جاویں وہ بیبیون کو پس چاہیئے تو وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِم مَّتَاعًا وصیت کرنا چاہیئے واسطے بیبیون اپنی کے فائدہ دینے کو یعنی وصیت کرین
کھانے اور لباس اور مسکن دینے کی إِلَى الْحَوْلِ ایک سال تک غَيْرَ إِخْرَاجٍ نہ نکال دینا اُنکا مسکن سے فَإِنْ خَرَجْنَ پس اگر
نکل جاوین وہ بعد ایک سال کے تو فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي مَا فَعَلْنَ فِي أَنفُسِهِنَّ پس نہین گناہ ہی اوپر تمہارے بیچ اُس امر کے کہ کیا ہی اون
عورتون نے بیچ نفسون اپنے کے زینت کی ہی یا طالب شوہر کی ہوئی ہین مِن مَّعْرُوفٍ نیکی سے کہ موافق شرع کی کرتی ہین یہ اول حکم
ابتدائے اسلام مین تہا اور جسوقت نازل ہوئی یہ آیت يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا تو یہ حکم منسوخ ہو گیا وَاللَّهُ عَزِيزٌ
اور خدا غالب ہی کہ سزا دیوے حکم کے برخلاف کرنیوالیکو حَكِيمٌ صاحب حکمت ہی الاہی کہ موافق مصلحت کے کرتا ہی اور اہل مدینہ اور کسائی اور ابن
کثیر نے وصیتہ کو مرفوع پڑہا ہے اور باقیون نے منصوب پڑہا ہے یہ ہو تو محذوف کا مفعول مطلق مقرر کرکے اور متاعا مفعول مطلق متعوا کا یا مفعول
بہ لیوصوا مضمر کا ہی اور غیر اخراج صفت متاعا کی ہی اور روایت ہی کہ جسوقت خدا تعالی نے متعہ دینے کی آیت نازل کی تو بعضے آدمی یہ گمان
کرکے کہ متعہ کا دینا سنت ہی اور واجب نہین ہی واسطے متعہ کا دینا ترک کرنے لگے تہے الله تعالی نے یہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ وَلِلْمُطَلَّقَاتِ
مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ اور واسطے طلاق دیگئی عورتونکے متعہ دینا ساتھ نیکی کے یعنی واجب ہی کہ کچھ اُنکو دینا چاہیئے اگر اُنکو طلاق دی ہی پہلے مقرر کرنے
مہر اور پہلے جماع کے حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ واجب و ثابت کیا گیا ہی ثابت کرنا اوپر پرہیزگارونکے کہ جو شرک سے پرہیز کرتے ہین یعنی
سب مسلمانون پر متعہ دینا واجب ہی اور حقا مفعول مطلق حق فعل محذوف کا ہی اور کہتے کہ جس عورت سے مجامعت کی ہی اُسکو متعہ دینا بعد
انقضائے عدت کے سنت ہی كَذَٰلِكَ ایسے ہی یعنی جیسے احکام طلاق کے بیان کیے ہین ایسے ہی يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ بیان کرتا ہی خدا
واسطے تمہارے دلیلین روشن اپنی اور احکام اپنے لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ تاکہ تم سمجہو اور اپنی عقلون کو کام فرماؤ اور احکام خدا کو قبول
کرو۔ اور اب خدا تعالی ایک قصہ بیان کرتا ہی اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ یہ لوگ کہ جنکا قصہ خدا تعالی بیان کرتا ہی
قصہ ایک شہر کے رہنے والونکا ہی کہ وہ شہر شام کے شہرونمین سے تہا اور ستر ہزار آدمی اسمین رہتے تہے اور طاعون یعنی وبا اکثر اس شہر کے لوگون
مین آتی تہی اور جسوقت وبا آتی ہوتی تہی تو تونگر آدمی اپنی قوت کے سبب شہر کو چہوڑ کر باہر نکلجاتے تہے اور فقرا وہان باقی رہتے تہے
تنگدستی کے سبب اور جو آدمی کہ اُس شہر مین رہتے تہے اُنمین موت کثرت سے ہوتی تہی کہتے تہے کہ اگر ہم اس شہر سے باہر نکلجاتے تو ہم مین موت کم ہوتی
بعد اسکے سب لوگونے اپنے امر پر اتفاق کیا کہ اگر بعد اسکے طاعون آوے تو سب آدمی اس شہر سے باہر نکل چلین پس جسوقت اُنہون نے طاعون
کو آتے دیکہا تو شہر کو چہوڑ کے سب نکل گئے اور موت کے ڈر سے طاعون سے ایک طرف ہو گئے اور دوسرے شہرون کی طرف اُنہون نے سفر کیا تہا
کہ ایک شہر ویران مین پہنچے کہ آدمی وہان کے جلاوطن ہو گئے تہے اور طاعون سے مر گئے تہے اُس شہر مین جا کر اوترے اور اپنے اسباب رکھے جب
مطمئن ہوئے تو خدا تعالی نے فرمایا کہ سب مر جاؤ تم اسیوقت سب مر گئے اور استخوان بوسیدہ ہو گئے اور وہ شہر جسمین کہ وہ مر گئے تہے رستہ کے نزدیک
تہا راہ گیرون نے اُنکی ہڈیون کو جمع کرکے ایک طرف کو ڈالدیا تہا حضرت حزقیل پیغمبر کا وہان گذر ہوا جسوقت اُنہون نے اُن ہڈیون کو
دیکہا تو وہ بہت روئے اور گریہ کرکے کہا کہ خداوندا اگر تو چاہی تو اسیوقت سب کو زندہ کردے جیسے کہ تو نے اُنکو مار ڈالا ہی اگر تو اُنکو زندہ کریگا تو یہ
تیرے شہر کو آباد کرینگے اور تیرے بندے ایسے پیدا ہونگے اور تیری عبادت مین مشغول ہونگے خدا تعالی نے وحی کی کہ کیا تو اُنکے زندہ ہونے کو
چاہتا ہی اور دوست رکہتا ہی عرض کی حزقیل نے کہ ہان مین چاہتا ہون کہ یہ زندہ ہو جاوین خدا تعالی نے اسم اعظم حضرت حزقیل کو تعلیم کیا
اور فرمایا کہ اُن کلمونکو پڑہ تو جب اُنہون نے وہ کلمے کہے تو دیکہا کہ بعضی ہڈی بعضی ہڈی کی طرف دوڑی اور ایک لحظہ مین وہ سب زندہ ہو گئے
اور وقت اٹہنے کے سبحان اللہ و لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر کہتے تہے اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ مدت دراز تک وہ آدمی زندہ رہے اور اُنہون نے
نکاح کیا اور اولاد اُنسے پیدا ہوئی اور اُن آدمیون مین سے اثر مردونکا اُنکے چہرہ پر تہا اور جو کپڑا کہ پہنتے تہے میلا ہو جاتا تہا اور ابن

ع ۷ ۱۵

عباس سے روایت ہے کہ انکی اولاد جو پیدا ہوئی انمین اثر موت کا ہی اور ایک بیماری انمین رہتی ہین اور کہتے ہین کہ وہ لوگ واسط کے رہنے والے تھے انکا قصہ کہ خدا تعالی بیان کرتا ہے
چنانچہ فرماتا ہے کہ اَلَمۡ تَرَ اِلَی الَّذِیۡنَ خَرَجُوۡا مِنۡ دِیَارِہِمۡ کیا نہ دیکھا تونے اے دیکھنے والے یا اے محمد صلعم طرف اُن لوگون کی کہ نکلے وہ گہرون اپنے سے وَہُمۡ
اُلُوۡفٌ اور وہ لوگ ہزارون تھے پس نکلے وہ اپنے گہرون سے حَذَرَ الۡمَوۡتِ واسطے ڈر موت کے اور حذر الموت مفعول لہ خرجوا سے ہے
یعنی موت کے خوف سے اپنے شہر سے باہر نکلکر دوسرے شہر مین جا پہنچے اس امید پر کہ ہم یہان زندہ رہینگے اور اپنے شہر مین طاعون کی آفت سے مرجائینگے پس جس وقت
وہ دوسرے شہر مین پہنچے تو فَقَالَ لَہُمُ اللّٰہُ مُوۡتُوۡا پس کہا واسطے انکے خدا نے کہ مرجاؤ تم پس سب مرگئے اسیوقت ثُمَّ اَحۡیَاہُمۡ پہر
زندہ کیا انکو خدا نے اِنَّ اللّٰہَ لَذُوۡ فَضۡلٍ تحقیق خدا البتہ صاحب فضل اور رحمت کا ہے کہ احسان کرتا ہے عَلَی النَّاسِ اوپر آدمیون
وَلٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّاسِ لَا یَشۡکُرُوۡنَ اور لیکن اکثر آدمی نہین شکر کرتے ہین اُسکی نعمتون کا جیسے کہ اسکا شکر کرنا چاہیے اور یہ آیت دلیل ہے رجعت کی
ہونے پر جیسے کہ خدا تعالی نے ان لوگون کو زندہ کیا ہے ایسی ہی امام مہدی علیہ السلام کے زمانہ مین زندہ ہونگے جو لوگ بہت نیک ہین اور جو لوگ بہت بد ہین
اور خدا تعالی نے قرآن مین فرمایا ہے کہ اٹہاوینگے ہم ہر گروہ مین سے ایک فوج کو اور پہلی سے خدا تعالی نے واسطے رغبت دلانے جہاد کے واسطے لوگون کا
قصہ بیان کیا اسواسطے کہ بہاگنے سے کچہ فائدہ نہین ہے کہ موت سے نجات ہرگز نہین ہوتی پس راہ خدا مین جہاد کرلو اور موت سے خوف مت کرو کہ جو مقرر ہو
آنیوالی ہے تو جہان ہوگے وہان آئیگی تم پر پس بہتر ہے کہ راہ خدا مین جہاد کرو چنانچہ فرماتا ہے کہ وَقَاتِلُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ اور لڑو تم بیچ راہ خدا
تاکہ درجات عالیات کو پہنچو وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰہَ سَمِیۡعٌ اور جانو تم کہ تحقیق خدا سننے والا ہے ان لوگون کی عذر کو کہ جو جہاد مین جانیکو بچا
عذر کرتے ہین اور جہاد نہین کرتے عَلِیۡمٌ اور جاننے والا ہے نیت کو ان لوگون کی کہ جو خالص نیت سے ارادہ جہاد کا رکہتے ہین اور اب خدا تعالی
رغبت دلاتا ہے طرف اعمال مالی کی بعد اعمال بدنی کی چنانچہ فرماتا ہے کہ مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یُقۡرِضُ اللّٰہَ کون ہے وہ شخص کہ قرض دیوے خدا
نیت خالص سے قَرۡضًا حَسَنًا قرض نیک یعنی اُسکی بندگان مسکین و درماندہ کو دیوے بقصد ثواب جسکو دیا ہے راہ خدا مین اپنا احسان اپنا نہ رکہے
اور دینے مین عذر نکرے فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗۤ پس مضاعف کرے اسکو واسطے اسکے خدا اور زیادہ کرے اَضۡعَافًا کَثِیۡرَۃً زیادتیان بہت سی
اضعافا حال واقع ہوا ہے اور کثیرۃ اسکی صفت ہے وَاللّٰہُ یَقۡبِضُ اور خدا تنگ کرتا ہے روزی کو وَیَبۡصُۜطُ اور کشادہ کرتا ہے وَاِلَیۡہِ تُرۡجَعُوۡنَ
اور طرف اسی کی رجوع کیے جاؤگے تم واسطے جزائے اعمال کے اور جو کوئی راہ خدا مین دیگا دینا اسکا ضائع نہ جائیگا اور منقول ہے کہ جب نازل ہوا یہ آیت
جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ حقتعالی روز قیامت بعضے بندون کو کہیگا کہ اے بندہ مومن تجہسے مینے کہانا مانگا تونے مجہکو کہانا نہ دیا اور مینے تجہسے
پانی مانگا تونے مجہکو پانی نہ دیا اور مینے تجہسے لباس طلب کیا تونے مجہکو لباس نہ دیا بندہ کہیگا کہ خداوندا یہ کہان تہا خدا تعالی فرمائیگا کہ فلانا بندہ میرا بہوکا
تہا اور اسنے تجہسے کہانا طلب کیا تونے اسکو نہ دیا اور فلانا بندہ میرا پیاسا تہا اور پانی اسنے تجہسے طلب کیا تونے پانی اسکو نہ دیا اور فلانا بندہ میرا برہنہ تہا اور اسنے لباس
تجہسے طلب کیا تونے لباس اسکو نہ دیا قسم ہے اپنے جلال کی کہ آج مین اپنا فضل و کرم تجہسے باز رکہونگا جیسا کہ تونے اپنا کرم دنیا مین باز رکہا تہا اسے معلوم ہوا کہ
دنیا مین بندہ مومن کو دینا خدا کو دینا ہے اور منقول ہے کہ جسوقت یہ آیت نازل ہوئی تو ابو دحداح نے عرض کی کہ یا رسول خدا باپ و مادر میری تم پر فدا ہو
خدا تعالی ہمسے قرض مانگتا ہے اور وہ غنی ہے فرمایا حضرت نے ہان تاکہ اسکے سبب تمکو بہشت مین داخل کرے ابو دحداح نے عرض کی کہ اگر مین خدا کو قرض
دون تو آپ ضامن ہوتے ہین بہشت مین میرے داخل ہونیکی فرمایا کہ ہان پہر عرض کی ابو دحداح نے کہ میری زوجہ اور دختر بہی میرے ہمراہ ہوگی فرمایا کہ ہان
پہر ابو دحداح نے کہا کہ یا رسول خدا اپنا ہاتہ دو حضرت نے اپنا ہاتہ دیا اور ضامن ہوئے اور بعد اسکے ابو دحداح نے عرض کی کہ یا رسول خدا میرے دو باغ ہین
ایک تو نیچے شہر اور دوسرا بالائے شہر اور سوائے اسکے میرے پاس کوئی مال نہین ہے وہ دونو باغ اپنے خدا کو قرض دئے حضرت نے فرمایا کہ ایک باغ دیدو
اور دوسرا باغ اپنی معاش کے واسطے رکہو ابو دحداح نے عرض کی کہ گواہ کرتا ہون مین تمکو یا رسول خدا کہ بیشک ان دونو باغون مین سے جو کہ بہتر تہا وہ راہ
خدا مین دیا اور اسمین چہ سو درخت خرما کے تہے حضرت نے فرمایا کہ خدا تجہکو عوض مین اسکے بہشت دیوے اور اب خدا تعالی ایک قصہ بیان کرتا ہے

قصہ طالوت اور جالوت

طالوت اور جالوت کا اور اسکی کیفیت یہ ہے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ بنی اسرائیل نے بعد وفات حضرت موسیٰ علیہ السلام کے گناہ کرنی اختیار کیے اور حکم خدا
کو بدل ڈالا اور متغیر کر دیا اور ایک پیغمبر انمین تہا کہ نام اسکا ارمیا تہا اور دوسری روایت مین ہے کہ نام اسکا شمویل تہا اور ایک روایت مین ہے کہ وہ یوشع تہا
اور مشہور یہی ہے کہ نام اسکا شمویل تہا وہ پیغمبر برے فعلون سے انکو منع کرتا تہا اور وہ لوگ کہنا اسکا نمانتے تہے خدا تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر اس جرم کی عوض مین
جالوت کو غالب کیا اور جالوت قوم قبطیون یا عمالقہ مین سے تہا اسنے بنی اسرائیل کو بہت آزار دیے اور مردونکو انکے قتل کیا اور شہرون سے انکو نکال دیا
اور مال انکو لوٹ لیے اور عورتون کو انکی لونڈیان بنا لیا تب بنی اسرائیل اپنے پیغمبر اشمویل کی پاس آکر گڑگڑائے اور درخواست کی کہ خدا تعالیٰ سے سوال کر کے
ایک بادشاہ یعنی ایک خلیفہ مقرر کرکے ہمارے واسطے بہیج کہ اسکے ہمراہ ہوکر راہ خدا مین ہم جالوت سے لڑین اور بنی اسرائیل مین نبوت تو ایک گہر مین
تہی اور سلطنت دوسرے گہر مین اور خدا تعالیٰ نے نبوت و سلطنت کو ایک گہر مین جمع نکیا تہا اسواسطے ان لوگون نے پیغمبر سے کہا تہا کہ ایک بادشاہ
کو مقرر کر تب اُس پیغمبر نے فرمایا کہ اگر تمپر لڑنا فرض کیا جائیگا تو تم لڑو گی نہین اُن لوگون نے کہا کہ ہم کیون نہ لڑینگے راہ خدا مین اور حال یہ ہے کہ ہم اپنے
گہرون سے نکالے گئے ہین اسکے ظلم سے اس قصہ کو خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے کہ اَلَمْ تَرَ اِلَی الْمَلَاِ مِنْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ مِنْ بَعْدِ مُوْسٰی
کیا نہ دیکہا تو نے اے دیکہنے والے یا اے محمد طرف جماعت اشراف کی بنی اسرائیل سے بعد موسیٰ کے اِذْ قَالُوْا لِنَبِیٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِکًا
جسوقت کہا انہون نے واسطے پیغمبر اپنے کہ جو واسطے انکے تہا کہ مقرر کر تو واسطے ہمارے پادشاہ کو یعنی خلیفہ کو کہ نُقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کہ لڑین
ہم بیچ راہ خدا کے اس جالوت سے خلیفہ کے ہمراہ ہوکر قَالَ هَلْ عَسَیْتُمْ کہا اس پیغمبر نے کیا نزدیک ہو تم کہ اِنْ کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِتَالُ
اگر لکہا جاوے یعنی اگر فرض کیا جاوے اوپر تمہارے لڑنا اَلَّا تُقَاتِلُوْا یہ کہ نہ لڑو گے تم یعنی جیسا کہ تم اپنی زبان سے کہتے ہو کہ ہم لڑینگے ایسا نکرو گے بلکہ لڑنے سے
پرہیز کرو گے اور نافع نے عسیتم کو سین کی کسرہ سے پڑہا ہے قَالُوْا کہا ان لوگون نے بنی اسرائیل کے اس پیغمبر کے جواب مین کہ وَمَا لَنَا اور کیا ہے واسطے
ہمارے یعنی کیا غرض ہے ہمکو کہ اَلَّا نُقَاتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یہ کہ نہ لڑین ہم بیچ راہ خدا کے ان ظالمون سے وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ
دِیَارِنَا وَاَبْنَآئِنَا اور حال یہ ہے کہ تحقیق نکالے گئے ہین ہم گہرون اپنے سے اور اولاد اپنی سے ان ظالمون کے ظلم سے کہتے ہین کہ جالوت نے چار سو
چالیس آدمی فرزندان ملوک اور رؤسا بنی اسرائیل کے قید کیے تہے اسواسطے بنی اسرائیل اس سے لڑائی کرنے مین زیادہ مبالغہ کرتے تہے لیکن پہر بہی
وہ جالوت کے مقابلہ مین ثابت قدم نرہے چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ فَلَمَّا کُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقِتَالُ پس جسوقت لکہا گیا یعنی جسوقت
فرض کیا گیا اوپر ان بنی اسرائیل کے لڑنا دشمنون سے تَوَلَّوْا پہر گئے وہ اور انکے مقابلہ مین جم کر کہڑے نہوئے بلکہ جالوت کی لشکر کی کثرت کے
خوف سے پیچہے ہٹ گئے اور آگے کو قدم نہ بڑہا سکے اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْهُمْ مگر تہوڑے انمین سے کہ وہ ثابت قدم رہے اور وہ تین سو تیرہ آدمی تہے
وَاللّٰہُ عَلِیْمٌۢ بِالظّٰلِمِیْنَ اور خدا جاننے والا ہے اور عالم ہے ساتہ ظالمون کے کہ جو جہاد سے پہر گئے کہتے ہین کہ جسوقت اس پیغمبر نے اوپر
جہت پکڑلی تو خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ بادشاہ کو اونپر مقرر کرے تو خدا تعالیٰ نے ایک برتن پر کیا ہوا روغن کا اور ایک عصا اُس پیغمبر کے پاس بہیجا اور فرمایا
کہ جو کوئی تیرے پاس آوے اور اسوقت یہ روغن جوش مین آوے اور یہ عصا اسکی قد کی برابر ہو تو وہ بادشاہ ہے اور اسکو ہی خلیفہ مقرر کیا جب اس
پیغمبر نے یہ بات بنی اسرائیل کے روبرو بیان کی تو ہر ایک شخص بنی اسرائیل کے بزرگ آدمیون سے پیغمبر کے پاس آتا تہا لیکن کسی کی آنے سے وہ روغن
جوش مین نہ آیا اور نہ وہ عصا کسی کی قد کی برابر ہوا یہانتک کہ ایک سقا یا طباخ یا دباغ کہ نام اسکا طالوت تہا وہ پیغمبر کے گہر مین آیا اور اسوقت
وہ روغن بہی جوش مین آیا اور وہ عصا اسکی قد کی برابر ہوا اسکو حضرت شمویل پیغمبر نے بادشاہ کیا اور بنی اسرائیل کو خبر کی چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے
کہ وَقَالَ لَهُمْ نَبِیُّهُمْ اور کہا واسطے انکے پیغمبر انکے نے اِنَّ اللّٰہَ قَدْ بَعَثَ بہ تحقیق خدا نے تحقیق کہ بہیجا ہے لَکُمْ طَالُوْتَ مَلِکًا
واسطے تمہارے طالوت کو بادشاہ۔ اور وہ بن یامین بن یعقوب کی اولاد مین سے تہا اور انبیاء لاوی بن یعقوب کی اولاد مین سے ہوتے تہے اور
بادشاہ یوسف بن یعقوب کی اولاد مین یا یہودا کی اولاد مین سے ہوتے تہے اور یہ ان دونو کی اولاد مین سے نتہا بلکہ بن یامین کی اولاد مین

تہا جو کہ یوسف کا حقیقی بہائی تہا کہ وہ اور یوسف ایک ماں سے پیدا ہوئے تہے اور یہ طالوت بڑا قوی اور شجاع اور عالم تہا لیکن مفلس تہا اسواسطے بنی اسرائیل اُسکو عیب لگاتے تہے اور پسند نہیں کرتے تہے اور اہل سنت کی علما لکہتے ہیں کہ یہ شخص خلیفہ اُس پیغمبر کا تہا اور اللہ تعالی نے اسکو مقرر کیا تہا پہا اِسسے معلوم ہوا کہ خلیفہ پیغمبر کا وہ ہوتا ہے کہ جسکو خدا مقرر کرے اور اگر خلیفہ کرنا امت کی راے پر ہوتا تو بنی اسرائیل خود کسی کو خلیفہ مقرر کر لیتے اور پیغمبر سے کیوں درخواست کرتے کہ تو کسی کو خلیفہ مقرر کر دے بلکہ پیغمبر بہی خود کسی کو مقرر نکر سکا اُسنے بہی خدا تعالی سے درخواست کی کہ کسی کو پیغمبر کر دے اور خدا کی مقرر کئے ہوئے کو لوگ مکروہ جانتے تہے چنانچہ ذکر اسکا آتا ہے ایسے ہی خدا کی مقرر کئے ہوئے علی بن ابیطالب کو لوگوں نے مکروہ جانا اور ابوبکر کو اپنی راے سے خلیفہ کیا اور جمیع انبیا کی سنت کو کہ اپنے خلفا خدا کی مقرر کئے ہوئے ہوتے تہے ترک کیا۔ اور جسوقت شموئیل نے بنی اسرائیل کو خبر دی کہ خدا تعالی نے طالوت کو خلیفہ کیا ہے تو وہ طالوت کا نام سنکر غصہ ہوا اور اسکو ناپسند کیا اور کہا کہ وہ کیونکر بادشاہ ہمارا ہو سکتا ہے چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ **قَالُوْا** کہا اُن بنی اسرائیل نے پیغمبر کے جواب میں کہ **اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ** کہاں ہووے واسطے اُس طالوت کی بادشاہی **عَلَيْنَا** اوپر ہمارے اور یہہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ وہ ہمارا بادشاہ ہو **وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ** اور ہم حقدار زیادہ ہیں ساتہ بادشاہی کے اُس سے کہ ہم سبط نبوت اور سبط بادشاہی سے ہیں اور طالوت سبط بن یامین سے ہے اور باوجود اسکے وہ سقا یا دباغ تہا **وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ** اور نہیں دیا گیا ہے وہ فراخی مال سے تا لشکر کو تیار کرکے تسخیر ملک کی کرے جسوقت اُس پیغمبر نے بنی اسرائیل سے طالوت کی بادشاہی کا انکار سنا تو **قَالَ** کہا اُس پیغمبر نے **اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ عَلَيْكُمْ** تحقیق خدا نے برگزیدہ کیا ہے اُس طالوت کو اوپر تمہارے **وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِى الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ** اور زیادہ دی ہے اُسکو خدا نے کشادگی بیچ علم اور جسم کے یعنی بیچ علم اور شجاعت کے اور اسواسطے فرمایا ہے کہ تدبیر مملکت اور حفظ عدالت میان رعیت علم سے تعلق رکہتی ہے اور تسخیر مملکت اور ملک گیری شجاعت سے علاقہ رکہتی ہے پس خدا تعالی نے علم اور شجاعت کی جہت سے طالوت کو واسطے خلافت کے پسند کیا اور ایسے ہی علی بن ابیطالب کو علم اور شجاعت کی جہت سے واسطے خلافت کے پسند کیا تہا کہ رسول خدا صلعم کے اصحاب میں کوئی مثل علی کے عالم نہ تہا اور نہ کوئی شجاع تہا اور یہ امر ثابت ہے اسکا انکار کوئی نہیں کر سکتا یہ آیت دلالت کرتی ہے اس امر پر کہ امام و خلیفہ اپنے عہد کے لوگوں سے افضل ہو اور خلافت کے واسطے علم اور شجاعت چاہئے نہ وہ لوگ کہ جو علم میں محتاج دوسرے کے ہوں کہ جسوقت کسی مسئلہ میں دشواری ہو تو دوسرے کیطرف رجوع کریں اور شجاعت میں یہ حال ہو کہ ہمیشہ جہادوں میں بہاگتے رہیں اور جب ریاست حاصل ہو تو خود جہادوں میں نجائیں خوف اعدا سے اور تابعین کو اپنے لڑنیکے واسطے روانہ کریں **وَاللّٰهُ يُؤْتِىْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ** اور خدا دیتا ہے ملک اپنا جسکو چاہتا ہے اور جسکو جانتا ہے کہ یہہ صلاحیت ملک داری کی رکہتا ہے **وَاللّٰهُ وَاسِعٌ** اور خدا افضل وسیع والا ہے **عَلِيْمٌ** جاننے والا استحقاق مستحق کا اور بنی اسرائیل نے جب یہہ کلام سنا کہ خدا نے طالوت کو خلافت کے لائق کہا ہے تو جیسا طریقہ اُنکا تہا بڑی عاجزی سے دوسری بار اپنے پیغمبر سے کہا کہ طالوت میں کوئی علامت چاہئے کہ دل ہمارے اُسکی طرف رغبت کریں اُس پیغمبر نے یہہ سنکر خدا تعالی سے درخواست کی خدا تعالی نے اُسکی علامت سے خبر دی چنانچہ فرماتا ہے کہ **وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ** اور کہا واسطے اُنکے پیغمبر اُنکے نے کہ **اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ** تحقیق علامت بادشاہی اُس طالوت کی **اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ** یہہ ہے کہ آوے گا تمہارے پاس تابوت کہ **فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ** بیچ اُسکی تسکین ہے پروردگار تمہارے کیطرف سے **وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ** اور بقیہ ہے اُس چیز میں سے کہ چہوڑا ہے اُسکو اولاد موسی نے اور اولاد ہارون نے **تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ** اُٹہاتے ہیں اُسکو فرشتے **اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ** تحقیق کہ بیچ اُسکے البتہ نشانی ہے واسطے تمہارے **اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ** اگر ہو تم باور کرنیوالے اور تابوت صندوق کو کہتے ہیں اور سکینہ مصدر ہے کہ واقع ہوا ہے موقع اسم کے اور ماخوذ ہے سکون سے اور آل موسی اور آل ہارون سے مراد موسی اور ہارون ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ تابوت ایک صندوق تہا چوب شمشاد کا اور طلا سے وہ مزین اور آراستہ ہوا تہا اور طول اُسکا تین گز کا تہا اور عرض میں دو گز کا اور تمام انبیا کی صورتیں اُسمیں نقش تہیں آدم سے خاتم تک اور بعضے کہتے ہیں کہ سکینہ ایک جانور تہا بلی کی برابر اور دو آنکہیں روشن اُسکی تہی کہ کسی کو طاقت اُسکے دیکہنے کی نہ تہی اور جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے

منہ اسکا مثل آدمی کے منہ کے تھا اور وہ دو بازو رکھتا تھا اور لڑائی کے وقت وہ تابوت سے باہر نکلتا تھا اور ہنہناتا ہوا سخت دشمنوں پر جست کرتا تھا اور انکو متفرق
کر دیتا تھا اور بنی اسرائیل ہمیشہ اس تابوت کو لشکر کے آگے رکھتے تھے اور اس سے انکو تسکین ہوتی تھی اور بعضے کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے آدم کو ایک صندوق بھیجا تھا
کہ جسمیں سب پیغمبروں کی صورتیں منقش تھیں اور گھر انکے منقش تھے اور آخر میں ایک گھر یاقوت کا تھا کہ اسمیں ہمارے پیغمبر کی تصویر تھی نماز پڑھتے ہوئے اور گرد اس
صورت کے انکے اہل بیت اور اصحاب کی صورتیں تھیں اور اسمیں بقیہ آل موسیٰ اور آل ہارون کا تھا یعنی عصا موسیٰ کا اور ٹکڑے ان تختیوں کے کہ جو موسیٰ نے غصہ ہو کر
پھینک دی تھیں اور وہ ٹوٹ گئی تھیں اور دو تختیاں توریت کی اور تھوڑی سی ترنجبین جو آسمان سے اتری تھی اور نعلین اور عمامہ ہارون کا تھا اور بنی اسرائیل اسکو
سفر میں آگے رکھتے تھے خدا تعالیٰ اسکی برکت سے فتح دیتا تھا جب بنی اسرائیل نے فساد اور بت پرستی شروع کی تو خدا تعالیٰ نے انپر دشمن کو بھیجا اور جسکے پاس یہ
تابوت تھا نام انکا عیلی تھا اسکے بیٹے گمراہ ہو گئے تھے عمالقہ نے اسکو مار کر یہ تابوت ان سے چھین لیا اور بتخانہ میں لیجا کر اسکو رکھ دیا ان لوگوں میں درد گردن کی
بیماری شروع ہوئی اور بہت آدمی اس بیماری سے مر گئے پھر اس تابوت کو جنگل میں لیجا کر دفن کیا جو کوئی وہاں طہارت کو جاتا تھا اسکے ناسور اور درد قولنج
پیدا ہوتا تھا ناچار ہو کر ایک گاڑی پر اسکو لاد کر دو بیلوں کو ہانک دیا پھر فرشتے ہانکتے ہوئے ان بیلوں کو طالوت کے لشکر میں لائے جب تابوت آیا تو بنی اسرائیل
کی خاطر جمع ہوئی اور یقین انکے تسکین پیدا ہوئی اور جانا کہ طالوت کو خدا نے بادشاہ کیا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ وہ تابوت تھا
کہ حضرت موسیٰ کی ماں نے موسیٰ کو اسمیں رکھ کر دریا میں ڈال دیا تھا اور بنی اسرائیل نے اپنا تبرک اسکو بنا رکھا تھا اور اسکو بہت گرامی رکھتے تھے جس وقت حضرت
موسیٰ کی وفات قریب ہوئی تختیاں توریت کی اور اپنی زرہ اسمیں رکھ دی تھی اور جو کچھ کہ انکے پاس آیات نبوت تھیں وہ سب اسمیں رکھ دی تھیں
اور وہ تابوت اپنے وصی یوشع کے سپرد کر دیا تھا اور ہمیشہ وہ تابوت بنی اسرائیل میں تھا یہاں تک کہ انہوں نے اسکی خفت و بیقدری کی اور لڑکے انکے
اسکو رستہ میں ڈال کر اس سے کھیلتے تھے اور جب تک وہ تابوت بنی اسرائیل میں تھا تو بنی اسرائیل عزت اور بزرگی سے رہتے تھے اور جب انہوں نے گناہ کرنے
شروع کیے اور تابوت کی بیقدری کی تو خدا تعالیٰ نے وہ تابوت انکے پاس سے اٹھا لیا اور جب انہوں نے اپنے پیغمبر شمویل سے سوال کیا اور خدا تعالیٰ
نے طالوت کو انکا بادشاہ کیا انکے ہمراہ ہو کر لڑائی تو خدا تعالیٰ نے پھر اس تابوت کو انکے پاس بھیج دیا اور حضرت امام رضا علیہ السلام سے وارد
ہے کہ سکینہ ایک ہوا تھی بہشت کی کہ اسکا منہ آدمی کے منہ کی مثل تھا اور جس وقت وہ تابوت مسلمانوں اور کفار کے درمیان رکھا جاتا تھا تو جو
کوئی اس تابوت کے آگے بڑھتا تھا الٹا نہیں پھرتا تھا یہاں تک کہ وہ مارا جاتا تھا یا غالب ہوتا تھا اور جو کوئی تابوت سے الٹا پھر کے جاتا تھا وہ کافر
ہو جاتا تھا اور امام اسکو قتل کرتا تھا اور سوائے اسکے اور روایتیں بھی آئی ہیں اور مختلف ہیں اور اب خدا تعالیٰ طالوت و جالوت کی لڑائی کا
حال بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوتُ بِالْجُنُودِ پس جس وقت جدا ہوا طالوت ساتھ لشکر کے یعنی جس وقت جدا ہوا طالوت
شہر ایلیا سے اپنے پیغمبر کے حکم سے بنی اسرائیل کا لشکر ہمراہ لیکر عمالقہ کی لڑائی کو تو قَالَ إِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيكُمْ بِنَهَرٍ کہا کہ تحقیق خدا آزمانے
والا تمہارا ہے ساتھ ایک نہر کے یعنی بنی اسرائیل فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّي پس جو شخص کہ پیویگا اسمیں سے پانی کو پس نہیں ہے وہ مجھ سے یعنی میرے
گروہ میں سے وہ نہیں ہے وَمَنْ لَمْ يَطْعَمْهُ اور جو کوئی نہ چکھے گا اسکو فَإِنَّهُ مِنِّي پس وہ شخص مجھ سے ہے یعنی میری پیروی کرنیوالوں
میں سے ہے إِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً مگر جو کوئی کہ چلو بھر اٹھا لے ایک چلو کو بِيَدِهِ ساتھ ہاتھ اپنے کے اور اسکو نوش کرے تو وہ
معاف اور مستثنیٰ ہے من شرب سے اور غرفۃ کو اہل مدینہ اور ابو عامر اور ابن کثیر نے فتح غین سے پڑھا ہے اور باقیوں نے بضم غین اور وہ مفعول اغترف کا ہے
اور کہتے ہیں کہ جس وقت بنی اسرائیل نے تابوت کو آتے دیکھا تو انکو یقین ہوا کہ خدا تعالیٰ ضرور طالوت کی مدد کریگا اسواسطے سوائے بیمار اور اندھے کے سب
طالوت کے ہمراہ ہوئے طالوت نے کہا کہ اسقدر بھیڑ کرنیکی کچھ ضرورت نہیں ہے جو کوئی جوان تندرست ہو وہ میرے ہمراہ چلے چنانچہ اسمیں اسی ہزار
آدمی طالوت کے ہمراہ ہوئے اور وہ موسم جو گرمی کا تھا اور تشنگی شدت سے سب کو ہو رہی تھی لوگوں نے طالوت سے کہا کہ تو دعا کر کہ خدا تعالیٰ ایک نہر
جاری کرے کہ ہم پیاس سے مرتے ہیں طالوت نے دعا کی اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے انکی راہ میں ایک نہر جاری کی جس وقت لشکر بنی اسرائیل کا

ہوئے گرم اور تشنگی مین پاس نہر پر پہنچا تو اُنسے صبر نہوسکا اکثر نے اُس نہر مین سے پانی پیا باوجود منع کرنے کے چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہی کہ فَشَرِبُوا مِنْهُ
پس پیا اُنہون نے اُس نہر مین سے اِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ مگر تہوڑون نے اُنمین سے کہ وہ تین سو اور تیرہ آدمی تہے اُنہون نے نہ پیا یا بعضون نے
ایک چلو پر کفایت کی اور اُنسے ہی وہ سیر ہوگئے اور چلو مین سے جو کچھ باقی رہا تہا اُس سے اپنی چہاگلین بہرلین اور جن لوگون نے ایک چلو سے زیادہ
پیا تہا اُنکے ہونٹ سیاہ ہوگئے اور تشنگی اُنپر غالب ہوگئی ہر چند وہ پانی پیتے تہے لیکن تشنگی اُنکی نہین جاتی تہی بلکہ زیادہ ہوتی تہی اور وہ نہر کے
کنارہ پر رہگئے اور نصرت و فتح سے محروم رہے فَلَمَّا جَاوَزَهُ هُوَ پس جسوقت گذر گیا اُس نہر سے وہ طالوت اور پار اوتر گیا وَالَّذِينَ آمَنُوا
مَعَهُ اور وہ لوگ کہ ایمان لائے تہے ہمراہ اُسکے اور تصدیق اُسکی اُنہون نے کی تہی جالوت کے لشکر کی کثرت جو اُنہون نے دیکہی تو قَالُوا
لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ کہا اُنہون نے کہ نہین طاقت ہی واسطے ہمارے آجکے دن بِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ ساتہ جالوت کے اور لشکر
اُسکے کہ ہم مقابلہ اُسکا کرین اور بعض کتب مین لکہا ہی کہ چہتّر ہزار آدمی اُنمین سے نہر کے پار نہ اوترے تہے اور وہ اسی طرف نہر کے رہگئے تہے اور چار ہزار
جسوقت نہر کے پار اوترے اور نظر اُنکی جالوت کے لشکر پر پڑی تو تین ہزار چہہ سو ستاسی آدمی اُنمین سے ہراسان اور بددل ہوئے اور کہنے لگے
کہ ہمکو طاقت جالوت کی لڑائی کی نہین ہی اور چار ہزار مین سے تین ہزار چہہ سو ستاسی آدمی تو ہراسان ہوئے اور تین سو تیرہ
آدمی جو اُنمین سے باقی رہے اُنکا حال خدا تعالی بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہی کہ قَالَ الَّذِينَ يَظُنُّونَ کہا اُن لوگون نے کہ
یقین کرتے تہے اسکا أَنَّهُم مُّلَاقُو اللَّهِ تحقیق وہ ملاقات کرنیوالے خدا کے ہین یعنی نیک جزا اپنے اعمال کی پانیوالے ہین
اُن لوگون نے کہا کَم مِّن فِئَةٍ قَلِيلَةٍ اکثر جماعت تہوڑی مسلمانون کی غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً غالب ہوئی ہی جماعت
بہت بڑی کافرون پر بِإِذْنِ اللَّهِ ساتہ حکم خدا کے وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ اور خدا ہمراہ صبر کرنیوالون کے ہے وَلَمَّا بَرَزُوا
اور جسوقت ظاہر ہوئے وہ تین سو تیرہ مومنین باخلاص و صف باندہی اُنہون نے لِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ واسطے جالوت اور لشکر
اُسکے کو تو قَالُوا رَبَّنَا کہا اُنہون نے کہ اے پروردگار ہمارے أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا گرا تو اوپر ہمارے صبر کو کہ ہمارے دلونمین صبر کو
جگہہ دے وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا اور ثابت رکہہ تو قدمون ہمارے کو وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ اور نصرت و فتح
دے تو ہمکو اوپر قوم کافرون کے اور جالوت غیر منصرف ہی اسواسطے حالت جرّی مین اوسپر فتح آیا ہے اور افراغ کے معنی آب ریختن کے ہین اور یہان
مطلق ریختن کے معنی مین ہی فَهَزَمُوهُم پس بہگا دیا اُن مومنین نے اُن کفار کو بِإِذْنِ اللَّهِ ساتہ حکم خدا کے وَقَتَلَ دَاوُودُ
جَالُوتَ اور قتل کیا داؤد نے جالوت کو فلاخن کے پتہر سے اور وہ پتہر اُسکی پیشانی کو توڑ کر اُسکے دماغ مین گہس گیا اور جالوت
بڑا قوی اور زبردست آدمی تہا کہتے ہین کہ تخمیناً اوسیس من بوزن ہندوستان اُسکے بدن پر لوہا ہتیارون کا تہا اور قریب چہہ من کے
خود تہا واژگون توڑ کے اُسکے سر پر کہا تہا لشکر اسلام نے اُسپر فتح پائی اور تمام کفار مغلوب ہوئے اور طالوت نے اسقدر شجاعت اور
دلاوری داؤد کی ملاحظہ کی تو اپنی دختر اُسکے نکاح مین دی اور انگشتری بادشاہی کی اُسکی انگلی مین پہنائی اور اُسکو اپنی تخت پر
بٹہایا اور اُسنے عدالت بہت کی کہ تمام رعیت اُسکی مطیع اور فرمانبردار ہوگئی اور اُسنے جو دشمن خدا اور دشمن مومنین کو قتل کیا تو خدا تعالی
نے اُسکو بادشاہی اور علم شریعت دیا چنانچہ فرماتا ہی کہ وَآتَاهُ اللَّهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ اور دی اُسکو خدا نے بادشاہی اور
حکمت کہ مراد اُس سے پیغمبری یا کتاب زبور ہے کہ علم اُسمین مندرج تہا وَعَلَّمَهُ مِمَّا يَشَاءُ ط اور سکہلایا اُسکو جس چیز سے کہ چاہتا تہا
جیسے کہ زرہ بنانیکو لوہا اُسکے ہاتہ مین بے اعانت آتش مانند موم کے نرم ہوجاتا تہا اور جاننا حیوانون کی زبان کا اور سوا اسکے جو کچھ چاہا وہ
سکہلایا وَلَوْلَا اور اگر نہ منظور ہوتا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ دفع کرنا خدا کو آدمیون کا بَعْضَهُم بِبَعْضٍ بعض اُنکے کا ساتہ
بعض کی یعنی اگر خدا کو بعضو آدمیون کا بعضو آدمیون سے دفع کرنا منظور نہوتا کہ بسبب جہاد مومنین کی کفار کو دفع کیا ہی لَفَسَدَتِ الْأَرْضُ

البتہ تباہ ہو جاتی زمین بسبب کفر اور ظلم کافرون کی وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ٥ ولیکن خدا صاحب فضل کا ہی اوپر
لوگون کے یعنی مومنین پر فضل اور رحمت کرتا ہے دنیا اور آخرت مین اور حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق سے اور بعضی کتابون مین امام رضا
علیہم السلام سے روایت ہی کہ خدا تعالی نے بنی اسرائیل کے پیغمبر پر وحی کی کہ جالوت کو وہ شخص قتل کریگا جس کے بدن پر زرہ موسیٰ کی برابر آجاوے اور
وہ اولاد لاوی بن یعقوب سے ہے اور نام اسکا داؤد بن ایشا ہے اور ایشا چرواہا تہا کہ دنبیان چراتا تہا اور اس کو دس بیٹے تہے اور سب سے چہوٹا
داؤد تہا جس وقت طالوت بادشاہ ہوا اور بنی اسرائیل کو جالوت کی لڑائی کیواسطے جمع کیا تو ایشا کو معہ فرزندونکے طلب کیا جس وقت وہ
حاضر ہوا تو اسکے ایک ایک فرزند کو بلایا اور موسیٰ کی زرہ اسکو پہنائی کسی کے بدن پر تو وہ زرہ دراز ہوئی اور کسی کے بدن پر کوتاہ اسوقت طالوت نے
ایشا سے کہا کہ تو کوئی اور اپنا بیٹا بہی پیچہے چہوڑا ہے کہ وہ یہان نہین آیا کہا ہان چہوٹا بیٹا میرا یہان نہین آیا ہے اسکو بیٹے دنبیون کی نگہبانی
کیواسطے ریوڑ مین چہوڑا ہے کہ وہ انکو چراتا ہی طالوت نے اسکو بہی بلوایا وہ وہان سے چلا اور اسکے ہمراہ ایک فلاخن تہا رستہ مین تین پتہرون نے
اسکو آواز دی اور کہا کہ اے داؤد تو ہمکو اٹہا لے اسنے انکو اٹہا کر اپنے توبرہ مین رکہہ لیا اور داؤد بڑا قوی اور زبردست اور شجاع تہا جس وقت طالوت کے
پاس آیا طالوت نے اسکو زرہ موسیٰ کی پہنائی اسکے بدن پر وہ زرہ درست آئی اور طالوت اپنی لشکر کو لیکر چلا اور بنی اسرائیل سے انکے پیغمبر نے کہا کہ اے
بنی اسرائیل جنگل مین ایک نہر ہے خدا تعالی تمکو اس نہر سے آزمائیگا پس جو شخص کہ اسمین سے پانی پیویگا وہ خدا کے گروہ مین سے نہین ہی اور جو شخص کہ بالکل
نہ پیویگا اور یا ایک چلو مین لیکر پیوے وہ خدا کے گروہ مین سے ہی پس جس وقت کہ سب نہر پر وارد ہوئے تو خدا تعالی کے حکم پر ایک ایک چلو سے زیادہ نہ پیوے سب سیر ہو کر پیا
مگر تہوڑے آدمیون نے نہ پیا اور جسنے پیا ان تہوڑے آدمیون مین سے تو ایک چلو بہر کر پیا اور جن لوگون نے سیر ہو کر پیا وہ ساٹہ ہزار آدمی تہے اور یہ اونکا
امتحان تہا کہ جسمین وہ ثابت قدم رہے اور حضرت صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ وہ قلیل آدمی کہ جنہون نے پانی نہین پیا تہا وہ تین سو
تیرہ ۳۱۳ آدمی تہے جس وقت وہ نہر سے پار اترے اور جالوت کے لشکر کو انہون نے دیکہا تو جن لوگون نے کہ پانی پیا تہا انہون نے کہا کہ ہمکو آج طاقت
نہین ہے جالوت کی لشکر سے لڑنے کی اور جن لوگون نے نہین پیا تہا انہون نے کہا کہ اے پروردگار ہمارے گرا تو ہمپر صبر کو اور ثابت رکہہ تو قدم ہمارے اور
نصرت اور فتح دے تو ہمکو قوم کفار پر اور داؤد آگے بڑہا اور جالوت کے مقابلہ مین کہڑا ہوا اسوقت جالوت ہاتہی پر سوار تہا اور اسکے سر پر ایک تاج تہا
اور پیشانی پر اسکے ایک یاقوت تہا کہ نور اسکا چمکتا تہا اور روشن ہوتا تہا اور لشکر اسکا اسکے آگے کہڑا تہا داؤد نے ایک پتہر ان تین پتہرون مین سے لیکر
فلاخن مین رکہا اور جالوت کی داہنی جانب اسکو پہینکا وہ پتہر پرون مین جا کر لگا اور گرا اور وہ سب بہاگ گئے اور دوسرا پتہر بائین طرف انکی پہینکا اسطرف
والے بہی بہاگ گئے اور تیسرا پتہر جالوت کیطرف پہینکا وہ پتہر اسکی پیشانی پر جا لگا اور اس یاقوت کو توڑ کر اسکے دماغ مین جا پہنچا اور جالوت اسکے
لگتے ہی زمین پر گر پڑا اور یہی مراد قول حق تعالی سے ہے کہ فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ ۔ اور کہتے ہین کہ ایک مرتبہ شیر داؤد کی دنبیون مین سے ایک
دنبی کو اٹہا لیگیا تہا داؤد نے شیر کا کلیجہ چیر دیا اور اسکے منہ مین سے نکال لیا تہا ایسا قوی تہا داؤد اور یہ سب انکی نبوت سے پہلے کا ذکر ہے اور بعد
بیان کرنے اس قصہ کے خدا تعالی فرماتا ہے کہ تِلْكَ یہ یعنی ہزارون آدمیون کو ایک دفعۃ مار کر پہر دفعۃ زندہ کرنا پیغمبر کی دعا سے اور
طالوت کو کہ ایک ادنی آدمی تہا بادشاہ کرنا اور لانا تابوت سکینہ کا اور نصرت کرنی طالوت کی اور قلیل آدمیون کو کثیر پر غالب کرنا اور ایک
لڑکے کے ہاتہ سے جالوت جیسے زبردست کو قتل کروانا اٰيٰتُ اللّٰهِ نشانیان قدرت خدا کی ہین نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ پڑہتے ہین انکو ہم اوپر
تیرے اے محمد صلعم بِالْحَقِّ ساتہ حق کے وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ٥ اور تحقیق کہ تو البتہ پیغمبرون مین سے ہے کہ تو ان قصون کی لوگونکو
خبر دیتا ہے کہ جو تو نے دیکہے نہین اور وہ سب مطابق واقع کے ہین اور اہل کتاب کی تواریخ مین اسیطرح کا شایع اور مشہور ہین یہ بڑی دلیل ہے تیری
نبوت کی تِلْكَ الرُّسُلُ یہ پیغمبر جنکے قصے گذرے ہین فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ بزرگی دی ہے ہمنے بعض انکے کو اوپر بعض
کے کہ بعضے پیغمبر بعضے پیغمبرون سے مرتبہ مین زیادہ ہین مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ بعض انمین سے وہ ہے کہ کلام کیا ہے اسنے خدا سے جیسے کہ

حضرت موسیٰ کہ کوہ طور پر اُنہوں نے خدا سے کلام کیا اور محمد صلعم کہ شب معراج اُنہوں نے خدا سے کلام کیا وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ اور بلند
کئے بعض اُنکے درجے جیسے کہ حضرت خاتم المرسلین کہ مخصوص ہیں دعوت عام اور کثرت معجزات اور فضائل علمیہ و عملیہ کے ساتھ وَآتَيْنَا عِيسَى
ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ اور دیے ہمنے عیسیٰ پسر مریم کو معجزے روشن جیسے کہ شفا دینی مادر زاد اندہوں کو اور زندہ کرنا مردوں کا اور سوا انکے
وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ اور مدد دی ہمنے اُسکو ساتھ روح القدس کے یعنی ساتھ جبرئیل کی کہ وہ اُسکو دشمنوں سے باہر نکال کر
آسمان پر لیگیا جس وقت یہودی اُسکو سولی دینا چاہتے تھے وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ اور اگر چاہتا خدا بجبر و قہر مَا اقْتَتَلَ الَّذِينَ نہ اختلاف کرتے
وہ لوگ کہ مِنْ بَعْدِهِمْ بعد ان انبیا کے تھے یعنی جو لوگ کہ بعد موسیٰ اور عیسیٰ اور محمد علیہم السلام کے تھے وہ لوگ اختلاف کرتے مِنْ بَعْدِ
مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ بعد اسکے کہ آئیں اُنکے پاس دلیلیں روشن وَلَٰكِنِ اخْتَلَفُوا ولیکن اختلاف کیا اُنہوں نے اپنی خواہش
نفس یا طمع دنیا یا حب جاہ یا عناد سے اپنے ارادہ اور اختیار سے فَمِنْهُمْ مَنْ آمَنَ پس بعضے اُنمیں سے وہ شخص ہے کہ ایمان لایا وَمِنْهُمْ
مَنْ كَفَرَ اور بعضے اُنمیں سے وہ شخص ہے کہ کافر ہوگیا اور یہ مضمون دلیل ہے اس امر پر کہ امت رسول خدا صلعم کی بھی بعد ان حضرت کے
مختلف ہوئی بعض تو اُنمیں سے مومن رہا اور بعض اُنمیں سے کافر ہوگیا اور منقول ہے کہ روز جنگ جمل جناب امیر المومنین علیہ السلام سے کسی نے
پوچھا کہ یا امیر المومنین یہ قوم بھی تکبیر کہتے ہیں اور ہم بھی تکبیر کہتے ہیں اور یہ بھی لا الہ الا اللہ کہتے ہیں اور ہم بھی لا الہ الا اللہ کہتے ہیں اور یہ بھی
نماز پڑھتے ہیں اور ہم بھی نماز پڑھتے ہیں پس ہم کیونکر انسے لڑیں جناب امیر نے جواب میں فرمایا کہ فَمِنْهُمْ مَنْ آمَنَ وَمِنْهُمْ مَنْ كَفَرَ اور فرمایا کہ ہم وہ لوگ
ہیں کہ بعد انبیا کے ہیں اور ہم ایمان پر ثابت ہیں اور اُن لوگوں نے کفر کیا ہے اور دلیل اسکی یہ ہے کہ استیعاب میں جو کہ معتبر کتاب اہل
سنت کی ہے اُسمیں لکھا ہے کہ حضرت علی نے طلحہ اور زبیر کے حق میں کہ جو سرگروہ جمل والوں کے تھے دعائے بد کی اور فرمایا کہ خداوندا تو انسے مواخذہ کر
مسلمانوں کو قتل کروانے میں کہ یہ میری بیعت کو توڑ کر یہاں آئے ہیں اور عقد ابن حجر نے بھی کتاب میں لکھا ہے کہ علی نے طلحہ پر لعنت کی اور علی سے
بعید ہے کہ مومنین کے حق میں بد دعا کرے یا اُسپر لعنت کرے اور اسواسطے تاکید کیلئے خدا تعالیٰ نے مکرر فرمایا ہے وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ اور اگر چاہتا خدا
بجبر مَا اقْتَتَلُوا نہ اختلاف کرتے وہ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ ولیکن خدا کرتا ہے جو کچھ چاہتا ہے موافق مصلحت اور
حکمت کے کہ وہ اختیار دینا بندوں کا ہے افعال میں اور نہ مضطر اور مجبور کرنا اُنکا ایمان لانے میں اسواسطے کہ یہ برخلاف حکمت کے ہے اور فعل
حقتعالیٰ کا محض حکمت ہے اور عین مصلحت ہے اور اب خدا تعالیٰ تاکید کرتا ہے اور خیر میں صرف کرنے پر اسواسطے کہ مرنے سے پہلے کرے ورنہ پیچھے پچھتائیگا
اور پیچھے افسوس کریگا کہ اپنے کیوں نہ خرچ کیا راہ خدا میں تو اُس وقت کا افسوس کرنا کچھ فائدہ نہ بخشیگا چنانچہ فرماتا ہے کہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ خرچ کرو تم اُس چیز میں سے کہ روزی دی ہے ہمنے تمکو یعنی مستحقوں کو
زکوٰۃ اور خمس دو اور اپنے عیال کو کھانا اور لباس دو اور قرضخواہوں کو اُنکا قرض دو اور اگر زیادہ مقدور رکھتے ہو تو اپنے رشتہ داروں اور
محتاجوں کو راہ خدا میں دو مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ پہلے اس سے کہ آئے وہ دن کہ اسمیں ہول ہو لَا بَيْعٌ فِيهِ نہ خرید و فروخت
ہے بیچ اُس دن کہ کوئی اپنے تئیں عذاب سے خرید لیوے اور بیچ جان کو نجات بخشے وَلَا خُلَّةٌ اور نہ دوستی ہے کہ کوئی دوست کام کرے
وَلَا شَفَاعَةٌ اور نہ سفارش ہے کہ کوئی کسی کو سفارش کر کے بچا لے بیع اور خلّۃ اور شفاعت کو ابن کثیر اور ابو عمرو اور یعقوب نے مفتوح پڑھا ہے
اور باقیوں نے مرفوع وَالْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ اور کافر لوگ وہی ظالم ہیں کہ خدا کے حق کو منع کرتے ہیں اور مستحقوں کو نہیں
دیتا اور اپنے نفسوں پر ظلم کرتے ہیں کہ اس سبب سے عذاب دوزخ کو اختیار کرتے ہیں اور حدیث میں وارد ہوا ہے کہ مراد اُس روز سے روز مرگ ہے
کہ کوئی سفارش کر کے موت سے نہیں بچا سکتا اور نہ کسی کی دوستی کام آتی ہے کہ کوئی کسی دوست کو مرنے نہ دیوے اور مراد اُس سے قیامت کا
روز نہیں ہو سکتا اسواسطے کہ شفاعت قیامت کی روز مومنین کے واسطے حق ہے اور ثابت ہے اور اب خدا تعالیٰ اپنی وحدانیت کو بیان کرتا ہے

چنانچہ فرماتا ہے کہ **اللّٰہ لا الٰہ الا ھو** خدا ہی پاک سزاوار پرستش کے ہے نہین ہے کوئی معبود سوائے اُسکے کہ مستحق عبادت کا ہو **الحی** زندہ ہے ہمیشہ کہ جو
ابد ہی اُسی کے واسطے ہے **القیوم** قایم ہے کہ ہمیشہ کو باقی ہے حفاظت کرنیوالا مخلوقات کا اور لاابتدا ہے اور لا الٰہ الا ھو خبر اُسکی ہے اور اُسمین مبتدا ہے اور بدل بھی ہو سکتا ہے
اور قیوم کی اصل قیووم ہے اور مری کا قاعدہ جاری کرکے اُسکو قیوم بنایا ہے **لا تاخذہ** نہین پکڑتی ہے اُسکو یعنی نہین لاحق ہوتی ہے اُسکو **سنۃ ولا نوم**
اونگھ اور نہ نیند اور منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ کی قوم نے موسیٰ سے کہا کہ تیرا خدا سوتا ہے موسیٰ نے عرض کی کہ خداوندا تو جانتا ہے کہ اُن لوگون نے کیا کہا ہے
خطاب آیا کہ اے موسیٰ مین تجھکو اسپر آگاہ کرتا ہون کہ تو تین رات اور تین دن خواب مت کر اور بیدار رہ حضرت موسیٰ موافق حکم کے تین رات اور تین دن نہ سوئے بعد اُسکے خدا تعالیٰ نے
ایک فرشتہ کے ہاتھ دو شیشہ بھیجے اُس فرشتہ نے موسیٰ سے کہا کہ خدا تعالیٰ تجھکو حکم کرتا ہے کہ ان دونو شیشون کو اپنے دونو ہاتھون مین رکھ اور انکی محافظت کر اور آج شب کو خواب
نہ کر حضرت موسیٰ نے اُن دونو شیشون کو دونو ہاتھون مین رکھا اور اپنے نفس پر جہانتک ضبط کیا کہ خواب نہ آئے لیکن خواب نے اُنپر غلبہ کیا اور نیند مین دونو ہاتھ ملکر دونو شیشے
ٹوٹ گئے اُسوقت جبرئیل نازل ہوئے اور کہا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو خواب مین دو شیشون کو محفوظ نہ رکھ سکا اور اگر مین سو جاؤن تو زمین اور آسمان کو کون نگاہ رکھے
اور فرماتا ہے خدا **لہ ما فی السموات** واسطے اُسی کے ہے جو کچھ کہ بیچ آسمانون کے ہے اور اُسکی مخلوق اور بندے اُسکے ہین **وما فی الارض**
اور جو کچھ کہ بیچ زمین کے ہے کہ سب کو اُسی نے پیدا کیا ہے اور سب اُسکے قبضہ قدرت مین ہین اور وہ سب کی تدبیر اور حفاظت کرتا ہے کہ دوسرا اُسمین کوئی شریک اُسکا
نہین ہے۔ اور مشرکین کہتے تھے کہ بت ہماری سفارش کرینگے اور یہودی کہتے تھے کہ ہمارے باپ اور دادا پیغمبر تھے وہ ہمکو بچا لینگے خدا تعالیٰ اُنکے رد مین فرماتا ہے
من ذا الذی یشفع عندہ کون شخص ایسا ہے کہ سفارش کرے نزدیک اُسکے فرشتہ یا پیغمبر یا مومن اور بتون کا تو کیا ذکر ہے کہ وہ لکڑی اور
پتھر ہین پس کوئی سفارش نہین کر سکتا ہے اُسکے خوف سے **الا باذنہ** مگر ساتھ حکم اُس خدا کے کہ جسکو وہ اجازت دیوے یعنی کوئی اُسکی برابر
اور کوئی اُس کا مصاحب اور کوئی اُسکا ہمسر نہین ہے کہ جس چیز کا وہ ارادہ کرے اُسکو وہ شفاعت کرکے دفع کروا دے اور جو لوگ شفیع ہین وہ تو اُس روز
اُسکے خوف سے خود کانپتے ہونگے مگر جسکو کہ وہ اجازت دیوے وہ اُس روز شفیع ہوگا اور از روئے عناد اُسکے ارادہ کا دفع کرنا یا بے مرضی اُسکے کسی کی سفارش
کرنا تو کسکا مقدور ہے **یعلم ما بین ایدیھم** جانتا ہے خدا جو کچھ کہ آگے اُنکے ہے اس جہان مین **وما خلفھم** اور جو کچھ کہ پیچھے اُنکے ہے اُس
جہان مین یعنی جو کچھ کہ اہل آسمان اور اہل زمین کے روبرو اس جہان کا ہے اور جو کچھ کہ پیچھے اُنکے امور اُس جہان کی ہونیوالے ہین اور یا یہ کہ جو کچھ کہ
ہو لیا ہے اور جو کچھ کہ آگے کو ہونیوالا ہے سب کو خدا جانتا ہے **ولا یحیطون** اور نہین گھیر سکتے ہین وہ عالم کے لوگ اور نہین احاطہ
کر سکتے ہین **بشیء من علمہ** ساتھ کسی چیز کے علم اُسکے سے یعنی اُسکے اندازہ معلومات کو بھی کوئی نہین جان سکتا ہے **الا بما شاء**
مگر ساتھ اُس چیز کے کہ چاہے وہ خدا یعنی مگر جو کچھ کہ چاہے خدا کہ وحی بھیجکر کسی کو تعلیم کرے کہ وہ بھی جاننے لگے جسقدر کہ اُس کو بتلایا ہے **وسع
کرسیہ السموات والارض** سمالیا ہے کرسی اُسکی نے آسمانون کو اور زمین کو کہ سب کو گھیرے ہوئے ہے اور بیچ
مین اپنے لئے ہوئے ہے اور وہ ایک جسم ہے بہت وسیع اور کلان اور عرش کے نیچے ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا رسول
خدا صلعم نے کہ سات آسمان اور سات زمین کرسی کے درمیان ایسے ہین کہ جیسے کوئی حلقہ جنگل مین پڑا ہوا ہو اور کرسی عرش کے مقابلہ مین ایسی ہے کہ جیسے
وہ حلقہ مقابلہ مین کرسی کے ہے اور کہتے ہین کہ مراد کرسی سے علم ہے یعنی سمالیا ہے علم اُس کے نے آسمانون کو اور زمین کو اور جو کچھ کہ انکے درمیان ہے
سب کو اُسکا علم پہنچا ہوا ہے اور حدیث مین آیا ہے کہ عرش تو وہ علم ہے کہ خدا تعالیٰ نے اُسکی اطلاع انبیا کو دی ہے اور ائمہ معصومین کو اور کرسی وہ علم ہے
کہ اُسکی اطلاع کسی کو نہین ہے اور سوائے خدا کے اُسکو کوئی نہین جانتا ہے اور فرماتا ہے خدا **ولا یؤدہ حفظھما** اور نہین تھکاتی ہے اُس خدا کو
نگہبانی اُن دونو آسمان اور زمین کی یعنی وہ انکی نگہبانی سے تھکتا نہین ہے جیسے کہ آدمی کسی چیز کی نگہبانی سے تھک جاتا ہے **وھو العلی العظیم**
اور وہ خدا بلند ہے بزرگی اور عظمت والا یعنی بلند ہے شریکون سے کہ اُسکا کوئی شریک نہین ہے اور بزرگ ہے ایسا کہ مثل اُسکے کوئی بزرگ نہین ہے اور
جو کوئی سوائے اُسکے دنیا مین بزرگ ہے اُسکو اُسی نے بزرگی دی ہے کہ سب اُسکے محتاج ہین اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ قرآن مین

آیۃ الکرسی کی برابر کوئی آیت نہیں ہے اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مینے سنا ہے جناب رسولخدا صلعم سے ایک روز منبر پر فرماتے تھے
کہ جو کوئی آیۃ الکرسی کو بعد نماز فریضہ کے پڑہے اُسکو بہشت مین داخل ہونے سے کوئی چیز منع نہین کرتی ہے مگر موت اور ہمیشہ اس کو
نہین پڑہتا ہے مگر صدیق یا عابد اور جو کوئی پڑہے اُسکو سونے سے پہلے تو امن دیوے اُسکو خدا اور اُسکے ہمسایہ کو اور اُسکے ہمسایہ کی ہمسایہ کو
اور جسقدر گہر کہ اُسکے گہر کے گرد ہین اور جابر نے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جو کوئی آیۃ الکرسی کو پڑہے بعد نماز فریضہ
کے تو آسمان پھٹ جاتین اور آپس مین ملین نہین یہانتک کہ خدا تعالی اُسکے پڑہنے والے پر نظر لطف اور رحمت فرمائے اور گناہ کو اُسکے بخشدے
اور جو مومن کہ آیۃ الکرسی کو پڑہے اور ثواب اُسکا مومنین کے قبرستان کو بخشدے تو خدا تعالی چالیس شمع نور کی قبر مین داخل کرے
اور اُنکی قبرون کو کشادہ اور پر نور کرے اور اُسکے پڑہنے والیکو ثواب ساٹھ پیغمبرونکا عنایت فرمائے اور بشمار ہر حرف اُسکے کی ایک فرشتہ کو
پیدا کرے کہ وہ قیامت تک اُسکے واسطے تسبیح خدا کی کرے اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی ایک بار آیۃ الکرسی کو پڑہے
تو خدا تعالی ایک ہزار مکروہات دنیا اور آخرت اُس سے دفع کرے کہ کمترین مکروہات دنیا درویشی اور محتاجی ہے اور کمترین مکروہات
آخرت عذاب قبر ہے اور منقول ہے کہ جو کوئی ہمیشہ آیۃ الکرسی کو بعد ہر نماز فریضہ کے پڑہے فقر اور درویشی سے امان مین رہے اور
اللہ تعالی اپنے فضل اور کرم سے مال کثیر اُسکو عطا کرے اور روزی اُسکی فراخ کرے اور جو کوئی صبح اور شام اُسکو پڑہے چور اور رہزن
شر سے محفوظ رہے اور آگ سے محفوظ رہے اور اسباب اُسکا جلنے نپائے اور آفت سے سانپ اور بچھو کے امن مین رہے اور جن و انس اُسکو
ضرر نہ پہنچا سکین اور اگر آیۃ الکرسی کو لکھکر کہیت مین دفن کرین تو وہ کہیت دزدی اور نقصان کی آفت سے محفوظ رہے اور برکت
عظیم اُسمین ظاہر ہو اور اگر آستانہ دوکان مین اُسکو رکہین تو فائدہ بہت حاصل ہو اور اگر گہر کے آستانہ مین رکہین تو چور اُس گہر
مین نجائے اور اگر مرنے سے پہلے پڑہین تو جگہ اپنی بہشت مین دیکہین اور کہتے ہین کہ ابوالحصین انصاری کو دو بیٹے تھے ایک جماعت
تاجرونکی کہ شام سے مدینہ مین آئی تھی اُنکو دین نصاری کی رغبت دلا کر نصرانی کر لیا اور وہ ہمراہ اُنکے شام کو چلے گئے ابوالحصین نے
جناب رسولخدا صلعم سے عرض کی کہ یا رسولخدا کوئی آدمی بہیجکر اُنکو رستہ مین سے بلوا لو اور تنبیہ فرماؤ کہ وہ پہر اسلام کیطرف رجوع
کرین حقتعالی نے یہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ نہین ہے جبر اور زبردستی بیچ دین کے یعنی جبر کر
یہودی اور نصرانی اور مجوسی کو مسلمان نکرنا چاہیے کہ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ تحقیق ظاہر اور جدا ہو گئی
ہے رہنمائی اور راہ سیدہی گمراہی سے یعنی اگر آدمی تامل اور فکر کرے اور عقل کو کام فرمائے تو حق اور باطل مین فرق کر سکتا ہے اور
اُسکو بخوبی معلوم ہو جاتا ہے کہ طریق نجات کا کونسا ہے لیکن کہتے ہین کہ یہ آیت منسوخ ہے بہ جاہد الکفار والمنافقین واغلظ علیہم
اور دوسری روایت اُسکی شان نزول مین یہ ہے کہ جسوقت بنی نضیر کو واسطے حکم ہوا کہ تم سب اپنے قلعہ کو چہوڑ کر چلے جاؤ اور انصار
نے کہا کہ یا رسولخدا ہمارے قرابتی اُنمین ہین خدا نے یہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ دین مین جبر نہین ہے اگر مسلمان ہوتین تو بچائین
قلعہ کو چہوڑ کر اور تیسری روایت یہ ہے کہ خدا نے فقط مشرکین کے قتل کا حکم دیا اہل کتاب کو جزیہ کا اور فرمایا کہ جو کوئی جزیہ دے اُس پر
جبر نکرو اور اب خدا تعالی توحید کو تعلیم کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ پس جو کوئی کفر کرے ساتھ
طاغوت کے یعنی ساتھ شیطان اور یا ساتھ ہر اُس چیز کے کہ سوائے خدا کے لوگون نے اُسکو معبود اپنا مقرر کیا ہے وَيُؤْمِنْ
بِاللّٰهِ اور ایمان لائے ساتھ خدا کے کہ اُسکو واحد اور بے شریک جانے تو اُس شخص نے فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى
پس تحقیق کہ مضبوط پکڑا اور چنگل مارا ساتھ دست آویز محکم کے کہ لَا انْفِصَامَ لَهَا نہین شکستگی ہے واسطے اُسکے یعنی اگر نظر
صحیح کر کے ایمان کو اختیار کرے تو اُسکو کسطرح کی لغزش نہین ہے اور وہ دوزخ مین نجائیگا اور عروہ ڈول کی لکڑی کو کہتے ہین کہ جسمین

ڈول کی رسن باندہتے ہین اور یہان مراد دستاویز سے ہے اور انفصام بمعنی انقطاع ہے وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ اور خدا سننے والا ہے قول اُس
شخص کا کہ جسنے ایمان کی دستاویز کو مضبوط پکڑا عَلِيْمٌ جاننے والا ہے جو کچھ نیت بیچ ہے بندے کے اور فرماتا ہے خدا کہ اَللّٰهُ وَلِيُّ
الَّذِيْنَ خدا دوست اور ناصر ہے اُن لوگونکا کہ اٰمَنُوْا ایمان لائے وہ خدا تعالیٰ کی وحدانیت پر اور جمیع احکام پر يُخْرِجُهُمْ
نکالتا ہے انکو بسبب توفیق کے مِّنَ الظُّلُمٰتِ اندہیرون کفر کے سے اِلَى النُّوْرِ طرف روشنی ایمان اور مغفرت کے
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اور وہ لوگ کہ کفر کیا ہے اُنہون نے اَوْلِيٰٓـؤُهُمُ الطَّاغُوْتُ دوست اُنکے شیاطین ہین اور اصل
طاغوت کی طغیوت ہے اور وہ مصدر ہے اور لام کلمہ کو اُسمین عین کلمہ سے پہلے لا کر اُسکو طیغوت کیا اور بعد اُسکے اُسمین قاعدہ
جاری کیا کہ یا متحرک اور ما قبل اُسکے مفتوح کو الف سے بدلا طاغوت ہوا اور طاغوت شیطان کو کہتے ہین یہ دوست اُنکے شیاطین
ہین کہ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ نکالتے ہین وہ اُنکو روشنی ایمان سے اِلَى الظُّلُمٰتِ طرف اندہیرون کفر کے
اُولٰٓئِكَ یہ لوگ اَصْحٰبُ النَّارِ صاحب آتش دوزخ کے ہین کہ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ وہ بیچ اُس آتش دوزخ
ہمیشہ رہنے والے ہین اور اب خدا تعالیٰ واسطے تسلی خاطر اقدس جناب رسالتمآب کے نمرود کا اور حضرت ابراہیم کا قصہ بیان کرتا ہے اور نمرود
دعوی خدائی کا کرتا تہا اور کہتا تہا کہ میرے سوا کوئی خدا نہین ہے خدا تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو اُسکی ہدایت کے واسطے بہیجا وہ اُسکے
پاس گئے اور اُس سے کہا کہ تو ایمان لا اُسنے کہا کہ کیا میرے سوا کوئی اور بہی خدا ہے حضرت ابراہیم نے کہا کہ خدا وہ ہے جو کہ جلاتا ہے
اور مارتا ہے اور تو بندہ اُسکا ہے اُس قصہ کو خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے اَلَمْ تَرَ کیا نہ دیکہا تو نے اے محمد صلعم اِلَى الَّذِيْ طرف
اُس شخص کے یعنی طرف نمرود کے کہ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِيْ رَبِّهٖٓ جہگڑا کیا اُسنے ابراہیم سے بیچ دین پروردگار اُسکے کی
اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ اسواسطے کہ دیا اُسکو خدا نے ملک اور بادشاہی یعنی اس جہت سے کہ خدا نے جو نمرود کو بادشاہی
دی ہے تو وہ اپنے پروردگار کے مقابلہ مین جہگڑا کرتا ہے غرور مین آکر اور اُسکی وحدانیت اور قدرت مین ابراہیم سے بحث اور گفتگو
کرتا ہے اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ جسوقت کہا ابراہیم نے اُس سے کہ رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ پروردگار میرا وہ
شخص ہے کہ زندہ کرتا ہے اور مار ڈالتا ہے قَالَ اَنَا اُحْيٖ وَاُمِيْتُ کہا نمرود نے کہ مین بہی زندہ کرتا ہون اور مار ڈالتا
ہون کہ سزاوار قتل کو معاف کرتا ہون اور جسکو چاہتا ہون مار ڈالتا ہون اور اُسیوقت اُسنے ایک قیدی واجب القتل کو
طلب کرکے آزاد کیا اور کہا کہ دیکہہ مینے مردہ کو زندہ کیا اور دوسرے شخص بیگناہ کو طلب کرکے قتل کیا اور کہا کہ دیکہہ کہ اُس زندہ
کو مینے مار ڈالا اور وہ مردود اُسیکو زندہ کرنا اور مارنا سمجہتا تہا تاکہ اپنی پیروی کرنیوالون کو فریب مین لائے لیکن حضرت ابراہیم
نے دوسری وجہ سے حجت قایم کی کہ جسمین وہ عاجز ہوا چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ قَالَ اِبْرٰهٖمُ کہا ابراہیم نے نمرود سے کہ
فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِيْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ پس تحقیق خدا لاتا ہے آفتاب کو مشرق سے فَاْتِ بِهَا پس لا تو اُسکو اے نمرود
مِنَ الْمَغْرِبِ مغرب سے یعنی اے نمرود جو خدا میرا ہے نکالتا ہے آفتاب کو نکال کر پورب سے اور تو اگر خدا ہے تو آفتاب کو پچہان سے نکال کر
لا اسواسطے کہ خدا تو وہ ہے کہ جو چاہے سو کرے فَبُهِتَ الَّذِيْ كَفَرَ پس مبہوت اور حیران ہوگیا وہ شخص کہ کافر ہوگیا تہا یعنی
نمرود مردود یہ کلام حضرت ابراہیم کا سنتے ہی حیران اور ششدر رہ گیا اور کچہ جواب اُس سے نہو سکا اسواسطے کہ آفتاب کا مغرب سے
لانا اُسکی قدرت مین کہان تہا اور حضرت ابراہیم نے پہر اُسکو سمجہایا تو کہا کہ میرے سوا کوئی خدا نہین ہے اور اگر تیرا کوئی خدا ہے تو
کہہ تو اُس سے کہ وہ اپنا لشکر لائے اور مجہسے جنگ کرے خدا تعالیٰ نے مچہر بہیجے کہ جو نہایت چہوٹے اور حقیر جانور ہین اُسکی مخلوقات مین سے
اُن مچہرون نے نمرود کو اُسکے لشکر سمیت مار ڈالا وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي اور خدا نہین رہنمائی کرتا ہے بطریق محبت لانے کے

ع ۳۴ — قصہ نمرود و حضرت ابراہیم علیہ السلام

الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ قوم ظلم کرنیوالونکو اور اب خدا تعالی قصہ عزیر پیغمبر کا اور بعضے کہتے ہین کہ قصہ ارمیا پیغمبر کا اور مشہور قصہ عزیر
کا ہے کہ خدا تعالی اُسکو بیان کرتا ہی اور خلاصہ اُسکا یہ ہے کہ خدا نے ایک قوم کو ہلاک کیا اور مدت بہت اُسپر گذر گئی تہی عزیر یا ارمیا
اپنے گدہے پر سوار ہوکر وہان جو گذرے تو اُنہون نے اپنے دل مین کہا کہ کیونکر خدا ان ہڈیون گلی ہوئی ہڈیونکو قیامت کے روز زندہ کریگا اور
اُنکے ہمراہ کہانا اور دودہ تہا اُنکو وہان نیند آگئی حقتعالی نے اُنکی روح کو قبض کرلیا اور اُنکا گدہا سرہانے کہڑا رہا خدا نے اُنکو اور اُنکے
گدہے کو خلق کی نگاہ سے چہپا رکہا اور بعضے کہتے ہین کہ گدہا ہی مرگیا تہا جب یہ زندہ ہوئے بعد سو برس کے اور گدہے کو تلاش کیا تو
اُنکے روبرو گدہے کی ہڈیان اکہٹی ہوئین اور وہ جی اُٹہا اور اُنکا کہانا ہی او بسا نہ تہا اور دودہ جو اُنکے پاس تہا وہ بہی تازہ تہا جب یہ
حال اُنہون نے دیکہا تو کہا کہ خدا تعالی سب چیز پر قادر ہی اُس قصہ کو خدا تعالی بیان کرتا ہی اور فرماتا ہی کہ اَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ
عَلٰى قَرْيَةٍ یا مانند اُس شخص کے کہ گذرا اوپر ایک بستی کے اور اَوْ کا عطف کلام کے معنی پر ہے جو کلام کہ اس سے پہلے ہی اور تقدیر
اُسکی یہ ہے کہ اَرَاَیْتَ كَالَّذِيْ حَاجَّ اِبْرٰهٖمَ فِيْ رَبِّهٖٓ اَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ یعنی یا مانند عزیر کی گذرا اوپر ایک بستی کے کہ وہ بیت المقدس تہا
وَّهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا ج اور وہ بستی گرنیوالی تہی اوپر چہتون اپنی کے یعنی اُس بستی بیت المقدس کے گہرونکی
چہتین گری ہوئی تہین کہ بخت نصر نے اُسکو ڈہا دیا تہا اور باشندے اُسکے قتل کئے تہے اور جانور اُنکی لاشونکو کہاتے تہے جسوقت
عزیر یا ارمیا نے اُنکی ہڈیونکو پڑے ہوئے دیکہا تو قَالَ اَنّٰى يُحْيٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ج کہا کہ کیونکر زندہ کریگا اُنکو
خدا بعد مرنے کے فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ پس مار رکہا اُس عزیر یا ارمیا کو خدا نے سو برس اور اُسکا گدہا بہی مرگیا ثُمَّ
بَعَثَهٗ پہر اُٹہایا اُسکو زندہ کرکے اور اُسکے گدہے کو بہی زندہ کیا خدا نے اور حضرت صادق علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر مین
ایک طولانی روایت حضرت ارمیا کے حالمین ہے اُس روایت مین سے بعد حذف بعض فقرات کے لکہتا ہون کہ بنی اسرائیل
نے جسوقت اپنے پروردگار سے سرکشی کی اور کثرت سے گناہ کرنیلگے تو خدا تعالی نے حضرت ارمیا کو خبر دی کہ بنی اسرائیل نے میرے
دین کو متغیر کردیا اور بدل دیا اور میری نعمتوکی ناشکری کی ہی اسیلئے اوپر ایسے شخص کو غالب کرونگا کہ وہ میرے سب
بندونسے بدتر ہوسے پیدائش مین ہی اور کہانے مین ہی اور وہ بنی اسرائیل کو قتل کرے اور اُنکے گہرونکو ڈہا دیوے ارمیا نے عرض
کی کہ خداوندا مجہے بتلادے کہ وہ کون شخص ہے تاکہ مین اُس سے امان چاہون فرمایا کہ فلانے شہر مین فلانے مقام کو روانہ ہو
حضرت ارمیا اُس شہر مین آئے دیکہا کہ ایک لڑکا مریض ایک کاروان سرا مین ایک مزبلہ پر پڑا ہے اور اُسکی مان روٹی کے
ٹکڑے توڑکر سوری کا دودہ اُن ٹکڑونپر دوہتی ہی اور اُن ٹکڑونکو اُس دودہ مین چور کر اُسکو کہلاتی ہی حضرت ارمیا اُس کے
نزدیک گئے اور پوچہا اُس لڑکے سے کہ تیرا کیا نام ہی اُسنے کہا کہ میرا نام بخت نصر ہے ارمیا نے اُسکو پہچانا اور مطلع [illegible] ہوئے کہ یہ لڑکا
وہی شخص ہے کہ جسکی تلاش مین آیا ہون ارمیا نے اُسکا علاج کیا وہ تندرست ہوگیا پہر اُس سے پوچہا کہ تو جانتا ہی کہ مین کون
ہون اُسنے کہا کہ مین تجہکو نہین جانتا لیکن اسقدر جانتا ہون کہ تو بہت نیک ہی ارمیا نے فرمایا کہ مین پیغمبر ہون بنی اسرائیل کا
مجہکو خدا نے خبر دی ہے کہ تو بنی اسرائیل پر غالب ہوگا اور اُنکو قتل کریگا اُسوقت یہ سنکر ایک آہ کی پہر ارمیا نے فرمایا کہ تو مجہکو ایک
کاغذ امان کا لکہدے اُسنے لکہدیا اور اُس لڑکے کا یہ دستور تہا کہ شب کو پہاڑ سے لکڑیان کاٹ لاتا تہا اور شہر مین اُسکو فروخت
کرتا تہا اسیطرح وہ ایک مدت تک کرتا رہا اور روز بروز اُسکو ترقی ہوتی گئی یہانتک کہ بڑہتے بڑہتے ایک سرگروہ ہوگیا اور جب
اُسکو بہت قوت حاصل ہوگئی اور جماعت کثیر اُسکے متفق ہوئی تو اُسنے بنی اسرائیل کے لڑائی کا ارادہ کیا اور بنی اسرائیل اُس
زمانہ مین بیت المقدس مین بستے تہے جب وہ چلا تو بہت آدمی کثرت سے اُسکے ہمراہ ہوگئے جب وہ بیت المقدس کے قریب

پہنچا تو ارمیا نے اپنے گدہے پر سوار ہوکر اُسکی پیشوائی کو گئے اور آدمیوں کی کثرت کے سبب اُسکے قریب نجا سکے مگر اُس کاغذ امان کو ایک لکڑی پر
لٹکا کر بلند کیا بخت نصر نے پوچھا کہ تو کون ہی فرمایا کہ مین ارمیا ہون جسنے تجھکو خوشخبری بادشاہی کی دی تھی اور تو نے مجھکو امان
لکھدی تھی اور یہ تیری امان ہی اس لکڑی پر بخت نصر نے کہا کہ تجھکو تو مینے امان دی اور تیرے اہل وعیال کو بھی امان نہین ہی
مین بیت المقدس کیطرف تیر کو پھینکتا ہون اگر میرا تیر وہان نہ پہنچا تو اُنکو امان ہی اور اگر وہان پہنچ گیا تو اُنکو امان نہین ہے
یہ کہکر اُسنے تیر کو کمان مین رکھا اور بعد اُسکے بیت المقدس کیطرف وہ تیر پھینکا وہ تیر بیت المقدس مین پہنچ گیا اُسوقت کہا کہ تیرے
اہل وعیال کو امان نہین ہی اور جسوقت بخت نصر نے شہر مین آمد ورفت کی تو دیکھا کہ شہر کے بیچ مین ایک پہاڑ مٹی کا ہی اور خون
اُسمین سے جوش کرکے نکلتا ہی اور جسوقت اُس خون پر خاک ڈالتے ہین تو وہ خون خاک مین سے جوش کرکے باہر نکلتا ہے بخت نصر نے
پوچھا کہ یہ کیا ہی لوگون نے کہا کہ یہ خون پیغمبر خدا کا ہے اور نام اُسکا یحییٰ بن زکریا ہی بنی اسرائیل کے بادشاہ نے اُسکو قتل کیا ہی
اور خون اُسکا جوش کرکے مٹی مین سے باہر نکلتا ہے اور مٹی ڈالتے ڈالتے یہ ایک پہاڑ ہوگیا ہے لیکن خون بند نہین ہوتا اگر مٹی اسپر
ڈالتے ہین تو مٹی مین سے یہ خون جوش کرکے باہر نکلتا ہی اور سو برس کا عرصہ ہوا کہ اُسکو قتل کیا ہی جسسے مٹی ڈالتے ڈالتے یہ ایک پہاڑ
ہوگیا ہی لیکن بند نہین ہوتا اور سبب اُسکے قتل کرنیکا یہ ہی کہ اُسکے زمانہ مین ایک بادشاہ تھا وہ بنی اسرائیل کی عورتون سے زنا کیا کرتا تھا
جسوقت یحییٰ پر اُسکا گذر ہوتا تو یحییٰ اُسکو کہتا کہ اے بادشاہ خدا سے ڈر یہ تجھکو حلال نہین ہی اور جن عورتون سے وہ زنا کیا کرتا تھا اُنمین سے
ایک عورت نے بادشاہ سے وقت نشہ اُسکے کہا کہ یحییٰ کو قتل کر اُسنے حکم دیا کہ یحییٰ کا سر کاٹ کر حاضر کرین آدمی اُسکے حضرت یحییٰ کا سر
کاٹ کر اور ایک طشت مین اُسکو رکھکر لائے جسوقت بادشاہ کے پاس وہ سر آیا تو طشت مین بھی وہ سر کہتا تھا کہ اے بادشاہ ڈر تو
خدا سے کہ یہ تجھکو حلال نہین ہی اور بعد اُسکے خون سر کا جوش کرکے زمین پر گرا اور جوش کرتا تھا اور ساکن نہین ہوتا تھا اور اُسپر مٹی ڈالتے تھے
تو اُسمین سے بھی نکلتا تھا یہانتک کہ مٹی ڈالتے ڈالتے ایک پہاڑ ہوگیا اور خون بند نہوا بخت نصر نے کہا کہ مین بنی اسرائیل کو ہمیشہ قتل کرونگا
یہانتک کہ یہ خون بند ہوا اور بنی اسرائیل کا قتل کرنا اُسنے شروع کیا جس بستی مین جاتا تھا اُسکے مرد اور عورت اور لڑکے اور حیوان کو سب قتل
کرتا تھا اور وہ خون جوش مارے جاتا تھا اور یہانتک اُسنے قتل کیا کہ بنی اسرائیل کو فنا کردیا اور پوچھا کہ ان شہرون مین کوئی باقی رہا ہے بنی اسرائیل
مین سے کسی نے کہا کہ ایک بڑھیا فلانی بستی مین ہی اُسنے بڑھیا کو پکڑ کر اُس خون پر گردن مارا اور خون یحییٰ کا بند ہوگیا اور کہتے ہین کہ یہ بڑھیا وہ عورت
تھی کہ جسنے حضرت یحییٰ کو قتل کروایا تھا بادشاہ سے کہکر اور پھر بخت نصر بابل مین آیا اور وہان ایک شہر بنایا اور اُسمین ایک کنوان بنایا اور اُسمین دانیال
پیغمبر کو ڈالدیا اور پھر اُسکے ایک شیرنی کو کنوئین مین ڈالدیا وہ شیرنی اُنکو کچھ نہین کہتی تھی اور اُس کنوئین مین مٹی کھاتی تھی اور دانیال
کو اپنا دودھ پلاتی تھی بخت نصر نے ایک خواب دیکھا کہ سر اُسکا لوہے کا ہی اور پاؤن اُسکے تانبے کے اور سینہ اُسکا سونے کا ہی بخت نصر نے نجومیون
کو بلاکر پوچھا کہ مینے خواب مین کیا دیکھا ہی اُن لوگون نے کہا کہ ہم کیا جانین جسے تو بیان کر اور اُنسے وہ خواب نہ بتایا گیا تو اُنکو بخت نصر نے
مروا ڈالا کسی نے کہا کہ یہ خواب وہ شخص بتلائیگا جو کنوئین مین ہی اور شیرنی اُسکو دودھ پلاتی ہی اور کچھ نہین کہتی یہ سنکر بخت نصر نے دانیال کو
کنوئین مین سے نکلوایا اور اپنے پاس طلب کرکے اُنسے پوچھا کہ مینے خواب مین کیا دیکھا ہی اُنہون نے سب خواب اُسکا جو کہ دیکھا تھا بتلادیا اور
اُسکی تعبیر پوچھی تو فرمایا کہ تیرا ملک گیا اور تین دن مین تو قتل ہوگا اور ایک شخص فارس کا تجھکو قتل کریگا بخت نصر نے کہا کہ میرے سات شہر پناہ ہین
اور ہر شہر کے دروازہ پر پناہ کی بطخ ہی جسوقت مسافر دروازہ مین داخل ہوتا ہی تو وہ بطخ آواز کرتی ہی اور مسافر گرفتار ہوجاتا ہی اور یہ سنکر اپنے سوار
چارون طرف روانہ کیا اور کہا کہ جسکو دیکھو اُسکو قتل کرو اور دانیال سے کہا کہ تو میرے پاس تین دن تک ہمارے اگر تین دن گذر گئے تو مین تجھکو قتل کرونگا
جب تیسرا دن ہوا تو اُسکو بہت رنج ہوا اور باہر نکلا تو ایک لڑکا فارس کا رہنے والا کہ اُسکے خادمون مین تھا اُسکی رو برو آیا اور بخت نصر کو خبر نہتی کہ یہ

قصۂ بخت نصر و شہادت حضرت یحییٰ علیہ السلام و دانیال پیغمبر

فارس کا رہنے والا ہے بخت نصر نے اسکو تلوار دی اور کہا کہ جو کوئی تجھکو ملے اسکو قتل کر اگرچہ میں ہوں اس لڑکے نے تلوار لیکر بخت نصر کو اسیوقت قتل
کیا اور ارمیا اپنے گدھے پر سوار ہو کر نکلے اور انکے ہمراہ کچھ انجیر اور شیرہ تھا کہ یہ توشہ اپنے ہمراہ لیا تھا انکی نظر ان کشتوں پر پڑی جو کہ بخت نصر نے قتل
کئے تھے دیکھا کہ درندے جنگل اور دریا کے ان مردوں کو کھاتے ہیں ایکساعت اپنے جی میں تامل کیا اور بعد اسکے کہا کہ کیونکر زندہ کریگا انکو خدا کہ کھا لیا
ہے انکو درندوں نے خدا تعالی نے ارمیا کو مار ڈالا اور سو برس کے بعد اسکو زندہ کیا اور انکے گدھے کو جو مار ڈالا تھا اسکو بھی زندہ کیا اور قصہ بخت نصر
کا کئی روایتوں سے اور تفصیل سے سورہ بنی اسرائیل میں بھی انشاء اللہ تعالی مذکور ہوگا اور جناب امیر المومنین علیہ السلام سے جو روایت کرتے ہیں
تو بجائے ارمیا کے جگہ عزیر کا نام ہے اور مشہور بھی قصہ میں عزیر ہی کا نام ہے اور شاید ارمیا کا بھی کوئی قصہ ہووے کہ انہوں نے بھی اسطرح کی مردے
دیکھکر افسوس کیا ہو اور کہتے ہیں کہ وقت چاشت کے عزیر کو یا ارمیا کو خدا نے مار ڈالا تھا اور جس وقت زندہ کیا تو اسروز ابھی آفتاب غروب نہ ہوا
تھا پس فرشتے نے بحکم خدا عزیر سے **قال** کہا کہ **کم لبثت** کتنی دیر کی تونے **قال** کہا عزیر نے کہ **لبثت یوما** دیر کی ہے میں نے
ایکروز اور جسوقت آفتاب کو دیکھا کہ غروب نہیں کیا ہے تو کہا کہ **او بعض یوم** یا بعض دن کا کچھ کم ایکدن میں نے **قال** کہا فرشتے نے کہ
بل لبثت مائة عام بلکہ دیر کی ہے تو نے سو برس یعنی سو برس تو یہاں مردہ رہا اور عزیر نے اپنے بدن کی طرف دیکھا جسوقت طرز
اعضا کی کچھ اور طرح پائی تو تعجب انکو زیادہ ہوا دوسری بار فرشتہ نے کہا کہ **فانظر الی طعامک** پس نظر کر تو طرف کھانے اپنے کے
وشرابک اور پینے اپنے کی یعنی نظر کر تو طرف اس شیرہ اور دودھ وغیرہ کھانے اپنے کے **لم یتسنه** نہیں سڑا ہے **وانظر
الی حمارک** اور نظر کر تو طرف گدھے اپنے کے کہ ہڈیاں انکی باقی رہ گئی ہیں اور سب اعضا متفرق ہو گئے ہیں کیونکر وہ زندہ ہوا
ولنجعلک اور تا کہ کریں ہم تجھکو اور تیرے گدھے کو **آیة للناس** نشانی واسطے آدمیوں کے کہ جو شک کرتے ہیں قیامت
روز زندہ ہونے میں **وانظر الی العظام** اور نظر کر تو طرف ہڈیوں گدھے کے **کیف ننشزها** کیونکر ترکیب دیتے ہیں ہم اور اٹھاتے ہیں
ہم ان استخوانہای متفرقہ کو **ثم نکسوها لحما** پھر پہناتے ہیں ہم ان ہڈیوں کو گوشت اسوقت عزیر ہڈیوں کو دیکھتے تھے ایک آواز سنی کہ
اے گوشت اور پوست متفرق شدہ جمع ہو جاؤ تم خدا کی قدرت سے سب اجزاء متفرقہ جمع ہو گئے اور انسے ایک صورت بن گئی اور جان اس میں
داخل ہو گئی اور اسیوقت وہ گدھا کھڑا ہو کر آواز کرنے لگا **فلما تبین له** پس جسوقت ظاہر ہوا واسطے اس عزیر کے کہ بیشک خدا مردوں کو زندہ
کرتا ہے تو **قال** کہا **اعلم** جانتا ہوں میں اب مشاہدہ کرنے سے جیسے کہ میں پہلے دلیلوں سے جانتا تھا **ان اللہ علی کل شیء قدیر**
کہ تحقیق خدا اوپر ہر چیز کے قدرت رکھنے والا ہے جو چاہے سو کرے جیسے چاہے اور اس آیت سے اور واسطے لوگوں کے زندہ ہونیکی آیت سے معلوم ہوا کہ آدمی مرنے کے بعد
قیامت سے پہلے بھی زندہ ہوئے ہیں اگر قیامت سے پہلے اس امت کے آدمی بھی بعد مرنے کے زندہ ہوں تو کچھ تعجب نہیں ہے اور قدرت خدا سے بعید نہیں
رسول خدا صلعم نے بھی فرمایا ہے کہ جو کچھ پہلی امتوں میں ہوا ہے اس امت میں بھی ہو گا اور ابن عباس سے روایت ہے کہ جسوقت عزیر اپنے گدھے پر
سوار ہو کے اپنے شہر کو گئے تو اس شہر کے گھر اور دیواریں دوسری طرح سے پائیں اور اپنے دروازہ پر پہنچے اور دروازہ کو کھٹکھٹایا ایک لونڈی کہ وقت
جانے عزیر کے بیس برس کی تھی اور وقت آنے کے ایکسو بیس برس کی تھی اور اندھی ہو گئی تھی اسنے آواز دی کہ کون ہے دروازہ پر عزیر نے
اس سے پوچھا کہ کیا یہ گھر عزیر کا ہے کہا کہ ہاں اور بہت روئی اور کہا کہ اے شخص تو کون ہے کہ عزیر کو جانتا ہے وہ تو سو برس کے عرصے سے گم ہو گیا ہے اور
اسکی کچھ خبر نہیں ہے اور اسکا تو کوئی نام بھی نہیں لیتا عزیر نے فرمایا کہ میں ہوں عزیر خدا تعالی نے مجھکو سو برس تک مردہ رکھا تھا اور
اب زندہ کیا ہے اسی شکل اور ہیئت پر کہ جیسے پہلے تھے اس لونڈی نے کہا کہ کوئی نشانی بتلا کہ جس میں سمجھ کر اسکو جانوں اور تیرا اعتبار کروں
عزیر نے دعا کی خدا تعالی نے اس لونڈی کو بینا کر دیا اور آنکھیں اسکی روشن ہو گئیں جب اسنے آنکھیں کھولکر عزیر کی طرف نگاہ کی اور
اسکی صورت اور شکل کو دیکھا اور پہچانا تو کہا کہ گواہی دیتی ہوں میں کہ تو عزیر ہے اور اسمیں کچھ شک نہیں ہے اور بنی اسرائیل کو جا کر اس

لونڈی نے خبر کی وہ تعجب کرکے دوڑی اور عزیر کے پاس حاضر ہوئی اور بیٹا عزیر کا ایک سو اٹھارہ برس کا ہو گیا تھا اُسنے کہا کہ عزیر کے دونوں شانوں کے
درمیان ایک تل تھا مثل ستارہ کے وہ روشن تھا مجھکو وہ دکھلا عزیر نے شانہ کھولکر دکھلایا اُسنے یقین کیا کہ باپ میرا یہی ہے اور بنی اسرائیل نے
عزیر سے کہا کہ جسوقت بخت نصر نے تمام نسخہ توریت کا جمع کرکے جلا دیئے تھے تو کوئی نسخہ باقی نرہا تھا اور ایک نسخہ توریت کا بخت نصر سے جو پوشیدہ
رہا تھا وہ موجود ہے اگر تو عزیر ہے توریت کو حفظ پڑھ ہم اُس نسخہ سے مطابق کرینگے خدا تعالی نے ایک ظرف پانی کا فرشتہ کے ہاتھ عزیر کے پاس
بھیجا اور کہا کہ اس پانی کو نوش کر جسوقت عزیر نے وہ پانی پیا تو تمام توریت اُنکو ازبر یاد ہو گئی اور بنی اسرائیل کو روبرو توریت کو حفظ پڑھ کر
سنا دیا تب بنی اسرائیل کو یقین ہوا کہ عزیر یہی ہے اور امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ جسوقت عزیر اپنی قوم میں سے گئے تھے تو عمر اُنکی
پچاس برس کی تھی اور زوجہ اُنکی حاملہ تھی جسوقت خدا تعالی نے سو برس کے بعد اُنکو زندہ کیا اور وہ اپنے گھر آئے تو بیٹا اُنکا سو برس کا تھا
اور وہ پچاس برس کے تھے بیٹا باپ سے عمر میں زیادہ اُنکو ہی سنا ہے یہ بھی ایک قدرت ہے خدا کی اور اب خدا تعالی علامت اپنی قدرت کاملہ
کی بیان کرتا ہے حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جسوقت خدا تعالی نے حضرت ابراہیم کو ملکوت آسمان اور زمین کی سیر کروایا
تو انہوں نے کنارہ پر دریا کے ایک مُردار کو دیکھا کہ آدھا تو وہ پانی میں ہے اور آدھا وہ خشکی میں ہے اور جنور دریا کے اُسمیں اور اُس آدمی کو جو
پانی میں ہے کھاتے ہیں اور پھر وہ الٹے پھرتے ہیں اور بعض بعض پر حملہ کرتا ہے اور بعض بعض کو کھا جاتا ہے اور ایسے ہی درندہ خشکی کے اُس آدمی کو
کھاتے ہیں حضرت ابراہیم کو یہ ماجرا دیکھکر بہت تعجب ہوا اور درخواست کی کہ خداوندا دکھلا دے تو مجھکو کہ کیونکر تو مُردوں کو زندہ کرتا ہے اور کیونکر
نکالتا ہے تو پیٹ میں سے کہ بعض بعض کو کھا گیا ہے چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ اور یاد کر تو اے محمد جسوقت کہا ابراہیم نے
اپنے پروردگار سے کہ رَبِّ اَرِنِیْ اے پروردگار میرے دکھلا تو مجھکو کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی کیونکر زندہ کرتا ہے تو مُردوں کو اور ہر چند
خدا تعالی جانتا تھا کہ ابراہیم کو یقین ہے کہ میں مُردوں کو زندہ کرتا ہوں لیکن مطابق سوال ابراہیم کو جواب دیا اور قَالَ کہا کہ اَوَلَمْ
تُؤْمِنْ کیا نہیں باور کرتا ہے تو کہ میں مُردوں کو زندہ کرتا ہوں قَالَ بَلٰی کہا ابراہیم نے ہاں مجھکو یقین ہے اور میرا اعتقاد یہی ہے کہ تو مُردوں کو زندہ
کرتا ہے وَلٰکِنْ اور لیکن میں چاہتا ہوں کہ اپنی آنکھ سے دیکھوں لِیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ تاکہ مطمئن ہووے دل میرا اور علم الیقین عین الیقین ہو
جاوے قَالَ کہا خدا تعالی نے کہ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ پس پکڑ تو چار جانور پرندوں میں سے اور ٹکڑے ٹکڑے کر ڈال اُنکو اور اُن
سب ٹکڑوں کو آپس میں ملا دے فَصُرْهُنَّ اِلَیْکَ پس خوب پہچان رکھ تو اُنکو طرف اپنی ثُمَّ اجْعَلْ پھر رکھ دے تو [illegible]
عَلٰی کُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ اوپر ہر پہاڑ کے کہ نزدیک ہوں تیرے سے جُزْءًا ایک ٹکڑا تو اُنکا ثُمَّ ادْعُهُنَّ پھر بلا تو اُنکو نام بنام طرف اپنے کہ
یَاْتِیْنَکَ سَعْیًا آئینگے وہ تیرے پاس دوڑتے ہوئے اور سعیاً مصدر ہے کہ واقع ہوا ہے موقع حال کے اور فرماتا ہے کہ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ اور جان
تو تحقیق خدا عَزِیْزٌ غالب ہے اور قدرت رکھنے والا ہے ہر امر کی حَکِیْمٌ حکمت والا احکم کا ہے اور کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے
چار پرندوں کو کہ مور اور مرغ اور بط اور مرغابی پکڑ کر مار ڈالا اور اُنکے ٹکڑے ٹکڑے کرکے چاروں کے ٹکڑوں کو آپس میں ملا دیا اور بعد اسکے اُنکو کوٹ کے پیس کر مثل قیمہ کے
کر دیا کہ وہ سب ملکر ایک جسم ہو گیا اور بعد اسکے اُسکے دس حصے کرکے دس پہاڑ پر جو کہ اُنکے گرد تھے ہر پہاڑ پر ایک حصہ ڈالدیا چونچ ہر ایک کی
اپنی انگلیوں میں رکھی اور آواز دی کہ اے کرگس اور اے مرغ اور اے بط اور اے مرغ اپنی چونچ کی طرف آؤ پس بقدرت خدا ٹکڑا ٹکڑا اور ریزہ ریزہ ہر ایک کا
جدا ہو کر اپنے ٹکڑے اور ریزہ میں جا ملتا تھا اور ٹکڑا اور ریزہ ملکر ہر ایک جانور اپنی اپنی صورت پر درست ہو گیا اور ہر ایک میں
جان پڑ گئی اور کہتے ہیں کہ ابراہیم واسطے امتحان کے ہر جانور کی چونچ دوسرے جانور کے بدن پر رکھتے تھے لیکن وہ بدن اُس چونچ والے سے علیحدہ ہو جاتا
تھا جب جانور کی چونچ اُسی کے بدن پر رکھتے تھے تو وہ اُس سے پیوستہ ہو جاتا تھا اسطرح چاروں جانور زندہ ہو گئے اور دانا اور پانی کھانے
لگے اور اب خدا تعالی راہ خدا میں خرچ کرنیکے ثواب کو بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ

کہ خرچ کرتے ہیں أَمْوَالَهُمْ مالونکو اپنے بے پروا ہو کے یا بغیر آمیزش غرض نفسانی کے فِي سَبِيلِ اللهِ بیچ راہ خدا کی کَمَثَلِ حَبَّةٍ
مثل دانہ کی ہے یعنی مثال اُن لوگونکی کہ جو اپنے مالونکو راہ خدا میں خرچ کرتے ہیں مثل اُس دانہ اور تخم کی ہے کہ أَنْبَتَتْ اگائے اُس دانہ و تخم
سَبْعَ سَنَابِلَ سات خوشہ کہ ہو فِي كُلِّ سُنْبُلَةٍ بیچ ہر خوشہ کے مِائَةُ حَبَّةٍ سو دانہ ہیں کہ ہر تخم سے سات سو دانے
حاصل ہوتے ہیں جو کوئی ایک درہم راہ خدا میں دیوے تو اُسکو سات سو درہم کا ثواب حاصل ہو وَاللهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ
اور خدا چند در چند کرتا ہے واسطے جس شخص کے کہ چاہتا ہے ثواب دینی کو وَاللهُ وَاسِعٌ اور خدا فراخ اور کشادہ کرنے والا ہے رزق کا عَلِيمٌ
جاننے والا ہے خرچ کرنیوالونکی نیت کا بعضی مفسرین کہتے ہیں کہ یہ حکم خاص ہے جہاد کرنیوالونکے واسطے کہ جو کوئی انکو دیوے تو اسقدر ثواب
اُسکو حاصل ہو لیکن حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حکم اس آیت کا عام ہے خواہ جہاد میں خرچ کرے خواہ جہاد کے سوا اور امور خیر میں
سب کیواسطے یہی ثواب ہوگا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جسوقت بندہ مومن عمل نیک کرتا ہے اور راہ خدا میں دیتا ہے
تو خدا تعالی مضاعف کرتا ہے اُسکے عمل کو یہانتک کہ ہر ایک حسنہ کو سات سو کرتا ہے اور منقول ہے کہ ایکروز حضرت امیر المومنین علیہ السلام
اپنی دولتسرا میں تشریف لائے اور حسنین کو دیکھا اور حضرت فاطمہ انکو سلاتی ہیں اور وہ صاحبزادے شدت گرسنگی سے سوتے نہیں تھے
حضرت فاطمہ نے کہا کہ کل سے آج ہم دونو بھوک کی شدت سے سوتے نہیں ہیں اور تین روز سے انہوں نے کہانا نہیں کہایا ہے جناب امیر
یہ سنکر گہر سے باہر نکلے اور عبد اللہ عوف کے پاس تشریف لیگئے کہ ایک دینار اُس سے قرض لیوین عبد اللہ عوف نے ایک ہتیلی سو دینار کی جناب امیر
روبرو رکہی اور کہا کہ اسکو قبول کرو کہ ہبہ اور تصدق ہے بدون عوض کے حضرت علی نے فرمایا کہ واللہ میں ہرگز نہ لونگا جناب رسول خدا
صلعم سے سنا ہے کہ فرماتے تہے کہ ہاتھ دینے والا بہتر ہے لینے والے ہاتھ سے اور میں نہیں چاہتا کہ مجھپر کسیکا منت و احسان ہو اور لیکن ایک دینار
مجہکو قرض دو کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ ثواب صدقہ کا دس ہے اور ثواب قرض کا اٹھارہ ہے پس ایک دینار اُس سے قرض لیکر بازار کیطرف
روانہ ہوئے تاکہ واسطے اولاد کے کچھ کہانا خریدیں حضرت مقداد کو دیکھا کہ رستہ کے سرے پر بیٹھے ہیں فرمایا کہ اے مقداد ایسی گرمی میں کسواسطے
گہر سے باہر آیا کہا کہ چار دن سے میں نے کہانا نہیں کہایا ہے اور بے طاقت ہو کر گہر سے باہر آیا ہوں کہ کچھ ہاتھ لگے حضرت امیر نے وہ دینار مقداد کو دیدیا
اور فرمایا کہ تو مجھسے زیادہ سزاوار ہے اسواسطے کہ ہمنے تین روز سے کہانا نہیں کہایا ہے اور تو نے چار دن سے کہانا نہیں کہایا اور بعد اسکے مسجد رسول خدا
صلعم میں تشریف لائے اور شان میں حضرت علی کے یہ آیت نازل ہوئی وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ یعنی اور اختیار کرتے ہیں
اوپر نفسوں اپنے کے دوسرونکو اگرچہ ہو ساتہ انکے گرسنگی یعنی خود اگرچہ بہوکے ہوں لیکن اپنی جاپر دوسرونکو مقدم کرتے ہیں اور دوسرونکو کہلاتے
ہیں اور خود بہوکے اور فاقہ سے رہتے ہیں اور اپنی عیال کو بھی فاقہ سے رکھتے ہیں اور دوسرونکا فاقہ نہیں دیکھ سکتے اور دوسرے روز حضرت علی
مسجد کے دروازہ پر بیٹھے تھے ایک عرب وحشی پہنچ آیا اور حضرت علی کو اُسنے ایک ہتیلی دی اور کہا کہ اسکو لے کہ یہ تیری ہے اور اسیوقت غائب
ہو گیا حضرت علی اُس ہتیلی کو لیکر جناب رسول خدا صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت کے روبرو وہ ہتیلی رکہدی اور حال اُسکا بیان کیا جناب
رسول خدا صلعم نے اُس ہتیلی کو کہولا اسمین سات سو دینار تھے اور حضرت علی سے پوچھا کہ اے علی تو نے پہچانا کہ وہ عرب کون تہا عرض کی کہ خدا
اور رسول اسکا جانتا ہے حضرت رسول خدا نے فرمایا کہ وہ جبرئیل تہا حقتعالی نے اُسکو حکم کیا کہ زمین کے خزانونمیں سے خزانہ لیجا کر تجکو دیوے اور یہ عوض
اُس دینار کے ہے کہ تو نے مقداد کو دیا تہا اور آخرت میں خدا تجہکو اسقدر دیویگا کہ نہ کسی آنکہ نے دیکہا ہو اور نہ کسی کان نے سنا ہو اور نہ کسی کے
دل میں گذرا ہو اور حضرت علی نے فرمایا کہ راست اور درست فرمایا خدا نے کہ وہ بہت بزرگ ہے مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ اور اُن دیناروں میں
ایک تو عبد اللہ عوف کو قرض کا دیا اور باقی اپنے اہلبیت اور فقراپر خرچ کئے اور اب خدا تعالی خوبی اُن لوگونکی بیان کرتا ہے کہ جو راہ خدا میں دیکر
اپنا احسان نہیں جتلاتے ہیں اور نہ اُن لوگونکو ایذا دیتے ہیں کہ جنکو دیا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ جو لوگ کہ

خرچ کرتے ہین مالون اپنے کو فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بیچ راہ خدا کے خالص نیت سے ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ پہر پیچھے نہین لاتے ہین مَآ اَنْفَقُوْا اُس
چیز کے کہ خرچ کیا ہی انہون نے مَنًّا وَّلَآ اَذًى احسان جتلانیکو اور نہ آزار دینے کو یعنی جو لوگ کہ راہ خدا مین خرچ کرتے ہین اور بعد
اس خرچ کرنیکے پیچھے اس خرچ کرنیکے نہین لاتے احسان جتلانیکو اور آزار پہنچانیکو کہ جسکو راہ خدا مین دیا ہے اُسپر اپنا احسان نہین کہتے ہین کہ ہم
نے تمسے کہتے تجہکو اسقدر دیا ہے اور نہ آزار پہنچاتے ہین اُسکو کہ محتاج کو وقت دینے کے کوئی سخت کلمہ کہین کہ جس سے اُسکو رنج ہو
اور یا کسی طرح کی تکلیف اُسکو دیوین ایسا نہین کرتے اُن لوگونکے حق مین خدا فرماتا ہے کہ لَهُمْ اَجْرُهُمْ واسطے اُن لوگونکے کہ اجر انکا
ہے اور ثواب اُنکے اعمال کا کہ وہ بہشت ہی عِنْدَ رَبِّهِمْ نزدیک پروردگار اُنکے کی وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ اور نہین خوف ہی اوپر
اُنکے ثواب کے کم ہونیکا وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ اور نہ وہ غمگین ہونگے کہ وہ ثواب اُنکا کم ہو جاے اور آخر مین خاطر خواہ اُنکو ثواب اُنکے اعمال
کا ملیگا اور فرمایا ہی رسولخدا نے کہ جو کوئی اپنے برادر مومن سے نیکی کرے اور پہر اُسپر منت رکہے اور احسان اپنا جتلاے تو خدا تعالی اُسکے عمال کو
حبط کر دیتا ہی اور مٹا دیتا ہی اور عذاب اُسپر ثابت کرتا ہے اور کوشش کو اُسکے ہرگز قبول نکریگا اور کسی کو کچھ دیکر اپنی تعریف کی اُس سے
امید رکہنی کہ اُسکے عوض مین وہ میری تعریف کرے یہ بہی منت رکہنے ہی مین داخل ہی اور فرماتا ہے خدا کہ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ بات
کہنی نیک سایل سے یعنی محتاج کو اچہی بات کہہ کر خالی پہیر دینا وَّمَغْفِرَةٌ اور بخشنا اور درگذر کرنا سایل سے اگر وہ بہت در پے ہو کر بکے
اور گڑگڑاے اور اُسکو سخت کلمہ کہنا خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ بہتر ہی اُس صدقہ اور راہ خدا مین دینے سے کہ يَّتْبَعُهَآ اَذًى پیچہے ہووے اُسکے
ایذا اور رنج پہنچانا کہ سایل کو ملامت کرے اور رنج پہنچاے وَاللّٰهُ غَنِيٌّ اور خدا بے پروا ہے اُنکے دینے سے کہ جسمین منت کہنی اور آزار پہنچانا
حَلِيْمٌ بردبار ہے خدا کہ جلدی عذاب نہین کرتا ہے منت رکہنے والے اور آزار پہنچانے والیکو اور منقول ہی کہ جناب امیر علیہ السلام نے حضرت
خضر سے کہا کہ کوئی کلمہ حکمت کا بیان کرو فرمایا کہ کیا اچہا ہے شفقت اور مہربانی تونگرونکی درویشون پر واسطے رغبت ثواب کے
جناب امیرؑ نے فرمایا کہ اس سے بہتر کیا ہے حضرت خضر نے فرمایا کہ اس سے بہتر نہین ہی جناب امیرؑ نے فرمایا کہ اس سے بہتر تکبر درویشونکا
تونگرون پر واسطے اعتماد کرنیکے خدا پر اور منت کشی نکرنی لوگونکی اور حضرت علی نے فرمایا ہی کہ جوانمردیان چار ہین تواضع کرنی تونگری اور
ثروت مین اور بخشنا باوجود قدرت عوض لینیکی اور نصیحت کرنی باوجود دشمنی کی اور دینا بدون احسان رکہنے کے اور اب خدا تعالی لوگونکو
منع کرتا ہے منت رکہنے اور آزار پہنچانے سے چنانچہ فرماتا ہے کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو کہ ایمان لاے ہو لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ
نہ باطل کرو تم خیراتون اپنی کو اور نہ تباہ کرو اپنے صدقونکو بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ساتہ احسان رکہنے اور آزار پہنچانیکے کہ یہ امر مخالف
قربت اور اخلاص کے ہے اور تم ایسا نکرو اور جو نہین تو ہو جاؤ گے تم كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ مانند اُس شخص کے کہ خرچ کرتا ہے مال اپنے کو
رِئَآءَ النَّاسِ واسطے دکہلانے آدمیونکے نہ واسطے رضامندی خدا کے وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اور نہین ایمان لاتا ہے
وہ ساتہ خدا اور دن آخرت کی اسواسطے کہ اگر خدا پر ایمان لاتا تو صدقہ کو اُسی کے واسطے دیتا اور اگر آخرت کو باور کرتا تو جزای نیک کے واسطے دیتا
کہ وہ قیامت کو ملیگی نہ واسطے دکہلانے آدمیونکو فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ پس مثال اُس شخص کی مانند پتہر صاف کی ہے کہ عَلَيْهِ
تُرَابٌ اوپر اُسکے مٹی ہووے فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ پس پہنچا ہو اُسکو مینہہ بڑے بڑے قطرونکا فَتَرَكَهٗ صَلْدًا پس
چہوڑ دیا ہو اُس مینہہ نے اُس پتہر کو صاف یعنی بڑی بڑی بوندونکے مینہہ نے برس کر اُس پتہر کو ایسا صاف کر دیا ہو کہ مٹی کا نشان اُسپر
باقی نرہا ہو پس مثال ریاسے خرچ کرنیوالیکی مثال پتہر کی ہے کہ جو کچہ اُسنے خرچ کیا ہی وہ مثال مٹی کی ہے جو پتہر پر ہے جیسے کہ پتہر مینہہ برسنے سے
صاف ہو جاتا ہی اور مٹی اُسپر سے بہ جاتی ہی ایسے ہی اُسکا خرچ کیا ہوا سب برباد ہو جاویگا چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ یہ وہ لوگ ہین کہ
لَا يَقْدِرُوْنَ نہ قدرت رکہینگے عَلٰى شَيْءٍ اوپر کسی چیز کے ثواب حاصل کرنیکے مِّمَّا كَسَبُوْا اُس چیز مین کہ کسب

احسان کر کے جتلانے کی ممانعت

کیا ہی اُنہوں نے ریا سے یعنی ریا سے دینے کا اُنکو کچھ ثواب نہوگا بلکہ عذاب میں گرفتار ہونگے وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي اور خدا انہیں ہدایت کرتا ہے طرف بہشت
الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ قوم کفار کو جیسے کہ مومنین کو ہدایت کرتا ہے اور اس آیت میں اشارہ ہے طرف اس امر کے کہ ریا اور منت رکھنی اور آزار دینا اللہ
دینے میں یہ سب صفات کفار سے ہے نہ صفات مومنین سے اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو کوئی عمل کرے میرے
واسطے اور اُسمیں غیر کو شریک کرے میں اُسکو اُسکے شریک کیواسطے چھوڑ دونگا کہ وہ اُس سے اپنا ثواب لیوے اور مجھے اُسکو کچھ کام نہیں ہے اور
خدا تعالیٰ اُن لوگوں کا ذکر کرتا ہے کہ جو خاص خدا کیواسطے دیتے ہیں چنانچہ فرماتا ہے کہ وَمَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمُ اور
مثال اُن لوگوں کی کہ خرچ کرتے ہیں وہ مالوں اپنے کو ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ واسطے طلب کرنے رضامندی خدا کی وَتَثْبِيتًا
مِنْ أَنْفُسِهِمْ اور واسطے ثابت کرنے کے نفسوں اپنے میں سے ایمان پر اور ابتغاء اور تثبیت دونو مفعول لہ ینفقون کے ہیں یعنی مثال اُن لوگوں
کی خرچ کرتے ہیں اپنے مالوں کو واسطے طلب کرنے رضامندی خدا کے اور واسطے ثابت کرنے نفسوں اپنے کے ایمان پر اور واسطے تصدیق اسلام
پس مثال اُن لوگوں کی كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ مانند باغ بلند کے کہ وہ باغ بلندی پر ہو کہ تاب آفتاب کی اور ہوا نسیم کی اُن کو
پہنچتی ہو اور آفات سے محفوظ ہو اور ایسا ہو کہ أَصَابَهَا وَابِلٌ پہنچا ہو اُسکو باران بزرگ قطرہ فَآتَتْ أُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ
پس لاویگا وہ باغ میوہ اپنا دو چند یعنی وہ ایک سال میں اسقدر میوہ لاویگا کہ جسقدر دو سال میں ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ فَإِنْ لَمْ
يُصِبْهَا وَابِلٌ پس اگر نہ پہنچے اُس باغ کو مینہ بڑی بڑی بوندونکا فَطَلٌّ پس شبنم ہے کہ وہی واسطے اُسکے کافی ہے غرض
کہ جو کچھ اُن لوگوں نے بخلوص نیت سے خرچ کیا ہے وہ پاک اور پاکیزہ ہے کہ اُسمیں برکت اور بڑھنا بہت ہے اگر خدا تعالیٰ تفضل کرے تو کثرت سے
ثواب عطا کرے اور اگر عدالت کو کام فرمائے تو موافق اُسکے خرچ کرنیکے ثواب بخشے اور دیا ہوا اُنکا ضایع نہ جاویگا جیسا کہ ریا سے دینا ضایع
ہو جاتا ہے وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ اور خدا ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم ریا سے یا خلوص سے سب کو بَصِيرٌ دیکھنے والا ہے اور موافق اُسکے
تمکو جزا دیگا اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ بہشت گھر سخی لوگونکا ہے اور فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ سردار اہل دنیا اور آخرت کے سخی ہیں
اور فرمایا حضرت علی نے کہ تعجب ہے مجھکو اُن لوگوں سے کہ غلام کو اپنے مال سے خرید کرکے آزاد کرتے ہیں وہ لوگ آزاد و نیز احسان کرکے ہمیشہ کو انکو اپنا
غلام کیوں نہیں بنائے رکھتے ہیں اور اب خدا تعالیٰ پھر ریا سے دینے والوں کو تنبیہ کرتا ہے أَيَوَدُّ أَحَدُكُمْ کیا دوست رکھتا ہے کوئی تمہارا یہ
استفہام ہے اور ہمزہ اُسمیں انکاری ہے یعنی کوئی تم میں سے دوست نہیں رکھتا ہے أَنْ تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ اُسکو کہ ہووے واسطے اُسکے باغ مِنْ
نَخِيلٍ وَأَعْنَابٍ کھجوروں اور انگوروں کے تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ جاری ہوں نیچے اُسکے سے نہریں لَهُ فِيهَا اُسکے واسطے اُس
باغ میں کچھ اُس باغ کو مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ ہر قسم کی میوے ہوں سوائے خرما اور انگور کے وَأَصَابَهُ الْكِبَرُ اور پہنچا ہو اُس باغ والے کو بڑھاپا
کہ جس سبب سے اُس سے کچھ کام نہو سکتا ہو وَلَهُ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَاءُ اور واسطے اُسکے اولاد ناتوان خوردسال ہوں کہ کچھ کمائی نکر سکتے ہوں
اور معاش اُنکی اسی باغ پر منحصر ہو فَأَصَابَهَا پس پہنچے اُس باغ کو إِعْصَارٌ فِيهِ نَارٌ بگولا کہ بیچ اُسکے آگ ہو فَاحْتَرَقَتْ
پس جل جاوے وہ باغ اور باغ والا متحیر رہجاوے یعنی جو کوئی کہ اعمال نیک کرے اور ریا کو اُسمیں دخل دیوے تو حال اُس شخص کا ایسا ہے کہ کوئی باغ میوہ کا
رکھتا ہو اور سبب اُسکی معاش کا وہی باغ ہو اور ہوائے گرم اُسکو جلا کر نابود کر دے اور کوئی فائدہ اُس پر مرتب نہو اور جیسا کہ باغ والا با وجود احتیاج
کے بے نصیب رہجاتا ہے ایسے ہی ریا سے عمل کرنیوالا قیامت کو روز با وجود احتیاج کے اپنے عمل کا کچھ فائدہ نہ پاویگا اور افسوس کریگا پس چاہیے کہ تم ا
باغ نہیں چاہتے ہو کہ وہ بے فائدہ ہے ایسے ہی ریا سے دینا ہی بے فائدہ ہے پس چاہیے کہ اگر راہ خدا میں دو تو ریا کو اُسمیں دخل ندو اور حضرت
صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہی حال اُس شخص کا ہے کہ کسیکو کچھ دیوے یا نیکی کرے اور پھر احسان اپنا اُس پر رکھے اور فرماتا ہے كَذَٰلِكَ
ایسے ہی یعنی جیسے کہ صدقہ کے باب میں بیان ہوا ہو ایسے ہی يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْآيَاتِ بیان کرتا ہے خدا واسطے تمہارے نشانیاں اپنی

الطاف اور احسان کی لعلکم تتفکرون تاکہ تم فکر کرو اور سوچو اور اس سے نصیحت پکڑو اور اب خدا تعالیٰ حکم کرتا ہے کہ اگر راہ خدا میں دو
تو حلال اور بہتر مال دو نہ حرام اور ناکارہ اور یہ آیت زکوٰۃ دینے کی حکم میں ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ یا ایہا الذین آمنوا اے وہ لوگو ایمان
لائے ہو انفقوا من طیبات ما کسبتم خرچ کرو تم پاکیزوں اس مال میں سے کہ کمایا ہے تمنے ومما اخرجنا لکم من الارض
اور جس مال میں سے کہ نکالا ہمنے واسطے تمہارے زمین میں سے مثل غلہ اور میوہ کی اور ایام جاہلیت اور کفر میں جو مال کہ بگڑا ہوتا تھا یا بطور حرام کے
کمایا تھا اسکو چاہتے تھے کہ اب وقت اسلام کے زکوٰۃ میں اور راہ خدا میں دیویں خدا تعالیٰ نے ویسے مال کو خرچ کرنیکو منع کیا چنانچہ فرماتا ہے
ولا تیمموا الخبیث اور نہ قصد کرو تم ناپاک یعنی حرام اور بگڑے ہوئے مال کا منہ تنفقون کہ اسمیں سے خرچ کرو تم ولستم
باخذیہ اور حال یہ ہے کہ نہیں ہو تم لینے والے اس ناکارہ چیز کے کہ اگر کوئی تمہارا حق تمکو دیوے الا ان تغمضوا فیہ مگر یہ کہ چشم پوشی
کرو تم بیچ اسکے اور کراہت اور ناخوشی سے اسکو لیلو پس جبکہ تم خود نہیں لیتے ہو ایسی چیز کو تو خدا کے حق میں ایسی چیز کیوں دیتے ہو اور نیز
بر خود نہ پسندی بر دیگرو مپسند واعلموا ان اللہ غنی اور جانو تم کہ تحقیق خدا بے پرواہ ہے اس شخص سے کہ راہ خدا میں مال
ناپاک اور ناکارہ دیتا ہے حمید سراہا گیا ہے اپنے ذات میں اور کسی کی تعریف کرنے اور مال دینے کا محتاج نہیں ہے اور تعریف کرنیوالا ہے
اس شخص کی کہ مال پاکیزہ اسکی راہ میں دیوے اور خدا تعالیٰ کہ پاک ہے ناپاک مال کو نہیں قبول کرتا ہے بلکہ مال پاک کو قبول کرتا ہے اور اپنا
خدا تعالیٰ بخل اور خست کو منع کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ الشیطان یعدکم الفقر شیطان وعدہ کرتا ہے تمسے فقیری کا یعنی تم
جو راہ خدا میں اپنی فقیری کا خوف کرکے نہیں دیتے ہو یہ بات سوچکر کہ اگر ہم اپنے مال میں سے کسی محتاج کو دیوینگے تو ہم فقیر اور محتاج
ہو جاوینگے یہ خیال تمہارا باطل ہے اور شیطان تمکو بہکاتا ہے ویامرکم بالفحشاء اور حکم کرتا ہے تمکو ساتھ برے کام کہ وہ
بخیلی اور خست ہے واللہ یعدکم مغفرۃ اور خدا وعدہ کرتا ہے تمسے بخشش گناہ کا منہ وفضلا اپنی ذات سے اور زیادتی
روزی کا کہ راہ خدا میں خرچ کرنیسے دنیا میں آسودگی زیادہ ہوتی ہے اور آخرت میں ثواب حاصل ہوتا ہے واللہ واسع اور خدا فراخ
کرنیوالا روزی کا ہے علیم جاننے والا نیت خالص خرچ کرنیوالوں کا یؤتی الحکمۃ دیتا ہے حکمت کو من یشاء جسکو چاہتا
یعنی علم شریعت کہ جس سے فرق درمیان الہام رحمانی اور شیطانی کے کر سکتے ہیں ومن یؤت الحکمۃ اور جو شخص کہ دیا جاوے
حکمت فقد اوتی خیرا کثیرا پس تحقیق دیا گیا ہے وہ خیر کثیر وما یذکر الا اولوا الالباب اور نہیں نصیحت پکڑتے
مگر صاحبان عقول کے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد حکمت سے اس آیت میں علم قرآن ہے اور ایک حدیث میں ہے کہ مراد
حکمت سے طاعت خدا اور معرفت امام ہے اور یہی حدیث میں ہے کہ مراد حکمت سے معرفت امام اور پرہیز کرنا ان گناہوں سے کہ جنکے
کرنیوالے پر خدا تعالیٰ نے آتش دوزخ واجب کی ہے اور اسطرح ہی حدیث میں آیا ہے کہ مراد حکمت سے معرفت خدا اور جاننا حلال اور حرام کا
ہے اور مراد خیر کثیر سے معرفت دوازدہ امام علیہم السلام ہے اور منقول ہے کہ راس الحکمۃ مخافۃ اللہ اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ
جنت کے دروازہ پر لکھا ہے کہ حرام ہے بہشت بخیل پر اور ریاکار پر اور چغل خور پر اور والدین کے ناخوش کرنیوالے پر اور جناب امیر علیہ السلام
فرمایا ہے کہ بہانہ اور عذر کرنا سائل سے علامت بخل کی ہے اور فرماتا ہے خدا کہ وما انفقتم من نفقۃ اور جو کچھ خرچ کیا ہے تم
اموال میں سے کچھ خرچ کرنا بہ نیت یا بنیت خالص حق یا ریا سے ظاہر یا پوشیدہ حق میں یا باطل میں او نذرتم من نذر یا منت مانی
تمنے کوئی منت مانی طاعت میں یا معصیت میں نذر ہے یا غیر معین فان اللہ یعلمہ پس تحقیق خدا جانتا ہے اسکو اور
اسکے ثواب بد اور حلال اور حرام کا عالم ہے اسکے موافق تمکو جزا دیگا وما للظالمین من انصار اور نہیں ہے واسطے ظالموں کی نصرت
اور مدد کرنیوالے آخرت میں کہ عذاب کو دفع کریں ان لوگوں سے کہ جو لوگ حرام اور گناہ میں صرف کرتے ہیں اور ریا سے دیتے ہیں اور نذر

حرام کرتے ہین اور کسی طاعت کی نذر کرتے ہین تو اُسکو وفا اور پورا نہین کرتے ہین اور انصار اسم ہے انکا ہی اور من اُس سے پہلے زائد ہی اور ظالمین خبر
مالکی ہی اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ اگر ظاہر کرو تم صدقونکو یعنی اگر وقت دینے خدا کے نام کے جو کسیکو کچھ دو تو وہ ظاہر مین دو کہ تمہارے دینے
کو لوگ دیکھین تو فَنِعِمَّا هِيَ پس اچھی شی ہے وہ جو کہ ظاہر مین دیتے ہو تاکہ تمکو دیتے ہوئے دیکھکر دوسرے آدمیونکو بھی دینے کی رغبت ہو اور
بخیلوں پر حجت لازم آتے اور بیگانونکے دل طرف آشنائی اور دوستی دینے والیکے مائل ہون اور فنعما ہی کی تقدیر فنعم شیئاً ابداؤها ہی ما اسم مقام
شیئاً معنے مین ہی اور نکرہ ہی اور محل نصب مین ہی کہ تمیز فاعل مضمر کی ہی اور وہ فاعل نعم مین پوشیدہ ہی اور ابداء مخصوص بالمدح ہی اور ابدا
جو مضاف ہی وہ محذوف ہو گیا ہے اور مضاف الیہ اُسکا ضمیر ہے جو صدقات کیطرف پھرتی ہی اور قایم مقام اُسکے ضمیر ہی کی ہی اور ابن عامر
اور اہل کوفہ نے سوائی عاصم کے فنعما کی نون کو فتح سے پڑھا ہے اور عین کو کسرہ سے اور اہل مدینہ نے سوائے ورش اور یحیی اور ابو عمرو اسکے نونکو
مکسور پڑھا ہے اور عین کو ساکن وَاِنْ تُخْفُوْهَا اور اگر پوشیدہ کرو تم اُن صدقونکو وقت دینے کے وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَاءَ اور دو تم
انکو محتاجونکو اسطرحسے کہ کوئی دوسرا آدمی اُسپر مطلع نہو تو فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ پس وہ چھپا کے دینا بہتر ہے واسطے تمہارے سو واسطے
کہ اسمین دینے والا ریا سے بچتا ہی اور جسکو دیوے وہ بھی لینے کی شرم اور خواری سے محفوظ رہتا ہی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ پوشیدہ
دینا مخصوص ہے صدقہ سنت اور مستحب کیساتھ اور صدقہ فرض مثل زکوۃ اور خمس کے اُسکو ظاہر کرکے دینا افضل ہے تاکہ لوگ اُسکو متہم نکرین
کہ یہ زکوۃ اور خمس واجب کو ادا نہین کرتا ہے اور دوسری روایت مین یہ ہی کہ فرمایا اُن حضرت نے کہ جو چیز خدا نے تجپر فرض کی ہی اُسکا
ظاہر کرنا افضل ہی پوشیدہ دینے سے اور جو چیز کہ سنت ہی اُسکا پوشیدہ دینا افضل ہے اور ابن عباس نے روایت کی ہی کہ پوشیدہ دینا صدقہ سنت کا
افضل ہے ظاہر مین دینے سے ستر مرتبہ اور صدقہ فرض ظاہر مین دینا افضل ہے پوشیدہ دینے سے پچیس ۲۵ مرتبہ اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے
صدقہ پوشیدہ خدا کے غضب کو کم کرتا ہے اور بجھاتا ہی اور گناہونکو دفع کرتا ہے جیسے کہ پانی آگ کو بجھاتا ہی اور فرماتا ہی خدا کہ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ
مِّنْ سَيِّئَاتِكُمْ اور دور کریگا خدا تمسے اور پوشیدہ کریگا بعضے گناہون تمہارے مین سے جو گناہ کہ آدمیونکے اور حقوق انکی تمپر ہین مثل
غیبت اور آزار دینے کی اور آدمی کی حق غصب کرنیکے کہ یہ تو بدون بخشنے اُس آدمی کے جسکا کہ وہ گناہ ہی معاف نہین ہو سکتا ہی اور سوا اسکے
جو گناہ ہی اُسکو خدا فرماتا ہے کہ ہم دور کرینگے اور نکفر کو اہل مدینہ اور اہل کوفہ نے سوائی عاصم کے نکفر پڑھا ہے متکلم کا صیغہ اور آخر مین اُسکے جزم
دیا ہے اور ان تخفوہا کی جزا مقدر رکھکے باعتبار عطف کی اور ابن عامر نے اور حفص نے غایب کا صیغہ پڑھا ہے اور آخر مین رفع دیا ہے خبر مبتدا محذوف
کی مقدر رکھکے اور تقدیر اُسکی وہو یکفر ہے اور یا یہ کہ کلام جدید یعنی ابتدا سے شروع ہوا ہے اور ما قبل سے کچھ تعلق نہین ہے اور باقیون نے نون اور آخر کے
رفع سے پڑھا ہے اور تقدیر اُسکی ونحن نکفر ہے وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور خدا ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم ظاہر دینا یا پوشیدہ دینا صدقہ کا
اُن سے خَبِيْرٌ خبردار ہی اور جانتا ہی جسطرحسے کہ تمنے دیا ہی اور اُسکے موافق تمکو جزا دیگا لَيْسَ عَلَيْكَ نہین ہی اوپر تیرے واجب
اے محمد صلعم هُدٰىهُمْ راہ راست پر لانا اُن کافرونکا بلکہ تجپر تو یہی پہنچانا تمہارے احکام کا اور بلانا طرف حق کی ہے اور راہ راست پر لانا
اُنکا کہ وہ صدقہ دیکر کسی پر منت نرکھین اور کسی کو آزار ندین اور ریا نکرین اور مال ناکارہ صدقہ مین ندیوین یہ تیرے ذمہ نہین ہی وَلٰكِنَّ اللّٰهَ
اور لیکن خدا اپنے لطف اور توفیق سے يَهْدِيْ رہنمائی کرتا ہے ایمان کی اور اعمال نیک کیطرف مَنْ يَّشَاءُ جسکو چاہتا ہی یعنی جو کہ
لایق توفیق کے ہے کہ وہ طالب ہدایت کا ہی اور حق کی دلیلونمین نظر کرتا ہے اُسکو توفیق دیتا ہی نہ جو کہ وہ طرف دلیلون روشن کی نظر نہین کرتا ہے
اور دیدہ و دانستہ انکار کرتا ہے وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ اور جو کچھ خرچ کرتے ہو تم ایمان والو مال سے سو راہ خدا مین فَلِاَنْفُسِكُمْ
پس واسطے نفسون تمہارے کے ہی کہ اُسکا ثواب اور فایدہ تمکو پہنچیگا پس کسو واسطے خرچ کرکے منت رکھتے ہو اور مال ناکارہ صدقہ مین دیتے ہو اور
خدا تمہارا محتاج نہین ہی کہ تمہارے دینے کا فایدہ کچھ اُسکو ہوتا ہو اور ما تنفقوا معنی شرط ہی اور اسیواسطے اسکا نون محذوف ہوگیا ہے

وَمَا تُنْفِقُونَ اور نہین خرچ کرتے ہو تم اور کہتے ہین کہ یہ نفی بمعنی نہی ہے یعنی اور نہ خرچ کرو تم اِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ مگر
واسطے طلب کرنے خوشنودی خدا کی اور ابتغاء مفعول لہ واقع ہوا ہے یعنی تم جو واسطے راضی ہونے خدا کے دیتے ہو یہی چاہیے کہ خالص نیت سے دو کہ
خدا تمسے راضی ہو وَمَا تُنْفِقُوا اور جو کچھ خرچ کرو تم مِنْ خَيْرٍ مال مین سے اپنے اور وہ مال بہتر ہے تو يُوَفَّ إِلَيْكُمْ پورا
دیا جاویگا طرف تمہاری ثواب اسکا وَأَنْتُمْ لَا تُظْلَمُونَ اور تم نہ ظلم کیے جاؤ گے کہ ثواب تمہارے اعمال کا تمکو کم دیا جائے اور جو صدقہ کیا کرو
مال کا ہو وہ لِلْفُقَرَاءِ واسطے فقیرون محتاجون کے ہے الَّذِينَ أُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ جو لوگ کہ روکے گئے ہین بیچ راہ خدا کے یعنی جو کہ
مشغول ہین جہاد مین یا طاعت مین ہمیشہ کہ طاعت نے انکو معاش کے کسب کرنے سے باز رکھا ہے اور وہ ایسے ہین کہ لَا يَسْتَطِيعُونَ
نہین طاقت رکھتے ہین وہ بسبب مشغول ہونے جہاد کے اور طاعت کے ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ چلنے بیچ زمین کے واسطے تجارت اور کسب معاش کے
اسواسطے کہ انکو جہاد اور عبادت سے فرصت نہین ہوتی ہے اور ضربا یستطیعون کا مفعول ہے اور یہ لوگ کہ جنکا یہ ذکر ہے مہاجرین تھے
محتاج آدمی مثل عمار اور مقداد اور ابوذر اور ابن مسعود وغیرہ کے کہ مدینہ مین کوئی اپنا گھر اور ملک نہین رکھتے تھے کہ شب کو اسمین بسر کرین
بلکہ شب کو ایوان مسجد مین پڑے رہتے تھے اور اسیواسطے انکو اصحاب صفہ کہتے ہین اور صفہ ایوان کو کہتے ہین اور دنکو وہ لوگ جناب رسول خدا
صلعم کی خدمت مین حاضر رہتے تھے کچھ کسب کیا کرتے تھے اور نہ کسی سے سوال کرتے تھے اسواسطے يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ گمان کرتا ہے انکو نادان
اور بیخبر انکے حال سے أَغْنِيَاءَ تونگر مِنَ التَّعَفُّفِ عفت اختیار کرنے کے سبب کہ وہ سوال نہین کرتے تھے اور حمزہ اور ابوجعفر اور عاصم اور ابن
عامر نے یحسب کو فتح سین پڑھا ہے اور باقیون نے بکسر سین تَعْرِفُهُمْ پہچانتا ہے تو انکو اے محمد صلعم بِسِيمَاهُمْ ساتھ نشان اور
علامت انکی کے کہ رنگ انکا زرد ہے اور بدن انکا ناتوان ہے اور کپڑے انکے خمیدہ ہو رہے ہین اور وہ ایسے ہین کہ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ
إِلْحَافًا نہین سوال کرتے ہین وہ آدمیون سے گڑگڑا کر عاجزی سے اور مراد اس سے بالکل نہ سوال کرنا ہے اور الحافا قائم مقام حال کے ہے یعنی
لا یسئلون الناس ملحفین وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ اور جو کچھ خرچ کرتے ہو تم مال بہتر اپنے مین سے اوپر مومنین اصحاب صفہ پر اور سوائے
انکے اور مستحقون پر تو فَإِنَّ اللّٰهَ بِهِ عَلِيمٌ پس تحقیق خدا ساتھ اسکے عالم ہے اور اسکو خوب جانتا ہے اور موافق اسکے تمکو خدا جزا دیگا اور
جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ فقرا بادشاہ بہشتیون کے ہونگے اور قیامت کے روز آدمی مشتاق بہشت کے ہونگے اور بہشت مشتاق فقرا کا
ہوگا اور ابن عباس سے روایت ہے کہ ایکروز رسول خدا صلعم صفہ مسجد پر گئے اور ان لوگون کی فقیری اور احتیاج ملاحظہ فرمائی اور بعد اسکے
فرمایا انسے کہ جو کوئی میری امت سے اسحال پر کہ جو حال تمہارا ہے اور اسحال پر وہ خوش ہو تو کل کو قیامت کے روز وہ میرے رفیقون مین سے
ہوگا اور منقول ہے کہ جسوقت فقرا اور تنگدست میدان قیامت مین آئینگے تو ملائکہ انسے کہینگے کہ دنیا مین تمہارے پاس کچھ نہ تھا کہ آج اسکا
حساب دو اور بعد اسکے بیحساب انکو بہشت مین لیجائینگے تونگرون سے پانسو برس پہلے اور شیعہ اور سنی کی دونو کی کتابون مین لکھا ہے کہ
امیر المومنین علیہ السلام کے پاس ایکبار چار درہم تھے ایک درہم کو انھون نے انمین سے شب کو راہ خدا مین دیا اور ایک کو دنمین دیا اور ایک کو
پوشیدہ دیا اور ایک کو ظاہر دیا اور جناب رسول خدا صلعم نے سنا تو فرمایا کہ اے علی اسطرح سے تو نے تصدق کیون کیا حضرت علی نے عرض
کی کہ یا رسول خدا جس تصدق سے کہ خدا راضی ہو وہ تصدق ان چار صورتون سے باہر نہین ہے جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ اے علی
جو کچھ تو امید رکھتا ہے خدا تعالی نے تجھکو عنایت فرمایا اور یہ آیت شان مین علی کے نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ الَّذِينَ
يُنْفِقُونَ وہ لوگ کہ خرچ کرتے ہین راہ خدا مین مستحقون پر أَمْوَالَهُمْ مالون اپنے کو بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ بیچ رات کے اور دنکے سِرًّا
وَعَلَانِيَةً پوشیدہ اور ظاہر فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ پس واسطے انکے اجر انکا ہے اس صدقہ کے عوض مین کہ وہ نعمتین بہشت کی ہین عِنْدَ
رَبِّهِمْ نزدیک پروردگار انکے کے وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ اور نہین خوف ہے اوپر انکے ثواب کے کم ہونیکا وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ اور نہ وہ غمگین

الربع

نزلت فی شان علی

ہوگی اُسکے سبب سے اور جناب رسولخدا صلعم سے روایت کرتے ہین فرمایا کہ علی نے چار درہم جو تصدق کیے ہین اس تصدق کرنیمین سبقت لیگیا وہ چار ہزار درہم کے تصدق کرنے پر اور اب خدا تعالیٰ سود کا حال بیان کرتا ہے کہ اَلَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ الرِّبٰوا جو لوگ کہاتے ہین سود کو لَا یَقُوْمُوْنَ نہ اُٹھینگے وہ قیامت کے روز اپنی قبرون سے اِلَّا کَمَا یَقُوْمُ مگر جیسے کہ اُٹھتا ہے الَّذِیْ یَتَخَبَّطُہُ الشَّیْطٰنُ وہ شخص کہ دیوانہ کرے اُسکو شیطان مِنَ الْمَسِّ چہونیسے اور گمان عرب کا یہ تہا کہ جسوقت جن آدمی کو چہوتا ہے تو عقل اُسکی زائل ہوجاتی ہے اور دماغ اُسکے خلل ہوجاتا ہے اور وہ دیوانہ اور باؤلا ہوجاتا ہے حقتعالیٰ نے اسیوجہ سے کہ مشہور تہا عرب مین اُسکو بیان کیا کہ سود کے کہانیوالے قیامت کے روز مثل دیوانونکے اُٹھینگے جیسے کہ کسیکو شیطان لپٹتا ہے اور قیامت کے روز جو آدمی یہ عذاب اُنکا دیکھینگے تو پہچانینگے ذٰلِکَ یہ عذاب بِاَنَّہُمْ قَالُوْٓا سبب اسکے ہے کہ تحقیق کہا تہا اُنہون نے دنیا مین کہ اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا سوا اسکے نہین کہ بیع مانند سود کے ہے اور کہتے ہین کہ عرب ایک درہم کو دو درہم سے فروخت کرتے تہے اور کہتے تہے کہ یہ سود نہین ہے بلکہ بیع ہے اور بیع اور سود مین فرق نہین کرتے تہے اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ اور حال یہ ہے کہ حلال کیا ہے خدا نے بیع کو وَحَرَّمَ الرِّبٰوا اور حرام کیا ہے سود کو فَمَنْ جَآءَہٗ مَوْعِظَۃٌ مِّنْ رَّبِّہٖ پس وہ شخص کہ آئی اُسکو نصیحت پروردگار اُسکے کیطرف سے یعنی سود کہانیکی ممانعت کا حکم آئی پروردگار کیطرف سے اور حضرت باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد موعظہ سے توبہ ہے اگر جہالت سے کہاتا ہو اور پہر توبہ کرے فَانْتَہٰی پس باز آئے وہ کہ سود کہانیکو چہوڑے فَلَہٗ مَا سَلَفَ پس واسطے اسکے ہے جو کچہہ گذر گیا ہے لینا سود کا یعنی ممانعت سے پہلے جو سود لیا ہے وہ معاف ہے وَاَمْرُہٗٓ اِلَی اللّٰہِ اور کام اُسکا طرف خدا کے ہے کہ اُسکو توفیق دے کہ سود لینے سے وہ محفوظ رہے اور ان آیتوں کے مضمونکو دیکہکر وہ خوف کرے اور پرہیز کرے سود کے لینے سے وَمَنْ عَادَ اور جو شخص کہ عود کرے اور پہر سود کہانے لگے حلال جانکر بعد ممانعت کے تو فَاُولٰٓئِکَ پس یہ لوگ سود کو حلال جانکر یا خدا کے حکم کو خفیف جانکر پہر سود کے لینے والے اَصْحٰبُ النَّارِ صاحب دوزخ کے یعنی رہنے والے دوزخ کے ہین ہُمْ فِیْہَا خٰلِدُوْنَ وہ بیچ اُس دوزخ کے ہمیشہ رہنے والے ہین اسواسطے کہ حلال جاننا سود کا یا خفیف جاننا خدا کے حکم کا کفر ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ عمداً سود کا لینے والا اُسکو حلال جانکر اس آیت کے حکم مین ہے اور امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ سود کا لینا بعد نازل ہونے حکم ممانعت کے گناہ کبیرہ ہے اور ممانعت کا خفیف جاننے والا داخل کفر مین ہے اور بعض عارفین کہتے ہین کہ سود کا کہانیوالا سب کبائر کے اختیار کرنیوالونسے بدتر حال ہے اسواسطے کہ کسب مین خدا پر توکل ہوتا ہے کسب کرنیوالونکو تہوڑا ہو یا بہت مثل تاجر کے اور کسان اور پیشہ والیکے وہ روز مین اپنی عقلوں کا بہروسا نہین کرتے ہین اور بیلے کسب کرنیسے روزی اُنکی متعین نہین ہوتی ہے کسقدر حاصل ہوگی اور سود کا کہانیوالا اپنی روزی کو معین کرلیتا ہے اور پروردگار پر اُسکو توکل نہین ہوتا ہے اسواسطے وہ قیامت کے روز اسطرح سے اُٹہیگا کہ جیسے کسیکو شیطان لپٹتا ہے یَمْحَقُ اللّٰہُ الرِّبٰوا گہٹاتا ہے خدا سود کو اور اُسکے مال کو کم کرتا ہے کہ اُسمین برکت نہین دیتا اور انجام کو اُس مال مین خسارہ اور نقصان وَیُرْبِی الصَّدَقٰتِ اور بڑہاتا ہے صدقونکو کہ زیادہ کرتا ہے برکت دیکر اُس مال کو کہ جسمین سے وہ صدقہ دیا جاتا ہے اور آخرت مین اسکا عوض بہت زیادہ اور کثرت سود دیگا اگرچہ وہ صدقہ تہوڑا ہو اور حضرت صادق علیہ السلام نے روایت کی ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ ہر شے کیواسطے ایک فرشتہ موکل ہے مگر صدقہ کہ اُسکو خدا تعالیٰ اپنے ہاتہہ مین لیتا ہے اور اسکی پرورش کرتا ہے جیسے کہ تم مین کوئی اپنے لڑکے کی پرورش کرتا ہے یہانتک کہ قیامت کے روز اُسکو دیکہینگے تو وہ مثل کوہ احد کے ہوگا غرض یہ ہے کہ ثواب راہ خدا مین دینے کا بہت کثرت سے ہوگا وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ اور خدا نہین دوست رکہتا ہے کُلَّ کَفَّارٍ ہر ناشکری کرنیوالیکو کہ حرام کے حلال لینے پر اصرار کرے کہ اَثِیْمٍ گناہ کرنیوالا ہو کہ سود کے کہانے پر اور سود کے اسکے اور محرمات کے اختیار کرنے پر حرص رکہتا ہو

اور حدیث میں وارد ہوا ہے کہ قیامت کے روز پیٹ سود کھانیوالونکا سانپوں سے بھرا ہوگا اور پوست اُن لوگونکا ایسا پتلا اور ضعیف ہوگا کہ وہ سانپ انکے پیٹ میں سے دیکھے جاتے ہونگے اور اب خدا تعالیٰ مومنین کی صفتیں فرماتا ہے جو کہ سود کھانے سے پرہیز کرتے ہیں اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تحقیق جو لوگ کہ ایمان لاتے ہیں خدا اور پیغمبر اور سب اُس حکم پر کہ جو پیغمبر لایا ہے خدا کے یہاں سے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور عمل کیے ہیں اُنہوں نے نیک موافق حکم خدا کے وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ اور قائم کیا ہے اُنہوں نے نماز کو یعنی ہمیشہ پڑھتے ہیں وہ اُسکو مع شرائط اور ارکان کے وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ اور دیتے ہیں وہ زکوٰة لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ واسطے اُنکے اجر ہے اُنکا نزدیک پروردگار اُنکے کے قیامت کے روز وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ اور نہیں ہے خوف اوپر اُنکے کسیطرحکا وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ اور نہ وہ غمگین ہونگے ثواب کے نہ ملنے اور کم ہونیسے بلکہ پورا ثواب اُنکو ملیگا اور کہتے ہیں کہ ولید بن مغیرہ ایام جاہلیت میں یعنی اسلام سے پہلے لوگوں سے معاملہ سود کا کرتا تھا اور قبیلہ بنی ثقیف پر اُسکا کچھ باقی رہگیا تھا جب وہ مرگیا تو اُسکے پسر خالد بن ولید نے جو سیف اللہ سُنّیوں کا ہے اُس سے سودی روپیہ کا مطالبہ کیا خدا تعالیٰ نے منع کیا چنانچہ فرماتا ہے کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو دل سے اتَّقُوا اللّٰهَ ڈرو تم عذاب خدا سے وَذَرُوْا اور چھوڑ دو تم اور دست بردار ہو تم اُس سے کہ مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا جو کچھ باقی رہا ہے سود میں سے اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ اگر ہو تم باور کرنیوالے سود کے حرام ہونیکو اسواسطے کہ دلیل ایمان کی فرمانبرداری خدا کے حکم کی ہے فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا پس اگر نہ کروگے تم یعنی اگر سود باقی ہے کو ترک نہ کروگے تم تو فَاْذَنُوْا پس خبردار ہو جاؤ تم بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ساتھ لڑائی کے خدا سے اور پیغمبر اُسکے سے اور آپسمیں ایک دوسرے کو خبر کرو تم اور یقین کرو تم اور عاصم اور حمزہ نے فَاٰذِنُوْا کو ہمزہ کی مد سے اور کسرہ ذال سے پڑھا ہے یعنی جانو اور عالم ہو تم ساتھ لڑائی کی خدا سے اور پیغمبر اُسکے سے اور خدا سے لڑائی کرنیوالا دوزخمیں جاتا ہے اور رسول سے لڑائی کرنی یہ ہے کہ رسول خدا اُنسے جہاد کریں اس سے معلوم ہوا کہ مراد اس سے یہ ہے کہ سود کے کھانیکو حلال جانے تاکہ نوبت کفر کی پہنچے پس اُسکے واسطے عذاب ہے اور اگر سود کی کہانیکو حلال نجانے بلکہ اُسکو حرام جانے تو یہ کفر نہیں ہے لیکن سود کا کھانا ہی ایسا ہے کہ گویا خدا اور رسول سے لڑائی کرنی ہے اور انجام اُسکا آتش جہنم ہے اگر توبہ نکریں پس اُس گناہ کی عظمت کے واسطے مجازاً ایسا بیان کیا ہے جیسا کہ بعضے کہتے ہیں اور حدیث یا علی حربک حربی میں حرب کے معنی حقیقی مراد نہیں ہیں یہ حرب لغتہ کفر کیطرف منجر ہوتی ہے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ قیامت کے روز سود خوروں سے کہا جائیگا کہ خذوا سلاحکم للحرب من اللہ یعنی پکڑو تم ہتیار اپنے خدا سے لڑنیکے واسطے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ایک درہم سود کا لینا نزدیک خدا کے زیادہ سخت ہے ستر زنا سے اور دوسری روایت میں اُن حضرت کی یہ ہے کہ وہ زنا اپنی خالہ یا پھوپھی کے ساتھ ہو اور بیت اللہ میں واقع ہوا اور تیسری روایت میں انہیں حضرت سے یہ ہے کہ سود کے ستر ٹکڑے ہیں اور کمتر اُسکا یہ ہے کہ اپنی ماں سے خانہ خدا میں زنا کریں اور حضرت امیر المومنین فرماتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلعم نے لعنت کی ہے سود کو اور اُسکے کھانیوالیکو اور اُس خریدار فروخت کرنیوالیکو اور اُسکے تمسک کے لکھنے والیکو اور اُسپر گواہی کرنیوالیکو وَاِنْ تُبْتُمْ اور اگر توبہ کرو تم سود کے لینے سے اور اُسکے حلال جاننیکے اعتقاد سے تو فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ پس واسطے تمہارے اصل مال تمہارے ہیں بدون سود کے لَا تَظْلِمُوْنَ نہ ظلم کرو تم کہ مقروض سے اصل مال سے زیادہ کچھ طلب کرو تم وَلَا تُظْلَمُوْنَ اور نہ ظلم کیے جاؤ تم کہ تمپر کوئی ظلم کرے یہانتک کہ اصل مال سے بھی تمکو دور رکھے اور کہتے ہیں کہ مسلمان بعد نازل ہونے اس آیت کے اپنے اصل مال کے لینے پر راضی ہو گئے اور جو کچھ اصل مال اُنکا لوگوں پر آتا تھا اُسکو اُنہوں نے وصول کر لیا لیکن جو لوگ کہ تنگدست تھے اُنہوں نے کہا کہ ہمکو چند روز کی مہلت ملے کہ ہمارا غلہ زراعت کا طیار ہو جائے اُسوقت ہم تمہارا قرض ادا کرینگے اور قرضخواہوں نے طلب کیا انہیں جلدی کی پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ اور اگر ہو وے وہ قرضدار صاحب تنگی کا کہ تہیدست ہو تو فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ پس انتظار کرنا ہے

طرف آسانی کی یعنی اُسکو مہلت دینی چاہیے یہانتک کہ اُسکو میسر ہو کہ اُسوقت وہ تمہارا قرض ادا کریگا اور یہہ کان تامہ ہے یعنی وہان قرضدار
اور ابو جعفر نے میسرہ کو بضم سین پڑھا ہے اور باقیون نے بسکون سین پڑھا ہے اور زید ابن یعقوب نے میسرہ کو بضم سین پڑھا ہے مضاف طرف یاے کی وَ
أَن تَصَدَّقُوا اور اگر صدقہ کرو تم قرضدار پر اپنے اُس مال کو کہ اُسکو بخشدو اور بری الذمہ اپنے مال سے اُسکو کردو تم تو **خَيْرٌ لَّكُمْ** بہتر ہے
واسطے تمہارے یعنی ثواب اُسکا بہتر ہے مہلت دینے سے اور زیادہ ہے اسواسطے کہ دونو کا ثواب تمہارے نامہ اعمال مین لکھا جائیگا **إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ**
اگر ہو تم کہ جانتے ہو تم اُسکے ذکر کیا اور ثواب کثیر کو اور عاصم نے تصدقوا کو تخفیف صاد پڑھا ہے اور باقیون نے بتشدید صاد **وَاتَّقُوا يَوْمًا**
اور ڈرو تم عذاب اُس روز کے کہ **تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ** رجوع کروگے تم بیچ اُسکے طرف خدا کی اور پہروگے اُسکے حکم کیطرف واسطے جزاے
اعمال کے **ثُمَّ تُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ** پہر پورا دیا جائیگا ہر نفس **مَّا كَسَبَتْ** جو کچھ کہ کسب کیا ہو اُسنے اور اعمال نیک یا بد کئے ہون اور اُسکی جزا
اُسکو پوری ملیگی **وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ** اور وہ ظلم نکئے جاینگے کہ ثواب مین اُنکی کمی کیجاے اور یہہ کہ عذاب مین اُنکے زیادتی کیجاے تو ایسا نہوگا اور حضرت
صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جناب رسول خدا صلعم نے منبر پر چڑہکر فرمایا کہ آگاہ ہو جاے کہ پہنچا دے حاضر تم مین سے غایب کو کہ جو شخص مہلت دیوے تنگدست
مقروض کو تو ہووےگا واسطے اُسکے ہر دن خدا پر صدقہ مثل مال اُسکے کے یہانتک کہ وصول کرے وہ مال اپنا اور کہتے ہین کہ یہہ آیت واتقوا یوما ترجعون فیہ
سب آیتون کے بعد نازل ہوئی ہے اور بعد اُسکے کوئی آیت رسول خدا صلعم پر نازل نہین ہوئی **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا** اے وہ لوگو کہ ایمان
لائے ہو **إِذَا تَدَايَنتُم** جسوقت معاملہ کرو تم آپسمین **بِدَيْنٍ** ساتھ قرض کے خواہ کسیکو قرض دو یا خریدو اور فروخت مین کسیکے ذمہ کچھ رہجاے
إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ایک مدت نام رکھے گئے تک یعنی ایک وقت کے وعدے پر کسیکو کچھ دو یا کسی سے کچھ لو تو **فَاكْتُبُوهُ** پس لکھو تم اُس معاملہ کو
ایک کاغذ پر کہ لکھنے مین بہتر ہین اور کیا بات ثابت رہینگی اور نام دینے والے اور لینے والے کا اُسمین درج ہو تاکہ وقت حاجت کے اُسکی طرف رجوع کرو اور یہہ امر
سُنت ہے واجب نہین ہے اور خدا تعالی نے تمہاری آسانی اور رفع نزاع کیلیے بیان کردیا ہے **وَلْيَكْتُب** اور چاہیے کہ لکھے اُس تمسک قرض
بَّيْنَكُمْ درمیان تمہارے **كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ** ایسا لکھنے والا ساتھ انصاف کے کہ کم یا زیادہ نکرے یعنی مال کو اور مدت وعدہ کو
وَلَا يَأْبَ اور چاہیے کہ انکار نکرے **كَاتِبٌ** کوئی لکھنے والا **أَن يَكْتُبَ** اس سے کہ لکھے وہ یعنی لکھنے سے اُس کاغذ کے انکار نکرے بلکہ چاہیے
کہ **كَمَا عَلَّمَهُ اللَّهُ** جیسے کہ سکہلایا ہے اُسکو خدا نے یعنی جیسے کہ حکم شرع ہے اُسکے موافق لکہے **فَلْيَكْتُبْ** پس چاہیے کہ لکہے یا مطلب کو کہے
وَلْيُمْلِلِ اور چاہیے کہ لکہواے **الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ** وہ شخص کہ اوپر اُسکے حق ہے کہ وہ مقروض ہے اُس مال کا وہ لکہوے یعنی اگر قرضدار لکہنا
جانتا ہے تو وہ اپنی طرف سے اپنی اقرار سے لکہے اور اگر وہ لکہنا نہین جانتا ہے یا یہہ کہ جانتا ہے اور لکہتا نہین ہے تو دوسرے شخص کاتب کے سامنے اقرار کرے کہ وہ
اُسکی طرف سے لکہے **وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ** اور چاہیے کہ ڈرے وہ لکہنے والا اللہ سے کہ پروردگار اُسکا ہے **وَلَا يَبْخَسْ** اور نہ کم کرے وقت لکہنے کے
مِنْهُ اُس حق مین سے کہ اُسکے ذمہ ہے **شَيْئًا** کسی چیز کو بلکہ جو کچھ ہے وہ تمام اور پورا لکہے **فَإِن كَانَ الَّذِي** پس اگر ہووے وہ شخص کہ
عَلَيْهِ الْحَقُّ اوپر اُسکے حق ہے **سَفِيهًا** بیعقل ہرچند کہ بالغ ہوگیا ہو اور مال کو غرض صحیح مین خرچ نہین کرتا ہے اور فایدہ اور نقصان کو
کچھ نہین سمجھتا ہے **أَوْ ضَعِيفًا** یا ضعیف اور ناتوان ہوگیا ہو مثل بوڑہے آدمی کی اور لڑکے کے **أَوْ لَا يَسْتَطِيعُ أَن يُمِلَّ هُوَ**
یا نہ طاقت رکہتا ہو یہہ کہ لکہوے وہ بسبب مشغول ہونے معاش کی یا دوسرے کام ضروری کے تو اسصورت مین **فَلْيُمْلِلْ** پس چاہیے کہ لکہوے حق کو **وَلِيُّهُ**
بِالْعَدْلِ ولی اُسکا ساتھ انصاف کی یا مطلب یہہ ہے وہ والی کہ جسمین کسیطرح کی کمی اور زیادتی نہو اور ولی ایسے آدمیونکا باپ ہوتا ہے
یا دادا ہوتا ہے **وَاسْتَشْهِدُوا** اور گواہ کرو تم اپنے معاملہ پر **شَهِيدَيْنِ** دو گواہ یعنی سنت ہے اور بہتر ہے کہ اپنے معاملہ مین
تم دو گواہ مقرر کرو **مِن رِّجَالِكُمْ** مردون اپنے سے کہ وہ مومن مرد ہون **فَإِن لَّمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ** پس اگر نہون وہ دو
گواہ مرد تو **فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ** پس ایک مرد اور دو عورتین ہون اور فرجل وامرتان کی تقدیر فلیکن رجل وامرتان ہے

یعنی بس چاہیے کہ ہوئی ایک مرد اور دو عورتین کہ اُنکو گواہ مقرر کرو مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ اُن شخصوں سے کہ پسند کرو تم اور راضی ہو تم
اُن گواہ ہونے سے یعنی گواہان عادل مقرر کرو اور دو عورتین اسواسطے مقرر کی ہین کہ اَنْ تَضِلَّ اگر بہولجائے اِحْدٰىهُمَا ایک
ان دونوں مین کی اُس معاملہ کو کہ جسپر وہ گواہ ہوئی تھی تو فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى پس یاد دلائے ایک اُن دونوں مین
کے دوسری کو اُس معاملہ کو یعنی اگر ایک اُن دونوں مین سے اُس معاملہ کو بہولجائے تو دوسری اُسکو یاد دلاوے اور یہ اسلئے فرمایا ہے کہ بسبب ضعف
عقل کے عورت پر غلبہ نسیان کا ہوتا ہے کہ شاید بہولجاتی اسواسطے دوسری مقرر ہوئی کہ اگر ایک فراموش کرے تو دوسری اُسکو یاد دلاوے اور
حمزہ نے اِن تضل کی ہمزہ کو مکسور پڑہا ہے اور باقیون نے مفتوح اور ابن کثیر اور ابو عمرو اور قتیبہ نے فتذکر کو تخفیف سے پڑہا ہے اور منصوب اور حمزہ نے
مشدد پڑہا ہے اور مرفوع اور باقیون نے مشدد اور منصوب پڑہا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَاءُ اور نہ انکار کرین گواہ گواہی
قبول کرنیسے اِذَا مَا دُعُوْا جسوقت بلائی جائین وہ واسطے گواہ ہونیکے کہ یہ فرض کفایہ ہے وَلَا تَسْأَمُوْا اور نہ سستی کرو
تم لکھنے مین اور نہ اظہار ملال کرو تم اَنْ تَكْتُبُوْهُ اس سے کہ لکھو تم اُسکو صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا چھوٹا ہو یا بڑا ہو یعنی وہ مطلب تہوڑا
ہو یا بہت ہو اُسکو لکھنا چاہئے اور اُسکے لکھنے مین کاہلی نہ کرنی چاہئے اِلٰٓى اَجَلِهٖ طرف مدت اُسکی کے یعنی جو مدت کہ واسطے اُسکے مقرر
ہوئی ہے اُس مدت تک لکھو اور کم یا زیادہ اُسمین نکرو ذٰلِكُمْ یہ تحریر تمہاری تمسک کی اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ بہت راست اور درست
ہے نزدیک خدا کے وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ اور ثابت اور قایم ہے واسطے گواہی دینے کے اسواسطے کہ تمسک یاد دلادیتا ہے گواہ کو اگر وہ بہول
گیا ہو اُس مطلب کو کہ جسپر گواہ ہوا ہے کہ وہ جسوقت تمسک کو دیکہیگا تو اُسیوقت اُسکو یاد آجائیگا کہ ہان مین اسپر گواہ ہوا ہون وَاَدْنٰٓى
اَلَّا تَرْتَابُوْٓا اور نزدیک تر اسکے ہے کہ نہ شک کروگے تم اگر اُس تمسک کو دیکہو گے پس تمسک کے لکہنے کو ترک مت کرو اِلَّآ اَنْ
تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً مگر یہ کہ ہووے وہ معاملہ خرید و فروخت حاضر یعنی ہاتہون ہاتہ کے روبرو دونو معاملہ کرنیوالونکے اور عاصم نے تجارۃ
حاضرۃ کو منصوب پڑہا ہے کان کی خبر مقرر کرکے اور باقیون نے مرفوع پڑہا ہے کان کو تامہ ٹہیراکر یعنی وہ تجارت حاضر ہو کہ تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ
پہراتے ہو تم اُسکو درمیان اپنے کہ دست بدست ایک شخص ایک چیز کو لیتا ہے اور دوسری چیز اُسکے عوض مین اُسیوقت دیتا ہے اور وہ دوسرا
اُسکو لیتا ہے اور اُسمین قرار اور وعدہ آئندہ کو دینے کا نہین ہوتا ہے بلکہ ایک چیز خرید کرکے لیتے ہین اور قیمت اُسکی اُسیوقت دیدیتے ہین تو اسصورتمین
فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ پس نہین ہے اوپر تمہارے کوئی گناہ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا کہ نہ لکھو تم اُسکو کہ اُسمین کوئی صورت نزاع کی نہین ہے کہ
معاملہ نقد ہے وَاَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَايَعْتُمْ اور گواہ مقرر کرو تم جسوقت خرید اور فروخت کرو تم آپسمین نقد اور دست بدست ہو واسطے
کہ اگر گواہ اُسپر کوئی نہو تو ہوسکتا ہے کہ بائع یا مشتری اُس معاملہ کا انکار کرے اور یا یہ کہ قیمت کی اور خریدی ہوئی چیز کی کمی یا زیادتی مین
جہگڑا ہو اور یہ امر بہی واجب نہین ہے بلکہ مباح ہے اور دفع نزاع کیواسطے خدا نے ارشاد کیا ہے وَلَا يُضَآرَّ اور چاہئے کہ نہ ضرر پہنچایا
جائے اور نہ رنج دیا جائے كَاتِبٌ لکہنے والا تمسک کا کہ زبردستی اُسپر جبر کرکے اُس سے کاغذ لکہوائین وَّلَا شَهِيْدٌ اور نہ گواہ کو
اور نہ گواہ ضرر اور رنج دیا جائے کہ اُسکو زبردستی گواہ مقرر کرین اگر وہ کچہ عذر رکہتا ہو اور یہ بہی ہوسکتا ہے کہ یضار معروف کا صیغہ ہو اور اصل
مین یہ یضارر بکسر رائے اول ہو اور معنی اُسکے اسصورتمین یہ ہونگے کہ اور نہ ضرر پہنچاوے لکہنے والا بائع کو یا مشتری کو اسطرح سے کہ کاغذ کو درست اور
صحیح نہ لکہے اور اُسکی عبارتمین خیانت کرے اور گواہ بہی ضرر نہ پہنچاوے کہ گواہی سے ادا کرنیسے انکار کرے اور یا یہ کہ درست گواہی ندیوے اور ابو جعفر نے
یضار کو مشدد اور یہ تسکین را کے پڑہا ہے اور باقیون نے تشدید اور نصب را کے پڑہا ہے وَاِنْ تَفْعَلُوْا اور اگر کرو تم ایسے معاملہ کرنیوالو اُس امر کو
کہ جس کرنے کی تمکو ممانعت ہے جیسے کہ ضرر پہنچانا کاتب کا اور گواہ کا اور سوا اُسکے منہیات مین سے تو فَاِنَّهٗ پس تحقیق وہ کرنا فُسُوْقٌۢ بِكُمْ
بدکاری ہے کہ لاحق ہوئی ہے ساتہ تمہارے اور باہر ہوجانا ہے حکم خدا سے وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو تم خدا سے کہ اُسکے حکم کے برخلاف مت کرو

دین اور دنیا میں وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ اور سکھلاتا ہی تمکو خدا احکام دین اور دنیا تمہاری کو وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ اور خدا ساتھ ہر چیز کے عالم ہے اور جاننے والا ہی اور اب دوسرا حکم قرض کا خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے کہ وَإِن كُنتُمْ عَلَىٰ سَفَرٍ اور اگر ہو تم اوپر سفر کے یعنی جس وقت تم سفر میں ہو وَلَمْ تَجِدُوا كَاتِبًا اور نہ پاؤ تم کسی لکھنے والے کو کہ تمہارے معاملہ کا وہ کاغذ لکھے یا دوات اور قلم اور کاغذ میسر نہو فَرِهَانٌ مَّقْبُوضَةٌ پس کوئی چیز گرو قبضہ کیگئی ہووے اور ابو عمرو نے رہان کو رہن پڑھا ہے اور وہ خبر ہی مبتدا محذوف کی یعنی فالوثیقۃ رہان مقبوضۃ اور رہان جمع رہن کی ہے یعنی کوئی چیز قرض لینے والیکی لیکر اپنے قبضہ میں لاؤ اور اسکو رکہلو عوض میں قرض کے اور قبضہ کرنا گرو کا اکثر علما کے نزدیک بطریق جواز کے ہے اس صورت میں اگر رہن کو قبضہ نکرے تو بھی ہو سکتا ہی فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُم بَعْضًا پس اگر امین جانے بعض تمہارا بعض کو یعنی قرض دینے والا قرض لینے والیکو معتبر جانے بسبب حسن ظن کی اور یا یہ کہ معاملہ میں اسکو ہمیشہ درست پایا ہو اور اسکو معتبر جانکر اسکو قرض دیوے بدون اسکے کہ کوئی چیز اسکے عوض میں اپنے قرض کی گرو کرے تو فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ پس چاہئے کہ ادا کرے وہ شخص کہ امین اور معتبر جانا گیا ہی یعنی قرض لینے والا ادا کرے أَمَانَتَهُ امانت اس قرض دینے والیکو یعنی قرض قرض دینے والیکا کہ وہ امانت قرض دینے والیکی قرض لینے والیکے پاس ہے چاہئے کہ قرض لینے والا اسکو ادا کرے اور اسکے حق کا انکار نکرے کہ اسنے احسان اپنا اسپر کیا تہا اور ایک ضرورت میں اسکو دیا تہا وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ اور چاہئے کہ وہ ڈرے خدا سے کہ رَبَّهُ پروردگار اسکا ہی اور امانت میں خیانت نکرے اور اب خدا تعالیٰ گواہی کی پوشیدہ کرنیکو منع کرتا ہے اور فرماتا ہی کہ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ اور نہ پوشیدہ کرو تم گواہی کو اے گواہو وَمَن يَكْتُمْهَا اور جو کوئی کہ پوشیدہ کرے اسکو تو فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ پس تحقیق گناہ کرنیوالا ہی دل اسکا اور خدا تعالیٰ نے دل کو گنہگار فرمایا ہی اسواسطے کہ ارادہ ہر چیز کے کرنیکا دل سے ہوتا ہے وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ اور خدا ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم ظاہر کرنا گواہی کا یا پوشیدہ کرنا اسکا عَلِيمٌ عالم ہی اور جاننے والا ہی کہ موافق اسکے تمکو جزا اور سزا دیگا اور گواہی کا ادا کرنا حاکم کے روبرو واجب تعالیٰ ہے اور وہ حاکم شرع کے روبرو نہ حاکم ظالم کے روبرو لِّلّٰهِ خاص واسطے خدا کے ہی اور ملک اور مخلوق اسکی ہو مَا فِي السَّمَاوَاتِ جو کچھ کہ بیچ آسمانوں کے ہے مثل فلک اور ستاروں کے وَمَا فِي الْأَرْضِ اور جو کچھ کہ بیچ زمین کے ہے مثل حیوانات اور درختوں اور پہاڑوں کے پس جو کچھ کہ تمکو حکم کرتا ہے وہ تمہاری فائدہ کی اور تمہاری مصلحت کیواسطے ہی خدا کو کچھ احتیاج کسی چیز کی نہیں ہی وَإِن تُبْدُوا اور اگر ظاہر کرو تم مَا فِي أَنفُسِكُمْ اس چیز کو کہ بیچ نفسوں تمہارے کے ہی نیک ارادہ یا بد ارادہ أَوْ تُخْفُوهُ یا پوشیدہ کرو تم اسکو يُحَاسِبْكُم بِهِ اللّٰهُ حساب کریگا تمہارا ساتھ اسکے خدا اور تمکو موافق اسکے جزا دیگا اور کہتے ہیں کہ اعمال بندہ کی اسکے پیش کریگا زبان کے کہنے کو اور سب اعضا کے افعال کو اور نیک اور بدکی قصد کرنیکو فَيَغْفِرُ پس بخشیگا لِمَن يَشَاءُ واسطے جس شخص کے کہ چاہی وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ اور عذاب کریگا جسکو چاہیے اور عاصم اور ابن عامر اور ابو جعفر اور یعقوب نے یغفر اور یعذب کو مرفوع پڑہا ہے اور پہلے کلام سے اسکو قطع کر دیا ہے اور فعل کو خبر مبتدا محذوف کی ٹھیرایا ہے اور باقیوں نے اسکو مجزوم پڑہا ہے باعتبار عطف کی جزا شرط کی مقرر کرکے وَاللّٰهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ اور خدا اوپر ہر چیز کے خواہ بخشش ہو خواہ عذاب کرنا ہو قَدِيرٌ قدرت رکہنے والا ہی چاہے بخشے چاہی عذاب کرے لیکن احادیث میں وارد ہوا ہی کہ خدا تعالیٰ بعضی چیز پر مواخذہ نکریگا جیسے کہ دلمیں وسوسے گذرتے ہیں کہ انسے بچنا بہت مشکل ہے اور خطا اور نسیان سے اگر کوئی امر صادر ہوا ہی تو اسپر بھی مواخذہ نکریگا اور جس چیز کا علم نہیں رکہتے ہیں اور جسکی واقف نہیں رکہتے ہیں جس کام کرنیکی طرف مضطر اور ناچار ہوں اور بے بس ہوں اور جسقدر کہ ظاہر نہوئی ان چیزوں سے مواخذہ نہوگا اور مواخذہ اس سے ہوگا کہ جسکا اعتقاد رکہتا ہی یا اپنے ارادہ اور اختیار سے کوئی امر کرتا ہے اور اگر کوئی فعل بد دلمیں گذرے اور ارادہ اسکے کرنیکا ہو لیکن جبتک کہ اسکو نکریگا تو مواخذہ اسکا اس سے نہوگا اور اگر نیک کام دلمیں گذرے اور ارادہ اسکے کرنیکا ہو اور اسکو نکرے تو ثواب اسکا تو بہی پائیگا اور منقول ہے کہ قیامت کی روز بندہ کو حاضر کرینگے اور نامہ اعمال کو اسکے ہاتھ میں دینگے

وہ اسکو کہوے تو اسکے اول ہی ہین حج مقبول دیکہو ایک ساعت اسمین تامل کرو اور بعد اسکے کہو کہ خداوندا تو جانتا ہے کہ دنیا مین مینے کوئی حج نہین
کیا ہے حقتعالی فرماتے کہ اگرچہ تونے کوئی حج نہین کیا ہے لیکن فلانی روز تونے حاجیونکا قافلہ دیکہا تو چشم پر آب ہوا تو اور کہتا تہا کہ کاش مجہکو
طاقت ہوتی حج کی تو مین بہی ہمراہ انکے جاتا مینے تیری نیت کی راستی اور درستی کو جانکر حج مقبول تیرے واسطے لکہا اور اب خدا تعالی
امت مرحومہ کی تعریف مین اور انکی تکلیف کی سبکساری مین بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ **آمَنَ الرَّسُولُ** ایمان لایا اور اعتقاد کیا
پیغمبر نے یعنی محمد صلعم نے **بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ** ساتہ اس چیز کے کہ نازل کیگئی ہے طرف اسکے **مِنْ رَبِّهِ** پروردگار اسکے کیطرف سے اور وہ
آیتین قرآن کی اور احکام شرع کی ہین اور یہہ گواہی ہے خدا کیطرف سے رسولخدا صلعم کی ایمان کی صحت پر اور ایسے ہی **وَالْمُؤْمِنُونَ**
یعنی اور مومنین ایمان لاتے ہین اور اعتقاد کیا ہے انہون نے جو مومنین کہ امت محمد صلعم کی ہین **كُلٌّ** یہہ اصل مین کلہم ہے اور مضاف الیہ
اسکا محذوف ہے اور تنوین کل کی قائمقام اسکے ہے اور ضمیر ہم کی رسول کی اور مومنین کی سب کیطرف پہرتی ہے یعنی کل انکی **آمَنَ**
بِاللَّهِ ایمان لاتے ساتہ خدا کی اور وہ واحد ہے **وَمَلَائِكَتِهِ** اور ساتہ فرشتون اسکے کی کہ وہ معصوم اور مقرب درگاہ الہی کے ہین
وَكُتُبِهِ اور ساتہ کتابون اسکی کی ایمان لائے کہ وہ حق ہین اور خدا کی بہیجی ہوئی ہین **وَرُسُلِهِ** وقف اور ساتہ پیغمبرون اسکے کے ایمان
لاتے کہ ہر ایک انمین سے معصوم اور بہیجا ہوا خدا کا ہے بخلاف اہل کتاب کے کہ بعضے پیغمبرونپر اور بعضی کتابونپر وہ ایمان لاتے ہین اور بعضی پر ایمان
نہین لاتے اور بعضے پیغمبرونکو خدا کا بیٹا کہتے ہین اور سب مومنین متفق الکلمہ ہوکر کہتے ہین کہ **لَا نُفَرِّقُ** نہین فرق کرتے ہین ہم اور جدائی
نہین ڈالتے ہین ہم ایمان لانے مین **بَيْنَ أَحَدٍ** درمیان کسی کے **مِنْ رُسُلِهِ** پیغمبرون اسکی سے اسطرحسے کہ بعضی کو سچا جانین اور بعضے
کو جہوٹا جانین یہ اعتقاد ہمارا نہین ہے بلکہ سب پیغمبرونپر ہم ایمان لائے ہین **وَقَالُوا** اور کہا ان سب مومنین نے کہ **سَمِعْنَا** سنا ہمنے یعنی
قبول کیا ہمنے حکم خدا کو **وَأَطَعْنَا** اور فرمانبرداری کی ہمنے یعنی خدا کا فرمانا مانا ہمنے **غُفْرَانَكَ** بخشش مانگتے ہین ہم تجہسے **رَبَّنَا**
اے پروردگار ہمارے **وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ** اور طرف حکم تیرے کے پہرنا ہے واسطے جزائے اعمال کے اور غفرانک مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا اور
تقدیر اسکی اللہم اغفر لنا غفرانک ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جناب رسولخدا صلعم فرماتے ہین کہ مین جسوقت شب معراج کو
سدرة المنتہی پر پہونچا تو دیکہا مینے کہ ایک پتا اسکا ایک گروہ کو سایہ کرتا ہے اور مین اپنے پروردگار سے مثل قاب قوسین کی تہا اور دوسری روایت
مین ہے کہ فرمایا حضرت نے مینے اپنے پروردگار کو دل کی آنکہہ سے دیکہا نہ سر کی آنکہہ سے اور مجہکو میرے پروردگار نے آواز دی کہ آمن الرسول بما انزل
الیہ من ربہ مینے کہا کہ مین اسکو قبول کرتا ہون اپنی طرف سے اور اپنی امت کیطرف سے پہر آواز آئی کہ والمؤمنون کل آمن باللہ وملائکتہ وکتبہ
ورسلہ لا نفرق بین احد من رسلہ اسوقت مینے کہا کہ سمعنا واطعنا غفرانک ربنا والیک المصیر اور اسوقت فرمایا خدا نے کہ **لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ**
نہین تکلیف دیتا ہے خدا **نَفْسًا** کسی نفس کو **إِلَّا وُسْعَهَا** مگر موافق طاقت اور گنجایش اسکی کی بلکہ طاقت سے کم تکلیف دی ہے کہ
شب و روز مین سوائے سترہ رکعت نماز کو اور تمام سال مین سوائے ایک مہینے ماہ رمضان کی روزے واجب نکئے اور حال یہ ہے کہ اس سے زیادہ کی طاقت
رکہتے ہین **لَهَا مَا كَسَبَتْ** واسطے اس نفس کے ہے جو کچہ کسب کیا ہے اسنے نیکیون مین سے یعنی جو نیکیان کسنے کی ہین انکا فائدہ اسی کے
واسطے ہے **وَعَلَيْهَا** اور اوپر اسی نفس کے یعنی اسی کے ضرر کے واسطے ہے **مَا اكْتَسَبَتْ** جو کچہہ کہ کسب کیا ہے اس نفس نے برائیون مین سے یعنی اگر
اسنے گناہ کئے ہین تو انکا ضرر اسی کیواسطے ہے اور خیر کیواسطے کسب فرمایا اور شر کیواسطے اکتساب اسواسطے کہ اکتساب بہت سعی اور اضطراب سے
اور ارادہ اور اختیار سے کسب کرنیکو کہتے ہین اور شر کیطرف نفس کی رغبت بہت ہوتی ہے بخلاف خیر کی اور رسولخدا صلعم فرماتے ہین کہ بعد اسکے
مینے کہا کہ **رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا** اے پروردگار ہمارے نہ مواخذہ کر تو ہمسے اور منقول ہے دوسری روایت مین کہ جسوقت رسولخدا صلعم نے
شب معراج یہہ کلمات اپنے پروردگار سے سنے تو خدا نے الہام کیے یہہ کلمات امت کی زبان پر جاری کئے کہ ربنا لا تواخذنا یعنی ای پروردگار ہمارے

مواخذہ کر تو ہمسے یعنی ہمکو عذاب مین مت گرفتار کر تو اِنْ نَّسِيْنَآ اگر فراموش کیا ہے ہمنے اور کسی طاعت کو ہم بہول گئے ہین اَوْ اَخْطَاْنَا
یا خطا کی ہے ہمنے کہ بقصد کوئی فعل ہمسے صادر ہوا ہی اور یہہ کلام بسبیل خشوع اور خضوع کی اور عاجزی اور انکساری کی اعتبار سے ہی ورنہ بندہ
مومن ان دونو صورتونمین عذاب سے بیخوف ہی اور خدا تعالی نے یہہ سنکر فرمایا کہ نہ مواخذہ کرونگا مین اور فرماتے ہین حضرت کہ پہر یہ کہا کہ رَبَّنَا اے
پروردگار ہمارے وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اور نہ بار کر تو اوپر ہمارے اِصْرًا بوجہ بہاری کو یعنی تکلیف امور شاقہ کی ہمکو مت دے کہ جسکو نہایت
محنت اور مشقت سے کرنا ہو یعنی ایسا بوجہ تو ہم پر مت رکہہ كَمَا حَمَلْتَهٗ جیسا کہ رکہا ہی تونے اُس بوجہ کو عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا اوپر
اُن لوگونکی کہ پہلے ہمسے تہے اور بڑی تکلیفین شاقہ انکو تو نے دی تہین مثل یہود اور نصارا کے کہ رات دن مین یہود پر پچاس نمازین فرض تہین اور
اور زکوۃ اُنپر چہارم حصہ مال کا تہا اور اُنکا کپڑا نجس ہوتا تو دہونیکا حکم نہ تہا بلکہ اُنپر واجب تہا کہ جسقدر کپڑا نجس ہے اُسقدر کتر کر پہینکدیوین
اور نماز اُنکی سوای مسجد کی دوسری جگہہ درست نہتی اور اگر پانی نملتا تو اُنکو تیمم جائز نہتا اور جسوقت گناہ کرتے تو علامت گناہ کی اُنکے چہرہ پر
ظاہر ہوتی تہی اور اگر گہر مین کوئی گناہ کرتے تو دروازہ پر مرقوم ہوجاتا تہا کہ فلانا فلانے کام مین مشغول ہوا یہہ سب تکلیفین برکت سے جناب رسولخدا
صلعم کی امت مرحومہ سے اُٹہائی گئی اور یہہ دعا ہی اِن آیت مین بسبیل خشوع اور خضوع ہی ہو واسطے کہ خدا تعالی کسی پر بوجہ بہاری نہین
رکہتا ہی اور یہہ دعا حضرت نے کی تو خدا تعالی نے فرمایا کہ مین تیری اُمت پر بوجہ بہاری نہ رکہونگا اور حضرت نے فرمایا کہ پہر کہا ہمنے کہ رَبَّنَا
اے پروردگار ہمارے وَلَا تُحَمِّلْنَا اور نہ اُٹہوا تو ہمسے مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ اُس چیز کو کہ نہین ہی طاقت واسطے ہمارے ساتہ اُٹہانے
اُسکے کہ یہہ دعا ہی بسبیل خشوع اور خضوع ہی ہو واسطے کہ اگرچہ ہم یہہ دعا نکرین لیکن خدا تعالی ہمکو تکلیف ما لا یطاق نہین فرماتا ہے
وَاعْفُ عَنَّا قف اور معاف کر تو ہمسے وَاغْفِرْ لَنَا قف اور بخش تو واسطے ہمارے گناہون ہمارے کو اور پوشیدہ کر تو ہمارے عیبونکو اور اُنکا
مواخذہ کیجیو ہمکو رسوا مت کر وَارْحَمْنَا قف اور رحم کر تو ہم پر کہ ہماری طاعت کو قبول کر تو کہ اَنْتَ مَوْلٰنَا تو ہی ہی آقا ہمارا اور کارساز
اور مددگار ہمارا فَانْصُرْنَا پس نصرت دے تو ہمکو عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۹ اوپر قوم کافرونکی کہ ہمکو تو اُنپر غالب کر جنگ مین بہی اور دلیل
اور حجت مین بہی اور منقول ہی کہ رسولخدا صلعم یہہ دعا کرتے تہے شب معراج کو ملائکہ آمین کہتے تہے اور خدا تعالی قبول کرتا تہا اور اسیواسطے سنت ہی کہ
ان دو آیتونکو بہت پڑہے اور رسولخدا صلعم سے روایت ہی کہ یہہ دو آیتین بہشت کی خزانونمین سے ہین اور خدا تعالی نے اپنی دست قدرت سے اُنکو
لکہا ہی آسمان اور زمین کی پیدا کرنیسے دو ہزار برس پہلے اور جو کوئی اسکو بعد نماز عشاکی پڑہے تو ایسا ہو کہ گویا تمام شب وہ بیدار رہکے عبادت
خدا مین اور فرمایا ہی حضرت نے کہ جو کوئی ان دو آیتونکو پڑہی تمام مقصود اُسکے دنیا اور آخرت کی بر آوین اور شیطان اُسکے گرد نہ پہرے اور
رسولخدا صلعم نے کہ فرمایا ہی مجہسے خدا تعالی نے کہ دیا ہی تجہکو اور تیری امت کو ایک خزانہ عرش کی خزانونمین سے کہ وہ سورہ فاتحہ اور خواتیم سورۃ
البقر کا ہی اور ابن عباس سے روایت ہی کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ جسوقت بندہ ان دو آیتونکو پڑہتا ہی اور جسوقت اس مقام پر پہنچ کر کہتا ہی غُفْرَانَكَ
رَبَّنَا تو خدا تعالی فرماتے کہ بخشا مینے تجہکو اور جسوقت کہے کہ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا تو خدا تعالی فرماتے کہ تجہسے مین مواخذہ نکرونگا اور جسوقت کہے لَا تُحَمِّلْنَا
تو خدا تعالی فرماتے کہ ایسی تکلیف تجہکو مین ندونگا کہ جسکی طاقت تجہکو نہو اور جسوقت بندہ مومن کہے کہ وَاعْفُ عَنَّا تو خدا تعالی پاک کر دیتا ہی
تجہسے اور جسوقت کہے کہ وَاغْفِرْ لَنَا تو خدا تعالی فرماتے کہ مینے تجہکو بخشا اور جسوقت کہے کہ وَارْحَمْنَا تو خدا تعالی فرماتے کہ رحم کیا مینے تجہپر اور جسوقت کہے
فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ تو حقتعالی فرماتے کہ سب کافرون پر مینے تجہکو نصرت دی اور تیری مدد کی سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰنَ اور حال یہہ ہی کہ یہہ سورہ
مدینہ مین نازل ہوا ہی اور اسمین دو سو آیتین ہین اور پہلے اس سے سورہ بقر کی فضیلت مین گزر گیا ہی کہ جو کوئی بقرہ اور آل عمران کو پڑہیگا
تو یہہ دونو سورتین قیامت کے روز اُسکے سر پر مثل ابر کے سایہ کرینگی اور ابن عباس سے روایت ہی کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ جو کوئی سورہ آل عمران کو
جمعہ کے روز پڑہے اُسپر خدا تعالی اور ملائکہ درود بہیجتے ہین بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ الٓمّٓ یہہ بہی حروف مقطعہ مین سے ہین

ربع

یہ حروف رمز ہین بیچ میان خدا کی اور پیغمبر کی اور اُسکے اوصیا کی اور اُسکا ذکر سورہ بقر مین گزر گیا ہی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ آل عمران کی
الم کے معنے یہ ہین کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ مین خدا بزرگ ہون اَللّٰهُ معبود قابل پرستش لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہین ہے کوئی معبود سوا
اُس خدا کی کہ وہی مستحق عبادت کا ہی اَلْحَیُّ زندہ ہو کہ زندگی اُسکی دائم ہی اور زندگی ہر زندہ کی اُسی سے ہے اَلْقَیُّوْمُ وہ ہمیشہ قائم ہی اور باقی
اور اُسی سے سب کا قیام ہے اور ابو جعفر اور اعشی نے الم کی میم کو ساکن اور اللہ کی الف کو قطعی پڑھا ہے اور باقیون نے میم کو مفتوح کر کے اللہ مین وصل
کیا ہی اور کہتے ہین کہ رسول خدا صلعم فرماتے تہی کہ اسم اعظم تین سورتون مین ہی ایک تو سورہ بقر مین اور وہ اللہ لا الٰہ الا ہو الحی القیوم ہی اور دوسرے
سورہ آل عمران مین اور وہ بہی اللہ لا الٰہ الا ہو الحی القیوم ہی اور تیسری سورہ طٰہٰ مین اور وہ وعنت الوجوہ للحی القیوم ہی اور اصف بن برخیا
ان دو اسم مبارک سے تخت بلقیس کا شہر سبا سے حضرت سلیمان کی پاس لایا تہا اور کہتے ہین کہ اسّی آیتین یا کچہ زیادہ اس سورت کی اول سے نصارا
نجران کے مقدمہ مین نازل ہوئی ہین کہ وہ ساٹہ سوار تہی اور جناب رسول خدا صلعم سے دین کی مقدمہ مین گفتگو کرنے مدینہ مین آئے تہے اور پیشوا اُن
تین آدمی تہی ایک تو عاقب کہ امیر اُنکا تہا اور دوسرا ایہم کہ کارگزار اور صدر اُنکا تہا اور تیسرا ابو حارثہ کہ مدرس اُنکا تہا یہ لوگ لباس مزین پہنکر
باراستگی تمام رسول خدا صلعم کی مسجد مین آئی جسوقت کہ حضرت نے نماز عصر سے فراغت پائی تہی اور حضرت کی پاس وہ سب بیٹہ گئے اور باتین کرنے
لگے یہانتک کہ اُنکی نماز کا وقت پہنچا حضرت سے وہ اجازت لیکر کہڑی ہوئے اور مشرق کیطرف منہ کرکے سنکہ بجانے لگے اور نماز اپنی اُس مسجد مین پڑہی
اور بعد اُسکے پہر حضرت کی پاس جا کر بیٹہے رسول خدا صلعم نے اُنسے فرمایا کہ تم مسلمان ہو جاؤ عاقب اور ایہم نے کہا کہ ہم تجسے پہلے ہی دین خدا کو اختیار
کئے ہوئے ہین حضرت نے یہ سنکر فرمایا کہ تم جو خدا تعالیٰ کی زن و فرزند مقرر کرتے ہو اور صلیب کی عبادت کرتے ہو اور گوشت خوک کہاتے ہو اسنے تمکو
اسلام سے باز رکہا ہی اُن لوگون نے کہا کہ ہم جو عیسیٰ کو فرزند خدا کہتے ہین ہم حق پر ہین کہ اگر عیسیٰ فرزند خدا کا نہین ہی تو اُسکا باپ کون ہی حضرت نے
فرمایا کہ تمہارے دین مین خدا پر فنا اور زوال روا نہین ہی اور تم جانتے ہو کہ عیسیٰ کو ایکروز اجل گرفتار کریگی اور سوا اسکے تم اعتقاد رکہتے ہو کہ تصویر
عیسیٰ کی صورت کی مریم کے شکم مین خدا کی تقدیر سے تہی اور تم کہتے ہو کہ عیسیٰ کہاتا پیتا سوتا تہا اور رفتہ رفتہ لڑکپن سے بڑہکر جوانی کو پہنچا اور
خدا سب ان امور سے پاک اور منزہ ہی وہ لوگ الزام کہا کر وہانسے اُٹہ کہڑے ہوئے حقتعالیٰ نے اسّی آیتین اول مین اس سورہ کی نازل کین اُن لوگونکے
مقدمہ مین اور نزاع اُنکا ایکبار خدا کی خدائی مین تہا اور بار دوسری نبوت مین خاتم الانبیا کی اسواسطی اول مین اس سورت کے پہلے ذکر اپنی خدا ہونے اور
اپنی حیات کا اور قیوم ہونیکا کیا اور بعد اُسکی نبوت مین خاتم الانبیا صلعم کے فرمایا کہ وہ معبود زندہ اور قایم وہی ہی کہ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ نازل کیا
اُسنے اوپر تیری کتاب کو یعنی محمد صلعم یعنی قرآن کو تدریج سے بہیجا نازل کیا ہی بِالْحَقِّ ساتہ حق کی اور ساتہ راستی اور درستی کی مُصَدِّقًا تصدیق کرنیوالا
درسلہ لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ واسطی اُسکے کہ آگی اُس کی ہی یعنی جو کتابین کہ خدا کیطرف سے پہلے نازل ہوئی ہین اُنکی تصدیق کرنیوالا ہی یہ قرآن اور
نہین لکہا اُن کتابونکی توحید اور عدل اور نبوت اور معاد مین اور تمام اصول دین مین اور مقصد کا حال واقع ہوا ہی وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ
شب و روز مین نازل کیا ہی توریت اور انجیل کو ایکدفعہ مین مِنْ قَبْلُ پہلے اُس سے کہ هُدًى لِّلنَّاسِ ہدایت کرنیوالی تہی واسطے آدمیون
رکہتے ہین لہجا وہ دونو کتابین اور یہی حال واقع ہوا ہی اور اُن دونو کتابون مین اثبات وحدانیت خدا کا اور ابطال شرک کا تہا لیکن یہ لوگ
واسطے ہی و علیہ کہہ رہے ہین نے عیسیٰ کو ابن اللہ کہا وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ اور نازل کیا قرآن کو کہ جسنے باطل کو جدا کرنیوالا ہی وہ اور فرقان
اُسکو کیا ہے کہتے ہین تو اُسکا نام قرآن کل آیات کو کہتے ہین اور بعضے لوگ کہتے ہین کہ فرقان معجزات انبیا کو کہتے ہین اور منقول ہی کہ فرمایا رسول خدا نے کہ قرآن کی
اور آیات اور اخبار ایسے کہ آیتین اور سورتین جو اسمین ہین متفرق نازل ہوئی ہین بغیر تحقیقون کی بخلاف اور کتابونکی کہ پہلے انبیا کی صحیفے اور
توریت اور انجیل اور زبور ایکدفعہ تحقیق بیشتر اور کافہ بہرائی ہو کہ نازل ہوئے ہین اور فرماتا ہی خدا کہ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تحقیق جن لوگون نے کفر کیا
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ساتہ نشانیون قدرت خدا کی یا ساتہ آیتون خدا کی کہ وہ آیتین قرآن کی ہین اور اُنکو باور نکیا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ

قرائت چہارم

اسم اعظم

واسطے اُنکی عذاب ہے سخت بسبب انکے کفر اور نفاق کے واللّٰہ عزیز اور خدا غالب اور قادر ہے عذاب کرنے پر کہ کوئی اُسکو منع نہیں کر سکتا ذو انتقام
صاحب بدلا لینے اور عذاب کرنیکا ہے کہ جسطرح چاہے عذاب کرے ان اللّٰہ تحقیق کہ خدا وہ شخص ہے کہ لا یخفی علیہ شیء نہیں
پوشیدہ ہے اوپر اسکے کوئی شیء فی الارض ولا فی السماء بیچ زمین کے اور نہ بیچ آسمان کے بلکہ علم اُسکا سب اشیا کو محیط ہے اور گھیرے ہوئے ہے
اور کلیات اور جزئیات کو سب کو جانتا ہے اور علم حضرت عیسی کا کہ بعض اشیائے غایب کو وہ جانتے تھے ناقص تھا اور وہ بھی تعلیم اور الہام ربانی سے تھا
پس ایسے علم ناقص کو دلیل انکی خدا ہونیکی بنانا چاہیے هو الذی اور خدا حق وہ شخص ہے یصورکم فی الارحام صورت
بناتا ہے تمہاری بیچ پیٹوں ماؤں کے کیف یشاء جسطرح چاہتا ہے اور جسطرح کہ اُسکی حکمت تقاضا کرتی ہے نر یا مادہ کوتاہ
یا دراز گورا یا کالا خوبصورت یا بدصورت کامل یا ناقص اور عیسی کی قدرت ایسی نتھی بلکہ صورت اُسکی بھی ماں ہی کے پیٹ میں بنی تھی پس جبکہ وہ
خود محتاج صورت بنے کا ہو کہ کوئی اُسکی صورت کو بناوے تو وہ دوسری کی صورت پیٹ میں کیونکر بناتیگا اور حدیث میں وارد ہوا ہے کہ جب نطفہ
عورت کی رحم میں جاتا ہے تو چالیس روز اُسمیں حرکت کرتا ہے اور بعد اُسکے خون بستہ ہو جاتا ہے اور چالیس روز وہ خون حرکت کرتا ہے اور بعد اُسکے
وہ گوشت کا ٹکڑا ہو جاتا ہے اور چالیس روز کے بعد پھر ہڈیاں پیدا ہوتی ہیں اور اُنپر گوشت پہنایا جاتا ہے اور پٹھے اور رگیں سب درست ہو جاتی ہیں
اور جبکہ پورے چار مہینے پیٹ میں گذرے اور سب اعضا اُسکے طیار ہو گئے تو دو فرشتوں کو حکم ہوتا ہے وہ اُسکی ماں کے منہ میں ہو کر پیٹ میں جاتے
جاتے ہیں اور اُسکے آنکھ اور کان اور ناک سب چیزوں کو بناتے ہیں اور بعد اُسکے اُسمیں روح کو داخل کرتے ہیں لا الہ الا ہو نہیں ہے
کوئی معبود قابل پرستش مگر وہ خدا ہے پاک کہ جو کچھ وہ کرتا ہے دوسرا سواے اُسکے کوئی نہیں کر سکتا ہے اور جو کچھ وہ جانتا ہے دوسرا نہیں جانتا ہے
اور جو کچھ وہ قدرت رکھتا ہے دوسرا نہیں رکھتا ہے العزیز غالب ہے سب چیزوں پر الحکیم حکمت والا ہے کہ جو کچھ کرتا ہے موافق حکمت
اور مصلحت کرتا ہے هو الذی انزل علیک الکتاب وہ خدا وہ شخص ہے کہ نازل کیا ہے اُسنے اوپر تیرے کتاب کو اے محمد یعنی
قران کو منہ آیات محکمات بعضی اُسمیں سے آیتیں محکم ہیں کہ جسکے ظاہر معنی میں کچھ دشواری نہیں ہے اور مقصود اُسکے آسانی حاصل
ہو جاتا ہے اور وہ مفصل اور مبین ہیں کہ اُنمیں اجمال کسیطرح کا نہیں ہوتا ہے هن وہ آیات محکمات ام الکتاب اصل کتاب کی ہیں اور
معظم ہیں کہ اور آیتیں اُنکی طرف رد ہوتی ہیں و اخر اور دوسری آیتیں کہ سواے اُن محکمات کے ہیں متشابہات متشابہات ہیں
کہ اُنکی معانی کئی طرح کے احتمال رکھتے ہیں اور ظاہر معنی سے اُسکے مقصود حاصل نہیں ہوتا اور معانی اُنکے نہایت مجمل ہیں کہ اُنمیں فکر اور تامل درکار ہے اور اُنمیں
فضل اور علم علماء کا آزمایا جاتا ہے کہ اُنکے مقصود کو حاصل کریں اور آیات محکمات سے اُنکو رد کریں فاما الذین پس لیکن جو لوگ کہ تعصب
نفسانی کی جہت سے فی قلوبہم زیغ بیچ دلوں اُنکے کجی ہے یا خدا کی سخن میں اُنکو شک ہے فیتبعون پس پیروی کرتے
ہیں وہ ما تشابہ منہ اُس آیت کی کہ جو متشابہ ہے اُس کتاب میں سے اور معانی اُسکی مشکل ہیں اور وہ لوگ اُسکے ظاہر معنی پر عمل کرتے
ہیں یا تاویل باطل اُسپر کرتے ہیں تا کہ ثابت کریں امر باطل پر اور کہتے ہیں کہ یہ آیت قران کی اس مطلب پر دلالت کرتی ہے اور کرتے ہیں یہ پیروی اُسکی ابتغاء الفتنۃ
واسطے طلب کرنے فتنہ کے تا کہ آدمیوں کو شک میں ڈالیں اور دین میں جاہلوں کو شبہہ ہو جاوے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد فتنہ سے
کفر اور شرک ہے اور ابتغاء مفعول لہ واقع ہوا ہے یعنی وہ پیروی متشابہ کی کرتے ہیں لوگوں کو کفر اور شرک میں ڈالنے کو اور جاہلوں کو شک اور شبہہ میں ڈالنے کو
نہایت کرتے ہیں وابتغاء تاویلہ اور واسطے طلب کرنے تاویل اُسکی کے کہ اُنکے مدعا کے موافق ہو وما یعلم تاویلہ اور حال یہ ہے کہ نہیں
جانتا ہے تاویل اُسکی اور حقیقت اُسکے معنی کی کوئی الا اللّٰہ مگر خدا کہ جسنے اُسکو نازل کیا ہے والراسخون فی العلم اور وہ لوگ کہ
ثابت قدم اور مضبوط ہیں علم میں اور مراد راسخون فی العلم سے جناب امیر المومنین اور اُنکی اولاد طیبین ہیں کہ اُنکو سینہ بسینہ رسول خدا صلعم سے علم پہنچا ہے
اور رسول خدا کو جبرئیل سے اور جبرئیل کو لوح محفوظ سے اور لوح محفوظ کی خبر جناب خدا سے ہے چنانچہ تفسیر اہلبیت علیہم السلام میں ہے اور اس آیت میں

وقف لا الله کی لفظ پر نکرنا چاہیے بلکہ فی العلم پر کرنا چاہیے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ جسوقت جناب امیر المومنین علیہ السلام اس آیت کو پڑھتے تو فرماتے تھے کہ
ہم ہین ہون اُن راسخون فی العلم سے کہ جو تاویل متشابہ کو جانتے ہین اور حق یہی ہے اسواسطے کہ اکثر اصحاب رسولخدا انکی طرف رجوع کرتے تو مشکل
مسئلون مین اور امیر المومنین نے کسیکی طرف رجوع نہین کی ہے اور ایسا ہی حال باقی ائمہ علیہم السلام کا تھا کہ لوگ مسائل مین انکی طرف رجوع کرتے
تھے اور انہون نے کسی کیطرف رجوع نہین کی ہے اور رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ تم مین سے ایک ایسا مرد ہو کہ تاویل قرآن پر جنگ کرے جیسا کہ مین
تنزیل قران پر جنگ کرتا ہون اور دست مبارک اپنا شانہ پر حضرت علی کی رکھکر فرمایا کہ مراد اُس سے یہ شخص ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا
کہ ہم ہین راسخون فی العلم اور ہم جانتے ہین تاویل اُسکی اور ایک روایت مین ہے کہ رسولخدا صلعم افضل راسخون فی العلم کے ہین اور جو کچھ خدا تعالی
نے نازل کیا ہے سب کی تنزیل اور تاویل سے حضرت کو مطلع کر دیا ہے اور سکھلا دیا ہے اور ایسا نہین ہے کہ خدا تعالی نے کوئی چیز نازل کی ہو اور
اسکی تاویل نہ سکھلائی ہو اور بعد اُس حضرت کے اوصیا اُسکے راسخون فی العلم ہین کہ وہ کل تاویل کو جانتے ہین يَقُولُونَ کہتے ہین وہ
راسخون فی العلم آمَنَّا بِهِ ایمان لائے ہم ساتھ اُس متشابہ کے كُلٌّ ہر ایک محکم اور متشابہ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا نزدیک پروردگار
ہمارے سے ہے وَمَا يَذَّكَّرُ اور نہین نصیحت پکڑتے ہین اور نہین یاد کرتے ہین إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ مگر صاحب عقلون کے کہ ذہن
جنکے بہی صاف ہین اور یہ تعریف اُن راسخون فی العلم کی ہے کہ جو عقل صاف اور ذہن ذکی رکھتے ہین کہ جو مقصود کو آیہ متشابہ سے حاصل کرتے
ہین اور جیسے کہ آیات کی دو قسم ہین محکم اور متشابہ ایسے ہی احادیث کی بہی دو قسم ہین کہ وہ بہی محکم اور متشابہ ہین اور حضرت امام رضا علیہ السلام
نے فرمایا ہے کہ احادیث متشابہ کو محکمات پر رد کرو اور متشابہات کی پیروی مت کرو کہ گمراہ ہو جاؤگے اور لوگونکو گمراہ کر دوگے اور یہ تفسیر دلالت کرتی ہے
اس امر پر کہ واو عاطفہ یقولون مین مقدر ہے اور اصل مین وَيَقُولُونَ ہے اور اسیطرح سوائے اسکے اور آیت مین بہی واو عاطفہ مقدر ہے چنانچہ اہل
فارسی کہتا ہے اور وہ آیت یہ ہے کہ وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ اور تقدیر اُسکی وقلت ہے لیکن واو عاطفہ بہت کم مقدر ہوتا ہے چنانچہ
نحو کی کتابون مین لکھا ہے اور کہتے ہین اور دعا کرتے ہین راسخون فی العلم کہ رَبَّنَا اے پروردگار ہمارے لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا کج کر تو
دلون ہمارے کو اور نہ پھیر تو انکو حق سے یعنی توفیق اور ہدایت جو تو نے ہمکو عطا کیا ہے وہ ہمارے اوپر سے مت اُٹھا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا بعد اسکے کہ
ہدایت کی ہے تو نے ہمکو طرف حق کی اور توفیق عطا کی ہے راہ راست تو نے ہمکو دکھلائی ہے دلیلین قایم کر کے وَهَبْ لَنَا اور بخش تو واسطے ہمارے
مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً نزدیک اپنے سے رحمت اور بخشش کو وہب امر کا صیغہ ہے وہب سے یعنی بخش تو ہمکو وہ لطف کہ جسکے سبب سے
درجہ بلند اور مرتبہ بزرگ تیری درگاہ سے حاصل کرکے سعادت ابدی کو ہم پہنچین إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ تحقیق کہ تو ہی ہے بخشنے والا
ہر مقصود اور مدعا کا رَبَّنَا إِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ اے پروردگار ہمارے تحقیق کہ تو جمع کرنیوالا آدمیونکا ہے بعد مرنیکے لِيَوْمٍ واسطے اس
دن کی اور کہتے ہین کہ مضاف یوم کا محذوف ہے یعنی واسطے جزا اس دن کی لَا رَيْبَ فِيهِ نہین شک بیچ واقع ہونے اسکی کہ جو
بیچ کے اسمین ہے حساب اور جزا إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ تحقیق کہ خدا نہین خلاف کرتا ہے وعدہ کو کہ جو کیا ہے اسنے وعدہ حشر اور نشر اور
حساب کا کیا ہے اسکو وفا کریگا إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا تحقیق وہ لوگ کہ کفر کیا ہے انہون نے لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ ہرگز نہ بے پروا کرینگے اُنسے
اور نہ دفع کرینگے أَمْوَالُهُمْ مال اُنکے کہ جسپر وہ نازان اور مغرور رہتے ہین وَلَا أَوْلَادُهُمْ اور نہ اولاد اُنکی کہ جنسے وہ فخر کرتے ہین مِنَ اللَّهِ شَيْئًا
عذاب خدا سے کسی چیز کو نہ دنیا مین اگر کوئی بلا نازل ہو اور نہ آخرت مین جسوقت وہ دوزخ مین لیجائے جائین وَأُولَئِكَ اور یہ لوگ هُمْ وَقُودُ النَّارِ
وہ ہی ایندھن ہین آتش جہنم کی کہ مثل ہیزم خشک کے اُسمین جلینگے اور عادت انکی پیغمبر کی جھٹلانا نہین كَدَأْبِ آلِ فِرْعَوْنَ مانند عادت لوگون
فرعون کی ہے کداب خبر ہے مبتدای محذوف کی یعنی عادتہم کداب آل فرعون یعنی عادت انکی مثل عادت تابعداری کرنے والون فرعون کے
موسی کی جھٹلانا نہین ہے وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ اور مثل عادت اُن لوگونکی کہ پہلے اُنسے تہے جیسے کہ قوم عاد کی اور ثمود کی كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا

ع ۹

جھٹلایا اُنہوں نے اور تکذیب کے ساتھ نشانیوں ہماری کے کہ اُنکی عادت تھی انبیا کی جھٹلانیکی تھی فاخذھم اللہ پس پکڑ لیا اُنکو خدا نے یعنی اُس کے
عذاب نے اُنکو گرفتار کیا دنیا اور آخرت میں بذنوبھم بسبب گناہوں اُنکے کہ انبیا کو جھٹلاتے تھے واللہ شدید العقاب اور خدا
سخت کرنیوالا عذاب کا ہے کافروں پر قل کہہ تو اے محمد صلعم للذین کفروا واسطے اُن لوگوں کے کہ کافر ہوئے ہیں وہ قریش ہیں ستغلبون
قریب ہے کہ مغلوب ہوگے تم دنیا میں کہ مومنین تم پر غالب ہونگے جیسے کہ جنگ بدر میں غالب ہوئے وتحشرون الی جھنم اور جمع کئے جاؤ گے
تم طرف دوزخ کی آخرت میں وبئس المھاد ۰ اور بد آرام گاہ ہے وہ دوزخ اور منقول ہے کہ جناب سرور محمد صلعم بدر کی لڑائی فتح کر کے مدینہ
میں تشریف لائے تو یہودیوں کو جمع کیا اور فرمایا کہ اے گروہ یہود کے ڈرو تم خدا سے کہ تمکو مثل قریش کے شکست نہ پہنچے جیسے کہ بدر میں انکو پہنچی ہے
چاہیے کہ بلا کے نازل ہونے سے پہلے تم مسلمان ہو جاؤ اور تم جانتے ہو کہ میں پیغمبر ہوں اور تم اپنی کتاب میں میری پیغمبری کی صفات دیکھتے ہو
یہودیوں نے یہ بات سنکر کہا کہ قریش کیا جانتے ہیں لڑائی کو کہ انکو لڑائی کا فن کچھ یاد نہیں ہے اسواسطے تو غالب ہو گیا ہے اور ہم سے اگر مقابلہ کریگا
تو معلوم ہوگا تجھکو پس خدا تعالی نے یہ آیت نازل کی کہ قل للذین کفروا ستغلبون اور خدا تعالی نے جو کچھ کہ وعدہ کیا تھا انکے مغلوب
ہونیکا وہ ظہور میں آیا یعنی قریظہ قتل ہوئے اور بنی نضیر جلاوطن ہوئے اور خیبر فتح ہوا کہ وہ یہودیوں کا مسکن تھا اور باقی یہودیوں پر جزیہ لگایا
گیا اور سب یہودی تباہی میں آئے اور یہ بڑی دلیل صدق نبوت کی ہے اور خدا تعالی بعد وعدہ کرنے فتح اور ظفر مومنین کے بیان اُس امر
کا کرتا ہے کہ جو کچھ روز جنگ بدر کفار پر واقع ہوا کہ وہ مغلوب ہوئے اور شکست اُنکو حاصل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے کہ قد کان لکم تحقیق کہ ہے
واسطے تمہارے اے قریش آیۃ علامت اور نشانی درستی نبوت محمد صلعم کی حق ہونیکی فی فئتین التقتا بیچ دو گروہ کے کہ ملے
آپس میں اور ملاقات کی اُن دونوں گروہ نے صف باندھکر جنگ بدر میں اور ایک گروہ دوسرے گروہ کے مقابلہ میں لڑنے کیواسطے کھڑے ہوئے فئۃ
تقاتل ایک گروہ تو لڑتے تھے فی سبیل اللہ بیچ راہ خدا کے اور یہ گروہ لشکر ظفر پیکر سرور محمد صلعم کا تھا کہ تین سو تیرہ آدمی تھے ستتر تو
اُن میں مہاجرین تھے اور دو سو چھتیس انصار تھے واخری کافرۃ اور دوسرا گروہ کافر تھے کہ وہ لشکر ابوجہل وغیرہ کا تھا اور وہ نو سو پچاس
آدمی تھے یرونھم دیکھتے وہ مسلمان انکو مثلیھم دو برابر اپنے رأی العین دیکھنا معاینہ کا یعنی ظاہر اور آشکارا اور
رأی مفعول مطلق یرون کا ہے اور العین کا محل رفع میں ہے فاعل اُسکا ہے اور یرونھم کو اہل مدینہ اور اہل بصرہ نے ترونھم پڑھتے تا سے اور باقیوں نے
یا سے پڑھا ہے یعنی اور اگرچہ کفار زیادہ تھے مسلمانوں سے ظاہر میں کہ اُس سے تگنے تھے لیکن خدا تعالی نے جو وعدہ کیا تھا کہ مومنین کو غالب کرونگا کافروں پر
اسواسطے قوی دل ہو کر مسلمانوں نے کافروں پر حملہ کیا واللہ یؤید بنصرہ من یشاء اور خدا قوت دیتا ہے ساتھ نصرت اپنی کے
جسکو چاہتا ہے ان فی ذلک تحقیق کہ بیچ اسکے یعنی غالب کرنے قلیل بے ہتھیار کے کثیر ہتھیار والوں پر لعبرۃ البتہ ایک نصیحت اور
پند ہے لاولی الابصار ۰ واسطے صاحبوں بینائیوں اور عقلوں کے اور منقول ہے کہ نشان مسلمانوں کے لشکر کا امیر المومنین علیہ السلام
پاس تھا اور اُن تین سو تیرہ آدمیوں میں دو شخص کے پاس گھوڑا تھا ایک مقداد کے پاس اور ایک مرثد کے پاس اور چھ آدمی اُنمیں زرہ پوش
تھے اور کفار کے لشکر میں سو آدمی گھوڑے پر سوار تھے ہتھیار لگائے ہوئے اور پہلی جو اسلام میں مسلمانوں کی لڑائی کافروں سے ہوئی وہ یہی لڑائی تھی اور اب
خدا تعالی خبر دیتا ہے لوگوں کے رغبت اور باعث نہ اختیار کرنے حق اور ہدایت سے اور سبب غافل ہونے جانب خدا سے اور آگاہ کرتا ہے گمراہی کیطرف
رجوع کرنیکی وجہ سے چنانچہ فرماتا ہے کہ زین للناس آراستہ کی گئی ہے واسطے آدمیوں کے اور زینت دیگئی حب الشھوات دوستی
خواہشوں نفسوں کی یعنی جو کچھ نفس خواہش رکھتا ہے شیطان اسکو وسوسہ ڈالکر بہت خوب اور اچھا دکھلاتا ہے کہ وہ آدمی کو بھلا معلوم ہوتا ہے اور
خواہشوں سے مراد اس آیت میں وہ چیزیں ہیں کہ جنکو انسان دوست رکھتا ہے اور خواہشوں کی دوستی کا ذکر مبالغہ کیلئے ہے اور حقیقت میں انسان
اُن چیزوں کو دوست رکھتا ہے اور وہ کئی چیزیں ہیں ایک تو دوستی انسان کی من النساء عورتوں سے ہے کہ وہ نہایت بدولت شیطان کے

اور انسان اُسکو بہت چاہتا ہی اور عورت مرد کو حق سے باز رکہتی ہی اور انسان کیواسطے عورت کی برابر کوئی فتنہ نہین ہی اور جناب سرور خدا صلعم نے فرمایا ہی کہ کوئی فتنہ ضرر کرنیوالا واسطے مرد کے عورت کی برابر نہین ہی اور فرمایا حضرت صلعم نے کہ عورت دام شیطان کا ہے اور مرد کو عورت بیگانہ کے پاس تنہا تنہا بیٹھنا نہ چاہیے کہ تیسرا اُنکا شیطان ہو جائیگا اور منقول ہے کہ زیادہ معاصی اور فتنے کہ عالم مین واقع ہوتے ہین وہ عورتونکی شامت سے ہین وَالْبَنِيْنَ اور بیٹونسے یعنی دوسری دوستی انسانکی بیٹونسے ہی کہ نہایت محبوب باپ اور مان کو ہوتے ہین اور حق سے وہ باز رکہتے ہین اور انسان اُنکی محبت اور پرورش مین خدا کو بہول جاتا ہی اور اُنکے لئے مال جمع کرنیکی بسقدر رغبت ہوتی ہی کہ بخل کو اختیار کرتا ہے اور اُنکے واسطے مال حرام جمع کرتے ہین اور لوگونکی حق غصب کرنے مین دریغ نہین کرتا ہے اور اُنکی محبت مین دشمنان دین سے لڑنیکو نہین جاتا ہی وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ اور کہالین بیلونکی جمع کی گئی اور بہری ہوئی سونے اور چاندی سے یعنی اور تیسری چیز جسکو انسان بہت دوست رکہتا ہی وہ بیلونکی کہالین پُر کی گئین سونے اور چاندی سے ہین کہ اُنکی محبت مین آدمی ایسا حق سے غافل ہوتا ہے کہ شب و روز اُنکی نگہبانی مین رہتا ہی اور قنطار سے مراد مال کثیر ہی اور کہتے ہین کہ وہ آٹھ ہزار مثقال طلائی ہین اور ایک مثقال وزن مین تین ماشہ اور تین رتی کی تخمینًا ہوتا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ وہ اسی ہزار مثقال چاندی کی ہوتے ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ قنطار بیل کی کہال کو کہتے ہین جو وقت طلائی دینارونسے پُر ہو اور چاندی کی درہمونسے بہری ہوئی ہو وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ اور گہوڑون نشاندار سے یعنی چوتہے محبت انسانکی گہوڑون نشاندار سے ہے کہ علامت خوب رکہتے ہون اور خوبصورت اور چالاک ہون اُنکے شوق مین انسان غافل ہو کر حق سے منحرف رہتا ہی وَالْاَنْعَامِ اور چارپاؤنسے یعنی پانچوین چارپاؤن سے انسان محبت رکہتا ہی مثل اونٹ اور گائے اور بہینس اور گوسفند کی کہ اُنکی طرف ایسی رغبت ہوتی ہی کہ اُنکے شوق مین حق سے بہت غافل رہتا ہی وَالْحَرْثِ اور زراعت سے انسانکو ایسی محبت ہوتی ہی کہ اُسکے شغل مین حق کیطرف بالکل توجہ نہین کرتا ذٰلِكَ یہ یعنی جو کچھ کہ مذکور ہوا ہے سب مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فائدہ زندگانی دنیا کا ہی کہ چند روز کا ہی اور بعد اُسکے فنا اور زوال ہی وَاللّٰهُ اور خدا سے جو حق ہی کہ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ نزدیک اُسکے نیک جگہہ پہرنیکی ہی کہ بعد مرنیکے آدمی جہان پہنچیگا اور وہان قسم قسم کی نعمتین ہین کہ یہ جہان چیزونسے بہتر ہین اور ہمیشہ کو وہ رہینگے کبہی اُنکو زوال نہین ہی اور اب خدا تعالیٰ آخرتکی نعمتونکی تعریف کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اَؤُنَبِّئُكُمْ کیا خبر دون میں تمکو اور آگاہ کرون بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ساتہ بہتر کے اُن چیزونسے کہ مذکور ہوئی ہین اور وہ بہتر لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا واسطے اُن لوگونکی ہین کہ جو پرہیز کرتے ہین گناہون سے عِنْدَ رَبِّهِمْ نزدیک پروردگار اُنکے کے جَنّٰتٌ بہشتین ہین کہ ادنیٰ چیز بہی وہانکی بہتر ہی تمام دنیا سے اور جو کچہ کہ دنیا مین ہی اور وہ بہشتین ایسی ہین کہ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ جاری ہین نیچے درختون اُنکے نہرین خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ہمیشہ رہنے والے ہین متقی بیچ اُن بہشتونکے وَاَزْوَاجٌ اور زوجہ ہین اُنکی بہشتون مین حورین ہی اور اُنکے دنیا کی بیبیان ہی مُّطَهَّرَةٌ پاک اور پاکیزہ ہین ہر عیب سے اور عیبونسے جو کہ عورتونکو ہوتے ہین وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اور رضامندی ہی خدا کی جانب سے کہ یہ سب نعمتونسے بہتر ہی وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ اور خدا سب کو دیکہنے والا اور بینا ہی بِالْعِبَادِ ساتہ بندونکے اور اعمال کو اُنکے دیکہتا ہی پس جزا دیتا ہی موافق عمل کے اور کہتے ہین کہ یہی استفہام کا قل ءَاُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ تک ہی اور لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا سے جملہ علٰحدہ شروع ہوا ہی اور خدا مین یہ حال واقع ہوا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ نہین لذت پائی ہی آدمیون نے دنیا اور آخرت مین ایسی لذت کہ وہ عورتونکی لذت سے زیادہ ہو اور یہی مراد ہی قول حقتعالیٰ سے زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ اور پہر فرمایا کہ بہشتی نہ لذت پائینگے بہشت مین ایسی کہ وہ نزدیک اُنکے عورتونسے زیادہ مرغوب ہو کہ کہانا نہین ایسی لذت ہوگی اور نہ پینے کی چیز و نہ ہوگی اور کہتے ہین کہ نعمتونکی مراتب ہین کہ ادنیٰ سب نعمتونمین تو فائدہ دنیا کا ہی اور اعلیٰ سب سے رضامندی خدا کی ہی اور میانہ اور وسط کی مرتبہ کا بہشت ہی اس آیت مین خدا نے ان نعمتون کی مراتب سے خبر دی ہی اور منقول ہی کہ خدا تعالیٰ بہشتیونکی طرف خطاب کرکے فرمائیگا کہ اے بہشتیو تم مجہسے راضی ہو وہ جواب مین کہینگے کہ خداوندا اس نعمت

زیادہ اور کونسی نعمت بہشت کی ہوگی خدا تعالی فرماتے کہ مین تمسے ایسا راضی ہون کہ کبھی تمپر غصہ نکرون اور روایت مین آیا ہے کہ بہشت مین تین چیزین
بہتر ہین ایک تو رضامندی خدا کی دوسری ہمیشہ بہشت مین رہنا اور نعمتین بہشت کی اور تیسری ہمسایگی حضرت رسالت پناہ صلعم کی اور خدا تعالی
متقیون کے اوصاف بیان کرتا ہے کہ اَلَّذِیْنَ وہ لوگ ہین جو پرہیزگار کہ نہایت عاجزی سے یَقُوْلُوْنَ کہتے ہین وہ کہ رَبَّنَا اے پروردگار ہمارے
اِنَّنَا اٰمَنَّا تحقیق ہم ایمان لائے ہم اُن چیزونپر کہ تونے فرمایا ہی جن چیزونپر ایمان لانیکو اور اپنے اعضا کو تیری عبادت مین صرف کرتے ہین اور تجھسے
بخشش کی کہتے ہین فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا پس بخش تو واسطے ہمارے گناہ ہمارے وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور نگاہ رکھ تو ہمکو آتش
دوزخ سے اور وہ لوگ ہین وہ متقی پرہیزگار کہ اَلصّٰبِرِیْنَ صبر کرنیوالے ہین ادا کرنے پر جمیع واجبات اور مستحبات کی اور ترک کرنے پر محرمات کی اور وقت
نازل ہونے بلا کے وَالصّٰدِقِیْنَ اور سچ بولنے والے ہین وہ متقی اور راستگو ہین اور قول مین اور فعل مین اپنی راستی پر ہین اور نیت انکی بہت
درست اور خیر پر ہے اور منقول ہے کہ جو کوئی عادت اپنی راستگوئی کی کرے اور راست کو مشہور ہو تو نام اسکا صدیقون مین درج کرین اور اگر دروغگوئی
عادت اپنی کرے تو برعکس اسکے ہو وَالْقٰنِتِیْنَ اور فرمانبرداری کرنیوالے ہین وہ متقی خدا کی ظاہر اور باطن مین وَالْمُنْفِقِیْنَ اور خرچ کرنیوالے
مال حلال مین سے مستحقون پر بقصد طاعت اور خوشنودی خدا کیواسطے اور حدیث مین وارد ہوا ہے کہ آفتاب کی دو طرف دو فرشتے ہوتے ہین وہ دعا کرتے ہین
کہ خداوندا خرچ کرنیوالے کو عوض دے تو اور بخیل کا مال تلف اور برباد کر تو وَالْمُسْتَغْفِرِیْنَ اور بخشش چاہنے والے ہین وہ متقی لوگ اپنے خدا سے
گناہون اپنے کیواسطے بِالْاَسْحَارِ ساتھ وقت سحر کے کہ وہ وقت صبح صادق سے پہلے ہوتا ہے اور وہ وقت قبول ہونے دعا کا ہے اور مراد اس سے
نماز تہجد ہے اور وہ وقت ایسا ہے کہ نفس اسوقت مطلق ہوتا ہے اور دنیا کا شغل اس سے دور ہوتا ہے اور اَلَّذِیْنَ اور صابرین سے مستغفرین تک سب حالت جر مین
ہین اسواسطے کہ یہ سب اوصاف ہین لِلَّذِیْنَ اتَّقَوْا کے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سحر کیوقت ستر مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ کہے وہ اس
آیت کے لوگون مین سے ہو یعنی پرہیزگارون مین داخل ہوا اور اسیواسطے یہ استغفار نماز تہجد کی وتر کی قنوت مین ستر مرتبہ پڑھنا سنت ہوا ہے اور سبب اسکے
زیادہ ہونے ثواب کا یہ ہے کہ وہ وقت تنہائی کا ہے اور سب بندہ اسوقت سوتے ہین اور نفس کو گونہ صفائی حاصل ہوتی ہے اور قدس سے اسوقت معبود
کیطرف توجہ ہوتی ہے اور اسیوقت نفس کشی بھی ہوتی ہے کہ نفس اسوقت بستر سے اٹھنے کو ہرگز راضی نہین ہوتا ہے اور اسوقت وہ عبادت مین
مشغول ہوتے ہین اسلئے دعا انکی قبول ہوتی ہے اور اسقدر ثواب حاصل ہوتا ہے اور حدیث مین آیا ہے کہ خدا تعالی تین آوازونکو دوست رکھتا ہے
آواز مرغ سحر کو اور آواز قرآن پڑھنے والیکو اور آواز استغفار کرنیوالیکو وقت سحر کے اور امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد مستغفرین سے نماز پڑھنے
والے ہین وقت سحر کے اور منقول ہے کہ دو عالم نصرانی شام سے مدینہ مین آئے اور رسول خدا صلعم کی نبوت کی علامتین جو اپنی کتاب مین دیکھی تہین ان
علامت سے حضرت کو انہون نے پہچانا اور عرض کی حضرت سے کہ ایک سوال ہے اگر تم جواب دو اسکا تو ہم ایمان لاتے ہین حضرت نے فرمایا کہ وہ سوال کیا ہے
کہا کہ زیادہ بزرگ کلمہ اور زیادہ شہادت قرآن مین کونسی ہے پس آیت نازل ہوئی چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ شَہِدَ اللّٰہُ گواہی دی خدا نے
اپنی وحدانیت کی دلیلین بیان کرکے اور جو آیات کہ دلالت کرتی تہین اسکے وجود اور وحدانیت پر انکو نازل کرکے واضح اور روشن کردیا اَنَّہٗ اسطرح
سے کہ تحقیق وہی ہے معبود حق از روی یقین لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ نہین ہے کوئی معبود قابل پرستش سوای اُس خدا کے وَالْمَلٰٓئِکَۃُ اور
گواہی دی فرشتون نے اسکی وحدانیت پر وَاُولُوا الْعِلْمِ گواہی دی ہے صاحبان علم نے کہ وہ مومنین ہین اور بدلائل عقلیہ انکے نزدیک ثابت
ہوا ہے اور اسکے مظاہر اور عجایب صنایع کا مشاہدہ کرکے انہون نے دریافت کیا ہے کہ وہ معبود حق واحد ہے اور انہون نے بھی اسکی وحدانیت کی گواہی دی
اور دلسے انکو اعتقاد ہے اسکے واحد ہونیکا اور زبان سے اقرار ہے کہ قَآئِمًا قیام کرنیوالا ہے وہ خدای پاک بِالْقِسْطِ ساتھ انصاف کی تمام قولون
اور فعلون مین اور قائماً حال واقع ہوا ہے اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اولوا العلم سے مراد انبیا اور انکے اوصیا ہین اور بعض کہتے ہین کہ مراد ان
سے عام علما و مومنین ہین جو کہ بدلائل عقلیہ اسکے وجود اور وحدانیت کو ثابت کرتے ہین اور جابر ابن عبداللہ نے پیغمبر خدا صلعم سے روایت کی ہے

متقیون کے اوصاف

فضائل آیت شہد اللہ

ایک ساعت کہ عالم اپنے بستر پر تکیہ کرکے علم دین کیطرف نظر کرے وہ بہتر ہے اُس عابد سے کہ ستر برس خدا کی عبادت میں مشغول ہے اور اسی سبب سے
اولوالعلم شہادت میں مقارن حقتعالیٰ کی اور ملائکہ کے ہوئے کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہیں ہے کوئی معبود سزاوار پرستش سوائے اُس خدائے پاک کے
اور یہ فقرہ مکرر واسطے تاکید کے آیا ہے اور تا کہ تعلق ہو اُسکو اسکے ساتھ کہ الْعَزِیْزُ غالب ہے وہ جمیع ممکنات پر اور سب اُسکے زیر حکم ہیں الْحَکِیْمُ
حکمت والا ہے کہ جو کام کرتا ہے موافق حکمت کے کرتا ہے اور انس سے روایت ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ جو کوئی اس آیت کو پڑھے اور اُسکے آخر
میں کہے وانا علیٰ ذالک من الشاہدین حقتعالیٰ بعدد ہر حرف ایک فرشتہ پیدا کرے کہ وہ فرشتہ قیامت تک اُسکے واسطے استغفار کرے اور
خدا تعالیٰ آٹھ دروازے بہشتوں کے اُسپر کہولدے اور سات دروازے دوزخ کے اُسپر بند کرے اور فرمایا حضرت نے کہ جو کوئی وقت خواب کے
اس آیت کو پڑھے حقتعالیٰ ستر ہزار فرشتہ پیدا کرے کہ قیامت تک اُسکے واسطے وہ استغفار کریں اور ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسولخدا
صلعم نے کہ جو کوئی اس آیت کو پڑھے اور اُسکے آخر میں وانا ذلک من الشاہدین کہے حقتعالیٰ قیامت کے روز اُسکو حاضر کرے اور فرمائے کہ اے بندہ
میرے عہد کو میرے تو نے وفا کیا کہ وہ توحید میری ہے اور میں زیادہ سزاوار ہوں وفا کرنے میں اُس شخص سے کہ عہد کو وفا کرے اے فرشتو میرے
بہشت کے دروازہ اُسکے واسطے کہولدو جس دروازہ سے چاہے وہ داخل ہوجائے اور فرمایا حضرت صلعم نے کہ دو فرشتہ سوا میں آپس میں ملے اور
ملاقات کی ایک نے دوسرے کو کہا کہ تو کہاں سے آتا ہے کہا کہ ایک بندہ گنہگار کے پاس سے آتا ہوں کہ آج وہ گناہ ہوئے میں مشغول تہا اور یہ نامہ اعمال
اُسکا کہ جو سیاہ ہو رہا ہے آسمان کو لیجاتا ہوں اُس دوسرے فرشتہ نے کہا کہ یہ کیا حال ہے کہ میں واسطے اُس بندہ کے آزادی آتش دوزخ
سے لیجاتا ہوں فرشتہ پہلے کو یہ سنکر بہت تعجب ہوا دوسرے فرشتہ نے کہا فرشتہ اول سے کہ جسوقت تو اُس سے جدا ہوا تہا تو اُسنے آیہ شہادت
کو پڑہا تہا حقتعالیٰ نے فرمایا کہ وہ جو میرے پیغمبر ایمان لایا اور اُسنے مجھکو پہچانا تو میں نے اُسکے گناہ کو بخشا اور سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ تین سو
ساٹھ بُت خانہ کعبہ کے گرد رکہے تہے جسوقت یہ آیت نازل ہوئی تو سب منہ کے بل گر پڑے اور توحید جو اصل دین اسلام کی ہے اسواسطے بعد
توحید کے ذکر اسلام کا آیا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ تحقیق دین پسندیدہ نزدیک خدا کے اسلام ہے نہ ملت
یہود اور نصاریٰ کا کہ خالی شرک سے نہیں ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اسلام قبل ایمان ہے اور اسلام کی جہت سے آپسمیں
مسلمان میراث لیتے ہیں اور نکاح کرتے ہیں اور ثواب ایمان کی جہت سے حاصل ہوتا ہے وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِیْنَ اور نہ اختلاف کیا
اُن لوگوں نے کہ اُوْتُوا الْکِتٰبَ دیئے گئے ہیں وہ کتاب یعنی یہود اور نصاریٰ دین اسلام کی اور نبوت محمد کی حق ہونے میں اختلاف
اختلاف نہیں کیا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ مگر بعد اُسکے کہ آیا اُنکو علم اُنکے حق ہونے میں یعنی جبکہ اُنہوں نے ملاحظہ آیات اور
معجزات حقیقت نبوت محمد اور حقیقت اسلام کو معلوم کرلیا تب اُنہوں نے اختلاف کیا کہ قرآن اور محمد حق نہیں ہیں اور اختلاف اُنکا سو یہ تہا
بعضے کہتے تہے کہ اسلام حق ہے اور بعضے کہتے تہے کہ وہ خاص عرب کیواسطے ہے اور اکثر مطلق انکار کرتے تہے اسلام کا اور یہ اختلاف کیا اُنہوں نے
بَغْیًا بَیْنَهُمْ واسطے طلب کرنے ریاست کی درمیان اپنے اور واسطے حسد کی اور ظلم کے کہ درمیان اُنکے ہیں نہ واسطے کسی شبہ کے کہ اسلام
حق ہونے میں اُنکو ہوا ہو اور بغیًا مفعول لہ واقع ہوا ہے اور بغی ظلم سے بلندی اور بزرگی کے طلب کرنیکو کہتے ہیں اور اب اُن لوگونکو وعدہ عذاب میں
فرماتا ہے کہ وَمَنْ یَّکْفُرْ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ اور جو کوئی کفر کرے ساتھ آیتوں خدا کے کہ وہ قرآن ہے اور اُسپر ایمان نہ لائے اور یا تمام معجزوں
پر رسولخدا صلعم کے ایمان نہ لائے اور اُنکو جہٹلائے تو فَاِنَّ اللّٰهَ پس تحقیق خدا سَرِیْعُ الْحِسَابِ جلد لینے والا حساب کا ہے یعنی عنقریب اہل حسد
اور عناد اور انکار کرنے والے قرآن کی اور محمد صلعم کی دنیا سے کوچ کرکے عذاب آخرت میں گرفتار ہوں فَاِنْ حَآجُّوْکَ پس اگر حجت لاویں وہ یہود
تجہسے اے محمد صلعم اور جہگڑا کریں عناد کی راہ سے دین اسلام میں بعد قائم ہونے حجت کی اور نیز یا نصاریٰ نزاع سے پیش آویں عیسیٰ کی جہت سے تو
فَقُلْ پس کہہ تو اے محمد صلعم کہ اَسْلَمْتُ وَجْهِیَ تسلیم کیا میں نے نفس اپنے کو اور فرمانبرداری کی میں نے اپنی ذات سے لِلّٰهِ

واسطے خدا کی اور کسیوجہ سی اُسکا شریک کسی کو نکرونگا وَمَنِ اتَّبَعَنِ اور جس شخص نے کہ پیروی کی ہی میری یعنی جو شخص کہ مومن ہین اور پیروی
پیروی کرتے ہین اُنہون نے بہی اپنے نفسونکو تسلیم کیا ہی خاص واسطے خدا کی کہ واسطے اُسکی کسی کو شریک نہین کرتے ہین وَقُلْ اور کہہ تو اے محمد
صلعم لِلَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ واسطے اُن لوگونکی کہ دی گئے ہین کتاب توریت اور انجیل وَالْأُمِّيِّينَ اور واسطے ناخواندون کے
کہ وہ مشرکین عرب ہین کہ لکہا اور پڑہا نہین ہین یعنی ان سب سے کہہ تو کہ ءَأَسْلَمْتُمْ کیا اسلام لائے ہو تم اُسکی حقیقت کی ظاہر ہونیکی جہت جیسے کہ
مین اسلام لایا ہون اور وہ لوگ کہ جو میری پیروی کرتے ہین اور کہتے ہین کہ استفہام بمعنی امر ہی یعنی اسلام لاؤ تم فَإِنْ أَسْلَمُوا پس اگر اسلام
لاوین وہ اور حق کو قبول کرین اور فرمانبرداری اُسکی کرین تو فَقَدِ اهْتَدَوْا پس تحقیق ہدایت پائی اُنہون نے اور گمراہی سے نکالے
ہوئی وَإِنْ تَوَلَّوْا اور اگر پھر جاوین وہ اور انکار کرین تو تجہکو کچہ ضرر نہین ہی فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ پس سوائے اسکے نہین کہ اوپر تیرے
پہنچانا ہی ہمارے پیغام کا اور تو نے وہ پہنچا دیا ہی اور حجتین قایم کردی ہین وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ اور خدا دیکہنے والا اور بینا ہی ساتہ بندون کے کہ
کون تیری تصدیق کرتا ہے اور کون تجہکو جہٹلاتا ہے سب کو موافق اُنکی عمل کے جزا دیگا إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ تحقیق
جو لوگ کہ کافر ہوئے ہین ساتہ آیتون خدا کی کہ وہ قرآن اور محمد ہین اور اُنپر ایمان نہین لاتے ہین اور خدا کو واحد نہین جانتے ہین وَيَقْتُلُونَ
النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ حَقٍّ اور قتل کرتے ہین پیغمبرونکو ساتہ ناحق کے اور حضرت نے یقتلون کو یقاتلون پڑہا ہے وَيَقْتُلُونَ الَّذِينَ يَأْمُرُونَ اور قتل کرتے ہین
وہ اُن لوگونکو کہ حکم کرتے ہین وہ بِالْقِسْطِ ساتہ انصاف کے مِنَ النَّاسِ آدمیون مین سے کہ وہ سوائے پیغمبرونکے نیک آدمی ہین اور رسولخدا سے کسیکے پوچہا کہ زیادہ
سخت عذاب قیامت کی روز کن لوگونکو ہوگا فرمایا کہ جو کوئی قتل کرے پیغمبر کو یا اُس شخص کو کہ جو حکم کرتا ہے نیکی کا اور منع کرتا ہے بدکام کرنیسے اور بعد اسکے یہ آیت تلاوت فرمائی
وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَيَقْتُلُونَ الَّذِينَ يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ اور بعد اسکے فرمایا کہ قتل کیا بنی اسرائیل نے تینتالیس انبیا کو اول ہی ایک ساعت مین بعد اسکے کہڑے
ہوے ایک سو بارہ آدمی بنی اسرائیل کی عابدونمین سے اور اُنہون نے اُن قاتلونکو نیکی کا حکم کیا اور بدی سے منع کیا اُنکو بہی اُنہون نے اُس دن کے
آخر روز مین قتل کیا اور یہہ تو اُن لوگونکا ذکر ہے کہ جو بنی اسرائیل مین سے پہلے تہے اور حضرت کی زمانہ کی لوگ جو کہ اُنکی اولاد مین تہے کہتے ہین کہ وہ
اپنے باپ دادا کے فعل سے راضی تہے اور اُنہون نے جناب رسولخدا صلعم اور مومنین کی قتل کا ارادہ کیا تہا لیکن خدا تعالی نے اُنکو محفوظ
رکہا اُن سے تحقیق خدا تعالی فرماتا ہے کہ فَبَشِّرْهُمْ پس خوشخبری دے تو اُنکو اے محمد صلعم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ساتہ عذاب دردناک کے
قیامت کی روز أُولَئِكَ الَّذِينَ حَبِطَتْ قتل کرنیوالے انبیا اور مومنین نیکی کا حکم کرنیوالونکو وہ لوگ ہین کہ نابود ہوگئی اور برباد گئے
أَعْمَالُهُمْ عمل اُنکے فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ بیچ دنیا اور آخرت کی دنیا مین تو یہہ حال ہے کہ تعریف اُنکی کوئی نہین کرتا ہے بلکہ لعنت اُنپر
کرتے ہین اور آخرت مین وہ ہمیشہ دوزخ مین رہینگے وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ اور نہین ہے واسطے اُنکی مدد کرنیوالے کہ آتش جہنم سے اُنکو نجات دلاوین
اور اس آیت سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جو کوئی نیکی کی حکم کرنیوالیکو قتل کرے وہ ہمیشہ دوزخ مین رہیگا اور کوئی اُسکو عذاب سے نہ بچا سکیگا اور اہل
سنت کی کتب احادیث مین لکہا ہے کہ رسولخدا صلعم نے عمار یاسر سے فرمایا کہ تجہکو گروہ باغی قتل کرینگے اور تو اُنکو بہشت کیطرف بلاتا ہوگا اور
وہ تجہکو دوزخ کیطرف بلاتے ہونگے یعنی تو اُنکو نیکی کا حکم کرتا ہوگا اور جو کہ باعث ہے اُنکی بہشت مین جانیکا وہ اُنکو کہتا ہوگا اور عمار یاسر حضرت علی
کیطرف ہوکر معاویہ کی لشکر سے لڑے اُن باغیونکے ہاتہ سے قتل ہوئے پس معلوم ہوا کہ معاویہ اور اُسکے ہمراہی جو جناب امیر المومنین علیہ السلام
کی ہمراہیون نیکی کی حکم کرنیوالونکو قتل کرتے تہے وہ سب ہمیشہ کو دوزخ مین جاوینگے اور کوئی اُنکو عذاب سے رہائی نہ دلواسکیگا اور منقول ہے کہ خیبر
کے یہودیون مین سے ایک مرد اور ایک عورت نے آپس مین زنا کیا اور توریت مین واسطے زنا کرنیوالونکی حکم سنگسار کرنیکا لکہا تہا سو واسطے اُنہون نے
جناب رسولخدا صلعم کیطرف رجوع کی کہ حکم سنگسار کرنیکا اُنپر نہ لگینگے بلکہ حد جاری کرینگے اور حضرت صلعم نے بہی وہی حکم دیا کہ جو توریت مین لکہا
تہا کہ زنا کرنیوالونکو سنگسار کرنا چاہیے بعضے یہودیون نے کہا کہ حکم سنگسار کرنیکا ہمپر ظلم ہے حضرت نے فرمایا کہ توریت مین بہی یہی لکہا ہے یہودیون نے کہا

کہ توریت میں یہ نہیں لکھا ہے حضرت نے ایک توریت منگوائی اور ایک عالم یہود سے اسکو پڑھوایا تو وہ سنگسار کرنیکی آیت کو چھوڑ گیا عبداللہ بن سلام
کہ پہلے یہودیونکے مذہب میں تھے وہ کھڑے ہوتے اور توریت کو اُسکے ہاتھ میں سے لیکر سنگسار کرنیکی آیت کو پڑھا اُسمیں لکھا تھا کہ اگر مرد صاحب زوجہ
اور عورت شوہر دار زنا کریں تو اُنکو سنگسار کرنا چاہیے اور اگر عورت حاملہ ہو تو تا وضع حمل انتظار کرنا چاہیے اور بعد اُسکے اُسکو سنگسار کرنا چاہیے
اور حضرت نے فرمایا کہ میرا حکم مطابق توریت کے ہوا خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی چنانچہ فرماتا ہے کہ اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ کیا نہیں دیکھا تو نے
اے محمد صلعم طرف اُن لوگونکے اُوْتُوْا نَصِیْبًا مِّنَ الْکِتٰبِ دیئے گئے ہیں وہ ایک حصہ کتاب توریت میں سے یعنی علماء یہود کہ یُدْعَوْنَ
اِلٰی کِتٰبِ اللّٰہِ بلائے جاتے ہیں وہ طرف کتاب خدا کی کہ وہ توریت ہے لِیَحْکُمَ بَیْنَہُمْ تاکہ حکم کرے وہ کتاب درمیان اُنکے اور بعضے کہتے ہیں
کہ رسول خدا یہودیوں کے مقام درس میں تشریف لیگئے اور اُنکو اسلام کیطرف بلایا ایک شخص نے اُنمیں سے حضرت سے کہا کہ تو کس دین پر ہے
حضرت نے فرمایا کہ ملت ابراہیم پر اُسنے کہا کہ ابراہیم تو یہودی تھا حضرت نے فرمایا کہ درمیان ہمارے اور درمیان تمہارے توریت منصف ہے
اُنہوں نے انکار کیا چنانچہ خدا فرماتا ہے کہ ثُمَّ یَتَوَلّٰی فَرِیْقٌ مِّنْہُمْ پس منہ پھیرتا ہے ایک فرقہ اُنمیں سے جانب حق سے وَھُمْ
مُّعْرِضُوْنَ جسوقت کہ وہ انکار کرنیوالے اور روگردانی کرنیوالے ہیں حق سے باوجود علم کے کہ رجوع کریں اُنکیطرف حکم رسول خدا کی واجب تھی کہ
مطابق توریت کی بھی تھا وہ حکم ذٰلِکَ یہ انکار اور روگردانی انکی بِاَنَّہُمْ قَالُوْا بسبب اسکے ہے کہ کہا انہوں نے کہ لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ ہرگز
نہ چھوئیگی ہمکو آگ دوزخ کی اِلَّآ اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ مگر چند روز شمار کئے گئے کہ وہ سات روز یا چالیس روز ہیں اسواسطے عذاب کو سہل جانکر حکم توریت
سے روگردانی کرتے تھے اور ایامًا منصوب علی الظرفیۃ ہے اور معدودات اُسکی صفت ہے وَغَرَّہُمْ فِیْ دِیْنِہِمْ اور فریب دیا اُن یہودیونکو بیچ دین
اُنکے کے مَّا کَانُوْا یَفْتَرُوْنَ اُس چیز نے کہ تھے وہ افترا کرتے اور جھوٹ بناتے اور کہتے تھے کہ ہمارے باپ اور دادا کہ انبیا تھے ہماری سفارش
کرکے ہمکو بچا لینگے اور یہ کہتے تھے کہ خدا تعالیٰ نے یعقوب علیہ السلام سے وعدہ کیا تھا کہ تیری اولاد کو عذاب نکرونگا مگر چند روز قسم کی پورا کرنیکے
واسطے کہ وہ قول حق تعالیٰ کا ہے لَاَمْلَئَنَّ جَہَنَّمَ مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاسِ اور فرمایا ہے کہ وَاِنْ مِّنْکُمْ اِلَّا وَارِدُہَا خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ فَکَیْفَ پس کیونکر
ہوگا حال اُنکا اِذَا جَمَعْنٰہُمْ جسوقت جمع کرینگے ہم اُنکو لِیَوْمٍ واسطے اُس دن کے یعنی واسطے حساب یا جزا اُس دن کے لَّا رَیْبَ
فِیْہِ نہیں شک ہے بیچ واقع ہونے اُسدن کے منقول ہے کہ قیامت کے روز پہلا نشان کفار کا جو بلند ہوگا وہ نشان یہود کا ہوگا اور
خدا تعالیٰ اُنکو اہل محشر میں رسوا کریگا اور بعد اسکے حکم کریگا کہ اُنکو دوزخ میں لیجاؤ اور ہمیشہ وہ وہاں رہینگے وَوُفِّیَتْ کُلُّ نَفْسٍ اور
پورا دیا جائیگا ہر نفس مَّا کَسَبَتْ جو کچھ کہ کسب کیا اور عمل کئے ہیں اُسنے وَھُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ اور نہ وہ ظلم کئے جاوینگے کہ کمی
ثواب میں کمی کیجاوے یا عذاب اسکا زیادہ کیا جاوے بلکہ جزا موافق عمل کے ملیگی اور اب خدا تعالیٰ اپنے حبیب کو تعلیم کرتا ہے کہ یہودیونکے
جواب میں اسطرح کہنا چاہیے چنانچہ فرماتا ہے کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ اَللّٰہُمَّ اے خدا مٰلِکَ الْمُلْکِ بادشاہ ملک دنیا اور
آخرت کی تیری ہی بادشاہی ہمیشہ کو قایم اور باقی ہے اور سوای تیرے سب بادشاہ ہلاک ہونیوالے ہیں اور اللّٰہم کی اصل یا اللّٰہ ہے اور میم
مشدد اُسکے آخر میں عوض یا حرف ندا کے زیادہ کردیا ہے اور ضمہ ہا پر اسواسطے ہے کہ وہ منادی مفرد معرفہ ہے اور آخر میں میم اسواسطے مفتوح ہے
اور وہ ساکن تھا فتح کہ خفیف ہے اُنکو دیدیا اور مالک الملک منادی مضاف ہے اور حرف ندا کا اسمیں سے محذوف ہے کہتے ہیں کہ جنگ احزاب
میں مسلمان اپنے گرد خندق کھودتے تھے ایک پتھر ایسا سخت نکلا کہ کدال اُسمیں کام نہیں کرتی تھی رسول خدا صلعم نے مسلمانوں کے ہاتھ میں سے
کدال کو لیکر اُس پتھر پر مارا ایک تہائی اُسمیں سے ٹوٹ گیا اور ایک روشنی مثل بجلی کی پتھر میں سے نکلی کہ پہاڑ مدینہ کے اُس سے روشن ہوگئے
اور اُس روشنی میں کنگرے ایوان کسری کے جو کہ مداین میں تھا لوگوں نے اُس مقام کے جو کہ وہاں حاضر تھے بخوبی دیکھے اور اسوقت حضرت
نے اور حضرت کے اصحاب نے تکبیر کہی اور جب دوسری ضرب لگائی تو تہائی پتھر اور شکست ہوا اور اُسمیں سے روشنی چمکی اور اُس روشنی

بین محل صنعا ہمین کھے دکھلائی دیئے پہر حضرت نے اور حضرت کی اصحاب نے تکبیر کہی اور تیسری ضرب کی روشنی مین روم کی اور فارس کی محل نظر آئے اور حضرت نے
مع صحابہ تکبیر کہی اور فرمایا حضرت نے کہ مجھکو جبرئیل نے خبر دی تہی کہ غلبہ اسلام کا اطراف عالم مین پہونچیگا اصحاب نے یہ سنکر خدا کا شکر کیا اور منافق
ہنسنے لگے اور کہتے تہے کہ عجیب حال ہی اس شخص کا کہ لڑائی کی خوف سے تو اپنے گرد خندق کہودتا ہے اور اپنے یاروں سے روم اور فارس کے لینے کا وعدہ کرتا ہے
تب خدا تعالی نے یہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ کہہ تو اے محمد صلعم کہ اے خدا مالک بادشاہی دنیا اور آخرت کے تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ
دیتا ہی تو بادشاہی جسکو چاہتا ہی وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ اور چہین لیتا ہی تو بادشاہی کو جس سی چاہتا ہی تو اور از انجملہ حکومت مکہ
کی اور اطراف مکہ کی کفار قریش سی چہینکر رسول خدا صلعم کی خاندان کو دی اور ملک روم اور فارس اور یمن کا انکی بادشاہوں سے لیکر حضرت کی تابعین کو
دیا اور بعضوں کی نزدیک مراد ملک سی ملک نبوت ہی کہ بنی اسرائیل سے چہینکر اولاد اسمعیل مین دیا وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ اور عزت دیتا ہی تو جسکو
چاہتا ہی تو ایمان کی توفیق دیکر وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ اور خوار اور بیقدر کرتا ہے جسکو چاہتا ہی تو اسکی عناد کی جہت سی مثل ابوجہل وغیرہ کفار کی
اور بعضی کہتی ہین کہ مراد عزت سی عزت قناعت کی ہی اور مراد ذلت سی ذلت حشمت اور حرص کی ہی بِيَدِكَ الْخَيْرُ تیری ہاتھ مین ہی نیکی اور خیر ہی اے خدا
کہ ملک اور عزت تو مومنین کو دیتا ہی اور ذلت اور عذاب کفار کو دیتا ہی یہ عدل تیرا ہے اور خیر مین یہ داخل ہی إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
تحقیق کہ تو اوپر ہر چیز کے قدرت رکہنے والا ہے کہ جس سی چاہے بادشاہی کو چہین لیوی اور جسکو چاہی عطا کرے اور جسکو چاہے عزت دیوے اور جسکو چاہے ذلیل و
خوار کرے تُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ داخل کرتا ہے تو رات کو بیچ دن کے کہ رات گہٹتے گہٹتے دن ہوجاتا ہے وَتُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ
اور داخل کرتا ہے تو دنکو بیچ رات کی کہ دن گہٹتے گہٹتے رات ہوجاتی ہے وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ اور نکالتا ہی تو زندہ کو مردہ سی کہ نطفہ
مردہ سے حیوان زندہ کو نکالتا ہی یا نکالتا ہی تو مومن کو کافر سے یا عالم کو جاہل سی وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ اور نکالتا ہی تو مردہ کو زندہ
یعنی کافر کو مومن سی پیدا کرتا ہے یا جاہل کو عالم سی کہتی ہین کہ رسول خدا صلعم اپنی ایک زوجہ کی پاس تشریف لیگئے ایک عورت پاکیزہ صورت اور نیک
سیرت وہان بیٹہی تہی حضرت نے پوچھا کہ یہ کون ہی کہا کہ تیری خالہ ہی فرمایا کہ کونسی خالہ کہا کہ خالدہ بنت الاسود اور یہ مومنہ ہوا اور باپ
اسکا کافر تہا یہ سنکر فرمایا کہ سبحان الذی یخرج الحی من المیت اور بعضون نے میت کی یا کو مخفف پڑہا ہے وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ
اور روزی دیتا ہی جسکو چاہتا ہی تو بیحساب اور بیشمار اپنے خزانہ رحمت سی کہ خلقت جسکا حساب نکرسکے اور معاذ بن جبل نے روایت کی کہ مین بسبب
مطالبہ قرض کی ایکمرتبہ نماز جمعہ مین حاضر نہوا رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ تو نماز جمعہ مین کیون نہین حاضر ہوا مین نے عرض کی کہ فلانے یہودی کی ذمہ میرے کچھ
گیہون قرض آتے ہین اسنے مجھکو نہین آنے دیا حضرت نے فرمایا کہ یہ قل اللہم کو بغیر حساب تک پڑہ اور کہہ کہ یا رحمن الدنیا والاخرۃ ورحیمہما تعطیہما من
تشاء وتمنع منہما من تشاء اقض عنی دینی جو کوئی اسکو پڑہے اگر قرض اسکا اسقدر ہو کہ زمین گنجایش اسکی نہ رکہتی ہو تو خدا تعالی اسکو ادا کردیگا اور
حضرت صادق علیہ السلام سے فرمایا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جسوقت خدا تعالی نے چاہا کہ سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور آیہ شہد اللہ اور آیہ قل اللہم
کو زمین پر نازل کری تو انہون نے عرض کی کہ خداوندا تو ہمکو زمین پر بہیجتا ہی کہ جو جگہہ گناہون کی ہی اور ہم تیرے عرش پر لٹکے ہوئی ہین کہ وہ مقام
پاک ہی اللہ تعالی نے فرمایا کہ مجھکو قسم ہی اپنی عزت اور جلال کی کہ جو کوئی تمکو بعد نماز فریضہ کی پڑہیگا مین اسکو حظیرۃ القدس مین جگہہ دونگا اور ہر روز ستر
بنظر رحمت اسکو دیکہونگا اور ہر روز ستر حاجت اسکی بر لاؤنگا کہ کمتر حاجت سب حاجتون مین سی یہ ہے کہ اسکے گناہونکو بخشونگا اور دشمنونسی اسکو
نگاہ رکہونگا اور کوئی چیز اسکو بہشت مین جانیسے منع نکرسکے گی اور اس آیت مین خدا تعالی نے بیان کیا کہ مالک دنیا اور آخرت کا اور قادر عزت دینے
اور ذلت دینے پر خدا ہی اور بعد اسکے مومنین کو منع کرتا ہے کافرونسے دوستی کرنیکو کہ وہ قادر نہین ہین عزت دینے اور ذلت دینے پر چنانچہ فرماتا ہے کہ
لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ چاہیئے کہ نہ پکڑین مومنین کہ دوستان خدا ہین اور معزز اور مکرم ہین نزدیک اسکی الْكَافِرِينَ کافرونکو کہ دشمنان
خدا ہین اور ذلیل اور خوار ہین نزدیک اسکے أَوْلِيَاءَ دوست مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ سوائے مومنین کے یعنی مومن کافر سی دوستی نکرے

اور مومن دوست نرکہو مگر مومن کو خدا تعالیٰ نے منع کیا ہے اس آیت مین کہ جاہلیت مین جو قرابت اور ملاقات کی جہت سے دوستی تہی اسکو موقوف کرو کہ کفار سے دوستی نہین چاہیے اور دوستی اور بغض جو ہو تو خاص خدا کیواسطے سے ہو کہ یہ ایمان کی اصول مین سے ہے اور یہ مضمون قرآن مین کئی جگہہ آیا ہے لاتتخذ الیہود والنصاریٰ اولیاء اور لاتجد قوما یومنون باللہ والیوم الاخر الایہ اور فرماتا ہے کہ **وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ** اور جو کوئی کرے اس دوستی کو دشمنان خدا سے تو **فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِي شَيْءٍ** پس نہین ہے وہ دوستی خدا کی سے کسی شے کی یعنی خدا کی دوستی سے اسکو کچہہ نصیب نہوگا **اِلَّا اَنْ تَتَّقُوْا** مگر یہ کہ بچو تم **مِنْهُمْ تُقٰىةً** ان کفار سے بچنا اور اس چیز کا خوف ہو کہ نگاہ رکہنا اور بچانا اسکا واجب ہے جیسے کہ ضرر ہو جان کا یا مال کا یا عزت کا نقصان ہو تو لتے اس صورتمین دوستی کر سکتے ہین تقیہ کی راہ سے ظاہر مین اور بعضوں نے تقاۃ کو تقیہ پڑہا ہے یعنی نگاہ رکہو تم اپنے تئین اُن کفار سے از روے تقیہ کی اور اس آیت سے تقیہ ثابت ہوا اور جو لوگ کہ تقیہ کو منع کرتے ہین اُنکا ایمان اس آیت پر نہین ہے اور اس آیت کے وہ منکر ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ رسولخدا صلعم فرماتے ہین کہ نہین ایمان ہے واسطے اُس شخص کی کہ نہین تقیہ ہے واسطے جس شخص کی اور حال یہ ہے کہ خدا تعالیٰ قرآن مین فرماتا ہے کہ الا ان تتقوا منہم تقٰۃ اور دوسری روایت مین ہے کہ تقیہ سپر خدا کی ہے درمیان اسکے اور درمیان خلقت اُسکی کے اور حضرت باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تقیہ ہر شے مین ہے کہ جسکی طرف مضطر اور ناچار ہو فرزند آدم اور تحقیق حلال کیا ہے خدا نے واسطے اُسکے تقیہ کو **وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ** اور ڈراتا ہے تمکو خدا دشمنوں سے دوستی کرنیکے مقدمہ مین **نَفْسَهٗ** عذاب ذات اپنی سے کہ بسبب قاہر ہونیکے اُسکی ذات سے صادر ہو **وَاِلَى اللّٰهِ** اور طرف خدا کی یعنی اُسکے حکم کیطرف یا اُسکے جزا دینے کیطرف **الْمَصِيْرُ** پہر نا سب کا ہے اور موافق عمل کے سب کو جزا دیگا اور فرماتا ہے خدا کہ **قُلْ** کہہ تو اے محمد صلعم کہ **اِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ** اگر پوشیدہ رکہو تم اُس چیز کو کہ بیچ سینون تمہارے ہے یعنی کفار کی دوستی کو اپنے دلوں مین جگہہ دو **اَوْ تُبْدُوْهُ** یا ظاہر کرو تم اسکو جو کچہہ تمہارے دلوں مین ہو **يَعْلَمْهُ اللّٰهُ** جانتا ہے اسکو خدا اور تمکو اُسکے عوض مین عذاب الیم مین گرفتار کریگا وہ سب کچہہ جانتا ہے **وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ** اور جانتا ہے خدا اُس چیز کو کہ بیچ آسمانوں کے ہے **وَمَا فِي الْاَرْضِ** اور اُس چیز کو کہ بیچ زمین کے ہے پس تمہارے ظاہر اور پوشیدہ کا وہ عالم ہے اور تمہارا کوئی امر اُسپر پنہان نہین ہے **وَاللّٰهُ** اور خدا کہ علم اُسکا سب چیز ونکو پہنچا ہے **عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ** اوپر ہر چیز کے قادر ہے کہ تمکو تمہارے ظاہر اور پوشیدہ پر سب پر جزا دیگا اس صورتمین چاہیے کہ نافرمانی اُسکی نکرو اور دلسے اُسکی فرمانبردار ہو حاضر اور مستعد رہو اور پہلے اس سے خدا نے کافرون اور گنہگار ونکو عذاب سے ڈرایا تہا اور اب عذاب کیوقت کو بیان کرتا ہے کہ **يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ** جسدن کہ پائیگا ہر نفس یعنی ہر ایک شخص **مَا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ** جو کچہہ کیا ہے نیکی مین سے **مُحْضَرًا** حاضر کیا گیا نزدیک اپنے کہ اُسکے نامہ اعمال مین وہ لکہا ہوگا **وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْءٍ** اور جو کچہہ کیا ہے برائی مین سے یعنی جسوقت ہر آدمی اپنے اعمال نیک کو اپنے پاس حاضر پائیگا اور ایسے ہی اعمال بد کو موجود اور لکہا ہوا اپنے نامہ اعمال مین پائیگا تو اسکو دیکہیگا تو **تَوَدُّ** دوست رکہیگا اُس امر کو کہ **لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا** کاش یہ کہ ثابت ہوتا کہ تحقیق ہوتی درمیان اُس عمل کے **وَبَيْنَهٗ** اور درمیان اُسدن کے **اَمَدًا بَعِيْدًا** ایک مدت بعید جیسے کہ مشرق سے مغرب تک دوری ہوتی ہے یعنی آرزو کریگا کہ بالکل اُس عمل کو نہین دیکہتا **وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ** اور ڈراتا ہے تمکو خدا **نَفْسَهٗ** عذاب اپنی سے اور یہ فقرہ واسطے تاکید کے آیا ہے **وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ** اور خدا مہربان ہے ساتھ بندون اپنے کے اسواسطے تمکو ڈراتا ہے عمل کرنے سے کہ جو باعث عذاب کا ہے تاکہ وہ پرہیز کرین اور عذاب سے نجات پائین اور منقول ہے کہ یہودی کہتے تہے کہ ہم پسران خدا ہین اور دوست اُسکے ہین اور نصاریٰ کہتے تہے کہ ہم مسیح کو پسر خدا جانتے ہین بسبب اُسکی تعظیم ہین ہم کو بخشش کیجئین اور مشرک کہتے تہے کہ ہم بتونکو دوست رکہتے ہین اور اُن کی شفاعت کی امیدوار ہین تب یہ آیت نازل ہوئی کہ **قُلْ** کہہ تو اے محمد صلعم کہ **اِنْ كُنْتُمْ** اگر ہو تم **تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ** دوست رکہتے ہو تم خدا کو اور اُسکی دوستی کی لاف زنی کرتے ہو تو **فَاتَّبِعُوْنِيْ** پس پیروی کرو تم میری اور میری تابعدار ہین ہو **يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ** دوست رکہیگا تمکو خدا پہر

ع ۱۰
۱۱

تابعداری کرنیکی جہت سے **وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ** اور بخشیگا واسطے تمہاری گناہ تمہارے **وَاللّٰهُ غَفُورٌ** اور خدا بخشنے والا ہی
اُن لوگونکو کہ جو میری پیروی پر ثابت قدم ہین **رَّحِيمٌ** مہربان ہی اونپر اپنی رحمت خاص سے اور رسولخدا صلعم حبیب اللہ ہین پس جو شخص کہ
دعوی کرے خدا کی محبت کا تو لازم ہی کہ اُسکو محبت رسول اللہ کی ہو اسواسطے کہ محبوب کا محبوب۔ محبوب ہوتا ہے اور محبت رسولخدا نہین حاصل
ہوتی ہی مگر اُن حضرت کی پیروی اور متابعت سے کیونکہ جو کوئی اُنکی متابعت کرتا ہے اور اُنکی طریق پر چلتا ہی قول مین اور فعل مین وہ ہی اُن کا
دوست ہی پس جو شخص کہ متابعت رسول اللہ کی کریگا وہ ہی خدا کا دوست ہی اور ایسے ہی جو شخص کہ کہتے ہین کہ ہم شیعیان علی ہین اور
آل رسول کے دوست ہین لیکن وہ اُنکی متابعت نہین کرتے ہین نہ قول مین اور نہ فعل مین اور نہ عقیدہ مین اور نہ سیرت مین اور اُنکی طریق پر
نہین چلتے ہین وہ ہرگز اُنکی دوست نہین ہین اور جسوقت اُنکی متابعت ہرا مین نکی تو رسولخدا صلعم کی بھی متابعت نکی اور جبکہ رسولخدا کی
متابعت نکی تو خدا کی دوست نہوئے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جس شخص کو کہ خوش کرے یہ امر کہ جانے وہ کہ خدا اُسکو دوست
رکھتا ہی تو پس چاہیے کہ عمل کرے وہ خدا کی طاعت کا اور پیروی اور متابعت کرے ہماری کیا نہ سنا ہی تو نے قول خدائے عزوجل کا کہ اپنی نبی صلعم سے
فرمایا ہی کہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم قسم ہی خدا کی کہ نہین فرمانبرداری کرتا ہے بندہ کبھی مگر کہ داخل کرتا ہے خدا
اوپر اُسکے بیچ فرمانبرداری اپنی کی پیروی ہماریکو اور قسم ہی خدا کی نہین پیروی کرتا ہے ہماری بندہ کبھی مگر کہ دوست رکھتا ہی اُسکو خدا اور قسم ہی
خدا کی نہین چھوڑتا ہے ہماری پیروی کو کوئی کبھی مگر کہ وہ بغض رکھتا ہی ہمسے اور قسم خدا کی ہی کہ نہین بغض رکھتا ہی ہمسے بندہ کبھی مگر کہ نافرمانی
کی اُسنے خدا کی اور جو کوئی خدا کا نافرمانبردار ہو کر مرا تو رسوا کریگا اُسکو خدا اور اوندھے منہ اُسکو دوزخ مین ڈالیگا اور اس آیت سے ثابت ہوا
کہ رسولخدا صلعم جو حکم فرماوین اُسکو قبول اور تسلیم کرنا چاہیے تا کہ محبت خدا کی حاصل ہو پس جو لوگ کہ جناب رسولخدا صلعم کے حکم کو رد کرین
اور جسوقت رسولخدا صلعم فرماوین کہ تم یہ کام کرو اور وہ لوگ جواب مین اُن حضرت کی کہین کہ یہ مرد بہکتا ہے کہ اسکو ہذیان ہوتا ہی اسکے کہنے کو
ہم نہین مانتے ہماری پاس قرآن موجود ہے کہ وہ ہمکو کفایت کرتا ہے اور یا یہ کہ حضرت کے فعل پر اعتراض کرین اور کہین کہ تو یہ کام کیون کرتا
اور حضرت کو یہ اعتراض ناخوش معلوم ہو البتہ وہ لوگ خدا کی دوستوں مین سے ہرگز نہین ہین بلکہ وہ لوگ دشمنان خدا ہین اور امید مغفرت
واسطے اُنکی منقطع ہی اور جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ مین بعد اپنے دو چیزین چھوڑتا ہون قرآن اور اہلبیت جو کوئی اُنکو مضبوط پکڑیگا
اور اُنکی پیروی کریگا یعنی موافق حکم قرآن اور اہلبیت کے عمل کریگا وہ شخص گمراہ نہوگا پس جو لوگ کہ اہلبیت کو ترک کر کے اُنکی غیرون کی
اقوال پر عمل کرتے ہین وہ لوگ رسولخدا صلعم کی متابعت سے خارج ہین اور جسوقت کہ حضرت کی تابعین مین سے نہوئے تو خدا کی دوست بھی نہوئے
اور منقول ہی کہ جسوقت رسولخدا صلعم نے اس آیت کو تلاوت فرمایا تو عبد اللہ ابی منافق نے اپنی یارون سے کہا کہ دیکھو کہ محمد اپنی دوستی کو
خدا کی دوستی کی برابر کہتا ہی اور ہمکو حکم کرتا ہے کہ اُسکو ایسا دوست رکھین کہ جیسے نصارا عیسی کو دوست رکھتے ہین حقتعالی نے اُسکے جواب مین
فرمایا کہ **قُلْ** کہہ تو اے محمد صلعم کہ **أَطِيعُوا اللّٰهَ** فرمانبرداری کرو تم خدا کے سب احکام مین **وَالرَّسُولَ** اور پیغمبر کے احکام
شرع مین اور جو کچھ وہ حکم کرے اُسکو قبول کرتے عمل مین لاؤ **فَإِن تَوَلَّوْا** یہ لفظ ماضی کا اور مضارع کا بحذف تا دو نو کا احتمال رکھتا ہے
یعنی پس اگر پھر جاوین وہ کفار اور روگردانی کر کے اپنے کفر پر قایم رہین اور متابعت نکرین خدا کی اور پیغمبر کی تو **فَإِنَّ اللّٰهَ** پس تحقیق خدا
لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ ۝ نہین دوست رکھتا ہی کافرونکو اور اُنسے ہرگز راضی نہین ہی اور جسوقت کہ اُنکو خدا نے دوست نرکھا تو معلوم ہوا کہ
اُنسے بغض رکھتا ہی پس چاہیے کہ دوستان خدا بھی اُن لوگونسے بغض رکھین جنسے کہ خدا بغض رکھتا ہی اور روایت مین آیا ہے کہ ایمان اس امر پر
موقوف ہی کہ دوستان خدا کو دوست رکھین اور دشمنان خدا سے دشمنی رکھین اور ان آیتون مین فرمانبرداری پیغمبر کی واجب کی اور اب تعریف
اُنکی کرتا ہے **إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ** تحقیق خدا نے برگزیدہ کیا ہی آدم کو کہ اسما اشیا سے اُنکو تعلیم کیا اور ملائکہ سے اُنکو سجدہ کروایا اور نبوت

خلیفہ دوم کا آنحضرت کے حکم کو نہ ماننا اور ہذیان کی تہمت دینا

بعضے نیک بندوں کا ذکر

انکو عطا کی اور انکے نطفہ سے انبیاء اور اوصیا اور اولیا پیدا کیے وَنُوحًا اور برگزیدہ کیا نوح کو کہ انکی عمر دراز کی اور کشتی کا بنانا انکو الہام کیا اور
غرق ہونے سے انکو نجات دی اور پیغمبر کیا انکو وَآلَ اِبْرَاهِيمَ اور برگزیدہ کیا آل ابراہیم کو کہ وہ اسمعیل اور اسحاق اور اولاد انکی ہین اور نبوت
انکو عطا کی اور اسمعیل کی اولاد مین ہمارے پیغمبر صلعم ہین اور اسحاق کی اولاد مین یعقوب اور یوسف اور موسی اور داود اور سلیمان اور
یونس اور زکریا اور یحیی اور عیسی وغیرہ علیہم السلام ہین وَآلَ عِمْرَانَ اور برگزیدہ کیا آل عمران کو کہ وہ موسی اور ہارون ہین اور یہ دونو
بیٹے عمران بن یصہر بن فاہث بن لاوی بن یعقوب علیہ السلام کے ہین اور یا مراد اُس سے حضرت عیسی ہین اسواسطے ماں انکی مریم دختر
عمران ہے اور فاصلہ ان دونو عمران مین ایکہزار اٹھہ سو سال کا تہا اور تفسیر اہلبیت علیہم السلام مین ہے کہ مراد آل عمران سے علی بن ابیطالب
اور اولاد انکی ہے اسلیے کہ عمران نام ابوطالب کا ہے اور کئی حدیثین اسمقدمہ مین وارد ہوئی ہین اور آل ابراہیم سے مراد ہمارے پیغمبر کی آل ہے کہ وہ
اہل اسکی ہین اسواسطے کہ آل ابراہیم مین ہمارے حضرت جیسے کہ داخل ہین ایسے ہی انکی اولاد طاہرین بھی داخل ہے اور جسکو خدا تعالی برگزیدہ کرے
چاہیے کہ وہ پاک ہو سب گناہون سے اور معصوم ہو خواہ پیغمبر ہو خواہ امام ہو پس اسصورت مین آل ابراہیم اور آل عمران مین سے برگزیدہ وہ ہونگے جو کہ
معصوم ہے اور ابن عباس اور ابوذر اور انس سے روایت ہے کہ فرمایا ہے رسولخدا صلعم نے کہ مین آل ابراہیم ہون اور علی آل عمران ہے اور جسصورت مین
آل ابراہیم سے مراد ہمارے پیغمبر مراد ہون تو آل عمران سے مراد علی ابن ابیطالب کا ہونا بہت مناسب اور چسپان ہے نہ مراد ہونا موسی اور ہارون اور
عیسی کا جیساکہ بعضے کہتے ہین اسواسطے کہ اگر آل عمران سے موسی یا عیسی مراد ہون تو اسصورت مین ذکر کی ترتیب مین فرق آجاتا ہے اور یہ امر
نظم قرآن سے بہت بعید ہے اسلیے کہ ذکر مین ہمارے پیغمبر موسی یا عیسی سے مقدم ہوجاتے ہین اور حال یہ ہے کہ ہمارے حضرت انسے پیچھے ہین اور
اگر اسکے کچھ قباحت نہین تو خداتعالی نے نوح کو آدم سے پہلے ذکر کیون نکیا اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت کو تلاوت فرمایا اور بعد اسکے
فرمایا کہ ہم ہین انمین سے اور ہم باقی ہین عترت کی ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ محمد بن اشعث کندی ملعون نے حضرت حسین
علیہ السلام سے پوچھا کہ اے حسین پسر فاطمہ تمہکو رسولخدا صلعم کیطرفسے کونسی حرمت اور بزرگی ہے کہ وہ غیر و غیر کیواسطے نہین ہے حضرت امام علیہ السلام
نے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ ان اللہ اصطفی آدم ونوحا وآل ابراہیم وآل عمران علی العالمین ذریۃ بعضہا من بعض اور پھر فرمایا کہ
واللہ محمد آل ابراہیم مین سے ہے اور عترت ہادیہ البتہ آل محمد مین سے ہے حاصل یہ ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ تمام انبیا کو اور انکی اولاد کو برگزیدہ کیا خدا نے
اور فضیلت دی عَلَى الْعَالَمِينَ اوپر عالم کے لوگونکی اس سے ثابت ہوا کہ یہ سب بزرگ ملائکہ سے افضل ہین اور قرأت اہلبیت علیہم السلام مین
وآل محمد علی العالمین آیا ہے اسصورت مین عطف خاص کا عام پر ہوگا جیسے کہ عطف آل عمران کا آل ابراہیم پر ہے اور حضرت صادق علیہ السلام
سے کسینے پوچھا کہ آل محمد کون ہین فرمایا کہ آل محمد وہ ہین کہ جنسے نکاح انکا حرام ہے اور دوسری روایت مین ہے کہ آل محمد اولاد اُن حضرت کی ہے اور
اہلبیت انکی جو کہ اوصیا انکی اور ائمہ طاہرین ہین اور عترت اُن حضرت کی اصحاب عبا ہین کہ وہ علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام ہین اور
امت اُن حضرت کی وہ مومنین ہین کہ جو لوگ ایمان لائے ہین اور سچا جانا ہے اور حق سمجہا ہے انہون نے اُن امرونکو کہ جو رسول اللہ خدا کیپہاں سے
لایا ہے اور تمسک کرتے ہین وہ ثقلین سے یعنی قرآن اور اہلبیت کی پیروی کرتے ہین بعد رسولخدا صلعم کی حاصل یہ ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ اولاد
ابراہیم اور اولاد عمران کو برگزیدہ کیا عالم کے لوگونپر ذُرِّيَّةً جسوقت کہ فرزند اور اولاد ہین وہ کہ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ بعض انکا بعضے
سے ہے جیسے کہ آدم سے نوح ہے اور نوح سے ابراہیم ہے اور ایسے ہی عمران سے علی ہے اور علی سے حسین اور حسین سے علی اور علی سے محمد اور محمد سے جعفر اور جعفر سے
موسی اور موسی سے علی اور علی سے محمد اور محمد سے علی اور علی سے حسن اور حسن سے صاحب العصر والزمان صلوات اللہ علیہم اجمعین کہ یہ سب اولاد
پسندیدہ ہین اپنے پدران برگزیدہ سے اور ذریۃ حال واقع ہوا ہے اور ذریۃ واحد اور جمع پر دونو پر کہا جاتا ہے یعنی وہ ایک ذریت ہے سلسلہ وار کہ بعض
اسکا نکلا ہے بعض سے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تحقیق کہ جن لوگونکو خدا نے برگزیدہ کیا ہے بعض انکا نسل بعضے کی ہے

وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ اور خدا سننے والا ہے لوگوں کے اقوال کا عَلِیْمٌ جاننے والا ہے انکے اعمال کا یہیں برگزیدہ کرتا ہے اُس شخص کو کہ جسکا قول و عمل درست ہے اور بیان
خدا تعالیٰ مریم کے حالین جو کہ اولاد انبیا میں سے ہے بیان کرتا ہے کہ اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرَانَ یاد کر تو اے محمد صلعم جسوقت کہا عورت
عمران بن ماثان نے کہ وہ ماں حضرت مریم کی تھی اور نام اُسکا حنہ تھا اور وہ زوجہ عمران کی تھی جسوقت ہوئی وہ حاملہ تو اُسنے کہا کہ رَبِّ
اے پروردگار میرے اِنِّیْ نَذَرْتُ لَکَ تحقیق میں نے نذر کیا ہے واسطے تیرے مَا فِیْ بَطْنِیْ اُس چیز کو کہ بیچ پیٹ میرے کے ہے مُحَرَّرًا آزاد
کیگئی ہے تعلقات دنیا سے اور ہماری حفظ سے اور محرر آزاد کی طرح واقع ہوا ہے یعنی اُسکو مشغول نکروں میں کاروبار دنیا میں تاکہ خاص تجھکو ہی عبادت کرے وہ
تیری مسجد کی خدمت کرے اور خدمت کرنا مسجد بیت المقدس کا ایک امر عظیم تھا اور اُسکو بڑی عبادت جانتے تھے اور فرزندوں کو اُس کام کیواسطے نذر کرتے
تھے کہ وہ اُسمیں جھاڑو دیتے اور مسجد کے عابدوں کی خدمت کرتے اور مسجد میں چھڑکاؤ کرتے اور چراغ روشن کرتے اور اُس سے باہر نجاتے تھے مگر رفع حاجت ضرور
کیواسطے اور اسیطرح اُسکی خدمت کرتے یہانتک کہ بالغ ہوجاتے اور بعد اُسکے انکو اختیار ہوتا چاہتے وہاں رہتے اور چاہتے باہر چلے آتے اور انبیاء اور علماء
ایک پسر اپنا یا زیادہ ایک سے اُسکی خدمت کیواسطے آزاد کرتے تھے اور جسوقت حنہ نے یہ نذر کی تو اُسکے شوہر عمران نے کہا کہ تو نے یہ کیا نذر کی ہے شاید کہ
تیرے پیٹ میں دختر ہو اور مسجد کی خدمت کے لایق نہو یہ سنکر حنہ کی زبان پر جاری ہوا کہ فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ پس قبول کر تو مجھسے اُسچیز کو جو کہ
میں نے نذر کیا ہے اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ تحقیق تو سننے والا ہے میری نذر کرنیکے قول کو الْعَلِیْمُ جاننے والا ہے میرے مقصود کو کہ میں
اِس نذر میں سواے رضامندی تیری کے اور کچھ نہیں چاہتی فَلَمَّا وَضَعَتْهَا پس جسوقت جنی وہ حنہ اُس بچہ کو تو قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ
وَضَعْتُهَآ اُنْثٰی کہا اے پروردگار میرے تحقیق میں نے جنا ہے اُسکو مادہ یعنی دختر جنی ہے اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ نے
وحی کی عمران پر کہ میں تجھکو فرزند نرینہ عطا کرونگا کہ وہ مادرزاد اندہوں کو بینا کریگا اور مردوں کو زندہ کریگا باذن خدا اور اُسکو بنی اسرائیل کا پیغمبر کرونگا
عمران نے اپنی زوجہ سے اس امر کا ذکر کیا اور جسوقت وہ حاملہ ہوئی تو اُسکو یہ گمان تھا کہ میرے پیٹ میں لڑکا ہے اور جسوقت جنی تو دختر پیدا ہوئی
یعنی حضرت مریم پیدا ہوئی اور از راہ تحسر و تحزن افسوس کرکے کہا کہ پروردگار میرے میں نے دختر جنی ہے اور نہیں ہوتا ہے مرد مانند عورت کی کہ عورت پیغمبر
نہیں ہوتی اور بعد اُسکے خدا تعالیٰ نے عیسی کو مریم کے پیٹ سے پیدا کیا اور اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو پیدا ہونیکی خوشخبری عمران کو دی تھی
نہ حنہ کو پیٹ کی بچہ کی اِس ذکر کو خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ جسوقت جنی زوجہ عمران کی اُسکو تو کہا اُسنے کہ اے پروردگار تحقیق میں نے جنا ہے
اُسکو عورت وَاللّٰہُ اَعْلَمُ اور خدا زیادہ عالم ہے بِمَا وَضَعَتْ ساتھ اُس چیز کے کہ جنا ہے اُس نے اور بعضے قراءت کی تا کو ابن عامر
اور ابوبکر اور یعقوب نے مضموم پڑھا ہے متکلم کا صیغہ یعنی اور خدا زیادہ عالم ہے ساتھ اُس چیز کے جنا ہے میں نے وَلَیْسَ الذَّکَرُ اور نہیں ہے مرد کہ
میں نے اُسکو طلب کیا تھا بیت المقدس کی خدمت کیواسطے کَالْاُنْثٰی مانند عورت کے کہ تو نے مجھکو دی ہے اِسلئے کہ عورت کو بعد بالغ ہونے کے
حیض آتا ہے تو وہ مسجد سے باہر نکالی جاتی ہے اور محرر یعنی آزاد کیا گیا مسجد کی خدمت کیواسطے مسجد سے باہر نہیں جاتا ہے اور مرد پیغمبری سے ہوتا ہے اور عورت
پیغمبر نہیں ہوتی وَاِنِّیْ سَمَّیْتُهَا مَرْیَمَ اور تحقیق میں نے نام رکھا ہے اُسکا مریم اور مریم انکے لغت میں عابدہ یا امۃ اللہ کو کہتے ہیں یعنی کنیز خدا اسیطرح
نے کہا کہ میں نے اُسکا مریم نام رکھا ہے وَاِنِّیْٓ اُعِیْذُهَا بِکَ اور تحقیق میں پناہ میں لاتی ہوں اُسکو ساتھ تیری وَذُرِّیَّتَهَا اور اولاد
اُسکی کو مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ وسوسہ شیطان راندہ ہوے رحمت اور برکت سے اور منقول ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ ہر بچہ کو وقت
پیدا ہونیکے شیطان چھوتا ہے اور مس کرتا ہے مگر مریم کو اور اُسکے فرزند عیسی کو مس نہیں کیا اور ثعلبی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا
کہ بہترین زنان عالم چار عورتیں ہیں مریم بنت عمران اور آسیہ زن فرعون اور خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمد صلعم اور اسماء بنت عمیس
روایت ہے کہ جسوقت خدیجہ فاطمہ سے حاملہ ہوئیں تو کہا الٰہی خدا تو جانتا ہے کہ میں زوجہ عمران سے بہتر ہوں اور محمد صلعم عمران سے بہتر ہے پس بخش اِس
فرزند کو جو کہ میرے شکم میں ہے آزاد کیا حقتعالیٰ نے جناب رسول خدا صلعم پر وحی کی کہ خدیجہ سے کہو کہ آزاد کرنا ملک سے ہوتا ہے سیطے نہیں ہو سکتا اور اس حمل کو

مجہپر چڑہ دیئے کہ وہ صفیہ اور برگزیدہ میری ہو وہان اماموں کی ہو اور آزاد کی ہوئی بیوقع سے ہو حنہ نے یہ سنکر کہا اگرچہ یہ دختر ہی لیکن یہ ال امر کی خوب شے
اور رسولخدا صلعم فرمایا کرتے تہے کہ مریم بتول ہی اور فاطمہ بتول ہی پس جسوقت کہ مریم پیدا ہوئی تو فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا پس قبول کیا اسکو پروردگار
اسکے نے بِقَبُولٍ حَسَنٍ ساتہ قبول کرنے نیک کے منقول ہو کہ حنہ کو دختر کے پیدا ہونیسے بہت افسوس تہا اور کہتی تہی کہ یہ لڑکی ہے
خدمت بیت المقدس کی کیونکر کریگی ایسی خدمت تو پسر ہی ہوتی ہو لیکن حنہ نے دعا کی کہ خداوندا تو قبول کر اسکو خدا نے اسکی دعا کو یہ قبول کہا
قبول کیا کہ بیت المقدس کی خدمت کیواسطے اس دختر کو منظور کیا کہ وہ بجائے پسر کے بیت المقدس کیخدمت کیواسطے رہے وَأَنْبَتَهَا اور اوگایا
اس دختر کو یعنی نشو ونما کیا اور پرورش کیا نَبَاتًا حَسَنًا اوگانا یعنی نشو ونما کرنا اور بڑہانا نیک و نباتا مفعول مطلق انبت کا ہو یعنی توفیق
اسکو خدا تعالی نے نیک اور پاکدامنی اور معرفت کی اسوجہ پر دی کہ جسوقت وہ بالغ ہوئی تو عبادت مین اور زہد مین سب عابدون اور زاہدون پر
غالب ہوگئی اور کہتے ہین کہ حضرت مریم پیدا ہوئی تو انکی ماں حنہ انکو ایک کپڑے مین لپیٹ کر مسجد مین لیگئی اور عابدونکے سامنے انکو رکہا اور کہا کہ
تم لوگ اس حقیر نذر کو عابدون مین آپسمین جہگڑا واقع ہوا ہر ایک کو اسکے لینیکی رغبت ہوئی کہ وہ انکے امام کی دختر تہی اسواسطے کہ اولاد ماتان روسا
بنی اسرائیل تہی اور بادشاہ انکے اسلیئے ہر ایک کہتا تہا کہ مین اسکی پرورش کرون زکریا علیہ السلام نے کہا کہ مین اسکا زیادہ حقدار ہون کہ اسکی خالہ
میری زوجہ ہی لوگون نے انکو بسبب سے انکار کیا آخر کو قرعہ ڈالنے کی رائے سب کی ہوئی اور کہا کہ جسکے نام قرعہ آوے وہ اسکی پرورش کرے اس رائے پر
متفق ہوکر سب نہر پر گئے اور کہا کہ جن قلموں سے توریت کو لکہتے ہو ان قلموں کو ہر ایک اپنی اپنی قلم کو نہر مین ڈالے جسکا قلم پانی مین غرق نہو
وہ مریم کی پرورش کرے سب نے اپنا اپنا قلم پانی مین ڈالے سب کی قلم غرق ہوگئی لیکن زکریا کا قلم پانی مین غرق ہوا اور مشہور یہ ہے کہ زکریا
مریم کے خالو تہی لیکن ہماری روایتون مین آیا ہی کہ زکریا کی زوجہ مریم کی خالہ تہی بلکہ بہن مریم کی تہی اور وہ عابد بیت المقدس کے تہے اور سب آدمی
تہے انہین سے زکریا کے نام مریم کی پرورش کا قرعہ آیا پس زکریا مریم کے پرورش کے متولی ہوئے چنانچہ فرمایا ہے خدا نے وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا اور
سپرد کیا خدا نے اس مریم کو زکریا کو اور اہل کوفہ نے کفلہا کی فا کو تشدید سے پڑہا ہے اور باقیون نے تخفیف سے اور اہل کوفہ نے سوائے ابو بکر کے زکریا
کو مقصور پڑہا ہے اور باقیون نے ممدود اور جنہون نے کفلہا کی فا کو مشدد پڑہا ہے انہون نے اللہ کو فاعل اور زکریا کو مفعول کفل کا کہا ہی اور جنہے اسکی فا کو تخفیف
سے پڑہا ہے انہنے زکریا کو فاعل کفل کا کہا ہی اور حالت رفع مین ہمزہ کو زکریا کے مرفوع پڑہا ہے یعنی کفیل ہوا اس مریم کی پرورش کا زکریا اور حضرت زکریا
حضرت سلیمان کی اولاد مین سے تہے اور یہی بہتر تہے جسوقت انکے نام قرعہ آیا تو مریم کو اپنے گہر مین لیگئے اور دایہ انکے واسطے مقرر کی اور جبکہ مریم
بچپن سے گذر گئی تو انکو مسجد مین لیگئے اور ایک حجرہ انکے واسطے بلندی پر بنایا کہ بدون زینہ کے اسپر چڑہ نسکتے تہے اسمین مریم دنکو عبادت کرتی تہی
اور جب زکریا کہین کو جاتے تہے تو حجرہ کو قفل لگا اور کبہی اپنے ہمراہ لیکر چلی جاتی تہی اور مریم اسمین بند رہتی تہی اور شب کو زکریا مریم کو اپنے
گہر لیجاتے تہے اسیطرح سے حضرت مریم جوان ہوگئین اور آثار ولایت انمین سے ظاہر ہوئے تہے اور کہتے ہین کہ جسوقت مریم کے پاس جاتے تہے تو انکے
پاس موسم گرما مین موسم سرما کی میوے پاتے تہی اور موسم سرما مین موسم گرما کے میوے دیکہتے اور یہ میوے انکو خدا تعالی غیب سے بہیجتا تہا اسی کو خدا
بیان کیا ہے کہ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ جسوقت داخل ہوتا اوپر اس مریم کے زکریا محراب مین یعنی جسوقت آتا زکریا مریم کے پاس
اسکے حجرہ مین تو وَجَدَ عِنْدَهَا پاتا نزدیک اس مریم کے رِزْقًا روزی کو یعنی میوے گرمی کے جاڑے مین اور میوے جاڑے کے گرمی مین دیکہتا
اگرچہ زکریا نے متعجب ہوکر قَالَ يَا مَرْيَمُ أَنَّى لَكِ هَٰذَا کہا اے مریم کہانسے آتے ہین واسطے تیرے یہ میوے بغیر موسم کے قَالَتْ کہا مریم نے
کہ هُوَ وہ میوہ بغیر وقت کا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ نزدیک خدا کے سے ہین إِنَّ اللَّهَ تحقیق کہ خدا يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ روزی
دیتا ہی جسکو چاہتا ہے بِغَيْرِ حِسَابٍ بے حساب اور بیشمار بدون استحقاق کے محض اپنے فضل اور کرم سے اور شیعہ اور سنی کی دو نون کتابون
مین لکہا ہی کہ ایام قحط مین ایک روز جناب رسولخدا صلعم حضرت فاطمہ کے گہر مین تشریف لائے اور فرمایا کہ اے فاطمہ تیرے گہر مین کچہ کہانا ہو تو لاؤ

بیٹے تین روز سے کہانا نہین کہایا ہے اور حضرت فاطمہ اور امیر المومنین اور حسنین نے بہی تین روز سے کہانا نہین کہایا تہا حضرت فاطمہ گہر کے اندر تشریف
لیگئین اور مصلیٰ بچہا کر دو رکعت نماز کی ادا کی اور بعد اسکے دعا کی کہ الہی غیب سے ہمکو کہانا بہیج جو لقمہ اور دلکو میرے باپ اور شوہر اور فرزندونکے پہنچ
سو رہا ہی ہے ناگہان اُسیوقت کیا دیکہتی ہین حضرت خاتون محشر کہ ایک کاسہ بڑا جو کہ گہر مین رکہا تہا اُسمین سے دہوان اُٹہتا ہی جسوقت اُسمین نظر کی
تو دیکہا کہ وہ پیالہ کہانیسے بہرا ہوا ہے اُسیوقت اُسکو اُٹہا کر جناب سرور خدا صلعم کیخدمت مین لیگئین اور جناب امیر المومنین اور حسنین کو طلب کر لیا جس
وقت جناب سرور خدا صلعم نے اُسکا سرپوش اُٹہایا تو دیکہا کہ وہ پیالہ پاکیزہ روٹیون سے اور لذیذ گوشت سے بہرا ہوا ہے اور مشک کی خوشبو اُسمین سے
آتی ہے جناب سرور خدا صلعم نے فرمایا کہ اے فاطمہ انی لک ہذا یعنی کہانسے آیا ہے واسطے تیرے یہ کہانا حضرت فاطمہ نے بالہام خدا عرض کی کہ ہو
من عند اللہ ان اللہ یرزق من یشاء بغیر حساب یعنی وہ کہانا نزدیک خدا کے سے آیا ہے تحقیق کہ خدا روزی دیتا ہے جسکو چاہتا ہے بیشمار جناب سرور خدا
صلعم نے فرمایا کہ الحمد للہ کہ حقتعالیٰ نے تجہکو مثل مریم کے کیا کہ جسوقت خدا اُسکو روزی پہنچاتا اور زکریا اُس سے پوچہتا تو وہ یہی جواب دیتی تہی جو کہ تو نے
جواب دیا ہے پس اُس کہانیکو جناب سرور خدا صلعم نے مع اپنے اہلبیت کے تناول فرمایا اور وہ سب بزرگوار اُس سے سیر ہو گئے اور پیالہ اُس کہانیسے
اُسیطرح بہرا تہا اور اُس مین سے کچہ کم نہوا تہا حضرت فاطمہ نے ہمسایہ کے لوگونکو بہی اُس کہانیسے محظوظ فرمایا اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی روایت مین
یہہ ہے کہ حضرت علی نے حضرت فاطمہ سے کہانا طلب کیا تہا اور بعض روایت مین اور اس روایت مین کچہ فرق بہی ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام
نے فرمایا ہے کہ حضرت مریم بہت خوبصورت تہی اور جسوقت نماز کیواسطے کہڑی ہوتی تہی تو محراب مسجد اُنکی حسن سے روشن ہو جاتی تہی ایکمرتبہ زکریا
اُنکے پاس گئے تو دیکہا کہ مریم کے پاس موسم گرما کے میوے موسم سرما مین آتے ہین اور موسم سرما کے میوے موسم گرما مین آتے ہین مریم سے پوچہا کہ یہہ تیرے پاس
کہانسے آتے ہین کہا کہ خدا کے پاس سے آتے ہین اُسوقت دعا کی زکریا نے اور تفسیر امام علیہ السلام مین سورہ بقر کی تفسیر مین کہا ہے کہ زکریا نے اپنے جیمین
کہا کہ جو شخص کہ قادر ہے اس امر پر کہ بے رُت کے میوے مریم کو دیتا ہے گرمی کے میوے جاڑے مین اور جاڑے کے میوے گرمی مین تو قادر ہے اسپر بہی کہ
مجہکو فرزند عطا کرے اگرچہ مین بوڑہا ہو گیا ہون اور زوجہ میری حاملہ ہونیکے قابل نہین ہے سو اسلئے کہ یہ امر خدا پر نہایت آسان ہے اور
ایک روایت مین ہی کہ زکریا نے مریم کے پاس بے رُت کے میوے دیکہکر جانا کہ بانجہ مرد اور عورت کو بہی خدا تعالیٰ اولاد دیسکتا ہے اسواسطے زکریا نے
رغبت کی کہ حقتعالیٰ ہمکو بہی ایک ایسا فرزند عطا کرے کہ مثل مریم کے صاحب آیت اور صاحب کرامت ہووے اور ہرچند وہ پیر ہو گئے تہے
اور زوجہ بہی اُنکی بسبب پیری کے قابل حمل کے نہ رہی تہی لیکن جانتے تہے کہ یہ امر خدا پر آسان ہے واسطے مناجات کی چنانچہ فرمایا ہے خداوند کہ
هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ اسجگہ دعا کی زکریا نے یعنی جسجگہ کہ زکریا نے مریم کی کرامت دیکہی تہی اسجگہ دعا کی زکریا نے ۵۸ پروردگار اپنے
سے اور نہایت عاجزی سے قَالَ رَبِّ هَبْ لِي کہا کہ اے پروردگار میرے بخش تو واسطے میرے مِن لَّدُنكَ نزدیک اپنے سے ذُرِّيَّةً
طَيِّبَةً فرزند پاک کو گناہونسے جسکو کبہی گناہ نہ چہوئے کیونکہ مریم إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ تحقیق کہ تو سننے والا دعا کا ہے یعنی قبول کرنیوالا
دعا کو فَنَادَتْهُ پس پکارے اُس زکریا کو الْمَلَائِكَةُ فرشتے اور آواز دی اُنہون نے اُسکو وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ جسوقت کہ
وہ کہڑا ہوا نماز پڑہتا تہا بیچ محراب کے أَنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكَ یہہ کہ تحقیق خدا خوشخبری دیتا ہے تجہکو بِيَحْيَىٰ ساتہ یحیی کے
یعنی خوشخبری دیتا ہے تجہکو فرزند کی کہ نام اُسکا یحیی ہے اور وہ تجہسے پیدا ہوگا اور یحیی اسواسطے نام ہوا کہ اُس سے نام پدر کا یا دین یا ایمان زندہ ہوا اور
یا یہہ کہ رحم مان کا زندہ ہوا مُصَدِّقًا جسوقت کہ تصدیق کرنیوالا اور ایمان لانیوالا اور باور کرنیوالا ہوگا وہ فرزند بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللَّهِ ساتہ
ایک کلمہ کے کہ موجود ہوا جانب خدا سے مراد کلمہ سے حضرت عیسیٰ ہین کہ خدا کے کلام سے بغیر باپ کے پیدا ہوئے اور پہلے سب سے حضرت یحیی حضرت عیسیٰ پر
ایمان لائے ہین اور وہ دونو آپس مین خالہ زاد بہائی تہے اور یحیی کو عیسیٰ کے آسمان پر جانیسے پہلے شہید کیا ہے اور یحیی چہ مہینے عیسیٰ سے عمر مین بڑے تہے
اور یحیی کی عیسیٰ پر ایمان لانیکی وجہ تفسیر امام علیہ السلام مین اسطرح مرقوم ہے کہ حضرت مریم کے پاس سوائے حضرت زکریا کے کوئی نہجاتا تہا اور جس وقت

یہ کسی جگہ جاتے تھے تو مریم کے حجرہ کو مقفل کر کے جاتے تھے جبکہ حضرت مریم کو بقدرت خدا حضرت عیسیٰ کا حمل ہوا تو زکریا نے دیکھکر کہا کہ اسکے پاس تو سوا تیرے
میرے کوئی نہین جاتا ہے بیشک تجھکو لوگ متہم کرینگے اور کہینگے کہ یہ حمل زکریا کا ہے اپنی بی بی کے پاس جا کر یہ قصہ زکریا نے بیان کیا اُسنے کہا کہ تو خوف
مت کر اور میرے پاس مریم کو لا کہ مین اُسکو دیکھون اور اُس سے دریافت کرون کہ یہ حال کیونکر ہوا حضرت زکریا حضرت مریم کو اپنی زوجہ کے پاس
لاتے اور زوجہ انکی حضرت مریم کی بڑی بہن تہین جسوقت مریم اپنی بڑی بہن کے پاس گئین تو بہن مریم کی کہ مریم سے بڑی تہی اُسواسطے مریم کی
تعظیم کو نہ اُٹھی بقدرت خدا حضرت یحییٰ اپنی ماں کے پیٹ مین پکارے کہ اے ماں تیرے پاس سردار عالم کے عیسیٰ کی ماں آئی ہین کہ جسکے پیٹ
مین سردار عالم کے مرد ولکا ہے تو اُنکی تعظیم کو کیون نہین اُٹھتی ہے اور اپنی ماں کو حرکت دی کہ وہ اُسیوقت کھڑی ہو گئی اور یحییٰ نے
اپنی ماں کے پیٹ مین عیسیٰ کو سجدۂ تعظیم کیا یہ وجہ ہے یحییٰ کے عیسیٰ پر ایمان لانیکی اور یحییٰ کی تعریف مین خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے کہ وَ
سَیِّدًا اور سردار قوم کا ہو وہ علم مین اور حلم مین اور کثرت عبادتین اور تقویٰ اور زہد اور اخلاق نیک مین وَحَصُوْرًا اور روکنے والا
ہو وہ اپنے نفس کو تمام گناہون سے اور لہو و لعب سے اور سیدا اور حصورا کا عطف مصدقًا پر ہے اور جیسے کہ مصدقًا حال ہے ایسے ہی یہ سب حال ہین
اور کہتے ہین کہ جسوقت یحییٰ تین برس کی عمر کے ہوئے تو لڑکے کہنے لگے دیکھا کہ آپسمین کھیلتے ہین اور لڑکون نے یحییٰ کو دیکھا تو اُنسے بہی کہا کہ آؤ کھیلین
یحییٰ نے کہا کہ ہم کھیلنے کیواسطے پیدا نہین ہوئے ہین اور تمام عمر یحییٰ کسی عورت کے پاس نہین گئے بسبب مشغول ہونے عبادت و طاعت کے بلکہ اسوجہت
سے اُنہون نے کسی عورت سے نکاح ہی نہین کیا اور ابن عباس سے روایت ہے کہ حصور وہ شخص ہے کہ کسی عورت کے پاس نہ پہنچا ہو اور امام حضرت
زین العابدین علیہ السلام سے کسینے پوچھا کہ امیر المومنین کی کوئی فضیلت بیان کرو فرمایا کہ مختصر بیان کرون یا طویل کہا کہ مختصر تب فرمایا کہ یہ ہے
اُنہون نے گناہ کا قصد نہین کیا جیسے کہ یحییٰ نے کبہی گناہ کا قصد نہین کیا تہا وَنَبِیًّا مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ اور پیغمبر پیدا ہونیوالا نیکون سے
اور انبیا کا عطف بہی مصدقًا پر ہے اور من کو کہتے ہین کہ بیانیہ ہے نہ تبعیضیہ اور تفسیر امام علیہ السلام مین واستشہدوا شہیدین من رجالکم کی
تفسیر مین لکھا ہے کہ کمال عقل مین چار لڑکے مرد ونکی لاحق ہوئے ہین یحییٰ اور عیسیٰ اور حسن اور حسین اور جسوقت زکریا کو ایسے فرزند کے پیدا ہونیکی
خوشخبری دی تو زکریا نے استفہام کی راہ سے یا تعجب سے قَالَ رَبِّ کہا کہ اے پروردگار میرے اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ کہان سے ہوگی
واسطے میرے لڑکا وَقَدْ بَلَغَنِیَ الْکِبَرُ اور حال یہ ہے کہ تحقیق پہنچا ہے مجھکو بڑہاپا وَامْرَاَتِیْ عَاقِرٌ اور عورت میری بانجھ ہے
کہتے ہین کہ عمر زکریا کی ان ایام مین ایک سو بیس ۱۲۰ برس کی تہی اور انکی زوجہ کی چہیانوے برس کی تہی اور غرض زکریا کی اس کلام سے یہ
تہی کہ معلوم کرے کہ خدا تعالیٰ ہم دونو کو جوان کریگا یا اسی بڑہاپے مین فرزند ہویگا اور جبکہ زکریا نے تعجب سے کہا کہ ہم بوڑہے ہو گئے ہین ہمارے
کیونکر فرزند ہوگا تو اسکے جواب مین قَالَ کہا خدا نے فرشتہ کی زبانی کَذٰلِکَ اسی طرح ہے یعنی تمہارا یہی حال ہے کہ تم دونو بوڑہے
مگر خدا قادر ہے اور اُسپر بہت آسان ہے بوڑہے ہونیکو اولاد دینا اَللّٰهُ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ خدا کرتا ہے جو چاہتا ہے برخلاف عادت کے قَالَ
کہا زکریا نے کہ رَبِّ اجْعَلْ لِّیْ اے پروردگار میرے مقرر کر تو واسطے میرے اٰیَةً کوئی نشانی کہ جس سے مجھکو اپنی زوجہ کا حاملہ ہونا معلوم
ہو تاکہ تیرا شکر ادا کرون قَالَ کہا جبرئیل نے بحکم خدا کہ اٰیَتُکَ نشانی تیری یہ ہے اَلَّا تُکَلِّمَ النَّاسَ یہ ہے کہ نہ کلام
کر سکیگا تو آدمیونسے باوجود صحت اور درستی زبان کے ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ تین روز اِلَّا رَمْزًا مگر اشارہ کرنا ہاتھ سے یا سر سے اور حکمت اس مین
یہ تہی کہ اس مدت تک ذکر خدا مین اور اُسکی شکر گزاری مین مشغول رہے اور فرماتا ہے خدا کہ وَاذْکُرْ رَّبَّکَ اور ذکر کر تو پروردگار اپنے کو کَثِیْرًا
بہت اور کثیرًا صفت ہے ذکرًا محذوف کی کہ وہ مفعول مطلق اذکر کا ہے وَّسَبِّحْ اور تسبیح کر تو اُسکی بِالْعَشِیِّ ساتھ آخر روز کے یعنی عصر
شام تک وَالْاِبْکَارِ اور ساتھ اول روز کے یعنی صبح سے چاشت تک اور جبکہ زنِ زکریا کی بی بی کو حاملہ ہونیکا آیا تو خود بخود انکی زبان
بند ہو گئی اور جانا اُنہون نے کہ یہ ہوئی خدا کی اسپر کوئی قدرت نہین کہتا ہے اور حدیث مین آیا ہے کہ اُسوقت وہ اپنے سر سے اشارہ کرتے تہے

ع ۱۱
۱۲

اور باقی قصہ زکریا کا سورہ مریم میں آئیگا انشاء اللہ تعالی اور جس وقت خدا تعالی نے ذکر عمران کا کیا اور اُسکی دختر کا حال مجملاً بیان کیا تو بعد اُسکے
تفصیل اُسکی کرتا ہے اپنے قول سے کہ وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ عطف ہے اُسکا پہلی اِذ قالت پر ہے یعنی اور یاد کر تو اے محمد صلعم کہ جس وقت کہا فرشتوں
یعنی جبرئیل نے مع ایک جماعت فرشتوں کی کہ ہمراہ اُسکے مریم کی تسکین کو آئے تھے کہا یٰمَرْيَمُ اے مریم اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ تحقیق خدا نے
برگزیدہ کیا ہے تجھکو واسطے عبادت کے وَطَهَّرَكِ اور پاکیزہ کیا ہے تجھکو شرک و حیض سے اور نفاس سے یعنی اُن خونسے کہ جو جننے کیوقت آتا ہے اور سب
عیبونسے اور برائیون سے وَاصْطَفٰىكِ اور برگزیدہ کیا ہے تجھکو اور مکرر یہ فقرہ واسطے تاکید کے آیا ہے یعنی بیشک برگزیدہ کیا ہے تجھکو عَلٰى
نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ اوپر عورتوں عالم کی لوگوں اُس زمانہ کے اور یا یہ کہ برگزیدہ کیا تجھکو سب عورتوں سے کہ بیت المقدس کی خدمت سب
عورتوں میں سے خاص تجھی کو دی اور پہلے ایسی عورت کوئی نہ تھی اور یا اسوجہ سے کہ تجھکو بے شوہر فرزند عطا کیا نہ یہ کہ جمیع زنان عالم سے برگزیدہ کیا ہے
تجھکو اسواسطے کہ جمیع زنان عالم سے افضل ہونا صفت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی ہے چنانچہ ابن عباس نے رسولخدا صلعم سے روایت کی ہے کہ فرمایا
حضرت نے کہ دختر میری فاطمہ زہرا سردار زنان عالم کی ہے اور وہ پارہ جگر اور نور چشم اور میوہ دل اور روح میری ہے جسوقت وہ محراب میں کھڑی
ہوتی ہے آگے خدا کی عبادت کیواسطے تو نور اُسکا فرشتوں کو روشنی بخشتا ہے جیسے کہ ستارگان آسمان زمین کے لوگوں کو روشنی بخشتے ہیں اُسوقت حق تعالی
ملائکہ سے خطاب کرتا ہے کہ کنیز خاص میری فاطمہ زہرا کو دیکھو کہ جو سردار عورتوں کی اور میری پرستش کرنیوالوں کی ہے میرے خوف سے محراب میں کھڑی ہوکر کانپتی
اور روتی ہے تمکو میں گواہ کرتا ہوں کہ میں اُسکو اور اُسکے شیعوں کو آتش دوزخ سے بیخوف کر دونگا اور خدا تعالی نے حضرت مریم کو اصطفاک اور طہرک فرمایا ہے
اور ایسے ہی رسولخدا صلعم کے اہلبیت کو فرمایا ہے ویطہرکم تطہیرا اور جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جیسے کہ مریم بتول ہے ایسے ہی فاطمہ بتول ہے اور
بتول اُسکو کہتے ہیں کہ جسکو حیض نہ آتا ہو اور اُسکو بھی کہتے ہیں کہ جو خلقت سے انقطاع کرکے بالکل خدا کیطرف متوجہ ہو جاتی اور بعد اُسکے مریم کو
حکم کرتا ہے شکر گذاری کرنیکا عوض میں اِن نعمتوں کی اسطرح سے کہ یٰمَرْيَمُ اقْنُتِیْ اے مریم فرمانبرداری کر تو لِرَبِّكِ خاص واسطے پروردگار
اپنے کے وَاسْجُدِیْ اور سجدہ کر تو اُس معبود پاک کو وَارْكَعِیْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ اور رکوع کر تو ہمراہ رکوع کرنیوالوں کی کہ جماعت میں
نماز کو پڑھ یہ حکم ہے نماز جماعت کیواسطے یا یہ کہ رکوع کرنیوالوں کے شمار میں تو بھی ہو جا اور سجدہ کو رکوع سے پہلے اسواسطے ذکر کیا ہے کہ اُنکی شریعت میں
سجدہ رکوع سے پہلے تھا اور یا یہ کہ وقت جمع کرنے آیات قرآنیہ کی تقدیم و تاخیر ہو گئی ہے اور اس آیت سے ثابت ہوا کہ حضرت مریم کی باتیں ملائکہ سے ہوتی
تھیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا کا نام محدثہ اسواسطے ہوا کہ وہ بھی فرشتوں سے کلام کیا کرتی تھیں اور ملائکہ آسمان سے نازل
ہوتے تھے اور پکارتے تھے فاطمہ کو جیسے کہ مریم بنت عمران کو پکارتی تھے اور کہتے تھے کہ یا فاطمہ ان اللہ اصطفاک وطہرک واصطفاک علی نساء العالمین
یا فاطمہ اقنتی لربک واسجدی وارکعی مع الراکعین پس باتیں کرتی تھی فاطمہ اُن فرشتوں سے اور ایک شب فاطمہ نے فرشتوں سے کہا کہ کیا مریم دختر
عمران عالم کی عورتونسے بزرگ نہ تھی فرشتوں نے جواب میں کہا کہ مریم اپنے زمانہ کی عورتوں سے افضل اور بزرگ تھی اور تو اُسکے زمانہ کی اور اپنے زمانہ
کی سب عورتونسے افضل ہے اور سردار زنان اولین اور آخرین کی ہے ذٰلِكَ یہ یعنی جو کچھ مذکور ہوا ہے قصہ مریم اور زکریا اور یحیی میں مِنْ
اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ خبروں غیب کی سے ہے کہ بدون وحی کے معلوم نہیں ہوتا اور پہلی کتابوں میں جو ایسے قصے لکھے ہیں وہ صحیح اور واقعی نہیں
ہیں بلکہ اُنمیں تغیر و تصرف لوگوں کا ہو گیا ہے اسواسطے جو کچھ قصص کہ قرآن میں مذکور ہیں وہ پہلی کتابوں سے مطابق نہیں ہوتے بلکہ جو کچھ کہ قرآن میں ہے
وہ واقعی ہے نہ اور کتابوں پہلیوں کی لکھی ہوئے قصے پس اسواسطے خدا تعالی فرماتا ہے کہ غیب کی خبر کو نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ وحی کرتے ہیں ہم طرف
تیری اور جبرئیل کیواسطے سے تیرے پاس بھیجتے ہیں ہم وَمَا كُنْتَ اور نہ تھا تو اے محمد صلعم لَدَيْهِمْ نزدیک اُنکے اور اس خبر کے غیب کی خبر ہونے کو
خدا تعالی اسطرح سے بیان کرتا ہے کہ تو نے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا ہے اس واقعہ کو اور تو موجود نہ تھا نزدیک اُن عابدوں بیت المقدس کے اِذْ يُلْقُوْنَ
جسوقت کہ ڈالتے تھے وہ واسطے قرعہ کی نہر میں اَقْلَامَهُمْ قلموں اپنی کو تاکہ جانیں وہ کہ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ کہ کون اُنمیں سے ہووے

اور ضامن ہو مریم کا کہ اسکو پرورش کرے وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اور نہ تہا تو نزدیک اُنکے اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ جسوقت کہ جہگڑتے تہے وہ عابد مریم کی پرورش کیمقدمہ مین کہ ہر ایک طالب تہا مریم کی پرورش کا اور یہ آیت دلیل ہی قرعہ کی جائز ہونے کیواسطے اور جناب رسول خدا صلعم جب کسی جہاد مین جاتے تہے تو اپنی بیبیونکی نام قرعہ ڈالتے تہے جسکا نام نکلتا تہا اسکو اپنے ہمراہ لیجاتے تہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ نہ ڈالے کوئی قوم قرعہ کو اور اپنا کام خدا کے سپرد نکرین مگر کہ خدا تعالیٰ جو کچھ کہ حق ہی اسکو باہر لائیگا اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ یاد کر اے محمد صلعم جسوقت کہا فرشتون نے یعنی کہا جبرئیل نے مریم سے کہ يٰمَرْيَمُ اے مریم اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ تحقیق خدا خوشخبری دیتا ہی تجہکو بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ساتہ ایک کلمہ کے اپنی جانب سے کہ وہ عیسیٰ ہی کہ کلمہ کُن کے کہنے سے وہ پیدا ہو گیا تہا یعنی اے مریم خدا تعالیٰ تجہکو عیسیٰ کی پیدا ہونیکی خوشخبری دیتا ہے کہ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ نام اُسکا مسیح عیسیٰ بیٹا مریم کا ہی اور نام اُنکا عیسیٰ ہی اور لقب اُنکا مسیح ہی اور عیسیٰ معرب ایسوع کا ہی اور مسیح عبرانی زبان مین مشیخ ہی اور مشیخ مبارک کو کہتے ہین اور یا یہ کہ مسیح سو واسطے کہتے ہین کہ مسح کیا گیا ہی ساتہ برکت کی اور یا یہ کہ مسح کیا گیا ہے یعنی صاف کیا گیا ہی ناپاکیون سے اور پاک ہی وہ اور یا یہ کہ مسح کیا ہی اُسکو جبرئیل نے وَجِيْهًا صاحب قدر اور شرف ہی فِي الدُّنْيَا بیچ دنیا کی باعتبار نبوت کی اور طاعت کی وَالْاٰخِرَةِ اور بیچ آخرت کی شفاعت کے اور بلند درجہ ہونیکے اعتبار سے وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ اور مقربان خدا سے ہے اور [illegible] واقع ہوئی اور حضرت عیسیٰ زمانہ مین صاحب الزمان علیہ السلام کی آسمان سے زمین پر نزول فرمائینگے اور دجال کو قتل کرینگے اور حضرت صاحب الزمان کے پیچھے نماز پڑہینگے بسبب منسوخ ہونی شریعت اپنی کی اور نہ واقف ہونے ہماری شریعت کے اور حضرت عیسیٰ نے پیدا ہوتے ہی کلام کیا یہ ایک معجزہ اُنکا تہا تا کہ لوگونکو معلوم ہو کہ یہ پیغمبر ہے اور حضرت مریم سے تہمت موقوف ہو جاتی اور مجاہد سے روایت ہی کہ جسوقت مریم تنہا ہوتی تہی تو عیسیٰ پیٹ مین اُنسے باتین کرتے تہے اور جب کسی کام مین مشغول ہوتی تہی تو عیسیٰ تسبیح خدا کرتے تہے اگرچہ پیٹ مین مان کی بہت کم مدت سے تہے اور ابن عباس سے روایت ہی کہ جب خدیجہ حضرت فاطمہ سے حاملہ ہوئی تو رسول خدا صلعم نے قریب خدیجہ کی جا کر سنا کہ کسی سے باتین کرتی ہین پوچہا کہ اے خدیجہ کس سے باتین کرتی ہو کہا یا رسول اللہ اس بچہ سے باتین کرتی ہون جو کہ میرے شکم مین ہی حضرت نے فرمایا کہ اے خدیجہ خوشخبری ہو تجہکو کہ جبرئیل خوشخبری دیتا ہی مجہکو کہ یہ فرزند جو تیرے شکم مین ہی دختر ہے اور یہ مان اماموں کی ہی اور اسکی نسل سے امام پیدا ہونگے کہ جنکی پیروی بندگان خاص کرینگے اور فرماتا ہی خدا کہ حضرت عیسیٰ کا حال یہ ہے کہ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ اور باتین کریگا وہ عیسیٰ آدمیون سے فِي الْمَهْدِ بیچ گہوارہ کے اور جسوقت کہ تیری گود مین دودہ پیتا ہو وَكَهْلًا اور ایام کہولت مین جسوقت کہ ادہیڑ ہو جاویگا یعنی گفتگو کرنا اُسکا گہوارہ مین اور ایام کہولت مین برابر ہے اور کہلا حال واقع ہوئی وَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ اور نیکوکاروں سے ہو گا کہ وہ پیغمبر خدا کا ہو گا پس جسوقت مریم نے کلام ملائکہ کا سنا قَالَتْ کہا تعجب کر کے رَبِّ اے پروردگار میرے اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ کہان سے ہووے واسطے میرے فرزند اور کیونکر صورت ہو مجہسے فرزند کی پیدا ہونیکی وَلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ اور حال یہ ہی کہ نہین چہوا ہے مجکو کسی آدمی نے اور پیدا ہونا بچہ کا بدون شوہر کے عادت کی خلاف ہی اور عورت سے بدون مرد کے پاس گئے کیونکر بچہ پیدا ہو قَالَ کہا جبرئیل نے مریم کے جواب مین كَذٰلِكِ اسیطرح ہے کہ بے شوہر ہی فرزند پیدا ہو اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ خدا پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہی اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا جسوقت حکم کرے کسی امر کو کہ اُسکا کرنا چاہی تو فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ پس سوا اسکے نہین کہ کہتا ہی واسطے اُسکے کہ كُنْ ہو تو عدم سے موجود ہو فَيَكُوْنُ پس ہو جاتی ہی وہ اسیوقت مقصود یہ ہے کہ جسوقت کسی چیز کا پیدا کرنا چاہی تو بلا تاخیر وہ اسیوقت ہو جاتی ہی وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ اور سکہلائیگا خدا اُس عیسیٰ کو کتاب یعنی جو کتاب کہ اُس سے پہلے نازل ہوئی ہی وَالْحِكْمَةَ اور سکہلائیگا اُسکو حکمت کہ وہ علم حلال اور حرام کا ہی اور مراد شریعت سے ہے وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ اور سکہلائیگا اُسکو توریت اور انجیل اور اگرچہ [illegible]

کتاب مین داخل نہی لیکن واسطے انکی فضیلت کی علاحدہ انکا ذکر کیا ہی وَرَسُوْلًا یہ مفعول ہی بجملہ مقدر کا یا ارسلت کا یعنی اور کریگا ہم اسکو پیغمبر
اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ طرف بنی اسرائیل کی کہ وہ کہے گا کہ اَنِّیْ قَدْ جِئْتُکُمْ بِاٰیَةٍ تحقیق مین لایا ہون تمہارے پاس ایک
نشانی اور علامت مِّنْ رَّبِّکُمْ پروردگار تمہارے کی پاس سے کہ وہ علامت گواہ ہی میری پیغمبری کی اور آیت سے مراد جنس آیت ہے
نہ ایک آیت اسواسطے کہ خدا نے پانچ علامتین اور نشانیان بیان کی ہین پہلی علامت یہ ہے کہ اَنِّیْٓ اَخْلُقُ لَکُمْ تحقیق کہ مین
پیدا کرتا ہون یعنی بناتا ہون واسطے تمہارے مِّنَ الطِّیْنِ کَهَیْـَٔةِ الطَّیْرِ مٹی سے مانند شکل پرندہ کی فَاَنْفُخُ فِیْهِ پس
دم پہونکتا ہون مین بیچ اسکے فَیَکُوْنُ طَیْرًا پس ہوجاتا ہی وہ مٹی کا جانور پرندہ کہ اسمین جان پڑجاتی ہی اور وہ پرواز کرجاتا ہے
بِاِذْنِ اللّٰهِ بحکم خدا اور دوسری علامت کو بیان کرتا ہے کہ وَاُبْرِئُ الْاَکْمَهَ اور اچھا کرتا ہون مین مادرزاد اندہے کو وَالْاَ
بْرَصَ اور سفید داغ والیکو کہ اندہا تو بینا ہوجاتا ہی اور آنکہین اسکی روشن ہوجاتی ہین اور سفید داغ والے کا بدن صحیح اور درست
ہوجاتا ہی کہ کوئی داغ اسکے بدن پر باقی نہین رہتا ہی اور داغ والیکا اچہا ہونا تیسری علامت ہی اور چوتہی علامت کو بیان کرتا ہے کہ
وَاُحْیِ الْمَوْتٰی اور زندہ کرتا ہون مین مردونکو بِاِذْنِ اللّٰهِ ساتہ حکم خدا کی اور باذن اللہ کو مکرر فرمایا ہی اسلئے کہ کسیکو وہم
عیسی کے خدا ہونیکا نہو اور روایت ہی کہ حضرت عیسی نے چار آدمی زندہ کئے ہین ایک تو بڑہیا کا بیٹا کہ مان اسکی اسکو بہت روتی تہی حضرت
عیسی کو اسپر رحم آیا اور اسکے بیٹے کو بحکم خدا زندہ کردیا اور ایک دوست حضرت عیسی کا تہا کہ وہ مرگیا تہا اسکو زندہ کیا کہ وہ بیس برس
تک زندہ رہا اور اسکی اولاد بہی پیدا ہوئی اور جبتک وہ زندہ رہا کہاتا پیتا رہا اور ایک بڑہیا کو زندہ کیا ہی کہ اسکے واسطے قوم اوسکی
بہت روتی تہی اور حضرت عیسی کی دعا سے وہ زندہ ہوگئی اور چوتہے سام پسر نوح علیہ السلام کو زندہ کیا ہی کہ اسکو مرے ہوئے قریب چار ہزار
برس کا عرصہ ہوا ہوگا حضرت عیسی کی قوم نے کہا کہ اگر تو اسکو زندہ کردے تو ایمان لاوین ہم تجہپر حضرت عیسی اسکی قبر پر گئے اور کہا اسکو
کہ قم باذن اللہ اسیوقت قبر شق ہوئی اور وہ اسمین سے باہر نکلا اور بال اسکے سفید ہونے لگا کہا کیا قیامت آگئی حضرت عیسی نے فرمایا
کہ نہین مینے خدا سے درخواست کی تہی اسنے تجہکو زندہ کردیا ہی تو تو جوان مرا تہا بال تیرے کیون سفید ہین کہا کہ تیری آواز سنکر مین نے
گمان کیا کہ قیامت ہوگئی ہی سو اسکی ہول سے بال میرے سفید ہوگئے ہین پہر حضرت عیسی نے اس سے کہا کہ مرجا تو بحکم خدا وہ اسیوقت
مرگیا اور زمین مین چلا گیا اور حضرت امام حسین اور امام رضا علیہما السلام سے روایت ہی کہ جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ نے بہی
مرے زندہ کئے ہین اسلئے کہ قریش حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے اور عرض کی کہ ہمارے مردونکو زندہ کردے حضرت صلعم نے امیر المومنین
علی بن ابیطالب کو ہمراہ انکے روانہ کیا اور فرمایا کہ جس جس آدمی کا یہ نام لیوین باواز بلند تو اسکو پکار نام اسکا لیکر کہ محمد صلعم فرماتا ہی کہ اٹہو
تم بحکم خدا حضرت علی انکے ہمراہ گئے اور جس جس کا انہون نے نام لیا تہا حضرت علی نے انکو پکارا کہ اے فلانے اور فلانے محمد صلعم کہتا ہی کہ اٹہو تم بحکم خدا اسیوقت وہ
زندہ ہوگئے اور قریش نے انسے باتین کین اور انسے کہا کہ محمد صلعم پیغمبر ہوئے ان لوگون نے کہا کہ ہم زندہ اسپر ایمان لاوین اور امام علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جناب رسول خدا
صلعم مادرزاد اندہونکو بہی اچہا کرتے تہے اور برص کے داغ والونکو بہی شفا بخشتے تہے اور دیوانونکو اچہا کرتے تہے اور چوپایون نے اور پرندون نے اور شیاطین نے
اور جن نے اون حضرت صلعم سے کلام کیا ہے اور پانچوین علامت کو بیان کرتا ہے کہ وَاُنَبِّئُکُمْ اور خبر دیتا ہون مین تمکو بِمَا تَاْکُلُوْنَ ساتہ
اس چیز کے کہ کہاتے ہو تم وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِیْ بُیُوْتِکُمْ اور ساتہ اس چیز کے کہ جمع کرتے ہو تم بیچ گہرون اپنے کے منقول ہے کہ چار
آدمیون نے اتفاق کرکے چند قسم کا کہانا کہ ہر ایک کہانا دوسرے کہانے سے بہتر تہا اپنے اپنے گہرون مین لائے اور اسمین سے ایک ایک قدر مین نے کہایا
اور باقی کا متفرق کرکے علاحدہ علاحدہ ہر ایک جگہ رکہدیا اور حضرت عیسی سے جاکر کہا کہ ہمکو خبر کرو کہ ہمنے کیا کہایا ہی اور کس قدر کہایا ہی اور کس قدر باقی
ہی جبرئیل علیہ السلام نے حضرت عیسی کو سب بتلادیا اور عیسی نے ہر ایک کہانا انکی خبر دی اس کہانیکا خدا تعالی ذکر کرتا ہے اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ

لَاٰيَةً لَّكُمْ تحقیق کہ بیچ اُن پانچ معجزونکی البتہ علامت اور نشانی ہی میرے دعوی نبوت کی راست ہونیکی اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ
اگر ہو تم ایمان لانیوالے اور باور کرنیوالے نہ عناد اور انکار کرنیوالے وَ مُصَدِّقًا اسکا عطف رسولاً پر ہے اور حال ہی ہو سکتا ہی اور تقدیر
اُسکی و جئتکم مصدقًا ہی یعنی اور آیا ہون مین تمہاری پاس جسوقت کہ تصدیق کرنیوالا اور سچا کرنیوالا ہون لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ واسطے اُس چیز
کہ آگے مجھسے ہے مِنَ التَّوْرٰىةِ کہ وہ توریت ہی کتاب موسی کی وَلِاُحِلَّ لَكُمْ اور آیا ہون مین تا کہ حلال کرون مین واسطے تمہارے
بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ بعضی وہ چیز کہ حرام کیگئی تھی اوپر تمہارے موسیٰ کی شرع مین مثل چربی اور گوشت
شتر اور تعظیم یوم شنبہ کے وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ اور لایا ہون مین تمہاری پاس نشانی نبوت کی پروردگار تمہاری
کیطرف سے کہ وہ معجزے ہین کہ دلالت کرتے ہین میری نبوت پر فَاتَّقُوا اللّٰهَ پس ڈرو تم خدا سے میری مخالفت مین وَاَطِيْعُوْنِ
اور فرمانبرداری کرو تم میری اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ تحقیق کہ خدا پروردگار میرا ہی وَرَبُّكُمْ اور پروردگار تمہارا ہی فَاعْبُدُوْهُ پس
عبادت کرو تم اُسکو هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ یہ راہ سیدہی کہ منزل مقصود کو پہنچاتی ہی اور کہتے ہین کہ یہودیون نے معجزات
ظاہر اور روشن حضرت عیسیٰ کی دیکھے اور پھر اُنکا انکار کیا اور اُنسے عناد کرنے لگے یہانتک کہ ارادہ اُنکی قتل کا کیا اُس مقدمہ مین خدا تعالی بیان
کرتا ہے کہ فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى پس جسوقت کہ دریافت کیا عیسیٰ نے مِنْهُمُ الْكُفْرَ اُن یہودیون سے کفر کو یعنی وہ امر کہ جو دلالت
کرتا تھا اُنکے کفر پر اُن لوگون نے آپسمین مشورہ اور اتفاق کیا تھا عیسیٰ کے قتل پر اُسوقت قَالَ کہا عیسیٰ نے اُن لوگونسے کہ جو ہم
ایمان لائے تھے مَنْ اَنْصَارِيْٓ کون ہین مدد کرنیوالے میری تم مین سے کہ پناہ لیجانیوالے ہین اِلَى اللّٰهِ طرف خدا کے دشمنون سے
قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ کہا حواریون نے جو کہ اُسپر ایمان لائے تھے نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ہم ہین مددگار خدا کے یعنی نصرت
کرنیوالے اُسکے دین کی اور کہتے ہین کہ حور لغت مین سفید خالص کو کہتے ہین اور وہ لوگ لباس سفید پہنتے تھے اسواسطے اُنکو حواری کہتے ہین
اور بعضے کہتے ہین کہ وہ دہوبی تھے کہ کپڑونکو سفید کرتے تھے اسواسطے اُنکو حواری کہتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت مریم نے حضرت عیسیٰ کو رنگریز کے سپرد کیا تھا کہ وہ
اپنا کام اُنکو سکہلاوے ایک روز وہ رنگریز طرح طرح کے رنگ کے کپڑے بہت سے اُنکو دیکر کہین کو گیا اور حضرت عیسیٰ سے کہا کہ ان سب کو رنگ لیتا ہون وہ سب کپڑے
نیل کے مٹ مین ڈالدئے اور کہا کہ خداوندا جیسا مین چاہتا ہون ویسا ہی ہوجاوے اور اُسکے اوستاد نے یہ حال دیکہا تو غل مچایا اور کہا کہ تو نے سب کپڑے
خراب کر دئے اور لوگ وہان جمع ہو گئے اور حضرت عیسیٰ نے اپنے اُستاد سے کہا کہ جیسا تو رنگ چاہے ویسا ہی لے جس رنگ کو اُسنے کہا وہی عیسیٰ نے نیل کے
مٹ مین سے نکالکر اُسکو دیدیا یہ معجزہ دیکہکر سب لوگ ایمان لائے وہ حواری حضرت عیسیٰ کے تھے اور امام رضا علیہ السلام فرماتے ہین کہ ہمارے نزدیک
حواری وہ لوگ ہین کہ جو اپنے نفسون مین خالص تھے اور لوگونکو خالص کرتے تھے گناہونکی چرک اور میل سے بسبب وعظ اور نصیحت کی اور وہ بارہ
شخص تھے اور سب سے زیادہ فاضل اور عالم الوقا تھا حاصل یہ ہے کہ اُن حواریون نے کہا کہ ہم نصرت کرنیوالے ہین خدا کی ہین کہ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ
ایمان لائے ہین ہم ساتھ خدا کے کہ اُسکو واحد ہم جانتے ہین وَاشْهَدْ اور گواہ رہ تو ہمارا اے عیسیٰ قیامت کے روز نزدیک خدا کے بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ
ساتھ اسکے کہ تحقیق ہم اسلام کو قبول کرنیوالے اور فرمانبرداری کرنیوالے کل احکام خدا کے ہین اور بعد اسکے کہا اُنہون نے کہ رَبَّنَآ اے پروردگار ہمارے
اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ ایمان لائے ہم ساتھ اس چیز کے کہ نازل کی ہے تو نے یعنی ایمان لائے ہم انجیل پر وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ اور تابعداری کی
ہمنے پیغمبر کی کہ وہ عیسیٰ ہے فَاكْتُبْنَا پس لکھ تو ہمکو مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ہمراہ گواہی دینے والون وحدانیت خدا کی یعنی ہمارے نامون کو
ثابت کر تو اُن لوگونکی زمرہ مین کہ جو ایمان لائے ہین خدا پر اور تمام پیغمبرون پر اور اب خدا تعالی اشارہ کرتا ہے طرف اُس امر کے کہ یہودیون نے
حضرت عیسیٰ کا سولی پر چڑہانا چاہا تھا اور خدا تعالی نے اُنکو بچالیا اور سردار یہود کا کہ جسکا نام یہودا تھا اور حضرت عیسیٰ کو قیدخانہ مین
واسطے سولی دینے کی باہر لانیکو گیا تھا وہ تو حضرت عیسیٰ کی صورت بنگیا اور اُسکو عیسیٰ کی شبہ مین سولی دیدی اور حضرت عیسیٰ کو جبرئیل

اُنکے سولی دینے سے پہلے دشمنان سے باہر نکالکر لیگئے اور آسمان پر اُنکو روانہ کیا چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ وَمَكَرُوا اور مکر کیا اُن یہودیون نے اسطرحسے کہ ایک
جماعت کو اُنہون نے بہیجا تہا کہ عیسیٰ کی قتل کا قصد کرین اور جسجگہ کہ قابو پائین وہان اُنکو قتل کرین اور مشہور ہے قصہ مین یہہ کہ طرح طرح کے حیلون سے
ایک شب حضرت عیسیٰ کو گرفتار کرکے ایک گہر مین قید کیا اور قید ہونے سے پہلے حضرت عیسیٰ نے حواریین کو جو کچہہ وصیت کرنی تہی وہ وصیت کر فرما
کی تہی اور حکم دیا تہا کہ تم اطراف عالم مین متفرق ہو جانا اور جس شب کو یہودیون نے حضرت عیسیٰ کو قید کیا تہا اُسکی صبح کو ارادہ کیا کہ قید خانہ مین سے
باہر لاکر اُنکو سولی پر چڑہائین اور یہودا سے کہا کہ تو عیسیٰ کو قید خانہ سے باہر نکالکر لا اور جبرئیل بحکم خدا حضرت عیسیٰ کو اُسی شب دشمنان سے باہر نکالکر
آسمان پر لیگئے تہے اور یہودا حضرت عیسیٰ کے لانیکو علی الصباح قید کے اندر گیا لیکن حضرت عیسیٰ کو وہان نہ دیکہا حقتعالی نے یہودا کی صورت عیسیٰ کی
صورت کے مشابہ کردی اور یہودا نے حضرت عیسیٰ کو جو اُس قید خانہ مین نہ پایا تو مایوس ہوکر باہر چلا آیا اور چاہا کہ اپنے یارونسے بیان کرے کہ عیسیٰ
اس گہر مین نہین ہے لوگون نے اُسکو بات کرنیکی بہی مہلت نہ دی اور اُس سے لپٹ گئے اور وہ ہر چند فریاد کرتا تہا اور کہتا تہا کہ مین تو یہودا ہون تمہارا یار
مجہکو کسواسطے گرفتار کرتے ہو اُسکے یارون نے کچہہ نہ سنا اور اُسکو عیسیٰ جانکر سولی پر چڑہادیا اور اُسکو سولی دیکر بعد اُسکی لاش پر تیر مارے اور بعد اُسکے یہودا
اپنی صورت اصلی پر ہو گیا اور تواریخ کی کتابون مین لکہا ہے کہ جس شب حضرت عیسیٰ کو آسمان پر لیگئے وہ شب ماہ رمضان کی تہی اور شب قدر تہی اور
کہتے ہین کہ وہ اکیسوین ماہ رمضان کی تہی حاصل یہہ ہے کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ یہودیون نے مکر کیا کہ کسی حیلہ سے عیسیٰ کو قتل کرین وَمَكَرَ اللّٰهُ
اور جزا اُنکے مکر کی دی خدا نے اُنکو کہ یہودا کو جو کہ اُنکا سردار تہا عیسیٰ کی صورت مین کرکے سولی دلائی اور عیسیٰ کو بچا کر آسمان پر لیگیا وَاللّٰهُ اور خدا خَيْرُ الْمَاكِرِينَ
بہتر مکر کرنیوالونکا ہے کہ سب مکر کرنیوالونسے قوی زیادہ ہے ضرر پہنچانے مین ہیچکہ گمان جسجگہ سے نہو اور فرماتا ہے خدا کہ إِذْ قَالَ اللّٰهُ یاد کر تو اے محمد
صلعم اُسوقت کو کہ کہا خدا نے کہ يَا عِيسَىٰ إِنِّي مُتَوَفِّيكَ اے عیسیٰ تحقیق کہ مین پورا کرنیوالا اجل تیری کا ہون وقت مقرر تک
کہ اُس سے پہلے تجہکو کوئی قتل نہین کرسکتا ہے اور مین نگاہ رکہنے والا تیرا ہون اُسوقت تک یہانتک کہ وقت تیری اجل کا آوے وَرَافِعُكَ إِلَيَّ
اور اُٹہانیوالا تیرا ہون طرف کرامت اپنی کی اور بلند کرنیوالا تیرا ہون مقام بلند مین کہ وہ آسمان ہے اور مسکن ملائکہ کا ہے وَمُطَهِّرُكَ اور
پاک کرنیوالا تیرا ہون صحبت سے مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا اُن لوگونسے کہ کافر ہوئے ہین وہ اور ایذا دینے والا تیرا ہون ناپاکی قصد کرنے سے
وَجَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ اور کرنیوالا اُن لوگونکا پیروی کی ہے اُنہون نے تیرے مومنین مین سے فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُوا
فوق اوپر بالا اُن لوگونکے کہ کفر کیا ہے اُنہون نے اور مراد اُن لوگونسے یہود ہین اور یہہ اُسوقت کا ذکر ہے کہ نصاریٰ غالب ہوئے یہود پر حجت اور
دلیل سے اور نبوت حضرت عیسیٰ کی اُنہون نے ثابت کی اور یا یہہ کہ غالب ہوئے شمشیر سے اور یہودی مسلمانان و نصاریٰ پر کبہی غالب نہین ہوئے بین
جو لوگ کہ ایمان لائے عیسیٰ کی نبوت پر وہ ہمیشہ غالب رہینگے یہود پر إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ دن قیامت تک ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ پہر طرف
میری پہرنا تمہارا ہے سب کا یعنی عیسیٰ کا اور اُسکے فرمانبردارونکا اور اُسکے انکار کرنیوالونکا فَأَحْكُمُ بَيْنَكُمْ پس حکم کرونگا مین درمیان تمہارے
فِيمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ بیچ اُس چیز کے کہ تم بیچ اُسکے اختلاف کرتے ہو یہودی تو اعتقاد حضرت موسیٰ سے رکہتے ہین اور عیسیٰ اور محمد کو منکر
ہین اور نصاریٰ موسیٰ اور عیسیٰ کو مانتے ہین اور محمد کا انکار کرتے ہین اور تین خداونکا اعتقاد رکہتے ہین اور مومنین کہتے ہین کہ موسیٰ اور عیسیٰ اور محمد سب
حق ہین اور تینون پیغمبر سچے ہوتی خدا کے ہین اور تینون فرقونکی جزا مین خدا تعالی فرماتا ہے کہ فَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا پس لیکن جو لوگ کہ
کافر ہوئے یعنی یہود اور نصاریٰ فَأُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا پس عذاب کرونگا مین اُنکو عذاب سخت فِي الدُّنْيَا بیچ دنیا کے
کہ قتل اور غارت کرونگا اور جزیہ اُنپر رکہونگا وَالْآخِرَةِ اور بیچ آخرت کے کہ ہمیشہ وہ دوزخ مین جلا کرینگے وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ اور
نہوینگے واسطے اُنکے نصرت کرنیوالے اور مددگار کہ آتش دوزخ سے اُنکو رہائی دلوائین و من ناصرین مین من زائد ہے وَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا اور
لیکن جو لوگ کہ ایمان لائے ہین خدا پر اور محمد صلعم کی نبوت پر وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور عمل کئے ہین اُنہون نے نیک فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ

ربع ع ١٣

پس پورا دیگا اُنکو خدا اجر اُنکا دنیا مین تو نیکنامی اور عزت سے اُنکو رکہیگا اور آخرت مین درجہ اُنکا بلند کریگا اور فیوفیہم کو حفص نے یاسے پڑہا ہے غائب کا صیغہ
اور باقیون نے نون سے پڑہا ہے متکلم کا صیغہ وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ اور خدا نہین دوست رکہتا ہے ظلم کرنیوالونکو کہ ایمان اور طاعت کو
چہوڑکر کفر اور گناہونکو اختیار کرتے ہین ذٰلِكَ یہ کلام جو کہ مذکور ہوا ہے قصہ مین عیسیٰ کے اور سوا اُسکے نَتْلُوْهُ عَلَیْكَ پڑہتے ہین ہم اسکو اوپر
تیرے کہ وہ مِنَ الْاٰیٰتِ نشانیون اور حجتون مین سے ہے کہ جو دلالت کرتے ہین تیری نبوت کے راست اور درست ہونے پر وَالذِّكْرِ
الْحَكِیْمِ۝ اور نصیحت محکم مین سے ہے کہ جسمین تمام حکمت بہری ہوئی ہے کہ شامل ہے حلال اور حرام کے حکم کو اور کہتے ہین کہ نصارا نے بعد سننے قصہ
عیسیٰ کے جناب رسول خدا صلعم سے کہا کہ تو کسواسطے عیسیٰ کو گالی دیتا ہے کہ تو اُسکو بندہ کہتا ہے حضرت نے فرمایا کہ عیسیٰ کو بندہ خدا کا کہنا ہرگز گالی
نہین ہے وہ بیشک بندہ خدا کا اور بہیجا ہوا اُسکا ہے یہ سنکر نصارا نجران کے غصہ ہوئے اور کہنے لگے کبہی ایسا نہین دیکہا اور نہ سنا ہے کہ فرزند بدون
باپ کے پیدا ہو اللہ تعالیٰ نے اُنکے جواب مین فرمایا کہ اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰهِ تحقیق مثال عیسیٰ کی نزدیک خدا کے یعنی حال عیسیٰ کا اور
صفت اُسکی خدا کے نزدیک كَمَثَلِ اٰدَمَ مانند آدم کے ہے اور تمکو یقین ہے اور اعتقاد رکہتے ہو کہ آدم بدون باپ اور ماں کے پیدا ہوا ہے
اور اُسکو تم خدا کا بیٹا نہین کہتے ہو اور جو شخص کہ ماں سے بدون باپ کے پیدا ہوا ہو اُسکو کسواسطے خدا کا بیٹا کہتے ہو اور جیسے کہ آدم خلاف عادت
کے پیدا ہوا ہے ایسے ہی عیسیٰ پیدا ہوا ہے فرق ان دونون مین کیا ہے اور اگر زیادہ تعجب ہے تو آدم مین ہے کہ وہ بدون ماں اور باپ کے پیدا ہوا ہے
خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ پیدا کیا ہے اُسکو مٹی سے ثُمَّ قَالَ لَهٗ پہر کہا واسطے اُسکے بعد پیدا کرنے قالب کے خدا کے حکم سے كُنْ یا
ہو تو زندہ فَیَكُوْنُ۝ پس ہوگیا وہ اُسیوقت یہ حکایت حال ماضی کی ہے اَلْحَقُّ یہ خبر مبتدا محذوف کی ہے اور تقدیر اُسکی ہو الحق
یعنی وہ وصف عیسیٰ کا حق ہے کہ جو نازل ہوا ہے مِنْ رَّبِّكَ پروردگار تیرے کی طرف سے کہ وہ مثل آدم کے ہے فَلَا تَكُنْ پس نہو تو مِّنَ
الْمُمْتَرِیْنَ۝ شک کرنیوالون مین سے اور ثابت قدم رہ تو اس امر پر کہ عیسیٰ بندہ خدا کا ہے اور پیغمبر اُسکا اور خطاب اسمین ہر ایک سننے والے کی طرف ہے یا رسول خدا کی
طرف خطاب ہے اور مراد اس سے ہر ایک آدمی امت کا ہے یعنی ایمان والون تم اُن لوگون مین سے مت ہو جو کہ عیسیٰ کو مثل آدم کے مخلوق نہین شمار کرتے ہین
اور اُسکو فرزند خدا کہتے ہین اور اب خدا تعالیٰ آیہ مباہلہ کا ذکر کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ فَمَنْ حَآجَّكَ پس جو شخص کہ جہگڑا کرے تجہ سے
نصرانیون مین سے اے محمد صلعم فِیْهِ بیچ اُس عیسیٰ کے یعنی جو کوئی عیسیٰ کے مقدمہ مین تجہ سے جہگڑا کرے اُن نصرانیون مین سے اے محمد صلعم اور وہ اپنے
اعتقاد باطل پر رہین مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ بعد اسکے کہ آیا ہے تجہکو علم مین سے یعنی بعد اسکے کہ جانا ہے تو نے اس امر کو
کہ عیسیٰ خدا کا بندہ اور پیغمبر ہے فَقُلْ پس کہہ تو اے محمد صلعم کہ تَعَالَوْا آؤ تم اے نصرانیو واسطے مباہلہ کرنیکے کہ نَدْعُ ہم بلاوین
اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ بیٹون اپنون کو اور بیٹون تمہارے کو یعنی ہم اپنے بیٹونکو بلاوین اور تم اپنے بیٹونکو بلاؤ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ
اور عورتون اپنیونکو اور عورتون تمہاریکو یعنی ہم عورتون اپنی کو بلاوین اور تم عورتون اپنی کو بلاؤ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ اور نفسون
اپنے کو اور نفسون تمہاریکو یعنی ہم اُنکو بلاوین کہ جو ہماری بمنزلہ نفسون کے ہین اور تم اُنکو بلاؤ کہ جو تمہارے بمنزلہ نفسون کے ہین اور مراد یہ ہے
ہے کہ ہم اپنے بیٹونکو اور اپنی عورتونکو اور جو کہ ہمارے بمنزلہ نفسون کے ہین ان سب کو ہمراہ لیچلین اور تم اپنے بیٹون اور عورتون اور اُنکو جو تمہارے
بمنزلہ نفسونکے ہین ہمراہ اپنے لیچلو اور چلکے مباہلہ کرین ثُمَّ نَبْتَهِلْ پہر لعنت کرین ہم دروغگو پر فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ پس کرین ہم
لعنت خدا کی عَلَی الْكٰذِبِیْنَ۝ اوپر جہوٹ بولنے والونکے اور نجعل لعنت اللہ عطف بیان ہے نبتہل کا اسواسطے کہ معنے اس آیہ کے یہ ہین
حاصل ہے کہ ہم دو نو جہوٹ کہنے والے پر لعنت کرین تا کہ عذاب خدا کا جہوٹونکی طرف متوجہ ہو اور اہل حق اہل باطل سے جدا ہو جاوین اور منقول
ہے کہ جسوقت یہ آیت نازل ہوئی تو جناب رسول خدا صلعم نے نجران کے نصارا کو طلب کرکے فرمایا کہ ہر چند تم سے ہم گفتگو مین غالب ہوئے ہین
لیکن تم زیادہ عناد کرتے ہو اور جہگڑتے ہو آؤ ہم اور تم آپسمین مباہلہ کرین یعنی دعا کرین کہ جو کوئی باطل پر ہو اُسپر لعنت خدا کی نازل ہو نصارا اُس

امر پر راضی ہوئے اور شہر کے باہر ایک جگہ مباہلہ کیواسطے مقرر کی اور نصارا نے اپنے مکانون مین جمع ہو کر مشورہ کیا عاقب سے کہ سب سے زیادہ عالم تہے نہایت
تہا اُنسے اُن نصرانیون نے کہا کہ تم خوب جانتے ہو کہ محمد صلعم پیغمبر برحق ہے اگر ہم اُس سے مباہلہ کرینگے تو ایک نصرانی زمین پر باقی نہ رہیگا اور سقف
کہا کہ اے قوم اگر محمد اپنے اصحاب کے ہمراہ مباہلہ کرے تو ہم اُس سے مباہلہ کرینگے اور اگر وہ اپنے یگانون کے ہمراہ مباہلہ کریگا تو خوف کرنا چاہئے کہ اس
صورت مین وہ راستگو ہے جبکہ صبح ہوئی تو اصحاب با وقار صف باندہکر دولتسرائے رسولخدا صلعم کے سامنے کہڑے ہوئے اس امید مین کہ ہمکو مباہلہ کیواسطے
اپنے ہمراہ لیجاوینگے اس عرصہ مین سلمان فارسی ایک کملی سُرخ اور چار چوب لیکر حضرت کی دولتسرا سے باہر آئے اور وعدگاہ پر جاکر ایک سایبان
کہڑا کیا اور بعد اُسکے جناب رسولخدا صلعم اپنی دولتسرا سے برآمد ہوئے اور حضرت علی کی حجرہ مین تشریف لیگئے اور حضرت علی کا ہاتھ پکڑکر اپنے ہمراہ
لیا اور حسنین کو حکم دیا کہ تم ہمارے آگے آگے چلو اور جناب فاطمہ زہرا سے فرمایا کہ تو ہمارے پیچھے پیچھے چل اور اصحاب مین سے کسی کو اپنے ہمراہ نہ لیا اور جب
وعدہ گاہ پر پہنچے تو امیر المومنین سے فرمایا کہ مین تو دعا کرتا ہون اور تم چارون آدمی آمین کہو اور اسقف نصرانی نے اُنکو دیکہا تو پوچہا کہ محمد کے
ہمراہ یہ کون ہین کسینے کہا کہ یہ جوان تو اُسکے چچا کا بیٹا اور داماد اُسکا ہے اور یہ عورت اُسکی دختر نیک اختر ہے اور یہ دو لڑکے اُسکے نواسے ہین
یہ سنتے ہی خوف اُسکے دل مین پیدا ہوا اور کہنے لگا اے نصاریٰ اگر اُسکو کچہہ خوف ہوتا تو یہ اپنے یگانونکو مقام خوف مین نہ لاتا اُنسے مباہلہ نکرنا
چاہئے یہ سنکر سب نصرانیون نے کہا کہ مناسب ہے کہ مصالحہ کرنا چاہئے سقف جناب رسولخدا صلعم کے پاس آیا اور کہا کہ ہم مباہلہ نہین کرینگے
ہمسے صلح کرلو جسطرح کہ مرضی ہو جناب رسولخدا صلعم نے دو ہزار حلہ بطور جزیہ کے مقرر کئے کہ قیمت ایک حلہ کی چالیس درہم ہوتے تہے اور
ایک درہم تخمیناً سوا دو ماشہ چاندی کا ہوتا ہے جب یہ مقرر ہو لیا تو نصارا اپنے شہر کو چلے گئے اور رستہ مین عاقب نے کہا کہ واللہ ہم اور تم جانتے
ہین کہ محمد پیغمبر برحق ہے اگر وہ مباہلہ کرتا تو کوئی تم مین سے زندہ باقی نہ رہتا اور جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ اگر نصاریٰ مجہسے مباہلہ کرتے
تو عذاب خدا اُنپر نازل ہوتا اور بندرون اور خوکون کی صورتین وہ ہوجاتے اور تمام باشندے نجران کے یہانتک کہ پرندے بہی وہانکے جلجاتے
اور اس آیت سے کئی مقصود ثابت ہوئے ایک تو فضیلت اہلبیت رسول کی تمام اُمت پر ہے اسواسطے کہ سوائے اُنکے اگر اور کوئی بہی ایسا
مقرب اور مقبول درگاہ الٰہی ہوتا تو رسولخدا صلعم البتہ اُسکو بہی واسطے دعا کے ہمراہ اپنے لیجاتے پس معلوم ہوا کہ مثل اُنکے اور کوئی ایسا
برگزیدہ نہ تہا اور دوسرے یہ ثابت ہوا کہ حسنین علیہما السلام جناب رسولخدا کے بیٹے ہین اور دختر کا فرزند اپنا فرزند ہوتا ہے اور تیسرے یہ کہ فاطمہ
علیہا السلام کی فضیلت سب عورتونپر ثابت ہوئی اور تائید کرتی ہے اُسکو وہ حدیث کہ فرمایا ہے رسولخدا صلعم نے کہ فاطمہ پارہ جگر میری ہے
اور وہ سردار زنان عالم کی ہے اور سردار زنان جنت کی ہے اور اس سے ایک اور بہتر مقصد ثابت ہوا اور وہ یہ ہے کہ اکثر اطلاق نساء کا
زوجات پر ہوتا ہے چنانچہ کہتے ہین کہ فلانکی عورت یعنی زوجہ اُسکی ہے پس جسوقت کہ نساء کا لفظ اِس آیۂ مباہلہ مین حضرت صلعم کی بیبیان
مراد نہوئے باوجودیکہ وہ لفظ مخصوص اُنکے ہی واسطے تہا بلکہ یہان بہی مراد نساء سے فاطمہ زہرا ہوئی تو آیۂ تطہیر مین مراد اہلبیت سے کہ
وہ لفظ عام ہے اور اولاد اور بی بی اور غلام اور لونڈی کو سب کو شامل ہے تو اُس سے بیبیان رسولخدا صلعم کی کیونکر مراد ہونگی بلکہ وہان
بہی وہی لوگ مراد ہین جو کہ مقبول درگاہ الٰہی ہین اور تطہیر ایسی ہی لوگونکو واسطے چاہئے نہ اُن لوگونکے واسطے کہ اُنکے حق مین خدا تعالیٰ
نقل فرماتے پیغمبر کے قول کو کہ فقد صغت قلوبکما اور چوتہے یہ کہ اِس آیت سے ثابت ہوا کہ علی نفس رسول ہے یعنی وہ بمنزلہ نفس رسولخدا کے
ہے اور انفسنا کے لفظ سے نفس رسول مراد لینا اور علی کو ابناء مین داخل کرنا کمال تعصب اور چشم پوشی حق جرم ہے اسواسطے کہ اپنے نفس کو
کوئی نہین بلاتا ہے بلکہ غیر کو بلاتے ہین اور ابناء مین اگر علی داخل ہوئے تو فاطمہ کا داخل ہونا ابناء مین بدرجہ اولیٰ تہا اور نساء کا ذکر کرکے
کلام فصیح کو دراز کرنیکی کیا احتیاج تہی بلکہ خدا کو تو فضیلت اہلبیت کی لوگونپر ظاہر کرنی منظور تہی کہ حسن اور حسین فرزندان رسولخدا ہین
اور تائید کرتی ہے اُسکو وہ روایت کہ حضرت علی نے جنگ صفین مین محمد حنفیہ کو لڑتے ہوئے دیکہکر فرمایا کہ حقیقت مین تو فرزند میرا ہے اور حسنین

پوچھا کہ حسنین کیا تمہارے فرزند نہیں ہیں فرمایا کہ وہ رسولخدا کی فرزند ہیں اور نساء میں صاحب شرف اور منزلت فاطمہ زہرا ہی چنانچہ معلوم ہوا اور
مشہور ہے اور علی نفس رسول ہے کہ سوای شرف نبوت کی جو فضیلت کہ جناب رسولخدا صلعم کو حاصل تھی وہی علی کو ہی اور تاکید کرتی ہے نفس
رسول ہونیکو وہ روایت کہ سوال کیا کسی نے جناب رسولخدا سے حضرت کی بعض اصحاب سے ایک شخص نے کہا کہ وہ علی ہے حضرت نے فرمایا کہ تو نے ایسا
سوال کیا تھا مجھسے مگر آدمیونسے اور نہین سوال کیا تھا تو نے میری نفس سے یعنی علی کہ میرا نفس ہے تو نے اُس سے سوال نہیں کیا تھا اور
فرمایا ہے رسولخدا صلعم نے کہ مین اور علی ایک نور سے پیدا ہوئی ہیں اور فرمایا ہے رسولخدا صلعم نے کہ کل آدمی متفرق درختونسے پیدا ہوئی ہیں اور
مین اور علی ایک درخت سے پیدا ہوئی ہیں اور فرمایا ہے رسولخدا صلعم نے کہ مین علی سے ہون اور علی مجھسے ہے اور فرمایا ہے رسولخدا صلعم نے کہ ای علی
گوشت تیرا گوشت میرا ہے اور خون تیرا خون میرا ہے اور واسطے نہایت اختصاص اور کمال محبت کی جو درمیان رسولخدا اور علی کی تھی
علی کو نفس رسول فرمایا ہے پس ایسے بزرگ پر کسی دوسرے کو فضیلت دینی بڑی بے انصافی ہے بجز عداوت علی کی اور کیا کہا جاے اور اب خدا تعالی
نصارا کی رد مین فرماتا ہے کہ اِنَّ هٰذَا تحقیق یہ یعنی جو کچھ مذکور ہوا ہے قصہ عیسیٰ اور مریم کا اور سوای اسکے لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ
البتہ وہ قصے حق اور راست ہیں وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اور نہیں ہے کوئی معبود سزاوار پرستش کی اِلَّا اللّٰهُ سوا حق کی کہ مستحق ہونا
عبادت کا اُسکو ثابت ہے وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اور تحقیق کہ خدا البتہ وہ غالب ہے سب پر حکمت والا ہے کہ جو کام ہے
اُسکا وہ محکم ہے اور موافق حکمت اور مصلحت کی ہے اور سوای اسکے اور کوئی ایسا نہیں ہے کہ شریک خدا کا ہوے اور قابل پرستش کی ہو
فَاِنْ تَوَلَّوْا پس اگر پھر جائیں وہ نصارا مباہلہ سے اور خدا تعالی کی وحدانیت کا باوجود واضح ہونی اُسکی دلیلوں کی اقرار نکرین تو فَاِنَّ
اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِالْمُفْسِدِيْنَ پس تحقیق خدا جاننے والا ہے اور عالم ہے ساتھ فساد کرنیوالون تباہ کارون کی کہ باوجود ظاہر ہونے علامتون
وحدانیت خدا کی اقرار نہیں کرتے ہیں وحدانیت خدا کا اور شرک کو سچا جانتے ہیں کہ عیسیٰ کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نصارا نجران کے
مدینہ میں آئی تو مدینہ کے یہودیون نے حضرت ابراہیم کے مقدمہ میں اُنسے مناظرہ اور بحث کی یہودی کہتے تھے کہ ابراہیم یہودی تھا اور نصارا کہتے تھے
کہ ابراہیم نصرانی تھا یہ جھگڑا لیکر واسطے فیصلہ کے رسولخدا صلعم کے پاس آئی تو حضرت نے فرمایا کہ ابراہیم نہ یہودی تھا اور نہ نصرانی تھا بلکہ مسلمان
تھا یہودیون نے حضرت سے کہا کہ غرض تیری یہ ہے کہ ہم تیری حق مین وہ کہین کہ جو نصارا نے عیسیٰ کے حق مین کہا ہے اور نصارا نے حضرت سے کہا کہ
تو چاہتا ہے کہ ہم تیرے حق مین وہ کہین کہ جو یہودیون نے عزیر کے حق مین کہا ہے خدا تعالی نے واسطے رد کرنے اُنکے قول کی یہ آیت نازل کی
اور فرمایا کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ اے اہل کتاب یعنی اے یہود و نصارا تَعَالَوْا آؤ تم اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ
طرف کلمہ برابر اور راست اور درست کی بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ درمیان ہمارے اور درمیان تمہارے کہ کسی پیغمبر نے اُسمین اختلاف نہین کیا ہے
اور کوئی کتاب خدا کی اُسکے مخالف نہیں ہے اور وہ کلمہ راست اور درست اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ یہ ہے کہ نہ پرستش کرین ہم مگر خدا کو جو اکیلا ہے
وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا اور نہ شریک کرین ہم ساتھ اُسکے کسی چیز کو کہ سوای اُسکے کسی دوسرے کو معبود نہ جانین وَلَا يَتَّخِذَ
بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا اور نہ پکڑے یعنی نہ مقرر کرے بعض ہمارا بعض کو پروردگار اپنے مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوای خدا کے جو کہ معبود حق ہے
اور نہ کہین ہم کہ عیسیٰ اور عزیر بیٹے خدا کے ہیں اور نہ پیروی کرین ہم علما کی اُن چیزوں مین کہ جنہوں نے حلال کو حرام کر دیا ہے اور حرام کو حلال کر دیا ہے
اسواسطے کہ ہر ایک اُنمین سے بعض ہمارا بشر ہے مثل ہماری اور کہتے ہیں کہ جسوقت نازل ہوئی یہ آیت اتخذوا احبارهم ورهبانهم اربابا
من دون الله تو کہا عدی بن حاتم نے کہ یا رسول اللہ ہم ان احبار و رہبان کو پرستش نہین کرتے تھے حضرت نے فرمایا کہ کیا وہ واسطے تمہارے
حلال کو حرام اور حرام کو حلال نہین کرتے تھے اور تم اُنکے موافق عمل نہین کرتے تھے کہا کہ ہاں حضرت نے فرمایا کہ یہی مراد ہے آیت سے اور
لا تتخذ کا عطف لا نعبد پر ہے اسواسطے وہ منصوب ہے فَاِنْ تَوَلَّوْا پس اگر پھر جائیں وہ اہل کتاب اس کلمہ حق سے فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا

پس کہو تم ای مسلمانو کہ گواہ رہو تم اے اہل کتاب بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ساتھ اسکے کہ ہم اسلام لانیوالے اور مسلمان ہیں کہ ہم توحید سے ہرگز نہ پھرینگے اور تم
پھر گئے ہو اور اب تمکو اقرار کرنا چاہیئے کہ ہمکو تم مسلمان کہو اپنے تئین یَآ اَهْلَ الْکِتٰبِ اے اہل کتاب یعنی اے یہود اور نصارا لِمَ تُحَآجُّوْنَ
کسواسطے جھگڑتے ہو تم فِیْٓ اِبْرٰهِیْمَ بیچ دین ابراہیم کے یہودی تو تم میں سے کہتے ہیں کہ وہ یہودی تہا اور نصارا یہ کہتے ہیں کہ وہ نصرانی تہا وَمَآ
اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ اور حال یہ ہے کہ نہیں نازل کیگئی ہی توریت جسپر یہودی عمل کرتے ہیں وَالْاِنْجِیْلُ اور نہ انجیل نازل کیگئی ہے کہ
جسپر نصارا عمل کرتے ہیں اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ مگر بعد ان ابراہیم کے یعنی ابراہیم سے موسی تو ایک ہزار سال پیچھے ہوئے اور عیسی ابراہیم کے دو ہزار سال بعد
ہوئے ہیں پس جسوقت ابراہیم موسی اور عیسی سے پہلے اسقدر مدت ہوا ہے تو وہ یہودی یا نصرانی کیونکر ہوگا اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کیا پس نہیں سمجھتے ہو
کہ یہ امر محال ہے اور باوجود اسکے کہ تم توریت اور انجیل میں پڑھتے ہو کہ وہ مسلمان تہا اور خدا کی وحدانیت کا اعتقاد رکھتا تہا اور توریت اور انجیل میں
بہی اسکا یہودی یا نصرانی ہونا نہیں لکھا ہے پس ہم کہ مسلمان ہیں ہم اسکے ساتھ اولی ہیں نہ تم هٰٓاَنْتُمْ خبردار ہو تم اے یہود اور نصارا
هٰٓؤُلَآءِ وہ لوگ ہو کہ نہایت احمق ہو اور حماقت تمہاری یہ ہے کہ حَاجَجْتُمْ جھگڑا کیا تمنے دشمنی سے فِیْمَا لَکُمْ بِهٖ عِلْمٌ بیچ اس چیز کے
واسطے تمہارے ساتھ اسکے علم ہے کہ توریت اور انجیل میں محمد کی نبوت اور صفات کو لکھے ہوئے دیکھتے ہو اور اسمین جھگڑا کرتے ہو اور کہتے ہو کہ یہ شخص وہ نہیں ہے
فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ پس کسواسطے جھگڑتے ہو تم فِیْمَا لَیْسَ لَکُمْ بِهٖ عِلْمٌ بیچ اس چیز کے کہ نہیں واسطے تمہارے ساتھ اسکے علم کہ ابراہیم کا
تمہاری کتاب میں یہودی یا نصرانی ہونا ہرگز مرقوم نہیں ہے اور پہر تم اس میں جھگڑتے ہو اور کہتے ہو کہ وہ ایسا ہی تہا حاصل یہ ہے کہ پہلے تو تم ایک امر کا علم
رکھتے ہو اور اسکو سمجھتے ہو لیکن ازراہ عداوت اور عناد جان بوجھکر اسمین تم جھگڑا کرتے ہو اور اب تمہاری جہالت اور عداوت کی نوبت یہانتک پہنچی
ہے کہ جس چیز کا تم علم نہیں رکھتے ہو اس میں بہی تم جھگڑا کرتے ہو اور ہا انتم میں ہا تنبیہ کا ہے اور انتم مبتدا ہے اور ہؤلا خبر اسکی ہے اور حاججتم دوسرا جملہ ہے اور یہ بہی
ہو سکتا ہے کہ ہؤلا عطف بیان ہو اور حاججتم خبر انتم کی ہو اور بعضے کہتے ہیں کہ ہؤلا بمعنی الذین کے ہے اور حاججتم صلہ اسکا ہے اور الی کوفہ نے ہا انتم کو الف
اور ہمزہ سے پڑہا ہے اور اہل مدینہ اور ابو عمرو نے بغیر مد اور ہمزہ کے پڑہا ہے اور ابن کثیر اور یعقوب نے ہمزہ اور قصر کے ساتھ پڑہا ہے بغیر مد کے اور ابن عامر نے
مد کے ساتھ پڑہا ہے بغیر ہمزہ کے وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اور خدا جانتا ہے کہ ابراہیم تمہارے کسی دین پر تہا کہ وہ عالم ہر ایک امر کا ہے وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ اور تم
نہیں جانتے ہو اسکی حقیقت حال کو پس اسکے مقدمہ میں گفتگو مت کرو اور جس چیز کو نہیں جانتے اسکو اسکی طرف منسوب مت کرو بلکہ اسکے حال کو اس شخص
سے دریافت کرو کہ جو عالم اسکے حال کا ہے اور خوب واقف ہے اور وہ خاتم الانبیا صلعم ہے پس خدا تعالی انکے قول کے رد میں فرماتا ہے کہ مَا کَانَ
اِبْرٰهِیْمُ یَهُوْدِیًّا وَّلَا نَصْرَانِیًّا تہا ابراہیم یہودی اور نہ نصرانی وَّلٰکِنْ کَانَ اور لیکن تہا وہ حَنِیْفًا پہرنیوالا عقاید باطلہ سے طرف
حق کے مُّسْلِمًا مسلمان گردن رکھنے والا اور فرمانبرداری کرنیوالا خدا کے احکام کی وَمَا کَانَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اور نہ تہا وہ شرک کرنیوالوں
اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ تحقیق سزاوار تر آدمیوں کے بِاِبْرٰهِیْمَ ساتھ دین ابراہیم کے لَلَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُ البتہ وہ لوگ ہیں کہ پیروی
کی ہے انہوں نے اسکی اور للذین پر لام مفتوح لام تاکید کا ہے یعنی زیادہ لایق دین ابراہیم کے وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے اسکی پیروی کی ہے اسکے
زمانہ میں وَهٰذَا النَّبِیُّ اور یہ پیغمبر آخر الزمان خصوصا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں اسکی امت میں سے وَاللّٰهُ
وَلِیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ اور خدا دوست مومنین کا ہے اور کام بنانیوالا انکا اور نصرت کرنیوالا انکا اور ایمان پر انکو جزا اور ثواب دینے والا اور اس آیت سے
ثابت ہوا کہ سزاوار تر دین محمد کا وہ شخص ہے کہ متابعت اسکی کرے امر اور نہی میں اور سب احکام خدا میں چنانچہ جناب امیر المومنین علیہ السلام نے
پہلے اس آیت کو تلاوت فرمایا اور بعد اسکے فرمایا کہ دوست محمد کا وہ شخص ہے جو کہ تابعداری کرے خدا کی اگرچہ قرابت سے حضرت کی دور ہو اور دشمن محمد کا
وہ شخص ہے کہ نافرمانی کرے خدا کی اگرچہ یگانہ حضرت کا ہو اور امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بہشت واسطے پرہیزگار نیکوکار کے پیدا کیا اور مقرر ہوا
ہے اگرچہ وہ غلام حبشی ہوں اور دوزخ واسطے نافرمانبرداری کرنیوالوں خدا کے ہے اگرچہ وہ سید قریشی ہوں اور کہتے ہیں کہ فرقہ یہود کو آدمی عمار

اور حذیفہ اور معاذ کو اپنے دین کیطرف بلاتے تہے اور اپنے دین کی رغبت دلاتے تہے اسکا ذکر خدا کرتا ہے اور فرماتا ہے وَدَّتْ طَائِفَةٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ دوست رکہتے ہیں اور آرزو کرتے ہیں ایک گروہ اہل کتاب میں سے یعنی یہودی چاہتے ہیں کہ لَوْ يُضِلُّونَكُمْ کاش گمراہ کردیں وہ تمکو یعنی عمار اور حذیفہ اور معاذ کو وَمَا يُضِلُّونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ اور حال یہ ہے کہ نہیں گمراہ کرتے ہیں وہ مگر نفسوں اپنے کو کہ وبال اس گمراہ کرنیکا انکے ہی جانوں پر کہ دو چند انکو عذاب کیا جائیگا وَمَا يَشْعُرُونَ اور نہیں اطلاع رکہتے ہیں وہ اپنی جہالت کی سبب سے کہ وبال اسکا ہمارے ہی واسطے ہے اور خدا تعالی تنبیہ کرتا ہے یہود اور نصارا کو کہ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ اے اہل کتاب لِمَ تَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ کسواسطے کفر کرتے ہو تم ساتھ آیتوں خدا کی جو توریت اور انجیل میں لکہی ہوئی ہیں دلالت کرنیوالی نبوت محمد صلعم کی اور انکی صفات کی وَأَنتُمْ تَشْهَدُونَ اور حال یہ ہے کہ تم گواہی دیتے ہو کہ توریت اور انجیل حق ہے اور یا یہہ کہ کسواسطے کفر کرتے ہو تم قرآن کی آیتوں کا کہ وہ معجزہ ہیں نبوت محمد صلعم کی يَا أَهْلَ الْكِتَابِ اے اہل کتاب لِمَ تَلْبِسُونَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ کسواسطے خلط کرتے ہو تم حق کو ساتھ باطل کے کہ تحریف کرکے حق کو مٹاتے ہو اور باطل کو ظاہر کرتے ہو وَتَكْتُمُونَ الْحَقَّ اور پوشیدہ کرتے ہو تم حق کو کہ وہ نبوت خاتم النبیین کی اور صفات انکی ہیں جو کہ توریت اور انجیل میں لکہی ہیں وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ اور حال یہ ہے کہ تم جانتے ہو جسکو کہ تم پوشیدہ کرتے ہو اور کہتے ہیں کہ بارہ آدمیوں نے یہود میں سے اسپر اتفاق کیا کہ اول روز ہم سب محمد پر ایمان لاتے ہیں مکر اور حیلہ سے اور آخر روز انسے کہیں کہ ہمنے اپنی کتابوں میں دیکہا ہے اور اپنے علماء سے بحث کی تو معلوم ہوا کہ یہہ دین محمدی حق نہیں ہے اور جو صفات پیغمبر آخر الزمان کی کہ توریت میں لکہی ہیں وہ محمد میں نہیں پائے جاتے تاکہ یہہ بات سنکر اصحاب محمد کو تردد میں پڑیں اور کہیں کہ اہل علم ہیں یہود جو کیوں کہتے جو سچ تہا انہوں نے بیان کردیا اور آیت میں خداتعالی انکے مکر کی خبر دیتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَقَالَت طَّائِفَةٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ کہا ایک فرقے نے اہل کتاب میں سے یعنی یہودیوں نے آپسمیں کہا کہ آمِنُوا بِالَّذِي ایمان لاؤ تم ساتھ اسچیز کے یعنی زبانسے اقرار کرو تم ساتھ اسچیز کے کہ أُنزِلَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا نازل کیگئی ہے اوپر ان لوگوں کے کہ ایمان لائے ہیں محمد پر یعنی ایمان لاؤ تم ظاہر میں قرآن پر وَجْهَ النَّهَارِ اول روز کی وَاكْفُرُوا آخِرَهُ اور کفر کرو تم اسکا آخر اسدن کو اور بعضی روایت میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جسوقت رسول محمد صلعم مدینہ میں تشریف لائے تو بیت المقدس کیطرف نماز پڑہتے تہے اور لوگونکو یہہ خوش آیند معلوم ہوتا تہا اور جسوقت خدا نے انکو بیت المقدس سے کعبہ کیطرف پہیرا تو یہودی غصہ ہوئے اور قبلہ کیطرف پہرنیکا حکم ظہر کیوقت ہوا تہا یہودیوں نے کہا کہ نماز پڑہی ہے محمد نے صبحکو ہمارے قبلہ کیطرف پس ایمان لاؤ تم اسچیز پر کہ جو نازل ہوئی محمد پر اول روز یعنی ہمارے قبلہ کیطرف نماز کرلی اور کفر کرو تم اسچیز کا کہ نازل ہوئی ہے اسپر آخر روز یعنی کعبہ کیطرف نماز پڑہنے اور یہہ پہلی روایت کی موافق ہے کہ کہا انہوں نے کہ بس اقرار کرو تم اور ظاہر میں ایمان لاؤ تم اول روز میں اور کفر کرو تم آخر روز میں تاکہ اس اقرار اور انکار ہمارے سے اصحاب محمد کی تردد میں پڑیں اور تردد میں پڑکر لَعَلَّهُمْ شاید کہ وہ مسلمان يَرْجِعُونَ پہر جائیں اپنے دین سے وَلَا تُؤْمِنُوا اور نہ ایمان لاؤ تم یعنی اور تصدیق اور باور نکرو تم إِلَّا لِمَن تَبِعَ دِينَكُمْ مگر واسطے اس شخص کے کہ پیروی کرے وہ دین تمہارے کی یعنی دین یہود کی اور بعد اسکے خداتعالی یہودیونکے کلام کو قطع کرتا ہے فرماتا ہے کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ إِنَّ الْهُدَىٰ تحقیق ہدایت یعنی دین حق هُدَى اللَّهِ دین خدا کا ہے یعنی دین اسلام کہ موجب رستگاری اور پانے ثواب جاودانی کا ہے یہہ جملہ معترضہ ہے قل کی لفظ سے ہدی اللہ تک کہ یہودیونکے کلام کے بیچمیں آگیا ہے اور اب خداتعالی پہر کلام یہودیونکا بیان کرتا ہے کہ انکے پہلا کلام کو ضم کرکے کہ وہ یہودی کہتے تہے کہ نہ تصدیق کرو تم أَن يُؤْتَىٰ أَحَدٌ اسکو کہ دیا گیا ہو کوئی مسلمانوں میں سے مِّثْلَ مَا أُوتِيتُمْ مثل اسچیز کے کہ دئے گئے ہو تم علم اور حکمت اور فضل اور شرف أَوْ يُحَاجُّوكُمْ عِندَ رَبِّكُمْ حجت پکڑیں وہ مسلمان اور غالب ہوں تمپر نزدیک پروردگار اپنے کی روز قیامت اسکا ہی باور مت کرو تم اسواسطے کہ دین تمہارا بہت صحیح ہے اور یہہ آیہ ولا تؤمنوا الا لمن تبع دینکم متشابہات میں سے ہے اور اسکے معنی میں بہت اختلاف ہے اور ان یؤتی کا جملہ مفعول واقع ہوا ہے ولا تؤمنوا کا اور قل ان الہدی ہدی اللہ

ع ۸ ۱۵

جملہ معترضہ ہی کہ درمیان فعل کی اور اسکے مفعول کی واقع ہوا ہی اور یحاجوکم کا عطف یؤتی احد پر ہے اور وہ بھی باعتبار عطف کے مفعول ولا تؤمنوا کا واقع
ہوا ہے اور تقدیر اسکی یہ ہے کہ ولا تؤمنوا ان یؤتی احد مثل ما اوتیتم الا لمن تبع دینکم او یحاجوکم عند ربکم اور کہتے ہیں کہ ان یؤتی کی تقدیر بان یؤتی
ہی حرف جر کا یہیں سے محذوف ہی اور ابن کثیر نے ان یؤتی کو ءان یؤتی پڑہا ہی استفہام اور مد کیساتھ اور بعضے کہتے ہیں کہ ولا تؤمنوا سے آخر تک
خطاب مسلمانوں کی طرف ہی اور ان یؤتی کی تقدیر بان یؤتی ہی اور یہ سب کلام خدا کا ہی کہ خطاب ہی مومنین کیطرف نہ کلام یہودیوں کا
کہ خدا نے اسکو نقل کیا ہو اور معنی اسکے یہ ہونگے کہ اور نہ تصدیق اور باور کرو تم اے مومنین مگر واسطے اس شخص کے کہ پیروی کرے وہ دین
تمہارے کی کہ وہ دین اسلام ہی اور نہ تصدیق کرو تم ساتھ اسطرح کے کہ دیا جاوے کوئی مثل اسکے کہ دیئے گئے ہو تم دین میں سے پس نہیں ہے کوئی پیغمبر
بعد پیغمبر تمہارے کے اور نہیں ہے کوئی شریعت بعد شریعت تمہارے کے قیامت تک اور نہ تصدیق اور باور کرو تم ساتھ اسطرح کے کہ واسطے کسی کے حجت
اور غلبہ ہووے اوپر تمہارے نزدیک پروردگار تمہارے کے اسواسطے کہ دین تمہارا سب دینوں سے بہتر ہے اور تحقیق دین حق دین خدا کا ہی اور تحقیق فضیلت
اور شرف خدا کے ہاتھ میں ہی اور یہ خطاب مومنین کیواسطے ہو اسوقت کہ خلط کر دیا یہودیوں نے حق کو باطل سے اور وہ کہتے ہیں کہ ہم حجت پکڑینگے
اور غالب ہونگے نزدیک پروردگار کے اس شخص پر جو کہ ہمارے دین کی مخالف ہو پس بیان کیا خدا تعالی نے کہ وہ یہودی ہدایت سے گئے اور مغلوب
ہو گئے ہیں اور تحقیق مومنین اوپر غالب ہیں اور فرماتا ہی خدا کہ قل کہہ تو اے محمد صلعم ان یہودیوں کے دین ان الفضل تحقیق
فضیلت علم اور حکمت کی اور زیادتی اور بلندی مرتبہ کے نزدیک خالق کے بید اللہ بیچ ہاتھ خدا کے ہی کہ اپنی دست قدرت کے یؤتیہ
من یشاء دیتا ہی اسکو جسکو چاہتا ہے واللہ واسع اور خدا بہت کشایش والا رحمت کا ہی علیم جاننے والا ہی استحقاق کا فضل کے
دینے میں کہ کون اسکا مستحق ہی یختص برحمتہ خاص کرتا ہے ساتھ رحمت اپنی کے کہ وہ نبوت ہی یا اسلام ہی من یشاء جسکو چاہتا ہی
اپنے بندوں میں سے اور مستحق اسکا جانتا ہے واللہ ذو الفضل العظیم اور خدا صاحب فضل بزرگ کا ہی مومنین پر اور کہتے ہیں کہ
ایک شخص نے عبد اللہ بن سلام کے پاس جو کہ پہلے یہودیوں کے مذہب میں تہے ایکہزار دو سو اوقیہ طلا امانت رکہا تہا اور اوقیہ کہتے ہیں کہ
وزن میں چالیس درہم ہوتا ہی اور درہم تخمینا سوا دو ماشہ ہوتا ہے عبد اللہ نے وہ سب طلا اسکو دیدیا اور کسیطرحکی خیانت اسمیں نکی اور
ایک شخص دوسرے نے ایک دینار فنحاص بن عاذورا کے پاس امانت رکہا اسنے اسمیں خیانت کی خدا تعالی ان دونوکا حال بیان
کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہی کہ ومن اهل الكتاب اور بعض اہل کتاب میں سے من ان تامنه بقنطار وہ شخص ہے کہ اگر امانت داری
کرے تو اسکو ساتھ مال کثیر کے یعنی ساتھ ایکہزار دو سو اوقیہ طلا کے یؤده الیک ادا کرتا ہے وہ اسکو طرف تیرے اور یؤده کی ہاکو
حمزہ اور ابوبکر نے ساکن پڑہا ہے اور ابو جعفر اور یعقوب نے اسکو کسرے پڑہا ہے اختلاس کیساتھ یعنی وہ تہائی حرکت سے اور باقیوں نے
کسرہ کو اسکے اشباع سے یعنی پورا پڑہا ہے اور حاصل اس آیت کا یہ ہے کہ اگر عبد اللہ کے پاس کوئی مال کثیر امانت رکہو تو وہ اسکو ادا کرتا ہے اور
اسکے مالک کو پاس پہنچا دیتا ہی ومنهم من ان تامنه بدينار اور بعض ان اہل کتاب میں سے وہ شخص ہے کہ اگر امین کرو
تو اسکو ساتھ ایک دینار کے لا یؤده الیک نہ ادا کریگا وہ اسکو طرف تیرے الا ما دمت علیه قائما مگر جبتک
کہ ہے تو اوپر اسکے کہڑا یعنی ہمیشہ تو اسکے سر پر کہڑا رہے اور اس سے مطالبہ کرتا رہے تو وہ دیوے اور یہ مراد فنحاص سے ہے ذلک وہ خیانت بانهم
قالوا بسبب اسکے ہے کہ تحقیق کہا ان یہودیوں نے کہ لیس علینا نہیں ہے اوپر ہمارے فی الامیین بیچ خیانت نخواندوں
اور ناخواندوں کے کہ وہ عرب ہیں سبیل کوئی راہ یعنی یہ یہودی اسواسطے خیانت کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ اہل عرب سب لوگ ناخواندہ
ہیں اور لکہنا نہیں جانتے ہیں اور توریت کو نہیں پڑہ سکتے ہیں اور انپر کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی ہی اور نہ انکا دین یہہ ہے اگر انکا مال ہم
لیلیویں تو ہمپر کوئی سبیل یعنی کوئی گناہ اور عذاب نہیں ہے کہ مال کہا جانا انکا ہمکو مباح اور حلال ہے اور ہمکو نہیں کچھ عذاب ہوگا اور نہ

کچھ پرستش ہوگی وَيَقُولُونَ اور کہتے ہین کہ وہ یہودی اور بناتے ہین ہم عربین کہ یہودیونکو مال غیر یہودی کا کہا جانا مباح ہے عَلَى اللهِ
الْكَذِبَ اوپر خدا کے جھوٹ کو کہ مال غیر یہود کا بے اجازت کہا جانا مباح ہے اسواسطے کہ سب نبیون اور شریعتون مین امانت کے ادا کرنیکا
حکم ہے انکو امانت غیر کی بے اجازت کیونکر مباح ہو جائیگی وَهُمْ يَعْلَمُونَ اور حال یہہ ہے کہ وہ یہودی جانتے ہین کہ خیانت کرنی حرام
ہے اسواسطے کہ خیانت ایام جاہلیت مین بھی حرام تہی اور ایسا نہین ہے کہ جو وہ کہتے ہین کہ عرب کے مال مین خیانت کرنیسے کوئی گناہ نہین
بَلٰى ہان یعنی بلکہ مَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ جو شخص کہ وفا کرے ساتھ عہد خدا کے کہ امانت کو ادا کرے اور اُس عہد کو وفا کرے کہ جو
توریت مین امانت کے ادا کرنے کیواسطے لکہا ہے وَاتَّقَىٰ اور ڈرے خدا سے اور پرہیز کرے حرام سے تو فَإِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ
پس تحقیق خدا دوست رکہتا ہے پرہیز کرنیوالونکو اور جو شخص کہ عہد کو وفا نکرے امانت کے ادا کرنے مین اور خدا سے خوف نکرے امانت کی خیا
نت کرے تو خدا انکو دوست نہین رکہتا ہے اور انکے اس عمل کی انکو سزا دیگا اور جناب رسولخدا صلعم سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا حضرت
نے کہ تین خصلتین ہین وہ منافق ہے ہر چند روزہ رکہا اور نماز پڑہے جسوقت کچھ بات کہے تو جھوٹ بولا اور اگر کسی سے وعدہ کرے تو
اُسکے خلاف کرے اور اگر اُسکے پاس امانت رکہین تو اُسمین خیانت کرے اور فرمایا حضرت نے کہ سوداگر راست گو امانت کا ادا کرنے والا
قیامت کے روز صدیقون اور شہیدونکے ہمراہ ہوگا اور جو کوئی امانت کو ادا کرے خدا تعالی حور العین کو اُسکی زوجہ کریگا اور کہتے ہین کہ
ایک جماعت علماء یہود کی کعب بن اشرف یہودی کے پاس آئے اور اُس سے گندم طلب کی تو اُسنے رسولخدا صلعم کے حق مین کہا کہ یہہ شخص
جو دعوی نبوت کا کرتا ہے اُسکے مقدمہ مین تم کیا کہتے ہو اُن عالمون نے کہا کہ وہ پیغمبر خدا ہے کعب یہہ بات سنکر غصہ ہوا اور کہا کہ تم محروم ہو کہانے سے تب
اُنہون نے کہا کہ ہم جانتے ہین اور اُسکو دیکھتے ہین اور توریت مین جو صفات پیغمبر آخر الزمان کی لکہے ہین اُس سے مقابلہ کرتے ہین جسوقت اُن
لوگون نے توریت مین دیکہا تو سب صفات حضرت کے مطابق توریت کے پائے اُسوقت اُن صفات کو بدلکر برخلاف اُس کی صفات دوسری
تحریر کئے اور کعب کو دکہلائے وہ بہت خوش ہوا اور گیہون انکو دئے اس قصہ کو خدا تعالی بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ إِنَّ الَّذِينَ
تحقیق جو لوگ کہ يَشْتَرُونَ خرید کرتے ہین بِعَهْدِ اللهِ ساتھ عہد خدا کے کہ خدا کے ساتھ عہد کیا تہا محمد پر ایمان لاینگا اور
امانت کے ادا کرینگا وَأَيْمَانِهِمْ اور ساتھ قسمون اپنی کے یعنی خرید کرتے ہین ساتھ قسمون جہوٹی کے جو پیغمبر کی صفات کی مخالفت مین
قسمین کہا کر کہا تہا کہ توریت مین یہی لکہا ہے ثَمَنًا قَلِيلًا مول تہوڑے کو یعنی خرید کرتے ہین عوض مین عہد کے تنکے اور قسمین کہانے کی
مال اندک دنیا کا کہ وہ چند سیر گیہون ہین اور چند گز کپڑا ہے اور اسکی طمع مین عوام کے روبرو جہوٹی قسمین کہاتے ہین کہ جو صفات کہ توریت
مین لکہی ہین وہ صفات محمد کی صفات کے مطابق نہین ہین أُولَٰئِكَ یہہ وہ لوگ ہین کہ عہد کے توڑنیوالے اور جہوٹی قسمین کہانے والے
لَا خَلَاقَ لَهُمْ نہین ہے کوئی حصہ واسطے انکے فِي الْآخِرَةِ بیچ آخرت کے وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ اور نہ کلام کریگا انسے خدا وہ کلام
کہ جس سے انکا دل خوش ہو اور انکو فائدہ ہو بلکہ بلا انکے عذاب انسے سخت کلامی کریگا وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ اور نہ نظر رحمت کریگا طرف انکے
يَوْمَ الْقِيَامَةِ دن قیامت کے وَلَا يُزَكِّيهِمْ اور نہ پاکیزہ کریگا انکو گناہونکی ناپاکی سے گناہونکی بخشش کرکے وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ اور
واسطے انکے عذاب ہے دردناک جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی جہوٹی قسم کہا کر مال برادر مومن کا قطع کرے وہ شخص قیامت کے روز
خدا تعالی سے ملاقات کریگا اسطرح سے کہ خدا تعالی اُسپر نہایت غضب مین ہوگا اور دوسری حدیث مین ہے کہ جو کوئی جہوٹی قسم کہاتا ہے تاکہ
مال دوسرونکا قسم کہا کر لیجاتا ہے حق تعالی دوزخ کو اُسپر واجب کرتا اور جہوٹی قسم گہرونکو ویران کرتی ہے اور لوگونسے انکو خالی کرتی ہے اور تحریف
کے مقدمہ مین خدا تعالی فرماتا ہے کہ وَإِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيقًا اور تحقیق بعضے ان یہودیون مین سے البتہ ایک ایسا فرقہ ہے مثل کعب بن اشرف
اور حی بن اخطب اور کنانہ بن ابی الحقیق اور مالک بن صیف وغیرہ کے کہ يَلْوُونَ أَلْسِنَتَهُمْ موڑتے ہین وہ زبانون اپنی کو بِالْكِتَابِ

ساتھ پڑھنے کتاب کی اور فریقاً اسم اِنّ کا ہے اور لام اُسپر تاکید کا ہے اور یہ لام اُسوقت آتا ہے کہ جسوقت اسم خبر سے موخر ہو اسواسطے کہ دو آلہ تاکید کی ایک جگہ
جمع نہین ہو سکتی اور حاصل اس آیت کا یہ ہے کہ جسوقت وہ توریت کو پڑھتے ہین تو جو اُن حق ہے اور خدا کی پاس سے نازل ہوا ہے اسکو اپنی زبانکو
موڑ کر دوسری طرح سے جو کہ اُنکے مقصود کے موافق ہو پڑھتے ہین لِتَحْسَبُوهُ تاکہ گمان کرو تم اسکو مومنین مِنَ الْكِتَابِ کتاب توریت
مین سے وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتَابِ اور حال یہ ہے کہ نہین ہے وہ کتاب توریت مین سے بلکہ وہ بناوٹ انکی ہے وَيَقُولُونَ هُوَ اور کہتے ہین کہ
کہ وہ تحریف اور بناوٹ انکی مِنْ عِنْدِ اللَّهِ نزدیک خدا کے سے ہے وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ اور حال یہ ہے کہ نہین ہے وہ
نزدیک خدا کی سے وَيَقُولُونَ اور کہتے ہین وہ اور بناتے ہین عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ اوپر خدا کے جھوٹ کو کہ غیر کے سخن کو خدا کا سخن کہتے
ہین وَهُمْ يَعْلَمُونَ اور حال یہ ہے کہ وہ جانتے ہین کہ جھوٹ کہتے ہین اور اب خدا تعالی نصارا کی افترا کو بیان کرتا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ عیسی نے
دعوی خدائی کا کیا تھا اور اُمت کو اپنی عبادت کیواسطے حکم دیا تھا انکے قول کی رد مین فرماتا ہے کہ مَا كَانَ لِبَشَرٍ نہین ہو واسطے
آدمی کی اور بشر کا اطلاق واحد اور کثیر دونو پر ہو سکتا ہے یعنی نہین لایق ہے واسطے آدمی کی یعنی نہین سزاوار ہے واسطے عیسی کی اَنْ يُؤْتِيَهُ
اللَّهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ یہ کہ دیوی اسکو خدا کتاب انجیل اور علم شریعت وَالنُّبُوَّةَ اور پیغمبری ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُوا
عِبَادًا لِي پھر کہے وہ واسطے آدمیونکے کہ ہو تم عبادت کرنیوالے اور بندے واسطے میرے مِنْ دُونِ اللَّهِ سواے خدا کی اور بعضے کہتے ہین کہ
ابو رافع یہودی اور رئیس نجران کی نصارا کا جناب رسول خدا صلعم سے کہتے تھے کہ اے محمد کیا تیرا ارادہ یہ ہے کہ ہم تیری عبادت کرین حضرت نے یہ
سنکر فرمایا کہ معاذ اللہ کہ مین غیر خدا کی عبادت کرون یا کسی کو حکم کرون کہ سواے خدا کی کسی کی عبادت کرو تم خدا تعالی نے اس مقدمہ مین یہ
آیت نازل کی اور فرمایا کہ نہین لایق ہے واسطے آدمی کی کہ جسکو خدا کتاب اور علم شریعت اور نبوت دیوے اور با وجود اس فہم اور دانائی کے وہ آدمیونکو
اپنی امت کی کہے کہ تم میری عبادت کرو سواے خدا کے وَلَكِنْ اور لیکن کہے وہ لوگونکو یہ کہ كُونُوا رَبَّانِيِّينَ ہو تم کامل علم دینی اور عمل
دینی مین اور ربانی منسوب طرف رب کی ہے الف کی زیادتی سے مثل لحیانی اور رقبانی کی اور معنی اسکے کامل العلم ہے یعنی پیغمبر لوگونکو سواے خدا کے
کسی غیر خدا کی عبادت کرنیکو نہین کہتا اور لیکن وہ تو یہ کہتا ہے کہ تم علماء کامل ہو بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ بسبب اسکی کہ سکھاتے
سکھلاتے ہو تم کتاب کو یعنی وہ کتاب کہ جو خدا کے پاس سے نازل ہوئی ہے اور اہل کوفہ اور ابن عامر نے تعلمون کو بتشدید لام پڑھا ہے اور باقیون
نے بتخفیف لام یعنی بسبب اسکے کہ جانتے ہو کتاب کو وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُونَ اور بسبب اسکے کہ ہو تم ہمیشہ پڑھتے ہو تم اس کتاب کو
اور درس حلال اور حرام کا کہتے ہو اور کہتے ہین کہ ایک قوم ملائکہ کی عبادت کرتی تھی اور ایک قوم عیسی کو پروردگار گمان کرتی تھی اور یہودی
کہتے تھے کہ عزیر فرزند خدا ہے انکے رد مین خدا تعالی فرماتا ہے کہ وَلَا يَأْمُرَكُمْ اور نہین سزاوار ہے کہ حکم کرے تمکو پیغمبر کہ أَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلَائِكَةَ
وَالنَّبِيِّينَ أَرْبَابًا یہ کہ پکڑو تم یعنی مقرر کرو تم فرشتوں کو اور پیغمبرونکو پروردگار اور معبود اپنا اور عاصم اور حمزہ اور ابن عامر اور یعقوب نے
ولا یامرکم کو منصوب پڑھا ہے یوتیہ اللہ پر عطف کر کے اور تقدیر یون ہے کہ ما کان لبشر ان یامرکم اور باقیون نے اسکو مرفوع پڑھا ہے اسے قطع کر کے اور
اب خدا تعالی بطریق انکار انکے قول کی رد مین فرماتا ہے کہ أَيَأْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ کیا حکم کریگا تمکو وہ پیغمبر ساتھ کفر کے اور واسطے پوشیدہ کرنے
حق کی بَعْدَ إِذْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ بعد اسکے کہ تم اسلام کی قبول کرنیوالے ہو گئے ہو یعنی کیا تمہارے مسلمان ہونیکے بعد تمکو یہ حکم کریگا پیغمبر کہ سواے خدا کے
تم کسی اور کو اپنا پروردگار مقرر کرو کہ سراسر امر کفر اور شرک ہے اور جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہلاک ہوتے ہین میرے مقدمہ مین
دو شخص اور وہ دونو جہنم مین جاوینگے ایک تو وہ شخص کہ میری دوستی مین افراط کرتا ہے یہانتک کہ مجھکو میرے درجہ سے زیادہ بڑھاتا ہے اور دوسرا وہ شخص
ہے کہ مجھسے عداوت رکھتا ہے اور میرا اسمین کچھ گناہ نہین ہے اور جو شخص کہ انکو با وجود دیکھنے کثرت روایات فضائل کی انکے مرتبہ سے گھٹاتا ہے اور
انکے فضائل کی روایات مین تاویل کر کے انکی فضیلت کو کم کرتا ہے وہ بھی اسمین داخل ہے اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ نہ بلند کرو تم مجھکو میرے حق

اور مرتبہ سے زیادہ ہو اسواسطے کہ خدا تعالی نے مجھکو پہلے پیدا کیا اور اسکے بعد پیغمبر کیا اور یہی آیت حضرت نے تلاوت فرمائی پس جو شخص کہ غلو کرتے ہیں
رسول خدا کی اور جناب امیر کی یا کسی اور امام کے باب مین کہ انکو انکے مرتبہ سے بڑہاتے ہین وہ ایمان سے خارج ہین اور احادیث مین آیا ہے کہ جناب
سید المرسلین خاتم النبیین حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ سے پہلے جسقدر کہ انبیا گذرے ہین حضرت آدم سے حضرت عیسی تک سب سے خدا نے عہد
لیا ہے اور اگر محمد تمہارے پاس پیغمبر ہوکر آئے تو تم سب اسپر ایمان لانا اور اسکی نصرت کرنا اور اپنی امتونکو اسکے پیغمبر ہونیکی اور اسکے صفات کی خبر دینا
اور اپنی امتون سے کہنا کہ جسوقت وہ آئے تو اسکی تصدیق کرنا اور اسپر ایمان لانا اور جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا تعالی نے کسی
پیغمبر کو نہین بہیجا ہے مگر یہ کہ اس سے عہد لیا ہے کہ محمد صلعم آئے تو اسپر ایمان لانا اور اپنی امت کو اسپر ایمان لانیکا حکم کرنا مقدمہ کا خدا تعالی ذکر کرتا ہے
کہ **وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ** اور یاد کر تو اے محمد صلعم جسوقت لیا خدا نے عہد پیغمبرونکا یعنی پیغمبرونسے یہ عہد لیا کہ **لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ**
مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ البتہ جو کچھ دون مین تمکو کتاب اور علم شریعت مین سے **ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ** پہر آئے تمہارے پاس پیغمبر
بہیجا ہوا میرا کہ وہ محمد صلعم ہے **مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ** تصدیق اور باور کرنیوالا واسطے اسچیز کے کہ ہمراہ تمہارے کتاب اور شرع سے تو اسصورت مین
لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ البتہ ایمان لاؤ تم ساتہ اسکے **وَلَتَنْصُرُنَّهٗ** اور البتہ نصرت کرو تم اسکی اور مدد کرو اپنی جان اور مال سے اور اسکی
صفات جو کچھ کہ تمہاری کتابونمین مذکور ہین انکو ظاہر کرو اور لما آتیتکم کو لام کو حمزہ نے کسر سے پڑہا ہے اور باقیون نے مفتوح اور نافع نے آتیناکم پڑہا ہے اور
باقیون نے آتیتکم اور کہتے ہین کہ اضافت میثاق کیطرف نبیین کی اضافت اسکی طرف فاعل کی ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اضافت میثاق کی طرف
اولاد نبیین کی ہے کہ وہ بنی اسرائیل ہین اور مضاف نبیین کا محذوف ہے **قَالَ** کہا خدا نے انبیا علیہم السلام کو بعد پیش کرنے اس عہد
کے **ءَاَقْرَرْتُمْ** کیا اقرار کیا تمنے **وَاَخَذْتُمْ** اور لیا ہے تمنے **عَلٰى ذٰلِكُمْ** اوپر اسکے کہ کہا ہے مینے **اِصْرِيْ** عہد میرا کہ واسطے
اسکو وفا کرو **قَالُوْٓا** کہا انبیا علیہم السلام نے اور انکی امتون نے **اَقْرَرْنَا** اقرار کیا ہمنے اور اس عہد کو قبول کیا ہمنے **قَالَ** کہا خدا نے
فَاشْهَدُوْا پس گواہ رہو تم اپنی امت پر **وَاَنَا** اور مین کہ خدا ہون **مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ** ہمراہ تمہارے گواہ ہونیوالون
اس اقرار پر اور گواہ ہونے پر **فَمَنْ تَوَلّٰى** پس جو شخص کہ منہ پہیرے اور انکار کرے ایمان لانیسے اس پیغمبر آخر الزمان پر اور اسکے نصرت کرنے
سے **بَعْدَ ذٰلِكَ** بعد اسکے اور انکار کرے اقرار اور شہادت کا **فَاُولٰٓئِكَ** پس یہ لوگ انکار کرنیوالے **هُمُ الْفٰسِقُوْنَ** وہی
باہر ہونیوالے ایمان سے یا عہد اور پیمان سے ہین اور ابن عباس سے روایت ہے کہ جسوقت اہل کتاب نے جہگڑا کیا ابراہیم کے مقدمہ مین اور یہودی
کہتے تہے کہ ابراہیم یہودی تہا اور نصارا کہتے تہے کہ ابراہیم نصرانی تہا اور جہگڑا اپنا وہ فیصلہ کیواسطے رسول خدا صلعم کے پاس لیگئے اور رسول خدا صلعم
نے فرمایا کہ یہود و نصارا دونو ابراہیم سے بیزار ہین تو یہ سنکر اہل کتاب غصہ ہوئے اور کہا کہ ہم تیرے حکم کرنے سے راضی نہین ہین حقتعالی نے
اسمقدمہ مین یہ آیت نازل کی **اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ** کیا پس غیر دین خدا کو طلب کرتے ہین اور یبغون کا مفعول اسپر مقدم ہے یعنی
کیا انکار کرتے ہین ایمان سے اور دین خدا کے سوا کسی اور دین کو طلب کرتے ہین **وَلَهٗٓ اَسْلَمَ** اور حال یہ ہے کہ واسطے اسکے اسلام لایا ہے اور
گردن جہکائی ہے یعنی خاص واسطے خدا کی فرمانبرداری کی ہے **مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ** انہون نے کہ بیچ آسمانونکے ہین **وَالْاَرْضِ** اور زمین
طَوْعًا رغبت سے بسبب نظر کرنیکے طرف دلیلون وحدانیت خدا کی جیسے کہ مومنین اور ملائکہ ہین **وَّكَرْهًا** اور نفرت اور ناخوشی سے جیسے کہ منافقین
کہ مسلمانونکی تلوار کی خوف سے اسلام کو ظاہر کرتے ہین اور طوعا اور کرہا دونو مصدر ہین کہ واقع ہوئے ہین موقع حالین اور بعضے کہتے ہین کہ بعضے
اپنے اختیار سے ایمان لائے ہین جیسے کہ مومنین جسوقت کہ ایمان انکو نافع تہا اور جو کہ کراہت سے اسلام کو قبول کرتے ہین وہ کفار ہین کہ وقت
مرنیکے عذاب کو دیکہکر ایمان لاتے ہین لیکن کچہ فائدہ نہین ہوتا اور ایک روایت مین آیا ہے کہ یہ امر صاحب الزمان علیہ السلام کے زمانہ مین
ہوگا کہ سب آدمی دنیا کے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہینگے بعضے تو رغبت سے اور بعضے کراہت سے اور یہی قریب بقیاس ہے

عہد لینا خدا کا انبیا سے واسطے نبوت آنحضرت و نصرت

وَإِلَيْهِ يُرْجَعُونَ اور طرف اسی کی رجوع کروگے تم واسطے جزا اعمال کی اور یبغون کو ابو عمرو نے یا سے پڑھا ہے صیغہ غائب کا اور ترجعون کو تا سے حفص
نا کسائی نے اور عباس نے اور حفص و یعقوب و سہل نے دونوں کو یا سے پڑھا ہے اور باقیوں نے دونوں کو تا سے پڑھا ہے قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم آمَنَّا
بِاللّٰهِ ایمان لائے ہم ساتھ خدا کے کہ وہ واحد ہے اور یکتا ہے اپنی ذات اور صفات میں وَمَا أُنْزِلَ عَلَيْنَا اور ساتھ اس چیز کے کہ نازل کی گئی
ہے اوپر ہمارے یعنی قرآن وَمَا أُنْزِلَ اور ساتھ اس چیز کے کہ نازل کی گئی ہے عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ
وَالْأَسْبَاطِ اوپر ابراہیم کے اور اسمعیل کے اور اسحاق کی اور یعقوب کے اور پوتوں ابراہیم کی اور کتاب اسباط کی وہ ہی صحیفے تھے کہ جو ابراہیم پر نازل
ہوئے تھے سوائے کہ وہ اسی کی شریعت میں تھے وَمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ اور ایمان لائے ہم ساتھ اس چیز کے کہ دیا گیا ہے موسیٰ اور عیسیٰ
کو توریت تو موسیٰ کو دی گئی ہے اور انجیل عیسیٰ کو وَالنَّبِيُّونَ اور ایمان لائے ہم ساتھ اس چیز کے کہ دئے گئے ہیں اور پیغمبر مثل شیث اور ادریس اور
داود اور شعیا کے کہ انکو بھی کتابیں دی گئی ہیں مِنْ رَبِّهِمْ پروردگار انکے کی طرف سے لَا نُفَرِّقُ نہیں فرق کرتے ہیں ہم اور نہیں جدائی
ڈالتے ہم بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ درمیان کسی کے انمیں سے کہ بعضے پیغمبر پر ایمان لائیں اور بعضے پر نہ لائیں جیسے کہ یہود و نصاریٰ بلکہ سب پر
ایمان لاتے ہیں ہم وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ اور ہم واسطے اسکے گردن جھکانے والے اور فرمانبرداری کرنیوالے ہیں سب حکموں کی وَمَنْ
يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا اور جو شخص کہ طلب کرے سوائے اسلام کے کسی دین کو فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ پس ہرگز نہ قبول کیا جائیگا اس
سے وہ دین وَهُوَ اور وہ شخص دین اسلام کی ترک کرنیکی جہت سے فِي الْآخِرَةِ بیچ آخرت کے مِنَ الْخَاسِرِينَ نقصان پانیوالوں
میں سے ہیں اور اب اس قوم کی شان میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو بعد قبول کرنے اسلام کے مرتد ہوگئے تھے چنانچہ فرماتا ہے کہ كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ
کیونکر رہنمائی کرے خدا یعنی بہت بعید ہے کہ رہنمائی کرے خدا قَوْمًا كَفَرُوا اس قوم کی کہ کافر ہوئے وہ بَعْدَ إِيمَانِهِمْ پیچھے ایمان اپنی
کے اور کہتے ہیں کہ وہ بارہ آدمی تھے کہ بعد ظاہر کرنے شرائط ایمان کی اور قبول کرنے اسلام کی مرتد ہو کر کافر ہو گئے وَشَهِدُوا اور گواہی دی
تھی ان لوگوں نے أَنَّ الرَّسُولَ یہ کہ تحقیق پیغمبر بھیجا ہوا خدا کا کہ وہ محمد صلعم ہیں حَقٌّ حق ہے اور قول اسکا راست اور درست ہے
وَجَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ اور آئی ہیں انکے پاس دلیلیں روشن یعنی قرآن کہ فصاحت اور بلاغت اسکی طاقت بشر سے خارج ہے اور تمام معجزے
کہ یہ سب ایسے ہیں کہ جن سے حق ہونا اسلام کا ثابت ہوتا وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ اور خدا نہیں رہنمائی کرتا ہے قوم ظالم کو کہ جو
باوجود ظاہر ہونے حقیقت اسلام کی بسبب عناد اور انکار کی راہ حق سے پھر گئے ہیں أُولَٰئِكَ یہ لوگ مرتد ہونیوالے جَزَاؤُهُمْ أَنَّ عَلَيْهِمْ
لَعْنَةَ اللّٰهِ جزا انکی یہ ہے کہ تحقیق اوپر انکے لعنت خدا کی ہے وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ اور فرشتوں کی اور آدمیوں
سب کی کہ وہ دوری ہے رحمت خدا سے خَالِدِينَ فِيهَا ہمیشہ رہنے والے ہیں وہ بیچ اس لعنت کی لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ
نہ ہلکا کیا جائیگا انسے عذاب دوزخ کا وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ اور نہ وہ مہلت دیئے جاوینگے کہ ایمان کو قبول کریں یا عذاب میں انکے تاخیر کیا جاوے
إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مگر وہ لوگ کہ توبہ کی ہے انہوں نے اور رجوع کی ہے طرف خدا کی اور اسکو واحد جانا ہے اور پیغمبر کی تصدیق کی ہے مِنْ
بَعْدِ ذَٰلِكَ پیچھے اس مرتد ہونے کے وَأَصْلَحُوا اور درست کیا ہے انہوں نے اپنے تئیں اور اپنا اعتقاد کو فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ
پس تحقیق کہ خدا بخشنے والا مہربان ہے اپنے بندوں پر کہ توبہ کرنیوالوں کے گناہوں کو بخشتا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ یہ آیت ایک
شخص انصاری کی حق میں نازل ہوئی ہے کہ نام اسکا حارث بن سوید تھا اور ایک شخص کو وہ قتل کر کے بھاگ گیا تھا اور اسلام سے مرتد ہو گیا تھا
اور مکہ میں جا کر کافروں سے مل گیا تھا اور بعد اسکے وہ پشیمان ہوا اور اپنی قوم کی پاس ایک آدمی بھیجا اور کہلا بھیجا کہ تم رسول خدا سے دریافت کرو
کہ میں توبہ کرتا ہوں تو میری قبول ہے یا نہیں یہ آیت اسکی حق میں نازل ہوئی اور گناہ اسکا بخشا گیا اور ایک مرد اسکی قوم کا ان آیتوں کو
لیکر حارث کی پاس گیا اس نے ان آیتوں کو دیکھکر کہا کہ تو سچا ہے اور رسول خدا تجھسے زیادہ راست گو ہیں اور سب سے زیادہ سچا ہے خدا اور مدینہ میں

جاکر اُسنے توبہ کی اور ایمان اُسکا پھر درست ہو گیا اور کہتے ہین کہ حارث کے بھائی نے ان آیتونکو ایک معتبر آدمی کی ہاتھ حارث کی پاس بھیجا حارث نے ان آیتون کو
پڑہا اور توبہ کرکے مدینہ کو روانہ ہوا اور وقت روانگی مدینہ کے ان آیتونکو اُن گیارہ آدمیون باقی کی روبرو پڑہا تو انہون نی توبہ کرنے اور ایمان لانیسے
انکار کیا اُنکی شانمین یہ آیت نازل ہوئی کہ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بَعْدَ اِیْمَانِهِمْ تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے بعد ایمان لانے کی کہ پہلے تو
اُنہون نے اسلام کو قبول کیا اور پھر وہ اس سے پھر گئے ثُمَّ ازْدَادُوْا کُفْرًا پھر زیادہ کیا اُنہون نے کفر کو اور کفر پر ثابت قدم رہے
اور اصرار کیا اور یا مانند یہود کے کہ ایمان لائے موسی اور توریت پر اور کفر کیا اُنہون نی عیسی اور انجیل سے اور پھر زیادہ کیا اُنہون نے کفر کو کہ محمد اور قرآن
پر ایمان نہ لائے اور یا یہ کہ ایمان لائے وہ محمد پر پیغمبر ہونے سے پہلے اور جب پیغمبر ہوکر وہ آیا تو اُسکا کفر کیا اور ایمان اُسپر نہ لائے اور پھر زیادہ کیا اُنہون نی کفر کو
کہ کفر پر اصرار کیا اور عناد اور طعن کرکے اور لوگونکو ایمان سے بند کرکے لَنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ہرگز نہ قبول کیجائے گی توبہ اُنکی کہ موت کو
دیکھکر وہ توبہ کرین اور اگر جیتے توبہ کرینگے تو با اخلاص توبہ نہ کرینگے وَاُولٰٓئِكَ اور یہ لوگ جو کہ کفر پر قایم رہے ہین هُمُ الضَّآلُّوْنَ وہی
گمراہ ہونیوالے ہین راہ حق سے اور ثابت قدم گمراہی پر اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے وَمَاتُوْا اور مر گئے وہ
وَهُمْ کُفَّارٌ جسوقت کہ وہ کفر کرنیوالے تھے یعنی حالت کفر مین وہ مر گئے تو فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ پس ہرگز نہ قبول کیا جائیگا کسی ایک
سے مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا برابر زمین کے سونا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ اور اگرچہ فدا کرے وہ اپنی رہائی کیواسطے یعنی اگر ہر ایک کافر تمام روے
زمین کو مشرق سے مغرب تک اور جنوب سے شمال تک سونے سے پر کردے اور اُسکو فدا کرے تاکہ عذاب دوزخ سے رہائی پاوے تو ہرگز اُس سے قبول نکیا
جائیگا اور دنیا تمام ہے اور اسکے معنی یہ بھی ہو سکتے ہین کہ اگر سونے سے تمام زمین کو پر کرکے راہ خدا مین خرچ کرے وہ مرتد اور کافر تو بھی اُسکو عذاب سے
نجات نہوگی اُولٰٓئِكَ یہ لوگ وہ ہین لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ واسطے اُنکے عذاب دردناک ہے وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ
اور نہین ہین واسطے اُنکے نصرت کرنیوالے کہ عذاب سے اُنکو نجات دلوائین اور مِنْ نَاصِرِیْنَ مین مِن زائد ہے اور کہتے ہین کہ قیامت کے روز کافرون کو
حاضر کرین اور اُنسے کہین کہ اگر تمہارے پاس موافق پری زمین کے سونا ہو تو اُسکو کیا تم اپنی مخلصی کیواسطے خرچ کرو تاکہ عذاب سے نجات پاؤ وہ
کہینگے کہ ہان تب اُنسے کہا جائیگا کہ تم سے دنیا مین تو اس سے کمتر چاہتے تھے لیکن تمنے نہ دیا اب چکھو عذاب دوزخ کا ہمیشہ کو لَنْ تَنَا
لُوا الْبِرَّ ہرگز نہ پہنچوگے تم نیکی کو یعنی نیکی کی حقیقت کو نہ پہنچوگے اور ابرار مین داخل نہوگے حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ یہانتک کہ
خرچ کرو تم اُن چیزون سے کہ دوست رکھتے ہو تم اُسکو مثل مال کے کہ راہ خدا مین اُسکو خرچ کرو اور مثل جان کی اور قوت کے کہ خدا کی مرضی کیواسطے اور اُسی کی
محبت مین اُسکو صرف کرو اُسکی طاعت مین اور جہاد مین اور منقول ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے کپڑا خرید کیا اور وہ نہایت مرغوب و پسندیدہ
معلوم ہوا تو اُسکو راہ خدا مین دیدیا اور فرمایا کہ مینے سنا ہے جناب رسولخدا صلعم سے کہ فرماتے تھے کہ جو کوئی اپنے نفس پر دوسرے کو اختیار کرے تو خدا تعالی
اختیار کریگا اُسکو بہشت کیواسطے اور جو شخص کہ دوست رکھتا ہے کسی چیز کو چاہیے کہ وہ چیز خدا کو دیوے کہ اُسکے نام پر تصدق کرے اور حسین ابن علی
اور صادق علیہما السلام قند اور مصری کو راہ خدا مین تصدق کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ ہم اُسکو بہت دوست رکھتے ہین اسواسطے اُسکو تصدق
کرتے ہین کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون اور کہتے ہین کہ ابو طلحہ انصاری نے جو یہ آیت سنی تو جناب رسولخدا صلعم
کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا رسولخدا مین ایک باغ رکھتا ہون کہ اُسکی برابر کسی چیز کو دوست نہین رکھتا ہون اُسکو راہ خدا مین صرف کیجیے
حضرت نے وہ باغ اُسکے لوگون پر تقسیم کر دیا اور زید بن حارثہ نے عرض کی کہ میرے پاس ایک گھوڑا ہے کہ مین اُسکی برابر کسی کو دوست نہین رکھتا
ہون اُسکو راہ خدا مین دو حضرت نے وہ دیدیا وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ اور جو چیز خرچ کرتے ہو تم کسی چیزون سے تھوڑی یا بہت دوست
یا غیر دوست فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ پس تحقیق خدا ساتھ اُسکے عالم ہے اور اُسکی حقیقت کو خوب جانتا ہے اور موافق اُسکی اُسکو جزا دیگا اور
کہتے ہین کہ جسوقت رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ مین ملت ابراہیم پر ہون تو یہودیون نے کہا کہ اگر تو ملت ابراہیم پر ہے تو اونٹ کا گوشت

ع ۱۱ ۱۷

الجزء الرابع

اور دودہ کسواسطے کہانا اور پیتا ہی کہ یہ تو ابراہیم پر حرام تہا حضرت نے فرمایا کہ ابراہیم پر یہ ہرگز حرام نہ تہا تم دروغ کہتے ہو بلکہ سب کہانا اُسپر حلال تہا تصدیقاً
اپنے حبیب کی تصدیق کیلیئے فرماتا ہی کہ كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ ہر کہانا تہا حلال واسطے بنی اسرائیل کی یعنی واسطے
اولاد یعقوب کی ہر قسم کا کہانا حلال اور مباح تہا إِلَّا مَا حَرَّمَ إِسْرَائِيلُ عَلَىٰ نَفْسِهِ مگر وہ کہانا کہ حرام کیا ہی یعقوب نے اوپر نفس اپنے
کی اور حرام کرنیکی وجہ یہ تہی کہ ایک مرتبہ حضرت یعقوب کو عرق النسا کی بیماری لاحق ہوئی تہی انہوں نے نذر کی کہ اگر مجہکو شفا حاصل ہو تو جو بہت
کہانیکو زیادہ دوست رکہتا ہوں اُسکو اپنے اوپر حرام کرونگا حق تعالی نے اُنکو شفا بخشی انہوں نے گوشت اونٹ کا اور دودہ اُسکا کہ اُسکو بہت دوست
رکہتے تہے اپنے اوپر حرام کیا نہ لوگونکے اوپر اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جسوقت حضرت یعقوب اونٹ کا گوشت کہاتے تہے تو اُنکو درد
پہلو ہوجاتا تہا اسلیئے انہوں نے گوشت شتر اپنے اوپر حرام کرلیا تہا اور حضرت ابراہیم کے زمانہ میں یہ کہانا حرام نہ تہا بلکہ حضرت یعقوب نے بعد حضرت ابراہیم
کے اپنی ذات پر حرام کرلیا تہا اور یہودیوں نے اُنکی پیروی سے اُس کہانیسے اجتناب کرکے کہا کہ توریت اُسکے حرام ہونیکا حکم کرتی ہی اور حال یہ ہے کہ یعقوب
کو اُس کہانیکو حرام کرنیکا قصہ توریت کی نازل ہونیسے پہلی کا ہے توریت میں اُسکا ذکر کہاں ہی خدا تعالی فرماتا ہی کہ لیکن ایسا ہی کہ جو یہودی کہتے ہیں کہ
توریت اُسکے حرام ہونیکا حکم کرتی ہی بلکہ یعقوب نے بسبب نذر کے اپنی ذات پر حرام کیا تہا مِن قَبْلِ أَن تُنَزَّلَ التَّوْرَاةُ پہلے اس سے کہ نازل کیجائے
توریت کہ جو موسی کے زمانہ میں نازل ہوئی ہی اور حضرت یعقوب جسنے اپنے اوپر اُس کہانیکو حرام کیا ہی وہ حضرت موسی سے بہت پہلے تہے اور اگر یہودی
اُسکا انکار کرتے ہیں تو قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اُن یہودیوں سے کہ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا پس لاؤ تم توریت کو پس پڑہو تم اُس کو
یعنی جو آیت توریت کی اُسکے حرام ہونے پر دلالت کرتی ہی اُسکو پڑہو تم إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ اگر ہو تم سچے یہودیوں نے اُسکی دلیری نکی
اسواسطے کہ وہ جانتے تہے کہ پیغمبر سچ کہتا ہی اور اپنے تئین وہ دروغگو جانتے تہے خدا تعالی فرماتا ہی کہ فَمَنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ پس جو شخص
اپنے پاس سے بنائے اوپر خدا کے جہوٹ کو کہ دعوی اُسکے حرام ہونیکا ہے مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ پیچہے اُس کے کہ ظاہر ہوگیا ہی کہ تحریم یعقوب کی
طرف سے تہی اُسکے نفس کیواسطے نہ خدا کیجانب سے تو فَأُولَٰئِكَ پس یہ افترا کرنیوالے هُمُ الظَّالِمُونَ وہی ظالم ہیں کہ خدا پر افترا کرکے
اپنے نفسوں پر ظلم کرتے ہیں اور اُسی مقدمہ میں خدا تعالی فرماتا ہی کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ صَدَقَ اللَّهُ سچ کہا خدا نے تحریم کی خبر میں
یعنی خدا کا صدق اُسکو نازل کرنیمیں اور تمہارا کذب اُسکے دعوی میں واضح ہوگیا فَاتَّبِعُوا مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ پس پیروی کرو تم دین ابراہیم
کی کہ وہ دین اسلام ہی اور اُس دین پر محمد ہی اور وہ شخص کہ اُسپر ایمان لایا ہی حَنِيفًا میل کرنیوالا ہی وہ باطل دینوں اور اعتقادوں سے طرف دین
اسلام کی جو حق ہی اور حنیفاً حال واقع ہوا ہی وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اور نہ تہا وہ ابراہیم شرک کرنیوالوں میں سے مثل یہود اور نصارا کے
کہ وہ شرک کرتے ہیں وہ ہرگز ایسا نہ تہا اور ہمارے پیغمبر صلعم کسی پہلے پیغمبر کی شرع کے تابع نہ تہے اور لیکن شرع ہمارے پیغمبر کی جو موافق ابراہیم کی شرع کے تہی
اسواسطے خدا تعالی نے فرمایا ہی کہ فاتبعوا ملة ابراہیم اور وہ حضرت صلعم پیغمبر ہونے سے پہلے الہام کی رو سے اُسی شرع ابراہیمی کی موافق عبادت کرتے تہے اور
کہتے ہیں کہ یہودیوں نے اور مسلمانوں نے آپسمیں خلاف کیا کعبہ اور بیت المقدس کی شان میں یہودی کہتے تہے کہ بیت المقدس بہتر ہی اور مسلمان
کہتے تہے کہ کعبہ بزرگ زیادہ ہی خدا تعالی فرماتا ہی کہ إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ تحقیق کہ پہلا گہر بنایا گیا ہی واسطے آدمیوں کے
زیارت اُسکی کریں لَلَّذِي بِبَكَّةَ البتہ وہ گہر ہی بیچ مکہ کے ہے اور اصل بکہ کی بک ہی اژدحام کرنیکے معنی میں اور مکہ کو بکہ اسواسطے فرمایا کہ وہاں
حاجیوں کا اژدحام ہوتا ہے اور اصل بکہ کی بہی یا بہ ہوتی ہی اور عرب میم باء سے بدلی ہوئی ہی اور امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہی کہ جسوقت خدا تعالی
نے ارادہ کیا کہ زمین کو پیدا کرے تو ہوا کو حکم کیا کہ وہ سمندر پر اسطرح چلے کہ وہاں ایک موج پیدا ہوگئی اور پہر ہوا نے اُس موج کو ایسا ملایا کہ اُسکا
کف بنگیا اور اُسکو ایکجگہہ جمع کیا کہ جسجگہہ اس زمانہ میں بیت اللہ ہی اور اُس کف کا ایک پہاڑ سا بنا دیا اور نیچے اُسکے چاروں طرف زمین پہیلا دی
زمین بیت اللہ کی اصل سب زمین کی ہی کہ پہلے سب سے وہ ہی زمین بنی ہی اور باقی زمین اُسکی چاروں طرف پہیلا دی ہی اور بیت اللہ ایک مروارید سفید تہا

اللہ تعالی نے اسکو آسمان پر اٹھا لیا اور وہ اب بیت اللہ کے مقابل میں ہی اور بعد اسکے حضرت ابراہیم کو بیت اللہ کی تعمیر کا حکم ہوا اور حضرت ابراہیم اور
حضرت اسمعیل نے دونوں باپ بیٹوں نے ملکر اسکو بنایا اور دوسری روایت میں ہی کہ آدم سے پہلے اس خانہ کو بیت الضراح کہتے تھے اور ملائکہ طواف اسکا
کرتے تھے اور جسوقت آدم زمین پر آئے تو حکم ہوا کہ حج کرو اور طوفان کے زمانہ میں اسکو آسمان پر لیگئے اور ملائکہ آسمان طواف اسکا کرتے ہیں حاصل یہ ہے کہ اول
گھر جو زمین پر بنایا گیا ہی وہ بیت اللہ ہی کہ مُبَارَكًا برکت والا ہے وہ گھر اور کثیر الخیر ہے اور بہت فائدہ ہیں اس میں ان لوگوں کے واسطے کہ حج اور
عمرہ بجالاتے ہیں اور حدیث میں آیا ہی کہ ایک حسنہ وہاں کرنا برابر لاکھ حسنہ کی ہے کہ جو دوسری جگہ کرو اور ایک بیمار وہاں کا بیمار برابر لاکھ بیمار کے ہے کہ
جو دوسری جگہ ہووے اور نظر کرنے خانہ کعبہ کیطرف عبادت ہی اور طواف کرنیوالا اسکا گناہوں سے باہر نکلتا ہے اور دوسری حدیث میں ہی کہ جو کوئی
داخل ہو خانہ کعبہ میں وہ داخل ہوا رحمت خدا میں اور جسوقت اس سے باہر نکلا تو پاک گناہوں سے باہر نکلا اور فرماتا ہے خدا وَهُدًى لِّلْعَالَمِينَ
اور رہنمائی کرنیوالا ہے وہ مکان واسطے عالم کے لوگوں کے کہ وہ قبلہ ہی مسلمانوں کا اور اسکی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے ہیں کہ جنمیں ثواب کثیر حاصل ہوتا ہے
اور اسمیں عبادت کرنیسے اور جگہ کی لاکھ عبادتوں کا ثواب پاتے ہیں اور ہمارے کاروبار کے حال واقع ہوتے ہیں اور فرماتا ہی خدا کہ فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ
بیچ اس گھر کے نشانیاں ہیں روشن بسبب اسکے شرف اور منزلت کی کہ اسکے اوپر سے کوئی پرندہ اڑکر نہیں جاتا ہے اور اسکے حرم کی درندہ جانوروں کو
ضرر نہیں پہنچاتے ہیں اور اگر کوئی شخص بادشاہ اسکا قصد کرے تو ہلاک ہو جاوے جیسے کہ اصحاب فیل ہلاک ہوئے اور بیمار انکو وہاں لیجاتے ہیں تو شفا حاصل
ہوتی ہے اور کوئی جانور مسجد الحرام میں سرگین نہیں کرتا ہے اور جو کوئی اس خانہ کیطرف نظر کرتا ہے تو آنکھیں اسکی اشکبار ہوتی ہیں اور ستر ہزار ملائکہ
ہر روز اسمیں داخل ہوتے ہیں کہ دوسری بار وہ نہیں آتے اور سوا اسکے بہت سی نشانیاں ہیں اور ایک نشانی عجیب مَقَامُ إِبْرَاهِيمَ
جگہ کھڑی ہونے ابراہیم کی ہی اور مقام ابراہیم خبر ہے مبتدائے محذوف کی اور تقدیر اسکی ہی مقام ابراہیم ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ بدل ہے بعض
آیات سے اور مقام ابراہیم ایک پتھر ہے کہ ابراہیم کے قدم کا نشان اسپر ہے اور حضرت ابراہیم اسپر کھڑے ہو کر بیت اللہ کو بناتے تھے اور ابو حمزہ ثمالی نے
روایت کی ہے کہ امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا کہ اے ابو حمزہ بہتر جگہ عالم میں درمیان مقام ابراہیم اور رکن یمانی کی ہے اگر کوئی مرد
نوح کی سی عمر پاوے اور ہر روز روزہ رکھے اور تمام شب اس مکان شریف میں عبادت کرے اور بعد اسکے بدون محبت ہماری کے وفات پاوے تو کچھ فائدہ
اسکو نہوگا اور دوزخ میں وہ داخل ہوگا وَمَن دَخَلَهُ اور جو کوئی داخل ہوا اس گھر میں تو كَانَ آمِنًا ہوگا امن میں قتل اور غارت
سے اسواسطے حکم ہے کہ جو گنہگار وہاں پہنچے اور پناہ لیجاوے اسکو کچھ نہ کہو کہ وہاں آزار دینا حرام ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ اس سے یہ مراد ہی کہ جو کوئی داخل
ہوا اسمیں واسطے بجالانے حج اور عمرہ کے وہ بیخوف ہو عذاب سے کہ گناہ ہوئے اور جو گناہ کہ حج سے پہلے کئے ہیں وہ سب بخشے جاتے ہیں اور امام محمد باقر علیہ السلام
سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا جو کوئی کہ حرم میں داخل ہو جسوقت کہ عارف ہو یعنی اعتقاد رکھتا ہو سب ان چیزوں کا جو کہ خدا نے واجب کی ہیں
تو وہ شخص آخرت میں عذاب سے بیخوف ہو اور حجر اسود بھی اسکی نشانیوں میں سے ہے اور پہلے یہ پتھر سفید تھا اور بہشت سے آدم کے ہمراہ آیا تھا ایام
جاہلیت میں کفار اور مشرکین کے ہاتھ لگنے اور مس کرنے کے سبب سیاہ ہوگیا ہے یہانتک کہ اب اسکو حجر اسود کہنے لگے اور اسکے ٹکڑے بھی ٹکڑے ہوگئے
ہیں وہ ٹکڑے آپس میں ملا کر رکھے ہیں اور چاندی کے حلقہ میں وہ سب رکھے ہیں اور اب خدا تعالی حج کے واجب ہونیکا ذکر کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ
وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ اور خاص واسطے خدا کے لازم اور ثابت ہے اوپر آدمیوں کے حِجُّ الْبَيْتِ قصد کرنا خانہ کعبہ کا واسطے ادا کرنے اعمال حج کے
اور عمرہ کے مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا جو شخص کہ طاقت رکھے طرف اسکے راہ چلنے کی کہ توشہ اور خرچ راہ اپنے جانے آنیکا اور کھانا اور لباس اپنے
اور انکا اپنے عیال کا رکھتا ہو اور صحت بدنی حاصل ہو اور رستہ میں کسیطرح کا خوف نہو خواہ سواری پر چل سکتا ہو خواہ پیدل جا سکتا ہو پس ایسے امور
جمع ہوں تو حج بجالانیکے واسطے جانا واجب ہے اور ترک کرنا اسکا گناہ عظیم ہے اور حدیث میں آیا ہی کہ جس کسی پر حج واجب ہو گیا ہو اور وہ حج کو
بجا نہ لاوے تو یہودیوں اور نصرانیوں کے ساتھ حشر اسکا ہوگا وَمَن كَفَرَ اور جو شخص کہ کفر کرے حج کرنیسے یعنی باوجود قدرت کی اسکو ترک کرے

بے پروائی ہی اور اسکی قدر و منزلت کچھ نہ سمجھے اور نہ اسکو خدا کے حکم کا کچھ پاس ہو تو فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ پس تحقیق خدا بے پروا
ہے عالم کے لوگوں سے کہ اسکو انکے حج کی کچھ پروا نہین ہی اور جناب رسولخدا صلعم نے جو حضرت علی کو وصیتین کین ہین انمین فرمایا ہے کہ اے علی ترک کرنیوالا
حج کا باوجود قدرت کی کافر ہے اسواسطے کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ ومن کفر فان اللہ غنی عن العالمین اور حضرت کاظم علیہ السلام نے قل ہل انبئکم
بالاخسرین اعمالا کی تفسیر مین فرمایا ہے کہ زیادہ نقصان والا وہ آدمی ہے جو کہتا ہی کہ حج کرینگے تاخیر اور دیر کرے اور حضرت صادق علیہ السلام
فرمایا ہے کہ مراد قول حقتعالی ونحشرہ یوم القیامۃ اعمی سے وہ لوگ مراد ہین کہ حج انپر واجب ہوا اور وہ اسکو ادا نکرین حقتعالی قیامت کے روز
انکو اندھا کرکے اٹھائیگا اور حج کی ترک کرنیکی عذاب کی حدیثین کثرت سے ہین اور خدا تعالی نے حج کے ترک کرنیوالیکو کافر فرمایا ہے اور حدیث مین بھی
ایسا آیا ہے یہ واسطے مبالغہ اور نہایت تاکید کی ہے کہ ترک کرنا اسکا بڑا گناہ ہی اور موجب غضب خدا ہے اسواسطے کافر فرماتا ہی اور حقیقت مین وہ
کافر نہین ہے البتہ اگر اسکے واجب ہونیکا انکار کرے اور یا یہ کہ اسکے ترک کرنیکی کچھ پروا نکرے کہ یہی موجب عدم اعتقاد فرضیت حج ہی اسکو یقین
کافر کہہ سکتے ہین اور رسولخدا صلعم نے فرمایا ہی کہ نماز پنجگانہ پڑھو اور روزہ ماہ رمضان کی سارے مہینے کی رکھو اور زکوۃ کو ادا کرو اور حج خانہ خدا
بجا لاؤ تاکہ اپنے پروردگار کی بہشت مین داخل ہو اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حج درویشی اور گناہونکو دور کرتا ہے اور بعضی کہتے
ہین کہ جسوقت یہ آیت نازل ہوئی کہ وللہ حج البیت تو رسولخدا نے سب اہل مذہب کے آدمیون کو جمع کیا اور پہلے خطبہ پڑھا اور بعد اسکے فرمایا کہ خدا تعالی نے
تمپر حج کو فرض کیا ہی پس حج کو ادا کرتے رہو یہ سنکر ایک فرقہ نے تو ایمان لائے حج کے واجب ہونے پر اور پانچ مذہب والون نے کفر
انکار کیا اسواسطے یہ آیت نازل ہوئی کہ ومن کفر فان اللہ غنی عن العالمین اور حج کی حا کو ابو جعفر اور اہل کوفہ نے سوا ابوبکر کے کسرہ پڑھا
ہے اور باقیون نے مفتوح اور معنی حج کے قصد کی ہین اور من استطاع بدل البعض ہے ناس سے اور اب خدا تعالی اہل کتاب کو بہر الزام
دیتا ہی اور ملامت کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہی کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اے اہل کتاب
کسواسطے کفر کرتے ہو تم ساتھ آیتون خدا کی کہ وہ عقلی اور سمعی دلیلین ہین محمد کی قول کی راستی اور درستی پر جو حج وغیرہ کے واجب ہونے
مین اور جو کچھ کہ وہ دعوی کرتا ہے حج وغیرہ کے واجب ہونیکا احکام شرع سے وَاللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ اور حال یہ ہے کہ
خدا گواہ ہی اوپر اس امر کے کہ کرتے ہو تم کہ حق کو پوشیدہ کرتے ہو اور آیات خدا پر ایمان نہین لاتے ہو تمکو تمہارے ان اعمال کے عوض مین قرار
واقعی سزا دیگا اور تخصیص اہلکتاب کی انکے اسواسطے ہی کہ یہ کفر مین زیادہ بڑھے ہین اسواسطے کہ وہ کہتے تھے کہ ہم ایمان لائے ہین توریت اور
انجیل پر اور حال یہ ہے کہ وہ ہرگز ایمان نہ لائے تھے بلکہ اسکی آیات کی تحریف اور تبدیل کرتے تھے پھر فرماتا ہی خدا کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم
يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اے اہل کتاب کسواسطے بند کرتے ہو تم راہ خدا کی جو کہ وہ دین اسلام ہے
مَنْ اٰمَنَ ان لوگونکو کہ ایمان لاتے ہین وہ خدا پر مثل عمار اور ابو ذر وغیرہ کے کہ انکو تم اپنے دین کیطرف بلاتے ہو تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا
طلب کرتے ہو تم اس راہ خدا مین کجی کو اور گمراہی کو کہ لوگونکو وہم مین ڈالتے ہو کہ توریت مین نسخ نہین ہی اور صفات محمد کو جو کچھ توریت
مین ہین تم بدلتے ہو وَّاَنْتُمْ شُهَدَآءُ اور حال یہ ہی کہ تم گواہ ہو اس امر کے کہ راہ راست دین اسلام ہی اور اسکو ابراہیم اور یعقوب
علیہما السلام کی وصیتون سے جانتے ہو وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ اور نہین ہے خدا غافل اس امر سے کہ کرتے ہو تم بلکہ تمہارے سب
اعمال اور افعال کو جانتا ہی اور موافق اسکے تمکو جزا دیگا اور کلبی نے نقل کیا ہے کہ شاس بن قیس یہودی کہ ایک مرد پیر سخت کافر اور سنگدل اور بہت کو
مسلمانونکا تھا ایک روز مجمع مین اوس اور خزرج کے گیا تو دیکھا کہ دونو فرقے بہت محبت اور پیار سے آپس مین باتین کرتے ہین اس شخص کو یہ امر
دیکھکر حسد ہوا کہ یہ دونو فرقے اسلام سے پہلے تو آپس مین جنگ و جدال کرتے تھے اور اب یہ دونو فرقے مسلمان ہو کر ایک ہو گئے ہین ایک شخص کو
اسنے کہا کہ تو انمین بیٹھکر بعاث کی لڑائیکا کہ جو انکے آپس مین واقع ہوئی تھی ذکر کیجیو اور آدمیون نے جو قصیدہ خزرج کی مذمت مین کہا تھا

اسکو پڑھا اسنے وہ قصیدہ جو پڑھا تو خزرجیونکو بہت ناگوار معلوم ہوا اور غصہ ہوکر اوسیونکی مذمت بیان کرنیلگے اور آپس مین اُن دونو فرقونکی نوبت جنگ کی
پہنچی جبرئیل آیتین لیکر نازل ہوئے اور رسولخدا صلعم نے اُس معرکہ مین جاکر فرمایا کہ باوجودیکہ مین تم مین موجود ہون اور تم پھر دعوی
جاہلیت کی تازہ کرتے ہو دیکھو خدا نے کیا فرمایا ہے نازل کرکے جسوقت انہون نے وہ آیتین سُنین تو استغفار اور توبہ کرکے ہتھیار اپنے پھینکدیے
اور اشکبار ہوکر بغلگیر ہوئے آپس مین اور جانا کہ اگر یہودیونکے کہنے پر ہم چلینگے تو وہ پھر ہمکو کفر کیطرف پھیر دینگے اور وہ آیتین یہ ہین کہ خدا تعالی
فرماتا ہے کہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو اِنْ تُطِيعُوا فَرِيقًا اگر کہنا مانوگے تم کسی فرقہ کا مِنَ
الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ اُن لوگون مین سے کہ دئے گئے ہین وہ کتاب مثل شاس وغیرہ یہودیونکے تو يَرُدُّوكُمْ پھیر دینگے وہ تم کو
بَعْدَ إِيمَانِكُمْ بعد مومن ہونے تمہارے کے یعنی کردینگے تمکو بعد ایمان لانیکے كَافِرِينَ کفر کرنیوالے یعنی تمکو پھر کافر کردینگے اور مرتد
بنا دینگے وَكَيْفَ تَكْفُرُونَ اور کیونکر کفر کروگے تم وَأَنْتُمْ اور حال یہ ہے کہ تم وہ ہو کہ تُتْلَى عَلَيْكُمْ آيَاتُ اللَّهِ پڑھی جاتی
ہین اوپر تمہارے آیتین خدا کی کہ وہ قرآن مین ہین وَفِيكُمْ رَسُولُهُ اور درمیان تمہارے پیغمبر اُسکا ہے وَمَنْ يَعْتَصِمْ بِاللَّهِ اور
جو کوئی چنگل مارے ساتھ دین خدا کی یعنی جو کوئی اختیار کرے دین خدا کو کہ وہ اسلام ہے تو فَقَدْ هُدِيَ پس تحقیق ہدایت کیا گیا ہے وہ
إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ طرف راہ سیدھی کے اور جسوقت راہ راست کو پہنچا تو ضرور وہ بہشت مین داخل ہوگا اور کہتے ہین کہ ثعلبہ بن
غنم اوسی اور سعد بن زرارہ خزرجی آپس مین ایک شخص دوسرے شخص پر فخر کرتا تھا نسب اور حسب مین اور فخر کرتے کرتے نزاع پر نوبت اُنکی پہنچی
خزرجی نے کہا کہ اگر رسولخدا پیغمبر ہوکر نہ آتے تو ہم تمہاری اولاد کو جیسے کہ ہار کیطرح پھینکدیتے اور اوسی نے کہا کہ اسلام سے پہلے تم ہماری خوف
کی جہت سے باہر نہین نکل سکتے تھے اور نوبت اُنکی نزاع سے جنگ کو پہنچی اور یہ خبر رسولخدا صلعم نے سُنی اُسیوقت سوار ہوکر اُنکے پاس
پہنچے اور اُنکو جدا کیا اور جبرئیل یہ آیت لیکر نازل ہوئے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو قوم اوس اور قوم خزرج سے
اتَّقُوا اللَّهَ ڈرو تم خدا سے حَقَّ تُقَاتِهِ حق ڈرنے اُسکا کہ جیسا کہ لائق ہے کہ واجبات کو ادا کرتے رہو اور حرام اور بد کامون سے پرہیز کرو اور
حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہ مراد ہے اس سے کہ فرمانبرداری خدا کی کرو اور نافرمانبرداری اُسکی مت کرو اور اُسکی شکرگزاری مین
مشغول ہو اور ہمیشہ ذکر کرتے رہو اور کسیوقت اُس سے غافل نہو اور حق تقاتہ مفعول مطلق واقع ہوا ہے وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ
اور نہ مرو تم مگر جسوقت کہ تم اسلام لانیوالے اور مسلمان ہو مراد یہ ہے کہ ہمیشہ رہو مسلمان معلوم نہین کہ کسوقت تمکو موت آئے اور نہی لا تموتن
مین اگرچہ موت پر وارد ہوئی ہے لیکن مراد اُس سے قید اُسکی ہے یعنی لا تموتن علی غیر الاسلام اور وانتم مسلمون کا جملہ حال واقع ہوا ہے اور
منقول ہے کہ جناب رسولخدا صلعم نے بعد تلاوت اس آیت کے فرمایا کہ اگر ایک قطرہ زقوم دوزخ کا زمین پر گرے تو تمام اہل دنیا کی زندگی تلخ ہوجائے
کیونکر ہوگا حال اُس شخص کا کہ جسکی خورش یہی ہوگی آخر تمہین پس چاہیے کہ تم حالت اسلام مین دنیا سے کوچ کرو وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ
اور چنگل مارو تم ساتھ رسی خدا کی یعنی ساتھ دین خدا کی کہ وہ نہایت مضبوط ہے جَمِيعًا سب جمیعا حال واقع ہوا ہے یعنی دین خدا کو
پکڑو کہ وہ رسی نجات کا تم کیجیے کہ رسی پکڑ کے نجات پاتے ہو کوئین مین گرے ہوئے اس آیت مین حبل سے اشارہ ہے طرف قرآن اور اہلبیت
علیہم السلام کی چنانچہ جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے اپنی رحلت سے پہلے کہ دو حبل متین ہین تم مین چھوڑے جاتا ہون کہ وہ قرآن اور اہلبیت میرے ہین
اگر انکو مضبوط پکڑ رہوگے یعنی اگر ان دونو کی پیروی کروگے تو بعد میرے گمراہ نہوگے کہ یہ دونو آپس مین کبھی جدا نہونگے یہانتک کہ حوض کوثر پر مجھسے
ملاقات کرین اور جدا نہونیسے مقصود یہ ہے کہ جو مضمون کہ قرآن کا ہے وہ اہلبیت کے پاس ہے اور قرآن کلام ساکت ہے اور یہ کلام ناطق ہین
اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہم ہین حبل متین جسکو خدا نے قرآن مین فرمایا ہے کہ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا پس جو کہ پیروی اُنکی
کرتا ہے وہ ناجی ہے اور جو کہ پیروی اُنکی نہین کرتا ہے وہ ناری ہے اور جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ اہلبیت میرے مثل کشتی نوح کے ہین

ع ۱۰

جو کہ اسمین سوار ہوا اُسنے نجات پائی اور جو اسکا خلاف کیا اور اس کشتی سے پیچھے ہٹ رہا وہ غرق اور ہلاک ہوا اور اس کشتی مین وہی لوگ سوار ہوئے تھے جو کہ
پیروی کرنیوالے نوح کے تھے اور تنہا دوستی بدون متابعت کے کسی کام کی نہین ہے اگر فقط دوستی بے متابعت کام آتی تو زوجہ اور پسر نوح کا البتہ
نجات پاتے لیکن انہین فقط دوستی نوح کی تھی اور اطاعت اور فرمانبرداری نوح کی نتھی اسواسطے غرق ہو گئے وہ ایسے ہی جو لوگ کہ اہلبیت کی محبت کا دعوی
کرتے ہین لیکن پیروی انکی نہین کرتے تو انکی نجات بھی مشکل ہے اور حضرت محمد باقر علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے کہ آل محمد حبل متین خدا کے ہین کہ جنکے ساتھ
چنگل مارنیکا فرمانے مین حکم ہوا ہے آیہ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا مین اور حضرت کاظم نے فرمایا ہے کہ حبل متین خدا کی علی بن ابیطالب ہین اور فرماتا ہے خدا کہ
ولا تفرقوا اور نہ متفرق ہو تم آپسمین اور مت پراگندہ ہو اختلاف کر کے مثل یہود اور نصاری کے بلکہ ایمان پر متفق اور طاعت خدا پر ہمیشہ ثابت
قدم رہو اور گناہون سے پرہیز کرتے رہو اور زاذان نے روایت کی ہے کہ ایکروز ہم مسجد مین امیر المومنین علیہ السلام کے پاس بیٹھے تھے راس الجالوت
کو کہ سردار علماء یہود کا تھا اور جاثلیق کو کہ امام نصاری کا تھا جناب امیر علیہ السلام کے پاس لائے حضرت امیر نے راس الجالوت سے پوچھا کہ تو جانتا ہے کہ
یہود بعد حضرت موسی کے کتنے فرقے ہوگئے ہین کہا کہ کتاب مین لکھیون تو بیان کرون فرمایا جناب امیر نے کہ لعنت ہے تجھپر تو کسطرح لوگونکا
امام بنا ہے اگر تجھسے کوئی مسئلہ پوچھین اور کتاب جلجائے یا چوری جائے تو توقف کیا کریگا تو توقف بھی یہی کہیگا کہ کتاب ہوتی تو دیکھکر
بتلاتا اور بعد اسکے جاثلیق کیطرف متوجہ ہوکر پوچھا کہ نصاری بعد حضرت عیسی کے کتنے فرقے ہوگئے کہا کہ پینتالیس فرقے فرمایا کہ تو جھوٹ کہتا ہے
قسم ہے خدا کی مین توریت کو اس سے بہتر جانتا ہون اور انجیل کو تجھسے بہتر جانتا ہون امت موسی کی اکہتر فرقے ہوئے ہین ستر انمین سے
ناری ہین اور ایک ناجی ہے اور یہ ناجی وہ ہین کہ جنکے حق مین خدا تعالی نے فرمایا ہے ومن قوم موسی امۃ یہدون بالحق اور امت عیسی کی بعد عیسی
کے بہتر فرقے ہوئے ہین ایک فرقہ تو انمین سے ناجی ہے اور باقی کے ناری ہین اور ناجی فرقہ کے حق مین خدا تعالی نے فرمایا کہ تری اعینہم تفیض من الدمع
اور امت محمد مصطفی صلعم کے تہتر فرقے ہونگے ایک تو انمین سے ناجی فرقہ ہوگا اور باقی کے ناری ہونگے اور اس ناجی فرقہ کے حق مین خدا تعالی نے فرمایا ہے کہ
ممن خلقنا امۃ یہدون بالحق وبہ یعدلون اور وہ شیعہ میرے ہین اور یہ اسواسطے حضرت امیر نے فرمایا ہے کہ پیروی اُن حضرت کی شیعہ ہی کرتے
ہین اور پیروی مین جناب امیر کی نجات اسواسطے ہوئی کہ وہ حکم ساتھ حق کے کرتے تھے خاص اور جناب امیر ہی حق کیطرف ہدایت اسواسطے کرتے تھے کہ
بعد رسولخدا کے حق انکے ہی پاس تھا چنانچہ فرمایا ہے رسولخدا صلعم نے کہ علی مع الحق والحق مع علی یدور حیث دار یعنی علی ہمراہ حق کے ہے اور حق
ہمراہ علی کے ہے پھرتا ہے وہ حق جدہر کو پھرتا ہے علی کہ حق علی سے ہرگز جدا نہین ہوتا ہے پس دلالت کی اس بیان نے اس امر پر کہ حق شیعون کے ہمراہ ہے
اور شیعون کے سوائے اور فرقے حق پر نہین ہین اور اہل سنت جو کہتے ہین کہ ناجی فرقے کیواسطے رسولخدا نے فرمایا ہے کہ ما انا علیہ واصحابی اگر یہ روایت تسلیم
کیجائے تو اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ناجی وہ ہے کہ پیروی کرے اس امر کی کہ جسپر مین اور میرے اصحاب دونون متفق ہین نہ تنہا اصحاب
کی پیروی اور جسپر رسولخدا کا اور اصحاب کا دونو کا اتفاق ہے اسکو ہم بھی صحیح اور درست جانتے ہین اور حدیث ثقلین سے ثابت ہوتا ہے کہ فقط اہلبیت
کی پیروی واسطے نجات کے کفایت کرتی ہے اور اصحاب تنہا کی پیروی کیواسطے رسولخدا صلعم نے کہین نہین فرمایا ہے اور اسطرح روایات جو بیان
کرتے ہین مثل اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم اور اصحابی کلہم عدول اور سوائے اسکے اگر ہم تسلیم کرین ان روایتونکو تو وہ لوگ مراد ہین کہ
جنکے حق مین علمائے فریقین بیان کرتے ہین کہ من ادرکوا صحبۃ النبی وماتوا مع الایمان یعنی وہ لوگ کہ پائی انہون نے صحبت پیغمبر صلعم کی اور مرے وہ ساتھ
ایمان کے یہ مراد ہے اصحاب رسولخدا صلعم سے اور کل ہمراہی حضرت کے مراد نہین ہین اسواسطے کہ بعضے صحابہ کے فسق و فجور پر قرآن اور کتب احادیث
اہلسنت کی بلکہ بعضون کے ارتداد پر روایتین اہل سنت کی کتابونکی دلالت کرتی ہین اور علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین کی روایت اگر تسلیم
کیجائے تو مراد خلفاء راشدین سے ائمہ طاہرین علیہم السلام ہین اسواسطے کہ جناب رسولخدا صلعم راشدین اُن لوگونکو نفرمائینگے کہ جو خلاف شرع کے
حکم دیتے تھے اور مسائل مین غلطیان کرتے تھے اور ایسے لوگونکی پیروی کیواسطے حضرت صلعم کیونکر حکم دینگے اپنی شریعت کے خلاف اور جنکو

اہل سنت خلفاء راشدین کہتے ہیں وہ ایسے ہوتے تھے کہ خلاف حکم خدا اور رسول خدا کے اکثر مسائل میں حکم دیتے تھے چنانچہ کتب اہل سنت میں یہ سب لکھا ہے
حاصل یہہ ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ دین حق سے متفرق اور جدا مت ہو وَاذْكُرُوا اور یاد کرو تم اے مومنین نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ نعمت خدا
کو کہ اوپر تمہارے ہے کہ تمکو ہدایت کی ہے اور توفیق دے دین اسلام کی اور پیروی کرنی مذہب حق کی باعث ہے آپس کی الفت کا پس یاد کرو تم
اس نعمت کو کہ اِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً جس وقت تھے تم دشمن آپس میں زمانہ جاہلیت اور کفر میں فَأَلَّفَ پس الفت دی خدا نے اور محبت ڈالی
بَيْنَ قُلُوبِكُمْ درمیان دلوں تمہارے کے اسلام کی برکت سے اور بدخلائی تمہاری درمیان سے اٹھ گئی فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا
پس ہو گئے تم ساتھ نعمت اس خدا کی بھائی یعنی اسکی رحمت سے تم سب آپس میں بھی بھائی ہو گئے کہ ہر ایک دوسرے سے محبت کریگا وَكُنْتُمْ اور تھے تم ایام
جاہلیت میں عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ اوپر کنارے گڑھے کی آتش دوزخ سے بسبب کفر اور گمراہی کے یعنی قریب تھا کہ تم حالت کفر
میں دوزخ میں جاؤ فَأَنْقَذَكُمْ مِنْهَا پس چھوڑایا تمکو خدا نے اس گڑھے دوزخ کے سے ایمان اور اسلام کی برکت سے كَذٰلِكَ ایسے ہی یعنی جیسے کہ بیان کی
کی تمہاری عداوت قدیم اور محبت جدید ایسی ہی يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ آيَاتِهِ بیان کرتا ہے خدا واسطے تمہارے آیتیں اپنی لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ
تاکہ تم ہدایت پاؤ اور عذاب بدی سے رستگاری پاکر ثواب نیکی کو حاصل کرو وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ اور چاہیئے کہ ہوئے تم میں سے ایک گروہ کہ
يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ بلاتے ہیں وہ لوگوں کو طرف خیر کے یعنی اسلام کو وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ اور حکم کریں وہ ساتھ نیکی کے جس طرح سے کہ خدا اور رسول
نے فرمایا ہے وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ اور منع کریں وہ بدی سے موافق حکم خدا کے اور پیغمبر کے جن جن امروں کو کہ انہوں نے منع کیا ہے وَأُولٰئِكَ
اور یہی لوگ جو کہ حکم کرتے ہیں نیکی کا اور منع کرتے ہیں برائی سے هُمُ الْمُفْلِحُونَ وہ وہی رستگاری پانیوالے ہیں جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا
ہے کہ بہتر سب آدمیوں میں وہ لوگ ہیں کہ جو لوگوں کو حکم کرتے ہیں نیکی کا اور برائی سے منع کرتے ہیں اور زیادہ سب سے وہی پرہیزگار ہیں اور فرمایا ہے حضرت
صلعم نے کہ آدمی ہمیشہ خیر سے ہیں جب تک کہ حکم نیکی کا کرتے ہیں اور برائی سے منع کرتے ہیں اور نیکی پر آپس میں مدد کرتے ہیں پس جس وقت کہ ایسا نکریں
تو برکتیں اُنسے دور کیجاتی ہیں اور بعض انکا بعض پر غالب کیا جاتا ہے اور کوئی انکا ناصر اور مددگار نہوگا نہ زمین میں نہ آسمان میں اور جناب امیر علیہ السلام
نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ نے لعنت کی ہے اُن لوگوں کو کہ وہ دوسرے آدمیوں کو نیکی کا حکم کرتے ہیں اور خود نیکی کو ترک کرتے ہیں اور لعنت کی ہے اُن لوگوں کو
کہ دوسروں کو تو منع کرتے ہیں برائیوں سے اور آپ برائیوں کو عمل میں لاتے ہیں اور امت کے لفظ کا استعمال ان معنی میں ہوتا ہے جماعت اور پیروی انبیاء اور
قدرت اور دین و ملت اور حین اور زمان اور رقامت اور نعمت اور قصد اور فرمایا ہے خدا نے وَلَا تَكُونُوا اور نہو تم مومنین كَالَّذِينَ
تَفَرَّقُوا مانند اُن لوگوں کے کہ متفرق ہو گئے وہ مثل یہود اور نصاریٰ کے کہ ہر ایک چند فرقے ہو گئے اور ایک فرقہ دوسرے فرقہ کا دشمن ہو گیا
وَاخْتَلَفُوا اور اختلاف کیا انہوں نے دین میں کہ یہودیوں نے تو پانسو برس بعد موت موسیٰ کی اور نصرانیوں نے تین سو برس بعد آسمان پر
جانے عیسیٰ کے اختلاف کیا انہوں نے آپس میں مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ پیچھے اس سے کہ آئے انکے پاس دلیلیں روشن انکی کتابوں میں کہ
جو موجب اتفاق کی ہیں خدا کے واحد جاننے پر اور آخرت کی تصدیق پر وَأُولٰئِكَ اور یہ لوگ مخالفت کرنیوالے اصول حق میں وہ ہیں کہ
لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ واسطے انکے عذاب ہے بڑا يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ جس دن کہ سفید ہونگے منہ مومنین کے وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ اور سیاہ
ہونگے منہ کفار کے یعنی قیامت کے روز فَأَمَّا الَّذِينَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ پس لیکن وہ لوگ کہ سیاہ ہونگے منہ انکے تو خدا تعالیٰ فرشتوں کو
حکم کریگا کہ وہ فرشتے ملامت کرکے انکو کہینگے أَكَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ کیا کفر کیا تم نے بعد ایمان لانے اپنے کے فَذُوقُوا الْعَذَابَ پس
چکھو تم عذاب کو بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ بسبب اسکے کہ تھے تم کہ کافر ہوتے تھے تم بعد ایمان کے جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد ان
لوگوں سے بدعتی ہیں اس امت کے باطل رائے والے کہ جو اپنے نفسوں کی خواہشوں کے پابند ہیں اور بخاری میں اور جمع بین الصحیحین وغیرہ کتب احادیث اہل سنت
میں لکھا ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلعم نے کہ حوض کوثر سے کچھ آدمیوں کو ہانکتے ہونگے اور دوزخ میں انکو لیجاتے ہونگے میں انکو دیکھکر پہچانونگا اور کہونگا فرشتو

ان کو وہ دوزخ میں کیوں لیجاتے ہو یہ تو میرے اصحاب ہیں وہ فرشتے مجھکو جواب میں کہینگے کہ تو نہیں جانتا ہی کہ انہوں نے کیا احداث کیا ہی دین میں بعد تیرے
اور ہمیشہ یہ اپنے پاشنوں پر پھر پھر جاتے رہے ہیں یعنی جس وقت سے مفارقت کی ہے تو نے اُن سے یعنی تیرے مرتے ہی یہ لوگ مرتد ہو گئے اور دین سے پھر
وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ اور لیکن جو لوگ کہ سفید ہونگے منہ اُنکے یعنی مومنین کہ جو پیرو ہیں آئمہ معصومین علیہم السلام کے
فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ط پس بیچ رحمت خدا کے ہونگے کہ بہشت میں آرام کرتے ہونگے هُمْ وہ سفید منہ والے فِيْهَا بیچ اُس رحمت خدا کے
خَالِدُوْنَ ہمیشہ رہنے والے ہونگے تِلْكَ یہ یعنی جو کچھ کہ گذرا ہے پہلے اس سے اٰيَاتُ اللّٰهِ آیتیں خدا کی ہیں نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ پڑھتے
ہیں ہم انکو اوپر تیرے وحی کیواسطے سے بِالْحَقِّ ساتھ حق کی کہ انکی راستی اور درستی میں کسیطرح کا شبہ اور فرق نہیں ہے وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ
ظُلْمًا لِّلْعَالَمِيْنَ اور خدا نہیں چاہتا ہے ظلم کو واسطے عالم کے لوگوں کی کہ بیجرم کسی کو عذاب کرے اسواسطے کہ ظلم قبیح ہے اور خدا تعالیٰ فعل قبیح سے پاک
وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ط اور خاص واسطے خدا کے ہے جو کچھ کہ بیچ آسمانوں کے ہے اور جو کچھ کہ بیچ زمین کے ہے یعنی سب
اُسکی مخلوق اور بندے اُسکے اور اُسکے ملک میں ہیں وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ اور طرف حکم خدا کے پھیری جاتی ہیں سب امور پس جزا دیگا
ہر شخص کو موافق وعدہ اور وعید کی اور کہتے ہیں کہ مالک بن حنیف اور وہب بن یہودا کہ دو عالم تھے یہود کے علماء میں سے مسلمانوں سے انہوں نے
کہا کہ ہم تم سے بہتر ہیں اور دین ہمارا تمہارے دین سے افضل ہے خدا نے مسلمانوں کی تعریف میں یہ آیت نازل کی کہ كُنْتُمْ ہو تم اے محمد صلعم
خَيْرَ اُمَّةٍ بہترین گروہ کی کہ عالم غیب سے اُخْرِجَتْ نکالے گئے یعنی ظاہر کیے گئے لِلنَّاسِ واسطے آدمیوں کے تاکہ انکو راہ راست
کیطرف بلاؤ اور بہتر ہونا اس امت کا انہیں صفتوں کی جہت سے ہے چنانچہ بیان کرتا ہے کہ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ حکم کرتے ہو تم ساتھ نیکی
یعنی کہ جو شرع حکم کرتی ہو وہ ہی تم لوگوں کو فرماتے ہو وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ اور منع کرتے ہو تم بدی سے اُن بدی سے کہ جو شرع کے
حکم سے وہ ممنوع ہے وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ط اور ایمان لاتے ہو تم ساتھ خدا کی کہ نہایت ثبوتی اور استواری سے اُسکا اعتقاد رکھتے ہو اور ایمان
لانیکا ذکر نیکی کی حکم کرنے اور بدی کی منع کرنیسے پہلے چاہیئے تھا لیکن اسواسطے آخر میں فرمایا کہ حکم کرنا نیکی کا اور منع کرنا بدی سے واسطے ایمان لا
اور تصدیق کرنے دین اسلام کے ہے اور تفسیر اہلبیت علیہم السلام میں مذکور ہے کہ یہ آیت خاص آئمہ طاہرین اور اُنکے مقلدین کی شان میں ہے
جو کہ صالحین ہیں اور اُنکی تقلید کے موافق حکم کرتے ہیں اور یہی حق ہے اسواسطے کہ بعد رسول خدا صلعم کے وہ ہی اس قابل ہیں کہ رسول خدا سے اُن کو
سینہ بہ سینہ علم پہنچا ہے اور زیادہ لوگ ہیں کہ جو نیکی پیروی سے نیکی کا حکم کرتے ہیں اور بُرائی سے منع کرتے ہیں اور بے علم آدمی جو کہ مسائل دین میں
غلطی کرتے تھے اور جناب امیر علیہ السلام انکو سنبھالتے تھے وہ ہرگز اس آیت سے مراد نہیں ہو سکتی اسواسطے کہ نیکی کی حکم کرنیکو اور بدی سے منع کرنے کو
علم چاہیے کہ موافق حکم خدا کے حکم کرے اور منع کرے اور جو لوگ کہ غلطی کریں وہ کیونکر اس آیت سے مراد ہونگے اور یہ بھی بعضی روایت اور قرأت
میں آیا ہے کہ خیر ائمۃ ہے خیر امۃ ہے اور ایسے ہی لتکون منکم ائمۃ اصل میں ولتکن منکم امۃ ہے اور اگرچہ سب آئمہ طاہرین وقت نزول اس آیت کی موجود نہ
لیکن راس اور رئیس اُنکے علی ابن ابیطالب موجود تھے اور اکثر آیات میں خطاب طرف کل مومنین کے ہے جسقدر کہ قیامت تک ہونگے اور حال
یہ ہے کہ وقت نزول آیت کی وہ موجود نہیں ہیں اور اس سے روایت ہے کہ اسقف نصرانی کہ عالم نصارا کا تھا جناب رسول خدا صلعم کے پاس
آیا اور کہنے لگا کہ میں مسلمان ہوتا ہوں حضرت نے پوچھا کہ کیا سبب ہے مسلمان ہونیکا کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ گویا قیامت برپا ہے اور لوگ
اپنے اپنے حالوں میں مبتلا ہیں اور ایک گروہ کو میں نے دیکھا کہ ہاتھ اور پانوں اُنکے سفید نورانی ہیں اور مثل بجلی کی صراط پر سے گذرتے ہیں میں نے پوچھا
کہ کیا یہ لوگ انبیا ہیں فرشتوں نے کہا کہ یہ امت محمد کے لوگ ہیں مجھکو یہ دیکھکر طرف اسلام کی رغبت ہوئی حضرت نے اُسکو مسلمان کیا اور
جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جبتک پہلے سب پیغمبروں سے میں بہشت میں نجاؤں تو اور پیغمبروں پر بہشت میں جانا حرام ہے اور جبتک
میرا وصی بہشت میں نجاوے تو اور اوصیاء پر بہشت میں جانا حرام ہے اور جبتک میری امت بہشت میں نجاوے تو اور امتوں پر بہشت میں جانا حرام

اور انس سے روایت ہے کہ مین ہمراہ رسولخدا صلعم کے ایک مقام پر پہنچا ایک آواز سنی وہان سنی اُس آواز کیطرف مینے نگاہ جو کی تو ایک مرد
کو دیکہا کہ وہ ایک درخت کے نیچے نماز پڑہتا ہی اور یہہ دعا کرتا ہے کہ خداوندا مجہکو اُس اُمت مرحومہ سے کر جسپر تونے رحمت کی ہی یعنی محمد کی امت مین سے
مجہکو کر رسولخدا صلعم کو اُسکے حال سے مینے خبر دی فرمایا کہ تو اُسکے پاس جا اور اُس سے کہہ کہ رسولخدا تجہکو سلام پہنچاتا ہی اور پوچہتا ہے کہ تو کون
ہے انس کہتا ہی کہ مین گیا اور حضرت کا سلام اور پیغام اُسکو پہنچایا اُسنے جواب مین کہا کہ رسولخدا کو میرا سلام پہنچا اور کہہ کہ تیرا بہائی خضر ہے
خدا تعالی سے دعا کرتا ہے کہ اُسکو تیری امت مین سے کرے انس نے پیغام خضر کا حضرت کو پہنچایا اور یحیی بن معاذ کہتا ہی کہ یہ آیت امت محمد
کی تعریف مین ہی اور خدا تعالی اپنے کرم سے ہرگز روا نہ رکہے کہ جس قوم کی تعریف کی ہو اُسکو دوزخ مین ڈالے اور بعد اُسکے فرماتا ہی کہ وَلَوْ آمَنَ أَهْلُ
الْكِتَابِ اور اگر ایمان لاتے اہل کتاب کہ وہ یہود و نصارا ہین محمد پر اور قران پر اور تمام اُن امور پر کہ جو محمد صلعم خدا کے یہان سے
لایا ہی تو لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ البتہ ہوتا بہتر واسطے اُنکے دنیا اور آخرت مین کہ دنیا مین تو قتل اور جزیہ کی ذلت اور خواری سے چہوٹتے
اور آخرت مین عذاب دوزخ سے نجات پاتے مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُونَ بعضے اُنمین سے تو ایمان لائے ہوئے ہین محمد اور قران پر مثل عبد اللہ بن سلام
اور اُنکے رفیقون کے کہ وہ یہودی تہے اور مثل نجاشی وغیرہ کے کہ وہ نصرانی تہے وَأَكْثَرُهُمُ الْفَاسِقُونَ اور اکثر اُنکے باہر ہونیوالے ہین حکم خدا
سے اور فرمان پیغمبر سے اور عداوت رکہنے والے پیغمبر سے اور عناد کرنیوالے اُن سے اور کہتے ہین کہ چند آدمی یہود کے عبد اللہ بن سلام کے پاس
آئے اور مسلمان ہونیکی جہت سے اُنکو ملامت کیا خدا تعالی نے یہ آیت نازل کی کہ لَنْ يَضُرُّوكُمْ ہرگز نہ ضرر پہنچا سکینگے وہ یہودی تمکو
اے مومنین إِلَّا أَذًى مگر تہوڑا سا رنج کہ اسلام پر اور تمپر وہ طعن کرین اور یا طرف کفر کے تمکو بلاوین اور لڑائی کرنیکے تمکو ڈراوین وَإِنْ
يُقَاتِلُوكُمْ اور اگر لڑین وہ تمسے يُوَلُّوكُمُ الْأَدْبَارَ پہیرین وہ تمسے پیٹہونکو اور تمہارے سامنے سے وہ بہاگ جاوین ثُمَّ
لَا يُنْصَرُونَ پہر نہ مدد کیے جاوینگے وہ نہ خدا کیطرف سے نہ خلق کیطرف سے اور یہہ خبر غیب کی دی ہی اسواسطے کہ حال یہودیونکا ایسا ہی ہوا کہ
بنی قریظہ اور بنی نضیر اور بنی قینقاع اور یہودی خیبر کے رسولخدا سے لڑے اور شکست کہا کر بہاگے اور خواری جزیہ کی اُنپر رکہی گئی چنانچہ
فرماتا ہی ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ ماری گئی یعنی رکہی گئی اوپر اُنکے خواری مباح ہونے اُنکے خون کی اور مال کیواسطے مسلمانونکے
اور یا جزیہ کے کہتے ہین کہ یہودی اسلام سے پہلے مجوسیونکو جزیہ دیا کرتے تہے اور بعد اُسکے مسلمانونکو دینا اختیار کیا ہمیشہ وہ اسی خواری مین
رہتے ہین أَيْنَ مَا ثُقِفُوا جہان کہین پائے جاوین وہ یہودی إِلَّا بِحَبْلٍ مِنَ اللَّهِ مگر ساتہ عہد خدا کے ہے کہ وہ قبول کرنا جزیہ کا ہے
یعنی اُنکو پناہ دیتے ہین اور قتل نہین کرتے ہین بسبب عہد خدا کے کہ اُنہون نے دینا جزیہ کا قبول کر لیا ہی وَحَبْلٍ مِنَ النَّاسِ اور
ساتہ عہد کے آدمیون کیجانب سے کہ وہ مومنین ہین اور اُنکو اُنہون نے امان دی ہی اور عہد کا نام حبل اسواسطے ہوا ہی کہ اُس سے امان
باندہی جاتی ہی جیسے کہ حبل سے کوئی چیز باندہی جاتی ہی اور حبل رسی کو کہتے ہین وَبَاءُوا بِغَضَبٍ مِنَ اللَّهِ اور ہو گئے وہ یہودی اور رجوع
کی اُنہون نے ساتہ غضب کے خدا کیجانب سے کہ غضب خدا کا اُنپر بہت ہے وَضُرِبَتْ اور ماری گئی اور لازم کی گئی عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ اوپر
اُنکے محتاجگی کہ اکثر یہودی فقیر اور تنگدست ہوتے ہین اور جو کہ تونگر ہین وہ بہی اپنے تئین محتاج ظاہر کرتے ہین کہ جزیہ کم دینا ہو اور جسجگہ
ہین بطور رعیت کے ہین اور حکومت اُنکی دنیا مین کسیجگہہ نہین ہے ذَلِكَ یہ ذلت اور خواری اور فقیری اور جزیہ دینا اور خدا کے غضب
مین ہونا بِأَنَّهُمْ كَانُوا بسبب اسکے ہے کہ تحقیق وہ تہے کہ يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ کفر کرتے تہے وہ ساتہ آیتون خدا کے کہ وہ معجزے ہین
رسولخدا صلعم کے اور قرآن ہے وَيَقْتُلُونَ الْأَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ اور قتل کرتے تہے وہ پیغمبرونکو ساتہ ناحق کے جیسا کہ انبیا کا قتل
کرنا نفس الامر مین ناحق تہا ایسے ہی وہ بہی جانتے تہے کہ ہم ناحق قتل کرتے ہین ذَلِكَ یہ کفر اُنکا اور قتل کرنا انبیا کا بِمَا عَصَوْا
بسبب اسکے تہا کہ نافرمانی کرتے تہے وہ خدا کی وَكَانُوا يَعْتَدُونَ اور تہے وہ کہ حد سے گذرتے تہے کہ خدا تعالی کے احکام پر عمل

نہیں کرتے تھے اور کہتے ہیں کہ عبداللہ بن سلام مع یاروں اپنے کے مسلمان ہوئے تو یہودی اُنپر طعن کرنے لگے اور کہتے تھے کہ یہ لوگ بدتر قوم سے ہیں کہ ان
لوگوں نے ہماری مخالفت کی اور یہودی سچے مسلمان ہوگئے اُنکے دین میں خدا تعالی نے یہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ لَيْسُوْا نہیں ہیں وہ
مومنین اہل کتاب کی جو کہ یہود ہوا کا مذہب چھوڑ کر مسلمان ہوئے ہیں سَوَآءً برابر کفار کے کہ جو اُن یہود میں سے ہیں مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ
بعض اہل کتاب میں سے ایک گروہ اور جماعت ایسی ہے کہ قَآئِمَةٌ قائم ہے حق پر کہ وہ دین اسلام ہے يَتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ پڑھتے ہیں وہ آیات
خدا کو کہ وہ قرآن ہے اٰنَآءَ الَّيْلِ بیچ وقتوں اور ساعتوں رات کے یہ منصوب علی الظرفیہ ہے وَهُمْ اور وہ يَسْجُدُوْنَ سجدہ کرتے ہیں
خدا کو یعنی شب کو نماز تہجد میں قرآن پڑھتے ہیں اور تلاوت کو سجدہ کرتے ہیں يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ایمان لاتے ہیں وہ ساتھ وحدانیت خدا کی اور ثنا
اُسکا کہتے ہیں اور اُسپر ثابت قدم رہتے ہیں وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اور ساتھ دن آخرت کے ایمان لاتے ہیں وہ کہ اُسکے واقع ہونیکا اعتقاد رکھتے ہیں وَيَاْمُرُوْنَ
بِالْمَعْرُوْفِ اور حکم کرتے ہیں وہ ساتھ نیکی کے اپنے غیر کو وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ اور منع کرتے ہیں وہ برائی سے اور ہر کام بد سے وَيُسَارِعُوْنَ
فِي الْخَيْرٰتِ اور جلدی کرتے ہیں وہ بیچ نیکیوں کے یعنی امر خیر کے بجا لانے میں بہت جلدی کرتے ہیں وَاُولٰٓئِكَ اور یہی لوگ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ
نیکوں میں سے ہیں نزدیک خدا کی اور پیغمبر کے اور یہود مومنین سے یہ سب صفات مفقود ہیں نہ حق پر قائم ہیں وہ اور نہ تلاوت آیات خدا کرتے ہیں وہ اور نہ شب
کو سجدہ کرتے ہیں وہ اور نہ نیکی کا حکم کرتے ہیں وہ اور نہ فعل بد سے منع کرتے ہیں وہ اور نہ امر خیر کے بجا لانے میں جلدی کرتے ہیں وہ اور جناب سرور خدا صلعم نے
فرمایا ہے کہ دو رکعت نماز آخر شب میں بہتر ہے تمام دنیا سے اور اُس چیز سے کہ اُسمیں ہے اور اگر نماز شب میری امت پر شاق نہوتی تو میں اُسکو واجب کرتا
اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جن گھروں میں نماز شب پڑھتے ہیں اور تلاوت قرآن کرتے ہیں وہ گھر روشن ہوتے ہیں آسمان کے لوگوں کو
جیسے کہ ستارے زمین کے لوگوں کے واسطے روشن کرتے ہیں اور بعد اُسکے فرمایا کہ نماز شب پڑھنے سے کہ وہ سنت تمہارے پیغمبر کی ہے اور دافعہ امراض بدن کا
ہے اور دور کرنیوالا درد کا ہے بدن سے اور حدیث میں آیا ہے کہ حضرت صلعم نے امیر المومنین علیہ السلام سے خطاب کر کے فرمایا کہ اے علی نماز شب کو لازم
قائم رکھو تو اور یہ کلمہ تین مرتبہ فرمایا اور فرمایا کہ جو کوئی بہت پڑھے نماز شب کو تو منہ اُسکا خوبی کیساتھ ہوگا اور پھر فرماتا ہے خدا اُن مومنین اہل کتاب کے
حق میں کہ وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ اور جو کچھ کرتے ہیں وہ کسی کار نیک سے تو فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ پس ہرگز نہ ناشکری کی جاویگی
یعنی اُنکے ثواب میں کچھ کمی نہوگی کہ جسکی وہ ناشکری کریں اور یفعلوا کو اہل کوفہ نے سوای ابوبکر کے یا سے پڑھا ہے اور باقیوں نے تا سے پڑھا ہے
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ اور خدا جاننے والا اور عالم ہے ساتھ احوال پرہیزگاروں کی یعنی جو لوگ کہ پرہیزگار ہیں اور خدا سے ڈرتے ہیں اُنکا
احوال پر مطلع ہے اور قیامت کے روز اُنکے اجر بلند کریگا اور اب کافروں کا حال بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تحقیق جو لوگ کہ
کافر ہوئے قرآن اور محمد سے لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ ہرگز نہ بے پروا کرینگے اُنسے اور نہ دور کرینگے اَمْوَالُهُمْ مال اُنکے وَلَآ اَوْلَادُهُمْ اور نہ
فرزند اُنکے مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا عذاب خدا سے کسی چیز کو یعنی کوئی چیز اُنکو فائدہ نہ دیگی نہ مال اُنکے کہ جو دنیا میں جمع کئے تھے اور نہ اولاد اُنکی اور عذاب اُنکو
اُنسے ہرگز دفع نکرسکینگے وَاُولٰٓئِكَ اور یہ کفار اَصْحٰبُ النَّارِ صاحبان آتش دوزخ ہیں هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ وہ بیچ اس آتش دوزخ کے
ہمیشہ رہنے والے ہیں اور اُن لوگوں کے خرچ کرنیکا حال خدا تعالی بیان کرتا ہے کہ مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ مثال اُس چیز کی کہ خرچ کرتے ہیں وہ یہودی
کہ اپنے علما کو بطور رشوت کے تحریف کرنیکے واسطے دیتے ہیں اور یا ابو سفیان اور یاران اُسکے کہ جنگ احد میں کفار پر خرچ کرکے اُنکی مدد کرتے ہیں یا اور کسی کو
جو لوگ ریا سے دیتے ہیں فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا بیچ اس زندگانی دنیا کے كَمَثَلِ رِيْحٍ مانند مثل ہوا کے ہے وہ ہوا کہ فِيْهَا صِرٌّ بیچ
اُس ہوا کے ٹھنڈی سردی ہے کہ اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ پہنچی وہ کھیتی کو کسی قوم کی کہ بسبب شرک اور گناہوں اور برے کاموں کے ظَلَمُوْٓا
اَنْفُسَهُمْ ظلم کیا ہے اُنہوں نے جانوں اپنی پر فَاَهْلَكَتْهُ پس ہلاک کر دیا اُس ٹھنڈی سردی نے اُس کھیتی کو اور نابود کر دیا عذاب کی جہت سے
اور اس آیت میں تشبیہ دی گئی ہے اُنکے خرچ کرنیکو زراعت کیساتھ اور قہر الہی کی دافع ہونیکو ٹھنڈی کیساتھ اور وجہ شبہ کی ضائع کرنا ہے وَمَا

ظلمهم الله اور نہین ظلم کیا ہی اُنکو خدا نے کہ خرچ اُنکے ضایع کئی نہین اور ثواب اُسکا نہ دیے ہین ولکن انفسهم اور لیکن نفسون اپنے کو
یظلمون ظلم کرتے ہین وہ بسبب کرنے اُن عملونکے کہ جو موجب عذاب کی ہین اور کہتے ہین کہ کچھ مسلمان اور یہودی آپسمین دوستی رکھتے تھے
اور پیار آپسمین کرتے تھے بسبب اُس قرابت کی کہ جو اسلام سے پہلے اُنمین تھی خدا تعالی منع کرتا ہے مومنین کو کہ سوا اپنے برادر مومن اپنے کسی دوسرے
مذہب والے سے دوستی مت کرو چنانچہ فرماتا ہے کہ یا ایها الذین آمنوا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو لا تتخذوا بطانة نہ پکڑو تم یعنی
نہ اختیار کرو تم ہمراز اور دوست خالص من دونکم سوائے اپنے یعنی سوائے مومنین کے کسی دوسرے مذہب والیکو اپنا دوست اور ہمراز
مت ٹھیراؤ اسواسطے کہ لا یالونکم خبالا نہ قصور کرینگے وہ تم سے تمہارے فساد مین یعنی تباہی کو اور فساد اور گمراہی کو کہ وہ در پے
تمہارے گمراہ کرنیکے ہین ودّوا ما عنتم دوست رکھتے ہین اور چاہتے ہین وہ رنج مین پڑنے تمہارے کو یا ہمیشہ مصیبت کو یعنی وہ یہودی
چاہتے ہین کہ تم رنج اور مشقت اور بلا مین پڑ جاؤ قد بدت البغضاء تحقیق ظاہر ہوئی ہے دشمنی یعنی علامت دشمنی کی ظاہر ہوئی
ہے من افواههم منہون اُنکے سے اسواسطے کہ بسبب کثرت عداوت اور بغض کی اُنسے ضبط نہین ہو سکتا ہے اور زبان سے اُنکی بات دشمنی کی
نکل جاتی ہے وما تخفی صدورهم اور جو کچھ پوشیدہ رکھتے ہین سینے اُنکے یعنی جو کچھ کہ اُنکے دلونمین تمہارا بغض اور عداوت ہے اکبر
بہت بڑا ہے اور زیادہ ہے دلونکی عداوت اُس عداوت سے کہ جو زبان پر اُنکے جاری ہوتا ہے اسواسطے کہ جو کچھ اُنکی زبان پر جاری ہوتا ہے عداوت
مین سے وہ بے اختیاری ہے اور دلونکی عداوت اختیاری ہے اور اُنکے ارادے سے ہے قد بیّنا لکم الآیات تحقیق بیان کی ہین ہم نے
واسطے تمہارے وہ آیتین کہ جو دلالت کرتی ہین فقط مومنین سے دوستی کرنے پر نہ کافرون سے محبت کرنے پر بلکہ کفار کی دوستی سے پرہیز
کرنا چاہیے ان کنتم تعقلون اگر ہو تم کہ کچھ سمجھتے ہو تم کہ دوستی کفار کی اور مخالفین کے موجب ضرر اور باعث خشم خدا ہے اور اب
خدا تعالی مخالفین سے دوستی کرنیکی قباحت کو بیان کرتا ہے کہ ها انتم اولاء خبردار ہو کہ تم وہ لوگ ہو کہ تحبونهم دوست رکھتے
ہو تم اُنکو اے مومنین ولا یحبونکم اور نہین دوست رکھتے ہین وہ یہودی تمکو اور مراد اس سے یہ ہے کہ اگر تم اُنسے دوستی کرو تو مثل اُنکے
ہو جاؤ گے کفر اور معصیت کرنے مین اور وہ چاہتے ہین کہ تمکو مثل اپنے کر دیوین اور یہ نہایت دشمنی ہے تمہارے ساتھ اُنکی اور تم اُنکو چاہتے ہو کہ وہ
مسلمان ہو جاوین یہ نہایت دوستی تمہاری ہے اُنکے ساتھ وتؤمنون بالکتاب کله اور ایمان لائے ہو تم ساتھ کتاب کل
اس کتاب کی یعنی وہ نہین دوست رکھتے ہین تمکو اور حال یہ ہے کہ تم ایمان لائے ہو کل کتابون پر اپنی کتاب پر بھی اور اُنکی کتابون توریت اور
انجیل اور زبور پر بھی اور وہ تمہاری کتاب پر ایمان نہین لاتے ہین پھر تم اُنسے کسواسطے دوستی رکھتے ہو واذا لقوکم اور جس وقت ملاقات
کرتے ہین تم سے وہ کافر تو قالوا کہتے ہین وہ تمہارے فریب دینے کو کہ آمنّا ایمان لائے ہین ہم واذا خلوا اور جس وقت خلوت اور تنہائی
مین ہوتے ہین وہ تو عضوا علیکم الانامل من الغیظ کاٹتے ہین وہ اوپر تمہارے انگلیون کو غصہ سے کہ کینہ تمہارا اور اپنے
دلون مین رکھتے ہین قل کہہ تو اے محمد صلعم کہ موتوا بغیظکم مر جاؤ تم ساتھ غصہ اپنے کے یعنی بسبب ترقی اور غلبہ اسلام کے تم ہمیشہ
غصہ مین رہو یہانتک کہ اُسی غصہ ہی مین مر جاؤ اور اُس غصہ ہی مین خدا تمکو عذاب مین گرفتار کرے ان الله علیم تحقیق کہ خدا جاننے
والا ہے اور عالم ہے بذات الصدور ساتھ سینونکی باتونکے اور تمکو بہت خوب سزا دیگا اور عداوت اُنکی تم سے اس مرتبہ کو پہنچی ہے کہ ان
تمسسکم حسنة اگر پہنچتی ہے کوئی تمکو بھلائی کہ نصرت اور فتح تمہاری ہو اور مال غنیمت تمہارے ہاتھ آئے جیسا کہ بدر کی لڑائی مین
ہاتھ آیا تھا تو یہ بھلائی تمہاری تسؤهم بری لگتی ہے اُنکو اور نہایت بد معلوم ہوتی ہے اور دلتنگ ہوتے ہین وہ اُس سے وان
تصبکم سیئة اور اگر پہنچتی ہے تمکو کوئی برائی کہ تمہاری شکست ہو یا کوئی رنج تمکو پہنچے تو یفرحوا بها خوشدل ہوتے ہین وہ ساتھ
اُسکے وان تصبروا اور اگر صبر کرو تم اے مومنین اُن کافرونکی جفا پر اور یہودیون اور منافقونکی کید اور فریب پر شکیبائی اختیار کرو

وَتَتَّقُوْا اور پرہیزگاری کرو تم اُنہین ملکر بیٹھنے سے اور یا یہ کہ پرہیزگاری کرو تم گناہونسے تو لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا ضرر کریگا تمکو مکر اُنکا
کچھ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ تحقیق خدا ساتھ اُسچیز کے کہ کرتے ہین اور عمل مین لاتے ہین مُحِيْطٌ احاطہ کرنیوالا اور گھیرنیوالا ہے اپنے علم
اور موافق اُنکے عمل کے اُنکو سزا دیگا اور حسن اور ابو حاتم نے یعملون کو تاسے پڑہا ہے مخاطب کا صیغہ یعنی ساتھ اُسچیز کے کہ کرتے ہو تم ایمومنین مثل
صبر اور تقوی کے خدا تعالی کا علم اُنکو احاطہ کئے ہوئے ہے موافق اُسکے خدا تعالی اُنکو جزا دیگا اور بعد اسکے خدا تعالی نے ساٹھ آیتین جنگ
اُحد کی لڑائی کی مقدمہ مین نازل کی ہین چنانچہ فرماتا ہے کہ وَاِذْ غَدَوْتَ اور یاد کر تو اے محمد صلعم جسوقت صبحکو باہر آیا تو مِنْ
اَهْلِكَ مکان اور منزل اہل و عیال اپنے سے اور وہ شوال کا مہینا تہا اور ہجرت کو تین سال ہوئے تھے تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ
جگہہ دیتا تہا تو مومنینکو مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ جگہہ بیٹھنے کیواسطے لڑائی کے یعنی مقرر کرتا تہا تو کہ لڑائی کی صفین کیونکر کہڑی ہون
اور کسجگہہ کہڑی ہون اور کسطرح کفار سے مقابلہ کرنا چاہیے وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ اور خدا سننے والا ہے تمہاری گفتار کا کہ مدینے سے نکلتے ہین اور
توقف کرتے ہین جو کچہہ تم کہتے تہے عَلِيْمٌ جاننے والا ہے تمہاری نیتونکی درستی اور فساد کا کہ کون تم مین سے جہاد کریگا اور کون بہاگ جائیگا
حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جسوقت کفار قریش نے جنگ بدر مین شکست فاش کہائی کہ ستر آدمی تو اُنکے قتل ہو
اور ستر آدمی اسیر ہوئے اور باقی کی بہاگ کر مکہ کو روانہ ہوئے اور جسوقت مکہ مین داخل ہوئے تو ابو سفیان نے کہ سردار قریش کا تہا کہا اے گروہ
قریش اپنی عورتونکو رونے نہ دو کہ رنج آنسو نکلنے سے جاتا رہتا ہے اور محمد سے عداوت ہے اور لشکر قبائل عرب کا ہم جمع کرین تاکہ محمد سے اپنا بدلہ لیوین
اور جسوقت احد مین رسولخدا صلعم سے لڑائی ہوئی تو اپنی عورتونکو اذن رونے اور نوحہ کرنیکا دیا اور مکہ سے ابو سفیان واسطے لڑائی
تین ہزار سوار اور دو ہزار پیادہ ہمراہ لیکر مع عورتونکی باہر نکلا اور مدینہ کی سمت جناب رسولخدا صلعم سے لڑنیکو روانہ ہوا اور کوہ احد کے
دامن مین کہ وہ مدینہ سے دو کوس تخمینا ہے مقام کیا اور جسوقت رسولخدا صلعم کو خبر ہوئی تو اپنے اصحاب کو جمع کیا اور جہاد کی اُنکو رغبت
دلائی عبد اللہ بن ابی منافق نے کہا کہ یا رسولخدا مدینے سے باہر نکلنا مناسب نہین ہے ہم یہین اپنے کوچونمین اور کوٹہون پر اُنسے لڑینگے
کہ یہہ شہر ہمکو بمنزلہ قلعہ کے ہوگا اور بوڑہے مرد اور عورتین اور غلام سب اپنے کوٹہون اور کوچونسے کافرونپر وار کرینگے اور اسطرح ہم
اُنپر فتحیاب ہو جاوینگے اور جسوقت ہم مین سے کوئی باہر نکلا ہے تو دشمن فتحیاب ہوا ہے اور بعد اسکے سعد بن معاذ کہڑے ہوئے اور حضرت صلعم
کی جناب مین عرض کی کہ یا رسولخدا صلعم جسوقت ہم مشرک تہے اور بتونکی پرستش کرتے تہے اُسوقت کسیطرح یہہ نہین کوئی کہ ہم پر
فتحیاب ہو سکے امید رکہی اور جسوقت تو ہم مین ہوا تو پہر وہ کیا طمع رکہینگے مناسب یہ ہے کہ باہر نکلکر کفار سے لڑین اگر مارے گئے تو شہید
ہونگے اور اگر زندہ رہے تو مجاہدین مین ہوسکے جناب رسولخدا صلعم کو رائے سعد معاذ کی پسند آئی اور مع اصحاب مدینہ سے باہر نکلا اور
جسوقت حضرت مدینہ سے باہر نکلے تو عبد اللہ بن ابی منافق مع تین سو ہمراہیونکے مدینہ کو اُلٹا پہر گیا اور بعضے کہتے ہین کہ کافرونمین
جا ملا اور بعضے کہتے ہین کہ وہ مدینہ سے باہر ہی نہین نکلا اور بنو سلمہ اور بنو حارثہ نے کہ انصار مین سے تھے اور کچہہ قبیلہ خزرج اور اوس سے
ایسے تھے کہ اُنہون نے بہی پیروی عبد اللہ ابی کی کرکے چاہا کہ حضرت کی ہمراہی سے بیٹہہ رہین اور یا یہ کہ حضرت کی ہمراہی سے اُلٹے مدینہ مین
پہر جاوین لیکن توفیق الہی اُنکے شامل حال ہوئی کچہہ سوچکر پہر حضرت کے ہمراہ رہگئے اور حضرت کی رفاقت ترک نکی چنانچہ خدا تعالی فرماتا
ہے کہ اِذْ هَمَّتْ یاد کر تو اے محمد صلعم کہ جسوقت قصد کیا طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ دو گروہ نے تم مین سے کہ وہ مسلمان ہین یعنی بنو
سلمہ اور بنو حارثہ نے اَنْ تَفْشَلَا یہہ کہ نامردی کرین وہ اور اس نامردی کی جہت سے اُلٹے پہر جاوین وہ جسوقت کہ عبد اللہ ابی
پہرا تہا وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا اور خدا یار اور یاور اُن دونو گروہ کا ہے کہ اُنکو توفیق دی کہ عبد اللہ ابی کی پیروی اُنہون نے نکی اور یا
معنی اسکے یہہ ہین کہ خدا ناصر اور مددگار اُنکا ہے پس کسواسطے اُنہون نے نامردی کی اور خدا پر توکل نکیا وَعَلَى اللّٰهِ اور اوپر خدا ہی کے

نہ سکے غیر پر فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ یعنی چاہیے کہ توکل کریں مومنین کہ وہ انکی نصرت کریگا القصہ جسوقت کہ جناب رسولخدا صلعم مع اصحاب سات سو
آدمیونکے احد مین رونق افروز ہوئے تہے اور اپنے لشکر کی صف آرائی کی اُسوقت عبداللہ بن جبیر کو مع پچاس تیر اندازکے پہاڑ کے درہ پر مقرر کیا اسواسطے کہ ایسا نہو
کہ پہاڑ کی اسطرف سے دشمن آ کر حملہ کرے اور عبد اللہ بن جبیر وغیرہ سے فرمایا کہ اگرچہ تم ہمکو دیکھو کہ ہمنے انکو بہگا دیا ہے اور انکا پیچہا کیا ہے یہانتک کہ انکو مکہ مین داخل
کر دیا ہے لیکن تمکو لازم ہے کہ تم اس درہ سے نہ ٹلنا اور اگر تم دیکہو کہ انہون نے ہمکو بہگا دیا ہے یہانتک کہ ہمکو مدینہ مین داخل کر دیا ہے تو تمکو لازم ہے کہ تم
اسحالت مین بہی اپنی جگہہ سے نہ ہلنا اور کسیطرح سے اسسے حرکت نکرنا بلکہ اپنی جگہہ ہی پر قایم رہنا اور ابوسفیان نے خالد بن ولید شقی کو مع دوسو سوار کے
کمین گاہ مین درہ سے اسطرف کو روانہ کیا اور کہدیا کہ جسوقت تم ہمکو دیکہو کہ دونو لشکر آپسمین مل گئے ہین اسوقت تم درہ سے باہر نکلکر دشمنونکی پشت
پر جا پڑنا اور جناب رسولخدا صلعم نے اپنے لشکر کی صف آرائی کی اور امیر المومنین علیہ السلام کو اپنا علم سپرد کیا اور انصار نے لشکر ابوسفیان پر حملہ
کیا قریش اسطرح سے بہاگے کہ انکو پیچہے کی کچہہ خبر نہ رہی اور لشکر اسلام لشکر کفار قریش مین جا ملا اور لشکر ہی قریش کو لوٹنے لگے اور خالد بن ولید پلید مع
دوسو سوار کے درہ کیطرف آیا کہ درہ سے باہر نکلکر لشکر اسلام پر جا پڑے عبداللہ بن جبیر کے ہمراہیون نے کہ وہ درہ پر متعین تہے خالد کا آگا روکا اور تیر مارا
کر کے ان سبکا منہہ پہیر دیا خالد اپنے ہمراہیون سمیت پیچہے کو بہاگ گیا اور عبداللہ بن جبیر کے ہمراہیون نے دیکہا کہ مسلمان کفار کا مال اور
اسباب لوٹتے ہین یہہ دیکہکر عبداللہ بن جبیر سے کہا کہ ہمارے یار مال و اسباب لوٹ رہے ہین اور ہم محروم رہتے ہین عبداللہ بن جبیر نے کہا کہ خدا سے
ڈرو جناب رسولخدا صلعم نے تاکید کر دی ہے ہم سب کو کہ تم یہانسے نہ ہلنا اُس بیچارہ دیندار کا کہنا اُن لوگون نے نمانا اور ایک ایک دو دو آدمی
کفار کا اسباب لوٹنے کیواسطے وہانسے کہسکنے لگے یہانتک کہ عبداللہ بن جبیر کے پاس بارہ آدمی رہگئے اور باقی سب چلے گئے اور نشان کفار کا طلحہ بن
ابو طلحہ دارمی کے ہاتہ مین تہا حضرت علی نے اسکو قتل کیا اور نشان کو ابو سعید بن ابو طلحہ نے اٹہایا حضرت علی نے اسکو بہی قتل کیا اسیطرح سے ایک ایک
شخص نشان کو لیتا تہا قبیلہ دارمی کی لوگون مین سے اور حضرت علی اسکو قتل کرتے تہے یہانتک کہ نو آدمی انکے جناب امیر نے قتل کئے بعد اُسکے ایک حبشی نے
کہ غلام انکا تہا اور صواب اُسکا نام تہا اُسنے اُس نشان کو آگے اٹہایا حضرت علی نے اُسکا دست راست قلم کیا اُسنے جرات کر کے دست چپ مین
نشان کو پکڑ لیا حضرت علی نے دست چپ بہی اُسکا قطع کیا اُسنے اُس نشان کو دونو ہاتہ کی ٹنڈون سے پکڑ کر اپنے سینہ سے چپٹا لیا جناب امیر نے اُسکے
سر پر ایک تلوار ماری کہ وہ بہی جہنم کو بہاگا اور نشان گر پڑا اُسکو ایک عورت عمرہ بنت علقمہ کنانیہ نے پکڑ کر اٹہایا اور خالد بن ولید نے دیکہا کہ درہ پر
تہوڑے سے آدمی باقی رہے ہین ایک مرتبہ ہی عبداللہ بن جبیر پر جا پڑا اور بارہ آدمی جو عبداللہ جبیر کے ہمراہ رہگئے تہے انمین سے بہی کچہہ بہاگ گئے
اور عبداللہ بن جبیر مع چند آدمیونکے اُس درہ پر خالد بن ولید پلید کے ہمراہیون کے ہاتہ سے شہید ہو کر خلد برین کو سدہارے بڑا مرتبہ ہے پیش خدا
عبداللہ بن جبیر کا کہ رسولخدا کے فرمانے پر عمل کر کے سرمو فرق نکیا آخر کو کفار کے ہاتہ سے درہ ہی پر شہید ہو گئے اور جسوقت خالد عبداللہ بن جبیر کے
اور انکے ہمراہیون کو شہید کر چکا تو مسلمانونکے پیچہے آ کے حملہ کیا اور قریش نے وقت بہاگنے کی نشان کو زمین پر پڑا ہوا دیکہا اُسکو اٹہا لیا اور
خالد نے مسلمانون پر انکے پیچہے سے حملہ کیا تو مسلمان بہاگے اور ایسے بے تحاشا بہاگے کہ آگا اور پیچہے کی انکو کچہہ خبر نہ رہی اور پہاڑ پر چڑہ گئے اور بعضون کا
جدہر کو منہہ ہوا اُدہر ہی کو دوڑا اور جناب رسولخدا صلعم پیچہے سے انکو پکارتے تہے اور فرماتے تہے کہ ادہر آؤ کہان بہاگے جاتے ہو مین ہون رسول خدا
کیا خدا اور رسول سے بہاگتے ہو کوئی پیچہے پہر کے نہ دیکہتا تہا کہ کون پکارتا ہے اور ہندہ بنت عتبہ کفار کے لشکر کے درمیان تہی اور اسکے ہاتہ مین
سرمہ دانی اور سلائی تہی جو کوئی قریش مین سے بہاگتا تہا وہ اسکو کہتی تہی کہ تو عورت ہے لے سرمہ لگا کے بیٹہہ جا اور قریش کی جسقدر آدمی
بہاگے تہے سب پہر کر چلے آتے اور مسلمانونکو بیچ مین گہیر لیا اور جب مسلمانونمین بہگی پڑی تو سواے علی بن ابیطالب اور ابودجانہ انصاری
کے حضرت صلعم کے پاس کوئی آدمی باقی نہ رہا سب آدمی بہاگ گئے اور حضرت امیر حمزہ کلہ پر حملہ کرتے تہے اور لڑائی مین مشغول ہو رہے تہے
اور انکے سامنے کوئی مشرک ثابت قدم نہین رہتا تہا اور مقابلہ نہوا انکے بہاگ جاتا تہا اور ہندہ نے وحشی سے عہد کیا تہا اگر تو محمد کو یا علی

کویا حمزه کو قتل کریگا تو مین تجھکو اسقدر مال دونگی اور وحشی غلام تہا جبیر بن مطعم کا اُسنے ہندسے کہا که محمد کو قتل کرین تو میری قدرت نہین ہے
اور علی سے مجھکو خوف ہے اور حضرت حمزه کیطرف وه گیا اور دیکہا که لوگونکو وه اپنے سامنے سے بہگاتے ہین اور وحشی کمین گاه مین جا بیٹہا اور حضرت
حمزه کو دیکہتا تہا که ناگاه پانون حضرت حمزه کا پہسلا اور زمین پر وه گر پڑے وحشی نے قابو پاکر کمین گاه مین سے ایک حشت فولادی حضرت حمزه
کیطرف پہینکی که وه اُنکے پہلو مین جا لگی اور دلکو توڑ کر نکل گئی اور وه راه خدا مین شہید ہوگئے اور وحشی بے رحم اُنکے قریب آیا اور پیٹ اُن کا
چاک کرکے جگر اُنکا نکالا اور ہند کے پاس لیگیا اور کہا که یه جگر حمزه کا ہے ہند نے وه جگر وحشی سے لیکر اپنے مُنہ مین رکہا اور اُسکو دانتون سے چبایا تو
اُسکے مُنہ مین مثل ہڈی کے سخت ہوگیا اُسکو منہ سے نکالکے پہینکدیا خداتعالی نے ایک فرشته کو بہیجا که وه اُسکو اُٹہا لیگیا اور حضرت حمزه کے پیٹ مین
جسجگه وه تہا اُسی جگه پہر اُسکو رکہدیا اور ہند نے حضرت حمزه کے نزدیک جاکر اُنکا عضو تناسل اور کان اور ہاتہ اور پاؤن کاٹ ڈالے اور جناب رسولخدا
صلعم کے پاس کوئی نرہا تہا مگر علی بن ابیطالب اور ابودجانه انصاری اور بعضی روایت مین سہل بن حنیف اور بعضی مین سماک بن خرشه کو
لکہا ہے که یه بہی تہے اور آخر مین فقط علی بن ابیطالب رہگئے تہے اور سوا اُنکے کوئی حضرت صلعم کے پاس موجود و ثابت قدم نرہا تہا اور جسوقت
قوم کفار کی رسولخدا صلعم پر حمله کرتے تہے حضرت فرماتے تہے که اے علی اُنکو دفع کر حضرت علی تن تنہا اُنکو قتل کرتے تہے اور متفرق کردیتے تہے یہانتک که اثنای
جناب امیر کے لڑتے لڑتے تلوار اُن کی ٹوٹ گئی جناب رسولخدا صلعم نے ذوالفقار اُنکو عنایت کی اور جناب رسولخدا صلعم کو وه اُحد کے نیچے کہڑے
تہے اور ایک طرف لڑائی ہورہی تہی اسقدر جناب امیر علیه السلام نے جنگ مین لڑے که اُنکے سر اور مُنہ پر اور ہاتہ پر اور پاؤن پر اور پیٹ پر ستر زخم لگے اس
اثنا مین جبرئیل نازل ہوئے اور حضرت علی کو لڑتا ہوا دیکہکر جناب رسولخدا صلعم سے عرض کی که یا رسولخدا اسکو یاری اور شجاعت کہتے ہین
که جو علی کررہا ہے حضرت نے یه سنکر فرمایا که مین اُس سے ہون اور وه مجہسے ہے جبرئیل نے کہا که مین تم دونو سے ہون اور حضرت صادق علیه السلام
فرماتے ہین که جناب رسولخدا نے جبرئیل کو دیکہا که مابین آسمان و زمین طلائی کرسی پر بیٹہے ہین اور علی کو لڑتا ہوا دیکہکر کہتے ہین که لاسیف الا
ذوالفقار لافتی الا علی اور جناب رسولخدا صلعم بیٹہے تہے اور کفار حضرت پر پتہر برساتے تہے یہانتک که ابن قماص ملعون نے حضرت کے روی
مبارک پر ایک پتہر مارا که لب مبارک زخمی ہوئے اور چار دندان پیشین ٹوٹ گئے اور ابلیس ملعون نے آواز دی که محمد مارا گیا اور خبر مدینه مین
پہنچی اور حضرت فاطمه زہرا علیها السلام پریشان ہوکر اُحد کو روانه ہوئین اور اُسجگه سے گذر ہوا که جہان بہادر اور شجاع قوم کفار کی علی کے
ہاتہ سے قتل ہوئے تہے اور باقی کے سب مکه کو بہاگ گئے تہے جسوقت حضرت فاطمه جناب رسولخدا صلعم کے پاس پہنچین تو چہره مبارک حضرت
کا خون آلوده دیکہکر رونے لگین حضرت نے فرمایا که اے فاطمه رونا نہین چاہیئے که خداتعالی نے آج ہم کو کفار پر فتح دی ہے اور جو کچہ
ذمه تہا وه اُسنے ادا کیا اور حقتعالی نے اشراف قریش کے اُسکے ہاتہ سے قتل کروائے اور قیس بن سعد روایت کرتے ہین اپنے باپ سے وه کہتا تہا
که حضرت علی کہتے ہین که جنگ اُحد مین سوله زخم بہت سخت اور کاری مجہکو لگے تہے که چار ضرب مین زمین پر مین گر پڑا ایک مرد خوش رو اور
خوشبو میرے پاس آیا اور میری اُنگلی پکڑکر مجہکو اُسنے اُٹہایا اور کہا که دشمنان خدا کی لڑائی کیطرف متوجه ہو که خدا اور رسولخدا تجہسے
راضی ہین مین جناب رسولخدا صلعم کے پاس گیا اور یه حال بیان کیا حضرت نے فرمایا که اے علی خدا تیری آنکہونکو روشن کرے جس نے
تیرا ہاتہ پکڑکر اُٹہایا تہا وه جبرئیل تہا یه سنکر نہایت قوت مجہ مین ہوگئی تب دونو ہاتہ سے کفار کو مین قتل کرتا تہا اور خداتعالی کی تائید
سے کفار پر فتح پائی اور منقول ہے که جسوقت دندان مبارک حضرت کے شہید ہوئے تو حضرت کے اصحاب مین سے بعضے آدمیون نے عرض کی
که یا رسولخدا ان کفار کے واسطے دعای بد کرنی چاہیئے که یه جہنم واصل ہون حضرت نے فرمایا که مین تو انکی ہدایت اور نجات کے واسطے آیا ہون
که اُنکو ہدایت کرکے عذاب دوزخ سے رہائی دلواؤن دعای بد اُنکے واسطے کیونکر کرون اور اُحد کی لڑائی کو بیان مین خداتعالی نے
بدر کی فتح کو یاد دلاتا ہے که مومنین اسکو یاد کرکے خدا کا شکر ادا کرین اور جنگ اُحد کے زخمونکا اُسکو مرہم بنائین چنانچه وه یه ہے ولقد

نصرکم اللہ ببدر اور البتہ تحقیق نصرت دی تمکو اے مومنین خدا نے بیچ جنگ بدر کے اور بدر ایک بستی ہے مابین مکہ اور مدینہ کے اور فتح دی تمکو اسوقت
وانتم اذلۃ جسوقت تم ذلیل اور خوار دکھلائی دیتے تھے دشمنوں کی نظروں میں اور تمہاری جنگ کو وہ کچھ شمار میں نہیں لاتے تھے اور انکی
کثرت تھی کہ وہ ایکہزار آدمی تھے اور تم تین سو تیرہ ہی تھے اور پھر خدا تعالی نے تمکو فتح دی فاتقوا اللہ پس ڈرو تم خدا سے اسکی نا فرمانی
کرنے میں اور دشمنوں کی کثرت کا اندیشہ مت کرو لعلکم تشکرون تاکہ تم شکر کرو اس نصرت کا کہ جو تمکو کفار پر خدا کیجانب سے حاصل ہو
اور جنگ بدر میں بھی جو کہ شجاعت علی نے کی تھی ایسی شجاعت کسی سے ظہور میں نہیں آئی کہ دو تہائی کفار حضرت علی نے قتل کئے تھے اور
ایک تہائی باقی کو اصحاب نے اور جنگ بدر میں ملائکہ بھی مسلمانوں کی کمک کو آتے تھے چنانچہ خدا فرماتا ہے کہ اذ تقول للمؤمنین
جسوقت کہ کہتا تھا تو واسطے مومنین کے یعنی خدا تعالی نے نصرت دی جنگ بدر میں جسوقت کہتا تھا تو اے محمد صلعم مومنین کو وقت گھبرانے
انکے اپنی قلت سے اور دشمنوں کی کثرت سے کہ الن یکفیکم کیا نہیں کفایت کرتا ہے تمکو ان یمدکم ربکم یہ کہ مدد کرے تمکو پروردگار
تمہارا بثلثۃ الاف من الملائکۃ منزلین ساتھ تین ہزار کے فرشتوں میں سے کہ نازل کئے گئے ہیں اور منزلین حال واقع
ہوا ہے اور اسکی زاکو ابن عامر نے تشدید پڑھا ہے اور منقول ہے کہ بدر کی لڑائی میں خدا تعالی نے مسلمانوں کی مدد کو فرشتے نازل کئے تھے اور نشان
انکا یہ تھا کہ سفید عمامہ انکے سروں پر تھا اور شملے انکے پیچھے کو پڑے تھے اور کہتے ہیں کہ پہلے تو ایکہزار نازل ہوئے تھے اور بعد اسکے انکو تین ہزار کر دیا اور
بعد اسکے پانچہزار کر دیئے اس حال کو خدا تعالی نے اس آیت میں بیان کیا ہے کہ اے محمد ہمنے نصرت اور مدد کی ہے اسوقت کہ جسوقت تو مومنین
کو مضطرب دیکھکر کہتا تھا کیا تمکو کفایت نہیں کرتا ہے کہ خدا تعالی تمہاری مدد کرے تین ہزار فرشتوں سے بلی ہاں فرشتے تمہاری مدد کو
خدا بھیجےگا ان تصبروا اگر صبر کروگے تم جنگ میں اور ثابت قدم رہوگے وتتقوا اور ڈروگے تم خدا سے اسکی مخالفت میں اور اسکے
رسول کی مخالفت میں ویاتوکم اور آوینگے تمہارے پاس دشمن من فورھم جلدی اپنے سے اسیوقت یا غصہ اپنے سے اسیوقت
اور اصل میں فور معنی میں جوش کرنے دیگ کی ہے اور پھر سرعت سے استعارہ کیا گیا ہے اور بعد اسکا اطلاق کیا گیا ہے حال کے معنی میں کہ جس میں
درنگ نہو اور ہذا مجرور المحل ہے اسواسطے کہ وہ فورہم کی صفت ہے اور حاصل اسکا یہ ہے کہ اگر صبر کروگے تم اور ثابت قدم رہوگے تم اور پرہیزداری
خدا کی اور رسول کی کروگے تم اور آوینگے اسیوقت تمہارے اوپر چڑہائی کرکے دشمن تمہارے بدون درنگ اور تاخیر کے تو ہذا یمددکم
ربکم بخمسۃ الاف من الملائکۃ یہ کہ مدد کریگا تمہاری پروردگار تمہارا ساتھ پانچہزار کے فرشتوں کے وقت آنے دشمنوں کے مسومین
جسوقت کہ نشان کرنیوالے ہونگے اپنے تئیں وہ فرشتے اور نشان انکے تین ہزار کے ذکر کی تفسیر میں بیان ہو گئے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ
گھوڑے انکے نشاندار ہونگے کہ وہ ابلق گھوڑوں پر سوار ہوکے آتے تھے اور سرخ پشم پیشانی اور دم پر گھوڑوں کے باندھے تھے پہلے ایک ہزار فرشتے
نازل ہوئے اور پھر تین ہزار ہوگئے اور پھر پانچہزار اور منقول ہے کہ اس روز حضرت علی نے چھتیس آدمی بہادر اور شجاع نامی کفار کے قتل
اور باقی کے آدمی کچھ تو اصحاب رسول نے قتل کئے اور کچھ ملائکہ نے اور نصرت بدون نازل ہونے فرشتوں کے بھی ممکن تھی اگر خدا چاہتا لیکن
فرشتے واسطے تسلی مومنین کے خدا تعالی نے نازل کئے تھے چنانچہ فرماتا ہے کہ وما جعلہ اللہ اور نہیں کیا ہے اسکو خدا نے یعنی فرشتوں
نازل کرنیکو نہیں کیا ہے الا بشری لکم مگر خوشخبری واسطے تمہارے کہ جلدی فتح ہوجاویگی ولتطمئن قلوبکم بہ اور تاکہ
مطمئن ہوجاویں دل تمہارے ساتھ اس مدد کرنے ملائکہ کے اور خوف دشمنوں کا تمہارے دلوں سے جاتا رہے وما النصر الا من عند اللہ
العزیز الحکیم اور نہیں ہے نصرت مگر نزدیک خدا کے سے کہ غالب ہے صاحب حکمت ہے جسکو چاہتا ہے اپنی حکمت سے فتح دیتا ہے اور فتح اور نصرت آدمیوں
کی کثرت پر موقوف نہیں ہے بلکہ خدا جسکو چاہتا ہے فتح دیتا ہے اور بدر کی لڑائی میں تمکو فتح دی لیقطع تاکہ کاٹے اور قطع کرے اور
نیست و نابود کرے طرفا ایک ٹکڑے جماعت اشراف کو من الذین کفروا ان لوگوں میں سے کہ کافر ہوئے وہ اور اسطرحسے

الربع

کے کہ بعضے ہین سے مقتول اور بعضے اسیر ہوئے اور بعضے ذلیل وخوار ہو کر بہاگ گئے أَوْ يَكْبِتَهُمْ یا خوار وذلیل کرے انکو کہ اسیری کی خواری
ہین وہ گرفتار ہین فَيَنقَلِبُوا خَائِبِينَ پس پہرین وہ ناامید ہو کر شکست کامل ہو باقی ماندونکو اور خوار وذلیل اور نگون ہو کر
بہاگ جائین اور خائبین حال واقع ہوا ہے اور کہتے ہین کہ جسوقت جناب رسولخدا صلعم کے دندان مبارک جنگ احد مین شکستہ ہوئے اور
حضرت حمزہ شہید ہوئے تو حضرت کو بہت رنج ہوا اور چاہا کہ لوگونکے کہنے سے کفار پر لعنت کرین خدا تعالی نے منع فرمایا اور یہ آیت نازل کی
لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ نہین ہی واسطے تیرے اس امر سے کچہہ چیز یعنی تو جو کفار پر لعنت کرے ہمین کچہہ حکمت نہین ہے کہ ان
لوگون مین سے ہی ایمان لانیوالے ہین پہر لعنت نکرنی چاہئے اور پہلے اس سے ایک روایت بیان ہوئی ہی کہ رسولخدا صلعم نے خود نہین
چاہا کہ کفار پر لعنت کرین ہرچند لوگون نے لعنت کرنیکیواسطے کہا بلکہ فرمایا کہ مین توانکی نجات کیواسطے آیا ہون نہ اسواسطے کہ انکو عذاب
مین گرفتار کراؤن اور اس آیت کی تفسیر حضرت امام محمد باقر سے اسطرح منقول ہے کہ پیغمبر خدا صلعم نے چاہا کہ بعد میرے علی خلیفہ ہو خدا تعالی
نے فرمایا کہ یہ امر تیرے اوپر نہین ہی بلکہ وہ امر میرے ہے اور ہم اسکو بعد تیرے خلیفہ کرینگے اور تو اسکو نہین کرسکتا ہی ہم کرینگے تو ہوگا اور اب
خدا تعالی اپنے کلام کو مومنین کے نصرت دینے مین بیان کرکے فرماتا ہے کہ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ یا توبہ قبول کرے خدا اوپر انکا فرونکے
پہلے تو خدا نے فرمایا تہا کہ تمکو نصرت دی اے مومنین تا کہ قطع اور نابود کرے خدا جماعت کفار کو خوار اور نگونسار کرے اور اب فرماتا ہے کہ
توبہ قبول کرے انکی اگر اسلام کو اختیار کرین وہ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ یا عذاب کرے انکو اگر اپنے کفر پر اصرار کرین وہ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ پس تحقیق وہ
ظلم کرنیوالے ہین اپنے نفسو پر کہ کفر کو اختیار کرکے مستحق عذاب کے ہوتے ہین اور اب خدا تعالی اپنی قدرت اور مالکیت اور عدالت اور تفضل کو
بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ اور خاص واسطے خدا کے ہی جو کچہہ کہ بیچ آسمانون کے ہے
اور جو کچہہ بیچ زمین کے ہی یعنی جو کچہہ ہے وہ سب اسکی دست قدرت مین ہی اور سب چیز کا وہ مالک اور خالق ہی يَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ بخشتا ہے واسطے
جس شخص کے چاہتا ہے اپنے فضل وکرم سے وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ اور عذاب کرتا ہے جسکو چاہتا ہے کافرونکو انکے کفر سے اور مسلمانونکو انکے عدل
سے وَاللَّهُ غَفُورٌ اور خدا بخشنے والا ہی اپنے بندونکو جسوقت ایمان لاتین وہ اور گناہون سے توبہ کرین رَّحِيمٌ مہربان ہی کہ جلدی
عذاب نہین کرتا ہے اور اب سود کا ذکر کرتا ہے اور اسکے کہانے سے منع کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہی کہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے وہ لوگو کہ ایمان
لائے ہو لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا نکہاؤ تم سود کو أَضْعَافًا مُّضَاعَفَةً چند در چند سود پر سود اور اضعافا مضاعفہ حال واقع ہوا
ہے اور کہتے ہین کہ اسلام سے پہلے اور ابتدائے اسلام مین لوگ اپنا مال سود پر دیتے تہے ایک مدت معین تک جسوقت کہ وہ مدت گذر جاتی تہی
تو اصل اور سود کو ملا کر جمع کرتے تہے اور کل پر سود مقرر کرتے تہے اور یہ مدت گذر جاتی تہی تو پہر اصل اور سود کو جمع کرکے سود کو بڑہاتے تہے اسیطرح
چند در چند کرتے چلے جاتے تہے خدا تعالی اسکو منع کرتا ہے اور فرماتا ہی کہ وَاتَّقُوا اللَّهَ اور ڈرو تم خدا سے اسکی نافرمانی مین اور سود کے کہانے مین لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُونَ تا کہ تم رستگاری پاؤ عذاب دوزخ سے اور تخصیص سود کی منع کرنیکی سب چیزون مین سے یہ ہے کہ یہ فعل لوگون سے بہت واقع ہوتا تہا
یہانتک کہ اکثر معاملات انکے اسیطرح جاری ہوتے تہے اور اسیواسطے منع کرنیکی زیادہ تاکید مین فرماتا ہی کہ وَاتَّقُوا اور ڈرو تم اس سے جو مین کفار کی
متابعت مین سود کہاتے ہیں اور اس سبب سے باز رہو تم اپنے تئین النَّارَ الَّتِي اس آگ سے کہ جو کہ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ طیار کیگئی ہے
واسطے کافرونکے وَأَطِيعُوا اللَّهَ اور فرمانبرداری کرو تم خدا کی جس چیز کا کہ وہ تمکو حکم کرے وَالرَّسُولَ اور پیغمبر کی جو کچہہ کہ وہ فرماوے
لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ تا کہ تم رحم کیے جاؤ اور عذاب سے رہائی پاؤ اور پہلے اس سے ہی خدا تعالی سود کو منع کر چکا ہے سورہ بقر مین اور
پہر منع کیا اسواسطے کہ تا کہ سود بند ہو جائے اور قرض حسن جاری ہو اور جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سود کہاتا ہے خدا تعالی اسکے
پیٹ کو آتش دوزخ سے پر کریگا بقدر اسکے کہ کہایا ہے سود کو اور اس سود سے کچہہ مال کمایا ہی تو خدا تعالی اسکے عمل کو قبول نکریگا اور ہمیشہ وہ

سود کی حرمت

شخص خدا کی اور فرشتوں کی لعنت میں رہیگا جبتک کہ سود میں سے اُسکے پاس کچھ باقی ہے اور فرماتا ہے خدا کہ وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ اور جلدی
کرو تم طرف بخشش کے یعنی بہت سرعت اور جلدی کرو تم طرف اُس امر کے کہ موجب مغفرت کا ہے مِّنْ رَّبِّكُمْ پروردگار تمہارے کیجانب
سے اور وہ یہ ہے کہ اعمال نیک بجا لاؤ واجبات کو ادا کرتے رہو اور محرمات سے پرہیز کرو اور اخلاق کو اپنے درست کرو تاکہ تمہاری مغفرت ہو اور غفلت
میں نگذارو کہ معلوم نہیں موت کس وقت آجاوے اور اگر بدون اعمال نیک اور بے توبہ دنیا سے کوچ کروگے تو باعث حسرت اور ندامت کا ہوگا اور
اُس وقت کی ندامت کسی کام نہ آویگی وَجَنَّةٍ اور جلدی کرو تم طرف بہشت کی یعنی اُس عمل کے کرنے میں جلدی کرو کہ جو تمکو بہشت میں پہنچاوے
وہ بہشت کہ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ چوڑائی اُسکی مثل آسمانوں کے اور زمین کی ہے اور خدا تعالیٰ نے بہشت کی عرض کو بیان کیا ہے اور طول
کو اُسکے بیان نہیں کیا ہو اسواسطے کہ وہ آدمی کے فہم میں نہیں آتا اور منقول ہے کہ عرض بہشت کا مثل آسمانوں اور زمین کی سطح جیسے ہوگا کہ آسمانوں
اور زمینوں کو طبق آپس میں ملاویں جیسے کہ پیاز کی چھلکے ہوتے ہیں اور وہ باہم ملکے جسقدر بعید میں ہوں اُسقدر عرض بہشت کا ہوگا اور جناب رسول خدا صلعم
سے کسی نے پوچھا کہ جسوقت بہشت کا عرض مثل آسمانوں اور زمین کی ہوگا تو دوزخ کہاں ہوگا فرمایا کہ جسوقت رات آتی ہے تو دن کہاں جاتا ہے پس
معلوم ہوا کہ جو مکان کہ مومن کیواسطے بہشت ہے وہ مکان کافر کیلیے دوزخ ہو سکتا ہے اور خدا قادر ہے بہشت کو دوزخ کرنے پر جیسے کہ قادر ہے دن کے
جگہہ رات کرنے پر اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ بہشت ساتوں آسمانوں کے اوپر ہے اور دوزخ ساتوں زمین کے نیچے ہے اور وہ بہشت اُعِدَّتْ
لِلْمُتَّقِيْنَ طیار کیا گیا ہے واسطے پرہیزگاروں کے جو کہ گناہوں سے پرہیز کرتے ہیں اور جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نہ پہنچوگے تم اُس بہشت میں
بدون تقوے کے اور متقیوں کے اوصاف خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے کہ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ وہ لوگ ہیں کہ خرچ کرتے ہیں وہ اپنے مالوں کو راہ خدا میں
فِي السَّرَّاۗءِ بیچ آسایش کے کہ وہ حالت تونگری کی ہے وَالضَّرَّاۗءِ اور تنگی کی کہ وہ حالت مفلسی کی ہے یعنی اُنسے جو کچھ ہو سکتا ہے ہر حال میں
خرچ کرتے ہیں راہ خدا میں حالت آسودگی میں بھی اور حالت تنگدستی میں بھی اور جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ سردار دنیا اور
آخرت کے لوگوں کے سخی لوگ ہیں اور رسول خدا صلعم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا حضرت نے کہ بہشت سخی لوگوں کیواسطے ہے اور فرمایا کہ سخی نزدیک ہے خدا کے
اور نزدیک ہے بہشت سے اور نزدیک ہے آدمیوں سے اور بخیل دور ہے خدا سے اور دور ہے بہشت سے اور دور ہے آدمیوں سے اور بخیل ایک درخت ہے دوزخ میں
اور شاخیں اُسکی دنیا میں لٹکتی ہیں جو کوئی اُن میں لٹکے اُسکو وہ دوزخ میں پہنچاوے وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ اور کہا ہو لے غصے کو ہیں وہ پرہیزگار
اور متقی باوجود قدرت بدلا لینے کی اُس شخص سے کہ جو غصہ میں لاوے اور کظم اصل میں بہری ہوئی مشک کی مونہہ باندھنے کو کہتے ہیں اور کظیم حزن اور غصے
بہرے ہوئے کو کہتے ہیں اور فرق درمیان غضب و غیظ کے یہ ہے کہ غضب ضد رضا کی ہے اور وہ ارادہ عذاب کرنیکا ہے سرکش اور نافرمان دار کو
اور غیظ طبیعت کی ہیجان کو کہتے ہیں جسمیں ارادہ بدلا لینے کا نہو اور حدیث میں وارد ہوا ہے کہ صاحب قوت وہ شخص نہیں ہے کہ لوگوں کو زمین
پر دے مارے بلکہ صاحب قوت وہ ہے کہ جو اپنے نفس کا مالک ہو اور اپنے قابو میں اُسکو رکہے اور وقت غضب کے غصہ کو نوش کرجاوے اور کوئی گھونٹ
خدا کے نزدیک زیادہ دوست غصے کے گھونٹ سے نہیں ہے یا صبر کرنا گناہ پر کہ وہ گھونٹ ہے نزدیک خدا کے زیادہ دوست ہے اور جو کوئی
غصہ کو پی جاوے خدا تعالیٰ حور العین کو اُسکی زوجہ کریگا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی کہا جاوے غصہ کو اور اگر چاہے تو اُس
غصہ کو جاری بھی کر سکتا ہے لیکن ایسی صورت میں غصہ کو کہا جاوے تو خدا تعالیٰ قیامت کے دن اُسکے دلکو اپنی رضامندی سے پر کردیگا وَ
الْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ اور معاف کرنیوالے ہیں آدمیوں سے وہ متقی لوگ اور اگر کوئی اُنکی خطا کرے اور سزاوار عذاب دینے کی ہو پس اُس آدمی
سے وہ درگزر کرتے ہیں اور اپنا عوض اُس سے نہیں لیتے ہیں اور کاظمین اور عافین دو صفتیں متقین کی ہیں اور حدیث میں آیا ہے کہ قیامت کے
روز ایک آواز کرنیوالا آواز کریگا کہ کہاں ہیں وہ لوگ کہ جنکا اجر بزرگ خدا پر ہے کہ جنہوں نے معاف کیا ہے اُس شخص کو کہ جسنے اُنپر ظلم کیا ہو اور
جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ لازم ہے تمکو یہ کہ معاف کرو تم اسلیے کہ معاف کرنا نہیں زیادہ کرتا ہے بندہ کو مگر عزت پس معاف کرو تم

آپسمین ایک شخص دوسرے شخص کو کہ خدا تعالی تمہاری عزت کو بڑہائیگا اور رسول خدا صلعم نے فرمایا ہی کہ جو کوئی کسی کی ظلم کرنیکو معاف کرے خداتعالے
اسکی عزت کو زیادہ کرے اور جو کوئی مال کے زیادہ ہونیکے واسطے سوا خدا کے کسی آدمی سے سوال کرے خدا تعالی اسکی فقیری اور محتاجگی کو زیادہ
کرے اور جو کوئی کسی کو اپنے مال مین سے کچہ دیوے تو خداتعالی اسکے مال مین برکت دیوے اور زیادہ کرے اور قیامت کی روز آواز کرنیوالا آواز کریگا
کہ کہان ہین وہ لوگ کہ بڑا اجر انکا خدا پر ہے جس کسینے کہ ظالم کو ظلم اسکا معاف کردیا ہو اور اُس سے درگزر کی ہو وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ
اور خدا دوست رکہتا ہی نیکی کرنیوالونکو اور حدیث مین آیا ہے کہ جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ شب معراج مینے بہشت مین محل دیکہے کہ وہ مین
وہ بہت بلند تہے جبرئیل سے مینے پوچہا کہ یہ محل کسکے واسطے بنائے گئے ہین کہا کہ واسطے غصہ کہانیوالونکے اور واسطے معاف کرنیوالونکے اور واسطے
نیکی کرنیوالونکے اور روایت ہی کہ ایک لونڈی امام زین العابدین علیہ السلام کی اُن حضرت کا منہ دہولاتی تہی اور آفتابہ سے پانی منہ پر ڈالتی
تہی کہ ناگاہ آفتابہ اُس لونڈیکی ہاتہ سے چہوٹ کر حضرت سجاد کے سر پر گر پڑا کہ سر کو اُن حضرت کی زخمی کردیا حضرت سجاد نے سر اوٹہا کر طرف اسکے
دیکہا لونڈی نے کہا کہ خداتعالی فرماتا ہی کہ الکاظمین الغیظ یہ سنکر فرمایا کہ غصہ اپنا مینے نوش کیا پہر اُس لونڈی نے کہا کہ والعافین عن
الناس حضرت سجاد نے فرمایا کہ معاف کیا مینے تجہکو بعد اسکے اُس لونڈی نے کہا کہ واللہ یحب المحسنین حضرت سجاد نے یہ سنکر فرمایا کہ جا
تو کہ مینے واسطے رضامندی خدا کی تجہکو آزاد کیا اور بعض تفاسیر اہل سنت مین یہ نقل حضرت امام حسن علیہ السلام کی لکہی ہی کہ وہ ہمراہ
اشراف عرب کے سر خوان پر بیٹہے ہوئے کہانا تناول فرماتے تہے غلام اُنکا پیالہ طعام گرم کا لیکر آیا اور دہشت سے پاؤن اُسکا فرش کی کنارہ پر
پہسلا اور پیالہ طعام سمیت حضرت امام حسن علیہ السلام کی سر اور چہرہ پر گر پڑا اور حضرت امام حسن علیہ السلام نے اُسکی طرف دیکہا وہ غلام حلیم تہا
ہو گیا اور ایکبارگی اُسکی زبان پر جاری ہوا کہ الکاظمین الغیظ حضرت امام حسن علیہ السلام نے فرمایا کہ غصہ اپنا مینے نوش کیا پہر اُسنے کہا کہ
والعافین عن الناس حضرت امام حسن علیہ السلام نے فرمایا کہ مینے تجہکو معاف کیا بعد اسکے اُسنے کہا کہ واللہ یحب المحسنین حضرت امام حسن
علیہ السلام نے فرمایا کہ مینے تجہکو آزاد کیا اور معاش بہی تیری مینے اپنے ذمہ لی اور بعضی کتاب مین دیکہا گیا ہے کہ یہ نقل حضرت امام حسین
علیہ السلام کی ہی تعجب نہین ہی کہ یہ امر تینون بزرگونسے ظہور مین آیا ہو اسواسطے کہ یہ تینون بزرگوار مظہر العجائب والغرائب اور
معدن علوم نبی تہے وَالَّذِيْنَ اور وہ لوگ ہین وہ متقی کہ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً جسوقت کرین وہ نالایق فعل مانند زنا
کے و مثل اسکے اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ یا ظلم کرین وہ نفسون اپنے پر ساتہ کرنے گناہون کے کہ سوائے زنا کے ہین اور کہتے ہین کہ مراد فاحشہ سے
گناہان کبیرہ ہین اور ظلم سے مراد گناہان صغیرہ پر اصرار کرنا ہے یعنی جسوقت گناہان کبیرہ اور صغیرہ کرین وہ تو ذَكَرُوا اللّٰهَ یاد کرتے ہین وہ
خدا کو اُسوقت اور نادم ہوتے ہین فَاسْتَغْفَرُوْا پس بخشش چاہتے ہین وہ خدا سے لِذُنُوْبِهِمْ واسطے گناہون اپنے کی یعنی توبہ کرین
گناہونسے اور نادم ہو کر مصمم ارادہ کرین کہ پہر نکرینگے گناہ کو اور ایسا ہی ہو کہ پہر مرتکب گناہ ہونگے اسکے بعد مہون وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ
اور کون شخص ہی کہ بخشے گناہونکو یعنی کوئی نہین بخشتا ہی اِلَّا اللّٰهُ مگر خدا کہ وہ ہی بخشتا ہی وَلَمْ يُصِرُّوْا اور نہ اصرار کرین عَلٰى
مَا فَعَلُوْا اوپر اُس گناہ کی کہ کیا ہی اُنہون نے کہ اُسکو کرتے رہین بلکہ گناہ کرکے پشیمان ہوتے ہین وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ اور حال یہ ہی کہ وہ جانتے
ہین اُس گناہ کی قباحت کو اور اسکے عذاب الیم کو اور اعتقاد اُسکا رکہتے ہین اور ابن مسعود سے روایت ہی کہ ایک جماعت اصحاب رسول خدا صلعم
آپسمین بیان کیا کہ بنی اسرائیل ہمسے زیادہ بزرگ تہے خدا کے نزدیک اسواسطے کہ جو گناہ کہ وہ کرتے تہے اُنکے گہر کے دروازہ پر لکہا جاتا تہا کہ اپنا اوپر عذاب
کرین اور جسوقت کہ وہ کان اور ناک کاٹتے تہے تو کفارہ انکی گناہ کا ہوجاتا تہا اور خوف سے اسی عذاب کی پہر وہ گناہ نکرتے تہے اور ہمکو ایسی تنبیہہ
نہین ہوتی تاکہ گناہونسے ہم بازرہین حقتعالی نے یہ آیت نازل کی کہ تم بنی اسرائیل سے زیادہ بزرگ ہو میرے نزدیک اسواسطے کہ مین تمہ
توبہ اور استغفار ہی پر راضی ہو گیا ہون اور اُسکو کفارہ تمہارے گناہونکا کردیا ہی اور وہ عذاب کہ جو بنی اسرائیل پر مقرر کیا تہا تمسے اُس عذاب کو

اُٹھالیا ہی اور جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہی کہ جو کوئی گناہ پر استغفار کرتا ہے اُسنے اصرار نہین کیا ہی اگرچہ ایک روز مین ستر بار گناہ کرے اور خوشا حال اُس
بندہ کہ جسوقت اپنے نامہ اعمال کو کہولے تو نیچے ہر گناہ کی استغفار دیکہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جو کوئی نماز صبح مین کہی استغفر اللہ
الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم و اتوب الیہ خدا تعالی اُسکے سات سو گناہوں کبیرہ کو بخشے اور حضرت صلعم نے فرمایا ہی کہ استغفار کرنیسے گناہان کبیرہ
باقی نہین رہتے اور اصرار کرنیسے صغیرہ کبیرہ ہو جاتے ہین یعنی اگر گناہان صغیرہ پر اصرار کرے تو وہ گناہان کبیرہ کے حکم مین ہو جاتے ہین اور جو کوئی استغفار
بہت کرے حقتعالی اُسکو تمام غم اور اندوہ سے فرحت بخشی اور اُسکو روزی پہنچاتی اُس جگہہ سے کہ وہ گمان نکرتا ہو اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے
کہ جو کوئی بہت استغفار کرے اُسکے نامہ اعمال کو جو آسمانپر لیجاتے ہین تو وہ مثل ستارہ کے روشن ہوا اور کہتے ہین کہ یہ آیت نازل ہوئی تو شیطان نے
غصہ ہو کر کہا کہ خداوندا قسم ہی تیری عزت اور جلال کی جبتک کہ مجھسے ہو سکیگا اور میری قدرت مین ہی تیرے بندونکو گمراہ کرونگا مین حقتعالی نے
فرمایا کہ قسم ہے مجھکو اپنی عزت کی جو بندہ کہ استغفار کریگا مین اُسکو بخشونگا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جسوقت یہ آیت نازل ہوئی
تو ابلیس پہاڑ پر چڑہ کر باواز بلند اپنے گروہ کو پکارا سب نے حاضر ہو کر پوچھا کہ اے آقا ہمارے تو نے ہمکو کیون طلب کیا ہے کہا کہ یہ آیت نازل ہوئی ہے
کہ اسکی تدبیر کرنی چاہئے وسواس خناس نے کہا کہ مین اسکی تدبیر کرونگا پوچہا کیونکر کہا کہ جسوقت کوئی گناہ کریگا تو اُسکو استغفار کرنا بہلا دونگا کہ بعد
گناہ کرنیکے توبہ نکرے ابلیس نے کہا کہ تو اس کام کے سزاوار ہے اور قیامت تک ابلیس نے اُسکو اس خدمت پر قایم رکہا اور فرماتا ہی خدا کہ اُولٰئِکَ
یہ لوگ متقی پرہیزگار ہونیوالے کہ جنکے ایسے اوصاف ہین جَزَاؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ جزا انکی بخشش پروردگار انکے کی جانب سے وَجَنَّاتٌ
تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ اور بہشتین ہین کہ جاری ہین نیچے درختون یا محلون انکے سے نہرین خَالِدِينَ فِيهَا ہمیشہ رہنے
والے ہین وہیچ اُن بہشتونکے وَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ اور اچھا ہی اجر عمل کرنیوالونکا کہ وہ مغفرت اور بہشت ہی اور ان آیتونکی تفسیر مین والذین
اذا فعلوا فاحشۃ سے ونعم اجر العاملین تک تفسیر صافی مین عبدالرحمن بن غنم الدوسی سے اسکے شان نزول مین روایت ہی اور خلاصہ اسکا یہ ہی کہ
ایک مرتبہ معاذ بن جبل جناب رسولخدا صلعم کے پاس روتے ہوئے آئے حضرت نے پوچھا کہ کیون روتا ہی عرض کی کہ دروازہ پر ایک جوان خوبصورت
کہڑا ہوا رو رہا ہے اور چاہتا ہی کہ خدمت مین حضرت کی حاضر ہو فرمایا کہ بلاؤ معاذ اُسکو حضرت کی خدمت مین لے آئے اُسنے حضرت کو سلام کیا اور
حضرت نے اُسکو جواب سلام کا دیا اور فرمایا تو کیون روتا ہی کہا کہ مینے ایسا سخت گناہ کیا ہی کہ اُسمین سے تو ڈرتا ہون کہ اگر خدا مواخذہ کرے تو مجھ کو
دوزخ مین ڈالدے اور مین ایسا جانتا ہون کہ مجھکو خدا کبھی نہ بخشیگا حضرت نے پوچھا کہ کیا تو نے شرک کیا ہی کہا کہ معاذ اللہ شرک تو مینے نہین کیا ہی
حضرت نے فرمایا کہ خدا تیری گناہونکو بخشیگا اگرچہ مثل پہاڑونکے ہون کہا کہ وہ گناہ پہاڑ سے بڑے ہین فرمایا کہ خدا بخشدیگا اگرچہ مثل ساتون زمین اور
دریا اور ریت اور درختون کی ہون اُسنے عرض کی کہ میرے گناہ اس سے بہی بڑے ہین حضرت نے فرمایا کہ خدا تیرے گناہونکو بخشیگا اگرچہ مثل آسمانون
اور ستارون اور عرش اور کرسی کے ہون کہا کہ وہ گناہ اس سے بہی بڑے ہین حضرت نے غصہ کی نظر سے اُسکو دیکہا اور فرمایا کہ گناہ تیرا بڑا ہے یا پروردگار
تیرا بڑا ہے یہ کلمہ سنکر وہ شخص سجدہ مین گر پڑا اور کہا کہ پاک ہی پروردگار میرا کہ اُس سے کوئی چیز بڑی نہین ہی حضرت نے فرمایا کہ بس گناہ بڑے کو خدا بڑا بخشتا
ہے اُسنے کہا کہ نہین یا رسولخدا وہ گناہ بہت ہی بڑا ہے حضرت نے فرمایا کہ تو اپنے گناہ کو بیان تو کر کہ وہ کیا گناہ ہے کہا کہ مین قبر کو کہود کر کفن مردہ کا
نکال لیتا تہا سات برس تک یہی کیا ایک مرتبہ ایک لڑکی ایک شخص کی انصار مین سے مرگئی اور لوگ اُسکو دفن کر کے چلے آئے اور شب کو
مینے اُسکی قبر پر جاکر اور اُسکی قبر کو کہود کر اُسکی لاش کو قبر مین سے نکالا اور سارا کفن اُسکا مینے اُسکی اتنی جدا کرے اور سزاوار عذاب ہونیکی ہوس مجہ آدمی
اور مین وہانسے چند قدم پہرا تہا کہ شیطان نے میرے دل مین وسوسہ ڈالا کہ یہ عورت دو صفتین متبتین کی ہین اور حدیثین مین آیا ہی کہ قیامت کے
ہو کر اُسکی قبر پر آیا اور اُس عورت سے مینے مجامعت کی اور اُسکو اسیطرح چہوڑا ہے کہ جنہون نے معاف کیا ہے اُس شخص کو کہ جسنے اُسپر ظلم کیا ہو اور
پیچہے سے یہ سنتی وہ عورت کہتی تہی کہ دلیتے تہیں اچہا للاف کروتم ہو اسلئے کہ معاف کرنا نہین زیادہ کرتا ہے بندہ کو مگر عزت پس معاف کرد تم

حکم کریگا تو کیا جواب دیگا کہ اسطرح تو مجھکو برہنہ چھوڑ کر چلا گیا کہ مین قیامت کے روز واسطے حساب کے اسیطرح ننگی اٹھونگی اور افسوس ہے
تیری ہی جوانی پر کہ کل کو یا مین خوبی تو دوزخ مین جلیگا یا رسول اللہ مجھکو گمان نہین ہے کہ مین بہشت کی بو بھی سونگہون آپ آمین
کہا فرماتے ہین جناب رسول خدا صلعم نے یہ سنکر فرمایا کہ الگ ہو تو مجھسے ای بدکار اور میرے قریب سے دور ہو کہ تیرے ساتھ کہین مین بھی آگ مین
جلون وہ جوان یہ سنکر اپنے گھر مین آیا اور تھوڑا سا توشہ اپنے ہمراہ لیکر ایک پہاڑ پر گیا اور چھراہین لیا اور ہاتھونکو اپنی گردنمین باندہ لیا اور کہتا
تہا کہ اے پروردگار میری یہ بندہ تیرا بہلول آگی تیرے ہاتھونکو گردنمین باندہکر کھڑا ہوا ہے اور تو مجھکو جانتا ہی کہ مین بہت نادم ہون اور تیرے پیغمبر
کے پاس توبہ کرنے گیا تہا اُسنے بھی مجھکو جواب دیدیا ہی اور زیادہ خوف دلایا ہی اے پروردگار بحق اسم بزرگ اپنے کی مجھکو نا امید کرے مت پہر اسیطرح
چالیس رات اور دن کہتا رہا اور اسیطرح گڑگڑا کر روتا تہا کہ اُسکے حال پر درندہ اور چرندہ روتے تھے اور چالیس روز کے بعد ہاتہ اُٹھا کر دعا کی کہ خداوندا اگر
تونے دعا میری قبول کی ہی اور گناہ میرا بخشتا ہی تو اپنے پیغمبر پر وحی بہیج اور اسکو میری دعا کی قبول ہونیکی خبر دیے اور اگر میرے گناہ کو تو نے
نہین بخشا ہے تو مجھکو دنیا مین جیسا چاہی عذاب کر اور جلا دے کہ قیامت کی رسوائی اور فضیحتی سے نجات پاؤن خدا تعالی نے دعا اسکی
قبول کی اور گناہ اسکا بخشا اور یہ آیت نازل ہوئی والذین اذا فعلوا فاحشۃ الایۃ اور یہ آیت مع ترجمہ اوپر گذر چکی ہے اور جسوقت یہ آیت
نازل ہوئی تو رسول خدا صلعم تبسم کرتے ہوئے اپنے دولتسرا سے باہر تشریف لائے اور اپنے اصحاب سے فرمایا کہ کون مجھکو لیچلے اُس جوان تائب کے
پاس معاذ بن جبل نے عرض کی کہ یا رسول خدا مینے سنا ہی کہ وہ فلانی جگہ ہی جناب رسول خدا صلعم ہمراہ اصحاب کی اُس پہاڑ پر تشریف لیگئے بہلول
کو دیکھا کہ دو پتہر کے درمیان کھڑا ہے اور دونو ہاتہ اُسکے گردن سے بندہے ہوئے ہین اور رنگ اُسکے چہرہ کا سیاہ ہوگیا ہی اور پلکین روتے روتے آنکہو سے
جہڑ گئی ہین اور عاجزی اور توبہ کے کلمات اُسکی زبان پر جاری ہین اور خاک اپنے سر پر ڈالتا ہی اور درندون نے اُسکے گرد حلقہ باندہا ہے اور سر پر اُسکے پرندے
صف باندہے ہوئے ہین اور اُسکے رونے سے سب روتے ہین جناب رسول خدا صلعم اُسکے نزدیک گئے اور اُسکے ہاتہ گردن سے کہولا اور اُسکے سر سے خاک جہاڑی
اور اُسکو خوشخبری دی کہ اے بہلول تو آزاد کردہ خدا ہی آتش جہنم سے اور اصحاب کیطرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ گناہونکا اسطرح تدارک کرنا چاہئے جیسا
کہ بہلول نے کیا ہی اور اُس آیت کو تلاوت فرمایا اور بہلول کو خوشخبری بہشت کی سنادی اور اب خدا تعالی بیان کرتا ہے کہ بخشنا نعمت کا
نیکون اور پرہیزگارونکو اور نازل کرنا محنت اور مصیبت کا کافرون اور گنہگارونکو عادت خدا کی ہی چنانچہ فرماتا ہے کہ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ
تحقیق گذرے ہین پہلے تم سے سُنَنٌ طریقے اور وقایع بہت غم اور شادی کی اور محنت اور دولت کی کہ جاری کئے ہین ہمنے پہلی امتون پر موافق استحقاق
اُنکے فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ پس روانہ ہو تم بیچ زمین کے اور شہرون اور جنگلون مین پہرو فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ
پس دیکہو تم کہ کیونکر ہوا انجام جہٹلانیوالونکا پیغمبرونکو اور کفر کرنیوالونکا مثل عاد اور ثمود اور قوم لوط اور اُنکے شہرونکو دیکہو کہ ویران پڑے ہین اور کیونکر
زیروزبر ہوگئے هٰذَا یہ یعنی قرآن یا جو وقایع کہ پہلی امتونکو گذرے ہین بَيَانٌ لِلنَّاسِ دلیل روشن ہے واسطے امتون کی یعنی رسول خدا صلعم کے
زمانہ کے لوگون کیواسطے جو کہ جہٹلاتے ہین وَهُدًى اور رہنمائی کامل ہے وَمَوْعِظَةٌ لِلْمُتَّقِينَ اور نصیحت ہے واسطے پرہیزگارونکی اگرچہ نصیحت
سب کیواسطے ہی لیکن پرہیزگار اور متقی جو اسکو قبول کرتے ہین اور اس سے نصیحت پکڑتے ہین اسواسطے ذکر کرنے مین اُنکو خاص کیا اور اب خدا تعالی بیچ
جنگ اُحد کا ذکر کرتا ہے اور مسلمانون کو جو شکست ہوئی تہی اُنکو تسلی دیتا ہی اور کہتے ہین کہ اس روز رسول خدا صلعم نے کثرت اور دلیری کفار کی ملاحظہ
کی تو خاطر اقدس مین گذرا کہ ایسا نہو کہ کفار ہماری جماعت قلیل اور حقیر دیکہکر پہر حملہ کرین اور ہمکو ہلاک کرین حضرت کی اور جمیع مومنین کی تسلی کیواسطے
یہ آیت نازل کی کہ وَلَا تَهِنُوا اور نہ سستی کرو تم جہاد مین وَلَا تَحْزَنُوا اور نہ غمگین ہو تم اسواسطے کہ تمکو زخم پہنچے ہین وَأَنْتُمُ
الْأَعْلَوْنَ اور حال یہ ہے کہ تم زیادہ بلند ہو مرتبہ کے اعتبار سے اسواسطے کہ تم حق پر ہو اور وہ باطل پر ہین تم بہشت مین جاؤگے اور وہ دوزخ مین جاینگے اور
تم منصور اور غالب ہوگے إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ اگر ہو تم اعتقاد کرنیوالے خدا کی وعدہ کا اور اُسکے یاور کرنیوالے کا اُسنے فرمایا ہی ان جندنا لہم الغالبون

یعنی تحقیق لشکر ہمارا البتہ وہ غالب ہونیوالا ہی کفار پر اور ابن عباس سے روایت ہی کہ جسوقت جنگ احد مین مسلمانونکو شکست ہوئی تو حضرت رسالت
پناہ صلعم نے ہاتھ دعا کیواسطے اُٹھائے اور کہا کہ خداوندا اس شہر مین سوا اس گروہ مسلمانونکے اور کوئی ایسا نہین ہی کہ جو تجھکو یگانگی سے یاد کرے اور تیری
پرستش کرے اگر یہ ہلاک ہو جاوینگے تو کوئی تجھکو بوحدانیت یاد نکریگا اُسوقت وہ آیت نازل ہوئی اور کہتے ہین کہ جسوقت رسول خدا صلعم نے احد سے
مراجعت فرمائی اور اصحاب بہی جمع ہوگئے تو بعضے اُنمین زخمی ہو کر آئے تہے عورتین اُنکے اوپر روتی تہین حضرت یہ حال دیکھکر دلتنگ ہوئے اور کہا کہ
یا خدا تیرے رسول کے ساتھ ایسا کرتے ہین یہ آیت نازل ہوئی کہ اِنْ یَّمْسَسْکُمْ قَرْحٌ اگر پہنچا ہے تمکو زخم ہی لڑائی مین فَقَدْ مَسَّ
الْقَوْمَ قَرْحٌ پس تحقیق پہنچا ہے قوم کفار کو جنگ بدر مین قرح زخم مِّثْلُهٗ مانند اسکے کہ جیسا کہ تمکو پہنچا ہی اور اُن لوگونکی زخم بہت کاری
تہے اور اُنہون نے باوجود ان زخمونکے لڑائی مین سستی نہین کی ہی اور تم جو رحمت خدا سے امید رکہتے ہو زیادہ لایق ہو جہاد کرنے مین اور احد کے لڑائی مین
پس حکم خدا کو تسلیم کیجیے اس جہاد مین صبر کرو اور اہل کوفہ نے سوائے حفص کے قرح کو دونو جگہ بضم قاف پڑہا ہے اور باقیون نے بفتح قاف اور کہتے ہین کہ قرح
بفتح قاف زخم کے معنی مین ہی اور بضم قاف الم کے معنی مین پس خدا فرماتا ہی کہ تم زخمونکی ہونیسے نامردی مت کرو اور دستور ہے کہ لڑائی مین طرفین سے زخم
لاحق ہوتے ہین لیکن تم اُنمین سستی نہین کرتے اور جسوقت کہ لڑائی کرنیسے مقصد اعلی اور سعادت ابدی ہو تو زخمونکو شمار مین نہین لاتے ہین وَتِلْكَ الْاَیَّامُ
نُدَاوِلُهَا بَیْنَ النَّاسِ اور یہ دن ہین کہ پہیرتے ہین اُنکو درمیان آدمیونکے کہ کبہی تو دولت اور عشرت ہی اور کبہی تنگی اور رنج ہی اور کبہی
خوشحالی ہی اور کبہی پریشانی خاطر ہے تاکہ مومنین حرص نکرین دنیاے فانی کی لذتونکی اور آخرت کیطرف رغبت کرین کہ جو دائمی نعمتونسے پر ہی پس
اس جہت سے ایام نصرت کو ہم درمیان تمہارے اور کفار کے پہیرتے ہین اور یہ گردش ایام کی ہی اسکا کچہ خیال نکرنا چاہیے اور انجام کو فتح تمہاری ہی
واسطے ہی وَلِیَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور تاکہ جانے خدا اُن لوگونکو کہ ایمان لائے ہین یعنی تاکہ اس گردش ایام سے جانے خدا تعالی
ظاہر کرے جیسا کہ پہلے سے جانتا ہی کہ کون اس جہاد مین صبر کرتا ہے اور ثابت قدم رہتا ہی اپنے ایمان کی خلوص سے وَیَتَّخِذَ مِنْکُمْ شُهَدَآءَ اور
تاکہ پکڑے تم مین سے گواہ ایک کو دوسرے پر کہ ہر ایک دوسرے کی گواہی دیوے کہ کون جہاد مین ثابت قدم رہا ہے اور کون بہاگ گیا ہی اور یا یہ کہ تم کو
مرتبہ شہادت کا عطا کرے مارے جانیکی جہت سے وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ اور خدا نہین دوست رکہتا ہی ظلم کرنیوالونکو اپنے نفسون پر
کہ جو جہاد مین سے بہاگ جاتے ہین اور ثابت قدم نہین رہتے ہین اور یا یہ کہ ظاہر مین دعوی ایمان کرتے ہین اور باطن مین وہ کافر ہین اور یا یہ جملہ معترضہ ہے
کہ درمیان مین آگیا ہی واسطے تنبیہ کے اس امر پر کہ خدا تعالی حقیقت مین کفار کی نصرت نہین کرتا ہے بلکہ اُنکا استدراج کیواسطے اور مومنین کی آزمایش
کیواسطے دنون کو پہیرتا ہے اور انجام مین کفار کیواسطے اُنکو نگونساری اور شکست ہے وَلِیُمَحِّصَ اللّٰهُ اور تاکہ خالص کرے خدا یعنی اور گردش ایام کی اسواسطے
کرتا ہے خدا کہ تاکہ خالص اور پاکیزہ کرے گناہونسے الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اُن لوگونکو کہ ایمان لائے ہین اسواسطے کہ مغلوب ہونا اور نازل ہونا بلاؤنکا کہ
اُنہین انواع اور اقسام کی رنج ہین موجب ساقط ہونے گناہونکا ہی اور تاکہ ظاہر ہو جاوے کہ کون مومن خالص ہی اور کون ایمان خالص نہین رکہتا ہے
وَیَمْحَقَ الْکٰفِرِیْنَ اور تاکہ نیست کرے اور گہٹاوے کافرونکو اگر وہ مغلوب ہون اور محق تہوڑا کم ہونیکو کہتے ہین اور فرماتا ہی خدا کہ اَمْ
حَسِبْتُمْ کیا گمان کیا ہی تمنے اے مومنین یہ ام منقطعہ ہی یعنی بلکہ کیا گمان کیا ہے تمنے اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ یہ کہ داخل ہو گے تم بہشت مین ایسا کیونکر ہو سکتا
ہے وَلَمَّا یَعْلَمِ اللّٰهُ اور حال یہ ہی کہ نہین جانتا ہی خدا لمّا نفی کا ہی مثل لم کے یعنی ابہی ظہور اور وقوع مین آیا ہو نہین جانتا ہے خدا اسلئے
الَّذِیْنَ جٰهَدُوْا مِنْکُمْ اُن لوگون کو کہ جہاد کیا ہی اُنہون نے تم مین سے وَیَعْلَمَ الصّٰبِرِیْنَ اور نہین جانتا ہی صبر کرنیوالیون کو
جہاد پر یعنی ابتک تمنے جہاد نہین کیا ہی تاکہ خدا اُس جہاد کا واقع ہونا اور تمہارا اُس جہاد مین صبر کرنا کہ تم ثابت قدم رہے ہو جان لیتا بلکہ ابہی تک تو تم
بہاگتے رہے ہو وَلَقَدْ کُنْتُمْ اور البتہ تحقیق تہے تم کہ ثواب ابدی کی اشتیاق مین تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ آرزو کرتے تہے تم موت کی دشمنونکی لڑائی کے
وسیلہ سے اور شہید ہونیکی راہ خدا مین تمنا کرتے تہے بعد جنگ بدر کی شہادت کا ثواب سنکر مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ پہلے اس سے کہ ملاقات کرو تم اس

موت کو یعنی اسباب موت کو دیکھنے سے کہ وہ ڈالنا ہے اپنے تئین لڑائی کی خطرون مین تم آرزو مرنیکی دشمنونکی لڑائی مین کرتے تہے فَقَدْ رَأَيْتُمُوهُ پس
تحقیق دیکہا تمنے اُس موت کو یعنی اسباب موت کو دیکہا تمنے وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ اور تم نظر کرتے ہو کہ بہائی اور اقارب تمہارے مارے
پڑے ہین اور مقصود اس آیت سے ملامت کرنا مسلمانونکا ہی کہ بعد جنگ بدر کے شہادت کے ثواب و درجے دیکہکے تو نہایت تمنا کرتے تہے کہ ہم کسیطرح جہاد مین مارے
جاوین اور جسوقت جنگ احد مین کفار سے مقابلہ ہوا تو جناب رسولخدا صلعم کو معرکہ جہاد مین تنہا چہوڑکر بہاگ گئے اور کتب تواریخ مین لکہا ہی کہ جسوقت
رسولخدا صلعم نے اپنے سات سو آدمیونکے مقابلہ مین تین ہزار یا پانچ ہزار کفار کی صف آراستہ کی اور عبد اللہ بن جبیر کو جیسے کہ پہلے مذکور ہوا ہی درہ پر کوہ
احد کے مع پنجاہ تیر اندازکے متعین کیا کہ دشمن کو درہ کیطرف نہ آنے دیوین اور جناب امیر نے چار دلاور نامی کو قتل کیا اور مشرکین بہاگ گئے اور اصحاب
لوٹنے مین مشغول ہوئے اور درہ کوہ کے متعین ہمراہی عبد اللہ بن جبیر کے درہ کو چہوڑکر لوٹ مین جا پڑے اور خالد بن ولید درہ کو خالی پاکر درہ سے باہر
نکلا اور مسلمانون پر اُسنے پیچہے سے حملہ کیا اور بہت سے مسلمان قتل ہو گئے اور رسولخدا صلعم کے دندان مبارک شہید ہوئے اور مسلمان کافرونکے مقابلہ مین سے
بہاگ گئے اور ابلیس نے آواز دی کہ محمد قتل ہوگیا اور جناب امیر علیہ السلام نے بہادری کرکے کفار کو مغلوب کیا اور شکست دی اور یہ سنکر اصحاب
جو بہاگ گئے تہے پہر اُلٹے پہرکر چلے آئے اور رسولخدا صلعم نے اُنکو ملامت کیا کہ تم کسواسطے بہاگ گئے تہے صحابہ نے عذر کیا کہ ہمنے آپکے قتل ہو جانیکی آواز
سنی تہی اسواسطے ہم پریشان ہوکر بہاگ گئے تہے نہایت دہشت ہو تو اُنکو خدا تعالی اُسکے جواب مین فرماتا ہی کہ وَمَا مُحَمَّدٌ اور نہین ہے محمد
إِلَّا رَسُولٌ مگر پیغمبر آدمی ہی قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ تحقیق کہ گذرے ہین پہلے اُس سے پیغمبر کہ مر گئے ہین یا قتل ہو گئے ہین
اور یہ بہی ایک روز مریگا اور ہمیشہ کو زندہ نہ رہے گا سوائے ذات خدا کے کسی کو بقا نہین ہی أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ کیا پس اگر مر جاوے وہ پیغمبر
یا قتل کیا جاوی تو انْقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ پہر جاوگے تم اوپر پاشنون اپنے کے سے اصحاب محمد اور مرتد ہو جاوگے دین سے محمد کے مرنیسے یا قتل
ہونیسے وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ اور جو شخص کہ پہر جاوے اوپر دونو پاشنون اپنے کے اور مرتد ہو جاوے فَلَنْ يَضُرَّ اللَّهَ پس ہرگز نہ ضرر
دیگا وہ خدا کو اُس پہر جانیسے شَيْئًا کچہہ بلکہ ضرر اُسکا اُنکے نفسو پر ہے جیسے کہ بعض آدمی بعد رسولخدا کے مرتد ہو گئے اور بروز قیامت حوض کوثر سے
ہانکے جاوینگے اور پہر دوزخ مین ڈالے جاوینگے وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ اور قریب ہے کہ جزا دیوے خدا شکر کرنیوالونکو جو اُسکی نعمتونکا شکر کرتے ہین اور ایمان سے
پہرتے نہین ہین اور بروز جنگ احد حضرت کی اصحاب مین سے بعضے کہتے تہے کہ محمد قتل ہوگیا ہی تم اپنے سابقے دین پر پہر جاو اور تفسیر صافی مین لکہا ہی کہ وہ منافق
جن لوگون نے ایسا کلمہ کہا تہا اور خدا تعالی سب کیطرف خطاب کرکے فرماتا ہی کہ کیا اگر محمد صلعم مر جاوی یا قتل ہو جاوے تو تم دین سے پہر جاوگے اور
مرتد ہو جاوگے اور ایسا ہوا ہی کہ بعد رسولخدا صلعم کی بعضے آدمی اصحاب مین سے دین سے پہر گئے اور مرتد ہو گئے چنانچہ صحیح بخاری مین لکہا ہی کہ رسولخدا صلعم
فرمایا کہ فرشتے حوض کوثر سے کچہہ مردونکو ہانکتے ہوئے دوزخ مین لیجاوینگے مین کہونگا یہ تو میری اصحاب ہین انکو کہان لیجاتے ہو فرشتے کہینگے کہ تو نہین جانتا
ہے کہ یہ جدید تیری جسوقت سے کہ تونے انتقال کیا ہی اُسیوقت سے مرتد ہو گئے ہین اور جامع الاصول مین لکہا ہی کہ جسوقت رسولخدا صلعم نے شہدای احد
سے کہا کہ انجام تمہارا بہت اچہا ہوا تو ابو بکر نے کہا کہ یا رسول اللہ ہم بہی انکے بہائی ہین اور ہمنے بہی مثل انکے جہاد کیا ہی اور ایمان لائے ہین حضرت نے
فرمایا کہ نہین جانتا ہون کہ تم بعد میرے کیا احداث کروگے دین مین اور حضرت صادق علیہ السلام نے بہی فرمایا ہی کہ بعد رسولخدا کے حضرت کی اصحاب
مین سے بعضے آدمی مرتد ہو گئے تہے اور اس آیت مین خدا تعالی نے فرمایا کہ ما محمد الا رسول الایہ محمد رسول خدا صلعم کا نام ہی اور احمد و محمود بہی حضرت کا
نام ہی اور محمد محمود سے زیادہ فصیح ہی اور احمد محمد سے زیادہ فصیح ہی اسواسطے خدا تعالی نے قران شریف مین حضرت کو بنام محمد اور احمد یاد فرمایا ہی اور نام
حضرت کا خدا کے نام سے مشتق ہی چنانچہ حدیث قدسی مین آیا ہی کہ انا المحمود وانت محمد یعنی مین محمود ہون اور تو محمد ہی اور حضرت امام رضا علیہ السلام سے
روایت ہی کہ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ اگر اپنے فرزند کا محمد نام رکہو تو اُسکی تعظیم کرو اور جسوقت وہ کسی مجلس مین آوے تو اُسکو جگہہ دو اور ترش
روئی اُس سے مت کرو اور اگر مشورہ مین محمد نام کا کوئی شریک ہو تو سر اسر اُس مین خیر ہوگی اور حضرت رسالت پناہ نے فرمایا ہی کہ جسکے چار پسر ہین

اور اُسنے کہین سے کہ بیدکا نام محمد رکہا ہو اُسنے مجہپر جفا کی اور حضرت ابو الحسن سے روایت کیگئی ہے کہ جس گہر مین کوئی محمد یا احمد یا محمود یا علی یا حسن یا حسین یا جعفر یا طالب یا عبد اللہ یا فاطمہ کے نام کا ہو تو اُس گہر مین درویشی ہرگز داخل نہوگی اور اس سے پہلے خداتعالی نے جہاد سے بہاگنے والونکو ملامت کیا تہا اور اب مومنین کو جہاد کی رغبت دلاتا ہے اور دلیر کرتا ہے کہ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اور نہین لایق ہے واسطے کسی نفس کے اَنْ تَمُوتَ یہ کہ مرے وہ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ مگر ساتھ حکم خدا کے کہ جسوقت وہ فرماتے تو ملک الموت روحکو قبض کرتا ہے اور یہ حکم لکہا ہوا ہے لوح محفوظ مین كِتَابًا مُؤَجَّلًا لکہا ہے معین کہ مقرر ہے وقت اُسکا اور اُسوقت سے پہلے اور پیچہے نہین ہو سکتا ہے اور جبکہ یہ حال ہے تو مرنا جہاد کے سبب سے نہین ہے بلکہ موافق حکم اُس تحریر لوح محفوظ کے ہے پہر تم جہاد کرنیسے کیون خوف کرتے ہو اور کتابا مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا وَمَنْ يُرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا اور جو شخص کہ ارادہ کرے اور چاہے ثواب دنیا کا جہاد کرنیسے نُؤْتِهِ مِنْهَا دینگے ہم اُسکو دنیا مین سے جو کچہ کہ واسطے اُسکے مقرر کیا گیا ہے اور ہماری مصلحت ہے لیکن آخرت مین اُسکو کچہ حصہ اور نصیب نہین ہے یہ کنایہ ہے اُن پچاس تیراندازون کیطرف کہ واسطے طمع غنیمت اور لوٹ کے اُنہون نے رسولخدا صلعم کے حکم پر عمل نکیا وَمَنْ يُرِدْ ثَوَابَ الْآخِرَةِ اور جو شخص کہ ارادہ کرتا ہے ثواب آخرت کا جہاد کرنیسے نُؤْتِهِ مِنْهَا دینگے ہم اُسکو اُس آخرت مین سے کہ وہ بہشت کی نعمتین ہین وَسَنَجْزِي الشَّاكِرِينَ اور قریب ہے کہ جزا دینگے ہم شکر کرنیوالونکو جو کہ ہماری نعمتونکا شکر کرتے ہین اور ازانجملہ جہاد بہی ایک نعمت ہے کہ موجب حصول نعماء اخروی اور امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جنگ احد مین علی کو ساٹہ زخم پہنچے تہے اور جناب رسولخدا صلعم نے ام سلیم اور ام عطیہ کو حکم دیا کہ ان زخمونکا علاج کرو انہون نے کہا کہ ہم علاج کرین تو یہ ہوگا کہ اگر ایک جگہ اچہا ہوگا تو دوسری جگہہ سے پہٹ جائیگا ہم انکا علاج نہین کرینگے جناب رسولخدا صلعم مع مسلمانونکے عیادت کو علی کی جایا کرتے تہے اور وہ تمام ایک زخم ہوگیا تہا اور رسولخدا صلعم اُس زخم پر ہاتہ پہیرتے تہے اور فرماتے تہے کہ تحقیق اس مردنے راہ خدا مین یہ زخم دیکہے ہین اور وہ زخم حضرت کے ہاتہ پہیرنیسے اچہا ہوتا جاتا تہا یہانتک کہ اچہا ہوگیا اور حضرت علی نے شکر کیا اور کہا الحمد للہ کہ مین جہاد مین سے بہاگا نہین اور پیٹہ اپنی نہین پہیری خداتعالی نے یہ دو آیتین علی کی شان مین نازل کین وسنجزی اللہ الشاکرین وسنجزی الشاکرین وَكَاَيِّنْ مِنْ نَبِيٍّ اور بہت سے پیغمبر ہین کہ قَاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ کہ لڑے ہمراہ اُنکے ہو کر عالم اور زاہد بہت فَمَا وَهَنُوا پس سستی کی اُنہون نے لِمَا اَصَابَهُمْ واسطے اُس چیز کے یعنی واسطے اُن محنتون اور رنجونکے کہ پہنچے اُنکو فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بیچ راہ خدا کے کفار سے جہاد کرنے مین وَمَا ضَعُفُوا اور نہ ضعیف اور ناتوان ہوے وہ بہت لڑنیسے اور یا یہ کہ شکست ہووے وہ دین مین وَمَا اسْتَكَانُوا اور نہ عاجزی کی اُنہون نے دشمنونکے روبرو بلکہ لڑائی مین ثابت قدم تہے اور بڑی مردانگی سے لڑتے تہے یہانتک کہ فتح پاتے تہے وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ اور خدا دوست رکہتا ہے صبر کرنیوالونکو جہاد پر اور ابن کثیر نے کاین کو کائن پڑہا ہے کاعن کے وزن پر اور ابو جعفر نے ہمزہ کو لین کیساتہ پڑہا ہے اور اہل بصرہ اور ابن کثیر اور نافع نے قاتل کو قتل بضم قاف بغیر الف کے پڑہا ہے اور یہی قرات ابن عباس کی ہے اور باقیون نے قاتل پڑہا ہے الف کیساتہ اور وہ قرات ابن مسعود کی ہے اور کاین کی اصل ای ہے کاف تشبیہ کا اسپر داخل ہوگیا ہے اور کم خبریہ کے معنے مین ہے اور مِن نبی مین زاید ہے اور ربیون کے معنی علماء اتقیاء ہے منسوب ہے طرف رب کے اور یہ جماعت کو کہتے ہین اور اسکا اشتقاق سکون ہے وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اور نہتا قول اُن عالمون زاہدون کا اِلَّا اَنْ قَالُوا مگر یہ کہ کہا اُنہون نے رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا اے پروردگار ہمارے بخش تو واسطے ہمارے ذُنُوبَنَا گناہون ہمارے کو وَاِسْرَافَنَا اور حد سے گزرنے ہمارے کو فِيٓ اَمْرِنَا بیچ کام ہمارے کے کہ جو کچہ ہمسے زیادتی نافرمانبرداری تیری ہین اور تقصیر تیری طاعت مین ہوئی ہے وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا اور ثابت رکہ تو قدمون ہمارے کو وقت مقابلہ جنگ دشمنونکے وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ اور نصرت اور مدد کر تو ہمارے اوپر قوم کافرونکے فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ پس دیا اُنکو خدا نے دعاکی برکت سے اور استغفار اور صبر کی جہت سے ثَوَابَ الدُّنْيَا ثواب دنیا کا کہ دشمنوں پر اُنکو فتح دی اور دیا مال غنیمت کا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْآخِرَةِ اور دیا اُنکو اچہا ثواب آخرت کا کہ وہ مغفرت اور نعمتین بہشت کی ہین

وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ اور خدا دوست رکھتا ہے نیکی کرنیوالوں کو جو کہ صبر کرتے ہیں شرع کی تکلیفوں پر اور کہتے ہیں کہ جسوقت مسلمان جنگ احد میں
بھاگے تو منافقوں نے کہا کہ جلدی اپنے گھروں کو چلو اور اپنے اہل وعیال کی خبر لو اور اپنے دین کیطرف پھر جاؤ خدا تعالی نے انکے رد میں فرمایا کہ یٰۤاَیُّهَا
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو اِنْ تُطِیْعُوا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا اگر کہا مانوگے تم اُن لوگوں کا کہ کافر ہوئے ہیں یَرُدُّوْكُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ
پھیر دینگے وہ تمکو اوپر پاشنوں تمہارے کے یعنی تمکو مرتد و کافر کر دینگے فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِیْنَ پس پھر جاؤ گے تم نقصان والے ہوکر دنیا اور آخرت میں اور
یہ کفار مددگار تمہارے نہیں ہیں بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ بلکہ خدا آقا اور مددگار تمہارا ہے نصرت کرنیوالا تمہارا وَهُوَ خَیْرُ النّٰصِرِیْنَ اور
وہ بہتر مدد کرنیوالوں کا ہے یعنی سب مدد کرنیوالوں سے وہ بہتر اور مدد کرنیوالا ہے اور کہتے ہیں کہ ابوسفیان نابکار جسوقت جنگ احد میں مع اپنے یاروں
کے پھرا ہونگے کہ کو بھاگا شکست کھاکر تو اپنے یاروں سے اسنے کہا کہ ہم جو وہانسے پھرے بڑی خطا ہوئی ہے اسواسطے کہ مسلمان تھوڑے سے آدمی تھے
اور اکثر اُنمیں زخمی تھے اور متفرق ہو رہے تھے مناسب یہ ہے کہ الٹے پھر چلو اور ایکبار اُنپر ہجوم کرکے انکو قتل کریں سبنے ارادہ کیا کہ پھر چلو مدینہ کو خدا تعالی
نے انکے دلوں میں خوف ڈالدیا کہ وہ الٹے نہ پھر سکے اور جناب رسولخدا صلعم کو اس امر سے خبر دی چنانچہ فرماتا ہے کہ سَنُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ كَفَرُوا
قریب ہے کہ ڈالینگے ہم بیچ دلوں اُن لوگوں کے کہ کافر ہوئے الرُّعْبَ بِمَاۤ اَشْرَكُوْا رعب کو بسبب اسکے کہ شریک کیا ہے اُنہوں نے بِاللّٰهِ
مَا لَمْ یُنَزِّلْ ساتھ خدا کے جس چیز کو کہ نہیں نازل کیا ہے خدا نے بِهٖ سُلْطٰنًا ساتھ اسکے غلبہ کو اور دلیل کو تاکہ انکو عذر ہو وَمَاْوٰىهُمُ
النَّارُ اور جگہ انکی دوزخ ہے وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِیْنَ اور بُری جگہ ہے ظلم کرنیوالوں کی اپنے نفسوں پر کہ وہ دوزخ ہے اور کہتے ہیں کہ جسوقت
اصحاب رسولخدا صلعم مدینہ میں آئے تو آپس میں کہنے لگے کہ ہمکو شکست کیوں ہوئی احد میں جسیے کہ خدا نے وعدہ نصرت کا کیا تھا اللہ تعالی نے انکے جواب میں
فرمایا ہے کہ وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ اور البتہ تحقیق راست کیا تمسے خدا نے وَعْدَهٗۤ وعدہ اپنے کو کہ فتح اور نصرت تمہاری ہیں شرط صبر اور
پرہیزگاری اور متابعت پیغمبر کی تھی اگر تم صبر کرتے اور پیغمبر کی تابعداری کرتے تو فتح پاتے تمنے پیغمبر کے حکم کی مخالفت کی اسواسطے تمکو شکست ہوئی
اور بعد اسکے پھر جب ثابت قدم ہے تو تمہاری فتح ہوئی اور وعدہ نصرت و فتح کا پورا ہوا اور پہلے اسنے تمکو ہمیں فتح دی تھی اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ
جسوقت کہ قتل کرتے تھے تم اُن کافروں کو ساتھ خواہش خدا کے اور اسکے حکم سے اور اسکی توفیق اور لطف عطا کرنیسے اور یہی فتح اول تمکو دی تھی حَتّٰۤى
اِذَا فَشِلْتُمْ یہانتک کہ جسوقت نامردی کی تمنے اور لڑنے میں سستی کی اور پہاڑ کو درہ کو چھوڑکر غنیمت کے لوٹنے میں مشغول ہوئے اور جسوقت خالد پیچھے
سے جاکر تمپر حملہ کیا تو تم بھاگ گئے اور رسول تمکو پکارتا تھا کہ کہاں بھاگے جاتے ہو تم پیچھے پھر کر نہیں دیکھتے تھے وَتَنَازَعْتُمْ فِی الْاَمْرِ اور
جھگڑا اور مخالفت کی تمنے بیچ امر لڑائی کے کہ بعضوں نے تو پیغمبر کی متابعت کی مثل عبداللہ بن جبیر وغیرہ چند آدمیوں کے کہ وہ درہ کو چھوڑ کر نہ گئے
اور اکثر نے پیغمبر کا کہنا نہ مانا اور درہ کو چھوڑ کر غنیمت کے لوٹنے کیواسطے چلے گئے وَعَصَیْتُمْ اور نافرمانی کی تمنے خدا کی اور رسول کی کہ درہ کو چھوڑ کر
بھاگ گئے مِّنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَرٰىكُمْ پیچھے اس کے کہ دکھلایا خدا نے تمکو مَّا تُحِبُّوْنَ اس چیز کو کہ دوست رکھتے تھے تم اور چاہتے تھے کہ ہم کو
نصیب ہو یعنی تمکو ہمنے پہلے فتح اور نصرت دی اور کفار کو بھگادیا اور اسی امر کو تم چاہتے تھے لیکن بعد اسکے تم پیغمبر کے کہنے پر نہ چلے مِنْكُمْ مَّنْ یُّرِیْدُ
الدُّنْیَا بعضے تم میں سے وہ ہیں کہ چاہتے ہیں دنیا کو یعنی مال غنیمت کو کہ غنیمت کی طمع میں خدا اور رسول کی نافرمانبرداری کی وَمِنْكُمْ
مَّنْ یُّرِیْدُ الْاٰخِرَةَ اور بعضے تم میں سے وہ شخص ہیں کہ چاہتے ہیں آخرت کو کہ پیغمبر کی فرمانبرداری کی جہت سے درہ کو انہوں نے نہ چھوڑا مثل عبداللہ
بن جبیر وغیرہ کے یہانتک کہ خالد کے ہاتھ سے وہ وہیں قتل ہوگئے ثُمَّ صَرَفَكُمْ پھر ناگہاں پھیر دیا تمکو یعنی تمہارے منہ کو خدا نے پھیر دیا عَنْهُمْ
اُن کافروں سے بسبب نافرمانی تمہاری کے کہ بعد غلبہ کے تم بھاگ گئے اور تمہارے منہ کو اسواسطے پھیر دیا لِیَبْتَلِیَكُمْ تاکہ آزماوے تمکو یعنی بسبب باز
رکھنے نصرت کے تمسے خدا معاملہ آزمانیوالوں کا سا کرے تاکہ عالم کے لوگوں پر ظاہر ہو کہ کون تم میں سے ایمانپر ثابت قدم رہتا ہے اور کون مصیبتوں پر صبر
کرتا ہے اور کون تم میں سے ضعیف الایمان ہے وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ اور البتہ تحقیق معاف کیا تمسے اُس خطا کو بھاگنے کے سبب اپنے فضل اور

اور رحم کیا اور نہ چاہا کہ بسبب مخالفت کی تم سب قتل ہو جاؤ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اور خدا صاحب فضل کا ہی اوپر مومنوں کے خدا تعالیٰ نے
اس بھاگنے کی خطا کو معاف کیا ہی لیکن بعد اسکے جو بعضے مسلمان بھاگے ہیں اُنکی بھاگنے کا معاف کرنا ثابت نہیں ہی اور خدا تعالیٰ بعد اسکے بیان
کرتا ہے حال بھاگنے والونکا چنانچہ فرماتا ہی کہ اِذْ تُصْعِدُوْنَ یاد کرو تم جسوقت کہ چلے جاتے تھے تم بھاگتے ہوئے زمین پر وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰٓى
اَحَدٍ اور نہیں مڑ کر دیکھتے تھے تم اوپر کسی کی اور ایسے بھاگے کہ پیچھے کو ہرگز پھر کر نہیں دیکھتے تھے وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ اور پیغمبر پکارتا تھا تم
کو فِيْٓ اُخْرٰىكُمْ بیچ جماعت پچھلی تم بھاگنے والونکی باواز بلند کہ کہاں بھاگے جاتے ہو ادھر آؤ کہ مین ہوں رسول خدا اور میری نافرمانی تم مت
کرو فَاَثَابَكُمْ غَمًّۢا بِغَمٍّ پس پہنچایا تم کو خدا نے غم کو ساتھ غم کی یعنی غم پر غم تمکو پہنچایا یا کہ قتل ہوئے تم اور زخمی ہوئے لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا
عَلٰى مَا فَاتَكُمْ تاکہ نہ غم کرو تم اوپر اُس چیز کے کہ فوت ہوئی ہی تمسے یعنی غنیمت جو تم مین سے فوت ہوئی ہی اور تمہارے ہاتھ نہین آئی ہی اب بعد
پہنچنے غم پر غم کے اسکا رنج تم نکروگے اور راہ خدا مین محنت اور رنج اٹھانیکی تمکو عادت ہوگی اور پیغمبر کے حکم کی تم مخالفت نکروگے اور نہ رنج کروگے تم کسی
مصیبت پر جو کہ تمکو پہنچے گی لیکن بعضوں نے پھر بھی پیغمبر کی مخالفت کی وَلَا مَآ اَصَابَكُمْ اور نہ اوپر اسکے کہ مصیبت پہنچی ہی تم کو
بھائیونکے قتل کر دینے کا اسکا بھی تم رنج نکروگے اور نہ فائدہ کے جاتے رہنے سے اور ضرر کے پہنچنے سے تم رنج کروگے وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ اور خدا خبردار اور آگاہ ہے
بِمَا تَعْمَلُوْنَ ساتھ اُس چیز کے کہ کروگے تم آئندہ کو فرمانبرداری یا نافرمانبرداری اور موافق اسکے تمکو جزا دیگا ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ
بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا پھر نازل کیا اوپر تمہارے پیچھے غم سے امن کو کہ وہ اونگھ تھی اور امنۃ مفعول انزل کا ہی اور نعاسا بدل ہی امنۃ سے
یعنی بعد غم اور اندوہ کے بھیجے تمپر اونگھ کو نازل کیا کہ وہ نہایت امن کی چیز ہے کہ جسوقت آدمی کو کمال راحت ہوتی ہی تو اسکو اونگھ اور نیند آتی
يَّغْشٰى ڈھکتی تھی اور گھیرے تھی وہ نیند طَآئِفَةً مِّنْكُمْ ایک گروہ کو تم میں سے کہ وہ حقیقی مومن تھے کہتے ہیں کہ جسوقت سخت نیند ہوئی
تو باوجود سخت ہونے اُس روز کی غم کو ایسا خواب نے غلبہ کیا کہ بعضے کی ہاتھ میں سے تلوار گر پڑتی تھی تو اُٹھا نہیں سکتے تھے اور اگر چاہتے تھے کہ اُٹھائیں تو
گر پڑتی تھی اور یہ واسطے اُن لوگونکے تھی کہ جو مومن کامل تھے مثل علی بن ابیطالب اور سہل بن حنیف وغیرہ کے جو بھاگے نہیں تھے کہ انکے غم کے دور
کرنیکو خدا نے نازل کی تھی اور سبب اسکا یہ تھا کہ کفار نے وعدہ کیا تھا کہ ہم پھر آتے ہیں اُلٹے پھر کے تم سے لڑنیکو اور مومنین لڑنے کیواسطے طیار ہو کر
وہاں لڑنیکے پیچھے بیٹھے تھے تو خدا تعالیٰ نے اُنپر نیند کو غالب کیا اور جو کہ منافق تھے وہ بسبب بداعتقادی کے خوف اور اضطراب مین تھے اور نیند اُنکو نہیں تھی
چنانچہ فرماتا ہے کہ وَطَآئِفَةٌ اور ایک گروہ دوسرا کہ منافق تھے قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ تحقیق کہ غم مین ڈالا اُنکو نفسوں اُنکے
نے بسبب بیقراری اور سستی ایمان کی يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ گمان کرتے تھے وہ ساتھ خدا کے غَيْرَ الْحَقِّ سوا حق کے کہ وہ گمان اُنکا نالائق
اور ناسزا تھا ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ گمان کرنا جاہلیت کا یعنی گمان کرنا کفار کا سا کہ ہم محمد کی پوری نہوگی اور خدا نے جو وعدہ فتح کا کیا ہی وہ
وقوع مین نہ آئیگا اور وہ بدگمانی یہ ہی کہ يَقُوْلُوْنَ کہتے تھے وہ منافق وقت بھاگنے مسلمانونکے انکار کی راہ سے کہ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ
کیا ہے واسطے ہمارے امر فتح مین سے کوئی شے یعنی وہ منافق مسلمانونکو بھاگتے ہوئے دیکھکر کہتے تھے کہ ہم جو طمع نصرت اور غلبہ کی رکھتے تھے اور محمد جو
اسمقدمہ مین ہمسے وعدہ کرتا تھا کیا پورا ہوگا یعنی نہوگا بلکہ کفار ہی مسلمانونپر غالب ہونگے اور یہ استفہام انکاری ہے یعنی نہیں ہی واسطے ہمارے امر فتح مین
سے قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اُن منافقونکے جواب مین کہ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ تحقیق کام سارے وہ خاص واسطے خدا کے ہین جسکو چاہے
نصرت دیوے اور جسکو چاہے شکست دیوے موافق مصلحت کے يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ چھپاتے ہین وہ منافق بیچ نفسوں اپنے کے مَّا لَا
يُبْدُوْنَ لَكَ اُس چیز کو کہ نہیں ظاہر کرسکتے وہ واسطے تیرے مسلمانونکی تلوار کے خوف سے اور دلونمین اُنکے کفر ہے اور پیغمبر کو پیغمبر نہیں جانتے ہین
يَقُوْلُوْنَ کہتے ہین وہ منافقین اپنے یارونسے کہ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اگر ہوتا واسطے ہمارے امر مین سے کچھ یعنی اگر فتح
اور نصرت ہمارے نصیب مین ہوتی کہ جیسے کہ محمد وعدہ کرتا ہے تو مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا نہ قتل کیے جاتے ہم اس جگہ یعنی ہمارے بھائی اس جگہ

نہ مارے جاتے اور شکست ہمارے نصیب مین نہوتی قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم ان منافقین سے کہ لَّوْ كُنتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ اگر ہوتے تم بیچ گھرون اپنے
کے اور ہمارا ہمراہی کیواسطے گھر سے باہر نکلتے لَبَرَزَ الَّذِينَ البتہ باہر نکلتے وہ لوگ تم مین سے کہ لوح محفوظ مین كُتِبَ عَلَيْهِمُ
الْقَتْلُ إِلَىٰ مَضَاجِعِهِمْ لکھا گیا ہے اوپر انکے مارا جانا طرف خوابگاہون اپنے کے یعنی نکلتے وہ طرف قتلگاہون اپنے کی واسطے پہنچنے اجل کی سو اسکے لئے
اجل سے کچھ چارہ نہین ہے وَلِيَبْتَلِيَ اللَّهُ اور تاکہ آزماوے خدا یعنی اور یہ قتل اور شکست اور زخم اسواسطے واقع ہوا ہے کہ تاکہ خدا تعالی تمسے معاملہ
آزمانیوالونکا سا کرے کہ عالم تمسے لوگونپر ظاہر ہو مَا فِي صُدُورِكُمْ جو کچھ کہ بیچ سینون تمہارے کے پوشیدہ ہے ایمان خالص یا نفاق اور
کفر وَلِيُمَحِّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ اور تاکہ خالص اور پاک کرے اُسکو کہ بیچ دلون تمہارے کے ہے یعنی تمہارے اعتقاد کو وساوس شیطانی سے
خالص کرے وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ اور خدا جاننے والا اور عالم ہے ساتھ سینہ کی باتونکے اور دلونکی پوشیدہ چیزون کے
اور اب احد کے بھاگنے والونکا حال بیان کرتا ہے کہ إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا تحقیق وہ لوگ کہ پھیر دی انہون نے جہاد مین مِنكُمْ
تم مین سے اور بھاگ گئے وہ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ جسدن کہ ملین آپس مین دو جماعتین مومنین اور کفار کی واسطے لڑائی کے
جنگ احد کے روز إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ سوا اسکے نہین کہ ڈگایا تھا انکو شیطان نے وسوسہ ڈالکر راہ حق سے اور منہ
انکے دشمنونکے مقابلہ سے پھیر دئے بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا بسبب شامت بعض اس چیز کے کہ کسب کیا تھا انہون نے کہ شیطان کے بہکانے
سے طمع مال غنیمت کی کرکے درہ سے باہر چلے گئے تھے واسطے لوٹنے مال کے وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ اور البتہ تحقیق معاف کیا خدا نے
اُنسے اس بھاگنے کو انکی توبہ کرنیکی جہت سے إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ تحقیق کہ خدا بخشنے والا اور بردبار ہے کہ جلدی عذاب نہین کرتا ہے
تاکہ بندہ نادم ہوکر توبہ کرے اور اب خدا تعالی مومنین کو منع کرتا ہے کہ تم منافقین کی سی گفتگو نکرنا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے
وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ كَفَرُوا نہو تم مانند اُن لوگونکے کہ کفر کیا ہے انہون نے یعنی منافقین کی مانند نہو تم
ولیکن اپنے انہون نے کفر کو پوشیدہ کیا ہے وَقَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ اور کہا انہون نے واسطے بھائیون اپنے کے کہ وہ بھائی نسبتی ان یا دینی
ہین یعنی انکے معتقد ہین کہا کہ وہ مارے گئے تھے جہاد مین یا سفر مین وہ مرگئے تھے چنانچہ فرماتا ہے کہ وہ مرگئے تھے إِذَا ضَرَبُوا فِي الْأَرْضِ
جسوقت کہ چلے وہ بیچ زمین کے یعنی سفر کیا انہون نے کسی کام کیواسطے أَوْ كَانُوا غُزًّى یا تھے وہ غازی جہاد کرنیوالے غزی جمع غازی
کی ہے یعنی تھے وہ جہاد کرنیوالے اور مارے جاتے تھے بس اس دو طرح سے جو بھائی منافقین کے مرتے تھے تو منافقین نے انکے مقدمہ مین کہا کہ
لَّوْ كَانُوا عِندَنَا اگر ہوتے وہ نزدیک ہمارے اور سفر یا جہاد مین نجاتے تو مَا مَاتُوا نہ مرتے وہ اس سفر مین وَمَا قُتِلُوا اور نہ قتل
کئے جاتے وہ جہاد مین اور انجام انکی ایسی گفتگو کا یہ ہے لِيَجْعَلَ اللَّهُ تاکہ کرے خدا ذَٰلِكَ اس اعتقاد باطل کو حَسْرَةً فِي قُلُوبِهِمْ
افسوس اور غم بیچ دلون انکے کی یعنی اے مومنین اس گفتگو مین تم مثل انکے مت ہوا اور انکا سا اعتقاد مت رکھو کہ انکی موافقت سے تمہارے اوپر
بھی خدا تعالی اسکو سبب افسوس اور رنج کا کرے وَاللَّهُ يُحْيِي وَيُمِيتُ اور خدا زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے سب کو نہ سفر مین اور نہ گھر مین
پڑے رہنا کبھی ایسا ہوتا ہے کہ مسافر کو جہاد کرنیوالے کو زیادہ عمر دیتا ہے اور کبھی گھر مین بیٹھے کو جلدی موت دیتا ہے جو کرتا ہے خدا کرتا ہے ہر کام کا
سو ثمرہ وہی ہے وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ اور خدا ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم اے مومنین پھر اور ثابت قدم رہنا بَصِيرٌ دیکھنے والا ہے اور
موافق اسکے تمکو جزا دیگا وَلَئِن قُتِلْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ اور البتہ اگر قتل کئے جاؤ تم بیچ راہ خدا کے کفار پر جہاد کرکے أَوْ مُتُّمْ یا مرجاؤ
تم سفر مین یا حضر مین یعنی اپنے گھر مین خدا تعالی کی رضا مندی مین لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَحْمَةٌ البتہ بخشش خدا کیجانب سے
اور رحمت اسکی خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ بہتر ہے اس چیز سے کہ جمع کرتے ہین وہ کفار خسیس چیزون کو یا یہ پڑھے غائب کا صیغہ یا تو
تا سے پڑھے یعنی بہتر ہے اس چیز سے کہ جمع کرتے ہو تم اے مومنین وَلَئِن مُّتُّمْ اور البتہ اگر مرجاؤ تم اے مومنین خدا کی رضا مندی مین أَوْ

النصف

ع ۱۶ ۱۲

قُتِلْتُمْ یا قتل کیے جاؤ تم کفار سے لڑکر تو لَاِلَی اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ البتہ طرف خدا کے محشور ہو گے تم واسطے جزائے اعمال کے اور تمکو وہ اجر عظیم عطا کریگا اور اب خدا تعالی جناب رسولخدا صلعم کا حسن خلق بیان کرتا ہے کہ احد کے بھاگنے والے مسلمانوں پر حضرت نے نرمی کی اور معاف کر دیا اور سختی انپر نہ کی چنانچہ فرماتا ہے کہ فَبِمَا رَحْمَةٍ پس ساتھ رحمت اور بخشش کے کہ پہنچی ہے تجھکو اے محمد صلعم مِّنَ اللّٰهِ جانب خدا سے لِنْتَ لَهُمْ نرمی کی تو نے واسطے اُنکے یعنی احد کے بھاگنے والے مسلمانوں کے ساتھ تو نے نرمی کی کہ بعد اُنکے واپس آنیکے تو نے اُنکے ساتھ سختی نکی بلکہ مہربانی اور شفقت ہی تو نے اونپر کی باوجود ایسے گناہ سخت کرنیکے کہ تجھکو وہ دشمنوں میں اکیلا چھوڑ کر بھاگ گئے تھے اور فبما رحمة میں ما زائد ہے وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا اور اگر ہوتا تو سخت بدخو اور سخت گو غَلِيْظَ الْقَلْبِ سخت دل اور نا مہربان تو لَانْفَضُّوْا البتہ متفرق ہو جاتے وہ اصحاب تیرے مِنْ حَوْلِكَ گرد تیرے سے اور جسوقت کہ حال ایسا ہی تو فَاعْفُ عَنْهُمْ پس معاف کر تو اُنسے کہ تیری تقصیر اُنہون نے کی ہے اور تیرے حکم کے خلاف اُنہون نے کیا ہے وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ اور بخشش چاہ تو واسطے اُنکے مجھسے کہ میری کام میں اُنہون نے بے پروائی کی ہے وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ اور مشورہ کر تو اُنسے بیچ امر قابل مشورہ کے جیسے کہ جنگ کرنا اور یا کوئی امر مشورہ طلب ہو اور یہ حکم مشورہ کا صحابہ سے اسواسطے ہوا کہ وہ خوشدل ہوں اور طرف رسولخدا صلعم کے اُنکو الفت ہو اور اُنکے قول کا اعتماد ہو اور تا کہ امت حضرت کی پیروی اس حکم کی کرکے آپسمین مشورہ کرتے رہیں اور تا کہ لوگوں کی نظروں مین بزرگی صحابہ کی ظاہر ہو اور بعضے کہتے ہیں کہ اسواسطے حکم مشورہ کا اُنسے ہوا ہے تا کہ معلوم ہو جاوے کہ کون اُنمین ناصح اور درست رائے ہے اور یہ مشورہ امور دنیا میں ہے نہ حلال اور حرام میں پس اجتہاد اس سے ثابت نہوگا اور جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ کوئی تنہائی وحشتناک اس سے زیادہ نہیں ہے کہ آدمی اپنی رائے کو بہت خوب جانے اور کوئی مددگار مشورہ سے زیادہ محکم نہیں ہے اور نہج البلاغہ مین جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جسنے ہٹ کی اپنی رائے پر وہ ہلاک ہوا اور جسنے مشورہ کیا مردوں سے وہ اُنکی عقلوں میں شریک ہوا اور مشورہ لینے مین عین ہدایت ہے اور تحقیق خطر مین پڑا وہ شخص کہ جسنے استغنا کیا اپنی رائے کیساتھ اور دوسروں کی رائے سے بے پروائی کی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اور مشورہ کر تو اپنے کام مین اُن لوگوں سے کہ جو ڈرتے ہیں خدا سے فَاِذَا عَزَمْتَ پس جسوقت قصد کرے تو بعد مشورہ کے کسی کام کا فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ پس توکل کر تو اوپر خدا کے کہ فقط مشورہ ہی پر اپنے کام کو نچھوڑ دینا چاہیے کہ کام کا انجام دینے والا خدا ہے اسلئے اُسپر توکل کرنا چاہیے اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ تحقیق کہ خدا دوست رکھتا ہے توکل کرنیوالوں کو پس مدد اُنکی کرتا ہے اور طرف اُس امر کے جو بہتر ہے اُنکو ہدایت کرتا ہے اور جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ اگر توکل کرو تم جیسے کہ حق توکل کرنیکا ہے تو روزی دیے جاؤ تم جسطرح سے کہ پرندوں کو روزی دیتے جاتے ہیں کہ صبحکو بھوکے ہوکے باہر جاتے ہیں اور شام کو سیر ہوکر اپنے آشیانوں کی طرف پھرتے ہیں اور معانی الاخبار مین روایت ہے کہ ایک مرتبہ جبرئیل رسولخدا صلعم کے پاس آئے حضرت نے فرمایا کہ اے جبرئیل توکل کیا چیز ہے کہا کہ یقین کرنا اسکا کہ مخلوقات نہ ضرر پہنچا سکتے ہیں اور نہ فائدہ پہنچا سکتے ہیں اور نہ دے سکتے ہیں اور نہ منع کر سکتے ہیں اور مایوس ہونا خلقت سے پس جسوقت بندہ ایسا ہوگا تو سوائے خدا کے کسی پر اعتماد نکریگا اور نہ امید رکھیگا اور نہ خوف کریگا سوا خدا کے کسی سے اور نہ طمع رکھیگا سوائے خدا کے کسی سے اور بعضے کہتے ہیں کہ علامت توکل کی تین چیزین ہیں ایک تو یہ کہ کسی آدمی سے سوال نکرے اور دوسری یہ کہ اگر کوئی اُس سے سوال کرے تو اُسکو محروم نکرے اور تیسرے یہ کہ اُسکے پاس کوئی شے ہو تو اُسکو خزانہ میں جمع نکرے اور بعضے توکل کی حقیقت میں بیان کرتے ہیں کہ اگر تیرے دست راست کیجانب درندے ہوں اور جانب چپ سانپ ہوں تو تیرے نفس میں کسی طرحکا تغیر اور خوف نہو اور خدا تعالی کی قضا اور قدر سے تو راضی ہو اور بعضے کہتے ہیں کہ توکل یہ ہے کہ اعتماد کرے خدا پر اور اسکے غیر سے منقطع ہو جاوے اور جو کوئی توکل کرے خدا پر تو وہ ہر مقام میں اُسکی مدد کریگا اور منقول ہے کہ ایک شخص نے طرف خانہ کعبہ کے واسطے بجالانے حج کے ہمراہ ایک قافلہ کے ارادہ کیا خدا پر توکل کرکے بدون توشہ اور سواری کے کہ ایک روز ایک دوسرے شخص کو اُسنے اپنے دست راست بیٹھا ہوا دیکھا کہ اُسکے پاس ایک توبرہ تھا اس سے اُسنے پوچھا کہ تو کہاں کا قصد رکھتا ہے کہا کہ مین بھی بیت اللہ کو جاتا ہوں اُسنے پوچھا کہ تیرا توشہ کہاں ہے اُس

شخص نے کہا کہ خدا پر مینے توکل کیا ہو اُسنے کہا کہ تو نے بڑی غلطی کی اسواسطے کہ جسوقت تو نے ایک ایسے قافلہ کی ہمراہ سفر کیا کہ جسمین توانگر اور آسودہ
آدمی ہین تو وہ البتہ تجھکو کہانا اور پانی دیوینگے اور یہہ توکل نہین ہی بلکہ توکل یہہ ہی کہ تیرا دل کسی غیر سے متعلق نہو اور نہ غیر کا دل تجھسے تعلق رکہتا
ہو اور کہا کہ دیکہہ کہ میری توبرہ مین کیا ہی جسوقت نظر کی تو دیکہا کہ اُسمین پتہر بہری ہین اور اُسنے کہا کہ پچاس برس ہی ہین اسیطرح سفر کرتا ہون
خدا پر توکل کرکے اور توبرہ میرا پتہر وں سے پر رہتا ہی تاکہ گمان کرین نظر کرنیوالے کہ اسکے توبرہ مین اسکا توشہ بہرا ہوا ہے کہ دل کسیکا میرے ساتھ
متعلق نہو پس جو شخص کہ توکل کریگا خدا پر اُسکا کہانا پینا خدا پر ہوگا اور بعد اسکے خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے کہ نصرت اور فتح پانی دشمنون پر
سپہ آدمیونکی کثرت پر موقوف نہین ہی بلکہ تعلق اُسکا خدا سے ہی چنانچہ فرماتا ہے کہ اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ اگر
نصرت دیوے تمکو خدا جیسے کہ جنگ بدر مین دی تہی تو پس نہین غالب ہی کوئی واسطے تمہارے کہ تمپر کوئی غلبہ کرے وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ
اور اگر چہوڑ دیوے تمکو جیساکہ جنگ احد مین چہوڑ دیا تہا تو فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ بَعْدِهٖ پس کون شخص ہی وہ کہ نصرت
کرے تمہاری بعد اُس چہوڑ دینے کے وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ اور اوپر خدا ہی کے چاہئے کہ توکل کرین ایمان لانیوالے
یعنی اُسکے فضل اور کرم پر اور کہتے ہین کہ کسی شخص نے اصحاب مین سے رسول خدا صلعم سے عرض کی کہ مجھکو مال غنیمت مین سے اور لوگونسے زیادہ دو
اور بعضے کہتے ہین کہ مال غنیمت بدر مین سے ایک چادر سُرخ چوری گئی تہی بعضے اصحاب منافقین مین سے کہا کہ وہ چادر رسول خدا نے لی ہوگی اُسکے
جواب مین خدا تعالیٰ فرماتا ہی کہ وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اور نہین سزاوار ہے واسطے پیغمبر کے اور نہین صحیح ہے اَنْ يَّغُلَّ یہہ کہ خیانت
کرے وہ مال غنیمت مین کہ کسی کو حصہ سے زیادہ دیوے یا یہہ کہ مال غنیمت مین سے چوری کرکے خود واسطے اپنے کچہہ لیوے وَمَنْ يَّغْلُلْ اور جو
کوئی کہ خیانت کرے غنیمت مین يَأْتِ بِمَا غَلَّ لائیگا وہ اُس چیز کو کہ جسکی چوری کی ہی گردن پر ڈال کر يَوْمَ الْقِيٰمَةِ دن قیامت
کے تاکہ اہل قیامت کے سامنے رسوا ہو اگرچہ ایک سوئی ہو اور رسول خدا صلعم نے فرمایا ہی کہ چاہئے کہ دیکہون مین قیامت کے روز تم مین سے کسی کی
گردن مین اونٹ لٹکتا ہوا اور وہ اونٹ آواز کرتا ہو اور وہ شخص کہے کہ یا رسول خدا میری فریاد کو پہنچ مین کہونگا کہ مینے حکم خدا کا تمکو پہنچا دیا
تہا تو نے مانا آج کچہہ فائدہ تجھکو مین نہ پہنچاؤنگا اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی کچہہ چیز چورائیگا تو وہ چیز اُسکے گلے مین ڈالی جائیگی جسوقت وہ
محشور ہوگا اور حدیث مین آیا ہی کہ اگر کوئی کسی کی ایک بالشت زمین دبالیگا اور زبردستی سے غصب کریگا تو وہ زمین قیامت کے روز
اُسکے گلے مین لٹکائی جائیگی اور منقول ہی کہ جنگ خیبر کے روز ایک شخص اصحاب مین سے مرگیا لوگون نے حضرت سے عرض کی کہ یا رسول خدا
اسپر نماز جنازہ پڑہو فرمایا کہ تم اسپر نماز پڑہو لوگون نے پوچہا کہ اسنے کیا گناہ کیا ہی فرمایا کہ اسنے چوری کی تہی اُسکے اسباب کی تلاشی لی
تو تہوڑا سا مال غنیمت خیبر مین سے اُسکے پاس پایا کہ اُسنے وہ چورایا تہا اور وہ دو درہم کی بہی قیمت کا نہ تہا ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ
مَّا كَسَبَتْ پہر پورا دیا جائیگا ہر نفس جو کچہہ کمایا ہی اسنے نیکی کو یا بدی کو کہ اور اسکی جزا اسکو قیامت کے روز ملیگی وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ
اور وہ نہ ظلم کیے جاوینگے اُس روز کہ ثواب فرمانبردار کا کم کیا جاوے اور عذاب گنہگار کا زیادہ کیا جاوے ایسا نہوگا اور کہتے ہین کہ جسوقت رسول
صلعم نے اصحاب سے فرمایا کہ تم لڑنیکے واسطے جاؤ تو بعضے منافقین نے حضرت کا کہنا نہ مانا اور ایک جماعت مومنین کی بہی اُنکی پیروی
کرکے اپنے گہر مین بیٹہہ رہی یہہ آیت نازل ہوئی کہ اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ کیا پس جو شخص کہ پیروی کرے رضامندی خدا کی
پیغمبر کی متابعت مین کہ پیغمبر کے کہنے پر چلے اور یا خود پیغمبر كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ مانند اُس شخص کے ہے کہ پہر گیا ہی وہ شخص
ساتہ نارضامندی اور غصہ خدا کیجانب سے بسبب گناہونکے اور نہ کہا ماننے رسول خدا کے وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ اور جائے اُسکی دوزخ ہے
وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ اور بری جگہہ ہی وہ دوزخ اور جن لوگون نے کہ فرمانبرداری کی ہے مثل پیغمبرا ور مومن کے هُمْ وہ لوگ کہ
دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ درجون والے ہین نزدیک خدا کے درجات کا مضاف محذوف ہی اور تقدیر اُسکی اہل درجات ہی یعنی صاحب درجہ

وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِمَا يَعْمَلُوْنَ اور خدا دیکھنے والا ہی اور جاننے والا ہی ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم عبادت یا گناہ اور سب کو موافق عمل کے جزا دیگا
اور بعد اسکے پیغمبر کے بھیجنے کی نعمت کا ذکر کرتا ہے کہ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ البتہ تحقیق احسان کیا خدا نے اور بڑا انعام ہی خدا کا عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ
اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ اوپر مومنین کے جس وقت بھیجا اُس نے بیچ انکے رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ پیغمبر کو نفسوں اُنکے سے یعنی اُنہیں کی جنس کا کہ وہ
آدمی ہی جیسے کہ مومنین آدمی ہین تا کہ اُنس پکڑین وہ اُس سے اور اُسکے کلام کو سنین اور اگر فرشتہ یا جن پیغمبر ہو کر آتا تو اُس سے بہاگتے اور الفت
نہ پکڑتے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد نفسوں سے قوم اُنکی ہی کہ وہ عرب ہین تا کہ کلام کو اُسکے بخوبی سمجہین اور صدق اور امانت کو وہ خوب جانتے ہین
اور اُنکو معلوم ہی کہ پہلے سے لکہا پڑہا نہین ہی اور ہر چند جناب رسول خدا کل آدمیون پر پیغمبر ہو کے آئے ہین لیکن مومنین کو ذکر مین خاص اسواسطے
کیا ہی کہ فائدہ اُسکے آنے سے انکو واسطے ہی حاصل ہی کہ وہ ہدایت پاتے ہین اور پیغمبر کا بہیجنا واسطے ہدایت کے خدا پر واجب ہی اور منت اور احسان
کرنا مومنین پر اُسکے بہیجنے کی وجوب کو دفع نہین کرتا ہے اور نہ اُسکے مخالف ہی جیسے کہ آدمی پر زکوۃ واجب ہوتی ہی اور جب کسی دوسرے کو دیتا
ہے تو پہر اُسکا احسان ہوتا ہے ایسے ہی خدا تعالی پر پیغمبر کا بہیجنا واجب ہی اور جسوقت اُسکو بہیجا اور مومنین نے اُس سے فائدہ حاصل کیا
تو خدا تعالی کا اُنپر احسان ہوا پس فرماتا ہی خدا کہ بہیجا اُسنے نفسوں اُنکے سے پیغمبر کو بہیجا ہے کہ وہ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ پڑہتا ہی اوپر
اُنکے آیتین اُسکی جو کہ قرآن مین ہین وَيُزَكِّيْهِمْ اور پاک کرتا ہے وہ اُنکو بد اعتقادون اور بد عملون اور بد خلقون اور خواہشون بد نفسو
کے سے احکام شرع کے سبب سے وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ اور سکہلاتا ہی وہ اُن مومنین کو قرآن اور احکام شرع کی وَاِنْ
كَانُوْا مِنْ قَبْلُ اور تحقیق تھے وہ پہلے اس سے لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ البتہ بیچ گمراہی ظاہر کے کہ حق کو نہین جانتے تھے اور نہ
باطل سے کنارہ کشی کرتے تھے اور اِنکا اِنْ مخففہ اِنْ مثقلہ کا ہی دلالت کرتا ہے اُسپر لام تاکید کا جو کہ فی پر آیا ہی اور اب خدا تعالی پہر دو
جہاد کا ذکر کرتا ہی اور فرماتا ہی کہ اَوَلَمَّآ اَصَابَتْكُمْ کیا جسوقت پہنچی تمکو یعنی تمنے جو مخالفت کی ہی پیغمبر کی کیا پہنچی ہے تمکو مُّصِيْبَةٌ
کوئی مصیبت اور بلا جنگ احد مین مثل قتل اور زخم کے قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا حال یہ ہی کہ تحقیق پہنچائی ہی مصیبت تمنے دو برابر اس
مصیبت کی کفار کو جنگ بدر مین یعنی جنگ احد مین ستر مسلمان قتل ہوئے تھے اور جنگ بدر مین مسلمانون نے ستر کفار تو قتل کئے تھے اور
ستر کفار کو اسیر کیا تھا اسواسطے خدا تعالی فرماتا ہی کہ تمنے اپنے سے دگنی مصیبت کفار کو پہنچائی ہی اور باوجود اسکے حال یہ ہے کہ قُلْتُمْ کہا تم
جزع اور فزع سے بیقرار ہو کر اَنّٰى هٰذَا کہانسے ہی یہ شکست یعنی یہ شکست ہمکو کہانسے پہنچی ہم تو مسلمان ہین اور ہم مین پیغمبر ہے
اور ہمسے خدا نے وعدہ نصرت اور فتح کا کیا ہے قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اُن لوگونکے جواب مین کہ هُوَ وہ شکست اور مصیبت جو تمکو پہنچی
هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ نزدیک سے نفسون تمہارے سے ہے سبب تمہارے نفسونکی شامت سے کہ وعدہ نصرت کا بشرط متابعت رسول تہا اور
تمنے متابعت اُسکی نہ کی اور جہاد مین تم ثابت قدم نہ رہے اور پہاڑ کے درہ کو چہوڑ کر مال غنیمت کی طمع مین چلے گئے مال کو لوٹنے کیواسطے اسلئے
خدا نے تمکو شکست پہنچائی اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ تحقیق کہ خدا اوپر ہر چیز کے مثل فتح اور غنیمت اور قتل اور شکست کے قَدِيْرٌ
قدرت رکہنے والا ہے اگر وہ چاہتا تو تمکو شکست نہ ہوتی لیکن تمنے جو مخالفت کی اسواسطے تمکو شکست دلوائی وَمَآ اَصَابَكُمْ اور جو
کچہ پہنچا ہے تمکو مثل قتل اور زخم اور شکست کے يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ بیچ اُس دن کے کہ ملین دو جماعتین مومنین اور کفار کی آپس مین یعنی
جسدن لشکر ابو سفیان نے لشکر مومنین سے مقابلہ کیا تو فَبِاِذْنِ اللّٰهِ پس ساتھ اذن خدا کے یعنی ساتھ علم خدا کے تہا کہ خدا تعالی
اپنے علم سے جانتا تہا کہ تمکو شکست ہوگی وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ اور تا کہ جدا کرے خدا مومنین کو کہ ہم اچہا پر قادر ہین وَلِيَعْلَمَ
الَّذِيْنَ نَافَقُوْا اور تا کہ جدا کرے اُن لوگونکو کہ نفاق کیا ہی اُنہون نے یعنی یہ شکست تمکو اسواسطے ہوئی کہ مومن اور منافق مین تمیز اور
فرق ہو جاوے اور لوگو پر ظاہر ہو جاوے کہ کون مومن ہے اور کون منافق ہے وَقِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اور کہا گیا واسطے اُن منافقون

سے کہ آؤ تم اور لڑائی سے مت پہرو کہ قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لڑو تم بیچ راہ خدا کے اَوِ ادْفَعُوْا یا دفع کرو تم مشرکوں کو کہ قصد قتل اور غارت
کا رکھتے ہیں کہ مقصود اس سے یہ ہے کہ یا تو آخرت کے فائدہ کے واسطے اور یا دنیا کے نفع کے واسطے انکو اپنے سے اور اپنے اہل وعیال سے دفع کرو اور کہتے ہیں کہ یہ قول
عبداللہ بن عمر انصاری کا ہے کہ جسوقت ابن ابی مع تین سو منافقین کے پہر گیا تہا تو اُنسے اُسنے باواز بلند کہا تہا کہ آؤ تم اور مجادلت مت کرو تم
اسکے جواب میں قَالُوْا کہا انہوں نے ہنسی سے کہ لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا اگر جانتے ہم لڑنا اور لڑائی کے فن ہمکو معلوم ہوتے تو لَّاتَّبَعْنٰكُمْ
البتہ پیروی کرتے ہم تمہاری اور تمہارے ہمراہ ہو کر ہم کافروں سے لڑتے لیکن ہم لڑنا نہیں جانتے ہیں هُمْ وہ منافقین لِلْكُفْرِ واسطے کفر کے
یعنی طرف کفر کے يَوْمَئِذٍ اس دن کہ جس روز یہ سخن کہا تہا اَقْرَبُ نزدیک زیادہ ہیں مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ ان منافقین سے واسطے
ایمان کے یعنی وہ منافقین نسبت بہ ایمان کفر کیطرف زیادہ ہیں کہ ایمان تو انکا فقط زبانی ہے اور دل میں وہ کافر ہیں اور یا یہ معنی ہیں کہ وہ منافقین
اس روز کفار کیطرف زیادہ نزدیک تھے مدد دینے میں مومنین سے يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ کہتے ہیں وہ منافقین
ساتھ مونہوں اپنے کے وہ چیز کہ نہیں ہے بیچ دلوں انکے اور دل انکے موافق انکی زبانوں کے نہیں ہیں اسمیں کہ وہ کہتے ہیں کہ طریقے لڑائی کے ہم نہیں
جانتے ہیں وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور خدا زیادہ جاننے والا ہے اور زیادہ عالم ہے بِمَا يَكْتُمُوْنَ ساتھ اس چیز کے کہ پوشیدہ رکھتے ہیں وہ
منافق عداوت اور مکر اور نفاق کو اَلَّذِيْنَ وہ لوگ ہیں منافقین کہ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ کہا انہوں نے واسطے بھائیوں اپنے کے
یعنی اپنی نسلوں کی حقمیں کہا جو کہ احد میں مارے گئے تھے اور کہا انہوں نے اسوقت میں کہ وَقَعَدُوْا اسوقت بیٹھے رہے تھے وہ اپنے گھر میں یہ کہا کہ
لَوْ اَطَاعُوْنَا اگر فرمانبرداری کرتے وہ ہماری اور ہمارا کہنا مانکر لڑنے کو نجاتے تو مَا قُتِلُوْا نہ مارے جاتے وہ جیسے کہ ہم نہیں مارے گئے ہیں
قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم ان منافقین سے کہ اگر موت تمہارے اختیار میں ہے تو فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ پس دفع کرو تم نفسوں اپنے
سے موت کو اور موت کو کبھی اپنے پاس آنے دو اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اگر ہو تم راست گو کہ جہاد میں نجانا موت کو دفع کرتا ہے اور اب اخلاص
بیان کرتا ہے مرتبہ اُن لوگوں کا کہ جو جنگ بدر اور جنگ احد میں اور سوا اسکے جو راہ خدا میں مارے گئے ہیں اور شہید ہوئے ہیں چنانچہ فرماتا ہے کہ وَلَا
تَحْسَبَنَّ اور نہ گمان کر تو اے محمد صلعم الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ان لوگوں کو کہ مارے گئے ہیں بیچ راہ خدا کے اَمْوَاتًا مردے
یعنی انکو مردے مت گمان کر بَلْ اَحْيَآءٌ بلکہ زندہ ہیں وہ عِنْدَ رَبِّهِمْ نزدیک پروردگار اپنے کے اور یہ بدن جو انکے تہا ہیں بیان ان
بدنوں کی مثل انکے واسطے اور بدن ہوجاتے ہیں اور ان بدنوں سے يُرْزَقُوْنَ روزی دیے جاتے ہیں وہ بہشت کے میووں سے فَرِحِيْنَ جسوقت
کہ خوش ہونیوالے ہونگے بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ساتھ اس چیز کے کہ دیا ہے انکو خدا نے فضل اپنے سے کہ وہ خوشنودی اور رضامندی
خدا کی ہے کہ سب نعمتوں سے بڑھ کر ہے وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ اور خوش ہوتے ہیں وہ ساتھ حال ان لوگوں
کے کہ نہیں پہنچے ہیں وہ پیچھے انکے سے یعنی ملائکہ جو انکو خبر دیتے ہیں کہ تمہارے برادران ایمانی کہ ابھی تمہارے پاس نہیں پہنچے ہیں تمہارے پیچھے انکو کسیطرح کا
رنج اور غم نہیں ہے اور وہ بھی شہادت پاکر یا عبادت اور جہاد کی برکت سے تمہارے پاس آنیوالے ہیں اور تمہاری مانند درجے پانیوالے ہیں تو یہ
خوشخبری سنکر وہ شہدا خوش ہوتے ہیں کہ ہمارے برادران دینی کو کسیطرح کا رنج اور غم نہیں ہے اور وہ بھی ہمارے پاس آنیوالے ہیں اور مطلع ہوتے
ہیں وہ شہدا اپنے برادران ایمانی کے حال سے اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ یہ کہ نہیں خوف ہے اوپر انکے اولاد کیطرف سے کہ پیچھے اپنے چھوڑ گیا ہے واسطے کہ
خدا کارساز انکا ہے وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ اور نہ وہ غمگین ہونگے اپنے مالونکے چھوڑنے سے کہ خدا تعالی انکو بہشت میں بہت کچھ دیوےگا اور الا خوف
جو فرمایا ہے جار ہے کہ جو الذین پر آتی ہے اور ان لا خوف بدل ہے الذین سے يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ خوش ہوتے ہیں وہ شہدا
ساتھ اس نعمت کے کہ پہنچی ہے جانب خدا سے انکے عمل کے عوض میں انکو وَفَضْلٍ اور سبب فضل اور زیادتی نعمت کے خدا کیطرف سے اور فضل کا عطف
نعمت پر ہے وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اور تحقیق خدا نہیں ضایع کرتا ہے اجر مومنوں کی جو کہ ایمان لائے ہیں خدا پر

ع ۱۷ ۸

اور پیغمبر پر اور کسائی نے اِن کی ہمزہ کو مکسور پڑہا ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ایک شخص جناب رسولخدا صلعم کے پاس آیا اور
عرض کی کہ مین جہاد سے رغبت رکہتا ہون فرمایا کہ تو راہ خدا مین جہاد کر اگر تو قتل کیا جاویگا تو خدا کے نزدیک زندہ ہوگا اور روزی پائیگا اور
اگر مر جائیگا تو اجر تیرا خدا پر ہے اور اگر زندہ رہا تو گناہون سے نکل جائیگا اور رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ کوئی قطرہ خدا کے نزدیک زیادہ دوست اُس
قطرے سے نہین ہے کہ جو راہ خدا مین قطرہ خون کا گرتا ہے اور امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ جسوقت مومن
جہاد کیواسطے طیار ہوتا ہے تو خدا تعالی بیزاری آتش دوزخ اسکے واسطے لکہتا ہے اور ستر ہزار فرشتے پر اپنے بچہاتے ہین اور خوشخبری بہشت کی
اُسکو دیتے ہین اور جسوقت آواز اُنکی اُسکے کانون پہنچی تو جو ضرب کہ اُسپر واقع ہو وہ اُسکو بہتر جانتا ہے آب سرد کے پینے سے بیچ ہوا گرم مین اور جسوقت گہوڑے
کی پشت سے نیچے گرے تو ہنوز زمین پر نہ پہنچے کہ حور العین اُسکے سر کو اپنے دامن مین لیوے اور اُسکو بہشت کی نعمتونکی خوشخبری دیوے اور ستر محل
کے محلون مین سے اُسکو دیوین اور نور اُسکے محل کا اسقدر روشن ہو کہ مشرق سے مغرب تک اُس سے پُر ہوجاوے اور ہر محل کے ستر در ہون سونیکے اور ہر
در پر طلائی پردہ لٹکتا ہوا اور ہر محل مین ستر خیمہ ہون اور ہر خیمہ مین ستر تخت طلائی ہون کہ پایہ اُنکے پر جدیکے ہون اور ہر تخت پر ستر فرش
ہون اور ہر فرش چالیس ہاتہ کا ہوا اور ہر فرش پر ایک حور بیٹہی ہو حور العینون مین سے کہ وہ زوجہ اُسکی ہو اور ہر حور کیواسطے ستر کنیزین ہون اور
ستر ہزار غلام ہون کہ جنکے چہرے مثل ماہ کے روشن ہون اور ہر ایک کے ہاتہ مین ظروف شراب کی ہون قسم ہے اُس خدا کی کہ جسکے قبضے مین جان
محمد کی ہے کہ شہیدون کو میدان حشر مین ہمہ بدبہ اور شوکت سے لاوینگے کہ اگر انبیاء راہ مین ملین تو سب پیادہ ہوجاوین اُنکے واسطے اور وہ تختون
پر جا کر بیٹہین اور ستر ہزار کے قریبون اور ہمسایون تک شفاعت کرین اور روایت ہے کہ جسوقت رسولخدا صلعم جنگ احد کو فتح کرکے مدینہ مین
داخل ہوئے تو جبرئیل نازل ہوئے اور حکم لائے کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ تو ابوسفیان کے پیچہے جا اور وہ مع باقیماندون کے مکہ کو بہاگ کر چلا گیا تہا اور
جبرئیل نے حضرت سے کہا کہ تیرے ہمراہ زخمی آدمی جاوین حضرت نے مہاجرین اور انصار کو حکم دیا کہ جو کوئی تم مین سے زخمی ہے وہ ہمراہ چلے اور بے
زخم کا آدمی ہمراہ میرے نہ چلے بیچارے زخمی حضرت کے ہمراہ ہوئے اور حمراء الاسد پر جاکر اوترے اور قریش بہاگکے ہوئے روحا پر ٹہیرے ہوئے تہے
اور ارادہ اُنکا یہ تہا کہ مدینہ کو اُلٹے پہر چلین اور مسلمانون کو قتل کرین ایک شخص مدینہ سے آتا تہا اُس سے خبر پوچہی تو اُسنے کہا کہ محمد اور اُس کے
اصحاب حمراء الاسد پر ٹہیرے ہوئے ہین اور تمہارا ارادہ رکہتے ہین ابوسفیان اور خالد بن ولید و عمرو کفار کے دل مین یہ بات سُنکر رعب پڑگیا
ایک شخص نعیم بن مسعود اشجعی مدینہ کو جاتا تہا ابوسفیان نے اُس سے کہا کہ تو حمراء الاسد کو ہوتا ہوا جا اور محمد کے اصحاب سے ملاقات کرکے
بیان کر کہ قریش کے ہمراہ بہت بڑا لشکر ہے تم یہانسے چلے جاؤ اگر تو انکو یہ بات کہے گا تو مین تجہکو اُسکے عوض مین دس اونٹ خرما اور انگور خشک
کے بار کرکے دونگا دوسرے روز وہ حمراء الاسد پر پہنچا اور اُسنے حضرت کے اصحاب سے بیان کیا کہ قریش کے لشکر مین کثرت سے آدمی جمع ہوئے ہین
تم یہانسے اُلٹے پہر جاؤ اور مدینہ کو چلے جاؤ اصحاب نے جسوقت یہ بات سُنی تو کہا کہ حسبنا اللہ ونعم الوکیل یعنی کافی ہے ہمکو خدا اور اچہا
کارساز ہے اور کہا کہ ہمکو اُنکی کچہ پروا نہین ہے جبرئیل نے نازل ہوکر خبر پہنچائی کہ قریش کے آدمیونکو تمہارا رعب پڑگیا ہے اور وہ مکہ
کو چلے گئے ہین تم بہی مدینہ کو پہر جاؤ حضرت صلعم مع اصحاب کے مدینہ کو چلے گئے اور بعضے کہتے ہین کہ ابوسفیان احد سے بہاگ کر مکہ کو واپس ہوا
اور عبد القیس وغیرہ سوار مسلمانون کے پاس خبر لائے کہ ابوسفیان لشکر آراستہ کرکے ارادہ ادہر آنیکا رکہتا ہے اصحاب حضرت کے باوجودیکہ زخمی تہے
اُنہے کچہ پروا نکی اور کہا کہ حسبنا اللہ ونعم الوکیل اور حضرت نے سب کو جہاد کی رغبت دلائی سب نے باوجودیکہ زخمی تہے حضرت کے ارشاد
کو قبول کیا اور بعد اسکے معلوم ہوا کہ عبد القیس جہوٹ کہتا تہا مطمئن خاطر ہوکر سب مدینہ کو پہر آئے اور یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا
خدا کہ مومنین ثابت قدم مصر کہ جہاد مین اَلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ وہ لوگ ہین کہ قبول کیا ہے جنہون نے واسطے خدا
اور پیغمبر کے جو کچہ حضرت نے فرمایا ہے مِنْ بَعْدِ مَآ اَصَابَہُمُ الْقَرْحُ پیچہے اُس سے کہ پہنچے تہے اُنکو زخم لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا مِنْہُمْ

واسطے اُن لوگونکے کہ نیکی کی ہی اُنہون نے اُنمین سی کہ عہد کو وفا کیا ہی اور فرمانبرداری اختیار کی ہی وَاتَّقَوْا اور خوف کیا ہی اُنہون نے
خدا کے غضب سی پیغمبر کی مخالفت مین اَجْرٌ عَظِیْمٌ اجر بڑا ہے یعنی اُن لوگون کیواسطے اجر بڑا ہے کہ وہ بہشت ہی نعمتون سے بہری ہوئی
اور اُن نیکی کرنیوالون ہی کی شان مین فرماتا ہے کہ اَلَّذِیْنَ وہ لوگ ہین وہ کہ واسطے ڈرانیکے قَالَ لَهُمُ النَّاسُ کہا واسطے
اُنکے آدمیون نے کہ وہ نعیم بن مسعود تہا یا عبد القیس تہا اُن دونون مین سی کسی نے کہا کہ اِنَّ النَّاسَ کہا تحقیق آدمی یعنی ابو سفیان
اور ہمراہی اُسکے قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ تحقیق جمع کیا ہے اُنہون نے واسطے تمہارے لشکر عظیم کو اور اتفاق کیا ہے اُنہون نے تمہارے قتل
کرنے پر فَاخْشَوْهُمْ پس ڈرو تم اُن لوگون سے یعنی ابو سفیان وغیرہ سے کہ تمکو طاقت اُنسے لڑنیکی نہین ہی اسواسطے کہ تم تہوڑے ہو اور باوجود
اسکے زخمی بہی ہو اور وہ کثرت سے ہین اور تندرست ہین فَزَادَهُمْ پس زیادہ کیا اُن مومنین کو اِس خبر سننے نے اِیْمَانًا ایمان کو
بسبب مضبوطی اعتقاد اور یقین خدا اور رسول کے وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ اور کہا اُنہون نے کہ کافی ہے ہمکو خدا مدد کرنیوالا کفار سے لڑنے
مین وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ اور اچہا کارساز ہے وہ کہ اگر وہ ہماری فتح کو چاہے گا تو ہمکو اُنکی کچہہ پروا نہین ہوگی اور بعضے کہتے ہین کہ یہ آیت
اور جو کچہہ کہ اُسکے مابعد ہے وہ غزوہ بدر صغری مین نازل ہوئی ہی اور قصہ اُسکا اسطرح ہے کہ جسوقت ابو سفیان جنگ اُحد سے شکست
کہا کر اولٹا مکہ کیطرف پہرا ہے تو وقت پہرنیکے جناب سرور خدا صلعم سے کہا کہ اے محمد ہمارا اور تیرا وعدہ سال آئندہ مین بدر پر ہے اگر ارادہ تیرا
لڑنیکا ہی حضرت نے فرمایا کہ بہت خوب یہان کیا تامل ہے جب سال آئندہ آیا تو ابو سفیان مکہ کے لوگونکو ہمراہ لیکر مکہ سے باہر نکلا اور مر الظہران پر
مقام کیا اور خود بخود اُس کے دل مین مسلمانونکی طرف سے رعب پڑ گیا اور وہانسے ارادہ مکہ کے پہر جانیکا کیا اور نعیم بن مسعود اشجعی عمرہ کرکے
مدینہ کو جاتا تہا اُس سے ابو سفیان نے کہا کہ مینے محمد سے وعدہ کیا تہا بدر مین جانیکا اور یہ سال قحط کا ہو اور ہمکو چاہیے کہ لڑائی کے
موسم مین نکلین اور اب ہم نہین جاسکتے ہین اور اگر محمد نکلا اور ہم نہ نکلے اسکے واسطے تو اُسکو جرات ہو جائیگی تو اُنکو ہماری طرف سے جا کر خوف
دلا کہ وہ بہی مدینہ سی باہر نہ نکلین تجہکو دس اونٹ اسکے عوض مین دونگا اُنکو سہیل بن عمرو کے پاس رکہہ دونگا وہ مدینہ کو گیا اور لشکر
اسلام کو ابو سفیان کے لشکر سے خوف دلایا اور کہا کہ تم مین سی کسی کو باقی نہ چہوڑیگا اصحاب نے یہ سنکر نکلنا اپنا مکروہ جانا جناب سرور خدا
صلعم نے فرمایا کہ قسم ہی اُس شخص کی کہ جسکے دست قدرت مین میری جان ہے البتہ مین نکلونگا اور بدر صغری پر پہنچونگا اور اگر کوئی نہ
جائیگا تو مین تنہا ہی جاؤنگا جو کوئی نامرد تہا وہ نہ گیا اور جو کوئی بہادر اور شجاع تہا وہ لڑائیکو حضرت کی ہمراہ چلا اور سبنے سنکر کہا کہ
حسبنا اللہ ونعم الوکیل اور عرض کی کہ ہم حضرت کے ہمراہ ہین جسوقت ارادہ ہو چلو جناب سرور خدا صلعم مع اصحاب مدینہ سی باہر نکلکر
روانہ ہوئے اور بدر صغری مین جا پہنچے اور وہ ایام جاہلیت مین یعنی اسلام سی پہلے مقام بیٹہنے کا تہا یعنی ہر سال وہان آٹہہ روز بازار لگتا
تہا اور مال تجارت وہان خرید و فروخت ہوتا تہا جناب رسول خدا صلعم منتظر ابو سفیان کی وہان ٹہیرے رہے اور ابو سفیان مر الظہران مین سے
مکہ کو کوچ کر گیا اور اُن مشرکین مین سی کسی کی ملاقات حضرت سی نہوئی اور اصحاب حضرت کے مال تجارت جو اپنے پاس رکہتے تہے وہ اُنہون
نے وہان فروخت کیا اور کچہہ مال وہانسے خرید کیا ایک درہم کے دو درہم فائدے مین حاصل ہوئے اُس حال کو خدا تعالی بیان کرتا ہے
اور اسیطرح حضرت امام محمد علیہ السلام سی روایت ہی چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ فَانْقَلَبُوْا پس پہرے وہ مومنین بدر سے بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ
ساتہ نعمت کے جانب خدا سے یعنی ثواب حاصل کرکے خیر و عافیت سی پہرے وَفَضْلٍ اور ساتہ فضل کے خدا کیجانب سی مال تجارت
مین فائدہ حاصل کرکے لَمْ یَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ کہ نہ پہنچی اُنکو کوئی برائی اور نہ پہنچا اُنکو کسی امر مکروہ سے مثل قتل اور زخم کے سلامتی
گئے اور آئے وَاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ اور پیروی کی اُنہون نے رضامندی خدا کی کہ سبب رستگاری دنیا اور آخرت کا ہی وَاللّٰهُ
ذُوْ فَضْلٍ عَظِیْمٍ خدا صاحب فضل بزرگ کا ہی کہ شر کو اُنکو مومنون سی دفع کرتا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سی روایت ہی فرمایا کہ مین

تعجب رکھتا ہون اُس آدمی سے کہ چار چیزونسے خوف کرے تو کسواسطے چار چیزونکی طرف پناہ نہین لیجاتا ہے ایک تو یہ کہ جسوقت دشمن سے ڈرے
تو کیون نہین کہتا ہے حسبنا اللہ ونعم الوکیل اور حال یہ ہے کہ سنتا ہے کہ خدا تعالی اسکے بعد فرماتا ہے فانقلبوا بنعمة من اللہ وفضل دوسرے
یہ ہے کہ جسوقت دشمن کے مکر سے ڈرے تو کسواسطے پناہ نہین لیجاتا ہے کلمہ وافوض امری الی اللہ اور حال یہ ہے کہ خدا اسکے بعد فرماتا ہے کہ فوقاہ
اللہ سیئات ما مکروا اور تیسری یہ کہ جسوقت کسی کو غم پہنچے تو کسواسطے نہین کہتا ہے لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین
اور حال یہ ہے کہ خدا اسکے بعد فرماتا ہے کہ فاستجبنا له ونجیناه من الغم اور چوتھی یہ کہ جسوقت زیادتی مال کی طلب کرے تو کسواسطے نہین
کہتا ہے ما شاء اللہ لا قوة الا باللہ اور حال یہ ہے کہ بعد اسکے خدا تعالی فرماتا ہے کہ فعسی ربی ان یؤتین خیرا اور بعد اسکے خدا تعالی
بیان کرتا ہے کہ انما ذلکم الشیطان سوائے اسکے نہین کہ وہ ڈرانا شیطان سے یعنی ڈرانا نعیم یا عبد القیس کا شیطان کے
فعل سے اور اسکے اغوا سے ہے کہ یخوف اولیاءه ڈراتا ہے دوستون اپنے کو کہ وہ منافقین ہین تاکہ رسول خدا کی لشکر سے وہ روگردان
ہو جاوین اور یہ امر باعث مومنونکے شکست کا ہو فلا تخافوهم پس نہ ڈرو تم اے مومنین اُن کفار سے کہ وہ ابو سفیان وغیرہ ہین
وخافون اور ڈرو تم مجھسے میری حکم کی مخالفت مین ان کنتم مومنین اگر ہو تم باور کرنیوالے اور اعتقاد رکھنے والے میری وعدہ
اور وعید کو سواسطے کہ ایمان تقاضا کرتا ہے خوف کرنیکا خدا سے نہ آدمیون سے ولا یحزنک الذین یسارعون فی الکفر
اور نہ غمگین کرین تجھکو اے محمد وہ لوگ کہ جلدی کرتے ہین وہ بیچ کفر کے یعنی جو کہ کفر مین پڑے ہین اور بے تامل کافر ہو جاتے ہین اور کفر کو باطل
ہونیکی ملاحظہ نہین کرتے ہین انهم لن یضروا اللہ شیئا تحقیق وہ ہرگز نہ ضرر پہنچا سکینگے خدا کو کچھ یعنی خدا کے دوستونکو کچھ ضرر نہ
پہنچا سکینگے اپنے کفر کی جلدی کرنے مین بلکہ ضرر اسکا انکے ہی نفسونکی طرف پھرنیوالا ہے اسواسطے کہ اسکے سبب سے غضب الہی مین وہ گرفتار
ہونگے یرید اللہ الا یجعل لهم ارادہ کرتا ہے خدا یہ کہ نہ مقرر کرے واسطے اُن لوگونکے کہ کفر مین جلدی کرنیوالے ہین حظا فی الآخرة
کوئی حصہ بیچ آخرت کے یعنی اسکے ثواب مین سے ولهم عذاب عظیم اور واسطے انکے عذاب بزرگ ہے کہ وہ عذاب دوزخ کا ہے ان الذین اشتروا
الکفر تحقیق وہ لوگ کہ خرید کیا ہے انہون نے کفر کو یعنی بدل لیا ہے کفر کو بالایمان ساتھ ایمان کے کہ کفر کو ایمان پر اختیار کیا ہے
لن یضروا اللہ شیئا ہرگز نہ ضرر پہنچا سکینگے وہ خدا کو کچھ بسبب اختیار کرنے کفر کے اور شیئا دو جگہ مفعول بہ بھی ہو سکتا ہے اور مفعول
مطلق بھی ہو سکتا ہے اور بتقدیر باء مجرور بھی ہو سکتا ہے یعنی بشیء ولهم عذاب الیم اور واسطے انکے عذاب ہے دردناک اور خدا تعالی
بیان کرتا ہے کہ کفار کے بڑھجانا اور عمر دراز ہونیسے یہ نہ سمجھو کہ یہ بہتر ہے انکے واسطے بلکہ مصیبت زبون ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ ولا یحسبن
الذین کفروا اور نہ گمان کرین وہ لوگ کہ کافر ہوئے ہین مثل یہود اور نصاری اور مشرکین کے اور ابن کثیر اور ابن عمرو نے لا تحسبن کو یا سے
پڑھا ہے اور کسر سین سے سب جگہ اور حمزہ نے کل کو تا سے اور فتح سین اور یا سے پڑھا ہے یعنی کفار گمان نکرین کہ انما نملی لهم سوائے اسکے
نہین کہ ڈھیل دیتے ہین ہم واسطے انکے دنیا مین خیر لانفسهم بہتر ہے واسطے نفسون انکے کی اس سے کہ ایمان لاتین وہ اور درجہ
شہادت کو پہنچین ایسا امر نہین ہے بلکہ انما نملی لهم سوائے اسکے نہین کہ مہلت دیتے ہین ہم واسطے انکے زندگانی دنیا مین اسواسطے کہ لیزدادوا
اثما تاکہ زیادہ کرین وہ گناہون کو یعنی انجام کار انکا زیادتی گناہ کی ہے ولهم عذاب مهین اور واسطے انکے عذاب ہے خوار کرنیوالا
اور خوار کرنیوالا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ کافر کے واسطے موت بہتر ہے یا زندگی فرمایا کہ مومن کو اور کافر کو دونو کے واسطے موت
بہتر ہے مومن کے واسطے تو اسلئے کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ ما عند اللہ خیر للابرار یعنی اور جو کچھ نزدیک خدا کے ہے بہتر ہے واسطے نیکونکے کہ بعد مرنیکے اسکو
حاصل کرتے ہین اور لیکن کافر پس اسکو خدا تعالی فرماتا ہے ولا یحسبن الذین کفروا انما نملی لهم خیر لانفسهم انما نملی لهم لیزدادوا اثما ولهم عذاب
مهین یعنی اور نہ گمان کرین وہ لوگ کہ کافر ہوئے ہین سوائے اسکے نہین کہ مہلت دیتے ہین ہم واسطے انکے بہتر ہے وہ واسطے نفسون انکے کے

سو نہ لیسکے نہین کہ مہلت دیتے ہین ہم واسطے انکے تا کہ زیادہ کرین وہ گناہ کو اور واسطے انکے عذاب ہے خوار کرنیوالا پس معلوم ہوا کہ موت ہی انکی بہتر ہے زندگی سے
اور رسول خدا صلعم سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ جسطرح آدم کی اولاد کو آدم پر ظاہر کر کے دکھلایا تھا اسیطرح میری امت کو مجھ پر ظاہر کر کے
دکھلایا اور مجھکو مطلع کیا کہ کون انمین سے اسلام کو قبول کریگا اور کون گمراہ رہیگا منافقون نے آپسمین کہا کہ تعجب ہے محمد سے کہ دعویٰ کرتا ہے کہ جو پیدا
نہین ہوے انکو مین جانتا ہون کہ کون مومن ہے اور کون کافر ہے اور حال یہ ہے کہ ہمارے دلونکی باتونسے بیخبر ہے اگر سچ کہتا ہے تو چاہیے کہ بیان کرے کہ
کون ہم مین مومن خالص ہے اور کون منافق ہے جسوقت حضرت کو یہ خبر پہنچی تو منبر پر تشریف لیگئے اور خدا تعالیٰ کی تعریف بیان کی اور بعد
اسکے فرمایا کہ کیا ہوا ہے آدمیونکو کہ میرے مقام اور مرتبہ کو نہین پہچانتے ہین اگر مجھسے وہ پوچھین تو جو کچھ آج سے قیامت تک واقع ہوگا سب کی خبر دون عبد اللہ بن حذافہ
اٹھا اور کہا کہ یا رسول خدا وہ کون ہے کہ جو اس سے انکار کرے فرمایا کہ خدا تعالیٰ اور بعد اسکے منبر سے نیچے تشریف لائے اور یہ آیت نازل ہوئی ما کان
اللہ لیذر المؤمنین ہرگز نہین ہے خدا ایسا کہ چھوڑ دے مومنین کو علیٰ ما انتم علیہ اوپر اس چیز کے کہ تم اوپر اسکے ہو ملے ہوے آپسمین
اور مخلوط کہ مومن اور منافق مین فرق نہ معلوم ہوتا ہو پس مومنین کو ایسے حال پر خدا تعالیٰ نہین چھوڑتا ہے کہ وہ بھی آپسمین ایسے مخلوط ہون کہ مومن
اور منافق مین فرق نہ معلوم ہوتا ہو حتیٰ یمیز الخبیث یہانتک کہ جدا کرے خدا ناپاک کو یعنی منافق کو من الطیب پاک سے یعنی
مومن سے کہ حکم جہاد کا اعلاء دین سے انکو دیوے کہ جو کہ مومن خالص ہین وہ تو کفار سے لڑنے پر مستعد ہوتے ہین اور جو کہ منافق ہین وہ جان چرا کر
بیٹھ رہتے ہین اور جہاد کو نہین جاتے ہین اور نفاق کی علامت مین سے ایک علامت یہ بھی ہے کہ علی بن ابیطالب سے بغض رکھے چنانچہ رسول خدا صلعم
فرمایا ہے اور بعض ان آیتون کی تفسیر مین لکھتے ہین کہ شان نزول ان آیتونکا یہ ہے کہ مشرکین نے ابوطالب سے کہا تھا کہ اگر محمد سچا ہے تو بتلا دے کہ
کون ہم مین سے ایمان لاویگا اور کون ایمان نہ لاویگا اگر وہ اس خبر مین سچا نکلا تو ہم اسپر ایمان لاوینگے اور کہتے ہین کہ مومنین نے سوال کیا تھا کہ کوئی
ایسی علامت ہو کہ جس سے مومن اور کافر مین فرق معلوم ہوجاے اللہ تعالیٰ نے یہ آیتین نازل کین اور فرماتا ہے خدا کہ وما کان اللہ لیطلعکم
اور نہین ہے خدا کہ مطلع کرے تم کو یعنی نہین مطلع کرتا ہے خدا تمکو اے آدمیو علی الغیب اوپر غیب کے کہ کون ایمان لاویگا اور کون کافر رہیگا ولکن
اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء اور لیکن خدا برگزیدہ کرتا ہے رسولون پیغمبرون سے واسطے مطلع کرنیکے غیب پر جسکو چاہتا ہے اور بعض
امور غیب کے انکو بتلا دیتا ہے فآمنوا پس ایمان لاؤ تم اے آدمیو باخلاص اور اعتقاد خالص باللہ ورسلہ ساتھ خدا کے اور پیغمبرون اسکے
اور جو کچھ وہ انبیا خبر دیتے ہین بطریق غیب کہ وہ خدا کے بتلانیسے ہے وان تؤمنوا وتتقوا اور اگر ایمان لاؤ تم اور ڈرو تم خدا سے اور پرہیز کرو تم اور
گناہون سے فلکم اجر عظیم پس واسطے تمہارے اجر ہے بڑا اور جیسے کہ خدا تعالیٰ انبیا کو وحی سے غیب کی خبر دیتا ہے ایسے ہی اوصیا اور اولیا
کو الہام سے غیب کی خبر دیتا ہے اور ہمارے ائمہ معصومین علیہم السلام کو جناب رسول خدا صلعم سے سینہ بسینہ علم غیب کا پہنچا تھا وہ بھی مثل رسول خدا کے
غیب کی خبر دیتے تھے اور منافقین جسطرح جہاد سے بیٹھ رہتے تھے ایسے ہی زکوۃ اور خمس وغیرہ حقوق خدا سے نہین ادا کرتے تھے اسواسطے خدا تعالیٰ حکم
عام سب آدمیونکے واسطے بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ ولا یحسبن الذین یبخلون اور نہ گمان کرین وہ لوگ کہ بخل کرتے ہین مومن یا
کافر بما آتاہم اللہ من فضلہ ساتھ اس چیز کے کہ دیا ہے انکو خدا نے فضل اپنے سے یعنی خدا نے فضل اپنے سے جو مال دیا ہے جن لوگون کو اور وہ
اس مال کو راہ خدا مین دینے سے بخل کرتے ہین اور زکوۃ وغیرہ حقوق واجبہ کو ادا نہین کرتے ہین وہ لوگ یہ گمان نکرین کہ ہو خیرا لہم وہ بخل
بخیلی بہتر ہے واسطے انکے بل ہو شر لہم بلکہ وہ بدتر ہے واسطے انکے کہ دنیا مین تو مال مین انکے برکت نہین ہوتی اور آخرت مین سیطوقون
قریب ہے کہ طوق کئے جاوینگے وہ گردنون مین ما بخلوا بہ اس چیز کا کہ بخل کیا ہے انہون نے ساتھ اسکے یعنی وہ مال کہ جسکی زکوۃ وغیرہ تمام حقوق ادا
نہین کئے ہین وہ مال طوق کر کے انکی گردنون مین ڈالے جاوینگے یوم القیامۃ دن قیامت کے اور یہ جو خیر مین ہے فعل کا ہے اور خیر مفعول ثانی لا یحسبن
کا ہے اور حدیث مین آیا ہے کہ خدا تعالیٰ دنیا مین کسی کو مال دیوے اور وہ زکوۃ اس مال کی ادا نکرے بخل کے سبب سے تو خدا تعالیٰ قیامت کے روز اس مال کو

سانپ کی صورت کر دیگا از بس کی کثرت سے اُسکے سر پر بال نہونگے اور سیاہ نقطے اُسکے دونو آنکہوں پر ہونگے ہیں ایسے سانپ کو کہ جو سب سانپوں میں ناپاک زیادہ ہے اُسکی گردنمیں طوق بناکر ڈالینگے اور یہہ سانپ اُسکے چہرہ کو اپنے منہ میں لیگا اور زبانکو اُسکی ملامت کریگا اسواسطے باہر نکالکر کہیگا کہ میں وہ مال ہوں کہ دنیا میں جس سے تو محتاجوں پر فخر کرتا تہا اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی زکوٰۃ مال کی نہ دیوے اور زکوٰۃ دینے کو منع کرے تو خدا تعالی قیامت کے روز اُس مال کو کہ جسکی زکوٰۃ نہیں دی ہے آگ کا سانپ بنا دیگا اور اُسکو اُس مال والے کے گلے میں ڈلوا دیگا کہ وہ سانپ اُسکا گوشت نوچکر کہائیگا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی اپنے مال کی زکوٰۃ دینے سے منع کرے اور اُسکو ادا نکرے تو اُسکی زمین کو ساتوں زمین کی جڑ سے اوکہاڑ کر اُسکے گلے میں ڈالیگا اور فرماتا ہے خدا کہ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اور خاص واسطے خدا کے ہی میراث آسمانوں کی اور زمین کی یعنی جو لوگ کہ کسی مال میں بخیلی کرتے ہیں اُس مال کو خدا تعالی بطور میراث کی اُن لوگوں سے لیویگا کہ اُنکو ہلاک کریگا پس باوجود قدرت کے کسواسطے حقوق اُسکے ادا نہیں کرتے ہو کل کو ادا نکرنا حقوق کا موجب حسرت اور ندامت کا ہوگا اور اُسوقت کی ندامت کچہ فائدہ نہ دیوگی وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور خدا ساتہ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم بخیلی یا خرچ کرنا اور بعضوں نے یعملون پڑہا ہے یعنی اور خدا ساتہ اُس چیز کے کہ کرتے ہیں وہ بخیلی یا ارادہ خدا میں دینا خَبِيْرٌ خبردار ہے پس سب کو موافق اُنکے عمل کے جزا دیگا اور کہتے ہیں کہ جسوقت یہہ آیت نازل ہوئی کہ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا تو بعضے یہودیوں نے کہا کہ خدا فقیر ہے کہ ہم سے قرض مانگتا ہے اور ہم تونگر ہیں اور یہہ یہودی کہتے تہے کہ خدا کے دوست فقیر اور محتاج ہیں اگر خدا تونگر ہوتا تو اپنے دوستوں کو تونگر کردیتا اُنکے جواب میں خدا تعالی نے یہہ آیت نازل کی لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ البتہ تحقیق سنا خدا نے قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا بات اُن لوگوں کا کہ کہا اُنہوں نے اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ ۘ کہ تحقیق خدا فقیر ہے اور ہم تونگر ہیں سَنَكْتُبُ قریب ہے کہ لکہیں ہم یعنی فرشتوں کو حکم کریں ہم کہ لکہیں وہ اُنکے اعمال میں مَا قَالُوْا جو کچہ کہا ہے اُنہوں نے کہ ہمکو فقیر کہا ہے اور اپنے تئیں تونگر مقرر کیا ہے تاکہ اُنکو سزا دیویں ہم وَقَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ اور لکہیں ہم مار ڈالنے اُنکو کا انبیا کو ساتہ ناحق کے یعنی اُنکے باپوں نے جو انبیا کو ناحق قتل کیا ہے اور وہ بہی جانتے ہیں کہ اُنکو ناحق قتل کیا ہے پس تئیں اُن افعال کو ہم اُنکے نامہ اعمال میں تحریر کرینگے وَنَقُوْلُ اور کہینگے ہم اُنکو مرنے کے وقت یا جسوقت کہ وہ قبروں سے اُٹہینگے کہ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ چکہو تم عذاب آگ جلانیوالی کا اور حمزہ نے سیکتب یعنی یا سے پڑہا ہے غائب مجہول کا صیغہ اور قتلہم کو مرفوع پڑہا ہے باعتبار عطف کے مفعول مالم یسم فاعلہ سیکتب کا مقرر کرکے اور یقول کو بہی یا سے پڑہا ہے غائب کا صیغہ اور باقیوں نے سنکتب اور نقول نون سے پڑہا ہے متکلم کا صیغہ اور قتلہم کو منصوب پڑہا ہے باعتبار عطف کے مفعول ٹہیراکر ذٰلِكَ وہ عذاب مذکور بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ بسبب اُسکے ہوگا کہ بہیجا ہے ہاتہوں تمہارے نے کہ انبیا کو تمنے قتل کیا ہے اور خدا کو تم فقیر کہتے ہو اور اپنے تئیں تونگر وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۚ اور تحقیق خدا نہیں ہے ظلم کرنیوالا واسطے بندوں کے کہ بدون استحقاق کے کسی کو عذاب کرے اور کہتے ہیں کہ کعب بن اشرف وغیرہ سردار اور اشراف یہودیوں کے نے کہا کہ اے محمد تو کہتا ہے کہ خدا نے تجہکو پیغمبر کیا ہے اور ہمسے خدا نے عہد لیا ہے کہ ہم کسی دعوی کرنیوالے پیغمبری پر ایمان نلاویں یہانتک کہ قربانی کریں اور آگ آسمان سے نازل ہو کر اُسکو کہالیوے اگر تو سچا پیغمبر ہے تو قربانی کرکے آگ کو آسمان سے نازل کر کہ ہم تجہپر ایمان لاویں حقتعالی نے یہہ آیت نازل کی اور فرمایا اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا وہ لوگ کہ کہا اُنہوں نے اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ یہہ کہ تحقیق خدا نے عہد کیا ہے طرف ہمارے یعنی توریت میں ہمکو حکم کیا ہے اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ یہہ کہ نہ ایمان لاویں ہم واسطے کسی پیغمبر کے اور اُسکی تصدیق نکریں حَتّٰى يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ یہانتک کہ لاوے وہ ایسی قربانی کو تَاْكُلُهُ النَّارُ ؕ کہاوے اُسکو آگ یعنی جلادے اُسکو وہ آگ اور یہہ کلام اُنکا محض افترا تہا خدا پر اور اپنی طرف سے بنالیا تہا اور توریت میں ہم ہرگز مذکور نہیں ہے اور خدا تعالی اُنکو جواب میں فرماتا ہے کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اُن یہودیوں سے کہ قَدْ جَآءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِيْ تحقیق آئے تمہارے پاس بہت پیغمبر پہلے مجہسے بِالْبَيِّنٰتِ ساتہ دلیلوں روشن اور معجزوں کے مثل زکریا اور یحیی اور عیسی کے وَبِالَّذِيْ قُلْتُمْ اور آئے وہ ساتہ اُس چیز کے کہ کہا تمنے یعنی وہ انبیا قربانی کو بہی لائے تہے جسطرح سے کہ کہا تمنے فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ پس کسواسطے قتل کیا تمنے اُن انبیاء کو اُن کُنْتُمْ

صٰدِقِیْنَ اگر ہو تم راست گو کہ ہم اس معجزہ کو دیکھکر ایمان لائینگے یعنی اگر ایمان لانا اس معجزہ پر موقوف تھا تو پہلے اس سے زکریا اور یحییٰ اور عیسیٰ اکثر
معجزے لائے اور یہ معجزہ بھی اُن بزرگوں نے دکھلایا لیکن پھر اُنکو قتل کر ڈالا اور ایمان نہ لائے پس اگر معجزہ کا دیکھنا اُنکے ایمان کا باعث ہوتا تو سلوکی
اُسکے اُنہوں نے بہت سے معجزے دیکھے ہیں چاہیئے تھا ایمان لاتے لیکن ایمان نہ لائے پس اُنکا یہ سب عذر بیجا ہے اور قتل کرنا انبیاء کا اُنکی طرف اسواسطے نسبت
ہوتا ہے کہ وہ اپنے باپوں کے ایسے فعلوں سے راضی تھے اور فرماتا ہے خدا کہ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ پس اگر جھٹلاتے ہیں وہ تمکو اے محمد صلعم تو رنجیدہ اور ملول
تو مت ہو کہ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ پس تحقیق جھٹلائے گئے ہیں پیغمبر تجھ سے پہلے بھی باوجودیکہ جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ لائے تھے
دلیلوں روشن کو وَالزُّبُرِ اور نصیحتوں کو جو کہ کفر اور گناہوں کو منع کرتے تھے وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ۝ اور کتاب روشن کو لائے وہ جو کہ ظاہر کرنیوالے حرام
اور حلال کے تھے مثل توریت اور انجیل کے پس اے حبیب میرے ان یہودیوں نے معجزے تیرے دیکھے اور تجھپر ایمان نہ لائے اسکا رنج تو مت کر اسلئے کہ یہ یہود وہی
وہ ہیں کہ پہلے انبیاء کے معجزے دیکھکر انکو قتل کرتے تھے اگر تو انکو فرمایشی معجزہ دکھلائیگا تو بھی یہ ایمان نہ لائینگے پھر انکو تو ہمارے سپرد کرے کہ انکو ہم سزا دینے
والے ہیں بعد مرنیکے اور مرنے سے کسی کو مفر نہیں ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ہر نفس چکھنے والا موت کا ہے پس قریب ہے کہ مومنو
اور کافر تم سب مزہ موت کا چکھو وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۝ اور سوا اسکے نہیں کہ پورا دئے جاؤگے تم اجر اپنا دن
قیامت کے جو کچھ کہ تمنے عمل کئے ہیں نیک یا بد اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا جسوقت صور پھونکا جائیگا تو پہلے اہل زمین مرینگے اور بعد
اُسکے اہل آسمان اور حاملان عرش اور ملک الموت اور جبرئیل اور میکائیل باقی رہینگے خدا تعالی باوجود علم کے ملک الموت سے پوچھیگا کہ کون باقی
رہا ہے وہ کہیگا کہ ملک الموت اور حاملان عرش اور جبرئیل اور میکائیل خدا فرمائیگا کہ جبرئیل اور میکائیل بھی مرجائیں وہ کہیگا کہ خداوندا یہ تیرے امین ہیں
فرمائیگا یہی حکم ہے کہ کوئی جاندار باقی نہ رہے وہ بھی مرجائینگے اور بعد اُسکے حاملان عرش کو حکم ہوگا وہ بھی مرجائیں اور بعد اُسکے ملک الموت غمگین ہو کر
سامنے کھڑا ہوگا خدا تعالی پوچھیگا کہ کون باقی رہا ہے وہ کہیگا کہ ملک الموت حکم ہوگا کہ تو مرجا وہ بھی مرجائیگا ۝ دنیا میں کوئی باقی نہ رہیگا نہ رہا
پس کسکے لئے خدا نے لکھی ہے یہاں نجات پھر کسلئے لگا رہے ہو دل اس جہان میں یہ دنیا کی زندگی کچھ نہیں جس کو کہیں ثبات فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ
پس جو شخص کہ دور کیا جاتا ہے آتش دوزخ سے وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ اور داخل کیا جاتا ہے بہشت میں فَقَدْ فَازَ پس تحقیق رستگار ہوا اور مراد کو پہنچا
وہ اور جناب رسول خدا صلعم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا جو کوئی ارادہ کرے کہ دوزخ سے دور کیا جاوے اور بہشت میں داخل کیا جاوے تو پس چاہیئے کہ موت کو
اُسوقت پاوے کہ جسوقت ایمان رکھنے والا وحدانیت خدا کا اور نگاہ رکھنے والا ہو حقوق خدا کا اور حقوق آدمیوں کا اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت
کرتے ہیں فرمایا کہ بہتر تمہارے سخی ہیں اور بدتر تمہارے بخیل ہیں اور جو کوئی خالص کیا چاہے ایمان کو اپنے تو برادران ایمانی سے نیکی کرے اور حاجتیں انکی
برلاوے اور مومن کیساتھ نیکی کرنیوالے کو خدا دوست رکھتا ہے اور شیطان کی ناک رگڑی جاتی ہے اور دور کیا جائیگا وہ دوزخ سے اور داخل کیا جائیگا
وہ بہشت میں وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اور نہیں ہے زندگانی دنیا کی یعنی لذتیں اور مال اور اسکا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝ مگر پونجی غرور کی اور فریب
کہ لوگوں کو فریب دیکر آخرت سے باز رکھتی ہیں اور باوجود اسکے پھر بہت ناپائدار ہے حدیث میں آیا ہے کہ ایک روز جناب رسول خدا صلعم کا گذر ایک بکری مری
ہوئی بدبودار پر ہوا فرمایا کہ قسم ہے اسکی کہ دنیا خدا کی نزدیک اس مردار بدبودار سے زیادہ خوار اور ذلیل ہے اور کہتے ہیں کہ بعد ہجرت کرنے مہاجرین کے طرف
مدینہ کی جو کچھ مال اُنکا مکہ میں تھا اُسکو مشرکین ظلم اور تعدی سے غصب کرکے فروخت کرتے تھے اور جو مومن کہ مکہ میں اُنکے ہاتھ آتا تھا اُسکو سخت عذاب کرتے تھے
حق تعالی واسطے صبر کرنے اور ثابت قدم رہنے مومنین کو فرماتا ہے کہ لَتُبْلَوُنَّ البتہ آزمایش کئے جاؤگے تم فِیْۤ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ بیچ مالوں اپنے کے اور
اور جانوں اپنی کے کہ مال تو تمہارے تلف ہوجائیں اور جانوں کو تمہارے تکلیفیں اور آزار پہنچیں اور دنیا کی تکلیف دیجاتی ہے اور قید اور قتل اور زخم اور مرض
کی ایذا ہو وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اور البتہ سنوگے تم اُن لوگوں سے کہ دئے گئے ہیں کتاب مِنْ قَبْلِكُمْ پہلے تم سے
یعنی یہود اور نصارا سے کہ وہ توریت اور انجیل دئے گئے ہیں وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْۤا اور اُن لوگوں سے کہ شرک کیا ہے اُنہوں نے اَذًى كَثِيْرًا ؕ آزار

بہت یعنی وہ باتین کہ جو باعث آزار اور رنج کی ہین بہ نسبت پیغمبر کے اور بہ نسبت تمہارے تم سنو گے پیغمبر کی ہجو کرینگے اور دین حق پر طعن کرینگے کہ جس سے تمکو رنج ہو **وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا** اور اگر صبر کرو تم اور پرہیز کرو تم انکی بدلا لینے سے اور خدا کی پیروی کرو کہ وہ بدلا لیویگا تو **فَإِنَّ ذَٰلِكَ** پس تحقیق صبر اور پرہیزگاری **مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ** ارادہ کرنا امور دین اور ایمان سے ہے اور یا استواری اور امور ایمان سے ہے چاہیئے کہ پیروی اس پر عزم یا نیت کرو اور ثابت قدم رہو اور حق تعالی اہل کتاب کو عہد لینے اور امر و نہی پر عمل کرنیکا ذکر کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ **وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ** اور یاد کر تو اے محمد صلعم جس وقت کہ لیا خدا نے **مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ** پیمان ان لوگوں کا کہ دیگئے ہین وہ کتاب یعنی علماے یہود و نصاری سے جو تیری نبوت کے مقدمہ میں پیمان لیا اور مضمون پیمان کا یہ تھا کہ **لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ** البتہ بیان کرینگے وہ اس کتاب کو واسطے آدمیوں کے جو اوصاف محمد کے اسمین لکہے ہوے ہین جو ساتھ اسکے ظاہر کرینگے آدمیونکو **وَلَا تَكْتُمُونَهُ** اور نہ پوشیدہ کرینگے اس کتاب کو یعنی اسمین محمد کے اوصاف لکہے ہین سو بیان کرینگے اور ابو بکر نے عاصم سے اور ابن کثیر اور ابو عمرو نے لیبیننہ اور لا یکتمونہ کو دونو کو یا سے غائب کا صیغہ پڑہا ہے اور باقیون نے تا سے پڑہا ہے خطاب کا صیغہ یعنی البتہ بیان کرو تم اسکو اور نہ پوشیدہ کرو تم اسکو **فَنَبَذُوهُ** پس پھینکدیا انہوں نے اس کتاب کو **وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ** پیچھے پیٹھوں اپنی کے یعنی عہد کی رعایت نہ کی اور جو کچھ کتاب میں تھا اسکو پوشیدہ کردیا **وَاشْتَرَوْا بِهِ** اور خرید کیا انہوں نے ساتھ اسکے یعنی بدلے اسکے اور عوض اسکے **ثَمَنًا قَلِيلًا** مول تھوڑا سا کہ وہ مال اندک دنیا کا ہے اور عوام سے عوض میں تحریف کرنے کتاب کی اور پوشیدہ کرنے وصف محمد کی اسکو وصول کرتے تھے اور یہ بھی انکو خیال تھا کہ ایسا ہم نکرینگے تو لوگ محمد پر ایمان لاوینگے اور جو کچھ ہمکو تحریف کے عوض میں لوگوں سے وصول ہوتا ہے وہ بند ہو جائیگا اور ہم اس سے محروم رہینگے **فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُونَ** پس بری ہے وہ چیز کہ خرید کرتے ہین وہ اور بدلتے ہین نعمت جاودانی کو مال دنیا کے فانی سے اور اسکے سبب سے مستحق ہمیشہ کی عذاب کے ہوتے ہین اور حضرت علی ابن ابیطالب سے روایت کرتے ہین فرمایا کہ حق تعالی نے جاہلوں سے عہد نہ لیا کہ علم دین کو سیکھیں یہانتک کہ علما سے عہد لیا کہ جاہلونکو تم تعلیم کرو اور سکھلاؤ پس واجب ہے عالم پر کہ جاہلونکو احکام دین کے پہنچاوے اور جاہلوں پر لازم ہے کہ احکام دین کو سیکھیں تاکہ عذاب آخرت میں گرفتار نہوں اور اب خدا تعالی ایک اور خصلت اہل کتاب کی بیان کرتا ہے **لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ** نہ گمان کر تو اے محمد صلعم ان لوگونکو کہ خوش ہوتے ہین وہ **بِمَا أَتَوْا** ساتھ اس چیز کے کہ آئے وہ یعنی پوشیدہ کیا ہے انہوں نے وصف تیرا **وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا** اور دوست رکہتے ہین اور چاہتے ہین یہ کہ تعریف کیئے جاوین **بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا** ساتھ اس چیز کے کہ نہین کیا ہے انہوں نے یعنی عہد کو وفا نکیا ہے انہوں نے اور وصف تیرا جسطرح سے کہ توریت میں ہے نہ بیان کیا ہے انہوں نے اور یہ کہ منافقین کی حق میں ہے کہ وہ اپنے نفاق سے خوش ہوتے ہین اور چاہتے ہین کہ تعریف کیئے جاوین ظاہر کے اقرار کے سبب سے اور بعضوں نے یحسبن کو یحسبن پڑہا ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہودیوں نے خوش ہو کر کہا تھا کہ ہم فرزندان خدا ہین اور دوست اسکے اور نماز اور روزے والے ہین اور حال یہ ہے کہ نہین ہین وہ دوست خدا کے اور نہ نماز اور روزہ والے بلکہ وہ اہل شرک و نفاق ہین اور بعضے کہتے ہین کہ رسول خدا صلعم نے توریت کی حکموں میں سے ایک حکم کو علماے اہل کتاب سے پوچھا تھا انہوں نے اسکو پوشیدہ کیا اور دوسری طرح اسکو بیان کیا اور اسطور سے بیان کیا کہ گویا سچ کہتے ہین اور باوجود اسکے خواہش اپنی تعریف کی رکہتے تھے یہ آیت انکی حق میں نازل ہوئی اور ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک جماعت منافقوں کی نے رسول خدا صلعم کے زمانہ میں کہا کہ اگر کافروں سے لڑائی ہوگی تو ہم تمہاری مدد کرینگے اور جسوقت لڑائی ہوئی تو بیٹھ رہتے اور اپنے کو بچا لیا اور جسوقت رسول خدا صلعم جہاد سے الٹے پھرتے تو وہ لوگ عذر کرتے کہ فلانے سبب سے ہم نہین آنے پائے اور باوجود اسکے امید تعریف کی رکہتے تھے حق تعالی نے یہ آیت انکے حق میں نازل کی کہ **فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ** پس نہ گمان کر تو انکو اے محمد صلعم جو کہ خوش ہوتے ہین اپنے فعل اور مکر سے اور پوشیدہ کرنے حق سے اور جھوٹے عذر سے سو وہ **بِمَفَازَةٍ مِنَ الْعَذَابِ** رستگاری پانیوالے اور دور ہونیوالے عذاب سے ہین بلکہ انکو ہرگز نجات نہ ہوگی اور الذین یفرحون اول مفعول لا تحسبن کا ہے اور بمفازہ دوسرا مفعول اسکا ہے اور فلا تحسبن تاکید اسکی ہے یعنی اور نہ گمان کر تو ان لوگونکو کہ خوش ہوتے ہین وہ ساتھ اس چیز کے جو وہ اور دوست رکہتے ہین یہ کہ تعریف کیئے جاوین وہ ساتھ اس چیز کے کہ نہین کیا انہوں نے وہ پس نہ گمان کر تو انکو رستگاری پانیوالے **وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ** اور واسطے انکے عذاب ہے دردناک کہ ہمیشہ وہ دوزخ میں رہینگے اور حال اسکا یہ ہے کہ علماے یہود اور انصار آنحضرت کی وصف کو بدلکر خوش ہوا

اور عہد کو توڑتے ہیں چاہتے ہیں کہ لوگ ہماری تعریف کریں کہ ہمنے بڑا کام کیا ہے یہ لوگ عذاب سے ہرگز نجات نہ پاوینگے اور عذاب دردناک میں وہ ہمیشہ
گرفتار رہینگے وَلِلّٰہِ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور خاص واسطے خدا کے ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی اور بندوں کے امور کا وہ مالک ہے تو کردار کے
موافق کردار کے سب کو جزا دیگا وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور خدا اوپر ہر چیز کے قادر ہے کہ انکے عذاب کرنیکی اور ثواب دینے کی قدرت رکھتا ہے اور اب
خدا تعالی اپنے بادشاہ ہونیکی دلیلیں بیان کرتا ہے کہ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ تحقیق بیچ پیدا کرنے آسمانوں کی اور زمین کے اور جو کچھ کہ
انکے درمیان میں عجائب ہوا ہے اور چیزیں ہیں وَاخْتِلَافِ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ اور بیچ آنے جانے رات اور دن کی یا آمد ورفت انکے کی تاریکی اور روشنی
میں اور یا مختلف ہونے زیادتی اور کمی میں لَاٰیٰتٍ البتہ نشانیاں ہیں اسکی وجود اور وحدانیت اور قدرت کی اور دلیلیں روشن ہیں
لِّاُولِی الْاَلْبَابِ واسطے صاحبوں عقلوں کے کہ جو صاف عقلیں رکھتے ہیں خالص آلودگی وہم سے اور ان نشانیوں میں تفکر کرکے طرف
صانع عالم کی راہ لیجاتی ہیں اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ وائے اس شخص کو کہ جو کوئی اس آیت کو پڑھے اور اسمیں تفکر نکرے کہ یہ چیزیں بدون
کسی پیدا کرنیوالے کے نہیں ہوسکتی ہیں اور ضرور انکا کوئی پیدا کرنیوالا ہے اور وہ خردمند آدمی اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ وہ لوگ ہیں کہ یاد کرتے ہیں
خدا کو ہر حال میں قِیَامًا وَّقُعُوْدًا جسوقت کہ کھڑے ہونیوالے ہیں اور جسوقت کہ بیٹھنے والے ہیں یہ دونو حال واقع ہوتے ہیں اور یہی حال واقع
ہوتا ہے کہ وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ اور یاد کرتے ہیں خدا کو جسوقت کہ اوپر کروٹوں اپنی کے لیٹتے ہیں یعنی ہمیشہ ذکر خدا میں رہتے ہیں اور حدیثوں میں آیا ہے کہ جو
کوئی چاہے کہ بہشت کے باغوں میں پھرے پس چاہئے ذکر خدا بہت سا کرے وَیَتَفَکَّرُوْنَ اور سوچتے ہیں اور فکر اور تامل کرتے ہیں وہ عاقل لوگ واسطے
دلیل لانے وجود اور وحدانیت اور قدرت کاملہ خدا کے فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بیچ پیدایش آسمانوں اور زمین کی تاکہ وہ فکر انکو
طرف صانع قدیم کی راہ دکھلاتا اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ کوئی عبادت مثل تفکر کے نہیں ہے اور دوسری حدیث میں ہے کہ تفکر ایک ساعت کا
بہتر ہے تمام شب کی قیام سے کہ عبادت میں مشغول رہے اور ایک روایت میں یہ ہے کہ ایکسال کی عبادت سے بہتر ہے اور ایک یہ ہے کہ بہتر ہے ساٹھ برس کی
عبادت سے اور حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نہیں ہے عبادت کثرت نماز اور روزہ سے بلکہ عبادت فکر کرنا خدا کا امور میں ہے کہ کیا قدرت ہے اسکی اور کیا
صنعتیں اور کاریگریاں ہیں کہ جسمیں عقل آدمی کی حیران ہے اور سوائے اسکے احادیث اہلبیت علیہم السلام میں آیا ہے کہ یہ آیت شان میں ان لوگوں کی ہے کہ
جو شب کو بعد نماز تہجد کی تعقیب پڑھتے ہیں اور بعد تعقیب بنظر تعجب دیکھتے ہیں کہ خدا تعالی نے یہ آسمان بے ستون کیونکر قائم کر رکھے ہیں اور ستاروں سے
انکو آراستہ کیا ہے اور سات زمینیں اوپر نیچے پانی پر رکھ چھوڑی ہیں اور زمین پر طرح طرح کے حیوانات کو پھیلایا ہے اور قسم قسم کے جواہر روشن اور درخت
اوگایا ہے اور چشمے انمیں جاری کئے ہیں اور پہاڑ انپر قائم کئے ہیں کہ انمیں قسم قسم کے جواہر روشن پیدا کئے ہیں جب آدمی اسطرح کا تامل کرتا ہے تو انکو یقین پیدا
ہوتا ہے کہ یہ چیزیں بغیر بنانیوالے کامل کے کہ جو کوئی بہت بڑی قدرت اور علم رکھتا ہو نہیں ہوسکتی اور حضرت رسالت پناہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جو بندہ مومن
اپنے فرش پر چت لیٹا ہوا آسمان کیطرف متوجہ ہو اور ستاروں پر نظر کرے اور کہے کہ گواہی دیتا ہوں میں کہ تمہارا ایک پروردگار اور پیدا کرنیوالا ہے خدایا
گناہ میری بخش تو خدا تعالی اسکے گناہوں کو بخشتا ہے اور جسوقت وہ عقلمند خدا تعالی کی عجائب صنعتوں کی طرف نظر کرکے تفکر کرتے ہیں تو کمال تضرع اور
زاری سے کہتے ہیں کہ رَبَّنَا اے پروردگار ہمارے مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا نہیں پیدا کیا ہے تو نے اس مخلوق کو باطل یعنی بیکار اور بیفائدہ
اور عبث بدون حکمت کے بلکہ اسواسطے پیدا کیا ہے کہ تو ظاہر ان سب چیزوں کا اور ان سب چیزوں نے طرف تیری راہ لیجاتی ہیں کہ بغیر بنانیوالے کے کوئی چیز
نہیں بن سکتی اور تو ان سب چیزوں کا بنانیوالا ہے اور قائم اور موجود رکھنے والا انکا ہے سُبْحٰنَکَ پاک ہے تو سب عیبوں اور نقصانوں سے اور پاک ہے
اس سے کہ کوئی چیز عبث بدون حکمت اور مصلحت کے پیدا کرے فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ پس نگاہ رکھ تو ہمکو عذاب آتش دوزخ سے اپنے فضل اور
کرم سے کہ ہم قصور مند ہیں اور تیری اطاعت میں سبب بہت تقصیر ہوتی ہے اور اس آیت سے معلوم ہوا کہ کفر اور گمراہی اور قبائح انکو خدا تعالی پیدا نہیں کرتا
ہے اسواسطے کہ یہ سب چیزیں باطل ہیں اور خدا تعالی باطل کو پیدا نہیں کرتا ہے چنانچہ فرمایا کہ ربنا ما خلقت ہذا باطلا ہیں معلوم ہوا کہ جسکو خدا پیدا کرتا ہے

وہ باطل نہین ہوتی اور کفر اور گمراہی ایسی اصل ہین باطل ہین اور انکا پیدا کرنا حق اور حکمت نہین ہے اور کہتے ہین وہ خردمند کہ رَبَّنَا اے پروردگار ہمارے
اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ تحقیق کہ تو جس شخص کو کہ داخل کرتا ہے تو آتش دوزخ مین اپنے عدل سے فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ پس تحقیق رسوا کرتا ہے تو
اسکو عذاب دینے سے وَمَا لِلظَّالِمِيْنَ اور نہین ہین واسطے ظلم کرنیوالونکے اپنی نفسون پر بسبب کفر اور گناہونکی مانند مشرکین یہود اور نصاریٰ کے اور
سوائے انکے مِنْ اَنْصَارٍ مددکرنیوالے کہ عذاب کو انسے دفع کرین اور نصرت کی نہونے سے لازم نہین آتا ہے کہ جو مومنین کہ اپنی شامت گناہونسے دوزخ مین
آتے ہین انکی شفاعت بھی نہو سکے اسواسطے کہ نصرت سے مراد یہہ ہے کہ اپنی غلبہ سے عذاب کو دفع کرین اور شفاعت عاجزی اور خوشامد سے ہوتی ہے اور
شفاعت مومنین کیواسطے حق ہے اور ابو سعید خدری نے رسول خدا صلعم سے روایت کی ہے فرمایا حضرت نے کہ میری شفاعت سے ایک جماعت دوزخ سے
باہر نکلیگی کہ نہایت سوختہ ہوئیگی مانند کوئلے کے سیاہ ہو جاوینگے پس انکو نہر الحیوان مین غسل دیوینگے کہ اثر جلنے کا انسے جاتا رہیگا اور بعد اسکے وہ بہشت مین
داخل ہونگے اور کہتے ہین وہ مومنین خردمند کہ رَبَّنَا اے پروردگار ہمارے اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا تحقیق ہمنے سنا ندا اور آواز کرنیوالے کو
کہ وہ محمد ہے یا قرآن ہے کہ وہ يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ ندا کرتا ہے واسطے ایمان کے یعنی محمد صلعم لوگونکو کہتا پھرتا ہے کہ تم خدا کی وحدانیت پر ایمان لاؤ
اور کل آدمیونکو کہتا ہے اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ یہہ کہ ایمان لاؤ تم ساتھ پروردگار اپنے کے جسنے کہ تمکو پیدا کیا ہے فَاٰمَنَّا پس ایمان لائے ہم منقول ہے
ایک شخص روایت کرتا ہے کہ بیچ بازار عکاظ مین کہ ایام جاہلیت مین وہ مکہ مین تہا ایک جوان کو دیکہا کہ سرخ عمامہ اپنے سر پر رکھے ہوئے جاتا ہے اور
کہتا جاتا ہے کہ اے لوگو کہو لا الہ الا اللہ اور اسکے پیچھے ایک آدمی کو دیکہا کہ وہ اس جوان کے پیچھے سے پتھر مارتا جاتا ہے اور کہتا ہے کہ اے لوگو یہہ جھوٹا ہے اسکا کہنا
نمانو وہ شخص راوی کہتا ہے کہ بیچ لوگونسے پوچہا کہ یہہ دونو کون ہین کہا کہ یہہ جوان جو آگے جاتا ہے یہہ محمد ہے کہ لوگونکو طرف ایمان کی بلاتا ہے اور
اسکے پیچھے جو پتھر مارتا جاتا ہے وہ اسکا چچا ابو لہب ہے پس وہ مومنین خردمند خدا تعالیٰ کی مخلوقات مین فکر کرنیوالے کہتے ہین کہ ہمنے ایمان کی ندا
کرنیوالے محمد کو سنا کہ وہ ایمان کیطرف لوگونکو بلاتا ہے پس ایمان لائے ہم رَبَّنَا اے پروردگار ہمارے فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا پس بخش تو واسطے
ہمارے گناہون ہمارے کو یعنی گناہان کبیرہ کو بخش وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا اور مٹا دے تو ہمسے بدیان ہماری کہ وہ گناہان صغیرہ ہین اور یا یہہ
بخش تو گناہ ہمارے کہ جنکی توبہ ہمنے نہین کی ہے اور مٹا دے تو بدیان ہماری بعد توبہ کے جنکی توبہ ہمنے کی ہے وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ اور موت دے تو ہمکو
ہمراہ نیکونکی یعنی قیامت کے روز ہمکو انکے زمرہ مین اٹہا رَبَّنَا اے پروردگار ہمارے اپنے فضل اور کرم سے وَاٰتِنَا اور دے ہمکو مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ
جو کچھ وعدہ کیا ہے تو نے ہمسے اوپر زبانون پیغمبرون اپنے کے یعنی جو کچھ تو نے وعدہ کیا ہے اپنے پیغمبرونکی زبانی ثواب کو عطا کرنیکا اور بہشت کی نعمتون کے
دینے کا وہ اپنے فضل اور کرم سے ہمکو عنایت فرما وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور نہ رسوا کر تو ہمکو دن قیامت کے یعنی ہمکو گنہگار کرکے یہہ کہ ہمسے کوئی ایسا
فعل سرزد ہو کہ موجب رسوائی اور ذلت کا ہو قیامت کے روز اور یا یہہ کہ بسبب صادر ہونے خطاؤنکی ہمکو آج روز رسوا مت کر اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ
ثلثہ
تحقیق کہ تو نہین خلاف کرتا ہے بلکہ وعدہ کو تو پورا کرتا ہے اور مومنین سے تو نے ثواب کے بخشنے کا اور دعا کے قبول کرنیکا وعدہ کیا ہے اور جناب رسول خدا صلعم سے
روایت کرتے ہین فرمایا حضرت نے کہ خدا تعالیٰ نے جس سے وعدہ ثواب کا کیا ہے البتہ اسکو وفا کریگا اور جس سے وعدہ عذاب کا کیا ہے اسکا اختیار ہے چاہے عذاب کرے
اور چاہے نکرے یہہ کمال رحمت ہے خدا کی اور فرمایا ہے حضرت صلعم نے کہ جو کوئی ان پانچ آیتونکو ہر شب کو ایکبار پڑہے ایسا ہے کہ گویا تمام شب اسنے عبادت کی
اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جس کسی کو کوئی مہم پیش آوے اور وہ پانچ مرتبہ یہہ ربنا کہے تو حقتعالیٰ اسکی مہم کو درست کریگا کسی نے پوچہا کہ اے
فرزند رسول خدا اسکا سبب کیا ہے فرمایا کہ حقتعالیٰ نے برکت ان پانچ کلمونکے دعا قبول کی ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ پس قبول کیا واسطے
انکے دعا کو اور جواب دیا واسطے انکے رَبُّهُمْ پروردگار انکے نے کہ اَنِّيْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ تحقیق مین نہین ضائع کرتا ہون عمل کسی عمل
کرنیوالے کا تم مین سے مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى مرد سے یا عورت سے بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ بعض تمہارا بعض سے ہے نصرت اور دین اور دوستی مین یا
حکم مین یعنی تم سب ایک حکم ہو کہ کسی مرد اور عورت کا عمل ضائع نکرونگا اور یا یہہ کہ مرد عورت سے ہے اور عورت مرد سے ہے اور وہ دونو ایک ہین کہ اصل

ان دونوں کی ایک ہی اسواسطے بعضکم من بعض سے فرمایا اور یہ جملہ معترضہ ہے کہ مرد اور عورت کی شراکت جو وہ عمل ضائع نہ کرنے میں ہوتی ہے اُسکا بیان کیا ہے اور ام سلمہ نے جناب
رسولخدا سے عرض کی کہ یا رسول خدا حقتعالی نے ہجرت اور جہاد کے ثواب میں مردوں کا ذکر کیا ہے اور عورتوں کا ذکر نہیں ہے حقتعالی نے یہ آیت نازل کی اور عورتوں کا اور
مردوں کا دونوں کا اس آیت میں ذکر کیا اور فرمایا کہ فَالَّذِينَ هَاجَرُوا پس جن لوگوں نے کہ ہجرت کی ہے شرک کے شہر سے اور اپنے وطن اصلی کو خدا کی
مرضی کے واسطے ترک کیا ہے وَأُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ اور نکالے گئے وہ گھروں اپنے سے ناچاری اور مجبوری سے وَأُوذُوا فِي سَبِيلِي اور آزار دیئے گئے وہ
بیچ راہ میری کے بسبب لانے ایمان کے مثل بلال و صہیب کے کہ مشرکوں نے انکو زد و کوب کیا اور لوٹ لیا وَقَاتَلُوا اور لڑے وہ کفار سے راہ خدا میں کمال
کوشش سے مثل امیر المومنین علیہ السلام کے کہ کبھی جہاد میں سے بھاگے نہیں وَقُتِلُوا اور مارے گئے وہ راہ خدا میں مثل امیر حمزہ کے لَأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ
البتہ مٹا دونگا میں اُنسے برائیاں انکی اگر انہوں نے کی ہونگی وَلَأُدْخِلَنَّهُمْ اور البتہ داخل کرونگا میں انکو جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا
الْأَنْهَارُ بہشتوں میں کہ جاری ہیں نیچے درختوں یا محلوں انکے سے نہریں کہ ثواب دیئے جاوینگے وہ ثَوَابًا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ثواب دینا نزدیک اللہ کے سے ثوابا
مفعول مطلق فعل محذوف کا ہے وَاللَّهُ عِنْدَهُ اور خدا نزدیک اسکے ہے حُسْنُ الثَّوَابِ نیکوئی ثواب کی ہے کہ سوائے اُسکے کوئی ایسا ثواب
نہیں دے سکتا ہے اور روایت ہے کہ جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ حقتعالی بروز قیامت رضوان کو حکم کریگا کہ بہشت کو آراستہ کرے اور بعد اسکے فرمائیگا
کہ کہاں ہیں وہ لوگ کہ جن لوگوں نے میری راہ میں جہاد کیا ہے اور رنج اور آزار پہنچائے گئے ہیں اور اپنے وطن سے نکالے گئے ہیں اور شہید ہوئے ہیں انکو
حاضر کرو اور بہشت کو انپر جلوہ میں لاؤ پس اُن لوگوں کو نہایت تعظیم سے ناقوں پر سوار کرکے بہشت میں لیجاوینگے اور جسوقت وہ قدم اپنے بہشت میں رکھینگے
تو ملائکہ انکو کہینگے کہ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ یعنی سلامتی ہو تم پر بسبب اسکے کہ صبر کیا تمنے پس اچھا ہے خانۂ آخرت اور ان آیتوں کی تفسیر میں امالی
میں لکھا ہے کہ جسوقت جناب امیر المومنین علیہ السلام نے مکہ سے مدینہ کیطرف ہجرت کی تو فاطمہ بنت اسد مادر امیر المومنین اور فاطمہ بنت رسولخدا اور فاطمہ بنت
زبیر انکے ہمراہ تہیں جسوقت ایک منزل ہو وہاں جا کے ٹھہرے اور ایک رات اور ایک دن وہاں رہے بعضی ضعفائے مومنین ام ایمن وغیرہ بھی انکے پاس
آگئیں اور اُس شب کو حضرت علی اور بیبیوں بی بی فاطمہ نماز پڑھتی تہیں اور اُٹھتے بیٹھتے خدا کا ذکر کرتی تہیں تمام شب یہی کرتی رہیں اور صبح کو وہاں سے
روانہ ہوئیں اور ہر منزل میں ایسا ہی کرتی تہیں یہانتک کہ مدینہ میں داخل ہوئیں اور انکے داخل ہونے سے پہلے وحی آئی الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا
وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ آخر تک اور ذکر سے یعنی مرد سے مراد علی ہے اور انثی سے یعنی عورت سے مراد بیبیوں فاطمہ ہیں اور بعضکم من بعض سے یہ مراد ہے کہ علی
فاطمہ بنت اسد سے ہے کہ وہ ماں انکی ہے اور کہتے ہیں کہ مکہ کے رہنے والے مشرکین عیش و عشرت میں رہتے تہے اور جو مومن کہ نادار تہے وہ تنگی سے گزارا کرتے تہے اور
دلمیں خیال گذرتا تہا کہ یہ کیا سبب ہے کہ بت پرست تو آسودگی سے رہتے ہیں اور جو کہ خدا شناس ہیں وہ تنگدست رہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل
کی اور خطاب اسمیں پیغمبر کیطرف ہے اور مراد اس سے امت کی لوگ ہیں چنانچہ فرمایا ہے کہ لَا يَغُرَّنَّكَ چاہیئے کہ فریب نہ دے تجہکو یعنی نہ فریب دے تمکو اے
مومنین تَقَلُّبُ الَّذِينَ كَفَرُوا آمد و رفت اُن لوگوں کی کہ کافر ہوئے ہیں یعنی آمد و رفت اُن کافروں کی فِي الْبِلَادِ بیچ شہروں کے واسطے تجارت
کے اور جمع کرنے مال کے شہر اور دیہہ میں یہ کہتے ہیں کہ وہ متاع ہے مَتَاعٌ قَلِيلٌ فائدہ پہنچنا تھوڑا ہے اور متاع قلیل خبر ہے مبتدا محذوف کی اور تقدیر
اسکی ہے ہو متاع قلیل ہے جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ دنیا مقابلہ میں آخرت کے ایسی ہے جیسے انگلی اپنی کوئی دریا میں تر کرے اور باوجود اس کے
سریع الزوال ہے کہ جلد فنا ہونیوالی ہے پس کفار ہر چند حقیر نعمتوں دنیا کا فخر کریں آخر کو سب یہیں چھوڑ کر چلے جاوینگے ثُمَّ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ پھر
جگہ انکے رہنے کی دوزخ ہے وَبِئْسَ الْمِهَادُ اور بُرا آرامگاہ ہے وہ دوزخ کہ انکے واسطے بچھایا گیا ہے لَٰكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لیکن جو لوگ
ڈرتے ہیں پروردگار اپنے سے اور مال اندک دنیا پر فریفتہ نہیں ہوئے لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي واسطے انکے بہشتیں ہیں کہ جاری ہیں مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ نیچے
درختوں انکے سے یا محلوں انکے سے نہریں شہد کی اور شراب کی اور دودھ کی اور آب لذیذ کی خَالِدِينَ فِيهَا ہمیشہ رہنے والے ہیں وہ بیچ اُن
بہشتوں کے اور یہ بہشتیں واسطے انکی نُزُلًا حال ہے کہ ضیافت ہیں مِنْ عِنْدِ اللَّهِ نزدیک خدا کے سے وَمَا عِنْدَ اللَّهِ اور جو کچھ پاس خدا کے

ہمیشہ کی نعمتیں بزرگ ہیں خَيْرٌ لِّلْأَبْرَارِ بہتر ہے واسطے نیکوں کی مال اور لذت چند روزہ دنیا کی فانی ہے انس سے روایت ہے کہ ایک روز حضرت رسول خدا صلعم
خرما کی ایک بوریہ پر استراحت فرماتے تھے کہ اصحاب حاضر ہوئے اور جسوقت بیدار ہوئے تو نقش بوریہ کا کمر اور پشت مبارک پر نمایاں تھا ایک شخص اصحاب میں سے
رو دیا اور کہا کہ یا رسول خدا صلعم کسریٰ اور قیصر تو ریشمی بچھونوں پر آرام کریں اور آپ اس بوریے پر فرمایا کہ کچھ ڈر نہیں انکے واسطے دنیا ہے اور ہمارے واسطے آخرت
اور کہتے ہیں کہ نجاشی بادشاہ حبشہ کا مرگیا تو جبرئیل نازل ہوئے اور اسکے مرنے کی رسول خدا کو خبر کی اور پہلے تو وہ نصرانی تھا اور بعد اسکے مسلمان ہوگیا تھا حضرت
نے جبرئیل سے اسکا مرنا سنا تو صحابہ سے فرمایا کہ چلو اپنے برادر پر کہ غیر جگہ مرے نماز پڑھیں یہ فرما کر مع اصحاب بقیع میں تشریف لائے اور حقتعالی نے حضرت کے
سامنے سے حجاب کو اٹھایا حضرت نے اسپر نماز پڑھی اور منافقوں نے طعن کیا کہ محمد اس شخص پر نماز پڑھتا ہے کہ وہ نصرانی ہے اور کبھی اسکو دیکھا نہیں ہے حقتعالی
نے یہ آیت نازل کی چنانچہ فرماتا ہے وَإِنَّ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ اور تحقیق بعضے اہل کتاب میں سے لَمَن يُؤْمِنُ البتہ وہ شخص ہے کہ ایمان لاتا ہے
ہمیشہ ایمان رکھتا ہے بِاللّٰهِ ساتھ خدا کے وَمَا أُنزِلَ إِلَيْكُمْ اور ساتھ اس چیز کے کہ نازل کی گئی ہے طرف تمہارے کہ وہ قرآن ہے وَمَا أُنزِلَ إِلَيْهِمْ اور
ساتھ اس چیز کے کہ نازل کی گئی ہے طرف انکی یعنی توریت اور انجیل خَاشِعِينَ لِلّٰهِ ڈرنیوالے ہیں وہ اور عاجزی کرنیوالے واسطے خدا کے لَا يَشْتَرُونَ
بِآيَاتِ اللّٰهِ نہیں خرید کرتے ہیں وہ ساتھ آیتوں خدا کی یعنی نہیں بدلتے ہیں عوض آیات خدا کی جو کہ توریت میں ہیں محمد کے اوصاف کو بیان میں ثَمَنًا
قَلِيلًا مول تھوڑا جیسا کہ علمائے یہود کرتے ہیں کہ تحریف کرتے ہیں واسطے رشوتوں لینے کے أُولَٰئِكَ یہ لوگ خدا کیواسطے عاجزی کرنیوالے اور ڈرنیوالے ہیں
لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ واسطے انکی اجر انکا ہے نزدیک پروردگار انکے إِنَّ اللّٰهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ تحقیق خدا جلد لینے والا حساب کا ہے
یعنی جلدی اور آسانی سے حساب مومنوں کا لیویگا اور روایت ہے کہ خدا تعالی مومنین کو ایک مقام میں جمع کریگا اور بمقدار ایک نظر چشم کے سب کا حساب لیویگا اور بعضے
کہتے ہیں کہ یہ آیت نجران کی چالیس آدمیوں کی حق میں اور حبشہ کے تیس آدمیوں کی اور روم کے آٹھ آدمیوں کی حق میں نازل ہوئی ہے کہ وہ نصرانی تھے اور پھر مسلمان ہوگئے تھے
اور اب سب مسلمانوں کو حکم کرتا ہے کہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو اصْبِرُوا صبر کرو تم طاعت پر اور ان مصیبتوں پر کہ جو تمکو پہنچتی
ہیں وَصَابِرُوا اور صبر کرو تم جہاد پر اور دشمنوں سے لڑنے پر کہ میدان میں ثابت قدم رہو وَرَابِطُوا اور طیار رہو تم دشمنان دین سے لڑنے کیواسطے اور
یہ بھی کہا ہے کہ منتظر رہو نماز کی ایک کے بعد دوسری کے اور یہ بھی کہا ہے کہ ربط کرو تم ائمہ معصومین علیہم السلام سے اور مشہور اسکے معنے میں یہ ہے کہ آمادہ اور طیار رہو تم دشمنان دین سے
لڑنے پر اور گھوڑوں کو ہتھیار رکھنے سے موجود رہو اور گھوڑے اپنے سرحد پر باندہ رکھو کہ کوئی کافر ادہر کا قصد نہ کرے اور مرابطہ یعنی گھوڑوں کو سرحد پر کھڑا کرنے کا
ثواب تو حدیثوں میں مذکور ہوا ہے لیکن رسول خدا صلعم کے زمانہ میں یہ صورت نہ ہوئی تھی کہ گھوڑے سرحد پر باندھے ہوں مگر یہ حکم ہے جہاد کیواسطے اور فقہ کی
کتابوں میں بھی اسکا ذکر ہے اور رسول خدا صلعم سے روایت کرتے ہیں فرمایا حضرت نے کہ جو کوئی مرابطہ کرے راہ خدا میں ایک رات اور دن اس آدمی کی مانند ہوا
جسنے تمام ماہ رمضان میں روزے رکھے ہیں اور تمام راتوں کو عبادت خدا میں گذارا ہو اور خدا تعالی درمیان اسکے اور درمیان دوزخ کے سات خندقیں پیدا کرے
اور کشادگی ہر خندق کی آسمان اور زمین کی برابر ہو وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو تم خدا سے اور پرہیز کرو گناہوں سے لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ تاکہ تم رستگاری
پاؤ اور بہشت کی بلندی درجوں کو پہنچو

سورۃ النسآء

یہ سورہ مدنی ہے کہ مدینہ میں نازل ہوئی ہے مگر بعضے کہتے ہیں کہ آیہ ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات
الی اہلہا اور آیہ ویستفتونک فی النساء یہ دونو آیتیں مکہ میں نازل ہوئی ہیں اور شمار میں کل آیتیں اس سورت کی ایک سو چھہتر ہیں اور حضرت
امیر المومنین علیہ السلام سے فرمایا ہے کہ جو کوئی ہر جمعہ سورہ نساء کو پڑھے وہ فشار قبر سے محفوظ رہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ
يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ اے آدمیو ڈرو تم پروردگار اپنے سے اسکے حکم کی مخالفت کرنے میں الَّذِي وہ خدا کہ جسنے اپنی قدرت کاملہ سے خَلَقَكُم
مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ پیدا کیا ہے تمکو ایک نفس اور تن سے کہ وہ آدم علیہ السلام ہے وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا اور پیدا کیا ہے اس سے جوڑا اسکا کہ وہ حوا ہے وَبَثَّ
مِنْهُمَا اور پھیلایا ان دونوں سے یعنی آدم اور حوا سے رِجَالًا كَثِيرًا مردوں بہت کو وَنِسَاءً اور عورتوں کو اور حضرت آدم کی پیدا ہونے کی کیفیت
تو سورہ بقرہ میں بیان ہوگئی ہے اور حضرت حوا کی پیدا ہونیکی کیفیت موافق مشہور کے تو یہ ہے کہ وہ حضرت آدم کی جانب چپ کی چھوٹی پسلی سے پیدا ہوئی ہیں

اور بعض روایتین بھی اسپر دلالت کرتی ہین لیکن صحیح یہ ہے کہ حضرت حوا حضرت آدم کی پسلی سے پیدا نہین ہوئی ہین بلکہ اُس مٹی سے پیدا ہوئی ہین کہ جو مٹی حضرت آدم کی پسلی بنکر بچ رہی تھی یا آدم کا پتلا بنکر جو مٹی باقی رہگئی تھی اُس مٹی سے خدا تعالیٰ نے حوا کو بنایا ہے چنانچہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ کسی نے اُن حضرت سے سوال کیا کہ حوا کسطرح پیدا ہوئی ہے فرمایا کہ لوگ کیا کہتے ہین کہا کہ لوگ یہ کہتے ہین کہ حضرت حوا حضرت آدم کی پسلی سے پیدا ہوئی ہے فرمایا کہ جھوٹ کہتے ہین کیا خدا کو قدرت نہ تھی کہ پسلی کے سوا اور کسی چیز سے پیدا کرتا اور فرمایا کہ خبر دی ہے مجھکو میرے باپ نے اپنے پدران طاہرین سے کہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ خدا تعالیٰ نے اپنی دست قدرت سے مٹی کو گوندھا اور اُس سے آدم کو پیدا کیا اور جو کچھ مٹی اُن سے باقی رہگئی تھی اُس سے حوا کو پیدا کیا اور ایک روایت مین حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کیا خدا عاجز تھا کہ حوا کو آدم کی پسلی سے بنا کر اُسکے بدن ہی کے ٹکڑے کو اُسکی جورو بناتا اور اُسکی پسلی کے سوا اور کسی چیز سے پیدا نکر سکتا اور ایسے ہی مشہور ہے کہ حضرت آدم کے نطفہ سے اور حوا کے پیٹ سے ایک مرتبہ مین ایک بیٹا اور ایک بیٹی جوڑوان پیدا ہوتی تھی ستر جوڑا اسیطرح پیدا ہوئے اور ایک پیٹ کے پسر کا نکاح دوسرے پیٹ کی دختر سے ہوتا تھا اور بعض روایات بھی اسپر دلالت کرتی ہین لیکن وہ روایتین تقیہ کی ہین اور امام علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہ بھی جھوٹ ہے بھائی کا نکاح بہن سے جائز نہین ہوا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ کو آدم کی نسل جاری کرنی منظور ہوئی تو حضرت حوا سے شیث تنہا کو پیدا کیا اور بعد اُسکے یافث تنہا کو پیدا کیا اور شیث کیواسطے حور نازل کی پنجشنبہ کے روز بعد عصر کے کہ نام اُسکا نزلہ تھا اور آدم کو حکم کیا کہ شیث کا نکاح اُس سے کرے اور دوسرے روز عصر کے بعد ایک اور حور جنت سے بھیجی کہ نام اُسکا منزلہ تھا اور حکم کیا کہ یافث کا نکاح اُس سے کرے جب اُن دونون کا نکاح آپسمین ہوا تو شیث کے بیٹا پیدا ہوا اور یافث کی دختر پیدا ہوئی اور اُن دونو کے بیٹا اور بیٹی کا نکاح آپسمین ہوا اور اُن دونو سے نسل چلی اور حضرت نوح اُن دونو کی اولاد مین سے تھے اور وہ حورین بعد جننے کے بہشت کو چلی گئین اور اسمین روایتین بہت مختلف ہین **واتقوا اللہ الذی تساءلون** اور ڈرو تم خدا سے کہ آپسمین سوال کرتے ہو تم **بہ** ساتھ اُسکے یعنی اُسکی قسم کہا کر بعض تم مین سے بعض کو کہتا ہے کہ مین سوال کرتا ہون تجھ سے بحق خدا کہ تو یہ کام کر یا مانگتا ہون مین تجھ سے بحق خدا اور اہل کوفہ نے تساءلون کو تخفیف سین پڑھا ہے اور باقیون نے تشدید سین اور اصل مین تتساءلون ہے دوسری تا سین مین ادغام کیگئی ہے **والارحام** اور ڈرو تم یگانون سے کہ اُنکی قسم کہا وقت سوال کرتے ہو آپسمین اور یا یہ معنی ہین کہ خدا ایسا بزرگ ہے کہ اُسکے واسطے سے آپسمین اپنی حاجتین تم طلب کرتے ہو ڈرو اُسکی مخالفت سے کہ اُسکے حکم کی تعمیل نکرو اور ایسے ہی ڈرو تم یگانون سے کہ اُنسے قطع کرو اور بگاڑ کرو کہ یہ قطع کرنا بڑا ہی سخت گناہ ہے اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ملاپ کرو اپنے یگانون اور رشتہ دارون سے اگرچہ سلام علیک ہی ہو اور حدیث قدسی مین ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ مین رحمان ہون کہ مینے رحم کو پیدا کیا ہے اور اپنے نام مین سے لیا ہے جو کہ رحم سے معنی یگانہ اور رشتہ داری ملاپ رکھیگا مین بھی اُس سے ملاپ رکھونگا اور جو کوئی اُس سے قطع کریگا مین بھی اُس سے قطع کرونگا اور حمزہ نے ارحام کو مجرور پڑھا ہے کہ ضمیر مجرور پر عطف کیا اور یہ مذہب نہایت ضعیف ہے اور باقیون نے اُسکو منصوب پڑھا ہے اتقوا یا تساءلون کا مفعول مقرر کرکے اور اس آیت مین خدا تعالیٰ نے اپنے ذکر کے ہمراہ رحم کا ذکر کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس سے قطع کرنا کیسا سخت گناہ ہے اور خدا تعالیٰ پر کچھ پوشیدہ نہین ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ **ان اللہ کان علیکم رقیبا** تحقیق خدا ہے اوپر تمہارے یعنی تمہارے اعمال کا نگہبان یعنی جانتا ہے کہ جو کچھ گناہ ہے اپنے تئین بچاتے رہو کہ قطع رحم اور سوا اسکے کوئی گناہ تمسے ہونے نپاوے اور اب خدا تعالیٰ یتیمونکے مال کی حق کہانے کی تاکید کرتا ہے اور اُنکے مالونکی حفاظت کیلیے حکم کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ **واتوا الیتامی** اور دو تم یتیمونکو جسوقت وہ بالغ تمیزدار ہوجاوین **اموالہم** مالون اُنکی کو اور وہ اگر ایسے نہون تو اُنکے والیون کو اور وصیون کو اُنکے مال دو اور اگر تم اُنکے والی یا وصی ہو تو پہلے بالغ ہونے اُنکے کہانے اور پہننے مین خرچ کرو اور تنگی اُنپر مت کرو اور بیجا خرچ بھی مت کرو اور جسوقت وہ بالغ تمیزدار ہوجاوین تو اُن کے مال اُنکو سپرد کرو اور کہتے ہین کہ والی یتیمونکے اُنکے مالونمین بیجا تصرف کرتے تھے کہ گوسفند موٹے اور فربہ اپنے اُنکے گوسفند دبلے پتلے سے بدل لیتے تھے یا اگر اُسکے عوض مین گوسفند فربہ اُنکی لیتے تھے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ ایسے مالونمین تصرف غیر جائز مت کرو **ولا تتبدلوا الخبیث** اور نہ بدل کرو تم ناپاک مال کو **بالطیب** ساتھ پاک مال کی یعنی مال یتیم کا کہ تمپر حرام کیا ہے خدا نے اور تمہارے واسطے وہ ناپاک اور حرام ہے اپنے مال سے

کہ وہ حلال اور پاک ہو تمہارے واسطے اور خدا نے وہ تمپر حلال کیا ہو بدل مت کرو اور یہ معنی ہین کہ مال یتیم کا کہ تمپر حرام ہو اُسکے کہانے مین جلدی مت کرو
پہلے اس سے کہ مال حلال جو تمہارے مقدر کا ہو وہ تمہارے ہاتھ آوے اور کہتے ہین کہ ایک شخص کہ وہ بنی غطفان سے تہا بہائی اُسکا مر گیا تہا اور ایک بیٹا اُسنے
چہوڑا تہا اور یہ اُسکا وصی تہا اس جہت سے اُسنے اُسکے مال مین تصرف کیا جسوقت بیٹا اُسکا بالغ ہوا تو اُسنے مال کو اُس سے طلب کیا اور یہ مال کے دینے مین
دیر اور تاخیر کرتا تہا اُس لڑکے نے محکمۂ عالیہ سرور کائنات صلعم مین اپنے مال کی نالش کی یہہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہو خدا کہ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ
اور نہ کہاؤ تم مالون اُن یتیمونکے اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ طرف مالون اپنے کے یعنی اپنے مالونکو اُنکے مالونمین ملا کر اُنکو مال مت کہاؤ اِنَّهٗ تحقیق کہ وہ کہانا
مال یتیم کا یا خیانت کرنی اُسمین كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ہے گناہ بڑا خدا کی نزدیک کہتے ہین کہ جسوقت اُس لڑکے کے چچا نے سنا کہ مال یتیم کا کہانا بہت بڑا گناہ
ہے تو اُسیوقت وہ مال اُسنے اُس لڑکے کو دیدیا اور کہتے ہین کہ اُس لڑکے نے وہ مال راہ خدا مین دیدیا حضرت نے سنکر فرمایا کہ لڑکے کو ثواب ہوا اور اُسکے باپ پر
وبال اُسکے جمع کرنیکا ہوا کہ قیامت کو وہ افسوس کریگا کہ بیٹے نے راہ خدا مین اُسکو کیون دیا اور کہتے ہین کہ ایک لڑکی مالدار ایک شخص کے پاس تہی وہ اُسکی
پرورش کرتا تہا اور اُسکا مال بہی اُسکے قبضہ مین تہا وہ شخص چاہتا تہا کہ اُس سے نکاح کرکے اُسکا مال خورد برد کرے اور حق زوجیت اور مہر اُسکا کچہ
نہ دیوے یہہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہو کہ وَاِنْ خِفْتُمْ اور اگر خوف کرو تم اے والی یتیمونکے اَلَّا تُقْسِطُوْا یہ کہ نہ انصاف اور عدالت
کروگے تم فِى الْيَتٰمٰى بیچ یتیم عورتونکے یعنی اگر جانتے ہو کہ بعد نکاح کے یتیمونکے مال کی رعایت نکروگے انصاف اور عدالت سے بلکہ اُنکا مال کہا جاؤگے اور
حقوق اُنکے ادا نکروگے کہ اُنکی حق کا طلب کرنیوالا کوئی نہین ہے تو فَانْكِحُوْا پس نکاح کرو تم مَا طَابَ لَكُمْ جو کچہ خوش آوے واسطے تمہارے اور پسند ہو اور
موافق تمہارے طبیعتونکے ہو مِّنَ النِّسَآءِ عورتون حلال مین سے سوائے اُن یتیم عورتونکے یعنی اس صورت مین یتیم عورتونسے اور جو کہ تمپر حرام ہین اُنسے نکاح مت
کرو اور سوائے اُنکے جس عورت سے چاہو نکاح کرو مَثْنٰى جسوقت دو دو ہون وَثُلٰثَ اور تین تین وَرُبٰعَ اور چار چار ہون یعنی اُن عدد مین سے
جس عدد کو چاہو اختیار کرو اور زیادہ چار سے نکاح دائمی درست نہین ہے اور مثنٰی اور ثلث اور رباع حال واقع ہوئے ہین اور غیر منصرف ہین فَاِنْ
خِفْتُمْ پس اگر خوف کرو تم اَلَّا تَعْدِلُوْا یہ کہ نہ انصاف کرو تم کہ اُن عورتونکو برابر نہ رکہو تم نفقہ دینے مین اور اُنکے پاس شب کو رہنے مین تو اُس
صورتمین فَوَاحِدَةً پس ایک ہی زوجہ ہو اور ایک ہی کو اختیار کرو اور اس سے زیادہ کی طمع نکرو اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ یا وہ عورت کہ مالک
ہوئے ہین ہاتہ تمہارے یعنی لونڈیکو اختیار کرو کہ جسکے تم مالک ہوتے ہو اور اُسکو اپنے تصرف مین لاؤ جسقدر چاہو اگرچہ چار سے زیادہ ہون کہ اُنکا نفقہ اور خرچ بہت
نہین ہوتا جیسے کہ آزاد عورتونکے زیادہ خرچ ہوتے ہین اور باریون کی تقسیم بہی اُنمین واجب نہین ہے ذٰلِكَ یہ یعنی نکاح ایک عورت کا اور لونڈیان رکہنی
اَدْنٰٓى اَلَّا تَعُوْلُوْا زیادہ نزدیک ہے اسکے کہ نہ بے انصافی کرو تم کہ ایک عورت سے زیادہ رغبت اور اختلاط رکہو اور دوسرے کے حقوق ادا نکرو اور اس مقام
مین نکاح دائمی کا اور لونڈیونکے ذکر کرنیسے اور نکاح متعہ کو ذکر نکرنیسے یہ لازم نہین آتا ہے کہ نکاح متعہ جائز نہو اسواسطے کہ ضرور نہین ہے کہ سب احکام کا بیان
ایک ہی جگہہ ہو اگر متعہ کا یہان ذکر نہین کیا ہے تو کیا مضایقہ ہے دوسری جگہہ بعد اسکے ذکر کیا ہو اور سوائے اسکے یہان اُن عورتونکا ذکر ہے کہ جنسے انتظام
خانہ داری کا متعلق ہے اور وہ یا تو زوجہ دائمی ہوتی ہے اور یا لونڈی ہوتی ہے اور زن متوعہ ایسی نہین ہوتی بلکہ وہ فقط رفع حاجت کیلئے ہوتی ہے اسواسطے
اُسکا ذکر یہان نہین کیا اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ اسلام سے پہلے ایام جاہلیت مین عورتونکی والی مہر کو شوہر سے لیکر اپنے تصرف مین
لاتے تہے اور عورتونکو اُس سے محروم رکہتے تہے خدا تعالیٰ نے اُس سے منع کیا اور فرمایا کہ وَاٰتُوا النِّسَآءَ اور دو تم عورتونکو اے والیو عورتونکے صَدُقٰتِهِنَّ مہر
اُنکے جو کہ اُنکے شوہرونسے تم نے لئے ہین اسواسطے کہ وہ حق اُنکا ہے اور تمہارا اُسمین کچہ حصہ نہین ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اس آیت مین خطاب شوہرونکی طرف ہے یعنی
اے شوہرو دو تم عورتونکو مہر اُنکے اور اُسکے دینے مین مضایقہ مت کرو کہ نِحْلَةً بخشش ہے وہ شوہرونکی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے
کہ جو شخص نکاح کرے کسی عورت سے اور اُسکے مہر کے ادا کرنیکی نیت نہ رکہتا ہو تو وہ شخص خدا کی نزدیک زانی ہے اور جناب سرور کائنات صلعم سے روایت کرتے ہین
فرمایا کہ جو کوئی قرض لیوے اور نیت اُسکے ادا کرنیکی نہ رکہتا ہو وہ چور ہے اور جو کوئی کسی عورت سے نکاح کرے اور اُسکے مہر دینے کی نیت نہ رکہتا ہو وہ زانی ہے

اقسام نکاح و تعداد ازدواج کا حکم

اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ لایق تر شرطونکا یہ ہے کہ وفا کرو تم اُس چیز کو کہ حلال کیا ہے تم نے اُسکے عوض مین فروج کو فَاِنْ طِبْنَ پس
اگر خوشی سے دیوین وہ عورتین لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ واسطے تمہارے کچھ مِّنْهُ نَفْسًا اُس مہر مین سے از روے نفس کے یعنی اپنے نفس کی خوشی اور رضامندی
سے کچھ مہر یا کل مہر تمکو بخشدین تو کچھ مضایقہ نہین ہے فَكُلُوْهُ پس کہاؤ تم اُسکو هَنِيْٓـًٔا مَّرِيْٓـًٔا خوشگوار پچتا ہو کہ وہ تمکو مباح ہے اور اُسکے کہانے مین تمکو
کچھ گناہ نہین ہے کہ اپنی خوشی سے اُسنے تمکو بخشا ہے اور نفسا تمیز واقع ہوا ہے اور کہتے ہین کہ کسی شخص نے ہنیا مریا کے معنے کو رسول خدا صلعم سے پوچھا فرمایا کہ ہنی
وہ ہے کہ جسمین کوئی گناہ نہو اور مری وہ ہے کہ جسمین درد اور رنج نہو اور روایت ہے کہ ایک شخص امیر المومنین کے پاس آیا اور درد شکم کی اُسنے شکایت کی
فرمایا کہ اپنی زوجہ سے کچھ مہر بطیب نفس ہبہ کروالے اور اُس مہر کا شہد خرید کر اور آب باران مین اُسکو ملا کر تمہید کیا ہو تو وہ پہان پیئے اور مری اور برکت اور شفا کی
چنانچہ خدا اور کیلیئے فرماتا ہے ہنیا مریا اور شہد کی شفا مین فرماتا ہے فیہ شفاء للناس اور آب باران کی برکت مین فرماتا ہے وانزل من السماء ماءً مبارکا
اور جسوقت کہ برکت اور شفا اور ہنی اور مری جمع ہون تجہین تو شفا پائیگا تو انشاء اللہ تعالی اُس شخص نے موافق ارشاد جناب امیر المومنین علیہ السلام
یہ عمل کیا تو شفا پائی اور پہلے اس سے خدا تعالی نے فرمایا تہا کہ یتیم بالغ ہو جائین تو مال اُنکا اُنکو دیدو اور اب فرماتا ہے کہ وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاۗءَ یعنی اور نہ
دو تم بیعقلونکو اَمْوَالَكُمُ مال اپنے یعنی مال اُنکا کہ جو تمہارے تحت تصرف مین ہین اور اُن بیعقلونکو مالونپر تم قابض ہو الَّتِيْ وہ مال کہ
جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ کیا ہے خدا نے واسطے تمہارے قِيٰمًا سبب قایم رہنے معیشت کا وہ مال اُنکو مت دو حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ
وہ یتیم ہین کہ جنکا مال تمہارے پاس ہین وہ مال اُنکو مت دو یہانتک کہ وہ بالغ اور تمیزدار ہو جائین اور جسوقت ایسے ہو جائین تو اُسوقت اُنکو مال سپرد
اُنکو کردو کسینے پوچھا کہ مال اُنکے پاس سے مال کیونکر ہو جائیگے فرمایا کہ جسوقت تو اُنکا وارث ہو اُسوقت وہ مال تجہکو ہی پہنچیگا اور بعضی روایت مین ہے کہ
مراد سفہا سے شراب کے پینے والے ہین اُنکو مال مت دو اور قیاما کو نافع اور ابن عامر نے قیما پڑہا ہے بدون الف کے اور کہتے ہین کہ معنی اس آیت کے یہ ہین کہ مال
اپنے کہ جو تمہاری زندگانی ہین اور سبب تمہاری معاش اور معاد کی ہین کہ دنیا مین اُسے گذارا کرتے ہو اور آخرت کے فائدہ کیلیئے اُس سے حج اور جہاد کرتے ہو اور
اور راہ خدا مین دیتے ہو اُن مالون کو اپنے زنان بیخبر اور فرزند احمق کو مت دو اور اُنکی سپرد مت کرو کہ وہ بیوقوفی سے تمہارے مال کو بیجا صرف کرینگے اور تم محتاج
ہو جاؤگے اور روایت بہی اس معنی پر دلالت کرتی ہے چنانچہ فرمایا ہے حضرت صادق علیہ السلام نے کہ سفہا سے مراد عورتین ہین اور فرزند ہین یعنی جبکہ تم
کو علم ہو اور جانتا ہو کہ زوجہ اور فرزند بیخبر دین اور مال کو خراب کرینگے تو اُنکو سزاوار نہین ہے کہ اُن دونون سے کسی کو اپنا مال جو کہ سبب اُسکی معیشت
کا ہو سپرد کرے حاصل یہ ہے کہ ایسے لوگونکو مال مت دو خواہ وہ مال اُنکے ہون خواہ تمہارے ہون وَّارْزُقُوْهُمْ اور روزی دو تم اُنکو یعنی کہانا مقرر کرو
تم فِيْهَا بیچ اُن مالونکے اُنکے واسطے اسقدر کہ جسمین وہ بہوکے نہین اور موافق اُنکے حال کے ہو وَاكْسُوْهُمْ اور کپڑا دو تم اُنکو موافق اُنکی حیثیت
کے وَقُوْلُوْا لَهُمْ اور کہو تم واسطے اُنکے قَوْلًا مَّعْرُوْفًا بات نیک اور پسندیدہ کہ جسکو سنکر وہ خوش ہون اور راضی ہین اور سچ اُنکو ہو بلکہ اچہی
اور نیک وعدے اُنسے کرو مثلا کہو اگر وہ یتیم ہو کہ یہ مال تیرا میرے پاس ہے اور مین اسکا محافظ ہون اور تیری طرف سے اسکا خزانہ دار ہون اور جسوقت
تو بالغ ہو جائیگا تو یہ مال تیرا تیرے سپرد کر دونگا اور ایسے ہی عورت سے ایسا وعدہ کرے کہ جو وہ خوش ہو جائے وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى اور آزماؤ
تم یتیمونکو بالغ ہونیسے پہلے اگر مرد ہے تو خرید و فروخت و نگہبانی مال سے آزماؤ کہ وہ اپنے فائدہ کو سمجہتا ہے یا نہین اور اگر عورت ہے تو کاتنے اور سینے اور ایسے
کو کاروبار سے آزماؤ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ یہانتک کہ جسوقت پہنچین وہ حد نکاح کو کہ بالغ ہو جائین اور مرد کا بالغ ہونا احتلام سے یا
زیر ناف کے بال اُگنے سے اور اگر ان دونو مین سے کوئی نہو تو پندرہ برس کی عمر ہونیسے معلوم ہوتا ہے اور عورت کا بالغ ہونا اُن دونو علامتون
یا نو برس کے تمام ہونیسے معلوم ہوتا ہے پس جسوقت وہ حد بلوغ کو پہنچ جائین تو اُسوقت فَاِنْ اٰنَسْتُمْ پس اگر دیکہو تم مِّنْهُمْ رُشْدًا اُن سے
تمیزداری اور راست روی کو خرید و فروخت اور صرف کرنے مین کہ وہ اپنے حال کے فائدہ اور نقصان کو خوب سمجہتے ہین تو فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ
اَمْوَالَهُمْ پس دفع کرو تم طرف اُنکی مالون اُنکے کو یعنی اُنکے مال اُنکو دیدو جو کہ تمہارے پاس ہین اور اُسمین کچہ تامل نکرو اسواسطے کہ بعد بلوغ

انکی مالونکو تم اپنی پاس نہین کہہ سکتے ہو لیکن حدیث مین آیا ہے کہ اگر وہ ایسا ہی کہ مال کو ضایع کرتا ہے اور شراب پیتا ہی اور زنا کرتا ہے تو بھی اسکو مت دو وَلَا تَأْكُلُوهَا
اور نکہاؤ تم ان مالون کو یتیمونکی اور تلف نکرو انکو اِسْرَافًا حد سے گذر نیکو اور بیجا وَبِدَارًا اور جلدی کرکے اَنْ يَكْبَرُوا اس سے کہ بڑے ہو جاوین وہ
اور اسرافا و بدارا مصدر ہین اور محل حال مین واقع ہوتے ہین یعنی مسرفین و مبادرین اور ان یکبر بتاویل مصدر مفعول ہے بدارا سے یعنی مبادرین کبرہم یعنی مال
یتیمونکی زیادہ حد مقرر سے اور جلدی کرکے اس خوف سے کہ یہ بالغ ہو جاینگے نکہاؤ کہ جائز نہین ہے اور حد مقرر سے مراد یہ ہے کہ موافق احتیاج کی محتاج کو عوض مین نگہبانی مال
یتیم کی کہانا جائز ہے وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا اور جو شخص کہ ہووے تونگر والیون اور اوصیا مین سے جو کہ نگہبان یتیم کی مال کی کرتے ہین فَلْيَسْتَعْفِفْ تو چاہیے
کہ عفت اختیار کرے کہ اپنے تئین یتیم کا مال کہانے سے نگاہ رکہے کہ بدون عوض اسکے مال کی نگہبانی کرے وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا اور جو شخص کہ ہووے محتاج مال یتیم کی
نگہبانی کرنیوالون مین سے فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ تو چاہیے کہ کہاوے وہ ساتہ نیکی کی یتیم کے مال مین سے نگہبانی کے عوض مین بقدر حاجت کی اور موافق ضرورت کی
کپڑے کے واسطے بھی لیوے کہ مباح ہے اور بھی ہے کہ بطور اور زیادہ اس سے جائز نہین ہے اور ایک حدیث مین آیا ہے کہ بعد اسکے کہ اگر اسکا کام چلتا ہو اور قدرت ہو جاوے تو جسقدر
اسنے کہایا ہے وہ بھی اسکو واپس دیوے فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ پس جسوقت دفع کرو تم طرف انکی مال انکی یعنی جسوقت بالغ ہو جاویں وہ اور تم ان یتیمونکو
مال انکی جو کہ تمہارے پاس ہین تو فَأَشْهِدُوا عَلَيْهِمْ پس گواہ مقرر کرو تم اوپر انکی یعنی اگر یتیمونکو انکا مال دیدو تو انکی قبض کرنیکے اقرار پر گواہ مقرر کر لو کہ وے
اسکو اقرار کر یکر اسکے گواہ رہین اور تم مین اور انمین جہگڑا ہووے اور اگر جہگڑا ہو تو وہ گواہ اسکی اقرار کرنے قبض مال کی گواہی دیوین وَكَفَىٰ بِاللَّهِ حَسِيبًا اور
اور کافی ہے خدا حساب لینے والا قیامت کو روز یعنی یہ گواہ مقرر کرنے سو واسطے اسکے دنیا مین تمہارا انسے جہگڑا نہو کہ تم کہو ہمنے مال کو دیدیا ہے اور وہ کہوے کہ دیا ہے وہ کہین
کہ ہمنے نہین لیا ہے اور گواہ ہونگی گواہی دینے سے یہ فیصلہ ہو جاتا ہے اور جو شخص کہ خاین اور غاصب ہے یا دعوی غلط کسی پر کرتا ہے پس اس سے خدا تعالی قیامت کو روز
حساب لیگا پس مخالفت اسکے حکم کی مت کرو اور کہتے ہین کہ ایام جاہلیت مین اسلام سے پہلے عادت عرب کی یہ تہی کہ عورتونکو اور خورد سال لڑکونکو میراث نہین دیتے تہی اور
تمام ترکہ مال اس شخص کو دیا جاتا تہا کہ دشمن سے جنگ کرے جسوقت سو رسول خدا صلعم ہجرت کرکے مدینہ مین رونق افروز ہوئے تو بھی قانون وہان جاری تہا ایک عورت سو رسول خدا
کی پاس آئی اور کہا کہ یا رسول خدا شوہر میرا مر گیا اور تین لڑکیان اسنے بعد اپنی چہوڑی ہین اور مال بہت اسنے چہوڑا ہے اور اسکے چچا کی بیٹے مال کو اپنی تصرف مین لائے ہین
حضرت نے انکو طلب کیا اور حال انسے دریافت کیا انہون نے عرض کی کہ یا رسول خدا ہماری قوم مین یہ قانون جاری ہے کہ عورتونکو اور لڑکونکو ہم میراث مین حصہ
نہین دیتے ہین اور مال انکے واسطے ہے جو کہ دشمن کو دفع کرے حق تعالی نے یہ آیت نازل کی لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ واسطے مردونکی حصہ ہے خواہ بڑے ہون خواہ
چہوٹے ہون مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ اسمین سے کہ چہوڑا ہے والدین نے اور قریبون نے یعنی جو مال کہ باپ یا مان نے چہوڑا ہے اسمین مردونکا
حصہ ہے کہ وہ اولاد انکی ہین خواہ وہ مرد عمر مین بڑے ہون یا چہوٹے ہون اور ایسے ہی رشتہ دارونکی مال مین چہوٹے اور بڑے مردونکا حصہ ہے وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ
اور واسطے عورتونکی حصہ ہے خواہ چہوٹی ہون خواہ بڑی ہون مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ اسمین سے کہ چہوڑا ہے والدین نے اور قریبون نے
یعنی مرد اور عورت سب حصہ پاتے ہین اس مال اور جائداد مین سے کہ جو کہ باپ یا مان یا کسی رشتہ دار نے بعد اپنے چہوڑا ہے مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اسمین سے کہ
کم ہے اس سے اَوْ كَثُرَ یا بہت ہے یعنی وہ مال جو انہون نے بعد اپنے چہوڑا ہے تہوڑا ہو یا بہت ہو سب مین سے حصہ پاوینگے نَصِيبًا مَفْرُوضًا حصہ مقرر
کیا گیا اور معین جو کہ فرایض کی کتابون مین لکہا ہے یعنی مرد اور عورت دونو حصہ معین جو کہ شارع نے مقرر کیا ہے باپ کا اور مان کا اور قریبونکا سب مال مین سے پاوینگے
وہ مال تہوڑا ہو یا بہت ہو مگر افسوس ہے کہ فاطمہ زہرا علیہا السلام اپنے باپ کی مال مین سے حصہ نپایا وہ بالکل محروم رہگئی اور حال یہ ہے کہ وہ بھی نساء مین داخل
ہتی اور خارج نساء سے نہتی مخالفت قرآن کی ایک روایت بناکر اس مظلومہ کو اسکا حق نہ دیا اور نصیبا حال واقع ہوا ہے اور بعد نازل ہونے اس آیت کی رسول خدا صلعم
ان لوگونکو بلا کر اس عورت کی بیٹیونکو حصہ دلایا اور اسکے بعد خدا تعالی اس جماعت کا ذکر کرتا ہے کہ انکو مال مین سے حصہ دینا واجب نہین ہے بلکہ مستحب ہے چنانچہ
فرماتا ہے کہ وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اور جسوقت حاضر ہون تقسیم ہونیکو یعنی جسوقت حاضر ہون وقت تقسیم ہونے میراث کی أُولُو الْقُرْبَىٰ رشتہ دار
میت کے وَالْيَتَامَىٰ اور یتیم لڑکے کہ میراث سے بیگانہ ہون وَالْمَسَاكِينُ اور محتاج لوگ فَارْزُقُوهُمْ پس روزی دو تم انکو کچہ مِنْهُ

اس ظلم میراث مین ہے یعنی اگر وقت تقسیم میراث کے یہ لوگ آ جاتین تو انہین سے کچھ انکو بھی دو کہ دل انکے خوش ہو جائین وَقُولُوا لَهُمْ اور کہو تم واسطے انکے قَوْلًا
مَّعْرُوفًا بات نیک کہ باعث انکی خاطر کی خوشی کا ہو کہ انکے واسطے دعائے خیر کرین اور انکو دیوین تو احسان اپنا و پہر نہ رکہین اور کہتے ہین کہ یہ آیت منسوخ
ہے میراث کی آیت سے لیکن اسکا وجوب منسوخ ہے نہ جواز اور استحباب اور اب خدا تعالی بیان کرتا ہے کہ تمکو چاہیے کہ یتیمون پر مہربانی کرو اس امر کا خوف کرکے کہ اگر
تمہاری اولاد ننہے ننہے بچے تمہارے پیچہے باقی رہجائین تو انپر کوئی مہربانی کرے اور رحم کہائے چنانچہ فرماتا ہے وَلْيَخْشَ الَّذِينَ اور چاہیے کہ ڈرین خدا سے وہ لوگ
لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ اگر چہوڑین وہ پیچہے اپنے ذُرِّيَّةً ضِعَافًا اولاد ناتوان اور عاجز کو کہ وہ ڈرتے ہون خَافُوا عَلَيْهِمْ خوف کرین اوپر انکے
بے توشہ ہونے اور ضایع ہونے یعنی جیسا کہ تم اپنی اولاد کے واسطے نہین چاہتے ہو کہ ہمارے بعد یہ ضایع ہو جائین اور کوئی انپر رحم نکرے ایسے ہی تم اپنی اولاد کے بے سہارا
اور عاجز رہجانیکا خوف کرکے لوگونکے یتیمون پر شفقت اور مہربانی کرو کہ بعد تمہارے لوگ تمہارے یتیمون پر مہربانی کرین فَلْيَتَّقُوا اللَّهَ پس چاہیے کہ ڈرین عذاب خدا سے
یتیمونکو آزار دینے مین وَلْيَقُولُوا اور چاہیے کہ کہین یتیمون سے قَوْلًا سَدِيدًا بات درست جیسے کہ اپنی اولاد سے کہتے ہین اور بعضی کہتے ہین کہ جسوقت لوگ کسی
مرنیوالے کے وقت سے پہلے جاتے تہے تو اوس سے کہتے تہے کہ تو اپنا سب مال خرچ کر ڈال تیری اولاد کا خدا ضامن ہے اور پرورش کرنیوالا ہے خدا نے اسکو منع کیا اور وہ آیت نازل کی
اور اب خدا تعالی مال یتیمونکا بے وجہ شرعی کہا لینے سے منع کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى تحقیق جو لوگ کہاتے ہین مال یتیمونکے اور تلف
کرتے ہین ظُلْمًا ظلم سے یہ مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا اور تقدیر اسکی یظلمونهم ظلمًا ہے اور یا تمیز ہے یعنی جو لوگ کہاتے ہین مالون یتیمونکے ازروی ظلم کے إِنَّمَا يَأْكُلُونَ
فِي بُطُونِهِمْ سوا اسکے نہین کہ کہاتے ہین وہ بیچ پیٹون اپنے کے نَارًا آگ کو یعنی پُر کرتے ہین اپنے پیٹونکو اوس چیز سے کہ وہ انکو طرف آتش دوزخ کی کہینچنے والی ہے وَ
سَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا اور قریب ہے کہ داخل ہون اور جلین وہ لوگ آگ مین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا جناب رسولخدا صلعم
کہ حق تعالی قیامت کے روز ایک قوم کو اٹہائیگا کہ آگ انکے مونہونکے اندر سے نکلتی ہوگی قیامت کے لوگ کہینگے کہ یہ کون لوگ ہین ندا آئیگی کہ یہ وہ لوگ ہین کہ مال یتیمونکے
ظلم سے کہا لیتے تہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ شب معراج مین جو مین گیا تو ایک قوم کو دیکہا کہ آگ انکے مونہون مین داخل
ہوتی ہے اور نیچے سے نکلتی ہے مینے پوچہا کہ اے جبرئیل یہ کون لوگ ہین کہا کہ یہ لوگ وہ ہین کہ جو ظلم سے مال یتیمونکے کہاتے ہین اور دوسری روایت مین حضرت صادق
نے فرمایا ہے کہ کہانیوالا مال یتیم کا قریب ہے کہ وبال اسکا اسکو پہنچے دنیا مین اور آخرت مین دونون مین اور امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کہانیوالا مال یتیم کا تہوڑا ہو یا بہت ہو
آتش دوزخ مین داخل ہوگا اور یتیم کو مال کہانا تین وجہ عذاب ظاہر مین ایک تو انہین سے عذاب دنیا ہے کہ قسم قسم کی بلا مین مبتلا ہو اور آخرت مین واسطے اسکی آتش
سوزان دوزخ کی ہے اور اب خدا تعالی میراث کی حصونکو بیان کرتا ہے اور سبب اسکا یہ ہے کہ ایام جاہلیت مین اسلام سے پہلے جو لوگ زبردست ہوتے قبیلہ مین وہ
میراث کو لیتے تہے اور باقی کے لوگ محروم رہتے تہے اسواسطے خدا تعالی تفصیل حصونکی بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ
وصیت کرتا ہے تمکو خدا بیچ اولاد تمہاری کی اگر کوئی مرجاوے اور اولاد کو بعد اپنے چہوڑے تو لِلذَّكَرِ واسطے مرد کے یعنی واسطے پسر کے مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ مانند
دو عورتونکے ہے یعنی مانند حصے دو دخترونکے ہے حاصل یہ ہے کہ اگر کوئی مرجاے اور بعد اپنے اولاد کو چہوڑے تو پسر کا حصہ دختر کے حصہ سے دو چند ہوگا یعنی دو دو حصے پسر
ہونگے اور ایک ایک حصہ دختران کا ہوگا اور یہ خطاب کل بندونکی طرف ہے رسولخدا کیطرف ہے اور امت کیطرف بہی البتہ اگر قل کا لفظ اسکے پہلے ہوتا تو رسولخدا صلعم
اس خطاب مین شریک نہوتے اور اب وہ حضرت بہی اس خطاب مین شریک ہین اور ان حضرت کو خارج کرنیکا اس خطاب سے کوئی وجہ نہین ہے اور مرد کے حصہ کی
دو چند ہونیکی وجہ عورت کے حصہ سے حدیث مین مذکور ہوئی ہے کہ مرد کے ذمہ جہاد کرنا ہے اور نفقہ عیال کا ہے اسواسطے حصہ اسکا عورت کے حصہ سے دو چند ہوا فَإِنْ
كُنَّ پس اگر ہوئین اولاد مرنیوالے کے سارے نِسَاءً عورتین اور پسر اسکی اولاد مین کوئی نہووے اور وہ عورتین اولاد اس مرنیوالے کی فَوْقَ اثْنَتَيْنِ
زیادہ دو سے ہون یا دو ہی ہون تو فَلَهُنَّ پس واسطے ان عورتونکے ثُلُثَا مَا تَرَكَ دو تہائی اسکا ہے کہ جو چہوڑ گیا ہے اوس مرنیوالے نے اور باقی
جو باقی رہے وہ بہی ان دخترون ہی کو بطور رد کے پہنچیگا اگر باپ و ماں یا اور کوئی وارث انکے ہمراہ نہوگا وَإِنْ كَانَتْ اور اگر ہووے وہ وَاحِدَةً
ایک دختر اور اہل مدینہ نے اسکو مرفوع پڑہا ہے اور الکانت کی ضمیر مولودہ کیطرف پہرتی ہے کہ اسکو تاویل کرکے نکالا ہے یعنی اگر مرنیوالے کی اولاد مین فقط ایک ہی دختر

اور ایک ہی دختر ہو یا وہ ہو تو فَلَهَا النِّصْفُ پس واسطے اُس دختر کے آدھا مال مرنیوالے کا ہو اور نصف باقی کا بھی بطور ردّ کے اُسی دختر کو پہنچیگا اگر کوئی اور وارث
ہمراہ اُسکے نہو گا اب خدا تعالیٰ ماں اور باپ کے حصوں کو بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَلِأَبَوَيْهِ اور واسطے والدین اُس مرنیوالے کے اور مرجع ابویہ کا
اگرچہ مذکور نہیں ہے لیکن سیاق آیت کا دلالت کرتا ہے کہ وہ میت کا لفظ ہے یعنی اگر کوئی مرجاے اور اپنے باپ اور ماں کو بعد اپنے چھوڑے تو لِكُلِّ وَاحِدٍ
مِّنْهُمَا السُّدُسُ واسطے ہر ایک کے اُن دونوں میں سے چھٹا حصہ ہے مِمَّا تَرَكَ اُس میں سے کہ چھوڑا ہے اُس مرنیوالے نے بعد اپنے مال یا جائداد کو لیکن یہ چھٹا حصہ
ماں کیواسطے اور چھٹا حصہ باپ کیواسطے اُس صورت میں ہے کہ إِن كَانَ لَهُ وَلَدٌ اگر ہووے واسطے اُس مرنیوالے کے فرزند ایک یا زیادہ ایک سے مرد ہو یا عورت ہو
یعنی اگر کوئی شخص مرجاے اور باپ اور ماں کو دونوں کو یا ایک کو ان سے اور اولاد کو بعد اپنے چھوڑے خواہ وہ اولاد مرد ہوں خواہ عورتیں ہوں اور خواہ ایک ہو اور خواہ
ایک سے زیادہ ہوں تو کل ترکہ میں سے اُس مرنیوالے کے چھٹا حصہ باپ کا ہے اور چھٹا حصہ ماں کا ہے اور اگر ان دونوں میں سے ایک ہی شخص ہو خواہ باپ خواہ ماں
تو اُسکا بھی چھٹا ہی حصہ ہے اور باقی کا ترکہ اولاد کا حق ہے خواہ مرد ہو خواہ عورت ہو ایک ہو یا ایک سے زیادہ ہو اور اگر اولاد میں فقط ایک ہی دختر ہے تو اُسکو نصف پہنچیگا
اور چھٹا حصہ باپ کو اور چھٹا ہی حصہ ماں کو اور اگر اُنکو دیکر کچھ باقی رہجائیگا تو وہ بھی بطور ردّ کے اُنکو بھی پہنچیگا ہر ایک کو حصہ کے موافق اور اگر اولاد میں عورت اور
مرد دونوں ہیں تو مرد کو دو حصے ہونگے اور عورت کا ایک حصہ ہوگا اور اگر کل مرد ہیں یا کل عورتیں ہیں تو برابر آپس میں تقسیم کرینگے فَإِن لَّمْ يَكُن لَّهُ وَلَدٌ
پس اگر نہو واسطے اُس مرنیوالے کے فرزند بیٹا نہ بیٹی اور فقط باپ اور ماں دونوں ہوں وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ اور وارث ہوں اُس مرنیوالے کے باپ اور ماں اُسکی تو فَلِأُمِّهِ
الثُّلُثُ پس واسطے ماں اُس مرنیوالے کی تہائی حصہ ہے اور باقی کا مالک باپ ہے اور نزدیک حمزہ اور کسائی کے فلامہ کو ہمزہ اور میم کے کسرہ سے پڑھا ہے اور یہ تہائی حصہ ماں کو
اُس صورت میں پہنچتا ہے کہ مرنیوالے کے بعد کوئی بہن اور بھائی اُس مرنیوالے کا زندہ نہو فَإِن كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ پس اگر ہوں واسطے اُس مرنیوالے کے بھائی بہن یعنی
دو بھائی یا ایک بھائی اور دو بہنیں یا چار بہنیں اور اس سے کم نہوں تو فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ پس واسطے ماں اُس مرنیوالے کی چھٹا حصہ ہے اُس مرنیوالے کے
ترکہ میں سے ہر چند اس صورت میں مرنیوالے کے بھائی اور بہن کو تو مرنیوالے کے ترکہ میں سے کچھ نہیں پہنچتا ہے لیکن بھائی اور بہن کے ہونے سے ماں کا حصہ تہائی سے چھٹا ہوجاتا
ہے اور اگر مرنیوالے کا بھائی اور بہن ایک ہی ہو تو کسیکو کچھ نہ پہنچیگا اور ماں کو مرنیوالے کے ترکہ میں سے تہائی حصہ پہنچیگا اور ماں کے تہائی حصہ میں سے چھٹا
حصہ ہوجانیکی کئی شرطیں ہیں دو بھائی ہوں یا ایک بھائی اور دو بہنیں ہوں یا چار بہنیں جیسے سابق مذکور ہوئی ہیں ایک تو یہ کہ وہ بھائی اور بہن میت کی اعیانی
ہوں کہ میت کا اور بھائی اور بہن کے اور باپ اور ماں دونوں ایک ہوں یا علاتی بھائی اور بہن ایسے ہوں کہ میت کا اور اُنکا باپ تو ایک ہو اور ماں میت کی اور
ہو کہ جو بھائی اور بہن کی ماں ہے اور وہ بھائی اور بہن اخیافی میت کی نہوں کہ اگر اخیافی ہونگے تو تہائی حصہ سے چھٹا حصہ ماں کا نہو جائیگا اور یہ بھائی اخیافی
بہن وہ ہیں کہ ماں اُنکی تو ایک ہو اور باپ علیحدہ علیحدہ ہوں اور دوسرے یہ کہ باپ بھی ہمراہ ماں کے موجود ہو اور اگر فقط ماں ہوگی اور باپ نہو گا تو ماں کا حصہ
تہائی سے چھٹا نہو جائیگا اور تیسرے یہ کہ بھائی اور بہن کافر اور غلام کسی کے نہوں جسوقت ماں آزاد ہو اور چوتھے یہ کہ میت کے مرنے سے پہلے بھائی اور بہن پیدا ہو چکے ہوں
اور اُسکے مرنیکے وقت حمل میں نہوں کہ اگر حمل میں ہونگے تو تہائی حصہ کو چھٹا حصہ نکرسکینگے اور پانچویں یہ کہ وقت مرنے اُس میت کے بھائی اور بہن زندہ ہوں اور
اگر میت سے پہلے ہی مر گئے ہیں تو تہائی حصہ کو ماں کے چھٹا حصہ نکرسکینگے اور چھٹے یہ کہ بھائی اور بہن قاتل میت کے نہوں اور اگر قاتل ہونگے اُسکے تو تہائی حصہ
کو ماں کے چھٹا حصہ نکرسکینگے اور یہ حصے جو خدا تعالیٰ نے اولاد کے اور باپ اور ماں کے بیان کئے ہیں مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ پیچھے وصیت کے ہیں کہ يُوصِي بِهَا
وصیت کیجاوے ساتھ اُسکے اور ابن کثیر اور ابو بکر نے عاصم سے یوصی کو بفتح صاد پڑھا ہے اور باقیوں نے صاد کو کسرہ سے پڑھا ہے یعنی پیچھے وصیت کے کہ وصیت کرے وہ میت
ساتھ اُسکے أَوْ دَيْنٍ یا پیچھے دین کے اگر وہ مرنیوالا ذمہ اپنے کچھ دین رکھتا ہو اور اصل یہ ہے کہ اگر کوئی مرجاے اور کچھ مال بعد اپنے چھوڑے تو پہلے اُسکے مال میں سے
کفن اُسکا دیا جائیگا اور اگر کفن دیکر کچھ باقی رہے تو اُس مردہ کا قرض اُس میں سے ادا کیا جائیگا اگر وہ ذمہ اپنے قرض رکھتا ہے اور اگر اُسکا قرض ادا کر کے کچھ باقی رہے تو
دیکھینگے اگر اُس مرنیوالے نے کسیکو کچھ دینے کی وصیت کی ہو اور وہ وصیت تہائی مال میت سے زیادہ کی نہیں ہے تو وصیت کو ادا کرینگے اور اگر تہائی مال سے
زیادہ مال کے دینے کی وصیت کی ہو تو بدون اجازت وارثوں کی تہائی مال میں سے زیادہ وصیت میں نہ دینگے اور بعد ادا کرنے وصیت کے جو کچھ باقی رہیگا اسکو سب وارث

اسپر تقسیم کرینگے اور قرض اور وصیت سے پہلے وارثونکا کچھ حق نہین ہے میت کی ترکہ مین اور اگر باپ تنہا کوئی ہوا ہے تو وہ کل ترکہ کا مالک ہوگا اور اگر ماں تنہا کوئی ہو
ہے تو وہ بھی کل ترکہ کی مالک ہوگی اور اب خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے کہ ہمنے جو حصونکی تعیین کی ہے کہ کسی کو زیادہ پہنچایا ہے اور کسی کو کم سو تم اسکے
فائدہ سے واقف نہین ہو چنانچہ فرماتا ہے کہ آبَاؤُكُمْ باپ تمہارے وَاَبْنَاؤُكُمْ اور بیٹے تمہارے لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ نہین جانتے
ہو تم کہ کون اُنمین زیادہ نزدیک ہے لَكُمْ نَفْعًا واسطے تمہارے از روی نفع کو فائدہ مین باپ یا بیٹا اور نفعا تمیز واقع ہوا ہے یعنی تم نہین جانتے ہو کہ وارثونمین
سے وہ کونسا ہے کہ جسکا نفع دینا آخرت مین تمکو زیادہ پہنچتا ہے اور ہم جانتے ہین اسواسطے ہمنے حصونمین تفریق کی ہے کہ کسی کو زیادہ پہنچایا ہے اور کسی کو کم پہنچایا
اور بعضون کو محروم رکھا ہے فرض کیا گیا ہے فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ فرض کرنا اور مقرر کرنا کہ ثابت ہے جانب خدا سے فریضۃ مفعول مطلق ہے فعل
محذوف کا اور حال بھی ہو سکتا ہے وہ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا تحقیق کہ خدا ہے جاننے والا ہر ایک کے مرتبہ اور مصلحت کا وارثونمین سے حَكِيْمًا حکم کرنیوالا حصونکی
مقدار کا موافق حکمت کے اور اب خدا تعالیٰ ازواج کے حصونکو بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَلَكُمْ اور واسطے تمہارے حصہ ہے سو نِصْفُ مَا تَرَكَ
اَزْوَاجُكُمْ آدھا اُسکا جو چھوڑ گئی ہے جورو دون تمہاری اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ اگر نہو وے واسطے انکے فرزند پسر نہ دختر تمسے نہ دوسرے شوہر سے نہ ایک نہ زیادہ
نہ تمہارے نطفہ سے نہ تمہاری اولاد کی نطفہ سے مسلم ہو اور باقی کا ترکہ اُس مرنیوالی کا وارثونکو پہنچیگا فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ پس اگر ہو واسطے انکے فرزند
اُسی صورت سے جیسے کہ بیان ہوا ہے تو اسوقت فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ پس واسطے تمہارے چوتھائی حصہ ہے اُس چیز سے کہ جو چھوڑ گئے ان بیبیون تمہاری یعنی اگر زوجہ
کسی کی مرجاوے اور شوہر کو اور اولاد کو بعد اپنے چھوڑ جاوے اور وہ اولاد ایک ہو یا ایک سے زیادہ ہو پسر ہو یا دختر ہو اس شوہر سے ہو یا دوسرے شوہر سے تو اس صورت مین شوہر کو چوتھائی
حصہ زوجہ کی ترکہ مین پہنچیگا اور باقی کا اولاد کو پہنچیگا حاصل اسکا یہ ہے کہ اگر کوئی عورت مر جاوے اور اپنے شوہر کو اور اولاد کو چھوڑ جاوے خواہ اس شوہر سے ہو خواہ دوسرے شوہر
اور سوا اولاد کے کسی اور وارث کو چھوڑے یا نہ چھوڑے تو اس صورت مین شوہر کو آدھا پہنچیگا زوجہ کے ترکہ مین سے اور اگر اس عورت نے بعد اپنے اولاد بھی چھوڑی ہے خواہ
شوہر کا اس شوہر سے یا پہلے شوہر سے تو اسصورت مین شوہر کو چوتھائی حصہ پہنچیگا زوجہ کے ترکہ مین سے اور باقی کا اور وارثونکو پہنچیگا مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ پیچھے وصیت کے
يُّوْصِيْنَ بِهَا وصیت کرین ساتھ اسکے عورتین تمہاری اَوْ دَيْنٍ یا پیچھے قرض کے اگر ذمہ اپنے چھوڑ گئی ہون یعنی یہ آدھا یا چوتھائی تمکو
اپنی اپنی زوجہ کی ترکہ مین سے بعد انکی قرض اور وصیت کی ادا کرنیکے پہنچتا ہے اگر قرض اور وصیت کو ادا کرکے انکی مال مین سے کچھ باقی رہے اور اگر قرض اور وصیت کو ادا
کرنیکے بعد کچھ باقی نرہے تو تمکو اور دوسرے وارثونکو کچھ نپہنچیگا وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اور واسطے ان جورو دون کے ہے چوتھائی حصہ اُس چیز سے کہ
چھوڑ گئے تم بعد اپنے کچھ مال [illegible] اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ اگر نہو واسطے تمہارے فرزند پسر نہ دختر نہ اس زوجہ سے نہ دوسری زوجہ سے
فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ پس اگر ہووے واسطے تمہارے فرزند کہ بعد اپنے چھوڑا ہو پسر ہو یا دختر ہو ایک ہو یا ایک سے زیادہ ہو اس زوجہ سے ہو یا دوسری زوجہ سے
فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ پس واسطے اُن بیبیون تمہاری کے آٹھوان حصہ ہے اس چیز مین سے کہ چھوڑا ہے تم نے بعد اپنے کچھ مال [illegible]
زوجہ کو کچھ نہین پہنچتا ہے اور اس مسئلہ مین درمیان علما کے اختلاف ہے بعضے تو کہتے ہین کہ زوجہ صاحب فرزند کو زمین سے حصہ پہنچتا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ نہین
پہنچتا اس صورت مین اچھا یہ ہے کہ زوجہ اور دوسرے وارث آپس مین مصالحہ کرلین اور زوجہ ایک ہو یا ایک سے زیادہ سب اس چوتھائی اور آٹھوین حصہ مین شریک
ہونگی اس سے زیادہ انکو نپہنچیگا اور یہ چوتھا حصہ یا آٹھوان مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ پیچھے وصیت کے تُوْصُوْنَ بِهَا وصیت کرو تم ساتھ اسکے اَوْ دَيْنٍ
یا پیچھے قرض کے یعنی یہ حصہ زوجہ کو تمہارے مالین سے اسوقت دیا جائیگا کہ جسوقت پہلے تمہارے قرض کو اور وصیت کو تمہاری ادا کرینگے اور قرض اور وصیت کے ادا
کرنیکے بعد کچھ باقی رہیگا تو انمین سے زوجہ کو آٹھوان حصہ دینگے اور اگر تم قرض اپنے ذمہ نہین رکھتے ہو اور کسی کو وصیت کی ہے تو کل مال مین سے زوجہ کو حصہ دیا جائیگا چہارم
یا آٹھوان اور باقی کا اور وارثونکو پہنچیگا اور اب خدا تعالیٰ بھائی اور بہن کا حصہ کو بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ اور اگر ہو وے کوئی
مرد مردہ ایسا کہ يُّوْرَثُ میراث پاتی ہے اُس سے كَلٰلَةً از روی کلالہ کے اور کلالہ باپ اور بیٹے کے بغیر کو کہتے ہین جانب عرض کو قریب کو بجانب طول کے
قریب کو جیسکہ بھائی اور بہن کیونکہ جانب عرض کے قریب ہین اور کلالہ حال واقع ہوا ہے یا تمیز ہے اور کان تامہ ہے اور اگر ناقصہ ہو تو یورث اسکی خبر ہوجائیگی

کلالہ بھی اُسکی خبر ہوسکتا ہی اور کلالہ مفعول لہ بھی ہوسکتا ہی یعنی اگر کوئی مرجاوے اور وارث اُسکی بھائی اور بہن ہوں اَوِامْرَاَةٌ یا عورت ہووے کہ میراث لیجاوے
اُس سے باعتبار کلالہ کی اور بھائی اور بہن اُسکو وارث ہوں وَّلَهٗ اور واسطے اُس مرد یا عورت مرنیوالے کے اَخٌ بھائی مادری ہو کہ ماں اُسکی اور اُسکی ایک ہو
اور باپ دونوں کا علحدہ علحدہ ہوں اَوْ اُخْتٌ بہن مادری اُسکے بھی ہو تو فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ پس واسطے ہر ایک کے اُن دونوں بھائی
یا بہن میں سے چھٹا حصہ ہی یعنی بھائی کیواسطے بھی چھٹا حصہ ہی اور واسطے بہن کے بھی چھٹا حصہ ہی برابر اگر بعد اپنے فقط بھائی مادری کو چھوڑے یا فقط بہن مادری کو
چھوڑے یہ حصہ اُسکا فرض ہی اور باقی کا ترکہ بھی اُنکو بطور رد کے پہنچیگا اگر برادران پدری مادری یا پدری نہونگے اور اگر ہونگے تو باقی کا اُنکو پہنچیگا فَاِنْ كَانُوْٓا
اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ پس اگر ہوویں وہ بھائی یا بہن مادری اکثر اُس سے یعنی ایک سے زیادہ ہوں تو فَهُمْ شُرَكَاۗءُ فِي الثُّلُثِ پس وہ شریک ہیں بیچ
تہائی حصہ کے یعنی اگر کوئی مرجاوے مرد یا عورت اور وہ اپنے بھائی اور بہن کو دونوں کو چھوڑے یا فقط بھائیوں کو چھوڑے یا فقط بہنوں کو چھوڑے کہ یہ تینوں قسم ایک سے زیادہ
ہوں اور سب مادری ہوں تو ہیں جو تین اُنکو تہائی حصہ پہنچیگا مرد اور عورت سب اُسے برابر تقسیم کرلینگے اور باقی کا ترکہ بھی بطور رد کے اُنکو پہنچیگا اگر برادران پدری مادری یا
پدری نہونگے اور اگر ہونگے تو اُنکو پہنچیگا مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ پیچھے وصیت کے يُّوْصٰى بِهَآ وصیت کیجاتی ہی ساتھ اُسکے اور اَوْ دَيْنٍ یا پیچھے قرض
اگر وہ مرنیوالا اپنے ذمہ کچھ قرض رکھتا ہو غَيْرَ مُضَاۗرٍّ حالانکہ نہ ضرر پہنچانیوالا ہو وہ مرنیوالا اقرار کیساتھ وصیت میں کہ تہائی مال سے زیادہ دینے کی کسیکو وصیت کرے
یا ایک وارث کو سارے مال کی دینے کی وصیت کرے اور باقیوں کو محروم کرے یا قرض میں ضرر پہنچاوے کہ ناحق کسیکے واسطے اقرار قرض کا کرجاوے یہ تقسیم میراث کی سطرح ہو وَصِيَّةً
مِّنَ اللّٰهِ وصیت کرنا خدا کیجانب سے ہی کہ مقدار حصوں کی تمہارے واسطے بیان کردی ہی اور وصیۃ مفعول مطلق ہی وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ اور خدا جاننے والا تمہارے
نفع اور ضرر کا ہی حَلِيْمٌ بردبار ہی کہ جلدی گنہگاروں کو عذاب نہیں کرتا ہے تا آیندہ کو توبہ کریں وہ تِلْكَ وہ احکام کہ جو اس سورۃ میں بیان ہوئے ہیں حُدُوْدُ اللّٰهِ
حدیں ہیں خدا کی مقرر کیگئی واسطے بندوں کے وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اور جو شخص کہ فرمانبرداری کرے خدا کی اور پیغمبر اُسکی کی کہ اُسکی مقرر کی ہوئی حدوں سے تجاوز کرے
اور اُن حدوں سے بڑہے نہیں کہ جو کچھ اُسکا حکم ہی اُسکے مطابق عمل کرے تو يُدْخِلْهُ داخل کریگا خدا اُسکو جَنّٰتٍ بہشتوں میں تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اُن بہشتوں میں کہ جاری
ہیں نیچے درختوں یا محلوں اُنکے نہریں خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ہمیشہ رہنے والے ہیں وہ بیچ اُن بہشتوں کے وَذٰلِكَ اور یہ یعنی ہمیشہ بہشتوں میں رہنا الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ مراد
پا جانا بڑا اور رستگاری بزرگ ہی وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اور جو شخص کہ نافرمانی کرے خدا کی اور پیغمبر اُسکی کی وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ اور گذر جاوے حدوں اُسکی سے
جو کہ اُسنے مقرر کی ہیں کہ وہ احکام حلال اور حرام کے ہیں تو يُدْخِلْهُ نَارًا داخل کریگا اُسکو آتش دوزخ میں خَالِدًا فِيْهَا ہمیشہ رہنے والا اُسکے بیچ اُس آتش دوزخ کے
کہ اگر حلال کو حرام جانتا ہی اور حرام کو حلال جانتا ہو وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ اور واسطے اُسکے عذاب ہی خوار کرنیوالا اور اخیار شتعالی بدکار عورت کا حکم بیان کرتا ہے
جو ابتدائے اسلام میں تہا اور بعد اُسکی منسوخ ہوگیا چنانچہ فرماتا ہی کہ وَالّٰتِيْ اور وہ عورتیں کہ خواہش نفس سے يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ آتی ہیں بدکاری سخت کو
کہ وہ زنا کرتی ہیں مِنْ نِّسَاۗىِٕكُمْ عورتوں تمہاری میں سے کہ وہ عورتیں شوہر دار ہیں فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ پس گواہ طلب کرو تم اوپر اُن عورتوں کے کہ زنا کیا
برابر احکام شرع کے اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ چار اپنے میں سے کہ وہ مومنین اور عادل اور بالغ اور عاقل ہوں اور وہ اُنکو زنا کی گواہی دیویں فَاِنْ شَهِدُوْا پس اگر گواہی دیویں
وہ چار مرد اُنکی زنا پر تو فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ پس تھام رکھو اور نگاہ رکھو تم اُن عورتوں بدکاروں کو بیچ گھروں کے کہ گھروں میں اُنکو بند رکھو اور باہر نکلنے دو حَتّٰى
يَتَوَفّٰىهُنَّ الْمَوْتُ یہانتک کہ روح قبض کرے اُنکی موت یعنی ملک الموت اُنکی جانکو نکال لیوے کہ وہ گھروں ہی میں پڑے ہوئے مرجاویں اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ
یا کردیوے خدا الٰہی پیدا کرے لَهُنَّ سَبِيْلًا واسطے اُن عورتوں کوئی سبیل اُنکی نجات کی یعنی کوئی ایسا حکم بعد اسکے اُنکے واسطے جاری کرے کہ وہ اس قید سے رہائی پاویں
وَالَّذٰنِ اور جو دو آدمی ایک مرد اور ایک عورت بیرن اور بے شوہر يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ آتی ہیں اس گناہ سخت زنا کو تم میں سے مومنین تو فَاٰذُوْهُمَا
پس اذیت دو تم اُن دونوں کو کہ ملامت کرو اُنکو اس فعل بد پر فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا پس اگر توبہ کریں وہ دونوں اس سے اور درست کریں کام اپنے کو تو فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا
پس روگردانی کرو تم اُن دونوں سے اور آزار اُنکو نہ پہنچاؤ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا تحقیق کہ خدا ہی توبہ قبول کرنیوالا اپنے بندوں کی رَّحِيْمًا مہربان توبہ کرنیوالوں پر
اور یہ آیت اور اس سے پہلے یہ دونوں منسوخ ہیں آیۃ الزانیۃ والزانی سے اور بعضے کہتے ہیں کہ ایذا دینے سے مراد کوڑے مارنے ہیں اس صورت میں دوسری آیت منسوخ نہوگی

انما التوبۃ علی اللہ سوا اسکے نہیں کہ توبہ قبول کرنی واجب ہے اوپر خدا کے موافق وعدہ کے اور خدا تعالی خلاف اپنے وعدہ کے نہیں کرتا ہے پس البتہ توبہ کو وہ قبول کرتا
در گذر کرتا ہے گناہوں سے للذین یعملون السوء واسطے اُن لوگوں کے کہ کرتے ہیں وہ بدی کو بجہالۃ ساتھ نادانی اور بیوقوفی کے نہ عناد اور انکار کی جہت سے ثم یتوبون
پھر توبہ کرتے ہیں وہ اور رجوع کرتے ہیں طرف خدا کے من قریب نزدیک سے یعنی مرنے سے پہلے حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو گناہ کہ بندہ کرتا ہے اگرچہ عالم ہو
اسکی بدانجامی کا لیکن حقیقت میں وہ جاہل ہے کہ اپنے نفس کو وہ گناہ کی جہت سے خطرہ میں ڈالتا ہے اور ایک شخص نے جناب امیر علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص بعد توبہ
گناہ کرے اور پھر توبہ کرے تو توبہ اسکی قبول ہے یا نہیں فرمایا کہ خدا بخشنے گا اسکو پس اس شخص نے عرض کی کہ کبتک توبہ قبول ہوتی ہے فرمایا کہ جبتک شیطان اسکے پاس آوے اور
شیطان آدمی سے جدا نہیں ہوتا ہے جبتک کہ اسکو موت نہ آوے اور من لا یحضرہ الفقیہ میں لکھا ہے کہ جناب رسولخدا صلعم نے خطبہ آخر میں فرمایا کہ جو کوئی مرنے سے ایک
برس پہلے توبہ کرے خدا تعالی توبہ اسکی قبول کرتا ہے پھر فرمایا حضرت نے کہ ایک سال بہت ہے معلوم نہیں کہ توبہ نصیب ہو یا نہیں جو کوئی ایک مہینہ پہلے مرنے سے توبہ کرے
خدا تعالی توبہ اسکی قبول کریگا پھر فرمایا حضرت نے کہ ایک مہینا بھی بہت ہے جو کوئی ایک روز مرنے سے پہلے توبہ کرے خدا تعالی اسکی توبہ قبول کریگا پھر فرمایا حضرت نے کہ ایک روز
بھی بہت ہے جو کوئی مرنے سے ایک ساعت پہلے توبہ کرے توبہ اسکی خدا تعالی قبول کریگا اور زجاج سے نقل ہے کہ ذکر جہالت کا اسواسطے ہے کہ اختیار کرنا لذت فانیہ دنیا کا
لذت باقیہ آخرت پر محض نادانی ہے پس جو کوئی واسطے لذت فانیہ کے گناہ کو اختیار کرے وہ نادان اور جاہل ہے پس جو کوئی جہالت سے گناہ کرے اور بعد اسکے توبہ کرے
خدا تعالی توبہ اسکی قبول کرتا ہے اور کہتے ہیں کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ شیطان لعین نے طرف پروردگار کے خطاب کر کے کہا کہ قسم ہے تیری عزت اور جلال کی کہ میں فرزند
آدم سے جدا نہ ہونگا یہانتک کہ روح اسکی تن سے جدا ہو حق تعالی نے فرمایا کہ قسم ہے مجھکو اپنے عزت اور جلال کی کہ بندہ کی توبہ کے قبول کرنے میں باز نہ رہوں یہانتک کہ
روح اسکی غرغرہ تک نہ پہنچے اور بعضے کہتے ہیں کہ جسوقت کوئی ایکدم مرنے سے پہلے توبہ کرے تو ملائکہ اسکو بطریق خوشحالی کہیں کہ جلد خبر لی تو نے اور جلدی کی تو نے اور کاہ چندا
خدا کی طرف اور وقت موت کا تو معلوم نہیں ہے کہ کسوقت آجاوے عاقل کو چاہیے کہ اپنی جہالت سے گزر کر ہر دم اپنے کو دم آخر اور واپسین تصور کرے اور توبہ کرنے سے غافل نہ ہو
کہ موت توبہ کرنیکی فرصت دیویگی تو حسرت ہی دلمیں باقی رہجاویگی اور مرنے کے بعد کی حسرت اور ندامت کچھ فائدہ نہ بخشیگی ع غافل اے عاصی مباد و بندہ باش
ہر دم دم آخر شمر و حاضر دم باش فاولئک پس یہ لوگ کہ جو باعث توفیق توبہ کرتے ہیں یتوب اللہ علیہم توبہ قبول کرتا ہے خدا اور انکی اور
گناہوں کو بخشتا ہے اور یہی ہے وفا کرنا وعدہ کا جو فرمایا ہے کہ انما التوبۃ علی اللہ وکان اللہ اور ہے خدا علیما جاننے والا ہے نیات کا پس توبہ کرنیوالوں کے حکیما
حکمت والا کہ توبہ کرنیوالونکو عذاب نکریگا ولیست التوبۃ اور نہیں ہے توبہ یعنی نہیں ہے قبول کرنا توبہ کا للذین یعملون السیئات واسطے ان لوگوں کے
کہ عمل کرتے ہیں برے اور انپر اصرار کرتے ہیں اور گناہ کرنیکے بعد نادم نہیں ہوتے بلکہ گناہ کرنا انکو برا نہیں معلوم ہوتا حتی اذا حضر یہانتک کہ جسوقت حاضر ہو یعنی
پہنچے احدہم الموت ایک انکو موت یعنی یہانتک کہ جو کسی کو انمیں موت کہ آثار موت کے وہ دیکھے اور زندگی سے نا امید ہو اور روح اسکی حلق میں جا کر
غرغرہ کریگی اور اسوقت وہ زندگی سے نا امید ہو کر کہے قال کہے کہ انی تبت الان تحقیق میں نے توبہ کی اب پس ان لوگوں کی توبہ قبول نہیں ہوتی کیونکہ
ایسے وقت میں توبہ کرتے ہیں ولا الذین یموتون اور نہ ان لوگوں کی مرتے ہیں وہ وھم کفار جسوقت کہ وہ کافر ہیں یعنی اگر آدمی حالت کفر میں مر
اور موت کو دیکھکر توبہ کرے تو توبہ اسکی قبول نہیں ہے اور توبہ گنہگاروں کی پشیمانی ہے گناہوں سے جو کہ پہلے ہوئے ہیں اور آئندہ ارادہ گناہ کرنیکا نہ ہو اور توبہ کافر کی یہ ہے کہ ایمان
لاوے خدا اور پیغمبر پر اور اس آخر وقت میں توبہ اسواسطے قبول نہیں ہوتی کہ جسوقت روح گلے میں پہنچتی ہے اسوقت وہ تکلیف شرعی سے باہر ہوجاتا ہے اور آخرت میں
قدم رکھتا ہے اور اسیواسطے آخرت کی لوگوں پر تکلیف نہیں ہے اور خدا فرماتا ہے کہ اولئک یہ گنہگار مومن کہ وقت پہنچنے روح کے گلے میں اور آثار موت کے دیکھکر توبہ کرتے ہیں یا کفار کہ حالت
کفر میں مرتے ہیں یہ لوگ ہیں اعتدنا لھم طیار کیا ہے ہم نے واسطے انکے آخرت میں عذابا الیما عذاب دردناک کہ وہ عذاب آتش دوزخ
کا ہے اور اگر ہم چاہیں اپنے فضل و کرم سے مومنین کو بخشدیں پس آدمی کو چاہیے کہ بہت جلد توبہ کرے اسواسطے کہ موت کا اعتبار نہیں ہے معلوم نہیں کسوقت آجاتی ہے ۵
مرنے سے پہلے توبہ و تقوی ضرور ہے ہر آدمی کو توشہ عقبی ضرور ہی کر جانا ہے ہو بارو انکے اعمال کی سزا اور پیش حق حساب کو جانا ضرور ہے کیوں دیر اتنی کرتے ہو
توبہ میں غافلو عصیان اپنے کا تدارک ضرور ہے تو توبہ سے پہلے آئی گر موت ناگہاں پھر تو تمہیں عذاب کا چکھنا ضرور ہے مرنے کے وقت پھر ہو نادم ہوئے تو کیا

پہلے ہی تمکو موت ہو تو یہ ضرور ہی ہے اور اس آیت سے معلوم ہوا کہ توبہ طلحہ کی کہ اُسنے جنگ جمل میں موت کو دیکھکر توبہ کی تہی قبول نہیں ہوئی اور ایسے ہی زبیر کی
توبہ کو بار آگیا اور بے توبہ مرنا ہو گیا اور کہتے ہیں کہ ایام جاہلیت میں اسلام سے پہلے جسوقت کوئی مرجاتا تہا تو اسکی رشتہ داروں میں سے وہ شخص کہ جو مستحق اسکی میراث
کا ہوتا تہا وہ اسکی زوجہ بیوہ کے سر پر کپڑا ڈالکر اُسی مہر شوہر متوفی پر اُس عورت کو اپنی زوجہ بنا لیتا تہا اور اپنے تصرف میں لاتا تہا اور اگر چاہتا دوسرے شخص
اُس عورت کا نکاح کرکے مہر اُسکا اُس شخص سے لے لیتا تہا اور اپنے خرچ میں لاتا تہا اُس عورت کو قید میں رکہتا تہا یہانتک کہ جو میراث کہ اُس عورت کو شوہر
سے پہنچی تہی وہ میراث اُس مرد کو دیکر وہ عورت قید سے رہائی پاتی تہی یا وہیں مرجاتی تہی اور میراث اُسکی وہ مرد اُسی کی شوہر کا رشتہ دار اپنے تصرف میں
لاتا تہا اور ابتدائے اسلام میں بہی یہی قاعدہ جاری تہا یہانتک کہ ابو قیس انصاری نے وفات پائی اور مسماۃ کبیشہ زوجہ اسکی باقی رہی اور بیٹا اسکا محصن
بن قیس کہ پہلی زوجہ سے تہا اُس عورت کے سر پر کپڑا ڈالکر اپنے تصرف میں لایا اور اُسکو تنگ کرتا تہا اور کہانا کپڑا اُسکو نہیں دیتا تہا کبیشہ نے جناب سرور خلق
صلعم کی سرکار میں حاضر ہوکر نالش کی حضرت نے فرمایا کہ تو اپنے گہر کو جا جو کچہہ تیرے مقدمہ میں وحی نازل ہوگی تجہکو میں اطلاع اسکی کر دونگا اور بعد اسکے
اور عورتیں بہی ہمسایہ کی جو کہ اس بلا میں مبتلا تہیں دوسرے روز حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم سب مثل کبیشہ کی
اس مصیبت میں گرفتار ہیں حق تعالی نے اپنی شفقت و مہربانی سے یہ آیت نازل کی کہ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو لَا یَحِلُّ
لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ نہیں حلال ہے واسطے تمہارے یہ کہ وارث ہو تم عورتوں کی كَرْهًا ازبردستی سے کہ اُنکو قید کرو اُنکی شوہروں کی میراث کی طمع سے اور
ان ترثوا بتاویل مصدر کے فاعل لا یحل کا ہے اور کرہا محل حال میں ہے اور حمزہ اور کسائی نے کرہا کو بضم کاف پڑہا ہے اور باقیوں نے بفتح کاف وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اور
نہیں حلال ہے واسطے تمہارے یہ کہ منع کرو تم اُنکو اس کا عطف ترثوا پر ہے اسواسطے بتاویل مصدر یہ بہی فاعل لا یحل کا ہوگا یعنی اور نہیں حلال ہے واسطے تمہارے عضل یعنی
یہ کہ منع کرو تم عورتوں کو اور لا تعضلوا اگر نہی کا صیغہ ہو تو یہ معنی ہونگے کہ اور منع کرو تم اُن عورتوں کو دوسروں سے نکاح کرنے سے لِتَذْهَبُوْا تاکہ لیجاؤ تم اُنسے
بعد اُنکی مہر کے بِبَعْضِ مَآ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ بعض وہ چیز کہ دی ہے تمنے اُنکو یعنی تم جو اُنکو نکاح کرنے سے منع کرتے ہو اسواسطے کہ جو کچہہ تمنے اُنکو مہر دیا ہے اُنکی مرنے کے بعد
وہ سب اُنسے لیلو ایسا نکرو اور بعضے کہتے ہیں کہ خطاب شوہروں کی طرف ہے یعنی اے شوہرو تم اُن عورتوں کو تنگ نکرو کہ وہ عاجز اور ناچار ہوکر مہر اپنے تمکو دیدیں تاکہ مہر دیکر
تمہارے ہاتہ سے تنگ کرنے سے رہائی پائیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اِس سے مراد یہی ہے کہ زوجہ کو تنگ نکرو تاکہ اُس سے مہر لیلو میں خدا نے اُنکو منع کیا اِلَّا
اَنْ یَّاْتِیْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ مگر یہ کہ لاویں وہ بدکاری ظاہر کہ وہ نافرمانبرداری تمہاری ہے اور حقوق زوجیت کی بجا لاویں نہیں تو تمکو جائز ہے کہ تم اُنسے
خلع کراؤ اور کچہہ اُنسے لیکر اُنکو طلاق دیدو اور حضرت باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد فاحشہ سے زنا فرمائی ہے اور ابن کثیر اور ابوبکر نے عاصم سے مبینۃ کو بفتح یا پڑہا ہے اور
باقیوں نے بکسر یا وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ اور زندگانی کرو تم اُن عورتوں کی ساتہ ساتہ نیکی کی کلام کریں اور روٹی کپڑا دیتے رہیں بلکہ سب امور میں خوش خلقی
ہو یہ سلوک کہ خدا نے تمکو حکم کیا ہے فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ پس اگر کراہت کرو تم اُن عورتوں سے اور اُنکی صحبت سے ناخوش ہو تو فَعَسٰٓی اَنْ تَكْرَهُوْا
شَیْـًٔا پس قریب ہے کہ مکروہ جانو تم ایک شئ کو وَّیَجْعَلَ اللّٰهُ اور کرے خدا واسطے تمہارے فِیْهِ خَیْرًا كَثِیْرًا بیچ اُسکی خیر کثیر یعنی اگر تم اُنکی صحبت سے
ناخوش ہو تو اُنکو طلاق دینے میں جلدی مت کرو بلکہ صبر کرو کہ صبر کرنے میں تمکو ثواب حاصل ہو یا خدا تعالی اُنسے تمکو کوئی فرزند عطا کرے پس چاہیئے کہ صبر کرو اور اُنسے
تم اُنسے مفارقت مت کرو بلکہ تمہاری نظر اُس امر کی طرف چاہیئے کہ جسمیں بہلائی تمہاری دین کی ہو اور کہتے ہیں کہ ابتدائے اسلام میں اگر کوئی شخص کسی عورت
خوبصورت اور صاحب جمال کو دیکہتا تو اپنی زوجہ کو تہمت بدکاری اور فحش کی کرکے اُسکو آزار پہنچاتا تہا اور رنج و تکلیف دیتا تہا یہانتک کہ وہ عورت
تنگ ہوکر اپنی مہر سے درگزر کرتی تہی اور وہ مرد اُسکو طلاق دیتا تہا حق تعالی نے اس فعل کو منع فرمایا اور فرمایا کہ وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اور اگر ارادہ کرو تم
اور چاہو تم بدون قصور اور بدون نافرمانی اور مخالفت عورتوں اپنی کی اِسْتِبْدَالَ زَوْجٍ بدلنا زوجہ اپنی کا مَّكَانَ زَوْجٍ جگہہ زوجہ دوسری کی
یعنی اپنی پہلی زوجہ کو چہوڑکر دوسری زوجہ کرلی چاہو اور پہلی زوجہ کو بدون صادر ہونے قصور کے طلاق دو اور دوسری عورت سے کسی طرح سے نکاح کرنا چاہو
وَّاٰتَیْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ اور دیا ہو تمنے کسی کو اُن میں سے یعنی زوجہ پہلی کو جسکی طلاق کا تم ارادہ رکہتے ہو اُسکو دیا ہو تمنے قِنْطَارًا مال کثیر اُسکے مہر میں تو فَلَا تَاْخُذُوْا

مِنْهُ شَيْئًا یعنی تو تم اُس مال مین سے کچھ بہت یا تھوڑا اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا کیا لیتے ہو تم اُس مال کو بہتان کرکے وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا اور گناہ
اور حرام ظاہر سے اور بہتانا اور اثما حال ہے وَكَيْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ اور کیونکر لوگے تم اُس مال مہر کو ان عورتون سے وَقَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ
اور حال یہ ہے کہ تحقیق پہنچا ہے بعض تمہارا طرف بعض کی اور ایک نے دوسرے سے صحبت کرکے فائدہ اُٹھایا ہے اور حق صحبت و مجامعت درمیان مین ہے وَّاَخَذْنَ مِنْكُمْ
مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا اور لیا ہے اُن عورتون نے تم سے پیمان سخت کہ ایجاب و قبول نکاح کا واقع ہوا ہے اور حضرت باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میثاق وہ عہد ہے کہ
لیا گیا ہے شوہر سے وقت واقع ہونے صیغہ نکاح کے کہ رکھنا عورتونکو خوش خلقی سے اور چھوڑ دینا اُنکو نیکی سے اور رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ لیا ہے تمنے عورتونکو بامانت خدا
اور حلال کیا ہے تمنے انکی فروج کو بکلمہ خدا اور کہتے ہین کہ جسوقت ابو قیس انصاری مر گیا تو اُسکے بیٹے نے اپنے باپ کی دوسری زوجہ سے نکاح کرنا چاہا اُس عورت نے
کہا کہ مین تجھسے کیونکر نکاح کرون کہ مین تجھکو اپنا فرزند جانتی ہون اور اس قصہ کو رسول خدا صلعم کی خدمت مین عرض کیا حضرت نے اُس عورت سے فرمایا کہ تو اپنے گھر مین
بیٹھ وحی کا منتظر ہون کہ اسمقدمہ مین نازل ہو خدا تعالی نے یہ آیت بھیجی چنانچہ فرماتا ہے کہ وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ اور نہ نکاح کرو تم اُس سے کہ
نکاح کیا ہے باپون تمہارے نے مِّنَ النِّسَآءِ عورتون مین سے اور ما الخ کیجگہ من نہ کہا اسوجہ سے کہ ما صفتیہ ہے اور بعض کہتے ہین کہ مصدریہ ہے اور مراد مصدر سے مفعول ہے یعنی
منکوحہ اور نکاح عقد اور جماع کے دونو معنی مین آیا ہے یعنی جس عورت سے تمہارے باپون نے نکاح کیا ہو تم اُس سے مت نکاح کرو کہ مستحق عذاب کے ہوگے اسواسطے کہ وہ تمہاری
مان ہے اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ مگر جو کچھ کہ تحقیق گذر گیا ہے پہلے اس حکم سے کہ وہ معاف ہے اور اُسپر کچھ عذاب نہین ہے کہ وہ ممانعت کے حکم کے نازل ہونے سے پہلے ہے اور آئندہ کو
[illegible] امت کو اِنَّهٗ كَانَ تحقیق وہ نکاح کرنا زوجہ پدر سے فَاحِشَةً سخت بدکاری اور بڑا گناہ ہے اور پہلے اس سے خدا تعالی نے کسی امت کو اسکا حکم نہین دیا
ہے یہ بہت سخت گناہ ہے وَّمَقْتًا اور دشمن رکھا گیا خدا کا اور مومنین کا بلکہ تمام عقلا و اشراف کا اسواسطے کہ بزرگان عرب اسکو مکروہ جانتے تھے اور جو فرزند کہ باپ
کی زوجہ سے پیدا ہوتا تھا اسکو مقیت کہتے تھے یعنی دشمن رکھا گیا وَسَآءَ سَبِيْلًا اور برا طریقہ ہے نکاح کرنا باپ کی زوجہ سے اور الا ما قد سلف استثنا منقطع ہے اسواسطے کہ
استثنا ماضی کا مستقبل سے جائز نہین ہے اور فاعل ساء کا ضمیر مبہم ہے اور تفسیر کرتا ہے اُسکی سبیلا اور مخصوص بالذم اُسکا محذوف ہے اور خدا تعالی اُن عورتونکو
بیان کرتا ہے جو کہ حرام ہین مرد پر حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ حرام کیگئین ہین اوپر تمہارے مائین تمہاری امہات کا مضاف محذوف ہے یعنی حرام
کیا گیا ہے اوپر تمہارے نکاح ماؤن تمہاری کا اور تمہارے باپ کی ماں کا اور ماں کی ماں کا اسیطرح اوپر تک چلے جاؤ وَبَنٰتُكُمْ اور حرام کیگئی ہین بیٹیان تمہاری
اور پسر کی بیٹی اور دختر کی بیٹی اور تمہاری اولاد کی اولاد کی سب کی بیٹیان وَاَخَوٰتُكُمْ اور بہنین تمہاری خواہ حقیقی ہون خواہ مان اور باپ سے خواہ فقط باپ
سے خواہ فقط اپنی مان سے وَعَمّٰتُكُمْ اور پھوپھیان تمہاری اور باپ کی پھوپھی اور دادا اور دادی کی اور مان اور نانا اور نانی کی سب کی پھوپھیان حرام ہین اوپر تک چلے جاؤ وَ
خٰلٰتُكُمْ اور خالائین تمہاری اور باپ اور مان کی خالہ اور دادا اور دادی اور نانا اور نانی کی سب کی خالہ حرام ہے وَبَنٰتُ الْاَخِ اور بیٹیان بھائی کی کہ
جسکا بھائی ہو برادر پدری مادری ہو یا برادر پدری فقط ہو یا برادر مادری فقط اور بھائی کی اولاد کی بیٹیان اسیطرح نیچے تک چلی جاؤ یہ سب حرام ہین وَبَنٰتُ الْاُخْتِ
اور بیٹیان بہن کی اسیطرح نیچے یعنی جسطرح کہ بھائی کی بیٹیان حرام ہین اسی قیاس پر بہن کی بیٹیان حرام ہین یہ سات عورتین حرام ہین اور سات عورتون سے جو حرام ہین
اُنکو بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ اور حرام کیگئی ہین مائین تمہاری جنہون نے کہ دودھ پلایا ہے تمکو مثل مان کی وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ
اور بہنین تمہاری دودھ پینے کی جہت سے یعنی وہ عورت کہ اُسنے اور تمنے کسی ایک عورت کا تم دونو نے دودھ پیا ہو اور فرمایا ہے رسول خدا نے کہ جو عورت کہ نسب سے حرام ہے وہ عورت دودھ پینے کی جہت سے بھی
حرام ہے وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ اور حرام کیگئین ہین مائین عورتون تمہاری کی جو خوشدامن تمہاری ہین اور اُنکی مان اور اُنکی نانی اوپر تک چلے جاؤ وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ
فِيْ حُجُوْرِكُمْ اور بیٹیان تمہاری جو بیچ گودون تمہاری کے ہین کہ تمنے انکی پرورش کرکے پالا ہو [illegible] اسیطرح ہین تمہاری بیبیان اُنکی بیٹیان کا دوسرے شوہر سے کی پرورش
یعنی تمہاری جورو کی بیٹیان جو کہ دوسرے شوہرون سے ہین لیکن وہ کیلئے ہین مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ اُن عورتون تمہاری
مین سے ہون کہ مجامعت کی ہے تمنے ساتھ اُنکے دخول سے مراد یہان مجامعت ہے یعنی عورت کی بیٹیان دوسرے شوہر سے حرام ہین کہ جس سے تمنے مجامعت کی ہو اور
حدیث مین وارد ہوا ہے کہ اُسکی سب بیٹیان حرام ہین خواہ گود مین ہون خواہ گود مین نہون اور زن متعہ اور مملوکہ کی بیٹیان بھی اسیطرح حرام ہین ـــ

ع ۸
۱۴

فَاِنۡ لَّمۡ تَكُوۡنُوۡا پس اگر نہو تم کہ دَخَلۡتُمۡ بِهِنَّ مجامعت کی ہو تمنے ساتھ انکی تو فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡكُمۡ پس نہیں گناہ ہے اوپر تمہارے اگر انکی
بیٹیوں سے نکاح کرلو وَحَلَآئِلُ اَبۡنَآئِكُمُ اور حرام کیگئی ہیں جوروین بیٹوں تمہارے کی الَّذِيۡنَ مِنۡ اَصۡلَابِكُمۡ وہ بیٹے کہ پشتوں تمہاری سے یعنی نطفہ
تمہارے سے ہیں اور ایسے ہی پوتے اور پڑپوتے کی جورو بھی حرام ہے وَاَنۡ تَجۡمَعُوۡا اور حرام ہے یہ کہ جمع کرو تم بَيۡنَ الۡاُخۡتَيۡنِ درمیان دو بہنوں کی یعنی اپنی
جورو کی بہن سے نکاح مت کرو جبتک کہ جورو زندہ ہے اور اسکو طلاق نہ دی ہو اور زن ممتوعہ کی بہن سے بھی یہی حال ہے اور لونڈی کی بہن سے بھی نکاح کرنا
جائز نہیں ہے اور اگر کریگا تو لونڈی حرام ہو جائیگی اِلَّا مَا قَدۡ سَلَفَ مگر جو کچھ کہ تحقیق گذرا ہے پہلے اس سے کہ ممانعت سے پہلے جو دو بہنوں کو اپنے نکاح
میں جمع کیا ہے وہ معاف ہے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوۡرًا تحقیق کہ خدا ہے بخشنے والا اس عمل کا کہ ایام جاہلیت میں یا ممانعت سے پہلے کیا ہو رَّحِيۡمًا مہربان
ہے کہ اس عمل کا کہ جو ممانعت سے پہلے کیا ہے مواخذہ نہیں کرتا ہے اور کہتے ہیں کہ ما قد سلف سے یہ مراد ہے کہ حضرت یعقوب کی دو زوجہ آپسمین وے دونوں بہنیں تہیں
ایسیہ مادر یہودا اور راحیل مادر یوسف اور انکی دین میں جمع کرنا دو بہنوں کا جائز تہا وَالۡمُحۡصَنٰتُ اور حرام کیگئیں ہیں شوہر دار مِنَ النِّسَآءِ عورتوں میں
یعنی شوہر دار عورت سے نکاح کرنا حرام ہے اِلَّا مَا مَلَكَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ مگر وہ کہ مالک ہوئی ہیں اس عورت کی ہاتھ تمہارے یعنی اگر زن شوہر دار کو جہاد کرکے
یا کسی اور وجہ سے قید کرکے لائے ہو اور شوہر اسکا کافر ہو اور یا یہ کہ اسکو خرید کیا ہے کسی سے تو وہ تمپر حلال ہے مالک ہونیکی جہت سے بھی اور نکاح کرنیکی جہت سے بھی کہ
کہ وہ علاقہ زوجیت کا جو تہا ہیں اور اسکی شوہر میں تہا وہ جاتا رہتا ہے قید کرنے اور خرید کرنیسے دریہانتک سات عورتیں نسبی ہیں کہ جو حرام ہیں یہ کل چودہ ہوئیں
اور انکے سوا اور عورتیں بہی ہیں کہ وہ بعضی بعضی سببے حرام ہیں اور فقہ کی کتابوں میں وہ لکہی ہوئی ہیں اور یہانتک جو کچہ بیان ہوا ہے حرام عورتونکی ذکر میں لکہا
گیا اور فرض کیا گیا كِتٰبَ اللّٰهِ لکہا خدا کا اور فرض کرنا اسکا عَلَيۡكُمۡ اوپر تمہارے پس چاہیے کہ تم اسکے حکم کی مخالفت نکرو وَاُحِلَّ لَكُمۡ اور حلال
کیگئی ہیں واسطے تمہارے مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمۡ جو کچہ کہ سوا ان عورتوں مذکورہ حرام کی ہیں مگر حرام ہونا ان عورتونکا کہ جو حدیث سے ثابت ہوا ہے اور نسبت
تو سوا ان سات نسبیوں کی کوئی حرام نہیں ہے اور اہل کوفہ سوا ابو بکر کے اور ابو جعفر حلال کو ہمزہ کو ضمہ سے پڑہتے ہیں اور باقیوں نے فتح سے پڑہا ہے معروف کا صیغہ یعنی
سوا ان عورتوں مذکورہ کی حلال کیا ہے خدا نے تمپر عورتوں کو اَنۡ تَبۡتَغُوۡا بِاَمۡوَالِكُمۡ یہ کہ طلب کرو تم ساتھ مالوں اپنے کے اسطرح کہ انکی مہر میں یا خرید کرنے میں
اپنے مالونکو خرچ کرو لیکن جسوقت کہ نکاح کرو یا لونڈی کو خرید کرو مُّحۡصِنِيۡنَ ہو تم پاکدامنی اختیار کرنیوالی اور بدکاری اور زنا سے اپنے نفس کو نگاہ
رکہنے والی غَيۡرَ مُسٰفِحِيۡنَ نہ زنا کرنیوالی یعنی اپنے مالونکو تم عورتونکی مہر میں خرچ کرو اور ایسے ہی لونڈیونکی خرید کرنیمیں صرف کرو لیکن زنا سے … اور
پرہیز کرو کیونکہ یہ باعث عذاب کا ہے اور محصنین حال واقع ہوا ہے اور غیر مسافحین انکی صفت ہے اور اب خدا تعالیٰ متعہ کا ذکر کرتا ہے چنانچہ فرمایا ہے کہ فَمَا
اسۡتَمۡتَعۡتُمۡ بِهٖ پس وہ عورتیں کہ متعہ کیا ہے تمنے ساتھ انکے مِنۡهُنَّ ان عورتوں میں سے کہ فَاٰتُوۡهُنَّ پس دو تم انکو اُجُوۡرَهُنَّ مہر انکا کہ ان متعہ والی
میں متعہ کو اور حلال کرنیوالی اسکے ہیں کہ فرض کیگئے ہیں فَرِيۡضَةً فرض کرنا اور مقرر کرنا مہر کہ بدون اسکے متعہ جائز نہیں ہے اور لفظ فما میں مراد ما سے
عورتیں ہیں اسواسطے ہن کی ضمیر عورتونکی طرف پہیری گئی ہے اور فریضہ مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا اور حال بہی ہو سکتا ہے اور مراد استمتاع سے متعہ کرنا ہے نہ نکاح
اسواسطے کہ مہر متعہ کا مہر دینا اسی میں لازم ہے اور نکاح دائمی میں ضرور نہیں ہے بلکہ اسمیں تاخیر جائز ہے اور استمتاع کی لفظ سے جماع مراد نہیں ہو سکتا جیسا کہ بعضے لوگ
کہتے ہیں اسواسطے کہ اگر مراد اس سے جماع ہوتی تو چاہیے تہا کہ جو شخص اپنی زوجہ سے جماع نکرے تو اسکو مہر میں سے کچہ دینا نہ آتا اور حال یہ ہے کہ اگر جماع نکرے تو نصف مہر اسکو لازم
ہے اسواسطے معنی اسکی اسوقت اسطرح سے ہونگے کہ وہ عورتیں کہ جماع کیا ہے تمنے انسے پس دو تم انکو اجرہ انکا پس معلوم ہوا کہ جنسے جماع نہیں کیا ہے انکو کچہ نہ دو اور استمتاع
کی لفظ سے نکاح بہی مراد نہیں ہو سکتا اور اگر نکاح اس سے مراد ہو تو مجرد عقد نکاح کے کل مہر دینا لازم آتا اور حال یہ ہے کہ مجرد عقد کے کل مہر دینا لازم نہیں ہے بلکہ بعد جماع
کے کل مہر دینا لازم ہوتا ہے اور استمتاع سے مراد نکاح اسواسطے نہیں ہو سکتا کہ اس صورت میں معنی آیت کے یہ ہونگے کہ وہ عورتیں کہ نکاح کیا ہے تمنے انسے پس دو تم انکو
مہر انکا کہ جو فرض اور مقرر کیا گیا ہے اور حال یہ ہے کہ مجرد نکاح مہر فرضی اور مقرر دینا لازم نہیں ہے پس معلوم ہوا کہ مراد اس سے نکاح متعہ ہے کہ جسمیں مجرد متعہ کرنیکے
مہر مقرر دینا لازم ہوتا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہم میں سے نہیں ہے وہ شخص کہ حلال نجانے متعہ کو اور ایک شخص نے امام محمد باقر علیہ السلام

کہا کہ بیٹے سے سوگند کہائی ہے کہ متعہ نکروں اور اب مین پشیمان ہون فرمایا کہ تونے سوگند کہائی ہے کہ خدا کی فرمانبرداری نکرے قسم ہے خدا کی کہ تو خدا کی فرمانبرداری نکرے
دشمن اُسکا ہوں یہ حال اُسکا انکار کرنے والونکا کیا ہوا اور اب اہل سنت کی روایتونکو سننا چاہیئے کہ فخر رازی نے تفسیر کبیر مین اور زمخشری نے کشاف مین اور صاحب
مدارک نے تفسیر مدارک مین اور زاہدی نے تفسیر زاہدی مین اور جلال الدین سیوطی نے تفسیر در منثور مین اور سوا انکے اکثر مفسرین نے لکہا ہے کہ یہ آیت متعہ کی
علت مین نازل ہوئی اور فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر مین اور زمخشری نے تفسیر کشاف مین اور بغوی نے تفسیر معالم التنزیل مین اور حاکم نے مستدرک مین
اور سوا انکے اکثر علماء اہل سنت نے لکہا ہے کہ یہ آیت اصل مین اسطرح ہے کہ فما استمتعتم به منهن الی اجل مسمی فاتوهن اجورهن فريضة یعنی پس جو عورتین کہ متعہ کیا تمنے ساتھ
انکے ان عورتونمین سے ایک مدت معین تک پس دو تم انکو اجرت انکا کہ فرض ہے پس جسوقت مدت معین کا ذکر اس آیت مین ہوا تو سوائے متعہ کے اور کچھ مراد نہین ہو سکتا
نہ نکاح نہ جماع اور بخاری اور مسلم مین اور جمع بین الصحیحین وغیرہ کتب احادیث مین لکہا ہے اور جابر ابن عبد اللہ وغیرہ اصحاب سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ رسولخدا
صلعم کے زمانہ مین ہم متعہ کیا کرتے تہے اور مسلم اور جمع بین الصحیحین مین جابر ابن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے فرماتے ہین کہ ہم رسولخدا صلعم کے زمانہ مین اور
اور ابو بکر کی خلافت مین اور عمر کی خلافت مین متعہ کیا کرتے تہے یہانتک کہ عمر نے متعہ سے منع کیا عمرو بن الحریث کو جسوقت کہ اُسنے متعہ کیا اور تفسیر در منثور مین
جلال الدین سیوطی نے لکہا ہے کہ فرمایا علی ابن ابیطالب نے کہ اگر عمر متعہ کو منع نکرتے تو کوئی زنا نکرتا سوائے شقی کے اور ابن اثیر نے نہایہ مین لکہا اور ابن عباس سے روایت
کی ہے فرمایا انہون نے کہ نہ تہا متعہ مگر رحمت کہ رحم کیا تہا خدا تعالی نے اُسکو نازل کر کے امت محمد صلعم پر اور اگر نہ منع کرتے اُس سے عمر تو نہ زنا کرتا مگر شقی اور اس روایت مین
اگرچہ تصریح عمر کی نام کی نہین کی ہے لیکن دوسری روایتونسے ثابت ہوتا ہے کہ یہی کنایہ عمر کیطرف پہرتی ہے اور ایسا نہین ہو سکتا کہ نبی کی ضمیر رسولخدا کیطرف
پہرے اسواسطے کہ حضرت رحمت خدا کو منع نہین کر سکتا اور نہ ابن عباس کی شان سے ہے کہ رسولخدا پر اعتراض کرین بلکہ ابن عباس کا اعتراض تو عمر پر اکثر رہتا
تہا جیسے کہ عمر کا اعتراض رسولخدا پر رہتا تہا اور بیہقی شارح صحیح بخاری نے باب غزوہ خیبر مین ابو سعید خدری اور جابر ابن عبد اللہ سے روایت کی ہے وہ کہتے
ہین کہ ہم نے عمر کی نصف خلافت تک متعہ کیا ہے یہانتک کہ عمر نے متعہ کو منع کیا عمرو بن الحریث کی شان مین اور ہدایہ مین لکہا ہے کہ مالک کے نزدیک متعہ جائز
اور بعض علماء اہل سنت جو کہتے ہین کہ صاحب ہدایہ نے اس مسئلہ کے بیان مین غلطی ہوئی وہ خود غلطی پر ہین اسواسطے کہ سوائے ہدایہ کے بہت کتابون مین لکہا ہے
کہ مالک کے نزدیک متعہ جائز ہے شرح مقاصد مین اور جامع الرموز شرح مختصر وقایہ مین اور فتاوی قاضیخان مین اور کنز الدقائق مین اور فتاوی تاتارخانیہ
اور خزانۃ الروایات مین اور سوا انکے اور بہت کتابون مین لکہا ہے کہ متعہ مالک کے نزدیک جائز ہے کیا یہ سب فقہا غلطی پر تہے اور جسوقت مالک کے نزدیک متعہ جائز
ہوا تو معلوم ہوا کہ رسولخدا نے اسکو منع نہین کیا ہے اور سوائے اسکے اور فقہائے عمر کی پیروی سے اسکو غیر جائز لکہا ہے اور منع کرنا عمر کا متعہ کو مشہور اور معروف ہے اور علماء
اپنی کتابون مین لکہتے ہین چنانچہ قوشجی نے شرح تجرید مین اور سعد الدین تفتازانی نے شرح مقاصد مین لکہا ہے کہ عمر منبر پر چڑہا اور کہا کہ اے لوگو رسولخدا کے زمانہ مین
تین چیزین تہین اور مین انکو منع کرتا ہون اور حرام کرتا ہون اور اُن چیزونپر عذاب کرتا ہون متعہ عورتونکا اور متعہ حج کا اور حی علی خیر العمل اذان مین کہنا
اور شاہ ولی اللہ نے ازالۃ الخفا مین جابر ابن عبد اللہ سے روایت کی کہ متعہ کیا ہمنے رسول اللہ کے زمانہ مین اور ابو بکر کے زمانہ مین پس جسوقت حاکم ہوا عمر آدمیون کا
تو کہا قرآن تو اپنی جگہ ہے اور رسول اپنی جگہ ہے دو متعہ رسولخدا کے زمانہ مین تہے ایک تو متعہ حج اور دوسرا متعہ زنان مین انکو منع کرتا ہون اور نہین ہین وہ دونو
بعد اسکے اور حاصل یہ ہے کہ مین منکر قرآن اور رسول نہین ہون لیکن میری رائے متعہ کے حرام ہونیکا تقاضا کرتی ہے پس روایات اہل سنت سے ثابت ہوا کہ متعہ
رسولخدا کے زمانہ مین مباح تہا اور وہ منسوخ نہین ہوا یہانتک کہ ابو بکر کی خلافت مین بہی جاری رہا اور عمر نے اپنی خلافت مین اسکو حرام کر دیا اور منسوخ نہونا
بہی اسکا ثابت ہے چنانچہ تفسیر کبیر وغیرہ کتب اہل سنت مین عمران بن حصین سے روایت ہے کہ نازل ہوئی آیت متعہ کی کتاب خدا مین اور بعد اسکے
نازل ہوئی کوئی ایسی آیت کہ منسوخ کرے اسکو اور حکم کیا تہا ہمکو رسولخدا نے متعہ کرنیکا اور پہر نہ منع کیا اسکو اور بعد اسکے کہا ایک مرد نے اپنی رائے سے جو کچھ چاہا
یعنی عمر نے اسکو حرام کر دیا اور جلال الدین سیوطی نے تاریخ الخلفا مین اولیات عمر کو لکہا ہے اُس سے بہی ثابت ہوتا ہے کہ متعہ عمر کے زمانہ سے پہلے حرام نہ تہا
عمر نے ہی اسکو حرام کیا ہے چنانچہ لکہا ہے کہ اول من حرم المتعۃ یعنی عمر اول وہ شخص ہے کہ حرام کیا ہے اُسنے متعہ کو اور صحیح مسلم مین ابو نضرہ سے روایت ہے کہا

کچھ فائدہ نہین ہی جو مضمون پہلی تہا وہی اب ہی اگر اسطرح کہتی کہ رسولخدا کی زمانہ مین دو متعہ حلال تہی اور بعد اسکے حضرت نے حرام کردی تہی اور مین حرام کرتا
ہون اُنکو یعنی بیان کرتا ہون مین حرام کرنا اُنکا تو اس صورت مین مضایقہ نہتا اور یہ اُنکی قول مین کہان ہی اور رسولخدا صلعم کی زمانہ کا حلال ہونا تو بیان کیا
اور حرام ہونا بیان نکیا بلکہ حرام کرنیکو اپنی طرف منسوب کیا اور فقہا جو کہتی ہین کہ یہ چیز میری نزدیک حرام ہی اور یہ چیز حلال ہی تو مقصود اُنکا اس سی یہ ہی
کہ میری نزدیک شرع سے اسکی حرمت ثابت ہی اور اسکی حلت ثابت ہی اور یہ مقصود اُنکا نہین ہوتا کہ جو چیز رسولخدا کی زمانہ مین حلال تہی مین
اسکو حرام کرتا ہون حاصل یہ ہی کہ حلال ہونا متعہ کا آیہ قرآن سے اور روایات صحابہ سی ثابت ہی اور اسکے حرام مین طرح طرح کا اختلاف بیان کرتے ہین
وہ قابل قبول کرنیکی نہین ہین اور سوای اسکے بعض آیات کو پہیر پہار کر کے متعہ کی اصل ہی حرام ہونی مین لاتے ہین اور قباحتین متعہ کی بیان کرکے بڑے بڑے
نامی صحابہ کی اقوال کو رد کرتے ہین بپاس خاطر خلیفہ ثانی اور تفصیل اسکی اور جواب اور سب دلائل اور موضوعات اُن لوگونکی ضربت حیدریہ اور تحفۂ اثنا عشریہ
کی باب فقہیات مین ہین جو کوئی چاہے دیکہہ لیوی وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اور نہین گناہ ہی اوپر تمہارے ای شوہرو فِيمَا تَرَاضَيْتُمْ بِهِ بیچ اُس چیز کے
کہ راضی ہوئی تم آپسمین ساتہ اُس چیز کی مِنْ بَعْدِ الْفَرِيضَةِ پیچہے مہر مقرر کرنے کے کہ اگر چاہو مہر کو کم یا زیادہ کرو اپنی رضامندی سے یا مدت کو زیادہ کرو کچہ مضایقہ
نہین ہی إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا تحقیق کہ خدا ہی جاننے والا تمہاری مصلحتونکا اور اُن مصلحتونمین سے ایک مصلحت یہی ہی کہ تمہارے واسطے مباح کیا حَكِيمًا
حکمت والا اسکی جو کام کرتا ہی موافق حکمت کی کرتا ہی کہ متعہ کو مباح کر دیا اسواسطے کہ لوگ زنا اور اغلام مین گرفتار نہون چنانچہ جناب امیر المومنین علیہ السلام نی فرمایا
ہی کہ اگر عمر متعہ کو منع نکرتا تو کوئی زنا نکرتا مگر وہ شخص کہ جو شقی ہی اور فرماتا ہی خدا لونڈیونکی نکاح کو بیان مین کہ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ اور جو شخص کہ
نہ طاقت رکہی تم مین سی طَوْلًا تونگری کو یعنی اسقدر مال نہ رکہتا ہو أَنْ يَنْكِحَ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ کہ نکاح کرے پاکدامن عورتون ایمان
والیون آزادونسی خواہ نکاح دائمی خواہ نکاح متعہ تو فَمِنْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ پس اُنسے کہ مالک ہوئے ہین ہاتہ تمہارے نکاح کرے مِنْ فَتَيَاتِكُمُ
الْمُؤْمِنَاتِ جوان لونڈیون تمہاری ایمان لانیوالیون سی یعنی اگر تم عورتون آزاد مومنات سی نکاح کرنیکا مقدور نہین رکہتے ہو تو جوان لونڈیان
جو تمہاری ہین اُنسے آپسمین نکاح کر لو لیکن جو شخص کہ کسی لونڈی سی نکاح کرے تو دوسرے کی لونڈی سی نکاح کرے اسواسطے کہ اپنی لونڈی سی نکاح کرنیکی
احتیاج نہین ہی اور خدا تعالی نی اس سورہ مین نکاحونکو ترتیب سی بیان کیا ہی پہلے تو نکاح دائمی کو بیان کیا فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنی وثلاث
ورباع فان خفتم الا تعدلوا فواحدة او ما ملکت ایمانکم ذلک ادنی الا تعدلوا اور بعد اسکے خدا تعالی نی نکاح متعہ کو بیان کیا و احل لکم ما وراء ذلکم ان
تبتغوا باموالکم محصنین غیر مسافحین فما استمتعتم به منهن فاتوهن اجورهن فریضة ولا جناح علیکم فیما تراضیتم به من بعد الفریضة ان الله کان علیما حکیما اور بعد
اسکے لونڈیونکی نکاح کو بیان کیا چنانچہ فرمایا کہ ومن لم یستطع منکم طولا ان ینکح المحصنات المومنات فمن ما ملکت ایمانکم من فتیاتکم المومنات اور آیہ
فما استمتعتم به منهن سی نکاح دائمی مراد نہین ہو سکتی اسواسطے کہ اس صورت مین خلل نظم قرآنی لازم آتا ہی اور تحریف واقع ہوتی ہی کہ پہلی آیت مین تو نکاح
دائمی کو بیان کر لیا تہا اور اسکی احکام مذکور ہو گئی تہے اور اس آیت مین نکاح دائمی مراد لیوین تو کلام الہی مین تکرار لازم آتی ہی ایسا ہی سورہ مین
اور یہی فخر الدین رازی نی تفسیر کبیر مین متعہ کی جائز کرنیوالونکی طرف سی لکہا ہی اور کوئی نقض اور اعتراض اسپر وارد نہین کیا ہی اور جیسے کہ نکاح دائمی کی
طاقت آدمی کو نہین ہوتی ہی ایسے ہی اکثر اوقات متعہ کرنیکی بہی طاقت نہین ہوتی ہی کہ متعہ کی مقابلہ مین عورتین آزاد بہت سا مہر طلب کرتی ہین
اور اکثر عورتین متعہ کرنیکو اسلیے ملتی نہین ہین اسواسطی خدا تعالی نی نکاح دائمی اور نکاح متعہ کو دونونکے واسطے فرمایا ہی کہ ومن لم یستطع منکم طولا یعنی مسقدرت
آزاد عورتونکی نکاح دائمی یا نکاح متعہ کی کرنیکی طاقت نہو تو لونڈیونکی نکاح دائمی یا نکاح متعہ کرو وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِكُمْ اور خدا زیادہ عالم ہی ساتہ ایمان
تمہاری کے یعنی ایمان ظاہری پر کفایت کرلی چاہیے تو نکاح مین حسب و نسب کی تحقیق کی احتیاج نہین ہی کہ بَعْضُكُمْ بعض تمہارے آزاد اور
بندہ حاصل ہوئے ہو مِنْ بَعْضٍ بعضی سی اور نسب تمہارا سبکا ایک ہی کہ تم سب آدم کی اولاد ہو اور یہ کہ تم سب ایمان مین شریک ہو فَانْكِحُوهُنَّ
پس نکاح کرو تم اُن لونڈیون سے حقیقت کہ نسب اور ایمان مین تو ایک ہو بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ ساتہ اذن مالکون اُنکی کی لونڈیونکا مہر کم ہوتا ہی

اور انکو نفقہ مین بہی تخفیف ہوتی ہے وَاٰتُوْهُنَّ اور دو تم اُن لونڈیونکو کہ جنسے تمنے نکاح کیا ہے اُجُوْرَهُنَّ مہر انکی بِالْمَعْرُوْفِ ساتہ نیکی کے یعنی انمین کچہہ کمی اور
عذر نہو مُحْصَنٰتٍ جسوقت کہ پاکدامنی اختیار کرنیوالی ہون وہ لونڈیان غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ نہ زنا کرنیوالیان ہون ظاہر مین وَلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ
اور نہ پکڑنیوالیان یعنی نہ اختیار کرنیوالیان یارون پوشیدہ کی ہون فَاِذَآ اُحْصِنَّ پس جسوقت نکاح مین گہیری جاتین وہ اور بعضون نے اسکو بفتح
ہمزہ اور صاد پڑہا ہے یعنی جسوقت نگاہ رکہین وہ اپنی فرجونکو بسبب نکاح کے فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ پس اگر لاوین وہ بدکاری کو کہ زنا کرنے لگین تو
فَعَلَيْهِنَّ پس لازم ہے اوپر اُن لونڈیون کے نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ آدہا اسکا کہ جو کہ اوپر عورتون آزاد بے شوہر کے ہے مِنَ الْعَذَابِ
عذابون سے یعنی لونڈی اگر زنا کرے خواہ شوہردار ہو خواہ بے شوہر ہو اسکو آدہا اُسقدر عذاب کا کرے کہ جسقدر زن آزاد بے شوہر کو عذاب کرتے ہین اور زن آزاد
بے شوہر زنا کرے تو اسکو سو کوڑے مارنیکا حکم ہے اسواسطے لونڈیونکو اسکا آدہا یعنی پچاس کوڑے مارنے چاہئین اور اگر بعد اسکے وہ لونڈی زنا کرے تو پہر اسکے پچاس کوڑے
مارنے چاہئین ہر دفعہ کے زنا مین اسکے پچاس کوڑے مارین اور اگر آٹہوین مرتبہ زنا کرے تو اسکو قتل کرنا چاہئے اور یہی حکم غلام کا ہے اور اگر زن آزاد شوہردار زنا کرے
تو اسکو سنگسار کرنا چاہئے اور حضرت باقر اور صادق علیہما السلام نے یہی فرمایا ہے کہ اگر لونڈی زنا کرے تو زن آزاد بے شوہر کی نصف حد اسپر جاری
کرنی چاہئے اور فرمایا کہ آٹہوین مرتبہ مین اسکو قتل کا حکم اسواسطے ہوا ہے کہ خدا تعالی نے اُسپر رحم کیا ہے کہ ستی بندہ ہونیکی اسکے گناہ باقی نرہو ذٰلِكَ
یہہ نکاح لونڈیونکا لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ واسطے اُس شخص کے ہے کہ خوف کرے رنج مین پڑنے سے یعنی زنا مین پڑنے سے جو کوئی خوف کرے مِنْكُمْ تم مین سے
اسکے واسطے ہے نکاح کرنا لونڈیونسے وَاَنْ تَصْبِرُوْا اور یہہ کہ صبر کرو تم لونڈیونکی نکاح کرنیسے خَيْرٌ لَّكُمْ بہتر ہے واسطے تمہارے کہ لوگ تمکو طعن نکرین
پہر فلانے کی لونڈی کا شوہر ہے اور تمہارے فرزند کو کہین کہ یہہ فلانے کی لونڈی کا بچہ ہے اور انس سے یہہ روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے جو کوئی چاہے کہ
خدا کے نزدیک پاک اور پاکیزہ جاوے تو چاہئے کہ آزاد عورت کو نکاح کیواسطے طلب کرے کہ عورت آزاد درست کرنیوالی گہر کی ہوتی ہے اور کنیز خراب کرنیوالی
گہر کی وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ اور خدا بخشنے والا ہے اُس شخص کو کہ لونڈی کی نکاح کرنیسے صبر کرے رَّحِيْمٌ مہربان ہے کہ لونڈیونسے نکاح کرنیکا حکم دیا ہے يُرِيْدُ اللّٰهُ
ارادہ کرتا ہے خدا اور چاہتا ہے لِيُبَيِّنَ لَكُمْ تاکہ بیان کرے واسطے تمہارے احکام حلال اور حرام کے وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ اور ہدایت کرتا ہے تمکو طریقیا
اُن لوگونکی کہ مِنْ قَبْلِكُمْ پہلے تمسے تہی مثل ابراہیم اور اسمعیل کی پیروی انکی کرو اور یا جو اہل حق تمسے پہلے تہے تاکہ انکی روش پر چلو وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ
اور توبہ کو قبول کرے خدا اوپر تمہارے کہ احکام کی سختی تخفیف کرے اور گناہونکو تمہارے بخشے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ اور خدا جاننے والا ہے تمہاری مصلحت کا حَكِيْمٌ
حکمت والا ہے کہ جو کچہہ حکم کرتا ہے موافق حکمت کے کرتا ہے وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ اور خدا ارادہ کرتا ہے یہہ کہ توبہ کو قبول کرے اوپر تمہارے یعنی
ہدایت کرے طرف تائب ہونیکے تاکہ وہ سبب توبہ کا ہو وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ اور ارادہ کرتے ہین وہ لوگ کہ اپنی غفلت سے یا عناد سے يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ
پیروی کرتے ہین وہ خواہشون نفس کی اَنْ تَمِيْلُوْا یہہ کہ میل کرو تم اور پہرو تم حق سے اور راہ راست کیطرف گمراہی کی میل کرو تم مَيْلًا عَظِيْمًا
میل کرنا اور پہر جانا بڑا اسلیئے کہ بدکاریان کرنے لگو تم اور حرام فعلونکو اختیار کرو تم اور روایت ہے کہ جسوقت یہہ آیت پہنچی کہ حرام ہوئیگی نازل ہوئی تو یہودیونے
اعتراض کیا کہ نکاح پہوپہی اور خالہ کی بیٹی کا جائز ہوگیا باوجودیکہ خالہ اور پہوپہی حرام ہین پس اگر بہن حرام ہے تو اُسکی بیٹی کسواسطے حرام ہے اور اس
شبہہ مین چاہتے تہے کہ مسلمانونکو باطل کیطرف میل دیوین خدا تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ خدا تعالی ارادہ کرتا ہے کہ تمہاری توبہ قبول کرے یعنی توبہ کے
سبب کی توفیق دیوے اور وہ چاہتے ہین کہ راہ راست سے تمکو پہیر دیوین يُرِيْدُ اللّٰهُ ارادہ کرتا ہے خدا اور چاہتا ہے اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ یہہ کہ تخفیف
کرے تمسے احکام نکاح مین اور سختگیری نکرے تمپر اور اسلیئے حکم دیا ہے تمکو پہوپہی اور خالہ کی بیٹیونکی نکاح کا اور لونڈیونکا نکاح تمہارے واسطے جائز کیا
وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا اور پیدا کیا گیا ہے آدمی ناتوان کہ عاجز ہو زیادہ تکلیف کو اُٹہا سکتا نہین اسواسطے ہمنے اپنے فضل اور کرم سے بہت تخفیف کی ہے
احکام مین اور اب خدا تعالی ایک حکم عمدہ بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ
نکہاؤ تم مالون اپنے کو بَيْنَكُمْ درمیان اپنے یعنی ایک دوسرے کا مال نکہاؤ تم اسے مومنین بِالْبَاطِلِ ساتہ باطل کے کہ جو مال حرام ہے اور شرع مین اسکا

کہانا حرام ہی اور جائز نہیں ہی سکو مت کہاؤ جیسیکہ مال غصبی اور سودی اور چوری کا اور خیانت کا اور قماربازی کا اور رشوت کا اور معاملہ حرام کا اور جہوٹا دعوی کر کے
اور جہوٹی گواہی دیکر اور جہوٹے مقدمہ کو سچا بناکر اور سوا اسکے جو کہ شرع میں حرام ہی اِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً مگر یہ کہ ہووے سوداگری یا اور کوئی معاملہ
درست اور صحیح موافق شرع کے عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ رضامندی اور خوشنودی ہر ایک کی سے تم میں سے جو کہ دو شخص آپس میں معاملہ کرنیوالے ہیں اور اسطرحکی
آیت پہلی بھی گزر گئی ہی اور تجارة کو اول کوفیون نے منصوب پڑہا ہے اور باقیون نے مرفوع اور تجارة مستثنی منقطع ہی اور اب خدا تعالی ایک اور حکم کرتا ہے واسطے
محافظت جانونکی چنانچہ فرماتا ہے کہ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ اور مت قتل کرو تم نفسون اپنیکو ناحق و ناروا کہتے ہیں کہ بعضے آدمی جناب رسولخدا صلعم کے
ہمراہ جہاد میں جاتے تہے اور بے اجازت اور بدون حکم حضرت کی تنہا دشمنو پر حملہ کرتے تہے خدا تعالی نے اس امر کو منع کیا کہ بے حکم اپنے نفسونکو تم ہلاکت میں مت
ڈالو اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ مقصود اس آیت سے یہ ہے کہ اپنے نفسونکو تم خطرہ میں مت ڈالو کہ جس شخص سے طاقت لڑنیکی نہیں رکھتے ہو
اس سے جاکر لڑائی کرو اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس سے یہ ہے کہ نہ قتل کرو تم مومنین کو اپنے میں سے اسواسطے کہ تمام مومنین حقیقت میں بمنزلہ ایک نفس کے ہیں اور ظاہر
آیت کا دلالت کرتا ہے اس امر پر کہ یہ حکم عام ہے کہ نفسونکو اپنے مقام ہلاکت میں مت ڈالو إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ تحقیق کہ خدا ہے ساتھ تمہارے اے مومنین
رَحِيمًا مہربان کہ نہایت رحمت اور شفقت سے تمکو منع کرتا ہے وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ اور جو شخص کرے اسکو کہ جو ہمنے تمکو منع کیا ہی حرام امور میں سے
عُدْوَانًا از روے تعدی کے حد سے گزر کر وَظُلْمًا اور ظلم سے یعنی اپنے نفس پر ظلم کریگا وہ قتل باعث عذاب کا اپنے نفس پر ہی تو اسکو ہم فَسَوْفَ
نُصْلِيهِ پس قریب ہی کہ داخل کرینگے ہم اسکو نَارًا آتش دوزخ میں وَكَانَ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ اور ہے یہ آتش دوزخ میں ڈالنا اور خدا کے لیے یَسِیرًا
آسان اور اب خدا تعالی ایک اور حکم کرتا ہے کہ إِنْ تَجْتَنِبُوا اگر پرہیز کرو تم اور دور رہو تم كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ بڑے ان گناہون سے کہ منع
کیے جاتے ہو تم عَنْهُ ان سے کہ خدا تمکو ان گناہون سے منع کرتا ہے جس وقت تم ان گناہوں سے باز رہو گے نُكَفِّرْ عَنْكُمْ دور
کرینگے ہم تمسے سَيِّئَاتِكُمْ گناہان صغیرہ تمہاریکو اگر تم گناہان کبیرہ سے پرہیز کروگے اور ان گناہوں کے تمسے مواخذہ نکرینگے وَنُدْخِلْكُمْ مُدْخَلًا كَرِيمًا اور
داخل کرینگے ہم تمکو مقام بزرگ میں کہ وہ بہشت ہے اور گناہان کبیرہ میں اختلاف ہی بعضی روایت صادقیہ میں تو یہ ہی کہ وہ سات ہیں لیکن وہ اکبر الکبائر
ہیں اور وہ کفر ہے اور قتل ناحق ہی اور والدین کو آزردہ اور ناراض کرنا ہے اور کہانا سود کا ہی اور کہانا مال یتیم کا ظلم سے ہے اور بہاگنا جہاد سے ہی اور بعد ہجرت
صحرا نشین ہو جانا اور یہ رسولخدا صلعم کے زمانہ میں تہا اور دوسری روایت میں ناامید ہونا رحمت خدا سے اور بیخوف ہونا عذاب خدا سے اور زن مومنہ شوہردار
کو تہمت زنا کی کرنی یہی کبائر میں لکہا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہ اکبر المعاصی ہیں راوی نے پوچہا کہ کہانا ایک درم مال یتیم کا ظلم سے بڑا
گناہ ہے یا ترک کرنا نماز کا فرمایا کہ ترک کرنا نماز کا زیادہ گناہ ہے راوی نے عرض کی کہ تمنے ترک صلوۃ کو کبائر میں نہیں شمار کیا ہے فرمایا کہ پہلے کونسی چیز کبائر
میں بیان کی ہے راوی نے کہا کہ کفر کو بیان کیا ہے فرمایا حضرت نے کہ تارک الصلوۃ کافر ہے جو کہ بغیر سبب اور عذر کے نماز کو ترک کرے اور حضرت امام محمد باقر
علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کبائر وہ ہیں کہ جنکا وعدہ قرآن میں فرمایا ہے اور بعضے گناہان کبیرہ وہ ہیں کہ جنکا وعدہ دوزخ میں جانیکا حدیث میں آیا ہے لیکن علما نے
گناہان کبیرہ کو جمع کیا ہے ان سب سے پرہیز کرنا چاہیے اور اکثر انمیں سے یہ ہیں شرک خدا اور ناامید رحمت خدا سے اور بیخوف ہونا عذاب خدا سے اور ناحق
قتل کرنا اور ضائع کرنا کوئی عضو مومن کا اور آزردہ کرنا باپ کا اور ماں کا اور رشتہ دار و نسبت قطع کرنا اور تہمت زنا کرنی مومنہ عفیفہ کو اور دشنام دہی اور
کہانا مال یتیم کا ظلم سے اور بہاگنا جہاد میں سے اور کہانا سود کا اور جادو کرنا اور زنا کرنا اور اغلام کرنا اور چوری کرنی اور قماربازی کرنی اور راگ گانا اور سننا
اور باجونکا بجانا اور سننا اور یہ سب واجبات کا ترک کرنا مثل صلوۃ اور صوم اور زکوۃ اور خمس اور حج وغیرہ کی باوجود قدرت کے اور ناچیز چیز کی بدن عندالشرع
اور جہوٹی گواہی دینی اور گواہی پوشیدہ کرنی اور شراب اور نشہ کی چیزیں کہانی اور عہد کو وفا نکرنا اور صحرائی ہو جانا بعد ہجرت اور دروغ کہنا خدا اور پیغمبر پر
اور بہتان کرنا مومن پر اور غیبت کرنی مومن کی اور طعن کرنا مومن پر اور چغلی کہانی مومن کی اور آزار دینا مومن کا اور لعنت کرنی مومن پر اور بند کرنا
مومن کے رستہ کا اور منع کرنا آب مباح کا مومن سے اور ترک کرنا تمام سنتون کا اور نہ ملاحظہ کرنا پیشاب کا اور باعث ہونا ماں اور باپ کی دشنام دہی کا اور

بیان گناہان کبیرہ

کرنا وصیت مین اور کہانا مردار کا اور نجس کا اور واسطہ بتون کے ذبح کرنا اور غلام کا اور چھٹی کرنا عورتونکا اور بدی کا حکم کرنا اور نیکی سے منع کرنا اور طلاق جہوٹ بولنا اور بن انشاء اللہ شرعی کے
اور امانت مین خیانت کرنی اور غلام کو عبث مارنا اور عیال کا ترک کردینا باوجود قدرت کے اور کہانا سونے اور چاندی کے برتن مین اور مرد کو پہننا ریشم خالص کا اور کپڑا رنگا
اور عورت کو گہر سے باہر جانا بلا اجازت شوہر کے اور اپنی قوم کو اچھا جاننا اور جگہ کی تنگی سے ظلم کرنا اور فریب کرنا مومن سے اور دوزبان ہونا اور حقیر سمجھنا مومن کا
اور عیب جوئی مومن کی اور بدگمانی مومن کی اور ڈرانا مومن کا اور کہانا زیادہ کرنا دن کا وقت سے اور دیکہنا ستر کا اور سننا گانا ہونیکا اور بدکاریکی مجلس مین
بیٹھنا اور بدعت کرنی اور بدعتیوں کی مجلس مین بیٹھنا اور کہانا حرام کا اور اجنبی عورت کو قصد سے دیکہنا اور غصب کرنا مال مومن کا اور باوجود قدرت دالی اور طلب قرضخواہ
کو قرضہ کا ادا نکرنا اور تصویر ساید ارکا بنانا اور لینا رشوت کا اور خرید و فروخت کرنا نشہ کی چیزونکا اور اسکے سوا اور بھی بعضے گناہ ہین کہ وہ متفرقات کتابون مین
مذکور ہین اور بعد خدا کو ابوجعفر اور نافع نے بفتح میم پڑہا ہے اور باقیون نے بضم میم اور کہتے ہین کہ حضرت ام سلمہ نے جناب رسولخدا صلعم سے عرض کی کہ مرد جہاد کرنیکا شرف
رکہتے ہین اور عورتین اس سے محروم ہین اور مرد باوجود لینے غنیمت کے اور کمائی مال کے عورتونسے دوچند میراث لیتے ہین کاش ہم بھی مرد ہوتین تاکہ جہاد کی ثواب
اور کل میراث کے پانیسے محروم نہوتین اور بعضے کہتے ہین کہ ایک جماعت عورتونکی رسولخدا صلعم کے پاس آئی اور ان عورتون نے کہا کہ یا رسولخدا کیا خدا پروردگار مردونکا اور
عورتونکا دونونکا نہین ہے اور تو سب پر خدا کا بہیجا ہوا نہین ہے فرمایا کہ ان خدا پروردگار سب کا ہے اور مین بھی پیغمبر سب کا ہون تب ان عورتون نے کہا کہ کیا سبب ہے کہ
خدا تعالی مردونکا ذکر کرتا ہے اور عورتونکا ذکر نہین کرتا ہم خوف کرتے ہین اس سے کہ ہم مین خیر نہوے اور خدا کو ہمسے کچھ سروکار نہو اور مرد کہتے تھے کہ ہم کو عورتون سے دگنی
میراث ملتی ہے آخرت مین ثواب بھی ہمارا عورتونسے دوچند ہوگا اور عورتین کہتی تہین جیسے کہ میراث ہمکو مردونسے نصف ملتی ہے ایسے ہی عذاب بھی ہم کو آخرت مین
مردونسے نصف ہوگا خدا تعالی نے یہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ اور نہ آرزو کرو تم اس چیز کی کہ بزرگی دی ہے خدا نے
ساتھ اس چیز کے وہ مرتبہ ہے یا مال ہے بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ بعض تمہارے کو اوپر بعض کے یعنی خدا نے جو بعض کو تم مین سے بعض پر کسی امر مین بزرگی دی ہے
اسکی آرزو تم مت کرو شاید کہ تمہارے واسطے بہتر نہ ہو اسکے نہ ہونے مین ہو اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کوئی تم مین سے یہ نکہے کہ کاش جو کچھ فلانا شخص کو دیا
گیا ہے مال یا نعمت یا عورت خوبصورت وہ مجہکو دیا جاتا اس واسطے کہ یہ حسد ہے لیکن اسطرح کہنا جائز ہے کہ خداوندا جیسا کہ تونے اسکو دیا ہے مجہکو بھی دے لِلرِّجَالِ
نَصِيْبٌ واسطے مردونکے حصہ ہے مِّمَّا اكْتَسَبُوْا اس چیز مین سے کہ کمائی کی ہے انہون نے مثل جہاد کے اور تمام اعمال نیک کے وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ اور واسطے
عورتونکے حصہ ہے مِّمَّا اكْتَسَبْنَ اس چیز مین سے کہ کمائی کی ہے انہون نے مثل عفت اور فرمانبرداری شوہرونکی پس جبوقت کہ واسطے ہر ایک کے حصہ مقرر ہے موافق
اسکی کمائی کے تو آرزو دوسرے کے حصہ کی کیون کرتے ہو اور خدا کا فضل اعمال نیک کرنے سے چاہو نہ حسد سے وَاسْئَلُوا اللّٰهَ اور سوال کرو تم خدا سے اور مانگو مِنْ فَضْلِهٖ
فضل اسکے سے یعنی جو کچھ آدمیونکے پاس ہے اسکی آرزو مت کرو کہ تمکو ملے بلکہ مثل اسکے خدا سے طلب کرو کیونکہ اسکے خزانہ کرم سے وہ بہی ہو اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تحقیق کہ خدا
بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا ساتھ ہر چیز کے عالم اور جاننے والا ہے کہ کون مستحق اسکی فضل کا ہے اور فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ خدا تعالی نے دوست کہا ہے واسطے اپنی ذات کے ایک چیز
کو اور دشمن کہا ہے اسکو واسطے مخلوق کے دوست کہا ہے سوال کرنا واسطے اپنی ذات کے اور دشمن کہا ہے مخلوق سے سوال کرنیکو اور نہین ہے کوئی چیز دوست زیادہ خدا کو
اس سے کہ سوال کرے کوئی اس سے پس چاہیئے کہ شرم نکرے کوئی خدا سے سوال کرنے مین اسکے فضل سے اگرچہ تسمہ جوتی کا ہو اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو
کوئی نہ سوال کرے اسکے فضل سے وہ محتاج اور تنگدست ہو جاویگا اور کہتے ہین کہ ایام جاہلیت مین اسلام سے پہلے جسکو اپنا متبنی اور لیپالک کرتے تھے اسکو وارثون مین داخل
کرکے میراث مین شریک کرتے تھے اللہ تعالی نے اس سے منع کیا اور کہتے ہین کہ جسوقت رسولخدا صلعم نے حضرت علی کو اپنا بہائی کیا اور مہاجرین اور انصار کو آپس مین
ایک کو دوسرے کا بہائی کیا تو مہاجرین اور انصار یہ جانتا کہ ہم اپنے دینی بہائی سے بھی میراث پاینگے خدا تعالی نے فرمایا کہ میراث رشتہ دارونکے واسطے ہے نہ دینی بہائیو
کیواسطے دینا نچہ فرماتا ہے وَلِكُلٍّ اور واسطے ہر ایک کے پیغمبر ہو یا کوئی امت کا آدمی جَعَلْنَا کیا ہمنے یعنی مقرر کئے ہمنے مَوَالِیَ میراث لینے والے کہ سبب
قرابت کے اپنا حصہ لیوین مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ اس چیز مین سے کہ چھوڑا ہے باپ اور ماں نے اور قریبون نے لیکن فاطمہ زہرا علیہا السلام کو
باپ کی جائداد مین سے حصہ نملا کیا وہ رسولخدا کے مولیون مین نہ تہے اور کہتے ہین کہ ابتدای اسلام مین ایسا دستور تہا کہ ہر کوئی شخص ایک آدمی کا ہاتھ پکڑ کے کہتا تہا

که خون میرا خون تیرا ہے اور دوست تیرا دوست میرا ہے اور دشمن تیرا دشمن میرا ہو تو مجھسے میراث لیجاتا اور مین تجھسے میراث لیجاؤن اور تو میرا عاقلہ ہووے اور
مین تیرا عاقلہ ہون اور باتونکو قسم کہاکر پختہ کرتے تھے اور اس جہت سے ہر ایک دوسرے کا وارث ہوکر چھٹا حصہ اسکے ترکہ مین سے لیتا تہا ایک جماعت صحابہ نے
رسولخدا صلعم سے عرض کی کہ ہمنے ایام جاہلیت مین میراث کے لینے کیواسطے عہد کیا ہے مطابق اسکے آیت نازل ہوئی کہ وَالَّذِينَ عَقَدَتْ اور وہ لوگ کہ منعقد
اور بستہ کی ہین تمنے اَيْمَانُكُمْ قسمین اپنی فَآتُوهُمْ پس دو تم انکو نَصِيبَهُمْ حصہ انکا کہ وہ چھٹا حصہ ہے اور اس آیت کا حکم آیہ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ
بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ کے حکم سے منسوخ ہوگیا کہ رشتہ دارونکی موجودگی مین اجنبی آدمی حصہ نہین لے سکتے اور والذین عقدت کا عطف والدین پر ہے اور سب قاریون نے عقدت کو
سوای اہل کوفہ کے عاقدت پڑہا ہے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تحقیق کہ خدا ہے عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا اوپر ہر چیز کے گواہ یعنی عہد اور پیمان اور قسم پر کہتے ہین کہ حبیبہ
زوجہ سعد بن ربیع انصاری کی اپنے شوہر کا کہنا نہین مانتی تہی اور فرمانبرداری اسکی سے باہر ہوگئی تہی اسکے شوہر سعد نے ایک طمانچہ اسکے رخسارہ پر مارا اور اسنے اپنے باپ سے
شکایت کی وہ اسکو ہمراہ لیکر جناب رسولخدا صلعم کی خدمت مین حاضر ہوا اور اس قصہ کو بیان کیا یہ آیت نازل ہوئی کہ اَلرِّجَالُ قَوَّامُونَ مرد قایم ہوتے
ہین عَلَى النِّسَاءِ اوپر عورتونکے جیسے کہ حاکم قایم اور کارگذار ہوتے ہین رعیت پر بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بسبب اس چیز کے کہ بزرگی دی ہے خدا نے بَعْضَهُمْ بعض
انکی کو کہ وہ مرد ہین عَلٰى بَعْضٍ اوپر بعض کے کہ وہ عورتین ہین کمال عقل اور علم اور جہاد اور نماز جمعہ اور عیدین مین اور سوا اسکے بہت امور مین کہ مردونکو
عورتونپر ان امور مین خدا نے بزرگی دی ہے وَبِمَا اَنْفَقُوا اور بہی بزرگی دی ہے بسبب اسکے کہ خرچ کیا ہے ان مردون نے عورتونپر مِنْ اَمْوَالِهِمْ مالونسے
اپنے مین سے مہر اور نفقہ وغیرہ مین اور روایت ہے کہ کسی نے جناب رسولخدا صلعم سے پوچہا کہ یا رسول اللہ کیا بزرگی ہے مردونکو عورتونپر فرمایا کہ جیسے بزرگی پانیکو
زمین پر ہے کہ زمین پانیسے زندہ ہوتی ہے ایسے ہی مردونسے عورتین زندہ ہوتی ہین اور اگر نہوتے مرد تو نہ پیدا کیجاتین عورتین اور اس آیت کو تلاوت فرمایا
اور پہلی آیت سے خدا تعالی نے مردونکی فضیلت عورتونپر بیان کی تہی اور اب نیک عورتونکا حال بیان کرتا ہے کہ فَالصّٰلِحٰتُ پس نیک عورتین شایستہ
اعمال قٰنِتٰتٌ فرمانبردار ہین خدا کی اور متابعت کرنیوالی شوہرونکی حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ نگاہ رکہنے والیان واسطے غیب کے یعنی شوہرونکی
غایب ہونیکے وقت نگاہ رکہتی ہین اپنی عفت اور عصمت کو اور شوہرونکے مالونکو بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ بسبب نگاہ رکہنے خدا کے ان عورتونکو وہ آیتین ہدایت
اور جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ بہتر عورتونمین وہ عورت ہے کہ جسوقت تو اسکو دیکہے تو شاد ہووے اور جسوقت تو اسکو حکم کرے تو اسیوقت وہ بجالاوے اور جسوقت تو
غایب ہو تو اپنی عصمت کی اور تیرے مال کی حفاظت کرے اور اب خدا تعالی حکم بیان کرتا ہے ان عورتونکا کہ جو شوہرونکی فرمانبرداری نہین کرتین چنانچہ فرماتا ہے
وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ اور وہ عورتین کہ ڈرتے ہو تم نافرمانی کرنے انکے سے بسبب ظاہر ہونے علامات نافرمانی کے تو فَعِظُوْهُنَّ پس نصیحت
کرو تم ان عورتونکو خوش خلقی سے کہ دل انکے نرم ہوجاوین اور حقوق زن و شوہر کے انکو تعلیم کرو اور سمجہاؤ انکو نافرمانی شوہر کی بہت سخت گناہ ہے
وَاهْجُرُوْهُنَّ اور کنارہ کشی کرو تم انسے فِي الْمَضَاجِعِ بیچ خوابگاہونکے یعنی انکے ہمراہ خواب نکرو یا انکی طرف سے منہ پہیرکر پشت کرو اور اگر نصیحت تمہاری
کو وہ نمانین وَاضْرِبُوْهُنَّ اور مارو تم انکو اگر کنارہ کشی سے بہی تمہاری متابعت نکرین لیکن ایسا نمارو کہ زخم ہوجاوے یا انکی ہڈی کو صدمہ پہنچے اور
حضرت امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ مسواک سے مارو فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ پس اگر فرمانبرداری کرین وہ تمہاری اور تمہاری متابعت کو اختیار کرین
فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ پس نہ طلب کرو تم اوپر انکے اور نہ چاہو تم سَبِيْلًا راہ کو آزار دینے کی اور ملامت کرنیکی یعنی جب کہ تمہاری فرمانبرداری وہ کرین
تو پہر انکو تم نہ ستاؤ اور زیادتی انپر نکرو اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تحقیق کہ خدا ہے عَلِيًّا بلند ہے مرتبہ کہ ظلم سے پاک ہے كَبِيْرًا بزرگ ہے ہر کسی کہ مظلوم
کی داد کو پہنچے اور اس سے ڈرنا چاہیئے کہ وہ ظلم سے راضی نہین ہوتا ہے اور تمکو اسقدر عورتونپر قدرت نہین ہے کہ جسقدر اسکو تمپر قدرت ہے اگر تم ان عورتونپر
ظلم کروگے تو تمکو سزا اس ظلم کی دیگا وَاِنْ خِفْتُمْ اور اگر ڈرو تم بسبب ظاہر ہونے علامات نافرمانی کے شِقَاقَ بَيْنِهِمَا خلاف کے درمیان ان
دونو جورو اور خاوند کے اور ناموافقت کا انکی خوف ہو تو فَابْعَثُوْا پس بہیجو تم یعنی مقرر کرو تم واسطے دفع کرنے نافرمانبرداری کے حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ ایک
منصف کو لوگون اُس شوہر کے سے یعنی اس شوہر کی نسبت مین سے جو شخص کہ لیاقت حکم کرنے اور منصف ہونیکی رکہتا ہو اسکو واسطے فیصلہ کے مقرر کرو

ع ۵ ۸ ۲

وَحَكَمًا مِّنْ أَهْلِهَا اور ایک منصف کو قبیلہ اُس عورت کے سے کہ وہ بہی مثل اُسکی لیاقت حکم کرنیکی رکہتا ہو اور عورت کی ما فی الضمیر کو دریافت کرے کہ وہ مفارقت
چاہتی ہے یا ملاقات اور ایسے ہی مرد کا منصف مرد کی مرضی کو دریافت کریگا اور اضافت شقاق کیطرف ظرف کی یا تو قایم کرنی اسکے مقام مفعول کی ہے جیسے
کہ یا سارق اللیلہ یا مقام فاعل کی ہے جیسے کہ نہارہ صایم اور دو منصف اجنبی بہی ہو سکتے ہیں لیکن کنبہ کے آدمیونکا ہونا سنت ہے کہ وہ انکی باطن کے
حال کو دریافت کر سکتے ہیں اسواسطے فرمایا کہ ایک شخص کو مرد کے کنبہ میں سے مقرر کرو اور ایک شخص کو عورت کے کنبہ میں سے إِن يُرِيدَا اگر ارادہ کریں اور
چاہیں وہ دونو منصف إِصْلَاحًا درست کرنے کار زن و شوہر کو تو يُوَفِّقِ اللَّهُ توفیق دیگا خدا اور موافقت پیدا کریگا بَيْنَهُمَا درمیان
اُن دونوں کے اور یا یہ کہ اگر زن و شوہر ارادہ اپنے کام کی درستی کا کریں تو خدا تعالی انکو توفیق دیگا موافقت کی اور دلوں میں انکی الفت ڈالیگا إِنَّ
اللَّهَ كَانَ تحقیق کہ خدا ہے عَلِيمًا جاننے والا زن و شوہر کی مصلحتونکا خَبِيرًا خبردار اُنکے مقصودونسے اور پہلے اس سے خدا تعالی نے
احکام یتیمونکی اور سود نکہانیکی اور زن اور شوہر کی آپسمیں زندگانی کرنیکی نازل کئے تھے لیکن وہ کچہ فائدہ نہیں بخشتے ہیں جبتک کہ خدا تعالی کی وحدانیت
کا اعتقاد نکرے اور اُسکو واحد جانکر اور شرک سے تبرا کرکے اُسکی عبادتمیں جبتک مشغول ہو اسواسطے خدا تعالی نے بعد اسکے یہ آیت نازل کی
وَاعْبُدُوا اللَّهَ اور عبادت کرو تم خدا کو بوحدانیت وَلَا تُشْرِكُوا اور نہ شریک کرو تم بِهِ شَيْئًا ساتہ اُسکے کسی چیز کو وَبِالْوَالِدَيْنِ اور
نیکی کرو تم ساتہ باپ اور ماں کے إِحْسَانًا نیکی کرنی قول میں اور فعل میں دونوں میں اور احسانا مفعول مطلق فعل محذوف کا ہے اور تقدیر اُسکی
واحسنوا بالوالدین احسانا ہے یعنی اور نیکی کرو تم ساتہ والدین کے نیکی کرنی وَبِذِي الْقُرْبَىٰ اور نیکی کرو تم ساتہ قریبونکی اور اُسکے ثواب کی روایتیں
پہلے ہی سے سورہ بقر میں گذر گئی ہیں وَالْيَتَامَىٰ اور نیکی کرو تم ساتہ یتیمونکے اسکا ذکر بہی پہلے ہو لیا ہے وَالْمَسَاكِينِ اور نیکی کرو تم ساتہ محتاجونکے
اُسکی ثواب میں روایتیں بہی سورہ بقر میں مذکور ہو گئی ہیں وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ اور نیکی کرو تم ساتہ ہمسایہ صاحب قرابت کے کہ یہ دو حق رکہتا ہے
حق قرابت اور حق ہمسائگی وَالْجَارِ الْجُنُبِ اور نیکی کرو تم ساتہ ہمسایہ اجنبی کے جو کہ قرابت نرکہتا ہو روایت ہے کہ ایک شخص نے جناب سرور
صلعم سے عرض کی کہ یا رسول خدا دل میرا سخت ہو گیا ہے اور کسیطرح سے نرم نہیں ہوتا فرمایا کہ تو اپنے باپ اور ماں سے نیکی کر اور مسکینونکو کہانا دے
اور یتیمونکے سرونپر ہاتہ مہربانی کا پہیر اور ہمسایہ یگانہ اور بیگانہ پر بخشش کر اور انکو رنج مت پہنچا پہر اُسنے عرض کی کہ یا رسول خدا حق ہمسایہ کا ہمسایہ پر کیا ہے فرمایا کہ
اگر وہ تجہکو بلاوے تو اُسکو جواب دے اور دستگیری اُسکی کر اور اگر قرض طلب کرے تو اُسکو دے اور اگر مصیبت اُسپر نازل ہو تو پرسا اُسکا دے اور اگر وہ مر جاوے
تو جنازہ پر اُسکے حاضر ہو اور اپنی دیوار اُسکی دیوار سے زیادہ بلند مت کر اور فرمایا کہ ہمسایہ تین طرح کے ہوتے ہیں ایک تو وہ ہے کہ جو مسلمان اور رشتہ دار ہو اُسکے
تین حق ہیں حق قرابت اور حق اسلام اور حق ہمسائگی اور دوسرا ہمسایہ وہ ہے کہ جو مسلمان اور ہمسایہ ہو اور اُسکے دو حق ہیں حق اسلام اور حق ہمسائگی
اور تیسرا ہمسایہ وہ ہے کہ جو نہ مسلمان ہو اور نہ رشتہ دار ہو اور اسکا ایک حق ہے کہ وہ حق ہمسائگی ہے اور وہ ہمسایہ اجنبی اور کافر ہے اور دو حق والا ایک اور
بہی ہو سکتا ہے اور وہ رشتہ دار کافر ہے کہ ہمسایہ میں رہتا ہے انکے بہی دو حق ہیں حق ہمسایہ اور حق قرابت اور حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ
اچہی ہمسائگی کی یہ نہیں ہے کہ اُسکو ایذا نہ دیوے اور لیکن خوبی ہمسائگی کی یہ ہے کہ اپنے ہمسایہ کی آزار دینے پر صبر کرے اور حضرت صادق علیہ السلام نے
فرمایا ہے کہ نیکی کرنی ہمسایہ سے زیادہ کرتی ہے رزق کو اور آباد کرتی ہے گہرونکو اور زیادہ کرتی ہے عمر کو اور حد ہمسایہ کی حدیث میں وارد ہے کہ چارونطرف سے
چالیس گہر تک ہے لیکن علما نے چالیس ہاتہ چارونطرف سے لکہی ہیں اور فرماتا ہے خدا کہ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنبِ اور نیکی کرو تم ساتہ صحبت کرنیوالے
ساتہ کروٹ کی یعنی نیکی کرو تم ساتہ ہمنشینوں اور ہمصحبت کیساتہ جسکے ساتہ اُٹہتے اور بیٹہتے ہو سفر میں یا شہر میں خواہ زوجہ ہو خواہ طالبعلمی کا شریک ہو خواہ
کسی پیشہ کا شریک ہو یا خادم ہو وَابْنِ السَّبِيلِ اور نیکی کرو تم ساتہ مسافر اور مہمان کے اگرچہ وہ اپنے شہر میں تونگر ہوں وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ
اور نیکی کرو تم ساتہ اُنکے کہ مالک ہوئے ہیں ہاتہ تمہارے یعنی اپنے غلام اور لونڈی پر شفقت اور مہربانی کرو إِنَّ اللَّهَ تحقیق کہ خدا لَا يُحِبُّ
نہیں دوست رکہتا ہے مَن كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا اُس شخص کو کہ ہووے اترانیوالا تکبر کرنیوالا کہ والدین پر نیکی نکرے اور قریبوں اور ہمسایہ پر

نیکی کرنیسے ننگ کہی اور اپنے ہم صحبتوں سے غرور کرے اور انس سے روایت ہی کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ جو کوئی ہمسایہ کو آزار پہنچاتا ہی اُسنے مجھکو آزار پہنچایا اور جسنے مجھکو آزار پہنچایا
اُسنے خدا کو آزار پہنچایا اور بعد اسکے فرمایا کہ جبرئیل ہمیشہ مجھکو وصیت کرتا تہا ہمسایہ کے حق مین یہانتک کہ گمان کیا مینے کہ وہ مجھسے میراث لیویگا اور خدا دوست
نہین رکہتا ہی اترانیوالے تکبر کرنیوالیکو الَّذِينَ يَبْخَلُونَ وہ لوگ کہ بخل کرتے ہین وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ اور حکم کرتے ہین آدمیونکو ساتہ بخل کے
کہ مستحقونکو نہین دیتے ہین اور آدمیونکو منع کرتے ہین دینے سے وَيَكْتُمُونَ اور پوشیدہ کرتے ہین لوگونسے مَا آتَاهُمُ اللَّهُ اُسچیز کو کہ دی ہی انکو خدا نے مِنْ
فَضْلِهِ فضل اپنے سے کہ وہ تونگر ہوگئے ہین اور پہر کہتے ہین کہ ہمارے پاس کیا ہی کہ جو ہم کسی کو کچھ دیوین اور فرمایا ہے خدا نے کہ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ اور طیار
کیا ہی ہمنے واسطے کافرونکے جو کہ ہماری نعمتونکا شکر نہین کرتے ہین اور جو حقوق کہ انکے ذمہ ہین اُنکو ادا نہین کرتے ہین بلکہ اور ونکو دینے سے منع کرتے ہین انکے واسطے طیار کیا
ہی ہمنے عَذَابًا مُهِينًا عذاب خوار کرنیوالا کہ وہ عذاب دوزخ کا ہی اور فرمایا جناب رسولخدا صلعم نے کہ نہین بخیل ہی وہ شخص کہ زکوۃ کو مال کی ادا کرے
اور قوم کو بخشش کرے اور بخیل وہ شخص ہی کہ زکوۃ کو نہ دیوے اور لوگونکو بخشش نکرے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ بخیل تو وہ شخص ہی کہ اپنی چیز مین
بخل کرے اور شحیح وہ ہی کہ اپنے مال مین بہی بخل کرے اور دوسرے کے مال مین بہی اور آرزو کرے کہ جو کچھ لوگونکے پاس ہی وہ بہی میرے پاس آجاوے خواہ حلال سے ہو
خواہ حرام سے اور جو کچھ خدا نے اُسکو دیا ہی اُسپر قناعت نکرے اور بعضے کہتے ہین کہ علماء یہود کی شان مین ہی کہ جو محمد صلعم کے فضائل اور صفات کہ توریت مین ہین اُنکے
بتلانے سے بخیلی کرتے ہین اور پوشیدہ کرتے ہین اور خدا تعالی نے بخیلونکے ہمراہ انکو بہی شمار کیا ہی کہ جو ریا سے دکہلانیکو دیتے ہین اسواسطے کہ بخیل تو کچھ دیتا ہی نہین ہی اور
جو کوئی ریا سے دیتا ہی وہ بمنزلہ ندینے کے ہی کہ اُسکا ثواب کچھ نہین ہی بخیل اور ریا سے دینے والا دونو ایک طرح کے ہین اور جسطرح کہ خدا بخیل کو دوست نہین رکہتا ہی ایسے
ہی ریا سے دینے والیکو دوست نہین رکہتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ وَالَّذِينَ اور نہین دوست رکہتا ہی اُن لوگونکو کہ عطف ہی کان پر یعنی بالذین یبخلون
پر اسواسطے لا یحب کے تحت مین یہہ بہی ہی یعنی اور نہین دوست رکہتا ہی خدا اُن لوگونکو کہ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ خرچ کرتے ہین وہ مالونکو اپنے رِئَاءَ النَّاسِ
واسطے دکہلانے آدمیونکے تاکہ آدمی اُسکو دینے کو دیکہکر اُسکی تعریف کرین اور رئاء الناس مفعول لہ واقع ہوا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ مراد اس جماعت سے مشرکین مکہ ہین کہ
رسولخدا صلعم کی دشمنی مین لشکرون کو جمع کرتے تہے اور اسمین خرچ کرتے تہے وَلَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ اور نہین ایمان لاتے ہین وہ حقیقت مین ساتہ خدا کے کہ اُسکے
نام پر دیوین وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ اور نہ ساتہ دن آخرت کے کہ اُس روز کے ثواب کے امیدوار ہوں وَمَنْ يَكُنِ الشَّيْطَانُ لَهُ قَرِينًا اور
جو شخص کہ ہووے شیطان واسطے اُسکے مصاحب اور یار کہ اُسکو خالص خدا کی نام کا نہ دینے دیوے فَسَاءَ قَرِينًا پس بُرا ہی وہ شیطان مصاحب اور یار کہ لوگونکو
طرف کفر اور گناہ کے بلاتا ہی اور فرماتا ہی خدا کہ وَمَاذَا عَلَيْهِمْ اور کیا ہوتا اوپر اُن کفار کے یعنی کیا نقصان ہوتا انکا لَوْ آمَنُوا بِاللَّهِ اگر ایمان لاتے وہ
ساتہ خدا کے وَالْيَوْمِ الْآخِرِ اور دن آخرت کے اور اعمال کی جزا ملنے کا اعتقاد کرتے کہ جسمین سراسر فائدہ اور نجات ہی وَأَنْفَقُوا اور خرچ کرتے وہ مال خالص خدا
کے نام پر اور ریا کو بیچ مین داخل نکرتے اور اُسکے نام پر دیتے مِمَّا رَزَقَهُمُ اللَّهُ اُسمین سے کہ روزی دی ہی انکو خدا نے اپنے فضل و کرم سے وَكَانَ اللَّهُ بِهِمْ
اور ہی خدا ساتہ اُنکے یعنی خدا انکی اقوال اور افعال کو عَلِيمًا جاننے والا پس موافق انکی اعمال اور افعال کے انکو جزا دیگا إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ تحقیق خدا نہین
ظلم کرتا ہی کسی پر مِثْقَالَ ذَرَّةٍ برابر ذرہ کے کہ بدون صادر ہونے جرم کے کسی کو عذاب کرے یا کسی کے ثواب مین کمی کرے اور مثقال مشتق ثقل سے ہی اور ثقل
وزن کو کہتے ہین اور ذرہ سرخ چیونٹی کو کہتے ہین کہ نہایت چہوٹی ہوتی ہی اور بعضے کہتے ہین کہ وہ ریزہ غبار کا ہوتا ہی اور وہ غبار آفتاب کی روشندان مین سے پیدا ہوتا ہی
اور ریزہ اُسکا بہت صغیر ہوتا ہی کہ کچھ وزن نہین رکہتا مبالغہ کے واسطے فرمایا ہی کہ خدا تعالی اسقدر بہی ظلم نہین کرتا وَإِنْ تَكُ اور اگر ہووے برابر ذرہ کے حَسَنَةً
نیکی بندہ مومن کی اُسکے نامہ اعمال مین تو يُضَاعِفْهَا چندو چند کریگا خدا اُسکو یعنی اُسکے ثواب کو وقت تک اصل مین تکون تہا ضمہ اُسکا تو جزم کی جہت سے ساقط
ہوا اور واو التقاء ساکنین سے اور نون کثرت استعمال سے واسطے تخفیف کے اور حسنہ کو ابن کثیر اور نافع نے رفع سے پڑہا ہی کان کو تامہ مقرر کرکے اور باقیون نے منصوب
پڑہا ہی کان ناقصہ سے خبر ٹہیرا کر یعنی اگر نیکی کسی مومن کی ہو گی تو اُسکے ثواب کو خدا تعالی چندو چند کریگا وَيُؤْتِ مِنْ لَدُنْهُ اور دیگا خدا نزدیک
اپنے سے بدون استحقاق اُس شخص کے أَجْرًا عَظِيمًا ثواب بزرگ اپنے فضل اور کرم سے اور ابو عثمان نہدی سے روایت ہی کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ حقتعالی

کہ کیا کہتے ہو تم اور نہ داخل ہو تم مسجدوں میں حالت جنابت میں مگر گزر نیوالے راہ کو کہ مسجد میں ہو کر گزر سکتے ہو اور ٹھہر نہیں سکتے یہانتک کہ غسل کرو تم اور جسوقت غسل
کرو تو ٹھہر سکتے ہو اور مطابق اسکے حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حائض اور جنب نہیں داخل ہو سکتے ہیں مسجدوں میں کہ انمیں جا کر ٹھہریں مگر گذرا
کرا نہیں ہو جا سکتے ہیں اسواسطے کہ خدا تعالی فرماتا ہے ولا جنبا الا عابری سبیل حتی تغتسلوا اور اہل سنت کے علما میں اختلاف ہے کوئی تو صلوۃ سے نماز کا
پڑہنا مراد لیتا ہے اور کوئی مواضع صلوۃ کی اور عابری سبیل کو کہتے ہیں کہ مراد اس سے سفر ہے اور عابری سبیل مستثنی ہونیکی جہت سے منصوب ہے اور نون
اسکا اضافت کے سبب سے ساقط ہو گیا ہے اور حالت جنابت اور حیض اور نفاس میں مسجد مکہ اور مدینہ میں گزرنا بھی جائز نہیں ہے اور سوا ان دونوں
سے جنب اور مسجدوں میں گزر جائیگا تو کچھ مضائقہ نہیں ہے لیکن ٹھہرنا انمیں جائز نہیں ہے اور اپنی کوئی چیز بھی وہاں رکھنی جائز نہیں ہے یہانتک کہ غسل
کرے اور رسول خدا صلعم کو اور انکی اہلبیت کو حالت جنابت میں مسجد میں ٹھہرنیکی اجازت ہے اور سوا انکے اور کسی کیواسطے اجازت نہ تھی یہانتک کہ حضرت
کی بیبیوں میں سے بھی کسی کو اجازت نہ تھی اور حیض کیحالت میں حضرت کی بیبیونکو اور سوا انکے اور عورتونکو مسجد میں داخل ہونیکی اجازت نہ تھی یہ فضیلت
اور شرف فقط اہلبیت خاتم النبیین کیواسطے مخصوص ہے اور اہلسنت کی احادیث صحاح میں بھی ایسی روایتیں موجود ہیں چنانچہ مشکوۃ میں
موجود ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے حالت جنابت میں سوا میرے اور علی کے اس مسجد میں کوئی داخل نہو اور بعضی روایت میں اہل سنت کی کتابوں میں
علی کیساتھ فاطمہ کا نام آیا ہے اور جس شخص کا دروازہ مسجد کیطرف تہا اسکو حکم ہوا کہ تو دروازہ اپنا بند کرے اور علی کو حکم تہا کہ تو دروازہ اپنا بند نہ کر
اور پہر واسطے دروازہ کے کہلا رکہنے کا حکم جسوقت کہ اصحاب نے سنا تو انکو بہت ناگوار معلوم ہوا کہ ہمارے سب کے دروازے تو بند ہو گئے اور فقط علی کا دروازہ
نہ بند ہوا اور طرح طرح کی گفتگو اسمیں کرنے لگے یہانتک کہ حضرت کو خبر ہوئی تو غصہ ہوئے اور منبر پر رونق افروز ہو کر فرمایا کہ کیا چاہتے ہو تم علی سے علی مجھسے ہے
اور میں علی سے ہوں چنانچہ اہل سنت کی کتابوں میں بھی لکہا ہے اور مطالب السئول میں لکہا ہے کہ اس روایت سے علی کو ابو بکر پر فضیلت ہوتی ہے اور
روایت صحیح یہی ہے چاہیے کہ ایک … ایک روزن ابو بکر کی دیوار میں بھی مسجد کیطرف کو تہا اور اسکا اور حکم خدا تعالی یہاں بیان کرتا ہے وَاِنْ
كُنْتُمْ اور اگر ہو تم حالت جنابت میں مَّرْضٰۤى بیمار اور ہے بیماری بعض کی یعنی حالت بیماری میں کہ غسل جنابت کی احتیاج ہو اور
وہ بیماری ایسی ہو کہ اسمیں غسل نہیں کر سکتے ہو ضرر کے سبب سے اَوْ عَلٰى سَفَرٍ یا ہو تم اوپر سفر کے یعنی تم سفر میں ہو اور پانی تمکو دستیاب
نہوتا ہو اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ یا آوے کوئی تم میں سے مِّنَ الْغَآئِطِ مکان … اور غائط اصل میں زمین پست کو کہتے ہیں اور پاخانہ
پہرنے کیواسطے ایسے مکان پست اور غار کو تلاش کرتے تہے کہ کوئی دیکھے نہیں اسواسطے تمام پاخانہ کا غائط کہا اور یہاں مراد بول اور براز
دونوں سے ہے کہ تم ان دونوں میں سے کسی کو دفع کرو اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ یا مس کرو تم عورتوں کو اور اہل کوفہ … عاصم کی … لَمَسْتُمْ پڑہتے ہیں
… مراد جماع ہے یعنی یا جماع کرو تم عورتونسے فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً پس نہ پاؤ تم پانی کو ان سب صورتوں مذکورہ میں فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا
طَيِّبًا پس قصد کرو تم مٹی پاک کو اور تیمم کہتے ہیں قصد کو اور اب نام ایک عمل خاص کا ہے کہ بدلے وضو اور غسل کے ہو گیا ہے یعنی تیمم کرو تم مٹی پاک
سے اسطرح کہ پہلے دونوں ہاتہونکو ایکدفعہ زمین پر مارو فَامْسَحُوْا پس مسح کرو تم ساتہ اسکے بِوُجُوْهِكُمْ ساتہ مونہوں اپنے کے
یعنی پیشانی اور دونوں ابرو پر مسح کرو اور سر کے بالوں کی انتہا سے شروع اور ناک کے سرے پر تمام کرو اور چشم اور رخسار اور باقی کو مسح نکرو اگرچہ بعضی
روایتوں میں تمام چہرہ بھی آیا ہے وَاَيْدِيْكُمْ اور مسح کرو تم دونوں ہاتہوں اپنی کو پشت دست پر اسطرح کہ پہلے دست چپ کی ہتیلی سے دست راست کی
پشت پر مسح کرو بند دست سے انگلیوں کے سرے تک اور ایسے ہی دست راست سے دست چپ پر مسح کرو اور جنابت والا تو مسح بدلے غسل کے کرے گا اور
بول اور براز کا دفع کرنیوالا بدلے وضو کے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تحقیق کہ خدا ہے عَفُوًّا غَفُوْرًا در گذر کرنیوالا تکلیف کی سختی سے بخشنے والا گناہ کرنیوالوں کا
کہ تمہاری آسانی کیواسطے بدلے غسل اور وضو کے تیمم کو فرض کیا ہے اور رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ تین چیزیں مجھسے پہلی امتوں کو … فضیلت دی ہے کہ انمیں سے
واسطے … ایک تو یہ کہ تمام روی زمین کو ہمارے واسطے مسجد بنایا ہے اور خاک اسکی واسطے ہمارے پاک کی ہے اور ہماری صفوں کو … میں

مثل صفوف ملائکہ کی بنایا ہے اور کہتے ہیں کہ ایک سفر میں جناب رسول خدا صلعم کے ہمراہ کچھ عورتیں تھیں اور ایک منزل میں پانی بہم نہ پہنچا اور وضو کے واسطے
سب حیران تھے یہ آیت نازل ہوئی سب نے تیمم کیا اور خدا تعالیٰ نے ان آیتوں میں ان چیزوں کے مسح کا تیمم میں حکم دیا ہے کہ وضو میں جنکے دھونے کا حکم ہے
اگر پاؤں کا دھونا وضو میں واجب ہوتا تو خدا تعالیٰ تیمم میں بھی پاؤں کے مسح کا حکم دیتا معلوم ہوا کہ وضو میں پاؤں کا دھونا واجب نہیں ہے اور اب
خدا تعالیٰ یہود کے علماء کی گمراہی اور عناد کا حال بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ اَلَمْ تَرَ کیا نہیں دیکھا تو نے اے محمد صلعم اِلَى الَّذِيْنَ طرف ان
لوگوں کے اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ دیئے گئے ہیں وہ ایک حصہ کتاب سے یعنی علماء یہود کہ توریت کو پڑھتے ہیں يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ خرید
کرتے ہیں یعنی بدل کرتے ہیں گمراہی کو کہ وہ پوشیدہ کرنا صفات محمد کا ہے ساتھ ہدایت کے کہ وہ ظاہر کرنا صفات محمد کا ہے جو کچھ کہ توریت میں لکھی ہوئی ہیں اور عمداً
جان اور بوجھکر انکو پوشیدہ کرتے ہیں وَيُرِيْدُوْنَ اور ارادہ کرتے ہیں اور چاہتے ہیں وہ حسد اور عداوت سے اَنْ تَضِلُّوا السَّبِيْلَ یہ کہ گم کرو تم راہ
راست کو کہ وہ اسلام ہے اے مومنین وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور خدا خوب جانتا ہے اور زیادہ عالم ہے بِاَعْدَآئِكُمْ ساتھ دشمنوں تمہارے کے کہ وہ یہودی ہیں
اور تمکو انکی دشمنی کی خبر دی ہے انسے ڈرتے رہو اور انکے کہنے کو نمانو وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا اور کافی ہے خدا دوست وَّكَفٰى بِاللّٰهِ اور کافی ہے اللہ
نَصِيْرًا نصرت کرنیوالا اور تمہاری مدد کرنیوالا ہیں اسی پر تم اعتماد کرو اسکے غیر سے بے پرواہ ہو اور باللہ میں زائد ہے اور نصیرا حال واقع ہوا ہے
مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا بعضے ان لوگوں سے کہ یہودی ہوئے ہیں اور من کا لفظ واسطے تبعیض کے ہے اور بعضے کہتے ہیں واسطے بیان کے ہے
کہ من الذین خبر ہے مبتدائے محذوف کی اور تقدیر اسکی من الذین ہادوا فریق ہے اور اس صورت میں یحرفون فریق کی صفت ہوگی یعنی یہودیوں
میں سے ایک وہ فرقہ ہے کہ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ بدلتے ہیں کلموں کو عَنْ مَّوَاضِعِهٖ مقاموں اسکے سے کہ جو صفات یا نام حضرت کا ہے اسکو توریت
میں سے مٹا کر اسکی جگہ دوسری عبارت لکھدیتے ہیں اور کلم جنس ہے اسواسطے ضمیر مفرد کی اسکی طرف پھرتی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ علماء یہود مجلس
اقدس رسول خدا صلعم میں حاضر ہوتے تھے اور جسوقت جواب معقول اپنے سوال کا پاتے تھے تو مجلس سے اٹھکر اس جواب کو بدل ڈالتے تھے خدا تعالیٰ
نے اپنے حبیب کو اسکی خبر دی کہ یہ دشمن تمہارے ہیں اور تیری کلام کو اے محمد یہ بدل ڈالتے ہیں وَيَقُوْلُوْنَ اور کہتے ہیں وہ عناد اور دشمنی کی راہ سے
کہ سَمِعْنَا سنا ہمنے بات تیری کو وَعَصَيْنَا اور نافرمانی کی ہمنے تیرے حکم کی اور کہتے ہیں کہ ظاہر میں تو سمعنا کہتے تھے اور پوشیدگی میں عصینا
کہتے تھے اور کہتے تھے حضرت سے کہ وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ اور سن تو غیر سنایا گیا یعنی ہمسے تو ایسا سن کی بات سن کہ جس امر کیطرف تو ہمکو بلاتا ہے
اسکے برخلاف سن اور وہ کلام کہ جس سے تو راضی ہووے نہ سننے پاوے یا اسکا غیر سن کہ جو تیرے سننے کے قابل نہیں اور غیر مسمع حال واقع ہوا ہے اور کہتے ہیں
کہ یہ کلام انکا دو وجہ رکھتا ہے مدح بھی اور مذمت بھی مذمت کی وجہ تو یہ ہے کہ بہرے ہو جاوے اور موت کیجہت سے کان تیرے کچھ نہ سنیو اور مدح کی وجہ
یہ ہے کہ سن تو ہماری بات کو کہ ہرگز کوئی مکروہ نہ سنوایا جائیو اور ایسے ہی یہ قول انکا ہے کہ کہتے تھے وَرَاعِنَا اور رعایت کر تو ہماری زبان
عربی میں ہرچند یہ کلمہ مدح کیواسطے ہے اور معنی اسکے یہ ہیں کہ رعایت اور نگہبانی کر تو ہماری لیکن زبان عبرانی میں راعونا دشنام ہے اور راعنا اور راعو
بولتے میں قریب قریب ہے اور وہ راعنا کو زبان موڑ کر اسطرح سے کہتے تھے کہ راعونا کے مشابہ ہوجاتا تھا جو کہ دشنام ہے چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ اور کہتے ہیں
لَيًّا بِاَلْسِنَتِهِمْ موڑنا کے ساتھ زبانوں اپنی کے وَطَعْنًا فِي الدِّيْنِ اور طعن کرکے بیچ دین کے ہنسی کی راہ سے اور لیا اور طعنا دونو
مصدر ہیں اور واقع ہوئے ہیں موضع حال میں اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا اور اگر تحقیق وہ یہودی کہتے کہ سَمِعْنَا سنا ہمنے بات
تیری کو وَاَطَعْنَا اور فرمانبرداری کی ہمنے حکم تیرے کی وَاسْمَعْ اور سن تو بات ہماری کو وَانْظُرْنَا اور نگاہ کر تو ہمکو کہ ہمارے حال کا ملاحظہ کر تو
اور توقف کر تو کہ تیری کلام کو ہم سمجھیں تو لَكَانَ البتہ ہوتا وہ قول خَيْرًا لَّهُمْ بہتر واسطے انکے بنسبت ہنسی اور طعن کرنے کے وَاَقْوَمَ
اور راست اور درست زیادہ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ اور لیکن لعنت کی ہے انکو خدا نے اور اپنی رحمت سے دور کیا ہے بِكُفْرِهِمْ بسبب کفر انکے
اور انکی عناد اور تکبر کیجہت سے فَلَا يُؤْمِنُوْنَ پس نہیں ایمان لاتے ہیں وہ اِلَّا قَلِيْلًا مگر تھوڑا کہ وہ شمار میں نہیں ہے اور بعضے کہتے ہیں

ایمان لاتے ہیں اور بعضے نہیں لاتے اور قلیلاً صفت ہے مصدر محذوف کی یعنی ایماناً قلیلاً اور کہتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلعم نے یہودیوں کے علماء کو بلا کر کہا کہ اے یہودیو خدا
سے ڈرو اور اسلام کو قبول کرو میں قسم کہاتا ہوں کہ تم خوب جانتے ہو کہ یہ کلام جو میں خدا کے پاس سے لایا ہوں یہ سب حق ہے اور تمکو توریت میں میری حال سے
خبر دی ہے اور تم سے ایمان لانے پر عہد لیا ہے تو یہودیوں نے یہ سنکر انکار کیا اور کہا کہ نہ ہم تجھکو جانتے ہیں اور نہ تیری صفت سے اور نہ قرآن سے ہمکو خبر ہے یہ آیت نازل
ہوئی چنانچہ فرمایا ہے خدا نے یَا أَیُّهَا الَّذِینَ أُوتُوا الْکِتَابَ اے وہ لوگو کہ دی گئی ہو کتاب یعنی توریت آمِنُوا ایمان لاؤ تم اور باور کرو تم بِمَا
نَزَّلْنَا ساتھ اس چیز کے کہ نازل کی ہے ہم نے اپنے بندہ پر کہ وہ قرآن ہے مُصَدِّقًا جس وقت کہ سچا کرنیوالا ہے وہ لِمَا مَعَکُمْ واسطے اس چیز کے کہ ساتھ تمہارے
ہے یعنی توریت کی تصدیق کرتا ہے کہ اصول اور اکثر احکام میں اسکے مطابق ہے پس اعتقاد کرو تم مِنْ قَبْلِ أَنْ نَطْمِسَ وُجُوهًا پہلے اس سے کہ مٹا دیں
ہم منہ کو اور چہرہ کو اسطرح بگاڑ دیں ہم کہ سیر اثر آنکھ اور بھوں اور ناک کا باقی نہ رہے فَنَرُدَّهَا پس پھیر دیں ہم اُن منہوں کو جنکا اثر محو ہو گیا ہے
عَلَىٰ أَدْبَارِهَا اوپر پشتوں انکے یعنی انکی شکل کو مثل پشت کی کر دیویں اور نرد منصوب ہے اسواسطے کہ بعد فا کے امر کے بعد واقع ہوا ہے اور امام محمد باقر علیہ السلام
نے فرمایا ہے کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ مٹا دیں ہم ہدایت سے پس پھیر دیں ہم اوپر پشتوں انکے گمراہی انکی ہیں اور کہتے ہیں کہ جسوقت یہ آیت نازل ہوئی تو
عبد اللہ بن سلام اس آیت کو سنکر رسول خدا صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ایمان لائے اور فرماتا ہے خدا کہ أَوْ نَلْعَنَهُمْ یا لعنت کریں ہم انکو اور رحمت اپنی سے
دور کریں اگر وہ ایمان نہ لاویں کَمَا لَعَنَّا أَصْحَابَ السَّبْتِ جیسے کہ لعنت کی ہے اور رحمت سے دور کیا ہے ہم نے صاحبوں سنیچر کو کہ انکو بندر بنا دیا جس وقت کہ
انہوں نے ہمارا احکام نہ مانا اور سنیچر کو مچھلیوں کا شکار کیا اور فلعن کا عطف نردہا پر ہے اور مثل اسکے یہ بھی منصوب ہے اور حال انکا یہ ہوا جیسے کہ وہ سنیچر والوں کو
سزا دی ہے ایسے ہی انکو سزا دیویں وَکَانَ أَمْرُ اللَّهِ اور ہے حکم خدا کا ہر کسی چیز کے کرنیمیں مَفْعُولًا کیا گیا کہ وہ ضرور واقع ہوا اور جو
نتیجہ کہ وعدہ عذاب کا کیا ہے اسکا ہونا یقینی ہے اور کہتے ہیں کہ جسوقت یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ یَا عِبَادِیَ الَّذِینَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ
رَحْمَةِ اللَّهِ تو جناب رسول خدا صلعم منبر پر تشریف لیگئے اور اصحاب کے روبرو یہ آیت پڑھی ایک شخص کھڑا ہوکر بولا کہ یا رسول اللہ اگرچہ کوئی شرک کرے کیا
وہ بھی بخشا جائیگا حضرت نے اسکو کچھ جواب نہ دیا پھر اسنے پوچھا تو حضرت نے پھر بھی اسکو جواب نہ دیا جب تیسری مرتبہ پوچھا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ
إِنَّ اللَّهَ لَا یَغْفِرُ تحقیق کہ خدا نہیں بخشتا ہے أَنْ یُشْرَکَ بِهِ یہ کہ شرک کیا جاوے ساتھ اسکے یعنی خدا تعالیٰ اس شخص کو نہ بخشیگا کہ جو کوئی شرک کرے
ساتھ اسکے اسواسطے کہ حکم خدا جاری ہو گیا ہے کہ مشرک مدام دوزخ میں رہیگا اگر وہ حالت شرک میں مریگا وَیَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِکَ اور بخشیگا اس گناہ کو کہ جو کمتر
اور پست تر ہے شرک سے مرتبہ میں لِمَنْ یَشَاءُ واسطے جس شخص کو چاہیگا مومنین میں سے اپنے فضل اور احسان سے چہ جائیکہ کفر کہ وہ بھی بطریق اولی نہ بخشا جاویگا
اسواسطے کہ وہ شرک سے زیادہ ہے مرتبہ میں اور جو گناہ کہ شرک سے کم ہے مرتبہ میں وہ بخشا جائیگا کیسا ہی گناہ ہو سوا شرک اور کفر کے اور اگر چاہیگا باعتبار عدل کے
عذاب کریگا بیچ گناہ کے اور جناب امیر المومنین نے ایک حدیث میں فرمایا ہے کہ سنا میں نے اپنے دوست رسول خدا صلعم سے فرماتے تھے کہ اگر مومن دنیا سے نکلا اور وہ مثل
تمام باشندگان زمین کے گناہ رکھتا ہو تو البتہ موت اسکے گناہوں کا کفارہ ہو جائیگی اور اسکے بعد یہ آیت تلاوت فرمائی کہ إِنَّ اللَّهَ لَا یَغْفِرُ أَنْ یُشْرَکَ بِهِ وَیَغْفِرُ
مَا دُونَ ذَٰلِکَ لِمَنْ یَشَاءُ من شیعتک ومحبیک یا علی یعنی تیرے شیعوں اور دوستوں سے اے علی اور فرمایا کہ جو کوئی خالص نیت سے کہے لا اله الا الله وہ بری ہے
شرک سے اور جو کوئی کہ دنیا سے کہ شرک نکرتا ہو تو وہ داخل ہوگا بہشت میں اور حضرت صادق علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ ادنی شرک کیا ہے فرمایا کہ جو
کوئی ایک رسم اور امر کو ایجاد کرے اور اسکے عمل میں لانیوالے کو دوست رکھے اور اسکے عمل میں نہ لانیوالے کو دشمن رکھے وَمَنْ یُشْرِکْ بِاللَّهِ اور جو کوئی کہ
شرک کرے ساتھ خدا کے فَقَدِ افْتَرَىٰ پس تحقیق افترا کیا اسنے إِثْمًا عَظِیمًا گناہ بڑا کہ جسکے سبب سے مستحق عذاب کا ہوگا اور کہتے ہیں کہ جسوقت
وہ پہلی آیت مشرک کی بخشش جائیگی نازل ہوئی تو یہودیوں کو اسکے مضمون سے اطلاع ہوئی اور عزیر کو جو ابن اللہ کہتے تھے اور کو رسالہ پیغمبری کا ہے جو مشرک
ہو گئے تھے تب یہ آیت نازل ہوئی تب یہ پکار انکار کرینگے شرک سے اور کہنے لگے کہ ہم مشرک نہیں ہیں بلکہ ہم مقربان درگاہ الٰہی ہیں خدا تعالیٰ نے انکے نفسوں کی
ستائیش کا انکار کیا اور فرمایا کہ أَلَمْ تَرَ کیا دیکھا تو نے اور نہ ملاحظہ کیا تو نے اے محمد صلعم إِلَى الَّذِینَ طرف ان لوگوں کے کہ اپنے فخر کا دعوی کرکے

یزکون انفسهم پاکیزہ ہونا بیان کرتے ہین نفسون اپنے کا اور اپنی تعریف کرتے ہین کہ ہمپر کوئی گناہ نہین ہے اور ایسا نہین ہو سکتا کہ کوئی پاکیزگی
کے دعوی سے پاکیزہ ہو جاوے بل اللہ یزکی من یشاء بلکہ خدا پاکیزگی سے یاد کرتا ہے جسکو چاہتا ہے کہ وہ سب کی باطنون سے واقف ہے اور جسکو مستحق پاکیزگی
کا جانتا ہے اُسکو پاکیزگی سے یاد کرتا ہے ولا یظلمون اور ظلم نہ کئے جاوینگے وہ لوگ جو کہ اپنے تئین پاکیزہ کہتے ہین فتیلا مقدار خرما کی گٹھلی کی لکیر کے
بدون صادر ہونے گناہ کی اُنپر ظلم کیا جاتا ہے بلکہ وہ باعتبار عدل کی اپنے افعال ناشائستہ کیسبب سے دوزخ مین ڈالے جاوینگے اور خدا کسی پر ظلم نہین کرتا ہے کہ کسی
بیگناہ کو عذاب کرے اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہہ آیت اہل کتاب کی حق مین اسواسطے نازل ہوئی ہے کہ وہ اپنے تئین فرزندان خدا اور دوست خدا
کہتے تھے اور کہتے تھے کہ بہشت مین نہ داخل ہوگا مگر یہودی یا نصرانی اور فرماتا ہے خدا کہ انظر دیکھ تو اے محمد صلعم اُن یہودیونکو اپنے عناد سے کیف
یفترون کیونکر افترا کرتے ہین اور بناتے ہین وہ علی اللہ الکذب اوپر خدا کے جھوٹ کو کہ کہتے ہین کہ ہم فرزندان خدا اور دوست اُسکے ہین
اور اُسکی بارگاہ کی مقرب ہین وکفی بہ اور کفایت کرتا ہے وہ افترا اور گمان باطل اُنکا اثما مبینا گناہ ظاہر کو کہ کسی پر پوشیدہ نہین ہے
یعنی یہہ گناہ اُنکا واسطے مستحق ہونے عذاب کی کفایت کرتا ہے اور کہتے ہین کہ احد کی لڑائی کی بعد کعب بن اشرف یہودی تین سو سوار لیکے مکے مین کفار قریش
پاس آیا اور ابوسفیان کے گھر مین اُترا اور پیغمبر صلعم سے جو عہد کیا تھا اُسکو توڑ ڈالا ابوسفیان نے اُس سے کہا کہ تم اور محمد دونو اہل کتاب ہو ہمکو تمہارا اعتبار نہین
جبتک کہ تم ہمارے بتونکو سجدہ نکرو اُسنے جبت اور طاغوت کو سجدہ کیا پھر ابوسفیان نے کہا کہ ہم حاجیونکو اونٹ بھر بھر کے لاتے ہین اور اُنکو کھانا اور پانی دیتے ہین
اور حرم کی حرمت کرتے ہین اور بیت اللہ کا طواف کرتے ہین اور قیدیونکو آزاد کرتے ہین دین ہمارا بہتر ہے یا دین محمد کا کعب ملعون نے کہا کہ دین تمہارا
بہتر ہے محمد کے دین سے اور یہہ بغض کعب کا اُس سبب سے تھا کہ اسمعیل کی اولاد مین سے پیغمبر کیون ہوا اگر پیغمبر ہوتا تو بنی اسرائیل مین سے ہوتا خدا تعالی
اُسکی حال مین بیان کرتا ہے کہ الم تر کیا نہین دیکھا تو نے اے محمد الی الذین اوتوا نصیبا طرف اُن لوگون کی کہ دیئے گئے ہین وہ ایک حصہ
من الکتاب کتاب توریت سے یعنی یہودی لوگ کہ مسلمانونکی عداوت کیسبب سے یؤمنون ایمان لاتے ہین وہ بالجبت والطاغوت
ساتھ جبت اور طاغوت کی کہ وہ بت تھے اور اُنکو سجدہ کرتے ہین ویقولون اور کہتے ہین وہ یہودی للذین کفروا واسطے اُن لوگونکی کہ کفر
کیا ہے اُنہون نے یعنی ابوسفیان وغیرہ سے کہا هؤلاء یہہ گروہ قریش کا اهدی زیادہ ہدایت والے ہین من الذین آمنوا اُن لوگون سے
کہ ایمان لاتے ہین وہ یعنی پیغمبر اور اُسکے اصحاب سے سبیلا از روئے راہ راست کی کہ یہہ کفار قریش براہ راستہ زیادہ ہین مسلمانون سے اولئک یہہ لوگ
مسلمانونکی الذین وہ لوگ ہین کہ لعنهم اللہ لعنت کی ہے اُنکو خدا نے اور اپنی رحمت سے دور کیا ہے ومن یلعن اللہ اور جس شخص کو کہ لعنت
کرے خدا فلن تجد له نصیرا پس ہرگز نپاویگا تو واسطے اُسکے کوئی مدد کرنیوالا کہ عذاب کو اُس سے دفع کرے ام لهم کیا واسطے اُن یہودیون
کے ہے یہہ استفہام انکاری ہے یعنی نہین ہے واسطے اُنکی نصیب من الملک کوئی حصہ بادشاہی مین سے اور یہہ اسواسطے فرمایا ہے کہ یہودی کہتے تھے
کہ بادشاہی اور پیغمبری کی سزاوار ہم ہین اسواسطے کہ ہم سبا کی متابعت کو نہین مانتے ہین خدا تعالی نے فرمایا کہ اُنکو بادشاہی مین کچھ حصہ نہین ہے اور اگر بالفرض
ملک اور مال سے وہ بہرہ مند ہوتے فاذا لا یؤتون الناس پس اُسوقت نہ دیوینگے آدمیونکو نقیرا مقدار اُس گڑھے کی کہ جو پشت پر دانہ
خرما کی ہے ایسا نہین ہے کہ وہ آدمیونکو کچھہ دیوین ام یحسدون الناس یا حسد کرتے ہین وہ آدمیون سے علی ما آتاهم اللہ اوپر اُس چیز کی کہ دی ہے
اُنکو خدا نے من فضله فضل اپنے سے کہ وہ کتاب اور نبوت ہے کہ خدا نے اُنکو دی ہے اور وہ اُسکا حسد کرتے ہین اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے
کہ وہ آدمی کہ جن سے حسد کرتے ہین وہ محمد ہے اور آل محمد ہین اور حسد کرنیوالے وہ لوگ ہین کہ جو حسد کرتے ہین محمد سے نبوت پر اور اُسکی اولاد امجاد سے امامت پر
اور فرماتا ہے خدا کہ فقد آتینا آل ابراهیم پس تحقیق دیا ہمنے اولاد ابراہیم علیہ السلام کو کہ وہ موسی اور داؤد اور عیسی اور محمد علیهم السلام ہین
الکتاب کتاب کو کہ وہ توریت اور زبور اور انجیل اور قرآن ہے یعنی اُن چارونکو ہمنے یہہ چار کتابین دی ہین والحکمة اور دی ہے ہمنے اُنکو
حکمت کہ وہ احکام حلال اور حرام کی ہین وآتیناهم ملکا عظیما اور دیا ہمنے اُنکو ملک بڑا کہ وہ بادشاہی نبوت کی ہے اور حضرت امام محمد باقر

ع ٨

علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ ہم نے انہیں مرسلین اور انبیاء اور آئمہ بیں کیونکر یہ تھے یہی وہ فی آل ابراہیم اور انکار کرتے ہیں اسکا حالانکہ آل
انہی میں ہیں اور ملک عظیم سے مراد یہ ہے کہ کر دیتے ہم نے انہیں امام جسنے انکی تابعداری کی اسنے خدا کی تابعداری کی اور جسنے انکی نافرمانی کی اسنے خدا کی نافرمانی
کی اور دوسری روایت میں ہے کہ مراد آل ابراہیم سے محمد اور آل اُسکی ہے اور مراد کتاب سے قرآن ہے اور مراد حکمت سے نبوت ہے اور مراد ملک عظیم سے امامت
ہے اسواسطے کہ یہ سب کسی میں جمع نہیں ہو سکتے سوائے خاندان خاتم الانبیاء کے فَمِنْهُمْ مَنْ آمَنَ بِهِ پس بعض ان یہودیوں میں سے وہ شخص ہے کہ
ایمان لایا ساتھ حضرت محمد کے وَمِنْهُمْ اور بعض ان یہودیوں میں سے مَنْ صَدَّ عَنْهُ وہ شخص ہے کہ باز رہا اُس حضرت سے اور ایمان نہ لایا وَكَفَى
بِجَهَنَّمَ اور کافی ہے دوزخ سَعِيرًا آگ جلانیوالا کافروں کے واسطے عذاب کو گو دنیا میں انکو عذاب نہو اور جہنم کی بازاید ہو اور فرماتا ہے خدا کہ إِنَّ
الَّذِينَ كَفَرُوا تحقیق وہ لوگ کہ کافر ہوئے اور نہ ایمان لائے بِآيَاتِنَا ساتھ آیتوں ہماری کے وہ آیتیں قرآن کی ہیں اور یا علامتیں ہماری
قدرت کی کہ وہ معجزے ہیں تو سَوْفَ نُصْلِيهِمْ قریب ہے کہ داخل کرینگے ہم انکو نَارًا آتش دوزخ میں كُلَّمَا نَضِجَتْ جسوقت کہ پک جائیں
یا جلا دی جائیں جُلُودُهُمْ چمڑے اُنکے آگ سے تو بَدَّلْنَاهُمْ بدلینگے ہم ان چمڑوں کو جُلُودًا غَيْرَهَا چمڑوں سے کہ سوائے ان چمڑوں کے ہیں اسطرح کہ
اُن چمڑوں جلے ہوئے کو پھر صورت اصلی پر کرینگے لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ تاکہ چکھیں وہ عذاب کو ہمیشہ اور کبھی عذاب سے انکو فرصت نہو إِنَّ اللَّهَ
كَانَ تحقیق کہ خدا ہے عَزِيزًا غالب کہ اسپر دشوار نہیں ہے جسطرح چاہے عذاب کرے اور اُسکو کوئی منع کر سکتا ہے حَكِيمًا حکمت والا ہے کہ موافق
حکمت اور مصلحت کے عذاب کریگا ایک روایت میں آیا ہے کہ ایک ساعت میں سو بار انکی پوست کو بدل دینگے اور بعضے کہتے ہیں کہ ہزار بار انکو آگ کھا جائیگی
اور حضرت صادق علیہ السلام سے ابوالعوجا نے سوال کیا کہ یا ابن رسول اللہ غیر چمڑیکا کیا گناہ ہے کہ اسکو جلاوینگے فرمایا کہ وائے تجھپر وہ چمڑا وہی ہے جو پہلے
تھا اور وہ اسکی غیر بھی ہے اسنے عرض کی کہ مجھکو دنیا کی چیزوں میں سے مثال دیکر سمجھاؤ فرمایا کہ اگر کوئی اینٹ کو توڑ ڈالے اور پھر اسکو اسکے قالب میں
رکھدے تو کہینگے کہ یہ وہی ہے لیکن اُسکی غیر ہے کہ اسکی صورت میں فرق آگیا ہے اور اب خدا تعالی ابرار اور صالحین کا حال بیان کرتا ہے چنانچہ
فرماتا ہے کہ وَالَّذِينَ آمَنُوا اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں خدا اور رسول پر وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور عمل کئے ہیں انہوں نے نیک کہ خدا کی
طاعت موافق حکم کے بجا لائے ہیں سَنُدْخِلُهُمْ قریب ہے کہ داخل کرینگے ہم انکو جَنَّاتٍ بہشتوں میں کہ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا جاری ہیں نیچے محلوں
انکے سے یا درختوں انکے کے الْأَنْهَارُ نہریں خَالِدِينَ فِيهَا ہمیشہ رہنے والی ہیں وہ بیچ اُن بہشتوں کے أَبَدًا اور ہمیشہ ابدا سے کہ اُسکی
انتہا نہیں ہے کہ تمام ہوسکے لَهُمْ فِيهَا واسطے انکے بیچ اُن بہشتوں کے أَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ بیبیاں ہیں پاکیزہ جو حیض کی پلیدی ہیں حیض و
نفاس سے اور تمام کثافتوں اور عیبوں سے کہ جس سے طبیعت کو نفرت ہو وَنُدْخِلُهُمْ اور داخل کرینگے ہم انکو ظِلًّا ظَلِيلًا سایہ ہمیشہ میں
کہ جسکو آفتاب زائل نکریگا اسواسطے کہ وہاں آفتاب نہیں ہے اور اب خدا تعالی امانت کی ادا کرنیکی تاکید کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ
تحقیق خدا حکم کرتا ہے تمکو أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ یہ کہ ادا کرو تم امانتوں کو اور پہنچاؤ تم انکو إِلَى أَهْلِهَا طرف لوگوں اور مالکوں انکے کے یعنی
جنکی امانتیں ہیں جیسے کہ تمنے لی ہیں ویسے ہی انکو دیدو اور خیانت انمیں نکرو اور احادیث میں آیا ہے کہ نہ نظر کرو تم طرف درازی رکوع اور سجدہ آدمی
کی اسواسطے کہ یہ ایک شے ہے کہ عادت کی ہے اُسکی اگر ترک کرے تو اندوگہین ہو واسطے اُسی کے لیکن نظر کرو تم طرف قول اُسکی کی سچ کہے اور نظر کرو تم
طرف ادا کرنے امانت کی کہ جسکی امانت لی ہے اُسکے پاس وہ پہنچا دے اور اُسمیں خیانت نکرے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تحقیق تلوار
مارنیوالا علی کا اور قاتل اُسکا اگر امانت کو میرے پاس اور نصیحت چاہے مجھسے اور مشورہ چاہے اور پھر قبول کروں میں اُس سے تو البتہ
پہنچا دوں میں طرف اُسکے امانت کو اور امانت کے ادا کرنیکی تاکید میں حدیثیں بہت ہیں اور مقصود اُس سے یہ ہے کہ امانت مومن اور کافر کی اسیطرح کی
ادا کرنی چاہیئے اور خیانت کسی کی امانت میں نکرنی چاہیئے کہ جائز نہیں ہے اور کسی روایت میں آیا ہے کہ خطاب امانت کے ادا کرنیکا طرف آئمہ معصومین
علیہم السلام کے ہے کہ ہر ایک امام پس امام کو جو بعد اُسکے ہے امانتیں امامت کی ادا کرے لیکن یہ امانت آخر امانت کو واقع نہیں ہے سو مطلقا

الربع

کہ مراد امانت سے عام ہو کہ دو نو قسموں کو شامل ہو اور فرماتا ہے خدا کہ وَاِذَا حَكَمْتُمْ اور جس وقت حکم کرو تم بَيْنَ النَّاسِ درمیان آدمیوں کے
احکام شرع کے تو واجب ہے تمپر اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ یہ کہ حکم کرو تم ساتھ انصاف کے اور راستی کے موافق شریعت کے کہ تمہارے پاس ہے اور کسی کی
رعایت اور جانبداری حکم کرنے میں نہ کرو جیسا کہ حق ہو وہی کرنا چاہئے اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ خدا پروردگار تمہارا ایسا مہربان ہے کہ نِعِمَّا
يَعِظُكُمْ بِهٖ اچھی ہے وہ شی کہ نصیحت کرتا ہے تمکو ساتھ اسکے کہ وہ ادا کرنا امانت کا ہے اور انصاف سے حکم کرنا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تحقیق کہ خدا
ہو ہمیشہ سَمِيْعًا سننے والا تمہاری باتوں کا بَصِيْرًا دیکھنے والا اعمال کا جو کہ تم کرتے ہو پیغمبر دینا امانت کا اور انصاف کرنا حکم میں اور ائمہ علیہم
بیان ہم کی تقدیر پر ہم نے بیان کیا ہے اور اپنا تفسیر سے پیغمبر ہم کی جو کہ علم میں ہے اور ائمہ اعظم کا یہ جیسے آن کی اور خدا تعالی نے ان آیتوں میں فرمایا ہے
کہ انصاف سے حکم کرو موافق شرع کے انصاف سے حکم نہیں کرتا مگر وہ شخص کہ جسکے پاس شریعت کا علم ہے اور جو شخص کہ بسبب لاعلمی کے حکم دینے میں
غلطیاں کرتے ہیں اور وقت مشکل کے طرف علی کے رجوع کرتے ہیں وہ شخص قابل منصب حکومت کے نہیں ہے اور تعجب ہے کہ باوجود واقف ہونے انکی
جہالت کے انکو سزاوار اسکے جانتے ہیں اور علی پر انکو ترجیح دیتے ہیں وہ لوگ راہ حق سے منحرف ہیں اور پہلے اس سے گذرا ہے روایتوں میں کہ خدا تعالی نے
امامونکی ادا کرنیکو امانتوں کے معصوموں پر خطاب کیا ہے اور بعد اسکے فرمایا ہے کہ حکم کرو تم ساتھ انصاف کے وہی خطاب انکے ہی طرف ہے چنانچہ
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے اسواسطے کہ انصاف سے وہ شخص حکم کر سکتا ہے کہ جسکے پاس شرع کا علم ہے اور وہ لوگ ائمہ معصومین ہیں
کہ سینہ بسینہ سے وراثت انکو علم پہنچا ہے اور بعد اسکے خدا تعالی نے اسواسطے کہ مومنین لوگ انکی متابعت کا حکم کیا ہے اپنے اور پیغمبر کی متابعت
کے مانند چنانچہ فرماتا ہے کہ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ فرمانبرداری کرو تم
خدا کی اور فرمانبرداری کرو تم پیغمبر کی وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ اور صاحبان حکم کی اپنے میں سے یعنی مومنین میں سے اور امام محمد باقر اور امام
جعفر صادق علیہما السلام نے فرمایا ہے کہ اولی الامر سے مراد ائمہ معصومین علیہم السلام ہیں آل محمد میں سے کہ خدا تعالی نے انکی متابعت
کو واجب کیا ہے سب بندوں پر جیسے کہ اپنی اور پیغمبر کی متابعت کو واجب کیا ہے سب بندوں پر اور یہی ہے جو کچھ انہوں نے فرمایا ہے اسواسطے کہ
یہ معصوم ہیں چنانچہ پیغمبر تمام مرتبے میں پاک ہیں اور علم شرع کا سینہ بسینہ رسول خدا سے انکو پہنچا تھا اور ظاہر اور باطن انکا ایک تھا اور احکام میں غلطی
کرنیسے پاک تھے اور علی العموم ہر بادشاہ اولو الامر نہیں ہو سکتا اسواسطے کہ اکثر ہوئے ہیں جو کہ خلاف شرع کرتے ہیں انکی مخالفت واجب ہے
اور خدا تعالی نے حکم کیا ہے اولو الامر کی متابعت کا اپنی اور پیغمبر کی متابعت کی مانند اور اسکی متابعت کو ضم کیا ہے اپنی اور پیغمبر کی متابعت سے
اس واسطے چاہئے کہ جیسے کہ خدا تعالی ہمیشہ قبیح سے اور پیغمبر تمام گناہوں سے پاک ہے اولو الامر بھی تمام گناہوں سے پاک ہو اور باتفاق اہل
سنت و جماعت سوائے ائمہ معصومین کے ایسا کوئی نہیں ہے چاہئے کہ اولو الامر ائمہ معصومین ہوں نہ غیر انکا کہ جو فاسق اور جائز الخطا اور
بے علم ہو اور مراد اولو الامر سے عام ہو تو چاہئے کہ جو ظالم یا عالم کہ ناحق حکم دیوے اسکی متابعت واجب ہو اور یہ بالاتفاق باطل ہے اور
ایسا نہیں ہو سکتا کہ خدا تعالی خاطیوں اور جاہلوں کی متابعت کا حکم دیوے اسواسطے کہ ذات خدا ایسے امر قبیح سے پاک ہے اور جس وقت کہ عالم
اور غیر معصوم حکم دیوے کسی مقدمہ میں تو ہمکو کیونکر معلوم ہو کہ یہ حق کہتا ہے یا ناحق کہتا ہے جیسے کہ ہم علم میں اپنے ہی وہ سمجھے اور اطراف
اور ملک دنیا کو مسلمان ہوں لیکن پابند ہوا اور خواہش نفس کے ہو رہے ہیں انکی پیروی کیواسطے خدا کیونکر کہہ سکتا لیکن خلفا جو کہ غیر عالم
اور غیر معصوم گذرے ہیں اسواسطے ناچار اور مضطر ہو کر انکو کہتے ہیں کہ خلاف عقل اور شرع ہے ایسا حال ہے انکا کہ جیسے ایک اندھا جو کہ ہمیشہ
ہی گمراہی میں ہو اور اگر وہ خندق میں گریگا تو وہ سب اسکے ہمراہی گرینگے اور یہ نہیں دیکھیں گے کہ یہ خندق ہے یا غار ہے ایسا ہی
انکا حال ہے جو کہ پہلے لوگ خلاف عقل اور خلاف شرع کہتے ہیں انکی پیروی کئے جاتے ہیں اور انکی مخالفت کرکے حق کو اختیار نہیں کرتے
اور جابر ابن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے کہتے ہیں وہ کہ میں نے رسول خدا صلعم سے عرض کی کہ یارسول خدا میں خدا کو اور رسول کو تو جانتا ہوں

مگر اولوالامر کو نہین جانتا کہ وہ کون ہین فرمایا اے جابر وہ میرے خلفا ہین اور امام ہین مسلمانونکے بعد میرے اول اُنکا علی بن ابیطالب ہے اور بعد اُسکے حسن ہے اور
بعد اُسکے حسین ہے اور بعد اُسکے علی ابن الحسین ہے اور بعد اُسکے محمد بن علی ہے کہ توریت مین وہ باقر مشہور ہے اور تو اُسکو پاویگا اور جسوقت تو اُسکو دیکھے تو میرا
سلام اُسکو پہنچانا بعد اُسکے رسولخدا صلعم نے باقی کی ائمہ معصومین کا ہر ایک کا نام فرمایا یہانتک کہ جسوقت حضرت صاحب الزمان کی نام پر پہنچے تو فرمایا کہ نام
میرا نام اُسکا ہوگا اور کنیت اُسکی کنیت میری ہوگی اور وہ حجت خدا ہے زمین خدا مین اور بیٹا حسن بن علی کا ہے اور وہ شخص ہے کہ فتح کریگا خدا اُسکے ہاتھ پر
مشارق اور مغارب زمین کو اور غائب ہوگا وہ اپنے شیعون سے اور دوستون سے یہانتک کہ بسبب درازی مدت کے کوئی تصدیق اُسکی امامت کی نکریگا مگر
وہ شخص کہ امتحان کیا ہے خدا نے دل اُسکے کو واسطے ایمان کے جابر کہتے ہین کہ مینے پوچھا یا رسولخدا شیعونکو اُنکی غیبت مین کچھ اُنسے فائدہ ہوگا فرمایا کہ قسم
ہے خدا کی کہ جسنے مجھکو پیغمبر کرکے بھیجا ہے شیعہ اُسکی نور سے روشنی پاوینگے اور فائدہ حاصل کرینگے اُسکی خلافت سے اُسکی غیبت مین جیسے کہ فائدہ پاتے ہین آدمی
آفتاب سے اگرچہ زیر ابر ہو اے جابر وہ سر مکنون خدا اور مخزن اُسکے علم کا ہے اور جو کچھ مینے بیان کیا ہے اُسکو اپنے دل مین نگاہ رکھنا اور کسی پر روبرو اُسکو بیان
مت کر مگر اُن لوگون سے کہ جو اہل ایمان ہین جابر کہتے ہین کہ بعد اُسکی مدت دراز کے بعد مین علی بن الحسین علیہما السلام کے پاس گیا اور خدمت مین
اُنکی جاکر بیٹھا تھا کہ ناگاہ فرزند ارجمند اُنکا محمد بن علی الباقر علیہ السلام حجرہ مین سے باہر آیا ایام طفولیت مین اور دو گیسو اُسکے لٹکتے تھے جسوقت مینے اُسکو
دیکھا تو میرے گوشت کو درمیان پوست کے لرزہ ہوا مین نے عرض کی کہ اے لڑکے میری طرف رو کر جسوقت اُسنے میری طرف منہ کیا تو مینے کہا
کہ پشت میری طرف کر جب اُسنے پشت میری طرف کی تو مینے دیکھکر کہا کہ یہہ سب شمائل اور ڈہنگ رسولخدا کے ہین مینے پوچھا کہ اے لڑکے نام تیرا کیا ہے فرمایا کہ محمد
پھر مینے پوچھا کہ تو کسکا فرزند ہے فرمایا کہ علی بن الحسین علیہما السلام کا مینے عرض کی کہ میرا تن اور جان تیرے پر فدا ہو جو کیا تو باقر ہے فرمایا کہ ہان پیغام رسولخدا
کا بیان کر مین اس کلام کو سنکر حیران اور متعجب ہوگیا اور مینے کہا کہ رسولخدا صلعم نے مجھکو بشارت دی تھی تیری ملاقات کی اور فرمایا تھا کہ جسوقت تو
اُسکو دیکھے تو میرا اسلام اُسکو پہنچانا یہہ سنکر فرمایا کہ سلام خدا کا ہو جسوقت رسولخدا صلعم پر جبتک کہ آسمان اور زمین ہے اور تجھپر سلام ہو اے جابر اور جابر کہتے ہین
مین ہر روز اُنکی خدمت مین حاضر ہوتا تھا اور مشکل مسائل اُنسے پوچھتا تھا ایک روز مجھسے ایک مسئلہ پوچھا مینے عرض کی کہ مجھکو اس مین جرأت نہین مگر نگاہ اس امر کی کہ
مجھکو رسولخدا صلعم نے منع فرمایا ہے اور تم خلفا ہو اُسکی اور لڑکپن مین سب آدمیون سے زیادہ عالم اور بردبار ہو اور سب سے زیادہ بزرگ ہو اور امام راہ حق کی کہلاتے
ہو اور فرمایا ہے حضرت نے کہ اُنکو کچھ مت سکھلاؤ کہ وہ تمسے زیادہ عالم ہین یہہ سنکر فرمایا کہ سچ کہا میرے جد بزرگوار نے کہ مین اُسکو تجھسے بہتر جانتا ہون کہ لڑکپن ہی
مین خداتعالی نے علم اور حکمت عطا فرمائی ہین اور یہہ سب خدا کے فضل سے ہے اور رسولخدا کی برکت سے ہے اور رسولخدا صلعم نے جو فرمایا ہے کہ بعد میرے بارہ خلیفہ
ہونگے کہ وہ کل قریش مین سے ہونگے اور دین کو اُنسے عزت اور قوت ہوگی اور اسلام کے امور کی اُنسے درستی ہوگی ان بارہ سے یہی مراد دوازدہ امام علیہم السلام
ہین اور یہی اولوالامر ہین اور اہل سنت کہتے ہین کہ وہ بارہ جنسے کہ درستی اسلام کی امور کی ہوتی رہے گی وہ یہہ ہین ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور معاویہ
اور یزید پسر معاویہ اور عبدالملک اور چارون اُسکی پسر ولید اور سلیمان اور یزید اور ہشام اور عمر بن عبدالعزیز یہہ ہین وہ بارہ کہ جنسے اہل سنت کی دین کی
اور اُنکی اسلام کی امور کی درستی تھی اور تاریخ الخلفا مین لکھا ہے کہ وہ بارہ خلفا اور امام یہہ ہین ابوبکر صدیق عمر فاروق عثمان ذوالنورین معاویہ اور
پسر اُسکا یزید کہ جو حرم مقدس کی مالک ہوئے تھے اور سفاح اور سلام اور منصور اور جابر اور مہدی اور امین اور امیر العصا کہ جو اس روایت والی نے
خلفا مین شمار نہین کیا ہے اسی مقام سے طالب حق اور باطل کو دریافت کر سکتا ہے اور صحیح مسلم مین خذیفہ سے روایت ہے کہ رسولخدا نے فرمایا کہ بعد میرے
ایسے امام اور پیشوا ہونگے کہ میری ہدایت پر اور میرے طریق پر وہ نہونگے اور قریب ہے کہ اُنمین ایسے آدمی قائم ہونگے کہ دل اُنکے شیاطین کے سے اور بدن کی
بدن انسانی ہین خذیفہ کہتے ہین کہ مینے پوچھا کہ یا رسولخدا ایسے آدمیونکو مین پاؤن تو کیا کرون فرمایا کہ اُنکی متابعت اور فرمانبرداری کر اگرچہ تیری
پشت زخمی کیجاتی اور مال تیرا لوٹ لیا جاتا ہو یہہ ہین اولوالامر اور بارہ خلفا جوکہ قریش سے ہونگے لوگونکی نزدیک اور اسیواسطے ہر بادشاہ اسلام کو یہی اولوالامر
مین سے شمار کرتے ہین کیسا ہی فاسق ہو اور کہتے ہین کہ امام بدکاری کی کرنے سے امامت سے معزول نہین ہوسکتا اور مقصود اصلی بتلانے

علیہم السلام ہیں سب اولوالامر ہیں اور حکم انکا وہ ہی ہے کہ جو حکم رسول خدا ہو اسواسطے کہ وہ نائب ہیں حضرت کے اور حافظ اور امین شریعت کے اور اسی جہت سے
بعد اسکے خدا تعالی مرافعہ کرنیکو فرماتا ہے وقت نزاع کے طرف خدا اور پیغمبر کے اور اولوالامر کا ذکر نکیا چنانچہ فرماتا ہے کہ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ پس اگر جھگڑا
کرو تم فِیْ شَیْءٍ بیچ کسی چیز کے دین کے امور میں سے تو فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ پس پھیر دو تم اسکو طرف خدا کے وَالرَّسُوْلِ اور پیغمبر کے یعنی خدا
کے حکم کی اور پیغمبر کے حکم کیطرف اس جھگڑے کو لیجاؤ اور حضرت کے حکم کیطرف اس جھگڑے کو پھیرو اور بعد حضرت کے آئمہ علیہم السلام کے حکم کیطرف کہ حکم
انکا وہ ہی ہے جو حکم پیغمبر ہے اِنْ كُنْتُمْ اگر ہو تم باخلاص تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ایمان لاتے ساتھ خدا کے وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اور دن آخر کے
اسواسطے کہ ایمان لانا اور روز قیامت پر اسی امر کا تقاضا کرتا ہے کہ جھگڑے بیچ خدا اور رسول کیطرف رجوع کرنی چاہئے اور جو حکم انکا اس مقدمہ میں ہے
اسکے مطابق کرنا چاہئے اور اس آیت میں اولوالامر کا ذکر نہیں ہے اسواسطے کہ رجوع کرنا طرف اولوالامر کی وہ بعینہ رجوع کرنا طرف پیغمبر کی ہے کہ
اولوالامر حضرت کی سنت کے مطابق حکم کرتے ہیں اور وہ نائب ہیں حضرت کے روایت صادقیہ میں ہے کہ اصل میں یہ آیت اسطرح ہے کہ فان تنازعتم
فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول واولی الامر منکم اور اس آیت سے قیاس باطل ہو گیا اسواسطے کہ خدا فرماتا ہے کہ خدا کی اور پیغمبر کے حکم کیطرف
اپنے جھگڑے کو رد کرو نہ طرف قیاس کے ذٰلِكَ یہ یعنی رجوع کرنا طرف خدا کے اور پیغمبر کے خَيْرٌ بہتر ہے واسطے تمہارے وَاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا اور
بہتر ہے باعتبار انجام کے آخر میں اور کہتے ہیں کہ ایک یہودی کا منافق سے جھگڑا ہوا یہودی نے کہا کہ محمد رشوت نہیں لیتا ہے ہم اسکے پاس اپنا مقدمہ
لیجائیں وہ ہمکو حکم مناسب دیگا اور منافق نے کہا کہ کعب بن اشرف یہودی کے پاس چلیں آخر الامر یہودی اسکو رسول خدا کے پاس پکڑ کر لایا
حضرت نے موافق دعوے یہودی کے حکم دیا اس مقدمہ میں خدا تعالی فرماتا ہے کہ اَلَمْ تَرَ کیا نہ دیکھا تو نے یعنی تعجب سے نگاہ کر تو اِلَى الَّذِيْنَ
يَزْعُمُوْنَ طرف ان لوگوں کے کہ گمان کرتے ہیں وہ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا تحقیق وہ ایمان لائے ہیں بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ ساتھ اس چیز کے کہ
نازل کیگئی طرف تیرے یعنی قرآن وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ اور وہ چیز کہ نازل کیگئی ہے پہلے تجھ سے کہ وہ کتابیں ہیں پہلے انبیاء کی ہیں کیا نہیں دیکھتا
ہے تو انکو جو کہ گمان کرتے ہیں کہ قرآن پر اور پہلی کتابوں پر ایمان لاتے ہیں اور حقیقت میں وہ منافق ہیں يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا ارادہ کرتے
وہ یہ کہ مرافعہ کریں وہ اپنے مقدمہ کا اِلَى الطَّاغُوْتِ طرف طاغوت کے کہ بہت گمراہ کرنیوالا ہے اور وہ کعب بن اشرف یہودی ہے اور سوائے اسکے جو کوئی
کہ حکم باطل دیوے وہ بھی ایسا ہی ہے وَقَدْ اُمِرُوْٓا اور حال یہ ہے کہ تحقیق حکم کیے گئے ہیں وہ دعوی کرنیوالے ایمان کا اور سب بندوں کو
حکم ہوا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ کہ کفر کریں وہ ساتھ اس طاغوت کے اور اسکے حکم پر ایمان نہ لاویں وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اور چاہتا ہے شیطان جو کہ بہت فریب
سے دور ہے اَنْ يُّضِلَّهُمْ یہ کہ گمراہ کرے وہ انکو جو کہ طاغوت کیطرف مائل ہیں ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا گمراہ ہونا دور کہ کبھی راہ راست کیطرف
رجوع نکریں اور حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو حاکم موافق قول ہم اہل بیت کے حکم نکرے وہ طاغوت ہے اور یہ آیت تلاوت فرمائی
اور بعد اسکے فرمایا کہ اکثر امت نے رجوع کیطرف طاغوت کے کیا اور اسنے انکو گمراہ کیا اور اس جہت سے انہوں نے اس آیت سے نجات نہ پائی مگر جیسے او
ہمارے شیعوں نے اور غیر انکے ہلاک ہوئے اور حضرت صادق علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ اگر ہم میں سے دو شخصوں میں آپس میں جھگڑا ہوا اور طرف حکام
کے اور قاضیوں کے رجوع کریں تو ہمکو یہ حلال ہے یا نہیں فرمایا کہ جو شخص رجوع کرے طرف طاغوت کے پس حکم کرے وہ واسطے اسکے تو بیشک وہ حرام
کو لیتا ہے اسکے حکم سے اگرچہ حق اسکا ثابت ہو اسواسطے کہ اسنے لیا ہے طاغوت کے حکم سے اور تحقیق فرمایا ہے خدا نے کہ کفر کیا جائے اسکا پھر پوچھا
اسنے کہ کیا کریں ہم دونوں فرمایا کہ نظر کرو طرف اس شخص کے کہ وہ تم میں سے ہے اور روایت کرتا ہے وہ حدیث ہماری اور نظر کرتا ہے وہ ہمارے حلال
کے اور حرام کے بیان سے ہوتے ہیں اور پہچانتا ہو وہ ہمارے احکام کو تو پس راضی ہو تم اس سے حکم کرنے میں کہ تحقیق میں نے کیا ہے اسکو تمپر حاکم پس
جسوقت وہ حکم کرے مطابق ہمارے حکم کے اور ہماری پیروی ہو اور اسکو قبول نکریں تو انہوں نے ہمارے حکم کو سبک اور خفیف جانا ہے اور
ہمارے حکم کو اسنے رد کیا ہے اور ہمارا رد کرنا خدا کا رد کرنا ہے اور خدا کا رد کرنیوالا حد شرک میں ہے وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اور جسوقت کہا جاوے واسطے

ع ۹

اُن منافقون سے جھگڑے کیوقت کہ تَعَالَوْا اِلٰی مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ آؤ تم طرف اُس چیز کے کہ نازل کی ہے خدا نے اپنی کتاب میں وَاِلَی الرَّسُوْلِ
اور طرف حکم پیغمبر کے کہ وہ اس مقدمہ میں حکم کرے رَاَیْتَ الْمُنٰفِقِیْنَ دیکھے تو منافقوں کو کہ عناد کی راہ سے یَصُدُّوْنَ عَنْکَ
رہتے ہیں وہ تجھسے اور منہ پھیرتے ہیں وہ تجھسے صُدُوْدًا منہ پھیرنا فَكَیْفَ پس کیونکر ہوگا حال انکا اور کیا کرینگے وہ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ
مُّصِیْبَةٌ جسوقت پہونچیگی انکو مصیبت کہ قتل ہوں وہ یا کسی عذاب میں گرفتار ہوں بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ بسبب اسکے کہ آگے بہیجا ہے انہوں
اُن کے یہ کہ مرافعہ طاغوت کیطرف انہوں نے کیا ہے ثُمَّ جَآءُوْكَ پھر آتے ہیں وہ تیرے پاس عذر کرتے ہوئے کہ یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ قسم
کہاتے ہیں وہ ساتھ خدا کے اس مضمون کی کہ اِنْ اَرَدْنَآ نہیں ارادہ کیا تھا ہمنے تیرے محکمہ سے منہ پھیرنیکا اِلَّآ اِحْسَانًا مگر نیکی کرنیکو واسطے
اپنے نہ واسطے تیرے برائی اور مکروہ کی باسبب ادب تیری مجلس کی کہ آوازیں وہاں بلند نہووین اسواسطے تیرے محکمہ میں ہمنے ارادہ مرافعہ کا نہ کیا
وَّتَوْفِیْقًا اور موافق کرنے دو فریق جھگڑنیوالونکو اور صلح کرنیکو اسواسطے ہمنے تیرے پاس مرافعہ کا ارادہ نہیں کیا یہ کہتے ہیں کہ کوئی مخالفت کرنے
والا ہو اُولٰٓئِكَ پر وہ منافقوں کے اور جھوٹی قسم کہانیوالے الَّذِیْنَ وہ لوگ ہیں کہ یَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِیْ قُلُوْبِهِمْ جانتا ہے خدا جو کچھ
بیچ دلوں انکے ہے عداوت اور نفاق فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ پس منہ پھیرے تو انسے اور ارادہ انکی عذاب کا کر وَعِظْهُمْ اور نصیحت کر تو انکو کہ
نفاق اور دروغ کو وہ ترک کریں وَقُلْ لَّهُمْ اور کہہ تو واسطے انکی یعنی کہہ تو انکو فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ بیچ نفسوں انکے یعنی انکے ناپاک نفسوں کے
مقدمہ میں کہہ تو قَوْلًاۢ بَلِیْغًا بات پہونچنے والی کہ اثر کرے اور انکو رنج ہووے کہ خدا انکو قتل کریگا اور غارت کریگا اگر نفاق سے توبہ نہ کرین وَ
مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اور نہیں بہیجا ہمنے کوئی پیغمبر اپنے بندوں پر اِلَّا لِیُطَاعَ مگر واسطے اسکے کہ فرمانبرداری کیا جاتی وہ اور سب آدمی
اسکی متابعت کریں بِاِذْنِ اللّٰهِ ساتھ حکم خدا کے یعنی ہر پیغمبر کو ہمنے اسواسطے بہیجا ہے کہ تمام آدمی اسکی فرمانبرداری کریں بحکم خدا اور اسکے
کہنے پر چلیں اور جو کچھ وہ کہے بلا ریب اسکو تسلیم کریں اور اسکے قول اور فعل پر اعتراض نکریں اور جو کوئی اسکی فرمانبرداری نکریگا اور اسکے حکم
کو نہ مانیگا وہ اسلام سے خارج ہے گو ظاہر میں وہ اسلام کا اقرار کرتا ہو وَلَوْ اَنَّهُمْ اور اگر تحقیق وہ منافقین اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جسوقت
ظلم کیا تھا انہوں نے نفسوں اپنے کو بسبب نفاق کی اور انکار کرنے تیرے حکم کے جَآءُوْكَ آتے وہ تیرے پاس اور تیرے حکم سے انکار نکرتے اور
اگر طاغوت کیطرف مرافعہ کرنا چاہا تھا تو اس سے پشیمان ہوتے فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ پس بخشش چاہتے وہ خدا سے تیرے وسیلہ سے وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ
الرَّسُوْلُ اور بخشش چاہتا واسطے انکے پیغمبر تو البتہ ہوتی یہ لَوَجَدُوا اللّٰهَ البتہ پاتے وہ خدا کو تَوَّابًا توبہ قبول کرنیوالا گنہگاروں کا رَّحِیْمًا مہربان
بخشش چاہنے والوں پر اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ آیت بارہ منافقوں کی حق میں نازل ہوئی کہ انہوں نے آپس میں نفاق پر اتفاق کیا تھا
حقتعالی نے اپنے حبیب کو انکی حال کی خبر دی ہے اور رسول خدا نے جمع کر کے سب کو حاضر کیا اور فرمایا کہ بارہ آدمیوں نے تم میں سے نفاق پر
اتفاق کیا ہے اگر وہ اٹہیں اور بخشش چاہیں تو میں انکی واسطے سفارش کروں ہرچند حضرت نے کئی مرتبہ فرمایا لیکن کوئی نہ اٹھا پس حضرت
نے ہر ایک کا مع نسب نام لیا اور انکو درمیان لوگوں کے رسوا کیا تب انہوں نے کہا کہ یا رسول خدا ہمارے واسطے استغفار کرو حقتعالی نے یہ آیت
نازل کی اور حضرت نے فرمایا کہ اگر پہلی دفعہ بخشش چاہتے تو تمہاری بخشش ہوتی اور البتہ تمنے کیا تواب تمکو طرف خدا اور پیغمبر کے کوئی راہ
نہیں ہے اور حضرت نے حکم دیا لوگوں کو مسجد سے باہر نکال دیا اور بعد اسکے اپنے پاس انکو آنے نہ دیا اور فرماتا ہے خدا کہ فَلَا پس نہ ایسا ہے کہ یا محمد
تیری مخالفت کی وہ ایمان رکھتے ہوں وَرَبِّكَ قسم ہے پروردگار تیرے کی لَا یُؤْمِنُوْنَ نہیں ایمان لاتے ہیں وہ یعنی نہیں مومن
ہوتے ہیں حقیقت میں حَتّٰی یُحَکِّمُوْكَ یہانتک کہ حکم کریں وہ تجکو اور منصف ٹھیرائیں تجکو حکم کرنیکے واسطے فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ بیچ اس
چیز کے کہ اختلاف ہوا ہے درمیان انکی اور تو انکے واسطے حکم کرے ثُمَّ لَا یَجِدُوْا پھر نہ پاویں وہ فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ بیچ نفسوں اپنے کے
کوئی تنگی مِّمَّا قَضَیْتَ اس چیز سے کہ حکم دیا ہے تو نے اگرچہ انکی طبیعت کے مخالف ہو یعنی جو کچھ تو نے انکو مقدمہ میں حکم دیا ہے ہر چند وہ

انکی خواہش کی موافق نہو لیکن اُس حکم سے وہ تنگ اور ناراض نہوں ویسلموا اور تسلیم کریں وہ اُس حکم کو تسلیما تسلیم کرنا ظاہر میں اور باطن میں
اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ اگر کوئی جماعت ایسی ہو کہ خدا کی عبادت کریں اور نماز کو ہمیشہ قائم رکہیں اور زکوۃ ادا کریں اور ماہ
رمضان کے روزے رکہیں اور حج بیت اللہ کا بجا لاویں اور بعد اسکے کہیں کہ فلانا امر جو رسولخدا نے کیا ہی نکرنا اُسکا بہتر تہا یا رسولخدا کی طرح
سے دلمیں تنگی باکراہی پاویں تو وہ لوگ مشرک ہیں اور بعد اسکے یہ آیت تلاوت فرمائی فلا وربک لا یؤمنون الآیہ ولو انا کتبنا اور اگر
تحقیق ہم لکہتے ہم یعنی فرض کرتے ہم علیہم اوپر ان منافقوں کے ان اقتلوا انفسکم کہ قتل کرو تم نفسوں اپنے کو اور کفارہ کرو
او اخرجوا من دیارکم یا لکہتے ہم کہ نکل جاؤ تم گہروں اپنے سے واسطے جہاد کے ما فعلوہ نکرتے وہ اسکو یعنی کفارہ کیلئے درپے نہوتے
اور جہاد کو بجا نلاتے الا قلیل مگر تہوڑے سے منہم انمیں سے کہ جو خالص ہیں ایمان میں اور بعض نے قلیل کو منصوب پڑہا ہے ولو انہم
اور اگر تحقیق وہ منافقین فعلوا ما یوعظون بہ کرتے وہ جس امر کو نصیحت کئے جاتے ہیں وہ ساتہ اسکے کہ فرمانبرداری کرتے وہ حکم پیغمبر
کی لکان خیرا لہم البتہ ہوتا بہتر واسطے انکو دنیا اور آخرت میں واشد تثبیتا اور بہت سخت اور مضبوط باعتبار ثابت کرنے
ایمان کے واسطے انکی واذا اور اسوقت یعنی جسوقت کہ وہ ایسا کرتے لآتیناہم البتہ دیتے ہم انکو من لدنا نزدیک اپنے سے اجرا
عظیما اجر بڑا کہ وہ بہشت ہی ہمراہ انعمتوں کے ولہدیناہم اور البتہ دکہلاتے ہم انکو صراطا مستقیما راہ سیدہی کہ پہنچے وسیلے سے
مقربان درگاہ خدا ہوں اور علم انکو زیادہ ہوتا اور رسولخدا نے فرمایا کہ جو کوئی عمل کرے اپنے علم پر تو خدا تعالی سوائے اسکی اور علم اسکو زیادہ کریگا
اور منقول ہی کہ ثوبان ایک شخص نیکبخت اور صالح خادم رسولخدا کا تہا ایک روز حضرت کی خدمت میں وہ حاضر ہوا لیکن بہت ناتوان اور دبلا
ہوگیا تہا حضرت نے پوچہا کہ ای ثوبان تیرا حال ایسا کیوں ہوگیا ہی عرض کی کہ یا رسولخدا جسوقت میں حضرت کی جمال کی زیارت
نہیں کرتا ہوں اُسوقت کو میں زندگی میں نہیں شمار کرتا ہوں اور اب میں اس اندیشہ میں ہوں کہ اگر اجل میری آوی اور اتفاق
مفارقت ضرور ہوگا تو کیا علاج کروں اور جنت میں پہنچے کہ اگر اُس جہاں میں دوزخ میں جاؤنگا تو آپکو ہرگز نہ دیکہونگا اور بعض کے
نزدیک یہ شخص عبداللہ انصاری تہا خداتعالی نے اسکے حق میں یہ آیت نازل کی کہ ومن یطع اللہ اور جو شخص فرمانبرداری
کرے خدا کی والرسول اور پیغمبر کی شرع کے احکام میں فاولئک پس یہ لوگ فرمانبرداری کرنیوالے ہونگے قیامت کے روز مع الذین
ہمراہ ان لوگوں کے کہ انعم اللہ علیہم انعام کیا ہی خدا نے اوپر انکے من النبیین پیغمبروں میں سے والصدیقین اور راستگویوں
میں سے کہ سب سے پہلے تصدیق انبیا کی انہوں نے کی ہے والشہداء اور شہیدوں میں سے جو کہ راہ حق میں مارے گئے ہیں والصالحین
اور نیکوں میں سے کہ جنکے اعمال شائستہ ہیں وحسن اولئک رفیقا اور نیک ہیں یہ سب از روی رفیق ہونے کے اور ہمنشین ہونے کے
اور رفیق ہمنشین اور حال یہی ہو سکتا ہی اور واحد اور جمع کے دونوں کو اسطرح آتا ہی مثل صدیق کے اور حاصل اسکا یہ ہی کہ جو لوگ راہ خدا کی اور
پیغمبر کی فرمانبرداری کرتے احکام شرع میں وہ لوگ قیامت کے روز ہمراہ انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین کے ہونگے اور انکے
رفیق ہمنشین ہونگے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہی کہ مراد نبیین سے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ ہیں اور مراد صدیقین
سے علی مرتضی ہیں اور مراد شہداء سے حسنین ہیں اور مراد صالحین سے باقی آئمہ ہیں تا امام حسن عسکری تک صلوات اللہ وسلامہ علیہم
اجمعین اور حسن اولئک رفیقا سے مراد صاحب الزمان علیہ السلام ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے ابوبصیر سے فرمایا کہ حقتعالی
نے تمکو یاد کیا ہی اور بعد اسکے یہ آیت تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ مراد نبیین سے رسولخدا ہیں اور صدیقین اور شہداء سے ہم ہیں اور صالحین
تم ہو اور رسولخدا نے حضرت علی کو فرمایا ہی کہ تم صدیق اکبر ہو اور فاروق اعظم ہو جیسا کہ پہلی ہو چکی ہی کتابوں میں لکہا ہی لیکن لوگوں
نے صدیق اکبر ابوبکر کو اسطے اور فاروق اعظم عمر کو اسطے تجویز کیا ہے اور حضرت رسولخدا نے فرمایا ہی کہ تین راست ہیں ایک صدیق اور

فاروق ہوتا ہے اور صدیق فاروق ہیں امت کا علی بن ابیطالب ہی اور اس آیت میں خدا تعالی رغبت دلاتا ہی مومنین کو اپنی اور پیغمبر کی
فرمانبرداری کیواسطے کہ اگر خدا اور پیغمبر کے کہنے پر چلینگے اور احکام خدا کو بجا لاینگے تو قیامت کی روز ہمراہ انبیاء اور صدیقین اور شہدا اور صالحین
کے ہونگے خدا تعالی توفیق عطا کرے اپنی فرمانبرداری کی ذٰلِکَ یہ یعنی ہونا ہمراہ انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین کے
الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ محض فضل ہی خدا کیجانب سے فرمانبرداری کرنیوالونکو وَكَفٰى بِاللّٰهِ اور کافی ہی خدا عَلِيْمًا جاننے والا اُس
شخص کی جزا کا کہ جو اُسکی فرمانبرداری کرے اور جو شخص کہ اُنکی رفاقت کی لیاقت رکھتا ہی اُسکو بھی خوب جانتا ہی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو اس آیت میں خدا تعالی مومنین کو جہاد کرنیکا حکم کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ اے مومنین خُذُوْا حِذْرَكُمْ پکڑو تم ہتھیار اپنے
دشمنوں سے لڑنے کیواسطے فَانْفِرُوْا پس باہر نکلو تم اُنسے لڑنے کے واسطے ثُبَاتٍ متفرق ہو کر کئی جماعتیں یہاں واقع ہوا ہی اور متفرق جماعتوں کے
معنی میں ہی یعنی متفرق ہو کر نکلو اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا یا باہر نکلو تم اکٹھے ہو کر یہ حال واقع ہوا ہی یعنی یا تو کئی جماعتیں متفرق ہو کر نکلو کہ ہر جماعت ہر ایک طرف
کو روانہ ہو اور یا سب اکٹھے ہو کر نکلو دشمنوں کے مقابلہ کیواسطے لیکن ہر حال میں فرمانبردار رہو وَاِنَّ مِنْكُمْ اور تحقیق بعض تم میں سے یعنی منافقین کہ ایمان کو
ظاہر کرتے ہیں لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ البتہ وہ شخص ہے کہ کاہلی کرتا ہے باہر نکلنے سے اور یہ منافق ہے کہ جنگ احد میں گھر بیٹھ رہے اپنے گھر میں یہ بیٹھ رہتے ہیں عبداللہ بن
ابی وغیرہ فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ پس اگر پہنچے تمکو یعنی مومنین مُّصِيْبَةٌ کوئی مصیبت قتل اور شکست کی قَالَ کہتا ہے وہ منافق جہاد سے بیٹھ رہنے والا
کہ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ تحقیق انعام کیا ہے خدا نے اوپر میرے اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ اسواسطے کہ نہ تھا میں ہمراہ اُن مومنین کے شَهِيْدًا
حاضر معرکہ جہاد میں تاکہ میں بھی مبتلا ہوتا اُنکی طرح بلا میں وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ اور البتہ اگر پہنچے تمکو اے مومنین فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ فضل
اور زیادتی نعمت کی خدا کیجانب سے کہ فتح تمہاری ہو اور غنیمت تمہارے ہاتھ آوے تو لَيَقُوْلَنَّ البتہ کہے وہ منافق جہاد سے بیٹھ رہنے والا كَاَنْ
لَّمْ تَكُنْۢ جیسے کہ گویا نہ تھی بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ تمہارے اور درمیان اُسکے مَوَدَّةٌ دوستی یعنی جیسے کہ کوئی اجنبی ہوتا ہے اُس واسطے طرح
کی محبت اور آشنائی نہیں ہوتی وہ تمکو فائدہ مند دیکھکر حسد اور حسرت سے کہے کہ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ اے کاشکے ہوتا میں ہمراہ اُنکے جہاد
میں فَاَفُوْزَ پس مراد کو پہنچتا میں فَوْزًا عَظِيْمًا مراد کو پہنچنا بڑا کہ میں بھی مال غنیمت میں سے لیتا اور اپنی مراد کو پہنچتا اور فافوز منصوب
ہے اسواسطے کہ بعد فا کی تمنے کے جواب میں آیا ہے اور بعضوں نے اُسکو مرفوع پڑھا ہے فوز کی تمنے کرنیکے اور جواب میں تمنی کی اُسکو نہیں گنتا اور کان
لم تکن جملہ معترضہ ہے کہ درمیان فعل کی اور اُسکے مفعول کی واقع ہوا ہے اور اول کو فرمان لم تکن کو یاسے بھی پڑھا ہے مذکر کا صیغہ اور اب یہ اشعار
خالص مومنون کا ذکر کرتا ہے اور اُنکو جہاد کی رغبت دلاتا ہے کہ فَلْيُقَاتِلْ پس چاہیے کہ لڑیں فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بیچ راہ خدا کے
دشمنوں سے الَّذِيْنَ وہ لوگ کہ يَشْرُوْنَ فروخت کرتے ہیں وہ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا زندگانی دنیا کو کہ فنا ہونیوالی ہے بِالْاٰخِرَةِ ساتھ
آخرت کے کہ ہمیشہ رہنے والی ہی یعنی دنیا کو فروخت کرکے اُسکے عوض میں آخرت کو خرید کرتے ہیں کہ جو ہمیشہ کو باقی ہے اور طرح طرح کی
نعمتوں سے بھری ہے وَمَنْ يُّقَاتِلْ اور جو کوئی کہ لڑے فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بیچ راہ خدا کے فَيُقْتَلْ پس مارا جاوے تو وہ کہ شہادت پاوے اَوْ يَغْلِبْ
یا غالب آوے دشمن پر اور فتح پاوے فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ پس قریب ہے کہ دیوینگے ہم اُسکو آخرت میں اَجْرًا عَظِيْمًا اجر اور ثواب بڑا کہ بیان
نہو سکے اور اُسکی کچھ انتہا نہیں ہے اور فرمایا ہے جناب سید انبیاء صلعم نے کہ واسطے شہید کے سات خصلتیں ہیں خدا کیطرف سے اول یہ کہ جس وقت
زمین پر قطرہ اُسکے خون کا گرتا ہے تو سب گناہ اُسکے بخشے جاتے ہیں اور دوسری یہ کہ واقع ہوتا ہے سر اُسکا وقت گرنیکے بیچ گود میں
کہ جو زوجہ اُسکی ہے اور وہ غبار اُسکے چہرے سے پونچھتی ہے اور پاک کرتی ہے اور تیسری یہ کہ جنت کی پوشاک اُسکو پہنائی جاتی ہے اور چوتھے یہ کہ
بہشت کے خزانہ دار جلدی سے خوشبو بہشت کی لاتے ہیں جسکو چاہے پسند کرے اور پانچویں یہ کہ اُسکی منزل جو بہشت میں ہے وہ اُسکو دکھلائی
جاتی ہے اور چھٹے یہ کہ اُسکی روح کو کہا جاتا ہے کہ بہشت میں جہاں چاہے وہ کھاتا پیتا پھرے اور ساتویں یہ کہ خدا کی ملاقات کرتا ہے

روز بروز خدا کا قرب اسکو حاصل ہوتا ہے کہ اسمین بہت راحت اور لذت ہے پر پیغمبر اور شہید کو اور اسطرح کی روایت ہے وہ حقیقت میں بھی شہدا کی تعریف مین گذری ہے لیکن ان مین اور انمین فرق ہے اور اب خدا تعالی بہت تاکید کرتا ہے مومنین کو جہاد کرنیکے واسطے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَمَا لَكُمْ اور کیا ہے واسطے تمہارے لئے مومنین کو کوشش کرنے لَا تُقَاتِلُونَ نہین لڑتے ہو تم فِي سَبِيلِ اللَّهِ بیچ راہ خدا کی وَالْمُسْتَضْعَفِينَ اور بیچ راہ بیچارون ناتوانون کے یعنی انکے خلاص کرنے اور رہائی دلانے مین کہ وہ کفار مین پھنسے ہوے اور اسیر ہین اور وہ چند آدمی تھے کہ مکہ مین کہ مسلمان ہو گئے تھے اور انکی اقارب اور رشتہ دار کفار انکو مدینہ کیطرف ہجرت نہین کرنے دیتے تھے اور آزار انکو پہنچاتے تھے اور شب و روز دعا مانگتے تھے کہ خداوندا تو ہمکو یہان سے نکال انکے مقدمہ مین خدا تعالی فرماتا ہے کہ اے مومنین تم کیون نہین جہاد کرتے ہو راہ خدا مین اور خلاصی ان بیچارون کی کہ وہ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ مردون اور عورتون اور لڑکون مین سے ہین اور ابن عباس کہتے ہین کہ مین اور میری مان بھی ان مستضعفین مین تھے کہ شب و روز اپنی خلاصی کے واسطے دعا مانگتے تھے چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ الَّذِينَ وہ لوگ تھے وہ مستضعفین کہ يَقُولُونَ کہتے تھے وہ کہ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا اے پروردگار ہمارے نکال تو ہمکو مِنْ هَٰذِهِ الْقَرْيَةِ اس بستی سے یعنی مکہ سے کہ الظَّالِمِ أَهْلُهَا کہ ظالم ہین لوگ اس بستی کے بسبب شرک کرنیکے کہ وہ نہایت ظلم ہے اور ظالم صفت قریہ کی ہے بحال متعلق اسکے اور کہتے تھے وہ کہ وَاجْعَلْ لَنَا اور کر دے تو واسطے ہمارے اے خدا مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا نزدیک اپنے سے کوئی دوست کہ وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ نَصِيرًا اور کر دے تو واسطے ہمارے نزدیک اپنے سے کوئی مددگار کہ وہ دشمنون کی شر کو ہمسے دفع کرے اور ہمکو چھڑا کر یہان سے لیجاوے خدا تعالی نے انکی دعا قبول کی کہ بعضے تو مکہ سے نکل کر چلے گئے اور جو کچھ باقی رہ گئے تھے انکے واسطے خدا نے اپنے دوست اور مددگار رسول خدا کو بھیجا کہ بروز فتح مکہ حضرت نے سب کی دلداری کی اور عتاب بن اسید کو رسول خدا نے حاکم مکہ کا کیا اسنے ان بیچارون کی نصرت اور مدد کی اور کفار کو ذلیل و خوار کیا اور جہاد کے واسطے ہی خدا تعالی فرماتا ہے کہ الَّذِينَ آمَنُوا جو لوگ کہ ایمان لائے ہین خدا اور پیغمبر پر يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لڑتے ہین وہ بیچ راہ خدا کے جو موجب حصول ثواب ابدی کا ہے وَالَّذِينَ كَفَرُوا اور جو لوگ کہ کافر ہوے کہ وہ بت پرست اور یہود اور نصاری ہین يُقَاتِلُونَ لڑتے ہین وہ فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ بیچ راہ طاغوت کے کہ وہ شیطان ہے اور اسکی فرمانبرداری کرتے ہین کہ جو باعث عذاب کا ہو جب ایسا حال ہے فَقَاتِلُوا پس لڑو تم اے مومنین أَوْلِيَاءَ الشَّيْطَانِ دوستون شیطان سے جو کہ اسکے فرمانبردار ہین إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ تحقیق کہ مکر شیطان کا یعنی وسوسہ اسکا كَانَ ضَعِيفًا ہے سست اور بودا اسواسطے کہ فریب اسکا خالی ہے دلیل اور حجت سے اور مکر اسکے کو کچھ قوت نہین ہے کہتے ہین کہ مکہ مین ہجرت سے پہلے بعضے مسلمان رسول خدا سے عرض کرتے تھے کہ ہمکو کفار سے لڑنیکی اجازت دیجئے اور حضرت فرماتے تھے کہ مجھکو ابھی جہاد کا حکم نہین ہے جب کہ مدینہ مین حضرت نے ہجرت کی اور جہاد کرنیکا حکم ہوا تو جو لوگ کہ آرزو کرتے تھے کہ مکہ مین لڑائی کی بعضے انمین سے جہاد سے کراہت کرنے لگے حق تعالی انکے مقدمہ مین فرماتا ہے أَلَمْ تَرَ کیا نہ دیکھا تو نے اے محمد إِلَى الَّذِينَ طرف ان لوگون کے قِيلَ لَهُمْ کہا گیا واسطے انکے كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ بند کرو تم ہاتھون اپنے کو کفار کی لڑائی سے یہانتک کہ حکم جہاد کا نازل ہو وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ اور قائم کرو تم نماز کو کہ ہمیشہ پڑھتے رہو وَآتُوا الزَّكَاةَ اور دو تم زکوٰۃ کو فَلَمَّا كُتِبَ پس جسوقت لکھا گیا یعنی جسوقت کہ فرض کیا گیا عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اوپر انکے لڑنا جسوقت کہ وہ ہجرت کر کے مدینہ مین آئے تو إِذَا فَرِيقٌ مِنْهُمْ اسوقت ایک فرقہ انمین سے کہ ضعیف الایمان ہین يَخْشَوْنَ النَّاسَ ڈرتے ہین آدمیون سے كَخَشْيَةِ اللَّهِ مانند ڈرنیکے خدا سے یعنی جیسے کہ خدا سے ڈرنا چاہئے ایسے وہ کفار سے ڈرتے ہین أَوْ أَشَدَّ خَشْيَةً یا زیادہ سخت ڈرنا بسبب نامردی کے مرنیکے خوف سے وَقَالُوا اور کہا انہون نے کہ رَبَّنَا اے پروردگار ہمارے لِمَ كَتَبْتَ کسواسطے لکھا ہے تو نے یعنی کسواسطے واجب کیا ہے تو نے عَلَيْنَا الْقِتَالَ اوپر ہمارے لڑنیکو لَوْلَا أَخَّرْتَنَا کیون نہ ڈھیل دی تو نے ہمکو إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ طرف ایک مدت قریب کی یہ گفتگو ان لوگون کی ہے کہ جو اکثر جہاد مین سے بھاگتے تھے اور کبھی معرکہ مین داخل ہو کر کسیکو قتل نہین کیا اور نہ کبھی کوئی زخم کھایا ہے خدا تعالی انکے واسطے فرماتا ہے کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم ان ڈرانیوالون سے کہ جن لوگون نے دل زندگانی دنیا سے لگایا ہے مَتَاعُ الدُّنْيَا فائدہ دنیا کا قَلِيلٌ تھوڑا ہے مقابلہ مین آخرت کے اور وہ بھی چند روز کا ہے وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ اور آخرت بہتر ہے دنیا سے بسبب باقی رہنے کے لِمَنِ اتَّقَىٰ

ع ۱۰

اُس شخص کی کہ پرہیز کرے کفر اور گناہوں سے وَلَا تُظْلَمُوْنَ اور نہ ظلم کیے جاؤگے تم اے جہاد کرنیوالو فَتِیْلًا بقدر رشتہ رخنہ دانہ خرما کے یعنی وہ بہت کم ہوگا
یعنی تمہارے جہاد کرنیکے ثواب میں کسی طرح کی کمی نہوگی اور مرنا کہ وہ ضرور ہے اُس سے کیوں ڈرتے ہو اَیْنَ مَا تَکُوْنُوْا جہاں کہیں ہوگے تم خواہ مکہ میں
خواہ مدینہ میں خواہ کسی جگہ یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ پاویگی تمکو موت کہ وہ ہرگز تمکو نچھوڑیگی وَلَوْ کُنْتُمْ اگرچہ ہو تم فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَۃٍ بیچ برجوں بلند اور مضبوط کی
اور کہتے ہیں کہ جسوقت جناب سرور خدا مکہ معظمہ سے ہجرت کرکے مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو اُن دنوں میں بدستور سابق کثرت سے
میوے پیدا ہوئے تھے اور غلہ کا نرخ بھی گران تھا یہودیوں نے یہ حال دیکھا تو کہا کہ یہ گرانی غلہ کی اور کمی میوے کی محمد کے یہاں آنیکی بدشگونی کے سبب سے
حقتعالی نے واسطے جھوٹا کرنے اُن لوگوں کے یہ آیت نازل کی کہ وَاِنْ تُصِبْهُمْ اور اگر پہنچے اُنکو حَسَنَۃٌ کوئی بھلائی مثل نعمت اور ارزانی
غلہ کی اور میوے کے یَّقُوْلُوْا کہتے ہیں وہ کہ هٰذِهٖ یہ بھلائی مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ نزدیک خدا کے ہے وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَیِّئَۃٌ اور اگر پہنچے اُن کو
کوئی برائی مثل قحط اور تنگدستی کی یَّقُوْلُوْا کہتے ہیں وہ کہ هٰذِهٖ یہ برائی مِنْ عِنْدِكَ نزدیک تیرے ہے اے محمد یعنی آنے تیرے سے ہے اسطرف کو
قُلْ کہہ تو اے محمد کہ كُلٌّ سب یعنی ارزانی اور گرانی اور دولت اور مفلسی مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ نزدیک خدا کے سے ہے یعنی اُسکے حکم سے ہے اور
کوئی شخص اُسکے حکم کو رد نہیں کرسکتا ہے اور کہہ تو اے محمد صلعم کہ مجھکو اسمیں دخل نہیں ہے فَمَالِ هٰۤؤُلَاۤءِ الْقَوْمِ پس کیا ہے واسطے اس قوم کے کہ
لَا یَكَادُوْنَ یَفْقَهُوْنَ نہیں نزدیک ہیں کہ سمجھیں وہ حَدِیْثًا بات کو کہ جس میں اُنکے واسطے نصیحت ہے اسواسطے کہ اگر عقل اور فہم رکھتے تو جانتے
کہ تمام بھلائی اور برائی خدا کے حکم سے ہے اور فرماتا ہے کہ مَاۤ اَصَابَكَ جو کچھ پہنچتا ہے تجکو اے آدمی مِنْ حَسَنَۃٍ بھلائیوں سے مثل فراخی رزق
اور ارزانی کا اور تمام نعمتوں کا فَمِنَ اللّٰهِ پس فضل خدا کے سے ہے کہ بلا استحقاق دیتا ہے اسواسطے کہ جو کچھ آدمی طاعت کرتا ہے وہ برابر نہیں ہو سکتی
اُسکی نعمتوں کی وَمَاۤ اَصَابَكَ مِنْ سَیِّئَۃٍ اور جو کچھ پہنچتا ہے تجکو برائیوں سے مثل قحط اور مصیبت کا فَمِنْ نَّفْسِكَ پس شامت نفس تیرے سے ہے کہ
گناہ تیرے باعث اُسکے ہوئے ہیں اور پہلے تو خدا نے مجمل فرمایا تھا کہ کل خدا کیطرف سے ہے اور بعد اسکے تفصیل اُسکی کردی کہ کل خدا کیطرف سے ہے لیکن بھلائی
اُسکے فضل و کرم سے ہے اور برائی آدمی کی گناہوں کے عوض میں بطور سزا کے ہے چنانچہ رسولخدا نے فرمایا ہے کہ کوئی پوست بدن کا لکڑی سے نہیں چھلتا ہے
اور پاؤں کسی بندہ کا نہیں پھسلتا ہے مگر بسبب گناہ کے اور امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ فرمایا خدا تعالی نے کہ اے فرزند آدم جو کچھ تو اپنے نفس کیواسطے
چاہتا ہے وہ میری مشیت سے ہے اور میری دی ہوئی قوت سے تو ادا کرتا ہے میرے فرائض کو اور میری دی ہوئی نعمت سے تو قوی ہوا میری نا
فرمانبرداری پر کردیا میں نے تجکو سننے والا اور دیکھنے والا اور قوت والا اور جو کچھ بھلائی تجکو پہنچتی ہے وہ خدا کے فضل اور احسان سے ہے اور جو برائی کہ تجکو
پہنچتی ہے پس وہ تیری شامت نفس سے ہے اور یہ اسواسطے ہے کہ میں اولی ہوں تیری بھلائی کیساتھ تجسے اور تو اولی ہے اپنی برائی کیساتھ مجھسے
یہ اسواسطے ہے کہ میں نہیں سوال کیا جاتا ہوں اس فعل سے کہ جو کرتا ہوں اور وہ سوال کیے جاوینگے یعنی خدا تعالی جو کچھ کرتا ہے موافق حکمت
اور مصلحت کرتا ہے اسواسطے اُسکی کسی صورت سے سوال نہیں ہوتا ہے اور بندہ اکثر خلاف حکمت کرتا ہے اسواسطے اُسکی ہر وقت سے سوال ہوتا ہے
اور فرماتا ہے خدا کہ وَاَرْسَلْنٰكَ اور بھیجا ہے ہمنے تجکو اے محمد لِلنَّاسِ واسطے کل آدمیوں کو رَسُوْلًا پیغمبر کرکے تاکہ سب آدمیوں کو
تو احکام ہمارے پہنچاوے اور طاعت کی رغبت دلاوے تاکہ اُس کے سبب سے لائق بھلائی اور بہلائی کے ہوں اور ڈراوے تو اُنکو گناہوں سے
تاکہ وہ مصیبت میں گرفتار نہوں وَکَفٰی بِاللّٰهِ اور کافی ہے خدا شَهِیْدًا گواہ تیرے پیغمبر ہونیکا اور احکام کے پہنچا دینے کا اور اب بندوں کو پیغمبر کی فرمانبرداری
کی رغبت دلاتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ جو کوئی فرمانبرداری کرے پیغمبر کی فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ پس تحقیق فرمانبرداری کی اُس نے
خدا کی وَمَنْ تَوَلّٰی اور جو کوئی منہ پھیرے پیغمبر سے اور کہنا اُسکا نمانے فَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَیْهِمْ حَفِیْظًا پس نہیں بھیجا ہم نے تجکو
اوپر اُنکے نگہبان کرکے کہ جبر و قہر سے اُنکو گناہوں سے باز رکھے اسواسطے کہ تیرے ذمہ تو فقط پہنچا دینا احکام کا ہے اور اُنکے اعمال [illegible]
دینی ہمپر ہے اور اب خدا تعالی منافقین کا حال بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَیَقُوْلُوْنَ اور کہتے ہیں منافق [illegible]

طاعة فرمانبرداری ہی اور یہ خبر ہے مبتدائے محذوف کی اور تقدیر اسکی امرنا طاعة ہے یعنی کام ہمارا فرمانبرداری ہے فاذا برزوا پس
جسوقت کہ باہر ہوتے ہیں وہ اور چلے جاتے ہیں من عندک نزدیک تیرے سے تو بیّت طائفة شب گزاری کرتا ہے ایک فرقہ منهم انمین
سے یعنی شب کو آپس میں کہتے ہیں غیر الذی تقول غیر اسکے کہ کہتا ہے تو وہ انکو یا غیر اسکے کہ کہتا ہے تو انکو واللہ یکتب اور خدا لکھتا ہے انکے
نامہ اعمال میں یعنی ملائکہ کو حکم کرتا ہے کہ وہ لکھتے ہیں ما یبیّتون جو کچھ کہ شب کو کہتے ہیں وہ اور تدبیر کرتے ہیں اور مشورہ کرتے ہیں تیری
مخالفت میں اور جسوقت کہ حال انکا ایسا ہو تو فاعرض عنهم پس منہ پھیر لے تو انسے اور انپر غضب مت کر کہ بسبب ظاہر کرنے اسلام کے
حکم انکے قتل کا نہیں ہے وتوکل علی اللہ اور توکل کر تو خدا پر ہر حالمین خصوصا ان منافقوں کے مقدمہ میں اور کام اپنا خدا کو پھیر دے
وکفی باللہ وکیلا اور کافی ہے خدا کارساز سب کا اور مقاصد کا درست کرنیوالا اور خدا تعالی انکو ملامت کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ افلا
یتدبرون القرآن کیا پس نہیں تامل کرتے ہیں وہ قرآن کو کہ اسکے معانی کو سمجھیں اور اسمیں تفکر کریں اور اسکے الفاظ کو دیکھیں تاکہ
معجزہ ہونا اسکا انکو معلوم ہو اور جانیں کہ یہ کلام حق ہے اور خدا کے پاس سے نازل ہوا ہے ولو کان اور اگر ہوتا وہ قرآن من عند
غیر اللہ نزدیک غیر اس خدا کے سے جیسا کہ گمان منافقین اور کفار کا ہے تو لوجدوا فیہ البتہ پاتے وہ بیچ اسکے اختلافا کثیرا
اختلاف بہت اسکے معنی میں اور نظم میں بعض میں فصاحت ہوتی اور بعض میں نہ ہوتی اور بعض میں صعوبت ہوتی اور بعض میں سہولت ہوتی
اور کہتے ہیں کہ جسوقت جناب رسول خدا اپنے لشکر کی فتح کی یا خوف اور نقصان کی وحی سے معلوم کر کے خبر دیتے اپنی نبوت کی ثابت کرنیکے واسطے
اور منافقین کے شک کے دور کرنیکے واسطے تو بعضے ضعیف الایمان اور منافقین اسکو مشہور کر دیتے تھے اور یہ امر موجب فساد کا ہوتا تھا اس
مقدمہ میں خدا تعالی انکی مذمت کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ واذا جاءهم اور جسوقت آتا ہے ان منافقین کو امر کوئی امر یعنی کوئی خبر
من الامن امن سے کہ باعث امن کا ہوتا جیسے کہ فتح لشکر اسلام کی یا ارادہ حضرت کا قوم سے صلح کرنیکا او الخوف یا خوف سے یعنی
کوئی خبر ایسی سنتے کہ وہ موجب خوف کا ہوتی جیسے کہ مغلوب ہونا لشکر اسلام کا اور اس خبر امن یا خوف کو سنتے ہیں تو اذاعوا بہ
شہرت دیتے ہیں وہ ساتھ اس خبر کے کہ اسکو مشہور کر دیتے ہیں اور ملاحظہ اسکے فتنہ اور فساد کا نہیں کرتے ولو ردوه اور اگر رد کریں وہ اسکو اور
چھوڑ دیں الی الرسول طرف پیغمبر کے کہ اگر وہ مصلحت جانے تو اسکو ظاہر کرے والی اولی الامر منهم اور چھوڑ دیں وہ اسکو طرف صاحبان حکم
کے ان مسلمانوں میں سے جو کہ اشرف اور سردار اسلام کے لشکر کے ہیں یہاں تک کہ سنیں وہ اسکو انسے اور جانیں کہ وہ سزاوار اور مشہور کرنیکے ہے یا نہیں تو
لعلمه الذین البتہ جانیں اسکو وہ لوگ کہ یستنبطونه تحقیق کرتے ہیں وہ اسکو اور نکالتے ہیں تدبیر اسکی منهم انسے یعنی انبیا
اور ائمہ علیهم السلام سے تو سکتے ہیں یعنی وہ لوگ خبر کو مشہور نکریں بلکہ وہ پیغمبر اور اولوالامر پر اسکو چھوڑ دیں کہ وہ اگر اسمیں صلاح جانیں تو مشہور کریں
اور جو لوگ کہ تحقیق امر کے پیغمبر اور اولوالامر سے کرتے ہیں وہ اسکو جانتے ہیں کہ یہ خبر کس طرح سے ذکر کیجاتی یا قابل ذکر کرنیکے ہے یا نہیں اور اس
صورت میں فاعل علم کا الذین ہے اور یستنبطون کی ضمیر الذین کیطرف پھرتی ہے اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اولوالامر سے مراد ائمہ معصومین
علیهم السلام ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ فعل الذین کا مقدر ہے اور تقدیر اسکی علی ہے وجہ یا کرہ الذین یستنبطونه یعنی اور جو کہ ذکر کرتے ہیں اس
خبر کو وہ لوگ کہ تحقیق کرتے ہیں اور نکالتے ہیں تدبیر کو اسکی تفکر کر کے انمیں سے اور فرماتا ہے خدا کہ ولولا فضل اللہ علیکم اور اگر نہ ہوتا فضل
خدا کا اوپر تمہارے بسبب بھیجنے پیغمبر کے ورحمته اور رحمت اسکی کہ قرآن کو پیغمبر پر نازل کیا ہے یعنی فضل خدا کا رسولخدا ہیں اور رحمت
خدا کی کہ قرآن ہے اور انکی برکت سے ہوتی لاتبعتم الشیطان البتہ پیروی کرتے تم شیطان کی الا قلیلا مگر تھوڑے تم میں سے کہ وہ
عقل کو کام فرما کر اور فکر اور تامل کر کے اسکے [illegible] ہیں اور [illegible] ہیں کہ وہ قابل [illegible] ہیں [illegible] اور [illegible]
[illegible] جناب رسولخدا کے پیغمبر ہونے سے پہلے اور قرآن کے نازل ہونے سے پہلے راہ راست پہچانے اور روایات اہلبیت علیهم السلام

ہین آیا ہے کہ مراد رحمت سے رسول خدا ہین اور فضل سے مراد علی بن ابیطالب ہین اور یا یہ کہ فضل سے مراد رسول خدا ہین اور رحمت سے مراد علی ہین کہ رسول خدا نے
لوگونکو ہدایت کی اور علی نے جہاد سے کئے جسوقت کہ سب صحابہ رسول خدا کو تنہا چہوڑکر بہاگ جاتے تہے اور علی کے سبب سے اسلام نے قوت پکڑی اور
جب کثرت مسلمانون کی ہو گئی رسول خدا کے زمانہ مین تو بعد حضرت کے جو کوئی چاہے حاکم بنکر فوج کشی کرے اور جہاد کیواسطے لوگونکو روانہ کرے اور بعد رسول خدا
کے علی مثل پیغمبر خدا کے ہادی امت ہے کہ صحابہ مین سے جو کوئی غلطی کرتا تہا حکم خدا مین تو علی اسکو متنبہ کرتے تہے اور پہر خدا تعالی جہاد کے لئے فرماتا ہے
کہ فَقَاتِلْ پس لڑو کفار سے فِي سَبِيلِ اللَّهِ بیچ راہ خدا کے تنہا اگرچہ لوگ تنہا چہوڑ دین لَا تُكَلَّفُ إِلَّا نَفْسَكَ نہ تکلیف دیے جاؤ تم مگر نفس
اپنے کو کہ تکلیف جہاد کی تو اکیلا ہی اوٹہا اور تو اکیلا ہی جہاد کر اگرچہ کوئی تیری مدد نکرے خدا تیرا مددگار ہے کفایت کرتا ہے اور حضرت صادق
علیہم السلام نے فرمایا ہے کہ خدا نے اپنے پیغمبر کو وہ تکلیف دی ہے کہ ایسی تکلیف اپنی مخلوقات مین سے کسی کو نہین دی تہی اور وہ یہ ہے کہ حضرت کو حکم
دیا کہ سب آدمیونکے مقابلہ کو تو اکیلا ہی نکل اگرچہ تیرے ہمراہ اور کوئی نہ نکلے اور سوا حضرت کے نہ تو پہلے حضرت کے اور نہ بعد حضرت کے اور کسی کو ایسی
تکلیف نہین دی ہے کہ اکیلا ہزارون آدمیون سے مقابلہ کرے اور کہتے ہین کہ یہ آیت اسوقت نازل ہوئی ہے کہ جسوقت پیغمبر خدا نے ارادہ بدر صغری کے جانیکا
کیا تہا اور نعیم نے مسلمانونکو ابوسفیان کے لشکر سے ڈرایا تہا اور بعضے صحابہ لڑائی کو نہین جاتے تہے اور حضرت فرماتے تہے کہ اگر کوئی اور نجائیگا تو مین اکیلا
ہی جاؤنگا پس حضرت مدینہ منورہ سے باہر نکلے اور حضرت کے ہمراہ ستر آدمیون سے زیادہ نہ تہے اور اکثر اپنے گہرونمین بیٹہے رہے تہے اسوقت یہ آیت نازل ہوئی
اور خدا کا حکم ہوا کہ اگرچہ لوگ بیٹہے رہین لیکن تو واسطے لڑائی کے اے محمد تنہا ہی جا جسوقت حضرت نے جانیکا ارادہ کیا تو ستر آدمی حضرت کے ہمراہ ہوئے اور
اگر یہ بہی نجاتے تو حضرت تنہا ہی جاتے کفار کے دلونمین خدا تعالی نے انکار رعب ڈالدیا اور ابوسفیان اپنے ہمراہیونکو لیکر رستہ مین سے مکہ کو واپس لوٹ کر پہر گیا
اور خدا تعالی نے آیت نازل کر کے حضرت کو حکم دیا کہ تو راہ خدا مین اکیلا ہی جہاد کر اور تو تنہا ہی اپنے نفس کو تکلیف دے وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ
اور رغبت دلا تو مومنین کو لڑائی کیواسطے اسواسطے کہ کام تیرا رغبت اور حرص دلانا ہے نہ جبر اور زبردستی عَسَى اللَّهُ أَنْ يَكُفَّ قریب ہے کہ خدا باز رکہے
مسلمانون سے بَأْسَ الَّذِينَ كَفَرُوا خوف ان لوگونکا کہ کافر ہوئے ہین یعنی قریش اور خوف کو انکے اسطرحسے باز رکہے کہ دلونمین کفار کے مسلمانونکا رعب
ڈالدے جیسے کہ بدر صغرا مین واقع ہوا کہ ابوسفیان مسلمانون کا خوف کر کے اولٹا پہر گیا اور بدر مین نہ آیا وَاللَّهُ أَشَدُّ بَأْسًا اور خدا زیادہ سخت ہے
ہیبت مین وَأَشَدُّ تَنْكِيلًا اور زیادہ سخت ہے عذاب کرنے مین یہ زجر اور توبیخ اس شخص کیواسطے کہ جو پیغمبر کی پیروی مین جہاد کو نہ جاتے اور باسا
تنکیلا تمیز واقع ہوئے ہین اور فرماتا ہے خدا کہ مَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً اور جو شخص کہ سفارش کرے سفارش اچہی کہ کسی برادر مومن کے
حق مین دعائے خیر کرے اور خدا سے اسکی بہتری چاہے يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ مِنْهَا ہوویگا واسطے اسکے حصہ اس مین سے چنانچہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ جو کوئی
غائبانہ برادر مومن کے حق مین دعائے خیر کرے تو خدا تعالی اسکی دعا کو قبول کرتا ہے اور جو فرشتہ کہ اسکے ہمراہ ہے کہتا ہے کہ مثل اسکے تیرے واسطے بہی ہے
اور اس آیت سے یہ بہی معلوم ہوا کہ جو کوئی مومن کیواسطے بعد اسکے مرنیکے عمل خیر کرے اور اسکے واسطے بخشش چاہے تو یہ بہی اسکے ثواب مین شریک ہوتا ہے
وَمَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً اور جو شخص سفارش کرے سفارش بد کہ مومن کے ضرر کی دعا مانگے يَكُنْ لَهُ كِفْلٌ مِنْهَا ہوویگا واسطے اسکے
حصہ وبال مین سے اسکے وَكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُقِيتًا اور ہے خدا اوپر ہر چیز کے قدرت رکہنے والا یا نگہبان اور گواہ اور حضرت صادق
علیہ السلام نے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ جو کوئی حکم کرے کسی کو نیکی کا یا منع کرے بدی سے یا ہدایت کرے یا اشارہ کرے طرف نیکی کی تو وہ
اسمین شریک ہے اور جو کوئی حکم کرے بدی کا یا راہ دکہلائی کرے طرف بدی کی یا اشارہ کرے طرف اسکے پس وہ شریک ہوا اسمین اور حضرت سجاد علیہ السلام
نے فرمایا ہے کہ جسوقت ملائکہ سنتے ہین کسی کو وہ اپنے برادر مومن کیواسطے اسکی غیبت مین دعا کرتا ہے اور نیکی سے اسکو یاد کرتا ہے تو وہ ملائکہ اسکو کہتے ہین
کہ اچہا بہائی ہے تو اپنے بہائی کے واسطے کہ اسکی غیبت مین دعائے خیر اسکے واسطے تو کرتا ہے اور نیکی سے اسکو یاد کرتا ہے تحقیق کر دیا ہے خدا تعالی نے تجہکو دو برابر
اسکے کہ تو نے اسکے واسطے سوال کیا ہے اور تعریف کی ہے تو نے دو برابر اسکی کہ تعریف کی ہے تو نے واسطے اسکے اور یہ فضیلت اور زیادتی تجہکو پہر اور

جسوقت سنتے ہین ملائکہ کہتے ہیں کہ وہ اپنے برادر مومن کو بدی سے یاد کرتا ہے اور دعا بد اسکے واسطے کرتا ہے تو کہتے ہین وہ ملائکہ اسکو کہ برا بہائی ہے تو اپنے
بہائی کیواسطے بازرہ اور زبان کو اپنی بند کر تو لے پوشیدگی ہین عیبے والے گناہون اور عیبون اسکے کا اور پہر تو اپنے نفس کو شفقت بین
ڈال اور شکر سے خدا کا کہ جسنے تجہیر پوشیدہ کیا ہے اور جان تو کہ خدا زیادہ عالم ہے اپنے بندہ کا تجہسے اور حال سب کا یہہ ہے کہ بیں اگر کوئی نیکی کرے کسی
تو اُسنے اپنے حقین نیکی کی ہے اور اگر کسی سے بدی کی ہے تو اپنے حقین اُسنے بدی کی ہے پس جسوقت کہ حال ایسا ہے تو جو کوئی کہ غیبت دفع کرے کسی
مومن کو جہاد کی تو ہمکا ثواب وہ پاویگا اور اب خدا تعالی مومنین کو تہذیب اور سلام کی مقصد مین حکم کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّةٍ
اور جسوقت سلام کیے جاؤ تم ساتھ سلام علیکم کے تو فَحَیُّوْا پس جواب سلام کا دو تم بِاَحْسَنَ مِنْهَا ساتھ بہتر کے اُس سے یعنی اگر کوئی مومن
تمکو کہے کہ سلام علیکم تو تم اسکے جواب مین کہو وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته اَوْ رُدُّوْهَا یا پہیر دو تم بھی سلام کو جو کہ اُسنے کہا ہو یعنی
اگر کوئی مومن کہے سلام علیکم تو تم اسکے جواب مین کہو کہ وعلیکم السلام کہ اسقدر جواب دینا سلام کا واجب ہے اور اس سے زیادہ سنت ہے چنانچہ
بیان ہوا ہے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ حَسِیْبًا تحقیق کہ خدا ہے اوپر ہر چیز کے حساب لینے والا پس تم سلام پر اور اُسکے جواب پر حساب لیگا
اور احادیث مین آیا ہے کہ سلام کرنا سنت ہے اور اسکا جواب دینا واجب ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سلام علیکم کہے مومنین کو
تو دس نیکیان اسکے واسطے لکہی جاتی ہین اور اگر کہے سلام علیکم ورحمة الله تو بیس نیکیان اسکے واسطے لکہی جاتی ہین اور اگر کہے سلام علیکم ورحمة الله
وبرکاته تو تیس نیکیان اسکے واسطے لکہی جاتی ہین اور فرمایا کہ تہوڑے آدمی سلام کرین بہتون پر اور سوار سلام کرے پیدل پر اور چاہئے کہ چہوٹے بڑون پر
ہین وہ سلام کرین کم سوارون کو اور گہوڑے کے سوار سلام کرین خچر کے سوارون کو اور ایک [illegible] سلام کرے [illegible] کو اور چاہئے [illegible]
کو اور فرمایا کہ بخیل وہ شخص ہے کہ بخل کرے سلام سے اور آواز سے سلام کرنا چاہئے [illegible] جواب سلام کا دیوے [illegible] اور اگر کوئی غیر مذہب والا
سلام کرے تو جواب مین کہو کہ وعلیک اور یہودی اور نصاری اور مجوسی اور بت پرست اور شراب پینے والے اور دستر خوان [illegible] والے اور شطرنج اور نرد کے
کہیلنے والے اور وقت کہیلنے کے اور مخنث اور شاعر کہ [illegible] عورتون کی تہمت کرتے ہین [illegible] والے وقت پڑہنے نماز کے اور سود کہانیوالے
اور پاخانہ مین بیٹہنے والے [illegible] سلام علیکم کہنا [illegible] حدیث مین آیا ہے کہ امام باقر نے فرمایا کہ ایک دن امیر المومنین ایک قوم پر گذرے
اور انپر سلام کیا ان لوگون نے جواب مین کہا کہ علیک السلام ورحمة الله وبرکاته ومغفرته ورضوانه جناب امیر علیہ السلام نے سنکر فرمایا کہ [illegible]
کہ جو ملائکہ نے ہمارے پدر ابراہیم علیہ السلام کو کہا ہے ورحمة الله وبرکاته علیکم اہل البیت [illegible] معلوم ہوا کہ ورحمة الله وبرکاته سے زیادہ نہ کہے اور روایت
کی گئی ہے کہ ایک مرد نے رسول خدا [illegible] سے کہا السلام علیک حضرت نے جواب مین فرمایا وعلیک السلام ورحمة الله دوسرے آدمی نے حضرت کو کہا کہ
السلام علیکم ورحمة الله حضرت نے جواب مین فرمایا کہ وعلیک السلام ورحمة الله وبرکاته تیسرے آدمی نے حضرت کو کہا السلام علیکم ورحمة الله و
برکاته حضرت نے جواب مین اسکے فرمایا وعلیک اُس آدمی نے کہا کہ پہر سلام کے جواب مین یا رسول خدا [illegible] کمی کی [illegible] جواب احسن منہا اور ردوہا
ہے وہ اس جواب مین کہان ہے حضرت نے فرمایا کہ تو نے میرے واسطے کوئی فضیلت باقی ہی نہین چہوڑی جو سلام مین چاہئے تہا وہ تو نے سب ادا
کر دیا اس سے یہی معلوم ہوا کہ حد سلام کی ورحمة الله وبرکاته تک ہے اور اس سے زیادہ اور کوئی لفظ نہین ہے اور فرمایا امام علیہ السلام نے کہ تمام تحیہ کا
واسطے مقیم کی تو مصافحہ ہے اور تمام تسلیم کا مسافر کیواسطے معانقہ اور بغلگیر ہونا ہے اور فرمایا کہ تین شخص کو سلام نکرین ایک تو جنازہ کی ہمراہ جانیوالیکو
اور ایک نماز جمعہ کیواسطے جانیوالیکو اور ایک حمام مین اور اب خدا تعالی ثواب اور عذاب کا ذکر کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ خدا مستحق
عبادت ہے کہ نہین ہے کوئی معبود سوا اسکے لَیَجْمَعَنَّكُمْ البتہ جمع کریگا وہ تمکو قبرون سے اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ روز قیامت تک کہ لَا رَیْبَ
فِیْهِ نہین شک اسکے آنے مین وَمَنْ اَصْدَقُ اور کون شخص زیادہ سچا ہے مِنَ اللّٰهِ خدا سے حَدِیْثًا باتین یعنی یہہ خبر واقع ہوگی
یعنی کوئی شخص خدا سے زیادہ سچا نہین ہے اور وہ ایسا ہے کہ اسکے سخن اور وعدہ مین دروغ اور کذب کو کسیطرح سے راہ نہین ہے اور کہتے ہین کہ ایک جماعت

سلام کرنے کا بیان

ربع ۱۱ ع ۹ ۸

مکہ سے ہجرت کی اور اثنائے راہ میں وہ پشیمان ہو کر پھر گئے اور مدینہ کو مقام سمجھا کہ ہم مسلمان ہیں اور اسلام سے پھر گئے تھے ان میں مومنین کو انکے مقدمہ میں اختلاف پیدا
ہوا بعضے تو کہتے تھے کہ وہ مومن ہیں اور بعضوں نے انکے نفاق کا حکم کیا اور امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ وہ مکہ سے مدینہ کو چلے تھے اور اپنا اسلام
انہوں نے ظاہر کیا تھا اور پھر مکہ کو واپس ہو گئے اور وہاں پہنچکر اپنے شرک کو ظاہر کیا اور پھر یمامہ کیطرف انہوں نے سفر کیا مسلمان انکے بارہ میں مختلف ہو گئے
کوئی تو انکو مسلمان کہتا تھا اور کوئی کافر کہتا تھا خدا تعالی نے یہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ فما لکم پس کیا ہے واسطے تمہارے اے
مسلمانوں فی المنافقین بیچ مقدمہ منافقوں کے کہ متفرق ہو تم فئتین دو فرقے اور ایک روایت میں یہ ہے کہ ایک جماعت تھی جو ہجرت کی
ناموافقت ہوئی مدینہ کا بہانہ کر کے رسول خدا سے اجازت صحرا میں نکلنے کی لیکر مدینہ سے چلے گئے اور مکہ کے مشرکوں میں جا ملے اور اصحاب رسول خدا کو انکے
اسلام میں تردد ہوا یہ آیت نازل ہوئی کہ تم کس لیے دو گروہ ہو گئے ہو اور انکے کفر پر اتفاق نہیں کرتے ہو والله ارکسھم اور حال یہ ہے کہ خدا
نے اوندھا کر دیا ہے انکو یعنی کفر کے حکم میں کر دیا ہے انکو وہ قتل اور اسیری اور آتش دوزخ سے بما کسبوا بسبب اسکے کہ کسب کیا انہوں نے کہ وہ
مومنین سے منھ پھیر کر مشرکوں سے جا ملے ہیں اتریدون ان تھدوا کیا چاہتے ہو تم یہ کہ ہدایت کرو تم ایسے لوگوں کو من اضل الله جس کو
کہ گمراہی میں چھوڑ دیا ہے خدا نے اور پڑا رہنے دیا ہے انکو اسکے کفر میں اسکے عناد اور انکار کی جہت سے اور توفیق کو اس سے باز رکھا ہے پس ایسے لوگوں کو
کیونکر ہدایت کرو گے تم ومن یضلل الله اور جس شخص کو کہ گمراہی میں پڑا رہنے دے خدا اور دیا یہ کہ جس کو گمراہی کا حکم کرے خدا اور دیا یہ کہ [illegible]
راہ سے گم کرے فلن تجد له پس ہرگز نہ پاویگا تو واسطے اسکے طرف ہدایت کے سبیلا کوئی راہ ودوا دوست رکھتے ہیں وہ
ہیں وہ لوگ برگشتہ اور آرزو کرتے ہیں لو تکفرون کاش کفر کرو تم کما کفروا جیسا کہ کفر کیا ہے انہوں نے فتکونون سواء پس ہو جاؤ تم
اور وہ دونو برابر گمراہی اور کفر میں فلا تتخذوا پس نہ پکڑو تم یعنی نہ اختیار کرو تم منھم ان برگشتہ لوگوں میں سے اولیاء دوست حتی
یہاں تک کہ یھاجروا ہجرت کریں وہ کفر کے شہر سے طرف شہر اسلام کے فی سبیل الله بیچ راہ خدا کی کہ وہ ہجرت بخوشی رضامندی خدا کی واسطے
ہو اور سوا اسکے اور کوئی غرض اس سے ہو فان تولوا پس اگر پھر جاویں وہ ایمان اور ہجرت سے فخذوھم پس پکڑو تم انکو اور قید کرو
واقتلوھم اور قتل کرو تم انکو حیث وجدتموھم جس جگہ کہ پاؤ تم انکو حل اور حرم کا ولا تتخذوا اور نہ پکڑو تم منھم ان میں سے ولیا
کوئی دوست یعنی کسی کو انمیں سے نہ اختیار کرو تم اپنا دوست ولا نصیرا اور نہ مددگار بلکہ پکڑو انکو اور قتل کرو الا الذین یصلون مگر وہ
لوگ کہ جا پہنچیں اور پناہ لیجاویں الی قوم طرف اس قوم کی کہ واقع ہو بینکم وبینھم درمیان تمہارے اور درمیان انکے میثاق عہد
یعنی تم ان برگشتہ لوگوں کو قتل کرو مگر جو لوگ کہ انمیں سے پناہ لیجاویں طرف اس قوم کی کہ تم نے ان سے عہد کیا ہو کہ ان سے نہ لڑیں انکو قتل نہ کرو اور
وہ قوم بنی خزاعہ یا بنی اسلم تھی کہ رسول خدا نے ان سے عہد کیا تھا اور مقرر کیا تھا کہ جو کوئی تمہارے پاس جاویگا وہ امان میں ہو اس قوم کے واسطے خدا فرماتا ہے کہ
انکے پاس جاویں تو انکو قتل مت کرو او جاؤکم یا آویں وہ تمہارے پاس حصرت صدورھم جس وقت کہ تحقیق تنگ ہوں سینے انکے ان
یقاتلوکم اس سے کہ لڑیں وہ تم سے یعنی لڑنیکو تم سے وہ مکروہ جانیں او یقاتلوا قومھم یا لڑیں وہ قوم اپنی سے کہ کافر ہیں اپنی جانب سے [illegible]
عہد نہ کرنیکا کیا ہے اسنے بھی وہ لڑنیکو مکروہ جانیں تو ان سب کو تم مت لڑو اور صدرھم حال واقع ہوا ہے اور قد اسمیں مقدر ہے واسطے کہ جو وقت
ماضی حال واقع ہو تو قد اسمیں ہوتا ہے خواہ ظاہر ہو خواہ مقدر ہو ولو شاء الله اور اگر چاہتا خدا اور حکمت و مصلحت اسکی تقاضا کرتی لسلطھم
البتہ غالب کرتا انکو علیکم اوپر تمہارے کہ دلوں کو انکے قوی کرتا اور رعب کہ انکے دلوں سے دور کرتا فلقاتلوکم پس البتہ لڑتے وہ تم سے اور
نہ رہتے باز رہتے فان اعتزلوکم پس اگر کنارہ کریں وہ تم سے فلم یقاتلوکم پس نہ لڑیں وہ تم سے والقوا الیکم السلم اور ڈالیں
وہ طرف تمہاری صلح کو یعنی وہ تم سے صلح کریں اور جزیہ دینا قبول کریں اختیار کریں اور امان چاہیں فما جعل الله پس نہیں کیا ہے خدا نے لکم واسطے تمہارے
علیھم سبیلا اوپر انکے کوئی طریقہ کہ تم لڑو اور انکو غارت کرو اور اس زمانہ میں رسول خدا کو یہ حکم تھا کہ جو کوئی نہ لڑے تو اس سے [illegible]

اور جو کوئی تجھسے نہ لڑے تو تو بھی اُس سے مت لڑ یہانتک کہ سورہ برات نازل ہوئی اور بعد اُسکے سب مشرکین سے لڑنیکا حکم ہوا اگرچہ حضرت نے بروز فتح مکہ عہد
کیا تھا اُنسے لڑنیکا حکم تھا اور یہ آیت منسوخ ہو آیہ فاذا انسلخ الاشہر الحرم سے اور ایک اور قوم کے مقدمہ مین خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ستجدون اٰخرین
قریب ہے کہ پاؤ گے تم دوسری قوم کو کہ وہ بنی غطفان ہین یا بنی اسد ہین کہ مدینہ مین جاکر اُنھون نے اسلام کو ظاہر کیا تھا یریدون چاہتے ہین کہ وہ
ان یامنوکم یہ کہ امن مین ہون وہ تمسے اور مدینہ سے باہر جائین تو کافر ہو جائین ویامنوا قومہم اور چاہتے ہین یہ کہ امن مین ہوین وہ قوم اپنی
سے اور کہتے ہین کہ وہ ایک قوم تھی کہ اپنے اسلام کو ظاہر کرتے تھے تاکہ مسلمانونسے امن مین رہین اور جسوقت وہ اپنی قوم کیطرف جاتے تھے تو کفر کو ظاہر کرتے تھے کہ اُنسے
امن مین رہین اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ یہ آیت عیینہ بن حصین الفزاری کے حق مین نازل ہوئی ہے کہ انکی شہرون مین خشک سالی ہوگئی تھی
اور وہ رسولخدا کے پاس آیا تھا اور اُس سے حضرت نے مصالحہ کیا تھا کہ درمیان نخلستان کے رہے اور کوئی اُسکے درپے نہو اور وہ ملعون منافق تھا اور جناب رسولخدا
صلعم کا نام اُسنے احمق مطاع رکھا تھا اور فرمایا ہے خدا نے کہ کلما ردوا جسوقت پھیرے جاتے ہین وہ اور بلائے جاتے ہین الی الفتنۃ طرف فتنہ
کہ وہ کفر یا قتل اہل اسلام ہے تو ارکسوا فیہا رجوع کیے جاتے ہین بیچ اُس فتنہ کے قصد کفر یا مسلمانون کی قتل کا کرین فان لم یعتزلوکم پس
اگر نہ کنارہ کرین وہ تمسے بلکہ لڑنیکا ارادہ کرین ویلقوا الیکم السلم اور نہ ڈالین وہ طرف تمہارے صلح کو ویکفوا ایدیہم اور نہ باز رہین
وہ ہاتھون اپنے کو اور نہ بند کرین تمہارے لڑنے سے فخذوہم پس پکڑو تم انکو واقتلوہم حیث ثقفتموہم اور قتل کرو تم انکو جگہہ کہ
پاؤ تم انکو واولئکم اور یہ وہ لوگ ہین کہ جعلنا لکم کیا ہے ہمنے واسطے تمہارے علیہم اوپر انکے سلطانا مبینا غلبہ ظاہر اور حجت
روشن انکی قتل اور اسیر کرنے مین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ عیاش بن ربیعہ ہجرت سے پہلے مسلمان ہوگیا تھا اور اپنے اسلام کو اپنے یگانون سے
پوشیدہ رکھا تھا ایک شب بھاگ کر مدینہ کو روانہ ہوا اور ماں اُسکی فراق مین اُسکے نالہ اور فریاد کرتی تھی ابوجہل اور اُسکا بھائی حارث یہ دونو عیاش کے
برادر مادری تھے انھون نے اپنی ماں کی بیقراری دیکھی تو عیاش کے پیچھے روانہ ہوئے اور مدینہ کے قریب سے اُسکو حیلہ اور فریب کرکے لائے اور مکہ مین لاکر
اُسکا یہ حال کیا کہ ہاتھ اور پاؤن اُسکے باندھکر دہوپ مین ڈالدیتے تھے تاکہ اسلام سے پھر جاوے اور حارث بن زید نے ایک روز اُسکو کہا کہ اے عیاش اسقدر محنت
اور رنج تو کسواسطے کھینچتا ہے دین اسلام کو ترک کر جسوقت کہ بہت تکلیف اور ایذا عیاش نے پائی تو ناچار ہوکر جو کچھ اُنھون نے کہلایا وہ کہا اور حارث نے
پھر اُسکو ملامت کیا اور کہا کہ تو نے جو اُس دین کو ترک کیا ہے اگر وہ دین حق تھا تو تو نے حق کو ترک کیا اور اگر وہ دین باطل تھا تو پہلے اس سے تو باطل
پر تھا عیاش نے غصہ ہو کر قسم کھائی اور حارث سے کہا کہ جسوقت مجھکو قدرت ہوگی اپنا قابو پاکر تجھکو قتل کرونگا اور عیاش نے مکہ سے ہجرت کرکے پھر اسلام
کو قبول کیا اور حارث بھی مدینہ مین جاکر مسلمان ہوگیا اور عیاش وقت مسلمان ہونے حارث کے حاضر نتھا ایک روز حارث کو قبا مین تنہا پایا اور اپنی قسم
وفا کرنیکے واسطے حارث کو مارڈالا مسلمانون نے عیاش کو ملامت کیا کہ تو نے ایک مسلمان کو ناحق مارڈالا قیامت کے روز خدا کو کیا جواب دیگا عیاش
نادم و پشیمان ہو کر رسولخدا کی خدمت مین حاضر ہوا اور تمام قصہ کو حضرت کے روبرو عرض کیا اور کہا کہ مجھکو اُسکے مسلمان ہو جانیکی خبر نتھی اور مجھسے خطا ہوئی
ہے اُسکے قتل کرنے مین جو کچھ اُسکی جزا ہو اُسکا حکم کیجیئے اُس مقدمہ مین یہ آیت نازل ہوئی کہ وماکان لمؤمن اور نہین لایق ہے واسطے کسی مومن
ان یقتل مؤمنا یہ کہ قتل کرے کسی مومن کو ناحق الا خطأ مگر خطا سے اور خطا مستثنے منقطع ہے یا حال یا مفعول لہ ہے ومن قتل
مؤمنا خطأ اور جو کوئی قتل کرے مومن کو خطا سے تو فتحریر رقبۃ مؤمنۃ پس آزاد کرنا ایک گردن ایماندار کا ہے اور خطا یہ ہے اور
فتحریر رقبۃ مبتدا محذوف الخبر ہے اور تقدیر اُسکی فعلیہ تحریر رقبۃ ہے یعنی جو کوئی قتل کرے مومن کو خطا سے تو پس اوپر اُسکے واجب ہے آزاد کرنا گردن ایماندار کا
یعنی آزاد کرنا ایک بندہ مومن کا اُسپر واجب ہے اور یہ کفارہ اُس قتل کا ہے ودیۃ مسلمۃ الی اہلہ اور خونبہا سپرد کیا گیا طرف لوگون اُس
مقتول کی یعنی اُس قاتل پر لازم ہے کہ خونبہا اُس مقتول کا اُسکے وارثون کو پہنچادے کہ وہ اُسکو مثل میراث کے آپسمین تقسیم کرلیوین الا ان یصدقوا
مگر یہ کہ خیرات کردیوین اور معاف کرین وارث مقتول کے قاتل کو اُسوقت خونبہا بھی کچھ دینا نہین آتا فان کان من قوم عدو لکم

پس اگر ہووے وہ مقتول اُس قوم میں سے کہ دشمن ہیں وہ واسطے تمہارے یعنی کفار میں سے ہو وہ مقتول وَھُوَ مُؤْمِنٌ اور وہ قاتل مومن ہو تو فَتَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ پس آزاد کرنا گردن ایماندار کا ہے اُسکے کفارہ میں اور خون بہا نہیں ہے کیونکہ مقتول کے وارثوں کو دینا واجب نہیں ہے وَاِنْ کَانَ مِنْ قَوْمٍ اور اگر ہووے وہ مقتول اُس قوم میں سے کہ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَھُمْ درمیان تمہارے اور درمیان اُنکے مِّیْثَاقٌ عہد اور پیمان ہے جیسے کہ اہل ذمہ یہود اور نصارائی کے پس حکم اُسکا حکم مسلمان کا ہے خون بہا اور کفارہ میں دونوں میں چنانچہ خدا فرماتا ہے فَدِیَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓی اَھْلِهٖ پس خون بہا سپرد کیا گیا ہے طرف لوگوں اُس مقتول کی یعنی اُسکے وارثوں کیطرف وَتَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ اور آزاد کرنا گردن ایماندار کا ہے اُسکے کفارہ میں فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ پس جو شخص کہ نہ پاتا ہے بندہ کو اور اُسکے آزاد کرنیکی قدرت نہ رکھتا ہو تو فَصِیَامُ شَھْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ پس روزے ہیں دو مہینے پے در پے یعنی دو مہینے پے در پے روزے رکھے اُسکے کفارہ میں اور یہاں صیام کی خبر بھی محذوف ہے اور تقدیر اُسکی فعلیہ صیام شہرین متتابعین ہے اور یہ تَوْبَةً قبول کرنا توبہ کا ہے مِّنَ اللّٰهِ خدا کیجانب سے بسبب اُس خون بہا اور کفارہ کی اور توبہ مفعول لہ ہے یا مفعول مطلق ہے یعنی تاب علیکم توبۃ وَکَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا اور ہے خدا جاننے والا حال قاتل اور مقتول کا حَکِیْمًا صاحب حکمت کہ تمہاری آسانی کیواسطے کفارہ اور خون بہا مقرر کر دیا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا اور جو کوئی قتل کرے مومن کو عمداً جان بوجھکر تو فَجَزَآؤُهٗ جَھَنَّمُ پس جزا اُسکی دوزخ ہے خٰلِدًا فِیْھَا ہمیشہ رہنے والا ہے وہ قاتل بیچ اُس دوزخ کے وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِ اور غضب کیا ہے خدا نے اوپر اُسکے وَلَعَنَهٗ اور لعنت کی ہے اُسکو اور اپنی رحمت سے دور کیا ہے وَاَعَدَّ لَهٗ اور طیار کیا ہے واسطے اُس کے عَذَابًا عَظِیْمًا عذاب بڑا آخرت میں اور وہ عذاب سخت دوزخ کا ہے متعمدا اور خالدا دونوں حال ہیں اور اس آیت کی نازل ہونیکا سبب میں اسطرح سے بیان کرتے ہیں کہ مقیس بن ضبابہ نے اپنے بھائی ہشام کو محلہ بنی النجار میں قتل کیا ہوا پایا اور جناب رسول خدا صلعم کو خبر کی حضرت نے اُسکو زبیر فہری کی ہمراہ کرکے بنی النجار کے لوگوں کے پاس بھیجا اور کہلا بھیجا کہ قاتل کو اُسکے سپرد کرو کہ اُس سے قصاص لیا جاوے ورنہ خون بہا اُسکا موافق شرع کے ادا کرو بنی النجار نے کہا کہ قاتل کی تو ہمکو خبر نہیں ہے کہ کون ہے لیکن خون بہا اُسکا ہم ادا کرینگے اور سو اونٹ اُسیوقت خون بہا میں مقیس کو دیئے اور مقیس ہمراہ زبیر کے مدینہ کو واپس آیا اور جسوقت کہ شہر کے نزدیک پہنچا تو شیطان نے اُسکے دل میں وسوسہ ڈالا کہ لوگ تجھکو طعن کرینگے کہ اسنے بھائی کا خون بہا لیا ہے اور اُسکے قاتل کو قتل کیا مناسب یہ ہے کہ زبیر کو قتل کرنا چاہئے اور اونٹوں کو مکہ کو روانہ کرو پس جسوقت زبیر فہری کو غافل پایا ایک بڑا پتھر اُسکے سر پر مارا کہ وہ مر گیا اور ایک اونٹ پر سوار ہو کر مکہ کو روانہ ہوا اور باقی کے اونٹ ہانکتے اور مکہ میں جا کر مرتد ہو گیا جناب رسول خدا صلعم کو خبر پہنچی تو فرمایا کہ میں ہرگز اُسکو امان نہ دونگا حرم میں نہ غیر حرم میں اور بروز فتح مکہ وہ قتل ہو کر جہنم کو پہنچا اور خدا تعالی نے یہ آیت اُسکے مقدمہ میں نازل کی اور قاتل مومن کا اگر مومن ہے اور عمداً اُسکو قتل کیا ہے تو وہ ہمیشہ دوزخ میں نہ رہیگا جبتک کہ قتل کرنیکو حلال نہ سمجھے اور اگر حلال جانے تو وہ ہمیشہ کو دوزخ میں رہیگا اور یا یہ کہ ایمان کی جہت سے قتل کرے تب بھی ہمیشہ کو دوزخ میں رہیگا اور اگر یہ امر نہیں ہے اور بعد اُسکے وہ توبہ کرے تو وہ ہمیشہ دوزخ میں نہ رہیگا چنانچہ کسی نے حضرت صادق سے پوچھا کہ اگر کوئی مومن قتل کرے عمداً کسی مومن کو تو اُسکے واسطے توبہ ہے یا نہیں فرمایا کہ اگر اُسکو ایمان کی جہت سے قتل کیا ہے تو اُسکے واسطے توبہ نہیں ہے اور اگر غصہ سے یا دنیا کی کسی شے کے سبب سے قتل کیا ہے تو اُسکی توبہ یہ ہے کہ اُسکے عوض میں وہی مارا جاوے اور جو نہیں تو مقتول کے وارثوں کے پاس جا کر اقرار کرے کہ میں نے قتل کیا ہے پس اگر وہ معاف کریں اور قتل نہ کریں تو خون بہا اُسکا اُنکو دیوے اور اُسکے کفارہ میں ایک مومن بندہ آزاد کرے اور دو مہینے پے در پے روزہ رکھے اور ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاوے لیکن قتل کرنا مومن کا بہت بڑا گناہ ہے چنانچہ جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ قتل کرنا مومن کا نزدیک خدا کے تمام دنیا کے زائل ہونے سے زیادہ ہے اور فرمایا حضرت نے کہ اگر کل باشندے آسمان کے اور زمین کے مومن کے قتل کرنے میں شریک ہوں تو خدا تعالی سب کو دوزخ میں ڈالے اور ایسی بہت سی روایتیں اس باب میں وارد ہیں اور کہتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلعم نے مسلمانوں کو ایک قوم کی لڑائی کیواسطے بھیجا اُس قوم کا ایک آدمی اور ایک شخص مرداس فدکی ہے نام تھا وہ مسلمان تھا وہ اپنے عیال اور اسباب اور گوسفندوں کو لیکر پہاڑ پر چڑھ گیا اور لشکر اسلام کے آدمی تکبیر

لیتے ہوئے وہان پہنچے مرداس نے آواز تکبیر سُنی تو جانا کہ یہ لشکر اسلام کا ہے وہ بھی تکبیر کہتا ہوا پہاڑ سے نیچے اترا اور مسلمانون سے کہا کہ سلام علیکم اور کہا کہ
اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ اسامہ بن زید پر حمیت نے اُس مومن کو کافر جانکر مار ڈالا اور مال اسباب اُسکا
لوٹ لیا جناب رسول خدا صلعم کو یہ خبر پہنچی تو بہت غمگین ہوئے اور فرمایا کہ اے اسامہ تو نے اُس شخص کو قتل کیا ہے کہ جو خدا کی وحدانیت کا اقرار کرتا تھا
اسامہ نے پشیمان ہو کر کہا کہ یا رسول خدا وہ شخص تلوار کے خوف سے کلمہ کہتا تھا حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے اُسکا دل چیر کر دیکھا تھا کہ وہ سچ کہتا ہے یا جھوٹ
کہتا ہے اور بعد اسکے یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو اِذَا ضَرَبْتُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ
جس وقت چلو تم بیچ راہ خدا کے کہ واسطے جہاد راہ خدا کے سفر کرو تم تو فَتَبَیَّنُوْا پس تحقیق کرو تم اور جلدی مت کرو تم کہ مسلمانونکو کافر گمان کر کے
مار ڈالو تم وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰی اِلَیْکُمُ السَّلٰمَ اور مت کہو تم واسطے اُس شخص کے کہ ڈالے طرف تمہارے صلح کو اور تم سے سلام علیکم کہے اور کلمہ شہادت پڑھے کہ
لَسْتَ مُؤْمِنًا نہین ہے تو مومن اور ہمارے خوف سے تو کلمہ پڑھتا ہے تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا طلب کرتے ہو تم مال اور اسباب زندگانی دنیا
کا کہ چند روز کا ہے اور اسکے مال کی طمع مین تم نے اُسکو قتل کر ڈالا اور سب مال و اسباب اُسکا لوٹ لیا اور اگر طالب مال غنیمت کے ہو تو فَعِنْدَ اللّٰہِ مَغَانِمُ
کَثِیْرَۃٌ پس نزدیک خدا کے غنیمتین بہت ہین کہ تمکو دیگا لیکن مسلمانونکو مال کے واسطے قتل مت کرو کَذٰلِکَ کُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ ایسے ہی تھے تم
بھی پہلے سے کہ کلمہ شہادت کے وسیلہ سے تم اپنے مال اور خون سے محفوظ رہے اور تمہارے ظاہر کے کلمہ کہنے کو کون جانتا تھا کہ تمہارا دل بھی تمہاری بات
سے موافق ہے فَمَنَّ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ پس احسان کیا خدا نے اوپر تمہارے کہ تمکو مومن مشہور کیا اور تمہارا دین درست کیا فَتَبَیَّنُوْا پس تحقیق کر لیا
کرو تم کہ یہ مومن ہے یا کافر ہے اور لوگونکے قتل کرنے مین جلدی مت کیا کرو فقط گمان کر کے کہ یہ کافر ہے اور مسلمان کا قتل کرنا بدتر ہے کافر کے زندہ چھوڑ
دینے سے اِنَّ اللّٰہَ کَانَ تحقیق خدا ہے بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم خبردار کہ موافق اعمال کے سب کو جزا دیگا پس آدمی کو
قتل کرنے مین جلدی مت کرو جب تک کہ تحقیق نکر لو اور اہل کوفہ نے سوا عاصم کے فتبینوا کو فتثبتوا پڑھا ہے اور یہ اسامہ وہ شخص ہے کہ جناب امیر المومنین
علیہ السلام سے برگشتہ تھا اور کسی لڑائی مین حضرت علی کی ہمراہی نہین کی نہ جنگ جمل مین نہ جنگ نہروان مین نہ جنگ صفین مین
اور کہتے ہین کہ جنگ تبوک کو جاتے وقت ایک جماعت مسلمانون کی بیٹھ رہی اور جہاد کو واسطے نگئے کعب بن مالک اور مرارہ بن الربیع اور ہلال
بن امیہ اور عبد اللہ بن ام مکتوم کا نام تھا اور سوا انکے اور کتنے آدمی بیعذر جہاد سے بیٹھ رہے لیکن عبد اللہ ابن ام مکتوم نابینا ہونیکی جہت سے نگئے
اور عذر کیا کہ یا رسول خدا مین نابینا ہونیکی جہت سے نہین جا سکتا ہون اور اس ثواب سے محروم ہون خدا تعالی نے یہ آیت انکے مقدمہ مین نازل
کی کہ لَا یَسْتَوِی الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ نہین برابر ہین بیٹھ رہنے والے مومنون مین سے اپنے گہرون مین غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ سوا
صاحبون ضرر اور عاجزی اور بیماری کی وَالْمُجٰہِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اور جہاد کرنیوالے بیچ راہ خدا کے بِاَمْوَالِہِمْ ساتھ مالون اپنے کے کہ
جہاد کے سامان مین اور مجاہدین کی نفقہ کے واسطے صرف کرتے ہین وَاَنْفُسِہِمْ اور ساتھ جانون اپنی کے کہ کفار کا مقابلہ کر کے انسے لڑتے ہین اور اپنی
جانون پر کھیلتے ہین یعنی جو کہ جہاد سے اپنے گہرون مین بیٹھ رہتے ہین وہ لوگ برابر ان لوگون کی نہونگے فضیلت اور مرتبہ مین جو کہ راہ خدا مین جہاد
کرتے ہین اور اپنے مالونکو جہاد کے سامان مین خرچ کرتے ہین فَضَّلَ اللّٰہُ الْمُجٰہِدِیْنَ بزرگی دی ہے خدا نے جہاد کرنیوالونکو بِاَمْوَالِہِمْ وَاَنْفُسِہِمْ
ساتھ مالون اپنے کے اور جانون اپنی کے عَلَی الْقٰعِدِیْنَ اوپر بیٹھ رہنے والونکے جہاد سے دَرَجَۃً باعتبار درجہ کے کہ درجہ جہاد کرنیوالونکا زیادہ
ہے بیٹھ رہنے والون سے اور درجۃ منصوب بہ نزع خافض ہے یعنی تفضیلا بدرجہ اور وہ واقع ہوا ہے موضع مصدر مین وَکُلًّا اور سب کو یعنی جہاد
کرنیوالونکو اور بیٹھ رہنے والونکو جو کہ رغبت جہاد کی رکھتے ہین اور کسی عذر کے سبب سے جہاد مین نہین جا سکتے ہین وَعَدَ اللّٰہُ الْحُسْنٰی وعدہ کیا
ہے خدا نے نیک یعنی عذر سے بیٹھ رہنے والون اور جہاد کرنیوالون سے سب سے نیک وعدہ کیا ہے کہ بہشت مین انکو داخل کریگا بسبب اعتقاد صحیح اور
ایمان درست اور خالص انکی کے لیکن زیادتی درجہ کی اعمال نیک کی جہت سے ہے وَفَضَّلَ اللّٰہُ الْمُجٰہِدِیْنَ عَلَی الْقٰعِدِیْنَ

بزرگی کی ہی اور زیادہ دیا ہی خدا نے جہاد کرنیوالون کو اوپر بیٹھ رہنے والون کی اجراً عظیماً اجر بڑا کہ وہ درجٰتٍ منہ درجے ہین اس خدا کی
جانب سی آخرت مین اور کہتی ہین کہ وہ ستر درجے ہین کہ ما بین ہر دو درجونکی اسقدر فاصلہ ہی کہ تیز رو گہوڑا ستر برس مین اُسکو طی کری ومغفرۃً ورحمۃً اور
بخشش اور رحمت ہی خدا کیجانب سی اور درجات اور مغفرت اور رحمۃ بدل واقع ہوتی ہین اجراً عظیما سی وکان اللہ غفوراً رحیماً اور ہی خدا بخشنے والا
مہربان کہ جہاد کرنیوالونکو اجر عظیم عطا کرتا ہے اور انکے سب گناہونکو بخشتا ہے اور فضیلت مجاہدین کی خدا تعالیٰ نے مکرر بیان کی ہی کہتے ہین کہ پہلے سی
تو مراد اجمال ہی اور دوسرے سے مراد تفصیل ہی واسطے رغبت دلانے جہاد کے اور بعضی کہتے ہین کہ پہلے سی تو مراد درجے دنیا کی ہین جیسے کہ حاصل ہونا غنیمت کا
فتح اور ظفر کا اور مذکور ہونا نام نیک کا اور مراد درجات سی درجات عالیات آخرت کی ہین اور کہتے ہین کہ مراد درجہ سی بلند ہونا مرتبہ کا ہی نزدیک خدا کی اور
درجات سی مراد منازل انکی ہین آخرت مین کہ بہشت مین وہ منازل ہونگی اور کہتے ہین کہ پہلے قاعدین سی مراد ضرر والے لوگ ہین کہ جنکو عذر ہے اور دوسرے قاعدین
مراد وہ ہین کہ جنکو اذن بیٹھ رہنے کا ہی اور وجہ جانیکی سبب ہے کہ وہ کفایت کرتی تہی اور مجاہدین اول سی مراد مجاہدین کفار ہین اور مجاہدین ثانی سی مراد مجاہد
ثانی سی مراد مجاہدین نفس ہین چنانچہ حضرت رسولخدا کی کفار کے جہاد سے پہر کر فرمایا تہا کہ پہری ہم جہاد اصغر سی کہ وہ جہاد کفار ہے طرف جہاد اکبر کے کہ وہ جہاد
نفس ہی اور کہتے ہین کہ عالمگیر بادشاہ نے اپنے دربار مین اہل دربار کیطرف خطاب کرکے کہا کہ حضرت عائشہ کی فضیلت حضرت فاطمہ پر احادیث سی تو ثابت
ہی لیکن معلوم نہین کہ کوئی آیت بہی اسپر دلالت کرتی ہی یا نہین کسی نے جواب نہ دیا مگر نعمتخان عالی نے کہا کہ ہان قرآن کی آیت سی بہی حضرت عائشہ کی
فضیلت حضرت فاطمہ پر ثابت ہوتی ہی بادشاہ نے پوچہا کہ وہ کونسی آیت ہی نعمت خان نے عرض کی کہ وہ فضل اللہ المجاہدین علی القاعدین ہی یعنی
فضیلت دی ہی خدا نے مجاہدین کو اوپر بیٹھ رہنے والون کی بادشاہ نے پوچہا کہ اس سی فضیلت حضرت عائشہ کی کیونکر ثابت ہوتی عرض کی کہ اسنے
کہ حضرت عائشہ نے جہاد کیا ہی جنگ جمل مین علی بن ابیطالب پر اور فاطمہ نے تو کسی پر جہاد نہین کیا ہی وہ تو ہمیشہ اپنے گہر مین بیٹہی رہتی تہین اور اہل
دربار کو کچہ جواب بن نہ پڑا اور سب نے مزاح کی پیرایہ مین ڈالکر اسکو دفع کردیا اور کہتے ہین کہ ایک جماعت مسلمانونکی کہ بسبب خوف کے ظاہر وہ کلمہ پڑہتے تہی مثل ولید
بن خالد اور قیس بن ولید وغیرہ کے باوجود قدرت کی انہون نے مکہ سے طرف مدینہ کی ہجرت نکی اور جسوقت قریش جنگ بدر مین رسولخدا صلعم سی لڑنیکو
گئے تو وہ کفار قریش کی ہمراہ بدر مین آئے اور مسلمانونکی ہاتہون سی مارے گئے انکے حق مین خدا تعالیٰ فرماتا ہی کہ اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ تحقیق
لوگ کہ بیجان کرتے ہین انکو ان فرشتون نے جو کہ مددگار ملک الموت کی اُسوقت ہین ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِهِمْ کہ جسوقت کہ تہی وہ ظلم کرنیوالے جانون اپنی کی
بسبب ترک کرنے ہجرت کی اور جنگ کرنے رسولخدا کی ہمراہ کفار کے ہو کر تو وقت نکلنے روحون کی قَالُوْا کہا ان فرشتون نے ان لوگونسے کہ فِیْمَ
كُنْتُمْ بیچ کس چیز کے تہی تم دین مین سی یعنی دین تمہارا کیا تہا یا یہ کہ تم کونسے فرقہ مین تہی مسلمین مین سی یا مشرکین مین سی قَالُوْا کہا ان لوگون نے جواب مین
فرشتونکے كُنَّا مُسْتَضْعَفِیْنَ فِی الْاَرْضِ تہی ہم ضعیف اور عاجز بیچ زمین کی اور کفار ہمپر غالب تہی اور انکے ڈر سے ہم ہجرت نہین کرسکتے
تہی اور علانیہ کلمہ اسلام کا ظاہر نہین کر سکتے تہی اور توفّٰہم ماضی اور مضارع کا دونو کا احتمال رکہتا ہی اور بعضون نے اسکو توفّٰہم الملٰئکۃ پڑہا ہے اور ظالمی
انفسہم حال واقع ہوا ہی اور ظالمی کا نون اضافت کے سبب ساقط ہوگیا ہی اور فیم کی اصل فیما تہی الف ما استفہامیہ مین سی ساقط ہو گیا ہی اور فیم جار اور
مجرور ملکر خبر ہے کنتم کی کہ اسپر مقدم ہی اور قالوا جزا ان کی ہی اور کسی شخص نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سی پوچہا کہ خدا تعالیٰ کہین تو قرآن مین روح کی
قبض کرنیکو اپنی طرف منسوب کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہی کہ اللہ یتوفی الانفس حین موتہا اور کبہی ملک الموت کیطرف منسوب کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہی کہ قل یتوفّٰکم
ملک الموت اور کبہی رسولونکی طرف منسوب کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہی کہ توفّتہ رسلنا اور کبہی ملائکہ کیطرف منسوب کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہی کہ ان الذین توفّٰہم
الملٰئکۃ جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ بزرگ اور برتر ہے اس سی کہ خود کسی کی جان نکالی لیکن فعل ملائکہ کا اور رسولونکا کہ وہ بہی ملائکہ مین
وہ فعل خدا کا ہی اسواسطے کہ وہ خدا کی حکم سی کرتے ہین اور برگزیدہ کیا ہی خدا نے فرشتون مین سی رسولونکو کہ وہ ایلچی ہین درمیان اسکے اور درمیان خلق اُسکی
کے اور وہ ہین وہ کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ اللہ یصطفی من الملٰئکۃ رسلاً ومن الناس جو شخص کہ خدا کی فرمانبردار ہوتی ہین سو بہیجے اسکی روح کو فرشتے

رحمت کی نکالتے ہیں اور جو شخص کہ نافرمانبردار و بےدین ہو اسکی روح کو فرشتے عذاب کے نکالتے ہیں اور ملک الموت کے اعوان اور انصار بہت ہیں ملائکہ رحمت
رحمت اور ملائکہ عذاب اور اسکے حکم سے وہ جان کو نکالتے ہیں فعل ان فرشتوں کا فعل ملک الموت کا ہے اور جو کچھ کہ وہ ملائکہ بجالاتے ہیں وہ ملک الموت
کیطرف منسوب ہے پس جسوقت کہ فعل انکا فعل ملک الموت کا ہے تو فعل ملک الموت کا فعل خدا کا ہے اسواسطے کہ خداتعالیٰ موت دیتا ہے جسکے تئیں
چاہتا ہے اور دیتا ہے اور منع کرتا ہے اور ثواب بخشتا ہے اور عذاب کرتا ہے جسکے تئیں چاہتا ہے اور فعل اسکے امینوں اور کارندوں کا فعل اسکا ہے جیسے کہ فرماتا ہے کہ وما
تشاؤن الا ان یشاء الله یعنی اور نہیں چاہتے ہو تم مگر یہ کہ چاہے خدا اور جسوقت ان لوگوں نے فرشتوں سے عذر کیا کہ ہم مکہ میں مغلوب اور ضعیف تھے
اور کفار ہمپر غالب تھے اور ہمکو ہجرت نہیں کرنے دیتے تھے تو اسوقت فرشتوں نے انکے جھٹلانیکو کہا قالوا کہا انہوں نے انسے کہ الم تکن
ارض الله واسعة کیا نہ تھی زمین خدا کی کشادہ کہ فتهاجروا فيها پس ہجرت کرتے تم بیچ اس کے اور جسطرف کو چاہتے چلے جاتے فاولئك
پس یہ لوگ ترک کرنیوالے ہجرت کے بدون عذر قابل سماعت کے وہ ہیں کہ مأوٰهم جهنم جگہ انکی دوزخ ہے وساءت اور بری ہے وہ دوزخ
مصيرا جگہ پھرنے کی ان لوگوں کی واسطے بسبب ترک کرنے امر واجب کے اور مدد کرنے کفار کی الا المستضعفين مگر ضعیف اور عاجز ہونیوالے
واقع ہیں من الرجال والنساء والولدان مردوں اور عورتوں اور لڑکوں میں سے لا يستطيعون نہیں طاقت رکھتے ہیں وہ حيلة
کسی حیلہ کرنیکی ہجرت کیواسطے ولا يهتدون سبيلا اور نہیں پاتے ہیں وہ راہ مدینہ کو اور طریق باہر نکلنے کو اور ذکر لڑکوں کا انکے والدین کی پیروی
سے ہو کہ جسوقت انکے والدین ہجرت کریں تو وہ بھی انکے ہمراہ ہجرت کریں ورنہ لڑکوں پر کوئی چیز واجب نہیں ہے فاولئك پس یہ لوگ عاجز اور
بیچارے عسى الله ان يعفو عنهم قریب ہے خدا یہ کہ معاف کرے انسے وكان الله عفوا اور ہے خدا معاف کرنیوالا عذر والوں سے
غفورا بخشنے والا انکے گناہوں کا اور بعض روایات میں آیا ہے کہ مستضعفین سے وہ مرد اور عورتیں مراد ہیں کہ جو دین کے مقدمہ میں کچھ نہیں سمجھتے ہیں اور حضرت امام محمد باقر سے
روایت ہے کہ مستضعفین وہ لوگ ہیں کہ نہیں فکر کر سکتے ہیں کفر کو کسی حیلہ سے اور نہیں پاتے ہیں طرف ایمان کے کہ نہ کفر کو اختیار کر سکتے ہیں نہ ایمان کو اختیار کر سکتے ہیں اور روایت میں
ہے کہ جسوقت ہجرت کرنیکی آیت نازل ہوئی تو ایک شخص مسلمان نے کہ وہ مکہ میں تہا اور جندع یا جندب اسکا نام تہا اُسنے سنا اور وہ ان دنوں بیمار تہا یہ سنکر کہنے لگا کہ واللہ
ان لوگوں میں سے نہیں ہوں کہ جنکو خدا نے ہجرت سے مستثنی کیا ہے میں قوت بھی رکہتا ہوں اور مدینہ کا رستہ بھی جانتا ہوں اپنے بیٹوں سے کہا کہ واللہ میں مکہ میں رات نہ گزارونگا
یہانتک کہ اس سے باہر نکل جاؤں اسواسطے کہ میں ڈرتا ہوں ایسا نہو کہ مکہ ہی میں مر جاؤں مجھکو تم تختے پر اٹھاکر لیچلو بیٹے اسکے اسکو تختہ پر اٹھاکر
لیچلے اور جسوقت وہ تنعیم میں پہنچے کہ وہ منزل اول مدینہ کی ہے وہاں وہ شخص مر گیا اور بہشت میں داخل ہوا خداتعالیٰ نے اسکے مقدمہ میں یہ آیت
نازل کی ومن يهاجر في سبيل الله اور جو شخص کہ ہجرت کرے بیچ راہ خدا کے کہ واسطے رضامندی خدا کے اپنے وطن کو چھوڑکر دار الاسلام کو روانہ ہو
تو وہ شخص يجد في الارض پاویگا بیچ زمین کے مراغما كثيرا آرامگاہ بہت کہ جسجگہ کو جاتا ہے وسعة اور فراخی روزی میں اور ظاہر کرنے
دین میں بخوف کہ پہلے تنگی میں رہتا تہا اور کفار کے ڈر سے دین کی باتوں کو چھپاتا تہا اور بعد ہجرت کے بے تردد امور دین کو ظاہر کریگا اور بجالائے گا
ومن يخرج من بيته اور جو شخص کہ نکلے گھر اپنے سے مهاجرا الى الله ورسوله جسوقت کہ ہجرت کرنیوالا ہے طرف خدا کی اور پیغمبر اسکے کی
خالص نیت سے کہ سوائے فرمانبرداری خدا کے اور کوئی غرض نہو ثم يدركه الموت پھر پالیوے اسکو موت کہ رستہ ہی میں وہ مر جاوے تو فقد وقع
اجره على الله پس تحقیق ثابت ہو گیا ہے اجر اسکا اوپر خدا کے مثل اور اعمال واجبہ کے اور اگر ایسا نہو تو وعدہ میں اسکے اور حکمت اور مصلحت میں
اسکی مخالفت لازم آئے وكان الله غفورا اور ہے خدا بخشنے والا انکے گناہوں کا رحيما مہربان ہے کہ ہجرت میں ثواب کا وعدہ کرتا ہے اور اب
خداتعالیٰ نماز سفر اور نماز خوف کا ذکر کرتا ہے کہ چار رکعتی نماز کو دو رکعت کرکے پڑہے مثل اور نماز صبح کے چنانچہ فرماتا ہے کہ واذا ضربتم اور جسوقت
چلو تم اور سفر کرو تم في الارض بیچ زمین کے تو فليس عليكم جناح پس نہیں ہے اوپر تمہارے گناہ ان تقصروا کہ کم کرو تم
من الصلوة نماز میں سے کہ چار رکعتی نماز کو دو رکعتی پڑہو مثل نماز صبح کی اور دو رکعت آخر کو نہ پڑہو ان خفتم اگر خوف کرو تم ان يفتنكم

ع ١٤

الذین کفروا اہے کہ فتنہ مین ڈالین تمکو وہ لوگ کہ کفر کیا ہے اُنہون نے یعنی تمکو قتل کرین یا شرک بنائین ان الکافرین کانوا لکم
عدوا مبینا تحقیق کہ کفار مین واسطے تمہارے دشمن ظاہر یہ شرط خوف کی باعتبار غالب کے ہے اسواسطے کہ اُس زمانہ مین گرد مدینہ کے
مسلمانون کے دشمن بہت تھے اور اب سفر مباح مین بدون خوف کے بھی نماز کو قصر کرنا واجب ہے اگر کوئی شخص جان بوجھکر سفر مین نماز ظہر اور
عصر اور عشا کی پوری چار رکعت پڑہیگا تو نماز اُسکی نہوگی اور سفر کی حد آٹھ فرسخ یا زیادہ ہین ہے اور اگر ایک روز مین آٹھ فرسخ آنے اور
جانے مین دونون مین ہوجائین تو بھی نماز کو قصر کرے اور آٹھ فرسخ اڑتیس ۳۸ میل انگریزی کی برابر تخمینا ہوتی ہین اور شرعی جو بیس ۲۴ میل ہین اور
ایک میل شرعی چار ہزار ہاتھ میانہ کا ہوتا ہے اور فلیس علیکم جناح سے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چار رکعت کی دو رکعت پڑہنی واجب نہین ہے
بلکہ جائز ہے پس عدم جناح کو اسواسطے فرمایا ہے کہ نمازی کو یہ گمان نہو کہ قصر کرنے مین کچھ نقصان ہے اور اسواسطے نہین فرمایا ہے کہ چاہو تمام پڑہو
چاہو قصر کرو بلکہ قصر کرنا واجب ہے اور نماز قصر کے واجب ہونے پر سفر مین احادیث دلالت کرتی ہین اور زرارہ اور محمد بن مسلم نے حضرت امام
محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا حکم دیتے ہو تم سفر مین نماز کا کہ کیونکر ہے وہ اور کے رکعت ہین فرمایا کہ حقتعالی قرآن مین فرماتا ہے فاذا ضربتم فی الارض
فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوۃ پس ہوگیا قصر کرنا سفر مین واجب جیسے کہ تمام کرنا حضر مین واجب ہے اور اُن دونون راویون نے کہا
کہ خداتعالی فرماتا ہے کہ فلیس علیکم جناح یعنی اگر قصر کرو تو تمپر کوئی گناہ نہین ہے اور اسطرح نہ کہا کہ اگر تم سفر مین ہو تو قصر پڑہو اس سے واجب
ہونا قصر کا کیونکر ثابت ہو جیسے کہ تمام پڑہنا حضر مین واجب ہے فرمایا کہ حقتعالی نے کیا قرآن مین نہین فرمایا ہے کہ ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ
فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیہ ان یطوف بہما کیا نہین دیکھتے ہو تم کہ طواف کرنا اُن دونو کا واجب ہے اسواسطے کہ خدا نے اپنی کتاب مین ذکر
کیا ہے اور پیغمبر نے اُسکو ادا کیا ہے اور ایسے ہی نماز ہے کہ پیغمبر صلعم نے اُسکو سفر مین قصر کیا ہے اور خداتعالی نے اپنی کتاب مین اُسکو ذکر کیا ہے اور اُن
دونون راویون نے پوچھا کہ جو کوئی سفر مین پوری چار رکعت پڑہے تو اُسکا اعادہ کرے یا نہین فرمایا کہ اگر اُسنے قصر کرنیکی آیت کو اور تفسیر کو اُسکے
جانا ہے اور پھر اُسنے چار رکعت پڑہی ہین تو اُس نماز کا اعادہ کرے اور اگر قصر کرنیکی آیت کو نہین جانتا ہے کہ نہ اُسکو خود دیکھا ہے اور نہ کسی سے
سنا ہے تو پھر اعادہ اُس نماز کا نہین ہے اور سفر مین کل نماز چو رکعتی کی دو رکعت پڑہنی اور دو رکعت ساقط کرنی واجب ہین مگر نماز مغرب کی
کہ اُسکی تین رکعت ہین اور اُسمین قصر نہین ہے اور رسولخدا صلعم نے حضر مین اور سفر مین دونون مین اُسکی تین رکعت پڑہی ہین اور اب خداتعالی
نماز خوف کا ذکر کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ واذا کنت فیہم اور جسوقت ہووے تو اے محمد صلعم بیچ اُنکے یعنی جسوقت کہ تو اپنے اصحاب کی درمیان
وقت خوف دشمنون کی اور خلفا حضرت کی کہ وہ ائمہ معصومین علیہم السلام ہین وہ بھی اس حکم مین داخل ہین اسواسطے کہ وہ بھی قائممقام حضرت کی ہین
پس جسوقت کہ تو اپنے اصحاب مین ہو فاقمت لہم الصلوۃ پس قایم کرے تو واسطے اُنکی نماز کو یعنی ہمراہ اصحاب کی تو نماز کو پڑہنا چاہے تو
اپنے لشکر کے دو گروہ کر فلتقم طائفۃ منہم پس چاہیے کہ کھڑا ہووے ایک گروہ اُنمین سے واسطے پڑہنے نماز کی معک ہمراہ تیری اور
دوسرا گروہ دشمن کی مقابلہ مین کھڑا ہو اور بعد اسکے فرماتا ہے خدا کہ ولیأخذوا اسلحتہم اور چاہیے کہ لیوین وہ نماز پڑہنے والے ہتیار اپنے واسطے احتیاط
اور ہوشیاری کی فاذا سجدوا پس جسوقت سجدہ کرین وہ نماز پڑہنے والے فلیکونوا پس چاہیے کہ ہووین وہ دوسرے گروہ والے جو کہ نماز
نہین پڑہتے ہین من ورائکم پیچھے تمہارے یعنی دشمن کی مقابلہ مین یعنی جو مسلمان کہ نماز نہین پڑہتے ہین وہ وقت سجدہ کرنے نماز پڑہنے والون کے
پیچھے کھڑے ہون دشمنون کے مقابلہ مین اور جسوقت یہ نماز پڑہنے والے ایک رکعت نماز کی پڑہ لیوین تو پہر دشمن کے مقابلہ مین جاکر کھڑے ہوں اور بعد اسکے دوسرا گروہ
پیش نماز کی یعنی رسولخدا کے پیچھے نماز پڑہنے کو آوے چنانچہ خداتعالی فرماتا ہے کہ ولتأت طائفۃ اخری اور چاہیے کہ آوے گروہ دوسرا کہ لم یصلوا نہین نماز پڑہی ہے
اُنہون نے یعنی جو گروہ مسلمانونکا کہ دشمن کی مقابلہ مین کھڑا تھا اور اُنہون نے نماز نہین پڑہی تھی یعنی نماز پڑہتے ہین اور جب کہ وہ لوگ ایک رکعت نماز کی پڑہ لیں تو وہ دشمنون کی مقابلہ مین
جاکر کھڑے ہون اور پہلا گروہ کہ جنہون نے نماز نہین پڑہی تھی فلیصلوا معک پس چاہیے کہ نماز پڑہین وہ ہمراہ تیری اے محمد صلعم اور دوسرا

رکعت مین شامل ہون وَلْيَأْخُذُوا اور چاہیے کہ لیوین وہ بھی حِذْرَهُمْ حذر اپنا یعنی وہ چیز کہ دشمن کی حذر سے محفوظ رکھتی ہے مثل خود
اور زرہ اور سپر کے وَأَسْلِحَتَهُمْ اور ہتیار اپنے مثل شمشیر اور تیر و کمان وغیرہ کہ جنسے جنگ کرتے ہین اور ان ہتیارونکے لینے مین
حکمت یہ ہے کہ وَدَّ الَّذِينَ كَفَرُوا دوست رکہتے ہین اور چاہتے ہین وہ لوگ کہ کافر ہوئے ہین لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ
اگر غافل ہو جاو تم ہتیارون اپنے سے وَأَمْتِعَتِكُمْ اور اسباب اپنے سے فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُمْ پس حملہ کرین وہ اوپر تمہارے مَيْلَةً وَاحِدَةً
حملہ کرنا ایکبارگی اور جو کچہ پایئن سب لیجایئن اور کیفیت نماز خوف کی یہ ہے کہ ایک فرقہ دو فرقون سے دشمن کے مقابلہ پر کہڑا ہو اور دوسرا
فرقہ امام کے ہمراہ ایک رکعت نماز کی پڑہے اور جسوقت دوسری رکعت کیواسطے امام کہڑا ہو تو یہ نماز پڑہنے والے انفراد کی نیت کرکے جلد سے دوسری رکعت
پڑہ کے چلی جایئن اور دشمن کے مقابلہ مین کہڑے ہون اور دوسرا فرقہ جو پہلے سے دشمن کے مقابلہ مین تہا وہ دوسری رکعت مین جاکر شریک ہون اور
انکو اپنی پہلی رکعت سمجہین جسوقت امام تشہد شروع کرے تو تشہد کو طول دیوے اور جو لوگ کہ اسکے پیچہے کہڑے ہوئے نماز پڑہتے ہین وہ کہڑے ہو کر دوسری
رکعت کو تمام کرین اور تشہد مین شریک ہو کر امام کے ہمراہ سلام پہیرین اور اس نماز کی بہی مثل نماز سفر کے دو رکعت ہین اور نماز مطاردہ جو کہ عین حرب
اور ضرب مین ہوتی ہے اسکا ذکر فقہ کی کتابون مین ہے اور پہلے تو طائفہ اخری کہا اور طائفہ آخرون نکہا اور بعد اسکے لم یصلوا کہا اور لم تصل نکہا اسواسطے
کہ پہلا تو باعتبار لفظ کے ہے اور دوسرا باعتبار معنی کے اور بعضے وقت ہتیارونکا اوٹہانا اور اپنے پاس رکہنا موجب مشقت اور اذیت کا ہوتا ہے اسواسطے
خدا تعالی واسطے تخفیف کے فرماتا ہے کہ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذًى اور نہین گناہ ہے اوپر تمہارے اگر ہووے ساتہ تمہارے اذیت
یعنی اگر ہو تمکو اذیت مِنْ مَطَرٍ مینہہ سے کہ مینہہ پڑنے سے ہتیار بہاری ہو جایئن أَوْ كُنْتُمْ مَرْضَى یا ہو تم بیمار کہ ناتوانی کے سبب سے ہتیارون کو
نہین اوٹہا سکتے ہو تو نہین گناہ ہے تمپر أَنْ تَضَعُوا أَسْلِحَتَكُمْ یہ کہ رکہدو تم ہتیارون اپنے کو ان دونو حالتون مین لیکن دشمن کے ہجوم
کرنیکا بہی گمان ہے اسواسطے کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ وَخُذُوا حِذْرَكُمْ اور لیلو تم سامان نگاہ رکہنے اور بچانے اپنے کو مثل خود اور سپر اور زرہ کے
تاکہ دشمن تمکو ہجوم کرکے زخمی نکرے إِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ تحقیق کہ خدا نے طیار کیا ہے واسطے کافرونکے عَذَابًا مُهِينًا عذاب
خوار کرنیوالا اور رسوا کرنیوالا کہ وہ عذاب دوزخ کا ہے اور ان آیتون کے نازل ہونیکا سبب بیان کرتے ہین کہ جناب رسول خدا صلعم واسطے سفر حدیبیہ
کے مکہ کا ارادہ کرکے تشریف لیئے جاتے تہے جسوقت قریش کو خبر ہوئی تو انہون نے خالد بن ولید کو مع دو سو سوار کے رسول خدا کے روکنے کو بہیجا اور
پہاڑونمین جاکر مقابلہ ہوا رستہ مین نماز ظہر کا وقت آیا تو بلال نے اذان کہی اور رسول خدا نے مع ہمراہیون کی نماز پڑہی خالد بن ولید نے کہا کہ اگر
حالت نماز مین ہم انپر حملہ کرتے تو سب کو مار لیتے کیونکہ اپنی نماز کو قطع نہین کرسکتے تہے لیکن بعد اسکے ایک اور نماز آتی ہے کہ وہ نماز انکے نزدیک بہت
عزیز ہے اور اسکو بہت وہ دوست رکہتے ہین جسوقت وہ اس نماز مین مشغول ہونگے تو اسوقت ہم انپر حملہ کرینگے جب انہون نے یہ ارادہ کیا تو
جبرئیل نماز خوف کی کیفیت کا حکم لائے اور حضرت نے دو فرقے کرکے نماز عصر پڑہی جیسے کہ ذکر اسکا اوپر ہوا ہے اور بعد نماز خوف کے فرماتا ہے کہ فَإِذَا
قَضَيْتُمُ الصَّلَاةَ پس جسوقت ادا کر لو تم نماز خوف کو تو فَاذْكُرُوا اللَّهَ پس یاد کرو تم خدا کو قِيَامًا وَقُعُودًا اوٹہتے اور بیٹہتے کہ وقت
کہڑے ہونے کے تو تلوار مارتے ہو اور وقت بیٹہنے کے تیر چلاتے ہو اور یہ دونو حال واقع ہوتے ہین وَعَلَى جُنُوبِكُمْ اور اوپر پہلوؤن اپنے کے یعنی یاد
کرو خدا کو اوپر پہلوؤن اپنے کے کہ اسوقت زخم کہاتے ہو اور غرض اصل ان سب سے یہ ہے کہ ہمیشہ خدا کا ذکر کرتے رہو تاکہ تمکو دشمنونپر فتح دیوے فَإِذَا
اطْمَأْنَنْتُمْ پس جسوقت مطمئن ہو تم دشمن سے اور خوف دشمن کا تمکو باقی نرہے فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ پس قایم کرو تم نماز کو مع شرائط اور ارکان
کے جیسے کہ حکم خدا کا ہے إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا تحقیق کہ نماز ہے لکہی گئی اوپر مومنین کے لکہنا وقت مین
کہ اسوقت سے تجاوز کرنا جائز نہین ہے کتابا مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا اور موقوتا صفت کتابا کی ہے اور یہ جملہ فعلیہ خبر ہے کانت کی اور حاصل
اسکا یہ ہے کہ تحقیق نماز ہے مومنین پر واجب کہ فرض کیگئی ہے اور وقت معین پر اسکو پڑہنا چاہیے اور اگر کوئی اسوقت سے گذر کرے تو نماز اسکی

ہو گی اور یہہ جہاد کا ذکر کیا ہے کہ وَلَا تَهِنُوا فِي ابْتِغَاءِ الْقَوْمِ اور نہ سستی کرو تم بیچ طلب کرنے لڑائی قوم کفار کے کہ اِنْ تَكُونُوا تَأْلَمُونَ اگر ہو تم کہ درد مند ہوتے ہو تم زخموں سے فَاِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ پس تحقیق وہ کفار بھی درد مند ہیں اور زخم خوردہ ہیں كَمَا تَأْلَمُونَ جیسے کہ درد مند ہو تم اور زخم کہائے ہیں تم نے وَتَرْجُونَ مِنَ اللّٰهِ اور امید رکہتے ہو تم اللہ سے مَا لَا يَرْجُونَ جسکی کہ نہیں امید رکہتے ہیں یعنی تمکو امید نصرت دنیائی اور ثواب آخرت کی ہے اور انکو نہیں ہے پہر تم کسواسطے سستی کرتے ہو اور لڑتے نہیں ہو وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيمًا حَكِيمًا اور ہے خدا جاننے والا تمہارے دلوں کی بات کا حکمت والا کہ جو کچہہ کرتا ہے موافق حکمت اور مصلحت کی کرتا ہے اور اس آیت کی شان نزول میں بیان کرتے ہیں کہ جسوقت جناب رسولخدا احد کی لڑائی سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ میں رونق افروز ہوئے تو جبریل نازل ہوئے اور حکم لائے کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ کفار قریش کے پیچہے روانہ ہو اور انکا تعاقب کرو اور جو کوئی تیرے ہمراہ ہو چکا ہے زخمی ہے اسکو ہمراہ اپنے لیجا رسولخدا صلعم نے سب سے فرمایا کہ مہاجرین اور انصار جو کوئی زخمی ہے وہ میرے ہمراہ چلے اور جو کوئی زخمی نہیں ہے وہ نہ چلے اور لوگ اپنے زخموں کی مرہم پٹی میں مشغول تہے جانے میں سستی کرتے تہے خدا تعالی نے یہہ آیت نازل کر کے تاکید کی کہ انکو سستی کرنی نہیں چاہیئے اور کہتے ہیں کہ ایک شخص ابو طعمہ بن ابیرق نے قتادہ کی اور بعضے کہتے ہیں کہ قتادہ کے چچا کی زرہ نقب لگا کر چرائی اور ایک یہودی کے پاس امانت رکہی تہی اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ زرہ آٹے کی تہیلی میں رکہی تہی اور وہ تہیلا پہٹ رہا تہا اور آٹا اسمیں سے گرتا تہا اس علامت سے یہودی کے گہر میں اسکا پتہ لگا تہا اس یہودی کو گرفتار کیا اسنے کہا کہ فلانے مسلمان نے میرے پاس رکہی ہے اور ابو طعمہ کی قوم نے اپنی رسوائی کی دفع کرنیکو واسطے لبید کو تہمت لگائی کہ اسنے چرائی ہے لبید تلوار لیکر انکے سامنے ہوا اور کہا کہ یہہ چوری تمنے کی ہے اور میرے سر لگاتے ہو اور تم منافق ہو اور اسکے لائق تم ہو ان لوگوں نے اس سے ڈر کر صلح تو کی لیکن جناب رسولخدا صلعم کے پاس حاضر ہو کر جہگڑا شروع کیا اور عرض کی کہ مسلمان کو تہمت لگاتے ہیں وہ رسوا ہو جاویگا اور یہودی لوگوں کے نزدیک پاک و صاف ہو جاویگا جناب رسولخدا صلعم نے ارادہ کیا کہ مسلمان پر تہمت ہو اور یہودی گرفتار ہو جاوے اور اس میں روایتیں بہت مختلف ہیں لیکن مقدمہ یہہ چوری ہی کا ہے اور قمی نے اپنی تفسیر میں لکہا ہے کہ بنو ابیرق انصار میں سے تین بہائی تہے منافق بشیر اور مبشر اور بشر ان تینوں بہائیوں نے قتادہ کے چچا کے گہر میں کہ جو بدریوں میں سے تہا نقب لگا کر کہانا کہ جو اسنے اپنی عیال کیواسطے رکہا تہا چرا لیا اور تلوار اور زرہ بہی اسکی چرالی قتادہ نے اسکی شکایت رسولخدا صلعم سے کی اور کہا کہ یا رسولخدا لوگوں نے میرے چچا کے گہر میں نقب لگا کر جو کچہہ کہانا کہ اسنے اپنی عیال کیواسطے جمع کیا تہا وہ انہوں نے چرا لیا اور اسکی تلوار اور زرہ بہی چرالی اور وہ بری قوم کے آدمی ہیں اور انکے ہمراہ ایک مرد مومن تہا اور انکی راتوں میں وہ شریک تہا اور نام اسکا لبید بن سہل تہا بنو ابیرق چوروں نے قتادہ سے کہا کہ یہہ کام لبید بن سہل کا ہے لبید کو خبر ہوئی تو وہ تلوار لیکر نکلا اور کہا کہ اے بنو ابیرق تم مجہکو چوری لگاتے ہو اور سزاوار اسکے تم ہو اور تم منافق ہو رسولخدا صلعم کی ہجو کرتے ہو اور قریش کیطرف اسکو منسوب کرتے ہو اسکو تم ثابت کرو ورنہ تلوار میں تمکو مار ڈالونگا اس سے انہوں نے صلح کر لی اور کہا کہ تو چلا جا کہ تو ہمسے بری اور پاک ہے اور بنو ابیرق ایک مرد کے پاس گئے کہ وہ انکے گروہ میں سے تہا اور نام اسکا اسید بن عروہ تہا اور وہ بڑا گویا اور زبان دراز تہا اسکو رسولخدا کے پاس بہیجا اسنے جا کر کہا کہ یا رسولخدا قتادہ بن نعمان نے ارادہ کیا ہے طرف اہل خاندان کے ہم میں سے وہ لوگ بزرگ اور بڑے حسب و نسب والے ہیں اور اسنے انکو چوری لگائی ہے اور وہ بات کہتا ہے انکے حق میں کہ وہ اسکے لائق نہیں ہیں رسولخدا کو یہہ بات سنکر بہت رنج ہوا اور قتادہ رسولخدا کے پاس آیا تو حضرت نے اس سے فرمایا کہ تونے قصد ایسے لوگوں کا کیا ہے کہ وہ عالی خاندان کے اور صاحب حسب اور نسب کے ہیں اور تونے انکو چوری لگائی ہے اور رسولخدا اس پر بہت غصہ ہوئے اور قتادہ رنجیدہ ہو کر حضرت کے پاس سے اٹہکر اپنے گہر آیا اور اپنے چچا کے پاس آیا کہ میں کاش مر جاتا اور رسولخدا صلعم سے کلام نکرتا اور رسولخدا نے مجہسے وہ کلام کیا کہ مجہکو مکروہ معلوم ہوا اسکے چچا نے کہا کہ خدا ہمارا مددگار ہے تو اللہ ہی خدا تعالی نے یہہ آیت نازل کی اِنَّا اَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الْكِتَابَ تحقیق نازل کیا ہمنے طرف

تیری کتاب کو یعنی نازل کیا ہے قرآن کو بالحق ساتھ حق کے اور راستی اور درستی کے ساتھ لتحکم بین الناس تاکہ حکم کرے تو درمیان
آدمیوں کے بما اراک اللہ ساتھ اس چیز کے کہ شناسا کیا ہے تجھکو خدا نے اور وحی کیا ہے اسکو طرف تیرے ولا تکن للخائنین اور نہو تو واسطے خیانت
کرنیوالوں کے یعنی خیانت کرنیوالے مسلمانوں کی طرف سے انکا حسن ظن کرکے کہ یہ مسلمان ہیں انہوں نے چوری نہ کی ہوگی انپر سے خیانت کو دفع کرنیکے
واسطے ہو تو خصیما دشمن اس شخص کا کہ وہ بیگناہ ہے اور تجھکو خبر نہیں ہے اور تو اپنے حسن ظن سے اوسپر سے خیانت کو دفع کرتا ہے اور حقیقت میں
اسنے خیانت کی ہے واستغفر اللہ اور بخشش چاہ تو خدا سے اپنے اس ارادہ سے یعنی خدا کیطرف بالکل توجہ اپنی کر اور سب امور میں توفیق
اس سے طلب کر ان اللہ کان غفورا تحقیق کہ خدا ہے بخشنے والا اس شخص کا کہ جو بخشش کو اس سے چاہے رحیما مہربان ہے اس شخص پر
یہ خطاب اگرچہ رسول خدا کیطرف ہے لیکن یہ بیان تعلیم ادب کی امت کیواسطے ہے اور تاکہ معلوم ہو کہ گناہ خیانت کا بہت بڑا گناہ ہے اور حضرت پر وہ امر نہ
متحقق اور ظاہر ہوا تھا لیکن بسبب حسن ظن اہل اسلام کا ارادہ ہی کیا تھا کہ وہ مسلمان بچ جاتا اور یہودی ماخوذ ہو کہ بہ نسبت مسلمانوں کے یہودی
کیطرف زیادہ گمان خیانت کا ہے اور دوسرے اس یہودی کی تہمت تھے اور قتادہ نے بھی شکایت ہی کی تھی کہ تو مسلمان عالیخاندان کو چوری لگاتا
ہے گو قتادہ کو یہ ارشاد حضرت کا مکروہ معلوم ہوا ہو کہ اسکے مطلب کی یہ بات نہ تھی اور یہ ارادہ کرنا بھی تعجب نہیں کہ واسطے تعلیم لوگوں کی ہو تو کہ اس میں
یہ حکم خدا کا نازل ہوا ہو تاکہ معلوم ہو کہ خیانت بری شے ہے اور مواخذہ اسکا سب سے ہے خواہ مسلمان ہو خواہ غیر مسلمان ہو اور اسیواسطے اس مسلمان سے
اسکا دفع کرنا چاہا تھا اور اصحاب حضرت کے معصوم نہ تھے کہ انسے ایسا امر صادر ہونا محال ہوتا اور روایت صحابی کلہم عدول کی وضعی ہے اسواسطے
کہ مخالف قرآن کے ہے اور استغفار واسطے گناہ کے ہی نہیں ہوتا ہے بلکہ واسطے کسر نفس کے اور واسطے خشوع اور خضوع کے بھی سامنے اپنے پروردگار کے
ہوتا ہے اور واسطے حصول ثواب کے بھی ہوتا ہے اسواسطے کہ یہ بھی ایک طاعت اور عبادت ہے پروردگار کی اور اسی مقدمہ میں خدا تعالی فرماتا ہے کہ
ولا تجادل اور نہ جھگڑا کر عن الذین یختانون انفسہم ان لوگوں کی طرف سے ہو کہ خیانت کرتے ہیں وہ نفسوں اپنے کو ان اللہ لا یحب
تحقیق کہ خدا نہیں دوست رکھتا ہے من کان خوانا اس شخص کو کہ ہو وے بہت خیانت کرنیوالا اثیما گنہگار کہ اپنے گناہ میں غرق رہا اور قوم نے
اس خائن کی جو حمایت کی تھی اور جھوٹی قسمیں کہا کر اسکو بری کیا تھا اسواسطے وبال خیانت کا انکے نفسوں کی طرف راجع ہے اور تجادل فقط تعلیم
کیلیے آیا ہے کہ مجادلہ ایسے امور میں کسی کو نچاہیے اور حضرت نے کچھ مجادلہ اس سے اب تک نکیا تھا کہ یہ بطریق عتاب کے ہوتا اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بدون صدور
جرم مبالغہ کیلیے نہی بھی وارد ہوتی ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ خطاب حضرت کیطرف ہو اور قصد مجادلہ کا خائن کی لوگوں کیطرف ہو اور فرماتا ہے کہ
یستخفون پوشیدہ کرتے ہیں وہ خیانت کو من الناس آدمیوں سے حیا اور خوف کیجہت ولا یستخفون من اللہ اور نہیں پوشیدہ کرتے
ہیں خدا سے اسکا خوف نہ کرکے کہ وہ عذاب میں گرفتار کریگا خیانت کرنیوالیکو وہو معہم اور حال یہ ہے کہ وہ خدا ہمراہ انکے ہے اور انکے دلوں کی بات اس سے
پوشیدہ نہیں ہے اور اگر خدا سے پوشیدہ کرنا خیانت کا منظور ہو تو چاہیے کہ اسکو ترک کریں اور کہتے ہیں کہ ابو طعمہ کی قوم کے لوگ یا بنو ابیرق کی قوم کے لوگ
شب کو آپس میں مشورہ کرتے تھے اور یہ کہ ابو طعمہ یا بنو ابیرق نے جھوٹی قسم کہائی ہے کہ ہمنے چوری نہیں کی ہے اسواسطے کہ رسول خدا اسکو مسلمان جانکر
اسکی قسم کو قبول کرینگے اور ہماری گواہی کو بھی سماعت فرماوینگے اور یہودی کافر ہے اسکے قول کیطرف توجہ نکرینگے انکے مشورہ میں یہ آیت نازل
ہوئی اور فرمایا کہ وہ خدا ہمراہ انکے ہے اذ یبیتون جس وقت کہ تدبیر شب کو کرتے ہیں وہ ما لا یرضی اس چیز کو کہ نہیں پسند کرتا ہے خدا
من القول کہنے جھوٹ کے سے اور برا کام کرنے سے وکان اللہ بما یعملون اور ہے خدا ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو وہ تدبیر وغیرہ محیطا
احاطہ کرنیوالا اور گہیرنیوالا کہ اوسپر کچھ پوشیدہ نہیں ہے اور موافق انکے عمل کے انکو جزا دیگا اور فرماتا ہے خدا کہ ھا خبردار ہو اے ابو طعمہ کی قوم کے لوگو یا بنو
ابیرق انتم ہولاء تم وہ لوگ ہو کہ اپنی جاہلیت کی غیرت سے جادلتم جھگڑا کیا تمنے اور دفع کیا تمنے عنہم ان خائنوں سے خیانت
کو فی الحیوۃ الدنیا بیچ زندگانی دنیا کے فمن یجادل اللہ پس کون جھگڑیگا خدا سے عنہم ان خیانت کرنیوالوں کی طرف سے روز

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ دن قیامت کے اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا یا کون شخص ہوگا جو ہووے اوپر ان خائنوں کے نگہبان کہ انکو عذاب نہونے دیوے وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اور جو کوئی کہ کرے عمل بد کو کہ اس سے ضرر اسکے غیر کو پہنچے اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ یا ظلم کرے وہ نفس اپنے کو کہ اس سے اسکے غیر کو ضرر نہ پہنچے بلکہ اس کا خاص ضرر ہوتا اس کے نفس کے واسطے ہوا ور غیر کا گناہ وہ نہو ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ پھر بخشش چاہے وہ خدا سے توبہ کرکے يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا پائیگا وہ خدا کو بخشنے والا گناہوں کا رَّحِيْمًا مہربان اسپر اپنے فضل اور کرم سے اس آیت میں ترغیب ہی بے خیانت کرنیوالوں کو اور انکی قوم کو توبہ کیواسطے وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا اور جو شخص کہ کسب کرے گناہ کو اور چاہے کہ کسی بیگناہ کو تہمت کرے اسکی فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ پس سوائے اسکے نہیں کہ کسب کرتا ہے وہ اسکو اوپر نفس اپنے کے کہ اسکا ضرر اسی کی جانب ہے نہ دوسرے پر وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا اور ہے خدا جاننے والا چوری والے کو حَكِيْمًا حکم کرنیوالا اسکی سزا میں ہاتھ کاٹنے کا موافق حکمت کے کہ دوسرے آدمی اس سزا کو دیکھکر چوری کرنے سے پرہیز کریں وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓئَةً اور جو شخص کہ کسب کرے خطا کو کہ وہ گناہ صغیرہ ہو یا جو کچھ کہ خطا سے سرزد اَوْ اِثْمًا یا گناہ کو کہ وہ کبیرہ اور بڑا گناہ ہو یا جو کچھ کہ عمدًا اس سے صادر ہو ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ پھر ڈالے اس گناہ کو یعنی تہمت کرے اس گناہ کی بَرِيْٓـًٔا کسی بیگناہ کو کہ گناہ تو خود کرے اور دوسرے کے سر پر دھرے اور کہے کہ تونے کیا ہے فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا پس تحقیق اٹھایا اسنے تہمت کو وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا اور گناہ ظاہر کو بسبب تہمت کہنے کی غیر پر کہ دوسرے کی گردن پر اپنے گناہ کا رکھنا بہت سخت گناہ ہے اور اب خدا اشارتاً اپنے احسان کو بیان کرتا ہے کہ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ اور اگر نہوتا فضل خدا کا اوپر تیرے اے محمد صلعم وَرَحْمَتُهٗ اور رحمت اس کی کہ وحی بھیجکر تجھکو خبر دیتا ہے اور حقیقت سے اُس امر کی تجھکو مطلع کردیا کہ تو اس سے خوب واقف ہوگیا اور اگر تجھکو اس سے خبردار نکرتے تو لَهَمَّتْ طَّآىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ البتہ قصد کیا تھا ایک فرقے نے انمیں سے کہ وہ ابو طعمہ کی قوم کے آدمی یا بنو ابیرق ہیں اَنْ يُّضِلُّوْكَ یہ کہ بہکا دیں تجھکو راہ راست سے کہ وہ حکم کرنا حق ہے وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ اور نہیں بہکاتے ہیں وہ مگر نفسوں اپنے کو کہ وبال اسکا انکے ہی جانب ہے وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ اور نہیں ضرر پہنچا سکتے ہیں وہ تجھکو کچھ کہ تو ہماری پناہ میں ہے اور جو کچھ کہ تیری خاطر مبارک پر گذرا تھا وہ باعتبار ایمان ظاہر ان لوگوں کے تھا نہ بحیثیت حکم کرنے کے وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اور نازل کیا ہے خدا نے اوپر تیرے کتاب کو کہ وہ قرآن ہے وَالْحِكْمَةَ اور حکمت کو کہ وہ احکام حلال اور حرام کے ہیں وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ اور سکھلایا تجھکو جو کچھ کہ تو نہیں جانتا تھا کہ وہ علم اولین اور آخرین قیامت تک ہے چنانچہ حضرت نے فرمایا ہے کہ شب معراج کہ میں زیر عرش تھا کہ ایک قطرہ میرے حلق میں گرایا کہ اسکے سبب سے میں عالم ہوگیا اس امر کا کہ جو پہلے اس سے زمانہ گذشتہ میں ہو لیا ہے اور جو کچھ کہ آئندہ کو ہوگا قیامت تک اور سو گیا ایسے سینہ بسینہ ائمہ معصومین علیہم السلام کو پہنچا ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حضرت خاتم الانبیاء جانتے تھے سب پیغمبروں کے علوم کو اور جو کچھ کہ پہلے گذرا ہے اور جو کچھ کہ آئندہ قیامت تک واقع ہوگا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میں جانتا ہوں جو کچھ کہ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ کہ زمین میں ہے اور جو کچھ کہ بہشت میں ہے اور جو کچھ کہ دوزخ میں ہے اور جو کچھ کہ پہلے ہو لیا ہے اور جو کچھ کہ آئندہ کو ہوگا قیامت تک اور اسی جہت سے خدا تعالیٰ حضرت کو فرماتا ہے کہ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ اور ہے فضل خدا کا اوپر تیرے عَظِيْمًا بزرگ کہ بتا دیا تھا علوم تجھکو تعلیم کیے ہیں اور مرتبہ تیرا زیادہ کیا تمام انبیا اور ملائکہ اور کل مخلوقات سے اور اس سے پہلے قصے کے تتمہ کو خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے کہ لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ نہیں خیر بیچ بہت باتوں مشورہ اور راز انکے سے کہ ابو طعمہ یا بنو ابیرق کی قوم نے شب کو ابو طعمہ یا بنو ابیرق کی نجات کیواسطے چھپا مشورہ کیا تھا اور حضرت کے روبرو جھوٹی قسمیں کھائیں ہیں ایسے چھوٹے مشورے اور رازوں کے سبب کسی خیر اور نیکی نہیں ہے اِلَّا مَنْ اَمَرَ مگر راز کہنا اس شخص کا کہ حکم کرے بِصَدَقَةٍ ساتھ صدقہ اور خدا کے نام دینے کا اَوْ مَعْرُوْفٍ یا نیکی کرنیکے اَوْ اِصْلَاحٍۢ بَيْنَ النَّاسِ یا ساتھ صلح کرانیکے درمیان آدمیوں کے اور دور کرا دینا آپس کے رنجوں کا اور الفت کرا دینی درمیان لوگوں کے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حق تعالیٰ نے اس آیت میں لازم کیا

کہ اثر کدورت کا تیرے چہرہ پر تیرے برادر مومن پر زیادہ نہو پس چاہیے کہ بشاشت کو ظاہر کرے تو اپنے برادر مومن کیواسطے اور امیر المومنین علیہ السلام نے
فرمایا ہے کہ جیسے کہ خدا نے زکوٰۃ مال کو تمپر فرض کیا ہے ایسے ہی زکوٰۃ جاہ کو تمپر فرض کیا ہے اور جاہ سے مراد ظاہر کرنا بشاشت اور خوشدلی کا ہے
لوگوں پر اور دوسری روایت میں حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد معروف سے اس آیت میں قرض دینا ہے اور فرمایا کہ جنت کے دروازہ پر
لکھا ہے کہ ثواب صدقہ کا دس گنا ہے اور ثواب قرض دینے کا اٹھارہ گنا اور وجہ اسکے ثواب کے زیادہ ہونیکی اسطرح بیان کرتے ہیں کہ قرض تو وہ شخص
طلب کرتا ہے کہ جسکو احتیاج ہوتی ہے اور جسکو صدقہ دیتے ہیں ضرور نہیں کہ وہ حقیقت میں محتاج ہو اور فرمایا ہے جناب رسولخدا صلعم نے کہ جو کوئی
اپنے برادر مومن کو قرض دیوے ہر درہم کے عوض میں بوزن کوہ رضوی اور طور سینا حسنات اسکے واسطے ہونگے اور منقول ہے کہ مراد اصلاح
بین الناس سے یہ ہے کہ کسی مومن سے بات ایسی سنے کہ جس سے اسکو سنکر رنج ہووے تو چاہیے کہ اسکے روبرو برخلاف اسکے بیان کرے کہ جسکو سنکر وہ خوش
ہو اور فرمایا ہے کہ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ اور جو کوئی کرے اسکو کہ جو کچھ مذکور ہوا ہے صدقہ کا اور نیکی کا حکم کرنا اور صلح کروانی درمیان آدمیوں کے
ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ واسطے طلب کرنے خوشنودی خدا کے فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا پس قریب ہے کہ دینگے ہم اسکو اجر بڑا
کشاف میں [illegible] کہ ابو طعمہ پر جب ثابت ہوئی خیانت کی تو ہاتھ کٹنے کے خوف سے وہ وہاں سے بھاگ کر مکہ کو چلا گیا اور وہاں جاکر مرتد ہو گیا اور ایک
شخص کے گھر میں جاکر نقب لگائی تو دیوار اسپر گر پڑی اور اسمیں دب گیا اور صبح کو لوگوں نے دیوار کے نیچے سے اسکو نکالا اور ارادہ کیا کہ اسکو مار ڈالیں
پھر آدمیوں نے کہا کہ یہ ہمارے پاس بھاگ کر آیا ہے پناہ لایا ہے اسکا مار ڈالنا مناسب نہیں ہے اسکو اس لحاظ سے چھوڑ دیا لیکن مکہ سے باہر
نکال دیا اور اسنے تاجروں کے قافلہ کے ہمراہ شام کا قصد کیا اور ایک منزل میں قافلہ والوں کو غافل پاکر کچھ اسباب انکا چرا لیا اور انکے پاس سے
بھاگ گیا آخر الامر گرفتار ہوکر مارا گیا اسکے مقدمہ میں خداتعالی فرماتا ہے کہ وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ اور جو کوئی مخالفت کرے پیغمبر کی مِنْ بَعْدِ
مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ پیچھے اس سے کہ ظاہر ہو گئی ہے واسطے اسکے ہدایت معجزے دیکھنے سے اور حقیقت اسلام کی دلیلوں کے ظاہر ہونے سے وَيَتَّبِعْ
غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ اور پیروی کرے وہ سوائے طریقہ مومنین کے کہ وہ دین اسلام ہے پس اگر ایسا کریگا تو نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ پھیر دینگے ہم اسکو اس
چیز پر کہ دوست رکھا ہے اسنے یعنی گمراہی اور کفر کو جو اسنے دنیا میں دوست رکھا ہے قیامت میں اسکو اسکا دوست اور والی کرینگے اور اسکو
اسی کے ساتھ چھوڑینگے اور گمراہوں اور کافروں میں اسکو محشور اور محسوب کرینگے وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ اور داخل کرینگے ہم اسکو دوزخ میں وَسَاءَتْ مَصِيرًا
اور برا ہے وہ دوزخ جگہ پھرنے کی [illegible] مسند احمد بن حنبل میں لکھا ہے کہ جس جگہ کہ قرآن کی آیتوں میں يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ہے وہاں راس اور رئیس مومنین
علی بن ابیطالب مراد ہیں پس جبکہ علی سردار مومنین کا ہوئے تو جو لوگ کہ علی سے برگشتہ تھے اور انکی طریق کے غیر کی پیروی کرتے تھے انکی
نجات نہیں ہے کیونکہ یہ بات اس آیت کے نزدیک ہے اور سبیل مومنین سے وہ راہ ہے کہ جو موافق حکم خدا اور رسول کے ہوا اسسے مراد نہیں ہے کہ جسپر اجماع خلاف
حکم خدا اور رسول کے چند سلاطین اہل غرض طالب دنیا اور ریاست کا ہو وہ بھی حق ہو جاوے اور اسکی پیروی نکرنیسے دوزخ میں جاوے چنانچہ
سنی اسی آیت کو دلیل لاتے ہیں اجماع کے حق ہونے پر اور اگر یہ بات حق ہو تو چاہیئے کہ جنگ جمل اور جنگ صفین والے لوگ جو کہ حضرت علی
کے برخلاف تھے وے جہنم میں داخل ہوں اسواسطے کہ اجماع ہوا تھا خلافت پر علی کی انکے نزدیک اور انہوں نے خلاف کیا ہے علی کا اور ابوبکر کی
خلافت پر تو اجماع بھی نہوا تھا اسواسطے کہ اجماع اسکو کہتے ہیں کہ ایک امر پر سب مومنین کا اتفاق ہو کہ اسکو یوں کرنا چاہیئے اور بعد اسکے اس امر کو
جاری کریں اور ابوبکر کیواسطے ایسا نہیں ہوا اور نہ ابوبکر کے خلیفہ ہونے سے پہلے لوگوں نے ابوبکر کی خلافت پر اتفاق کیا تھا بلکہ پہلے ایک یا دو
آدمیوں نے مثل عمر اور ابو عبیدہ کے ابوبکر کے ہاتھ پر بیعت کی اور بعد اسکے انہوں نے اپنے دوستوں میں سے چند آدمیوں سے بیعت کرائی اور بعد
اسکے کسی کو طمع دیکر اور کسی کو ڈرا کر لوگوں سے بیعت کرائی اسطرح بتدریج لوگوں کی بیعت کا اتفاق ہوا ہے جیسے کہ سلاطین لوگوں کو رفتہ رفتہ اپنا
مطیع کرتے ہیں اور بیعت سے پہلے لوگوں نے ہرگز ابوبکر کی خلافت پر اتفاق نہیں کیا ہے چنانچہ کتب تواریخ سے واضح ہوتا ہے اور ابو طعمہ

نوسو ننانوے آدمی واسطے ابلیس کے اور دوزخ کے ہیں اور فرماتا ہے کہ کہا اُس شیطان نے کہ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ اور البتہ آرزوئیں دونگا میں آدمیوں کو کہ مال اور عمر اور زندگانی کو
اُنکی نظروں میں آراستہ کروں کہ اُسکی آرزو کریں اور توبہ کرنے میں دیر اور تاخیر کریں وَلَاٰمُرَنَّهُمْ اور البتہ حکم کرونگا میں اُن آدمیوں کو فَلَيُبَتِّكُنَّ پس البتہ چاک
کریں یا جیسے کاٹ ڈالیں اٰذَانَ الْاَنْعَامِ کانوں چارپاؤں کے واسطے حرام کرنے اُن چارپاؤں کے کہ جنکو حلال کیا ہے خدا نے کہ بتوں کے نام کا اُسکو کرتے تھے اور
ذکر اُسکا سورہ مائدہ میں تفصیل سے آئیگا انشاء اللہ تعالیٰ اور کہا اُس شیطان نے کہ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ اور البتہ حکم کرونگا میں اُن آدمیوں کو کہ اُن آدمیوں کو فَلَيُغَيِّرُنَّ
خَلْقَ اللّٰهِ پس البتہ متغیر کریں اور بدل دینگے وہ پیدائش خدا کو جیسے کہ خصی کرنا غلاموں کا اور حیوانات کا اور بدل ڈالنا ہر چیز میں اور سینہ میں ... کو
شرک کی وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور جو شخص کہ پکڑے اور مقرر کرے شیطان کو دوست سوائے خدا کے کہ شیطان کے کہنے پر چلے
فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا پس تحقیق نقصان میں ہے وہ نقصان ظاہر کہ اُسکی پیروی میں بہشت کو چھوڑا اور دوزخ کو اختیار کیا اور اُس سے زیادہ کون نقصان ہے لائق ہوگا کہ
کی نعمتوں کو ترک کر کے دوزخ میں جانے کو اختیار کرے يَعِدُهُمْ وعدہ کرتا ہے شیطان اُنکو وَيُمَنِّيْهِمْ اور آرزوئیں دیتا ہے اُنکو ایسی چیزوں کی کہ وہ اُنکو حاصل نہ ہونگی وَ
مَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اور نہیں وعدہ دیتا ہے اُنکو شیطان اِلَّا غُرُوْرًا مگر فریب دینا کہ نفع ظاہر کرتا ہے اُن چیزوں میں کہ جن میں سراسر نقصان ہے
اُولٰۗىِٕكَ یہ لوگ کہ پیروی کرتے ہیں شیطان کی ہیں مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ جگہ اُنکی دوزخ ہے وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا اور نہ پاوینگے وہ
اُس دوزخ سے جگہ بھاگنے کی کہ وہ دوزخ سے نکلکر اور جگہ میں چلے جاویں اور عذاب کی شدت سے وہاں پناہ لیجاویں اور مومنوں کا ذکر کرتا ہے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور
جو لوگ کہ ایمان لائے ہیں خدا پر اور پیغمبر اور قیامت کو وغیرہ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور عمل کئے ہیں اُنہوں نے نیک سَنُدْخِلُهُمْ قریب ہے کہ داخل کرینگے ہم اُنکو جَنّٰتٍ بہشتوں میں
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ بہشتیں کہ جاری ہیں نیچے محلوں یا درختوں اُنکے نہریں خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ہمیشہ رہنے والے ہیں بیچ اُن بہشتوں کے ہمیشہ
ہمیشہ یہ تاکید خلود کی ہے وَعْدَ اللّٰهِ وعدہ کرنا خدا کا ہے یہ مفعول مطلق فعل محذوف کا ہے اور تقدیر اُسکی وَعَدَ اللّٰهُ ذٰلِكَ وَعْدًا ہے اور حَقًّا بھی مفعول
فعل محذوف کا ہے اور تقدیر اُسکی حق حقا ہے اور پہلا تاکید لنفسہ ہے اور دوسرا تاکید لغیرہ ہے یعنی وعدہ کیا ہے خدا نے اُسکا وعدہ کرنا ایسا کہ حق ہے وَمَنْ
اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا اور کون شخص زیادہ سچا ہے خدا سے بات کہنے میں اور یہ استفہام واسطے انکار کے ہے یعنی خدا سے زیادہ کوئی سچا نہیں ہے اور کہتے ہیں کہ مسلمان
اور اہل کتاب آپس میں جمع ہوئے اور آپس میں اپنا اپنا فخر بیان کرتے تھے یہودی اور نصاریٰ کہتے تھے کہ پیغمبر ہمارا تمہارے پیغمبر سے پہلے ہوا ہے اور کتاب ہماری تمہاری
کتاب سے پہلے نازل ہوئی ہے اور بہشت میں نجائینگے مگر یہودی و نصاریٰ مسلمانوں نے جواب دیا کہ پیغمبر ہمارا خاتم النبیین ہے کہ اُسکے بعد کوئی پیغمبر نہوگا اور کتاب ہماری تمہاری کتابوں کو
منسوخ کرنیوالی ہے پس ہم زیادہ سزاوار بہشت کے ہیں تب یہ آیت نازل ہوئی کہ لَيْسَ نہیں ہے یہ وعدہ حاصل ہونا بہشت میں بِاَمَانِيِّكُمْ ساتھ آرزوؤں تمہاری کے
اے مسلمانو وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ اور نہ ساتھ آرزوؤں اہل کتاب کے کہ اپنی آرزو سے تم بہشت میں چلے جاؤ بلکہ ایمان اور اعتقاد خالص خدا سے
رکھنا چاہئے اور اُسکی طاعت و عبادت کی مشقتیں اٹھانی چاہئیں تا کہ استحقاق بہشت میں جانیکا حاصل ہو اور فقط آرزو سے کیا ہوتا ہے
مَنْ يَّعْمَلْ سُوْۗءًا يُّجْزَ بِهٖ جو شخص کہ عمل کریگا بُرا جزا دیا جائیگا وہ ساتھ اُس عمل برے کے دنیا میں یا آخرت میں مومن ہو یا کافر ہو عیون میں روایت ہے کہ حضرت
اسمعیل فرزند امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے باپ سے پوچھا کہ اے باپ میرے کیا فرماتے ہو تم حق میں اُس شخص کے کہ جو کوئی ہم میں سے گناہ کرے یا اور
غیر ہمارے میں سے کوئی گناہ کرے فرمایا کہ نہیں ہے بہشت میں جانا تمہاری اور اہل کتاب کی آرزوؤں سے جو شخص کہ عمل بد کریگا اُسکی جزا پائیگا اور کہتے ہیں
جس وقت یہ آیت نازل ہوئی تو اصحاب بہت غمگین ہوئے اور حضرت سے عرض کی کہ یا رسول خدا اس آیت کے نازل ہونے سے معلوم ہوا کہ رستگاری کسی طرح
نہیں ہے اور کیا صورت رستگاری کی ہو کہ آپ کے سوا ایسا کون ہے کہ بدی سے خالی ہو حضرت نے یہ سنکر فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی بیمار نہیں ہوتا اور کسی کو کیا غم
لاحق نہیں ہوتا ہے اور کیا کوئی تم میں سے بلا میں مبتلا نہیں ہوتا ہے عرض کی کہ ہاں یا رسول خدا ایسا تو ہمکو ہوتا ہے فرمایا کہ یہی ہے جزا عمل بد کی اور حضرت امام
محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا کہ اگر خدا تعالیٰ کسی بندہ گنہگار کو اکرام کرنا چاہتا ہے تو اُسکو بیماری میں مبتلا کرتا ہے اور اگر یہ نہ کرے تو کسی حاجت
میں مبتلا کرتا ہے اور اگر یہ نہ کرے تو وقت مرنے کے اُسپر سختی کرتا ہے تا کہ بدلا اُس گناہ کا ہو جاوے جو اُسنے کیا ہے اور وہ بندہ مومن گناہ سے پاک ہو جاوے

لیکن یہ امر مومن کیواسطے ہی جو کہ گناہ کرنیکو برا جانتا ہی اور گناہ کرنیکے بعد جانتے کہ تونے جو یہ کام کیا ہی یہ بد ہے اور جو کوئی برا نہین جانتا ہی اور بدی کے
کرتے اور نیکو برا جانتا ہی اُسکے واسطے یہ مرتبہ حاصل نہین ہی الغرض جو کوئی عمل کریگا اُسکی جزا پائیگا وَلَا يَجِدْ لَهٗ اور نہ پائیگا وہ بدی کرنیوالا
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا سوائے خدا کے کوئی دوست کہ اسکو فائدہ پہنچاوے وَّلَا نَصِيْرًا اور نہ مدد کرنیوالا کہ اُسکو عذاب سے بچاوے اور اب اعمال
نیک کرنیوالیکا ذکر کرتا ہے وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ اور جو شخص کہ بجالاوے نیک اعمال مین سے جسقدر کہ اُس سے ہوسکین مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى مرد
یا عورت وَهُوَ مُؤْمِنٌ اور حال یہ ہے کہ وہ مومن ہی نیک اعمال کرنیوالا اسواسطے کہ بدون ایمان کے کوئی عمل نیک معتبر نہین ہی فَاُولٰٓئِكَ
پس یہ مومنین اعمال نیک کرنیوالے يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ داخل ہونگے بہشت مین اور ہونگی ضمیر طرف مَن کے باعتبار لفظ کی پھرتی ہے
کہ لفظ اُسکا مفرد ہے اور اولٰئک کا اشارہ طرف اُسکی باعتبار معنی کی ہی کہ معنی مین وہ جمع کیواسطے بھی آتا ہی اور یدخلون کو اہل مکہ و اہل بصرہ اور ابو
اور ابوجعفر نے بضم یا پڑھا ہے یعنی داخل کیے جاوینگے وہ بہشت مین وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا اور ظلم نکیے جاوینگے وہ مقدار گڑھے تخم خرما کے اُنکے ثوابات
کچھ کمی کیجاوے وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا اور کون شخص زیادہ نیک ہی باعتبار دین کے مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ اُس شخص سے کہ تسلیم اور خالص کیا ہو اُس نے
ذات اپنی کو لِلّٰهِ واسطے خدا کے اور سوائے اُسکے اور کسی کو نہین جانا او بالکل اُسی کیطرف متوجہ ہی وَهُوَ مُحْسِنٌ اور حال یہ ہے کہ وہ شخص نیک
کرنیوالا ہی اور بدی سے پرہیز کرنیوالا ہو وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ اور پیروی کی ہو اُسنے دین ابراہیم کی کہ وہ موافق دین اسلام کی ہے حَنِيْفًا
جسوقت کہ رغبت کرنیوالا ہی اور جھکنے والا ہو وہ شخص یا ابراہیم یا دین ابراہیم سب دینون سے طرف دین حق کی اور حنیفا حال واقع ہی وَاتَّخَذَ اللّٰهُ
اور پکڑا ہی خدا نے اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ابراہیم کو دوست اور ابراہیم کے خلیل ہونیکی حکایت حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اسطرح منقول ہے کہ جسوقت
اختیار کیا خدا نے ابراہیم کو خلیل بنانیوالی اُسکے پاس خوشخبری خلت کی اسطرح ہے کہ آیا اُسکے پاس ملک الموت صورت مین ایک جوان سفید رنگ
پہنے اسکے دو کپڑے سفید تھے اور سر سے اُسکے روغن یا پانی ٹپکتا تھا اور ابراہیم کے گھر مین وہ داخل ہوا اور حضرت ابراہیم مرد غیرت دار تھے جسوقت کسی
حاجت کیواسطے باہر جاتے تھے تو دروازہ اپنا بند کرجاتے تھے اور کنجی اُسکی اپنے ہمراہ لیجاتے تھے اُس روز باہر سے آئے تو دروازہ کو کھلا ہوا پایا اور اندر گئے تو
دیکھا کہ ایک مرد خوبصورت کھڑا ہے اُسکا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ اے بندہ خدا کے تجھکو اس گھر مین کسنے داخل کیا ہے کہا کہ اس گھر کے پروردگار نے مجھکو اس مین
داخل کیا ہے حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ پروردگار اسکا مجھسے زیادہ لائق ہی پس تو کون ہے کہا کہ مین ملک الموت ہون یہ سنکر حضرت ابراہیم گھبرا گئے اور
پوچھا کہ کیا تو میری جان نکالیگا کہا نہین اور لیکن خدا تعالیٰ نے ایک بندہ کو اپنا خلیل بنایا ہی اُسکو خوشخبری دینے آیا ہون فرمایا کہ کون ہے
وہ کہ مین اُسکی خدمت کرون جبتک کہ زندہ ہون ملک الموت نے کہا کہ تو ہی تو ہے وہ پس حضرت ابراہیم اپنی زوجہ سارہ کے پاس گئے اور
کہا کہ خدا نے مجھکو اپنا خلیل بنایا ہی اور دوسری روایت مین یہ ہے کہ وہ فرشتہ جبرئیل تھا اور حضرت ابراہیم نے اپنے خلیل ہونیکی وجہ پوچھی تو
تونے سوائے خدا کے کبھی کسی سے سوال نہین کیا ہی اور حضرت صادق علیہ السلام سے ابراہیم کے خلیل ہونیکے قصہ مین روایت ہی کہ ابراہیم وہ شخص ہے کہ
اول اُسی کیواسطے ریت کا آٹا بنگیا ہی اور وہ اسطرح ہے کہ مصر مین ایک دوست ابراہیم کا تھا اُسکے پاس کچھ غلہ قرض لینے گئے اُسکو کچھ بہت نہ پایا
اور وہانسے خالی پھرنا گدھے کا مکروہ جانا کہ مکان خالی دیکھکر رنج کرینگے پس گدھے کی گونون مین ریت بھری اور وہانسے واپس ہوکر جسوقت اپنے گھر
داخل ہوئے تو گدھے کو اپنے بی بی سارہ کے پاس چھوڑ دیا بسبب حیا کے کہ اُسمین ریت بھر کر لائے تھے اور خود گھر مین جاکر سو گئے حضرت سارہ نے گونون
کو کھولا تو دیکھا کہ اُسمین بہت نفیس آٹا بھرا ہوا ہی اُس کی روٹیان پکائین اور حضرت ابراہیم بیدار ہوئے تو روٹیان اُنکے سامنے لا رکھین حضرت
ابراہیم نے پوچھا کہ یہ روٹیان کہانسے آئی ہین کہا کہ یہ اُس آٹے کی ہین کہ جو تو اپنے دوست مصری کی پاس سے لایا تھا ابراہیم نے کہا کہ البتہ وہ
خلیل یعنی دوست میرا ہی لیکن وہ مصری نہین ہے اسواسطے ابراہیم خلت دیے گئے اور خدا کا شکر کیا اُنہون نے اور جناب سرور عالم صلعم نے فرمایا ہی کہ ابراہیم
خلیل اللہ ہی اور خلیل مشتق ہی خلت سے اور خلت بمعنی فقر اور فاقہ ہی لیکن ابراہیم خلیل یعنی فقیر اپنے پروردگار کیطرف تھا اور بعضے کہتے ہین کہ

خدا نے ابراہیم کو خلیل اسواسطے کیا ہی کہ اُسکو تین چیزونسے آزمایا تہا فرزند اور مال اور تن سی فرزند تو اپنا اُنہون نے قربانی مین دیا اور مال اپنا مہمانون کے
کہلانے مین اُٹہایا اور تن کو اپنے آتش نمرود مین ڈالا اور بعضی روایت مین ہی کہ ابراہیم کو خلیل اسواسطے کیا ہی کہ جسوقت نمرود نے اُسکو آگ مین ڈالا ہی
تو خدا تعالی کا حکم جبرئیل کو ہوا کہ تو جا کر میرے بندہ کی خبر لے جبرئیل نے ہوا مین ابراہیم سی ملاقات کر کے کہا کہ مین تیری نصرت کیواسطے آیا ہون کہا کہ
مجہکو خدا میرا کفایت کرتا ہے اور وہی اچہا کارساز ہے میرا اور اُسکے غیر سے مین سوال نکرونگا اور سواے اُسکے مجہکو کسی سے احتیاج نہین ہی اسواسطے
ابراہیم کا نام خلیل ہوا یعنی فقیر اور محتاج خدا کا اور سواے خدا کے سب سے منقطع ہونیوالا اور حضرت باقر اور حضرت صادق علیہما السلام نے فرمایا ہی کہ تحقیق
خدا نے اختیار کیا ابراہیم کو عبد پہلے اس سے کہ کرے اُسکو نبی اور کیا اُسکو نبی پہلے اس سے کہ کرے اُسکو رسول اور کیا اُسکو رسول پہلے اس سے کہ کرے اُسکو خلیل اور
کیا اُسکو خلیل پہلے اس سے کہ کرے اُسکو امام اور سواے اسکے اور بہی طرح طرح کی روایتین بہت آئی ہین اور خدا تعالی نے جو حضرت ابراہیم کو خلیل اپنا
کیا تو بعضون کو یہ توہم ہوا تہا کہ خدا تعالی محتاج خلیل کا ہی اُسکے دفع کرنیکو فرماتا ہی کہ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ اور
خاص واسطے خدا کے ہی جو کچہہ بیچ آسمانون کے ہی اور جو کچہہ بیچ زمین کے ہے یعنی وہ محتاج کسی چیز کا اور کسی آدمی کا نہوگا اور آسمانون اور زمین
رہنے والون مین سے جسکو چاہے اپنا دوست مقرر کرے وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطًا اور ہے خدا ساتہ ہر چیز کے احاطہ کرنیوالا اپنے علم
اور قدرت سے اور اب خدا تعالی پہر ذکر عورتون اور یتیمون کا کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہی کہ وَيَسْتَفْتُونَكَ اور فتوی چاہتے ہین تجہسے وہ
فِي النِّسَاءِ بیچ حق عورتون کی یعنی اُنکے میراث کے مقدمہ مین اور مراد اس سے دختران یتیم ہین اور کہتے ہین کہ عرب کا پہلے یہ دستور تہا کہ
عورتون کو اور لڑکون کو میراث مین سے حصہ نہین دیتے تہے اور جو عورت کہ مالدار اور خوبصورت ہوتی تہی اور یتیم ہوتی تہی اور واسطے پرورش کے
جسکے سپرد ہوتی تہی تو وہ اُسکو اپنی جورو بنا لیتا تہا اور اُسکا مال اپنے تصرف مین لاتا تہا اور یا اُسکا نکاح دوسرے آدمی سے کر کے اُسکے مہر کا مالک ہو جاتا
تہا اور اپنے تصرف مین لاتا تہا اور یا اُسکو بے نکاح رہنے دیتا تہا یہانتک کہ وہ مر جاتی اور بعد اُسکے مال اُسکا اپنے تصرف مین لاتا تہا خدا تعالی اس
امر کو منع کرتا ہے اور اس آیت مین جواب ہی عیینہ بن حصین کا کہ جناب رسول خدا صلعم پر وہ اعتراض کرتا تہا کہ تم دختر اور خواہر کو نصف مال دیتے ہو
اور ہم میراث نہین دیتے ہین مگر اُس شخص کو کہ جو جنگ کرے اور غنیمت لائے چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم جواب مین اُن اعتراض کرنے
والے کے کہ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ خدا فتوی دیتا ہی تمکو بیچ مقدمہ اُن عورتونکے یعنی اُنکی میراث کو بیان کرتا ہے وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ اور
فتوی دیتا ہی تمکو بیچ اُس چیز کے کہ پڑہی جاتی ہی اوپر تمہارے یعنی بیان کرتا ہے واسطے تمہارے اُس چیز کو کہ پڑہی جاتی ہی تمپر فِي الْكِتٰبِ بیچ کتاب
کے یعنی قرآن مین فِي يَتٰمَى النِّسَاءِ بیچ مقدمہ یتیم عورتونکے الّٰتِي وہ عورتین کہ لَا تُؤْتُونَهُنَّ نہین دیتے ہو تم اُنکو مَا
كُتِبَ لَهُنَّ وہ چیز کہ لکہی گئی ہی واسطے اُن عورتونکے یعنی جو چیز کہ واجب کیگئی ہی واسطے اُنکے میراث مین سے وہ اُنکو تم نہین دیتے ہو وَتَرْغَبُونَ
اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اور رغبت کرتے ہو تم یہ کہ نکاح کرو تم اُنسے اور مال اُنکے کہا جاتے ہو وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ اور فتوی دیتا ہی تمکو بیچ مقدمہ بیچارون
ناتوانونکے مِنَ الْوِلْدَانِ لڑکون مین سے کہ اُنکو میراث نہین دیتے ہو تم وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى اور فتوی دیتا ہی خدا یہ کہ قیام کرو تم واسطے
یتیمونکے اُنکی مہر اور میراث کے مقدمہ مین بِالْقِسْطِ ساتہ انصاف کے اور راستی کرو وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ اور جو کچہہ کرتے ہو تم قسم خیر سے
یتیمون اور لڑکونکے حق مین فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا پس تحقیق کہ خدا ہے ساتہ اُس چیز اور نیکی کی جاننے والا اور عالم کہ موافق اسکے
تمکو جزا دیگا اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ خولہ بنت محمد بن سلمہ رافع بن خدیج کی زوجہ تہی جسوقت بڑہیا ہو گئی تو اسکے
شوہر نے چاہا کہ جوان عورت سے نکاح کرون اور پہلی زوجہ بڑہیا کو طلاق دیدون اُس عورت نے کہا کہ مجہکو طلاق نہ دے بلکہ اپنی رات کی نوبت
تمکو بخشتی ہون سو تو جس عورت کے پاس چاہے قیام کر شوہر نے اُسکے قبول نکیا اور وہ عورت شکایت لیکر پیغمبر کے پاس آئی سو محمد کے پاس یہ آیت
نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہی خدا وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا اور اگر کوئی عورت خوف کرے شوہر اپنے سے نُشُوْزًا نافرمانی کو کہ وہ مرد اُس

ع ۱۱

کراہیت کرے اور صحبت نہ کرے أَوْ إِعْرَاضًا یا منہ کی پھیر لینے کو خوف کرے کہ شوہر اسکی ہمنشینی اور کلام کرنیکو ناخوش جانے فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا
پس نہیں ہے گناہ اوپر ان دونوں کے أَنْ يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا یہ کہ صلح کریں وہ دونوں درمیان اپنے صُلْحًا صلح کرنی اسطرح کہ عورت اپنے
مہر میں سے شوہر کو کچھ بخشدے یا نوبت اپنے شوہر کی دوسری زوجہ کو معاف کر دے اور مرد اسکے قدیمی حقوق کو نگاہ رکھے اور اپنے سے جدا اسکو نہ کرے
اور یصلحا کو اہل کوفہ نے بضم یا پڑھا ہے باب افعال سے اور باقیوں نے یصالحا بتشدید صاد پڑھا ہے باب تفاعل سے اور صلحا مفعول بہ ہے پہلی قرات
کے موافق اور دوسری قرات کے موافق مفعول بہ اور مطلق دونوں ہو سکتا ہے وَالصُّلْحُ خَيْرٌ اور صلح بہتر ہے مفارقت اور طلاق سے دونوں کو اور
بعضے کہتے ہیں کہ رسولخدا صلعم نے چاہا اپنی زوجہ سودہ بنت زمعہ کو طلاق دیں اور وہ حضرت کی سر راہ پر بیٹھ گئی جسوقت حضرت کا گذر اسکی طرف سے
ہوا تو سودہ نے نہایت تضرع اور زاری سے عرض کی کہ یا رسولخدا مجھکو پھر رجوع کرو قسم ہے خدا کی کہ میرے دل میں دوستی مرد کی تو باقی نہیں ہے
لیکن میں یہ چاہتی ہوں کہ کل کو قیامت کے روز تمہاری بیبیوں کے زمرہ میں میرا حشر ہو اور اپنی نوبت کو میں بخشتی ہوں بی بی عایشہ کو پس حضرت
نے پھر رجوع کر لیا اور یہ آیت نازل ہوئی کہ صلح بہتر ہے مفارقت سے وَأُحْضِرَتِ الْأَنْفُسُ الشُّحَّ اور حاضر کئے گئے ہیں نفس بخل کرنے کو یعنی
طبیعت انسان کی بخل کا تقاضا کرتی ہے گویا کہ بخل اسکو لازم ہے اسواسطے زن و شوہر آپس میں چشم پوشی کرتے ہیں بخل کرتے ہیں عورت تو چاہتی
ہے کہ میں نان و نفقہ اور نوبت اپنی شب کی دوسری عورت کو نہ بخشوں اور مرد چاہتا ہے کہ میں عورت کو نان و نفقہ نہ دوں اور فرماتا ہے خدا
کہ وَإِنْ تُحْسِنُوا اور اگر نیکی کرو تم آپس میں اور اچھی صحبت رکھو وَتَتَّقُوا اور ڈرو تم خدا سے اسلئے پرہیز کرو تم آپس کی نافرمانی
اور روگردانی سے تو فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ پس تحقیق کہ خدا ہے بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم خبردار کہ کونسا تم میں
نیکی اور احسان کرتا ہے اور کون جھگڑا کرتا ہے موافق تمہارے عمل کے تمکو جزا دیگا وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا اور ہرگز نہیں طاقت رکھتے ہو تم أَنْ
تَعْدِلُوا یہ کہ انصاف کرو تم بَيْنَ النِّسَاءِ درمیان عورتوں کے کسطرح جیسا ایک عورت کیطرف بہ نسبت دوسری عورت کی رغبت زیادہ
ہو اور ہر وجہ سے دونوں کو برابر رکھو ایسا تم سے نہیں ہو سکتا وَلَوْ حَرَصْتُمْ اور اگرچہ حریص ہو تم برابر رکھنے میں اور ہر چند اس میں کوشش کرو تم
لیکن ہرگز برابر نہ رکھ سکو گے اور اسیواسطے رسولخدا صلعم نے کہتے ہیں کہ باوجودیکہ تقسیم شبوں کی برابر درمیان بیبیوں کی کرتے تھے اور نفقہ بھی برابر
برابر رکھتے تھے لیکن فرمایا تھا کہ خداوندا میں نے یہ تقسیم کی ہے موافق اپنی قدرت کی جسقدر کہ مجھسے ہو سکا نفقہ اور صحبت اور شبوں کی تقسیم میں پس
مواخذہ نہ کر تو مجھسے اس امر میں کہ جسکی مجھکو قدرت نہیں ہے کہ وہ میل طبیعت کا طرف بعض کے کم اور طرف بعض کے زیادہ ہے پس جسوقت کہ ممکن
نہیں ہے رعایت عدل حقیقی کی تو فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمَيْلِ پس رغبت نہ کرو تم کل رغبت کو جس سمت کی قدرت رکھتے ہو یعنی یکبارگی ترک کر دو میں محبت
کہ تمہارے اختیار میں نہیں ہے اسکے لئے تو اختیار ہے کہ رغبت کو ترک نہ کرو کہ فَتَذَرُوهَا پس چھوڑو تم اس عورت کو کہ جس پر بالکل نہ میل ہو خالی ہے
كَالْمُعَلَّقَةِ مانند اسکی ہو جیسے کہ نہ وہ شوہر والی ہے سبب رعایت نکرنے شوہر اسکے حقوق کو اور نہ وہ بیشوہر ہے اسواسطے کہ علاقہ زوجیت کا رکھتی ہے اور نکاح
سے بھی باہر نہیں ہوئی ہے اور منقول ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کا یہ دستور تھا کہ جس عورت کی نوبت ہوتی تھی اسکی نوبت میں دوسری عورت کے گھر وضو بھی نہیں کرتے تھے
اور کہتے ہیں کہ جناب رسولخدا بیمار ہوئے تو کل بیبیوں کے گھر میں انکو پھرا کرتے تھے اور حضرت صادق نے بھی یہی فرمایا ہے اور معاذ بن جبل کی دو زوجہ [illegible]
[illegible] الا کہ کوئی کو [illegible] غسل دینا چاہا غرض یہ ہے کہ دونوں زوجہ کو اور اگر دو سے زیادہ تین یا چار ہوں تو سب کو موافق قدرت اور اختیار کے برابر رکھنا واجب ہے اور
حدیث میں آیا ہے کہ جس کسی کی دو زوجہ ہوں اور وہ اپنے اختیار سے ایک کیطرف رغبت کرے اور دوسری کیطرف رغبت نہ کرے اور اسکے حقوق میں کمی کرے تو قیامت
کے روز آدھا بدن اسکا میل کرکے طرف پشت کے ہو جائیگا اور فرماتا ہے خدا کہ وَإِنْ تُصْلِحُوا اور اگر درست کرو تم ان حقوق کو کہ جو بیگانہ [illegible]
وَتَتَّقُوا اور پرہیز کرو تم آیندہ کو ان اعمال سے تو فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا بخشنے والا ہے گناہوں کا کہ جو ہو گذشتہ میں رَحِيمًا
مہربان ہے کہ آیندہ کو توفیق طاعت کی دیوے وَإِنْ يَتَفَرَّقَا اور اگر متفرق اور جدا ہو جائیں وہ دونوں شوہر اور زن برابر اسکے سبب سے کہ شوہر زوجہ کو طلاق دیوے تو

یُغْنِ اللّٰهُ کُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ اور بے نیاز کر دیگا خدا ہر ایک کو فراخی کرم اور بخشش اپنی سے کہ ہر ایک کو تسلی بخشیگا یا دوسرا کوئی اُس کی
بدل پیدا کر دیگا کہ وہ اُس سے راضی ہو جاوے وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا اور ہے خدا فراخی سے بخشش کرنیوالا بندوں پر حَكِيْمًا صاحب حکمت
اپنے افعال میں وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ اور خاص واسطے خدا کے ہے جو کچھ کہ بیچ آسمانوں کے ہے اور جو کچھ کہ بیچ زمین کے ہے یعنی
قادر ہے عطا کرنے اور روزی دینے پر بعد اسکے خدا نے کیا اور آدمیوں کو حقوق کی رعایت کرنے میں فرمایا ہے کہ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ
اور البتہ تحقیق وصیت کی تھی ہم نے اُن لوگوں کو کہ دئے گئے ہیں وہ کتاب مِنْ قَبْلِكُمْ پہلے تم سے کہ وہ یہود اور نصاریٰ ہیں وَاِيَّاكُمْ
اور تمکو وصیت کی ہم نے اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ یہ کہ ڈرو تم خدا سے کہ شرک اور گناہوں سے پرہیز کرو وَاِنْ تَكْفُرُوْا اور اگر کفر کرو گے تم اور میرے
حکم کو نمانو گے تو فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ پس تحقیق خاص واسطے خدا کے ہے جو کچھ کہ بیچ آسمانوں کے ہے اور جو کچھ کہ بیچ زمین کے
ہے یعنی سب چیزوں کا وہ خالق ہے اور تمہارا کفر اور گناہ خدا تعالیٰ کو کچھ ضرر نہ پہنچاویگا جیسے کہ ایمان تمہارا اور تمہاری عبادت اُسکو فائدہ
نہیں پہنچاتی ہے اور وصیت تقوی کی تمکو اسواسطے ہے کہ ثواب اسکا تمکو عطا کرے وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا اور ہے خدا بے نیاز کسی کی پروا
نہیں رکھتا ہے چاہو حکم کو اُسکے مانو چاہو نہ مانو حَمِيْدًا سراہا ہوا ہے اپنی ذات میں چاہو تم اُسکی تعریف کرو چاہو نکرو وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ اور
خاص واسطے خدا کے ہے جو کچھ کہ بیچ آسمانوں کے ہے مثل ملائکہ وغیرہم کے وَمَا فِي الْاَرْضِ اور جو کچھ کہ بیچ زمین کے ہے مثل حیوانات اور نباتات وغیرہ کے یعنی
سب اسکی مخلوق اور مملوک ہیں وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا اور کافی ہے خدا کارساز بندوں کا اُنکے مقاصد کا درست کرنیوالا اور اب اپنی قدرت کے
کمال کو بیان کرتا ہے کہ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اگر چاہے لیجاوے تمکو خدا اَيُّهَا النَّاسُ اے آدمیوں اور فنا کرے جیسا کہ قوم عاد اور ثمود اور فرعون
کو سبب نافرمانی کے ہلاک کیا ہے وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ اور لاوے اور تمکو تمہارے عوض کہ وہ فرمانبردار ہوں وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ اور ہے خدا
اوپر اس لیجانے اور پیدا کرنیکے قَدِيْرًا قدرت رکھنے والا کہ کوئی چیز اُسکو عاجز نہیں کر سکتی ہے اور کہتے ہیں کہ ایک بار تھے جبرئیل رسول خدا صلعم کے
پاس تھے اور اُسوقت دو شخص حضرت کی محکمہ عالیہ میں ایک قطعہ زمین پر جھگڑا کرتے تھے جبرئیل یہ جھگڑا دیکھکر مسکرائے حضرت نے سبب مسکرانے کا پوچھا
تو کہا کہ یاد ہے مجھکو کہ اسی قطعہ کے جسپر یہ جھگڑا کرتے ہیں چالیس ہزار مالک تھے اسیطرح جھگڑا کرتے ہوئے مر گئے اور بیضاوی وغیرہ تفاسیر میں وارد
ہے کہ جسوقت یہ آیت نازل ہوئی کہ ان یشاء یذھبکم ایہا الناس ویات باخرین تو جناب رسول خدا صلعم نے سلمان رضی اللہ عنہ کے
شانہ پر ہاتھ مارا اور فرمایا کہ وہ قوم اسکی ہے یعنی وہ ایران کے لوگ ہیں کہ جو پیدا ہونگے اور خدا کی فرمانبرداری کرینگے اور فرماتا ہے خدا کہ مَنْ كَانَ
يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا جو شخص کہ ہو کہ چاہے ثواب دنیا کا اپنے عمل کے عوض میں کہ غنیمت کے لینے کے واسطے کوئی جہاد کرے فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ پس نزدیک خدا کے ثواب دنیا اور آخرت کا دونوں کا ہے پس چاہیے کہ دونوں ثوابوں کو خدا کے فضل اور کرم سے طلب کرے نہ کہ ثواب فقط دنیا
کا کہ خسیس اور نیست ہے اسی کو طلب کرے اور ثواب آخرت کا کہ شریف ہے اسکو ترک کرے اور اگر شریف کو طلب کرینگے تو خسیس کو بھی پاتے ہیں مجاہد اگر ثواب
آخرت کا چاہیے کہ واسطے خدا کے جہاد کرے تو آخرت میں بھی ثواب پاوے اور غنیمت بھی اسکو ملے وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا اور ہے خدا سننے والا باتوں کا
بَصِيْرًا دیکھنے والا افعال بندگان کا کہ ہر ایک کو موافق اُنکے اعمال کے جزا دیگا اور حضرت صادق علیہ السلام نے اپنے پدران طاہرین سے روایت
کی ہے کہ فرمایا جناب امیر المومنین علیہ السلام نے کہ حکما اور فقہا میں سے ایک شخص دوسرے شخص کو تین کلمے لکھا تھا کہ چوتھا اُنمیں نتھا اور وہ کلمات یہ ہیں
کہ جو شخص کہ ہووے ہمت اسکی طرف آخرت کی تو کفایت کریگا خدا ہمت اسکی کو دنیا اور جو شخص کہ درست کریگا اپنے باطن کو تو درست کریگا خدا اُس کے
ظاہر کو اور جو شخص کہ درست کریگا اُس امر کو کہ جو درمیان اُسکے اور خدا کے ہے تو درست کریگا خدا اُس امر کو کہ جو درمیان اُسکے اور درمیان آدمیوں کے
ہے اور فرمایا حضرت صادق علیہ السلام نے کہ دنیا طالب بھی ہے اور مطلوب بھی ہے پس جو شخص کہ طلب کریگا دنیا کو تو طلب کریگی اُسکو موت
یہانتک کہ نکالدے اُسکو دنیا سے اور جو شخص کہ طلب کریگا آخرت کو تو طلب کریگی اُسکو دنیا یہانتک کہ پورا دیوے اُسکو روزی اُسکی اور اسباب

۹ ع ۸ ۱۲

خدا تعالی سچی گواہی دینے اور انصاف کرنیکو حکم کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہی کہ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو کُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ
بِالْقِسْطِ ہو جاؤ تم قایم ہونیوالے ساتھ انصاف کے یعنی انصاف اور عدل مین کوشش اور ہمیشگی کرو شُهَدَاۤءَ لِلّٰهِ گواہ دینے والے ہو جاؤ
واسطے خدا کے یہ حال واقع ہوا ہی یعنی جسوقت گواہی دو تو خالص واسطے خوشنودی خدا کے اور قربۃً الی اللہ گواہی دو کہ جو حق اور راست ہے
ہو وَلَوْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اگرچہ اوپر نفسون تمہارے کے ہو کہ راست گواہی دینے مین اگرچہ ضرر تمہارے نفسون کا ہوتا ہو اسکا کچھ مضایقہ نہین ہے
اور جو کچھ کہ حق ہو وہ کہو اور اگر اپنے ذمہ کچھ رکھتے ہو اسکا اقرار کرو اسواسطے کہ گواہی حق کی بیان کرنیکو کہتے ہین خواہ اپنے نفس پر گواہی ہو
خواہ غیر پر اَوِ الْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ یا اوپر باپ اور مان اور قریبونکے ہو وہ گواہی یعنی اگرچہ گواہی راست مین ضرر والدین
اور قریبونکا ہوتا ہو لیکن تم حق اور راست ہی بیان کرو اور رعایت والدین اور قریبونکی اسمین مت کرو کہ انکی خاطر سے اور انکے فائدہ کے
واسطے اور انکے ضرر کی دور کرنیکے واسطے جھوٹی گواہی دینے کو ابہامت کرو اِنْ یَّكُنْ اگر ہووے وہ شخص کہ جسکے فائدہ کیواسطے گواہی دو
یا وہ شخص کہ جسکے ضرر کیواسطے گواہی دو غَنِیًّا اَوْ فَقِیْرًا تونگر یا محتاج یعنی تونگر کی تونگری اور فقیر کا لحاظ کرکے اور مال کی طمع سے اور
محتاج اور فقیر پر رحم کرکے اسکی محتاجگی کیجہت سے جھوٹی گواہی مت دو فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا پس خدا بہتر اور لائق تر ہے ساتھ ان
دونو کے یعنی ساتھ ہر تونگر اور محتاج کے کہ اسکے حکم کے موافق راست اور درست گواہی دو خواہ اسمین فائدہ یا ضرر مدعی کا ہوتا ہو خواہ
مدعا علیہ کا اور ان دونو مین سے خواہ محتاج ہو کوئی خواہ تونگر ہو خدا تعالی انسے اولی اور سزاوار تر ہے کہ اسکے حکم کی رعایت چاہیئے نہ
اسکی محتاجگی اور تونگری کی وان یکن غنیا او فقیرا فاللہ اولی بہما مین او کے معنی واو جمع کی ہے ورنہ بہما کی ضمیر کسکی طرف راجع ہوگی کہ مراد
غنی یا فقیر سے ایک ان دونو مین سے ہے اور بیان یہ کہ مراد غنی اور فقیر سے جنس انکی ہے نہ بعینہ غنی اور فقیر اور ابی کی قرات مین اولی بہم آیا ہے
یہ سب صحیح ہے اور جسوقت کہ حکمت الہی نے تقاضا اس امر کا کیا کہ گواہی کے دینے مین رعایت تونگری اور فقیری مدعی یا مدعا علیہ کی رعایت
نکرین بلکہ جو امر واقعی ہے وہ گواہی مین بیان کرین تو فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰۤى پس نہ پیروی کرو تم خواہش نفس کی اَنْ تَعْدِلُوْا کہ
عدول کرو تم اور پھر جاؤ تم حق سے وَاِنْ تَلْوٗۤا اور اگر موڑو تم زبانون اپنی کو کہ گواہی حق سے کہ گواہی مین کوئی بات رکھ چھوڑو اَوْ
تُعْرِضُوْا یا منہ پھیرو تم گواہی حق سے یا انکار کرو تم اور اسکو ادا نکرو تم فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ پس تحقیق خدا ہے بِمَا تَعْمَلُوْنَ ساتھ اسکے کہ
کرتے ہو تم اور عمل مین لاتے ہو خَبِیْرًا خبردار کہ موافق اسکے تمکو جزا اور سزا دیگا اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ مراد ان تلووا سے یہ ہے
کہ گواہی کو بدل دو تم کہ حق کے خلاف بیان کرو اور مراد تعرضوا سے یہ ہے کہ گواہی کو پوشیدہ کرو تم اور تلووا کو ابن عامر اور حمزہ نے تلوا بضم اللام
اور ایک واو ساکن سے پڑہا ہے اور باقیون نے دو واو سے پڑہا ہے کہ پہلے تو مضموم ہے اور دوسری ساکن ہے اور اسکے بعد خدا تعالی ظاہر اور باطن دونو کے
ایمان لانیکی تاکید کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہی کہ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو ظاہر مین اور زبانون سے اٰمِنُوْا ایمان لاؤ تم
ساتھ باطنون کے اور دلون سے یہ خطاب منافقین کیطرف ہی یعنی جیسے کہ تم زبانون سے ایمان کا اقرار کرتے ہو ویسے ہی اپنے دلونسے ایمان لاؤ تم
بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ساتھ خدا کے اور پیغمبر اسکے کہ وہ محمد ہے وَالْكِتٰبِ الَّذِیْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ اور ایمان لاؤ تم ساتھ اس
کتاب کے جو نازل کی ہے اوپر پیغمبر اپنے کے اور وہ قران ہے اور نزل کو عاصم اور یعقوب نے معروف کا صیغہ پڑہا ہے اور باقیون نے مجہول کا صیغہ
وَالْكِتٰبِ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ اور ایمان لاؤ تم ساتھ اس کتاب کے کہ جو نازل کی ہے پہلے اس سے کہ وہ توریت اور زبور اور انجیل وغیرہ
ہے اور انزل کو ابن کثیر اور ابن عامر اور ابو عمرو نے مجہول کا صیغہ پڑہا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اس آیت مین خطاب منافقین اور یہود اور
نصاری اہل کتابون کیطرف ہے اور فرماتا ہی کہ وَمَنْ یَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰۤىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ اور جو کوئی کہ کفر کرے ساتھ خدا کے
اور فرشتون اسکے کے اور کتابون اسکی کے اور پیغمبرون اسکے کے وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اور روز آخرت کے یعنی ایمان نہ لاوے تو وہ شخص فَقَدْ

ضَلَّ پس تحقیق گمراہ ہوا ضَلٰلًاۢ بَعِیْدًا گمراہ ہونا دور جس سے کبھی راہ راست کیطرف نہ آوے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تحقیق جو لوگ کہ
ایمان لائے موسیٰ پر جیسے کہ یہودی ثُمَّ کَفَرُوْا پھر کفر کیا انہوں نے گوسالہ پرستی کرکے ثُمَّ اٰمَنُوْا پھر ایمان لائے وہ توبہ کرکے ثُمَّ کَفَرُوْا
پھر کفر کیا انہوں نے عیسیٰ پر ایمان نہ لائے ثُمَّ ازْدَادُوْا کُفْرًا پھر زیادہ کیا انہوں نے کفر کو کہ محمدؐ کا انکار کیا لَمْ یَکُنِ اللّٰهُ
لِیَغْفِرَ لَهُمْ نہیں ہے خدا کہ بخشے واسطے انکے اسواسطے کہ اُسنے اپنے علم سے جان لیا ہے کہ یہ لوگ بسبب اپنے حسد اور بغض کے ہرگز حق کیطرف
رجوع نکرینگے اسلئے انکو نہ بخشیگا وَلَا لِیَهْدِیَهُمْ اور نہ رہنمائی کریگا انکو سَبِیْلًا راہ حق کو بلکہ انکو بسبب انکے انکار کے اور عناد کے انکو
گمراہی میں پڑا رہنے دیگا اور توفیق کو انسے اٹھا لیگا اور یا یہ کہ راہ بہشت انکو نہ دکھلاویگا اور اب منافقین کے حق میں فرماتا ہے بَشِّرِ الْمُنٰفِقِیْنَ
خوشخبری دے تو منافقین کو یہ کلمہ بطریق مزاح کے ہے ورنہ عذاب کیواسطے خوشخبری سے کیا تعلق ہے اور خوشخبری دے تو بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا
ساتھ اسطرح کے کہ تحقیق واسطے ان منافقین کے عذاب ہے دردناک اَلَّذِیْنَ یَتَّخِذُوْنَ الْکٰفِرِیْنَ وہ لوگ کہ پکڑتے ہیں وہ کافروں کو یعنی
اختیار کرتے ہیں وہ کفار کو اَوْلِیَآءَ دوست اپنے مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ سوائے مومنین کے کہ مومنین سے دوستی نہیں رکھتے ہیں بلکہ
مومنین سے بغض رکھتے ہیں اَیَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ کیا طلب کرتے ہیں وہ نزدیک ان کافروں کے عزت کو یعنی منافقین جو کفار سے
دوستی رکھتے ہیں کیا انکی دوستی میں انکو عزت اور مرتبہ حاصل ہوتا ہے فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ پس تحقیق عزت واسطے خدا کے ہے جَمِیْعًا تمام
کہ وہ جسکو چاہے عزت دیوے اور عزتدار وہ شخص ہے کہ جسکو خدا عزت والا جانے اور اب خداتعالیٰ منافقین کی ہمنشینی سے منع کرتا ہے چنانچہ
فرماتا ہے کہ وَقَدْ نَزَّلَ عَلَیْکُمْ فِی الْکِتٰبِ اور تحقیق نازل کیا ہے اوپر تمہارے بیچ کتاب کے یعنی قرآن میں اذا رایت الذین یخوضون فی
ہیں اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰیٰتِ اللّٰهِ یہ کہ جسوقت سنو تم آیات خدا کو یعنی قرآن کی آیتوں کو یُکْفَرُ بِهَا کفر کیا جاتا ہے ساتھ انکے اور انکار
کیا جاتا ہے انکا وَیُسْتَهْزَاُ بِهَا اور ہنسی کیجاتی ہے ساتھ انکے فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ پس نہ بیٹھو تم ہمراہ ان کافروں کے جو کہ ہنسی کرتے
ہیں حَتّٰی یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِهٖٓ یہانتک کہ خوض اور شروع کریں وہ بیچ اور بات کے سوائے اس کفر اور ہنسی کے سے
اِنَّکُمْ اِذًا تحقیق کہ تم اسوقت یعنی وقت ہنسی کرنیکے تم بھی مِّثْلُهُمْ مثل انکے ہو جاؤگے گناہ میں کہ باوجود قدرت کے انکے پاس بیٹھے
ہے اور اگر انکے انکار اور ہنسی سے راضی ہو تو تم بھی مثل انکے کافر ہو اور حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت ہے کہ جسوقت سنے تو کسی مرد کو
کہ وہ انکار کرتا ہے حق کو اور جھٹلاتا ہے اسکو اور اہل حق کو حقارت سے یاد کرتا ہے تو وہاں سے کھڑا ہو جا تو اور اسکے پاس مت بیٹھ اور حضرت صادق
علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ فرض کیا ہے خدا نے کان پر یہ کہ پاکیزگی اختیار کرے اور پرہیز کرے سننے اس کلام کے سے کہ حرام کیا ہے خدا نے سننا
اسکا اور روگردانی اور انکار کرے اس سے کہ نہیں حلال کیا ہے خدا نے واسطے اسکے اسچیز کو کہ جسکو خدا نے منع کیا ہے اور کان رکھنے واسطے اسبات
کے ہے کہ جسمیں خدا کی مرضی نہیں ہے اور فرمایا ہے خدا نے اس مقدمہ میں کہ وقد نزل علیکم الکتاب الایہ اور پھر کفار اور منافقین کے حق میں
فرماتا ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِیْنَ وَالْکٰفِرِیْنَ تحقیق خدا جمع کرنیوالا منافقوں کا اور کافروں کا ہے فِیْ جَهَنَّمَ جَمِیْعًا بیچ دوزخ کے سب
کو جیسے کہ وہ دنیا میں متفق ہیں مومنین کی عداوت میں اَلَّذِیْنَ یَتَرَبَّصُوْنَ وہ لوگ ہیں منافقین کہ انتظار کرتے ہیں وہ بِکُمْ دنیا میں تمہاری
سختی اور بلا کے نازل ہونیکا فَاِنْ کَانَ لَکُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ پس اگر ہووے واسطے تمہارے فتح جانب خدا سے اے مومنین قَالُوْٓا کہتے ہیں
وہ منافقین تمکو اَلَمْ نَکُنْ مَّعَکُمْ کیا نہیں تھے ہم ہمراہ تمہارے اور کیا تمہاری مدد ہمنے نہیں کی ہے پس حصہ غنیمت میں سے ہمکو بھی دو وَ
اِنْ کَانَ لِلْکٰفِرِیْنَ نَصِیْبٌ اور اگر ہووے واسطے کفار کے کوئی حصہ کہ مسلمانوں پر وہ غالب ہو جائیں قَالُوْٓا کہتے ہیں وہ منافقین
کافروں کو کہ اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَیْکُمْ کیا نہیں غالب ہوئے ہم اوپر تمہارے کہ ہم قتل کرتے تمکو لیکن جان بوجھکر ہم تمسے نہیں لڑتے تھے وَ
نَمْنَعْکُمْ اور کیا نہیں باز رکھا ہے ہمنے تمکو مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ مومنوں سے کہ ہمنے انکی ہمراہ ہو کر انہیں سستی کی اور دل شکنی کی باتیں

انکو کہین یہانتک کہ تم غالب ہو گئے پس ہمکو اپنی غنیمتون مین شریک کرو فَاللّٰهُ یَحْکُمُ بَیْنَکُمْ پس خدا حکم کریگا درمیان تمہارے اے مومنین
اور منافقین یَوْمَ الْقِیٰمَةِ دن قیامت کے کہ اُسروز سوا اُسکے کوئی حاکم نہوگا وَلَنْ یَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْکٰفِرِیْنَ اور نہین کیا ہے خدا نے
واسطے کافرون کے عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ سَبِیْلًا اوپر مومنون کے کوئی طریق حجت کا کہ وہ مومنین پر غالب ہون گفتگو مین اگرچہ دنیا مین باعتبار
قوت کے زیادہ ہون اور فرماتا ہے خدا منافقین ہی کے حال مین کہ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ تحقیق منافقین فریب کرتے ہین ساتھ
خدا کے کہ کہتے ہین کہ ہم مسلمان ہین وَهُوَ اور وہ یعنی خدا خَادِعُهُمْ جزا فریب کی دینے والا ہے ان منافقون کا اور وہ اسطرح ہے کہ
جیسا کہ قیامت کے روز مومنین کو نور دینگے ایسے ہی منافقین کو بھی دینگے اور جسوقت وہ صراط پر قدم رکھینگے تو نور مومنین کا باقی رہیگا کہ وہ
اپنے نور کی روشنی مین صراط پر سے اوتر جائینگے اور منافقین کا نور جاتا رہیگا کہ وہ تاریکی مین صراط پر سے پہسل کر دوزخ مین گر پڑینگے اور فرماتا ہے
خدا کہ وَاِذَا قَامُوْٓا اور جسوقت کھڑے ہوتے ہین وہ منافقین اِلَی الصَّلٰوةِ طرف نماز کے قَامُوْا کُسَالٰی کھڑے ہوتے ہین وہ کاہلی
کرنیوالے ہوکر سستی سے جیسے کہ کوئی کسی کو زبردستی کھڑا کرتا ہے اور کسالی حال واقع ہے یُرَآءُوْنَ النَّاسَ دکھلاتے ہین وہ آدمیون کو
یعنی مومنین کو کہ دیکھو ہم مومن ہین اور نماز کو ادا کرتے ہین وَلَا یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِیْلًا اور حال یہ ہے کہ نہین یاد کرتے ہین وہ خدا
کو مگر تہوڑا کہ دیکھنے والیکے روبرو تہوڑا سا ذکر کرتے ہین اور اگر تنہا ہوتے ہون تو کچھ ذکر نہین کرتے اور حضرت صادق علیہ السلام نے اپنے پدران
طاہرین سے روایت کی ہے کہ کسی شخص نے جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ نجات کس چیز مین ہے فرمایا کہ نجات وہ ہے کہ خدا تعالی
سے مکر نکرو تا کہ خدا تعالی تمسے معاملہ مکر کرنیوالیکا نکرے اور جو شخص کہ خدا کے ساتھ مکر کرتا ہے اُسنے اپنے نفس کے ساتھ مکر کیا پوچھا کہ خدا کے ساتھ کیونکر مکر
کرتا ہے فرمایا کہ کوئی شخص عمل کرے بموجب فرمانے خدا کے اور مراد ہو عمل سے خدا کا غیر ہو پس خدا کے شرک سے ڈرو کہ کل کو قیامت کے روز ریاکار
کو چار نام سے پکارینگے اے کافر اے فاجر اے غادر اے خاسر عمل تیرا نابود ہوا اور ثواب تیرا باطل ہوا اور تیرا کوئی حصہ نہین ہے اور اپنے ثواب کو اُس شخص
سے طلب کر کہ جسکے واسطے تو نے عمل کیا ہے حال یہ ہے کہ منافقین نماز کو ریا سے اور دکھلانیکے واسطے پڑھتے ہین مُذَبْذَبِیْنَ بَیْنَ ذٰلِکَ
مذبذب اور متردد ہین درمیان اُسکے یعنی درمیان کفر اور ایمان کے لَآ اِلٰی هٰٓؤُلَآءِ نہ طرف اُن ایمان والونکے بسبب کفر باطنی
کے ہین وَلَآ اِلٰی هٰٓؤُلَآءِ اور نہ طرف ان کفر کرنیوالونکے ہین بسبب ظاہر کرنے کلمہ اسلام کے اور حال یہ ہے کہ وہ نہ مومن خالص ہین اور
نہ نرے کافر ہین وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ اور وہ شخص کہ گمراہی مین چھوڑ دے اُسکو خدا بسبب اُسکے عناد اور انکار کے باوجود ظاہر ہونے
دلیلون حقیت اسلام کے اور اس سبب سے توفیق اور لطف کو اُس سے باز رکھے فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِیْلًا پس ہرگز نہ پائیگا تو واسطے اُسکے راہ حق کو
یا راہ جنت کو اور جناب رسولخدا صلعم سے روایت کرتے ہین فرمایا حضرت نے کہ منافقون کا حال مثل اُس گوسفند کے ہے کہ درمیان دو ریوڑ کے حیران
اور متردد کھڑی ہو اور کبھی اس ریوڑ کیطرف نظر کرے اور کبھی طرف اُس کی اور جانے کہ کس ریوڑ مین جاؤن اور اب خدا تعالی کفار سے دوستی کرنیکو
منع کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو لَا تَتَّخِذُوا الْکٰفِرِیْنَ نہ پکڑو تم کافرونکو یعنی نہ اختیار کرو تم
انکو اَوْلِیَآءَ دوست اپنے مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ سوا مومنین کے اسواسطے کہ یہ عمل منافقون کا ہے کہ دشمنان خدا سے دوستی کرین اَ
تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَیْکُمْ کیا چاہتے ہو تم یہ کہ کرو تم واسطے عذاب خدا کے اوپر اپنے سُلْطٰنًا مُّبِیْنًا حجت روشن اور دلیل ظاہر
کہ وہ دوستی کرنی کافرونسے ہے جو کہ موجب عذاب کا ہے اسواسطے کہ دوستی کفار کی دلیل نفاق کی ہے اور جزا نفاق کی یہ ہے کہ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ
تحقیق کہ منافقین فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ بیچ طبقہ نیچے کے ہین آتش دوزخ مین سو پس عذاب اُنکا کفار کے عذاب سے بھی زیادہ ہے
اور دوزخ کے سات طبقے ہین منافقین سب سے نیچے کے طبقے مین ہونگے کہ جہان سب سے زیادہ عذاب ہے اور جیسے کہ دوزخ کے طبقونکو درکات کہتے ہین
ایسے ہی بہشت کے طبقونکو درجات کہتے ہین اور الدرک کو اہل کوفہ نے سوا ابوبکر کے سکون را پڑھا ہے اور باقیون نے فتح را اور فرماتا ہے خدا کہ خدا

منافقین کو دوزخ مین ڈالیگا وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا اور ہرگز نہ پائیگا تو واسطے اُن منافقون کے کوئی مدد کرنیوالا کہ اُنکو عذاب سے نجات دے إِلَّا الَّذِينَ
تَابُوا وَأَصْلَحُوا مگر وہ لوگ کہ توبہ کی ہے اُنہون نے کفر دلی سے اور نفاق سے اور درست کیا ہے اُنہون نے امر اپنے کو وَاعْتَصَمُوا بِاللَّهِ اور
چنگل مارا ہے انہون نے ساتھ خدا کے یعنی دین خدا کو انہون نے مضبوط پکڑا ہے وَأَخْلَصُوا اور خالص کیا ہے انہون نے دِينَهُمْ دین
اپنے کو لِلَّهِ واسطے خدا کے یعنی طاعت و عبادت نہین کرتے ہین وہ مگر واسطے خدا کے نہ واسطے دکھلانے لوگون کے فَأُولَئِكَ پس یہ لوگ
کہ جن لوگون نے توبہ اور اصلاح اپنی کی ہے اور خدا کے دین پر چنگل مارا ہے اور خالص واسطے خدا کے دین کو خالص کیا ہے یہ لوگ ہونگے مَعَ الْمُؤْمِنِينَ
ہمراہ مومنون کے درجہ اور شمار مین دونو جہان مین وَسَوْفَ يُؤْتِ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ اور قریب ہے کہ دیویگا خدا مومنون کو قیامت
روز أَجْرًا عَظِيمًا اجر بڑا کہ وہ نعمتین بہشت کی ہین اور اب خدا تعالی اُن منافقین کا ذکر کرتا ہے کہ جن منافقین نے توبہ کی تھی چنانچہ فرماتا ہے
مَا يَفْعَلُ اللَّهُ بِعَذَابِكُمْ کیا کریگا خدا ساتھ عذاب تمہارے یعنی خدا تعالی کیون عذاب کریگا تمکو إِنْ شَكَرْتُمْ اگر شکر کرو تم اوپر اسکی
نعمتون کا اور پہچانو منعم حقیقی کو پہچانو گے تم وَآمَنْتُمْ اور ایمان لاؤگے تم اور خدا کی وحدانیت کی تصدیق کروگے تم وَكَانَ اللَّهُ شَاكِرًا
اور ہے خدا قدردان مومنون کا اور ثواب دینے والا اُنکا عَلِيمًا جاننے والا ایمان اور شکر کے حقوق کا اور کہتے ہین کہ ایک شخص ایک جماعت کو
مہمان کرکے اپنے گھر لیگیا اور اُنکو کھانا نہ دیا وہ لوگ جسجگہ جاتے تھے اُسکی بے مروتی کی شکایت کرتے تھے اور لوگ اُنکو اس شکایت پر ملامت کرتے تھے یہ
آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ لَا يُحِبُّ اللَّهُ الْجَهْرَ نہین دوست رکھتا ہے خدا اظہار کرنے کو بِالسُّوءِ مِنَ الْقَوْلِ ساتھ بدی
کی بات مین سے یعنی خدا تعالی بدی کی بات آشکارا کرنیکو دوست نہین رکھتا ہے إِلَّا مَنْ ظُلِمَ مگر وہ شخص کہ ظلم کیا گیا ہے یعنی کسی کو
بری بات آشکارا کہنی نچاہیے مگر مظلوم کہ جسپر ظلم ہوا ہے وہ اپنے ظالم کو بددعا کرسکتا ہے اور بعضی حدیث مین آیا ہے کہ مراد سوء سے گالی ہے اور خدا
اُسکو دوست نہین رکھتا ہے مگر مظلوم بعض بد کو کہ دین مین جائز ہے ظالم کیواسطے کہہ سکتا ہے اور یہ بھی ایک روایت مین ہے کہ اگر لوگونکو ضیافت
مین لیجاوے اور کھانا نہ دیوے تو وہ مہمان اُسکو برا کہہ سکتے ہین کہ یہ بھی ایک ظلم ہے وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا اور ہے خدا سننے والا باتون کا عَلِيمًا
جاننے والا اندیشے فعلون کا اور فرماتا ہے خدا کہ إِنْ تُبْدُوا خَيْرًا اگر ظاہر کرو تم نیکی کو أَوْ تُخْفُوهُ یا پوشیدہ کرو تم اُسکو أَوْ تَعْفُوا عَنْ سُوءٍ
یا معاف کرو تم برائی سے کہ جسکا مواخذہ کرنا چاہتے ہو تم فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا پس تحقیق خدا ہے معاف کرنیوالا گنہگارونکا باوجود قدرت بدلا
لینے کے قَدِيرًا قدرت رکھنے والا ظالمون کو عذاب کرنے پر اور معاف کرنیوالونکو ثواب دینے پر اس آیت مین خدا تعالی رغبت دلاتا ہے مظلومونکو
معاف کرنے پر ہرچند بدلا لینے کی بھی رخصت ہے لیکن معاف کرنا بہتر ہے اور اب خدا تعالی یہود اور نصاری کی مذمت بیان کرتا ہے کہ إِنَّ
الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِاللَّهِ تحقیق جو لوگ کہ کفر کرتے ہین ساتھ خدا کے وَرُسُلِهِ اور پیغمبرون اُسکے کو وَيُرِيدُونَ أَنْ يُفَرِّقُوا
بَيْنَ اللَّهِ وَرُسُلِهِ اور چاہتے ہین یہ کہ جدائی ڈالدین درمیان خدا کے اور پیغمبرون اُسکے کے کہ خدا پر تو ایمان لاتے ہین اور اُسکے پیغمبر پر
ایمان نہ لاتے ہین وَيَقُولُونَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ اور کہتے ہین وہ کہ ایمان لائے ہین ہم ساتھ بعض کے پیغمبرونمین سے وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ اور کفر کرتے
ہین ہم ساتھ بعض کے جیسے کہ یہودی کہ ایمان لائے ہین موسی پر اور کفر کرتے ہین عیسی اور محمد کا اور جیسے نصرانی کہ ایمان لاتے ہین موسی اور عیسی
پر اور کفر کرتے ہین محمد کا وَيُرِيدُونَ أَنْ يَتَّخِذُوا اور چاہتے ہین وہ یہ کہ پکڑین بَيْنَ ذَلِكَ درمیان اُسکے یعنی درمیان کفر اور
ایمان کے سَبِيلًا ایک طریق کو اور حال یہ ہے کہ خدا پر ایمان لانا تمام نہین ہوتا ہے جبتک کہ سب پیغمبرون پر ایمان نہ لاوے أُولَٰئِكَ یہ
کہ جن لوگون نے درمیان کفر اور ایمان کے ایک طریق اختیار کیا ہے هُمُ الْكَافِرُونَ وہی ہین کفر کرنیوالے کہ کامل ہین کفر مین حَقًّا
حقیقت مین یہ مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ اور تیار کیا ہے ہم نے واسطے کافرون کے عَذَابًا مُهِينًا عذاب خوار کرنیوالا
وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ اور جو لوگ کہ ایمان لائے ہین ساتھ خدا کے اور پیغمبرون اُسکے کو وَلَمْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ اور

نہ فرق کیا اُنہوں نے درمیان کسی کے اُن پیغمبروں میں سے بلکہ سب پیغمبروں پر ایمان لائے ہیں آدم سے محمد صلعم تک اُولٰٓئِکَ لوگ ہیں کہ سَوْفَ یُؤْتِیْهِمْ
قریب ہے کہ دینگے ہم اُنکو اور حفص نے تو نہیں پڑھا ہے غائب کا صیغہ یعنی دیگا خدا اُنکو اُجُوْرَهُمْ اجر اور ثواب اُنکے کہ وہ نعمتیں بہشت کی ہیں وَكَانَ
اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا اور ہے خدا بخشنے والا ابتدا گناہوں کا رَّحِيْمًا مہربان ہے کہ اپنے فضل اور کرم سے زیادہ ثواب عطا کرتا ہے اور بعد
اسکے خدا تعالیٰ یہودیوں کا ذکر کرتا ہے کہ وہ رسول خدا صلعم پر اعتراض کرتے تھے کہ قرآن ایک مرتبہ ہی کیوں نہیں نازل ہوا چنانچہ فرماتا ہے کہ
يَسْئَلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ سوال کرتے ہیں تجھسے اے محمد اہل کتاب کہ وہ علماء یہود ہیں مثل کعب بن اشرف اور فنحاص بن عازورا کے کہ
اگر تو سچا پیغمبر ہے تو ایکبار کتاب کو نازل کر جیسے کہ موسیٰ توریت کو ایک مرتبہ لایا تھا حق تعالیٰ اس سے خبر دیتا ہے کہ علماء یہود تجھسے درخواست
کرتے ہیں اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ یہ کہ نازل کرے تو اوپر اُنکے ایکبارگی كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ کتاب کو آسمان سے مثل توریت کی کہ وہ ایکبارگی
نازل ہوئی تھی اور بعضے کہتے ہیں کہ اُنہوں نے حضرت سے سوال کیا تھا کہ اسطرح سے کتاب کو لا کہ ہم اُسکو لاتے ہوئے دیکھیں یا ہمارے ہر ایک
کے نام کتاب لا کہ اسمیں لکھا ہو کہ تو پیغمبر ہے خدا کا لیکن ایسے ایسے سوال عناد اور عداوت کی راہ سے تھے خدا تعالیٰ نے انکو قبول نکیا اور واسطے
تسلی رسول خدا کے فرماتا ہے کہ اے حبیب میرے تو غمگین مت ہو کہ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓى پس تحقیق سوال کیا تھا اُن یہودیوں نے موسیٰ سے
اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ بہت بڑا اس سوال سے کہ جواب تجھسے کرتے ہیں فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰهَ پس کہا تھا اُنہوں نے کہ دکھلا تو ہم کو خدا کو
جَهْرَةً ظاہر کر اپنی آنکھوں سے ہم اسکو دیکھیں فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ پس پکڑ لیا انکو بجلی کی آگ نے بِظُلْمِهِمْ بسبب ظلم
کے کہ اُنہوں نے محال امر کا سوال کیا تھا اسواسطے کہ جسوقت خدا تعالیٰ کیواسطے نہ جسم ہے نہ جہت ہے تو دیکھنا اُسکا البتہ محال ہے مقصود یہ ہے کہ
اسکو آنکھوں سے کیونکر دیکھ سکتے ہیں ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ پھر پکڑا اُنہوں نے بچھڑے کو پرستش کیواسطے یعنی بچھڑے کی اُنہوں نے پرستش
کی مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ پیچھے اس سے کہ آئے اُنکے پاس دلیلیں اور معجزے حقیقت کے مثل عصا کے کہ سانپ بنجاتا تھا اور
ہاتھ موسیٰ کا روشن ہوجاتا تھا فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ پس درگزر کی ہمنے اُس گناہ سے اور معاف کیا ہمنے اس گناہ کو وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا
مُّبِيْنًا اور دیا ہمنے موسیٰ کو غلبہ ظاہر اور اسمیں سے ایک یہ تھا کہ حکم کیا موسیٰ نے گوسالہ پرستوں کو کہ تم آپسمیں ایک دوسرے کو قتل کرو
اور وہ حکم اسکا بجالائے اور بہت آدمی انمیں سے قتل ہوئے چنانچہ سورۂ بقر میں فتوبوا الی بارئکم فاقتلوا انفسکم کی تفسیر میں گزرا ہے وَرَفَعْنَا
فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ اور بلند کیا ہمنے اوپر انکے کوہ طور کو انکے لشکر کے طول و عرض کے برابر جسوقت وہ توریت کے احکام کے بجالانے سے باز
رہے اور جو کچھ موسیٰ حکم کرتے تھے اسکو وہ مانتے نہیں تھے اسواسطے طور کو اُنپر بلند کیا بِمِيْثَاقِهِمْ بسبب پیمان اُنکے کہ پہاڑ کے اوپر گرنے کے
خوف سے پیمان اور عہد کو اُنہوں نے قبول کیا کہ جو کچھ موسیٰ حکم کریگا اُسکو ہم بجالاوینگے اور ذکر اسکا سورۂ بقر میں ورفعنا فوقکم الطور
کی تفسیر میں ہولیا ہے اور اسکے اُنہوں نے اس عہد کو توڑ ڈالا وَقُلْنَا لَهُمُ اور کہا ہمنے واسطے اُن یہودیوں کے یعنی جسوقت کہ اُنہوں نے
عہد کو توڑ ڈالا تو اسکے بعد ہمنے اُن یہودیوں سے کہا کہ ادْخُلُوا الْبَابَ داخل ہو تم دروازہ شہر میں سُجَّدًا سجدہ کرتے ہوئے چنانچہ
واقع ہوا ہے اور یہ اسوقت کا ذکر ہے کہ ہمنے بنی اسرائیل کو کہا کہ بیت المقدس میں باب ایلیا سے داخل ہو حطہ کہتے ہوئے اور سجدہ کرتے ہوئے
اُنہوں نے سجدے سے روگردانی کی اور دوسرے دروازے سے داخل ہوئے اور حطہ کے بدلے حنطہ کہا اور ذکر اسکا سورۂ بقر میں گزر گیا ہے
وَقُلْنَا لَهُمْ اور کہا ہمنے واسطے انکے یعنی اُن یہودیوں سے ہمنے کہا کہ لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ اور نہ حد سے گزرو تم بیچ حکم روز شنبہ
اور اہل مدینہ نے لا تعدوا کو بسکون عین اور بتشدید دال پڑھا ہے اور ورش نے نافع سے روایت کی ہے بفتح عین اور تشدید دال کی اور
باقیوں نے بتخفیف سے پڑھا ہے یعنی روز شنبہ میں کچھ کسب مت کرو اور جو چیز کہ تمپر حرام ہوئی ہے اسکو نہ کرو اور طاعت اور عبادت میں
مشغول رہو اور اُنہوں نے موسیٰ کے زمانہ میں تو اسپر عمل کیا اور داؤد کے زمانہ میں عہد کو توڑ ڈالا اور اسکے سبب سے وہ بندر ہوگئے

ع ۲۱ ۱۱ ۱

چنانچہ مفصل سورہ بقر مین وظللنا علیہم کو نو قردۃ خاسئین کی تفسیر مین گزرا ہی وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا اور لیا ہے ہمنے اُن
یہودیون سے یعنی اُنکے باپون سے پیمان سخت اُن سب حکمون کو بجا لانیکا چنانچہ اُنہون نے کہا کہ سمعنا واطعنا فَبِمَا نَقْضِهِمْ پس ساتھ
توڑ ڈالنے اُنکے کہ ما اسمین زائد ہی اور حذف کیا یا لعنا کی یہ متعلق ہی یعنی پس عذاب کیا ہمنے اُنکو بسبب توڑ ڈالنے اُنکے کہ مِّيْثَاقَهُمْ پیمان اپنے کو
وَكُفْرِهِمْ اور بسبب کفر کرنے اُنکے کو اور نہ عمل کرنے اُنکے بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ساتھ آیتون خدا کے جو کہ اُنکی کتاب مین ہین وَقَتْلِهِمُ اور بسبب قتل کرنے کو
الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ اور بسبب مار ڈالنے اُنکے کو پیغمبرون کو ساتھ ناحق کو وَّقَوْلِهِمْ اور بسبب کہنے اُنکے کہ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ دل ہمارے
غلاف مین ہین کہ محمد کی بات کو ہم نہین سنتے ہین اور یا یہ کہ دل ہمارے ظروف ہین علوم کے کہ ہم محتاج کسی کی علم کو نہین ہین اور دل
ہمارے علوم سے پُر ہوے ہین ایسا نہین ہی کہ وہ کہتے ہین بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بلکہ علامت چہاپی ہی خدا نے اوپر دلون اُنکے کے
بِكُفْرِهِمْ بسبب کفر اُنکے کو اپنے علم سے جانکر کہ یہ ہرگز ایمان نہ لاوینگے فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا پس نہ ایمان لاوینگے وہ مگر تہوڑے
اُن یہودیون مین سے مثل عبداللہ بن سلام کو اور ساتہ اُسکے یارونکے وَبِكُفْرِهِمْ اور عذاب کیا ہمنے اُنکو بسبب کفر اُنکے کہ وہ عیسیٰ پر ایمان
نہ لائے بعد موسیٰ کی اور بعد اُسکے محمد پر ایمان نہ لائے وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ اور بسبب کہنے اُنکے کو اور بنا لینے اُنکے کو اوپر مریم کو بُهْتَانًا عَظِيْمًا
بہتان بڑا کہ اُن عفیفہ مقدسہ کو تہمت زنا کی لگائی وَّقَوْلِهِمْ اور بسبب کہنے اُنکے کی اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ یہ کہ تحقیق
قتل کیا ہی عیسیٰ پسر مریم کو کہ رَسُوْلَ اللّٰهِ پیغمبر خدا کا ہے یہ قول خدا کا ہے کہ عیسیٰ پیغمبر خدا کا ہی نہ قول یہودیون کا اور یا یہ کہ یہ
قول یہودیونکا ہو عیسیٰ کی راہ سے وَمَا قَتَلُوْهُ اور حال یہ ہے کہ نہین قتل کیا ہے اُن یہودیون نے اُس عیسیٰ کو وَمَا صَلَبُوْهُ
اور نہ سولی دی ہی اُنہون نے اُسکو وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ اور لیکن مشتبہ ہو گیا ہو واسطے اُنکے وہ شخص کہ جسکو قتل کیا ہے اُنہون نے
اور وہ شخص دوسرا تہا کہ عیسیٰ علیہ السلام کی صورت مین ہو گیا تہا اور یہ اُسکو سمجھے کہ عیسیٰ یہی ہی اسواسطے اُسکو عیسیٰ جانکر سولی دی اور
کیفیت اس قصہ کی بروایت ابن عباس اسطرح منقول ہی کہ جسوقت خدا تعالیٰ نے مسخ کیا عیسیٰ کی دعا سے اُن لوگونکو کہ جن لوگون
تہمت لگائی تہی مریم اور عیسیٰ کو تو خبر اُسکی یہودا کو پہونچی اور وہ سردار یہودیونکا تہا اُسنے یہ خبر سنی تو ڈرا کہ عیسیٰ کہین ہمپر واسطے
بد دعا نکرے اُسنے یہودیونکو جمع کرکے مشورہ کیا کہ عیسیٰ کو قتل کرنا چاہیے خدا تعالیٰ نے جبرئیل کو بہیجا کہ وہ عیسیٰ کو اُن لوگون سے بچاوے
اور یہودی عیسیٰ کی گرد جمع ہوے اور حضرت عیسیٰ سے سوال کرتے تہے اور حضرت عیسیٰ فرماتے تہے کہ اے یہودیو خدا تعالیٰ تمسے بغض رکہتا ہی
اور یہودی حضرت عیسیٰ کیطرف کو روانہ ہوے کہ اُنکو قتل کرین جبرئیل عیسیٰ کو کوٹہرے مین لیگئے اور اُسمین ایک روشندان تہا جبرئیل
عیسیٰ کو نکالکر آسمان پر لیگئے یہودا نے اپنے ہمراہیون مین سے ایک شخص کو کہ نام اسکا طیطیانوس تہا کوٹہری کے اندر بہیجا کہ عیسیٰ کو جاکر
قتل کرے وہ اندر گیا تو عیسیٰ کو وہان نہ دیکہا جب اُسکو دیر ہوئی تو لوگون نے جانا کہ عیسیٰ اور طیطیانوس مین لڑائی ہو رہی ہی خدا
نے اُس شخص کو جو کہ اندر گیا تہا حضرت عیسیٰ کی صورت مین کر دیا جسوقت وہ باہر نکلا تو لوگون نے اُسکو عیسیٰ جانکر سولی پر چڑہایا
ہر چند وہ فریاد کرتا تہا کہ مین عیسیٰ نہین ہون لیکن کسینے اُسکا کہنا نہ مانا مگر بعد سولی دینے کے آپس مین کہتے تہے کہ اس گہر مین فقط عیسیٰ
اور ہمارا یار تہا اگر یہ عیسیٰ تہا تو ہمارا یار کہان ہی اور اگر یہ یار ہمارا تہا تو عیسیٰ کہان ہی اور بعضے کہتے ہین کہ جس شخص نے عیسیٰ
کی صورت مین ہو کر سولی پائی تہی نام اُسکا یہودا تہا اور فرماتا ہی خدا کہ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ اور تحقیق وہ لوگ کہ اختلاف
کیا ہی اُنہون نے بیچ حال اُس عیسیٰ کی کہ بعضے تو کہتے تہے کہ وہ یہودا ہی اسواسطے ہمنے اُسکو قتل کیا اور بعضے تردد کرتے تہے کہ یہ عیسیٰ تہا تو ہمارا
یار کہان ہی اور بعضے کہتے تہے کہ چہرہ اُسکا چہرہ عیسیٰ کا ہی اور بدن اُسکا بدن یار ہمارے کا ہی اور بعضے کہتے تہے کہ وہ آسمان پر گیا ہی اور
یہ وہ لوگ ہین کہ جنسے عیسیٰ نے کہا تہا کہ مین آسمان پر جاؤنگا اور بعضے کہتے تہے ناسوت کہ بدن ہی وہ سولی دیا گیا اور لاہوت کہ روح

حضرت عیسیٰ کے آسمان پر جانے کا ذکر

وہ آسمان پر پہنچی ہی اور بعضے کہتے تہے کہ وہ خدا ہے اور بعضے کہتے تہے کہ وہ پسر خدا ہی اور یہہ جماعتین اختلاف کرنیوالی لفی شک منہ
البتہ بیچ شک کی ہین حال اُس عیسیٰ کے سی اور تردد مین ہین کہ حقیقی حال اُسکا انکو معلوم نہین ہی اسواسطے کہ مالہم بہ من علم
نہین ہی واسطے اُن یہودیونکے ساتہ حال اُس عیسیٰ کی علم اور یقین الا اتباع الظن مگر پیروی کرنی گمان کی کہ جو کوئی کہتا تہا
از راہ گمان اور احتمال کی کہتا تہا اور یقین کسیکو نتہا وما قتلوہ یقینا اور نہین قتل کیا ہی انہون نے اسکو یقینا بل رفعہ
اللہ بلکہ اٹہالیا ہے اسکو خدا نے الیہ طرف اپنی یعنی طرف راست اپنی کی آسمان چہارم پر وکان اللہ عزیزا اور ہے خدا
غالب ہر چیز پر حکیما حکمت والا اپنے امور مین حضرت صادق علیہ السلام سی روایت ہی کہ جسوقت خدا تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو آسمان پر
اٹہالیا تو انکے بدن پر ایک کرتا تہا کہ جسکا سوت حضرت مریم نے کاتا تہا اور حضرت مریم ہی نے اسکو سیا تہا جسوقت آسمان پر پہنچا
تو آواز آئی کہ اے عیسیٰ اسکو ڈالدے کہ یہہ زینت دنیا کی ہی اور فرماتا ہے کہ وان من اہل الکتاب الا لیؤمنن بہ اور نہین ہے
کوئی اہل کتاب مین سی مگر یہہ کہ ایمان لائیگا وہ ساتہ اُس عیسیٰ کی اور تصدیق کریگا اسکی کہ یہہ بندہ خدا کا ہی اور پیغمبر اسکا قبل
موتہ پہلے مرنے اسکے کی اور بعد نازل ہونے اسکے آسمان سی اور یا یہہ کہ یہود اور نصاریٰ وقت مرنیکے جسوقت آثار موت اور
عذاب کی دیکہین گی تو حضرت عیسیٰ پر ایمان لاوینگے لیکن اسوقت کا ایمان انکو کچہ فائدہ نہ دیگا کہ عذاب کو دیکہکر ایمان لاوینگے
ویوم القیامۃ یکون علیہم شہیدا اور دن قیامت کی ہو ویگا وہ عیسیٰ اوپر ان اہل کتاب کی گواہ کہیگا کہ ان لوگون نے
مجہکو جہٹلایا اور نصاریٰ کو کہیگا کہ ان لوگون نے مجہکو فرزند خدا کہا اور شیعہ اور سنی دونو کی کتابون مین مرقوم ہی کہ جسوقت حضرت
عیسیٰ آسمان سی نزول فرماوین اور دجال کو قتل کرین تو سب اہل کتاب حضرت عیسیٰ پر ایمان لاوینگے اور جانینگے کہ وہ پیغمبر برحق
ہے اور اسوقت مذہبون مین اختلاف باقی نہ رہیگا اور سوائے دین اسلام کے کوئی دین نہوگا اور حضرت عیسیٰ تابع مہدی آل
محمد کے ہون اور ہماری شرع کے احکام پر عمل کرین اور چالیس برس تک زمین پر زندہ رہین اور بعد اسکے دنیا سے رحلت فرماوین اور مومنین انپر نماز پڑہین
اور اس زمانہ مین اسطرح سے امن ہوگا کہ شیر اور چیتا اور گائے اور بکری اور بہیڑیا آپس مین ایک مقام پر رہین اور لڑکے سانپون سی بازی کرین کوئی
حیوان کسی حیوان کو آزار نہ پہنچاوے اور روایات اہلبیت علیہم السلام مین آیا ہے کہ جسوقت امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہونگے اور حضرت عیسیٰ نزول
فرماوینگے تو سب اہل کتاب محمد صلعم پر ایمان لاوینگے اور ایک روایت مین ہی کہ اہل کتاب ایمان لاوینگے اور کہین گے کہ عیسیٰ نہ مرا تہا اور امام مہدی صلیب
کو توڑینگے اور سور کو ہلاک کرینگے اور جزیہ نہ لینگے تاکہ ایک مذہب ہو جاوے اور حضرت عیسیٰ تابع امام مہدی علیہ السلام کی ہونگے اسواسطے کہ عیسیٰ علیہ السلام دین
محمدی کو نہین جانتے اور دین عیسوی منسوخ ہوگیا ہی اور فرماتا ہی خدا کہ فبظلم من الذین ہادوا پس بسبب ظلم کے اُن لوگون سے کہ یہودی
ہوئے ہین وہ حرمنا علیہم طیبات احلت لہم حرام کیے ہم نے اوپر انکے پاکیزہ کہانے کہ حلال کئے گئے تہے واسطے انکی اور تفصیل اسکی
سورہ انعام مین آویگی انشاء اللہ تعالیٰ وبصدہم عن سبیل اللہ اور بسبب بند کرنے انکے راہ خدا سی کثیرا بہتون کو کہ توریت
مین تحریف کیے صفات پیغمبر آخر الزمان کو مٹاتے تہے اور لوگونکو کہتے تہے کہ محمد وہ پیغمبر نہین ہے کہ جسکا وعدہ ہی اور ایمان لانے سے لوگونکو باز
رکہتے تہے واخذہم الربوا اور بسبب لینے انکے کو سود کو وقد نہوا عنہ اور حال یہہ ہے کہ تحقیق منع کیے گئے تہے وہ اُس سی توریت مین
واکلہم اموال الناس اور بسبب کہانے انکے کو مال آدمیونکو بالباطل ساتہ باطل کی مثل رشوت اور غصب کی واعتدنا للکافرین
منہم عذابا الیما اور تیار کیا ہے ہم نے واسطے کافرونکے اُن بنی اسرائیل مین سی عذاب درد ناک مگر جو شخص کہ ایمان لاوے اور توبہ کرے لکن
الراسخون فی العلم لیکن مضبوط ہونیوالے لوگ بیچ علم اور یقین کی مثل عبداللہ بن سلام اور بحیرا راہب کے منہم اُن بنی اسرائیل
مین سی کہ جن لوگون نے توریت کا علم حاصل کیا ہی بہ یقین اور باخلاص تحریف اسمین نہین کی ہی والمؤمنون اور کل مومنین انکے یاد دین

محمدی کی یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ ایمان لاتے ہین وہ ساتھ اُس چیز کے کہ نازل کیگئی ہی طرف تیری یعنی قرآن وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ
اور ایمان لاتے ہین وہ ساتھ اُس چیز کے کہ نازل کیگئی ہی پہلے تجھسے یعنی کل کتابین پہلے پیغمبرونکی وَالْمُقِیْمِیْنَ الصَّلٰوۃَ اور قایم رکہنے والی نماز کو
اور المقیمین منصوب علی المدح ہے یعنی المقیمین اور الصلوٰۃ مفعول اُسکا ہی اور بیان ہی کہ المقیمین کا عطف ما انزل الیہ پر ہے اور مراد مقیمین صلوٰۃ
سے انبیا ہین کہ اقامت کرنیوالی نماز کے ہین اور معنی اسکے اسوقت یہ ہونگی کہ ایمان لاتے ہین قایم کرنیوالون نماز پر کہ وہ انبیا ہین وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ
اور دینے والے زکوٰۃ کو وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اور ایمان لانیوالے ساتھ خدا کے اور روز آخرت کے اُولٰٓئِکَ یہ وہ لوگ ہین سَنُؤْتِیْهِمْ
اَجْرًا عَظِیْمًا قریب ہی کہ دینگے ہم اُنکو اجر بڑا کہ وہ دولت رضامندی خدا کی ہی اور نعمتین جنت کی ہین اور کہتے ہین کہ یہودیون نے جو حضرت
سے سوال کیا تھا کہ قرآن ایکدفعہ کیون نہین نازل ہوا جیسے کہ اور کتابین ایک مرتبہ نازل ہوئی ہین اُنکے جواب مین خدا نے فرمایا کہ امر اُسکا
وحی مین مثل اور انبیا کے ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ اِنَّآ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ تحقیق ہمنے وحی کی ہی طرف تیری کَمَآ اَوْحَیْنَآ اِلٰی نُوْحٍ جیسے کہ وحی کی
ہے ہمنے طرف نوح کی کہ وہ شیخ المرسلین ہی اور سب سے پہلے اُسنے مشرکونکو ڈرایا ہی اور اُسکی دعا سے سب ہلاک ہوئے وَالنَّبِیّٖنَ اور جیسے کہ وحی
کی ہمنے طرف پیغمبرونکے مِنْۢ بَعْدِهٖ پیچھے اُس سے وَاَوْحَیْنَآ اِلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ اور وحی کی ہے ہمنے طرف ابراہیم کی وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ
وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ اور طرف اسمعیل کے اور اسحاق کے اور یعقوب کے اور اسباط کی اور یہ چارون نام غیر منصرف ہین اور اسباط سے مراد بارہ گروہ ہین
اولاد دوازدہ فرزندان یعقوب کے وَعِیْسٰی وَاَیُّوْبَ وَیُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَیْمٰنَ اور وحی کی ہی ہمنے طرف عیسیٰ کی اور ایوب کے اور
یونس کے اور ہارون کی اور سلیمان کی یہ بھی غیر منصرف ہین اور یہ بیان ہین سب انبیا داخل تھے پھر جو بعد انبیا ہین کے ذکر انکا کیا ہے یہ انکی تعظیم
کیواسطے ہی وَاٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا اور دی ہمنے داؤد کو زبور کہ جسمین فقط حمد اور ثناء الٰہی تھی اور احکام شرع اُسمین نہ تھے بلکہ توریت کے
احکام پر عمل ہوتا تھا اور زبورا کو حمزہ اور خلف نے بضم زا پڑہا ہے اور باقیون نے بفتح زا اور کہتے ہین کہ حضرت داؤد بہت خوش الحان تھے اور روایت
ہی کہ داؤد زبور کو ہمراہ لیکر صحرا کو جاتے تھے اور ایک مقام مین جا کر ٹھہرتے تھے اور علماء بنی اسرائیل اُنکے پیچھے کھڑے ہوتے تھے اور سوا اُنکے اور
آدمی اُنکے پیچھے کھڑے ہوتے تھے اور پیچھے اُنکے جن کھڑے ہوتے تھے اُنکے پیچھے دواب صحرا کے اور پرندے اُنکے سر پر سایہ کرتے اور پرندے پرون سے صف
باندہ کر اور جسوقت داؤد زبور کو پڑہتے تھے تو اُنکی خوش الحانی سے سب بیہوش ہو جاتے تھے جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے روز خدا اہل
علی کو اسقدر قوت دیگا جیسے جبرئیل کی قوت ہی اور نور آدم کا سا اور جمال یوسف کا سا اور آواز داؤد کی سی دیگا اور خطیب بہشتیون کا
اُسکو کریگا بہشتی اُسکی آواز سے بیہوش ہو جاوینگے اور فرماتا ہی خدا کہ وَرُسُلًا اور بھیجا ہمنے پیغمبرونکو کہ قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَیْکَ تحقیق
قصہ بیان کیا ہے ہمنے اُنکا اوپر تیری قرآن مین اور نام اُنکا لکہا ہی اُسمین مِنْ قَبْلُ پہلے اس سورہ سے یا پہلے آچکے دن سے جیسے کہ
قصہ یوسف اور زکریا اور یحییٰ اور الیاس اور الیسع اور عزیر اور سوا اُنکے وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَیْکَ اور بھیجا ہمنے پیغمبرونکو کہ نہ نقصصہم
نہین قصہ بیان کیا ہی ہمنے اُنکا اوپر تیرے اور نام اُنکا قرآن مین نہین لکہا ہی وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰی اور کلام کیا ہے خدا نے موسیٰ سے
تَكْلِیْمًا کلام کرنا اسوجہ سے کہ بعض کو درختون مین پیدا کر دیا اور درخت نے موسیٰ سے باتین کین اور رسلا منصوب ہی ارسلنا یا اوحینا
مقدر سے اور موسیٰ سے خدا تعالیٰ نے کلام کیا یہ انتہا کا درجہ ہی وحی کا کہ اُسکے ساتھ موسیٰ کو خاص کیا اور خدا تعالیٰ نے محمد صلعم کو سب
انبیا پر فضیلت دی ہی کہ اُنکو مثل سب پیغمبرونکے اور زیادہ اُن سے رتبہ دیا ہے اور حضرت باقر علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ درمیان آدم اور
نوح علیہما السلام کے انبیاء پوشیدہ بھی تھے اور ظاہر بھی تھے اسواسطے قرآن مین اُنکا ذکر پوشیدہ رہا اور اُنکا نام نہ لکہا جیسے کہ انبیا ظاہر کا
نام لکہا ہی اور یہی مراد ہے قول حقتعالیٰ سے ورسلا قد قصصناہم علیک من قبل ورسلا لم نقصصہم علیک یعنی نہین نام لیا ہی پوشیدہ انبیا
کا جیسے کہ نام لیا ہی ظاہر انبیاء کا اور رسولخدا صلعم نے فرمایا ہی کہ مناجات کی ہی موسیٰ نے اور راز کہا ہے خدا نے ایک لاکہ اور چوبیس کلمون

سے تین رات اور دن ہین کہ اُس مدت مین موسیٰ نے نہ کہانا کہایا ہے اور نہ پانی پیا ہے اور جسوقت بنی اسرائیل کیطرف آیا تو اُنکا کلام موسیٰ
کو بُرا معلوم ہوا اسواسطے کہ خدا کے کلام کی لذت موسیٰ کے کانونمین پڑی ہوئی تہی اور حضرت کاظم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ موسیٰ بنی اسرائیل
کو ہمراہ لیکر کوہ طور پر گیا اور اُنکو پہاڑ کے نیچے کہڑا کر دیا اور خود پہاڑ پر چڑہا اور خدا تعالی سے درخواست کی کلام کرنیکی کہ بنی اسرائیل خدا کے
کلام کو سنین خدا تعالی نے درخواست موسیٰ کی قبول کی اور کلام کیا اور بنی اسرائیل نے کلام خدا کا سُنا آگے سے اور پیچہے سے اور
داہنے سے اور بائین سے اور اوپر سے اور نیچے سے سب طرف سے آواز آتی تہی خدا تعالی نے آواز کو درخت مین پیدا کرکے سارے مین پہیلا دیا
یہانتک کہ بنی اسرائیل نے ہر جگہہ سے آواز سنی اور منقول ہے کہ بنی اسرائیل نے رسولخدا صلعم سے کہا کہ موسیٰ تجہسے بہتر ہے حضرت نے
پوچہا کہ کسطرح بہتر ہے اُن لوگون نے کہا کہ خدا تعالی نے موسیٰ سے کلام کیا ہے چار ہزار کلمے اور تجہسے کچہ کلام نہین کیا ہے حضرت نے
فرمایا کہ مجہسے بہی کلام کیا ہے اور مین افضل ہون موسیٰ سے اُن لوگون نے پوچہا کہ تو کیونکر افضل ہے حضرت نے فرمایا کہ سبحان الذی
اسری بعبدہ لیلا الآیہ یعنی مجہکو معراج ہوئی ہے اور موسیٰ کو یہ مرتبہ حاصل نہین ہوا رُسُلًا بہیجا ہے پیغمبرونکو کہ مُبَشِّرِیْنَ خوشخبری
دینے والے مومنین کو جنت کی وَمُنْذِرِیْنَ اور ڈرانیوالے تہے کافرون کو اور گنہگارونکو آتش دوزخ سے اور رسلا منصوب ہے ارسلنا
مقدر سے اور مبشرین اور منذرین حال واقع ہوئے ہین اور پیغمبرونکو اسواسطے بہیجا ہے کہ لِئَلَّا یَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ تاکہ نہو
واسطے آدمیونکے اوپر خدا کے حجت بَعْدَ الرُّسُلِ بعد پیغمبر بہیجنے کے قیامت کو روز کفار کہنے لگین کہ تو نے پیغمبر کیون نہ بہیجے کہ ہم ایمان لاتے
اور جب پیغمبر اُنکی ہدایت کیواسطے بہیجے تو پہر کچہہ نہین کہہ سکتے وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا اور ہے خدا غالب جو کچہ چاہے سو کرے اگر پیغمبر
ہدایت کیواسطے نہ بہیجے تو اُسکا کوئی مانع نہین ہے حَكِيْمًا حکمت والا ہے کہ انبیا کو اپنی حکمت اور مصلحت سے بہیجتا ہے اور کہتے ہین کہ یہودیون نے
جناب رسولخدا صلعم سے کہا کہ ہمارے پاس کوئی گواہ نہین ہے کہ تیرے دعوے کی راست ہونیکی گواہی دے حقتعالی نے فرمایا کہ یہودی گواہی
نہین دیتے ہین لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ لیکن خدا گواہی دیتا ہے اور نبوت کو تیری سب لوگو پر ظاہر کرتا ہے بِمَا اَنْزَلَ اِلَيْكَ ساتہہ
اُس چیز کے کہ نازل کیگئی ہے طرف تیری کہ وہ قرآن ہے اور وہ معجزہ دلیل روشن ہے نبوت کی راستی اور درستی ہونے پر اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ نازل
کیا ہے اُسکو ساتہ علم اپنے کہ تو لائق اور سزاوار اُسکے ہے یعنی تجہکو اہل اُسکا جانکر تجہپر نازل کیا ہے وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ اور فرشتے
گواہی دیتے ہین تیری نبوت کی اور قرآن کے حق ہونے پر وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا اور کافی ہے خدا گواہی دینے والا اگرچہ اور کوئی گواہ
نہو یہود ان الکتاب کو انکار کرنیسے تو غمگین مت ہو کہ یہ عناد اور عداوت کیجہت سے تیری نبوت کی تصدیق نہین کرتے ہین اور فرماتا ہے خدا
کہ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے پیغمبر آخر الزمان کی نبوت سے یعنی یہود وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اور بند کیا
اُنہون نے راہ خدا سے لوگونکو توریت مین تحریف کیا اور پیغمبر آخر الزمان کی صفات کو بدل دیا قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًا بَعِيْدًا تحقیق
گمراہ ہوئے وہ گمراہ ہونا دور حق سے کہ لوگونکو بہی گمراہ کرتے ہین باوجودیکہ گمراہ ہوئے ہین اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے
وَظَلَمُوْا اور ظلم کیا اُنہون نے اپنے نفسو پر محمد کی نبوت کا انکار کیا اور لوگونکو راہ حق سے منع کیا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ نہین ہے
خدا کہ بخشش کرے واسطے اُنکے وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا اور نہ یہ کہ رہنمائی کرے اُنکو راہ حق کی کہ وہ راہ بہشت کی ہے اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ
مگر راہ دوزخ کی خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ہمیشہ رہنے والے ہین وہ بیچ اُس دوزخ کے ہمیشہ وَكَانَ ذٰلِكَ اور ہے یہ یعنی دوزخ مین
ہمیشہ رکہنا عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا اوپر خدا کے آسان کہ اُسپر کچہہ دشوار نہین ہے اور حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام
سے روایت ہے کہ فرمایا جنہون نے ظلم کیا آل محمد پر اور حق اُنکا چہین لیا خدا تعالی اُنکو نہ بخشیگا اور اب خدا تعالی ایمان لانیکو حکم کرتا ہے
فرماتا ہے کہ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ اے آدمیو تحقیق آیا ہے تمہارے پاس پیغمبر کہ وہ محمد ہے بہیجا ہوا خدا کا بِالْحَقِّ

ساتھ حق کے وہ قرآن ہے یا دین اسلام ہے مِنْ رَّبِّكُمْ پروردگار تمہارے کے پاس سے فَآمِنُوا پس ایمان لاؤ تم اسکے خَيْرًا لَّكُمْ بہتر ہوگا
تمہارے واسطے کہ اسمیں تمہارے دنیا اور آخرت کی دونوں کی بھلائی ہے اور خیراً منصوب ہے اسواسطے کہ وہ صفت مصدر محذوف کی ہے
اور تقدیر اسکی فآمنوا ایماناً خیراً لکم ہے وَإِن تَكْفُرُوا اور اگر کفر کروگے تم محمد کی نبوت کا انکار کروگے تو خدا تعالیٰ کو اسکی کچھ پروا
نہیں ہے فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ پس تحقیق واسطے خدا کے ہے جو کچھ کہ بیچ آسمانوں کے ہے اور زمین کے ہے سب اسکی مخلوق
اور مملوک ہیں اگر تم ایمان نہ لاؤگے تو اسکا کچھ نقصان نہیں ہے تمہارے ہی فائدہ کو تھا ہے وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا اور ہے خدا جاننے
والا تمہارے احوال کا حَكِيمًا حکمت والا کہ جو کچھ کرتا ہے موافق حکمت اور مصلحت کے کرتا ہے اور اب خدا تعالیٰ یہود اور نصاریٰ کے
کیطرف خطاب کرکے فرماتا ہے کہ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ اے یہود اور نصاریٰ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ غلو کرو تم بیچ دین اپنے کے
یعنی حد سے بڑھکر نکہو تم اے یہود یوں کہ عزیر کو خدا کا بیٹا کہو اور اے نصاریٰ تم عیسیٰ کو فرزند خدا کہو ایسا تمکو نہ چاہئے اور یا کہ اے یہود تم
عیسیٰ کو تہمت نہ لگاؤ کہ کسی مرد کا بیٹا اسکو کہو اور اے نصاریٰ تم عیسیٰ کو اپنا معبود اور خدا مت کہو وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ
إِلَّا الْحَقَّ مگر نکہو تم اوپر خدا کے مگر حق بات کہ جو اسکی خدائی کے لایق ہے اور وہ سزاوار اسکے نہیں ہے کہ اسکے کوئی فرزند ہو پس
عزیر اور عیسیٰ کو فرزند اسکا مت کہو اسواسطے کہ وہ دونوں بندے اور مخلوق اسکی ہیں اور خدا تعالیٰ کے نہ فرزند ہے اور نہ زوجہ ہے إِنَّمَا
الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ سوا اسکے نہیں کہ مسیح عیسیٰ پسر مریم رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ پیغمبر خدا کا ہے اور کلمہ اسکا کہ کُن کہنے
سے ہیں وہ پیدا ہو گیا تھا اور تحقیق عیسیٰ کا کلمہ ہونا بیچ سورہ آل عمران ہیں گذر گئی ہے پس وہ کلمہ خدا کا ہے کہ أَلْقَاهَا إِلَىٰ مَرْيَمَ ڈالا اور بھیجا
اسکو طرف مریم کے کہ عیسیٰ کو اس سے پیدا کیا ہے وَرُوحٌ مِّنْهُ اور روح ہے وہ عیسیٰ کہ صادر ہوئی ہے وہ روح اس خدا سے اسواسطے پیدا ہوا
بے نطفہ کے کہ جبرئیل نے وہ روح گریبان مریم کی بیچ پھونکی تھی اور اس سے خدا تعالیٰ نے مریم کے شکم سے عیسیٰ کو پیدا کیا فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ
پس ایمان لاؤ تم ساتھ خدا کے اور پیغمبروں اسکے وَلَا تَقُولُوا ثَلَاثَةٌ اور نہ کہو تم تین خدا مریم اور عیسیٰ اور اللہ اور مشہور نصاریٰ ہیں سے یہ
کہ وہ تین خدا خدا تعالیٰ اور عیسیٰ اور روح القدس ہیں اور فرماتا ہے کہ انْتَهُوا خَيْرًا لَّكُمْ باز آؤ تم اس قول سے کہ بہتر ہو واسطے تمہارے اور
کہتے ہیں کہ تقدیر اسکی انتہوا عن التثلیث واقصدوا خیراً لکم ہے یعنی باز آؤ تم تین خدا کہنے سے اور قصد کرو تم بہتر کو واسطے اپنے کہ وہ قائل
ہونا ایک خدا کا ہے کہ جسکے نہ فرزند ہے اور نہ زوجہ ہے اسصورت میں خیراً مفعول اقصدوا مقدر کا ہوگا اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دو
روحیں ایسی ہیں کہ خدا تعالیٰ نے انکو پیدا کر کے برگزیدہ کیا ہے روح آدم اور روح عیسیٰ علیہما السلام اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ إِنَّمَا اللَّهُ
إِلَٰهٌ وَاحِدٌ سوا اسکے نہیں کہ خدا معبود ایک ہی ہے اپنی ذات میں کہ کسیطرح کی کثرت اور تعدد اسمیں نہیں ہے سُبْحَانَهُ پاکی سے
یاد کرتے ہیں ہم پاکی سے یاد کرنا اسکو اور وہ پاک اور پاکیزہ ہے أَن يَكُونَ لَهُ وَلَدٌ اس سے کہ ہو واسطے اسکے کوئی فرزند لَّهُ
مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ واسطے اسی کے ہے جو کچھ کہ بیچ آسمانوں کے ہے اور جو کچھ کہ بیچ زمین کے ہے یعنی سب مخلوق اسکی ہیں اور مخلوق
مثل خالق کے نہیں ہو سکتا پس آسمان اور زمین کا باشندہ کوئی نہیں ہے کہ اسکا فرزند کوئی نہیں ہو سکتا اور خدا کو فرزند اسواسطے نہیں ہو سکتا کہ خدا
بے مانند ہے اور اگر فرزند اسکے کوئی ٹھہرا تو یہی چاہئے کہ جو باتیں کہ اسکے فرزند میں ہیں وہ اسمیں بھی ہوں پس اگر عیسیٰ فرزند خدا
کا ہوا اور وہ سوتا اور جاگتا اور کھاتا اور پیتا اور ہگتا اور پیشاب کرتا ہی تھا اور حدوث بھی اسمیں تھا کہ پہلے وہ نہ تھا اور ایک زمانہ میں
وہ پیدا ہو گیا پس چاہئے کہ یہ سب امور خدا میں بھی ہوں اسواسطے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ جیسا باپ ہوتا ہے ایسا ہی اسکا بیٹا ہوتا ہے
اور باپ اور بیٹے میں اتفاق سب امور خلقی کا چاہئے اور جو امر کہ باپ میں ہو وہ بیٹے میں چاہئے جیسے کہ قدیم ہونا اور عیسیٰ میں کوئی
امر مثل اسکے نہ تھا بلکہ وہ پیدا ہوا اور نصاریٰ کے نزدیک وہ سولی پاکر مارا گیا اور خدا ایسی چیز کا محتاج نہیں ہے اور عیسیٰ بہت چیزوں کا

محتاج تہا چاہیے کہ کہانا کہاتا اور پیدا ہوا اور خدا کو فنا نہیں ہے اور عیسی کو نصارا بہی کہتے ہین کہ فنا ہو گیا پس جسوقت خدا مین اور عیسی مین کوئی نسبت
نہوئی تو عیسی خدا کا بیٹا نہوا وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا اور کافی ہے خدا کارساز بندونکا کام بنانیوالا ہے انکا پس پروا مددگار اور حمایت
کرنیوالے سے اور کہتے ہین کہ نجران کے نصارا نے کہتے تہے کہ اے محمد تو کہتا ہے کہ عیسی خدا کا بندہ ہے اور بندہ ہونا بڑا عیب ہے حضرت نے فرمایا کہ خدا کے بندہ
ہونے مین کچھ عیب نہین ہے اور اسی کے موافق خدا فرماتا ہے کہ لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ ہرگز نہ ننگ اور عار رکہا ہے
مسیح نے اس سے کہ ہووے وہ بندہ واسطے خدا کی بلکہ ہمیشہ وہ اپنے تئین بندہ خدا کا کہتا تہا اور بندگی کو خدا کی اپنا شرف جانتا تہا اور
فرشتونکو پوجنے والے فرشتونکو فرزندان خدا کہتے ہے اسکے حق مین خدا تعالی فرماتا ہے کہ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ اور نہ ننگ کہا ہے
ملائکہ مقربین نے خدا کے بندے ہونے سے اپنے تئین اور فرماتا ہے خدا کہ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ اور جو لوگ کہ ننگ رکہین اور
کراہت کرین عبادت سے خدا کے وَيَسْتَكْبِرْ اور تکبر کرین اور سرکشی کرین فَسَيَحْشُرُهُمْ پس قریب ہے کہ محشور کرے انکو خدا
اِلَيْهِ طرف اپنے یعنی اس موضع مین جو مقرر ہوا ہے واسطے انکے جَمِيْعًا سب کو واسطے جزا اعمال کے اور قرار واقعی انکو سزا دیگا
اور استکبار اور استنکاف مین فرق ہے کہ استنکاف استکبار سے بہی بڑہکر ہوتا ہے اسواسطے کہ استنکاف تو وہ ہے کہ جو بدون استحقاق
کے ہو اور استکبار کبہی موافق استحقاق کے بہی ہوتا ہے جیسے کہ خدا تعالی ہے فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لیکن جو
لوگ ایمان لائے اور عمل کئے ہین انہون نے نیک فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ پس پورا دیگا خدا انکو مزدوریون اور ثوابون انکے کو وَ
يَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ اور زیادہ دیگا انکو فضل اپنے سے کہ ایک کے عوض مین دس یا ستر نیکیون کا ثواب بلکہ اس سے زیادہ ثواب دیگا
وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا اور لیکن جو لوگ کہ ننگ کہتے ہین اور تکبر کرتے ہین عبادت ہماری سے فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا
اَلِيْمًا پس عذاب کریگا انکو خدا عذاب دردناک وَّلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور نہ پاوینگے وہ واسطے اپنے سوا خدا کے
وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا کوئی دوست اور نہ نصرت کرنیوالا اور فرماتا ہے خدا کہ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ اے آدمیو تحقیق آئی
ہے تمہارے پاس دلیل پروردگار تمہارے کیطرف سے کہ وہ محمد صلعم ہے یا معجزہ اسکے یا دین اسلام وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا اور نازل کیا ہے ہم نے
طرف تمہارے نور ظاہر کو کہ وہ قرآن ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد برہان سے رسول خدا صلعم ہین اور نور سے مراد علی بن ابیطالب
علیہ السلام ہین فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ پس لیکن جو لوگ کہ ایمان لائے ساتھ خدا کے وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ اور چنگل مارا انہون نے ساتھ اسکے کہ اسی کی
طرف پناہ لیگئے اور سب کام اپنے اسکے سپرد کردیئے فَسَيُدْخِلُهُمْ پس قریب ہے کہ داخل کریگا انکو خدا فِىْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ بیچ رحمت اور بہشت
اپنی طرف سے یعنی داخل کریگا ان کو ثواب مین کہ جو مقابل انکے ایمان اور اعمال کے ہے وَفَضْلٍ اور بیچ فضل کے اپنی طرف سے کہ انکے ایمان اور اعمال کے
ثواب سے زیادہ انکو دیوے وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ اور راہ دکہلاویگا انکو طرف اپنے یعنی الہی توفیق انکو دیوے کہ بالکل متوجہ ہو جاوین اور چلین صِرَاطًا
مُّسْتَقِيْمًا راہ سیدہی کو کہ وہ راہ پہنچاتی ہے طرف رستہ بہشت کی اور اس سورت کے اول مین خدا تعالی نے احکام میراث کے بیان کئے تہے اور کچہہ احکام
اسکے اس سورت کے آخر مین بیان کرتا ہے اور روایت ہے کہ جابر بن عبد اللہ انصاری بیمار ہوئے تو رسول خدا صلعم انکی عیادت اور مزاج کے پوچہنے کو
انکے پاس رونق افروز ہوئے جابر نے عرض کی کہ یا رسول خدا میرے پاس کچہہ مال ہے اور والدین اور اولاد تو مین کہتا نہیں لیکن میری بہنین زندہ ہین مین
اپنا مال کیونکر تقسیم کرون حضرت نے کچہہ جواب نہ دیا دوسری بار جو تشریف لائے تو فرمایا کہ اے جابر تو اس بیماری سے وفات پائیگا لیکن خدا تعالی
نے تیرے اور تیری بہنون کی مقدمہ مین فرمایا ہے کہ يَسْتَفْتُوْنَكَ فتوی اور حکم چاہتے ہین تجہسے اے محمد صلعم بہنون کے وارث ہونے مین قُلِ
کہہ تو کہ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِى الْكَلٰلَةِ خدا حکم کرتا ہے تمکو بہائی اور بہن کی میراث مین اسطرح سے کہ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ اگر کوئی
مرد مرجاوے کہ نہوے واسطے اسکے کوئی فرزند نہ بیٹا نہ بیٹی وَّلَهٗٓ اُخْتٌ اور واسطے اسکے ایک بہن ہو پدر مادری کہ مراد اسکے جو کہ باپ اور ماں

ماں ہوں وہی اُس بہن کی باپ اور ماں ہیں اور اگر ایسی بہن نہو تو فقط پدری بہن ہو کہ باپ تو بہائی اور بہن کا دونوں کا ایک ہو اور ماں دونوں
کی علیحدہ علیحدہ ہے ان دونوں صورتوں میں فَلَهَا پس واسطے اُس بہن کے نِصْفُ مَا تَرَكَ آدہا مال اُس مال کا ہے کہ چھوڑ گیا ہے بعد اپنے
مرنیوالے نے وَهُوَ اور وہ بہائی يَرِثُهَا وارث ہوتا ہے اُس بہن کا اسطرح سے کہ اگر بہن مرجاوے اور بہائی زندہ ہے إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ
اگر نہووے واسطے اُس بہن کے فرزند بیٹا نہ بیٹی فَإِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ پس اگر ہوویں وہ بہنیں دو یا زیادہ دو سے فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ پس
واسطے اُن بہنوں کے دو تہائی مال ہے مِمَّا تَرَكَ اُس مال میں سے کہ چھوڑا ہے اُس مرنیوالے نے وَإِنْ كَانُوا اور اگر ہوویں وہ وارث
مرنیوالے کے إِخْوَةً بہائی اور بہن دونوں قسم کے بہائی بہی ہوں اور بہنیں بہی ہوں کہ رِجَالًا وَنِسَاءً مرد اور عورتیں وہ دونوں
تو اس صورت میں فَلِلذَّكَرِ پس واسطے مرد کے یعنی واسطے بہائی کے مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ مثل حصہ دو عورتوں کے ہے یعنی مثل دو حصہ بہنوں کے
ہے کہ وہ دوگنا حصہ بہائی کا بہن کے حصہ سے ہے اور بہن کا حصہ بہائی کے حصہ سے آدہا ہے اور اگر فقط کئی بہائی چھوڑے تو برابر تقسیم کرینگے اور اگر
بہنیں چھوڑے تو برابر تقسیم کرینگی يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ بیان کرتا ہے خدا واسطے تمہارے احکام میراث کو کہ وہ حق اور ثواب ہیں أَنْ
تَضِلُّوا واسطے کراہت اسکے کہ گمراہ ہو جاؤ تم یعنی اسواسطے کہ نہیں چاہتا ہے خدا کہ تم میراث کے حکموں میں گمراہ ہو جاؤ اور جو کہ نیک اور صواب
امر ہیں وہ حکم کرو تم جو کہ صواب ہے وہ بیان کرتا ہے تاکہ اُسپر تم عمل کرو اور رجالا ونساء بدل ہے اخوۃ سے اور اخوۃ خبر کان کی ہے اور ان تضلوا
کی تقدیر بعضے تو کہتے ہیں کہ کراہتہ ان تضلوا ہے اور کراہتہ مفعول لہ واقع ہوا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ تقدیر اسکی ان لا تضلوا ہے حرف نفی کا اسمیں
محذوف ہوگیا ہے اور اخفش کہتا ہے ان مع فعل بتاویل مصدر کی منصوب ہے یبین سے اور تقدیر اسکی یبین اللہ لکم الضلال لتجتنبوہ ہے
وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ اور خدا ساتھ ہر چیز کے بندوں کی مصلحت میں زندگی میں انکی اور بعد مرنیکے عَلِيمٌ عالم اور جاننے والا ہے کہ انکی مصلحت
کے موافق حکم کرتا ہے

سُورَةُ الْمَائِدَةِ

اس سورہ میں ایک سو بیس آیتیں ہیں اور یہ سورہ مدنی ہے کہ کل آیتیں اسکی مدینہ میں نازل
ہوئی ہیں مگر یہ الیوم اکملت لکم دینکم حجۃ الوداع میں نازل ہوئی ہے جسوقت رسول خدا صلعم راستہ میں تھے اور اکثر روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ آیہ
یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک خم غدیر میں نازل ہوئی ہے اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ آیتیں اور سورتیں قران کی
بعضی ناسخ ہیں بعضی کی اور آخر سورت جو رسول خدا پر نازل ہوئی ہے وہ سورہ مائدہ ہے اور یہ سورہ ناسخ ماقبل اپنے کا ہے اور اسکی
نسخ کرنیوالی کوئی آیت نہیں اور وہ سورہ اُسوقت نازل ہوا ہے کہ جسوقت رسول خدا ناقہ عضبا پر سوار تہے اُسوقت وحی نے حضرت کو
سنگین کر دیا اسطرح سے کہ ناقہ حضرت کا چلنے سے رہگیا اور قریب تہا کہ پیٹ اُسکا زمین پر لگجاوے بسبب سنگینی کے اور حضرت اُسوقت بیہوش
ہوگئے اور دست مبارک اپنا وہب بن منبہ کی دوش پر رکہا اور بعد تہوڑی دیر کے سر مبارک اپنا اوپر کو اُٹہایا اور یہ سورہ ہمارے روبرو
پڑہا اور جو کچہ اس سورہ میں ہے اُسپر عمل فرمایا اور ہمکو بہی واسطے عمل کے حکم فرمایا اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو کوئی
سورہ مائدہ کو ہر پنجشنبہ کو پڑہے تو ایمان اُسکا شرک اور ظلم سے آلودہ نہووے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جبرئیل ستر ہزار فرشتہ
کے ہمراہ سورہ مائدہ کو جناب رسول خدا صلعم کے پاس لائے بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے وہ
لوگ کہ ایمان لائے ہو أَوْفُوا بِالْعُقُودِ پورا کرو تم عہدوں کو کہ جو کچہ خدا نے تمپر لازم کئے ہیں ایمان لانا خدا پر اور فرشتوں پر اور اُس کے
پیغمبروں پر اور کتابوں پر اور اوصیا پر اور حلال جاننا اُسکے حلال کا اور حرام جاننا اُسکے حرام کا اور بجالانا اُس کے فرائض کا اور سنتوں کا اور
رعایت کرنی اُسکے حدود اور امر و نہی اور نہیوں کی اور جو کچہ کہ مومنین آپس میں عہد لیتے ہیں اور عقد باندہتے ہیں جیسے کہ امانتیں اور شرکت
اور نکاح اور بیع اور شرا اور مثل اُسکے اور حضرت جواد علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ رسول خدا صلعم نے دس موضع میں علی کیواسطے لوگوں
عقد کیا ہے یعنی علی کی خلافت کا مقدمہ میں اور بعد اُسکے یہ آیت نازل ہوئی یا ایہا الذین آمنوا اوفوا بالعقود اور کئی جگہ علی کیواسطے

ع ٢٤ — سورۃ المائدۃ ٥

اعتقاد کرنا اہل سنت کی کتابوں سے بھی ثابت ہوتا ہے اور اب کلام دوسرا بیان کرتا ہے کہ جو شامل ہے بعض احکام شرع کو چنانچہ فرماتا ہے کہ اُحِلَّتْ
لَكُمْ بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ حلال کی گئی ہیں واسطے تمہارے چوپائے زبان بستہ اور بہیمۃ الانعام میں اضافت بیانیہ ہے اور بہیمہ جاندار کو کہتے ہیں
اور بعضے کہتے ہیں کہ چوپائے کو کہتے ہیں اور انعام بھی چوپاؤں کو کہتے ہیں اور وہ جمع نعم کی ہے اور زبان بستہ انکو اسواسطے کہا ہے کہ وہ اپنا مطلب کچھ
نہیں کہہ سکتے ہیں اور روایات اہل بیت سے ثابت ہوتا ہے کہ مراد اُس سے بچے چوپاؤں کے ہیں جو کہ اپنی ماؤں کے پیٹ میں ہیں پس فرماتا ہے خدا
کہ حلال کئے گئے ہیں تمپر چوپائے مثل شتر اور گوسفند اور بزکوہی اور آہو وغیرہ کے جو کہ شرع کے حکم سے حلال ہیں اور بچے انکے جو کہ پیٹ میں ہیں اور
اُنمیں جان پڑگئی ہے اور بال اُنکے نکل آئے ہیں کہ انکی ماؤں کا ذبح کرنا کفایت کرتا ہے اور انکی ماؤں کی ذبح کر لینے سے وہ بھی حلال ہو جاوینگے اور ان کے
ذبح کرنیکی کچھ احتیاج نہیں ہے اِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ مگر جو کچھ کہ پڑھا جاویگا اوپر تمہارے اس سورہ میں بعد اس کے کہ وہ حرمت علیکم المیتہ
کی آیت ہے اور جو کچھ اسمیں مذکور ہے وہ سب حرام ہے اور اسکے سوے جو کچھ چوپائے گاو اور گوسفند وغیرہ میں حلال ہیں غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ
جسوقت کہ نہ حلال جاننے والے شکار کے ہو وَأَنْتُمْ حُرُمٌ جسوقت کہ تم احرام باندھنے والے ہو حج کا یا عمرہ کا إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ تحقیق
کہ خدا حکم کرتا ہے جو کچھ چاہتا ہے یعنی چوپائے سوے چوپاؤں حرام کے جو کچھ کہ حلال ہیں وہ ہر حالت میں حلال ہیں مگر جسوقت کہ احرام حج اور عمرہ
کا باندھے ہوتے ہو اسوقت شکار کرکے صحرائی چوپاؤں کو نکہاؤ کہ وہ حلال نہیں ہیں اور حرم بضم حا و ضم را جمع حرام کی ہے اور امام محمد باقر علیہ السلام
سے روایت ہے کہ حطم بن منذر کندی کہ جو ناپاک اور جاہل عرب میں مشہور تہا جناب رسولخدا صلعم کیخدمت میں حاضر ہوکر اُسنے عرض کی کہ آپ
اُمت کو کس امر کی دعوت کرتے ہیں فرمایا کہ خدا کو ایک جانیں اور میری پیغمبری کا اقرار کریں اور نماز پنجگانہ کو بجا لائیں اور زکوۃ کو ادا کریں حطم
نے کہا کہ خوب بات ہے لیکن کئی شخص ایسے ہیں کہ میں اپنے کام کو اُنسے مشورہ کرکے کرتا ہوں اُنسے ذکر کرونگا اگر وہ اجازت دینگے تو میں قبول
کرونگا اور حضرت نے اسکے آنے سے پہلے فرمایا تہا کہ ایک شخص بزبان شیطان کلام کریگا اور کافر ہوکر آویگا اور غادر ہوکر جاویگا الغرض اُسنے ایمان کو
قبول نکیا اور حضرت کے پاس سے اُٹھکر چلا گیا اور جو کچھ اونٹ صدقہ کے گرد مدینہ کے پائے اُنکو لوٹ کر لیگیا دوسرے سال جناب رسولخدا صلعم نے واسطے
قضای عمرہ کے مکہ کو ارادہ کیا جسوقت وادی تنعیم میں پہنچے تو آواز تلبیہ حاجیان یمامہ کی سُنی اور سُنا کہ حطم کندی جو اونٹوں کو لوٹ کر لیگیا تہا
وہ اُن اونٹوں کی گردنوں میں زرین پٹے ڈالکر واسطے ہدیہ کعبہ کے لیے جاتا ہے صحابہ نے چاہا کہ اُسکو قتل کریں اور اونٹ اور مویشی جو غارت کرکے لیگیا تہا
اُس سے چہین لیویں اور سال حدیبیہ میں اہل یمامہ نے جو مومنین کو مکہ سے منع کیا تہا اسواسطے حاجیان یمامہ پر بھی ہاتھ تعدی کا دراز کریں جناب
رسولخدا صلعم نے اُنکو اس ارادہ سے منع کیا اور فرمایا کہ وہ احرام باندھے ہوئے ہیں اور اونٹوں کو تقلید کیا ہے پس امر تمہارے لایق نہیں ہے کہ حرم
میں اور ماہ حرام میں اُنکے متعرض ہو اُنہوں نے عرض کی کہ یا رسولخدا ایام جاہلیت میں یہ کام بہت کرتے تہے لوگ اور اس امر میں انہوں نے مبالغہ کیا
تو یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو لَا تُحِلُّوا شَعَائِرَ اللَّهِ حلال کرو تم
نشانیوں کو خانہ خدا کے جو کہ حرام ہیں اور شعائر جمع شعیرہ کی ہے اور اعمال حج اور علامت کے معنے میں ہے وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ اور حلال نہ جانو تم
ماہ حرام کو کہ جسمیں لڑنا حرام ہے کہ تم اُسمیں لڑائی کرنے لگو اور ماہ حرام رجب اور ذیقعدہ اور ذالحجہ اور محرم ہے وَلَا الْهَدْيَ اور نہ حلال سمجہو تم
قربانی کو مثل شتر اور گاو اور گوسفند کی جو کہ قربانی کیواسطے قربانگاہ کو جاتے ہیں وَلَا الْقَلَائِدَ اور نہ گلے میں پٹے پڑے ہوئے اونٹوں کو
اور قلائد اُن اونٹوں کو کہتے ہیں کہ جنکی گردنوں میں نعل عربی یا چہال درخت کی لٹکا کر موسم حج میں قربانی کو واسطے لیجاتے تہے تاکہ اس علامت کو
دیکھکر جانیں کہ یہ ہدی ہے یعنی قربانی کے اونٹ ہیں اور اُنکے دینے سے منع اور ہر چند ہدی کا لفظ اسکو بھی شامل تہا لیکن پہر جو اسکا ذکر کیا ہے اسکی خصوصیت
کے واسطے ہے کہ یہ ہدی کی بہت قسموں میں شریف تر اور اعلی ہے اسکو خدا فرماتا ہے کہ اُن اونٹوں کی گردنوں میں پٹے پڑے ہوئے کی لوٹنے کا قصد مت
کرو وَلَا آمِّينَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ اور نہ قصد کرنیوالوں بیت الحرام کو کہ اُنکے لوٹنے کو حلال مت جانو کہ وہ کعبہ کی طواف اور زیارت کے واسطے

جانتے ہیں يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّن رَّبِّهِمْ طلب کرتے ہیں وہ فضل کو پروردگار اپنے سے جو کہ مومن ہیں وہ تو ثواب کو اور روزی کو خدا سے طلب کرتے ہیں
اور جو کہ کافر ہیں وہ فقط روزی اسکے فضل سے طلب کرتے ہیں اور مال تجارت وہاں لاتے ہیں تاکہ انکو فائدہ ہو وَرِضْوَانًا اور طلب کرتے ہیں وہ رضامندی
اور خوشنودی خدا کو یعنی مومنین تو روزی کو اور رضامندی خدا کو دونوں کو طلب کرتے ہیں اور کافر فقط روزی کو طلب کرتے ہیں وَإِذَا حَلَلْتُمْ
اور جسوقت حلال ہو تم یعنی جسوقت کہ باہر آؤ احرام کو عمرہ اور حج سے فارغ ہو کر تو فَاصْطَادُوا پس شکار کرو تم اگر چاہو وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ اور
چاہیے کہ باعث نہو تمکو ایسے مسلمانو شَنَآنُ قَوْمٍ دشمنی کسی قوم کفار کی أَن صَدُّوكُمْ کہ بند کیا تھا انہوں نے تمکو اور باز رکھا تھا تم کو
ہیں عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ مسجد الحرام سے یعنی انہوں نے مسجد الحرام میں جانے نہ دیا تھا یہ دشمنی تمکو باعث اسکا نہو وے کہ أَن تَعْتَدُوا
زیادتی کرو تم انپر اور حد سے گذر جاؤ تم حرم کے اندر لڑو یا انکو قتل کرو یا لوٹ لو اور بعضے کہتے ہیں کہ حکم اس آیت کا منسوخ ہے واقتلوا المشرکین
سے اور صحیح یہ ہے کہ اسکی کوئی آیت منسوخ نہیں ہوا اور ان صدوکم کو ابن کثیر اور ابو عمرو نے ہمزہ کے کسرہ سے پڑھا ہے اور فرماتا ہے کہ
وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ اور مدد کرو تم آپس میں اوپر نیکی کے وہ معاف کرنا اور متابعت حکم خدا کی ہے وَالتَّقْوَىٰ اور پرہیزگاری کہ وہ
مخالفت خواہش نفس کی ہے وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ اور نہ مدد کرو تم آپس میں ایک شخص دوسرے کی اوپر گناہ اور ظلم
کی کہ حرم میں کسی پر زیادتی اور ظلم کرو تم وَاتَّقُوا اللَّهَ اور ڈرو تم خدا سے اسکی نافرمانی میں إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ تحقیق
خدا سخت عذاب کرنیوالا ہے ان لوگوں کو کہ جو کہنا اسکا نہ مانیں اور اب ان جانوروں کا ذکر کرتا ہے کہ جو حرام ہیں چنانچہ فرماتا ہے کہ
حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ حرام کیا گیا ہے اوپر تمہارے مردار کہ جو بدون ذبح کے مر جاوے سوا مچھلی اور ٹڈی کے وَالدَّمُ اور حرام کیا گیا ہے
اوپر تمہارے خون سوا اس خون کے کہ جو بعد ذبح کے گوشت میں رہجاوے وَلَحْمُ الْخِنزِيرِ اور حرام کیا ہے گوشت سور کا اور سب چیزیں اسکی
چربی وغیرہ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ اور جو کہ وقت ذبح کے آواز دیا جاوے واسطے غیر خدا کی ساتھ اسکے یعنی جو جانور کہ وقت ذبح
سوا خدا کے اور کسی کے نام پر ذبح کیا جاوے وہ بھی حرام ہے اور مراد اس سے ذبیحہ کفار کا ہے کہ وہ بتوں کی نام پر ذبح کرتے تھے وَالْمُنْخَنِقَةُ اور حرام
کیا گیا ہے گلا گھونٹا ہوا جانور جیسے مشرکوں کا دستور تھا کہ گوسفند وغیرہ کا گلا گھونٹتے تھے جسوقت وہ مر جاتی تھی اسوقت اسکو کھاتے وَالْمَوْقُوذَةُ
اور حرام کیا گیا ہے لکڑی یا پتھر سے مارا ہوا کہ مر جاوے وَالْمُتَرَدِّيَةُ اور حرام کیا گیا ہے بلندی سے نیچے پھینکا ہوا اور گرایا گیا جانور کہ مر جاوے وَالنَّطِيحَةُ
اور حرام کیا گیا ہے سینگ کا مارا ہوا یعنی وہ جانور کہ جسوقت اسکو دوسرے حیوان سے لڑایا ہو اور اسکے سینگ کی ضرب سے وہ مر گیا ہو وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ
اور حرام کیا گیا ہے وہ کہ کھایا ہو اسکو درندوں نے جس میں جان باقی نرہے اور کچھ درندوں کی کھایا ہوا اور کچھ باقی رہا ہو اور یہ بیان ہے کہ درندوں نے
اسکو کھایا ہو لیکن مار ڈالا ہو وہ بھی حرام ہے إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ مگر وہ جانور کہ ذبح کرو تم اگر جان اسمیں باقی رہی ہو وہ جانور بعد ذبح کے حلال
ہے وَمَا ذُبِحَ اور حرام کیا گیا ہے وہ جانور کہ ذبح کیا گیا ہے عَلَى النُّصُبِ اوپر پتھروں کی کہ جو کھڑے کئے گئے تھے گرد بیت الحرام کے کہتے ہیں کہ گرد
خانہ کعبہ کے تین سو ساٹھ پتھر کھڑے کئے تھے اور مشرکین ان پتھروں کی تعظیم کرتے تھے اور انپر قربانی کیا کرتے تھے سو قربانی کو خدا فرماتا ہے کہ اسکا کھانا بھی
حرام ہے وَأَن تَسْتَقْسِمُوا اور حرام کیا گیا ہے وہ جانور کہ تقسیم طلب کرو تم اسکی بِالْأَزْلَامِ ساتھ تیروں کی کہتے ہیں کہ عرب میں دستور تھا کہ تیروں سے
دریافت کرتے تھے اور کیفیت اسکی اسطرح ہے کہ کفار عرب کے پاس تین تیر بغیر پر اور پیکان کے ہوتے تھے ایک تیر پر تو لکھا ہوتا تھا امرنی ربی یعنی حکم کیا
مجھکو پروردگار میرے نے اور دوسرے پر لکھا ہوتا تھا نہانی ربی یعنی منع کیا ہے مجھکو پروردگار میرے نے اور تیسرا خالی ہوتا تھا اسپر کچھ لکھا ہوا نہو
تھا اور اسکو غفل کہتے تھے جب کوئی کام کرنا منظور ہوتا تھا یا سفر کو جاتے تھے تو انکو ایک تھیلی میں ڈالکر ایک تیر نکالتے تھے اگر وہ تیر امرنی ربی کا ہوتا تھا
تو اس کام کو کرتے تھے اور اگر نہانی ربی کا ہوتا تھا تو اس کام کو نہیں کرتے تھے اور اگر سفر کے واسطے ہوتا تھا تو ایک سال سفر نکلتے تھے اور اگر وہ تیر غفل
ہوتا تھا تو اسکو تھیلی میں پھر ڈالتے تھے اور سب تیروں کو ملا کر پھر ایک تیر نکالتے تھے یہانتک کہ حکم کا یا ممانعت کا تیر نکلے خدا تعالی نے ان

ربع

تیرون سے قسمت کو معلوم کرنیکو منع فرمایا ہے اور حضرت امام محمد باقر سے اس آیت کی تفسیر میں اسطرح روایت کرتے ہیں کہ فرمایا مردار اور خون اور گوشت سور کا تو مشہور و معلوم ہے اور ما اہل لغیر اللہ بہ وہ ہے کہ بتون کے واسطے ذبح کرتے ہیں اور منخنقہ وہ ہے کہ جو بین کو سفند یا گاو کا گلا گہونٹ کر مار ڈالتے تہے اور اس مری ہوئی کو کہاتے تہے اور ذبح کی کو کہاتے تہے اور موقوذہ وہ ہے کہ حیوان کے پاؤں باندہکر اسکو مارتے تہے جسوقت وہ مرجاتا تہا تو اسوقت اسکو کہاتے تہے اور متردیہ وہ ہے کہ حیوان کی آنکہیں باندہکر اسکو چہت پر سے نیچے ڈالدیتے تہے اور جسوقت وہ مرجاتا تہا تو اسکو کہاتے تہے اور نطیحہ وہ ہے کہ دو گوسفندوں کو لڑواتے تہے جب ان میں سے ایک مرجاتا تہا تو اسکو کہاتے تہے

وما اکل السبع الا ما ذکیتم سے مراد یہ ہے کہ جس جانور کو شیر یا بہیڑیا مار کر کہاتے تہے اُس کے بچے ہوئے کو وہ کہاتے تہے خدا نے اسکو حرام کیا ہے اور ما ذبح علی النصب سے مراد یہ ہے کہ حیوانوں کو آتشخانوں پر ذبح کرتے تہے اور قریش جس درخت اور پتہر کو پوجتے تہے اسکے واسطے ذبح کرتے تہے اور ان تستقسموا بالازلام سے مراد یہ ہے کہ حیوان کے دس ٹکڑے مقرری کرتے تہے اور اسپر جمع ہوکر اسکے حصے نکالتے تہے اور جسکے نام کے حصے ہوتے تہے اسکو دیتے تہے اور دس میں سے سات کے تو حصے مقرر تہے اور تین بغیر حصے کے تہے اور جن کے حصے مقرر تہے انکا نام فذ اور توام اور مسبل اور نافس اور حلس اور رقیب اور معلی تہا اور فذ کا ایک حصہ مقرر تہا اور توام کو دو اور مسبل کو تین اور نافس کو چار اور حلس کو پانچ اور رقیب کو چہہ اور معلی کو سات اور تین کہ جنکے حصے مقرر نہ تہے انکا نام سفیح اور منیح اور وغد تہا اور قیمت حیوان کی وہ دیتا تہا کہ جسکے نام پر بغیر حصے کا ٹکڑا آتا تہا یہ تقسیم لہو و قمار کی ہے خداتعالی نے اسکو حرام کیا ہے لیکن مطلق قرعہ ممنوع نہیں ہے جو قرعہ کہ بروایت صحیحہ شارع سے منقول ہے اُس قرعہ پر عمل کرنا جائز ہے چنانچہ رسول خدا صلعم کا عمل قرعہ پر تہا اگر اس قرعہ کی موافق قرعہ ڈالے یا استخارہ جو کہ منقول ہے ائمہ معصومین علیہم السلام سے اسکو عمل میں لاوے تو مضایقہ نہیں ہے کہ اُسکا حکم شارع کیجانب سے وارد ہوا ہے ذلکم فسق یہ تقسیم کرنی بدکاری اور باہر ہونا حکم خدا سے ہے اور افترا اور بہتان ہے خدا پر اگر مراد رب سے خدا ہے اور اگر بت مراد ہیں تو شرک ہے اور یا یہ کہ اسطرح جو عمل میں لاتے ہیں یہ قمار ہے اور بروایت صحیحہ منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلعم نے آخر سال میں لوگوں کو اپنی وفات کی خبر سنائی مشرک لوگ اور منافقوں نے جب یہ خبر سنی تو کہنے لگے کہ اگر محمد مرجائیگا تو اسکے دین کو ہم برہم کرینگے اور اسکے اصحاب کو قتل کرینگے اور اسکی اولاد اور مال کو لوٹ لینگے جسوقت رسول خدا صلعم نے غدیر خم میں علی بن ابیطالب کو اپنا خلیفہ اور جانشین کیا اور یہ خبر مشہور ہوئی تو اہل کفر اور نفاق نے کہا کہ افسوس کہ ہمارا باطل ہوا اور جو خیال کہ ہم کرتے تہے وہ بیکار ہوا حقتعالی نے یہ آیت نازل کی الیوم یئس الذین کفروا یعنی آج کے دن کہ علی منصوب بخلافت ہوا نا امید ہوئے وہ لوگ کہ کافر ہوئے ہیں من دینکم دین تمہارے سے یعنی باطل کرنے دین تمہارے سے کہ اپنے دین کو چہوڑ کر تم انکے دین کیطرف رجوع کرو فلا تخشوہم پس نہ ڈرو تم انسے یعنی انکی فتنہ سے اور انکے غلبہ سے اپنے اوپر مت خوف کرو واخشون اور ڈرو تم مجہسے اور خالص کرو تم میرے خوف کو واجبات کی بجا لانے میں اور منہیات سے پرہیز کرنے میں اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جسوقت رسول خدا صلعم نے خم غدیر میں علی بن ابیطالب کو اپنا خلیفہ اور جانشین کیا اور اسکے حق میں فرمایا کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ تو بعد اسکے یہ آیت نازل ہوئی کہ الیوم آج کے دن کہ علی بن ابیطالب جانشین رسول خدا کی مقرر ہوئے ہیں اکملت لکم دینکم کامل کیا ہے میں نے واسطے تمہارے دین تمہارا کیونکہ جو امر اہم تہا اسکو کردیا اور یہ آخر فریضہ کا ہے کہ نازل کیا ہے اسکو خدا نے اور بعد اسکے کوئی فریضہ نازل نہیں ہوا اور اہل سنت کی کتابوں میں ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ ہم خم غدیر سے آگے نہ بڑہے تہے کہ یہ آیت نازل ہوئی اور فرماتا ہے خدا کہ واتممت علیکم نعمتی اور تمام کی میں نے اوپر تمہارے نعمت اپنی ہدایت کرکے اور توفیق اور احکام دین عطا کرکے ورضیت لکم الاسلام دینا اور پسند کیا میں نے واسطے تمہارے اسلام کو دین کہ سب دینوں سے پاکیزہ تر اور بہتر دین ہے جلال الدین سیوطی نے تفسیر در منثور میں اور حافظ ابو نعیم نے حلیۃ الاولیا میں ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ جسوقت رسول خدا صلعم نے علی کو بروز خم غدیر منصوب کیا اور مدح بلند کی اسکے واسطے ولایت کی تو جبرئیل یہ آیت لیکر نازل ہوئے کہ الیوم اکملت لکم دینکم الآیہ اور امام احمد حنبل نے کہ اہل سنت کے امام ہیں روایت کی ہے کہ جسوقت یہ آیت نازل ہوئی تو رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ الحمد للہ علی اکمال الدین واتمام النعمۃ ورضاء الرب برسالتی وولایۃ علی من بعدی یعنی شکر ہے واسطے خدا کے اوپر کامل کرنے

دین کی اور تمام کرنے نعمت کی اور راضی ہونے اسکے کی ساتھ پیغمبری میرے کی اور خلافت علی کی بعد میری یہ دو نو محدث اہل سنت کی ہین جنہون نے کہ
یہ روایت بیان کی ہے اور ابن مردویہ کہ جو محدث اہل سنت کا ہے وہ اپنی کتاب مناقب مین اور ابو القاسم حسکانی سے روایت کرتا ہے اپنی تفسیر
مین کہ اللہ اکبر علی اکمال الدین و اتمام النعمۃ و رضاء برسالتی و ولایۃ علی من بعدی ان دو نو روایتون مین کچھہ فرق نہین مگر یہ کہ پہلی روایت مین
الحمد للہ کی جگہہ اللہ اکبر ہے اور بعد اسکے روایت کرتے ہین کہ اسکے بعد رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ
وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ یعنی جو شخص کہ تہا مین مولا اسکا پس علی مولا اسکا ہے اے خدا دوست رکھہ تو اُس شخص کو
کہ دوست رکھے علی کو اور دشمن رکھہ تو اُس شخص کو کہ دشمن رکھے علی کو اور مدد کر تو اُس شخص کی جو کہ مدد کرے علی کی اور ترک نصرت کر تو اُسکی
جو کہ ترک نصرت کرے علی کی اور لکہا ہے کہ بعد اسکے ملاقات کی علی سے عمر بن خطاب نے اور کہا کہ اے علی ہو گیا تو مولا میرا اور تمام مومن مردون کا
اور مومنہ عورتونکا اور مفصل بیان ہوگا انشاء اللہ آیہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک کی تفسیر مین آئیگا اور جاننا چاہئے کہ کامل کرنا
دین کا امر خفیف اور ادنی سے نہین ہوتا ہے جیسے کہ اہل سنت کہتے ہین کہ مردار اور خون وغیرہ کے حرام کرنیسے دین کامل ہو گیا بلکہ وہ امر عظیم
اور عالی مرتبہ ہے کہ جس سے دین کامل ہوا اور وہ نہین ہے مگر خلافت اور نیابت رسول کہ جسپر اجراے احکام دین موقوف ہے کہ جیسے احتیاج
تہی پیغمبر کیطرف ہر حکم مین ایسے ہی اُسکے جانشین کیطرف محتاج ہے بہلا یہ زیادہ امر اہم ہے یا حرام ہونا مردار اور خون وغیرہ کا جو کہ آیت مین بیان
ہوا ہے کہ جسکا حال دوسری جگہہ سے بہی معلوم ہو سکتا ہے اور اگر اسکو یہ کہتے ہین کہ آیہ الیوم اکملت حرمت میتہ اور خون کی آیت کے بعد آئی ہے تو ایسے جاہل مفسر
تو قرآن مین بہت ہین کہ ایک جگہہ کی آیت دوسری جگہہ لے آئے ہین اور اب ہم اس آیت کے حکم سے سوال کرتے ہین کہ خلافت دین مین داخل ہے یا نہین داخل
ہے اگر داخل ہے تو بتلاؤ کہ کسکو رسول خدا نے خلیفہ کیا ہے تا کہ دین کامل ہو اور اگر رسول خدا نے کسیکو اپنا خلیفہ نہین کیا ہے اور خلافت دین مین داخل نہین ہے
تو اس صورت مین دین ناقص رہا اگر اصول دین مین داخل ہے تو دین باعتبار اصول کے ناقص رہا اور اگر فروع دین مین داخل ہے تو دین باعتبار فروع کے ناقص
رہا اور خدا تعالی فرماتا ہے کہ دین کو مینے کامل کر دیا ہے اور اگر خلافت دین مین داخل نہین ہے تو لوگون نے بعد پیغمبر کے ابو بکر کو خلافت دین کے واسطے خلیفہ
کیا پس معلوم ہوا کہ یہ خلافت خلافت نبوت نہین ہے بلکہ سلطنت اور ریاست ہے سلاطین دنیا کی سی اور حق یہ ہی ہے اسواسطے کہ اگر خلافت نبوت ہوتی
تو نبی خود خلیفہ اپنا اسکو کرتا اور اگر چند آدمیون نے متفق ہو کر کہا کہ ہمنے اسکو فلانے شخص کا خلیفہ کیا ہے تو بدون منظور کرنے اُس شخص کے وہ کیونکر خلیفہ اسکا
ہو جائیگا اور اگر یہی ہے کہ چند آدمی جسکو چاہین خلیفہ کر دین تو ایسی خلافت تو اب بہی ہو سکتی ہے اور کچھہ قدر اور منزلت خلافت کی نہوتی اور اگر یہہ
خلافت دنیا کے امور مین سے تہی تو دنیا کے واسطے ایسی سختی کیا کرنی چاہئے تہی کہ جسکے واسطے فاطمہ زہرا کا گہر جلا دینے کو آگ اور لکڑیان لیگئے چنانچہ استیعاب وغیرہ
مین لکہا ہے اور زبیر کو فاطمہ کے گہر مین سے گہسیٹ کر لائے اور سعد عبادہ کی بیعزتی کی اور اب خدا تعالی پہلی آیتون کے متعلقات مین سے پہر شروع کرتا ہے اور
اُنکے درمیان مین آیہ الیوم یئس الذین اور آیہ الیوم اکملت لکم دینکم یہ دو نو آیتین جملہ معترضہ ہین کہ پہلی آیتون سے انکو کچھہ تعلق نہین ہے وقت جمع کرنے قرآن کے دوسری
جگہہ کی آیت یہان ذکر کر دی ہے اور اُن حرام چیزون مین سے جو کہ مذکور ہوئی ہین بعضے وقتون مین انکو خدا تعالی مباح کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ **فمن اضطر**
پس جو شخص کہ ناچار اور بے اختیار ہو جائے **فی مخمصۃ** بیچ بہوک کے کہ بغیر کہائے نہ رہ سکتا ہو اور سوائے حرام چیزون کے اور کچھہ موجود نہو اور ارادہ کہانیکا کرے
غیر متجانف نہ رغبت کرنیوالا ہو واسطے گناہ کے **لاثم** یعنی لذت کیواسطے نکہاتا ہو اور سد رمق سے زیادہ نکہاتا ہو بلکہ ایسی حالت مین اسقدر قلیل
کہاتا ہو کہ مر نجاتے پس اگر اسقدر تہوڑا سا کہاتا ہو تو **فان اللہ غفور** پس تحقیق خدا بخشنے والا ہے گناہ کا ہے **رحیم** مہربان ہے کہ اسقدر کہانے
کی اجازت دی ہے کہتے ہین کہ ایک مرد صالح اور متقی کہ فقیر اور محتاج تہا اور اسنے اپنی مفلسی کو پوشیدہ کر رکہا تہا اور حال اپنا ایسا ظاہر کیا تہا کہ جیسے
کوئی آسودہ اور تونگر ہوتا ہے اور اپنے محتاج ہونیکا کسی کے روبرو ذکر نہین کرتا تہا اور اسکا ایک ہمسایہ تہا کہ وہ تونگر اور مالدار تہا اور اُس ہمسایہ کا ایک بیٹا
تہا کہ اُسکو وہ نہایت دوست رکہتا تہا ایک روز وہ لڑکا اُس ہمسایہ مفلس کے گہر مین گیا دیکہا کہ اُنہون نے ہنڈیان چولہے پر چڑہا رکہی ہین اور اُسمین

انہوں نے گوشت نکالکر کھایا اور اس لڑکے کو دیا وہ لڑکا روتا ہوا اپنے گھر کو گیا اور اپنے باپ سے یہ حال بیان کیا ہر چند اسکے والدین طرح طرح کے
کھانے رکھتے تھے لیکن اسکی تسلی نہیں ہوتی تھی اور بار بار یہی کہتا تھا کہ میں تو وہی کھانا ہمسایہ کے گھر کا کھاؤنگا یہ بات سنکر باپ اسکا پریشان ہوا اور ہمسایہ
کو بلا کر کہا کہ کیونکر روا ہو کہ تجھسے ہمکو آزار پہنچا اور تمام قصہ بیان کیا وہ ہمسایہ فقیر تھوڑی دیر تو خاموش رہا اور بعد اسکے اپنے سر کو اپنے اٹھا کر کہا کہ اس
میں ایک راز ہے اور اب ضرورت ہوئی کہ میں اسکو ظاہر کروں کہ وہ کھانا جو میں نے پکایا اور لڑکے کو دیا سبب اسکا یہ ہے کہ وہ کھانا ہمپر حلال تھا اور تمپر
اور تمہاری اولاد پر حرام ہے اسنے سنکر کہا کہ سبحان اللہ ایک چیز ایک شخص پر حلال ہو اور دوسرے شخص پر حرام ہو یہ کیونکر ہو سکتا ہے مرد فقیر نے یہ آیت
تلاوت فرمائی کہ فمن اضطر فی مخمصۃ الآیہ اور کہا کہ وہ مردار تھا ہمکو تو ناچاری کے سبب حلال تھا اور تمپر تونگری کے سبب سے حرام تھا اس مرد تونگر نے
دل تنگ ہو کر کہا کہ کیونکر جائز ہو کہ تو میری ہمسایہ میں اسطرح سے پریشان اور نادار ہو اور میں تیرے حال سے بالکل خبر نرکھتا ہوں اور قسم کھائی کہ تو میرے
گھر سے باہر نجاتی یہانتک کہ میں اپنا آدھا مال تجھکو ہبہ کردوں پس تمام مال اپنا جمع کرکے آدھا مال اسمیں سے اسکو دیدیا جسوقت وہ تونگر مرا تو بعضے
لوگوں نے اسکو خواب میں دیکھا کہ بہت خوش و خرم ہے اس سے پوچھا کہ خدا نے تیرے ساتھ کیا کیا کہا کہ میں نے جو اپنے ہمسایہ سے سلوک نیک کیا تھا
اسکے عوض میں خدا تعالیٰ نے مجھکو اعلیٰ علیین میں پہنچایا جو کہ مقام صالحین کا ہے اور کہتے ہیں کہ عدی بن حاتم نے رسول خدا صلعم سے عرض کی کہ یا
رسول خدا ہم بعض مرتبہ ایسی جگہہ ہوتے ہیں کہ وہاں سگ صحرائی جانوروں کا شکار کرتے ہیں اور ہم اگر کسی شکار کو زندہ پاتے ہیں تو اسکو ذبح کرتے ہیں
اور بعضے جانور ایسے ہوتے ہیں کہ جبتک ہم اسکے پاس پہنچیں کتے انکو مار ڈالتے ہیں اور خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مردار حرام ہے اسمیں کیا کرنا چاہئے
یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرمایا ہے خدا نے **یَسْئَلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَھُمْ** سوال کرتے ہیں تجھسے محمد صلعم کہ کیا حلال کیا گیا ہے واسطے
انکے کھانے کو تین سے **قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّیِّبٰتُ** کہدے تو حلال کئے گئے ہیں واسطے تمہارے پاکیزہ جانور کہ ذبح کئے جائیں خدا کے نام پر موافق شرع
وَمَا عَلَّمْتُمْ اور حلال کیا گیا ہے شکار اسکا کہ تعلیم کیا ہے تمنے اسکو **مِّنَ الْجَوَارِحِ** کتوں شکاریوں سے **مُكَلِّبِیْنَ** وقت کہ ادب دینے والے ہو تم
انکو **تُعَلِّمُوْنَھُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ** سکھلاتے ہو تم انکو چیزیں سے کہ سکھایا ہے تمکو خدا نے یعنی وہ کتے شکاری کہ ادب دیا ہے تمنے انکو اور تعلیم کیا ہے
اسطرح سے کہ انکو بسم اللہ کہکر شکار پر چھوڑ دو اور اگر رستہ میں سے بعد چھوڑنے کے تم انکو بلاؤ تو وہ شکار کو چھوڑ کر تمہارے پاس چلے آئیں اسطرح سے کتے کا شکار
کیا ہوا جانور اگر اس کتے کی مار سے مر جاوے تو اسکو کھاؤ کہ وہ حلال ہے اور اگر زندہ پاؤ تو اسکو ذبح کرکے کھاؤ اور مراد یہاں جوارح مکلبین سے کتے ہیں
چنانچہ دلالت کرتا ہے اسپر لفظ مکلبین کا اور سوائے سگان شکاری کے اور جانور مراد نہیں ہیں بلکہ کتے ہی اس سے مراد ہیں کو جوارح سے جانوران
شکاری کو کہتے ہیں اسواسطے کہ تادیب اور تعلیم سے کتے ہی درست ہوتے ہیں کہ جسوقت بھیجو تو چلے جائیں اور بلاؤ تو چلے آئیں اور سوائے انکے اور کوئی
جانور ایسا شکاری نہیں ہے پس سوائے کتے کے اگر کسی اور جانور شکاری نے شکار کیا ہے شکار مر جائیگا تو کھانا اسکا درست نہیں ہے چنانچہ حضرت صادق
علیہ السلام سے روایت ہے کہ سگ شکاری کا شکار کیا ہوا جانور اگر مر جاوے اسکے مارنے سے تو وہ حلال ہے اور باز اور عقاب اور چیتے وغیرہ کا مارا ہوا حلال
نہیں ہے اور شکار میں حلال واقع ہوا ہے اور ابن مسعود [illegible] اور سگ شکاری کے شکار کو [illegible] خدا تعالیٰ فرماتا ہے **فَكُلُوْا**
پس کھاؤ تم اے مسلمانو حلال جانکر **مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَیْكُمْ** اس چیز سے کہ تھام رکھا ہے اور نگاہ رکھا ہے ان کتوں نے اوپر تمہارے یعنی تمہارے واسطے جو کتوں نے شکار کیا ہے اور کھایا
اور خود نہیں کھالیا ہے تو اسکو تم کھاؤ اگرچہ اسنے مار ڈالا ہو **وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَیْهِ** اور ذکر کرو تم نام خدا کا اوپر اسکے یعنی جسوقت کتے کو شکار پر چھوڑو تو خدا کا نام
لیا کرو جسطرح کہ وقت ذبح کے خدا کا نام لیتے ہو اور اگر وقت چھوڑنے کتے کے خدا کا نام بھولکر تو اسکا کھانا حلال نہوگا اور ایسے ہی مسلمان آدمی کتے کو شکار پر چھوڑے اور اگر
کافر چھوڑیگا تو اس صورت میں بھی اوس کتے کا مارا ہوا حلال نہوگا **وَاتَّقُوا اللّٰهَ** اور ڈرو تم خدا سے حرام کے کھانے میں
اِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ تحقیق کہ خدا جلد لینے والا حساب کا ہے اور حلال اور حرام سے سوال کریگا **اَلْیَوْمَ** آج کے دن یعنی جس روز کہ یہ
آیت نازل ہوئی ہے **اُحِلَّ لَكُمُ الطَّیِّبٰتُ** حلال کئے گئے ہیں واسطے تمہارے پاکیزہ کھانے کہ شرع نے جنکو حلال کیا ہے **وَطَعَامُ الَّذِیْنَ**

وطعام الذین اوتوا الکتاب اور کھانا اُن لوگون کا کہ دیے گئے ہین کتاب یعنی یہود اور نصاریٰ ہی کا کھانا حل لکم حلال ہے واسطے تمہارے اے مسلمانو وطعامکم
حل لہم اور کھانا تمہارا حلال ہے واسطے انکے یعنی واسطے اُن اہل الکتاب کے مراد اہل کتاب کی کھانے سے یہان سوائے ان چیزون کے جو انکی چھوئی اور سوائے
ذبح کیے ہوے انکے ہاتھ کے جانور کے ہی اور دلالت کرتی ہین اسپر روایتین اہل بیت علیہم السلام کی اور حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہم السلام
نے فرمایا ہے مراد طعام سے غلات اور میوہ جات ہین اور مراد غلات اور میوہ جات سے اسجگہہ تر غلات اور میوہ جات نہین ہین اور نہ انکی ہاتھون کے پختہ کیے ہوے
مراد ہین بلکہ خشک اور غیر پختہ مراد ہین گو امام علیہ السلام نے مطلق فرمایا ہے کہ اس صورت مین تخصیص کہنے غلات اور میوہ جات کی کیا تھی اور کسواسطے
طعام کی تفسیر مین غلات اور میوہ جات فرمایا بلکہ چاہیے کہ ہر کھانا انکا مراد ہو اور لغت مین طعام بمعنی گندم بھی آیا ہے اسواسطے مراد طعام سے غلات
وغیرہ ہونگی اور کھانا اور طعام مطلق اہل کتاب کا مراد نہین ہو سکتا اسواسطے کہ اگر مطلق کھانا مراد ہو تو چاہیے کہ خوک اور مردار کہ مخصوص انکے
کھانا ہے یہہ بھی حلال ہوجاتا اور اگر مستثنیٰ ہے شرع سے تو ایسے ہی تر چیز انکی ہاتھونکی چھوئی بھی شرع سے مستثنیٰ ہے کہ اُسکے واسطے بھی خداتعالیٰ فرماتا
انما المشرکون نجس اور ظاہر اس آیت کا دلالت کرتا ہے مشرکین کی نجس ہونے پر اور اکثر اہل کتاب کی مشرکین ہونے مین کچھہ شبہ نہین ہے لیکن چونکہ
روایات مختلفہ طہارت اور نجاست کی دونوکی وارد ہوئی ہے تو احتیاط اسی امر کا تقاضا کرتی ہے کہ اُنکو نجس جاننا چاہیے خصوصاً جسوقت کہ آیت
قران شریف کی معاضد اور قوت بخشنے والی نجاست کی روایتونکی ہو اور احادیث بھی انکی طعام کی تفسیر جو جو بتفصیل منقول ہوئی ہین تو یہہ بھی نجاست
ہی کی روایتون کی تائید کرتی ہے اور یہہ سب روایتین احاد مین سے ہین پس ہم یقینی امر کو ترک کرکے جو کہ قرآن مین ہے کہ مشرکین نجس ہین اُن
احاد روایتون پر اور ظنیات پر عمل کرین یہہ کیونکہ صحیح ہو سکتا ہے پس ہمکو چاہیے کہ طہارت کی روایتونکی تاویل کرین یا اُنکو ترک کرین اور
روایتین نجاست کی موافق ہین کلام خدا کی چنانچہ فرماتا ہے انما المشرکون نجس پھر ہمکو کون ضرورت ہے کہ قرآن شریف کی موافقت کو ترک کرکے
انکی مخالفت پر عمل کرین اور امام علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر ہمارے کلام مین اختلاف دیکھو تو اُسکو کلام خدا کی مطابق کرو جو روایت کہ کلام خدا کے
موافق ہے اُسپر عمل کرو اور اُسکے مخالف کو ترک کرو پس اس صورت مین لازم ہے ہمکو عمل کرنا نجاست کی روایتونپر اور ترک کرنا طہارت کی روایتون کی عمل
کا اور قاعدہ کلیہ یہہ ہے کہ جو کوئی کہ شہادتین کا قائل ہو اور ناصبی اور خارجی وہ نہو اور نہ غلات اور مفوضہ مین سے ہو تو سور اُسکا پاک ہے اور سوائے
اسکے سب کا سور نجس ہے اور خصوصیت اہل کتاب کی خشک کھانے کے ذکر کی اور بت پرستون کی کھانے کی نہ ذکر کرنیکی باوجودیکہ وہ بھی نجاست مین
شامل ہین اسطرح جیسے بیان کرتے ہین کہ مسلمان اس زمانہ مین بسبب قرابت اور ہم قوم ہونیکے مشرکونمین مخلوط رہتے تھے اور اُنسے ہم پیالا اور
ہم نوالہ تھے اور اہل کتاب سے بسبب اجنبیت کی پرہیز کرتے تھے دیکھو اس ملک مین کہ مسلمان ہندو لوگونسے بسبب مخلوط رہنے باہم کی پرہیز نہین کرتے
ہین اور کھانا انکا کھاتے ہین اور نصرانیونکے کھانے سے اجتناب اور پرہیز کرتے ہین بسبب انکے اجنبی اور غیر ہونیکے ہے باوجودیکہ کھانا نصرانیون کا
اُن پرہیز کرنیوالونکی اکثر کے مذہب مین طاہر ہے ایسا ہی حال اُس زمانہ کی مسلمانونکا تھا کہ مشرکین کی کھانے سے باوجود نجس ہونیکے پرہیز نہین کرتے
تھے اور اہل کتاب جو غلہ باہر سے مدینہ مین لاکر فروخت کرتے تھے اُنکے ہاتھ کی غلہ کو نجس جانتے تھے اور اُنکے ہاتھ اپنے غلہ کا فروخت کرنا بھی مذموم جانتے
تھے اسواسطے خداتعالیٰ نے فرمایا کہ اہل کتاب کی طعام خشک کی کھانے کا کہ وہ غلہ ہے کچھہ مضائقہ نہین ہے اور ایسے ہی اُنکے ہاتھونکی ذبح کیے ہوے
کا حال ہے اُسکو بھی کھانا نچاہیے کہ صحیح مذہب بھی ہے اور امام علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نہ کھاؤ ذبح کیا ہوا یہود اور نصاریٰ کا اور نہ کھاؤ تم انکی
برتنون مین یہہ اسواسطے فرمایا ہے کہ اکثر اُنکے ظروف مین گوشت خوک اور مردار اور شراب رکھی جاتی ہین اگر اُنمین کھاؤ تو اُنکو پاک کرکے کھاؤ
اور نصرانیونکے نزدیک جانور کا ذبح کرکے کھانا واجب نہین ہے بلکہ بدون ذبح کیے ہوے کو کھاتے ہین اور یہہ حدیث مین جو آیا ہے کہ جسوقت
اہل کتاب کی پاس وقت ذبح کی حاضر ہو اور سنو تم کہ وہ خدا کا نام وقت ذبح کی لیتا ہے تو تم اُس سے کھاؤ تو جائز ہے یہہ روایت متروک العمل ہے
اور سوائے اسکے جسوقت انکی نزدیک خدا کے نام پر ذبح کرکے کھانا شرط نہین ہے تو وہ خدا کا نام لیکر کیون ذبح کرینگے پس بعضے آدمی جوان کے

ذبح کیے ہوئے ہوں کہ بدون شرط استماع نام خدا کے حلال جانتے ہیں وہ اگرچہ انکے ہاتھ کے مردار گوشت کو بھی کھالیویں تو کچھ مضائقہ نہیں ہے انکے نزدیک
وَالْمُحْصَنٰتُ اور حلال کیے گئے ہیں واسطے تمہارے پارسا عورتیں مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ مومن عورتوں میں سے خواہ آزاد ہوں وہ عورتیں خواہ لونڈیاں
وَالْمُحْصَنٰتُ اور حلال ہیں پارسا اور عفیفہ عورتیں مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ان لوگوں میں سے کہ دیے گئے ہیں وہ کتاب مِنْ قَبْلِكُمْ پہلے تم
کہ وہ یہود اور نصاریٰ ہیں یعنی جو عورتیں کہ پہلے دین یہود یا نصاریٰ پر تھیں اور بعد اسکے ایمان لائی ہیں یا یہ کہ پہلے دین پر ہیں اور جزیہ
دیتی ہیں اور یا یہ کہ مراد اس سے نکاح متعہ ہے یہ عورتیں حلال ہیں اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ جس وقت دو تم انکو اجورہ انکا کہ وہ
مہر انکا ہے اور دینا اجورہ کا دلالت کرتا ہے اس امر کہ مراد اس سے نکاح متعہ ہے اور نکاح دائمی میں اسی وقت مہر دینا واجب نہیں ہے اگر
زوجہ طلب کرنے پر اصرار نکرے بلکہ اسکے واسطے مہلت ہے اور اگر مراد اس سے نکاح دائمی ہو تو دینا مہر کا بر سبیل اولویت اور افضلیت ہوگا
مجامعت سے پہلے نہ بر سبیل وجوب لیکن مذہب اکثر علما کا یہ ہے کہ زن یہودیہ اور نصرانیہ سے نکاح دائمی جائز نہیں ہے اور نکاح متعہ جائز ہے
اور فرمایا ہے خدا کہ یہ عورتیں تمپر حلال ہیں مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ جس وقت کہ عفت اختیار کرنیوالے ہو اور نہ زنا کرنیوالے وَلَا مُتَّخِذِيْٓ
اَخْدَانٍ اور نہ پکڑنیوالی یار پنہانی یعنی ان عورتوں سے زنا مت کرو بلکہ مہر مقرر کرکے اور عقد نکاح کرکے مجامعت کرو اور ایسے ہی عورتوں کو
حکم ہے کہ وہ یار پنہانی اختیار نکریں اور کہتے ہیں کہ پہلے عرب میں یہ دستور تھا کہ اگر کوئی مرد کسی عورت کو دوست کہتا تھا اور اس سے آشنا
ہوجاتی تھی تو اسکو بمنزلہ نکاح کے جانتا تھا خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل کرکے اس فعل سے انکو منع کیا اور فرمایا کہ عورتوں سے نکاح کرکے فائدہ
اٹھاؤ نہ زنا کرکے اور پوشیدہ آشنائی کرکے وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ اور جو شخص کہ کفر کرے ساتھ ایمان کے یعنی جس چیز کا کہ ایمان واجب ہے
جیسے کہ اصول اور فروع دین کہ ان میں سے کسیکا انکار کرے اور یا کسی حلال یا حرام کا انکار کرے یا ترک کرے بدون عذر شرعی کوئی واجب
ضروری مثل نماز پنجگانہ کے فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ پس تحقیق باطل اور نابود ہوجائیگا عمل اسکا وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ
اور وہ بیچ آخرت کے نقصان والوں میں سے ہے بسبب ترک کرنے اعمال نیک کے اور انکار کرنے اصول یا فروع ایمان کے ثواب سے محروم رہکر دوزخ میں جلا
کریگا۔ اور حضرت صادق علیہ السلام نے اسکی تفسیر میں فرمایا ہے کہ جس عمل کا اقرار کیا ہے اسکو ترک کرے جیسے کہ نماز کہ بغیر عذر اسکو چھوڑ دے وہ
شخص مراد ہے یہاں اور دوسری روایت میں ہے کہ فرمایا حضرت صادقؑ نے کہ ادنی اس امر کا کہ جس سے آدمی اسلام سے نکل جاوے وہ یہ ہے
کہ خلاف حق کوئی رائے ایجاد کرے اور اسکو عمل میں لاوے اور فرمایا کہ من یکفر بالایمان سے وہ شخص مراد ہے کہ جس چیز کا خدا نے حکم کیا ہے اسکو
عمل میں نہ لاوے اور اس سے راضی نہو اور اب خدا تعالیٰ وضو کی کیفیت کو بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اے وہ
لوگو کہ ایمان لائے ہو خدا اور پیغمبر پر اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ جس وقت کہ کھڑے ہو تم طرف نماز کے اور حضرت باقر اور حضرت صادق علیہما السلام
کی روایتوں میں وارد ہوا ہے کہ جس وقت اٹھو تم خواب سے پس حاصل اسکا یہ ہے کہ جس وقت ارادہ کرو تم نماز پڑھنے کا خواب سے اٹھکر اور یا یہ کہ مراد اس سے
علی العموم ہو کہ جس وقت ارادہ کرو تم نماز پڑھنے کا اور وضو نہ رکھتے ہو تو فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ پس دھوؤ تم منہ اپنے کو پیشانی کے بالوں کی انتہا
سے ٹھوڑی تک طول میں اور جو کچھ کہ انگوٹھے اور بیچ کی انگلی کے درمیان آوے عرض میں اور پیشانی سے شروع کرو اور ٹھوڑی تک تمام کرو اور خلاف
اسکا جائز نہیں ہے وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ اور دھوؤ تم ہاتھوں اپنے کو کہنیوں تک کہ کہنیوں سے شروع کرو اور ہاتھوں کی انگلیوں کے سروں پر
تمام کرو اور یہ جو خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ کہنیوں تک ہاتھوں کو دھوؤ یہ حد ہاتھوں کی بیان کی ہے کہ یہاں تک دھوؤ اور اس سے یہ لازم نہیں آتا ہے
کہ انگلیوں سے شروع کرو اور کہنیوں پر تمام کرو بلکہ وہ یوں جانیگے اس واسطے ہے کہ جو دستور دھونیکا ہے کہ پانی اوپر سے نیچے کو جاری ہو نہ یہ کہ پانی نیچے
سے اوپر کو لیجاویں اور ہاتھ جو ہے وہ دست تک ہی بولا جاتا ہے اور کہنیوں تک اور شانوں تک بھی اسواسطے خدا تعالیٰ نے بیان کیا کہ کہنیوں
تک دھوؤ اور یہ کہاں فرمایا ہے کہ انگلیوں سے شروع کرکے کہنیوں پر تمام کرو بلکہ ہاتھوں کی حد بیان کی ہے کہ کہنیوں تک دھوؤ اور اگر خدا تعالیٰ فرما

کہ تم ہاتھون کو شانون تک دہو یا فرمایا کہ پاؤن کو گہٹنون تک دہو تو یہ صلوتیں نیچے سے اوپر کو کیونکر لیجاتی اصل یہ ہے کہ اکثر آدمی اہلبیت علیہم السلام کی پیروی سے جو منحرف ہین تو اپنی رائے سے خلاف عقل اور نقل جو کچھہ چاہتے ہین اختیار کرتے ہین وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ اور مسح کرو تم سار سر اپنے کو آگے کیطرف ہین اور باجو بروسکم پر آئی ہے یہ دلالت کرتی ہے اس امر پر کہ بعضے سرکا مسح کرنا چاہیے نہ کل سرکا وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ اور مسح کرو تم پاؤن اپنے ٹخنون تک کہ پاؤن کی انگلیون سے مسح کرتے ہوئے ٹخنون تک جاؤ اور اسکا عکس بھی جائز ہے اور روایات اہلبیت علیہم السلام اور اقوال اکثر صحابہ معتبر مثل ابن عباس اور انس بن مالک وغیرہ سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ آیت مسح پا پر دلالت کرتی ہے نہ غسل پا پر چنانچہ تفسیر کبیر مین لکھا ہے کہ اختلف الناس فی مسح الرجلین و فی غسلہما فنقل القفال فی تفسیرہ عن ابن عباس و انس بن مالک و عکرمۃ والشعبی وابی جعفر محمد بن علی الباقر ان الواجب فیہما المسح وہو مذہب الامامیۃ من الشیعۃ وکذا قال محی السنۃ شمس الدین البغوی فی معالم التنزیل یعنی اختلاف کیا ہے آدمیون نے بیچ مسح دونو پاؤن کے اور بیچ دہونے انکے کہ پس نقل کی ہے قفال نے بیچ تفسیر اپنی کے ابن عباس اور انس بن مالک اور عکرمہ اور شعبی اور ابو جعفر محمد بن علی باقر سے کہ تحقیق واجب بیچ ان دونو پاؤن کے مسح ہے اور وہ مذہب امامیہ کا ہے شیعون مین سے اور ایسا ہی کہا ہے محی السنۃ شمس الدین بغوی نے بیچ تفسیر اپنی معالم التنزیل کے اور ابن حجر نے شرح بخاری مین لکھا ہے کہ غسل پا مین اختلاف کیا ہے علی اور ابن عباس اور انس بن مالک نے کہ وہ مسح پا کے قائل ہین اور عینی شارح بخاری نے سات حدیثین مسح پا کی اپنی شرح مین لکھی ہین پس جس صورت مین علی مسح پا کے قائل ہون تو بموجب حدیث علی مع الحق والحق مع علی کی پیروی انکی چاہیے اور صحابہ کی جو کہ جاہل تھے اور تاریخ الخلفا مین لکھا ہے کہ فرمایا حضرت علی نے کہ قسم ہے خدا کی مین ہر آیت کو جانتا ہون کہ کس چیز مین نازل ہوئی ہے اور کس شخص پر نازل ہوئی ہے اور اسی کتاب مین ہے کہ فرمایا علی نے کہ سوال کرو تم مجہسے کتاب خدا سے اسواسطے کہ نہین ہے کوئی آیت مگر یہ کہ جانتا ہون مین کہ رات کو نازل ہوئی ہے یا دن کو نازل ہوئی ہے اور زمین نرم پر نازل ہوئی ہے یا پہاڑ پر نازل ہوئی ہے پس جو شخص کہ ایسا خبردار ہے قرآن کی آیتون سے اسکی تقلید چاہیے یا ان لوگون کی کہ جو بیخبر ہین قرآن کے مضامین سے اور قطع نظر ان سب امور سے کسی ہندو یا نصرانی عربی دان کو یہ آیت دو اور اس سے پوچھو کہ تو انصاف سے بیان کر کہ اس آیت سے مسح پاؤن کا ثابت ہوتا ہے یا دہونا پاؤنکا اور مذہب علماء اہل سنت کا یہ ہے کہ ظاہر قرآن پر عمل کرنا چاہیے اور صاحب تحفہ متعہ کے ذکر مین لکھتے ہین کہ قرآن کی تفسیر کو خلاف نظم قرآن اگر کوئی صحابی روایت کرے مقبول نہین ہے لیکن تعجب ہے کہ اس مقام مین نہ ظاہر پر عمل ہے اور نہ موافق نظم قرآن کے بلکہ سراسر تحریف نظم قرآن مین ہوتی کہ قریب کو چہوڑکر طرف بعید کی جاتے ہین اور بے موقع عطف کرتے ہین پہری سے خلیفہ ثانی کی چنانچہ ثعلبی مین طرف اسکے اشارہ ہے اور ایسے ہی شاہ صاحب تحفہ مین انہونکا البتہ کہنا ایجاد خلیفہ صاحب کا ہے اور اگر عطف ارجلکم کا رؤس پر ہو اور مجرور ہو تو ظاہر ہے کہ یہان مسح پا مراد ہے اور اگر ارجل منصوب ہو جیسے کہ ابن عامر اور یعقوب اور کسائی اور حفص کہتے ہین کہ تو بہی مسح ثابت ہے اسواسطے کہ اس صورت مین عطف ارجل کا برؤس کے محل پر ہوگا کہ وہ محل مفعول کا ہے اور حالت نصب مین ارجل عطف وجوہ پر کرنا بالکل باطل ہے کہ قریب کو چہوڑکر بدون حجت اور دلیل کے طرف بعید کے جاتے ہین اور جو کچھہ کہ اختلاف مسح اور غسل پا مین درمیان علماء اہل سنت اور اصحاب کے ہے وہ تفصیل مجمع البیان مین مذکور ہے اور اب خدا تعالی غسل اور تیمم کو بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا اور اگر ہو تم جنابت سے کہ تمکو احتلام ہوا ہو یا عورت سے مجامعت کی ہو تمنے فَاطَّهَّرُوْا پس پاک ہو جاؤ تم یعنی غسل کرو تم مفصلہ جسکی کیفیت فقہ کی کتابون مین مذکور ہے وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اور اگر ہو تم بیمار کہ پانی کا استعمال تمکو ضرر کرتا ہو اَوْ عَلٰى سَفَرٍ یا اوپر سفر کے ہو یعنی تم سفر مین ہو اور پانی تمکو دستیاب نہوتا ہو اور احتیاج پانی کی رکہتے ہو اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ یا آئے کوئی تم مین مِّنَ الْغَآئِطِ پاخانہ ضرورین سے یا پاخانہ پہر کے پیشاب کر کے یعنی جو کوئی تم مین سے پاخانہ پہری یا پیشاب کرے اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ یا مس کیا ہو تمنے عورتونکو کہ مجامعت کی ہو تمنے انسے فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً پس نہ پاؤ تم پانی کو ان سب صورتونمین نہ وضو کیواسطے نہ غسل کیواسطے کہ یا تو اصل مین پانی ہی نہ ملتا ہو یا یہ کہ کوئی امر مانع ہو پانی کے نہ استعمال کا اور یا یہ کہ پانی تو ملتا ہے لیکن استعمال اسکا نہین کر سکتے ہو تو ان صورتون میں

فتیمموا صعیدا طیبا یعنی تیمم کرو تم خاک پاک سو یعنی دونو ہاتھ اپنے خاک پر مارو فامسحوا بوجوہکم پس مسح کرو تم ساتھ موہوں اپنے
کے تمام پیشانی پر مسح کرو تم وایدیکم اور ساتھ ہاتھوں اپنے کے منہ یعنی اس خاک سو کہ پہلے کف دست چپ سو پشت دست راست پر
مسح کرو بند دست سو انگلیوں کے سروں تک اور بعد اسکے کف دست راست سو اسیطرح پشت دست چپ پر مسح کرو اور مشہور وضو کے بدلے ایک ضرب
ہے کہ اسی ایک ضرب سو پیشانی اور ہاتہوں کی پشت کو مسح کرو اور غسل کے بدلے دو ضرب مشہور ہیں ایک ضرب پیشانی کے واسطے اور دوسری
ضرب ہاتہوں کے واسطے اور بعضے علماء وضو کے بدلے بہی تیمم میں دو ضرب کہتے ہیں اور بعضے غسل کے بدلے ایک ضرب کہتے ہیں چاہیے کہ وضو کے
بدلے ایک ضرب ہو اور احوط استحقاق یہ ہے کہ وضو کے اور غسل کے دونو کے بدلے دو تیمم کرے ایک ضرب سے اور دو ضرب سے اگرچہ موافق
مشہور کے وضو کے بدلے ایک ضرب اور غسل کے بدلے دو ضرب کافی ہیں اور با وجوہکم کی دلالت کرتی ہے بعض وجہ کی مسح پر اسواسطے پیشانی کو
وہ بعض وجہ ہے مسح کے واسطے مقرر ہوئی اور ایسے ہی بعضے ہاتہ اور جو اعضا کہ وضو میں دہوئے جاتے ہیں انکے ہوا اور مسح کرنیکا حکم ہوا اور وہ تمام
اور دونو ہاتہ ہیں اور اگر پاؤنکا دہونا وضو میں شارع کیجانب سے منقول ہوتا تو پاؤنکا بہی اس آیت میں مذکور ہوتا اور جبکہ مسح پاؤں کا
اس آیت میں مذکور ہوا تو معلوم ہوا کہ دہونا پاؤنکا وضو میں موافق حکم خدا کے نہیں ہے اور خدا تعالی نے واسطے پاک کرنیکے تیمم وضو و غسل
اور تیمم کا حکم دیا ہے چنانچہ فرمایا ہے کہ ما یرید اللہ نہیں چاہتا ہے خدا وضو اور غسل اور تیمم کو فرض کرنیمیں تمپر لیجعل علیکم من حرج
تاکہ کرے اوپر تمہارے تنگی ولکن یرید لیطہرکم اور لیکن ارادہ کرتا ہے کہ پاک کرے تمکو نجاست حکمی سے پانی کے وسیلے سے اور خاک کے
واسطے یہ ہے کہ گناہوں سے پاک کرے تمکو ولیتم نعمتہ علیکم اور تا اتمام کرے نعمت اپنی کو اوپر تمہارے اس پاک کرنیکے کہ وہ تطہیر کفارہ تمہارے
گناہوں کا ہو لعلکم تشکرون تاکہ تم شکر کرو اسکی اس نعمتکا اور مشہور ہیں ایام جو کوئی وضو یا غسل کرے موافق احکام شرع کے جو قطرہ
اسکے بدن سے ٹپکتا ہے اس سے خدا ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے کہ وہ قیامت تک اسکے واسطے استغفار کرتا ہے اور سلمان فارسی روایت کرتے ہیں کہ میں نے
جناب رسول خدا صلعم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ جو کوئی وضو واسطے نماز کے اچھی طرح کرے تو گناہ اسکے ایسے جہڑتے ہیں کہ جیسے درخت سے پتے جہڑتے ہیں
اور فرمایا ہے جناب رسول خدا صلعم نے کہ جو کوئی وضو میں کلی کرے اور ناک میں پانی ڈالے تو گناہ اسکے منہ اور ناک سے [illegible] وہ گناہ دور ہو جاتے
گویا کہ وہ اسیوقت ابہی ماں کے شکم سے پیدا ہوا ہے اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ایک جماعت علماء یہود کی رسول خدا صلعم کے پاس
آئے اور پوچہا کہ اے محمد صلعم خدا نے تمکو کیا سبب ہے کہ منی کے نکلنے سے تو غسل کرنا چاہئے اور گوہ اور پیشاب کے نکلنے سے غسل نہ کرنا چاہئے اور حال
یہ ہے کہ سب ناپاک ہیں حضرت نے فرمایا کہ اسواسطے کہ جسوقت آدم نے اس درخت میں سے کہایا تو وہ سب رگوں اور اعضا میں سرایت ہوگیا جب
وقت آدمی مجامعت کرتا ہے تو وہ پانی ہر رگ سے باہر آتا ہے حقتعالی نے اس غسل کو پہر واجب کیا ہے تاکہ کفارہ گناہ کا سب اعضا کی اور
طہارت اسکی ہو جاوے اور شکر اس نعمت کا کہ خدا تعالی نے ایسی لذت وقت نکلنے منی کے عطا فرمائی ہے بجا لاوے [illegible] شکر کیا کوئی کہتا ہے
تو لیکن یہ بتلا کہ ثواب غسل جنابت کا کیا ہے فرمایا کہ جسوقت مومن نیت کرتا ہے غسل کی تو حقتعالی بہشت میں ایک محل اسکے واسطے تیار کرتا ہے
اور کوئی مومن بندہ غسل نہیں کرتا ہے مگر یہ کہ حقتعالی اسکی تعریف کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ اے فرشتو میرے بندے کو دیکہو کہ غسل کرتا ہے میری فرمانبرداری
میں تم گواہ رہو کہ میں خداوند اسکا ہوں گواہ رہو کہ میں نے اسکو بخشا اور ہر بال کہ اسکے بدن پر اور سر پر ہیں موافق اسکے یعنی ہر بال کی عوض ہزار نیکیاں
انکو لکہیں اور ہزار برائیاں اسکی مٹا دیں اور ہزار درجے اسکے بلند کئے ہو دیویں [illegible] تو کہا کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ
واشہد ان محمد رسول اللہ اور فرمایا ہے کہ واذکروا نعمۃ اللہ اور یاد کرو تم نعمت خدا کو جو کہ علیکم اوپر تمہارے ہے کہ تمکو مسلمان
کیا اور احکام شرع کے تمکو تعلیم کئے تاکہ تم شکر اسکا کرو ومیثاقہ الذی واثقکم بہ اور یاد کرو تم پیمان اسکے کو وہ پیمان کہ مضبوط
کی تہی تمنے ساتہ اسکے شب عقبہ میں رسول خدا سے یا وقت اسلام اپنے کے کہ ہم فرمانبرداری کرینگے اور فرمایا ہے حضرت باقر علیہ السلام نے کہ اولاد [illegible]

پیمان سے وہ ہے کہ جو اُنکے واسطے حجۃ الوداع مین بیان کیا تھا احرام کرنے محرمات کا اور کیفیت طہارت کی اور فرض کرنا ولایت کا علی کے اور سوائے
اسکے جسکو خدا فرمایا ہے کہ یاد کرو تم اُس عہد کو اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا جسوقت کہا تھا تمنے کہ سنا ہمنے بات تیری کو اور فرمانبرداری کی
تیری حکم کی وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو تم خدا سے عہد کی توڑنے مین اور نعمت کو فراموش کرنے مین اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ تحقیق خدا
عالم ہے ساتھ سینہ کی باتونکی یعنی وہ پیمان کہ جو تمنے کیا تھا کہ ہم تابعداری کرینگے خدا کی ہر چیز مین جو کہ ہم پر فرض کریگا اور اسکو دیکھہ رہا ہے سب
حال مین بجا لاوینگے اور بعضے کہتے ہین کہ وہ پیمان وہ ہے کہ جو بیعت رضوان مین زیر درخت واقع ہوا تھا اور سبنے کہا تھا کہ ہم نصرت پیغمبر کی کرینگے اور جہاد
مین سے نہ بھاگینگے لیکن پھر بھاگ گئے اور صحیح وہ ہے کہ جو حضرت امام باقرؑ نے فرمایا کہ مراد اُس سے وہ عہد ہے کہ جو رسولخدا نے امیرالمومنین کی خلافت
کیواسطے لیا تھا انہون نے اسکو توڑ ڈالا اور اب خدا تعالی سچی گواہی دینے کی اور انصاف کی تاکید کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ یٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ ہو تم قیام کرنیوالے لِلّٰهِ خاص واسطے خدا کے شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ گواہی دینےوالے ساتھ انصاف
کے اور راستی اور درستی کے وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ اور نہ باعث ہو تمکو شَنَاٰنُ قَوْمٍ دشمنی کسی قوم کی عَلٰۤى اَلَّا تَعْدِلُوْا اوپر اسکے کہ نہ انصاف
کرو تم بلکہ چاہیے کہ دوست ہوے یا دشمن ہو مومن ہو یا کافر بے انصافی کسیسے نکیجیئے اور کسی کی عداوت اور بغض کیسبب سے اسپر زیادتی
نکرو اور جو امر کہ حلال نہین ہے ایسا نہو کہ وہ کرنے لگو کہ عہد کو توڑ ڈالو اور عورتون اور بچونکو قتل کرو اور انکی عورتونکو تہمت لگاؤ اور سوا ہے اسکے دشمنی کے
کام کرو اپنے دلونکی تشفی کیواسطے ایسا تمکو نچاہیئے بلکہ انصاف چاہیئے چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ اِعْدِلُوْا انصاف کرو تم اور راستی اور درستی کا چلن
رکھو تم کہ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى وہ نزدیک زیادہ ہے واسطے پرہیزگاری کے اور جسوقت رعایت انصاف کی کافرونکے مقدمہ مین چاہیئے
تو مومن کا کیا ذکر ہے وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو تم خدا سے ظلم اور بے انصافی کرنے مین اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ تحقیق کہ خدا خبردار ہے
ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم انصاف یا ظلم اور موافق اُسکے تمکو جزا دیگا اور فرماتا ہے خدا کہ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
وعدہ کیا ہے خدا نے اُن لوگونسے کہ ایمان لائے ہین وہ اور عمل کئے ہین انہون نے نیک اسکے عہد و پیمان کو وفا کیا ہے انہون نے لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ
وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ واسطے انکے بخشش ہے اور اجر بڑا کہ بہشت ہے ہمیشہ انکو نصیب ہے وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اور جن لوگون نے کفر کیا ہے اور تکذیب کی
ہے انہون نے ساتھ نشانیون ہماری کے کہ وہ قرآن اور تمام معجزے پیغمبر کے ہین اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ یہ لوگ صاحبان دوزخ ہین کہ
ہمیشہ اُسمین جلا کرینگے اور کہتے ہین کہ پیغمبر خدا صلعم غطفان کی لڑائی مین ایک جماعت بنی ثعلبہ کیطرف متوجہ ہوئے اور وہ لوگ حضرت کی آمد کی
خبر سنکر مع اپنے سردار کے کہ دعثور اُسکا نام تھا قلعہ مین جا بیٹھے اور قلعہ کے اوپر سے مسلمانونکو دیکھتے تھے اور رسولخدا صلعم اپنے لشکر سے دور ہوکر ایک
درخت کے نیچے تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے اور کپڑے جو پسینہ مین تر ہو گئے تھے اُنکو واسطے خشک ہونیکے درخت پر ڈالا تھا اعرابیون نے قلعہ کے اوپر سے
حضرت کو دیکھکر اپنے سردار دعثور سے کہا کہ محمد تنہا درخت کے نیچے بیٹھا ہے اور اصحاب اُسکے اُس سے دور ہین جلد جا کر اُسکا کام تمام کر دو دعثور تلوار
لیکر پہنچا اور حضرت کے قریب جا کر کہنے لگا کہ اسوقت کون ہے کہ تیری حمایت کرے حضرت نے فرمایا کہ خدا تعالی تیرے شر کو مجھسے دفع کریگا اُسیوقت
جبرئیل نازل ہوئے اور دعثور کے سینہ پر مارا کہ تلوار اُسکے ہاتھ سے گر پڑی حضرت نے اُسکی تلوار اُٹھالی اور اُسکے سر پر جا کر فرمایا کہ اب مجھسے تجھکو
کون بچا سکتا ہے کہا کہ تجھکو کوئی منع نہین کر سکتا ہے اور اُسیوقت کلمہ شہادت پڑھکر مسلمان ہوا اور اپنی قوم مین جا کر کہا کہ تم مسلمان
ہو جاؤ اور بیچ اسکے یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ خدا فرماتا ہے کہ یٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو اذْكُرُوْا نِعْمَتَ
اللّٰهِ عَلَيْكُمْ یاد کرو تم نعمت خدا کو اوپر تمہارے اِذْ هَمَّ قَوْمٌ جسوقت قصد کیا ایک قوم نے کہ وہ دعثور اور تابعین اُسکے ہین اَنْ
يَّبْسُطُوْۤا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ یہ کہ کہولین وہ طرف تمہارے ہاتھون اپنے کو تمہارے قتل کیواسطے فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ پس باز
رکھا اور بند کیا ہاتھون کو اُنکے تم سے اور اُنکے ضرر کو تم سے دفع کیا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو تم خدا سے اُن نعمتون کی ناشکری کرنے سے وَعَلَى اللّٰهِ

اور اوپر خدا ہی کے فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ پس چاہیے کہ توکل کریں ایمان لانیوالے کہ وہی کافی ہے خیر کے پہنچانے میں اور شر کے دفع کرنے میں اور جسطرح قریش پیغمبر خدا صلعم کے درپے تھے اور قصد اُنکے قتل کا کیا کرتے تھے اور حقتعالی اُنکے شر کو اپنے پیغمبر سے دفع کیا اسیطرح یہود بھی قصد خیانت کا انبیا سے کرتے تھے جیسے کہ خدا تعالی فرماتا ہے وَلَقَدْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ اور البتہ تحقیق لیا تھا خدا نے عہد بنی اسرائیل کا موسی کی موافقت میں اور عمالقہ سے لڑنے میں وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اور اٹھایا ہمنے اُن بنی اسرائیل میں سے اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيبًا بارہ سردار کہ مردم کارگزار تھے اور جناب رسولخدا صلعم نے بھی فرمایا ہے کہ بارہ خلیفہ میرے ہونگے بعدد نقبا بنی اسرائیل لیکن لوگوں نے رسولخدا کی مخالفت کر کے جو کہ حقیقت میں بارہ خلیفہ تھے اُنکو تسلیم نکیا اور اپنی رائے سے خلیفہ مقرر کئے مشہور تو چار ہیں ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی حدیث میں جو آیا ہے کہ وہ بارہ ہیں اور دین اُنسے قوی اور عزیز رہے گا کہتے ہیں سنی کہ وہ بارہ یہ ہیں ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور معاویہ اور یزید بن معاویہ اور عبدالملک اور چاروں فرزند اُسکے ولید اور سلیمان اور یزید اور ہشام اور ایک عمر بن عبدالعزیز سبحان اللہ کیا اچھا دین ہے وہ کہ جسنے عزت اور قوت معاویہ اور یزید سے پائی ہو اور تاریخ خلفا میں سفیان ثوری سے روایت ہے کہ خلفا پانچ ہیں ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور عمر بن عبدالعزیز اور صواعق محرقہ میں لکھا ہے کہ وہ پانچ یہ ہیں ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور معاویہ اور شاہ عبدالعزیز نے تحفہ میں لکھا ہے کہ وہ پانچ خلیفہ یہ ہیں ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور حسن بن علی اور شاہ ولی اللہ پدر شاہ عبدالعزیز نے ازالۃ الخفا میں لکھا ہے کہ خلافت نبوت کی تین شخصوں میں منحصر تھی ابوبکر اور عمر اور عثمان ہیں اور علی کو خلافت سے خارج کیا ہے اور سلاطین اور ملوک میں اُنکو شمار کیا ہے اور ایسے ہی بخاری اپنی تاریخ میں لکھتا ہے اور تاریخ الخلفا میں حبیب بن ہند الاسلمی سے روایت ہے کہ وہ تین خلفا یہ ہیں ابوبکر اور عمر بن خطاب اور عمر بن عبدالعزیز اور سوا اُسکے اور بھی روایتیں خلفا کی اختلاف کی ہیں لیکن قول رسولخدا صلعم کو ترک کر کے جو کچھ کہتے ہیں اپنی رائے سے کہتے ہیں اور اسیواسطے اختلاف کرتے ہیں اور حق سے نہایت دور پڑے ہوئے ہیں اور اگر پیروی آل رسول کی کرتے تو حق سے باہر نہوتے اور بارہ خلفا کہ وہ اولاد سے رسولخدا کے ہیں اُنکی خلافت کے قائل ہوتے اور خلافت میں اپنی اپنی رائے سے اختلاف نکرتے اور منقول ہے کہ حضرت یعقوب کے بارہ بیٹے تھے اُنکی اولاد کی بارہ جماعتیں تھیں اسواسطے موسی نے ہر جماعت کیواسطے ایک سردار کارگزار مقرر کیا تھا اور منقول ہے کہ حقتعالی نے موسی سے وعدہ کیا تھا کہ زمین مقدسہ ایلیا اور اریحا مع تمام ولایت شام کی بنی اسرائیل کو میں عطا کرونگا اور یہ شہر اُس زمانہ میں جباروں کے وطن تھے کہ اُنکو عمالقہ کہتے ہیں اور وہ لوگ مرد اور صورت قد اور قوت میں بہت بڑے اور زبردست تھے اور یہ وہ تھے کہ قوم عاد میں سے کچھ باقی رہگئے تھے اور جسوقت فرعون غرق ہوا اور مصر بنی اسرائیل کے تصرف میں آیا تو خدا کا حکم بنی اسرائیل کو پہنچا کہ تم ارض مقدس کیطرف جاؤ کہ ہزار بستیاں وہاں ہیں اور ہر بستی میں ہزار باغ ہیں اور وہاں پہنچکر جباروں سے جہاد کرو پس موسی نے بارہ سردار بارہ قوموں سے مقرر کئے کہ ہر سردار اپنی اپنی قوم کا منتظم ہو اور وہاں سے کوچ کر کے اریحا کی نزدیک پہنچے اور وہ بارہ سردار عمالقہ کی تلاش میں گئے اور اُن جباروں میں سے ایک شخص سے ملاقات کی نام اُسکا عوج بن عوق تھا اور عوج بن عنق جو لوگوں میں مشہور ہے غلط ہے اور درازی عوج کے قد کی کہتے ہیں کہ تین ہزار اور تین سو تین گز کی تھی اور باقی کے آدمی قوم عمالقہ کی اُسکے قریب تھی لیکن اُس سے قد میں کچھ چھوٹے تھے اور بعض تفاسیر میں لکھا ہے کہ قد اُسکا تین لاکھ اور تینتیس ہزار تینتیس گز کا تھا اور سر ایک ہاتھ کی تہائی اور جب ابر ہوتا تو سر اور سینہ اُسکا ابر سے اوپر ہوتا تھا اور ابر اُسکے سینہ تک ہوتا تھا اور ابر میں سے وہ پانی لیکر پیتا تھا اور مچھلی کو دریا سے نکالکر آفتاب سے بھون لیتا تھا اور حضرت نوح کے زمانہ میں کہ پانی طوفان کا پہاڑوں سے چار سو گز اوپر بلند ہو گیا تھا اُسکی پنڈلی تک آیا تھا اور عمر اُسکی تین ہزار برس کی ہوئی تھی اور بعضے کہتے ہیں کہ تین ہزار پانسو برس کی تھی اور ماں اُسکی کہ نام اُسکا عوق تھا حضرت آدم کی بیٹی تھی اور ہر انگلی اُسکی بتیس گز کی تھی منقول ہے کہ ایکروز عوج صحرا سے آتا تھا اور گٹھا لکڑیوں کا موافق اپنی قوت کے اٹھائے لاتا تھا اور یہ بارہ سردار موسی کے لشکر کے اُسکے پاس پہنچے جسوقت عوج نے اُنکو دیکھا تو اُنکے قد کی کوتاہی سے بہت تعجب کیا باوجودیکہ وہ بھی چالیس گز کا قد رکھتے تھے عوج نے اُنکو اٹھا کر اپنے دامن میں رکھ لیا اور اپنے دامن کو اُن سمیت کمر میں لپیٹ لیا اور اپنی ماں کے پاس جاکر ڈالدیا اور

پیغمبر آخر الزمان کی متابعت کرنا اُنہوں نے نہ کی وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ اور ہمیشہ ہے تو اے محمد صلعم کہ مطلع ہوتا ہے تو عَلٰی خَائِنَةٍ مِّنْهُمْ
اوپر خیانت کے اُن یہودیوں میں سے کہ تیری صفات میں وہ خیانت کرتے ہیں اِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ مگر تھوڑے آدمی اُنمیں سے کہ وہ خائن نہیں ہیں مثل عبد اللہ
بن سلام کے اور اُنکے یاروں کے جو کہ اُن یہودیوں میں سے ایمان لائے ہیں فَاعْفُ عَنْهُمْ پس درگذر کر تو اُنسے اگر توبہ کریں وہ اور ایمان لاویں وہ
وَاصْفَحْ اور منہ پھیرے تو اُنکی ایذا سے اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ تحقیق کہ خدا دوست رکھتا ہے نیکی کرنیوالوں کو پس معاف کرنا
اپنے نفس کا شعار کرنا چاہئے اور اب خدا تعالیٰ نصاریٰ کا حال بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْا اور اُن لوگوں میں سے
کہ کہا ہے اُنہوں نے کہ اِنَّا نَصٰرٰى تحقیق ہم نصاریٰ ہیں کہ ہمنے نصرت خدا کی کی ہے اور یا یہ کہ عیسیٰ ناصرہ کا رہنے والا ہے اور ہم اُسکے
مذہب پر ہیں تو بعض اُن لوگوں نے یہ کہا ہے اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ لیا ہے ہمنے عہد اُنکا جیسا کہ یہودیوں سے عہد لیا تھا فَنَسُوْا پس
بھول گئے وہ یعنی ترک کیا اُنہوں نے حَظًّا حصہ مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ اس چیز سے کہ نصیحت کی گئی تھی وہ انجیل میں مثلاً فار قلیط پر ایمان
لانیکو کہ وہ محمد صلعم ہے فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ پس اُٹھایا ہمنے درمیان اُنکے بسبب اُنکی عہد شکنی کے الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاۗءَ دشمنی ظاہر
اور دشمنی پوشیدہ کو اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ روز قیامت تک یعنی ہم نے بسبب عہد شکنی اُنکی کے اُنکو اُنکے حال پر چھوڑ دیا اور توفیق و لطف
کو اُنسے اُٹھا لیا تھا یہانتک کہ وہ کئی فرقے ہو گئے یعقوبیہ کہ وہ کہتے ہیں کہ خدا عیسیٰ ابن مریم ہے اور ملکانیہ وہ کہتے ہیں کہ خدا تیسرا تین کا ہے اور نسطوریہ
وہ کہتے ہیں کہ خدا تین سے ملکر بنا ہے اور کہتے ہیں کہ التثلیث ہو الواحدة والواحدة ہو التثلیث اور یہ سب فرقے آپسمیں عداوت رکھتے ہیں وَسَوْفَ
يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ پس قریب ہے کہ خبر دیگا اُنکو خدا بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ساتھ اُس چیز کے کہ تھے وہ کرتے افعال قبیحہ اور نالائق
یعنی اُنکو سزا دیگا اُنکے افعال بد کی اور اُنکے واسطے لازم کرنے حجت کی فرماتا ہے کہ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَاۗءَكُمْ رَسُوْلُنَا اے یہود اور
نصاریٰ ہے تحقیق آیا ہے تمہارے پاس پیغمبر ہمارا کہ يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ بیان کرتا ہے واسطے تمہارے بہتسا اُس چیز میں سے
کہ ہو تم چھپاتے مِنَ الْكِتٰبِ کتاب میں سے یعنی اے یہودیو تم صفات محمد کی اور آیہ رجم کو توریت میں سے چھپاتے ہو اور اے نصاریٰ ہو تم
بشارت محمد کو جو کہ عیسیٰ نے دی ہے کہ احمد آنیوالا ہے اور انجیل میں وہ موجود ہے اسکو تم چھپاتے ہو وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ اور درگذر کرتا ہے
وہ پیغمبر بہتسے کہ خبر اُسکی نہیں دیتا ہے جو کچھہ کہ تمہارے دلوں میں پوشیدہ ہے اسواسطے کہ کوئی مقصود اُس سے متعلق نہیں ہے اور کہتے ہیں کہ
ایک یہودی نے حضرت سے عرض کی کہ کونسی ہے وہ کثیر کہ جس سے تو درگذر کرتا ہے حضرت نے اُسکی طرف سے منہ پھیر لیا اور دوسری اور تیسری
مرتبہ بھی اُسنے بہت مبالغہ کرکے پوچھا لیکن حضرت نے ہر مرتبہ منہ پھیر لیا اور مقصود اُس یہودی کا یہ تھا کہ درگذر کی مخالفت لازم آئے اگر کہ
بیان کریں لیکن جسوقت دیکھا کہ حضرت نے کچھہ جواب ندیا تو حضرت کی راستی کا یقین کرکے اُسوقت ایمان لایا اور فرماتا ہے خدا کہ قَدْ
جَاۗءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ تحقیق آیا ہے تمہارے پاس جانب خدا سے نُوْرٌ نور کہ وہ محمد صلعم ہے وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ اور کتاب روشن کہ
وہ قرآن ہے اور دکھاتے ہیں یہ دو نور گمراہونکو تاریکی ضلالت سے اور فرمایا ہے جناب رسول خدا صلعم نے کہ اول ما خلق اللہ نوری یعنی پہلے
جو کچھہ خدا نے پیدا کیا ہے وہ نور میرا ہے اور فرمایا کہ انا و علی من نور واحد یعنی میں اور علی ایک نور سے پیدا ہوئے ہیں اور فرمایا کہ انا
کالشمس و علی کالقمر یعنی میں مانند آفتاب کی ہوں اور علی مانند ماہتاب کے يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ رہنمائی کرتا ہے ساتھ اُس نور کے
خدا مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ اُس شخص کو کہ پیروی کرے رضامندی اُسکی اعمال نیک کے وسیلے سے سُبُلَ السَّلٰمِ راہوں سلامتی کو
عذاب سے کہ وہ راہ دار السلام کی ہے وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ اور نکالتا ہے اُنکو تاریکیوں کفر یا شک یا جہل سے طرف
روشنی ایمان یا یقین یا علم کی بِاِذْنِهٖ ساتھ اذن توفیق اپنی کے وَيَهْدِيْهِمْ اور رہنمائی کرتا ہے اُنکو دلیلوں روشن اور
دلالت اور توفیق کے وسیلے سے اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ طرف راہ سیدھی کے کہ وہ راہ حق ہے کہ سیدھا کجی اُس میں نہیں ہے

لقد کفر الذین قالوا البتہ تحقیق کفر کیا اُن لوگوں نے کہ کہا انہوں نے کہ ان اللہ ہو المسیح ابن مریم تحقیق خدا وہ مسیح
بیٹا مریم کا ہے اور یہ قول نصاریٰ میں سے فرقہ یعقوبیہ کا ہے اُسکے رد میں خدا فرماتا ہے کہ قل کہہ تو اے محمد صلعم کہ فمن یملک من
اللہ شیئا پس کون شخص مالک ہے جانب خدا سے کسی چیز کا کہ منع کرے خدا کی قدرت اور ارادہ کو کسی چیز میں سے ان اراد اگر ارادہ
کرے وہ خدا ان یہلک المسیح ابن مریم یہ کہ ہلاک کرے مسیح پسر مریم کو وامہ اور ماں اُسکے کو کہ وہ مریم ہے ومن فی الارض
جمیعا اور اُنکو کہ جو بیچ زمین کے ہیں سب کی مراد یہ ہے کہ مسیح مثل سب ممکنات کے خدا تعالیٰ کی مخلوقات میں سے ہے اور جیسے کہ اور ممکنات
ہیں ایسا ہی وہ ہے پس کیونکر وہ خدائی کے لایق ہوگا اور جیسے کہ اور ممکنات پیدا ہوتے ہیں اور مرتے ہیں ایسے ہی عیسیٰ نصاریٰ کے نزدیک
سولی پا کر مر گیا تھا اگر وہ خدا ہوتا تو اُسکو کیونکر موت آتی وللہ ملک السموت والارض اور خاص واسطے خدا کے ہے بادشاہی
آسمانوں کی اور زمین کی وما بینہما اور اُس چیز کی کہ جو درمیان اُن دونوں کے ہے یخلق ما یشاء پیدا کرتا ہے جو کچھ چاہتا ہے
کسی کو تو بدون مادہ کے پیدا کرتا ہے جیسے کہ آسمان اور کسی کو مادہ سے جیسے کہ کانیں اور درخت اور حیوانات اور کسی کو اُس اصل سے کہ جنس
اُسکے سے نہیں ہے جیسے کہ آدم کو خاک سے اور کسی کو اُس اصل سے کہ جنس اُسکی سے ہے جیسے کہ بچہ باپ اور ماں سے اور کسی کو مرد سے بغیر عورت کے
جیسے کہ حوا اور یہ موافق مشہور کے ہے ورنہ حوا بھی خاک سے پیدا ہوئی ہے اور کسی کو عورت سے بدون مرد کے جیسے کہ عیسیٰ کو مریم سے
واللہ علی کل شیء قدیر اور خدا اوپر پیدا کرنے ہر چیز کے قادر ہے جو کچھ چاہے موافق حکمت اور مصلحت کے پیدا کرے وقالت
الیہود والنصاریٰ اور کہا یہود اور نصاریٰ نے کہ نحن ابناء اللہ ہم پسران خدا ہیں یعنی پیروی کرنیوالے اُسکے
فرزندوں کے ہیں کہ وہ عزیر اور عیسیٰ ہیں اور یا یہ کہ مقرب اُسکے ہیں مانند مقرب ہونے پسر کے باپ سے اور کہتے ہیں کہ نصاریٰ یہ
دعوی کرتے تھے کہ خدا تعالیٰ نے وحی کی طرف یعقوب کی کہ تیرے فرزند اول تیرے فرزند ہیں اُنکو چالیس روز سے زیادہ دوزخ میں نرکھوں
تاکہ آگ اُنکے گناہوں کو جلاوے اور وہ پاک ہو جاویں اور بعد اُسکے وہ بہشت میں داخل ہوں اور کہتے ہیں کہ ایکمرتبہ جناب سرور خدا صلعم نے کعب بن اشرف
اور کعب بن اسید کو عذاب سے ڈرایا کہنے لگے کہ اے محمد تو کیا ڈراتا ہے ہم جو چاہیں گناہ کریں خدا تعالیٰ ہمکو معاف کر دیگا اسواسطے کہ ہم فرزند اُسکے ہیں
واحباؤہ اور دوست اُسکے اور ظاہر کرتا ہے فرزندوں اور دوستوں کو عذاب نکریگا حق تعالیٰ نے فرمایا قل کہہ تو اے محمد صلعم اُنکے جواب میں کہ
ہمنے فرض کیا کہ تم ہی دعوی میں سچے ہو لیکن فلم یعذبکم بذنوبکم پس کسواسطے عذاب کرتا ہے تمکو خدا بسبب گناہوں تمہارے
کہ دنیا میں تو تم قتل اور اسیر اور مسخ ہوئے ہو اور آخرت میں تمہارے ہی قول کے موافق تم کو چالیس روز عذاب ہوگا اگر تم اُسکے فرزند ہوتے تو ایک
روز بھی عذاب نکرتا اسواسطے کہ باپ بیٹے کو قتل اور قید اور مسخ اور آتش دوزخ کا عذاب نہیں کرتا ہے اور ایسے ہی دوست کے عذاب کو کوئی روا نہیں
رکھتا ہے پس معلوم ہوا کہ تم نہ اُسکے فرزند ہو نہ دوست ہو بل انتم بشر ممن خلق بلکہ تم آدمی ہو اُنمیں سے کہ پیدا کیا ہے خدا نے جنکو یعنی
مثل تمام مخلوقات کے تم بھی ہو کہ نیکی اور بدی پر جزا پاؤ گے یغفر لمن یشاء بخشتا ہے خدا واسطے جس شخص کی چاہتا ہے مومنین میں سے
ویعذب من یشاء اور عذاب کرتا ہے جس شخص کو چاہتا ہے کہ اُسکا کوئی مانع نہیں ہے اور کافروں کو عذاب کریگا وللہ ملک السموت
والارض اور خاص واسطے خدا کے ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی وما بینہما اور جو کچھ کہ درمیان اُن دونوں کے ہے سب کا بادشاہ اور
مالک ہے جو کچھ چاہے سو کرے والیہ المصیر اور طرف اُسی کے ہے بازگشت اور پھرنا واسطے جزا اعمال کے کہ سب کو موافق اعمال کے جزا
دیگا اور فرماتا ہے کہ یا اہل الکتاب اے یہود اور نصاریٰ قد جاءکم رسولنا تحقیق آیا ہے تمہارے پاس پیغمبر ہمارا کہ وہ محمد صلعم ہے
یبین لکم بیان کرتا ہے واسطے تمہارے راہ حق کو کہ وہ دین اسلام ہے علی فترۃ من الرسل اوپر منقطع ہونے وحی کے پیغمبروں
یعنی جسوقت بعد عیسیٰ کے وحی آنی موقوف ہو گئی تو اب محمد آیا اور بیان کرتا ہے وہ احکام خدا کو ان تقولوا ما جاءنا من بشیر ولا نذیر

واسطے مکروہ جاننے اسکے کہ کہو تم کہ نہین آیا ہے ہمارے پاس کوئی خوشخبری دینے والا اور نہ ڈرانیوالا کافرون کا اور اَن تقولوا کی تقدیر کراہۃ ان تقولوا
ہے اور کراہۃ مفعول لہ ہے کہ وہ یہان سے محذوف ہے اور کسائی اور فراء کی نزدیک لئلا تقولوا ہے اور من بشیر مین زائد ہے اور خدا فرماتا ہے کہ
فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّنَذِيْرٌ پس تحقیق آیا ہے تمہارے پاس خوشخبری دینے والا ثواب کی مومنون کو اور ڈرانیوالا عذاب سے کافرون اور گنہگارون کو
وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور خدا اوپر ہر چیز کے قادر ہے کہ پے درپے پیغمبر بھیجتا ہے چنانچہ ایک ہزار سات سو برس کی مدت مین کہ ہزار پیغمبر
بھیجے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ درمیان عیسیٰ کی اور ہمارے پیغمبر صلعم کی چھ سو برس کا فاصلہ ہے اور بعد عیسیٰ کی ایک سو چونتیس برس مین
چار پیغمبر ہوئے تین تو بنی اسرائیل مین سے اور ایک عرب مین خالد بن سنان اور مشہور یہ ہے کہ عرب مین اولاد اسمعیل مین سے سوائے پیغمبر کے کوئی
پیغمبر نہین ہوا اور جو کوئی پیغمبر بعد عیسیٰ کی ہوا ہے تو اُس پہلی ہی شریعت پر ہوا ہے اور اب خدا تعالیٰ بنی اسرائیل کی مخالفت سے انبیاء کے
حق مین بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ اور یاد کر اے محمد صلعم جسوقت کہا موسیٰ نے واسطے قوم اپنی کے یعنی کہا
موسیٰ نے اپنی قوم سے کہ وہ بنی اسرائیل ہین يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اے قوم میری یاد کرو تم نعمت خدا کو اوپر تمہارے
اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ جسوقت کئے اسنے بیچ تمہارے پیغمبر تا کہ تمکو راہ راست دکہلائین اور بہت کثرت سے ہوئے تم مین پیغمبر کہ ایسے کسی قوم مین
نہین ہوئے وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا اور کیا تمکو بادشاہ یعنی بعضے تم مین سے بادشاہ کئے کہ وہ بہی کثرت سے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ معنی اس کے
یہ ہین کہ وہ ملوک اور غلام بنے ہوئے تھے قبطیون کے ہاتہ مین اور حق تعالیٰ نے انکو اس بلا سے رہائی دلوائی یہانتک کہ وہ اپنے نفسون کے مالک
ہو گئے اور بڑے بڑے محل قبطیون کے کہ جن مین نہرین جاری تہین انکو عطا فرمائے اس جہت سے انکو ملوک سے تشبیہ دی ہے وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ
اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ اور دیا تمکو اے بنی اسرائیل وہ کچھ کہ نہین دیا ہے کسی کو عالم کے لوگون مین سے کہ تمکو من وسلویٰ دیا اور ابر سے تمپر سایہ کیا
اور چشمے پانی کے تمہارے واسطے پتھر مین سے جاری کئے اور دریا کو تمہارے واسطے پہاڑا اور سوا اسکے بہت سی نعمتین تمکو دین اور کہا موسیٰ نے
يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ اے قوم میری داخل ہو تم زمین پاک مین کہ وہ زمین شام کی ہے اور قرارگاہ اکثر انبیاء کی ہے
اور طرح طرح کے میوے اس مین ہین اور وہ بہت برکت کی جگہ ہے اور کفر اور شرک سے وہ زمین پاک ہے الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وہ زمین کہ لکہی
ہے خدا نے واسطے تمہارے لوح محفوظ مین کہ وہ مسکن تمہارا ہوگا بشرطیکہ ایمان پر قائم رہو تم اور جبارون پر جہاد کرو اور آگے لڑو وَلَا
تَرْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ اور نہ پہرو تم اوپر پیٹہون اپنی کی جبارون کی خوف سے فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ پس ہو جاؤ گے تم نقصان
پانیوالے دنیا اور آخرت مین قَالُوْا کہا اُن لوگون نے کہ يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ اے موسیٰ تحقیق کہ بیچ اُس زمین کے قوم
جبارین ہین وہ بڑے قوی اور زبردست ہین کہ مقابلہ انسے آسان نہین ہے وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا اور تحقیق کہ ہم ہرگز نہ داخل ہون
اُس زمین مین حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا یہانتک کہ نکل جائین وہ جبارین اُس زمین سے فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا پس اگر وہ نکل جائین
وہ اُس مین سے تو فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ پس تحقیق ہم داخل ہونیوالے ہین اور انسے لڑنیکی تو طاقت ہم مین نہین ہے قَالَ رَجُلٰنِ کہا
دو مردون نے مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اُن لوگون مین سے کہ ڈرتے ہین وہ خدا سے اور وہ یوشع بن نون بن سبط بن یامین اور کالب بن
یوحنا بن سبط بن یہودا تھے کہ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا انعام کیا تہا خدا نے اوپر اُن دونو کے ایمان کو اور عہد اور پیمان پر ثابت قدم رکھنے
کو اُن دونو نے بنی اسرائیل کو کہا کہ ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ داخل ہو تم اوپر جبارون کے دروازہ بستی مین سے کہ وہ باہر نکلنے پاوین
اور راہ انپر تنگ ہو جاوے فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ پس جسوقت داخل ہو تم اسمین تو فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ پس تحقیق تم غالب ہونیوالے ہو
اسواسطے کہ بسبب تنگی کوچون کے اور بڑے ہونے اُنکے جسمون کے انکو تمپر حملہ کرنا بہت دشوار ہے اور خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو
وحی کی کہ اگر تم مین داخل ہوگی تو البتہ انپر غالب ہوگی اور کہا اُن دونو مردون نے کہ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اور اوپر خدا کے

پس توکل کرو تم اے بنی اسرائیل اس لڑائی میں اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ اگر ہو تم باور کرنیوالے وعدۂ خدا کے اسواسطے اگر تم ایک قدم بھی انکے
شہر کے دروازہ میں گھس جاؤ گے تو وہ باہر نکل سکیں گے اور نہ تم اُس شہر کے اندر جاسکیں گے قَالُوْا کہا اُن لوگوں نے کمال
بے ادبی سے کہ يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا اے موسیٰ تحقیق ہم ہرگز نہ داخل ہونگے اُس میں کبھی مَّا دَامُوْا فِيْهَا جبتک کہ ہیں
وہ لوگ بیچ اُس شہر کے پس نہایت گستاخی اور بیباکی سے اُن لوگوں نے خدا اور رسولخدا پر جرأت کر کے کہا کہ فَاذْهَبْ اَنْتَ
وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ پس جا تو اور پروردگار تیرا اور لڑو تم دونو اُنسے اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ تحقیق کہ ہم اسی جگہ بیٹھنے والے
ہیں حضرت موسیٰ نے تنگدل ہوکر شکایت اُنکی خدا سے کی کہ قَالَ رَبِّ اِنِّىْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِىْ کہا اے پروردگار میرے نہیں
مالک ہوں میں مگر نفس اپنے کا وَاَخِىْ اور بھائی اپنے ہارون کا فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ پس جدائی ڈال تو
درمیان ہمارے اور درمیان قوم حکم سے باہر ہو جانیوالونکے اور یوشع اور کالب اگرچہ حضرت موسیٰ کے موافق تھے لیکن تمام قوم نے جو
مخالفت کی تھی تو انکو بھی قوم میں شمار کرکے کہا کہ میں فقط اپنی جان کا اور اپنے بھائی ہارون کا مالک ہوں اور جسوقت خدا تعالیٰ نے
حضرت موسیٰ کا شکایت کرنا سنا قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ کہا کہ پس تحقیق وہ زمین مقدس حرام کی گئی ہے اوپر ان بنی اسرائیل
کے بسبب نافرمانی انکے کے اَرْبَعِيْنَ سَنَةً چالیس برس کہ يَتِيْهُوْنَ فِى الْاَرْضِ حیران اور سرگردان پھرینگے وہ بیچ زمین کے
لکھتے ہیں کہ زمین تیہ میں بنی اسرائیل چالیس برس تک سرگردان پھرتے رہے اور وہ زمین فقط چھ فرسخ میں تھی کہ موافق کوسوں اطراف کی
تھی یا بارہ کوس ہوتی ہے صبح کو سفر کرتے تھے اور تمام روز پھرتے تھے اور شام کو پھر وہیں پہنچتے تھے جس جگہ سے کہ کوچ کیا تھا اور یہہ
اسوجہ سے تھا کہ خدا تعالیٰ نے زمین کو حکم کیا تھا وہ پھر جاتی تھی اور جو کہ ابتدا تھی وہ انتہا ہو جاتی تھی اور جو انتہا تھی وہ ابتدا
ہو جاتی تھی اور جسوقت وہ شام کو مقام پر پہنچتے تھے وہ ابتدا ہی معلوم ہوتی تھی اور کہتے ہیں کہ حقتعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے کہا
تھا کہ ہم چالیس برس تک انکو حیران اور سرگردان رکھینگے زمین تیہ میں سو موسیٰ اس خبر کو سنکر پشیمان ہوئے اور جی میں کہنے لگے کہ بنی اسرائیل کی
شکایت کیوں کی تھی اسلیئے خدا تعالیٰ حضرت موسیٰ کو فرماتا ہے کہ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ پس نہ افسوس کر تو اوپر قوم
حکم سے باہر ہونیوالونکی یعنی اے موسیٰ وہ بسبب نافرمانی کے سزاوار اس عذاب کے ہیں تو انکی شکایت کرنیسے پشیمان مت ہو تواریخ
کی کتابوں میں لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ کی ایک سو بیس برس کی عمر ہوئی تھی بیس برس تو انکو فریدون کی بادشاہی میں گذرے
تھے اور سو برس منوچہر کے زمانہ میں اور زمین تیہ میں جس جگہ کہ بنی اسرائیل سرگردان تھے حضرت موسیٰ نے وفات پائی اور حضرت
ہارون اُن سے پہلے دنیا سے کوچ کر گئے تھے اور وہ بھی زمین تیہ میں مرے تھے اور یوشع بوصیت موسیٰ خلیفہ موسیٰ کے ہوئے اور انکی
جگہہ مقرر ہوئے انہوں نے بنی اسرائیل کو جباروں سے لڑنیکا حکم دیا بنی اسرائیل نے چالیس برس جو عذاب پایا تھا اس خوف سے
لڑنے پر مستعد ہوئے اور انکے شہر کو جا کر گھیر لیا اور اسکا محاصرہ کر لیا اور بنا بند اہی انکو قتل کیا اور جمعہ کے روز انسے لڑائی ہوئی اور
جسوقت آفتاب غروب ہوا تو حضرت یوشع نے دیکھا کہ کچھ جبار باقی رہگئے ہیں حقتعالیٰ سے دعا کی کہ پھر آفتاب اُلٹا پھر کر بلند ہوا
باقیماندوں کو بھی قتل کیا اور ابن عباس سے روایت ہے کہ آفتاب نہیں پھرا ہے غروب ہوکر مگر تین شخصوں کیواسطے ایک تو سلیمان
وصی داؤد کا کہ انکے واسطے پھرا ہے اور دوسرا یوشع وصی موسیٰ کا اور تیسرا علی بن ابیطالب وصی محمد رسول اللہ کا کہ انکے واسطے
آفتاب غروب ہوکر پھرا ہے اور علی بن ابیطالب کیواسطے آفتاب دو مرتبہ پھرا ہے ایک مرتبہ تو رسولخدا صلعم کی زندگی میں اور کیفیت
اسکی یہہ ہے کہ رسولخدا صلعم کو آثار وحی کے معلوم ہوئے اور حضرت علی کے زانو پر سر مبارک اپنا رکھا اور نماز عصر کا وقت تنگ ہوا تو حضرت
علی نے نماز کو اشارہ سے ادا کیا اور رسولخدا صلعم وحی سے فارغ ہوئے تو علی کو رنجیدہ اور دلگیر پایا سبب اسکا پوچھا حضرت علی نے

عرض کی کہ نماز عصر کی بیٹے اشارے سے پڑہا ہے اس سبب کہ سر مبارک آپ کا میرے زانو پر تہا اُس نماز سے میری تسلی نہین ہوتی رسول خدا صلعم
نے دعا کی کہ خداوندا تو جانتا ہے کہ علی تیری اور تیرے رسول کی طاعت اور فرمانبرداری مین تہا اُسکو قدرت کہڑے ہو کر نماز پڑہنے کی نہوتی تہی آفتاب
کو اُسکے واسطے اُلٹا پہیر دے تاکہ اطمینان سے وہ نماز کو ادا کرے اُسیوقت آفتاب اُلٹا پہرا اور اُسکے واسطے ایک آواز تہی جیسے کہ وقت پہیرنے آرہ کی لکڑی
پر آواز پیدا ہوتی ہی اور شعاع اُسکے تمام عالم پر پڑے اور اسقدر ٹہیرا کہ علی نے نماز اپنی ادا کی اور جسوقت سلام کو ادا کیا تو آفتاب نے ایکبار ہی
غروب کیا اور یہہ روایت ابن عباس اور ابوذر اور مقداد اور جابر وغیرہ اصحاب کبار سے ہی اور دوسری مرتبہ آفتاب علی کے واسطے بعد وفات رسول خدا
صلعم کے پہرا تہا اور وہ اسطرح ہی کہ جویرہ بن شہر نے روایت کی ہی کہا کہ مین ہمراہ امیر المومنین علیہ السلام کے تہا جنگ نہروان کے سفر مین جسوقت ہم
بابل مین پہنچے تو نماز عصر کا وقت آیا حضرت امیر نے فرمایا کہ یہہ وہ زمین ہی کہ خدا تعالی اسمین ایک قوم کو نیچے لیگیا ہے اور کسی پیغمبر اور وصی پیغمبر کو
نچاہیے کہ یہان نماز پڑہے ہم چلجاتے تہے کہ اس عرصہ مین آفتاب غروب ہوگیا اور مین اپنے جی مین کہتا تہا کہ جسوقت یہہ نماز پڑہینگے اسیوقت مین
پڑہونگا اور جسوقت کہ نماز کا وقت جاتا رہا تو مین نے بہت تعجب کیا کہ نماز جناب امیر کی کیونکر فوت ہوئی پس ایک مقام پر پہنچکر اوترے اور وضو کرکے
جناب امیر نے دعا کیواسطے ہاتہ اُٹہائے اور لب مبارک کو حرکت دی اُسیوقت دیکہا مینے کہ آفتاب نکلا اور اسقدر بلند ہوا کہ نماز عصر کے وقت
مقام پر پہنچا اور جناب امیر نے مجہسے فرمایا کہ ہمارے ہمراہ نماز کو ادا کر جسوقت ہم نماز سے فارغ ہوئے تو ایک مرتبہ ہی آفتاب غروب کر گیا اور مینے کہا
کہ یا امیر المومنین گواہی دیتا ہون مین اپنے یقین سے کہ تو بیشک وصی پیغمبر خدا کا ہی اور اب خدا تعالی حضرت آدم کے فرزندون کا حال بیان
کرتا ہے ہابیل اور قابیل کا کہ قابیل نے عہد شکنی کرکے اپنے بہائی ہابیل کو قتل کیا تہا چنانچہ فرماتا ہی کہ **وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنَيْ آدَمَ** اور پڑہ
تو اوپر اُن لوگون کے خصوصاً اہل کتاب پر خبر فرزندون آدم کی یعنی ہابیل اور قابیل کی اور یہہ خبر واسطے تسلی رسول خدا صلعم کے ہے کہ عہد شکنی
منصوص اہل کتاب کی نہین ہی بلکہ پہلے ہی ایسا ہوا ہے کہ بہائی نے بہائی کو عہد شکنی کرکے قتل کیا ہی کہ جو بڑا سخت گناہ ہے اس خبر کو فرزند
آدم کی اہلکتاب کے روبرو پڑہ اے محمد صلعم **بِالْحَقِّ** ساتہ حق اور راستی کے کہ کسیطرح کی تغیر خلاف واقع کے اسمین نہو اور قصہ انکا اجمالاً اسطرح
سے مشہور ہے کہ کہتے ہین کہ حضرت آدم کی حوا کے پیٹ سے ہر دفعہ مین ایک بیٹا اور ایک بیٹی جوڑوان پیدا ہوتے تہی ایک مرتبہ قابیل اور اقلیما
دو بہائی اور بہن پیدا ہوئے اور دوسری مرتبہ ہابیل اور لیوذا بہائی اور بہن پیدا ہوئی اور حضرت آدم کا دستور تہا کہ ایک جوڑ کی بیٹے کا نکاح
دوسری جوڑ کی دختر سے نکاح کرتے تہے اس دستور کے موافق قابیل کو تو منسوب لیوذا سے کیا کہ یہہ بدصورت تہی اور ہابیل کو منسوب اقلیما
سے کیا اور یہہ خوبصورت تہی قابیل نے اپنی نسبت سے انکار کیا اور کہا کہ میری بہن تو خوبصورت ہی اور میرے ہمراہ وہ پیٹ مین رہی ہی
مین اُسکے واسطے اولی ہون اور ہابیل کی بہن بدصورت ہے مین اُس سے نکاح نکرونگا اور ہابیل کا اُسکو حسد ہو گیا تہا اُسوقت حضرت آدم نے
فرمایا کہ میرا اسمین کچہہ اختیار نہین ہی خدا تعالی نے جو حکم دیا ہے اُسکے موافق کیا قابیل کو اس بات کا یقین نہوا اور کہا کہ تو ہابیل کو
زیادہ دوست رکہتا ہی اسواسطے تو اُسکو خوبصورت عورت دیتا ہی آدم نے فرمایا کہ تو مجہسے کہنے کو قبول نہین کرتا ہے تو تم دونو بہائی قربانی
کرو جسکی قربانی قبول ہوجیسے اُسکو مین اقلیما سے منسوب کرونگا اسبات پر قابیل راضی ہوا اور دونو بہائی اپنی اپنی قربانی پہاڑ پر لیکر گئے
ہابیل تو گوسفندان کا ریوڑ رکہتا تہا ایک بچہ گوسفند کا فربہ کہ اُسکو بہت دوست رکہتا تہا اور گیہون دودہ اور مسکہ پہاڑ کی چوٹی پر لیکر آیا
اور ارادہ کیا کہ اگر میری قربانی قبول ہوگی تو مین اقلیما سے دستبردار ہونگا اور قابیل زراعت کرتا تہا اپنی زراعت مین سے کچہہ گیہون
خوشے خراب اور ناکارہ لیا اور اُنکو پہاڑ پر لیکر چلا آیا اور ارادہ کیا کہ قربانی میری قبول ہوئے یا نہوئے مین اپنی بہن سے دستبردار نہونگا
پس جسوقت کہ وہ دونو اپنی اپنی قربانیان لیکر چلے تب توجہ اُسکے آگ آسمان سے نازل ہوئی اور ہابیل کی قربانی کو اُسنے کہا لیا اور
قابیل کی قربانی ویسی ہی پڑی رہی اور قبول نہوئی قابیل کو یہہ حال دیکہکر زیادہ حسد ہوا اسلئے اُسنے ہابیل کو مار ڈالا اور نعش

قتل کی کیفیت بعد اسکے آئیگی انشاء اللہ تعالی اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ قابیل نے ہابیل کو اقلیما کی جہت سے قتل نہین کیا تہا اسواسطے کہ ہابیل کا نکاح اقلیما سے درست ہی نتہا کہ وہ دونو ایک بطن بہائی اور بہن تہے اور حضرت آدم بہائی کا نکاح بہن سے کیونکر کرتے کہ نکاح بہائی کا بہن سے کبہی درست نہین ہوا ہے اور ذکر اسکا سورۂ نساء مین گذر گیا ہے راوی نے پوچہا کہ پہر قابیل نے ہابیل کو کسواسطے قتل کیا فرمایا کہ حضرت آدم کو خدا تعالی نے حکم کیا کہ ہابیل کو وصی اپنا کرو اور اسم اعظم اسکے سپرد کرو اور قابیل ہابیل سے عمر مین زیادہ تہا اسکو خبر پہنچی تو غصہ ہوا اور حضرت آدم سے کہا کہ مین بڑا ہون مجہکو وصی کرنا چاہئے اسوقت آدم نے دونو کو قربانی کرنیکا حکم دیا ہابیل کی قربانی قبول ہوئی اور قابیل کی قربانی قبول نہوئی ہے قصہ کو خدا تعالی بیان کرتا ہے کہ اے محمد صلعم خبر کرو تو فرزندان آدم کی ان اہل کتاب کو بحق وراستی **اِذْ قَرَّبَا** جسوقت کہ قربانی رکہی ان دونونے **قُرْبَانًا** ایک قربانی یعنی قربت طلب کی انہون نے خدا کی کہ اس سے حق ظاہر ہو جاے تاکہ اسپر قرار پکڑین **فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا** پس قبول کیگئی وہ قربانی ایک کی ان دونون سے کہ وہ قربانی ہابیل کی تہی اور آگ آسمان سے آکر اسکو لیگئی **وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ** اور نہ قبول کیگئی دوسرے سے کہ وہ قابیل تہا اسواسطے کہ آگ اسکی قربانی پر سے گذر کر چلی گئی اور قربانی کیطرف توجہ نکی قابیل نے غصہ ہوکر **قَالَ** کہا ہابیل سے کہ **لَاَقْتُلَنَّكَ** البتہ قتل کرونگا مین تجہکو **قَالَ** کہا ہابیل نے کہ **اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ** سوا اسکے نہین کہ قبول کرتا ہے خدا پرہیزگارونسے جو کہ خالص نیت سے قربانی کرتے ہین اور تو نے پرہیزگاری اختیار نکی تیری قربانی قبول نہوئی اس مین میرا کیا گناہ ہے کہ میرے قتل کا تو نے ارادہ کیا ہے **لَئِنْۢ بَسَطْتَّ اِلَيَّ يَدَكَ** البتہ اگر کشادہ کریگا تو طرف میری ہاتہ اپنے **لِتَقْتُلَنِيْ** تاکہ قتل کرے تو مجہکو **مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِيَ اِلَيْكَ** نہین ہونمین کشادہ کرنیوالا ہاتہ اپنے کو طرف تیرے ہرگز **لِاَقْتُلَكَ** تاکہ قتل کرون تجہکو **اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ** تحقیق کہ مین خوف کرتا ہون خدا سے کہ **رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ** پروردگار عالمونکا ہے کہتے ہین کہ ہابیل قوت مین قابیل سے زیادہ تہا لیکن خوف خدا سے اسکے دفع کرنیمین کوشش نکی اور یہ معنی ہین کہ تو ظالم ہو قتل کی ابتدا کرکے لیکن مین ظلم کے قصد سے تیری قتل کی ابتدا نکرونگا **اِنِّيْٓ اُرِيْدُ اَنْ تَبُوْٓءَا** تحقیق مین ارادہ کرتا ہون یہ کہ پہرے تو **بِاِثْمِيْ وَاِثْمِكَ** ساتہ گناہ میرے اور گناہ اپنے کی یعنی میرا گناہ اور اپنا گناہ دونو کا بوجہ اپنی گردن پر رکہے اور جسوقت کہ تو مجہکو قتل کریگا تو **فَتَكُوْنَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ** پس ہوجائیگا صاحبان دوزخ سے **وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ** اور یہی ہے بدلا ظلم کرنیوالونکا جو ناحق کسی کو قتل کرین چاہئے کہ اسکے عوض مین وہ دوزخ مین جلا کرین اور کہتے ہین کہ اثمی واثمک سے مراد یہ ہے کہ گناہ میرے قتل کا اگر تو مجہکو قتل کریگا اور گناہ تیرے جو تجہہ سے پہلے تہے یا وہ گناہ کہ جسکے سبب سے قربانی تیری قبول نہین ہوئی اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو شخص قتل کرے کسی مومن کو تو تمام گناہ اس مومن کے اس قاتل پر خدا تعالی رکہیگا اور مقتول گناہ سے پاک اور بری ہوجائیگا اور یہی مراد ہے باثمی واثمک سے **فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ** پس رغبت دلائی واسطے اس قابیل کے نفس اسکے نے **قَتْلَ اَخِيْهِ** مار ڈالنے بہائی اپنے کو کہ ہابیل ہے قتل کی تدبیر مین رہتا تہا جسوقت حضرت آدم نے ارادہ مکہ کی زمین کا کیا ہے البیت المعمور کیواسطے تو قابیل فرصت پاکر ہابیل کے پاس آیا دیکہا کہ وہ سوتا ہے ایک بڑا سا پتہر اوٹہا کر ہابیل کے سر پر مارا کہ مغز اسکا پریشان ہوگیا **فَقَتَلَهٗ** پس مار ڈالا اسکو اس پتہر سے **فَاَصْبَحَ** پس ہوگیا وہ قابیل اپنے بہائی کو قتل کرکے **مِنَ الْخٰسِرِيْنَ** نقصان پانیوالونمین سے کہ دنیا مین تو مردود اور راندہ ہوا باپ کا اور آخرت مین مستحق عذاب ابدی دوزخ کا ہو گا اور اسکے قتل کی کیفیت اسطرحسے بہی بیان کرتے ہین کہ حضرت آدم واسطے بیت اللہ حج کی مکہ کو گئے تہے ایک روز قابیل نے ہابیل کو جنگل مین سوتا ہوا پایا حیران تہا کہ کیونکر اسکو قتل کرون شیطان ایک جانور پکڑ لایا اور دوسرے جانور کا سر پتہر سے کچلا کہ وہ مر گیا قابیل نے یہ حال دیکہکر ایک پتہر ہابیل کے سر پر مارا کہ وہ مر گیا اور قابیل نے ہابیل کو تو مار ڈالا لیکن حیران تہا کہ اسکو کیونکر پوشیدہ کرون اور تین روز تک ہابیل کی لاش کو کمر پر لئے ہوئے پہرا کیا اور بعضے کہتے ہین کہ چالیس روز تک لئے ہوئے پہرا کیا اور ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک سال تک لئے ہوئے پہرا کیا یہانتک کہ اسمین بدبو آنے لگی اور درندون اور پرندون نے حملہ کیا کہ اسکو

ہم کہا ہین اُسوقت خدا تعالی نے دو کوے بہیجے کہ وہ دونو آپسمین لڑے ایک کوے نے دوسرے کوے کو مار ڈالا اُس کوے قاتل نے اپنی چونچ سے
زمین کو کہود کر اُس کوے مردہ کو اُسمین دفن کیا اور قبر کی شکل بنا دیا اور مٹی سے اُسکو بہر دیا قابیل نے یہ دیکہکر ایک گڑہا کہودا اور ہابیل کو اُسمین
دفن کیا اور مٹی سے اُسکو پر کر دیا چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ **فبعث اللہ غرابا** پس بہیجا خدا نے کوے کو **یبحث فی الارض** کہودتا تہا وہ بیچ
زمین کے گڑہا اپنی چونچ سے اور پاؤن سے **لیریه** تاکہ دکہاوے اُس قابیل کو **کیف یواری سوأة اخیه** کیونکر پوشیدہ کرے لاش بہائی اپنے
کی جسوقت قابیل نے یہ ماجرا دیکہا تو **قال یاویلتی** کہا کہ واے مجہپر **اعجزت ان اکون مثل ھذا الغراب** کیا عاجز ہوا ہون مین
اس سے کہ ہوون مین مثل اس کوے کے یعنی ایسا عاجز ہوا ہون مین کہ کوے کی مانند بہی نہو **فاواری سوأة اخی** پس پوشیدہ کرتا مین
لاش بہائی اپنے کی **فاصبح من النادمین** پس ہو گیا وہ قابیل پشیمانون مین سے بہائی کے قتل کرنے سے کہ اُسکی قتل کرنے سے بہت مشقت
اُٹہائی اور منقول ہے کہ قابیل اپنے بہائی کو دفن کرکے باپ کے پاس آیا اور حضرت آدم نے ہابیل کو جو اُسکے ہمراہ نہ دیکہا تو پوچہا کہ ہابیل کہان
کہا کہ کیا تو نے مجہکو اُسکا نگہبان کیا تہا آدم نے فرمایا کہ میرے ہمراہ قربان گاہ پر چل اور حضرت آدم کے دل مین گذرا کہ قابیل نے اُسکو قتل کیا
ہے پس جسوقت قربانگاہ پر پہنچے تو آدم پر واضح ہوگیا کہ قابیل نے اُسکو مار ڈالا ہے پس آدم نے لعنت کی اُس زمین کو کہ جسنے ہابیل کا خون قبول کیا
اور حکم کیا حضرت آدم نے کہ قابیل پر لعنت چاہیے اور آواز دیگئی قابیل کو آسمان کی طرف سے کہ لعنت کیا گیا ہے تو کہ اپنے بہائی کو تو نے قتل کیا اور
اسی واسطے زمین لہو کو نہین پیتی ہے پس حضرت آدم وہان سے پہر آئے اور روتے ہابیل پر چالیس روز اور شب اور جسوقت زاری کرتے تہے تو شکایت
اُسکی طرف خدا کے کرتے تہے اور خدا تعالی نے وحی کی طرف آدم کے کہ مین بخشنے والا ہون تمکو ایک پسر کہ وہ قائمقام ہابیل کا ہو اور بعد اُسکے
حوا نے ایک لڑکے کو جنا کہ وہ مبارک اور پاکیزہ تہا اور جبکہ ساتوان روز ہوا تو خدا تعالی نے وحی کی کہ اے آدم یہ لڑکا بخشش ہے میری طرف سے
اُسکا نام تو ہبۃ اللہ رکہہ اور وہ حضرت شیث پیغمبر تہے اور بعضی روایت مین آیا ہے کہ حضرت آدم سو برس تک ہابیل کی مصیبت مین دلتنگ
رہے کہ کبہی ہنستے نہ تہے جب عمر اُنکی ایکسو تیس برس کی ہوئی تو شیث اُنکے پیدا ہوئے اور پچاس صحیفے اُنکو خدا نے بخشے اور حضرت آدم کا اُنکو وصی
کیا اور جسوقت آدم نے قابیل کو نکالدیا تو وہ عدن کو چلا گیا اور ابلیس کے وسوسہ کرنے سے آتش پرست ہوگیا اور اُسکی اولاد نے بہی اُسکی
پیروی کی اور لہو و لعب اور مزامیر اور شراب اور زنا اور تمام منہیات مین مشغول ہوتی یہانتک کہ نوح کے طوفان مین سب غرق ہوئے اور اولاد
کی باقی رہی اور فرماتا ہے خدا کہ **من اجل ذلک** اُس قتل کی جہت سے کہ ناحق ہوا ہے **کتبنا علی بنی اسرائیل** لکہا ہمنے اوپر بنی اسرائیل
کے یعنی حکم کیا ہے اُنپر **کانه من قتل نفسا بغیر نفس** تحقیق جو شخص کہ قتل کرے نفس کو بغیر عوض کسی نفس کے **او**
فساد فی الارض یا بدون فساد کے بیچ زمین کے یعنی وہ قتل کرنا فساد کا نہو جیسے کہ شرک اور رہزنی اور زنا وغیرہ کی جہت سے قتل کرنا
تو ہے پس وہ دو قسم ہے کہ قتل کرنا ناحق کا ایسا ہے کہ **فکانما قتل الناس** پس گویا کہ قتل کیا آدمیونکو **جمیعا** سب کو اسواسطے
کہ اس عمل بد سے لوگونکو دلیر کیا قتل کرنے پر اس صورت مین ایک کا قتل کرنا اور سب کا قتل کرنا برابر ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت
ہے کہ جہنم مین ایک صحرا ہے اگر کوئی سب آدمیونکو قتل کرے تو اُس صحرا مین جایگا اور اگر ایک آدمی کو قتل کرے تو بہی اُس صحرا مین جایگا
اور اس آیت مین اگرچہ خدا تعالی نے بنی اسرائیل کو فرمایا ہے لیکن حکم اُسکا قیامت تک سب آدمیون مین جاری ہے **و من احیاھا** اور جو شخص
زندہ کرے اُس نفس کو کہ قصاص کو کسی سے معاف کرے یا کسی قاتل کے چنگل سے کسی کو چہڑائے یا وہ باز رہے قتل ناحق سے تو ایسا ہے کہ **فکانما**
احیا الناس جمیعا پس گویا کہ زندہ کیا اُسنے آدمیون کو سب کو اسواسطے کہ ثواب اُسکا مثل ثواب اُس شخص کے ہوگا کہ جو تمام آدمیونکو ہلاکت
سے بچاوے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا کہ جو کوئی نکالے کسی کو گمراہی سے گویا زندہ کیا اُسکو اور جو شخص کہ نکالے کسیکو ہدایت
طرف گمراہی کی تو ایسا ہے کہ گویا قتل کیا اُسکو اور بعضے کہتے ہین کہ زندہ کرنیسے مراد یہ ہے کہ پہر لاوے کسی کو ڈوبنے سے اور جلنے سے اور دیوار و

حسنت وغیرہ کے بیچ دینے سے اور روزہ رکھنے سے اور فقیری سے طرف آسودگی کی اور افضل سب سے یہ ہے کہ نکالے کسی کو گمراہی سے طرف راہ حق کی اور فرماتا ہے
خدا تعالی وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ اور البتہ تحقیق آئے اُن بنی اسرائیل کے پاس رُسُلُنَا بِالْبَيِّنَاتِ پیغمبر ہمارے ساتھ دلیلوں اور معجزوں روشن کے
ثُمَّ إِنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ پھر تحقیق بہت سے اُن میں سے بَعْدَ ذَٰلِكَ بیچ اُن پیغمبروں اور معجزوں روشن کے فِي الْأَرْضِ لَمُسْرِفُونَ بیچ زمین کے
البتہ حد سے گزرنے والے ہیں کہ حرام کو حلال کرتے ہیں اور ناحق لوگوں کو قتل کرتے ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ بنی ضبہ کی قوم
لوگ بیمار ہو کر حضرت رسولخدا صلعم کی خدمت میں آئے حضرت نے فرمایا کہ تم میرے پاس ٹھیرو جسوقت تمکو صحت حاصل ہو جائیگی تو تمکو لشکر کیطرف بھیجدونگا
اُن لوگوں نے کہا کہ ہمکو مدینہ سے رخصت فرماؤ حضرت نے انکو صدقہ کی گلہ کے اونٹوں میں بھیجدیا وہاں وہ شفا کیواسطے اونٹوں کا موت پیتے تھے
اور اونٹنیوں کا دودھ کھاتے تھے جسوقت اچھے ہو گئے اور قوت حاصل ہوئی تو تین آدمیوں کو انہوں نے جو کہ اونٹوں کے نگہبان تھے قتل کیا
اور اونٹوں کو ہانک کر لے گئے یہ خبر جناب رسولخدا صلعم کو پہنچی حضرت نے جناب امیر علیہ السلام کو انکے پیچھے بھیجا وہ لوگ ایسے جنگل میں چلے گئے تھے کہ
وہاں سے نکل نہیں سکتے تھے حضرت علی نے وہاں سے پکڑا انکو قید کیا اور رسولخدا صلعم کی خدمت میں انکو لائے اس مقدمہ میں خدا تعالی فرماتا
إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ سوائے اسکے نہیں کہ جزا اُن لوگوں کی کہ جنگ کرتے ہیں خدا سے اور پیغمبر اسکے سے کہ قتل
کرتے ہیں اور مال لوگوں کا لوٹتے ہیں وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا اور دوڑتے ہیں بیچ زمین کے فساد کرنے کیواسطے یہ ہے کہ فساد احوال
واقع ہوا ہے یعنی پھرتے ہیں بیچ زمین میں فساد کیلئے یعنی کہ قتل اور غارت کرتے ہیں پس جزا اُن لوگوں کی أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا یہ ہے
کہ قتل کئے جاویں وہ یا سولی دئے جائیں أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ یا کاٹے جاویں ہاتھ انکے اور پاؤں انکے مِنْ خِلَافٍ
خلاف طرح سے کہ کاٹا جاوے سیدھا ہاتھ اور الٹا پاؤں سیدھا پاؤں اور الٹا ہاتھ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ یا نکالے جاویں بیچ زمین سے کہ شہر بدر
انکو کریں اور کسی شہر میں انکو ٹھیرنے نہ دیویں پس جسوقت یہ آیت نازل ہوئی تو کہتے ہیں کہ حضرت نے حکم دیا انکے سزا دینے کا ہاتھ اور پاؤں
انکے برخلاف کاٹے گئے یعنی دست راست اور پاے راست اور دست چپ اور بعد اسکے سلائی انکی آنکھوں میں پھیر کر سولی پر انکو
چڑھا دیا اور بعضے کہتے ہیں کہ شان نزول میں اسطرح بیان کرتے ہیں کہ چھٹے سال ہجرت کا ایک جماعت عرینہ میں سے خدمت میں رسولخدا
صلعم کی حاضر ہو کر مسلمان ہوئی اور چند روز تک مدینہ میں حضرت کے پاس رہی ہوا مدینہ کی انکے مزاج کے موافق نہ تھی اسواسطے وہ بیمار ہو گئی اور چہرہ اور
آنکھیں انکی زرد ہو گئیں حضرت نے حکم دیا کہ شتران شہر دار میں جاؤ کہ وہ عیر کے نزدیک ہے وہ وہاں گئے اور چند روز وہاں رہے اور موت اور
دودھ اونٹنیوں کا پیتے رہے جسوقت انکو صحت حاصل ہوئی تو پندرہ اونٹ حضرت کے ہانک کر لے گئے اور یسار کہ غلام حضرت کا تھا اسنے انکا تعاقب
کیا اور یسار میں اور انمیں جنگ ہوا آخر یسار کو اُن لوگوں نے گرفتار کیا اور ہاتھ اور پاؤں اسکے کاٹ ڈالے اور کانٹے اسکی آنکھوں اور زبان
میں چبھوتے رہے یہانتک کہ وہ شہید ہو گیا حضرت نے یہ خبر سنکر کرز بن جابر کو مع بیس سواروں مسلح کے انکے پیچھے بھیجا کہ وہ سب کو ہاتھ اور پاؤں
انکے باندھ کر حضرت کی خدمت میں لایا حق تعالی نے انکی جزا میں وہ آیت نازل کی اور رسولخدا صلعم نے انکو سزا دی ذَٰلِكَ وہ سزا کہ جو ان کے
واسطے وقوع میں آئی لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا واسطے انکے رسوائی ہے بیچ دنیا کہ ذلت سے مارے جاتے ہیں وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ
اور واسطے انکے بیچ آخرت کے عذاب ہے بڑا انکے گناہ کی برائی کے سبب سے إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مگر جو لوگ کہ توبہ کریں مِنْ قَبْلِ أَنْ
تَقْدِرُوا عَلَيْهِمْ پہلے اس سے کہ قادر ہو تم اوپر انکے پکڑو تم انکو اور شہادت قائم ہو فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ پس جانو تم کہ تحقیق خدا
بخشنے والا ہے گناہوں کا بعد توبہ کے رَحِيمٌ مہربان ہے توبہ کرنے والوں پر لیکن گناہ کو بخشدیتا ہے لیکن گناہ آدمیوں کا قتل اور زخم اور غارت
کیمہ ہوں قصاص اور ادا کرنا مال کا ساقط نہیں ہوتا ہے اور اب خدا تعالی پرہیزگاری اور اعمال نیک کیطرف حکم کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ اے وہ لوگو ایمان لائے ہو ڈرو تم خدا سے اسکی نافرمانی کرنے میں وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ اور

طلب کرو تم طرف اُسکے وسیلہ کو بسبب بجا لانے اعمال نیک کے کہ اُسکی واجبات اور مستحب کو بجا لاؤ اور منہیات سے پرہیز کرو وَجَاهِدُوا
فِي سَبِيلِهِ اور جہاد کرو تم بیچ راہ اُسکی کے لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ تاکہ تم رستگار ہو پاؤ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اِس آیت کی تفسیر میں فرمایا
کہ وسیلہ ڈہونڈو تم خدا کیطرف اُسکی رضامندی کی طلب کرنیسے کہ اُسکی قضا پر راضی رہو اور اُسکے نازل کئے ہوئی بلا پر صبر کرو اور فرمایا جناب
رسولخدا صلعم نے کہ اولاد حسین میں سے جو کہ آئمہ ہین جس کسی نے اُنکی متابعت کی اُسنے خدا کی متابعت کی اور جسنے اُنکی نافرمانی کی اُسنے خدا کی
نافرمانی کی وہ ہین دستاویز مضبوط اور وسیلہ طرف خدا کے اور انس بن مالک سے روایت ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ وسیلہ ایک حجاب ہے
درمیان بندہ کے اور خدا کے اور وہ علی بن ابیطالب ہیں جو بندہ کہ اُسکو وسیلہ کرے خدا تعالی اُسکو اُس درجہ پر پہنچاتا ہے اور امیر المومنین علیہ السلام نے
فرمایا ہے کہ بہشت میں دو گہر ہین دو موتی کے کہ چہت اُنکی عرش تک ہے ایک تو سفید ہے اور دوسری زرد ہے اور ہر ایک کے اوپر ستر ہزار بالاخانے
ہین سفید تو وہین ہے وسیلہ محمد کا اور اُسکے اہلبیت کا ہے اور زرد وسیلہ ابراہیم کا اور اُسکے اہلبیت کا ہے اور اب خدا تعالی کفار کا حال بیان کرتا ہے
چنانچہ فرماتا ہے کہ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا تحقیق جن لوگوں نے کفر کیا ہے بتوں کی پرستش کرکے لَوْ أَنَّ لَهُم مَّا فِي الْأَرْضِ
جَمِيعًا اگر تحقیق ہووے واسطے اُنکے جو کچھہ کہ بیچ زمین کے ہے مال اور اسباب کی قسم سے وَمِثْلَهُ مَعَهُ اور مثل اُسکے ہمراہ اُسکے ہو یعنی
جسقدر کہ مال دنیا مین ہے وہ سب ہو اور مثل اُسکے اور ہو کافروں کیواسطے لِيَفْتَدُوا بِهِ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ تاکہ بدلا دیوین
وہ ساتہ اُسکے عذاب روز قیامت کے سے کہ وہ مال دیکر اپنے نفس کو قیامت کے عذاب سے بچانا چاہین مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ نہ قبول کیا جاتا
اُنسے وہ مال کسی طرح سے وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ اور واسطے اُنکے عذاب ہے دردناک اور لیفتدوا بہ مین ضمیر بہ کی کہ واحد ہے دو چیز کیطرف
اسواسطے پھرتی ہے کہ وہ ضمیر بمنزلہ اسم اشارہ کے ہے جیسے کہ عوان بین ذلک مین اور واو ومثلہ کی بمعنی مع ہے اور جسوقت وہ کفار دوزخ میں ڈالے
جاوینگے تو يُرِيدُونَ أَن يَخْرُجُوا مِنَ النَّارِ ارادہ کرینگے یہہ کہ نکلیں وے آتش دوزخ سے وَمَا هُم بِخَارِجِينَ مِنْهَا اور حال
یہہ ہے کہ نہین ہین وہ نکلنے والے اُس سے وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيمٌ اور واسطے اُنکے عذاب ہے ہمیشہ کہ ہرگز منقطع نہو کہتے ہین کہ خدا تعالی دروازہ
بہشت کا دوزخ کیطرف کہولے گا اور کفار جسوقت اُسکو دیکہینگے تو ارادہ بہشت مین جانیکا کرینگے اور ادہر کو دوڑینگے اور ہر ایک دوسرے پر گرنے لگے
تا آتش دوزخ سے باہر نکلجاتے ہین جسوقت بہشت کے دروازہ کے نزدیک پہنچینگے تو خدا تعالی دروازہ بہشت کا بند کرادیگا اور وہ محروم ہو کر اُلٹے پہر جاوینگے
اور اب خدا تعالی چوروں کی سزا کو بیان کرتا ہے جو کہ پوشیدہ لوگوں کا مال لیتے ہین چنانچہ فرماتا ہے وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ اور چوری کرنے
والا مرد اور چوری کرنیوالی عورت فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا پس کاٹو تم دست راست اُنکا اگر چوتہائی دینار سے کم نہ چرایا ہو اور دینار تین ماشہ
اور تین رتی سونیکا کا ہوتا ہے طلا سے بنا ہوا اور اگر اس سے کم کی یعنی چوتہائی دینار سے کم کی چوری کی ہو تو تعزیر لازم ہے اور چور کا ہاتہ کاٹیں تو چاہئے
کہ اسطرح سے کاٹیں کہ چاروں انگلیاں اُسکی کاٹیں اور کف دست اور انگوٹہی کو باقی رکہیں جَزَاءً بِمَا كَسَبَا بدلا ہے بسبب اُس چیز کے کہ
کسب کیا ہے اُنہوں نے نَكَالًا مِّنَ اللَّهِ واسطے عذاب دینے کے خدا کیجانب سے وَاللَّهُ عَزِيزٌ اور خدا غالب ہے اپنے حکم میں حَكِيمٌ
حکمت والا ہے کہ جو کچھہ کرتا ہے موافق حکمت اور مصلحت کے کرتا ہے اور السارق والسارقۃ نزدیک سیبویہ کے دو جملہ ہین یعنی حکم السارق والسارقۃ
فیما یتلی علیکم اور ایسے ہی باعتبار عطف کے السارقۃ مبتدا ہے اور مضاف بعد کا وہ لفظ حکم کا محذوف ہے اور فیما یتلی خبر اُسکی ہے کہ محذوف ہے مبتدا اور خبر
ملکر ایک جملہ تو یہہ ہوا اور فاقطعوا دوسرا جملہ ہے اور نزدیک مبرد کے وہ سب ایک جملہ ہے اور فا سببیہ ہے جو کہ خبر پر داخل ہوئی ہے واسطے متضمن ہونے معنی شرط
و جزا کے اور نکالا مفعول واقع ہوا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ فَمَن تَابَ مِن بَعْدِ ظُلْمِهِ پس جو شخص کہ توبہ کرے پیچھے ظلم اپنے سے یعنی چوری کے بعد توبہ
کرے وَأَصْلَحَ اور درست کرے کار اپنے کو کہ جسکا مال چرایا ہے اُسکو راضی کرے اور چوری سے توبہ کرے فَإِنَّ اللَّهَ يَتُوبُ عَلَيْهِ پس تحقیق خدا
توبہ قبول کرتا ہے اوپر اُسکے إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ تحقیق خدا بخشنے والا ہے گنہگاروں کا بعد توبہ کے رَّحِيمٌ مہربان ہے کہ قیامت میں اُنکو نہ رسوا کرے

اور فرماتا ہی خدا کہ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کیا نہین جانتا ہی تو کہ تحقیق خدا واسطے اُسکے بادشاہی آسمانون اور زمین کی ہی یعنی بیشک جانتا ہی تو خدا تعالی مالک اور بادشاہ آسمانون کا اور زمین کا سب کا ہی يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ عذاب کرتا ہے جسکو چاہتا ہی وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ اور بخشتا ہی واسطے جس شخص کی چاہے جسوقت وہ شخص توبہ کری وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ اور خدا ہر ہر چیز کی قادر ہی عذاب کرنے مین اور بخشنے مین اور اب خدا تعالی حضرت کی تسلی کیواسطے فرماتا ہی کہ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ اے پیغمبر غمگین کرین تجہکو الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ وہ لوگ کہ جلدی کرتے ہین بیچ کفر کے یعنی کفر کو ظاہر کرتے جسوقت فرصت پاتے ہین مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اٰمَنَّا اُن لوگون مین سے کہ کہا اُنہون نے کہ ایمان لائے ہم اور یہ کلمہ کہتے ہین وہ ظاہر مین بِاَفْوَاهِهِمْ ساتھ مونہون اپنے کے وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ اور نہین ایمان لائے ہین دل اُنکے مراد اس فرقہ سے منافقین ہین جو کفار سے دوستی رکھتے تھے اور مسلمانون سے تمسخر کرتے تھے اور اس آیت سے معلوم ہوا کہ فقط زبان سے اسلام کا ظاہر کرنا کفایت نہین کرتا ہے جبتک کہ دل سے اقرار نہووے وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا اور ان لوگون مین سے ہین وہ کفر مین جلدی کرتے ہین کہ یہودی ہوئے ہین سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ بہت سننے والے ہین واسطے جہوٹ کے سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ بہت سننے والے ہین واسطے قوم دوسری کے کہ جو لَمْ يَاْتُوْكَ نہین آئے ہین تیرے پاس بسبب تکبر اور عناد اور ننگ کے اور مراد اس سے خیبر کے یہودی ہین کہ یہودی مدینہ کی اُنکی طرف سے مدینہ مین جاسوسی کرتے تھے اور جہوٹی خبرین خیبر کے یہودیونکو پہنچاتے تھے کہ محمد ایسا اور ایسا کہتا ہی اور وہ خیبر کے یہود بسبب اپنے تکبر کے حضرت کی خدمت مین حاضر نہین ہوتے تھے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہی کہ ایک عورت شوہردار اور ایک مرد صاحب زن نے جو کہ خیبر کے یہودیون سے تھے آپس مین زنا کیا اور توریت مین اُنکے واسطے حکم سنگسار کرنیکا تھا یہودیون نے اُنکی بزرگی اور شرافت کا لحاظ کرکے چاہا کہ اُنکو سنگسار نکرین آپسمین مشورہ کیا کہ یہ مرد جو دعوی پیغمبری کا کرتا ہے اُسکی کتاب مین یہ حکم نہین ہی لیکن ہم جو اُس سے جنگ اور کارزار کرتے ہین اُس مجلس مین نہین جاسکتے ہین مصلحت یہ ہے کہ کسی کو بنی نضیر اور بنی قریظہ مین سے بہیجین کہ وہ اُس سے ہم عہد ہین اور وہ اُس سے حد زنا محصنہ کی پوچہین اگر وہ کوڑے لگانے کا حکم دیوی تو قبول کرین اور اگر سنگسار کرنیکا حکم دیوی تو اُسکی بات کو نہ سنو پس وہ اُس زانی اور زانیہ سمیت مدینہ مین آئے اور مدینہ کی یہودیون سے سب حال بیان کیا اور اشراف یہود مدینہ کی جناب سرور خدا صلعم کی مجلس اقدس مین حاضر ہوئے اور زنا محصنہ کی حد سے سوال کیا حضرت نے فرمایا کہ سنگسار کرنا چاہئے اُنہون نے انکار کیا اور کہا کہ توریت مین چالیس کوڑے روغن قیر سے ملے ہوئے کے مارنے کا حکم ہی تاکہ گال اور چہرا اُسکا سیاہ ہوجاوے اور بعد اُسکے گدہے پر اُلٹا سوار کرکے پہراوین اُسکو پہر امین جبرئیل نے حضرت سے عرض کی کہ یہ لوگ جہوٹ کہتے ہین توریت مین یہ حکم نہین ہی اُنسے کہو کہ ہمارا اور تمہارا منصف ابن صوریا ہی کہ وہ سب سے زیادہ عالم یہودیون کا ہی حضرت نے یہودیون کو فرمایا کہ تمہاری قوم کا خیبر مین ایک جوان سادہ رو اور سفید رنگ ہی اور ایک آنکہ اُسکی ہی اور اُس کو ابن صوریا کہتے ہین کہا کہ ہان وہ بڑا عالم ہی تو نے اُسکو کہان دیکہا ہی حضرت نے فرمایا کہ مینے جبرئیل سے سنا ہی اور فرمایا کہ وہ ہمارے اور تمہارے درمیان منصف ہی جو کچہہ کہ توریت مین ہی اُس سے پوچہنا چاہئے وہ انصاف سے کہدیگا یہودیون نے کہا کہ ہم راضی ہین حضرت نے آدمی بہیجکر خیبر سے بلوایا جب وہ آیا حضرت نے اُس سے پوچہا کہ ابن صوریا تو ہی ہے کہا کہ ہان پہر حضرت نے اُس سے فرمایا کہ تو ہمارے اور یہودیون کے درمیان منصف ہوا کہا کہ بہت خوب حضرت نے اُسکو قسم دی کہ تجہکو قسم ہی اُس خدا کی کہ جسنے توریت کو موسیٰ پر نازل کیا ہی اور دریا کو اُنکے واسطے چیرا ہے اور اُنکو فرعون سے نجات دی ہی اور من و سلوی تمپر نازل کیا ہی اور ابر سے تمپر سایہ کیا ہی اور حکم حلال اور حرام کا توریت مین بیان کیا کہ حد زنا محصنہ کی سنگسار کرنا ہے یا نہین ہی ابن صوریا نے کہا کہ اگر یہ بات نہوتی کہ آگ آسمان سے نازل ہوکر مجہکو جلاوے تو مین جہوٹ بیان کرتا لیکن تو بتلا کہ تیرے خدا نے اسمین کیا حکم کیا ہی حضرت نے فرمایا کہ میرے خدا نے حکم کیا ہی کہ جسوقت چار گواہ زنا محصنہ پر گواہی دیوین تو سنگسار کرنا اُنہون کا واجب ہی ابن صوریا نے کہا کہ بخدا کہ موسیٰ کی توریت مین بہی یہی حکم ہی حضرت نے فرمایا کہ دونو کو سنگسار کرو

یہودیوں نے ابن صوریا سے کہا کہ تو نے کسواسطے ہمارا راز ظاہر کر دیا کہا کہ تم نے سوگند جو مجھکو دی تھی اسواسطے مینے راست بیان کیا حضرت
فرمایا کہ کیا سبب ہے کہ تم نے حکم خدا کو بدل ڈالا کہنے لگے کہ واسطے رعایت حال اشراف کی اور انکی حرمت کی ملاحظہ سے حقتعالی نے انکے مقدمہ میں آیت
نازل کر کے فرمایا کہ وہ یُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ بدلتے ہیں کلموں کو یعنی آیہ رجم کو مِنْ بَعْدِ مَوَاضِعِهِ پیچھے رکھنے اسکے سے مقاموں اسکے
سے یعنی پیچھے اسکے کہ خدا نے اسکو ایک جگہہ رکھا تھا وہاں سے اسکو بدل ڈالتے ہیں کہ اسکی جگہہ پر اور الکہدیتے ہیں اور یحرفون صفت
سماعون کی ہے اور مبتدا اسکا محذوف ہے اور تقدیر اسکی یحرفون الکلم ہے اور تقدیر میں بعد مواضعہ کی بین بعد وضعہ کلامہ مواضعہ ہے اور
حاصل یہ ہے کہ حلال کو وہ حرام کیجگہہ کہتے ہیں اور حرام کو حلال کیجگہہ کہتے ہیں يَقُولُونَ إِنْ أُوتِيتُمْ هَٰذَا کہتے ہیں وہ کہ اگر
دئے جاؤ تم یہ یعنی حکم کوڑے لگانیکا محمد کے پاس سے تو فَخُذُوهُ پس تم انکو اور قبول کرو اور اسپر عمل کرو وَإِنْ لَمْ تُؤْتَوْهُ کہ اگر
نہ دئے جاؤ تم وہ حکم بلکہ حکم سنگسار کرنیکا تمکو محمد دیوے فَاحْذَرُوا پس تم اوپر پرہیز کرو تم اسکے قبول کرنے وَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ
فِتْنَتَهُ اور جس شخص کو کہ ارادہ کرے خدا آزمانے اسکے کا یعنی جس چیز کو کہ اسنے پوشیدہ کیا ہو اسکو اسکی رسوائی اور ذلت کیواسطے ظاہر کرے
یا جسکو چاہے اسکی عناد کی جہت سے عذاب کرے تو اے محمد فَلَنْ تَمْلِكَ لَهُ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا پس ہرگز نہیں مالک ہو تو واسطے اسکے
خدا کیطرف سے کسی چیز کا کہ اسکی رسوائی یا عذاب کو دفع کرے اسواسطے کہ اختیار اسکا تیرے ہاتھ میں نہیں ہے أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَمْ يُرِدِ اللَّهُ
یہ وہ لوگ ہیں کہ نہیں چاہا ہے خدا نے یعنی اسکی حکمت اور مصلحت نے تقاضا نہیں کیا ہے أَنْ يُطَهِّرَ قُلُوبَهُمْ یہ کہ پاک کرے وہ دلوں
انکو بسبب انکی عناد کی اور معجزات روشن کو دیکھکر انکار کرنیکی جہت سے کہ دلیلیں اور معجزے تیری نبوت کی حق ہونیکی دیکھتے ہیں اور پھر ایمان نہیں لاتے
ہیں اور اپنے کفر کو نہیں چھوڑتے ہیں برخلاف مومنین کے کہ وہ ان دلیلوں کو دیکھکر اعتقاد کرتے ہیں تو ہم انکی دلیلوں سے گمراہی کو دھو ڈالتے
ہیں اور لطف اور توفیق انکو بخشتے ہیں اور یہ کفار باوجود ملاحظہ حقیقت کی پھر انکار کرتے ہیں تو ہم انکے دلوں کو پاک نہیں کرتے ہیں اور فرماتا
خدا کہ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ واسطے کافروں کے بیچ دنیا کے رسوائی ہے کہ جزیہ دیتے ہیں اور مومنین سے ڈرتے ہیں وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ
عَذَابٌ عَظِيمٌ اور واسطے انکے بیچ آخرت کی عذاب ہے بڑا کہ ہمیشہ دوزخ میں جلا کرینگے سَمَّاعُونَ لِلْكَذِبِ بہت سننے والے ہیں واسطے
جھوٹ کے یعنی جھوٹ کہنے کیواسطے اپنی طرف سے بنا کر تیری بات کو سنتے ہیں کہ تجھسے کچھ سنیں اور اپنی قوم سے کچھ بیان کریں جھوٹ
بنا کر أَكَّالُونَ لِلسُّحْتِ بہت کھانیوالے ہیں واسطے حرام کے کہ حکم کے برخلاف بیان کرتے ہیں رشوت لیتے ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام
نے فرمایا ہے کہ مراد سحت سے رشوت ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ وہ قیمت مردہ کی اور سگ غیر شکاری کی اور شراب کی اور خرچی زنا
کار عورت کی اور اجرت جادوگر کی ہے اور جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اپنے برادر مومن کی حاجت کو روا کرنا اور پھر اسکا ہدیہ قبول کرنا
یہی سحت ہے اور فرماتا ہے خدا کہ فَإِنْ جَاءُوكَ پس اگر آئیں وہ اہل کتاب تیرے پاس اپنے مقدمہ میں اپنا جھگڑا لیکر تو فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ
پس حکم کر تو درمیان انکے أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ یا منہہ پھیرلے تو انسے یعنی حکم کرنے میں اور حکم نہ کرنے میں تمکو اختیار ہے وَإِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ
اور اگر منہہ پھیرلے تو انسے کہ کچھ حکم انکو ندے تو فَلَنْ يَضُرُّوكَ شَيْئًا پس ہرگز ضرر نہ پہنچا سکینگے اور نہ کوئی نقصان پہنچا سکینگے وہ
تمکو کچھہ وَإِنْ حَكَمْتَ اور اگر حکم کرے تو انکے مقدمہ میں تو فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ پس حکم کر تو درمیان انکے ساتھ انصاف کے
کہ جسطرح سے تجھکو حکم پہنچا ہے إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ تحقیق خدا دوست رکھتا ہے انصاف کرنیوالوں کو تعجب ہے وَكَيْفَ يُحَكِّمُونَكَ
اور کیونکر حاکم ٹھہراتے ہیں وہ تجھکو وَعِنْدَهُمُ التَّوْرَاةُ اور حال یہ ہے کہ نزدیک انکے توریت ہے کہ جسمیں فِيهَا حُكْمُ اللَّهِ بیچ اسکے
حکم خدا کا ہے سنگسار کرنیکا پس تجھکو وہ اپنا حاکم بناتے ہیں پھر اسواسطے کہ کوئی حکم ایسا ہو جاوے کہ اسمیں تخفیف ہو اور اگرچہ ان کے
گمان میں اس حکم کو خدا نے نہ فرمایا ہو ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ پھر پھر جاتے ہیں وہ اور منہہ پھیر لیتے ہیں تیرے حکم سے مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ

اس سے کہ حکم دیا ہے تونے موافق انکی کتاب کے وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ اور نہین ہین یہ لوگ باور کرنیوالے اور تصدیق کرنیوالے اپنی کتاب کے
حکم کی اور بعضے کہتے ہین کہ آیہ فاحکم بینہم منسوخ ہے آیہ وان احکم بینہم بما انزل سے اسواسطے کہ اس آیت مین تو یہ حکم تھا کہ چاہے تو موافق انکی کتاب
کے حکم کر اور چاہے تو اپنی کتاب کے موافق اور اس آیت مین یہ حکم ہے کہ قرآن کے موافق حکم کر اور فرماتا ہے خدا کہ اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ
تحقیق ہمنے نازل کیا ہے توریت کو فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ بیچ اسکے ہدایت حق کی اور روشنی ہے کہ گمراہی کے اندھیرون سے وہ باہر نکالتی ہے
يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ حکم کرتے تھے ساتھ اس توریت کے پیغمبر بنی اسرائیل کے بعد موسیٰ کے کہ ایک ہزار کے قریب ہوئے ہین تا کہ موسیٰ کے دین کا
رواج دیوین اَلَّذِيْنَ وہ پیغمبر کہ اَسْلَمُوْا فرمانبرداری کی تھی انہون نے حکم خدا کی اور یہ توریت بھی تھی ہمنے لِلَّذِيْنَ هَادُوْا
واسطے ان لوگون کے کہ متدین بدین یہود ہوئے ہین وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ اور حکم کرتے تھے عابد دین خدا کے وَالْاَحْبَارُ اور علماء یہود کے کہ تابع
انبیاء کے تھے بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ بسبب اسکے کہ حفاظت کا حکم کئے گئے تھے کتاب خدا سے کہ اسمین تحریف اور تبدیل کسی حکم
کی نکرین وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ اور تھے وہ اوپر اسکے گواہ کہ توریت کے احکام کو حق اور راستی سے بیان کرینگے فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ
پس نہ ڈرو تم آدمیون سے اپنے حکم کرنیوالو وَاخْشَوْنِ اور ڈرو تم مجھسے حکمون کے بیان کرنے مین کہ خلاف حکم کے بیان نکرو وَلَا تَشْتَرُوْا
بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اور نہ خریدو تم ساتھ آیتون میری کے مول تھوڑا کہ رشوت لیکر احکام توریت کے بدل ڈالو اندک فائدہ دنیا کیواسطے ایسا مت کرو
اور فرماتا ہے خدا کہ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اور جو شخص کہ نہ حکم کرین انکار کرکے ساتھ اس چیز کے کہ نازل کیا ہے خدا نے محمد پر
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ پس یہ لوگ وہی کافر ہین بسبب انکار کرنیکے حکم حق سے وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اور لکھا ہے ہمنے اوپر بنی
اسرائیل کے بیچ اس توریت کے یعنی فرض کیا ہے ہمنے اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ یہ کہ تحقیق ایک جان بدلے ایک جان کے ہے یعنی ایک
جان کے بدلے قصاص مین ایک جان کو مار ڈالو نہ دو جان کو جیسا کہ بنی نضیر دو تن کو بنی قریظہ کے ایک تن کے بدلے مین قتل کرتے تھے
برخلاف حکم خدا کے تم ایسا نکرو وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ اور ایک آنکھ بدلے ایک آنکھ کے ہے نہ زیادہ اس سے یعنی اگر ایک آنکھ کا تم قصاص
لو تو ایک ہی آنکھ کو کور کرو نہ اس سے زیادہ کو وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ اور ناک بدلے ناک کے ہے وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ اور کان بدلے
کان کے ہے وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ اور دانت بدلے دانت کے ہے وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ اور زخم قصاص والے ہین یعنی ہر زخم کا بدلہ اسی زخم
کی برابر ہے اور اسیطرح سب عضاؤن مین مساوات چاہیئے مثل لب اور دست اور پا وغیرہ کے اور جسمین کہ مساوات ممکن نہو جیسے کہ توڑنا ہڈیون
وہان یہ حکم جاری نہین ہے اور تفصیل اسکی فقہ کی کتابون مین ہے اور بعضے کہتے ہین کہ سوئے والجروح قصاص کی یہ آیت منسوخ ہے آیہ کتب
علیکم القصاص فی القتلیٰ سے فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ پس جو شخص کہ تصدق کرے ساتھ اس بدلا لینے کے یعنی معاف کرے بدلا لینے کو فَهُوَ
كَفَّارَةٌ لَّهٗ پس وہ معاف کرنا کفارہ ہے گناہ ہونیکا واسطے اس مجروح کے یا وارثان مقتول کے اگر قصاص کو معاف کرین کہ اس معاف کرنیسے
گناہ انکے بخشے جاوینگے اور کسائی نے عین کو اور مابعد اسکے سب کو مرفوع پڑھا ہے اور ابوجعفر اور ابن کثیر اور ابو عمرو نے سب کو منصوب پڑھا ہے مگر
والجروح کو مرفوع پڑھا ہے اور باقیون نے سب کو منصوب پڑھا ہے اور اذن کو نافع نے خفیف پڑھا ہے اور باقیون نے ثقیل وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ
بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اور جو شخص کہ نہ حکم کرین ساتھ اس چیز کے کہ نازل کی ہے خدا نے محمد صلعم پر فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ پس یہ لوگ وہی
ظلم کرنیوالے ہین کہ حق کو اسکی جگہہ پر نہین رکھتے ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی کسی کو بخشے زخم وغیرہ کے عوض اسکا
نہ لیوے تو موافق اسکے کفارہ اسکے گناہون کا ہوگا اور ابو درداء نے پیغمبر صلعم سے روایت کی ہے فرمایا حضرت نے کہ اگر کوئی مسلمان کہ اسکو زخم
کسی مسلمان نے لگایا ہو اور وہ اسکو معاف کرے تو خدا تعالیٰ درجہ اسکا بلند کرے اور گناہون کو اسکے بخشے اور جابر نے رسول خدا صلعم سے روایت
کی ہے فرمایا حضرت نے کہ اگر کوئی مومن تین کام کرے تو جس دروازہ سے بہشت کے چاہے داخل ہو اور حور العین اسکی زوجہ ہو ایک تو یہ کہ اگر

اسی کے ذمہ رہا قرض کہ تہا ہوا اسکو بخشدے دوسری یہ کہ قاتل کو معاف کرے تیسری یہ کہ بعد فریضہ کی دس بار قل ہو اللہ احد پڑہے کسی نے پوچہا
کہ یا رسول خدا اگر کوئی ان تین کاموں مین سے ایک کام کرے تو وہ بہی اس مرتبہ کو پہنچیگا یا نہین حضرت نے فرمایا کہ ہان وہ بہی اس مرتبہ کو
پہنچیگا اور اب خدا تعالی نصاری کا ذکر کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے وَقَفَّيْنَا عَلَىٰ آثَارِهِمْ اور پیچھے کیا ہمنے اوپر آثار ان پیغمبرون کے
بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عیسی پسر مریم کو یعنی پیغمبرونکے پیچھے لائے ہم عیسی پسر مریم کو اور پیغمبرون سے پیچھے اسکو کیا مُصَدِّقًا لِّمَا
بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَاةِ اس صفت کہ سچا کرنیوالا تہا واسطے اس چیز کے کہ آگے اسکے ہے کہ توریت ہے وہی توریت کہ عیسی سے پہلے نازل ہوئی ہے
اسکا سچا کرنیوالا تہا اور اسکو حق اور خدا کیطرف سے نازل کیگئی جانتا تہا وَآتَيْنَاهُ الْإِنجِيلَ اور دی ہمنے اس عیسی کو انجیل کہ فِيهِ هُدًى
بیچ اسکے رہنمائی حق کی تہی وَنُورٌ اور روشنی طرف راہ حق کی وَمُصَدِّقًا اور سچا کرنیوالا تہا واسطے لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَاةِ
اس چیز کے کہ آگے اسکی تہی اور وہ توریت ہے وَهُدًى وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ اور ہدایت اور نصیحت تہی واسطے پرہیزگارونکے اور قفینا
کا مفعول اول محذوف ہے اور تقدیر اسکی وقفینا ہم ہے اور با عیسی کی با واسطے تعدیہ کے ہے اور عیسی مفعول ثانی قفینا کا ہے اور دونو مصدقا
اور ہدی اور موعظۃ حال واقع ہوئی ہین اور فرماتا ہے وَلْيَحْكُمْ أَهْلُ الْإِنجِيلِ اور چاہئے کہ حکم کرین اہل انجیل یعنی علماء نصاری
بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فِيهِ ساتہ اس چیز کے کہ نازل کیا ہے خدا نے بیچ اسکے وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ اور جو شخص کہ نہ حکم کرین
ساتہ اس چیز کے کہ نازل کی ہے خدا نے فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ پس وہ لوگ وہی حکم الہی سے باہر ہونیوالے ہین اور اگر انکار اسکا
کرین تو ایمان سے باہر ہونیوالے ہین اور اب خدا تعالی اپنے حبیب کو خطاب کرتا ہے کہ وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ اور نازل کیا ہے
ہمنے طرف تیرے کتاب کو کہ وہ قرآن ہے بِالْحَقِّ ساتہ حق کے مُصَدِّقًا تصدیق کرنیوالا ہے یعنی اصول مین موافق اور مطابق
ہے لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ واسطے اس چیز کے کہ آگے اسکے ہے مِنَ الْكِتَابِ کتاب سے کہ وہ توریت اور انجیل ہے کہ اس سے پہلے نازل ہوئی ہین
وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ اور نگہبانی کرنیوالی ہے وہ کتاب کہ جو قرآن ہے اوپر اس کتاب توریت اور انجیل کی کہ انکے بدل ڈالنے کی حفاظت کرتی
ہے وہ کتاب جو کہ قرآن ہے یعنی جو کچہ ان مین تغیر اور تبدل ہوتا ہے اس سے درست ہو جاتا ہے یا یہ کہ وہ قرآن گواہ ہونیوالا انکی صحت کا
ہے اور مصدقا اور مہیمنا دونو حال واقع ہوئی ہین اور مہیمن کی اصل مؤیمن ہے اور معنی اسکے حفاظت کرنیوالے اور گواہی دینے والے کے ہین اور
فرماتا ہے خدا کہ فَاحْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ پس حکم کر تو درمیان ان اہل کتاب کے ساتہ اس چیز کے کہ نازل کیا ہے خدا نے اسکو طرف تیرے
کہ وہ حکم سنگسار کرنیکا واسطے مرد صاحب زوجہ اور زن شوہردار کے ہے جسوقت کہ وہ زنا کرین اور قصاص مین برابری کرنی چاہئے وَلَا
تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ اور نہ پیروی کر تو خواہشون انکی سے منحرف ہو کر عَمَّا جَاءَكَ مِنَ الْحَقِّ اس چیز سے کہ آیا ہے تیرے پاس حق سے
یعنی جو حکم حق تجہپر نازل ہوا ہے اسکے برخلاف نکر ان لوگونکی خواہشون کے موافق لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنكُمْ واسطے ہر ایک کے مقرر کی ہے
ہمنے تم مین سے اے امت موسی اور عیسی اور محمد علیہم السلام شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا ایک شرع اور طریق یعنی ہر ایک کیواسطے ایک شرع
علیحدہ اور احکام حلال اور حرام کے ہمنے مقرر کئے ہین وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً اور اگر چاہتا خدا البتہ کر دیتا تمکو امت
ایک سب کی واسطے ایک طرح کی احکام ہوتے اور کچہ منسوخ نکرتا اور سب کو ایک مذہب پر رکہتا اور ایسا یہ کہ تم کو جبر اور قہر کرکے ایک مذہب پر کرتا
وَلَٰكِن اور لیکن ایسا نکیا لِّيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ تاکہ آزماوے تم کو بیچ اس چیز کے کہ دیا ہے تمکو یعنی ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ شرع دی
ہے موافق ہر زمانہ کو تاکہ معلوم ہو باعتبار ظاہر اور واقع ہوتیکے کہ کون تم مین سے متابعت کرتا ہے اور کون متابعت نہین کرتا ہے اور کون
شرع جدید کی تصدیق اوپر باور کرتا ہے اور کون بسبب حمیت جاہلیت اور عناد کی تصدیق نہین کرتا ہے فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ پس جلدی
کرو تم اور ہر ایک دوسرے پر سبقت کرو تم نیکیون کیطرف کہ إِلَى اللَّهِ طرف خدا ہی کے ہے مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا پہرنا تمہارا سب کا

فَيُنَبِّئُكُم پس خبر دیگا تمکو وہ خدا وقت جزا دینے کے بِمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ساتھ اُس چیز کے کہ ہو تم بیچ اُسکے اختلاف کرتے اسواسطے کہ
کہ کوئی تو حق پر ہے اور کوئی باطل پر ہے سب کو موافق اعمال کے جزا دیگا وَأَنِ احْكُم بَيْنَهُم اور نازل کیا ہے ہمنے کتاب کو اور یہہ کہ حکم کر تو
درمیان اُنکے جو کہ اہلکتاب ہین بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ ساتھ اُس چیز کے کہ نازل کی ہے خدا نے تجھپر اور کہتے ہین کہ بعضے علماء یہود نے مکر اور فریب سے مشورہ
کیا کہ آؤ محمد کے پاس چلین اور اُس سے کہین کہ تو جانتا ہے کہ ہم اشراف اور دانا اپنی قوم کے ہین جسوقت کہ تیری تصدیق کرینگے ہم تو سب عوام
یہود کے ہماری پیروی سے تیری تصدیق کرینگے اور درمیان ہمارے اور درمیان ایک قوم کے خون اور مال کا جھگڑا ہے اور تجھکو ہم اپنا حاکم بناتے
ہین اگر تو ہماری مرضی کے موافق حکم دیوے تو ہم تیری تصدیق کرین اور خدا تعالی اپنے حبیب کو اس امر سے منع کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ جو کچھ ہم نے
تجھپر نازل کیا ہے مطابق اُسکے حکم کر وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ اور نہ پیروی کر تو خواہشون اُنکے کی وَاحْذَرْهُمْ أَن يَفْتِنُوكَ
اور ڈر تو اُنسے اس امر سے کہ فتنہ مین ڈالدین وہ تجھکو عَن بَعْضِ مَا أَنزَلَ اللَّهُ إِلَيْكَ بعض اُس چیز سے کہ نازل کی ہے خدا نے طرف تیری یعنی اسطور
کہ وعدہ کرین وہ تجھسے کہ ہم ایمان لاوینگے تجھپر اور اُس وعدہ کی جہت سے حکم حق دینے مین سستی کرے اُنکے مکر اور فریب مین آکر فَإِن تَوَلَّوْا پس
اگر پھر جاوین وہ حکم تیرے سے فَاعْلَمْ أَنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ پس جان تو کہ سوائے اسکے نہین کہ ارادہ کرتا ہے خدا کہ أَن يُصِيبَهُم بِبَعْضِ ذُنُوبِهِمْ
یہہ کہ پہنچاوے اُنکو عذاب بعض بسبب گناہون اُنکے کے کہ دنیا مین عذاب اُنکے منہ پھیر لینے کا ہے حکم خدا سے اور ذکر کرنا عذاب بعضے گناہ کا تنبیہ
ہے اس امر پر کہ اُنکے گناہ بہت ہین اور منہ پھیر لینا محمد کے حکم سے ایک گناہ ہے اُن سب گناہون مین سے وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ
لَفَاسِقُونَ اور تحقیق کہ بہت آدمیون مین سے باہر ہونیوالے ہین حکم خدا سے اور وہ یہودی ہین اور بعد نازل ہونے اس آیت کے یہودیون نے حضرت
سے کہا کہ ہم تیرے حکم سے راضی نہین خدا تعالی اُنکے جواب مین فرماتا ہے کہ أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ کیا پس حکم جاہلیت کو کہ وہ روگردانی حق
اور سستی مین ہے يَبْغُونَ طلب کرتے ہین وہ اور کفر کے حکمون کو چاہتے ہین وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ اور کون شخص بہتر ہے خدا سے
حُكْمًا باعتبار حکم کے لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ واسطے اُس قوم کے کہ یقین کرتے ہین اور جانتے ہین کہ سب حکمون سے بہتر حکم خدا کا ہے اور کہتے ہین کہ عبادہ بن صامت
مجلس اقدس رسول خدا صلعم مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ یہودیون مین سے بعضے آدمی میرے دوست ہین کہ ہر امر مین وہ میری مدد کرتے ہین
لیکن خدا کی دوستی مین مینے سب سے تبرا کیا ہے اور خدا اور رسول کی دوستی مجھکو کافی ہے اور عبداللہ ابی منافق نے کہا کہ زمانا اور دن بیچ حادثون
اور فتنون کے مین ڈرتا ہون اور یہودیون کی مدد کی مجھکو ضرورت ہوتی ہے یہہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ نہ پکڑو تم یہودیون اور نصرانیون کو أَوْلِيَاءَ دوست اور اُنکی
مدد پر اعتماد مت کرو کہ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ بعض اُنکے دوست بعض کے ہین بسبب اُنکے اتفاق کی تمہاری مخالفت مین پس اُنکی
مدد کی رغبت نکرو اور اُنسے دوستی مت رکھو وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ اور جو شخص کہ دوستی کرے اُنسے تم مین سے فَإِنَّهُ مِنْهُمْ پس
تحقیق کہ وہ بھی اُنہین مین سے ہے دین کی مخالفت مین إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ تحقیق کہ خدا نہین ہدایت کرتا ہے
قوم ظلم کرنیوالون کو کہ دشمنون سے دوستی کرکے اپنے اوپر ظلم کرتے ہین یعنی خدا تعالی راہ بہشت کی اُنکو نہ دکھلاویگا مگر اُنکو کافرون کی راہ
دکھلاتا ہے کہ وہ دوزخ ہے اور اب خدا تعالی منافقون کا حال بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ فَتَرَى الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ پس دیکھتا
ہے تو اے محمد صلعم اُن لوگونکو کہ بیچ دلون اُنکے کے مرض ہے اور بیماری نفاق کی کہ وہ منافق ہین يُسَارِعُونَ فِيهِمْ جلدی کرتے ہین
وہ بیچ دوستی اُن کفار کی کہ يَقُولُونَ کہتے ہین وہ منافقین عذر کرکے کہ نَخْشَىٰ أَن تُصِيبَنَا دَائِرَةٌ ڈرتے ہین ہم اس امر سے کہ
پہنچے ہمکو گردش زمانہ کی گردشون سے یعنی زمانہ بدلجاوے کہ اہل اسلام مغلوب ہوجاوین اور کفار غالب ہون اور دولت کفار کو پہنچے خدا تعالی
اُنکے اندیشہ کو رد کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ فَعَسَى اللَّهُ أَن يَأْتِيَ بِالْفَتْحِ پس قریب ہے یہہ کہ لاوے خدا فتح کو واسطے پیغمبر کے کہ عنقریب مکہ فتح ہو

ع ٧ ١١

اور سوا ہوئے اُسکے اور مقتضی ظہور ہین آئین اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ یا لاتو خدا کوئی امر نزدیک اپنے سے کہ ہو یوں کہ قتل اور نکال دینے کا اور منافقون
کے قتل کا حکم بھیجے فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَآ اَسَرُّوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ پس ہو جاوین وہ منافقین اوپر اُس چیز کے کہ پوشیدہ کیا ہے انہون نے
کفر کو بیچ دلون اپنے کے یا اور کفار کی دوستی کو نٰدِمِيْنَ پشیمان ہونیوالے اور پھر وہ پشیمانی انکو کچھ فائدہ نہین بخشے وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْٓا اور کہین وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین تعجب کرکے منافقون کی حال سے کہ اَهٰٓؤُلَاۗءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ کیا یہی ہین وہ لوگ کہ
قسم کہاتے تھے وہ ساتھ خدا کے جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ بہت سخت قسمین اپنی کہ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ تحقیق وہ البتہ ہمراہ تمہارے ہین یعنی مسلمان
اُن منافقون کو کہینگے کہ یہی ہین وہ لوگ کہ جو خدا کی قسمین کہاتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم تمہاری طرف ہین اور مثل تمہارے ہم مسلمان ہین اور آج
روز دروغ انکا ظاہر ہو جاتا ہے فرماتا ہے خدا کہ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ نابود اور باطل ہو جاتے ہین اعمال انکے کہ انکے اعمال کا کچھ ثواب نہ ملا بسبب کفر
باطنی کے فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ پس ہو گئے وہ نقصان پانیوالون سے کہ آخرت مین انکو کچھ ثواب حاصل نہوگا اور اب خدا تعالیٰ مومنین کیطرف
خطاب کرکے فرماتا ہے کہ اگر تم مین سے کوئی مرتد ہو جاوے تو اُسکی کچھ پروا نہین ہے کہ خدا تعالیٰ عنقریب ایسے لوگون کو لاوے کہ انمین اوصاف مومنین
کے وہ دوستی خدا اور رسول خدا کی بھی پائی جاتی ہون چنانچہ فرماتا ہے کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ
عَنْ دِيْنِهٖ جو شخص کہ مرتد ہو جاوے تم مین سے دین اپنے سے کہ پہلے مسلمان تھا اور بعد اُسکے کافر ہو گیا بسبب شرک کے یا اختیار کرنے بعضے افعال
ناشائستہ کے کہ منحرف طرف کفر کے ہون اگر ایسے تم ہو جاؤگے تو فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ پس قریب ہے کہ لاوے خدا ایسی قوم کو يُّحِبُّهُمْ دوست
رکھے وہ خدا اُن کو وَيُحِبُّوْنَهٗٓ اور دوست رکھین وہ لوگ اُس خدا کو اَذِلَّةٍ عَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ نرمی اور تواضع اور مہربانی کرنیوالے ہون
وہ لوگ اوپر مومنین کے اَعِزَّةٍ عَلَي الْكٰفِرِيْنَ سختی کرنیوالے ہون اوپر کافرون کے يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ جہاد کرینگے وہ بیچ راہ خدا
کے وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَاۗىِٕمٍ اور نہ خوف کرینگے وہ ملامت کرنی ملامت کرنیوالے کا ذٰلِكَ یعنی یہ جو کچھ کہ مذکور ہوا ہے قوم کی تعریف
مین فَضْلُ اللّٰهِ فضل اور کرم خدا کا ہے يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ دیتا ہے اُس فضل کو جسکو چاہتا ہے مومنین صادق الاعتقاد مین سے وَاللّٰهُ وَاسِعٌ
اور خدا کشایش والا اور فراخ کرنیوالا فضل کا ہے عَلِيْمٌ جاننے والا اُسکے مستحق کا اور یرتد کو ابو جعفر اور نافع اور ابن عامر نے یرتدد پڑھا ہے اور
اذلۃ جمع ذلیل کی ہے اور معنی اذلہ کی عاطفین کے ہین اور اسی معنی کی اعتبار سے صلہ اسکا علیٰ آیا ہے اور اعزۃ جمع عزیز کی ہے اور عزیز بمعنی شدید
ہے اور اذلہ اور اعزۃ دو صفت قوم کی ہین اور یجاہدون بھی صفت قوم کی ہے اور لایخافون کا عطف بھی یجاہدون پر ہے اور یہ آیت
جناب امیر المومنین علیہ السلام کی شان مین نازل ہوئی اسواسطے کہ جتنے اوصاف کہ اس آیت مین مذکور ہین وہ سب اوصاف علی بن
ابیطالب کے ہین نہ دوسرے شخص کی بموجب روایت مذہب سنی اور شیعہ کے چنانچہ منقول ہے کہ رسول خدا صلعم کے پاس مرغ بریان کیا ہوا
آیا تو حضرت نے دعا کی کہ خداوندا تیرے بندون مین سے جو بندہ کہ تیرا دوست زیادہ ہے اسکو میرے پاس بھیج کہ وہ ہمراہ میرے اس مرغ کو کہاوے
جناب امیر المومنین حضرت کے پاس حاضر ہوئے اور اُس مرغ کو حضرت کے ہمراہ شریک ہو کر کہایا اس روایت سے معلوم ہوا کہ سوای علی
بن ابیطالب کے زیادہ دوست خدا کا کوئی نتہا کہ ہمراہ رسول خدا کی مرغ کو کہاتا اور زیادہ واضح اور مطابق اس آیہ قرآنیہ کے وہ روایت ہے کہ جو شیعہ
اور سنی کی دونو کی کتابون مین ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے بعد فرار کرنے ابوبکر اور عمر کی جنگ خیبر سے کہ لاعطین الرایۃ غدا رجلا کرارا غیر فرار
یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ یعنی دونگا مین علم پرچم کل کو ایک ایسے مرد کو کہ حملہ کرنیوالا اور مکرر ایک مرتبہ بعد دوسرے مرتبہ کے میدان
مین جانیوالا ہے کہ نہین بہاگنے والا ہے جہاد مین سے دوست رکہتا ہے وہ خدا کو اور پیغمبر اُسکے کو اور دوست رکہتا ہے اسکو خدا اور پیغمبر اس کا
اور وہ علی بن ابیطالب ہے کہ اُسنے راہ خدا مین جہاد کرکے خیبر کو فتح کیا تہا اور خدا اور پیغمبر کو دوست رکہتا اور خدا اور پیغمبر کا اُسکو دوست
رکہنا اور راہ خدا مین جہاد کرنا تو اس روایت سے ثابت ہوا اور مومنین پر نرمی اور تواضع کرنی بہی عادت انکی تہی چنانچہ منقول ہے کہ

ایک روز ایک عورت کھڑا پانی کا لیکر کوفہ کے کوچہ میں جاتی تھی اور کہتی تھی کہ خداوندا علی کے اور میرے درمیان حکم کر تو اور حضرت علی کا بھی
اودھر سے گذر ہوا اُس عورت کی کلام کو سُنا اور اُس سے فرمایا کہ اے عورت علی نے تیرے ساتھ کیا کیا ہے کہا کہ میرے شوہر کو کسی جگہ بھیج دیا ہے اور
مجھکو اس مشقت میں ڈالا ہے کہ میں پانی بھرنیکو جاتی ہوں فرمایا کہ تو اپنی ٹھلیا مجھکو دیدے کہ میں تیرے واسطے پانی لاتا ہوں اور علی سے کہونگا
کہ تیرے شوہر کو جس جگہ بھیجا ہے وہاں سے بلوائے پس حضرت امیر نے وہ ٹھلیا اُسکی گھر میں اُسکے پہنچادی اُس عورت نے ہمسایہ کے لوگوں
سے یہ حال دیکھا تو اُس عورت کو بہت ملامت کیا اور کہا کہ تو نہیں جانتی کہ یہ امیر المومنین ہیں وہ عورت بہت پشیمان ہوئی اور جناب امیر
کے پاؤں پر گر پڑی اور بہت عذر کیا اور کہا کہ مجھسے بڑی بے ادبی ہوئی کہ حضرت سے میں نے اپنے گھر کا کام لیا میں حضرت کو پہچانتی نہ تھی فرمایا کہ کچھ
مضائقہ نہیں ہے اور جسوقت تیرا کوئی کام ہو تو مجھکو بلوا لیا کر میں تیرا کام کر دیا کرونگا اور ایسے ہی نقل اُس عورت کی ہے کہ حضرت علی کی شکایت
کرتی تھی کہ میرے شوہر کو کہیں کو بھیج دیا ہے اور بچے میرے فاقہ کشی میں ہیں حضرت امیر اُسکے واسطے کچھ جو لائے اور اُسکے گھر میں بیٹھکر آٹا جو
پکوایا کہ وہ عورت تو روٹی پکاتی تھی اور جناب امیر اُسکے بچوں کو کھلاتے تھے کہ یہ بھوکے ہیں نہ سو جائیں یہانتک کہ وہاں بیٹھے رہے اور انکو
کھانا کھلوایا اور ایسے ہی ایک مرتبہ جناب امیر کے گھر میں تین روز کا فاقہ تھا اور حسنین علیہما السلام بھی گرسنہ تھے یہ حال دیکھکر گھر سے اپنے حضرت
امیر باہر نکلے اور ایک شخص سے ایک دینار قرض لیا تاکہ اپنے اہل و عیال کی فاقہ شکنی کریں وہ دینار لئے ہوئے چلے آتے تھے رستہ میں مقداد کو دیکھا
کہ کہیں کو جاتے ہیں اپنے پاس اُنکو بلایا دیکھا کہ بہت پریشان ہیں پوچھا کہ اے مقداد کیا حال ہے کہا کہ یا امیر المومنین اپنے عیال کا مجھے فاقہ
دیکھا نہ گیا پریشان ہو کر گھر سے باہر نکل پڑا جناب امیر نے یہ سُنا تو مقداد کی پریشانی اور ناداری پر رونے لگے اور فرمایا کہ اے مقداد میرا بھی
یہی حال ہے جو کہ تیرا حال ہے لیکن میں ایک دینار قرض لایا ہوں اور اپنے عیال پر تیرے عیال کو اختیار کرتا ہوں تو یہ دینار لیجا ہر چند
مقداد نے عذر کیا لیکن جناب امیر نے وہ دینار مقداد کو دیدیا اور اپنے عیال کی فاقہ کی کچھ پروا نکی بھلا ایسی رحمدلی اور کس میں تھی سوا
جناب امیر علیہ السلام کے اور سختی کفار پر ایسی رکھتے تھے کہ کبھی جہاد سے بھاگے نہیں اور تلوار سے جناب امیر کے سب کفار بھاگتے تھے اور کانپتے تھے
اور سوتے خواب میں قریش کو علی کی تلوار سے ڈرایا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اے قریش تم باز آؤ ورنہ ایسے شخص کو بھیجونگا کہ وہ تمکو قتل کریگا اور جب لوگوں نے پوچھا کہ
وہ کون ہے تو فرمایا کہ وہ علی بن ابیطالب ہے اور جناب امیر علیہ السلام نے جہاد فی سبیل اللہ کیا چنانچہ ناکثین اور مارقین اور قاسطین سے لڑے اور ملامت
کرنے والوں سے بھی خوف نکیا کہ کلمہ گویوں سے لڑے اور اُنپر جہاد کیا اسواسطے کہ کفار پر جہاد کرنے میں ملامت نہیں ہو سکتی بلکہ کلمہ گویوں پر جہاد کرنے میں
ملامت کرنا متصور ہے پس جو اوصاف کہ اس آیت میں ہیں وہ سب جناب امیر علیہ السلام میں تھے نہ اُنکے غیر میں اس قوم سے مراد اُن لوگوں سے
جناب امیر علیہ السلام اور انکے ہمراہی ہونگے مثل مالک اشتر اور محمد بن ابی بکر وغیرہ کے اور حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام نے فرمایا
کہ وہ لوگ امیر المومنین اور اُنکے اصحاب ہیں جنکو خدا لائیگا اور امیر المومنین کے اوصاف میں وہی روایت علم دینے کی روز خیبر کی بیان کی
اور فرمایا کہ نرمی اور مہربانی اُنکی مومنین پر اور سختی اُنکی کفار پر اتنا ظاہر من الشمس ہے کہ انکار اُسکا کوئی نہیں کر سکتا ہے اور جناب امیر علیہ السلام نے
روز جنگ بصرہ یعنی جنگ جمل کے روز جس روز کہ عائشہ سے لڑائی ہوئی تھی بصرہ میں فرمایا کہ واللہ نہیں جنگ کیا گیا ہے اس آیت کے لوگوں سے
مگر آجکے دن اور بعد اُسکے یہی آیت تلاوت فرمائی اور بعد رسول خدا کے مرتد ہونا اصحاب کا ثابت ہے جناب رسول خدا کے ارشاد سے چنانچہ بخاری اور
جمع بین الصحیحین وغیرہ کتب اہل سنت میں ہے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ قیامت کے روز کچھ لوگوں کو حوض کوثر سے ہانکتے ہونگے اور دوزخ میں لیجائینگے
میں کہونگا کہ اُنکو کہاں لیجاتے ہو یہ تو میرے اصحاب ہیں اُسوقت ملائکہ میرے جواب میں کہینگے کہ تو نہیں جانتا ہے کہ بعد تیرے کیا احداث
کیا ہے انہوں نے دین میں اور جسوقت سے کہ تو جدا ہوا ہے اُسیوقت سے وہ مرتد ہو گئے تھے اور ہمیشہ مرتد رہے اور بیضاوی و معالم التنزیل
وغیرہ میں جو کہ تفاسیر اہل سنت کی ہیں اُنمیں کئی روایتیں ہیں ایک روایت تو یہ ہے کہ لکھتے ہیں کہ مراد اس سے ابو بکر اور اُسکے

جناب امیر کی مروت اور فیاضی کا ذکر

ہمراہی ہین کہ ان لوگون نے مرتدین پر جہاد کیا تہا مین کہتا ہون کہ ابوبکر ہرگز اس سے مراد نہین ہوسکتی اسواسطے کہ ابوبکر مین وہ اوصاف نہتے جو کہ
اس آیت مین مذکور ہین چنانچہ حدیث عطا کرنے علم سے روز جنگ خیبر ثابت ہی کہ رسولخدا صلعم نے بعد بہاگنے ابوبکر اور عمر کے اور اسی پر بنا کرکے فرمایا
کہ مین کل کو اپنا نشان ایسے شخص کو دونگا کہ بہاگنے والا نہین اور خدا کو اور اسکے رسول کو دوست رکہتا ہو اور خدا اور رسولخدا اسکے تئین دوست رکہتے
ہون اس بیان سے حضرت کو معلوم ہوا کہ یہ نہ خدا و پیغمبر کو دوست رکہتے تہے اور نہ خدا و پیغمبر انکو دوست رکہتے تہے اور جہاد مین سے ہمیشہ بہاگتے
رہے ہین یعنی کفار پر کیونکر کرتے اور اپنے زمانہ مین بہی خود جہاد کرنے گئے نہین ہین لوگون کو جہاد کیواسطے بہیجا کرتے تہے اور اپنی ذات سے جہاد کرنا انکا
کہین ثابت نہین لوگون نے انکے حکم سے جہاد کیا ہی اور خدا تعالی اس آیت مین اس شخص کی تعریف کرتا ہے کہ جو خود جہاد کرے نہ یہ کہ لوگون کو
حکم جہاد کا دیوے اپنی ریاست کی ترقی کیواسطے اور خود اپنے مکان مین بیٹہا ہوا آرام کرے اور نرمی کرنی مومنین پر بہی انکی ذات کیواسطے ثابت
نہین ہے بلکہ امر بالعکس ہے کہ وقت لینے بیعت کے مومنین پر کسقدر سختی کی چنانچہ اہل سنت کی کتابون مین مرقوم ہے کہ جسوقت علی اور عباس اور
جملہ بنی ہاشم اور دیگر صحابہ خانہ فاطمہ زہرا مین بیٹہے تو حکم دیا ابوبکر نے عمر کو کہ اگر یہ بیعت سے انکار کرین تو انکو قتل کرو اور زبیر کی بیعزتی کی اور اسکو
پکڑ کر لائے اور تلوار اسکی توڑ ڈالی اور سعد عبادہ کی بیعزتی کی اور عمر نے اسکو کہا کہ قتل کرو اسکو اور کیمیائے سعادت مین لکہا ہے کہ ایک مرد صالح عمر خطاب
کی محفل مین وارد ہوا ایک شخص نے اہل محفل مین سے اسکی تعریف کی کہ یہ شخص بہت نیک اور دیندار ہے خلیفہ صاحب نے یہ سنکر اس شخص کو دوا
کے تین چار کوڑے مارے اور کہا کہ ایسا نہو کہ تو اپنی تعریف سنکر غرور مین آجاوے بہلا یہ کونسا عدل اور انصاف ہے کہ بے قصور نیک مرد کو سزا دی
پہر یہی نرمی مومنین پر ان لوگونکی اس صورت مین یہ لوگ اس آیت سے کیونکر مراد ہوسکتے ہین اور ایک روایت یہ ہے کہ حضرت پیغمبر خدا نے فرمایا
کہ وہ یمن کے لوگ ہین ابو موسی اشعری کی قوم کے آدمی یہ روایت بہی صحیح نہین ہے اسواسطے کہ جناب امیر علیہ السلام نے ابو موسی کی مذمت کی ہے
اور جناب امیر کیطرف سے حاکم مقرر ہو کر جو اسنے دغا کی ہے وہ سب کو معلوم ہے اور ایک روایت مین یہ ہے کہ وہ لوگ فارس کے آدمی ہین چنانچہ جناب
رسولخدا صلعم نے سلمان فارسی کے شانہ پر ہاتہ مارکر فرمایا کہ وہ اسکی قوم کے آدمی ہین فارس کے رہنے والے یہ لوگ اگر اس آیت سے مراد ہون تو
ممکن ہے کہ سلمان فارسی مقرب درگاہ خدا اور رسول اور ممدوح اور صحابہ کبار مین سے تہے اور اکثر اہل فارس حق پر ثابت قدم رہے ہین اور یہ تینو
روایتین اہل سنت کی تفسیرونکی ہین اور قمی نے اپنی تفسیر مین لکہا ہے کہ مراد اس سے ہمراہیان امام مہدی علیہ السلام ہین اسواسطے کہ خدا
فرماتا ہے ہم لاینگے اس قوم کو اس سے معلوم ہوا کہ وہ آدمی وقت نزول آیت کے موجود نتہے بلکہ بعد اسکے ہونگے اور وہ نہین ہین مگر مہدی اور ہمراہی اسکے
اور ہوسکتا ہے کہ حکم آیت کا عام ہو اور مراد اس سے جناب امیر اور ہمراہی اسکے اور امام مہدی اور ہمراہی انکے سب ہون اور اب خدا تعالی جناب
امیر علیہ السلام کی خلافت کے مقدمہ مین فرماتا ہے کہ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ سوا اسکے نہین کہ مالک اور آقا تمہارا اور حاکم تمہارے امور دین اور دنیا
کا اے مومنین خدا ہے وَرَسُوْلُهٗ اور پیغمبر اسکا وہ محمد صلعم وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین
وہ لوگ کہ قایم کرتے ہین وہ نماز کو مع شرائط اور ارکان کے وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ اور دیتے ہین وہ زکوۃ کو جسوقت کہ وہ رکوع کرتے ہون
ہین حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام نے فرمایا ہے کہ یہ آیت جناب امیر المومنین کی فضیلت اور خلافت مین نازل ہوئی ہے
جسوقت انہون نے حالت رکوع مین سائل کو انگوٹہی دی تہی اور اہل سنت کی تفسیرون مین مثل بیضاوی اور کشاف اور مدارک اور زاہدی اور
معالم التنزیل اور تفسیر کبیر اور تفسیر ثعلبی وغیرہ کے مذکور ہے کہ یہ آیت علی کی شان مین نازل ہوئی ہے جسوقت کہ علی نے حالت رکوع مین سائل
کو انگشتری دی تہی اور تفسیر کبیر کی عبارت کا ترجمہ یہ ہے کہ روایت کی ہے ابو ذر رضی اللہ عنہ نے اور بیان کیا کہ ایک روز مین نے جناب رسولخدا
صلعم کے ہمراہ نماز ظہر پڑہی اور ایک سائل نے مسجد مین حاضر ہو کر سوال کیا اسکو کسی نے کچہہ نہ دیا پس بلند کئے اس سائل نے ہاتہ اپنے طرف
آسمان کی اور کہا کہ خداوندا تو گواہ رہنا کہ اسوقت مین نے مسجد رسول مین سوال کیا پس کسی نے مجہکو کچہہ نہ دیا اور حضرت علی اسوقت رکوع مین

انہوں نے اشارہ کیا دست راست کی انگلی سے طرف سائل کے اور انگلی میں انکی ایک انگشتری تھی پس سائل نے آگے بڑھکر وہ انگشتری انکی
انگلی میں سے اوتار لی جناب رسولخدا صلعم نے یہ دیکھکر کہا کہ خداوندا بھائی میرے موسیٰ نے سوال کیا تھا تجھسے کہ پروردگار میرے کھولدے تو سینہ
میرا اور آسان کر تو امر میرا اور کھولدے تو گرہ کو زبان میری سے کہ سمجھیں وہ بات میری کو اور کردے تو واسطے میرے ایک وزیر اہل میرے میں سے
ہارون بھائی میرے کو مضبوط کر تو اس سے پشت میری کو اور شریک کر تو اسکو میرے امر میں اور فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ پس نازل کیا تو نے
قرآن ناطق کو یعنی موسیٰ کی التماس کے جواب میں فرمایا تو نے سنشد عضدک باخیک ونجعل لکما سلطانا فلا یصلون الیکما یعنی قریب ہے کہ
مضبوط کردیں بازو تیرا ساتھ بھائی تیرے کے اور کردیں واسطے تمہارے غلبہ پس نہ پہنچیں گے وہ طرف تمہارے اب ہمارے حضرت صلعم مطابق
اسکے دعا کرتے ہیں کہ خداوندا میں محمد نبی تیرا اور برگزیدہ تیرا ہوں پس کھولدے تو واسطے میرے سینہ میرے کو اور آسان کر تو واسطے میرے امر میرے کو
اور کردے تو واسطے میرے وزیر اہل میرے سے علیؑ کو مضبوط کر تو ساتھ اسکے پشت میری کو ابوذر کہتے ہیں کہ کلام جناب رسولخدا صلعم کا تمام نہوا تھا کہ
جبرئیلؑ یہ آیت لیکر نازل ہوئے اور کہا کہ اے محمد پڑھ تو انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ وہم راکعون
پس انما کے لفظ سے کہ کلمہ حصر کا ہے ثابت ہوا کہ مالک اور آقا جمیع مومنین کا اور انکے کل امور دنیا اور دین کا خدا ہے اور پیغمبر اسکا اور جس مومن نے کہ
حالت رکوع میں زکوٰۃ دی ہے نہ غیر اسکا اور حالت رکوع میں زکوٰۃ کا دینا کسی شخص سے وقوع میں نہیں آیا ہے بجز علی بن ابیطالب کے اور ہماری
احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ سب آئمہ معصومینؑ نے حالت رکوع میں زکوٰۃ دی ہے اس صورت میں یہ بھی اس آیت میں داخل ہونگے پس علیؑ
مالک اور آقا جمیع مومنین کے ہوئے اور یہی ہیں معنی خلافت کے اور اس آیت میں خطاب جمیع مومنین کیطرف ہے پس خلفاء ثلثہ اگر مومنین میں
داخل ہیں تو اس خطاب سے خارج نہوں گے وہ بھی تحت تصرف علیؑ کے داخل ہونگے اور اس صورت میں علیؑ کی خلافت کو بعد خلافت ثلثہ کے قرار دینا بیوجہ
ہے البتہ اگر انکے واسطے بھی قرآن میں کوئی ایسا حکم نازل ہوتا تو مضائقہ تھا اور اگر ابوبکر کی شان میں یہ آیت ہوتی جیسے کہ عکرمہ خارجی دشمن
علیؑ روایت کرتا ہے کہ ابوبکر کی شان میں یہ آیت ہے تو چاہئے تھا کہ وقت نزاع خلافت ابوبکر کے اس آیت کو پیش کرتے اور الائمہ من قریش
کہنے پر اکتفا کرتے جیسے کہ علی بن ابیطالب نے وقت نزاع خلافت کے ابوبکر سے کہا تھا کہ میرے واسطے ولایت ہے ہمراہ خدا اور رسولؐ کے حقوق
یعنے انگشتری سائل کو رکوع میں دی تھی یا تیرے واسطے ہے کہا ابوبکر نے کہ واسطے تیرے ہے چنانچہ صافی میں خصال سے نقل کی ہے اور لفظ
ولی کا اس آیت میں بمعنی محب اور ناصر نہیں ہو سکتا جیسے کہ بعضے مفسرین مخالفین کہتے ہیں اسواسطے کہ اس صورت میں معنی اس آیت
بلحاظ کلمہ انما اسطرح ہونگے کہ محب یا ناصر تمہارا خدا اور رسولؐ اسکا اور وہ لوگ ہیں کہ جو نماز کو قایم کرتے ہیں اور دیتے ہیں زکوٰۃ کو حالت رکوع
میں اور یہ معنی ہرگز درست نہیں ہو سکتے ہیں اسواسطے کہ سب مومنین آپس میں محب اور ناصر ہیں گو زکوٰۃ کو حالت رکوع میں نہ دیویں
اور فقط علیؑ کو ناصر اور محب ہونیکی تخصیص نہیں ہے اور الذین یقیمون الصلوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ کہ یہ سب الفاظ جمع کے ہیں ان الفاظ کے
لحاظ سے جمیع مومنین مراد نہیں ہو سکتے اسواسطے کہ سب مومنین نے حالت رکوع میں زکوٰۃ نہیں دی ہے اور سوا اسکے خطاب جمیع مومنین
کیطرف ہے اگر جمیع مومنین ولی یا ناصر ہوں تو ہر ایک شخص اپنے نفس کا ولی اور محب اور ناصر ہوجاتا ہے اور یہ مقصود اس سے ہرگز نہیں ہے
بلکہ مراد سب الفاظ جمع سے اس آیت میں علی بن ابیطالب ہیں اور قرآن شریف میں لفظ جمع کا واحد کیواسطے اکثر آیات میں آیا ہے اور ہماری
کتابوں میں مذکور ہے کہ ہر امام نے آئمہ معصومین علیہم السلام میں سے اپنے عہد میں سائل کو حالت رکوع میں زکوٰۃ دی ہے اس صورت میں
الفاظ جمع کے اپنے حقیقی معانی میں مستعمل ہوئے اور حصر بھی خدا اور رسولؐ اور دوازدہ امامؑ میں درست رہا اور جس صورت میں کہ بعد دعا کے
رسولخدا کے یہ آیت نازل ہوئی تو اس صورت میں جو لوگ کہ تاویلات واہیہ اپنی طبیعت سے ایجاد کرکے علیؑ کی خلافت بلا فصل کو
باطل کرتے ہیں محض تعصب اور ہٹ دہرمی ہے اور بات ما تقدم اور ما تاخر کا لحاظ ہمیں ہرگز نہیں ہو سکتا کہ تالیف قرآن کے موافق

نازل کی نہین ہی اور سوا اسکے یہ امر ہے کہ پہلے اس حدیث کو جو کہ علیؑ کی وزارت مین ہی اور رسولخدا صلعم نے علیؑ کی وزارت کیواسطے دعا
مانگی ہی باطل کرین تو بعد اسکے کوئی جواب تاویل کرکے دیوین اور عمر بن خطاب سے روایت ہی کہا کہ واللہ مینے چالیس مرتبہ سایل کو انگوٹھی
رکوع مین دی اور چاہا کہ میری واسطے بھی آیت نازل ہو جیسے کہ علیؑ کیواسطے نازل ہوئی ہی لیکن میرے واسطے نازل نہوئی اور جناب امیر
علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ مین مسجد مین نماز پڑہتا تہا کہ ایک سائل آیا اور اسوقت مین رکوع مین تہا مینے اسوقت انگشتری اپنی انگشت مین سے
اسکو دی پس نازل کی خدا نے یہ آیت کہ انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا الآیہ اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ
رسولخدا صلعم بیٹہے تہے اور اسوقت حضرت کی پاس یہودیون کی قوم کے بھی آدمی بیٹہے تہے اور انمین عبداللہ بن سلام بھی تہا کہ یہ آیت
نازل ہوئی پس رسولخدا صلعم مسجد کیطرف روانہ ہوئے ایک سائل آگے آیا اُس سے پوچہا کہ تجہکو کسینے کچہہ دیا ہی کہا کہ ہان یہ شخص جو
نماز پڑہتا ہی اسنے مجہکو دیا ہی اور وہ امیر المومنین علیہ السلام تہے اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے یہودیون مین سے کئی شخص مثل عبداللہ
بن سلام اور اسد اور ثعلبہ اور ابن امین اور ابن صوریا وغیرہ کے جو مسلمان ہوتے تہے رسولخدا صلعم کیخدمت مین حاضر تہے ان لوگون
نے عرض کی کہ یا رسولخدا موسیٰ نے یوشع بن نون کو اپنا وصی کیا تہا آپ کا وصی کون ہی اور آپکے بعد ہمارا مولا کون ہی اسوقت
آیہ انما ولیکم اللہ کا نزول ہوا رسولخدا نے فرمایا کہ یہان سے اُٹہو دیکہا کہ ایک سایل کہڑا ہے اُس سے پوچہا کہ تجہکو کسینے کچہہ دیا ہے
کہا کہ ہان یہ انگوٹھی دی ہی پوچہا کہ کسنے دی ہی کہا کہ اس شخص نے کہ جو نماز پڑہتا ہی پہر پوچہا کہ کس حالت مین دی ہی کہا کہ حالت
رکوع مین اُسوقت رسولخدا صلعم نے تکبیر کہی اور اہل مسجد نے بھی تکبیرین کہین اور رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ علی بن ابیطالب تمہارا
ولی ہی بعد میرے اُسوقت لوگون نے کہا کہ راضی ہوے ہم خدا کے پروردگار ہونیسے اور محمد صلعم کے نبی ہونیسے اور علیؑ کے ولی ہونیسے اور اسکے
بعد آیت نازل ہوئی کہ وَمَن یَتَوَلَّ اللّٰہَ وَرَسُولَہٗ اور جو شخص کہ دوست اور ولی رکہے خدا کو اور پیغمبر اسکے کو کہ اُس کی
متابعت کرے وَالَّذِینَ آمَنُوا اور دوست رکہے اور ولی جانے اُن لوگون کو کہ ایمان لائے ہین فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ پس تحقیق
لشکر خدا کا کہ وہ مومنین ہین ہُمُ الْغَالِبُونَ وہی غالب ہونیوالے ہین اور ضمیر ہم کی جگہہ لفظ حزب کا جو آیا ہی یہہ اُن لوگون کی
تعظیم کیواسطے ہی یعنی جو شخص خدا کو اور رسول کو اور مومنین کو دوست رکہتے ہین اور ولی اپنا جانتے ہین وہ لشکر خدا کے ہین اور
وہی غالب ہین اور یہان یتول کے معنی ولی اور مولا جاننے کے مناسب ہین پہلی آیت کیمطابق اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ
والذین آمنوا سے مراد اس آیت مین وہ لوگ ہین کہ جو امین ہین خلایق پر کہ وہ حجتین خدا کی اور اوصیاء پیغمبر کے ہین پیشوا مانند ہین
اور ابن عباس سے روایت ہی کہ بعضے صحابہ کو بعضے یہودیون سے دوستی تہی اور وہ یہودی پہلے تو اسلام کو ظاہر کرتے تہے اور آخر کو منافق
ہوگئے تہے اور وہ رفاعہ بن زید اور سوید بن حارث تہے خدا تعالیٰ نے مسلمانون کو اُن کی دوستی سے منع کیا اور فرمایا یَا اَیُّہَا الَّذِینَ آمَنُوا
اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو لَا تَتَّخِذُوا الَّذِینَ اتَّخَذُوا دِینَکُمْ یعنی نہ مقرر کرو تم اُن لوگون کو کہ پکڑا ہے انہون نے
یعنی ٹہیرایا ہی انہون نے دین تمہارے کو کہ وہ دین اسلام ہی ہُزُوًا وَّلَعِبًا ٹہٹہا اور کہیل کہ ظاہر مین کہتے ہین کہ ہم مسلمان
اور دل مین اپنے کفر کو پوشیدہ رکہتے ہین مِنَ الَّذِینَ اُوتُوا الْکِتَابَ اُن لوگون سے کہ دیئے گئے ہین وہ کتاب مِن قَبْلِکُمْ پہلے تم
سے وَالْکُفَّارَ اَوْلِیَاءَ اور کفار کو دوست یعنی جن لوگون نے کہ تمہارے دین کو ہنسی اور کہیل مقرر کیا ہی یہودیون مین سے
اُن یہودیون کو اور کفار کو اپنا دوست مقرر مت کرو اور عطف کفار کا الذین اتخذوا پر ہے اسواسطے وہ منصوب ہی اور باعتبار عطف کے
مفعول لا تتخذوا کا ہی اور اہل بصرہ اور کسائی نے اسکو مجرور پڑہا ہے الذین اوتوا الکتاب پر عطف اُسکا کرکے اور اولیاء مفعول ثانی لا تتخذوا
کا ہی اور فرماتا ہی خدا کہ وَاتَّقُوا اللّٰہَ اور ڈرو تم خدا سے اسکے حکم کی مخالفت مین اِن کُنتُم مُّؤْمِنِینَ اگر ہو تم ایمان لانیوالے خدا اور

ع ۸ ۶ ۱۲

پیغمبر پر کہ اسواسطے کہ ایمان اسی امر کا تقاضا کرتا ہے کہ دشمنان خدا سے دوستی نکرنی چاہیے اور کہتے ہیں کہ جسوقت مومنین بعد اذان کے
نماز کیواسطے اٹھتے تو یہودی کہتے ہنسی کی راہ سے کہ اوٹھے نہ اسطرح جیسے کہ اٹھنا چاہیے اور نماز پڑھتے ہیں نہ اسطرح جیسے کہ پڑھنی چاہیے خدا تعالی نے
یہ آیت نازل کی کہ وَاِذَا نَادَیْتُمْ اِلَی الصَّلٰوةِ اور جسوقت آواز دیتے ہو تم طرف نماز کی اے مومنین یعنی جسوقت تم اذان کہکر
لوگوں کو نماز کیواسطے بلاتے ہو تو اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا پکڑتے ہیں وہ اسکو ہنسی یا کھیل یعنی تمہاری نماز کو وہ ٹھٹھا اور بازی
مقرر کرتے ہیں ذٰلِكَ یہ ٹھٹھا اور کھیل انکا بِاَنَّهُمْ بسبب اسکے ہے کہ تحقیق وہ لوگ قَوْمٌ لَّا یَعْقِلُوْنَ ایسی قوم ہیں کہ نہیں
سمجھتے ہیں اور نہیں عقل رکھتے ہیں اور نہیں جانتے ہیں کہ اس ہنسی کی عوض میں کیا عذاب ہوگا اور کہتے ہیں کہ ایک نصرانی مدینہ میں
رہتا تھا جسوقت اذان میں اشہد ان محمد الرسول اللہ سنتا تو کہتا کہ خدا تعالی دروغگو کو جلا کر سوختہ کرے ایک شب خادم اسکا آگ لایا
اور وہ نصرانی مع اہل و عیال اپنے گھر میں سوتا تھا اس خادم نے آگ کو روشن کیا اور پتنگا آگ کا اوڑکر اسکی چھت میں پہنچا سب مکان
اسکا جلگیا اور نصرانی بھی اپنے اہل و عیال سمیت جلکر مرگیا اور کہتے ہیں کہ ابو یاسر بن اخطب اور رافع بن ابی رافع ایک جماعت یہود
کو ہمراہ لیکر جناب رسول خدا صلعم کی پاس آئے اور پوچھا کہ تو ان پیغمبروں میں سے کسی پر ایمان رکھتا ہے فرمایا کہ میں خدا پر ایمان رکھتا ہوں
اور اس چیز پر کہ ہمپر نازل ہوئی ہے اور جو چیز کہ ابراہیم اور اسحاق اور موسی اور عیسی پر نازل ہوئی ہے جسوقت یہودیوں نے حضرت
عیسی کا نام سنا تو انکی نبوت کا انکار کیا اور کہا تمہارے دین سے بدتر ہم کسی دین کو نہیں جانتے ہیں یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے
خدا کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ اے اہل کتاب هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّاۤ نہیں عیب کرتے ہو تم اور نہیں انکار
کرتے ہو تم ہمسے اِلَّاۤ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ مگر اسواسطے کہ ایمان لائے ہم ساتھ خدا کے وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْنَا اور ساتھ اس چیز کے کہ نازل کیگئی
ہے طرف ہماری یعنی قرآن وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ اور ساتھ اس چیز کے کہ نازل کیگئی ہے پہلے اس سے مثل توریت اور انجیل کے
وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ اور تحقیق کہ اکثر تمہارے بدکار اور باہر ہونیوالے احکام خدا سے ہیں اور فرماتا ہے خدا کہ قُلْ کہہ تو اے محمد
هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ کیا خبر دوں میں تمکو ساتھ بدتر کے اس سے کہ جو تم نے کہا ہے کہ دین تمہارا بدتر سب دینوں سے ہے یعنی
میں تمکو خبر دوں کہ جو تم نے کہا ہے اس سے بھی بدتر ہے مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ باعتبار بدلے کے نزدیک خدا کے اور وہ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ
وہ شخص ہے کہ لعنت کی ہے اسکو خدا نے اور مثوبہ تمیز واقع ہوا ہے اور اصل میں مثوبہ نیکی کے بدلے کو کہتے ہیں اور یہاں بدی کی سزا
میں واقع ہوا ہے یہ ایسا ہے جیسے کہ وبشرہم بعذاب الیم اور من لعنہ اللہ بدل ہے شر سے یا خبر مبتدائے محذوف کی ہے اور
تقدیر اسکی ہو من لعنہ اللہ وَغَضِبَ عَلَیْهِ اور غصے میں ہوا ہے اوپر اسکے اور وہ یہودی ہیں کہ انکو خدا تعالی نے اپنے
غضب میں گرفتار کیا ہے وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِیْرَ اور کردیا ہے انمیں سے بندر اور سور مسخ کرکے انکی نافرمانی کی جہت سے
بندر ہوجانیکا ذکر تو سورہ بقر میں گذرا ہے اور سور ہوجانیکا ذکر انشاء اللہ تعالی اس سورہ کے آخر میں آئیگا وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ اور
وہ شخص کہ عبادت کی اسنے طاغوت کی یعنی شیطان کی یا سوا ہے خدا کے جس کسی کو کہ معبود اپنا مقرر کیا ہے یعنی بدتر نزدیک خدا کے
باعتبار جزا کی وہ شخص ہے کہ جسپر لعنت کی ہے خدا نے اور غضب کیا ہے اور انمیں سے بندر اور سور کئے ہیں اور وہ شخص ہے بدتر باعتبار
جزا کے جسنے عبادت کی طاغوت کی اور فرماتا ہے خدا کہ اُولٰٓئِكَ یہ وہ لوگ جو کہ لعنت کئے گئے ہیں شَرٌّ مَّكَانًا بدتر ہیں
باعتبار مکان اور جگہہ کے کہ جگہہ انکی ہمیشہ کی آتش دوزخ ہے وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِیْلِ اور گمراہ زیادہ ہیں راہ سیدھی سے
اور عبد الطاغوت کو حمزہ نے بضم با اور کسرہ تا پڑھا ہے اور باقیوں نے بفتح دال اور نصب تا پڑھا ہے اور سوا اسکے اس میں
قراتیں ہیں اور کتابوں میں قرأت کی لکھی گئی ہیں اور اب خدا تعالی منافقوں کا حال بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ

وَاِذَا جَاۤءُوْكُمْ اور جبوقت آتے ہین وہ منافق یہودیون اور بت پرستون کے تمہارے پاس ای مومنین تو قَالُوْٓا اٰمَنَّا کہتے ہین وہ کہ ایمان
لائے ہم مثل تمہارے وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ اور تحقیق داخل ہوئے ہین وہ ساتھ کفر کے وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ اور وہ تحقیق نکلے ہین ساتھ
اُس کفر کے یعنی وقت داخل ہونیکے تمہارے پاس اور وقت نکلنے کے ہر حالت مین وہ کفر کے ساتھ ہین اور جو کچھ اے محمد تجھسے سنتے ہین وہ اُنکے
دلون مین اثر نہین کرتا ہے وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور خدا خوب جانتا ہے اور زیادہ عالم ہے بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ساتھ اُس چیز کے کہ چھپا
تے ہین وہ کفر اور نفاق کو اور مومنین کے کینہ کو اپنے دلون مین پس موافق اُنکے کفر کے خدا اُنکو سزا دیگا اور فرماتا ہے خدا کہ وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ
اور دیکھتا ہے تو اے محمد بہتون کو اُن یہودیون یا منافقین سے کہ يُسَارِعُوْنَ فِى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ جلدی کرتے ہین اور دوڑتے ہین وہ بیچ
گناہ کے اور ظلم کے اور حد سے گزر جانیکے گناہ کے اور بعضے کہتے ہین کہ اثم وہ گناہ ہے کہ اُسکے کرنیکے سے غیر کو وہ گناہ نہ پہنچے اور عدوان وہ گناہ
ہے کہ جو غیر کو پہنچے وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ اور بیچ کہانے اُنکے کے حرام کو کہ رشوت یا سود کہاتے ہین لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ البتہ بد ہے
وہ چیز کہ ہین وہ یہودی عمل لاتے لَوْلَا يَنْهٰهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ کیون نہین منع کرتے ہین اُنکو عابد لوگ وَالْاَحْبَارُ اور علماء
اُنکے مذہب کے عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ اُنکے گناہ کو وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ اور کہانے اُنکے سے حرام کو یعنی دروغ کہنے سے اور رشوت کہانے سے وہ
اُنکو نہین منع کرتے ہین لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ البتہ بد ہے وہ چیز کہ ہین وہ کرتے اس سے معلوم ہوا کہ بد کام سے منع کرنا اور نیک کام کا حکم
کرنا واجب ہے اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی کسی قوم پر گزرے کہ وہ گناہ مین مشغول ہون اور وہ اُنکو ان افعال ناشائستہ
سے منع نکرے تو قریب ہے کہ خدا تعالیٰ اُسپر عذاب کو نازل کرے لیکن یہہ منع کرنا قدرت پر موقوف ہے اور اگر قدرت نرکہتا ہو اور منع کرنے سے
کچھ ضرر ہوتا ہو اور فتنہ برپا ہو تو اُسوقت متعرض اُنکے نہونا چاہیئے بلکہ اُس سے اجتناب لازم ہے اور کافی مین لکھا ہے کہ حقتعالیٰ نے حضرت
شعیب پیغمبر کو وحی کی کہ تیری قوم سے ایک لاکہہ آدمیون کو مین عذاب کرونگا اور چالیس ہزار بدون کو اور ساٹھ ہزار نیکون کو حضرت شعیب نے عرض کی
کہ خداوندا جو کہ بد ہے اُنہون نے اپنے اعمال بد کی سزا پائی اور نیکون کے عذاب ہونیکی کیا وجہ ہے وحی آئی کہ اُن لوگونکو اسواسطے عذاب
ہوگا کہ اُن لوگون نے سستی کی گناہ کرنیوالون سے کہ اُنپر غصہ نہوئے میرے غصہ کی متابعت سے اور بعضی روایتین آیا ہے کہ پیغمبر
حضرت یوشع کا لیسا حقتعالیٰ نے فرمایا کہ اُن نیکون کو اسواسطے عذاب کرونگا کہ اُنپر غضبناک نہوئے اور نشست برخاست اور کہانا اور پینا اُن
لوگون نے اُن گناہ کرنیوالونکے ہمراہ کیا اور امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ یہودی کہتے تھے کہ خدا تعالیٰ اپنے کام سے فارغ ہوگیا ہے کم
اور زیادہ کچھ نہین کرسکتا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ بعضے یہودی ہجرت سے پہلے مدینہ مین مالدار تھے اور بعد ہجرت کے وہ اپنے عناد سے ایمان
نہ لائے تو خدا تعالیٰ نے اُنکے مالو مین سے برکت اُٹھالی اُسوقت وہ کہنے لگے کہ ہاتہہ خدا کے بند ہین خدا تعالیٰ نے اُنکے رد مین یہہ آیت نازل
کی کہ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ اور کہا یہودیون نے کہ ہاتہہ خدا کا بستہ ہو رہا ہے کم و زیادہ کرنے یا بخشش کرنے سے
یعنی بخیل ہے کہ اُسکو جو کچھ دینا تہا دے دیا ہے کہ اب اُس سے کچھ نہین ہوسکتا خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ بستہ ہوجاوین
ہاتہہ اُن یہودیونکے نیکی سے تاکہ وہ ہمیشہ ذلیل اور خوار رہین اور فقیر اور عاجز ہون وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا اور لعنت کئے جاوین بسبب
اُس چیز کے کہ کہا ہے اُنہون نے خدا تعالیٰ کی شان مین کہ ہاتہہ اُسکا بستہ ہے بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ بلکہ دونون ہاتہہ اُس خدا کے کشادہ
ہین یہہ کنایہ ہے اُسکی نعمت کے فراخ ہونیسے اور اُسکے فضل اور کرم کی کثرت سے اور مانع ہونے سے وہ پاک ہے يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ خرچ کرتا
ہے وہ خدا جسطرح چاہتا ہے اپنے فضل اور کرم سے یعنی کثرت سے بخشش اور انعام کرتا ہے کہ دونون ہاتہون سے دیتا ہے اور مراد دونون ہاتہو
دینے سے یہہ ہے کہ بے نہایت بخشش کرتا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ اور البتہ زیادہ کرتی ہے بہتون کو اُن یہودیون
مین سے مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ وہ چیز کہ نازل کیگئی ہے پروردگار تیرے کیطرف سے یعنی قرآن طُغْيَانًا وَّكُفْرًا یا فرمایا

اور کفر کو یعنی خدا تعالیٰ جو تجھپر احکام کو نازل کرتا ہے قرآن میں تو یہ یہودی بسبب عناد کے اُن احکام کے نازل ہونیسے اپنی نافرمانی اور کفر کو زیادہ کرتے
ہیں اور بسبب عداوت کے اپنے کفر کو بڑھاتے ہیں اور فرماتا ہے خدا کہ وَأَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ اور ڈالی ہمنے درمیان اُن
یہودیونکے عداوت اور دشمنی إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ روز قیامت تک یعنی ان یہودیونکی قوم میں مثل قریظہ و بنی نضیر کے انکے آپسمین
دشمنی ڈالدی ہے کہ ہر فرقہ انکا دوسرے فرقہ کو کافر کہتا ہے اور قیامت تک انکی دشمنی آپسمین چلی جائیگی اور یہ بسبب اسکے ہے کہ انکے عناد کی
جہت سے توفیق اور لطف کو انپر سے اٹھا لیا ہے اور انکے حال پر انکو چھوڑ دیا ہے اسواسطے یہ کفر اور عداوت میں زیادہ ہوتے جاتے ہیں اور فرماتا ہے
خدا کہ كُلَّمَا أَوْقَدُوا نَارًا لِلْحَرْبِ جسوقت روشن کیا انہوں نے آگ کو واسطے لڑائی بھڑکے تو أَطْفَأَهَا اللَّهُ بجھا دیا
اسکو خدا نے یعنی جسوقت ان یہودیوں نے چاہا کہ متفق ہوکر مسلمانوں سے لڑیں خدا تعالیٰ نے انمین پھوٹ ڈالدی اور آپسمین انکے
نزاع ڈلوا دئے کہ وہ اپنے ہی جھگڑوں میں مشغول رہتے ہیں اور دوسرے کام کا ارادہ نہیں کرتے اور اگر کسی سے لڑائی کا ارادہ کرتے ہیں تو مغلوب
ہوجاتے ہیں پس جسوقت انہوں نے توریت کے احکام سے مخالفت کی تو بخت نصر انپر غالب ہوا اور جسوقت انہوں نے فساد کیا تو فسطوس
رومی نے انپر غلبہ کیا اور پھر انہوں نے زمین میں تباہی اور فساد کیا تو مجوس انپر غالب ہوئے اور اسکے بعد جو انہوں نے فساد کیا تو مسلمان انپر
غالب ہوئے وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا اور دوڑتے ہیں بیچ زمین کے فساد کرنیوالے ہوکر اور فساداً حال واقع ہوا ہے یعنی یہودی
زمین میں تباہی کیا کرتے ہوئے پھرتے ہیں اور رسول خدا کی رسالت اور نبوت کے مٹانے میں کوشش کرتے ہیں وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ اور خدا
نہیں دوست رکھتا ہے فساد کرنیوالونکو اور انکے افعال کے موافق انکو سزا دیگا کہ ذلت اور خواری جزیہ کی اور اسیری اور قتل ہونا انکے واسطے مقرر ہو
اور کہتے ہیں کہ جسوقت یہودیوں نے ایسے ایسے فساد کئے تو یہ ذلت اور خواری انکو انکے افعال کی جہت سے پہونچی کہ آجتک وہ مغلوب ہیں مسلمانوں
سے اور قیامت تک اسیطرح چلے جائینگے اور جاننا چاہئے کہ کلما اوقدوا کی آیت سے صاف ظاہر ہے کہ فعل بندہ کا غیر فعل خدا ہے اسواسطے کہ خدا تعالیٰ
نے بندونکے فعل کو اپنے فعل سے علیحدہ شمار کیا ہے اگر فعل بندہ کا فعل خدا کا ہوتا تو خدا اسطور کیون فرماتا کہ انہوں نے آگ کو روشن کیا اور ہمنے
وہ آگ بجھائی بلکہ اسطرح کہنا چاہئے تھا کہ ہمنے آگ روشن کی اور ہمنے ہی بجھائی پس باطل ہوا اس آیت سے مذہب اُن لوگونکا جو کہتے
ہیں کہ خالق بندہ کے افعال کا خدا ہے اور جو بندہ کرتا ہے وہ فعل خدا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ اور اگر تحقیق
اہلکتاب یعنی یہود اور نصاریٰ آمَنُوا وَاتَّقَوْا ایمان لاتے محمدؐ پر اور خدا کو خدا جانتے اور ڈرتے خدا سے اور پرہیزگاری اختیار کرتے تو
لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ البتہ دور کرتے ہم اُن گناہوں سے انکے کو وَلَأَدْخَلْنَاهُمْ جَنَّاتِ النَّعِيمِ اور البتہ داخل کرتے ہم انکو بہشتوں
نعمتوں کی میں وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ اور اگر تحقیق وہ قائم کرتے توریت اور انجیل کو کہ احکام کو اسکے جاری کرتے
اور انپر عمل کرتے وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ اور قایم کرتے وہ اسچیز کو کہ نازل کیگئی ہے طرف انکے مِنْ رَبِّهِمْ پروردگار انکے کیطرف سے کہ وہ قرآن ہے
لَأَكَلُوا مِنْ فَوْقِهِمْ البتہ روزی کہاتے وہ اوپر اپنے سے وَمِنْ تَحْتِ أَرْجُلِهِمْ اور نیچے پاؤں اپنے سے کہ روزی انپر فراخ ہوتی اور ہر طرف سے
روزی انکو پہنچتی کہ اوپر سے تو مینہ انپر برسا کرتا اور نیچے انکے زمین پر زراعت کثرت سے پیدا کرتی لیکن انہوں نے کفر کو اختیار کرکے روزی اپنی
اوپر تنگ کی مِنْهُمْ أُمَّةٌ مُقْتَصِدَةٌ بعضے ان یہود میں سے ایک گروہ ہے میانہ سیدھی چلنے والے جو کہ پیغمبر آخر الزمان پر ایمان لائے ہیں
وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ سَاءَ مَا يَعْمَلُونَ اور بہت ان میں سے ایسے ہیں کہ بری ہے وہ چیز کہ عمل کرتے ہیں وہ کہ کفر اور عناد اور انکار کو انہوں نے اختیار کیا ہے
اور اب خدا تعالیٰ جناب امیر علیہ السلام کی خلافت بلافصل کی تاکید میں بیان کرتا ہے چنانچہ امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام سے فرمایا ہے
اور اہل سنت کی محدثوں میں ابن مردویہ نے کتاب مناقب میں ابن عباس اور زید بن علی سے اور ابو القاسم حسکانی نے شواہد التنزیل میں
روایت کی ہے کہ جسوقت مامور ہوئے رسول خدا صلعم خدا تعالیٰ کیجانب سے کہ پہنچادے لوگونکو علی کی فضائل میں جبکہ حکم خدا کا تجھکو

ع ۹ ۱۰ ۱۴

رسول خدا صلعم نے کہا کہ اے پروردگار میرے یہ لوگ تازہ مسلمان ہیں یعنی میں ڈرتا ہوں کہ میرے کہنے کو قبول نکریں جو کچھ کہ میں علیؑ کے مقدمہ میں کہوں
جس وقت کہ مکہ سے آخری حج کر کے مدینہ کو پھرے اور غدیر خم پر پہنچے تو یہ آیت نازل ہوئی اور ایسے ہی حضرت باقرؑ اور حضرت صادق علیہما السلام
فرمایا ہے اور وہ آیت یہ ہے کہ فرماتا ہے خدا یَا اَیُّهَا الرَّسُوْلُ اے پیغمبر بَلِّغْ پہنچا دے تو لوگوں کو مَا اُنْزِلَ اِلَیْكَ جو چیز کہ نازل کی گئی
ہے طرف تیری مِنْ رَّبِّكَ پروردگار تیرے کی طرف سے شرع کے احکام میں سے وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ اور اگر نکریگا تو یعنی اگر تو اُس حکم کو نہ پہنچایگا
فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ پس نہیں پہنچایا ہے تو نے پیغام اُسکے لوگوں پر اور اپنی رسالت کو تو نے ادا نہیں کیا ہے اسواسطے کہ بعضے احکام کا نہ
پہنچانا ضائع اور برباد کرتا ہے اُن حکموں کو جو کہ پہنچائے ہیں جیسے کہ بعض رکن نماز کا ادا نکرنا باطل کرتا ہے تمام نماز کو اور بعض حکم نہ پہنچانا ایسا ہے
جیسے کہ کل احکام کو نہیں پہنچایا اور فرماتا ہے خدا اپنے حبیب کو کہ وَاللّٰهُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ اور خدا نگاہ رکھے گا تجھکو آدمیوں سے یعنی
نگاہ رکھیگا خدا تجھکو آدمیوں کی شر سے کہ وہ تجھکو آزار نہ پہنچا سکیں گے اُس حکم کی پہنچانے میں پس کوشش کر تو اُس حکم کے پہنچانے میں
اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْکٰفِرِیْنَ تحقیق خدا راہ نہ دکھلائیگا قوم کفار کو کہ تجھپر انکا غلبہ ہو اور تیرے ہلاک کرنے پر ہرگز انکو قادر نکریگا
اجماع اہلبیت علیہم السلام کا یہ ہے کہ یہ آیت علی بن ابیطالب علیہ السلام کی خلیفہ کرنیکی تاکید میں نازل ہوئی ہے اور جس وقت یہ آیت نازل ہوئی
تو رسول خدا صلعم نے حق میں علی بن ابیطالب کے فرمایا کہ من کنت مولاه فعلی مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه وانصر من نصره واخذل
من خذله یعنی وہ شخص کہ میں ہوں آقا اور مالک اور متصرف جمیع امور اُسکے کا پس علیؑ آقا اور مالک اور متصرف جمیع امور اُسکے کا ہے اے خدا دوست رکھ
تو اُس شخص کو کہ دوست رکھے اُسکو اور دشمن رکھ تو اُس شخص کو کہ دشمن رکھے اُسکو اور مدد کر تو اُسکی جو کہ مدد کرے اُسکی اور ترک نصرت کر تو اُسکی
جو کہ ترک نصرت کرے اُسکی یہ آخر کے فقرات بھی سب خلیفہ ہونے پر دلالت کرتے ہیں کہ لوگ آپکی کمک کر کے خلافت کو اُنکے جاری اور قائم کریں اور
تنہا اور بے یار اُنکو نہ چھوڑیں اور اگر علیؑ دوست یا ناصر ہوں امت کے جیسے کہ منکرین خلافت بلافصل کہتے ہیں تو پس اس دعا کو تحقیق کیا حضرت نے
ہے اس دعا کی جو کہ حضرت رسول نے علیؑ کے حق میں کی ہے اور علیؑ کو دوست یا ناصر ہونیکو کسی کی نصرت کیا درکار ہے بہت تعجب ہے کہ وا
رعایت حال لوگوں کا ایسے امر ظاہر میں تاویلیں کر کے حق صریح کو باطل کرتے ہیں اور تفسیر درمنثور اور تفسیر نیشاپوری اور تفسیر کبیر اور تفسیر
اسباب نزول میں لکھا ہے اور تفسیر کبیر کی عبارت کا ترجمہ یہ ہے کہ جس وقت یہ آیت یعنی یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک نازل ہوئی
تو جناب رسول خدا صلعم نے علی بن ابیطالب کی فضیلت میں فرمایا کہ من کنت مولاه فعلی مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه فقال عمر ہنیا
لک اصبحت مولائی ومولا کل مومن ومومنة ترجمہ پہلے فقرہ کا تو گذر گیا ہے اور باقی کی عبارت کا ترجمہ یہ ہے کہ پس ملاقات کی عمر نے علیؑ سے بعد
سننے حدیث من کنت مولاه کی رسول خدا صلعم سے اور کہا عمر نے علیؑ سے کہ مبارک ہو واسطے تیرے اے پسر ابوطالب کہ ہو گیا تو مولا میرا اور مولا
جمیع مومنین اور مومنات کا دیکھو اس روایت میں عمر کے قول میں اصبحت کا لفظ آیا ہے اور اصبح صار کے معنی میں ہے اور صاف مراد یہ ہے کہ پہلے مولا
نہ تھا اور اب مولا ہو گیا پس اگر مولا کے معنے دوست یا ناصر کے ہوں تو قول عمر کا صحیح اور درست نہیں ہو سکتا اسواسطے کہ علیؑ جیسے قول حق تعالیٰ
کے المومنون والمومنات بعضهم اولیاء بعض سے پہلے ہی سے سب مومنین کو دوست تھے اور اس وقت دوست جدید ہونیکا کیا معنی ہے کیونکہ ترجمہ اس آیت کا یہ ہے کہ مومن مرد
اور مومنہ عورت بعض اُنکے دوست بعض کے ہیں یعنی سب مومنین ایک دوسرے کا دوست ہے پس علیؑ حدیث من کنت مولاه کے فرمانے سے پہلے ہی سب
مومنین کو دوست تھے اور ایسے ہی حدیث کے صادر ہونے سے پہلے ناصر بھی سب مومنین کے تھے کہ جہاد کفار پر کر کے مومنین سے کفار کو دفع کرتے تھے اور
مومنین کی نصرت کرتے تھے رسول خدا کے زمانہ میں اس آیت کے نازل ہونے سے پہلے اور حدیث من کنت کے صادر ہونے سے پہلے اور جہاد کرنا علیؑ کا اور
مومنین سے کفار کا دفع کرنا مثل آفتاب کے روشن ہے پس جو امر کہ علیؑ کو پہلے سے حاصل تھا اُسپر اصبحت کا لفظ کیونکر دلالت کر سکتا ہے بلکہ چاہئے کہ وہ امر
ابھی علیؑ میں ہونا چاہئے کہ پہلے سے وہ علیؑ میں نہ تھا اور وہ نہیں ہے سوا خلافت کے اسواسطے کہ مولا کی معانی میں سے ہے اور کوئی معنی یہاں درست

نہیں ہوسکتی اور دوست اور یا ناصر کے معنی دوسری وجہ سے بھی حدیث من کنت میں صحیح نہیں ہوسکتی اسواسطے کہ اگر یہ معنی درست ہوں تو چاہئے
تھا کہ رسولخدا دوست یا ناصر تھے تو اسکے علی بھی دوست یا ناصر ہوں اور یہ امر وقوع میں نہیں آیا ہے اسواسطے کہ اہل سنت کے نزدیک جنگ جمل
میں عائشہ کیطرف والے آدمی اور جنگ صفین میں معاویہ کی طرف والے آدمی سب مومنین اور اکثر مہاجرین اور انصار میں تھے اور رسول خدا
اہل سنت کے نزدیک ان سب کو دوست بھی تھے اور اگر علی مثل رسولخدا اسکے انکے دوست یا ناصر تھے تو نصرت انکی کیوں نہ کی بلکہ نصرت
کیعوض انکو قتل کیا اور جسوقت علی انکے ناصر نہوئے تو معلوم ہوا کہ مولا نہ بمعنی ناصر ہے اور نہ بمعنی دوست ہے اور گو ان لوگونکو بغاوت
کیجہت سے قتل کیا ہے لیکن دوست اور ناصر ہونا صادق آیا اور عثمان کے مقدمہ میں کیا کہینگے کہ وہ تو باغی بھی نہ تھے اور لوگوں نے انکے گھر کا
محاصرہ کرکے انکو قتل کیا اور علی بیٹھے ہوئے دیکھا کئے خلیفہ رسول کی نصرت نکی باوجودیکہ مصر کے آدمی سب انکے فرمانبردار بھی تھے یہ کیسی دوستی
اور نصرت تھی مثل رسولخدا کے پس معلوم ہوا مولا نہ بمعنی دوست ہے اور نہ بمعنی ناصر ہے اور نہیں ہے وہ مگر بمعنی مالک اور متصرف بجمیع امور اور یہ علی
کیواسطے ثابت تھا گو لوگوں نے بسبب تمرد اور عناد اور حب جاہ کی اطاعت علی کی نکی ہو اور تعجب ہے علمائے اہل سنت سے کہ صرف اس امر کا
تو اقرار کیا کہ بعد نازل ہونے آیہ یا ایہا الرسول کے پیغمبر خدا نے علی کی فضیلت میں من کنت مولاہ فرمایا ہے لیکن بپاس خاطر خلفا ثلثہ کہ انکی خلافت
باطل ہوتی تھی انکی زبانوں نے یارا نہ دیا کہ کہتے کہ بعد نزول اس آیہ کے من کنت مولاہ فعلی مولاہ علی کی خلافت کے مقدمہ میں فرمایا ہے کہ خلافت
کی جگہہ فضیلت کا ذکر کیا اور خلافت کو نکہا لیکن مراد اس فضیلت سے بھی سوا خلافت کا اور کچھ نہیں ہوسکتا حسد سے چاہیں تاویلیں کریں
علی کی خلافت بلا فصل کو باطل کریں اور فضیلت سے خلافت مراد ہونیکو تائید کرتی ہے روایت ابن مردویہ محدث اہل سنت کی کہ ابن عباس
اور زید بن علی سے فرمایا کہ جسوقت مامور ہوئے رسولخدا علی کی فضیلت بیان کرنیکو تو رسولخدا نے عذر کیا کہ خداوندا یہ لوگ تازہ مسلمان ہیں
یعنی ڈرتا ہوں کہ قبول نکریں علی کے مقدمہ میں جو کچھ میں کہوں پس جسوقت غدیر خم میں حج ادا کرکے پھرے تو آیہ یا ایہا الرسول بلغ تاکید سے
نازل ہوا پس معلوم ہوا کہ مراد فضیلت سے خلافت ہے ورنہ فضیلت کے پہنچانے میں کیا خوف تھا قبول نکرنیکا تازہ مسلمانوں سے وہ خلافت
ہی علی کی تھی کہ جو لوگوں کو پسند نتھی اور ابو القاسم حسکانی نے بھی مثل ابن مردویہ کے یہی روایت کی ہے اور ابی عمیر سے شواہد التنزیل میں جناب اور
میں وہ گذری ہے اور اکثر کتابوں میں لکھا ہے کہ جس روز یہ امر وقوع میں آیا ہے وہ روز بہت گرم تھا کہ کپڑوں کو پاؤں کے نیچے رکھتے تھے اور جو آدمی کہ پیچھے
رہگئے تھے انکا رسولخدا نے انتظار کیا اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ ستر ہزار آدمی اس روز رسولخدا صلعم کے ہمراہ تھے بعدد قوم موسیٰ کہ خدا تعالی نے
واسطے بیعت ہارون کے حکم دیا تھا سب نے اسیوقت بیعت کی اور بعد اسکے وہ بیعت توڑ ڈالی اور غدیر خم میں بھی ہوا ہی رسولخدا کے جسوقت سب
جمع ہوگئے تھے تو حضرت نے کجاووں کا اونٹوں کے منبر بنایا اور اسپر تشریف لیگئے اور حمد خدا میں خطبہ پڑہا اور پہلے فرمایا کہ میں تم میں سے عنقریب
رحلت کرتا ہوں کہ میری وفات کے ایام بہت قریب پہنچے ہیں اور دو چیزیں تم میں چھوڑے جاتا ہوں قرآن اور اہلبیت میری اگر ان دونوں کو
مضبوط پکڑوگے تم یعنی اگر انکی پیروی کروگے تو گمراہ نہوگے اور پھر حضرت نے فرمایا کہ کیا میں اولی نہیں ہوں تمہارے نفسوں سے اور مالک اور
متصرف تمہارے امور کا نہیں ہوں سب نے اقرار کیا اور عرض کی کہ ہاں یا رسولخدا آپ ولی ہیں جب لوگوں نے اقرار کرلیا تو حضرت نے فرمایا
کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ اور بعد اسکے دعا کی کہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ اور یہ روایت من کنت مولاہ
کی اہل سنت کی بہت کتب احادیث میں ہے اور امام الحرمین جوینی نے لکھا ہے کہ میں نے ایک کتاب مجلد اسی روایت کی بغداد میں دیکھی ہے اور ابن
مردویہ محدث اہل سنت نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم آیہ یا ایہا الرسول کو رسولخدا کے زمانہ میں اسطرح سنتے تھے کہ یا ایہا
الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیا مولی المومنین پس معلوم ہوا کہ رسولخدا نے جو علی کو مولی مومنین کا مثل اپنے فرمایا ہے
وہ اس آیت میں موجود تھا اور تفسیر در منثور میں جلال الدین سیوطی نے اور حافظ ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء میں ابو سعید خدری سے

روایت کی ہے کہ جسوقت رسولخدا نے علی کو منصوب کیا بروز غدیر خم اور صدا بلند کی واسطے اُسکے بولایت تو جبرئیل یہ آیت لیکر نازل ہوئے کہ
الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا آج کے دن کامل کیا مینے واسطے تمہارے دین تمہارے کو اور تمام کی مینے اوپر
تمہارے نعمت اپنی اور راضی ہوا مین تم سے دین اسلام کو قبول کرنیسے دیکھو یہ کامل ہونا دین کا خلافت سے ہی ہوا اور کسی چیز سے اور کتاب
مودة القربیٰ مین سید علی ہمدانی نے کہ جس کی تعریف مین مولوی جامی نے نفحات الانس مین لکھا ہے کہ اُسنے ایک ہزار چار سو اولیاء کی
صحبت پائی ہے اور علوم ظاہری و باطنی رکھتا تھا اُسنے روایت کی ہے عمر خطاب سے بیان کیا عمر خطاب نے وقال نصب رسول اللہ علیا علما
فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ واخذل من خذلہ وانصر من نصرہ اللہم انت شہیدی علیہم قال وکان
فی جنبی شاب حسن الوجہ طیب الریح فقال لی یا عمر عقد رسول اللہ عقدا لا یحلہ الا منافق فاحذر ان تحلہ قال عمر فقلت یا رسول اللہ انک حیث
قلت فی علی کان فی جنبی شاب حسن الوجہ طیب الریح قال کذا وکذا فقال نعم یا عمر انہ لیس من ولد آدم لکنہ جبرئیل اراد ان یؤکد علیکم ما
قلتہ فی علی یعنی کہا عمر نے کہ قائم کیا رسولخدا نے علی کو علم یعنی کوہ کہ ہدایت پاتے ہین اُس سے گمراہ آدمی پس کہا پیغمبر نے وہ شخص کہ تھا مین مولا اُسکا
پس علی مولا اُسکا ہے اے خدا دوست رکھہ تو اُسکو کہ جو کوئی دوست رکھے اُس علی کو اور دشمن رکھہ تو اُسکو کہ جو کوئی دشمن رکھے اُسکو اور ترک نصرت
کر تو اُسکی کہ جو کوئی ترک نصرت کرے اُسکی اور مدد کر تو اُسکی کہ جو کوئی مدد کرے اُسکی اے خدا تو گواہ میرا ہے اوپر اُنکے کہا عمر نے کہ اور تھا بیچ پہلو میرے کے
ایک جوان خوبرو اور خوشبو اور پاکیزہ بو پس کہا اُسنے مجھکو کہ اے عمر البتہ تحقیق منعقد کیا ہے رسولخدا صلعم نے ایک عقد کو کہ نہین کھولتا ہے
اُسکو مگر منافق پس ڈرتا ہو مین اس سے کہ کھولے تو اُسکو کہتے ہین عمر کہ پس کہا مینے کہ یا رسول خدا تحقیق کہ تو نے جسوقت کہا بیچ حق علی کے
تو تھا بیچ پہلو میرے کے ایک جوان خوبرو اور خوشبو کہا اُسنے ایسا اور ایسا پس کہا رسولخدا نے یہ سنکر کہ ہان اے عمر تحقیق کہ وہ نہین ہے اولاد
آدم مین سے لیکن وہ جبرئیل ہے ارادہ کیا اُسنے یہ کہ تاکید کرے وہ اوپر تمہارے اُس چیز کی کہ کہا ہے مینے بیچ مقدمہ علی کی اور ابن مردویہ نے اور عبداللہ مرزبان
نے اور اخطب خوارزم نے جو کہ علماء اہل سنت مین سے ہین لکھا ہے کہ بعد منصوب کرنے علی کی ولایت پر حسان شاعر نے کہ رسولخدا کے اصحاب مین سے
تھا علی کی مدح اور امامت اور خلافت مین اُسنے قصیدہ لکھا ہے اور قصیدہ کو لکہکر جناب رسولخدا صلعم کو سنایا ہے از انجملہ دو بیت اُسکے یہ ہین کہ
ینادیہم یوم الغدیر نبیہم ٭ بخم واسمع بالنبی منادیا ٭ فقال لہ قم یا علی فاننی ٭ رضیتک من بعدی اماما وہادیا ٭ اور حاصل اسکا یہ ہے کہ ندا کی
تھا اُنکو بروز غدیر پیغمبر اُنکا اور سنا تھا مین پیغمبر کو کہ ندا کرتا تھا کہ اٹھ تو اے علی رضامندی میری اسمین ہے کہ تو بعد میرے امام اور ہادی خلقت کا
ہو اور کمیت شاعر نے بھی قصیدہ علیہ لکھا ہے کہ ایک شعر اُسکا یہ ہے ویوم الدوح دوح غدیر خم ٭ ابان لہ الولایۃ لو اطیعا ٭ اور حاصل
اسکا یہ ہے کہ روز غدیر خم مین ظاہر کیا پیغمبر خدا نے واسطے علی کی ولایت کو کاش فرمانبرداری اُسکی لوگ کرتے اور فاضل الدین حموی نے
منتج الفاضلین مین لکھا ہے کہ کمیت شاعر کہتا ہے کہ مینے یہ قصیدہ علیہ کہہ لیا تو ایک رات حضرت علی کو مینے خواب مین دیکھا آپ نے فرمایا کہ
قصیدہ علیہ کو پڑھ تو مینے وہ قصیدہ پڑھا جب اُس بیت کو پڑھا تو حضرت علی نے فرمایا ولم ار مثل ذاک الیوم یوما ٭ ولم ار مثلہ حقا اضیعا ٭
حاصل اسکا یہ ہے کہ نہ دیکھا مینے مثل اُس دن کے کوئی دن اور نہ دیکھا مینے کوئی حق مثل اُس حق کے ضایع ہوتا اور سبط ابن جوزی نے اُس خواب کو
مع اُس بیت کے کہ جو کمیت نے کہی ہے اور حضرت علی نے فرمایا ہے نقل کیا ہے کہ تفسیر ثعلبی اور تفسیر کواشی اور جواہر العقدین اور کتاب الاکتفا کتب
اہل سنت مین لکھا ہے کہ سفیان بن عیینہ سے پوچھا گیا کہ سأل سائل بعذاب واقع للکافرین کسکے حق مین نازل ہوئی ہے اُسنے جواب مین کہا کہ حضرت
جعفر صادق نے اپنے باپوں سے روایت کی ہے کہ جسوقت رسولخدا صلعم نے غدیر خم مین علی کا ہاتھ پکڑکر کہا کہ جسکا مین مولا تھا پس علی مولا اسکا ہے
اور یہ خبر مشہور ہوئی تو نضر بن حارث بن نعمان فہری اونٹ پر سوار ہوکر مدینہ مین رسولخدا صلعم کے پاس آیا اور بطور نزاع کے اُسنے حضرت سے
کہا کہ اے محمد کلمہ شہادت کا تونے ہمکو حکم دیا ہمنے قبول کیا اور نماز پنجگانہ کا تونے ہمکو حکم دیا ہمنے قبول کیا اور ماہ رمضان کے روزہ کا تونے

ہمکو حکم دیا ہمنے قبول کیا اور بعد اسکے راضی اسپر نہوا یہانتک کہ اپنے چچا کے پسر کو ہمپر فضیلت دی اور اسکا ہاتہ پکڑکر قومنے کہا کہ جسکا میں مولا ہوں
علی اسکا مولا ہی یہ کام تونے اپنی طرفسے کیا ہی یا خدا کیطرف سے ہے حضرت نے فرمایا کہ بخدا یہ امر خدا کیطرف سے ہے نضر بن حارث یہ بات سنکر والسے
کہڑا ہوا اور اپنے اونٹ کیطرف کو کہتا ہوا چلا کہ خداوندا جو کچھ محمد کہتا ہی اگر یہ امر حق ہے تو مجہپر آسمان سے پتہر برسا اپنے اونٹ تک وہ نہ پہنچا تہا کہ
پتہر آسمان سے نازل ہوا اور اُسکے سر پر لگکر نیچے سے نکل گیا اور اسیوقت وہ مرگیا تب خدا تعالی نے اس آیت کو نازل کیا کہ سال سائل
بعذاب واقع للکافرین لیس لہ دافع من اللہ ذی المعارج یعنی سوال کیا ایک سوال کرنیوالے نے ساتہ عذاب واقع ہونیوالیکے واسطے کافرونکے
نہیں ہی واسطے اُسکے کوئی دفع کرنیوالا خدا کیطرف سے کہ صاحب درجوں بلند کا ہی اور تفسیر کبیر میں کئی وجوہ اس آیت کی تفسیر میں لکہے ہیں
اور پہلے سب سے یہ لکہا ہے کہ جسوقت نضر بن حارث نے کہا کہ خداوندا اگر یہ امر حق ہی نزدیک تیرے ہے تو ہمپر برسا تو پتہر آسمان سے یا لاتو عذاب
دردناک اُسوقت خدا تعالی نے یہ آیت نازل کی کہ سال سائل بعذاب واقع للکافرین اور تفسیر مدارک میں فقط یہی ایک وجہ لکہی ہے کہ
جسنے سوال کیا تہا وہ نضر بن حارث تہا کہ اُسنے کہا تہا خداوندا اگر یہ امر حق ہی نزدیک تیرے ہے تو ہمپر برسا تو اوپر ہمارے پتہر آسمان سے یا لاتو
عذاب دردناک لیکن اُن دونوں نے بسبب تعصب مذہب اور پوشیدہ کرنے حق کے بعد اسکے نضر بن حارث پر پتہر برسنے کا ذکر نہیں کیا اور
احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں اور ابن مغازلی شافعی نے کتاب مناقب میں اور محمد بن طلحہ شافعی نے مطالب السئول میں کہ یہ سب علمائے
اہل سنت ہیں روایت کی ہی کہ جمع کیا علی نے آدمیوں کو رحبہ میں یعنی میدان مسجد کوفہ میں اور قسم دی مسلمانوں کو خدا کی کہ جس کسی نے
بروز خم غدیر رسول خدا صلعم سے میری حق میں سنا ہو وہ شخص اُٹہے اور بیان کرے پس تیس آدمی اُٹہے اور بعضی روایت میں تیرہ اور بعضی میں بارہ
لکہے ہیں کہ وہ بروز خم غدیر حاضر تہے اُن لوگوں نے گواہی دی کہ اُس روز پکڑا رسول خدا نے ہاتہ علی کا اور لوگوں کو کہا کہ کیا تم جانتے ہو کہ میں اولی ہوں
مومنین سے اُنکے نفسوں سے اور مالک اُنکے امور کا ہوں سب نے کہا کہ ہاں یا رسول خدا اُسوقت فرمایا حضرت نے من کنت مولاہ فعلی مولاہ اور
بعضے آدمیوں نے باوجود علم اور اطلاع کے اُسکی گواہی جو نہ دی تو وہ عذاب میں گرفتار ہوئے کہ کوئی لونڈا ہو گیا اور کوئی مبروص ہو گیا
کہ اُسکی پیشانی پر سفید داغ ہو گیا علی کی بددعا کرنیسے اُنکے حق میں چنانچہ شواہد النبوۃ میں مولوی جامی نے لکہا ہی کہ اگر کوئی کہے کہ علی نے یہ
شہادت لوگوں سے عثمان کے زمانہ میں طلب کی تہی اپنی خلافت کیواسطے ابوبکر کے زمانہ میں کیوں نہ طلب کی جسوقت خلافت میں جہگڑا
پڑا تہا ہم کہتے ہیں کہ جیسے زمانہ عثمان کا تہا ایسے ہی زمانہ ابوبکر کا تہا دونوں زمانوں میں خلافت حق علی کا تہا اور دعوی علی نے ابوبکر کے
زمانہ میں کیا تہا اور حدیث غدیر کو پیش کیا تہا چنانچہ ہماری کتابوں میں لکہا ہی اہل سنت نے یہ نہیں لکہا ہی کہ علی نے حدیث غدیر کو ابوبکر کے
زمانہ میں بہی سند پکڑا تہا اسواسطے کہ اگر اسکو لکہتے تو ما بعد کے لوگوں کے نزدیک بالکل علی کا حق ظاہر ہو جاتا اور خلافت ثلثہ کی باطل ہوتی اس
خوف سے بسبب تعصب مذہب کے اسکا ذکر نکیا اور اگر مولی کے معنی میں شک ہو کہ یہ معنی ولی اور اولی بتصرف آیا ہی یا نہیں تو اسکو سننا چاہیئے کہ
فراء کہ علمائے نحو اور عربیت سے ہے وہ معانی القرآن میں تفسیر آیہ ماویکم النار ہی مولاکم میں لکہتا ہی کہ مولی بمعنی اولی ہی اور جوہری نے صحاح میں
مولا کے معنے اولی بہی لکہے ہیں اور صاحب قاموس نے بہی ایک معنی مولی کے ولی صاحب تصرف لکہے ہیں اور مولی بمعنی متولی اور مالک امور
اور اولی بتصرف میں مشہور ہے کلام عرب میں اور اسم ہی واسطے اولی بتصرف کے لیکن یہ لفظ مشترک ہی کئی معنی میں اور جو معنی کہ مراد ہیں وہ
قرائن ہی سے معلوم ہوتے ہیں اور حدیث غدیر میں معنی مولی کے بجز اولی بتصرف کے صحیح نہیں ہوتے کہ قرائن اسکی کثرت سے یہاں موجود ہیں
اول تو یہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک کو بنظر تامل ملاحظہ کرنا چاہیئے کہ کسقدر اسمیں تاکید ہی کہ اگر تو اس امر کو نہ پہنچاویگا تو کوئی حکم تونے
نہیں پہنچایا ہی اور ایسی گرمی کے وقت میں اور حرارت آفتاب میں کہ لوگ پاؤں کے نیچے کپڑا رکہتے تہے اور ایسی جگہہ میں اُترنا کہ جو جگہہ ٹہہرنے کی نہی
اور پیچھے ماندگان کا انتظار کرنا کہ سب حاضر ہو جاویں اور ضرورت میں کجاووں کا منبر بنا کر اُسپر حضرت کا رونق افروز ہونا اور خطبہ پڑہ کر اپنی [illegible]

خبر دی اور فرمایا کہ مین تم مین قرآن اور اہلبیت کو چھوڑے جاتا ہون انکی پیروی کرنا اور بعد اسکے فرمایا کہ جسکا مین مولا تہا علی اسکا مولا ہے یہ حدیث بھی
اور یہ اہتمام کس امر کیواسطے تہا اور یہ امر مسلم خلافت نہین تو کیا ہے اور سوای خلافت کے وہ کونسا امر اہم ہے کہ جسکی اسقدر تاکید ہے احکام تو حضرت سب
پہنچا چکے تہے اب وہ امر جدید بیان کرنا چاہتے کہ جسکے نہ پہنچانے مین تمام عملون کا نہ پہنچانا متصور ہے اور وہ کونسا امر ہے سوای خلافت کے کہ جسکے
پہنچانے مین خوف ہے آدمیون سے کہ وہ اسکو قبول نکرینگے چنانچہ خدا فرماتا ہے کہ واللہ یعصمک من الناس اور وہ کونسا امر ہے کہ جو لوگونکو ناگوار تہا کہ
جسکے پہنچانے مین حضرت لوگون سے خوف کرتے تہے اگر ظاہر کرنا علی کی فضیلت کا تہا تو اسکے پہنچانے مین کیا تامل تہا اور کس سے خوف کرتے تہے بارہا
حضرت نے اس سے زیادہ فضائل اور مناقب بیان کئے ہین اور خوف کسی کا نہین کیا ہے اور اگر مولی کو معنی محب یا ناصر کہتے ہو تو اس کے
پہنچانے مین آدمیون سے کیا خوف ہے اور محب اور ناصر کرنیکے واسطے خدا تعالی کو اسقدر تاکید کرنی کیا منظور تہا اب بنظر انصاف دیکہو کہ یہ سب قرینہ
آیت اور حدیث غدیر مین خلافت کی ہین یا محب اور ناصر ہونیکی کہ جو امر علی کو پہلے سے حاصل تہا اور بعد اسکے جو یہ آیت نازل ہوئی ہے کہ
الیوم اکملت لکم دینکم اسکو ملاحظہ کرنا چاہیئے کہ کامل کرنا دین کا اور تمام کرنا نعمت کا کس چیز پر دلالت کرتا ہے امر بزرگ پر کہ وہ نیابت رسول
ہے یا کسی شخص کو محب یا ناصر کرنے پر یا مردار کے حرام ہونیکے بیان کرنے پر اور بعد اسکے فرمایا رسولخدا نے کہ شکر ہے واسطے خدا کے کہ وہ راضی ہوا
میری رسالت سے اور بعد میرے علی کی خلافت سے کہ تصریح تمام خلافت پر دلالت کرتا ہے اور قصیدہ کہنا حسان کا اور کمیت کا اور کمیت کے شعر
جواب مین حضرت علی کا شعر پڑہنا اور نضر بن حارث کا آسمان سے پتہر برس کر ہلاک ہونا اور عمر خطاب کا مبارکباد پہنچانا اور نقل کرنا حکایت
جبرئیل کا اور علی کا لوگون سے گواہی طلب کرنا خلافت کیواسطے بسند حدیث غدیر یہ سب امور قرائن خلافت کے ہین کہ جو امر ضروری ہے مثل
نبوت کی یا علی کے محب اور ناصر ہونیکے واسطے ہین کہ جو امر کہ بموجب آیہ المومنون والمومنات بعضہم اولیاء بعض اور الف بین قلوبکم اور
رحماء بینہم کے پہلے سے علی کیواسطے حاصل تہا اور تحصیل حاصل ہے خدا تعالی کو کیا حاصل تہا اور ایسے امر خفیف کیواسطے ایسی تاکید بلیغ
کی کیا ضرورت تہی اور تاکید کیسا ہے خصوصیت علی کی کیا ہی بلکہ شیخین کہ افضل ہین علی سے اہل سنت کے نزدیک ایسی بڑی فضیلت
ایسے اہتمام اور تاکید والی انکے واسطے چاہیئے تہی نہ علی کیواسطے کہ چوتہی مرتبہ مین جسکو ٹہرایا ہے اور فرض کیا ہے کہ یہ تاکید اور اہتمام
علی کے محب یا ناصر ہونیکے واسطے ہے مثل پیغمبر کے کہ محبت اور نصرت پیغمبر کی امت کیواسطے تہی اب وہ محبت اور نصرت علی کے سپرد
ہوئی اور کل صحابہ مین سے علی مخصوص ہوئے کہ تمام امت کے محب اور ناصر ہون مثل پیغمبر کے اور سوای علی کے اور کسی کو لیاقت اس
کی نہتی کہ وہ مثل پیغمبر کے محب اور ناصر امت کا ہو پس یہ بہی نہین دلالت کرتا ہے مگر خلافت پر یہان اتفاق درکار است جو معنی چاہو
اور تاویل چاہو بیان کرو اور یہ جو بعضے کہتے ہین کہ حدیث من کنت مولاہ مین رسولخدا نے تاکید کی ہے علی سے دوستی رکہنے کی کہ تم علی
سے دوستی رکہو یہ اس حدیث مین کہان ہین اس حدیث کے تو معنی موافق تمہاری بناوٹ کے یہ ہوتے ہین کہ جسکا مین دوست
یا ناصر تہا علی اسکا دوست یا ناصر ہے اور یہ مین کہان ہے کہ تم علی سے دوستی کرو البتہ اگر مولا محبوب کے معنے مین ہو تو کچہہ مضایقہ نہین کہ
اسطرح بہی کہہ سکتے ہین لیکن لغت مین مولا محبوب کے معنے مین ہرگز نہین آیا محب کے معنی مین البتہ آیا ہے اور اس سے مقصود منافقین
کا ثابت نہین ہوتا اور اگر ہم فرض کرین مولا کو محبوب کے معنی مین تو اس صورت مین تحصیل حاصل ہے اور ایسا امر رسول خدا سے صادر
ہونا ہی قبیح ہے اور تحصیل حاصل اسواسطے ہے کہ خدا تعالی پہلے اس سے فرما چکا ہے کہ مومنین آپس مین دوست ہین چنانچہ اس امر کی بہت
سی بیان کی ہین اور اگر یہ کہو کہ رسولخدا علم نبوت سے جانتے تہے کہ بعد میرے لوگ علی سے عداوت کرینگے اور انکو ایذا پہنچاینگے اسواسطے
حضرت نے پہر تاکید کیلئے علی سے دوستی کرنیکو اسواسطے فرمایا ہے گو اسمین آیا تہا کہ مومنین آپس مین سب دوست ہین کہتا ہون کہ رسولخدا
جانتے تہے کہ حسنین کو بعد میرے قتل کرینگے اور یہ بہی جانتے تہے کہ بعد میرے لوگ خلفاء ثلثہ کی مذمت کرینگے اور انپر طعن کرینگے چنانچہ

اہل سنت نے لکہا ہے کہ حضرت نے فرمایا ہی کہ ایک فرقہ بعد میری ہوگا کہ یطعنون فی السلف یعنی طعن کرینگے وہ گذرے ہوئے بزرگونپر بس چاہیے تہا کہ حضرت
ایسے معرکہ مین ہی تاکید سی سب کو جمع کرکے اُن لوگون کے حق مین فرماتے کہ انسے دوستی رکہنا اور کسی کو آزار نہ پہنچانا اور طعن نکرنا علی کی تخصیص
کی تہی کہ جو اسقدر آدمیون کو جمع کرکے سب کی روبرو اس اہتمام اور تاکید سی فرمایا اور تاکید کرتا ہے مولا کو مالک اور آقا اور متصرف جمیع امور ہونیکے معنی مین
وہ کہ جو کچہہ رسولخدا صلعم نے اور روایتونمین علی کو ولی فرمایا ہی اور اُن روایتونمین مراد ولی سے سوا خلیفہ ہونیکے معنی مین اور کچہہ نہین ہو سکتا
چنانچہ طبرانی نے کتاب کبیر مین وہب بن حمزہ سے روایت کی ہی کہ بریدہ ہمراہ علی کی یمن کو گیا تہا اور جسوقت وہان سی پہرا تو علی سی ناخوش ہوکر
علی کی حقمین نالائق باتین کہنے لگا یہ خبر رسولخدا صلعم کو پہنچی فقال لہ لا تقل ہذا فہو اولی الناس بکم من بعدی یعنی علیا اور حاصل اسکا
یہ ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ علی کو تو ایسامت کہہ کہ وہ اولی بتصرف آدمیونکا ہی تم مین بعد میرے یعنی علی اور اسیطرح مناوی نے لکہا ہی
فرق ہی اور ابن جریر نے تہذیب الآثار مین لکہا ہی اور روایت کی ہی بریدہ سے کہا اُسنے کہ فرمایا ہی رسولخدا صلعم نے کہ تحقیق علی مجہسے ہی اور مین علی سے
ہون اور پیدا ہوا ہے وہ خاک میری سی اور مین پیدا ہوا ہون ابراہیم کی خاک سی اور مین افضل ہون ابراہیم سی اور اس روایت کی آخر مین فرمایا ہی کہ انہ
ولیکم بعدی یعنی تحقیق علی اولی بتصرف تمہارا ہی بعد میرے اور ریاض نضرہ مین عمران بن حصین سی روایت ہی کہ رسولخدا نے علی بن ابیطالب
کو ایک لشکر کا سردار کرکے جہاد کیواسطے بہیجا حضرت علی نے فتح کرکے ایک کنیز مال غنیمت مین سی اپنے واسطے پسند کی اور ہمراہیون کو یہ امر ناخوش
معلوم ہوا اور چار آدمیون نے آپس مین عہد کیا کہ شکایت علی کی اس امر مین رسولخدا سے ہم کرینگے جسوقت وہ مدینہ مین پہنچے تو ایک شخص نے
اُن چار مین سی رسولخدا سے کہا کہ یا رسولخدا علی نے ایسا اور ایسا کیا ہے حضرت نے منہ اپنا اُسکی طرف سی پہیر لیا اور کچہہ جواب اُسکو نہ دیا دوسرے
آدمی نے اُٹہکر شکایت کی اُسکی طرف سی بہی منہ کو پہیر لیا اور تیسرے آدمی نے شکایت کی تو اُسکی طرف سی بہی منہ کو پہیر لیا اور کچہہ جواب نہ دیا
اور چوتہے آدمی نے شکایت کی تو حضرت غصہ ہوئے اور فرمایا کہ تم کیا چاہتے ہو علی سے تحقیق کہ علی مجہسے ہی اور مین علی سی ہون وہو ولی کل مومن
من بعدی یعنی اور وہ علی اولی بتصرف تمہارا ہی بعد میرے یعنی وہ مالک تمہارے امور دنیا اور آخرت کا ہی بعد میرے اور ابن ابی شیبہ اور ابن مردویہ
اور حاکم نے مستدرک مین روایت کی ہی کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے علی کے باب مین خدا تعالی نے مجہپر وحی کی ہی شب معراج کو انہ سید المسلمین و
ولی المتقین وقاید الغر المحجلین یعنی تحقیق وہ سردار مسلمانونکا ہی اور اولی بتصرف پرہیزگارونکا اور کہینچنے والا مومنین سفید رونکا بہشت مین اور امام
غزالی نے ازراہ انصاف سر العالمین مین لکہا ہی اور لیکن روشن ہوئی وجہ حجت اور دلیل کی اور اجماع کیا ہی جمہور نے حدیث روز غدیر پر جسوقت
کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ کہا عمر نے بخ بخ اے ابو الحسن ہو گیا تو آقا اور مالک میرا اور جمیع مومنین اور مومنات کا اور
مبارکباد کہنا عمر کا یعنی بخ بخ کہنا تسلیم رکہنا اور راضی ہونا ہے خلافت سی علی کی اور فرمانبرداری حکم رسول کی لیکن بعد تسلیم اور مان لینے کے
غالب ہوئی خواہش نفس کیواسطے دوستی رکہنے ریاست اور بزرگی کی اور بلند کرنے ستون خلافت کی اور پہریرون نشانون کی اور بہنی ہواؤن کے
وقت چلنے نشانون کے آگے اور پیچہے اور ہنہنانا اور تنگ آ گئی ہیبت گہوڑونکی پاؤن کی جسوقت جمع ہون اور فتح کرنا شہرونکا اور دوستی ان امرونکی نے
اُس جماعت کو خواہش نفس کی پیالہ سی شراب پلائی پس آنکو اسامرپر کہا کہ خلافت کو انہون نے اُس سے لیلیا اور اُس حالت پر پہر گئے جو کہ اسلام
پہلے رکہتے تہے اور عہد اور پیمان روز غدیر کو توڑکر پس پشت ڈالدیا اور خرید کیا انہون نے اُس عہدکو توڑنیسے ایک تہوڑا مول اور بے اعتبار کو پس بہت
برا ہی جو کچہہ کہ خرید کیا ہی انہون نے اور بعضے نادان آدمی اس عبارت کو دیکہکر انکار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ سر العالمین تصنیف امام غزالی کی نہین ہے
اور حال یہ ہے کہ انکے علما اقرار کرتے ہین کہ یہ کتاب تصنیف امام غزالی کی ہی اور اُسکی عبارت کو نقل کرتے ہین چنانچہ ذہبی نے میزان ذہبی مین ترجمہ
حسن بن صباح مین لکہا ہی کہ قال ابو حامد الغزالی شاہدت قصۃ الحسن بن صباح لما تزہد تحت حصن الموت اور یہ جو بعضی روایتون مین آیا ہی کہ رسولخدا
صلعم نے مرض الموت مین حضرت عباس سے فرمایا کہ تم میری میراث کو قبول کرو اس سے یہ مراد نہین ہی کہ حقیقت مین رسولخدا اُن کو اپنا خلیفہ کرتے

اسواسطے کہ علیؑ کو خلیفہ اپنا کرچکے تھے اور عباسؓ میں ایسا علم کہاں تھا جو سزاوار خلافت کی ہوتے رسولخدا صلعم بعلم کو کیونکر اپنا خلیفہ کرتے کہ
جسمیں لوگونکی گمراہی متصور تھی بلکہ منظور اسمیں حضرت کو امتحان عباسؓ کا تھا اسواسطے کہ رسولخدا علم نبوت سے جانتے تھے کہ بعد میرے لوگ
بسبب حُبّ جاہ کے خلافت میں دعوی کرینگے اور علیؑ کی خلافت کو غصب کرینگے اور عباسؓ کہ میرا چچا ہے اُسکو بھی حب جاہ ہوا اور بسبب قرابت
کے دعوی خلافت کا کریگا اسواسطے حضرت نے عباس کی مافی الضمیر کے دریافت کرنیکو عباس سے فرمایا تھا سو عباس نے جواب معقول دیا
کہ علیؑ ہی سزاوار خلافت کے ہے اور مراد اس سے یہ ہے کہ علیؑ کو جو آپ غدیر میں خلیفہ کرچکے ہیں وہ ہی لائق خلافت کے ہے اسواسطے عباسؓ
خلافت کیواسطے علیؑ کا نام لیا اور اگر یہ مراد نہوتی تو علیؑ کے نام لینے کی کیا خصوصیت تھی اور کیسا کہ علی العموم نام لیتے ابوبکر یا عمر کا کہ انمین
سے کسی کو خلیفہ کردو اور علیؑ کو سزاوار خلافت کا کیوں کہتے اور یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ رسولخدا ایسا منصب جلیل عباس کو عطا کریں اور وہ
قبول نکرے اور رسولخدا کا کہنا نمانے پس عباس جانتے تھے کہ حضرت خلیفہ تو کرچکے ہیں علیؑ کو اور اب مجھکو فرماتے ہیں تو میری آزمائش کرتے ہیں
اور حضرت نے عباس کا جواب سُنکر سکوت کیا اسمیں گویا کہ تاکید ہے خلافت کی کہ لوگوپر بخوبی ظاہر ہوجاتی اور خلیفہ کرنا علیؑ کا روز غدیر
شیعونکے نزدیک متواترات میں سے ہے اور کثرت سے روایتیں اسپر دلالت کرتی ہیں یہ ایک روایت کہ جسکی صحت میں کلام ہے اور اگر فرض بھی کیجئے
تو احاد میں سے ہے یہ اُس متواتر کی معارض کیونکر ہوسکتی ہے بلکہ مراد اُس سے وہ ہے جو کہ بیان کیا گیا اور کہتے ہیں کہ ایک جماعت یہود کی
رسولخدا صلعم کے پاس آئی اور پوچھا کہ تو توریت پر ایمان لایا ہے کہ وہ کتاب خدا ہے فرمایا کہ ہاں یہودیوں نے کہا کہ تو اس امر میں ہمارے
متفق ہے اور ہم تیرے متفق نہیں ہیں اور قرآن کو ہم حق نہیں جانتے ہیں اور خدا کا بھیجا ہوا اُسکو ہم یقین نہیں کرتے ہیں اب ہم کو تو [illegible] چیز
پر چھوڑنے کہ جسکا ہم کو یقین اور اعتقاد ہے یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ یَٰٓاَہْلَ الْکِتٰبِ
لَسْتُمْ عَلٰی شَیْءٍ اے اہلکتاب نہیں ہو تم اوپر کسی چیز کے دین صحیح میں سے حَتّٰی تُقِیْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِیْلَ یہانتک کہ قائم کرو تم حکم توریت
اور انجیل کو اور اُنکی تصدیق کرو اور جو کچھ صفات پیغمبر آخرالزمان کے اور بشارتیں اسکے نبوت کی انمیں مرقوم ہیں اُسکا اعتقاد کرو وَمَآ
اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ اور اعتقاد کرو تم اُس چیز کا کہ نازل کیگئی ہے طرف تمہارے مِّنْ رَّبِّکُمْ پروردگار تمہارے کی طرف سے یعنی احکام قرآن کے
وَلَیَزِیْدَنَّ کَثِیْرًا مِّنْہُمْ اور البتہ زیادہ کرتی ہے بہتوں کو اُن اہلکتاب میں سے مَّآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ وہ چیز کہ نازل کیگئی ہے
طرف تیری پروردگار تیرے کی طرف سے یعنی سُننا قرآن کا کہ جو تجھپر نازل کیا گیا ہے زیادہ کرتا ہے اُن اہل کتاب کو طُغْیَانًا وَّکُفْرًا سرکشی اور کفر
کو کہ جوں جوں آیات قرآن کی سنتے ہیں کفر اُنکا زیادہ ہوتا ہے فَلَا تَاْسَ عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ پس مت غمگین ہو تو اوپر سرکشی اور
کفر قوم کافرونکے کہ ضرر اسکا انکے ہی واسطے ہے اور تجھکو انکے کفر سے کچھ نقصان نہیں ہے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائے ہیں
ظاہر میں زبان سے نہ دل سے وَالَّذِیْنَ ہَادُوْا اور وہ لوگ کہ یہودی ہوئے ہیں وَالصّٰبِئُوْنَ وَالنَّصٰرٰی اور ستارہ پرست
اور نصاری انمیں مَنْ اٰمَنَ جو شخص کہ ایمان لائے ہیں دل سے نیت خالص بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ساتھ خدا اور دن آخرت کے کہ
اُس روز کی جزا کو حق جانے وَعَمِلَ صَالِحًا اور عمل کرے نیک فَلَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ہُمْ یَحْزَنُوْنَ پس نہیں ہے خوف اوپر اُن کے
اور نہ وہ غمگین ہونگے ثواب کے فوت ہونیسے اور صابئون میں قیاس تو یہ تھا کہ صابئین ہوتا اسم اِنّ کا لیکن قرآن میں صابئون آیا ہے
اسکے اعراب میں بہت اختلاف ہے اور بصریون کی اور سیبویہ کے نزدیک یہ ہے کہ وہ مبتدا ہے اور مؤخر ہو وہ تاخیر سے اور تقدیر اسکی یہ ہے کہ اِنّ الذین
اٰمنوا والذین ھادوا والنصاری من اٰمن باللہ الی آخرہ والصابئون والنصاری [illegible] کہ یہ ان کی خبر کے بعد فرض کیا جائیگا تو عطف
اسکا اِنّ کے محل پر ہوگا اور اگر صابئون اپنے موضع میں ان کی خبر سے پہلے ہوویں تو عطف اُسکا محل اِنّ پر نہیں ہوسکتا اسواسطے کہ اُسمیں
شرط یہ ہے کہ اِنّ اپنی خبر سے فارغ ہووے تو اسکے محل پر عطف ہووے اور اگر فارغ ہونیسے پہلے عطف ہووے تو اِنّ کی اور صابئون کی ایک

خبر ہوجائیگی اور اس صورت مین اُسمین دو مال جمع ہوجائینگے اسواسطے اُسکو جائز نہین کہتے ہین اور امن اور عمل کی ضمیر طرف مَن کی باعتبار
لفظ کے پھرتی ہے کہ لفظ اُسکا مفرد ہے اور ہم کی ضمیر طرف اُسکے باعتبار معنی کے پھرتی کہ معنی مین جمع کیواسطے بھی آیا ہے اور فرمایا ہے خدا نے
لَقَدْ اَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي اِسْرَائِيلَ البتہ بتحقیق لیا ہمنے پیمان بنی اسرائیل کا توحید مین اور محمد پر ایمان لانے مین وَاَرْسَلْنَا اِلَيْهِمْ رُسُلًا اور
اور بھیجا ہمنے طرف اُنکے پیغمبرونکو اول تو اُنکے موسیٰ تھے اور آخر اُنکے عیسیٰ تھے كُلَّمَا جَاءَهُمْ رَسُولٌ بِمَا لَا تَهْوَى اَنْفُسُهُمْ
اُنکے پاس پیغمبر اُس چیز کو کہ نہین چاہتے ہین نفس اُنکے اور نہین دوست رکھتے تھے اُسکو یعنی احکام شرع کے کہ شاق تھے اور اسمین تکلیف تھی ان کا
کو اُنکے نفس دوست نہین رکھتے تھے اور جب ایسا احکام تکلیف کے خدا کیطرف سے پیغمبر لیکر آئے تو فَرِيقًا كَذَّبُوا ایک فرقہ کو جھٹلایا اون
یہودیون نے جیسے کہ عیسیٰ اور محمد کو وَفَرِيقًا يَقْتُلُونَ اور ایک فرقہ کو قتل کرتے تھے وہ جیسے کہ زکریا اور یحییٰ کو وَحَسِبُوا اور گمان
کیا اُن یہودیون نے کہ اَلَّا تَكُونَ فِتْنَةٌ نہ ہوویگا فتنہ یہ کان تامہ ہے وقع کے معنی مین اور فتنہ فاعل اسکا ہے یعنی گمان کیا
کہ نہ پہنچیگا ہمکو کوئی بلا انبیاء کی تکذیب اور قتل کرنیسے فَعَمُوا پس اندھے ہوگئے وہ دین حق کے دیکھنے سے اور اُسکی دلیلون سے جیسے کہ
کوئی اندھا کہ طرف مقصود کے راہ نہ لیجاتے وَصَمُّوا اور بہرے ہو گئے وہ سخن حق کے سننے سے کہ انبیاء کی نصیحتونکی طرف کان نہ رکھے ثُمَّ
تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ پھر توبہ قبول کی خدا نے اونکی جسوقت کہ اُنہون نے توبہ کی گوسالہ پرستی وغیرہ سے ثُمَّ عَمُوا وَصَمُّوا پھر اندھے
ہوگئے وہ اور بہرے ہوئے وہ حق کے دیکھنے اور سننے سے كَثِيرٌ مِنْهُمْ بہت اُن یہودیون سے اور کثیر بدل ہے ضمیر سے عموا کے وَاللّٰهُ
بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ اور خدا دیکھنے والا اور بینا ہے ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہین وہ کہ موافق اُنکے عمل کے اُنکو جزا دیگا اور اب خدا تعالیٰ نصاریٰ کے
کا حال بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ البتہ بتحقیق کافر ہوئے وہ لوگ کہ قَالُوا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ
کہا اُنہون نے کہ بتحقیق خدا وہ مسیح بیٹا مریم کا ہے یہ قول نصاریٰ مین فرقہ یعقوبیہ کا ہے وَقَالَ الْمَسِيحُ اور کہا مسیح نے کہ يَا بَنِي اِسْرَائِيلَ
اعْبُدُوا اللّٰهَ اے فرزندان یعقوب پرستش کرو تم خدا کو کہ رَبِّي وَرَبَّكُمْ پروردگار میرا اور پروردگار تمہارا ہے یعنی مین بندہ
اور مخلوق اُسکا ہون مثل تمہارے اور وہ خالق سبکا ہے اُسکی پرستش کرو نہ میری کہ مین مخلوق ہون مثل تمہارے اِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ
بتحقیق جو شخص کہ شرک کرے ساتھ خدا کے فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ پس بتحقیق حرام کیا ہے خدا نے اوپر اُسکے بہشت کو کہ ہرگز اُسکو
نہ پاویگا وہ وَمَأْوَاهُ النَّارُ اور جگہ رہنے اُسکی دوزخ ہے وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ اَنْصَارٍ اور نہین ہین واسطے ظالمون کے مدد
کرنیوالے کہ عذاب کو اُنسے دفع کرین لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ البتہ بتحقیق کفر کیا اُن لوگون نے کہ قَالُوا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ کہا اُنہون
نے کہ خدا تیسرا تین کا ہے یہ قول فرقہ ملکانیہ کا ہے نصاریٰ مین سے کہ وہ کہتے ہین کہ خدا شریک ہے درمیان عیسیٰ اور روح القدس کے اور خدا کے
یا درمیان عیسیٰ اور مریم اور خدا کے شریک ہے خدائی اور خدا ایک ہے وہ اُنمین سے وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اور نہین ہے کوئی معبود مستحق عبادت حقیقت
مین اِلَّا اِلٰهٌ وَاحِدٌ مگر معبود ایک کہ وہ خدائی پاک ہے پیدا کرنیوالا عیسیٰ اور مریم کا اور سب ممکنات کا وَاِنْ لَمْ يَنْتَهُوا عَمَّا يَقُولُونَ اور
نہ باز آوین وہ نصاریٰ اس چیز سے کہ کہتے ہین وہ اور توحید کے قائل نہ ہوئے تو لَيَمَسَّنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ البتہ پہنچیگا ان لوگونکو کہ کفر کیا ہے
اُنہون نے اُنمین سے عَذَابٌ اَلِيمٌ عذاب دردناک اَفَلَا يَتُوبُونَ اِلَى اللّٰهِ کیا پس نہین رجوع کرتے ہین وہ طرف خدا کے کہ شرک کو ترک کرین
اور وحدانیت خدا کا قائل ہون وَيَسْتَغْفِرُونَهُ اور بخشش چاہین وہ خدا پاک سے اپنے گناہونکے توبہ کے وسیلے سے وَاللّٰهُ غَفُورٌ اور خدا
بخشنے والا ہے توبہ کرنیوالونکی گناہ کا رَحِيمٌ مہربان ہے بخشش چاہنے والونپر اور اب خدا تعالیٰ مسیح کی مخلوق ہونیکی دلیلین بیان کرتا ہے چنانچہ
فرماتا ہے کہ مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ نہین ہے مسیح بیٹا مریم کا یعنی عیسیٰ کہ جسکو نصاریٰ خدا کہتے ہین نہین ہے وہ اِلَّا رَسُولٌ مگر پیغمبر بھیجا ہوا
خدا کا قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ البتہ بتحقیق گذرے ہین پہلے اُسکے پیغمبر کہ اُنکو معجزات دئے ہین جیسے کہ عیسیٰ کو دئے ہین اور معجزے دکھلانے

ہین عیسیٰ کی خصوصیت نہین ہو اگر عیسیٰ مردہ آدمی کو زندہ کرتا تہا تو موسیٰ لکڑی مردہ کو زندہ کرتا تہا کہ اسکو اژدہا بنا دیتا تہا یہ اُس سے بہی بڑا
عجیب ہو اور اگر عیسیٰ کے باپ نہ تہا تو آدم کے باپ اور ماں دونون نہ تہے اُن معجزونکے ہونیسے انبیاء کو معبود نہین کہہ سکتے اور یہ معجزے دکہلانے اُنکو بندہ
خدا کے ہونیسے خارج نہین کر سکتے **وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ** اور ماں اُن عیسیٰ کی بہت سچی تہی کہ تمام انبیاء کو اور آیات خدا کو اُسنے راست اور درست
جانا تہا **كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ** وہ دونو عیسیٰ اور مریم کہانا کہاتے تہے کہانیکو جیسے کہ اور جاندار کہانا کہاتے ہین اور محتاج غذا کے تہے اس کے کیونکر
ہو کیونکر خدا ہو سکتے ہین فرماتا ہے خدا کہ **اُنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ** دیکہہ تو اے محمد کہ کیونکر بیان کرتے ہین ہم واسطے اُنکے دلیلین اپنے توحید کی اور
عیسیٰ کے مخلوق ہونیکی **ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ** پہر نظر کر تو کہ کیونکر پلٹائے جاتے ہین وہ حق کے سننے سے اور پانے سے اور اُسکے تامل کرنے سے **قُلْ**
کہہ تو اے محمد صلعم کہ **اَتَعْبُدُوْنَ** کیا پوجتے ہو تم اے نصرانیو **مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ** سوائے خدا کے اسکو کہ نہین مالک ہو واسطے
تمہارے اور نہین قدرت رکہتا ہو وہ واسطے **ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا** ضرر کو اور نہ فائدہ کو یعنی عیسیٰ مین قدرت نہین ہے کہ کچہ ضرر اور فائدہ پہونچا سکے اور
جسوقت وہ ایسا ہو تو کیونکر وہ خدائی کے لائق ہو **وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ** اور خدا وہ معبود سب کا ہے سننے والا تمہاری باتونکا جاننے والا
تمہارے اعتقادون باطل کا ہے **قُلْ** کہہ تو اے محمد **يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ** اے یہود و نصاریٰ
نہ غلو کرو تم بیچ دین اپنے کے سوائے حق کے کہ جو کہ آدمی ہین اور مخلوق خدا ہین اُنکو تم خدا یا خدا کا بیٹا کہتے ہو تمکو ایسا نہین چاہئے **وَلَا تَتَّبِعُوْا**
اَهْوَآءَ قَوْمٍ اور نہ پیروی کرو تم خواہشون قوم کی پیشے رئیسون اپنے گذرے ہوونکی ہین جو کہ سبب جہالت کے **قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ** تحقیق
گمراہ ہوچکے ہین وہ پہلے اس سے کہ پیغمبر آخرالزمان آئے کہ وہ تو گمراہی ہین تہے اور تم بہی اُنکے باطل کو اختیار کرو ایسا تمکو نہین چاہئے کہ وہ گمراہ تہے
وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا اور گمراہ کیا اُنہون نے بہتونکو جن لوگون نے کہ اُنکی پیروی کی **وَضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ** اور گمراہ ہوئے وہ

ع ١١ / ١٣

راہ سیدہی سے یعنی اسلام سے کہ وہ طریق برابر اور سیدہا ہے جس طریق مین افراط اور تفریط اور زیادتی اور کمی نہین ہو اور فرماتا ہے خدا کہ **لُعِنَ**
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ لعنت کئے گئے ہین وہ لوگ کہ کافر ہوئے اولاد یعقوب مین سے **عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ** اور زبان
داؤد پیغمبر کے کہ ایلہ کے رہنے والو نے پیر کہنے کی بسبب اسکے کہ وہ شنبہ کو روز مچہلی کا شکار کرتے تہے باز نہ آئے تو اندنے حکم خدا سے بندر ہوگئے **وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ**
اور لعنت کئے گئے اوپر زبان عیسیٰ پسر مریم کے کہ عیسیٰ نے لعنت کی اُن لوگون پر کہ جن پر دسترخوان نازل ہوا تہا اور پہر اُنہون کفر کیا
تو عیسیٰ کی دعا سے وہ سور ہوگئے اور فرماتا ہے خدا کہ **ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا** یہ لعنت بسبب اسکے ہے کہ نافرمانی کی اُنہون نے
وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ اور تہے وہ کہ حد سے گذر جاتے تہے جیسے کہ خدا نے اُنپر حرام کی تہی **كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ** تہے وہ کہ نہین باز
آتے تہے **عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ** برائی کرتے تہے وہ اسکو اور نہین منع کرتا تہا بعض اُنمین سے بعض دوسرے کو برائی کرنے سے **لَبِئْسَ مَا كَانُوْا**
يَفْعَلُوْنَ البتہ بد ہے وہ چیز کہ تہے وہ کرتے لیتے ہین کہ شراب پیتے تہے اور سور کو کہاتے تہے اور ایام حیض مین عورتونسے نزدیکی کرتے تہے
اور ابن عباس سے روایت ہے کہ وہ تین فرقے تہے ایک فرقہ کے آدمی مچہلیون کا شکار کرتے تہے اور دوسرے فرقے کے آدمی اُنکو منع کرتے تہے لیکن ان
کیسے کہانا اور پینا اور اُٹہنا اور بیٹہنا ترک نکیا تہا اور تیسرے فرقے کے آدمی اُنکو منع کرتے تہے جب اُنہون نے اُنکا کہنا نمانا تو وہ اُنکے پاس سے
اس شہر سے اُٹہکر اور جگہہ کو چلے گئے جب عذاب نازل ہوا اُن لوگونپر تو دو پہلے فرقہ کے آدمی بندر ہوگئے اور تیسرا فرقہ عذاب سے محفوظ رہا
اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ دوسرے فرقے کے آدمی نہ اُنکے پاس بیٹہتے تہے نہ اُنکی مجلسون مین جاتے تہے لیکن جسوقت اُنسے
ملاقات کرتے تہے اُنسے اُنس کرتے تہے اسواسطے وہ بہی شامل عذاب ہوئے اور اُنکے ہمراہ لعنت کئے گئے اس روایت سے معلوم ہوا کہ بدونسے
اُنس کرنا اور اُنکے ہمراہ کہانا پینا کچہہ بیجا ہے امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جسوقت واقع ہوئی تقصیر بنی اسرائیل مین تو بعض اُنمین
سے ایسا تہا کہ اپنے بہائی کو گناہ مین دیکہکر اسکو اُس سے منع کرتا تہا لیکن اُسکے ہمراہ کہاتے اور پیتے اور ہمنشینی اُس کے

بانہ نہیں آتا تھا لیکن ہمارا خدا نے بعض کے دل کو ساتھ بغض کی اور نازل کیا انکے مقدمہ میں آیات قرآن کو اور فرمایا کہ لعن الذین کفروا الآیہ اور حضرت
صادق علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ شیعوں میں سے بعضے آدمی بادشاہوں کے اہلکار ہوتے ہیں اور انکے کاروبار کو انجام دیتے ہیں اور انکی خیرخواہی
کرتے ہیں اور انکو دوست رکھتے ہیں فرمایا کہ نہیں ہے وہ شیعہ ہمارے لیکن وہ بھی انہیں ہی سے ہیں اور بعد اسکے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ لعن
الذین کفروا الآیہ اور فرماتا ہے خدا کہ تریٰ کثیرا منہم دیکھتا ہے تو اے محمد صلعم بہتونکو انہیں سے کہ نہایت حسد اور کینہ سے یتولون الذین
کفروا دوستی کرتے ہیں وہ یہودی اُن لوگوں سے کہ کافر ہوئے مثل کعب بن اشرف یہودی کے کہ بعد جنگ بدر کے مکہ میں جا کر مشرکوں کو
مسلمانوں سے لڑنے کی رغبت دلائی لبئس ما قدمت لهم انفسهم البتہ بری ہے وہ چیز کہ آگے بھیجی ہے واسطے انکے نفسوں انکے نے
ان سخط الله علیهم یہ کہ غصہ کیا ہے خدا نے اوپر انکے اور ناراض ہوا ہے وہ انسے وفی العذاب هم خالدون اور بیچ عذاب کے
وہ ہمیشہ رہنے والے ہیں اور امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ وہ ان بتیسوں سے جو کہ لوگ انسے دوستی کرتے ہیں اور انکی خواہشوں کی پیروی کرتے
ہیں تاکہ دنیا کو انسے حاصل کریں اور فرماتا ہے خدا کہ ولو کانوا یؤمنون بالله والنبی اور اگر ایسے ہوتے وہ کہ ایمان لاتے وہ ساتھ
خدا کے اور پیغمبر کے وما انزل الیه اور ساتھ اس چیز کے کہ نازل کیگئی ہے طرف اسکے کہ وہ قرآن ہے ما اتخذوهم اولیاء نہ پکڑتے وہ
ان کافرونکو دوست ولکن کثیرا منهم فاسقون اور لیکن بہت انہیں سے فاسق ہیں کہ خارج ہیں ایمان سے اور اب خدا تعالی یہودیوں
کی اور مشرکونکی عداوت کو مسلمانونکی نسبت بیان کرتا ہے کہ لتجدن اشد الناس عداوة البتہ پائیگا تو اے محمد سخت تر لوگوں کو
از روے دشمنی کی للذین آمنوا واسطے ان لوگوں کے کہ ایمان لائے ہیں الیهود والذین اشرکوا یہودیوں کو اور ان لوگوں کو کہ شرک
ہوتے ہیں وہ یہ دونو فرقے مسلمانوں کے دشمن جانی ہیں اور اسی سبب سے انکی آپس میں دوستی ہے ولتجدن اقربهم اور البتہ پائیگا تو نزدیک
زیادہ انکا مودة از روے دوستی کے للذین آمنوا واسطے ان لوگوں کے کہ ایمان لائے ہیں الذین قالوا انا نصاری ان
لوگونکو کہ کہا ہے انہوں نے کہ تحقیق ہم نصاری ہیں اسواسطے کہ نصاری بسبب نرمی دل کے اور کثرت رغبت کی طرف صلح کے مثل یہود اور مشرکین
کے مسلمانوں سے دشمنی نہیں رکھتے ہیں اور اسیواسطے خدا فرماتا ہے کہ ذلك یہ یعنی قریب دوستی کے ہونا بان منهم بسبب اسکے ہے کہ تحقیق انمیں
سے قسیسین ورهبانا علماء اور عابد ہیں وانهم لا یستکبرون اور تحقیق کہ وہ نہیں تکبر کرتے ہیں قبول حق کرنے سے
کہتے ہیں کہ مراد نصرانیوں سے حبشہ کے رہنے والے ہیں نجاشی وغیرہ جو کہ ایمان لائے تھے اور سوائے انکے اور نصاری یہودیوں سے کم نہیں ہیں عداوت
میں اور مسلمانونکے قتل اور تخریب میں کوشش کرتے ہیں لیکن حبشہ کے نصاری نے جعفر طیار سے قرآن کو سنا ہے اور اسلام کے قائل ہوئے ہیں
اور اکثر انکے ایمان لائے ہیں منقول ہے کہ حضرت جعفر طیار نے حبشہ سے مراجعت فرمائی تو نجاشی نے ستر علما خدمت میں جناب سرور کائنات کے روانہ
کیے اور انہوں نے آستانہ بوسی حاصل کی اور حضرت نے انکے روبرو سورہ یسین کو پڑھا وہ علماء اسکو سنکر بہت روئے اور احکام اسلام کے
انہوں نے قبول کیے اور آپس میں انہوں نے کہا کہ قرآن کیا مشابہت رکھتا ہے اس چیز سے کہ جو عیسی پر نازل ہوئی ہے اور ان نصاری
مذکورین ہی کے حال میں خدا تعالی فرماتا ہے کہ واذا سمعوا ما انزل الی الرسول اور جسوقت سنتے ہیں وہ نصاری اس چیز کو کہ نازل
کیگئی ہے طرف پیغمبر کے یعنی جسوقت سنتے ہیں وہ قرآن کو پیغمبر سے یا جعفر طیار سے تری دیکھتا ہے تو اے محمد صلعم اعینهم تفیض
من الدمع آنکھوں انکی کو کہ ٹپکتے ہیں آنسو رقت قلب کے سبب سے مما عرفوا من الحق اس چیز سے کہ پہچانا ہے انہوں نے سخن حق
یقولون کہتے ہیں وہ نہایت عاجزی سے کہ ربنا آمنا اے پروردگار ہمارے ایمان لائے ہم قرآن پر اور محمد صلعم کی نبوت پر
فاکتبنا مع الشاهدین پس لکھ تو ہمکو ہمراہ ان گواہوں کے کہ جن گواہوں نے گواہی دی ہے قرآن کی اور نبوت محمد کے حق ہونے کی
یعنی ہمکو امت محمد میں داخل کر کہ وہ گواہ ہیں انبیاء سابقین کی نبوت پر اور انکی امتوں پر قیامت کے روز کہتے ہیں کہ ان منافقین یہودونے نصاری

دیندار پر طعن کیا کہ کیا جلدی ایمان لائے ہیں یہ اور ہم کو ایک مدت ہو چلتی ہے وہ مسلمان کہ یہ مسلمان ہو جائیں لیکن ہم قبول نہیں کرتے خدا تعالیٰ
فرماتا ہے کہ اُن نصاریٰ نے جواب میں اُنکے کہا کہ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ اور کیا ہے واسطے ہمارے کہ ایمان لائیں ہم ساتھ خدا کے اور اسکی
وحدانیت کی وَمَا جَاءَنَا مِنَ الْحَقِّ اور ساتھ اس چیز کے کہ آئی ہے ہمارے پاس حق سے یعنی قرآن وَنَطْمَعُ أَنْ يُدْخِلَنَا رَبُّنَا اور طمع
رکھتے ہیں ہم یہ کہ داخل کرے ہمکو پروردگار ہمارا بہشت میں مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ساتھ قوم صالحین کے کہ وہ امت محمد کی ہیں یا آدمی
ہیں اور وَمَا لَنَا میں استفہام انکاری ہے یا جواب معترض کا ہے کہ اسنے کہا تھا کہ تم کیوں ایمان لائے ہو اُن مومنین نصاریٰ نے جو بخلوص اعتقاد
دعا کی تو خدا تعالیٰ نے اُنکے جواب میں فرمایا کہ فَأَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوا پس بدلا اور ثواب دیا اُنکو خدا نے بسبب اس چیز کے کہ کہا انہوں نے
بہ نیت خالص اور خوش اعتقادی سے یعنی اعتقاد خالص سے جو اُن نصاریٰ نے دعا کی تھی خدا تعالیٰ نے ثواب میں دیا اُنکو جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ بہشتیں کہ جاری ہیں نیچے محلوں یا درختوں اُنکے سے نہریں خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ہمیشہ رہنے والے ہیں بیچ اُن بہشتوں کے
وَذٰلِكَ جَزَاءُ الْمُحْسِنِيْنَ اور یہ ہے بدلا نیکی کرنیوالوں کا جو کہ قول اور فعل میں وہ نیکو کار ہیں وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ
اور وہ لوگ کہ کافر ہوئے اور جھٹلایا انہوں نے آیتوں ہماری کو أُولٰٓئِكَ أَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ یہ لوگ صاحبان دوزخ ہیں کہ ہمیشہ دوزخ
کی آگ میں جلا کریں گے اور ان آیتوں کی شان نزول میں نصاریٰ حبش کی حکایت تو بہت طولانی ہے لیکن خلاصہ اسکا یہ ہے کہ مکہ میں ابتدائے
پہلے جسوقت کفار قریش نے مسلمانوں کو بہت آزار پہنچایا اور ایذا دی تو جناب رسول خدا صلعم نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ تم یہاں سے ہجرت کر کے حبشہ
چلے جاؤ اور جعفر طیار کو فرمایا کہ تو بھی ہمراہ اُنکے روانہ ہو جعفر طیار مکہ سے باہر نکلے اور ستر آدمی اُنکے ہمراہ ہوئے یہانتک کہ جہاز میں سوار ہوئے اور حبشہ
میں جا پہنچے جسوقت کہ قریش کے کفار نے اُنکے جانے کی خبر سنی تو اُنہوں نے عمرو عاص اور عمارۃ بن ولید کو نجاشی کے پاس حبشہ میں بھیجا کہ اُن
مسلمانوں کو واپس مکہ کو روانہ کردے یہ دونو کچھ تحفہ لیکر گئے تھے جب حبشہ میں پہنچے تو وہ تحفہ نجاشی بادشاہ حبشہ کے نذر کیا نجاشی نے وہ
تحفہ قبول کیا اور عمرو عاص نے نجاشی سے کہا کہ اے بادشاہ ہماری قوم نے ہم سے مخالفت کی ہے اور ہمارے معبودوں کو وہ برا کہتے ہیں اور تیرے
پاس وہ آئے ہیں اُنکو تو ہمارے سپرد کردے نجاشی نے جعفر طیار کو طلب کیا جب وہ آئے تو نجاشی نے اُنسے کہا کہ اے جعفر یہ لوگ کیا کہتے ہیں
پوچھا کہ کیا کہتے ہیں کہا کہ ان لوگوں کی درخواست یہ ہے کہ میں تمکو انکے حوالہ کردوں جعفر طیار نے کہا کہ اے بادشاہ تو اُنسے سوال کر کہ کیا ہم اُنکے
غلام ہیں عمرو عاص نے کہا کہ نہیں بلکہ آزاد اور بزرگ ہیں پھر جعفر نے کہا کہ اُنسے پوچھو کہ کیا انکا قرض ہمارے ذمہ ہے کہ جسکو یہ طلب کرتے ہیں
عمرو عاص نے کہا کہ قرض تو ہمارا انپر نہیں ہے جعفر طیار نے کہا کہ کیا ہم کسی کو قتل کر کے آئے ہیں کہ یہ اُنکے خون کا دعویٰ کرتے ہیں کہا کہ نہیں
تب جعفر نے عمرو عاص سے کہا کہ کیا چاہتے ہو تم ہمسے تمنے ہمکو ایذا پہنچائی ہم تمہارے شہر سے نکلکر چلے آئے عمرو عاص نے نجاشی سے کہا کہ
اے بادشاہ انہوں نے ہمسے دین میں مخالفت کی ہے اور ہمارے معبودوں کو یہ برا کہتے ہیں اور ہمارے جوانوں کو بگاڑ دیا اور ہماری جماعت کو
متفرق کر دیا اے بادشاہ تو انکو ہمارے سپرد کر کہ ہم اتفاق کریں جعفر طیار نے کہا کہ اے بادشاہ ہمنے مخالفت انکی اسواسطے کی ہے کہ خدا تعالیٰ
نے ہم میں پیغمبر کو بھیجا ہے کہ وہ شرک کو منع کرتا ہے اور اسنے ہمکو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا ہے اور ظلم اور خونریزی ناحق اور زنا اور سود کھانے اور
خون اور گوشت خوک کھانے کو اسنے حرام فرمایا ہے اور عدل اور احسان اور قریبوں کے ہمراہ نیکی کرنیکو حکم دیا ہے اور بدی اور فحش اور گناہ
کرنیکو منع کیا ہے نجاشی نے سنکر کہا کہ یہی حکم عیسیٰ نے فرمائے ہیں اور پھر نجاشی نے کہا کہ اے جعفر جو کچھ کہ تیرے پیغمبر پر نازل ہوا ہے اسمیں سے
تجھکو کچھ یاد ہے کہا کہ ہاں اور سورہ مریم کو پڑھا جسوقت اس آیت کو پڑھا کہ وَهُزِّي إِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ
وَقَرِّيْ عَيْنًا نجاشی سنکر بہت رویا اور کہا کہ قسم ہے خدا کی کہ یہی حق ہے عمرو عاص نے پھر نجاشی سے کہا کہ اے بادشاہ یہ ہمارا مخالف ہے
اسکو ہمارے سپرد کر نجاشی نے ایک طمانچہ اسکے منہ پر مارا اور کہا کہ خاموش ہو اگر تو نے پھر کوئی کلمہ بُرا اسکو کہا تو تیری جان نکال ڈالونگا اسوقت

ع ۹
۱

عمرو عاص وہانسے کہڑا ہوا اور خون اُسکے مُنہ پر جاری تہا اور اُسیوقت وہ وہانسے روانہ ہوکر مکہ مین پہنچا اور قریش کو خبر کی کہ جعفر حبشہ مین
اور بڑی عزت اور حرمت سے رہتا ہے یہانتک کہ رسولخدا صلعم نے قریش سے صلح کی اور خیبر فتح ہوا اور جعفر طیار کے نطفہ سے اسماء بنت عمیس
خثعمیہ سے عبد اللہ پیدا ہوا اور ایک بیٹا نجاشی کی پیدا ہوا اُسنے نام اُسکا محمد رکہا اور ام حبیبہ دختر ابوسفیان حبشہ مین تہی رسولخدا صلعم نے نجاشی
کو لکہا کہ ام حبیبہ کو میری نکاح کا پیغام دیسے نجاشی نے اُسکو حضرت کا پیغام پہنچایا اُسنے قبول کیا اور حضرت کا عقد اُس سے کرکے اور چار سو دینار
مہر کے مقرر کرکے بہت سامان سے حضرت کی خدمت مین اُسکو روانہ کیا اور حضرت کے واسطے ماریہ قبطیہ والدہ ابراہیم مع اسباب اور دیگر اسباب کے
بہیجے اور تیس یا ستر علماء نصاری حضرت کی خدمت مین روانہ کیے اور اُنسے کہدیا کہ نظر کرو تم حضرت کے کلام کیطرف اور کہانے اور پینے اور اُٹہنے
اور بیٹہنے کیطرف جسوقت وہ مدینہ مین داخل ہوئے تو رسولخدا نے اُنکو واسطے قبول کرنے اسلام کو فرمایا اور اُنکے روبرو اس آیت کو پڑہا کہ
واذ قال اللہ یا عیسی بن مریم اذکر نعمتی التی انعمت علیک وعلی والدتک الآیہ جسوقت اُنہوں نے یہ سنا تو بہت روئے اور ایمان لائے
اور نجاشی سے جاکر بیان کیا اور اُسکے روبرو یہی آیت پڑہی اس آیت کو سنکر نجاشی اور علماء سب روئے اور نجاشی نے اسلام کو قبول کیا
لیکن وہان کے لوگونکے خوف سے ظاہر نہین کرسکتا تہا اور جناب رسولخدا صلعم کی زیارت کیواسطے حبشہ سے مدینہ کو روانہ ہوا جسوقت
دریا سے گذرا تو دنیا سے کوچ کرگیا اللہ تعالی نے یہ آیتین لتجدن اشد الناس سے آخر تک نازل فرمائین اور کہتے ہین کہ ایک روز جناب
رسولخدا صلعم اصحاب کے روبرو احوال قیامت کا بیان کرتے تہے اور اُسکی ہولون اور سختیونکا بہی ذکر کرتے تہے حضرت امیر المومنین
اور ابن مسعود اور مقداد اور ابوذر اور سلمان اور سالم مولا حذیفہ اور عثمان بن مظعون اور معقل بن مقرن وغیرہ دس آدمیون
نے عثمان بن مظعون کے گہر مین بیٹہکر اس امر کا اتفاق کیا کہ باقی عمر کو اسطرح سے گذارین کہ دنکو روزہ رکہین اور راتکو تمام شب
عبادت کرین اور خواب ہرگز نہ کرین اور گوشت اور حلوا [illegible] نہ کہائین اور عورتون سے نزدیکی نکرین اور دنیا کو ترک کرکے کملی اور کہال
پہنین اور اس امر پر [illegible] کہائی یہ خبر جناب رسولخدا کو پہنچی حضرت نے اُنکو بلاکر فرمایا کہ مجہکو یہ حکم نہین ہے کہ جو تمنے ارادہ کیا
ہے [illegible] نفس کا [illegible] راحت پہنچاؤ اور دنمین بہی رکہو اور افطار بہی کرو کہ کسی روز روزہ رکہو اور کسی روز نہ رکہو اور نماز تہجد
پڑہو اور خواب بہی کرو مین نماز تہجد بہی پڑہتا ہون اور سوتا بہی ہون اور کسی روز روزہ رکہتا ہون اور کسی روز نہین رکہتا ہون اور
گوشت اور چکنائی بہی کہاتا ہون اور جو کوئی میری سنت سے روگردانی کرے وہ مجہسے نہین ہے تو حقتعالی نے یہ آیت نازل کی یا ایہا
الذین آمنوا لا تحرموا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو تم مت حرام کرو تم اپنے اوپر طیبات ما احل اللہ پاکیزہ وہ چیزین کہ
حلال کی ہین خدا نے واسطے تمہارے ہے اور منقول ہے کہ زوجہ عثمان بن مظعون کی عائشہ کے پاس گئی اور وہ عورت بہت خوبصورت
تہی عائشہ نے کہا کہ کیا ہوا تجہکو کہ ایسی سادہ وضع سے تو رہتی ہے کہا کہ کسکے واسطے زینت کرون شوہر میرا تو بہت دنون سے میرے پاس نہین
آتا اور ترک اُسنے اختیار کیا ہے جناب رسولخدا عائشہ کے گہر مین تشریف لائے تو عائشہ نے حضرت کو خبر کی حضرت باہر رونق افروز ہوئے اور
اصحاب کو جمع کیا اور منبر پر جاکر خطبہ پڑہا اور فرمایا کہ کیا ہوا لوگونکو کہ پاکیزہ چیزونکو اپنے اوپر حرام کرتے ہین مین شب کو سوتا بہی ہون اور
دنکو کہاتا بہی ہون اور عورتونکے بہی نزدیک جاتا ہون جو شخص کہ میری سنت سے روگردانی کرے وہ مجہسے نہین ہے اُن لوگون نے کہا
ہمنے قسم کہائی ہے خداتعالی نے یہ آیت نازل کی کہ لا یواخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم چنانچہ بعد اسکے یہ آیت آئی ہے اور صادق علیہ السلام
سے تفسیر مین فرمایا ہے کہ حضرت امیر المومنین نے قسم کہائی تہی کہ ہرگز شب کو خواب نکرونگا مگر جو کچہ چاہے خدا اور بلال نے قسم کہائی تہی
کہ کسی روز روزہ کو موقوف نکرونگا اور عثمان بن مظعون نے قسم کہائی تہی کہ کسی عورت کے نزدیک نجاؤنگا اللہ تعالی نے یہ آیت نازل کی
کہ یا ایہا الذین آمنوا لا تحرموا اور بعد اسکے خداتعالی فرماتا ہے کہ ولا تعتدوا اور نہ حد سے گذرو تم کہ جو کچہ تمپر خدا نے حلال کیا ہے اسکو تم اپنے

حرام ہے مثل شطرنج اور چوسر اور گنجفہ وغیرہ کے یہانتک کہ کھیلنا اخروٹ سے بھی حرام ہے اور انصاب بتونکی تہہا نونکو کہتے ہین کہ وہان تہپر نکو واسطے
پرستش کے کہڑا کرتے ہین اور ازلام تیرہین جنسے تقسیم کرتے تہے جنکا ذکر تفصیل پہلے اس سے اسی سورت کے اول مین گذر گیا ہے اور فرمایا ہے جناب صادق
علیہ السلام نے کہ پینے والا شراب کا اگر بیمار ہو تو اسکو پوچھنے کو نجاؤ اور اگر مرجائے تو اُسکے جنازہ پر مت جاؤ اور اگر حاضر ہو تو نزکوۃ اُسکو مت دو اور اگر
عورت کو واسطے نکاح کے چاہے تو نکاح اُس سے مت کرو اور جو شخص کہ اپنی دختر کا نکاح کسی شرابی سے کرے تو گویا اُسنے اپنی بیٹی کو دوزخ مین ڈالا ہے اور
فرمایا جناب سرورخدا نے کہ جو کوئی شرابی کو ایک لقمہ کہانیکا دیوے یا ایک گہونٹ پانیکا دیوے تو البتہ متعین کریگا خدا اوپر اُسکی قبر مین سانپ
اور بچہو کہ طول اُنکے دندان کا ایک سو دس گز کا ہو اور کہلایا جائیگا اُسکو قیامت کے روز دوزخیونکے زخمونکا پانی اور جو کوئی حاجت روائی کرے
شرابی کی گویا کہ اُسنے ایکہزار مومن قتل کیے یا کعبہ کو ستر مرتبہ ڈہایا اور جو کوئی سلام کرے اُسپر تو لعنت کرینگے اُسکو ستر ہزار فرشتے اور لعنت کی ہے خدا نے
شراب پینے والیکو اور اُسکے نچوڑنیوالیکو اور اُسکے پلانیوالیکو اور اُسکے اُٹھا کر لیجانیوالیکو اور جسکے پاس لیجائے اُسکو اور تنبیہ الغافلین مین لکہا ہے کہ
فرمایا جناب سرورخدا نے کہ جو کوئی ایک لقمہ بہنگ کا کہائے ایسا ہے کہ گویا اُسنے اپنی ماں سے ستر بار زنا کیا ہو اور جو کوئی اپنی ماں سے ایکبار زنا
کرے ایسا ہے کہ گویا اُسنے کعبہ کو ستر بار ڈہایا ہو اور جو کوئی کعبہ کو ایکبار ڈہائے تو ایسا ہے کہ گویا اُسنے قتل کیا ستر پیغمبرونکو اور قرآن مین جو شجرہ ملعونہ ہے
مراد اُس سے بہنگ کا درخت ہے اور قمار کی مذمت کی روایتین پہلے اس سے سورہ بقر مین آیہ یسئلونک عن الخمر والمیسر کی تفسیر مین گذر گئی ہے اور
فرمایا ہے خدا نے إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ سوا اسکے نہین کہ چاہتا ہے شیطان یہ کہ ڈالدے درمیان
تمہارے دشمنی اور بغض فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ بیچ کہانے پینے شراب کے اور کہیلنے قمار کے وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ
اور بند کرے تمکو یاد کرنے خدا کے سے اور نماز سے کہ حالت نشہ مین تمکو نماز پڑہنے کی خبر نہے فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ پس کیا تم باز رہنے والے ہو
اس شراب اور قمار سے اور یہ ممانعت بطریق مبالغہ کی ہے یعنی البتہ اس سے باز رہو تم بعد اسکے کہ انکے عیبونپر مطلع ہوئے ہو اور شراب کی حرام ہونیکی
دس وجہ اس آیت مین بیان کرتے ہین ایک تو یہ کہ شراب کو قمار سے قریب کیا ہے اور قمار حرام ہے اُسکا قریب بھی حرام ہوگا اور دوسری یہ کہ اُسکو
بت پرستی کے قریب کیا ہے اور بت پرستی حرام ہے اُسکا قریب بھی حرام ہوگا۔ اور تیسری یہ ہے کہ اُسکو رجس کی یعنی ناپاکی کے قریب کیا ہے اور ناپاکی
حرام ہے اُسکا قریب بھی حرام ہوگا اور چوتہی یہ کہ اُسکو عمل شیطان کہا ہے اور عمل شیطان حرام ہے شراب بھی حرام ہوگی اور پانچوین یہ کہ اُس سے اجتناب
کرنیکو فرمایا ہے اور جس سے اجتناب کرنا واجب ہے وہ حرام ہے اور چھٹے یہ کہ رستگاری اُسکی اجتناب کرنے سے متعلق ہے اور جو چیز ایسی ہے وہ حرام ہے اور ساتو
یہ کہ وہ سبب دشمنی کا ہے اور جو چیز کہ باعث عداوت کا درمیان مومنین کے ہو وہ حرام ہے آٹہوین یہ کہ وہ باز رکہنے والی ہے ذکر خدا سے اور جو ایسی
ہو وہ حرام ہے اور نوین یہ کہ سبب منع کا نماز سے ہے اور جو ایسی ہو وہ حرام ہے اور دسوین یہ کہ فرمایا کہ باز رہو اُس سے اور جس سے باز رہنا واجب ہے وہ
حرام ہے اور امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ حرام ہونے سے پہلے ابوبکر نے شراب نوش کی تھی جب نشہ مین ہوئے تو شعر کہتے تھے اور جو مشرکین کہ
بدر کی لڑائی مین مارے گئے تھے اُنکے واسطے روتے تھے رسول خدا صلعم نے سنا تو فرمایا کہ خداوندا اسکی زبان کو بند کر اسیوقت زبان اُسکی بند ہوگئی کہ پہر یہ کلام نہو
سکا یہانتک کہ وہ نشہ سے موقوف ہوگیا اور بعد اسکے خداتعالی نے شراب کے حرام ہونیکا حکم دیا اور اپنی اطاعت اور پیغمبر کی فرمانبرداری کرنیکے مقدمہ
مین فرمایا ہے کہ وَأَطِيعُوا اللَّهَ اور فرمانبرداری کرو تم خدا کی شراب اور تمام حرام چیزونکے پرہیز کرنے مین وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ اور فرمانبرداری
کرو تم پیغمبر کی ہر امر مین وَاحْذَرُوا اور ڈرو تم خدا کی اور پیغمبر کی مخالفت سے فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ پس اگر منہ پہیر لو تم اُسکے حکم سے فَاعْلَمُوا پس
جانو تم کہ أَنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ سوا اسکے نہین کہ اوپر پیغمبر ہمارے کے پہنچانا ہے ظاہر احکام خدا کا اور اُسنے سب احکام ہمارے کو
پہنچا دیا ہے وہ تو بری الذمہ ہوگیا اب تمکو ان احکام پر عمل کرنا چاہیے اور اگر تم اُسکے برخلاف کروگے تو وبال اور عذاب اسکا تمہاری گردن پر ہے
اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ مراد اس حکم کے پہنچانے سے تاکید ہماری دوستی اور ولایت کی ہے اور رعایت کرلی ہے اُسنے حق کی

پس جو کوئی کہ اُسکے برخلاف کریگا وہ ہلاک ہوگا اور کہتے ہیں کہ شراب کی حرام ہونیکی آیت نازل ہوئی تو صحابہ نے عرض کی کہ یا رسول خدا مہاجر
اور انصار میں سے جو کہ دوست اور آشنا جہاد میں مارے گئے ہیں وہ شراب پیتے تھے اُنکو تو سمجھیں کہ حرمت نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ نے اُسکو ناپاک فرمایا ہے
اور عمل شیطان کہا ہے اور آپنے بھی اسکی مذمت بہت کی تھی یہ آیت نازل ہوئی کہ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
نہیں ہے اوپر اُن لوگوں کے کہ ایمان لائے ہیں اور عمل نیک کئے ہیں انہوں نے جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا کوئی گناہ بیچ اس چیز کے کہ کھایا ہے انہوں نے لذیذ چیزوں
میں سے إِذَا مَا اتَّقَوْا جسوقت پرہیز کیا انہوں نے شرک سے اور تمام ممنوعات سے وَآمَنُوا اور اعتقاد صحیح رکھا انہوں نے وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
اور عمل کئے انہوں نے نیک اور ثابت رہے ہوں اُسپر ثُمَّ اتَّقَوْا پھر پرہیزگاری کی انہوں نے حرام چیزوں سے وَآمَنُوا اور ایمان پر ثابت ہوں
ثُمَّ اتَّقَوْا پھر پرہیزگاری کی انہوں نے کہ حرام چیزوں کے نزدیک نہ گئے وَأَحْسَنُوا اور نیکی کی انہوں نے اعمال نیک کئے وہ وَاللَّهُ
يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ اور خدا دوست رکھتا ہے نیکی کرنیوالوں کو غرض ایمان و عمل صالح اور پرہیزگاری کی تکرار اسلئے ہے مبالغہ ہو ثابت رہنے میں جس
وقت تک کہ ہمیشہ حالت ایمان اور عمل نیک اور پرہیزگاری میں قائم رہے ہوں اور ایمان اور تقویٰ کے مدارج ہیں کوئی تو اعلیٰ درجہ پر ہے اور کوئی
اُس سے کم درجہ پر اور کوئی اُس سے بھی کم درجہ پر چنانچہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ تقویٰ تین طرح کا ہے ایک تو تقویٰ فی اللہ
اور وہ تقویٰ ترک کرنا حلال کا ہے شبہ میں پڑنیکے خوف سے اور وہ تقویٰ خاص الخاص کا ہے اور دوسرا تقویٰ من اللہ اور وہ ترک کرنا شبہ کی
چیزوں کا ہے حرام میں پڑنیکے خوف سے اور وہ تقویٰ خاص کا ہے اور تیسرے وہ تقویٰ کہ عذاب کا اور دوزخ کے خوف سے ہے اور وہ ترک کرنا حرام کا ہے اور
وہ تقویٰ عوام کا ہے اور تقویٰ مانند اُس پانی کے ہے کہ جو جاری ہے نہر میں اور یہ تینوں فرقے متقیوں کے تقوے کے معنی میں مانند درختوں کے ہیں کہ
بوئے گئے ہیں کنارہ پر اُس نہر کے اور ہر درخت اُنمیں سے جو سینچتا ہے اور کھینچتا ہے پانی کو اُس نہر میں سے موافق اپنے جوہر اور طبیعت کے لطافت اور کثافت
کے مناسب خلقت کی ان درختوں سے اور پھلوں سے اُنکے موافق قدر اور قیمت اُنکی کے ہوتے ہیں پس تقویٰ واسطے طاعتوں کے مثل پانی کے
ہے درختوں کے واسطے اور طبیعتیں ہر درخت کی اپنے رنگ اور مزہ میں مانند مقداروں ایمان کے ہیں پس جو کہ اعلیٰ درجہ ایمان میں ہے اور جوہر اُسکی روح کا
بہت صاف ہے وہ زیادہ متقی ہے اور جو شخص کہ زیادہ متقی ہے عبادت اُسکی بہت خالص ہوگی اور جو شخص ایسا ہے تو وہ زیادہ مقرب خدا کا ہوگا اور
جسکی عبادت تقویٰ پر نہیں ہے وہ عبادت مثل غبار پراگندہ کے ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ سال حدیبیہ میں جنگل کے شکار کے
جانور جناب رسول خدا کے پاس جمع ہو کر آتے تھے اور اصحاب کے خیموں اور مکانوں میں ہو جاتے تھے یہانتک کہ اُنکے نیزہ اور ہاتھ اُن تک پہنچتے تھے
اور بعضے کہتے ہیں کہ ایک جانور ابو الیسر بن عمرو کے پاس آیا اُسنے اُسکے تیر مارا کہ وہ مر گیا لوگوں نے اُسکو ملامت کیا اور کہا کہ کس واسطے تو نے حالت
احرام میں یہ کام کیا وہ جناب رسول خدا صلعم کے پاس آیا اور صورت حال کو بیان کیا یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللَّهُ البتہ آزماتا ہے تمکو خدا کہ یعنی معاملہ آزمانیوالوں کا ساتھ تمہارے خدا کرتا ہے بِشَيْءٍ مِنَ
الصَّيْدِ ساتھ ایک شے کے شکار سے جسوقت کہ تم احرام باندھے ہوئے ہو تاکہ لوگوں کو معلوم ہو کہ کون تم میں سے شکار کرتا ہے حالت احرام میں
اور کون پرہیز کرتا ہے بسبب خوف خدا کے کہ تَنَالُهُ أَيْدِيكُمْ پہنچتے ہیں اُسکو ہاتھ تمہارے وَرِمَاحُكُمْ اور نیزے تمہارے اور یہ
آزمائش اسواسطے ہے کہ لِيَعْلَمَ اللَّهُ مَنْ يَخَافُهُ تاکہ جانے خدا کہ کون شخص ڈرتا ہے اُس خدا سے اپنے ایمان کی قوت کی جہت بِالْغَيْبِ
ساتھ غیب کے کہ عذاب کو خدا کے دیکھا نہیں ہے اور باوجودیکہ وہ عذاب خدا کا غائب ہے لیکن ہر دم اُس سے خوف کرتا رہتا ہے فَمَنِ اعْتَدَى
بَعْدَ ذَٰلِكَ پس جو شخص کہ حد سے گذر گیا بعد اس آزمائش کے اور پھر شکار کرے فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ پس واسطے اُسکے عذاب ہے دردناک
کہ وہ آتش دوزخ میں جلیگا اور حالت احرام میں خدا تعالیٰ جنگل کے جانوروں کی شکار کو منع کرتا ہے نہ کل جانوروں کی شکار کو چنانچہ فرماتا ہے
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ نہ قتل کرو تم شکار کو جسوقت کہ تم احرام باندھے

ع ۱۳ ۷ ۲

ہوتے ہو یعنی حالت احرام میں جنگل کے جانور کو مثل ہرن وغیرہ کے مت مار ڈالو وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا اور جو کوئی کہ قتل کرے اسکو تم میں سے
جان بوجھکر متعمدا حال واقع ہوا ہے یعنی جو جانتا ہے کہ اسکا مارنا اس وقت میں حرام ہے اور پھر اسکو مارے تو فَجَزَاءٌ مِثْلُ مَا قَتَلَ پس بدلا مانند اس شکار
کے ہے کہ قتل کیا ہے مِنَ النَّعَمِ چوپایوں میں سے یعنی شتر اور گاو اور گوسفند میں سے اس شکار کے بدلے دیوے اور جزاء کو اہل کوفہ اور یعقوب نے
تنوین سے پڑھا ہے اور مثل کو مرفوع اور تقدیر اسکی فعلیہ جزا ہے یعنی فالواجب علیہ جزاء اور مثل صفت جزا کی ہے اور باقیوں نے جزا کو مضاف پڑھا ہے
طرف مثل کی اور مثل کو مکسور اور شتر یا گاو یا گوسفند کو شکار کے بدلے میں قربانی کرنیکی صورت یہ ہے کہ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ حکم کریں ساتھ
اسکے دو صاحبان عدل مِنْكُمْ تم میں سے کہ وہ دونو مومن ہوں اور عادل ہوں اور کہدیویں اس شکار کو دیکھکر یا سنکر کہ اسکے عوض
میں فلانا جانور دینا چاہیے جیسے کہ کوئی ہرن کو مارے تو وہ بکری کہیں کہ اسکو اسکے عوض میں ذبح کرنا چاہیے اور حضرت صادق علیہ السلام
سے روایت ہے کہ مراد صاحب عدل سے پیغمبر ہے اور بعد اسکے امام ہے اور ایک شخص مراد ہے اور اصل میں ذوا عدل ذو عدل ہے رسم خط میں
واو کے بعد الف زیادہ ہو گیا ہے هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ قربانی ہوئی پہنچنے والے کعبہ کو اور ہدیا حال واقع ہوا ہے یعنی شکار کے عوض میں شتر
ہووے یا گاو ہووے یا گوسفند پہنچا اور کعبہ کو اسکو پہنچاوے کہ کعبہ کے سامنے اسکو قربانی کرے اگر عمرہ کا احرام باندھے ہوئے شکار کیا تھا اور اگر حج کے
احرام کو باندھے ہوئے شکار کیا تھا تو منی میں قربانی کرے اور اگر شتر ہے تو اسکو نحر کرے اور اگر سوا اسکے کوئی اور جانور ہے تو اسکو ذبح کرے
أَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسَاكِينَ یا کفارہ ہے کہانا دینا مسکینوں کو اسکے عوض میں اور تفصیل اس کہانیکی فقہ کی کتابوں میں ہے أَوْ عَدْلُ ذَٰلِكَ
صِيَامًا یا برابر اس کہانیکے روزے ہیں یعنی ہر مسکین کی کہانیکے موافق روزہ رکھے پس واجب ہے ان تینوں میں سے ایک چیز لِيَذُوقَ
وَبَالَ أَمْرِهِ تاکہ چکھے وہ سختی امر اپنے کی کہ یہ سزا اسکی ہے عَفَا اللَّهُ عَمَّا سَلَفَ معاف کیا خدا نے اس چیز سے کہ جو گذر چکی ہے یعنی جو شکار
کہ اس حکم کی ممانعت سے پہلے کیا تھا اسکو خدا نے معاف کیا کہ اسکا مواخذہ نہیں ہے وَمَنْ عَادَ اور جو شخص کہ اعادہ کرے یعنی بعد اسکے
شکار کو مارے فَيَنْتَقِمُ اللَّهُ مِنْهُ پس بدلا لیگا خدا اس سے اور فقط کفارہ دینا کافی نہوگا وَاللَّهُ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ اور خدا غالب
ہے بدلا لینے والا یعنی بدلا لینے کی قدرت رکہتا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ احرام باندھنے والا خطا سے شکار کرے تو کفارہ ہے
اور بعد اسکے اگر پھر خطا سے شکار کرے تو پھر کفارہ ہے اور اسیطرح اگر خطا سے شکار کرے تو ہمیشہ کفارہ دیوے اور اگر ایک دفعہ عمدا شکار کرے تو اسپر بھی کفارہ ہے
اور اگر بعد اسکے عمدا شکار کرے تو وہ شخص وہ ہے کہ جس سے خدا تعالی بدلا لیگا اور کفارہ اسپر نہیں ہے اور شکار کے بدلا دینیکی تفصیل حضرت صادق
علیہ السلام سے اسیطرح منقول ہے کہ اگر شتر مرغ یا خر صحرائی کو شکار کرے تو بدنہ دیوے کہ وہ پنج سالہ کا شتر ہے اور چھٹا برس اسکو شروع ہوا ہو اور اگر
بدنہ کی قدرت نہیں رکھتا ہے تو ساٹھ مسکینوں کا کہانا دیوے ہر مسکین کو ایک مد یا دو مد اور مد بوزن دہلی ایک چھٹانک اوپر تین پاو ہوتا ہے
اور اگر اسکی قدرت نرکہتا ہو تو اٹھارہ روزے رکہے اور اگر صحرائی گائے کو احرام باندھے ہوئے شکار کرے تو اسکے بدلے میں گائے کو ذبح کرے اور اگر
گائے کی قدرت نرکہے تو تیس مسکینوں کا کہانا دیوے اور اگر اسکی بہی قدرت نرکہے تو نو روزے رکہے اور اگر احرام باندہے ہوئے ہرن کا شکار کرے تو
گوسفند کو ذبح کرے اور اسکی قدرت نرکہے تو دس مسکین کو کہانا دیوے اور اگر اسکی بہی قدرت نرکہے تو تین روزے رکہے اور تفصیل اسکی باقی جانوروں کے
شکار کی فقہ کی کتابوں میں ہے اور پہلے اس سے خدا تعالی نے جنگلی جانوروں کے شکار کو احرام باندہنے والے پر حرام کیا تہا اور بعد اسکے بیان
کرتا ہے کہ احرام باندہے ہوئے دریائی جانوروں کا شکار کرنا حرام نہیں ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ اور حلال کیا گیا ہے واسطے
تمہارے شکار دریا کا کہ وہ سوتے پانیکا اور جگہہ ندیوں کا نرکہ سکے مثل مچھلی تازہ کے وَطَعَامُهُ اور حلال کیا گیا ہے کہانا اسکا اور وہ مچھلیاں
ہیں کہ انکو جمع کرکے واسطے کہانیکے رکھ چھوڑتے ہیں اور غرض اس سے یہ ہے کہ مچھلیاں تازی اور باسی اور خشک سب حلال ہیں مَتَاعًا
لَكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ واسطے فائدہ تمہارے کے اور واسطے قافلہ کے جو مسافر ہوں وہ مچھلیوں کو خشک کرکے اپنے ہمراہ رکہیں تو انکو بہت فائدہ

ہے اور متاعاً مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا اور فرماتا ہے خدا کہ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ اور حرام کیا گیا ہے اوپر تمہارے شکار جنگل کا جو کہ
دریا کے باہر ہے ہو یا بچہ دیوے اگرچہ بعضے اوقات دریا میں زندگانی کرے اور یہ حرام ہونا شکار جنگلی جانور کا ثابت ہے مَا دُمْتُمْ حُرُمًا جب تک کہ
ہو تم احرام باندھنے والے اور اگر احرام باندھے ہوئے نہیں ہو تو شکار صحرا کا کچھ مضائقہ نہیں ہے لیکن شکار زمین حرم کا کسی کے واسطے جائز نہیں
نہ احرام والے کو اور نہ غیر احرام والے کو اور احرام والے کو سوائے زمین حرم کے دوسری جگہ کا بھی شکار کرنا جائز نہیں ہے مگر دریا کا شکار درست ہے
اور بغیر احرام والے کو زمین حرم کا شکار درست نہیں ہے اور سوائے زمین حرم کے سب جگہ کا شکار جائز ہے اور جن لوگوں کو جانوروں کا مارنا
درست نہیں وہ لوگ اگر درندوں کو اور سانپ اور بچھو کو اور موش اور ان سب کو مار ڈالیں تو کچھ مضائقہ نہیں ہے اور ایسے ہی اگر چیل اور کوے کو دیکھا
کہ وہ مرجاتی تو کچھ ڈر نہیں ہے اور بعد ذکر شکار کے فرماتا ہے خدا کہ وَاتَّقُوا اللَّهَ اور ڈرو تم خدا سے الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ وہ خدا کہ طرف
اسی کی تم جاؤ گے اٹھکر تم بعد مرنے کے اور اب خدا تعالیٰ بیت اللہ کا ذکر کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ جَعَلَ اللَّهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ کیا
خدا نے کعبہ کو گھر حرمت والا قِيَامًا لِلنَّاسِ قائم ہونیکو واسطے آدمیوں کے یعنی سبب قائم رہنے اور درست ہونے امور لوگوں کا واسطے دین
اور دنیا کی دین کے امور تو اسکے درست ہوتے ہیں کہ وہاں اعمال حج کو بجالاتے ہیں اور دنیا کی امور کی درستی اسواسطے ہے کہ وہاں
امن ہے قتل اور غارت سے اور سوداگر وہاں مال تجارت لیجاتا ہے تو اسکو نفع حاصل ہوتا ہے اور جو کوئی وہاں کا قصد کرتا ہے اور جاتا ہے تو
بخشا جاتا ہے اور وہاں حج کرنیوالے کو کثرت سے ثواب حاصل ہوتا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جو کوئی اس
خانہ میں یعنی خانہ خدا میں آتا ہے تو جس شے کو دنیا اور آخرت میں سے چاہیگا وہ اسکو ملیگی اور ابن عامر نے قیاما کو قواما پڑھا ہے وَالشَّهْرَ
الْحَرَامَ اور کیا ہے خدا نے ماہ حرام کو بھی سبب واسطے قائم رہنے امور لوگوں کے کہ اعمال حج اس مہینے میں بجالاتے ہیں اور وہ ماہ ذی الحجہ ہے
کہ جسمیں مناسک حج کی ادا کرتے ہیں اور یا مراد اس سے کل ماہ حرام ہیں اور رجب اور ذیقعدہ اور ذی الحجہ اور محرم کہ ان مہینوں میں آدمی قتل
اور غارت سے محفوظ رہتے ہیں وَالْهَدْيَ وَالْقَلَائِدَ اور کیا ہے خدا نے قربانی اور گلے میں پٹے پڑے ہوئے اور قربانی کا نشان کئے ہوئے
چیلوں کو سبب قائم رہنے امور دین اور دنیا کا واسطے آدمیوں کے کہ اس مہینے میں اعمال حج کے بجالاتے ہیں اور قربانی اور قلادہ یہ سب
حج کے اعمال میں سے ہیں اور مساکین اس سے نفع پاتے ہیں یہ سب سبب قائم رہنے امور دنیا اور آخرت کا واسطے آدمیوں کے ہیں اور ایام
جاہلیت میں اونٹ کے گلے میں حرم کے درخت کی چھال کا پٹا بنا کر ڈالتے تھے اور اسکے وسیلہ سے امن میں رہتے تھے اور یہ اسکو سنت اسمٰعیل
سمجھتے تھے ان سب چیزوں کا خدا تعالیٰ نے ذکر کیا ذٰلِكَ یہ یعنی جو کچھ کہ مذکور ہوا اسواسطے ہے کہ لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ
مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ کہ جانو تم کہ تحقیق خدا جانتا ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے ہے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے یعنی جسوقت کہ اطلاع
پائی تم نے کہ خدا تعالیٰ نے اپنی حکمت سے کعبہ کو اور حج کو امور کو سبب قائم ہونے مقاصد دنیا اور آخرت کا واسطے آدمیوں کے کیا ہے تو جانا تم نے
کہ خدا سب چیزوں کو جانتا ہے آسمانوں میں ہوں یا زمین میں وَأَنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ اور تحقیق خدا ساتھ ہر چیز کے عالم ہے اور جانتا ہے
کہ جو کچھ مقرر کرتا ہے حلال یا حرام موافق علم اور حکمت کے ہے اعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ جانو تم کہ تحقیق خدا سخت کرنیوالا عذاب کا ہے
اس شخص کو کہ ترک کرے واجب کو اور عمل میں لاوے حرام کو وَأَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ اور تحقیق خدا بخشنے والا ہے توبہ کرنیوالوں کا رَحِيمٌ مہربان ہے
اس شخص پر کہ جو حرام سے پرہیز کرے اور فرماتا ہے کہ مَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ نہیں ہے اوپر پیغمبر کے مگر پہنچانا خدا کے احکام کا اسکے بندوں کو تاکہ
انکو کوئی عذر باقی نہ رہے قیامت کو روز اور یہ نہیں ہو کہ کہتے انکو حلال اور حرام سے خبر کیوں نہ کی وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ
اور خدا جانتا ہے جو کچھ کہ ظاہر کرتے ہو تم اور جو کچھ کہ پوشیدہ کرتے ہو تم کہ کون تو اعتقاد رکھتا ہے اور کون جھٹلاتا ہے تم سب کو موافق تمہارے عقائد
اور اعمال کی جزا دیگا اور فرماتا ہے کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ لَا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ نہیں برابر ہیں ناپاک اور پاک انسان

یا عمل ہو یا مال سو نہین اسکے جو کچہہ ہو ولو اعجبک کثرۃ الخبیث اگرچہ تعجب مین ڈالے تجہکو ناپاک کے واسطے کہ معتبر اور پسندیدہ وہ شے ہے
جو نفیس ہو اگرچہ تہوڑی ہو اور ناکارہ کسی کام کی نہین ہو اگرچہ بہت ہو اور دیکہو کہ تہوڑے سے حلال مین برکت ہے اور بہت سے حرام مین
برکت نہین ہے فاتقوا اللہ پس ڈرو تم خدا سے حرام کو حلال کر لینے مین یا اولی الالباب اے صاحب عقلون کے لعلکم تفلحون
تاکہ تم رستگاری پاؤ یعنی حلال کو اختیار کرو اگرچہ تہوڑا ہو اور حرام کو اختیار مت کرو اگرچہ بہت ہو اور کہتے ہین کہ آدمی کثرت سے سوال
رسول خدا صلعم سے کرتے تہے حضرت کثرت سوال سے غصہ ہو کر منبر پر تشریف لیگئے اور ایک خطبہ بلیغ پڑہا اور فرمایا کہ جو کوئی مجہسے سوال
کریگا مین اسکو جواب دونگا ایک آدمی اپنے نسب مین مطعون تہا وہ اٹہا اور اسنے سوال کیا کہ یا رسول خدا میرا باپ کون ہے فرمایا کہ حذافہ بن قیس
دوسرا مرد اٹہا اور اسنے پوچہا کہ میرا باپ کہان ہے فرمایا کہ دوزخ مین اور بعد اسکے فرمایا کہ قسم ہے اس خدا کی کہ جان میری جسکے حکم مین ہے
اسوقت بہشت اور دوزخ کو میرے روبرو کر رکہا ہے اور مین انہین دیکہتا ہون اہل بہشتیون اور دوزخیون کیطرف نظر کرتا ہون اور یہی پایا
ہے مینے کہ کون تم مین سے دوزخی ہوگا اور کون بہشتی ہوگا اگر مین بیان کرون تو سوال کرنیسے تم پشیمان ہو اور جناب امیر المومنین
سے کثرت سوال کے مقدمہ مین اسطرحسے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلعم نے خطبہ پڑہا اور فرمایا کہ خدا تعالی نے تمپر حج کو فرض کیا ہے عکاشہ
بن محصن اور ایک روایت مین ہے کہ سراقہ بن مالک نے کہا کہ کیا ہر سال حج کرنا واجب ہے یا رسول خدا حضرت نے اسکی طرف سے منہہ پہیر لیا
یہانتک کہ دو یا تین مرتبہ اسنے یہی کہا حضرت نے فرمایا کہ وائے تجہپر اور کونسی چیز امن دیگی اور بیخوف کریگی تجہکو اگر کہون مین کہ ہان اور
قسم ہے خدا کی اگر کہون مین ہان تو البتہ واجب ہو جائیگا اور اگر واجب ہو جائے ہر سال تو نہ طاقت رکہوگے تم اور اگر ترک کروگے تو کافر
ہو جاؤگے پس چہوڑدو تم مجہکو جیسے کہ چہوڑ دیا ہے مینے تمکو بس تحقیق ہلاک ہوا ہے وہ شخص کہ تہا پہلے تمسے مگر کثرت سوال سے کہ انبیا سے سوال
کیا کرتے تہے پس جسوقت کہ حکم کرون مین کسی چیز کا تو بس بجا لاؤ تم اسکو موافق اپنی طاقت کے اور جس چیز سے تمکو منع کرون تو اس سے پرہیز
کرو بعد اسکے یہ آیت نازل ہوئی کہ یا ایہا الذین امنوا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو لا تسئلوا عن اشیاء نہ سوال کرو تم ان
چیزون سے کہ ان تبد لکم اگر ظاہر کیے جائین وہ واسطے تمہارے یعنی اگر جواب انکا دیا جائے تو تسؤکم بری معلوم ہون وہ تمکو
اور غمگین کرین وہ تمکو اور اشیاء کہ غیر منصرف ہے اسکی جہت سے نصب ہوا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ وان تسئلوا عنہا اور اگر سوال کرو
ان اشیا سے حین ینزل القران جسوقت کہ نازل کیا جاتا ہے قرآن تو تبد لکم ظاہر کیجائین وہ واسطے تمہارے اور
جواب انکا تمکو معلوم ہو جائے لیکن پیغمبر کو ایسے سوالونکی کثرت سے کہ جسمین تمکو فائدہ نہین ہے کیون تنگ کرتے ہو عفا اللہ عنہا
معاف کیا خدا نے ان سوالون سے لیکن آئندہ ایسے سوال مت کرو کہ جسمین تمکو مشقت زیادہ ہو اور بعد سننے جواب کے واللہ غفور
اور خدا بخشنے والا ہے گنہگارونکا بعد توبہ کے حلیم بردبار ہے کہ جلدی عذاب نہین کرتا ہے قد سالہا قوم من قبلکم تحقیق
سوال کیا تہا ان چیزونسے ایک قوم نے کہ پہلے تمسے تہی جیسے کہ ثمود کہ ناقہ کو طلب کیا اور قوم موسی کہ خدا کے دیدار کو طلب کیا اور
حواری کہ عیسی سے دسترخوان کی درخواست کی تہی ثم اصبحوا بہا کافرین پہر ہو گئے وہ ساتہ اسکے کفر کرنیوالے یعنی ان چیزونکا
کہ جنکو طلب کیا تہا کفر کیا اور ناشکری کی انکی اور اسکے سبب انپر عذاب نازل ہوا تم انکی حال سے نصیحت پکڑکر زیادہ گوئی مین مشغول
مت ہو اور کہتے ہین کہ عمرو بن لحی نے عرب کے ساتہ قبیلہ کو ایک انہین سے قریش کا قبیلہ تہا ایام جاہلیت مین دین اسمعیل سے پہیر کر
بت پرستی کیطرف راغب کیا تہا اور بتونکا گہڑا کرنا اور بحیرہ اور سائبہ کا مقرر کرنا اسکی تجویز سے تہا اسکا ذکر خدا تعالی کرتا ہے کہ
ما جعل اللہ نہین کیا ہے پیدا نہ یعنی خدا تعالی نے تعیین نہین کی ہے اور حکم نہین کیا ہے اور مقرر نہین فرمائی ہے کوئی چیز
من بحیرۃ ولا سائبۃ ولا وصیلۃ ولا حام کان چیری ہوئے اونٹنی سے اور نہ منت مین چہوڑی ہوئی اونٹنی سے اور نہ کو سفند

اپنے بہائی سے ملنے والے ہوا اور یہ اپنی پشت کی حمایت کرنیوالی اونٹنی ہے وَلٰکِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اور لیکن جو لوگ کہ کافر ہوئے مثل عمرو
بن لحی اور پیروان اسکے یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ تہمت کرتے ہیں وہ اوپر خدا کے جہوٹ کو کہ انکے حرام ہونیکو خدا کیطرف منسوب کرتے
ہیں اور کہتے ہیں کہ بحیرہ وغیرہ کو خدا نے حرام کیا ہے وَاَکْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ اور اکثر انکے نہیں سمجھتے ہیں حلال اور حرام کو ان آیت کی لفظوں
کی مصطلاح میں بہت اختلاف ہے لیکن ایک روایت میں یہ ہے کہ جسوقت اونٹنی پانچ حمل جنتی اور پانچواں اگر نر ہوتا تو کان اس اونٹنی کے
چیر ڈالتے تہے اور عورتوں پر اسکا گوشت اور دودہ حرام کرتے تہے اور اسکی سواری اور بار برداری سے اور بال کترنیسے منع کرتے تہے اور اسکو چہوڑ دیتے
تہے جہاں چاہے چرتی پہرے اسکو بحیرہ کہتے تہے اور اگر کوئی بیمار ہوتا یا کسی کا کوئی سفر میں ہوتا تو واسطے شفا پانے بیمار کے اور واسطے واپس
آنے مسافر کے کہتے کہ یہ اونٹنی سائبہ ہے اور اسکو چہوڑ دیتے تہے کہ وہ بحیرہ کا حکم رکہتی تہی اور اسکو سائبہ کہتے تہے اور گوسفند جسوقت سات حمل
جنتی تہی پس اگر ساتواں حمل مادہ ہوتا تہا تو کہتے تہے کہ یہ ہمیشہ ہے یعنی یہ ہمارے واسطے ہے اسکو ریوڑ میں چہوڑ دیتے تہے اور اگر ساتواں حمل نر ہوتا
تہا تو کہتے تہے کہ یہ ہمارے خداؤنکا ہے اور اسکو ذبح کرتے تہے اور اگر نر اور مادہ دونو پیدا ہوتے تہے تو کہتے تہے کہ وصلت اخاہا یعنی ملگئی یہ مادہ بہائی
اپنے سے اور انکو ذبح نہیں کرتے تہے اور نر کو مادہ کے واسطے چہوڑ دیتے تہے اور اسکو وصیلہ کہتے تہے اور شتر نر اگر اونٹنیونکو دس برس حاملہ کرتا تہا تو کہتے
تہے کہ حمی ظہرہ یعنی حمایت کی اسنے پشت اپنے کی اور بعد اسکے اسپر سواری نہیں کرتے تہے اور اسکو حام کہتے تہے اور حضرت رسول صلعم کے
زمانہ تک ان سات قبیلوں کا یہ دستور تہا اور کہتے تہے کہ ہم کو خدا نے اسکا حکم کیا ہے حقتعالی نے انکے رد میں یہ آیت نازل کی اور
فرمایا کہ خدا نے انکے واسطے کچہ حکم نہیں دیا ہے لیکن جو لوگ کہ کافر ہوئے ہیں وہ خدا پر افترا اور تہمت کرتے ہیں اپنی طرف سے جہوٹ بنا کر اور
فرماتا ہے خدا کہ وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰی مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ اور جسوقت کہا جاتا ہے واسطے انکے کہ آؤ تم طرف اس چیز کے کہ نازل کی ہے خدا نے کہ
وہ حکم حلال و حرام کا ہے وَاِلَی الرَّسُوْلِ اور آؤ تم طرف پیغمبر کے کہ وہ بیان کرنیوالا حلال اور حرام کا ہے قَالُوْا کہتے ہیں وہ نہایت جہالت
سے حَسْبُنَا کافی ہے ہمکو مَا وَجَدْنَا عَلَیْهِ اٰبَآءَنَا وہ چیز کہ پایا ہے ہمنے اوپر اسکے باپوں اپنے کو اور ہم انکے ہی پیروی کرتے ہیں
اور انکے ہی دین پر ثابت قدم رہینگے اور فرماتا ہے خدا کہ کیا کافی ہے انکو پیروی باپوں کی اَوَلَوْ کَانَ اٰبَآؤُهُمْ اگرچہ ہوویں باپ انکے ایسے
لَا یَعْلَمُوْنَ شَیْئًا وَّلَا یَهْتَدُوْنَ نہ جانتے ہوں کسی چیز کو اور نہ پاتے ہوں وہ راہ حق کو یعنی اگر باپ انکے گمراہ ہوں اور ہدایت
نہ پاتے ہوں کیا تب بہی انکی پیروی انکو کافی ہوجائیگی اور فرماتا ہے خدا کہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے عَلَیْکُمْ
اَنْفُسَکُمْ لازم ہے اوپر تمہارے محافظت نفسوں اپنے کی لَا یَضُرُّکُمْ مَّنْ ضَلَّ نہ ضرر پہنچاویگا تمکو وہ شخص کہ گمراہ ہوا ہے یعنی انکی
گمراہی تمکو کچہ ضرر نکریگی اِذَا اهْتَدَیْتُمْ جسوقت ہدایت پائی تمنے اور تقدیر علیکم انفسکم کی الزموا امر انفسکم واحفظوها ہے یعنی لازم
پکڑو تم امر نفسوں اپنے کو اور نگاہ رکہو انکو حرام فعلوں اور بدعملوں سے اور ہدایت پر ثابت رہو تم اِلَی اللّٰهِ مَرْجِعُکُمْ جَمِیْعًا طرف خدا کے
ہے پہرنا تمہارا سب کا فَیُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ پس خبر دیگا وہ تمکو ساتہ اس چیز کے کہ ہو تم عمل کرتے اور موافق اسکے تمکو جزا دیگا اور کہتے ہیں کہ
جسوقت کوئی مسلمان شہید ہوجاتا تو اس سوچتے کہ نوشتہ اپنے نسب میں بیوقوفی کی اللہ تعالی نے یہ آیت نازل کی اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ حکم
وہاں ہے جہاں کہ لوگ حکم خدا اور رسول کا نہ مانتے ہوں اسجگہہ کیواسطے مومنین کو خدا فرماتا ہے کہ تم اپنے دین پر قائم رہو اور کافی ہیں لکہا
ہے کہ تمیم الداری اور ابن بیدی اور ابی ماریہ نے سفر کیا اور تمیم الداری مسلمان تہا اور ابن بیدی اور ابی ماریہ دونو نصرانی تہے اور تمیم داری
کے پاس ایک خرجین تہی کہ اسمیں اسباب اسکا تہا اور ظروف منقش چاندی اور سونے کے اسمیں تہے اور ایک تار زرتار اسکو فروخت
کرنیکے واسطے خرجین سے باہر نکالا تہا اور وہ بہت سخت بیمار ہوگیا تہا جسوقت مرنے لگا تو جو کچہ اسکے پاس تہا وہ سب اسنے ابن بیدی
اور ابی ماریہ کو سپرد کیا اور کہدیا کہ میرے وارثوں کو دیدینا جب وہ دونو نصرانی [illegible] ان ظروف [illegible] اسمیں سے نکال لیا اور باقی

اسباب اسکے وارثون کو دیدیا انہون نے اسباب کو دیکھا تو اسمین ظروف منقش اور ہار نپایا اُن دونو سے کہا کہ کیا ہمارا صاحب ایسا
بیمار تھا کہ اسکی بیماری مین بہت کچھ خرچ ہو گیا انہون نے کہا نہین بلکہ تھوڑے دنون تک بیمار رہا تھا پھر انہون نے کہا کہ کیا اسکا اسباب
چورایا گیا ہے کہا کہ نہین پھر اسکے وارثون نے کہا کہ کیا اسنے تجارت کی تھی کہ اسکو اسمین خسارا آیا ہے کہا کہ نہین تب انہون نے کہا کہ
ہم اسکے اسباب مین جو چیز کہ افضل اور اعلیٰ تھی اسکو نہین پاتے ہین ظروف منقش جواہر کے جڑے ہوئے کو اور ہار کو اسکے اسباب مین نہین
دیکھتے ہین اُن دونو نے کہا کہ یہ ہمارے سپرد نہین کیا تھا اور جو کچھ اسنے ہمکو دیا تھا وہ ہمنے تمہارے سپرد کر دیا اسکے وارثون نے محکمۂ عالیہ
رسولخدا مین نالش کی اور حضرت کے پاس انکو لیگئے یہ آیت نازل ہوئی کہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے شَهَادَةُ
بَيْنِكُمْ گواہی وصیت کی یعنی گواہی دینے والے وصیت کے درمیان تمہارے إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ جسوقت کہ حاضر ہووے کسی کو
تم مین سے موت چاہیے کہ گواہ ہوین حِينَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ وقت وصیت کے دو شخص صاحب انصاف مِنْكُمْ تم مین
کے مومن ہوین اثنان خبر شہادت کی ہے أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ یا دو اور ہوین غیر تمہارے سے یعنی سواے مومنون کے کہ اہل کتاب
مین سے ہوین اور اپنے دین مین عادل اور منصف ہوین اور گواہ انکو مقرر کرو إِنْ أَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ اگر تم سفر کرو بیچ زمین کے
فَأَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةُ الْمَوْتِ پس پہنچے تمکو مصیبت موت کی یعنی مرنیکا وقت قریب ہو جاوے تَحْبِسُونَهُمَا مِنْ بَعْدِ الصَّلَاةِ بند کر رکھو تم
اُن دو گواہون کو پیچھے نماز کے وقت جمع ہونے آدمیون کے یعنی جماعت کے انکو روک رکھو اور جانے نہ دو فَيُقْسِمَانِ بِاللَّهِ پس قسم کہاوین
وہ دونو ساتھ خدا کے إِنِ ارْتَبْتُمْ اگر شک کرو تم اُن دو گواہون مین یعنی اگر وارثون کو انمین شک ہو کہ انکو متہم کیا ہین تو انکو قسم
دلاوین اور مضمون قسم کا یہ ہے لَا نَشْتَرِي بِهِ ثَمَنًا نہین خرید کرتے ہم بدل اس قسم کے مول کو یعنی دنیا کے فائدہ کیلیے قسمین نہین کہاتے ہین
وَلَوْ كَانَ اگرچہ ہووے وہ کہ جسکے واسطے قسم کہاتے ہین ذَا قُرْبَىٰ صاحب قرابت کا رشتہ دار ہمارا وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللَّهِ
اور نہین چھپاتے ہین ہم گواہی خدا کی یعنی خدا نے جو واسطے قایم کرنے گواہی کے حکم فرمایا ہے کہ اسکو ہم چھپانے والے نہین ہین اور اگر چھپاوین تو
إِنَّا إِذًا لَمِنَ الْآثِمِينَ تحقیق ہم اسوقت البتہ گنہگارون مین سے ہین اور کہتے ہین کہ بعد نازل ہونے اس آیت کے رسولخدا صلعم نے اُن
دونو نصرانیون کو بعد نماز عصر کے منبر کے نزدیک قسم دلوائی اُن دونو نے قسم کہائی کہ ہمنے اسکا مال نہین چورایا ہے اور ہم جھوٹ نہین
بولتے ہین رسولخدا نے انکو رہائی دلوائی اور بعد اسکے تمیم داری کی ظروف کو انکے پاس پایا اور انکے درمیان اُنکی اور تمیم کے وارثون کی جھگڑا
واقع ہوا اور وہ نصرانی کہتے تھے کہ ہمنے ان ظروف کو تمیم سے خرید کیا ہے لیکن کوئی گواہ ہمارا نہ تھا اسواسطے ہمنے اسکا ذکر نہین کیا جب نزاع
زیادہ ہوا تو تمیم کے وارث انکو رسولخدا کے پاس لائے حضرت منتظر وحی کے تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی فَإِنْ عُثِرَ عَلَىٰ أَنَّهُمَا اسْتَحَقَّا إِثْمًا پس اگر
اطلاع پائی جاوے اس امر پر کہ تحقیق وہ دونو گواہ مستحق ہوے ہین گناہ کے کہ انہون نے جھوٹی قسم کہائی ہے تو فَآخَرَانِ يَقُومَانِ
مَقَامَهُمَا پس دو اور شخص قایم ہون مقام انکی گواہی دینے کیواسطے مِنَ الَّذِينَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ ان لوگون مین سے کہ ثابت ہوئی وصیت
کرنا اوپر انکی یعنی وارث تمیم کہ جنکے دینے کیواسطے تمیم نے وصیت کی تھی انمین سے وہ دو شخص قایم مقام اُن خائنون کے ہوین کہ وہ تمیم کے
حال سے خوب واقف ہین کہ وہ دونو تمیم کے وارث ہین کہ ہے الْأَوْلَيَانِ اولیٰ اور بہتر ہین اُن بیگانون سے بسبب قرابت کے اور بسبب
مطلع ہونیکے اسکے حال سے اور استحق کو ابوبکر نے عاصم سے اور حمزہ نے اور خلف نے اور یعقوب نے بضم تا پڑھا ہے اور اولیان کو الاولین پڑھا ہے جمع کا صیغہ صفت الذین
کی یا بدل اُس سے اور حفص نے عاصم سے استحق کو بفتح تا پڑھا ہے اور الاولیان کو تثنیہ اولیٰ کا پڑھتے اور فاعل استحق کا اثم ہے یا ایصا ہے یا وصیت ہے اور الاولیان
مرفوع ہونیکی صورتین یہ ہین مبتدا محذوف کی اور تقدیر اسکی ہے الاولیان ہے یا خبر آخران کی ہے یا بدل ہے اس سے یا یقومان کی ضمیر سے بدل ہے اور
وہ دونو جو قایم مقام ہوے ہونگے بعد توفیق فَيُقْسِمَانِ بِاللَّهِ پس قسم کہاوین وہ دونو ساتھ خدا کے اسطرح سے لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا

گواہی ہماری زیادہ حق ہے گواہی اُن دونو پہلوں کی سے وَمَا اعْتَدَيْنَا اور نہیں حد سے گزرتے ہیں ہم گواہی دینے میں کہ جھوٹی گواہی دیوین
ہم اور اگر حد سے گزریں ہم تو إِنَّا إِذًا لَمِنَ الظَّالِمِينَ تحقیق ہم اُسوقت البتہ ظلم کرنیوالوں میں ہونگے اپنے نفسوں پر کہ باطل کو حق کی جگہ بیان کریں
پس وے شخص تمیم کے رشتہ دار وہیں سے کھڑے ہوئے بموجب فرمانے رسول خدا صلعم کے اور دونوں نے روبرو حضرت کے بعد نماز عصر کے قسم کھائی کہ یہ مال نصرانیوں
کے پاس سے ہم کا ہے اور اُن دونوں نے خیانت کی ہے پس یہ مال لیا ہے حضرت نے وہ مال اُن نصرانیوں سے لیکر تمیم کے وارثوں کو دیدیا اور فرماتا ہے خدا کہ
ذَٰلِكَ یعنی جو کچھ مذکور ہوا أَدْنَىٰ أَن يَأْتُوا بِالشَّهَادَةِ نزدیک زیادہ ہے اسکے کہ بجا لاوین وہ گواہی کو عَلَىٰ وَجْهِهَا اوپر راستی
اسکے کہ اس گواہی میں کسی طرح کی خیانت نہیں ہے أَوْ يَخَافُوا أَن تُرَدَّ أَيْمَانٌ یا نزدیک زیادہ ہے اسکے کہ خوف کریں وہ یہ کہ لوٹائی جاوین
سوگندیں اور پھیری جاوین مدعیوں پر بَعْدَ أَيْمَانِهِمْ پیچھے سوگندوں اُنکی کے کہ اُنکی خیانت اور دروغ پر قسمیں کہاوین پس رسوا ہوتے وہ
خیانت کی ظاہر ہونے سے اور جھوٹی قسم کہانے سے وَاتَّقُوا اللَّهَ اور ڈرو تم خدا سے جھوٹی قسم کہانے سے وَاسْمَعُوا اور سنو تم حکم خدا کو بگوش دل
قبول کرو اسکو وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ اور خدا نہیں ہدایت کرتا ہے قوم فاسقوں کو اور یا یہ کہ نہیں دکہلاتا ہے راہ بہشت کی قوم
فاسقوں کو جو کہ جھوٹی گواہی دیتے ہیں اور جھوٹی قسمیں کہاتے ہیں اور فرماتا ہے خدا کہ يَوْمَ يَجْمَعُ اللَّهُ الرُّسُلَ یاد کر تو اے محمد جس دن کہ جمع
کریگا خدا پیغمبروں کو فَيَقُولُ مَاذَا أُجِبْتُمْ پس کہیگا کیا جواب دیے گئے تم جسوقت کہ تم نے امتوں کو میری توحید کی طرف بلایا تھا ہرچند کہ خدا
عالم ہے اور سب جانتا ہے لیکن امتوں کی ملامت کے لیے ایسا فرمائیگا اور پیغمبر اس سوال کو سنکر قَالُوا کہینگے کہ لَا عِلْمَ لَنَا نہیں علم ہے واسطے ہمارے
اُنکے دلوں میں کیا تہا اور بعد ہمارے اُنہوں نے کیا کیا إِنَّكَ أَنتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ تحقیق کہ تو جاننے والا غیبوں کا ہے اور تو خوب جانتا
ہے کہ اُنہوں نے ہمکو کیا جواب دیا تھا اور وہ دلوں میں کیا پوشیدہ رکھتے تھے اور امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ خدا فرمائیگا کہ کیا جواب دیا گیا تم کو
اپنے اوصیا میں کہ بعد اپنے اُنکو امتوں میں چھوڑا تھا وہ کہینگے کہ ہم نہیں جانتے کہ ہمارے بعد اُنہوں نے کیا کیا اور یہ مطابق اسکے ہے کہ رسول خدا نے فرمایا
تھا کہ قیامت کے روز کچھ آدمیوں کو حوض کوثر پر سے ہانکتے ہوئے دوزخ میں لیجاوینگے میں اُسوقت ملائکہ سے کہونگا کہ انکو تم کہاں لیجاتے ہو یہ تو میرے اصحاب
ہیں ملائکہ میرے جواب میں کہینگے کہ تو نہیں جانتا ہے کہ تیرے بعد انہوں نے کیا کیا تہا اور تیرے مرتے ہی پہر گئے تھے اور ہمیشہ مرتد رہتے تھے اور بعد
اسکے یہی ذکر اسکا عنقریب آتا ہے اور یوم تجمع میں یوم منصوب ہے اذکر یا اتقوا محذوف سے اور بعضے کہتے ہیں کہ انت پر کلام تمام ہو گیا اور
علام منادی مضاف ہے اور منصوب ہے اور حرف ندا کا یہیں سے حذف ہوا اور اولو کے غیوب کی نہیں کوئی بڑائی یا اور فرماتا ہے خدا کہ
إِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ یاد کر تو جسوقت کہیگا خدا کہ اے عیسی بیٹے مریم کے اذْكُرْ نِعْمَتِي عَلَيْكَ وَعَلَىٰ وَالِدَتِكَ یاد کر تو نعمت
میری کو اوپر تیرے اور اوپر ماں تیری کے إِذْ أَيَّدتُّكَ بِرُوحِ الْقُدُسِ جسوقت کہ مدد کی میں نے تیری ساتھ روح القدس کی یعنی ساتھ جبرئیل
کے وہ تجکو دشمنوں سے بچاتا تہا اور آسمان پر لیگیا تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ کلام کرتا تہا تو آدمیوں سے بیچ گہوارہ کے کہ یہ تیرا معجزہ تہا وَ
كَهْلًا اور ادہیڑ پن میں یعنی کلام تیرا گہوارہ میں ایسا تہا کہ جیسے تو ادہیڑ ہو کے زمانہ میں کلام کرتا تہا اور کہلا کا عطف فی المہد کے محل پر ہے
اور وہ حال واقع ہوا ہے وَإِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتَابَ اور یاد کر تو اے عیسی جسوقت کہ سکہلایا میں نے تجکو لکہنا اور یا یہ کہ کتابیں سکہلائیں
وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ اور سکہلائی تجکو حکمت اور توریت اور انجیل وَإِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ اور
یاد کر تو جسوقت کہ پیدا کرتا تہا تو گارے سے شکل جانور کی بِإِذْنِي ساتھ حکم میرے کے اور یہ جو کہتے ہیں کہ عیسی خالق تھے
کہتے اس آیت سے قول اُنکا باطل ہوا کیونکہ خدا تعالیٰ نے حضرت عیسی کو فرمایا ہے واذ تخلق من الطین باذنی اور فرماتا ہے خدا کہ فَتَنفُخُ فِيهَا پس
پہونکتا تہا تو بیچ اُن پرندوں گارے کے بنے ہوئے کے فَتَكُونُ طَيْرًا پس ہو جاتے تھے وہ پرندے جاندار بِإِذْنِي ساتھ حکم میرے کے
وَتُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ بِإِذْنِي اور اچھا کرتا تہا تو مادر زاد اندھے کو اور سفید داغ والے کو ساتھ حکم میرے کے کہ وہ ان شخصوں

بالکل پاک ہوجاتے تہے وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰی اور یاد کر توجسوقت نکالتا تہا تو مردونکو قبروں سے بِاِذْنِیْ ساتہ حکم میرے کے وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ عَنْكَ اور یاد کر توجسوقت باز رکہا میں نے بنی اسرائیل کو تجہسے کہ تیرے قتل کا وہ قصد رکہتے تہے اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ جسوقت لایا تہا تو انکے پاس معجزے فَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ پس کہا اُن لوگوں نے کہ کافر ہوتے تہے اُنمیں سے اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ نہیں ہے یہ مگر جادو ظاہر اور اہل کوفہ نے سحر کو ساحر پڑہا ہے یعنی نہیں ہے یہ عیسیٰ مگر جادوگر ظاہر اور منقول ہے کہ حضرت عیسیٰ بالوں سے ہر قسم کے اون کے کپڑے پہنتے تہے اور گہانس اور پتے درختوں کے کہاتے تہے اور کوئی چیز دنیا کی اپنے پاس نہ رکہتے تہے کہ اسکے ساتہ دل متعلق ہو اور کوئی گہر نہ رکہتے تہے کہ اسکے ڈہجانے اور ویران ہونیکا خوف ہوتا اور زوجہ اور فرزند نہ رکہتے تہے کہ خاطر کو اُنکی طرف تعلق ہو اور جسجگہ رات ہوتی تہی وہیں پڑرہتے تہے اور کہتے تہے کہ نیچے درختوں کی روٹی میری ہے اور صحرا میں جنگل اور بوٹا ہے یہ باغ میرا ہے اور سردی میں آفتاب لحاف میرا ہے اور شب کو سوتا ہوں تو میرے پاس کچہہ نہیں ہوتا اور میرے برابر کوئی غنی نہیں ہے اور نہ کبہی کسی کو جہڑکا اور نہ منہ اوپر سے کبہی کسی کو دور کیا اور نہ کبہی قہقہہ مارکر ہنسے اور نہ کبہی بو بدبو سے ناک کو بند کیا اور نہ کبہی ترش روئی کی اور پہر خدا تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو اپنی نعمت یاد دلاتا ہے چنانچہ فرماتا ہے وَاِذْ اَوْحَیْتُ اِلَى الْحَوَارِیّٖنَ اور یاد کر توجسوقت وحی کی میں نے طرف حواریوں کی کہ وہ اصحاب تیرے تہے اَنْ اٰمِنُوْا بِیْ وَبِرَسُوْلِیْ کہ ایمان لاؤ تم ساتہ میرے اور ساتہ پیغمبر میرے کے کہ وہ عیسیٰ ہے قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ کہا اُنہوں نے کہ ایمان لائے ہم اور گواہ رہ تو ساتہ اسکے کہ تحقیق ہم فرمانبرداری کرنیوالے ہیں نیت خالص سے تیری اور ذکر حواریوں کا اور تحقیق لفظ کا پہلے پاس سورہ آل عمران میں گزر گیا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ اِذْ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ یاد کر تو اے عیسیٰ جسوقت کہا حواریوں نے یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ اے عیسیٰ بیٹے مریم کے هَلْ یَسْتَطِیْعُ رَبُّكَ اَنْ یُّنَزِّلَ عَلَیْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ کیا طاقت رکہتا ہے پروردگار تیرا یہ کہ نازل کرے اوپر ہمارے خوان کو آسمان سے یعنی ارادہ اور حکمت اسکے مقتضی ہے کہ وہ آسمان سے خوان کو نازل کرے قَالَ کہا عیسیٰ نے حواریوں کو جواب میں کہ اتَّقُوا اللّٰهَ ڈرو تم خدا سے ایسے ایسے سوال کرنے میں اور اسطرح کے سوال مت کیا کرو اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ اگر ہو تم ایمان لانیوالے خدا پر اور میری نبوت پر قَالُوْا کہا اُن حواریوں نے عذر کرکے کہ قدرت خدا میں ہمکو کسی طرحکا شک نہیں ہے لیکن نُرِیْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا چاہتے ہیں ہم یہ کہ کہائیں ہم اُسمیں سے وَتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا اور ساکن ہوں دل ہمارے اور یقین پر یقین زیادہ ہو اُسکی قدرت کامل پر اگر آنکہہ سے ہم دیکہہ لیویں اس خوان کو وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا اور جانیں ہم تحقیق سچ کہا تو نے ہمسے نبوت کے دعوے میں وَنَكُوْنَ عَلَیْهَا مِنَ الشّٰهِدِیْنَ اور ہوویں ہم اوپر اس خوان کے گواہوں میں سے جسوقت تو ہمسے گواہی کو طلب کرے کہتے ہیں حضرت عیسیٰ نے حواریوں سے فرمایا کہ تیس روز روزہ رکہو اور بعد اسکے خوان کو خدا سے طلب کرو حواریوں نے بموجب حکم حضرت عیسیٰ کی تیس روز روزے رکہے اور کہتے ہیں کہ جسوقت حواریوں نے تیس روزے رکہہ لئے تو حضرت عیسیٰ نے لباس پشمینہ کا پہنا اور اسطرح سے دعا کی جیسے خدا فرماتا ہے قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ کہا عیسیٰ بیٹے مریم نے بعد اون حال کرنیکے خدا سے کہ اَللّٰهُمَّ اے خدا رَبَّنَا پروردگار ہمارے اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ اتار تو اوپر ہمارے خوان کو آسمان سے تَكُوْنُ لَنَا عِیْدًا کہ ہووے وہ واسطے ہمارے عید کہ ہر طرح کی خوشی اُسمیں ہم کریں اور وہ عید ہووے لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا واسطے اول ہمارے کے اور آخر ہمارے کے وَاٰیَةً مِّنْكَ اور ایک نشانی تجہسے ہو کہ دلالت کرے تیرے کمال قدرت پر اور میری نبوت کی صحیح ہونے پر وَارْزُقْنَا اور روزی دے تو ہمکو اس خوان میں سے وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ اور تو بہتر روزی دینے والا ہے سب سے یعنی تو خوان کو پہر نازل کر اور جسروز وہ نازل ہو تو ہم ہر سال عید کیا کرینگے اُس روز کی تعظیم کے سبب سے اور جو لوگ کہ اول ہمارے ہیں جو کہ اس زمانہ میں موجود ہیں وہ عید کریں اور جو کہ آخر ہمارے کہ بعد ہمارے ہونگے وہ بہی عید کیا کرینگے اور جسروز وہ نازل ہو تو سب اُسمیں سے فائدہ اُٹہائیں تیری بزرگی کا کہتے ہیں کہ جسروز وہ نازل ہوا تہا

الربع

وہ روز یکشنبہ کا تہا اسلئے نصاریٰ یکشنبہ کو عید کرتے ہین اور قیدیون کو اُس روز آزاد کرتے ہین اور لڑکون کو سفر و زکتب ہین سے چھٹی دیتے ہین اور
حکمون یعنی تعطیل کرتے ہین اور پیشہ والے اُس روز کام نہین کرتے ہین اور لاولنا و آخرنا بدل ہی لنا سے اور آیۃ کا عطف عیداً پر ہے قال اللہ کہا
خدا نے عیسیٰ سے کہ کہہ تو اُن لوگون سے کہ جو خوان کو طلب کرتے ہین انی منزلہا علیکم تحقیق مین نازل کرنیوالا ہون اُس خوان کو اوپر
تمہارے موافق خواہش کی فمن یکفر بعد منکم پس جو شخص کہ کفر کرے بعد اسکے نازل ہونیکے تم مین سے کہ اسکو عیسیٰ کا جادو کہے تو فانی
اعذبہ پس تحقیق مین عذاب کرونگا اسکو عذابا لا اعذبہ ایسا عذاب کہ نہ عذاب کرونگا مین اسطرحکے عذاب کو احدا من
العالمین کسی کو عالم کے لوگون مین سے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ وہ خوان نازل ہوا اور اسمین سات روٹیان تہین کل
آدمیون نے اول سے آخر تک اُن روٹیون مین سے کہایا اور وہ سیر ہوگئے اور وہ ہنوز باقی رہین اور سلمان فارسی سے روایت ہے کہ حقتعالیٰ نے ابر
بہیجا اور خوان سرخ اسمین کہا تہا اور وہ ابر زمین کے نزدیک ہوجاتا تہا یہانتک کہ زمین پر آکر وہ خوان اُسنے حواریون کے پاس ڈالدیا اور حضرت
عیسیٰ اُسوقت روئے اور کہا کہ خداوندا اس خوان کو سبب رحمت کا کر اور عذاب کا سبب مت کر اور بعد اسکے وضو کیا اور نماز پڑہی اور روئے اور کہا کہ بسم اللہ خیر الرازقین اور خوان سے
کو خوان سے اُٹہایا اُسمین مچہلی بہونی ہوئی تہی کہ وہ بغیر کانٹون کے تہی اور اسکے سر کے نزدیک نمک تہا اور اسکے دم کے نزدیک سرکہ تہا اور گرد اسکے طرح طرح کا ساگ
اور ترکاریان تہین سوائے گندنا کے اور پانچ روٹیان اُس خوان مین تہین ایک روٹی پر زیتون تہا اور دوسری پر شہد تہا اور تیسری پر گہی تہا اور چوتہی پر پنیر
تہا اور پانچوین پر گوشت خشک تہا حضرت شمعون کہ خلیفہ عیسیٰ کے تہے کہڑے ہوئے اور کہا کہ یا روح اللہ یہ کہانا دنیا کا ہے یا آخرت کا فرمایا کہ دنیا کا ہے نہ آخرت کا لیکن
وہ کہانا ہے کہ خدا نے اپنی قدرت کاملہ سے پیدا کیا ہے پہر فرمایا کہ کہاؤ تم جو کچہ کہ تمنے طلب کیا ہے خدا تمہاری مدد کریگا اور اپنے فضل سے تمکو روزی دیگا حواریون نے
کہا کہ یا روح اللہ ہم چاہتے ہین کہ سوائے اسکے کوئی اور معجزہ ہمکو دکہلاؤ حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ اے مچہلی زندہ ہو تو بحکم خدا وہ مچہلی تر تازہ زندہ ہوگئی
اور خار اور چہلکے اُسپر موجود ہوگئے اور اسکو خوان سے جدا کردیا اور بعد اسکے فرمایا کہ اے مچہلی پہر ویسے ہی ہوجا بحکم خدا جیسے کہ پہلے تہی وہ مچہلی پہر ویسے ہی
بریان کی ہوئی ہوگئی حواریون نے کہا کہ یا روح اللہ پہلے آپ اسکو تناول فرماوین بعد اسکے ہم کہاوینگے حضرت عیسیٰ نے کہا کہ معاذ اللہ مین
مین سے کہاؤن اسکو وہ کہاوے کہ جسنے طلب کیا تہا اور وہ لوگ اسکے کہانے سے خوف کرتے تہے حضرت عیسیٰ نے محتاج آدمی اور زمین گیر اور بیمار اور
مبتلا بلاؤن کو طلب کیا اور فرمایا انکو کہ کہاؤ تم کہ یہ گوارا ہے تمکو اور غیر لوگون کے واسطے بلا ہے پس کہایا اسمین سے ایک ہزار اور تین سو آدمیون نے سب سیر ہو
اور حضرت عیسیٰ نے نظر کی تو وہ کہانا اسیطرح بدستور تہا کہ جسقدر نازل ہوا تہا اور وہ خوان اوپر کو اڑ گیا اور وہ آدمی سب دیکہتے تہے یہانتک کہ
نظر سے غائب ہوگیا اور جس بیمار نے اسکو کہایا تہا اسکو شفا حاصل ہوئی اور جس اندہے نے اسکو کہایا تہا وہ بینا ہوگیا اور جس محتاج نے کہایا تہا
وہ تونگر ہوگیا اور مرتے دم تک تونگر رہا اور حواریون نے جو نکہایا تہا اور کسیطرح جو اُنہون نے نکہایا تہا وہ بہت پشیمان ہوئے اور جسوقت وہ نازل
ہوتا تہا تونگر اور محتاج اور خورد و کلان سب اُسپر جمع ہوکر انبوہ کرتے تہے جب حضرت عیسیٰ نے ایسا دیکہا تو نوبت انکی مقرر کردی کہ فلانے روز
اسقدر آدمی اور فلانے روز اسقدر اسمین سے کہاوین چاشت کیوقت وہ نازل ہوتا تہا اور بعد زوال کے جسوقت دوپہر ڈہلتی تہی اسوقت وہ
اوڑجاتا تہا چالیس روز تک آیا اور ایک روز نازل ہوتا تہا اور ایک روز نازل نہین ہوتا تہا حضرت عیسیٰ پر وحی آئی کہ اے عیسیٰ اسکو محتاج لوگ
کہاوین اور تونگر نکہاوین یہ بات تونگرون پر بہت شاق گذری انہون نے اُسمین شک کیا اور آدمیونکو شک مین ڈالدیا اور اسکو جادو قرار دیا اور
خداتعالیٰ نے فرمایا کہ مینے شرط کی تہی کہ جو کوئی اسکو جہٹلاویگا اسکو سخت عذاب کرونگا حضرت عیسیٰ نے عرض کی کہ خداوندا یہ تیرے بندے ہین
چاہے تو بخش اور چاہے عذاب کر تین سو تینتیس آدمی انمین سے خوک ہوگئے صبح کو اپنی عورتونکے پاس اپنے بستر سے سوتے ہوئے اُٹہے کوچون
اور مزبلون پر گوہ کہاتے ہوئے پہرتے تہے لوگون نے یہ دیکہا تو روئے تین روز زندہ رہے آخر کو مرگئے اور تفسیر اہل بیت علیہم السلام مین مذکور ہے
کہ تونگرون اور رئیسون نے کہا کہ ہم محتاجون کیقدر ونکے ہمراہ نکہاوینگے خداتعالیٰ نے اس خوان کو اُٹہا لیا اور ان غرور کرنیوالونکو سور بنادیا اور

بنا دیا اور بعضی روایت مین ہے کہ وہ سوسمار اور مچھلی بنگئے تھے اور اب خدا تعالی نصاریٰ کو توبیخ کرتا ہے اور خوف دلاتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ
وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ اور یاد کر تو جسوقت کہیگا خدا کہ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ اے عیسی بیٹے مریم کے ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ کیا
تو نے کہا تھا واسطے آدمیون کے کہ پکڑو تم مجھکو یعنی مقرر کرو تم مجھکو وَاُمِّیَ اور مان میری کو اِلٰهَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ دو معبود سوائے خدا
حق کے قَالَ کہیگا عیسی کہ سُبْحٰنَكَ پاک ہے تو شریک سے اے پروردگار میرے کوئی تیرا شریک نہین ہے مَا یَكُوْنُ لِیْٓ اَنْ اَقُوْلَ
نہین لایق ہے میرے لیے یہ کہ کہون مَا لَیْسَ لِیْ بِحَقٍّ وہ بات کہ نہین ہے واسطے میرے حق کہنے کا اِنْ كُنْتُ اگر ایسا ہو کہ مین قُلْتُهٗ کہا
ہے مین نے اسکو فَقَدْ عَلِمْتَهٗ پس تحقیق جانتا ہے تو اسکو تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ جانتا ہے تو جو کچھ کہ بیچ نفس میرے کے اور دل مین میرے پوشیدہ ہے
وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِكَ اور نہین جانتا ہون مین جو کچھ کہ بیچ ذات تیری کے ہے اور تو نے اسکو پوشیدہ کر رکھا ہے اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ
تحقیق کہ تو ہی جاننے والا غیب کا ہے کہ جیسے کہ تو ظاہر کو جانتا ہے ایسے پوشیدہ کو جانتا ہے مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِیْ بِهٖٓ نہین کہا ہے
مین نے واسطے ان لوگون کے مگر جو کچھ کہ حکم کیا ہے تو نے مجھکو ساتھ اسکے کہ مین انسے کہون اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبَّكُمْ یہ کہ عبادت کرو تم
خدا کو کہ پروردگار میرا اور پروردگار تمہارا ہے پس یہی مین نے کہا ہے وَكُنْتُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا مَّا دُمْتُ فِیْهِمْ اور تھا مین اوپر قول اور فعل
انکے گواہ جبتک کہ تھا مین درمیان انکے فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ پس جسوقت کہ اٹھا لیا تو نے مجھکو زمین سے اور لیگیا تو آسمان پر كُنْتَ
اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْهِمْ تھا تو ہی نگہبان اوپر احوال انکی کے وَاَنْتَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ اور تو اوپر ہر چیز کے گواہ اور مطلع ہے
اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ اگر عذاب کرے تو انکو کفر پر تو پس تحقیق وہ بندے ہین تیرے اور بندہ کا کیا مقدور ہے کہ مالک پر اعتراض
کرے وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ اور اگر بخشش کرے تو واسطے انکے بعد اسکے کہ وہ توبہ کرین کفر سے تو فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ پس تحقیق تو غالب
صاحب حکمت کہ موافق حکمت اور مصلحت کے کرتا ہے خواہ ثواب کسی کو عطا کرے خواہ عذاب مین مبتلا کرے اور اہل سنت کی کتب احادیث مین خصوصا
بخاری مین لکھا ہے کہ جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ قیامت کے روز میری اصحاب مین سے بعضے لوگون کو دوزخ مین لیجاینگے تو مین فرشتون سے کہونگا
کہ انکو دوزخ مین کیون لیجاتے ہو اسوقت فرشتے میرے جواب مین کہینگے کہ تو نہین جانتا ہے تیرے بعد انہون نے کیا کیا کہ تیرے
مرنے ہی پر مرتد ہوگئے تھے اور ہمیشہ مرتد رہے فرمایا حضرت نے کہ مین اسوقت وہ کہونگا جو بندہ صالح عیسی جواب مین کہیگا کنت علیہم شہیدا
ما دمت فیہم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم وانت علی کل شیء شہید ان تعذبہم فانہم عبادک وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم
اس روایت سے معلوم ہوا کہ سب صحابہ اچھے تھے اور بیشک بعد وفات رسول خدا کے مرتد ہوگئے بسبب غصب کرنے حقوق اہلبیت
علیہم السلام کے اسواسطے کہ وقت وفات رسول خدا صلعم کے سوای غصب خلافت کے اور کوئی امر قبیح ان سے ظہور مین نہ آیا اور جسوقت حضرت عیسی
ایسا ہی عذر کرینگے جیسے کہ اوپر کی آیتون مین گذرا ہے تو بعد اسکے قَالَ اللّٰهُ کہیگا خدا کہ هٰذَا یَوْمُ یَنْفَعُ الصّٰدِقِیْنَ یہ
دن ہے کہ فائدہ دیوے سچ بولنے والون کو صِدْقُهُمْ راست گوئی انکی جو لوگ کہ دنیا مین سچ بولتے تھے اور انبیا کی اور خدا کی کتابون کی تصدیق
کرتے تھے اور یوم ینفع کی میم کو نافع نے منصوب پڑھا ہے اور باقیون نے مرفوع اور یوم ینفع الصادقین اس صورت مین خبر ہے ہذا کی اور صورت
نصب مین مفعول ہے قال کا اور جو لوگ کہ راستگو ہین لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ واسطے انکے بہشتین ہین کہ جاری
ہین نیچے محلون انکی کے یا درختون انکے کے نہرین خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا ہمیشہ رہنے والے ہین وہ بیچ ان بہشتون کے مدام کبھی وہانسے نہ نکلینگے
رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ راضی ہو خدا انسے بسبب طاعت انکی کے وَرَضُوْا عَنْهُ اور راضی ہون وہ اس خدا سے کہ قسم قسم کی نعمتین
انکو عطا کرے ذٰلِكَ یہی یعنی داخل ہونا بہشتون مین اور رضامندی خدا کی الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ رستگاری اور مراد کو پہنچنا ہے اور اب
خدا تعالی نصاری کو تنبیہ کرتا ہے انکو جھوٹے دعوی پر جو عیسی کی اور مریم کی حق مین دعوی کرتے تھے چنانچہ فرماتا ہے کہ لِلّٰهِ خاص

واسطے خدا کے ہے نہ واسطے غیر اسکے مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ بادشاہی آسمانوں و زمین کی وَمَا فِيهِنَّ اور جو کچھ کہ درمیان انکے
ہے وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اور وہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے جو چاہتا ہے سو کرتا ہے اور اسی کو بادشاہی سزاوار ہے نہ اسکے غیر کو کہ سوائے اسکے
سب بندے اور مخلوقات اسکے ہیں کیا عیسیٰ کیا مریم

سُورَةُ الْأَنْعَامِ

یہ سورہ مکی ہے اور اسمیں ایک سو پینسٹھ آیتیں ہیں اور بعضے چھیاسٹھ
اور بعضے سرسٹھ کہتے ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ یہ سورہ ایکدفعہ نازل ہوا ہے اور جسوقت نازل ہوا تھا تو ستر ہزار ملائکہ اسکے
ہمراہی میں تھے اور تعظیم اسکی کرتے تھے اور ستر جگہہ اس سورت میں خدا تعالیٰ کا نام ہے اگر لوگ اسکی تلاوت کی بزرگی کو جانیں تو ہرگز اسکی تلاوت کو
ترک نکریں بلکہ ہمیشہ اسکو پڑہا کریں اور حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو کوئی اس سورت کی تلاوت کرے ستر ہزار ملائکہ کہ جنہوں نے
اسکو نازل کیا ہے رسول خدا پر وہ ملائکہ اسکے واسطے قیامت تک تسبیح خدا کریں اور استغفار کیا کریں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سب تعریفیں خاص واسطے خدا کے ہیں کہ مستحق حمد کا وہی ہے الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وہ خدا کہ پیدا کیا
ہے اسنے آسمانوں کو اور زمین کو اپنی قدرت کاملہ سے بدون مدد دوسرے شخص کے بے سہارے ستون کے آسمان کو ٹہرا دیں وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ
وَالنُّورَ اور پیدا کیا ہے اسنے اندہیروں کو اور روشنی کو اور یہ کلام واسطے رد کرنے مجوسیوں کے ہے وہ کہتے تھے کہ پیدا کرنیوالا نور کا خدا ہے اور پیدا
کرنیوالا اندہیروں کا شیطان ہے اور بعضوں کے نزدیک ظلمت اور نور شب و روز ہیں ثُمَّ الَّذِينَ كَفَرُوا پھر وہ لوگ کہ کافر ہوئے ہیں وہ
باوجود دیکھنے اسقدر نعمتوں گوناگون پروردگار اپنے کی وہ لوگ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ ساتھ پروردگار اپنے کے عدول کرتے ہیں اور پھرتے ہیں
اس سے طرف عبادت غیر اسکے کہ وہ بت ہیں یا برابر کرتے ہیں خالق کو بتوں کو عبادت کرنے میں حاصل یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ان چیزوں کو آدمیوں کے
واسطے پیدا کیا ہے چاہیئے تہا کہ اسکا شکر کرتے نہ یہ کہ اسکی ناشکری کریں کہ اسکو چہوڑ کر اسکے غیر کی عبادت میں مشغول ہوں یا اسکے غیر کو عبادت
میں شریک اسکا کریں اور غیروں کو خدا کے برابر جانیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اس آیت میں تین گروہ کا رد ہے ایک تو دہریوں کا
کہ وہ کہتے ہیں کہ ان اشیاء کا کوئی خالق اور پیدا کرنیوالا نہیں بلکہ یہ خود بخود ہو گئی ہیں اور دوسری رد ہے ثنویوں کا وہ کہتے ہیں کہ ظلمت اور نور خود
تدبیر کرنیوالے ہیں اور تیسری رد ہے مشرکین کا وہ کہتے تھے کہ یہ بت ہمارے خدا ہیں هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ طِينٍ وہ خدا وہ شخص ہے کہ پیدا کیا
ہے اسنے تمکو گارے سے کیونکہ تمہارے پیدا ہونیکی ابتدا مٹی سے ہوئی جسوقت تمہارے باپ آدم کو پیدا کیا تھا ثُمَّ قَضٰى أَجَلًا پھر مقرر کیا اجل کو
کہ جب تمہاری زندگی کی مدت ہولیوے تو تمہاری اجل یعنی موت تمہاری آجاتی ہے کہ ثم میں بسبب رتبہ کا فرق اور تقدیم اور تاخیر ہے وَأَجَلٌ اور
اجل یعنی موت مُسَمًّى عِنْدَهُ نامزد کیا گیا ہے نزدیک اسکے یعنی مقرر کیا ہے نزدیک خدا کے کہ اسکو چاہے بڑہا دے صدقہ دینے اور صلہ رحمی ہوا کرنے سے
گہٹا دے قطع رحمی اور زنا کی جہت سے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اسکی تفسیر میں روایت ہے کہ اجل دو ہیں ایک تو محتوم کہ نہ وہ بڑہتی اور
نہ گہٹتی ہے اور ایک اجل موقوف ہے کہ وہ بڑہتی ہے اور گہٹتی ہے اور مراد اجل سے مدت ہے آدمی کے عمر کی اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اجل مسمّٰی سے
مدت دنیا کی ہے کہ بعد اسکے قیامت ہے اور فرماتا ہے خدا کہ ثُمَّ أَنْتُمْ تَمْتَرُونَ پھر تم شک کرتے ہو قیامت کے ہونے میں کہ جسنے تمکو پیدا کیا ہے اسوقت
جسوقت تم کچھ نہ تھے پھر کیا تمکو وہ نہیں جلا سکتا ہے اور حال یہ ہے کہ پیدا کرنے سے پھر دوبارہ زندہ کرنا بہت آسان ہے وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ
وَفِي الْأَرْضِ اور وہی خدا ہے بیچ آسمانوں کے اور زمین کے سوائے اسکے کوئی خدا نہیں ہے نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں اور وہی معبود مطلق ہے ہر جگہ
يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ جانتا ہے پوشیدہ تمہارے کو اور ظاہر تمہارے کو یعنی جو کچھ کہ تم اپنے جی میں مخفی رکھتے ہو اسکو بھی جانتا ہے اور جو کچھ کہ ظاہر
زبان سے کہتے ہو اسکو بھی جانتا ہے وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُونَ اور جانتا ہے جو کچھ کہ کسب کرتے ہو تم نیکی یا بدی کو اور موافق تمہارے اعمال کے تمکو جزا دیگا
اور جابر بن عبد اللہ انصاری نے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ جو کوئی اول سورہ سے تا تین آیتوں کو پڑہے بہیجتا ہے خدا تعالیٰ چالیس
ہزار فرشتے بہیجتا ہے کہ وہ مثل عبادت اپنی کے اسکے واسطے ثواب لکہیں قیامت تک اور ایک فرشتہ کو ساتویں آسمان سے بہیجتا ہے کہ اسکے پاس ایک گرز

لوہو کا ہوتا ہے کہ جسوقت شیطان ان تین آیتون کے پڑہنے والیکو وسوسہ ڈالنا چاہیئے تو وہ فرشتہ شیطان کے سر پر گرز مارتا ہے اُسوقت شیطان غش
اور ان آیتون کے پڑہنے والے مین ستر ہزار پردہ ہو جاتے ہین اور قیامت کے روز خدا تعالی ان آیتونکے پڑہنے والے سے کہیگا کہ اے بندے میرے میرے
سایہ مین چل جا اور میری بہشت کی میوے کہا اور پانی کوثر کا پیا کر اور چشمہ سلسبیل مین نہایا کر تو بندہ میرا ہے اور مین خدا تیرا ہون اور اب
کفار کے حال سے خدا تعالی خبر دیتا ہے کہ **وَمَا تَأْتِيهِم** اور نہین آتی ہے اُن کافرونکے پاس **مِّنْ آيَةٍ مِّنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ** کوئی آیت
آیتون پروردگار اُنکے سے کہ وہ آیتین قرآنکی ہین یا معجزے سے معجزات ہین سے مثل شق ہونے چاند کی اور تسبیح پڑہنے سنگریزون کے ہاتہ مین رسولخدا
کے اور مثل اُسکے پس نہین آتی ہے اُن کافرونکے پاس کوئی چیز انمین سے **إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ** مگر ہین وہ اُس آیت یا معجزے سے منہ
پہیرنیوالے اور انکار کرنیوالے اور اُسمین نظر و تامل نہین کرتے ہین **فَقَدْ كَذَّبُوا بِالْحَقِّ** پس تحقیق جھٹلایا اور تکذیب کی انہون نے
ساتہ حق کے کہ وہ قرآن ہے **لَمَّا جَاءَهُمْ** جسوقت آیا اُنکے پاس **فَسَوْفَ يَأْتِيهِمْ** پس قریب ہے کہ آئین اُنکے پاس یعنی ظاہر
ہون اُنکو **أَنبَاءُ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ** خبرین اُسچیز کی کہ ہین وہ ساتہ اُسکے ٹہٹہا کرتے کہ دنیا مین اُنپر عذاب نازل ہو یا اسلام
کی ترقی ہو اور جناب رسولخدا کو شوکت حاصل ہو یا وہ کفار آخرت مین دوزخ مین داخل ہون اور عذاب کو مشاہدہ کرین اور فرماتا ہے خدا **أَلَمْ يَرَوْا**
كَمْ أَهْلَكْنَا مِن قَبْلِهِم کیا نہ دیکہا انہون نے کہ کتنے ہلاک کیے ہین ہمنے پہلے انکے اپنے قہر و غضب سے **مِّن قَرْنٍ** گروہون گذرے
ہوئے مین سے ہر زمانہ مین کہ جسمین پیغمبر ہوئے ہین یعنے قرن ستر برس کو کہتے ہین اور بعضے اسی برس کو اور صحیح یہ ہے کہ قرن ہر زمانہ کے لوگ ہوا ہین
کہ جسمین پیغمبر ہو یا قائم مقام پیغمبر کے ہو ہوئے ہون وہ یا بہت ہون **مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ** قدرت دی تہی ہمنے اُنکو بیچ زمین کے
نعمتین قسم قسم کی اور قوتین اور طاقتین بڑی بڑی ہمنے اُنکو دی تہین **مَا لَمْ نُمَكِّن لَّكُمْ** جو کہ تمہین قدرت دی ہے ہمنے واسطے تمہارے
اے مکہ والو کافرو پس جسوقت ایسی قوی اور زبردستونکو ہمنے ہلاک کر ڈالا اُنکی نافرمانی کے سبب سے تو تمہاری کیا اصل ہے **وَأَرْسَلْنَا السَّمَاءَ**
عَلَيْهِم مِّدْرَارًا اور بہیجا ہمنے آسمان کو یعنی ابر کو اوپر اُنکے بہت برسنے والا کثرت سے **وَجَعَلْنَا الْأَنْهَارَ تَجْرِي مِن تَحْتِهِمْ** اور کر دیا تہا
ہمنے نہرون کو کہ جاری تہین نیچے درختون یا محلون اُنکے سے مثل قوم عاد اور ثمود اور فرعون کی کہ بہت آسودگی اور فراغت سے گذر
کرتے تہے اور بڑے جسیم اور قوی آدمی تہے **فَأَهْلَكْنَاهُم بِذُنُوبِهِمْ** پس ہلاک کیا ہمنے اُنکو بسبب گناہون اُنکے کے اُس آسودگی نے اُنکو کچہ
فائدہ نہ بخشا اور وہ قوت اُنکی کچہ کام نہ آئی **وَأَنشَأْنَا مِن بَعْدِهِمْ** اور پیدا کیا ہمنے پیچہے ہلاک کرنیسے اُنکے **قَرْنًا آخَرِينَ** قرنون دیگر
یعنی بعد اُنکے ہلاک ہونیکے دوسری زمانہ کے لوگ پیدا کیے پس جیسے کہ خدا قادر تہا اُن لوگونکے ہلاک کرنے پر اور بعد اُنکے دوسرونکے پیدا کرنے پر ایسے
ہی قادر ہے کہ مثل اُنکے تمکو ہلاک کرے اور بعد تمہارے اور لوگونکو پیدا کرے چاہیئے کہ خواب غفلت سے تم بیدار ہو جاؤ کہ مثل اُنکے تمپر نہ عذاب نازل ہو اور
کہتے ہین کہ نضر بن حارث اور عبد اللہ و غیرہ رسولخدا کے پاس حاضر ہوئے اور کہا کہ ہم تجہپر ایمان نہ لائینگے جبتک کہ چار فرشتے آسمان سے نازل نہون اور گواہی
نہ دیوین کہ یہ کتاب تمہارے پاس ہم لائے ہین اور ایک نوشتہ اُنکے پاس ہو کہ اُسمین یہ لکہا ہو کہ تو پیغمبر ہے حقتعالی نے یہ آیت نازل کی کہ
وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتَابًا اور اگر نازل کرین ہم اوپر تیرے کوئی نوشتہ **فِي قِرْطَاسٍ** بیچ کاغذ کے ہو **فَلَمَسُوهُ بِأَيْدِيهِمْ** پس البتہ مس کرین
وہ اُسکو ساتہ ہاتہون اپنی کے یعنی ہاتہ سے اپنے لیکر خوب دیکہین اور ویسے یقین کرین کہ یہ نوشتہ خدا کا ہے بیشبہ اور بیشبہ مگر ہے **لَقَالَ الَّذِينَ**
كَفَرُوا البتہ کہین وہ لوگ کہ کافر ہوے ہین اپنے عناد کے سبب سے **إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ** نہین ہے یہ نوشتہ مگر جادو ظاہر اسکا جادو ہونا
سب پر روشن ہے اور تفسیر امام علیہ السلام مین سورہ بقر کی تفسیر مین لکہا ہے کہ فرماتے ہین امام کہ بیٹے اپنے باپ سے پوچہا تہا کہ رسولخدا صلعم
ہوا اور مشرکین سے گفتگو کرتے تہے فرمایا کہ کئی مرتبہ گفتگو واقع ہوئی ہے ایک روز جناب رسولخدا صلعم کعبہ کے قریب بیٹہے تہے تو عبد اللہ بن ابی امیہ
مخزومی نے کہا کہ اے محمد تو نے بڑا دعوی کیا ہے کہ تو اپنے تئین رب العالمین کا پیغمبر کہتا ہے اور رب العالمین کو سزاوار نہین ہے کہ تجکو تو مثل

ہمارے ہی پیغمبر کرکے بھیجا اور تو پیغمبر ہوتا تو تیری ہمراہ فرشتہ ہوتا کہ وہ تیری تصدیق کرتا اور ہم اسکو دیکھتے بلکہ اگر خدا کو پیغمبر کرکے بھیجنا منظور ہوتا تو فرشتہ
کو پیغمبر کرکے بھیجتا نہ مثل ہمارے کسی آدمی کو نہیں ہے تو مگر جادوگر کہا گیا کہ تجھپر کسی نے جادو کر دیا ہے کہ ایسی باتیں تو کرتا ہے اور پیغمبر تو نہیں ہے حضرت
یہ سنکر فرمایا کہ خداوند تو دیکھتا ہے انکو اور سنتا ہے تو میری آواز کو اور جانتا ہے تو میرے غم کو یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ **وقالوا** اور کہا ان کافروں
نے کہ **لولا انزل علیہ ملک** کیوں نہیں نازل کیا گیا اوپر اسکے فرشتہ کہ وہ ہمسے کہے کہ یہ پیغمبر ہے خدا تعالی فرماتا ہے کہ **ولو انزلنا ملکا**
لقضی الامر اور اگر نازل کرتے ہم فرشتہ کو تو البتہ حکم کیا جاتا امر انکی ہلاکت کا اور فیصل کر دیا جاتا اسواسطے کہ عادت خدا کی جاری ہوئی ہے
ہمیشہ سے کہ اگر فرشتہ کو آنکھوں سے وہ دیکھیں جیسے کہ طلب کیا ہے تو اسوقت سبکا ہلاک ہونا لازم ہو جاتا ہے مثل قوم عاد اور ثمود اور لوط کی **ثم لا**
ینظرون پھر نہ مہلت دیے جائیں وہ اسواسطے کہ ہم فرشتہ کو اسوقت آدمیونکو دکھلاتے ہیں کہ انکو انپر عذاب کرنا منظور ہوتا ہے **ولو جعلنہ**
ملکا اور اگر کرتے ہم اس پیغمبر کو فرشتہ یعنی ہم بھی فرشتہ کو پیغمبر کرکے بھیجتے تو **لجعلنہ رجلا** البتہ کرتے ہم اسکو بصورت مرد جیسے کہ
جبرئیل دحیہ کلبی کی صورت میں آتا تھا اسواسطے کہ قوت بشری فرشتہ کو اسکی صورت اصلی میں مشاہدہ نہیں کر سکتی ہے سوائے انبیا کے کہ
انبیا اپنی قوت قدسیہ سے انکو دیکھ سکتے ہیں اور ہر بشر نہیں دیکھ سکتا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ البتہ اسکو مرد کی صورت میں ہم بھیجتے **وللبسنا**
علیہم ما یلبسون اور البتہ شبہ میں ڈالتے ہم اوپر انکے اس چیز کو کہ شبہ کرتے ہیں وہ آجکل اسمیں یعنی جیسا کہ اب آدمی کا پیغمبر ہونا
اعتبار نہیں کرتے ہیں ایسے ہی اسوقت بھی طعن کرتے اور کہتے کہ یہ تو مثل ہمارے آدمی ہے یہ پیغمبر کیونکر ہو سکتا ہے اور جناب سرور خدا صلعم کی
تسلی کیواسطے خدا تعالی فرماتا ہے کہ **ولقد استہزئ برسل** اور البتہ تحقیق ٹھٹھا کیا ہے ساتھ پیغمبروں کے کہ تھے وہ **من قبلک** پہلے تیرے
فحاق بالذین سخروا پس احاطہ کیا ساتھ ان لوگوں کے کہ ٹھٹھا کیا تھا انہوں نے **منہم** ان رسولوں میں سے جنکے ساتھ **ما کانوا بہ یستہزءون** اور گھیرا
اس چیز نے کہ تھے وہ ساتھ اسکے ٹھٹھا کرتے یعنی عذاب کو اپنے پر جو ٹھٹھا کرتے تھے اسکو نہ آنیوالا جانکر اسی عذاب نے انکو گھیر لیا یہانتک کہ وہ ہلاک ہو گئے
اور فرماتا ہے خدا **قل** کہدے اے محمد صلعم ان لوگوں کو کہ اگر تم عذاب کو مسلم نہیں کہتے ہو تو **سیروا فی الارض** روانہ ہو تم اور سیر کرو تم بیچ
زمین کے کبھی یمن کی طرف اور کبھی شام کی طرف اور عاد اور ثمود کے شہروں کو دیکھو **ثم انظروا** پھر نظر کرو تم ان شہروں کی طرف غور سے کہ
کیف کان عاقبۃ المکذبین کیونکر ہوا انجام جھٹلانیوالوں کا کہ بالکل خدا تعالی نے انکی بیخ کنی کر ڈالی اور انکو ہلاک کر دیا اور فرماتا ہے
خدا کہ **قل** کہہ تو یعنی پوچھ تو اے محمد صلعم ان سے الزام کے طور پر کہ **لمن ما فی السموت والارض** واسطے کسی شخص کے ہے کہ جو کچھ
آسمانوں کے ہے اور زمین کے اور اسکے پیدا کرنے ہوتے ہیں اور اگر عناد کی راہ سے یہ لوگ جواب نہ دیویں تو **قل** کہدے تو اے محمد صلعم کہ **للہ**
خاص واسطے خدا کے ہیں باتفاق ہمارے اور تمہارے نہ واسطے کسی غیر کے کہ خالق اور مالک سب کا وہی خدا تعالی ہے نہ کوئی دوسرا پس حق
عبادت کا چاہیے کہ وہی ہو نہ غیر اسکا **کتب** لکھی یعنی واجب کی ہے خدا نے **علی نفسہ الرحمۃ** اوپر ذات اپنی کے رحمت کہ تمہاری
ہدایت کیواسطے دلیلیں قایم کیں اور انبیا بھیجے اور کتابیں نازل کیں کہ تم خدا کو پہچانو اور اسکو واحد جانو اور مہلت دی کہ تم ہمارے اور
ایمان لاویں اور سلمان فارسی سے روایت ہے کہ خدا تعالی کی رحمت کی ایک سو ٹکڑے ہیں انمیں سے ایک ٹکڑا تو دنیا میں پھیلا ہے کہ تمام
دنیا کی اس ایک ٹکڑے سے ہیں اور ننانوے ٹکڑے اسکے خزانہ کرم میں جمع ہیں کہ اس ایک ٹکڑے کو ننانوے ٹکڑوں کے ساتھ ملا کر آخرت میں بندوں پر
خرچ کریگا اور گناہوں کو بخشیگا اور دوسری روایت میں ہے کہ رحمت اسکی سبقت لیگئی ہے اسکے غضب پر اور فرماتا ہے کہ **لیجمعنکم** البتہ
جمع کریگا تمکو خدا قبروں میں **الی یوم القیامۃ** روز قیامت تک کہ **لا ریب فیہ** نہیں شک بیچ آنے اسکے اور فرماتا ہے کہ
الذین خسروا انفسہم جن لوگوں نے نقصان میں ڈالا ہے نفسوں اپنے کو بسبب ضائع کرنے عقل سلیم کے **فہم لا یؤمنون** پس وہ نہ
ایمان لاینگے **ولہ ما سکن فی الیل والنہار** اور خاص واسطے اسی خدا کی جو کچھ کہ ٹھہرا ہے بیچ رات کے اور دن کے یعنی

سب چیز کا وہ مالک ہی مکان کا اور زمان کا اور جو کچھ کہ انمین ہی وَهُوَ السَّمِيعُ اور وہ سننے والا ہی ہر سننے کی چیز کا الْعَلِيمُ جاننے والا ہی پوشیدہ اور
ظاہر کا اور لوگون کی افعال کا اور موافق انکے فعلونکے انکو جزا دیگا اور کہتے ہین کہ کفار قریش نے جناب رسولخدا سے کہا کہ ہمکو معلوم ہوا کہ تیری مفلسی اور محتاجی نے
تجھکو اس امر پر آمادہ کیا ہی ہم سب ملکر تیری واسطے مال جمع کر دین کہ تو سب سے زیادہ تونگر ہو جاوے اس شرط سے کہ اپنے دعوے سے دست بردار ہو خدا تعالی نے فرمایا کہ جو
کچھ بات ہی وہ دونون مین اصل ہی سب اُسکی ملک ہی اگر چاہے اپنے حبیب کو تونگر کر دے اور تمہارے مال کی کچھ احتیاج اسکو نہین ہی اور فرماتا ہی خدا کہ قُلْ
کہہ تو اے محمد صلعم کہ أَغَيْرَ اللَّهِ أَتَّخِذُ وَلِيًّا کیا سوای خدا کے پکڑون مین کسی کو دوست یعنی سوای خدا کے مین ہرگز کسی کو دوست نہ ٹھہراؤنگا کہ وہ
فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ پیدا کرنیوالا آسمانون کا ہی اور زمین کا وَهُوَ يُطْعِمُ اور وہ کہانا دیتا ہی خلقت کو وَلَا يُطْعَمُ اور نہین کہانا
دیا جاتا ہی کہ وہ کسی کے کہانے کا محتاج نہین ہی بلکہ تمام مخلوقات اسکی محتاج ہی کہ وہ سب کو کہانا دیتا ہی قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ
کہہ تو اے محمد کہ تحقیق مین حکم کیا گیا ہون یہ کہ ہوؤن اول ان شخصون کا کہ فرمانبرداری کی ہی انہون نے یعنی امت کے پہلے ایمان لایا ہے اور کہا گیا ہی مجھکو کہ
وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اور مت ہو تو شرک کرنیوالون مین سے قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي کہہ تو اے محمد کہ تحقیق مین خوف کرتا ہون اگر
نافرمانی کرون مین حکم پروردگار اپنے کی کہ اسکے غیر کی پرستش کرون عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ عذاب مین پڑنے سے کہ وہ قیامت کا دن ہی یعنی مین پروردگار
اپنے کی نافرمانی کرنے مین ڈرتا ہون کہ مجھکو قیامت کے دن عذاب ہو اس جرم کے عوض مین مَنْ يُصْرَفْ عَنْهُ وہ شخص کہ پھیر لیجاوے اس سے عذاب
يَوْمَئِذٍ اس روز کہ وہ روز قیامت کا ہی فَقَدْ رَحِمَهُ پس تحقیق رحم کیا اسکو خدا نے کہ عذاب سے نجات دی اسکو وَذَٰلِكَ اور یہ یعنی
پھیر لینا عذاب کا الْفَوْزُ الْمُبِينُ رستگاری ہی ظاہر اور بہت ظاہر ہی وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ اور اگر پہنچاوے تجھکو خدا کوئی ضرر اور
سختی مثل بیماری اور فقیری کے تو فَلَا كَاشِفَ لَهُ پس نہین ہی کوئی دور کرنیوالا واسطے اسکے إِلَّا هُوَ مگر وہ خدا کہ وہی قادر ہی نہ غیر اس کا
وَإِنْ يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ اور اگر پہنچاوے وہ تجھکو کوئی نیکی مثل صحت اور تونگری کے تو فَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ پس وہ اوپر ہر چیز کے قادر ہی
کہ جو چاہتا ہی کر سکتا ہی وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ اور وہ غالب ہی اوپر بندون اپنے کے اور بندے سب مغلوب اور عاجز ہین وَهُوَ الْحَكِيمُ
اور وہ صاحب حکمت ہی اپنے افعال مین جسکو کہ تونگر یا فقیر اور تندرست یا بیمار کرتا ہے اپنی حکمت اور مصلحت سے کرتا ہے الْخَبِيرُ خبر والا ہے بندون کے احوال
اور کہتے ہین کہ مکہ کے رئیسون نے جناب رسولخدا صلعم سے کہا کہ اے محمد ہم کسی کو نہین دیکھتے ہین کہ تیری تصدیق کرے اور علماء یہود اور نصاریٰ سے ہم نے
دریافت کیا کہ وصف اس شخص کا تمنے اپنی کتابون مین دیکھا ہی سب نے انکار کیا اب ہمکو کوئی ایسا شخص بتلا کہ وہ تیری اور کتاب کی حق ہونیکی گواہی
دیوے حق تعالی نے یہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ أَيُّ شَيْءٍ أَكْبَرُ شَهَادَةً کونسی چیز بڑی ہی باعتبار گواہی
کے یعنی کون شخص گواہی مین زیادہ بڑا اور سچا ہی اگر جواب نہ لاوین وہ تو قُلِ اللَّهُ کہہ تو کہ خدا شَهِيدٌ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ گواہ ہی درمیان
میرے اور درمیان تمہارے کہ وہ میری تصدیق کرے اور تمہاری تکذیب کرے وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَٰذَا الْقُرْآنُ اور وحی کیا گیا ہی طرف میری یہ
قرآن لِأُنْذِرَكُمْ بِهِ تاکہ ڈراؤن مین تمکو ساتھ اسکے وَمَنْ بَلَغَ اور اس شخص کو پہنچے اسکو یہ قرآن عرب اور عجم اور جن اور انس مین
قیامت تک اور قرطبی نے روایت کی ہی کہ جس کسی کے پاس قرآن پہنچا ہو وہ ایسا ہی کہ گویا پیغمبر کو اسنے دیکھا ہی اور اب خدا تعالی کفار کو ملامت
کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ أَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُونَ کیا تم تحقیق گواہی دیتے ہو أَنَّ مَعَ اللَّهِ آلِهَةً أُخْرَىٰ تحقیق ہمراہ خدا کے معبود
اور ہین اور وہ بت ہین قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ لَا أَشْهَدُ نہین گواہی دیتا ہون مین جو کچھ کہ تم گواہی دیتے ہو قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم
إِنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ سوا اسکے نہین کہ وہ خاص معبود ایک ہی اسکی گواہی البتہ دیتا ہون مین وَإِنَّنِي بَرِيءٌ مِمَّا تُشْرِكُونَ اور
تحقیق مین بیزار ہون اس چیز سے کہ شرک کرتے ہو تم کہ تم اسکو خدا کا شریک کرتے ہو اور اول سورہ سے یہانتک کفار قریش کو تنبیہ ہے اور بعد اسکے
اہل کتاب سے گفتگو ہی الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ وہ لوگ کہ دی ہی ہمنے انکو کتاب یعنی توریت اور انجیل يَعْرِفُونَهُ پہچانتے ہین

وہ اُس پیغمبر کو اُن صفات سے کہ جو توریت میں لکھی ہیں كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ جیسے کہ پہچانتے ہیں وہ بیٹوں اپنے کو اُنکے صفات اور علامات
سے ابو حمزہ ثمالی نے روایت کی ہے کہ جسوقت جناب سرور خدا مدینہ میں تشریف لائے تو عمر نے عبد اللہ سلام سے پوچھا کہ خدا تعالیٰ نے جو قرآن
میں فرمایا ہے کہ تم پیغمبر کو اسطرح سے پہچانتے ہو جیسے کہ اپنے فرزندوں کو وہ پہچاننا پیغمبر کا کسطرح سے ہے کہا عبد اللہ نے کہ سرور خدا کی پیغمبری کا فرزندوں کی نسبت
کی صحت سے زیادہ یقین ہے اور اب خدا تعالیٰ اُن لوگوں کے حال سے خبر دیتا ہے کہ باوجود یقین کرنے نبوت پیغمبر کے پھر اقرار نہیں کرتے ہیں
چنانچہ فرمایا ہے کہ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وہ لوگ کہ خسارہ میں ڈالا ہے انہوں نے نفسوں اپنے کو اہل کتاب اور مشرکین میں سے فَهُمْ
لَا يُؤْمِنُوْنَ پس وہ نہیں ایمان لاتے ہیں بسبب اپنے عناد اور انکار کے وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اور کون شخص زیادہ
ظالم ہے اُس شخص سے کہ تہمت کرے اوپر خدا کے جھوٹ کو کہ ملائکہ کو دختران خدا کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بت ہمارے سفارش کرینگے درگاہ خدا میں
اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ یا جھٹلاوے وہ آیتوں اُسکی کو کہ وہ قرآن ہے اور اُسکو جادو یا شعر بتلاوے اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ تحقیق کہ
ستمگار نہیں پاتے نجات ظلم کرنیوالے اپنی نفسوں پر کفر کرکے اور انکار حق کا کرکے اور افترا کرکے اور فرماتا ہے خدا کہ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا اور یاد
کر تو جسدن کہ اکٹھا کرینگے ہم انکو سب بدون کسی کے اور اُنکے معبودوں کو بھی کہ ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا پھر کہینگے ہم واسطے اُن لوگوں
کے کہ شرک کیا ہے انہوں نے یعنی مشرکوں سے ہم کہینگے کہ اَيْنَ شُرَكَآؤُكُمُ کہاں ہیں شریک تمہارے الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ وہ کہ
تھے تم گمان کرتے کہ یہ شریک شفیع خدا کے ہیں اور مثل عبادت خدا کی جنکی تم عبادت کرتے تھے اور تفسیر مجمع اور نقول کو یعقوبی [illegible]
صیغہ اور کہتے ہیں کہ قیامت کے دن جسوقت مشرکین دیکھینگے کہ خدا تعالیٰ نے اہل توحید کو بخشا ہے اور اُنکے گناہوں سے درگزر کی ہے
تو آپس میں کہینگے کہ آؤ ہم بھی کہیں کہ ہم خدا کے واحد جاننے والے ہیں تاکہ ہم بھی بخشے جاویں اور اُنسے پوچھینگے کہ کہاں ہیں شریک تمہارے
اسوقت وہ انکار کرینگے ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ پھر نہ ہوویگا فتنہ اُنکا یعنی عذر کرنا اُنکا جسوقت دیکھینگے کہ اپنے تئیں
نجات نہوئی اور مومنین خدا کے واحد جاننے والے بخشے جاتے ہیں اِلَّآ اَنْ قَالُوْا مگر یہ کہ کہینگے وہ وَاللّٰهِ رَبِّنَا قسم ہے خدا کی کہ پروردگار
ہمارا ہے مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ نہ تھے ہم شرک کرنیوالے اسطرح سے جھوٹی قسمیں وہ کھاوینگے لیکن کچھ فائدہ اُنکو نہوگا اور فرماتا ہے خدا اپنے حبیب سے کہ
اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ دیکھ کیونکر جھوٹ کہینگے وہ اوپر نفسوں اپنے کہ جھوٹی قسمیں کھاوینگے حیرت اور خوف سے اور کہینگے
ہم مشرک نہیں ہیں وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ اور گم ہو جاویگا اُنسے وہ چیز کہ تھے وہ افترا کرتے یعنی وہ چیزیں کہ جنکو خدا کا شریک
کرتے تھے وہ اُنسے گم ہو جاوینگی اور عذاب سے اُنکو رہائی نہ دلوا سکینگی اور اُن قسموں سے اُنکی کہ ہم مشرک نہ تھے کچھ فائدہ اُنکو نہوا اور نہ عذاب سے اُنکو
نجات ہوا اور جناب امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ وہ لوگ کہ قسمیں کھاوینگے کہ ہم دنیا میں مشرک نہ تھے بلکہ خدا کو واحد جانتے تھے یہ لوگ
البتہ خدا کے واحد جاننے والے ہونگے جو کہ خدا کی توحید کے قائل تھے لیکن ایمان اُنکا اُنکو کچھ فائدہ نہ بخشیگا بسبب مخالفت کرنے پیغمبر کے اور اولو الامر
کے جو کہ اوصیاء رسول ہیں کے مقدمہ میں کیا تھا اور کہتے ہیں کہ ابو سفیان اور عتبہ اور شیبہ اور ابی خلف وغیرہ نے [illegible] مسجد الحرام میں ایک
موضع میں جا کر قرآن کو سنا کہ رسول خدا صلعم تلاوت فرماتے ہیں نضر بن حارث سے کہا کہ [illegible] ملوک عجم کی تواریخ [illegible] پڑھتا ہوں
جیسے کہ محمد پہلے لوگوں کے قصے پڑھتا ہے خدا تعالیٰ نے اُس مقدمہ میں یہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ اور
بعضے اُن کفار مکہ میں سے وہ ہیں کہ کان رکھتے ہیں وہ طرف تیری جسوقت کہ تو قرآن پڑھتا ہے اے محمد صلعم وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ
اَكِنَّةً اور کر دیئے ہیں اوپر دلوں اُنکے کے پردے اور پوششیں یعنی بسبب عناد اور حسد اور تکبر کے جو انکار کرتے ہیں وہ اور غور اور تامل
سے معنی قرآن کو نہیں کرتے ہیں تو حال اُنکا ایسا ہو گیا ہے کہ گویا دلوں پر اُنکے پوششیں پڑی ہوئی ہیں اسواسطے خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ
ہم نے اُنکے دلوں پر پردے کر دیئے ہیں واسطے مکروہ جاننے اَنْ يَّفْقَهُوْهُ کہ سمجھیں وہ اُسکو وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا اور کر دیا

پیچ کانوں انکی کے گرانی کو اسکے سبب سے تاکہ وہ حق کو نہ سنیں اور کفر میں اپنے پڑے رہیں اور یفقہوہ سے پہلے لا انتہ کا لفظ مقدر ہے اور وہ مفعول
لہ واقع ہوا ہے اور وقرا باعتبار عطف کے مفعول لہ وجعلنا کا ہے وان یروا کل آیۃ لا یؤمنوا بہا اور اگر دیکھیں وہ ہر معجزہ کو تو
نہ ایمان لاویں وہ ساتھ اسکے بسبب عناد اور حسد کے اور زیادتی انکا انکار اور جہل انکے نہایت کے درجہ کو پہونچی ہے حتی اذا جاؤک
یجادلونک یہانتک کہ جسوقت آویں وہ تیرے پاس تاکہ جھگڑا کریں وہ تجھسے یقول الذین کفروا کہیں وہ لوگ کہ کافر ہوئے ہیں
ان ہذا الا اساطیر الاولین نہیں ہے یہ قرآن مگر قصے پہلوں کے ہیں مانند رستم اور اسفندیار وغیرہ کے کہ جسمیں کچھ فائدہ
نہیں ہے وہم ینہون عنہ اور وہ باز رکھتے ہیں اُس ایمان سے لوگوں کو وینئون عنہ اور خود دور ہوتے ہیں اُس سے یعنی
باوجودیکہ خود اُس سے دور ہوئے ہیں اور ایمان نہیں لائے ہیں لیکن دوسروں کو بھی ایمان سے منع کرتے ہیں وان یہلکون اور نہیں ہلاک
کرتے ہیں وہ کفار لوگوں کو ایمان سے منع کرکے الا انفسہم مگر جانوں اپنے کو وما یشعرون اور نہیں اطلاع رکھتے ہیں کہ ضرر اسکا انکے ہی
واسطے ہے اور فرماتا ہے خدا کہ ولو تری اذ وقفوا علی النار اور اگر دیکھے تو اے محمد صلعم جسوقت کہ کھڑے کیے جاوینگے وہ کفار اوپر آتش
دوزخ کے کہ اسکو دیکھیں اور مطلع ہوں اسپر اور جانیں کہ اسمیں جلائے جاوینگے تو البتہ دیکھے تو اُسوقت ایک امر نہایت قبیح اور یہ جواب لو کا ہے کہ
محذوف ہے البتہ کے لفظ سے آخر تک اور جسوقت وہ اُس حال کو دیکھینگے تو فقالوا پس کہینگے وہ نہایت حسرت سے کہ یا لیتنا نرد
کاش ہم پھیرے جاویں طرف دنیا کی ولا نکذب بآیات ربنا اور نہ جھٹلاویں ہم نشانیوں قدرت پروردگار اپنے کو ونکون
من المؤمنین اور ہوویں ہم ایمان لانے والوں میں سے اور نکذب اور نکون کو حفص نے عاصم سے اور حمزہ اور یعقوب نے منصوب پڑھا ہے بمعنی
بعد جواب کے اور باقیوں نے مرفوع پڑھا ہے کلام جدید جانکر اور وہ کفار جو کہتے ہیں کہ ہم دنیا میں جاویں تو پھر ایمان لاویں ایسا نہیں ہوسکتا
اور یہ امر نہیں ہے بل بدا لہم بلکہ ظاہر ہوئی ہے واسطے انکے اعضا کی گواہی سے یا عذاب کے ظاہر ہونے سے ما کانوا یخفون وہ چیز کہ
تھے وہ پوشیدہ کرتے دنیا میں کفر اور نفاق کو من قبل پہلے اس سے ولو ردوا اور اگر پھیرے جاویں وہ دنیا میں اور دنیا میں
دوبارہ جاویں تو لعادوا البتہ پھریں وہ اور عود کریں لما نہوا عنہ واسطے چیز کے کہ منع کیے گئے تھے وہ اُس سے یعنی پھر کفر اور گناہ
کو کرنے لگیں کہ جس سے منع کیے گئے ہیں وانہم لکاذبون اور تحقیق وہ کفار البتہ جھوٹے ہیں ایمان کی دعوی کرنے میں یعنی اگر بالفرض
وہ دنیا میں آویں تو پھر کفر اور گناہوں کو اختیار کریں اور جسوقت یہ آیتیں کہ عذاب قیامت کے ذکر میں ہیں نازل ہوئیں تو قیامت کا اور
دوبارہ زندہ ہونیکا کفار نے انکار کیا وقالوا اور کہا انہوں نے کہ ان ہی نہیں ہے یہ زندگانی الا حیاتنا الدنیا مگر زندگانی
ہماری دنیا کی وما نحن بمبعوثین اور نہیں ہونگے ہم اٹھائے گئے قبروں میں سے اور یہ ایسا ہے کہ وہ دنیا میں آئیں تو پھر کہیں کہ ہم قبروں سے
زندہ کرکے اٹھائے جاوینگے اور ہی کی ضمیر جو حیات کے لفظ کیطرف پھرتی ہے اگرچہ لفظا اسکا مذکور نہیں ہے لیکن کلام میں سے سمجھا جاتا ہے اور
فرماتا ہے کہ ولو تری اذ وقفوا علی ربہم اور اگر دیکھے تو اے محمد صلعم جسوقت کھڑے کیے جاویں وہ اوپر حکم پروردگار اپنے کے تو اسوقت
قال کہے خدا انسے کہ الیس ہذا بالحق کیا نہیں ہے یہ دوبارہ زندہ ہونا حق اور راست قالوا کہیں وہ کہ بلی
ہاں سچ ہے وربنا قسم ہے پروردگار ہمارے کی یعنی اقرار کریں وہ اسکے حق ہونیکا قال کہے خدا انکو یعنی فرشتوں کو فرماوے کہ وہ کہیں فذوقوا
العذاب پس چکھو تم عذاب کو بما کنتم تکفرون بسبب اسکے کہ تھے تم کفر کرتے اور ایمان نہیں لاتے تھے خدا کی وحدانیت پر اور
پیغمبر کی نبوت پر اور فرماتا ہے کہ قد خسر الذین کذبوا بلقاء اللہ تحقیق خسارہ میں ہوئے وہ لوگ کہ تکذیب کی انہوں نے ساتھ
پہنچنے ثواب کو اور عذاب خدا کے کہ اسکا وعدہ خدا نے کیا ہے اور اسکو انہوں نے دروغ جانا حتی اذا جاءتہم یہانتک کہ جسوقت آوے
انکو الساعۃ قیامت یعنی مقدمات قیامت کہ وقت مرنے کے عذاب کو مشاہدہ کریں وہ بغتۃ ناگہاں تو قالوا کہیں وہ کہ

ع ۱۰ ۳ ۹

یاحسرتنا علیٰ ما فرطنا فیہا ہے افسوس اور پشیمانی ہماری اوپر اُس چیز کے قصور کیا ہمنے بیچ اُس زندگانی کے اعمال خیر میں حق تعالیٰ غایت
تکذیب کی اور انتہا اُنکی تکذیب کا حسرت ہے اور بعضے حال ہے یا مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا اور یا حسرتنا کے معنی یہ ہیں کہ اے حسرت تو حاضر ہو اور فرماتا
ہے خدا کہ وہم اور وہ کفار یحملون اوزارہم اُٹھائینگے بوجھوں گناہوں اپنے کو علیٰ ظہورہم اوپر پشتوں اپنے کے کہ وہ گناہ
انکو لازم ہو جائینگے اور ہرگز اُنسے جدا نہوینگے الا ساء ما یزرون ہ خبردار ہو کہ بری ہے وہ چیز کہ اُٹھائینگے وہ یعنی بوجھ گناہوں کا اور تقدیر ساء
ما یزرون کی یہ ہے کہ بئس شیئا یزرون وزرہم یعنی بُری چیز ہے کہ اُٹھائینگے وہ بوجھ اُنکا اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ عمل صالح
قیامت میں اپنے صاحب سے کہیگا وقت ہول قیامت کے بیچ دنیا میں تجھپر بہت سوار رہا ہوں اب تو مجھپر سوار ہوجا اور وہ عمل اُسکو اُن
سختیوں سے نکال لیجائیگا اور بعضی روایت میں ہے کہ عمل بد اپنے صاحب سے کہیگا کہ دنیا میں تو مجھپر بہت سوار رہا ہے اب میں تجھپر سوار
ہونگا اسپر سوار ہوجاتا ہے اور یہی معنی ہیں یحملون اوزارہم کے اور فرماتا ہے خدا کہ وما الحیوۃ الدنیا الا لعب ولہو اور نہیں ہے زندگانی
دنیا کی مگر کھیل اور بازی اور شغل بیعقلی کا کہ تھوڑے زمانہ میں زائل ہوجاتا ہے اور تعجب ہے اُن لوگوں سے جو اُسپر مغرور ہوتے ہیں وللدار الاخرۃ
اور البتہ خانہ آخرت خیر للذین یتقون بہتر ہے واسطے اُن لوگوں کے کہ جو پرہیزگاری اختیار کرتے ہیں اور خدا سے ڈرتے ہیں کیونکہ
خانہ آخرت ہمیشہ کو ہے اور ہمیشہ رہینگے اور اُسکی لذتوں کو کبھی زوال نہیں ہے اور ابن عامر نے وللدار کو ولدار پڑھا ہے اضافت لام سے اور آخرت کو مجرور
افلا تعقلون کیا پس نہیں سمجھتے ہیں وہ کہ کونسی چیز ان دونوں میں بہتر ہے اور تعقلون کو ابن عامر اور یعقوب اور سہل نے
تعقلون پڑھا ہے مخاطب کا صیغہ اور کہتے ہیں کہ اخنس بن شریق نے ابوجہل سے کہا کہ اے ابوجہل محمد کے حق میں تو کیا کہتا ہے وہ دعوی میں سچا
ہے یا نہیں کہا کہ وہ سچا ہے لیکن اگر ہم اُسکی نبوت کا اقرار کریں تو تمام عزت اور شرف کہ حرم کے لوگوں کو حاصل ہے اُسکی نبوت کا اقرار کرنے سے شرف
ہمارا جاتا رہیگا اور تمام اشراف قریش کا اس شرف سے محروم ہوجائینگے اور سب شرف محمد میں جا ٹھہریگا حق تعالیٰ نے فرمایا کہ قد نعلم
تحقیق جانتے ہیں ہم انہ لیحزنک الذی یقولون اُس بات کو کہ تحقیق غمگین کرتی ہے تجھکو وہ چیز یعنی وہ بات کہ کہتے ہیں وہ کفار
تیرے مقدمہ میں فانہم لا یکذبونک پس تحقیق وہ کفار نہیں جھٹلاتے ہیں تجھکو حقیقت میں اور تیری راستی کو اپنے دلوں میں خوب جانتے
ہیں گو ظاہر میں اقرار نکریں ولکن الظالمین اور لیکن ظلم کرنیوالے اپنے نفسوں پر بایات اللہ یجحدون ساتھ آیتوں خدا
کے کہ وہ قرآن اور معجزے ہیں انکار کرتے ہیں اور جھٹلاتے ہیں اور لیکن حضرت کو نافع نے ضم یا اور کسرہ ذال سے پڑھا ہے اور لا یکذبونک کو نافع اور کسائی
اور اعشیٰ نے بتخفیف پڑھا ہے اور وہ قرأت علی علیہ السلام کی ہے اور اسواسطے حضرت کی تسلی کیواسطے فرماتا ہے کہ ولقد کذبت رسل من قبلک
اور البتہ تحقیق جھٹلائے گئے ہیں پیغمبر پہلے تجھسے فصبروا علیٰ ما کذبوا پس صبر کیا اُنھوں نے اوپر اسکے کہ جھٹلائے گئے وہ یعنی لوگوں کے
جھٹلانے پر اُن پیغمبروں نے صبر کیا واوذوا اور آزار کئے گئے وہ کفار کے ہاتھوں سے حتیٰ اتٰہم نصرنا یہانتک کہ آئے اُنکو
نصرت اور مدد ہماری پس تجھکو بھی پہلے انبیاء کی طرح صبر کرنا چاہئے قوم کے آزار سہنے پر اسوقت تک کہ ہم تیری نصرت کریں اور
کفار کو عذاب کریں ولا مبدل لکلمات اللہ اور نہیں ہے کوئی بدلنے والا واسطے کلمات خدا کے یعنی خدا کے وعدہ کو کوئی بدل نہیں سکتا
جو وعدہ کہ اُسنے پیغمبر سے کیا ہے کہ تجھکو کفار پر غالب کرونگا اور وہ ضرور ہونیوالا ہے اسواسطے کہ دوسری جگہہ فرمایا ہے کہ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی
ولقد جاءک من نبأ المرسلین اور البتہ تحقیق آئی ہے تیرے پاس بعضی خبر رسولوں کی کہ کیا کیا آزار اُنکو امتوں سے پہنچے ہیں اور
اُنھوں نے صبر کیا ہے تجھکو بھی صبر کرنا چاہئے یہانتک کہ تجھکو کفار پر غلبہ حاصل ہوا اور خاطر خواہ مطلب تیرا برآوے وان کان کبر علیک
اور اگر ہے بھاری اور دشوار اوپر تیرے اعراضہم روگردانی اُنکی دین حق کی قبول کرنے سے فان استطعت پس اگر طاقت رکھتا
ہے تو ان تبتغی نفقا فی الارض یہ کہ طلب کرے تو سوراخ کو بیچ زمین کے کہ اُسمیں تو چلا جاتا او سلما فی السماء یا سیڑھی

کو بیچ آسمان کے اسپر تو چڑھ جاے اور آسمان مین تو پہنچ جاے **فتاتیہم بآیۃ** پس لاوے تو انکے پاس کوئی ایسی آیت زمین مین جاکر یا آسمان
چڑھکر کہ وہ مجبور ہو کر ایمان لاوین اگر تجھ مین کچھ طاقت ہو لانیکی اور استطعت کا جواب محذوف ہی اور وہ فعل ہی یعنی اگر تو طاقت رکھتا ہی
تو بس کر تو ایسا اور نفق سیر کہتے ہین اور فرماتا ہی خدا کہ **ولو شاء اللہ** اور اگر چاہتا خدا اور مصلحت اسکی تقاضا کرتی کہ انکو مجبور کرکے
مومن کرے **لجمعہم علی الہدی** البتہ جمع کرتا انکو اوپر ہدایت کہ سب مومن ہوجاتے **فلا تکونن من الجاہلین** پس نہو
نادانون سے یعنی جزع اور فزع اور حسرت کرنیوالون مین سے مت ہو انکے ایمان نہ لانے پر کہ حال تیرا نادانون کے حال کے قریب ہوجاے اسواسطے کہ
ایمان مجبوری ہماری مصلحت کے برخلاف ہی اور ہم تو یہ چاہتے ہین کہ وہ اپنے اختیار سے ایمان لاوین ہرچند تجھکو حرص انکے ایمان لانیکی بہت ہی
لیکن مصلحت ہماری اسکو چاہتی ہی کہ وہ اپنے ارادہ اور اختیار سے ایمان لاوین نہ ہماری زبردستی اور جبر کرنیسے **انما یستجیب الذین
یسمعون** سوا اسکے نہین کہ قبول کرتے ہین تیرے کہنے کو وہ لوگ کہ سنتے ہین قبول کرنیکے کانون سے اور سمجھتے ہین اور تامل کرنیکے ارادہ سے
والموتی اور مردون کو جو تیری بات کو نہین سنتے ہین اسلیے کہ گویا وہ مردہ ہین **یبعثہم اللہ** اٹھاویگا خدا انکو قبرون سے **ثم
الیہ یرجعون** پہر طرف حکم اسکے پہیرے جاوینگے وہ رجوع کرینگے قیامت کے روز واسطے جزاے اعمال کے اسوقت سنینگے اور ایمان لاوینگے لیکن
اسوقت کا ایمان انکو کچھ فایدہ نہ بخشیگا **وقالوا لولا نزل علیہ** اور کہتے ہین وہ کفار کہ کیون نہین نازل کیگئی اوپر اسکے **آیۃ من
ربہ** کوئی نشانی یعنی کوئی معجزہ پروردگار اسکے کیطرف سے جیسے کہ صالح نے اونٹنی منگوادی تہی اور موسی کا ہاتہ روشن ہوجاتا تہا اور
عصا اسکا اژدہا بنجاتا تہا کہ دلالت کرے اسکی نبوت پر فرماتا ہی خدا کہ **قل** کہہ تو اے محمد صلعم کہ **ان اللہ قادر علی ان ینزل آیۃ** تحقیق
خدا قادر ہی اوپر اسکے کہ نازل کرے معجزہ کو **ولکن اکثرہم لا یعلمون** لیکن اکثر انکے نہین جانتے ہین کہ خدا قادر ہے اور عادت خدا کی
اسطرح سے جاری ہی کہ موافق سوال کے جب کوئی معجزہ دکھلاتے اور پہر کفار ایمان نہ لاوین معجزہ کو دیکھکر تو خدا انپر عذاب کو نازل کرتا ہے مثل قوم
ثمود اور ال مایدہ کے اسواسطے انکے سوال کیمطابق معجزہ کو نازل نہین کرتا ہے اور اب خداتعالی اپنی قدرت اور تدبیر حکمت کا ذکر کرتا ہے چنانچہ
فرماتا ہے کہ **وما من دابۃ فی الارض** اور نہین ہی کوئی چلنے والا جانور بیچ زمین کے **ولا طائر یطیر بجناحیہ** اور نہ کوئی اڑ
والا اڑتا ہی ساتھ دونو بازو اپنے کے **الا امم امثالکم** مگر گروہ ہین مانند تمہارے کہ مثل تمہارے نر اور مادہ ہین اور روزی انکو بہی
ہی اور پیدا ہوتے ہین اور مرتے ہین اور اپنے صانع اور پیدا کرنیکے وجود پر دلالت کرتے ہین اور سب کے احوال کو ہمنے ضبط کیا ہی اور یہ امر ہماری
کمال قدرت پر دلالت کرتا ہے کیا کوئی معجزہ ہم نازل نہین کرسکتے ہین اور ہماری عظمت واضح ہے اور فرماتا ہی کہ **ما فرطنا فی الکتاب**
نہین کمی کی ہمنے بیچ کتاب کے یعنی بیچ قرآن کے **من شیء** کسی شی کی بلکہ وہ قرآن شامل ہے ہر چیز پر کہ آدمی امر دین مین جسکا
محتاج ہی مثل حلال اور حرام اور مصالح کی اور اخبار پیشینونکے یہ سب امر اسمین مجملا مذکور ہین اور تفصیل اسکی رسول کے بیان پر چھوڑ دی
ہے **ثم الی ربہم یحشرون** پہر طرف پروردگار اپنے کے محشور کیے جاوینگے وہ سب تاکہ نیکون کو ثواب ملے اور بدون کو عذاب
اور رسول خدا صلعم نے فرمایا ہی کہ حشر کے روز چار شخص سوار ہونگے مین اور علی اور فاطمہ اور صالح پیغمبر مین تو براق پر سوار ہونگا اور فاطمہ میری
ناقہ عضبا پر سوار ہوگی اور صالح اپنی اونٹنی پر سوار ہوگا جسکے پاون کاٹے گئے تہے اور علی نور کے ناقہ پر سوار ہونگے اور فرماتا ہی کہ **والذین
کذبوا بآیاتنا** اور جو لوگ کہ جھٹلاتے ہین آیتون ہماری کو وہ قرآن کی آیتین ہین یا ہمارے معجزے ہین بس جو لوگ کہ جھٹلاتے ہین **صم**
بہرے ہین وعد اور تنبیہ کی دلیلون کے سننے سے **وبکم** اور گونگے ہین حق کہنے سے **فی الظلمات** بیچ اندہیرون کفر کے پڑے ہوے ہین
کہ اسطرح سے راہ حق کو نہین چلتے ہین **من یشاء اللہ یضللہ** جسکو چاہتا ہی خدا گمراہ چہوڑتا ہی اپنے حال پر اسکو اور نظر لطف کی اوپر اسکے نہین ڈالتا
بسبب اسکے عناد کے اور ظاہر دلیلونکو دیکھکر انکار کرنیکی جہت سے کہ باوجود دیکھنے حق کے اسکو جانتا ہی اور حسد اور عناد کے سبب سے پہر انکار کرتا ہے

وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ اور جس شخص کو چاہے کردے اسکو اوپر راہ سیدہی کے کہ اسکو سبب اسکے طالب ہونے حق کے
اور سبب اسکے تامل کرنیکے دلیلوں میں حق کے توفیق اسکو عطا کرے کہ ایمان اسکا روز بروز ترقی پکڑے قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اُن لوگوں کو کہ
اَرَءَيْتَكُمْ کیا دیکھا تمنے یعنی خبر دو تم مجھکو کہ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اگر آئے تمکو عذاب خدا کا اور ارایتکم کی تحقیق میں لوگ حیران ہیں
کوئی کچھ کہتا ہے اور کوئی کچھ کہتا ہے اور کم اسمیں حرف خطاب کا ہے جیسے کہ ذالکم میں اور ضمیر خطاب کی نہیں ہے کہ اسم ہووے اور ارایتکم کو اخبرونی
کے معنے میں استعمال کرتے ہیں اور صیغہ تو یہ واحد کا ہے اور جمع میں اسواسطے اسکو استعمال کرتے ہیں کہ ارایت کا خطاب عام ہے کہ متعدد کو شامل
ہے اور بعض ارایت کی ضمیر کو بھی ضمیر خطاب کی نہیں کہتے ہیں اسواسطے کہ ایک کلمہ میں دو آلہ خطاب کے جمع نہیں ہو سکتے اور بعضا اسکو
ھا انتم کے معنی میں کہتے ہیں اور اہل مدینہ نے ارایتکم اور ارایت اور ارایتم کو بتخفیف ہمزہ پڑھا ہے اور کسائی نے ہمزہ کو ترک کیا ہے اور باقیوں نے
قائم رکھا ہے اور جواب ان اتیکم کا وہ فعل ہے کہ جو بعد استفہام کے ہے اور شرط اور جواب اسکا دونوں ارایت کی مفعولوں کے قائم ہیں پس فرمایا
ہے خدا نے کہ اگر آئے تمکو عذاب جیسے کہ پہلے کافروں کو آیا تھا مثل عاد اور ثمود کے اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ یا آئے تمکو قیامت یعنی ہولناکی قیامت
کی اور عذاب اسکے تو اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ کیا سوا ے خدا کے پکارو گے تم کسی کو کہ وہ عذاب کو تم میں سے دفع کرے اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ
اگر ہو تم راست گو اسمیں کہ بت بھی خدا ہیں اور ایسا ہرگز نہیں ہے کہ تم بتونکو اسوقت پکارو بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ بلکہ اسی
معبود حقیقی ہی کو پکارو گے تم نہایت عاجزی اور زاری سے عذاب کے دفع کرنیکے واسطے نہ اسکے غیر کو فَيَكْشِفُ پس دور کردیگا
وہ خدا تمسے وہ بلا جسمیں مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اس چیز کو کہ پکارتے ہو تم طرف دور کرنے اسکے اِنْ شَآءَ اگر چاہیگا اور مصلحت اسکی
اقتضا کریگی اسکے دور کرنیکو وَتَنْسَوْنَ اور بھول جاؤ گے تم وقت پکارنیکے مَا تُشْرِكُوْنَ اس چیز کو کہ شریک کرتے ہو تم خدا کے
یعنی عذاب تمپر نازل ہووے تو اسوقت تم اپنے بتونکو ہرگز نہ پکارو گے بلکہ خدا ے پاک کو پکارو گے عذاب کے دور کرنیکے واسطے اور اسوقت اپنے بتونکو
بھول جاؤ گے اور فرماتا ہے کہ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ اور البتہ تحقیق بھیجا ہے ہمنے پیغمبرونکو طرف امتونکے پہلے تجہسے اور ان امتوں نے
اپنے پیغمبروں کو جھٹلایا تھا اور دلیلیں نہ مانتے تھے فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ پس پکڑا ہمنے انکو ساتھ سختی اور تنگی کے کہ بیماری
اور قحط اور فقیری انکی آ ہوئی تھی لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ تاکہ وہ عاجزی اور زاری کریں اور شرک اور کفر سے دست بردار ہوں
اور درگاہ پروردگار اپنے میں توبہ اور استغفار کریں فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا پس کیوں نہیں جسوقت آیا انکے پاس عذاب ہمارا یعنی پس
کسواسطے جسوقت کہ ہمارا عذاب انپر آیا تو تَضَرَّعُوْا نہ زاری کی انہوں نے تاکہ ہم بلا کو انسے دفع کرتے وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ اور
لیکن سخت ہوگئے تھے دل انکے وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اور آراستہ کر دیا تھا واسطے انکے شیطان نے مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اس چیز کو کہ
تھے وہ عمل لاتے یعنی شیطان نے کفر اور عصیان کو انکے دلوں میں بہتر اور خوب کرکے جتا دیا تھا اسلئے وہ اسی کو اچھا جانتے تھے فَلَمَّا نَسُوْا پس
جسوقت کہ بھول گئے وہ کافر مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ اس چیز کو کہ نصیحت کیگئی تھی وہ ساتھ اسکے یعنی انپر سختی پہنچائی گئی اور بیماری اور قحط کی جو
تھی واسطے نصیحت کے تو انہوں نے اس سے نصیحت نہ پکڑی اور جسوقت کہ اسکو بھول گئے تو فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ کھولدیے ہمنے
اوپر انکے دروازے ہر چیز کی کہ طرح طرح کی نعمت اور فراغت ہمنے انکو دی اور اسمیں ہمنے انکا امتحان کیا اور فتحنا کو ابن عامر نے مشدد پڑھا ہے
تفعیل سے تمام قرآن میں اور یعقوب نے اسکی موافقت کی ہے سوا اس مقام کے یعنی خدا تعالی فرماتا ہے کہ ہمنے ہر چیز کی دروازے ان پر
کھولدیے واسطے امتحان ان لوگوں کی اور آسودگی اور فراغت ہمنے انکو دی حَتّٰىٓ اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا یہانتک کہ جسوقت کہ خوش ہوئے
وہ بسبب اس چیز کے کہ دیے گئے وہ قسم قسم کی نعمتیں اور لذتوں میں پڑ گئے تھے اور وہ ہو گئے تھے ان نعمتوں کے جو ہمنے انکو دیں انکا شکر انہوں نے ادا نکیا تھا تو
اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً پکڑ لیا ہمنے انکو ناگہاں کہ عذاب میں انکو گرفتار کیا فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ پس اسوقت وہ ناامید ہونیوالے تھے

ع ۱۱ / ۱۰

نجات سے عذاب کو دیکھکر اور پشیمان تھے اور افسوس کرتے تھے فقطع دابر القوم الذین ظلموا پس کاٹی گئی جڑ اس قوم کی کہ جن لوگون نے
ظلم کیا تھا اپنی جانون پر کفر اور گناہ کرکے کہ کوئی انمین سے باقی نرہا والحمد للہ رب العالمین اور شکر ہے واسطے خدا کے کہ پروردگار
عالمون کا ہے کہ ظالمون اور مشرکون کو ہلاک کرتا ہے اسواسطے کہ رہا کروانا اہل زمین کا کفار کے عقاید بد اور گنہگارونکے افعال ناشائستہ سے بڑی
نعمت ہے کہ سزاوار اسکے ہے کہ شکر اسکا ادا کیا جاتا اور جناب سے محمد نے فرمایا ہے کہ جسوقت دیکھے تو کہ خداتعالی کسی کو باوجود اختیار کرنے گناہ
نعمت اور فراغت عطا کرتا ہے تو جان تو کہ یہ استدراج ہے یعنی درجہ درجہ اسکو بڑھاتا ہے اور ایکدفعہ پکڑ لیگا اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت
ہے کہ جو کوئی ظالمونکے باقی رہنے کو چاہے اسنے گنہگار رہنے دوستی کی اور فرماتا ہے خدا کہ قل کہہ تو اے محمد صلعم کہ ارایتم کیا دیکھا تم نے
یعنی خبر دو مجھکو کہ ان اخذ اللہ سمعکم وابصارکم اگر لیجاوے خدا شنوائی تمہاری کو اور بینائیون تمہاری کو کہ بہرے اور اندھے ہوجاؤ تم
وختم علی قلوبکم اور مہر کردے اوپر دلون تمہارے کے کہ نہ کچھ سمجھ سکو اور نہ دریافت کرسکو تو من الہ غیر اللہ کون خدا ہے سوائے اللہ
حقیقی کے یاتیکم بہ کہ لائے تمکو اسکو کہ جو چیزین تمسے لیلی ہے بینائی وغیرہ اور فرماتا ہے خدا کہ انظر دیکھ تو اے محمد صلعم کیف
نصرف الایات کیونکر کس طرح ہم بیان کرتے ہین آیتون کو کبھی تو خوف دلاتے ہین ہم عذاب سے اور کبھی رغبت دلاتے ہین ہم طرف
ثواب کے اور کبھی عقلی دلیلین بیان کرتے ہین ثم ہم یصدفون پھر وہ کفار منہ پھیر لیتے ہین اور راہ عناد سے حق کی پیروی نہین کرتے
ہین اور فرماتا ہے خدا کہ قل کہہ تو اے محمد صلعم کہ ارایتکم خبر دو تم مجھکو ان اتکم عذاب اللہ اگر آئے تمکو عذاب خدا کا دنیا مین
بغتۃ ناگہان بیخبری مین او جہرۃ یا علانیہ کہ اسکے آنیکی علامت معلوم ہو تو ہل یہلک نہ ہلاک کئے جائینگے اس عذاب سے
الا القوم الظالمون مگر قوم ظلم کرنیوالے کہ شرک کرکے اپنی جانون پر وہ ظلم کرتے ہین کہتے ہین کہ یہ آیت اسوقت نازل ہوئی ہے کہ
جسوقت جناب سے محمد صلعم نے مکہ سے طرف مدینہ کے ہجرت کی تھی اور اصحاب کو سختیان اور بیماریان پہنچی تھین اور انہون نے شکایت
اسکی رسول محمد صلعم سے کی تھی اسوقت یہ آیت نازل ہوئی یعنی شدت و بیماری تمکو دنیا مین پہنچی ہے لیکن عذاب الیم کہ جسمین ہلاکت ہے
وہ کفار کو پہنچیگا اور جو کہ بسبب اختیار کرنے کفر کے اپنی جانون پر ظلم کرتے ہین اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ بغتۃ تو مواخذہ
فجاءۃ سے کیا جاتا ہے کہ جن لوگون نے انمین سے آل رسول پر ظلم کیا ہے اور جہرۃ بنی عباس سے مواخذہ ہوگا اور فرماتا ہے خدا کہ وما نرسل
المرسلین اور نہین بھیجتے ہین ہم پیغمبرونکو الا مبشرین مگر خوشخبری دینے والے مومنین کو بہشت کی ومنذرین اور ڈرانیوالے
کافرون اور گنہگارونکو دوزخ سے فمن امن واصلح پس جو شخص کہ ایمان لائے اور درست کرے اپنے نفس کو طاعت اور پرہیزگاری
سے فلا خوف علیہم پس نہین خوف ہے اوپر انکے کہ جو طاعت اور پرہیزگاری کرتے ہین عذاب سے ولا ہم یحزنون اور وہ غمگین ہونگے
ثواب کے فوت ہونیسے اور امن اور اصلح کی ضمیر من کے لفظ کیطرف پھرتی ہے کہ وہ مفرد ہے اور علیہم اور یحزنون کی ضمیر اسکی طرف باعتبار
معنی کے پھرتی ہے کہ من بین وہ جمع کے واسطے بھی آتا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ والذین کذبوا بایاتنا اور جن لوگون نے کہ جھٹلایا آیتون
ہماری کو یمسہم العذاب بما کانوا یفسقون پہنچے گا انکو عذاب بسبب اسکے کہ تھے وہ باہر رہتے تھے دایرہ ایمان اور طاعت سے
اور فرماتا ہے خدا کہ قل کہہ تو اے محمد صلعم کہ لا اقول لکم نہین کہتا ہون مین واسطے تمہارے یعنی نہین کہتا ہون مین تمسے کہ عندی
خزائن اللہ نزدیک میرے خزانے خدا کے ہین کہ جو تم مجھسے طلب کرو تو مین انمین سے تمکو دیدون ولا اعلم الغیب اور نہین جانتا
ہون مین غیب کو اور جبتک کہ وحی نہ آئی تو مین کچھ نہین بتلا سکتا ہون ولا اقول لکم انی ملک اور نہین کہتا ہون مین واسطے تمہارے
تحقیق مین فرشتہ ہون کہ جو کچھ فرشتے کرتے ہین مین بھی وہی کرون بلکہ مین آدمی ہون مثل تمہارے ان اتبع الا ما یوحی الی
نہین پیروی کرتا ہون مین مگر اسکی کہ وحی کیجاتی ہے طرف میری حلال اور حرام کے احکام کے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ

حضرت موسیٰ ایکمرتبہ کوہ طور پر گئے تو کہا کہ اے پروردگار میرے اپنے خزانے تو مجھکو دکھلا دے فرمایا کہ میرے خزانے یہ ہین کہ جسوقت کسی چیز کو کہون ہو
کہ ہو جا تو وہ اُسوقت ہو جاتی ہے اور حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے حرام کو حرام کیا ہے اور حلال کو حلال کیا ہے
اور فرایض کو فرض کیا ہے پس جو شخص لاوے ایسی روایت کو کہ حلال کو حرام کرے اور حرام کو حلال کرے اور فریضہ کو رفع کرے تو اُسکو قبول مت کرو کہ
رسول خدا حرام کیے ہوئے کو حلال نہین کرسکتے تھے اور خدا کے حلال کیے ہوئے کو حرام نہین کرسکتے تھے اور فریضہ کو متغیر اور رفع نہین کرسکتے تھے وہ سب
امور مین تابع وحی کے تھے جو کچہ خدا فرماتا تھا اُسکو امت پر پہنچاتے تھے اور فرماتا ہے خدا باعتبار تمثیل کے کہ قُل کہہ تو اے محمد صلعم کہ ھَل یَستَوِی
الاَعمیٰ وَالبَصِیرُ کیا برابر ہے اندھا اور بینا کہ ایک تو بالکل نہین دیکہہ سکتا ہے اور دوسرا البتہ دیکہہ سکتا ہے اور ایسے ہی عالم اور جاہل
کیونکر برابر ہونگے اور راہ پایا ہوا اور گمراہ ہرگز برابر نہونگے اَفَلَا تَتَفَکَّرُونَ کیا پس نہین سوچتے اور فکر کرتے ہو تم اسمقدمہ مین وَاَنذِر
بِہِ الَّذِینَ یَخَافُونَ اور ڈرا تو ساتھ اُس وحی کے اے محمد اُن لوگونکو کہ جو خوف خدا رکھتے ہین عمل خیر مین قصور کرتے ہیں اَن یُحشَرُوا
اِلیٰ رَبِّھِم اسواسطے کہ جمع کیے جائینگے وہ طرف پروردگار اپنے کی واسطے جزاے اعمال کے اور بامدبہ مین ضمیر بہ کیطرف [illegible] کے پھرتی ہے
جو کہ یا وحی مین ہے پس وہ اپنے پروردگار کیطرف جمع کیے جاینگے جزاے اعمال کیواسطے لَیسَ لَھُم مِّن دُونِہٖ وَلِیٌّ جسوقت کہ یہین ہوگا
واسطے اُنکے سواے اُس خدا کے کوئی دوست کہ اُنکے امور کی درستی کرے وَّلَا شَفِیعٌ اور نہ کوئی سفارش کرنیوالا کہ اُنکو عذاب سے رہائی
دلوائے پس ہمارا حکم تو اُنکو سنا لَعَلَّھُم یَتَّقُونَ تاکہ وہ ڈرین خدا سے اور پرہیزگاری کو اختیار کرین اور حضرت صادق علیہ السلام
سے روایت ہے فرمایا کہ یہ مراد ہے اس سے کہ ڈرا تو ساتھ قرآن کے اُن لوگونکو کہ جو امید ثواب کی خدا سے رکھتے ہین اور رغبت رکھتے ہین اُن چیزونکی
جو نزدیک خدا کے ہین اسواسطے کہ قرآن سفارش کرنیوالا ہے اور کہتے ہین کہ قریش کے اشراف اور رئیسون نے رسول خدا صلعم سے کہا کہ بیٹھتے
تیری مجلس مین محتاج آدمی اور غلام مثل ابن مسعود اور بلال اور مقداد اور عمار اور صہیب و سلمان وغیرہ کے بیٹھے رہتے ہین ان مفلسون اور
غلامون کو اپنے پاس سے اُٹھا دے کہ ہم تیرے پاس نشست و برخاست رکھین اور تیری باتین دین کے مقدمہ مین اور قرآن کو سنین اور
ان مفلسون اور غلامونکے ہمراہ بیٹھنا ہمکو عار معلوم ہوتا ہے اور غرض اُنکی اس سے یہ تھی کہ حضرت کے اصحاب باوفا تو حضرت کی صحبت کو
ترک کردین اور پھر ہم اپنے وعدہ پر وفا نکرین اور حضرت تنہا رہجاوین خدا تعالیٰ نے اُنکے مقدمہ مین یہ آیت نازل کی کہ وَلَا تَطرُدِ
الَّذِینَ یَدعُونَ رَبَّھُم اور مت ہانک تو اور نہ نکال تو اے محمد اپنی مجلس سے اُن لوگونکو کہ پکارتے ہین وہ پروردگار اپنے کو اور یاد کرتے ہین اُسکو
بِالغَدٰوۃِ وَالعَشِیِّ صبح کے اور شام کے یعنی ہمیشہ اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ قرآن پڑھتے ہین
اول اور آخر روز کے اس ذکر سے یُرِیدُونَ وَجھَہٗ چاہتے ہین وہ ذات خدا کو یعنی چاہتے ہین اُسکی رضامندی کو اور طلب کرتے ہین خدا کو
مَا عَلَیکَ مِن حِسَابِھِم مِّن شَیءٍ نہین ہے اوپر تیرے اے محمد حساب ایمان اُنکے سے کوئی شے وَّمَا مِن حِسَابِکَ عَلَیھِم
اور نہین ہے حساب اعمال تیرے سے اوپر اُنکے مِّن شَیءٍ کوئی شے فَتَطرُدَھُم پس ہانکے تو اُنکو اپنے پاس سے یعنی جبکہ اُنکے ایمان
اور اعمال کا حساب نہ دینا پڑیگا اور تیرے ذمہ یہی ہے کہ اُنکے باطن سے تو آگاہ ہو شاید کہ ایمان اُنکا اعلیٰ اور افضل ہو اُن لوگون سے
ایمان ہے کہ جو شرط لگا دیتے اُنکے وعدہ ایمان کرتے ہین اور اگر مومنین کو اُن لوگون کے ایمان کی طمع مین اپنے پاس سے نکالے گا تو
فَتَکُونَ مِنَ الظّٰلِمِینَ پس ہو جائیگا تو ظلم کرنیوالے لوگو مین سے یہ کمال مبالغہ اور بڑی غیرت ہے تونگرون کیواسطے کہ محتاج
مومن کو حقیر سمجھکر اُسکی صحبت سے نفرت نکرین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی ذلیل اور حقیر جانے مومن کو اُسکی مفلسی
کے سبب سے تو تشہیر کریگا اُسکو خدا تمام خلایق مین اور فرمایا ہے جناب رسول خدا صلعم نے کہ جو کوئی غمگین کرے مومن کو اور پھر اُسکو تمام
دنیا دیوے تو وہ اُسکا عوض نہین ہو سکتا اور بعضے اس آیت کے نازل ہونیکے سبب مین بیان کرتے ہین کہ مدینہ مین ایک فقیر تھا کہ

مومنین تھے کہ اُنکو اصحاب صفہ کہتے تھے اور رسول خدا صلعم نے اُنکو حکم کیا تھا کہ وہ ایک ایوان میں بیٹھے تھے اور وہ مثل عمار اور بلال اور صہیب وغیرہ کے تھے
اور رسول خدا صلعم خود اُنکے واسطے کھانا لیجاتے تھے اور جس چیز کی اُنکو ضرورت ہوتی تو خود اُنکو انجام کو پہنچاتے تھے اور وہ لوگ رسول خدا صلعم کے پاس
حاضر ہوتے تھے تو حضرت اُنکو اپنے پاس بٹھلاتے تھے اور اُنسے انس اور محبت کرتے تھے اور جسوقت کہ حضرت کے اصحاب میں سے تونگر اور آسودہ لوگ حضرت
کے پاس آتے تھے تو اُن فقراے مومنین سے نفرت کرتے تھے اور حضرت سے کہتے تھے کہ اُنکو اپنے پاس سے نکالدیجئے ایک روز ایک مرد انصار میں سے حضرت
کے پاس آیا اور وہ فقرا حضرت کے پاس بیٹھے تھے وہ شخص اُنسے دور جا کر بیٹھا حضرت نے فرمایا کہ نزدیک ہمارے بیٹھ اُسنے حضرت کا کہنا نہ مانا
حضرت نے فرمایا کہ شاید تو نے خوف کیا کہ ایسا ہو کہ اُنکی فقیری تجھکو لگ جائے اُس شخص نے کہا کہ نکالدیجئے اُنکو اپنے پاس سے
خداتعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ ولا تطرد الذین یدعون ربھم الآیہ وکذلک اور ایسے ہی یعنی جیسے کہ آزمایا ہے فقیروں کو ساتھ تونگروں کے
ایسے ہی فتنا بعضھم ببعض آزمایا ہے ہمنے بعض اُن اشراف کو ساتھ بعضی چیزوں کے امور دین میں اور مقدم رکھا ہے ہمنے
عاجزوں کو اُنکے ایمان کی جہت سے اشراف پر اور تونگروں پر اور اکثر اشراف کو جاہ و مال دیا ہے تو اُن عاجزوں کو پیشی رسول کی ہمنے عطا کی
جس سے اُنکو یہ حال ہو لیقولوا تاکہ کہیں وہ تونگر اون فقراے مومنین کو کہ اھؤلاء کیا یہی ہیں وہ لوگ کہ منّ اللہ علیھم احسان
کیا ہے خدا نے اوپر اُنکے توفیق ہدایت اور ایمان کی من بیننا درمیان ہمارے یعنی حال یہ ہے کہ ہم اشراف و صاحب عزت اور
رئیس ہیں اور یہ فقرا اور مساکین اور کم مرتبہ ہیں خدا تعالیٰ اُنکے انکار کے جواب میں فرماتا ہے کہ الیس اللہ باعلم بالشاکرین کیا نہیں ہے خدا
زیادہ جاننے والا اور عالم ساتھ شکر کرنیوالوں کے یعنی خدا جانتا ہے ایمان لانیوالوں کو اور اُسکی توفیق پر شکر کرنیوالوں کو اور کہتے ہیں کہ ایک
جماعت مومنین نے رسولخدا کی خدمت میں عرض کی کہ یا رسول خدا ہمسے بہت گناہ صادر ہوتے ہیں اُنکی کیا تدبیر کرنی چاہئے اور ہم کس طرح
استغفار کریں حضرت نے اُنکو کچھ جواب نہ دیا وہ ناامید ہو کر اُٹھے پھر گئے یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ واذا جاءک اور
جسوقت آئیں تیرے پاس اے محمد صلعم الذین یؤمنون بآیاتنا وہ لوگ کہ ایمان لاتے ہیں وہ ساتھ آیتوں ہمارے کے تو
فقل پس کہہ تو اُنسے کہ سلام علیکم سلام اوپر تمہارے ہو جیو اور رحمت پروردگار کی تمسے اور اُنکو نا امید مت کر اور بعضے کہتے ہیں کہ
حمزہ اور جعفر طیار اور عمار اور مصعب بن عمیر وغیرہ کے حق میں نازل ہوئی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ اُن لوگوں ہی کے حق میں نازل ہوئی ہے
جنکے نکالدینے سے حکم ممانعت رسولخدا کو آیا تھا اور کہتے ہیں کہ جسوقت رسول خدا صلعم اُن فقراے مومنین کو دیکھتے تھے تو پہلے خود اُنکو سلام
کرتے تھے اور اُنکو اپنے سے پہلے سلام کرنیکی مہلت نہیں دیتے اور فرماتے تھے کہ شکر ہے اُس خدا کا جسنے میری امت میں ایسے لوگ پیدا کئے ہیں
کہ مجھکو اُنپر سلام کرنیکا حکم کیا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ کتب لکھی ہے یعنی واجب کی ہے ربکم علی نفسہ الرحمۃ پروردگار تمہارے نے اوپر
ذات اپنی کے رحمت یعنی بخشش واسطے گنہگاروں کے خدا تعالیٰ نے اپنی ذات پر فرض کی ہے اور وعدہ اس طور پر ہے کہ انہ من عمل منکم
سوءاً بجھالۃ تحقیق جو شخص کہ عمل کرے تم میں سے بدی بسبب نادانی کے ثم تاب من بعدہ پھر توبہ کرے پیچھے اُس کے واصلح اور
درست کرے نفس اپنے کو ناشائستہ کو پھر گناہ نکرے تو فانہ غفور پس تحقیق وہ خدا بخشنے والا ہے توبہ کرنے والوں کو رحیم مہربان
اُسپر اور تفسیر بیضاوی میں لکھا ہے کہ وہ عمل بد جہالت سے کرنا ضرر پہنچاتا ہے وکذلک اور ایسے ہی یعنی جیسے کہ بیان کرتے ہیں ہم دلیلیں
وحدانیت اور نبوت کی اس کتاب میں ایسی ہی نفصل الآیات تفصیل سے بیان کرتے ہیں ہم آیتوں کو قرآن کی پرہیزگاروں اور
گنہگاروں کے ذکر میں اور گناہ پر اصرار کرنیوالوں اور توبہ کرنیوالوں کے بیان میں تاکہ دلالت حق کی ظاہر ہو کہ گنہگاروں پر حجت لازم ہو جائے اور اہل
ایمان فرمانبرداری اُنکی کریں ولتستبین سبیل المجرمین اور تاکہ ظاہر ہو جائے راہ گنہگاروں کی کہ مومنین اُنکے طریق سے بعد ظاہر
ہونیکے پرہیز کریں اور محمد بن مسلم نے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ اے محمد بن مسلم جسوقت مومن اپنے گناہ سے

ع ۵ ۱۲

توبہ کرے تو سب گناہ اسکے بخشے جاتے ہیں پس چاہیے کہ وہ مومن ابتدا سے عمل کریں لیکن نہیں ہے یہ شرف مگر واسطے مومنین کے پیسے عرض کی کہ اے فرزند رسول خدا
اگر وہ پھر گناہ کرے اور پھر توبہ کرے فرمایا کہ اے محمد بن مسلم تو نے دیکھا ہے کہ بندہ مومن نادم اور پشیمان ہوتا ہے اور توبہ کرے اور خدا تعالیٰ اسکی توبہ کو
قبول نکرے پھر پیسے عرض کی کہ اگر وہ کئی مرتبہ گناہ کرے اور پھر توبہ کرے فرمایا کہ اگر بندہ مومن توبہ کرتا جائیگا تو خدا قبول کرتا جائیگا خدا تعالیٰ غفور
رحیم ہے اور گناہوں کو معاف کرتا ہے تمکو نہیں چاہیے کہ تو بندگان خدا کو ناامید کرے رحمت خدا سے اور جابر بن عبداللہ نے روایت کی ہے حضرت باقر
سے کہ فرماتے تھے توبہ کرنیوالا گناہوں سے ایسا ہے کہ اسکے ذمہ کوئی گناہ نہیں ہے اور جو شخص کہ گناہ سے استغفار کرتا جاتا ہے اور گناہ بھی کرتا جاتا ہے
وہ ایسا ہے کہ جیسا کوئی کسی سے ہنسی کرتا ہے اور ابو عبیدہ نے حضرت باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے فرماتے تھے کہ خدا تعالیٰ بندہ کے توبہ کرنے سے اس
شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے کہ جسکا زاد راہ اور سواری شب تاریک میں صحرا میں گم ہو کر پائی جاتی ہیں ایسی وہ شخص پاتا ہے ان گم ہوئی چیزوں کو
بہت خوش ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ بندہ کی توبہ کرنے سے اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے اور فرماتا ہے کہ **قُلْ** کہہ تو اے محمد صلعم **إِنِّي**
نُهِيتُ تحقیق میں منع کیا گیا ہوں **أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ** اس سے کہ پرستش کروں انکی کہ پکارتے ہو تم
خدا کے سوا یعنی تم جو آرزو کرتے ہو کہ میں بھی مثل تمہارے سوائے خدا کے بتوں کی پرستش کروں یہ مجھ سے نہو گا اور فرماتا ہے خدا کہ **قُلْ** کہہ تو اے محمد صلعم
لَا أَتَّبِعُ أَهْوَاءَكُمْ نہ پیروی کرونگا میں خواہشوں تمہاری کی **قَدْ ضَلَلْتُ إِذًا** تحقیق گمراہ ہو جاؤنگا میں اس وقت یعنی جس وقت تمہاری
آرزوؤں اور خواہشوں کی پیروی کرونگا تو میں گمراہ ہو جاؤنگا **وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ** اور نہ ہونگا میں ہدایت پانیوالوں میں سے اور کہتے ہیں
کہ نضر بن الحارث وغیرہ روساء قریش نے رسول خدا صلعم سے کہا کہ اے محمد ہمکو کب تک ڈرائیگا تو عذاب خدا سے جو عذاب کہ تجھسے ہو سکتا ہے وہ کر اور جلدی
اس سے ہمکو مت ڈرا کہ ہم تیرے ڈرانے سے ڈرتے نہیں ہیں خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی چنانچہ فرماتا ہے کہ **قُلْ** کہہ تو اے محمد صلعم کہ **إِنِّي عَلَىٰ**
بَيِّنَةٍ تحقیق میں اوپر حجت اور دلیل کے ہوں **مِنْ رَبِّي** پروردگار اپنے کیطرف سے کہ وہ قرآن اور وحی ہے **وَكَذَّبْتُمْ بِهِ** اور جھٹلایا
ہو تم نے دلیل کو اور ضمیر بہ کی کہ مذکر کی ضمیر ہے بینہ کیطرف اسواسطے پھری ہے کہ وہ بیان کی گئی ہیں ہے **مَا عِنْدِي مَا تَسْتَعْجِلُونَ بِهِ** نہیں ہے
نزدیک میرے وہ چیز کہ جلدی کرتے ہو تم ساتھ اسکے کہ جلدی تمپر عذاب نازل ہو یہ میری قدرت میں نہیں ہے **إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ** نہیں ہے
یہ حکم جلدی اور دیر کا مگر واسطے خدا کے **يَقُصُّ الْحَقَّ** بیان کرتا ہے حق کو خواہ مصلحت اسکے تقاضا دیر کا کرے خواہ جلدی کا اور جدا کرتا ہے حق کو
باطل سے ایسا ہے یعنی میں پیروی کرتا ہے حق کی کہ حق ہی کرتا ہے اور سوائے حق کے اور کچھ نہیں کرتا ہے اور بعضوں نے یقضی پڑھا ہے یعنی
حکم حق کرتا ہے **وَهُوَ خَيْرُ الْفَاصِلِينَ** اور وہ خدا بہتر جدا کرنیوالا حق کا باطل سے ہے **قُلْ** کہہ تو اے محمد صلعم کہ **لَوْ أَنَّ عِنْدِي**
اگر تحقیق ہوتی نزدیک میرے یعنی اگر میری قدرت میں ہوتی **مَا تَسْتَعْجِلُونَ بِهِ** وہ چیز کہ جلدی کرتے ہو تم ساتھ اسکے کہ عذاب کو نازل
ہونیکو بہت جلد چاہتے ہو تم اگر اسکا نازل ہونا میرے اختیار میں ہوتا تو **لَقُضِيَ الْأَمْرُ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ** البتہ فیصل کیا جاتا امر درمیان میرے
اور درمیان تمہارے یعنی کبھی کا تمکو ہلاک کر چکا ہوتا تمہارے کفر کے سبب لیکن یہ میرے اختیار میں نہیں ہے خدا کو اختیار ہے جس طرح چاہے کرے
وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالظَّالِمِينَ اور خدا زیادہ جاننے والا اور عالم ہے ساتھ حال ظلم کرنیوالوں کے جس وقت اسکی مصلحت تقاضا کریگی اسی وقت
عذاب کو نازل کریگا اور فرماتا ہے خدا کہ **وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ** اور نزدیک اس خدا کے کنجیاں غیب کی ہیں یعنی خدا کے پاس کنجیاں
خزانوں کی ہیں کہ جو کچھ خلقت سے پوشیدہ ہے ثواب اور عذاب اور اجل وغیرہ سب کو وہ جانتا ہے نہ غیر اسکا چنانچہ فرماتا ہے کہ **لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ**
نہیں جانتا ہے انکو مگر وہ خدا کہ اسکے دیر کا مصلحت اسکی تقاضا کرتی ہے اور اسکے جلدی کا **وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ** اور جانتا ہے جو کچھ بیچ جنگل
کے ہے درخت اور حیوانات اور غیر انکا **وَالْبَحْرِ** اور جو کچھ کہ بیچ دریا کے ہے جواہر اور پانی کے جانور **وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا** اور نہیں
گرتا ہے کوئی پتہ درخت کا گر جاتا ہے وہ خدا اسکو کہ کتنے پتے اس درخت میں ہیں گر گئے اور کتنے باقی ہیں اور درخت کو کتنی

اولٹ پلٹ کی ہو وَلَا حَبَّةٍ اور نہ گرے کوئی دانہ جسکو اُسکے کری فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ بیچ اندھیرون زمین کی یعنی بیج درخت کا جو زمین
اندر گرتا ہے وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اور نہ کوئی تر اور نہ کوئی خشک کہ دریا اور زمین کے اندر پایا اور پہوا اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ مگر کتاب
ہے وہ بیچ کتاب روشن کے کہ وہ علم اُسکا ہی یا لوح محفوظ ہی کہ اُسمین سب لکہا ہی اور حضرت صادق علیہ السلام سی روایت ہی کہ مراد ورقہ سی تو وہ بچہ
ہے کہ اپنی مدت سی پہلی ہی گرجاتا ہی پیٹ سی اور حبہ سی مراد پورا پیدا ہوا بچہ ہی اور ظلمات ارض سی مراد رحم اور شکم عورتون کے ہین اور رطب سی
مراد وہ بچہ ہی کہ جو زندہ ہے اور یابس مراد وہ ہی کہ جو بچہ ناقص ہوا اور حبہ اور رطب اور یابس کا عطف ورقہ پر ہے اور الا فی کتاب مبین بدل
استثنا اول سی ہی اور یا خبر مبتدائی محذوف کی ہی اور تقدیر اُسکی ہو کی کتاب مبین ہی اور فرماتا ہی کہ وَهُوَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰىكُمْ اور وہ خدا وہ شخص
کہ قبض کرتا ہے روح تمہاری کو تصرف سی اور کاروبار کرنیسے بِالَّیْلِ بیچ رات کے کہ اُسوقت آرام کرتے ہو تم اور سوتے ہو وَیَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ
اور جانتا ہی جو کچھ کہ کسب کرتے ہو تم بِالنَّهَارِ بیچ دن کے اچھا یا برا ثُمَّ یَبْعَثُكُمْ پھر اُٹھاتا ہی تمکو خواب سی فِیْهِ بیچ اس دن کے
لِیُقْضٰۤى اَجَلٌ مُّسَمًّى تاکہ پوری کیجاوی مدت مقرر کیگئی عمر کی کہ وقت موت کا اسی طرح سوتے اور جاگتے جاتے ثُمَّ اِلَیْهِ مَرْجِعُكُمْ پھر
طرف اُسکے پھر آنا تمہارا ہے واسطے جزائے اعمال کے ثُمَّ یُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ پھر خبر دیگا تمکو ساتھ اس چیز کے کہ ہو تم عمل کرتے
اور موافق اُسکے جزا دیگا تمکو وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ اور وہ غالب ہی اوپر بندون اپنے کے جو چاہے سو تمہارے حق مین کرے وَیُرْسِلُ عَلَیْكُمْ
حَفَظَةً اور بھیجتا ہی اوپر تمہارے نگہبانونکو کہ وہ فرشتے ہین کہ تمہارے اعمال کی قیامت تک حفاظت کرین اور حکمت اعمال کی نگہبانونکے
مقرر کرنیمین یہ ہے کہ بندہ قیامت کی رسوائی سی اندیشہ کرکے گناہ پر دلیری نکرے اور اس رسوائی کی ہیبت سی خوف کرکے ایسے عمل کرے کہ قیامت کے
روز وقت پڑہنے نامۂ اعمال کے شرمندہ نہو اور یہ محض لطف خدا ہی اور نہ بالکہ مطلع ہین بندونکے احوال پر حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ
یہانتک کہ جسوقت آتا ہی تم مین سے موت تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا جان نکالتے ہین اُسکے بھیجے ہوئی ہمارے کہ وہ ملک الموت اور تابعین اُسکے ہین
وَهُمْ اور وہ فرشتے لَا یُفَرِّطُوْنَ نہین قصور کرتے ہین روحکے قبض کرنیمین کہ وقت مقرر سے تاخیر کرین اور حمزہ نے توفتہ کو توفاہ
پڑہا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ فرشتے ملک الموت کے ہمراہ چودہ ہین سات فرشتے رحمت کے اور سات فرشتے عذاب کے جسوقت ملک الموت مومن کی
روح کو قبض کرتا ہے تو رحمت کے فرشتونکے سپرد کردیتا ہی اور کافر کی روح کو عذاب کے فرشتونکے سپرد کرتا ہے اور جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہی کہ
شب معراج مجھکو آسمانو پر لیگئے تو ایک فرشتے کو بیچ کرسی پر بیٹھا ہوا دیکھا کہ کمال ترش رو ہے وہ ایک تختی اُسکے آگے رکھی ہی اُسمین کچھ دیکھتا
ہی اور جس فرشتے نے مجھکو دیکھا وہ خندان ہوا مگر وہ فرشتہ مجھکو دیکھکر خندان نہوا مینے جبرئیل سے پوچھا کہ یہ کون ہے کہا کہ یہ ملک الموت ہی
جسوقت سے اسکو خدا تعالی نے پیدا کیا ہی اُسوقت سے یہ کبھی ہنسا نہین ہی مین اُسکے قریب گیا اور مینے اُس سی پوچھا کہ ایک شخص مشرق مین
اور ایک شخص مغرب مین ہو تو اُنکی روحونکو تو کیونکر قبض کرتا ہے اگر وہ دونو ایکدفعہ مرین ایک وقت مین کہا کہ اس تختی مین سبکی اجلین لکہی ہوئی
ہین اُسمین سی دیکھ لیتا ہون اور دنیا میرے سامنے مانند ہتیلی ہاتھ کے یا مثل خوان کے ہی کہ اگر وہ کسی کے روبرو ہو تو اُسمین سی جو کچھ چاہے
اُٹھا لے اور جو کچھ چاہیے اُسمین رکھے اور جسوقت فرشتے خدا کے حکم سی ارواح قبض کرلیوین تو فرماتا ہی خدا کہ ثُمَّ رُدُّوْۤا اِلَى اللّٰهِ پھر پھیرے
جاتے ہین وہ اپنے مہربان کی طرف خدا کے واسطے جزائے اعمال کے بحکم خدا کے مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ جو آقا اُنکا ہے کہ حکم کرے حق اور راستی کا اسکے حق مین
اَلَا لَهُ الْحُكْمُ خبردار ہو کہ واسطے اُسی کے حکم ہی اُسروز اور سوائی اُسکے سب حکام دنیا کو اُسکا خوف ہوگا وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِیْنَ
اور وہ بہت جلدی کرنیوالا حساب کرنیوالونکا ہی یعنی وہ سب حساب کرنیوالون سی زیادہ جلدی حساب کرنیوالا ہی ایک روایت مین آیا ہی
کہ وہ بمقدار ساعت دو ہی کے سب بندونکی شمار کریگا اور حدیث مین آیا ہی کہ کسینے جناب امیر المومنین علیہ السلام سی پوچھا کہ خدا اتنی
مقدار مخلوقات کا ایکبارگی کیونکر حساب کریگا فرمایا کہ جیسے سب کو ایکدفعہ روزی دیتا ہی ایسے ہی ایکبارگی سبکا حساب کریگا اور فرماتا ہی خدا

ع ۵ ۱۴

قل کہہ تو اے محمد صلعم اُن لوگون سے کہ من ینجیکم کون نجات دیتا ہے تمکو من ظلمات البر والبحر اندھیرون جنگل اور دریا کی
یعنی جنگل اور دریا کی سختیون سے کون تمکو نجات دیتا ہے اور بچاتا ہے کہ تدعونه پکارتے ہو تم اُس نجات دینے والیکو تضرعا زاری
کرنیوالے ہوکر وخفیة اور پوشیدہ اپنے جی مین اور یہ دونو حال واقع ہوتے ہین اور خفیہ کو ابوبکر نے عاصم سے بکسر خا پڑھا ہے اور فرماتا ہے کہ اسوقت
کہ جسوقت تم سختیون مین گرفتار ہو جاتے ہو تو کہتے ہو کہ لئن انجانا البتہ اگر نجات دیگا تو ہمکو من هذه ان سختیون سے تو لنکونن
من الشاکرین البتہ ہونگے ہم شکر کرنیوالون مین سے اس نعمت نجات پر قل کہہ تو اے محمد صلعم ان لوگون سے کہ الله ینجیکم خدا نجات دیتا ہے
تمکو منها ان سختیون سے جنگل اور دریا کے ومن کل کرب اور ہر سختی سے اور اندوہ سے ثم انتم تشرکون پھر تم شرک کرتے ہو بعد
اُسکے اور اپنے عہد کو وفا نہین کرتے ہو اور اہل کوفہ اور ابو جعفر نے ینجیکم کو تشدید جیم پڑھا ہے اور باقیون نے تخفیف جیم اور فرماتا ہے خدا کہ قل
کہہ تو اے محمد صلعم اُن لوگون سے کہ هو القادر علی ان یبعث علیکم عذابا وہ خدا قادر ہے اوپر اسکے کہ بھیجے اوپر تمہارے عذاب کو من
فوقکم اوپر تمہارے سے جیسے کہ قوم نوح پر طوفان کا پانی اوپر سے آیا اور قوم لوط اور اصحاب فیل پر پتھر برسا او من تحت ارجلکم
اور نیچے پاؤن تمہارے سے جیسے کہ فرعونیون کو غرق کیا اور قارون کو زمین مین دھنسا دیا اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ عذاب
فوق سے مراد حکام ستمگار ہین اور عذاب تحت سے مراد غلام اور خدمتگار بد ہین اور وہ لوگ کہ جنمین خیر نہین ہے او یلبسکم شیعا یا ملادے
تمکو آپسمین گروہ گروہ کہ باہم مخالفت کرکے جنگ جدال شروع کرو یہانتک کہ آپسمین لڑائی کرکے مرجاؤ ویذیق بعضکم اور چکھاوے
بعض تمہارے کو باس بعض عذاب بعض کا ایک شخص تم مین سے دوسرے کو قتل کرے انظر دیکھ تو کیف نصرف الآیات کیونکر طرح
طرح سے بیان کرتے ہین ہم آیتونکو لعلهم یفقهون تاکہ وہ سمجھین اور امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا عذاب فوق سے مراد دجال
اور صیحہ ہے اور عذاب تحت سے مراد زمین مین دھنس جانا ہے اور یلبسکم شیعا سے مراد اختلاف ہے دین مین اور یذیق بعضکم باس بعض سے مراد آپس
مین قتل کرنا ہے ایک دوسرے کو اور کل یہ سب اہل قبلہ مین ہے اور جناب سید انام صلعم نے فرمایا ہے کہ مینے خدا تعالیٰ سے سوال کیا کہ میری امت پر کفار کو
غالب نکرنا خدا نے قبول کیا اور مینے درخواست کی کہ میری امت کو بھوک اور قحط سے ہلاک نکرنا خدا نے قبول کیا اور مینے سوال کیا کہ میری امت کو
گمراہی پر جمع نکرنا خدا نے قبول کیا اور مینے سوال کیا کہ میری امت کو آپسکی مخالفت مین نرکھنا اس سے خدا نے مجھکو منع کیا اور فرمایا کہ اس امر کو
مجھپر چھوڑدے اور اس مقدمہ مین خاموش رہ اور مینے جبرئیل سے کہا کہ کیا ہمیشہ میری امت مین مخالفت رہیگی اور بعضی کو بعضی کے عذاب سے
بعض کی ہلاک ہوگا کہا کہ ہان ایسے ہی ہوگا اور دوسری روایت مین ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ جسوقت تلوار میری امت کی رکھی جائیگی تو
قیامت تک پھر کبھی نہ اٹھائی جائیگی اور فرماتا ہے خدا کہ وکذب به قومك اور جھٹلایا اسکو قوم تیری نے یعنی عذاب کو یا قرآن کو
تیری قوم نے کہ وہ قریش ہین جھٹلایا وهو الحق اور حال یہ ہے کہ وہ عذاب یا قرآن حق ہے کہ کسیطرح کا شبہ اسمین نہین ہے قل کہہ
تو اے محمد صلعم ان لوگون سے کہ لست علیکم بوکیل نہین ہون مین اوپر تمہارے نگہبان اور کارساز تمہارا کہ اپنی ہدایت کو مجھپر چھوڑ دو
تاکہ جھٹلانیسے تمکو مین جبر کرکے اور زبردستی سے منع کرون یا تمکو عذاب کردون یہ خدا کے سب اختیار مین ہے اور جانو تم کہ لکل نبا مستقر
واسطے ہر خبر کے ایک وقت مقرر کیا گیا ہے عذاب کا وعدہ ہو یا ثواب کا وسوف تعلمون اور قریب ہے کہ جانوگے تم جسوقت وہ عذاب واقع
ہوگا دنیا مین یا آخرت مین اور کہتے ہین کہ خاصیت اس آیت کی یہ ہے کہ اگر اس آیت کو کوئی کاغذ پر لکھکر دانتون مین پکڑے تو اُس کے
دانتون کا درد جاتا رہے اور کہتے ہین کہ مسلمان جسوقت مشرکون کے پاس بیٹھتے تو وہ مشرک قرآن کی ہجو مین مشغول ہوتے تھے اور ہنستے اور
ٹھٹھا کرتے تھے خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی اور خطاب اسمین اگرچہ پیغمبر کیطرف کیا لیکن مراد اُس سے مومنین ہین جیسا کہ تجھسے [illegible] واذا
رأیت الذین اور جسوقت دیکھے تو اُن لوگونکو کہ جھٹلاتے اور ہنستے کی راہ سے وہ لوگ یخوضون فی [illegible] ہماری آیتون مین [illegible]

کرتے ہیں وہیچ آیتوں ہماری کے وہ آیتیں قرآن کی ہیں اور طعن کرتے ہیں وہ اُن آیتوں پر تو فاعرض عنہم پس منہ پھیرے تو اُنسے اور
اُنکے پاس مت بیٹھ حتی یخوضوا فی حدیث غیرہ یہانتک کہ شروع کریں وہ بیچ بات غیر اُس قرآن کے و اما ینسینک
الشیطان اور اگر بھلاوے تجھکو شیطان شرکون سے منہ پھیرنیکو تو فلا تقعد بعد الذکری پس نہ بیٹھ تو بعد نصیحت اور یاد
دلانیکے مع القوم الظالمین ہمراہ قوم ظالمونکے کہ جو شرک کرکے اپنے نفسوں پر ظلم کئے ہیں یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا اور جسوقت مسلمانونکو
قوت ہوگئی تو اُنکے پاس بیٹھکر اُنسے دین کے مقدمہ میں گفتگو کرتے تھے اور اُنکو جواب معقول دیکر بند کرتے تھے اور امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے
جسوقت سنے تو کسی مرد کو کہ حق کا انکار کرتا ہے اور اُسکو جھٹلاتا ہے تو وہانسے کھڑا ہوجا اور اُسکے پاس مت بیٹھ اور حضرت صادق علیہ السلام
سے روایت ہے کہ نہیں سزاوار ہے واسطے مومن کے کہ اُس مجلس میں بیٹھے کہ جسمیں خدا تعالی کی نافرمانی کرتے ہیں اور اُسکو قوت اُسکے دفع کر
اور تغییر کرنیکی نہیں ہے اور حضرت سجاد علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بچاؤ تم اپنے تئیں خدا تعالی کے نافرمانونکی صحبت سے اور اُنکے پاس مت بیٹھو
پس ہو جاؤگے تم آدمیوں کے نزدیک مثل اُنکے اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ جو کوئی ایمان لاتا ہے خدا پر اور روز آخرت پر تو نہ بیٹھے اُس
مجلس میں کہ جسمیں امام کو بُرا کہتے ہوں اور مومن کی غیبت کرتے ہوں اسواسطے کہ خدا فرماتا ہے و اذا رایت الذین یخوضون الایہ اور ینسینک کو
ابن عامر نے تشدید سے پڑھا ہے اور باقیوں نے تخفیف سے پڑھا ہے اور کہتے ہیں کہ جسوقت وہ پہلی آیت نازل ہوئی تو مسلمانوں نے کہا کہ
یارسول خدا طواف کرنے خانہ کعبہ سے اور مسجد الحرام میں بیٹھنے سے ہمکو چارہ نہیں ہے اور مشرکین بھی وہاں ہوتے ہیں اور قرآت پر ہنسی کرتے ہیں
ہم کیونکر وہاں کا جانا موقوف کریں یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ وما علی الذین یتقون اور نہیں ہے اوپر اُن لوگوں کے
کہ پرہیز کرتے ہیں ایسی باتوں سے من حسابہم حساب اُن خوض کرنیوالوں سے من شیء کوئی چیز یعنی اُن مشرکین کے جو
اعمال اور افعال کا حساب ہوگا تو اُنکی شریک وہ لوگ نہونگے کہ جو اُنکی باتوں سے پرہیز کرتے ہیں اور اُنکا گناہ اُنکے ہی واسطے ہے نہ مسلمانونکے واسطے
و لکن ذکری اور لیکن ذکر میرا کیا کریں اور نصیحت کریں اُنکو اور ایسی باتونسے اُنکو منع کریں لعلہم یتقون تاکہ وہ پرہیز
کریں ایسی بد باتونسے وذر اور چھوڑدے تو یعنی منہ پھیرے تو الذین اتخذوا دینہم اُن لوگوں سے کہ پکڑا ہے اُنہوں نے اپنے
دین کو لعبا و لہوا بازی اور کھیل کہ چوب اور سنگ کی پرستش کرتے ہیں کہ جسکا فائدہ نہ دنیا میں ہے نہ آخرت میں و غرتہم الحیوۃ
الدنیا اور فریب دیا ہے اُنکو زندگانی دنیا کی نے کہ اُنکو غافل کردیا ہے آخرت سے اور وہ ایسا جانتے ہیں کہ بعد مرنیکے کچھ نہوگا جو کچھ ہے یہ
دنیا ہی ہے اور اسیواسطے وہ قیامت کا انکار کرتے ہیں و ذکر بہ ان تبسل اور نصیحت کر تو اُنکو ساتھ اس قرآن کے واسطے خوف
اسکے کہ ہلاک کیا جاوے نفس نفس کفار کا بما کسبت بسبب اسکے کہ کسب کیا ہے اُس نفس کفار کے نے بدی اور گمراہی کو اور ان
تبسل کا مضاف محذوف ہے اور وہ لفظ خوف کا یا کراہت کا ہے اور مفعول لہ وہ واقع ہوا ہے اور ایسا ہے وہ نفس کہ لیس لہا من دون اللہ
ولی و لا شفیع نہیں ہے واسطے اُسکے سوائے خدا کے کوئی دوست اور نہ سفارش کرنیوالا کہ اُسکو عذاب سے رہائی دلوے و ان تعدل
کل عدل اور اگر بالفرض فدا اور بدلا دیوے ہر بدلا کہ اُسکو عذاب سے چھڑاوے تو لا یؤخذ منہا نہ لیا جاویگا اُس سے اولئک
الذین ابسلوا یہ وہ لوگ ہیں کہ ہلاک کئے گئے ہیں عذاب سے بما کسبوا بسبب اُس چیز کے کہ کمایا ہے اُنہوں نے بدافعال کو وجہ کے
رہتا ہو اُنکے بداعمال اور باطل لہم واسطے اُنکے ہے دوزخ میں شراب من حمیم پینا آب گرم میں سے و عذاب الیم اور عذاب
دردناک بما کانوا یکفرون بسبب اسکے کہ تھے وہ کفر کرتے اور روایت ہے کہ جسوقت دوزخی پیاسا ہو دراز بھوک سے فریاد کرینگے تو اُنکو
اور وہ مقدار مدت تک دیوینگے اور وہ ایک درخت خاردار ہے کہ جسوقت اُسکو کھاوینگے تو تشنگی اُنپر غالب ہوگی اور برسوں اُس تشنگی سے فریاد کرینگے
اسقدر مخلوقات کا اُنکو پینے کو دینگے اور وہ ایسا گرم ہوگا کہ جسوقت اُسکا پیالہ دوزخی کے منہ کے قریب لیجاوینگے تو اُس پانی کی حرارت

بُرون کی صحبت کی ممانعت

گوشت اسکے چہرہ کا ریزہ ریزہ ہو کر گر پڑیگا اور اب واسطے الزام دینے کفار کے بیان کرتا ہے کہ قل کہہ تو اے محمد صلعم انسے انکار کے طور پر کہ اندعوا کیا
پکارین ہم یعنی پرستش کرین ہم من دون اللہ سوائے خدا کے مالا ینفعنا ولا یضرنا اس چیز کو کہ نہ فائدہ دے سکتی ہے وہ ہمکو اور نہ
ضرر پہنچا سکتی ہو ونرد علی اعقابنا اور کیا پہر جاوین ہم اوپر پاشنون اپنے کے یعنی کیا مرتد ہو جاوین ہم بعد اذ ھدٰنا اللہ بعد
اسکے کہ ہدایت کی ہے ہمکو خدا نے کہ راہ حق کیطرف پہنچا دیا ہے ہمکو اور اگر ہم ایسا کرین تو ہو جاوینگے ہم کالذی استھوتہ الشیاطین
مانند اس شخص کے کہ سرگردان کر دیا ہو اسکو شیطانون نے فی الارض بیچ زمین بیابان کے دور راہ راست سے حیران حیران ہو کے
راہ سیدہی سے اور گمراہ ہو راہ حق سے لہ اصحاب یدعونہ واسطے اسکے یار ہون کہ بلاتے ہون وہ اسکو الی الھدی طرف ہدایت کے
اور راہ سیدہی کی اور کہتے ہون اسکو کہ ائتنا آ تو ہمارے پاس یعنی شیاطین تو اسکو اپنی طرف بلاتے ہون اور یار اسکو منع کرتے ہون اور
متردد ہو کہ کدہر کو جاوین اگر شیاطین کی قافلہ کیطرف جاتا ہے تو ہلاک ہوتا ہے اور اگر یارونکے زمرہ مین جاتا ہے کہ وہ مومنین ہین تو نجات پاتا
ہے اور حیران حال واقع ہوا ہے اور استہوتہ کو حمزہ نے استہوتہ پڑہا ہے الف کے ساتھ اور لہ اصحاب صفت حیران کی ہے اور یدعونہ صفت اصحاب
کی ہے اور فرماتا ہے کہ قل کہہ تو اے محمد صلعم انسے کہ ان ھدی اللہ تحقیق ہدایت خدا کی یعنی دین اسلام ھو الھدی وہی
ہدایت ہے حقیقت مین نہ غیر اسکے کہ وہ گمراہی ہے وامرنا لنسلم لرب العالمین اور حکم کیے گئے ہین ہم کہ فرمانبرداری کرین ہم واسطے پروردگار
عالمونکے وان اقیموا الصلوۃ اور حکم کیے گئے ہین ہم یہ کہ قائم کرو تم نماز کو واتقوہ اور ڈرو تم اس خدا سے یعنی خدا نے ہمکو حکم دیا
ہے کہ تم نماز پڑہو اور خدا سے ڈرو وھو الذی الیہ تحشرون اور وہ خدا وہ شخص ہے کہ طرف اسکے جمع کیے جاؤگے تم قیامت کے روز واسطے جزائے
اعمال کے وھو الذی خلق السموت والارض اور وہ خدا وہ شخص ہے کہ پیدا کیا ہے اسنے آسمانون کو اور زمین کو بالحق ساتھ
حق اور راستی کے موافق حکمت اور مصلحت کے ویوم یقول اور یاد کر تو اس دن کو کہ کہے گا خدا یعنی حکم کریگا قیامت کے روز جس چیز کو کہ پیدا کریگا
کہ کن ہو جا تو فیکون پس ہو جاویگی وہ چیز اسیوقت اور محشور ہوگی وہ کہ قولہ الحق کہنا اسکا حق ہے ولہ الملک اور واسطے
اسی کے بادشاہی ہے بے نزاع غیر کے یوم ینفخ فی الصور جسدن کہ پہونکا جائیگا بیچ صور کے کہ اسروز سوائے اسکے کوئی نام کو بہی سلطنت
کا دعوی کرنیوالا نہوگا عالم الغیب والشھادۃ جاننے والا غیب کا اور ظاہر کا ہے وھو الحکیم الخبیر اور وہ حکمت والا
اور خبردار ہے ... سے روایت ہے کہ جناب سرور خدا صلعم نے فرمایا کہ شب معراج مین اسرافیل کو زیر عرش دیکھا کہ صور کو اپنے منہ مین لیے ہوئے کہڑے ہے
اور چار ہزار اسکے صور مین سوراخ ہین جبرئیل سے مینے پوچہا کہ کب سے یہ صور کو منہ مین لیے ہوئے کہڑے ہے کہا کہ جسوقت سے خدا تعالی نے عالم کو پیدا
کیا ہے اور منتظر اس کا ہے کہ حکم خدا تعالی کا صور کے پہونکنے کو پہنچے اور تاخیر اس حکم کی بجا لانے مین کسیطرح کی نہو اور ایک روایت مین ہے کہ صور دو مرتبہ
پہونکا جائیگا پہلے صور مین تو سب خلایق مر جاوینگی اور دوسری صور مین زندہ ہونگی اور پہلے صور مین انتہا ہے دنیا کی اور دوسری صور مین ابتدا ہے
آخرت کی اور تفصیل اسکی انشاء اللہ تعالی سورہ زمر مین آئیگی اور فرماتا ہے خدا کہ واذ قال ابراھیم اور یاد کر تو جسوقت کہا ابراہیم نے لابیہ
آزر واسطے باپ اپنے آزر کے اور آزر غیر منصرف ہے عجمیہ اور علمیہ کی جہت سے اور یعقوب حضرمی نے اسکو مضموم پڑہا ہے منادی مفرد مقرر کرکے اور
حرف ندا کا اسمین سے محذوف جانا ہے اور جو لوگ کہ اسکو منصوب پڑہتے ہین وہ اسکو ابیہ کا بدل کہتے ہین اور غیر منصرف ہونے کی جہت سے اسپر کسرہ نہین آیا
اور تحقیق آزر کی بیچ اسکے ہو گئی ہے کہ یہ کون تہا صحیح یہ ہے کہ وہ ابراہیم کا باپ تہا بلکہ چچا تہا اور بعضے کہتے ہین کہ نانا تہا حضرت ابراہیم کو جو
اسنے پرورش کیا اسواسطے ابراہیم آزر کو باپ کہتے تہے اور پہلے زمانہ مین یہی دستور تہا کہ پرورش کرنیوالیکو باپ کہتے تہے چنانچہ توریت اور انجیل
وغیرہ کتب آسمانی مین لکہا ہے کہ لوگ خدا تعالی کو باپ کہتے تہے اور خدا تعالی جو رب حقیقی اور پالنے والا سب کا ہے اسکو بسبب پرورش کرنیکی جہت
سے باپ کہتے تہے اور کوئی وجہ نہین ہے اور اسی سبب سے حضرت عیسی خدا کو اپنا باپ کہتے تہے بطریق مجاز نہ پدر حقیقی نصاری انکے شبہ مین پڑکر

الثلثة

حضرت عیسیٰ کو خدا کا حقیقی بیٹا کر دیا اور اسی استعمال کی بابت جو حضرت ابراہیم آزر کو اپنا باپ کہتے تھے خدا تعالیٰ نے بھی آزر کو حضرت ابراہیم کا باپ
فرمایا اور حقیقت میں آزر حضرت ابراہیم کا باپ نہ تھا بلکہ نام انکے باپ کا تارخ تھا اور رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ مجھکو ہمیشہ پاک و پاکیزہ
پشتوں میں پھیرتا رہا ہے یہانتک کہ نکالا مجھکو تمہارے عالم میں اور کفر و جاہلیت کی نجاست سے آلودہ مجھکو نہیں کیا ہے اور اگر باپ حضرت کا آزر ہوتا
کہ وہ کافر تھا تو ایسا نہ فرماتے کہ میں پاک پشتوں میں پھیرتا ہوا آیا ہوں اسواسطے کہ مشرکونکو خدا تعالیٰ نجس کہتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ انما المشرکون نجس
اور خدا تعالیٰ نے حضرت کو فرمایا ہے کہ تقلبک فی الساجدین یعنی پھرنا اور پلٹنا تیرا بیچ سجدہ کرنیوالوں کے پس معلوم ہوا کہ حضرت کے باپ دادا سب مسلمان
خدا کو سجدہ کرنیوالے پس معنی آیت کے یہ ہوئے کہ کہا ابراہیم نے اپنے باپ سے کہ آزر نام رکھتا تھا اور مجازاً اسکو باپ کہتے تھے کہ **اتتخذ اصناما الهة**
کیا پکڑتا ہے بتونکو معبود کہ جنکو تو خود تراشتا ہے **انی اراک و قومک فی ضلال مبین** تحقیق میں دیکھتا ہوں تجھکو اور قوم تیری کو بیچ گمراہی
ظاہر کے کہ بتونکو پرستش کرتے ہو کہتے ہیں کہ آزر بت تراشی کا پیشہ کرتا تھا اور جسوقت بت کو بنا لیتا تھا تو حضرت ابراہیم کو دیتا تھا کہ تو اسکو بازار
میں لیجا کر فروخت کر ابراہیم اسکے پاؤں میں ڈورا باندھکر زمین پر گھسیٹتے ہوئے اسکو بازار میں لیجاتے تھے اور کہتے تھے کہ کون خریدتا ہے ایسے خدا کو کہ نہ سنتا ہے
اور نہ دیکھتا ہے اور نہ نفع بخشتا ہے اور نہ ضرر پہنچا سکتا ہے اور اس کو واپس لا کر آزر کے آگے ڈالدیتے اور کہتے کہ اسکو کوئی خرید نہیں کرتا ہے اور لوگ آزر
کے پاس جا کر ابراہیم کی شکایت کرتے تھے اور آزر ابراہیم کو ملامت کرتا تھا اور ابراہیم اسکے جواب میں فرماتے کہ شرم نہیں کرتا تو کہ بتوں کی پرستش کرتا ہے
جو کہ کچھ نہ دیکھ سکتے ہیں اور نہ سن سکتے ہیں اور نہ نفع اور ضرر پہنچا سکتے ہیں اور فرماتا ہے خدا کہ **وکذلک** اور ایسے ہی یعنی جیسے کہ ابراہیم کو ہمنے
بتا دیا اسکی قوم کی گمراہی پر ایسے ہی **نری ابراهیم ملکوت السموات والارض** دکھلائی ہمنے ابراہیم کو بادشاہی آسمانوں کی اور
زمین کی اور حجاب اٹھا عرش کی چوٹی سے زمین کے نیچے تک یعنی سب چیزیں انکو اسپر ظاہر کیا **ولیکون من الموقنین** اور تاکہ ہو وہ
یقین کرنیوالوں وحدانیت اور کمال قدرت ہمارے سے حضرت باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اکھاڑ ڈالا تھا اور لپیٹ دیا تھا خدا نے واسطے ابراہیم
کے زمین کو یہانتک کہ دیکھا انہوں نے زمینونکو اور جو کچھ کہ انکے نیچے ہے اور ایسے ہی آسمانونکو کیا یہانتک دیکھا انکو اور جو کچھ کہ ملائکہ ان میں ہیں
اور حاملان عرش کو دیکھا اور دوسری روایت میں ہے کہ ابراہیم کی نظر کو ایسی قوت بخشی تھی کہ نگاہ انکی آسمانوں کے پار ہو گئی اور جو کچھ آسمانوں میں ہے
وہ دیکھا اور عرش کو اور عرش کے اوپر کو سب کو دیکھا اور دیکھا جو کچھ کہ زمین پر ہے اور زمین کے نیچے ہے اور ایک اور روایت میں ہے کہ خدا تعالیٰ نے
اسیطرح جناب رسول خدا اور ائمہ ہدیٰ کو بھی دکھلایا ہے اور تیسری روایت میں ہے کہ جابر بن یزید نے امام باقر علیہ السلام سے اس آیت کے معنی
پوچھے پس حضرت نے ہاتھ اپنا بلند کیا اور فرمایا کہ اوپر کو دیکھ تو میں نے اوپر کو نگاہ کی تو چھت کو متفرق پایا اور ایک سوراخ میں سے میں نے ایک نور کو دیکھا کہ میری
نگاہ میری خیرہ ہو گئی فرمایا کہ اسیطرح دیکھا تھا ابراہیم نے آسمانوں کے ملک کو اور نظر کر تو طرف زمین کی پھر اٹھا تو سر اپنے کو جسوقت میں نے سر کو اپنے
زمین سے اٹھایا تو چھت کو دیکھا کہ جیسے وہ پہلے سے تھی ویسی ہی پھر ہو گئی اور بعد اسکے امام علیہ السلام نے میرا ہاتھ پکڑا اور گھر سے باہر نکلے اور
ایک کپڑا پہنکر اور مجھکو پہنوایا اور فرمایا کہ آنکھوں کو بند کر تھوڑی دیر تک جب آنکھیں میں نے بند کیں تو فرمایا کہ تو اسوقت ظلمات میں ہے جسجگہ کہ سکندر ذوالقرنین
گیا تھا میں نے آنکھیں کھولیں تو وہاں کچھ نہ دیکھا اور بعد اسکے آگے کو ایک قدم بڑھا کر فرمایا کہ تو اسوقت چشمہ آب حیات پر ہے جہاں خضر پہنچا
تھا بعد اسکے ہم اس عالم سے نکلے یہانتک کہ پانچ عالم طے کئے اور فرمایا کہ اسیطرح سے تھی سیر ابراہیم کی ملک زمین میں اور بعد اسکے فرمایا کہ اپنی
آنکھوں کو بند کر اور ہاتھ میرا پکڑ لیا میں نے آنکھیں بند کر کے جو کھولیں تو دیکھا کہ اسی گھر میں ہم ہیں جہاں سے کہ ہم گئے تھے اور وہ کپڑا امام علیہ السلام
پھر جو بدن سے اتار لیا میں نے پوچھا کہ یا امام دن میں سے کسقدر گذرا ہے فرمایا کہ تین ساعت اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ
جسوقت خدا تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو بادشاہی آسمانوں اور زمین کی دکھلائی تو حضرت ابراہیم نے ایک مرد کو دیکھا کہ زنا کرتا ہے اسکو
بددعا کی وہ مر گیا دوسرے مرد کو دیکھا کہ وہ زنا کرتا ہے اسکو بددعا کی وہ بھی مر گیا تیسرے مرد کو دیکھا اسی فعل بد میں مشغول دیکھا اسکو بددعا

کی وہ بھی مرگیا بعد اسکے خداے تعالیٰ کا خطاب پہنچا کہ اے ابراہیم دعا تیری مستجاب ہی مگر میری بندون پر بددعا مت کر اگر مین چاہتا کہ تیری دعا سے
انکو مار ڈالون تو پیدا ہی نکرتا لیکن بندی میرے تین قسم کے ہین ایک قسم کی تو وہ ہین کہ میری عبادت کرتے ہین اور شرک نہین کرتے ہین
جسکے سبب سے انکو ثواب عظیم دونگا اور دوسری قسم کے وہ ہین کہ جو میری اور میرے غیر کی عبادت کرتے ہین اور تیسری قسم کے وہ ہین کہ میرے
غیر کی عبادت کرتے ہین اور میرا امین وخل نہین دیتے لیکن انکی اولاد مین سے ایسے ہونگے کہ وہ میری عبادت کرین اور منقول ہے کہ نمرود نے
ایکرات خواب مین دیکھا کہ ایک ستارہ نے اس شہر کے کنارے سے طلوع کیا ہے اور اسکی روشنی سے روشنی آفتاب کی اور ماہتاب کی نابود ہوگئی
یہ خواب دیکھکر بہت خوف زدہ ہوکر اور گھبرا کر اٹھا اور وہانکے نجومیون اور حکیمون نے اس خواب کو سنکر یہ تعبیر دی کہ اس سال مین
شہر بابل مین ایک طفل مبارک پیدا ہوگا کہ تو اور تیری بادشاہی کے لوگ اسکے ہاتھ سے ہلاک ہونگے اور ابتک وہ لڑکا ماں کی شکم مین آیا نہین ہے
نمرود نے حکم دیا کہ عورتون اور مردون مین جدائی ڈالدو کہ کوئی مرد کسی عورت کے پاس جانے نپاوے اور دس دس عورتون پر ایک ایک مرد
مقرر کردیا اور کہا کہ اس سال مین اگر کسی کے بیٹا پیدا ہو تو اسکو مار ڈالو تارخ پدر ابراہیم نے کہ نمرود کے مصاحبون مین سے تھا اپنی زوجہ سے کہا
کہ نگہبانون سے پوشیدہ ہوکر شب کو میرے پاس آجاوے وہ بیدار شب کو اپنے شوہر کے پاس آئی اور شوہر سے خلوت کی تو قدرت خدا سے حاملہ
ہوگئی جسوقت حمل اسکا قریب وضع ہونیکے پہنچا تو نمرود کے خوف سے شہر سے باہر نکل کر ایک غار مین پہنچی کہ وہ شہر کے قریب تھا اور اس
غار مین حضرت ابراہیم پیدا ہوئے انکی ماں نے ایک کپڑے مین انکو لپیٹ کر اس غار مین رکھدیا اور غار کا دروازہ پتھر سے بند کرکے شہر کو چلی آئے
اور دوسرے روز ابراہیم کو جاکر دیکھا کہ وہ اپنی انگلی کو چوستے ہین اور ایک انگلی مین سے تو دودھ نکلتا ہے اور دوسری انگلی مین سے شہد
نکلتا ہے یہ حال دیکھکر بہت خوشحال ہوئی اور شہر کو چلی گئی ہر روز ایک مرتبہ ابراہیم کو دیکھ جاتی تھی اور اس دودھ اور شہد کی برکت سے ابراہیم
ایک دن مین اسقدر بڑھتے تھے کہ بچہ ایک مہینے مین بڑھتا ہے اور ایک مہینے مین اسقدر بڑھتے تھے کہ دوسرا بچہ دو سال مین بڑھتا ہے جب پندرہ مہینے
کے ہوئے تو انکی ماں نے تارخ کو خبر کی وہ یہ سنکر بہت خوش ہوئے اور کہا کہ اب وہ دفعہ نہین ہے انکو غار سے باہر نکالو وہ غار پر پہنچے اور ابراہیم
کو غار سے باہر نکالا اور وہ مغرب کا وقت تھا اور آفتاب غروب ہوگیا تھا اور غار کے قریب ریوڑ گوسفندون اور اونٹون اور گھوڑون کے
چرتے پھرتے تھے ابراہیم نے اپنی ماں سے پوچھا کہ یہ کیا ہے انکی ماں نے بتلا دیا کہ یہ گوسفند ہین اور اونٹ اور گھوڑے ہین اسوقت ابراہیم کے دل
مین گذرا کہ البتہ کوئی انکا پیدا کرنیوالا ہے اور روزی بھی وہ انکو دیتا ہے اور نمرود کے زمانہ مین کچھ آدمی تو ستارہ کو اور آفتاب کو اور ماہتاب کو
پرستش کرتے تھے اور کچھ آدمی بت پرستی کرتے تھے اور کچھ آدمی نمرود کی پرستش کرتے تھے اور حضرت ابراہیم اس غار سے شہر کیطرف روانہ ہوئے
فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ پس جسوقت پوشیدہ یعنی اندھیری ہوئی اوپر اسکے رات تو رَاٰ كَوْكَبًا دیکھا ابراہیم نے ستارہ کو
کہ نہایت روشن اور چمکتا ہوا ہے اور قریب غروب ہونیکے وہ پہنچا تھا اور بعضے آدمیون کو جو کہ ستارہ پرست تھے دیکھا کہ اسکو سجدہ کرتے ہین
پس نہ کہ بطور انکار اور استخبار کے قَالَ هٰذَا رَبِّي کہا ابراہیم نے کہ یہ پروردگار میرا یعنی جسکو یہ لوگ پرستش کرتے ہین کیا یہی پروردگار میرا
ہے فَلَمَّآ اَفَلَ پس جسوقت غروب ہوا وہ ستارہ تو قَالَ کہا ابراہیم نے کہ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ نہین دوست رکھتا ہون غروب
ہونیوالونکو چہ جائیکہ اسکی پرستش کرون اسواسطے کہ اگر یہ پروردگار ہوتا تو اسکو زوال نہوتا اور وہ شب ہی جسوقت آگے کو چند قدم بڑھے
تو چاند کو دیکھا کہ روشن ہورہا تھا فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا پس جسوقت دیکھا چاند کو روشن ہوکر نکلنے والا اور بہت لوگونکو سجدہ مین
پڑا ہوا دیکھا تو قَالَ کہا ابراہیم نے کہ هٰذَا رَبِّي یہ بھی پروردگار میرا یعنی کیا یہی ہے پروردگار میرا کہ جسکو لوگ سجدہ کرتے ہین فَلَمَّآ
اَفَلَ پس جسوقت غروب ہوا وہ چاند تو قَالَ کہا ابراہیم نے کہ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ البتہ اگر ہدایت نکرتا مجھکو پروردگار میرا
اپنے معرفت کی توفیق اور لطف عطا کرکے تو لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ٥ البتہ ہوتا مین قوم گمراہون سے اس کلام

مراد حضرت ابراہیم کی تنبیہ ہے قوم کی جسکی تم پرستش کرتے ہو وہ خدائی کے قابل نہین ہے اسواسطے کہ وہ کبھی طرح کی حالتین بدلتا ہے اور خدا انتقال سے
نہین ہو سکتا اور جب صبح ہوئی اور آفتاب نے طلوع کر کے تمام جہان کو روشن کیا اور ابراہیم کی اسپر نظر پڑی چنانچہ فرماتا ہے خدا **فلما رای**
الشمس بازغة پس جسوقت دیکھا ابراہیم نے آفتاب کو روشن ہونیوالا اور آفتاب پرستونکو اسکے سامنے سجدہ مین پڑا ہوا دیکھا تو
قال کہا ابراہیم نے **هذا ربی** یہ پروردگار میرا ہے یعنی کیا یہی پروردگار میرا ہے **هذا اکبر** یہ بہت بڑا ہے چاند اور ستارے سے اور ہذا
کا اشارہ طرف شمس کی اسکے جرم یا نور کیطرف ہے **فلما افلت** پس جسوقت غروب ہوا وہ آفتاب اور غایب ہو گیا تو **قال** کہا ابراہیم نے کہ
یا قوم اے قوم میری **انی بریء مما تشرکون** تحقیق مین بیزار ہون اسچیز سے کہ شریک کرتے ہو تم خدا کا یہ کلام حضرت ابراہیم کا بطور
دلیل لانیکے تہا قوم پر کہ وہ چاند اور سورج اور ستارہ کو پرستش کرتے تھے کہ دیکھو جنکو تم پرستش کرتے ہو وہ کبھی تو ظاہر ہوتے ہین اور کبھی گم ہو جاتے
معلوم ہوا کہ انکا خالق کوئی اور ہے کہ جسکے حکم سے یہ نکلتے اور غایب ہوتے ہین اور اگر یہ خدا ہوتے تو انکو زوال اور انتقال نہوتا اور بعضون جگہ قول
حضرت ابراہیم کا بطور استفہام کے تہا نہ بطور اقرار کے جیسا بعضے کہتے ہین اور جسوقت حضرت ابراہیم نے اپنی قوم کے لوگونکو تنبیہ کر دی کہ یہ چیزین قابل
خدائی کی نہین ہین بلکہ یہ سب مخلوق اور پیدا کی ہوئی اس شخص کی ہین کہ جسنے آسمان اور زمین کو پیدا کیا ہے تو اسواسطے انکی ہدایت کیلئے کہتے ہین
انی وجہت تحقیق مین نے متوجہ کیا ہے **وجہی** منہ اپنے کو یعنی کیا خاص مین نے دین اپنا اور متوجہ کیا مین نے دل کو سنمکو **للذی فطر السموت**
والارض واسطے ذات اس شخص کے کہ پیدا کیا ہے اسنے آسمانونکو اور زمین کو اپنی قدرت کاملہ سے **حنیفا** جسوقت کہ رغبت کرنیوالا ہون باطل دینون
ترک کر کے طرف دین حق کی یہ حال واقع ہوا ہے اور کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ **وما انا من المشرکین** اور نہین ہون مین شرک کرنیوالون مین سے
اور کہتے ہین کہ حضرت ابراہیم جسوقت شہر مین آئے تو انکو نمرود کے پاس لیگئے کہ وہ انکو دیکھے جسوقت اسکے نزدیک پہنچے تو دیکھا کہ ایک شخص نہایت بدصورت
تخت زرین پر بیٹھا ہے اور گرد اسکے غلام اور کنیزین خوبصورت صف باندھے ہوئے کہڑی ہین پوچھا کہ یہ کون ہے جو تخت پر بیٹھا ہے لوگون نے کہا کہ یہ
خدا ہے پھر پوچھا کہ گرد اسکے کون کہڑے ہین کہا کہ یہ مخلوقات اسکی ہے جنکو اسنے پیدا کیا ہے حضرت ابراہیم نے یہ سنکر فرمایا کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ خدا اورونکو
اپنے سے بہتر پیدا کرے اور کہتے ہین کہ حضرت ابراہیم کا دستور تہا کہ ہمیشہ بتونکو اور انکے پوجنے والونکو برا کہتے تھے اور قوم انکی اس امر مین ان سے جھگڑا کرتی
تہی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ **وحاجه قومه** اور جھگڑا کیا ابراہیم سے قوم اسکی نے **قال اتحاجونی** کہا ابراہیم نے کہ کیا جھگڑتے ہو تم
مجہسے **فی الله** بیچ وحدانیت خدا کے اور دین مین حالانکہ چاہیے ہو **وقد هدان** اور حال یہ ہے کہ تحقیق ہدایت کی ہے مجکو خدا نے اپنی توحید
کی توفیق اور لطف کر کے [illegible] اور ابن عامر نے بتخفیف نون پڑہا ہے اور کہتے ہین کہ لوگون نے ابراہیم کو ڈرایا اور خوف
دلایا اور کہا کہ تو ہمارے معبودونپر طعن اور تشنیع کرتا ہے وہ تجھپر بلا کو نازل کرینگے حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ کچھ پرواہ نہین ہے **ولا اخاف**
ما تشرکون به اور نہین خوف کرتا ہون مین اسچیز سے کہ شرک کرتے ہو تم ساتھ اسکے اسواسطے کہ وہ اس قابل نہین ہین کہ کسی کو ضرر پہنچا سکین
الا ان یشاء ربی شیئا مگر یہ چاہے کہ پروردگار میرا کسی شے کو کہ کوئی مکروہ مجکو پہنچاوے **وسع ربی** گہیرا ہے پروردگار میرے نے
اور احاطہ کیا ہے **کل شیء علما** ہر چیز کو علم سے شاید اسکے علم مین ہو کہ مجکو کوئی مکروہ ان بتونکی جہت سے پہنچے اور علم اسپر واقع ہوا ہو اور فرمایا
ابراہیم نے کہ **افلا تتذکرون** کیا پس نہین نصیحت پکڑتے ہو تم اور عاجز اور قادر اور جاہل اور عالم مین فرق نہین کرتے ہو تم **وکیف اخاف**
ما اشرکتم اور کیونکر خوف کرون مین اسچیز سے کہ شریک کرتے ہو تم **ولا تخافون** اور نہین خوف کرتے ہو تم **انکم اشرکتم بالله** اس
کہ تحقیق تم شرک کرتے ہو تم ساتھ خدا کے **ما لم ینزل به علیکم سلطانا** اس چیز کو کہ نہین نازل کیا ہے خدا نے ساتھ اسکے اوپر تمہارے
کسی حجت اور دلیل کو پس کیونکر ڈرون مین تمہارے معبودونسے کہ جنسے نفع اور ضرر کچھ متصور نہین ہے لیکن تمکو چاہیے کہ تم خدا سے ڈرو کہ وہ غالب ہے
قادر اور قاہر ہے کہ تم بدون حجت اور دلیل کے شرک اسکا کرتے ہو لوگون کی پیروی سے **فای الفریقین احق بالامن** پس کونسا دو

گروہ مومنین سے زیادہ لایق ہے ساتھ بیخوف ہونیکے خدا کو واحد جاننے والے یا خدا کے شریک کرنیوالے اسکا جواب تم سمجھو وَاِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اگر تم
جانتے ہو کہ کون لایق خوف کرنیکے ہے اور فرماتا ہے کہ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا جو لوگ کہ ایمان لائے وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اور نہیں ملا دیا
انہوں نے ایمان اپنے کو ساتھ ظلم کے شرک کرکے اُولٰٓئِكَ یہ وہ لوگ ہیں کہ لَهُمُ الْاَمْنُ واسطے انکے امن ہے عذاب دوزخ سے
وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ اور وہی ہدایت پائے ہوئے ہیں وَتِلْكَ اور یہ یعنی جو کچھ گذرا ہے ابراہیم کی دلیلوں اور حجتوں میں حُجَّتُنَآ حجت
اور دلیل ہماری ہے کہ خلقت کی راہ سے اٰتَیْنٰهَآ اِبْرٰهِیْمَ عَلٰی قَوْمِهٖ دیا تھا ہمنے اسکو ابراہیم کو کہ حجت پکڑے اسنے اوپر قوم اپنی کے نَرْفَعُ
دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ بلند کرتے ہیں ہم درجے جس شخص کے چاہیں ہم مومنین میں سے باعتبار علم اور حکمت کے اِنَّ رَبَّكَ حَكِیْمٌ تحقیق
پروردگار تیرا صاحب حکمت ہے اپنے کاموں میں عَلِیْمٌ جاننے والا ہے ہر آدمی کی استحقاق کا اور درجات کو اہل کوفہ اور یعقوب نے تنوین سے پڑھا ہے اور
باقیوں نے بدون تنوین کے پڑھا ہے من کیطرف مضاف کرکے اور فرماتا ہے خدا وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ اور بخشا ہمنے واسطے اس ابراہیم کے
اسحاق کو کہ بیٹا اسکا ہے وَیَعْقُوْبَ اور یعقوب کو کہ پوتا اسکا ہے اور بیٹا اسحاق کا اور بنی اسرائیل سب انکی اولاد میں ہیں كُلًّا هَدَیْنَا ہر
ایک کو ہدایت کی ہمنے اپنی شناخت کی اور شرع کے احکام کی اپنے لطف اور توفیق سے وَنُوْحًا هَدَیْنَا مِنْ قَبْلُ اور نوح کو ہدایت کی ہمنے
پہلے اس ابراہیم سے وَمِنْ ذُرِّیَّتِهٖ دَاوٗدَ اور ہدایت کی ہے ہمنے اولاد اس نوح کی میں سے یا ابراہیم کی اولاد میں سے داؤد کو وَسُلَیْمٰنَ
اور سلیمان کو کہ فرزند داؤد کا ہے وَاَیُّوْبَ اور ایوب کو کہ بیٹا عوص کا ہے وَیُوْسُفَ اور یوسف کو کہ بیٹا یعقوب کا ہے وَمُوْسٰی وَهٰرُوْنَ
اور موسیٰ اور ہارون کو کہ دونو بیٹے عمران کے ہیں وَكَذٰلِكَ اور ایسے ہی یعنی جیسے کہ ابراہیم کو ہمنے جزا دی ہے کہ درجے اسکے بلند کیے ہیں ایسے ہی
نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ جزا دیتے ہیں ہم سب نیکی کرنیوالوں کو موافق انکے استحقاق کے وَزَكَرِیَّا وَیَحْیٰی اور ہدایت کی ہے ہمنے زکریا اور یحییٰ کو وَعِیْسٰی
اور عیسیٰ بن مریم کو وَاِلْیَاسَ اور الیاس کو كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ہر ایک نیکوں میں سے تھا کہ اپنے اپنے دین میں کامل تھا اور حضرت صادق
علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ نے منسوب کیا ہے قرآن میں عیسیٰ بن مریم کو طرف ابراہیم کے جہت مریم کی جہت سے کہ وہ انکی اولاد میں سے ہیں اور
مقصود امام علیہ السلام کا اس سے یہ ہے کہ ہم رسول خدا کیطرف منسوب ہیں فاطمہ زہرا علیہا السلام کی جہت سے کہ بیٹی انکی ہیں اور دوسری روایت میں ہے کہ فرمایا
موسیٰ کاظم نے کہ عیسیٰ انبیاء کی اولاد میں داخل ہوئے ہیں مریم کیوجہ سے اور ہم داخل ہیں اولاد رسول خدا میں فاطمہ کیوجہ سے اور منقول ہے کہ ایک روز
مامون رشید نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ اے فرزند رسول خدا کتاب خدا میں کوئی ایسی آیت ہے کہ تمہارے فرزند رسول خدا ہونے پر دلالت کرتی ہو سو
آیہ مباہلہ کو فرمایا کہ اس میں حضرت نے ابنائکم سے ہمکو مراد لیا ہے مامون نے پوچھا کہ یہ آیت مدعا پر کیونکر دلالت کرتی ہے امام نے فرمایا کہ کیا کہتا ہے تو اس امر میں کہ
اگر رسول خدا موجود ہوں اور تیری دختر سے ارادہ نکاح کا کریں تو رسول خدا کو اپنی دختر دیوے یا نہیں مامون نے کہا کہ کیونکر نہ دوں میں اور وہ
کون ہے کہ جسکو یہ رغبت نہ ہو امام نے فرمایا کہ اگر مجھسے طلب کریں تو میں نہ دوں اسنے پوچھا کہ کس واسطے فرمایا کہ اجماع اور اتفاق ہے اس امر پر کہ فرزند
خواہ کسی مرد کی دختر کا ہو خواہ پسر کا وہ اس مرد پر حرام ہے یعنی اولاد اپنی دختر کی اور پسر کی دونوں کی حرام ہے اور دوسری یہ کہ اگر میں اپنی
کو طلاق دوں تو رسول خدا اس سے نکاح نہیں کر سکتے پوچھا کہ یہ بات تو کہاں سے کہتا ہے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حلائل ابنائکم الذین من اصلابکم
یعنی حرام کیگئی ہیں بیبیاں بیٹوں تمہارے کی جو کہ بیٹے پشتوں اور نطفوں تمہارے سے ہیں وَاِسْمٰعِیْلَ اور اسمعیل کو ہدایت کیا ہمنے وَالْیَسَعَ اور
ہدایت کیا ہمنے الیسع کو کہ بیٹا اخطوب کا ہے اور کوفیوں نے سواے عاصم کے وَالَّیْسَعَ کو تشدید اور فتح لام اور سکون یا سے پڑھا ہے اور باقیوں نے سکون
لام اور فتح یا پڑھا ہے وَیُوْنُسَ اور ہدایت کیا ہمنے یونس پیغمبر کو وَلُوْطًا اور ہدایت کیا ہے لوط کو کہ یہ سب انبیاء علیہم السلام ہیں
وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَی الْعٰلَمِیْنَ اور ہر ایک کو بزرگی دی ہے ہمنے اوپر عالم کے لوگوں کے سبب نبوت کے ان لوگوں پر کہ جو انکے زمانہ میں تھے
وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ وَذُرِّیّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ اور بزرگی دی ہے ہمنے بعضے کو باپوں انکے سے اور اولاد انکی سے اور بھائیوں انکے سے کہ انہیں

سے بعضے انبیا اور اوصیا اور اولیا سے ہوئے ہیں وَاجْتَبَيْنَاهُمْ اور برگزیدہ کیا ہے ہمنے ان پیغمبروں کو وَهَدَيْنَاهُمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ
اور ہدایت کی ہمنے انکو طرف راہ سیدہی کی یعنی ثابت رکہا ہمنے انکو دین حق پر ذَٰلِكَ وہ یعنی وہ دین کہ جسپر انبیا تہے هُدَى اللَّهِ
راہ حق دکہلائی خدا کی ہے کہ باعث ہے ثواب دنیا اور آخرت کا يَهْدِي بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ہدایت کرتا ہے ساتھ اسکے جسکو چاہتا
بندوں اپنے میں سے توفیق اور لطف عطا کرکے وَلَوْ أَشْرَكُوا اور اگر باعتبار فرض کی شرک کرتے وہ پیغمبر باوجود اس بزرگی اور بلندی شان اور
مرتبہ کی لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ البتہ نابود ہو جاتا انسے جو کچہ کہ تہے وہ اعمال خیر کرتے کہ کچہ ثواب انکو واسطے ان اعمال نیک کی جزا میں عطا
نہوتا اور فرماتا ہے کہ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ یہ انبیا وہ لوگ ہیں کہ دی ہمنے انکو کتاب وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ اور حکم اور
نبوت فَإِنْ يَكْفُرْ بِهَا پس اگر کفر کریں ساتھ اس کتاب اور حکم اور نبوت کے هَٰؤُلَاءِ یہ کفار قریش فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا پس تحقیق مقرر کیا ہے
ہمنے واسطے ایمان لانیکے ساتھ ان چیزونکے قَوْمًا لَيْسُوا بِهَا بِكَافِرِينَ ایسی قوم کو کہ نہیں ہیں وہ ساتھ ان چیزونکے کفر کرنیوالے اور وہ
انبیا اور مومنین ہیں کہ نماز پڑہتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور ذکر خدا کرتے ہیں أُولَٰئِكَ یہ انبیا الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ وہ لوگ ہیں کہ ہدایت
کی ہے خدا نے انکو دین حق کیطرف فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ پس ساتھ طریقہ انکے کی پیروی کر تو کہ وہ طریقہ توحید کا اور اصول دین کا ہے یا صبر کرنا
امت کی آزار پہنچانے پر اور اختیار کرنا اخلاق پسندیدہ کا اور مراد اس طریقہ سے فروع دین نہیں ہیں کہ وہ مختلف ہوتے ہیں انبیا میں اور حضرت
صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ واسطے مومنین عقلا کے اقتدا اور پیروی سے سلامت زیادہ کوئی طریق نہیں ہے اسواسطے کہ وہ طریق زیادہ
واضح اور مقصد درست اور صحیح زیادہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے بزرگترین خلقت محمد صلعم کو فرمایا ہے کہ اولئک الذین ہدی اللہ فبہداہم اقتدہ اور اگر
واسطے دین خدا کی پیروی سے زیادہ کوئی طریق قائم اور مضبوط ہوتا تو خدا اس طریق کیطرف انبیا اور اولیا اپنے کو بلاتا اور رسول خدا صلعم
فرمایا ہے کہ اونچا تر طریق انبیا کا طریق ہے اور جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ پیروی کرو تم اپنے پیغمبر کے طریق اور ہدایت کی اسواسطے کہ ہدایت
تمہارے پیغمبر کی سب ہدایتوں سے زیادہ بزرگ ہے اور اقتده کے ہا وقفی ہے اور ابن عامر نے اسکو بکسر ہا پڑہا ہے اور باقیوں نے بسکون ہا اور
حمزہ اور کسائی اور یعقوب در حالت وصل میں ہا کو حذف کرتے ہیں اور حالت وقف میں ثابت رکہتے ہیں اور باقی کی قاری حالت وصل اور
وقف میں دونوں میں ثابت رکہتے ہیں اور فرمایا ہے خدا کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم ان کافروں سے کہ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ نہیں سوال کرتا
ہوں میں تمسے اوپر اس پیغام رسانی خدا کی أَجْرًا مزدوری کو کہ تمکو دینا اسکا بہاری ہو اور ناگوار معلوم ہو اور جیسے پہلے بہی کسی پیغمبر نے اپنی
امت سے مزدوری طلب نہیں کی ہے إِنْ هُوَ نہیں ہے وہ پیغام رسانی خدا کی إِلَّا ذِكْرَىٰ لِلْعَالَمِينَ مگر نصیحت واسطے عالم کے لوگوں
اور کہتے ہیں کہ مالک بن ضیف کہ سردار علما یہود کا تہا جناب رسولخدا کی خدمت میں آیا حضرت نے اس سے فرمایا کہ تجہکو قسم ہے اس خدا کی کہ جسنے توریت
کو موسیٰ پر نازل کیا ہے تو نے توریت میں دیکہا ہے کہ خدا تعالیٰ دانا موٹے کو دشمن رکہتا ہے اسنے کہا کہ ہاں بیشک توریت میں لکہا ہے اور وہ شخص بہت
موٹا تہا حضرت نے فرمایا کہ وہ عالم تن پرور اور خود پرست تو ہے وہ شخص یہ بات سنکر غصہ ہوا اور کہا کہ خدا نے کوئی کتاب کسی شخص پر نازل
نہیں کی یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ اور نہ قدر کی ان یہودیوں نے خدا کی حق قدر کرنے
اسکی کا یعنی انہوں نے خدا کی قدر اور تعظیم نکی یا اور جو حق کہ اسکی قدر اور تعظیم کرنیکا ہے وہ انہوں نے ادا نکیا اور نہ پہچانا انہوں نے جو کہ حق
پہچاننے کا ہے إِذْ قَالُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ جسوقت کہا انہوں نے کہ نہیں نازل کیا ہے خدا نے عَلَىٰ بَشَرٍ مِنْ شَيْءٍ اوپر کسی آدمی کے کچہ کہ
کوئی کتاب نازل کی ہے یا کسی پیغمبر کو بہیجا ہے قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم ان لوگوں سے کہ مَنْ أَنْزَلَ الْكِتَابَ کس شخص نے نازل کی
کتاب الَّذِي جَاءَ بِهِ مُوسَىٰ نُورًا وہ کتاب کہ لایا ہے اسکو موسیٰ جسوقت کہ نور تہی وہ کتاب کہ کفر کے اندہیرونکو دور
کرتی تہی وَهُدًى لِلنَّاسِ اور ہدایت کرنیوالی واسطے آدمیونکے کہ راہ راست کو پہچانتے تہے اور نورا اور ہدی حال واقع ہوئے ہیں اور

فرمایا ہو خدا اس کتاب سے جالین کہ تجعلونہ قراطیس کرتے ہو تم اسکو ورق ورق لکہکر تبدونہا ظاہر کرتے ہو تم اسکو جسکو کہ ظاہر کرنا
چاہتے ہو وتخفون کثیرا اور چہپاتے ہو تم بہت کو جیسے مثل بیچ صفت کے اور تعریف پیغمبر آخر الزمان کی اور ذکر قرآن کا اور یخفون اور یبدونہا
اور یخفون کو ابن کثیر اور ابو عمرو نے یا سے پڑہا ہے غائب کا صیغہ اور باقیون نے تا سے پڑہا ہے مخاطب کا صیغہ اور فرمایا ہو خدا کہ وعلمتم ما لم
تعلموا انتم اور سکہلائے گئے ہو تم جو کچہ کہ نہین جانتے ہو تم ولا آباؤکم اور نہ باپ دادا تمہارے تمہارے شعار کا اور نہ حرمتی کو اور نہ حلال کو اور حرام
کو زیادہ اس سے کہ جو کچہ توریت مین ہی اسکے بیان کیواسطے قرآن کو نازل کیا ہی کہ قل اللہ کہہ تو اے محمد صلعم کہ اللہ نے نازل کیا ہی اس کتاب کو
ثم ذرہم پہر چہوڑ دے تو ان یہودیونکو فی خوضہم یلعبون بیچ بحث اور نقلکو اپنی کے بازی کرتے ہوئے اپنی آرزو ہی باطل مین مشغول
ہون وهذا کتاب اور یہ کتاب یعنی قرآن کہ انزلناہ نازل کیا ہی ہمنے اسکو مبارک بہت برکت والا ہی مصدق
الذی بین یدیہ سچا کرنیوالا اسکو کہ آگے اسکے ہی مثل توریت اور انجیل وغیرہ کتب سابقہ کی کا اصول دین مین موافق اسکے ہے
ولتنذر اور تاکہ ڈراوے تو اور ابو بکر نے عاصم سے لینذر پڑہا ہے یعنی تاکہ ڈراوے وہ قرآن ام القری مکہ والون کو ومن حولہا اور ان
لوگونکو کہ گرد اس مکہ کے ہین اور ام القری نام مکہ کا ہی اسواسطے کہ وہ اصل سب زمین کی ہی اور یہان مراد مکہ سے مکہ کے باشندے ہین اور حولہا سے
مراد کل آدمی ہین مشرق سے مغرب تک والذین یؤمنون بالآخرة اور وہ لوگ کہ ایمان لاتے ہین ساتہہ آخرت کے یؤمنون بہ
ایمان لاتے ہین ساتہہ اس قرآن کی یا پیغمبر کے اسواسطے کہ ایمان لانا آخرت پر موجب خوف کا آخرت سے ہے اور خوف باعث تامل اور تفکر کا ہوتا ہے
وهم علی صلاتہم یحافظون اور وہ اوپر نمازاپنی کے محافظت کرتے ہین کہ اسکی شرائط اور ارکان اور اوقات کو نگاہ رکہتے ہین اور
نماز کے ذکر کو اسواسطے خاص کیا کہ یہ ستون دین کا ہی اور علامت ہی ایمان کی اور کہتے ہین کہ مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی نے دعوی نبوت کا کیا اور
رسول خدا صلعم کو ان جہوٹے دعوے سے آگے بہت رنج ہوا خدا تعالی نے شان ان جہوٹونکی تعدی اور ظلم کے بیان مین یہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ و
من اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا اور کون شخص زیادہ ظالم ہے اس شخص سے کہ بنا لیا اسنے اوپر خدا کے جہوٹ کو اور دعوی نبوت کا
کیا اور کہا کہ مین پیغمبر ہون او قال اوحی الی یا کہا اسنے کہ وحی بہیجی گئی ہے طرف میرے ولم یوح الیہ شیء اور حال یہ ہے کہ نہین
وحی بہیجی گئی ہے طرف اسکے کوئی چیز کہتے ہین کہ مسیلمہ اپنی طرف سے جہوٹے فقرے بنا کر کہتا تہا کہ یہ وحی ہے کہ نازل ہوئی ہے طرف میری اور اسود عنسی کہتا
تہا کہ ایک شخص کہ ہے پر سوار ہو کر میرے پاس آتا ہے اور باتین مجہکو تعلیم کرتا ہے اور منقول ہے کہ عبد اللہ بن ابی سرح برادر رضاعی عثمان بن عفان
جسکا خون رسول خدا صلعم نے مباح کر دیا تہا اسکو شہر سے باہر نکلوا دیا تہا اور ہر چند عثمان نے اسکی سفارش کی رسول خدا صلعم نے قبول نکی اور
بعد رسول خدا صلعم کے ابو بکر اور عمر نے بہی اسکو شہر مین نہ آنے دیا اور عثمان کی سفارش اسکے حق مین قبول نکی عثمان نے اپنی خلافت مین خلاف
مرضی رسول خدا کے اسکو بلا کر حاکم مصر کا کیا تہا اور وہ شخص کاتب رسول خدا کا تہا وحی نازل ہوتی تہی تو وہ لکہتا تہا اور عوض سمیعا علیما کے حکیما علیما لکہتا تہا
اور جسوقت یہ آیت نازل ہوئی ولقد خلقنا الانسان من سلالة من طین الخ تو اسکو خلقت انسان سے بہت تعجب ہوا اسکی زبان پر جاری
ہوا کہ فتبارک اللہ احسن الخالقین حضرت نے فرمایا کہ لکہہ تو اسکو کہ یہی مجہپر نازل ہوئی ہے اسنے اسکو لکہا لیکن شک مین پڑ گیا اور اپنے جی مین کہا کہ اگر محمد
راستگو ہے کہ وحی اسپر نازل ہوتی ہو تو مجہپر بہی وحی نازل ہوتی ہے اور اگر وہ جہوٹا ہے تو مین بہی اسکی مثل کہہ سکتا ہون اور اسیوقت مرتد ہو کر اہل کتاب کے
پاس گیا اور کہا کہ احوال محمد کا مینے معلوم کر لیا ہو وہ اپنی طبیعت سے بنا لیتا ہی اور کہتا ہے کہ وہ وحی ہے خدا تعالی نے اسکے مقدمہ مین یہ آیت نازل
کی اور فرمایا کہ ومن قال اور کون شخص زیادہ ظالم ہی اس شخص سے کہ کہا اسنے کہ سانزل مثل ما انزل اللہ قریب ہے کہ نازل
کرونگا مین مثل اسکے جو کہ نازل کیا ہی خدا نے اور کہتے ہین کہ وہ شخص مکہ کیطرف گیا اور قریش سے جا کر کہا کہ واللہ محمد کچہ نہین جانتا ہی اور جیسے کہ وہ کہتا ہے
ایسا تو مین بہی کہتا ہون اسکے دیمین خدا تعالی نے یہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ ولو تری اذ الظالمون اور اگر دیکہے تو جسوقت

ظلم کرنیوالے ہونگے فی غمرات الموت بیچ سختیوں موت کی تو البتہ دیکھے تو عذاب دردناک کو ظالموں پر جو ابتک لکھا ہے اور یہ آیت بحاکم
یعنی عبداللہ بن ابی سرح اور جمیع مشرکین کے ہے پس ظلم کرنیوالے اپنے نفسوں پر بسبب کفر کے سختیوں میں موت کی ہونگے والملائکۃ باسطو
ایدیھم اور فرشتے پھیلانیوالے ہونگے ہاتھوں کو واسطے قبض کرنے جانوں انکی کے اور بعضے کہتے ہیں کہ ملائکہ اپنے ہاتھوں کو عذاب کرنے کے واسطے
کشادہ کرینگے اور آگ کے گرز انکو مارینگے اور کہینگے سختی سے ان لوگوں سے کہ اخرجوا انفسکم نکالو تم جانوں اپنی کو بدنوں سے جیسے کہ کوئی بہانا
تقاضا کرتا ہے اور وہ ہمکا ماہو اسطرح کہینگے اور کہینگے کہ الیوم آجکے دن کہ روز تمہارے مرنیکا ہے تجزون جزا دئے جاؤگے تم لے بدکارو عذاب
الھون عذاب خوار اور ذلیل کرنیوالے بما کنتم تقولون بسبب اسکے کہ کہتے تھے تم علی اللہ غیر الحق اوپر خدا کے سوای حق کے کہنا جسکا
خدا تعالی پر روا نہیں ہے جیسے کہ فرزند مقرر کرنا اسکے واسطے اور غیر کو اسکا شریک کرنا اور جھوٹا دعوی نبوت کا کرنا اور کہنا کہ خدا نے مجھکو پیغمبر کیا ہے
وکنتم عن آیاتہ تستکبرون اور تھے تم آیتوں اسکی سے تکبر کرتے کہ انپر ایمان نہیں لاتے تھے اور تامل نہیں کرتے تھے ولقد جئتمونا اور
البتہ تحقیق آئے تم ہمارے پاس حساب اور جزا کیواسطے فرادی اکیلے کہ نہ مال ہے تمہارے پاس اور اولاد ہے نہ کوئی قریب ہے نہ خادم ہے نہ کوئی
اور مددگار ہے کہ عذاب سے تمکو رہائی دلواتے اور ایسے آئے تم کما خلقنکم اول مرۃ جیسے کہ پیدا کیا تھا ہمنے تمکو پہلی مرتبہ ماں کے پیٹ میں سے
اکیلا برہنہ کہ کچھ تمہارے ہمراہ نہتا اب تم ہمارے پاس کسی ہیئت سے آئے ہو وترکتم ما خولنکم اور چھوڑ آئے تم ان چیزوں کو کہ بخشی
تھی ہمنے تمکو دنیا میں کہ جسکے سبب سے تم ناز کرتے تھے اور لوگوں پر تکبر کرتے تھے انکو چھوڑ آئے ہو تم وراء ظھورکم پیچھے پیٹھوں اپنی کے نہ کچھ اسکو تم ہمراہ
اپنے ہمراہ لائے ومانری معکم شفعاءکم اور نہیں دیکھتے ہیں ہم ہمراہ تمہارے سفارش کرنیوالے تمہارے الذین زعمتم
انھم فیکم شرکاء جنکو گمان کرتے تھے تم کہ تحقیق وہ بیچ تمہارے شریک ہیں خدا کے تمہاری پرورش کرنے میں اور عبادت کے مستحق ہونے میں
لقد تقطع بینکم البتہ تحقیق قطع ہوگئی درمیان تمہارے کے تم اور وہ سب علیحدہ علیحدہ ہوگئے وضل عنکم اور گم ہوگئے تم
سے اور کھوئے گئے ما کنتم تزعمون وہ چیز کہ تھے تم گمان کرتے اپنے اوپر کہ بت ہماری سفارش کرینگے اور اس امید پر تم انکی پرستش
کرتے تھے اور یہ کہ گمان کرتے تھے تم کہ حشر اور نشر نہیں ہوگا اور مرنیکے بعد پھر زندہ نہوگے اسوقت سب گمان تمہارے باطل ہوگئے اور جو کچھ تم امید رکھتے تھے
وہ نہوا اور بینکم میں بین کو نافع اور کسائی اور حفص نے منصوب پڑھا ہے اور باقیوں نے مرفوع اور منقول ہے کہ جناب سرور صلعم نے یہ آیت حضرت
فاطمہ بنت اسد مادر امیر المومنین علیہ السلام کے روبرو پڑھی انہوں نے پوچھا کہ فرادی کیا چیز ہے فرمایا کہ برہنہ یعنی مرے قبروں سے برہنہ ہونگے انہوں
فاطمہ بنت اسد نے جب سنا تو کہا کہ وا سوءتاہ یعنی وائے رسوائی کہ لوگ انکو برہنہ دیکھیں گے حضرت نے دعا کی کہ خدا فاطمہ کو برہنہ کرکے نہ اٹھانا
اور اسکو اسی کفن میں محشور کرنا اور دوسری روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ مومنین اپنے کفنوں میں محشور ہونگے اور واسطے حجت اور دلیل قائم کرنے کے خدا
فرماتا ہے کہ ان اللہ فالق الحب تحقیق خدا چیرنیوالا دانہ تخم زراعت کا ہے کہ اس سے زراعت ہوتی والنوی اور چیرنیوالا گٹھلی کا ہے
کہ اس سے درخت اوگے یخرج الحی نکالتا ہے زندہ کو یعنی روئیدگی کو من المیت مردہ سے کہ وہ دانہ اور تخم خشک ہے یا مومن کو کافر سے
پیدا کرتا ہے اور عالم کو جاہل سے اور بچہ کو نطفہ سے اور جانور پرندہ کو انڈے سے ومخرج المیت اور نکالنے والا مردہ کا ہے یعنی تخم اور نطفہ اور
انڈے کا من الحی زندہ سے کہ وہ روئیدگی اور آدمی اور مرغ ہے ذلکم اللہ وہ پیدا کرنیوالا اور مارنیوالا خدا ہے کہ سزاوار پرستش کا ہے
فانی تؤفکون پس کہاں پلٹائے جاتے ہو تم اسکو چھوڑ کر غیر کی پرستش کرتے ہو فالق الاصباح چیرنیوالا صبح کا ہے تاریکی شب سے
یعنی تاریکی شب سے صبح کو نکالتا ہے وجعل اللیل سکنا اور کردیا اسنے رات کو آرامگاہ خلقت کا تاکہ دن کی ماندگی سے شب کو آرام کریں والشمس
والقمر حسبانا اور کردیا آفتاب اور ماہتاب کو حساب وقتوں کا معلوم کرنیکا کہ انکے دورہ سے حساب سال اور ماہ اور ہفتہ کا معلوم ہوتا ہے اور یہ
حساب گذشتہ کو سکے قائم رکھیں اور جعل اللیل کو سب قاریوں نے جاعل اللیل پڑھا ہے مگر کوفیوں نے جعل اللیل پڑھا ہے ذلک تقدیر العزیز

ع ۱۱
۱۷

نا اندازہ کرنا خدا ہی غالب کا ہو کہ سب چیزون پر غالب ہی العلیم جاننے والا تدبیر اور مصلحت خلقت کا اور تقدیر خبر ہی مبتدا ہی محذوف کی اور فرماتا ہی خدا کہ وھو الذی اور وہ خدا وہ شخص ہی کہ جعل لکم النجوم پیدا کیا ہو اسنے واسطے تمہارے ستارون کو اپنی قدرت کا لتھتدوا بھا تا کہ راہ پاؤ تم بسبب انکے فی ظلمات البر والبحر بیچ اندہیرون جنگل اور دریا کے رات کے وقت قد فصلنا الآیات تحقیق جدا جدا بیان کر دیے ہین ہم نے نشانیون قدرت اپنی کو لقوم یعلمون واسطے اس قوم کے کہ جانتے ہین وہ فائدہ انکا اور اُس سے راہ طرف وجود خالق کی پہچانتے ہین اور جاننا چاہیئے کہ جیسے آفتاب اور ماہتاب سے راہ پاتے ہین ایسے ہی جناب سرور محمد صلعم سے دین کی راہ پاتے ہین اور بعد حضرت کے امیر المومنین علیہ السلام سے اور جناب سرور محمد صلعم نے جو فرمایا ہی کہ انا کالشمس وعلی کالقمر اور یہی بھی ہی اور امیر المومنین علیہ السلام کے بعد انکی اولاد طیبین ہین کہ مثل ستارون کے ہین چنانچہ حدیث مین ہی کہ اسیطرح اُنسے دین کی راہ ملتی ہی اور جو شخص کہ انکے وسیلہ سے راہ دین کی طلب نہین کرتا ہی وہ گمراہ ہی بموجب حدیث ثقلین کے اور فرماتا ہی خدا کہ وھو الذی انشاکم من نفس واحدۃ اور وہ خدا وہ شخص ہی کہ پیدا کیا ہو اسنے تمکو جان ایک سے کہ وہ آدم علیہ السلام ہی فمستقر پس جگہ ٹہرنے کی ہی واسطے تمہارے ومستودع اور جگہ سپرد کرنیکی کہ وہ شکم مادر کا ہی اور پشت پدر کی کہ نطفہ وہان رہتا ہی اور وہان سے مان کے شکم مین آتا ہی اور ایک روایت مین ہی کہ مستقر سے مراد دل ہی کہ اسمین ایمان قرار پکڑے اور پھر نہ نکلے اور مستودع سے مراد یہ ہی کہ ایک شی ایمان لیتے ہی اور پھر نکل جاتا ہے اور زبیر بھی ایسے ہی لوگون مین سے تہا اور حضرت صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا ان دونو لفظون سے تو فرمایا کہ مستقر شکم مادر مین ہی اور مستودع پشت پدر مین اور حضرت کاظم علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ ایمان مستقر تو قیامت تک ثابت اور قائم ہی اور جو کہ مستودع ہی اسکو خدا تعالی مرنے سے پہلے دور کر دیتا ہو دلمین سے اور دوسری روایت مین یہ ہے کہ پیدا کیا ہی خدا نے انبیا کو نبوت پر پس وہ نبی ہونگے مگر انبیا اور پیدا کیا ہو خدا نے مومنین کو ایمان پر پس ہونگے وہ مگر مومنین اور ایک قوم کو ایمان عاریت دیا اگر چاہے انکے پاس ایمان کو رکہے اور اگر چاہے دور کرے اور انکے ہی مقامہ مین جاری ہوا ہے مستقر اور مستودع اور مستقر کو ابن کثیر اور ابو عمرو اور یعقوب نے بکسر کاف پڑہا ہے اور باقیون نے بفتح قاف قد فصلنا الآیات تحقیق بتفصیل سے بیان کیا ہی ہمنے نشانیون قدرت اپنی کو اور وحدانیت اپنی کو لقوم یفقھون واسطے اس قوم کے کہ سمجھتے ہین اور اسمین فکر اور تامل کرتے ہین اور فرماتا ہی خدا کہ وھو الذی انزل من السماء ماء اور وہ خدا وہ شخص ہی کہ نازل کیا ہی اسنے جانب آسمان سے پانی کو اپنی قدرت کاملہ سے کہ وہ آب باران ہی فاخرجنا بہ نبات کل شیء پس نکالا ہمنے ساتہ اُس پانی کے روئیدگی کو ہر چیز کی اور ہر قسم کو اور پودے کو فاخرجنا منہ خضرا پس نکالا ہمنے اُس پانی سے سبزے کو مثل گیاہ اور درخت سبز کہ اسمین بیج اور شاخ اور برگ سب موجود ہوجاتے ہین نخرج منہ حبا متراکبا نکالتے ہین اُس سبزہ سے دانہ تہ بتہ اور اوپر نیچے رکہا ہوا یعنی خوشہ کو ومن النخل اور نکالتے ہین ہم کہجور سے درختونکو کہ حمل سے انکے من طلعھا پہول اُسکے سے قنوان دانیۃ خوشہ نزدیک یا نزدیک ہونیوالے کثرت کہیت سے وجنات من اعناب اور باغونکو انگور کے کہ انگور سے وہ باغ پر ہین والزیتون والرمان اور نکالتے ہین ہم اس پانی سے زیتون کو اور انار کو مشتبھا مشابہ آپسمین ایک دوسرے کے کہ رنگ پات اور ایکسان ہین وغیر متشابہ اور غیر مشابہ آپسمین یکسان نہین ہین کوئی تو مزہ مین شیرین ہی اور کوئی ترش ہی اور کوئی کہٹا میٹہا ہی انظروا الی ثمرہ نظر کرو تم طرف میوے اسکے کہ ہر قسم کے درخت میں سے اذا اثمر جو وقت کہ پہل لاتی ہو وہ درخت وینعہ اور دیکہو تم طرف پختہ ہونے اسکے کہ کیا مزہ اور لذت اسمین پیدا ہوا ہی اور پہلے کس حال پر تہا اور پہر خدا تعالی نے آہستہ آہستہ اسمین کیسی لذت پیدا کی کہ یہ امر اسکے کمال قدرت پر دلالت کرتا ہی اور ثمر یعنی اخضر ہے اور مترا کبا ترکیب پانیوالے کے معنی ہین اور جنات کو ابوبکر نے عاصم سے مرفوع پڑہا ہے قنوان پر عطف کرکے با اعتبار لفظ کے اگرچہ وہ اُسکی جنس سے نہین ہی اور باقیون نے منصوب پڑہا ہے نبات کل شی پر عطف کرکے اور ثمرہ کو حمزہ اور کسائی اور خلف نے بضمتین پڑہا ہے اور باقیون نے بفتحتین ان فی ذلکم لآیات لقوم یؤمنون تحقیق کہ بیچ اسکے البتہ نشانیان قدرت خدا کی ہین واسطے اس قوم کے کہ جو ایمان لاتے ہین اور

باور کرتے ہیں اسواسطے کہ اسقدر مضمون طرح طرح کا ایسا اصل سے ہونا اور ایک حال سے دوسری حال پر ہو جانا نہیں ثابت ہو مگر اس شخص سے کہ جو قدرت کاملہ رکھتا
ہو اور حکمت کی تفصیل کو پہلے ہی سے جانتا ہو اور فرماتا ہے خدا کہ باوجود دیکھنے ہر قسم کی نعمتوں کے کہ انکے واسطے پیدا کیا ہے اور پھر حال انکا یہ ہے کہ وَجَعَلُوا
لِلّٰهِ شُرَكَاءَ الْجِنَّ اور مقرر کیے انہوں نے واسطے خدا کے شریک جنوں کو یعنی ملائکہ کو کہ پرستش انکی کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی بیٹیاں انکو کہتے ہیں
اور ملائکہ کو جن اسواسطے فرمایا کہ جیسے کہ جن نظروں سے پوشیدہ رہتے ہیں ایسے ہی ملائکہ پوشیدہ رہتے ہیں اور معنی جن کے پوشیدہ ہونیکے ہیں اور یا مراد
جن سے شیاطین ہیں کہ کفار انکی اطاعت کرتے ہیں جیسے کہ خدا کی اطاعت کرنی چاہیے اور جن منصوب ہے اسواسطے کہ مفعول جعلوا کا ہے اور شرکاء
مفعول ثانی اسکا ہے اور جن شرکاء سے بدل بھی ہو سکتا ہے پس کفار نے جنوں کو خدا کا شریک کیا عبادت کرنے میں وَخَلَقَهُمْ اور حال یہ ہے کہ
پیدا کیا ہے خدا نے ان جنوں اور ملائکہ کو اور وہ بھی انکو خوب جانتے ہیں کہ باوجود علم کے انہوں نے مخلوق کو خالق کی جگہ قرار دیا ہے وَخَرَقُوا لَهُ
اور باندھی ہے انہوں نے واسطے اس خدا کے اپنے دل سے بَنِينَ بیٹے مثل عزیر اور عیسیٰ کے وَبَنَاتٍ اور بیٹیاں مثل ملائکہ کے بِغَيْرِ عِلْمٍ بغیر
علم کے اور بدون جاننے اسکی حقیقت کے محض دعوی انکا ہے بغیر دلیل کے اور خبر قول کو اول یہود نے نشر کیا ہے اور [illegible] نے تحقیقت سے پس ان
کفار نے بدون علم کے خدا کیواسطے بیٹے اور بیٹیاں مقرر کی ہیں سُبْحَانَهُ پاک ہے وہ خدا وَتَعَالَىٰ عَمَّا يَصِفُونَ اور برتر ہے اس چیز سے کہ بیان
کرتے ہیں وہ کہ اسکے فرزند اور شریک قرار دیتے ہیں بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وہ پیدا کرنیوالا آسمانوں کا ہے اور زمین کا اور بدیع مفعول
مطلق فعل محذوف کا ہے اور بدیع خبر ہے مبتدا محذوف کی یعنی ہو بدیع السموات والارض أَنَّىٰ يَكُونُ لَهُ وَلَدٌ کہاں ہووے واسطے اسکے فرزند
وَلَمْ تَكُنْ لَهُ صَاحِبَةٌ اور حال یہ ہے کہ نہیں ہے واسطے اس خدا کے زوجہ کہ اس سے فرزند پیدا ہوا اور کیونکر واسطے اسکے زوجہ ہووے کہ اسکا
کوئی ہمجنس ہی نہیں ہے وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ اور پیدا کیا ہے اُسنے ہر چیز کو پس مثل اسکے مخلوقات میں سے کوئی کیونکر ہو گا کہ مخلوق مانند خالق کے نہیں
ہو سکتا وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ اور وہ ساتھ ہر چیز کے عالم ہے اور خوب جانتا ہے پس نجاننے والے اسکے مثل کیونکر ہو جاینگے اور جو شخص
ایسا ہے وہ سب چیزوں سے بے نیاز ہے اور فرماتا ہے خدا کہ ذَٰلِكُمُ یعنی جو کہ ان صفات مذکورہ کیساتھ موصوف ہے وہ اللّٰهُ خدا
ہے جامع جمیع صفات کمال کا رَبُّكُمْ پروردگار تمہارا ہے لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ نہیں ہے کوئی معبود سزاوار پرستش کا سوا اسکے خَالِقُ
كُلِّ شَيْءٍ وہ پیدا کرنیوالا ہر چیز کا ہے خالق خبر ہے مبتدا محذوف کی یعنی ہو خالق کل شیء اور جسوقت کہ وہ پیدا کرنیوالا ہر چیز کا ہو فَاعْبُدُوهُ
پس عبادت کرو تم اسکو کہ مستحق عبادت کا وہی ہے وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ اور وہ اوپر ہر چیز کے نگہبان ہے اور کارساز ہے
بندوں کے امور کا اور خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ خدا پیدا کرنیوالا ہر چیز کا ہے جسکا یہ ہے کہ عالم میں ہے اور عالم میں بندوں کے افعال بھی ہیں پس انکا بھی پیدا کرنیوالا
ہو گا لیکن صوفیوں کی مراد خلق سے خلق تقدیری ہو گی نہ خلق تکوینی یعنی اندازہ کرنیوالا ہے بندوں کے افعال کا کہ وہ اسکے علم میں گذرے ہیں اور یہ
مراد نہیں ہے کہ بندے کے افعال اس سے سرزد ہوتے ہیں [illegible] بندہ کا لازم آوے بلکہ بندہ نہ بالکل مجبور ہے اور نہ بالکل مختار ہے اور [illegible]
اجسام ہیں اور افعال اجسام میں سے نہیں ہیں لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ نہیں پا سکتی ہیں اسکو بینائیاں یعنی وہ اس قابل نہیں ہے کہ
اسکو کوئی اپنی آنکھ سے دیکھ سکے اسواسطے کہ نہ وہ جسم رکھتا ہے اور نہ وہ عرض ہے اور نہ اسکے واسطے کوئی جہت ہے اور جسوقت کہ وہ ایسا ہو تو دیکھنا
اسکا محال ہے اور ادراک سے مراد اس مقام میں دریافت کرنا اسکی حقیقت کا نہیں ہو سکتا اسواسطے کہ آنکھ سے دریافت کرنا کسی چیز کا اسکا دیکھنا ہے اور [illegible]
جیسے کہ کان سے دریافت کرنا سننا ہے اور [illegible] اور جسوقت کہ وہ ایسا ہو کہ آنکھیں اسکو نہیں پا سکتیں تو جمیع اوقات میں اور ہر حالت میں نہیں پا سکتیں
اور اس کیفیت کا وہ نہیں ہے کہ بعض وقت اسکو دیکھتے ہوں اور بعض وقت نہ دیکھ سکتے ہوں بلکہ کسیوقت اسکو نہیں دیکھ سکتے نہ دنیا میں نہ آخرت میں
اور یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ بعض آنکھیں اسکو دیکھ سکتی ہوں اور بعضی آنکھیں نہ دیکھ سکتی ہوں بلکہ کوئی آنکھ اسکو نہیں دیکھ سکتی کہ دیکھنا اسکا محال ہے
اور فرماتا ہے خدا کہ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ اور وہ پاتا ہے بینائیوں کو یعنی دیکھتا ہے بینائیوں کو بدون آنکھ کے یعنی ان چیزوں کو کہ جنکو بینائیاں

ع ۱۲ ۱۰۹

دیکھتی ہین اور بعضے کہتے ہین کہ مضاف دونو جگہہ محذوف ہے یعنی نہین پاتے ہین اسکو صاحب بینائیون کی اور وہ پاتا ہے صاحب بینائیونکو اور
حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام سے روایت ہے کہ مراد ابصار سے ابصار قلوب ہین یعنی اوہام قلوب کہ ہر چیز کو بغیر دیکھے ہوئے احاطہ
کر سکتے ہین اور پا سکتے ہین لیکن اسکو وہ بھی نہین پا سکتے چہ جائیکہ بینائی چشم کہ وہ تو اسکو ہرگز نہ پا سکین گی وَهُوَ اللَّطِيفُ اور وہ پاکیزہ ہے
یا باریک بین ہے باریک چیزونکا دیکھنے والا یا بندونپر مہربان ہے کہ نہ ہوا الْخَبِيرُ خبردار ہر چیز سے اور واقف بندونکی مصلحتون اور تدبیرونکا اور فرماتا ہے خدا کہ
قَدْ جَاءَكُمْ بَصَائِرُ تحقیق آئی ہین تمہارے پاس نشانیان روشن یعنی دلیلین روشن مِنْ رَبِّكُمْ پروردگار تمہارے کیطرف سے
اور وہ اسطرحکی روشن ہین گویا آنکھین ہین انکو دیکھ سکتی ہین فَمَنْ أَبْصَرَ پس جو شخص کہ دیکھے حق کو اور اسکا باور کرے تو فَلِنَفْسِهِ پس
واسطے نفس اسیکے ہے فائدہ اسکا وَمَنْ عَمِيَ اور جو شخص کہ اندھا رہے اور نہ دیکھے دلیلون روشن کو اور نہ تامل اور تفکر کرے تو فَعَلَيْهَا پس
اوپر نفس اسیکے ہے ضرر اور نقصان اسکا وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيظٍ اور نہین ہون مین اوپر تمہارے نگہبان کہ تمہارے اعمال کی حفاظت کرون
اور تمکو جبر اور دون بلکہ مین پیغمبر ہون سوائے پیغام رسانی احکام خدا کے اور کچھہ نہین ہے اور یہ کلام رسول خدا کا ہے کہ جو حقتعالی نے نقل کیا ہے اور فرماتا ہے کہ وَكَذَٰلِكَ
نُصَرِّفُ الْآيَاتِ اور ایسے ہی طرح طرح سے بیان کرتے ہین ہم آیتون کو اپنی قدرت کی اور وعدہ اور وعید کی وَلِيَقُولُوا اور تا کہ کہین وہ
منکر لوگ دَرَسْتَ پڑھا ہے تو نے کسی سے یعنی قرآن کی آیتونکو ہم واسطے ہدایت کی بیان کرتے ہین اور یا انجام اسکا یہ ہے کہ کہین لوگ ان آیتونکو
سنکر محمد صلعم سے کہ تو نے کسی دوسرے آدمی سے یہ آیتین پڑھی اور سیکھی ہین اور ان کی درستی کو درست پڑھا وَلِنُبَيِّنَهُ اور
تا کہ بیان کرین ہم اس قرآن کو لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ واسطے اس قوم کے کہ جانتے ہین اور تامل اسمین کرتے ہین اور حق کو باطل سے جدا کرتے ہین یعنی
جو کہ کافر ہین وہ تو کہتے ہین کہ اے محمد تو نے کسی سے یہ آیتین قرآن کی سیکھی ہین اور جو کہ مومن ہین وہ اسکی تصدیق کرتے ہین اور اسکو خوب سمجھتے ہین
اور کہتے ہین کہ کفار سے محمد کو اپنے باپون دادون کے دین کیطرف بلاتے ہے خدا تعالی نے حضرت کیطرف خطاب کیا کہ اتَّبِعْ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ پیروی
کر تو جو کچھہ وحی کیگئی ہے طرف تیری مِنْ رَبِّكَ پروردگار تیرے کیطرف سے کہ توحید کا عقیدہ ہے لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ نہین ہے کوئی معبود لائق سزاوار
پرستش سوا اسکے وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ اور منہ پھیرلے تو مشرکون سے اور انکے کہنے کیطرف توجہ نکر وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ اور
اگر چاہتا خدا توحید کو لوگون پر جبر کرے مَا أَشْرَكُوا نہ شرک کرتے وہ لیکن یہ امر مخالف تکلیف کے ہے بلکہ چاہتا ہے کہ لوگ اپنے اختیار سے اسکو
قبول کرین تا مستحق ثواب کے ہون وَمَا جَعَلْنَاكَ اور نہین کیا ہے ہمنے تجھکو اے محمد صلعم عَلَيْهِمْ حَفِيظًا اوپر ان کافرونکے نگہبان
وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ اور نہین ہے تو اوپر انکے نگہبان اور کارکن کہ انکے امور کا انتظام کرے بلکہ تو پیغمبر ہے فقط ہمارے احکام کو پہنچا دینا
نہ انپر جبر اور زبردستی کرنے ایمان کیواسطے اور کہتے ہین کہ جسوقت خدا نے آیہ انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم کو نازل کیا تو مشرکین قریش
قریش نے کہا کہ اے محمد اپنی زبان کو بتونکی دشنام دہی سے کوتاہ اور بند کر ورنہ ہم بھی تیرے خدا کی ہجو کرینگے یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا
وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ اور مت برا کہو تم ان معبودین کو کہ پکارتے ہین وہ کفار سوا خدا کے انکو یعنی کفار جنکی
پرستش کرتے انکو برا مت کہو فَيَسُبُّوا اللَّهَ پس برا کہینگے وہ خدا کو تمہارے مقابلہ مین عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ ازروی دشمنی کے بغیر علم کے اپنی جہالت
سے اور عدوا تمیز واقع ہوئی ہے اور یعقوب نے اسکو بضم عین اور دال اور تشدید واو پڑھا ہے اور باقیون نے بفتح عین اور سکون دال كَذَٰلِكَ
ایسے ہی یعنی جیسے کہ آراستہ کیا ہے ہمنے ان کفار کے اعمال کو انکی نظر مین ایسے ہی زَيَّنَّا لِكُلِّ أُمَّةٍ عَمَلَهُمْ آراستہ کیا ہے ہمنے واسطے ہر گروہ
کے عمل انکے کو خواہ نیک ہو خواہ بد ہو اگر عمل نیک ہے تو بوجہہ توفیق اور لطف ہے کہ اسکو توفیق اور لطف عطا کیا ہے اسواسطے وہ اعمال نیک کرتا ہے
اور اگر عمل بد ہے تو اسلیے ہے کہ توفیق انکو نہین بخشی ہے بسبب انکے انکار کرنیکے دلیلون اور معجزون ظاہر سے پس جسوقت توفیق کو انہون نے ترک کیا اور
انکے حال پر انکو چھوڑ دیا تو شیطان انکے اعمال بد کو انکی نظر مین اچھا کرکے دکھلاتا ہے اس سبب سے خدا تعالی نے مجازاً آراستہ کرنے اعمال کو

اپنی طرف منسوب کیا ہی اُنسے توفیق چہینلی ہی اور توفیق کے اُٹھانیسے وہ عمال اُنکے نظروں میں اچھے معلوم ہونگے او حقیقت میں شیطان اُنکے اعمال کو
اچھا دکھلاتا ہی ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِم مَّرْجِعُهُمْ پھر طرف پروردگار اُنکے پھرنا اُنکا ہی واسطے جزاے اعمال کے فَيُنَبِّئُهُم پس خبر دیگا وہ اُنکو وقت جزا
دینے کے بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ساتھ اُسچیز کے کہ تھے وہ عمل کرتے خداتعالی نے اس آیت میں مومنین کو منع کیا ہی بتون کے برا کہنے سے اور فرمایا ہی کہ نہ برا
کہو تم اُنکو کہ جنکو کفار پرستش کرتے ہین کہ وہ تمہارے مقابلہ میں خدا کو برا کہینگے ایسے ہی چاہیے کہ علی الاعلان مخالفین کے بزرگونکو برا نکہنا چاہیے کہ وہ سنینگے تو
تمہارے بزرگونکو برا کہینگے اور اگر وہ تمہارے اماموں کو برا نہ کہینگے تو تمہارے علما کو برا کہینگے اور تمہارے برادر مومن کو برا کہینگے اور ایذا دینگے اور اگر تمہارے
برا کہنے سے عالم یا مومن کو برا کہینگے یا کسی مومن کو آزار پہنچاینگے تو اُسکا مواخذہ تمسے بیشک ہوگا چنانچہ حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ خدا کو
کوئی برا نہیں کہتا ہی لیکن جسنے خدا کے دوست کو برا کہا اُسنے خدا کو برا کہا اور اسی آیت کی تفسیر میں حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ اُنکو برا مت
کہو وہ تمکو برا کہینگے اور فرمایا کہ جسنے برا کہا خدا کے دوست کو اُسنے برا کہا خدا کو اور حضرت صادق علیہ السلام سے کسیسنے عرض کی کہ ہم ایک شخص کو مسجد میں
دیکھتے ہین کہ وہ باآواز بلند تمہارے دشمنوں کو برا کہتا ہی حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا ہوا اُس ملعون کو کہ ہمارے واسطے سے تا ہی اور باآواز بلند برا
کہنے کا حکم کسی روایت میں بہی آئمہ معصومین علیہم السلام سے نہین آیا ہی اور سوا اسکے سب سبب فروغ عداوت اور مانع ہدایت کا ہی اور کہتے ہین کہ قریش
کے اشراف نے رسول خدا صلعم سے کہا کہ تو کہتا ہی کہ موسی نے اپنا عصا پتھر پر مارا اُس میں سے بارہ چشمے پانی کے جاری ہوے اور عیسی مردونکو زندہ کرتا تھا
اور صالح نے اونٹنی کو پتھر سے باہر نکالا تھا اسطرحکا معجزہ تو کوئی ہمکو دکھلا کہ پہر ایمان لائین حضرت نے یہ سنکر فرمایا کہ تم کیا چاہتے ہو کہا کہ دعا کر کہ یہ کوہ
صفا سونا ہو جاے حضرت نے فرمایا کہ اسطرحکا معجزہ اگر مین دکہلا دون تو پہر تم ایمان لاؤگے سبنے اس امر پر عہد کیا اور بہت سخت قسمین کہائین اور کہا
اگر تو ہمکو یہ معجزہ دکہلا دیگا تو ہم تیری موافقت اور پیروی میں ہین کے حضرت نے چاہا کہ دعا کرین جبرئیل نازل ہوے اور کہا کہ خداتعالی فرماتا ہی
کہ مین تیری دعا سے اس پہاڑ کو سونا کر دون لیکن ہماری عادت اور طریقہ اسطرح جاری ہی کہ اگر امت اپنے پیغمبر سے معجزہ طلب کرے اور وہ پیغمبر معجزہ
دکہلاتا ہی اور پہر امت اپنے عہد سے پہر جاے اور عہد کو اپنے وفا نکرے تو ہم اُنپر عذاب نازل کر کے اُنکی بیخ کنی کر دیتے ہین اگر تو چاہے تو یہ معجزہ ہم ظاہر
کر دین لیکن بعد اُسکے عذاب ہوگا اور اگر چاہے درگزر کر کہ اگر وہ خود ایمان نہ لاینگے تو اُنکی اولاد مین سے ایمان لاینگے حضرت نے اس دوسری قسم کو
اختیار کیا چنانچہ فرمایا ہی خدا نے وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ اور قسمین کہائین اُنہون نے ساتھ خدا کے سب سخت قسمین اپنی کہ لَئِن
جَاءَتْهُمْ آيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا البتہ اگر آئی اُنکے پاس کوئی نشانی یعنی معجزہ تو البتہ ایمان لاینگے وہ ساتھ اُسکے یعنی جو معجزہ کہ اُنہون نے
طلب کیا تہا اگر وہ معجزہ اُنکے پاس آئیگا تو البتہ وہ ساتھ اُس معجزے کے ایمان لاینگے قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اُن لوگونسے کہ إِنَّمَا الْآيَاتُ سواے
اسکے نہین کہ نشانیان یعنی معجزہ عِندَ اللَّهِ نزدیک خدا کے ہین اور وہ اُنکے ظاہر کرنے پر قادر ہی اور فرمایا ہی کہ وَمَا يُشْعِرُكُمْ اور کس چیز نے
خبر دی ہی تمکو اے مومنین کہ أَنَّهَا إِذَا جَاءَتْ تحقیق وہ معجزہ جسوقت آئینگے اُنکے پاس اور وہ اُنکو دیکہین گے تو لَا يُؤْمِنُونَ ایمان لائینگے
وہ یعنی اے مومنین تم نہین جانتے ہو کہ وہ ایمان نہ لائینگے اور جب معجزے کو دیکھی لیکن ہم جانتے ہین کہ وہ ایمان نہ لائینگے اور اسواسطے فرمایا ہی کہ مومنین کو طمع
اور آرزو تہی کہ وہ معجزہ دیکہکر ایمان لائین خداتعالی نے فرمایا کہ تمکو خبر نہین ہی کہ وہ ایمان نہ لائینگے وَنُقَلِّبُ أَفْئِدَتَهُمْ اور الٹ دینگے ہم
اُنکے دلونکو وَأَبْصَارَهُمْ اور بینائیون اُنکی کو بسبب اُنکی دیدہ و دانستہ انکار کرنیکے اور ظاہر اور روشن دلیلوں سے اور اُنکو حال پر چہوڑ دین کہ وہ
اس گمراہی مین پڑے رہین اور تصدیق نکرین یعنی حق کو اور نہ آنکہونسے حق کو دیکہین اور ہرگز ایمان نہ لائین كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوا جیسے کہ وہ
ایمان نہین لائے ہین بِهِ ساتھ اُسکے یعنی اُن چیزونکے جو نازل ہوئی ہین أَوَّلَ مَرَّةٍ پہلی مرتبہ کہ چاند کو شق ہوتے دیکہکر ایمان نہ لا
ہو بسبب عناد اور حسد کے وَنَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ اور چہوڑ دینگے ہم اُنکو بیچ زیادتی اور سرکشی اُنکی کہ حیران اور سرگردان رہین
یعنی اُنکو اُنکی حال پر چہوڑ دین اور قہر اور جبر کے اعمال سے اُنکو منع نکرین تا کہ گمراہی پر وہ پڑے رہین وَلَوْ أَنَّنَا نَزَّلْنَا إِلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةَ اور اگر

اگر تحقیق نازل کرتے ہم طرف اُن کفار کے فرشتوں کو جیسا کہ مدعا اُنکا تھی ہو وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتَىٰ اور کلام کرتے اُنسے مردے چنانچہ یہی سوال اُنکا
تھا جیسے اے محمد صلعم وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ اور جمع کرتے ہم اوپر اُنکے ہر چیز کو قُبُلًا گروہ گروہ کہ وہ خدا کی توحید کی اور تیری نبوت
کی گواہی دیتے اور یا یہ کہ کل معجزوں کو جمع کرکے اُنکو دکھلاتے تو مَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا نہ ہوتے وہ ایسے کہ ایمان لاتے إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ مگر یہ کہ
چاہتا خدا کہ بجبر و قہر اُنسے ایمان کو قبول کرواتا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُونَ اور لیکن اکثر اُنکے نادان ہیں اور نہیں جانتے ہیں کہ اگر اُنکو معجزہ دکھلایا
جاوے تو بھی رغبت سے ایمان نہ لاوینگے پس سوگند جو ہیں مقدمہ میں وہ کھاتے ہیں اُنکی جہالت کا باعث ہوا اور قبلا حال واقع ہوا ہے اور وہ جمع قبیل
کی ہے بمعنی کفیل یا بمعنی صنف یا موجہ کی معنی میں ہے اور اسکو ابن کثیر اور ابو عمرو نے بضمتین پڑھا ہے اور ابو جعفر اور نافع اور ابن عامر نے بکسر قاف پڑھا ہے
اور اہل کوفہ نے بضم کاف امر فرمایا ہے کہ وَكَذَٰلِكَ اور ایسے ہی یعنی جیسے کہ یہ تیرے دشمن ہیں اے محمد صلعم ایسے ہی جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ
عَدُوًّا کر دیے ہیں ہمنے واسطے ہر پیغمبر کے دشمن شَيَاطِينَ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ شیطان آدمیوں کو اور جنوں کو یعنی شیاطین خواہ آدمیوں میں
سے ہوں خواہ وہ جنوں میں سے پہلے سے دشمن ہوتے چلے آئے ہیں پیغمبروں کے اور شیاطین کا لفظ بدل ہے عدوا سے اور عدو بمعنی اعدا ہے یعنی پہلے لوگ
جو انبیاء سے عداوت رکھتے تھے ہمنے اُنکو اُنکے حال پر چھوڑ دیا تھا ایسے ہی یہ کفار جو تجھسے عداوت کرتے ہیں اُنکو بھی اُنکے حال پر چھوڑ دیا ہے اور خیر اور شر سے
آگاہ کرکے اُسکو اختیار دیا تھا اور جبر نہیں کیا تھا لیکن انہوں نے اپنے اختیار سے شر کو اختیار کیا ایسے ہی تیرے دشمنوں کا حال ہے جو کہ تیرے زمانہ میں
کفار ہیں يُوحِي بَعْضُهُمْ وسوسہ ڈالتا ہے بعض اُنکا کہ وہ شیاطین جن ہیں إِلَىٰ بَعْضٍ طرف بعض کے کہ وہ شیاطین انس میں سے ہیں یا کفار کے زُخْرُفَ
الْقَوْلِ آراستہ بدروغ اور باطل کو سوے قول اور گفتار کو یعنی دروغ اور باطل کو تو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ کرکے ڈالتے ہیں کہ ظاہر میں
باتیں اُنکو اچھی معلوم ہوتی ہیں اور ایسی باتیں اُنکے دلوں میں ڈالتے ہیں غُرُورًا واسطے فریب دینے کے وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ اور اگر چاہتا
پروردگار تیرا اے محمد صلعم بجبر و قہر تو مَا فَعَلُوهُ نہ کرتے وہ اُس دشمنی کو پیغمبروں سے لیکن زبردستی اور جبر باز رکھنا منافی تکلیف کو تھا اسواسطے
جبر کرکے باز نہ رکھا فَذَرْهُمْ پس چھوڑ دے تو اُنکو اُنکے حال پر وَمَا يَفْتَرُونَ اور اُس چیز کو کہ افترا کرتے ہیں وہ اور جھوٹ بنا لیتے ہیں یعنی اُنکو
مع افترا اور دروغ اُنکی کے چھوڑ دے وَلِتَصْغَىٰ إِلَيْهِ اور تاکہ مائل اور راغب ہوں طرف اُس وسوسہ گمراہ کرنیوالے کے أَفْئِدَةُ الَّذِينَ
لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ دل اُن لوگوں کے کہ نہیں ایمان لاتے ہیں وہ ساتھ آخرت کے وَلِيَرْضَوْهُ اور تاکہ پسند کریں وہ اُس
سخن باطل کو واسطے اپنے وَلِيَقْتَرِفُوا اور تاکہ کسب کریں وہ مَا هُمْ مُقْتَرِفُونَ اُس چیز کو کہ وہ کسب کرنیوالے ہیں گناہوں میں سے
اور اپنے حبیب کو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو اُن کفار کو اسطرح سے کہہ أَفَغَيْرَ اللَّهِ أَبْتَغِي حَكَمًا کیا پس سواے خدا کے طلب کروں میں حکم کرنے
والا کہ میرے اور تمہارے درمیان وہ حکم کرے اور حق کو باطل سے جدا کرے وَهُوَ الَّذِي أَنْزَلَ إِلَيْكُمُ الْكِتَابَ اور وہ خدا وہ شخص ہے کہ نازل
کیا ہے اُسنے طرف تمہارے کتاب کو یعنی قرآن کو مُفَصَّلًا تفصیل سے بیان کیا گیا ہوا یعنی ہر امر حق کو باطل سے جدا کر دیا ہے اور ایمان کو
کفر سے علیحدہ کر دیا ہے اور یہ حال واقع ہوا ہے وَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ اور وہ لوگ کہ دی ہمنے اُنکو کتاب یعنی علماء یہود و نصاریٰ کے
يَعْلَمُونَ أَنَّهُ مُنَزَّلٌ جانتے ہیں وہ کہ تحقیق وہ کتاب نازل کی ہوئی ہے مِنْ رَبِّكَ پروردگار تیرے کی طرف سے بِالْحَقِّ ساتھ حق اور
راستی کے بسبب موافق ہونے اُس کتاب کے اُنکی کتابوں سے اور وہ جانتے ہیں کہ نہ تو تونے اُنکی کتابوں کو پڑھا اور نہ اُنکے علماء کی صحبت میں رہا اور جو
کہ اُنکو یقین اُسکی حقیقت کا ہے تو فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ پس نہ ہو تو شک کرنیوالوں میں سے اس امر میں کہ وہ اُسکی حقیقت کو جانتے ہیں
اور فرماتا ہے خدا کہ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ اور تمام ہوئی بات پروردگار تیرے کی صِدْقًا وَعَدْلًا از روے راستی اور انصاف کے یعنی
جو کچھ کہ احکام اور اخبار اور وعدہ اور وعید قرآن میں ہے سب تمام ہو گیا اور حجت خدا کی توحید اور نبوت کو دنیا میں کامل کر دی ہے لَا مُبَدِّلَ
لِكَلِمَاتِهِ نہیں ہے کوئی بدل دینے والا واسطے کلموں اُس خدا کے کہ وہ دلیلیں اور حجتیں اُسکی ہیں اور احکام اور اخبار اُسکے ہیں اسواسطے کہ خدا

نگہبان اسکا ہی اور اپنے بندگان خاص کے سینوں مین اسکو جمع کر دیا ہی وَهُوَ السَّمِيعُ اور وہ سننے والا گفتار کا ہی الْعَلِيمُ جاننے والا ہی
بات کا کہ جو دلین ہی اور بعضی روایتین یہ ہی کہ مراد کلمۃ اللہ سے دین خدا ہی اور بعضی روایتین مین یہ ہے کہ مراد اُس سے حجت خدا ہی اور حضرت صادق
علیہ السلام سے روایت ہی کہ امام اپنی مان کے شکم مین لوگونکی باتونکو سنتا ہی اور جسوقت پیدا ہوتا ہے وہ تو اسکے شانون کے درمیان اور ایک روایت
مین ہی کہ دو نو آنکھون کے درمیان اور ایک روایت مین ہی کہ بازوے راست پر لکھا جاتا ہی وتمت کلمت ربک صدقا وعدلا اور جسوقت امامت اسکو حاصل
ہوتی ہی تو خدا تعالیٰ ایک عمود نور کا اسکے واسطے پیدا کرتا ہے کہ وہ اُس سے دیکھتا ہی اعمال کو اپنے شہر کے لوگون کے اور فرمایا ہی خدا نے کہ وَإِنْ تُطِعْ
أَكْثَرَ مَنْ فِي الْأَرْضِ اور اگر فرمانبرداری کرو تو اکثر ان لوگون کے جو بیچ زمین کے ہین یعنی کفار اور بدکارون اور جاہلون کی تو يُضِلُّوكَ
عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ دور کر دینگے وہ تجھکو راہ خدا کی سے اسواسطے کہ إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ نہین پیروی کرتے ہین وہ مگر گمان کی
اور گمان انکا یہ ہی کہ باپ دادا ہمارے حق پر تھے اور حال یہ ہی کہ وہ بتونکی پرستش کیا کرتے تھے اور یہ کہ وہ اپنے فکرون اور خیالون باطل کو
حق جانتے ہین وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ اور نہین ہین وہ مگر اٹکل کرتے اور جھوٹ کہتے ہین دروغ کہتے ہین خدا کیطرف منسوب کرتے ہین کہ اسکے فرزند
ہی یا پرستش بتونکی کرتے ہین اس امید پر کہ وہ ہماری سفارش کرینگے خدا کے نزدیک کہ وہ مقربان درگاہ خدا ہین اور حلال کرنا حرام کا اور حرام
کر دینا حلال کا اور ابن عباس سے روایت ہی کہ وہ مومنین سے کہتے تھے کہ جسکو تم اپنے ہاتھ سے مارو ذبح کرو اسکو تو کھاتے ہو اور جسکو خدا تعالیٰ نے مارا ہو اسکو
نہین کھاتے یہ تھا انکا گمراہ کرنا جو کہ خدا نے فرمایا ہی کہ تجھکو گمراہ کر دینگے إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ تحقیق پروردگار تیرا وہ زیادہ جاننے والا ہی
مَنْ يَضِلُّ عَنْ سَبِيلِهِ اس شخص کو کہ جو گمراہ ہوتا ہے راہ اسکی سے وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ اور وہ ہی زیادہ عالم ہے ساتھ ہدایت
پانیوالون کے اور من موصول ہی یا موصوف ہی اور منصوب ہی اُس فعل سے کہ دلالت کرتا ہے اسپر اعلم اور اعلم سے منصوب نہین ہی اسواسطے کہ افعل
تفضیل اسم ظاہر مین عمل نہین کرتا ہے لیکن اعلم کا مضاف الیہ ہو سکتا ہی اور کہتے ہین کہ کفار عرب کہا کرتے تھے مسلمانونکو تم تو اپنے ہاتھ کا
مارا ہوا کھاتے ہو اور خدا کا مارا ہوا نہین کھاتے ہو خدا نے یہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ پس کھاؤ تم اُس چیز سے کہ ذکر
کیا گیا ہی نام خدا کا اوپر اسکے وقت ذبح کے إِنْ كُنْتُمْ بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ اگر ہو تم ساتھ آیتون اسکے ایمان لانیوالے کہ جو اسنے
حلال کیا ہی بیشک وہ حلال ہی اور جو چیز اسنے حرام کیا ہی وہ بیشک حرام ہی وَمَا لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا اور کیا ہی واسطے تمہارے کہ نہین کھاتے ہو تم
مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ اس چیز سے کہ ذکر کیا گیا ہی نام خدا کا اوپر اسکے وقت ذبح کے وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ اور تحقیق بتفصیل بیان کر دیا ہی
واسطے تمہارے خدا نے مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اس چیز کو کہ حرام کیگئی ہی اوپر تمہارے یعنی آیہ حرمت علیکم المیتۃ مین إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ مگر وہ چیز کہ
مضطر اور محتاج ہوئے تم إِلَيْهِ طرف اسکی حرام چیزین سے وقت شدت گرسنگی کہ بغیر کھانے اس چیز حرام کے خوف ہلاک ہو پس کھا لینا اُس سے
بقدر سد رمق کھانیکی اجازت ہی وَإِنَّ كَثِيرًا لَيُضِلُّونَ اور تحقیق بہت آدمی البتہ گمراہ کرتے ہین لوگونکو حلال کو حرام کرتے ہین اور حرام کو
حلال کرتے ہین بِأَهْوَائِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ساتھ خواہشون اپنی کے بغیر علم کے یعنی بدون حجت اور دلیل کے إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ تحقیق پروردگار
تیرا وہی خوب جاننے والا ہی اور عالم زیادہ ہی بِالْمُعْتَدِينَ ساتھ حد سے گذرنیوالونکے کہ حلال سے طرف حرام کی رغبت کرتے ہین اور فرمایا ہی کہ وَذَرُوا
ظَاهِرَ الْإِثْمِ وَبَاطِنَهُ اور چھوڑ دو تم ظاہر گناہ کو اور باطن اسکے کو یعنی ظاہر اور پوشیدہ کوئی گناہ نکرو اور سب گناہون کو ترک کر دو
إِنَّ الَّذِينَ يَكْسِبُونَ الْإِثْمَ تحقیق جو لوگ کہ کسب کرتے ہین گناہ کو ظاہر مین اور باطن مین سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوا يَقْتَرِفُونَ
قریب ہی کہ بدلا دئے جاوینگے وہ ساتھ اس چیز کے کہ ہین وہ کسب کرتے اور کہتے ہین کہ جسوقت کفار نے مسلمانون سے کہا کہ جسکو تم اپنے ہاتھ سے مارتے ہو
اسکو تم کھاتے ہو اور جسکو خدا مارے اسکو نہین کھاتے ہو اور کہتے ہین کہ جسوقت کفار نے کہا تھا اے محمد کہ گوسفند جو مر جاتی ہی اسکو مارنیوالا کون
حضرت نے فرمایا کہ اسکا پیدا کرنیوالا اور مارنیوالا خدا ہے کفار نے کہا کہ عجب ہی کہ جسکو تم اور باز مارتے ہین اور سگ اسکو قتل کرتے ہے وہ تو حلال ہی اور

اور پاک ہے اور جسکو خدا مارتا ہے وہ حرام اور ناپاک ہے یہ بات سنکر بعضے مسلمانون سست ایمان کے دلون مین بھی وسوسہ ہوا حق تعالی نے انکے وسوسہ کو دفع کرنیکو آیتین
نازل کین اور فرمایا کہ **وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ** اور نہ کہاؤ تم اس چیز مین سے کہ نہین ذکر کیا گیا ہے نام خدا کا اوپر اسکے وقت
ذبح کرنے کے **وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ** اور تحقیق وہ البتہ فسق ہے اور بدکام ہے یعنی جسپر نام خدا کا ذکر نہین کیا گیا ہے وقت ذبح کے وہ باہر ہے حکم خدا سے اسکو مت کہاؤ
وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ اور تحقیق شیاطین البتہ وسوسہ ڈالتے ہین **إِلَىٰ أَوْلِيَائِهِمْ** طرف دوستون اپنے کے کہ وہ کفار ہین **لِيُجَادِلُوكُمْ**
تاکہ جھگڑا کرین وہ تمسے اسطرحسے کہ جسکو تم خود مارتے ہو تو اسکو کہاتے ہو اور جسکو خدا مارے اسکو نہین کہاتے ہو **وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ** اور اگر کہا مانو گے تم اے
مسلمانون ان کفار کا کہ حرام کو حلال جانو تو **إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ** تحقیق تم بھی البتہ شرک کرنیوالے ہو اسواسطے کہ جو کوئی خدا تعالی کے حکم کو ترک کرے
اور مشرکون کی پیروی کرے تو وہ بھی مثل مشرکون کے ہوگا اور مسلمان کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا جسوقت خدا کا نام لیکر چوپایون کو ذبح کرے تو کہانا اسکا مباح ہے اور کافر اہل
کتاب اور ناصبی کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا حلال نہین ہے اور وقت ذبح کے چاہیے کہ خدا کا نام لیوے اور اگر عمداً خدا کے نام کو ترک کرے تو کہانا اسکا بھی جائز نہین ہے
اور وقت ذبح کے قبلہ کیطرف جانور کا منہ کرنا چاہیے اور اگر عمداً قبلہ کیطرف اسکا منہ نکریگا تو کہانا اسکا بھی جائز نہین ہے اور عمداً اسکے سر کو تن سے جدا کرنا
وقت ذبح کے مکروہ ہے اور ایسے ہی اسکے سرد ہونے سے پہلے اسکی کہال کو اودھیڑنا اور اگر بے ارادہ جدا ہو جاوے تو اسکا کہانا نہین تو اسکا مضایقہ نہین کہ وہ
مکروہ نہین ہے اور بعد ذبح کے چاہیے اس حیوان کو چہوڑ دے کہ دم اسکا نکل جاوے اور بعد اسکے اعضا اسکو کاٹے اور جدا کرے اور اگر دم نکلنے سے پہلے اسکو کاٹا
اور اودھیڑیگا تو وہ مکروہ ہو جاویگا اور بعضے حرام کہتے ہین اور عورت اور لڑکا تمیز دار بھی ذبح کرسکتا ہے اور باقی مسائل ذبح کی فقہ کی کتابون مین ہین
اور اب خدا تعالی واسطے اہل حق اور اہل باطل کی مثال بیان کرتا ہے کہ **أَوَمَن كَانَ مَيْتًا فَأَحْيَيْنَاهُ** آیا جو شخص کہ مردہ ہو یعنی مردہ بسبب
کفر کے پس زندہ کیا ہمنے اسکو اسلام عطا کرکے یا مردہ ہو بسبب جہل کے پس زندہ کیا ہمنے اسکو علم بخشش کرکے **وَجَعَلْنَا لَهُ نُورًا** اور کر دیا ہمنے
واسطے اسکے نور کو دلیلین روشن اور حجتین ہمنے اسکو تعلیم کین یہانتک کہ درمیان حق اور باطل کے فرق کرسکیگا اور ایسا نور دیا کہ **يَمْشِي بِهِ**
فِي النَّاسِ چلتا ہے وہ ساتھ اس نور کے درمیان آدمیون کے راہ راست کو تو نہوگا وہ شخص **كَمَن مَّثَلُهُ فِي الظُّلُمَاتِ** مانند اس شخص
کی کہ بیچ اندھیرون کے ہے کہ وہ اندھیرے گمراہی کے ہین اور تقدیر کمن مثلہ کی مثل من ہو ہے یعنی مانند اس شخص کی کہ وہ بیچ اندھیرون گمراہی کے ہے ایسے
اندھیرے کہ **لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا** نہین ہے وہ نکلنے والا انسے بسبب عناد کے اور ہٹ کے اور دل اسکا بسبب تشدید مہر کے ٹیڑہا ہے **كَذَٰلِكَ** ایسی طرح
جیسے کہ آراستہ کیا ہے خدا نے ایمان کو دلون مین مومنون کے ایسے ہی **زُيِّنَ لِلْكَافِرِينَ** آراستہ کیا گیا ہے واسطے کافرون کے یعنی شیطان نے آراستہ کیا
ہے واسطے انکے **مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ** وہ چیز کہ ہین وہ عمل کرتے اور کہتے ہین کہ یہ آیت اسوقت نازل ہوئی ہے کہ جسوقت ابو جہل لعین نے حضرت جناب
رسول خدا کی بے ادبی کی تہی اور ایذا پہنچائی تہی اور حضرت امیر حمزہ شکار مین تہے جب شکار سے واپس ہوکر تشریف لائے تو لوگون نے حضرت امیر حمزہ
سے شکایت کی کہ تمہارے بہتیجے محمد کو ابو جہل نے بہت آزار دیا امیر حمزہ یہ سنکر بہت غصہ ہوئے اور ابو جہل کے سر پر کمان ماری کہ سر اسکا زخمی ہو گیا
اور اسیوقت امیر حمزہ ایمان لائے پس زندہ شدہ اسلام امیر حمزہ ہین اور گرفتار تاریکی ضلالت مین ابو جہل ہے اور امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ
حضرت عمار یاسر اور ابو جہل کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی ہے اور اگرچہ بسبب نزول اس آیت کا خاص ہے لیکن حکم اسکا عام ہے اور فرماتا ہے خدا کہ
وَكَذَٰلِكَ اور ایسے ہی یعنی جیسے کہ مکہ مین بڑے سخت گنہگار ہین ایسے ہی **جَعَلْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ** پیدا کئے ہمنے بیچ ہر بستی کے
أَكَابِرَ مُجْرِمِيهَا بڑے گناہ کرنیوالے اسکے کہ انجام کار انکا یہ تہا کہ **لِيَمْكُرُوا فِيهَا** مکر کرتے تہے بیچ اس بستی کے کہ لوگونکو ایمان لانیسے باز رکہتے
جیسے کہ والی سر راہ بیٹہکر آنیوالیکو حج کے زمانہ مین ایمان لانیسے باز رکہتے تہے اور پیغمبر کے کلام کا مخالفت کا ہے اور انکے مکر کے باب مین خدا تعالی فرماتا ہے
وَمَا يَمْكُرُونَ إِلَّا بِأَنفُسِهِمْ اور نہین مکر کرتے ہین وہ کفار مگر ساتھ جانون اپنی کے یعنی کہ وبال اسکا انکی جانون پر ہے **وَمَا يَشْعُرُونَ**
اور نہین اطلاع رکہتے ہین وہ کہ عذاب مکر کا مکر کرنیوالیکو ہے اور کہتے ہین کہ ابو جہل اور اسکے ہمراہی کہتے تہے کہ ہم اولاد عبد مناف کے ہر شرف اور بزرگی مین

شریک ہین اور اب وہ کہتے ہین کہ ہم بہی پیغمبر ہین اور وحی اُسپر نازل ہوتی ہی محمد اُسکے تابع ہونگی یہانتک کہ وحی ہمپر نازل ہو جیسے کہ اُسپر نازل
ہوتی ہی خدا تعالی نے اِس حال سی خبر دی کہ وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ اور جسوقت آتی ہی اُنکے پاس آیت قرآن کی یا کوئی معجزہ نبوت کی
نبوت مین تو قَالُوْا کہتے ہین وہ کفار عناد اور حسد کی راہ سی کہ لَنْ نُّؤْمِنَ ہرگز نہ ایمان لاوینگے ہم اور باور نکرینگے اُس آیت یا معجزہ کا حَتّٰی
نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ یہانتک کہ دئے جاوین ہم مثل اُسچیز کی کہ دئے گئے ہین رُسُلُ اللّٰهِ پیغمبر خدا کی یعنی جیسے کہ پیغمبرونکو خدا نے کتاب
دی ہی ایسے ہی ہم کو بہی دیوے پس خدا تعالی اُنکے رد مین فرماتا ہی کہ اَللّٰهُ اَعْلَمُ خدا زیادہ عالم ہی اور خوب جانتا ہی حَيْثُ يَجْعَلُ
رِسَالَتَهٗ اُس جگہ کو کہ مقرر کرتا ہے رسالت اپنی کو یعنی جگہ کہ محل اُسکا کونسا ہی اور کون مستحق رسالت کا ہی اسواسطے کہ پیغمبری نسب کی جہت سے
نہین ہوتی کہ جو کوئی نسب مین اچہا ہووے پیغمبر ہو بلکہ پیغمبری نفس کی فضائل کی جہت سے ہوتی ہی اور بعضون نے رسالت کو رسالاتہٗ
پڑہا ہے سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا قریب ہی کہ پہنچے اُن لوگونکو کہ گناہ کیا ہی اُنہون نے کفر کے صَغَارٌ خواری اور رسوائی
عِنْدَ اللّٰهِ نزدیک خدا کے ہی وَعَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ عذاب سخت بسبب اُسکے کہ ہین وہ مکر کرتے مومنین سے اور فرماتا
ہی فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ پس وہ شخص کہ ارادہ کرے خدا یہ کہ ہدایت کرے اُسکو اور طریق حق کا اُسکو شناسا کرے تو يَشْرَحْ
صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ کہولدیتا ہی سینہ اُسکی کو واسطے قبول کرنے اسلام کے یعنی اُسکے دلکو مستعد ایمان کا کر دیتا ہی بسبب قائم کرنے
دلیلون حقیقت اسلام کی اور دور کرنے وسوسون شیطان کا اور وہمون باطل کے وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ اور جس شخص کو ارادہ کرے
یہ کہ گمراہی مین پڑا رہنے دے اُسکو بسبب اُسکے انکار کرنے کے اور بسبب اُسکے عناد کے اور نہ تامل کرنیکے دلیلون روشن مین اور توفیق اور لطف کو
اُس سے اُٹہالے تو يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا کر دیتا ہی سینہ اُسکے کو تنگ سخت کہ ہرگز سخن حق کو قبول نکرے كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ
فِي السَّمَآءِ گویا کہ چڑہتا ہی وہ بیچ آسمان کی حق کے سننے سے یعنی حق کی سننے سے بہاگتا ہی اور آسمان پر چڑہتا ہی کہ حق کو نہ سنے اور
اور روایات صحیحہ مین وارد ہوا ہی کہ جسوقت یہ آیت نازل ہوئی تو لوگون نے جناب رسول خدا صلعم سے شرح اللّٰہ صدرہ کو دریافت کیا کہ اس
کیا مراد ہے فرمایا کہ خدا تعالی مومن کے دلمین نور کو داخل کرتا ہے کہ اُس سے سینہ اُسکا کہل جاتا ہی اور کشادہ ہو جاتا ہی لوگون نے پوچہا کہ اُسکی علامت
کیا ہی کہ جس سے پہچانا جاتا ہی فرمایا کہ رجوع کرنا طرف خانہ دوام کے یعنی طرف آخرت کے اور کنارہ کشی کرنی خانہ غرور سے یعنی دنیا سے اور مستعد ہونا واسطے
موت کے اور ضیق اور حرج کی فرق مین حضرت صادق علیہ السلام سی روایت ہی کہ ضیق تو وہ ہوتا ہی کہ جسمین کچھ سوراخ ہوتا ہے کہ جس سے سنتا ہی
اور دیکہتا ہی اور حرج وہ ہے کہ بالکل بند ہوا ہوتا ہے اور اُسمین سوراخ نہین ہوتا کہ جس سے سنے اور دیکہے اور نہ اُس سے کوئی چیز نکلنے پاتی ہی
اور نہ کوئی چیز اُسمین داخل ہو سکتی ہی كَذٰلِكَ ایسے ہی یعنی جیسے کہ تنگ کرتا ہے کفار کی سینہ کو ایسے ہی يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ کر دیتا ہی
خدا ناپاکی کو یعنی غالب کرتا ہے عذاب کو یا لعنت کو عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اوپر اُن لوگونکے کہ نہین ایمان لاتے ہین وہ خدا پر
اور اُسکی توحید پر عناد کی راہ سے وَهٰذَا اور یہہ یعنی راہ اسلام صِرَاطُ رَبِّكَ راہ پروردگار تیرے کی ہی مُسْتَقِيْمًا سیدہی اور راہ یہ
راست ہونیوالی ہی کہ کسیطرح کی کجی اُسمین نہین ہے اور یہ حال واقع ہوا ہی اور فرماتا ہی کہ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ تحقیق تفصیل سے بیان
کی ہین ہمنے آیتین قرآن کی لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ واسطے اُس قوم کے کہ نصیحت پکڑتے ہین وہ اور جانتے ہین کہ قادر مطلق خدا ہی جو کچھ کہ
اور جو کچھ کرتا ہے وہ موافق حکمت کے کرتا ہے لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ واسطے اُن لوگونکے کہ جو نصیحت پکڑتے ہین خانہ سلامتی ہی کہ وہ بہشت ہی
عِنْدَ رَبِّهِمْ نزدیک پروردگار اُنکی کے وَهُوَ وَلِيُّهُمْ اور وہ دوست اُنکا ہی اور نصرت اور مدد کرنیوالا اُنکی دنیا مین اور ثواب بخشنے والا
آخرت مین بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ بسبب اُسکے کہ ہین وہ عمل کرتے عمل کہ کرتے تہے دنیا مین نیک موافق مرضی خدا کی اور فرماتا ہی خدا کہ وَيَوْمَ
يَحْشُرُهُمْ اور یاد کرو اُس روز کو کہ جمع کرین ہم جن اور انسان کو جَمِيْعًا سب کو اور حفص اور روح نے یحشر پڑہا ہے یا سے غائب کا صیغہ

یعنی جمع کریگا خدا قیامت کے روز کل آدمیون اور جنون کو حساب کیلیے اور جزا کی واسطے انکی اور ندا کریگا انکو یا معشر الجن قد
استکثرتم من الانس اے گروہ جنون کی تحقیق کہ بہت چاہا تمنے آدمیون سے بہکانا اور گمراہ کرنا انکا وقال اولیاؤھم من الانس اور کہینگے
دوست ان جنون کے آدمیون مین سے جنکو کہ انہون نے گمراہ کیا ہے ربنا استمتع بعضنا ببعض اے پروردگار ہمارے فائدہ اٹھایا ہے بعض
ہمارے نے ساتھ بعضے کی کہ آدمیون نے تو جنون سے یہ فائدہ اٹھایا کہ جنون سے انکو خواہش نفسانی اور دنیا کی لذتونکی راہ بتلائی اور جنون نے
آدمیون سے یہ فائدہ اٹھایا ہے کہ آدمیون نے انکی فرمانبرداری کی ہے اور جنون نے مراد اپنی آدمیون سے حاصل کی ہے اور کہینگے وہ کہ و
بلغنا اجلنا الذی اجلت لنا اور پہنچے ہم مدت اپنی کو جو کہ مقرر کی تھی تو نے واسطے ہمارے یعنی تا مرگ انکی فرمانبرداری ہمنے کی
اسکا یہ حال ہوگا ہمارا قال کہیگا خدا کہ النار مثوٰکم خالدین فیہا آتش دوزخ جگہ تمہاری ہے کہ ہمیشہ رہنے والے ہو بیچ اسکے
الا ما شاء اللہ مگر جو کچھ کہ چاہے خدا آگ سے نکال کر زمہریر مین ڈالے ان ربک حکیم بتحقیق پروردگار تیرا صاحب
حکمت ہے کہ جو کچھ جن اور انسان کی ساتھ کرے وہ موافق حکمت کے ہے علیم جاننے والا ہے انکے احوال کا وکذلک اور ایسے ہی یعنی
جیسے کہ چھوڑ دیتے ہین ہم کفار جن اور انسان کو انکے حال پر بسبب انکی عناد کے کہ ایک دوسری پر غالب ہو جاتی ایسے ہی نولی بعض
الظالمین بعضا غالب کر دیتے ہین ہم بعضے ظالمونکو بعضے پر دنیا مین اور انکے حال پر چھوڑ دیتے ہین کہ اپنے اختیار سے جو کچھ چاہین وہ
کرین بما کانوا یکسبون بسبب اسکے کہ ہین وہ کسب کرتے گناہونکو یعنی بسبب انکے گناہون کے ظالمونکو اوپر انکے حاکم انکا
کر دیتے ہین اور انپر غالب کر دیتے ہین کہ انپر وہ ظلم کرین اور قیامت کے روز خدا تعالی کفار جن اور انسان کو ندا کریگا کہ یا معشر الجن
والانس اے گروہ جنون کے اور آدمیون کے الم یاتکم رسل منکم کیا نہین آئے تمہارے پاس پیغمبر تم ہی مین سے یقصون
علیکم آیاتی بیان کرتے تھے وہ اوپر پڑھتے تھے اوپر تمہارے آیتون میری کو وینذرونکم لقاء یومکم ھذا اور ڈراتے تھے تمکو
ملاقات کرنے اس روز تمہارے سے کہ یہ ہے وہ روز کہ روز قیامت کا ہے قالوا شہدنا علی انفسنا کہینگے وہ جواب مین کہ گواہی دیتے ہین ہم
اوپر نفسون اپنی کے جرم اور گناہ کی یعنی اقرار کرتے ہین ہم کفر کا اور واجب ہونے عذاب کا اپنے اوپر وغرتھم الحیوٰۃ الدنیا اور
فریفتہ کر دیا تھا انکو زندگانی دنیا کی قیامت کے روز کی ہولونکو اور جزا اور سزا کے روز کو وہ بھول گئے تھے اور جانتے تھے کہ بس یہ دنیا ہی کی زندگانی
ہے اور بعد مرنے کے کچھ نہوگا اور جسوقت قیامت کی ہولونکو اور عذاب کو دیکھینگے تو گناہونکا اپنے اقرار کرینگے وشہدوا علی انفسہم
گواہ ہونگے وہ اوپر نفسون اپنے کے انہم کانوا کافرین یہ کہ تحقیق تھے وہ کفر کرنیوالے اور قوم جن مین سے بھی کوئی پیغمبر ہوا ہے یا نہین اسمین
اختلاف ہے مشہور یہ ہے کہ جنون مین سے کوئی پیغمبر نہین ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ مراد رسولان جن سے یہ ہے کہ چند کس قوم اجنہ سے اپنی قوم
کو جا کر ڈراتے تھے اور پیغام پیغمبر کا انکو پہنچاتے تھے اور پیغمبر اور کتاب کی انکو خبر دیتے تھے اور کہتے ہین کہ جن جاجنہ نے پیغام ہمارے پیغمبر کا اپنی قوم
کو پہنچایا تھا وہ سات شخص تھے اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا تعالی نے محمد صلعم کو جن اور انسان کی دو نو کیطرف پیغمبر کر کے
بھیجا ہے اور امیر المومنین علیہ السلام سے کسینے پوچھا کہ خدا تعالی نے قوم اجنہ مین سے کسی کو پیغمبر کر کے بھیجا ہے یا نہین فرمایا کہ ہان خدا تعالی نے
ایک شخص کو انہین سے پیغمبر کر کے بھیجا تھا کہ نام جسکا یوسف تھا اسنے قوم اجنہ کو لوگونکو طرف ایمان کے بلایا انہون نے اسکو مار ڈالا اور فرمایا
ہے خدا نے ذلک یہ بھیجنا پیغمبرونکا ان لم یکن ربک مہلک القری بظلم اسواسطے ہے کہ نہین پروردگار تیرا ہلاک کرنیوالا بستیون
لوگونکا ساتھ ظلم کے کہ وہ کفر کرین واھلہا غافلون جسوقت کہ لوگ ان بستیون کے غافل ہون کہ پیغمبر کے آنیسے خبر نرکھتے ہون
اور انپر عذاب نازل کرے انکی بیخبری مین کہ قیامت کی روز وہ عذر کرین کہ تو نے ہمارے پاس کسی پیغمبر کو نہین بھیجا کہ وہ ہمکو ڈراتا اور
اس آیت سے دو امر ثابت ہوتے ایک تو یہ کہ خدا پر پیغمبر کا بھیجنا واجب ہے اور دوسری یہ کہ خدا عادل ہے کسی پر ظلم نہین کرتا ہے ولکل

دَرَجَاتٌ اور واسطے ہر ایک کے درجے ہین بدولت انہین سے مِّمَّا عَمِلُوا اُس چیز مین سے کہ عمل کیا ہی اُنہون نے وَمَا رَبُّكَ اور نہین ہی پروردگار تیرا
بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ بیخبر اُس چیز سے کہ عمل کرتے ہین وہ کہ سب کو موافق اُنکے اعمال کے جزا دیگا وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ اور
پروردگار تیرا بے پروا ہی صاحب رحمت کا بندون پر عبادت کی بندہ کی کچھ پرواہ نہین ہی اِن يَشَأْ اگر چاہے وہ اور مصلحت اسکی تقاضا کرے تو
يُذْهِبْكُمْ لیجائے تمکو اے کافرو اور گنہگارو وَيَسْتَخْلِفْ مِن بَعْدِكُم اور جانشین اور قائم مقام کرے پیچھے تمہارے مَا يَشَاءُ
جسکو چاہے اپنی مخلوقات مین سے كَمَا أَنشَأَكُم جیسے کہ پیدا کیا ہی تمکو خدا نے مِّن ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ آخَرِينَ اولاد قوم دوسری سے کہ وہ باپ
تمہارے تہے لیکن تمپر رحم کرکے مرنیکے وقت تک تمکو باقی رکہا ہی کہ تم یا تمہاری اولاد مین سے ایمان لاوین إِنَّ مَا تُوعَدُونَ تحقیق وہ چیز کہ وعدہ
کئے جاتے ہو تم اُسکے آنیکا لَآتٍ البتہ آنیوالی ہی وہ کہ قیامت ہی اور اُسکے آنیمین کسیطرح کا شک نہین ہی وَمَا أَنتُم بِمُعْجِزِينَ اور
نہین ہو تم عاجز کرنیوالے خدا کو کہ قیامت کو نہونے دو اور عذاب چکہنے سے بری رہو اور فرماتا ہی خدا کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم يَا قَوْمِ اعْمَلُوا
عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ اے قوم میری عمل کرو تم اوپر طاقت اپنی کے اور ابوبکر نے عاصم سے مکانتکم کو مکاناتکم پڑہا ہے یعنی جسقدر کہ تم مین طاقتین ہین کفر اور
عداوت کی کرتے رہو کہ إِنِّي عَامِلٌ تحقیق مین عمل کرنیوالا ہون اسلام کو رواج دینے مین اور صبر کرنے پر فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ پس قریب ہے
کہ جانوگے تم مَن تَكُونُ لَهُ عَاقِبَةُ الدَّارِ اُس شخص کو یا کون شخص ہی کہ ہوگی واسطے اُسکے عاقبت نیک خانہ آخرت کی ہم اور تم دونون
سے اور من یکون کو حمزہ اور کسائی نے من یکون پڑہا ہی إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ تحقیق کہ نہین رستگاری پاتے ہین ظلم کرنیوالے
بسبب کفر اور شرک اپنی جانون پر ظلم کرتے ہین اور کہتے ہین کہ عرب کے مشرکین زراعت مین خط کہینچکر آدہا تو خدا کیواسطے اور آدہا بتون کے واسطے
تقسیم کرتے تہے اور ایسے ہی چارپاؤن کو تقسیم کرتے تہے اور جو کہ خدا کا حصہ ہوتا تہا وہ تو محتاجون اور مہمانون کو دیتے تہے اور جو حصہ کہ بتون کا ہوتا تہا
وہ بتخانہ کے خادمون کو دیتے تہے اور اگر حصہ خدا کا بہتر ہوتا تہا اُسکو بتون کے حصہ سے بدل لیتے تہے اور اگر بتون کا حصہ بہتر ہوتا تہا تو اُسکو بدستور رہنے
دیتے تہے اور اگر خدا کے حصہ مین سے کوئی چیز بتون کے حصہ مین جا پڑتی تہی تو اُسکو وہین سے نہ اُٹھاتے تہے اور کہتے تہے کہ خدا غنی اور تونگر ہے اُسکو
اسکی کیا احتیاج ہی اور اگر بتون کے حصہ مین سے کچھ خدا کے حصہ مین چلا جاتا تہا تو اُسکو وہان سے اُٹہاکر بتون کے حصہ مین ڈالتے تہے اور کہتے تہے کہ یہ فقیر اور
محتاج ہین حقتعالی اس مقدمہ سے خبر دیتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ وَجَعَلُوا لِلَّهِ مِمَّا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ اور مقرر کیا اُنہون نے واسطے خدا کے
اُس چیز مین سے کہ پیدا کیا ہے خدا نے کہ زراعت ہے وہ وَالْأَنْعَامِ اور چوپائے ہین نَصِيبًا ایک حصہ کو یعنی
حقتعالی نے جو زراعت اور چوپاؤن کو اپنی قدرت سے پیدا کیا ہی اُس مین سے اُنہون نے ایک حصہ خدا کے واسطے
مقرر کیا ہے اور ایک حصہ بتون کے واسطے فَقَالُوا هَٰذَا لِلَّهِ پس کہا اُنہون نے یہ حصہ واسطے خدا
کے ہی بِزَعْمِهِمْ ساتھ گمان اپنے کے اور دعوی باطل اپنے کے اور کسائی نے زعم کو بضم زا پڑہا ہے اور باقیون نے بفتح زا
یعنی اپنے گمان اور دعوی باطل سے اُنہون نے کہا کہ یہ ایک حصہ تو دو حصون مین سے خدا کیواسطے ہی وَهَٰذَا اور یہ حصہ دوسرا لِشُرَكَائِنَا
واسطے شریکون ہمارے کے ہی کہ وہ بت ہین اور حقتعالی کے شریک بنے وہ مقرر کئے ہین فَمَا كَانَ لِشُرَكَائِهِمْ پس وہ حصہ کہ ہی واسطے
شریکون اُنکے کہ اُنکے گمان باطل مین فَلَا يَصِلُ إِلَى اللَّهِ پس نہین پہنچتا ہی وہ طرف خدا کی کہ خدا اُسمین تصرف نہین کرتا ہے وَمَا كَانَ
لِلَّهِ اور وہ حصہ کہ ہی واسطے خدا کے فَهُوَ يَصِلُ إِلَىٰ شُرَكَائِهِمْ پس وہ پہنچتا ہے طرف شریکون اُنکے کی گمان باطل مین کہ اگر خدا کا
حصہ بہتر ہوتا ہے تو اُسکو اُٹہاکر بتون کے نام کردیتے ہین سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ بری ہی وہ چیز کہ حکم کرتے ہین وہ کفار اور فرماتا ہی خدا کہ وَكَذَٰلِكَ
اور ایسے ہی یعنی جیسے کہ شیطان نے زینت اور آرایش باطل حصون کی تقسیم مین کی ہے ایسے ہی زَيَّنَ لِكَثِيرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ زینت اور آرایش دی ہی
واسطے بہت سے مشرکین کے قَتْلَ أَوْلَادِهِمْ شُرَكَاؤُهُمْ مار ڈالنے اولاد اپنی کو شریکون اُنکے نے کہ وہ شیاطین ہین یا خدمتگار

بتخانہ کی ہین کہ جسوقت مشرکین مین سے کسی کے دختر پیدا ہوتی تہی اُسکے باپ کو ملامت کرتے تہے وہ واسطے ننگ و عار کے اُسکو قتل کرتا تہا اور زندہ
ہی گور مین لیجا کر رکہہ دیتا تہا یا مار ڈالتا تہا اور یا شیطان کے وسوسہ سے واسطے تقرب بتون کے اُس دختر کو قربانی کرتا تہا اسواسطے یہ امر
اُسکی نظر مین آرایش دی تہی **لیردوہم** تاکہ ہلاک کرین وہ انکو یعنی گمراہ کرین وہ انکو اغوا کرکے **ولیلبسوا** اور تاکہ پوشیدہ اور خلط
کرین وہ **علیہم دینہم** اوپر اُنکے دین انکا کہ وہ ملت اسمعیل تہا **ولو شاء اللہ** اور اگر چاہتا خدا کہ بجبر و قہر شیاطین کو باز رکہے تو
مافعلوہ نکرتے وہ اسکو لیکن جبر کرنا مخالف ہے ثواب کی مستحق ہونیکے اسواسطے کہ استحقاق اُسوقت ثابت ہوتا ہے کہ جسوقت اپنے اختیار سے
کرے اور جسوقت کہ ایسا حال ہے **فذرہم وما یفترون** پس چھوڑدے تو انکو اور اُس چیز کو کہ افترا کرتے ہین وہ اپنے جی سے جہوٹ بنا لیتے ہین
وقالوا اور کہا اُن کافرون نے کہ **ہذہ انعام وحرث** یہ چوپائے اور کہیتی کہ حصہ ہمارے خداؤن کا ہے **حجر** حرام ہے ہمپر **لا
یطعمہا الا من نشاء** نہ کہاوے اُسکو مگر وہ شخص کہ چاہین ہم بتخانہ کے خادمون مین سے کہ وہ بہی مرد ہون نہ یہ کہ عورتین انکو کہانا اُسکا جائز
نہین ہے **بزعمہم** ساتہ گمان اپنے اور یہ انہون نے اپنے گمان باطل سے مقرر کیا تہا بدون دلیل کے اور ایسے ہی مقرر کیا انہون نے کہ
وانعام اور چوپائے ہین کہ **حرمت ظہورہا** حرام کیگئی ہین پشتین انکی یعنی انہون نے مقرر کیا کہ چوپایہ پر کوئی سوار نہو اور نہ اُسپر بوجہ کو
لادین کہ حرام ہے اور مراد اُس سے بحیرہ اور سائبہ اور حام ہے کہ جنکا ذکر سورۂ مائدہ مین گذر گیا ہے **وانعام** اور چوپائے ہین کہ **لا یذکرون
اسم اللہ علیہا** اور نہ ذکر کرین وہ نام خدا کا اوپر اُنکے وقت ذبح کے بلکہ بتون کے نام پر وہ ذبح کیے جاتے ہین حاصل یہ ہے کہ انہون نے چوپاؤن کی
تین قسمین کی ہین اور کہا کہ ایک قسم چوپائے تو حرام ہین کہ انکو ہر کوئی نکہاوے اور دوسری قسم کو کہا کہ چوپاؤن کی پشتین حرام ہین کہ اُنپر کوئی سوار
نہو اور نہ بوجہ اپنا لادے اور تیسری قسم کو کہا کہ وقت ذبح کے اُنپر خدا کا نام نلیا جاوے اور یہ سب حکم انہون نے اپنی طرف سے مقرر کیا ہے اور خدا کی طرف
منسوب کیے ہین کہ اُسنے حرام کیا ہے **افتراء علیہ** جہوٹ بنا لینا ہے اوپر اُس خدا کا اسواسطے کہ اُسنے ان مقدمون مین کچہہ نہین فرمایا ہے یہ سب اُنکی
بناوٹ ہے اور افترا مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا اور مفعول لہ بہی ہو سکتا ہے اور یہ سب جو انہون نے مقرر کیے ہین اور خدا کی طرف انکو منسوب
کیے ہین **سیجزیہم بما کانوا یفترون** قریب ہے کہ جزا دیوے انکو خدا بسبب اسکے کہ تہے وہ افترا کرتے اور جہوٹ بناتے خدا پر اور فرماتا ہے خدا
وقالوا اور کہا اُن کافرون نے کہ **ما فی بطون ہذہ الانعام** جو کچہہ کہ بیچ پیٹون ان چوپاؤن کے ہے یعنی جو بچہ کہ پیٹ مین بحیرہ اور سائبہ کے
ہے **خالصۃ لذکورنا** خاص واسطے مردون ہمارے کے کہ وہ انپر حلال ہے اور خالصۃ مصدر ہے **ومحرم علی ازواجنا** اور حرام کیا گیا ہے
اوپر عورتون ہمارے کے اگر زندہ پیدا ہو **وان یکن میتۃ** اور اگر ہووے وہ مردہ پیدا ہووے **فہم** تو وہ سب مرد اور عورت دونون **فیہ
شرکاء** بیچ اُسکے شریک ہین کہ دونو اُسکو کہاتے ہین وہ کسی پر حرام نہین ہے **سیجزیہم وصفہم** قریب ہے کہ جزا دیوے انکو خدا وصف کرنے
انکا کو یعنی بیان کرنے انکا کو جہوٹ اور افترا کو کہ اپنی جی سے جو چاہتے ہین حرام کرتے ہین اور جو چاہتے ہین حلال کرتے ہین اور خدا پر افترا کرتے ہین کہ اُسنے
ہمکو اسکا حکم دیا ہے **انہ حکیم** تحقیق وہ خدا صاحب حکمت ہے کہ جو چیز حلال و حرام کرتا ہے موافق حکمت کے ہے **علیم** جاننے والا ہے ہر چیز کی
مصلحت کا حلال اور حرام کے مقدمہ مین اور فرماتا ہے خدا **قد خسر الذین قتلوا اولادہم** تحقیق خسارہ مین ہوے وہ لوگ کہ مار ڈالا
انہون نے اولاد اپنی کو **سفہا** اور وہ بیوقوفی کہ **بغیر علم** بدون علم کی جہالت کی راہ سے اسواسطے کہ روزی دینے والا انکا خدا ہے وہ ناحق
انکو قتل کرتے تہے **وحرموا ما رزقہم اللہ** اور حرام کیا ہے انہون نے اُس چیز کو کہ روزی دی تہی انکو خدا نے یعنی بحیرہ اور سائبہ وغیرہ
کو جو کہ خدا نے حلال کیے تہے انکو انہون نے اپنے اوپر حرام کر لیا **افتراء علی اللہ** واسطے جہوٹ بنا لینے کے اوپر خدا کے **قد ضلوا** تحقیق گمراہ
ہوے وہ **وما کانوا مہتدین** اور نتہے وہ ہدایت پانیوالے طرف راہ حق کی اور بیان کے فرماتا ہے کہ **وہو الذی انشأ جنت** اور وہ خدا
وہ شخص ہے کہ پیدا کیے اُسنے باغ انگورون کے **معروشات** بہالیگئے کر پر تیر اور ٹٹیون پر **وغیر معروشات** اور نہ اٹہائے گئے اُنپر بلکہ زمین پر

ع الربع ۳

پڑی ہیں بیلیں انکی وَالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ اور پیدا کیا درخت خرما کو اور زراعت کو مُخْتَلِفًا اُكُلُهُ مختلف ہو طرح طرح کی ہیں کہانے اور
مزے انکے اور صورت اور رنگ و حجم میں یعنی گوناگون ہیں وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ اور پیدا کیا زیتون کو اور انار کو مُتَشَابِهًا ایک
طرح کے ہیں رنگ اور مزہ اور صورت میں وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ اور نہیں ہیں ایک طرح کے کہ کوئی شیرین ہے اور کوئی ترش اور کوئی چاشنی دار ہے اور
مختلف اور متشابہ کا حال واقع ہوئی ہیں اور فرمایا ہی خدا نے یہ تمہارے واسطے پیدا کئے ہیں كُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ کہاؤ تم میوہ اس ہر ایک سے
إِذَا أَثْمَرَ جس وقت پہل دیوے وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ اور دو تم حق اسکا دن کاٹنے اسکے یعنی جسروز اسکو کاٹو تو حق
اسکا کہ وہ زکوۃ اسکی ہے ادا کرو اور حصادہ کو بصرہ والون نے اور ابن عامر اور عاصم نے بفتح حا پڑہا ہے اور باقیوں نے بکسر حا اور اہلبیت علیہم السلام کی
مراد ہی زکوۃ سے زکوۃ واجبہ نہیں ہے اسواسطے کہ واجب ہوئی ہے مدینہ میں اور یہ آیت مکی ہے بلکہ یہ زکوۃ سنت ہے کہ ایک یا دو مٹھی خرما اور انگور
کے اور ایک دو پولی گیہون اور جو کے وقت کاٹنے کی خدا کے نام دیوے اور بعضے اسکو زکوۃ واجبہ میں سے کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ثابت بن قیس نے
پانسو درخت خرما کی میوہ خدا کے نام دیدی اور اپنے واسطے اور اپنے عیال کے واسطے کچھ نہ چھوڑا اسواسطے تنگدست اور محتاج ہوگیا خدا تعالی نے
یہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ وَلَا تُسْرِفُوا اور نہ بیجا اور حد سے زیادہ خرچ کرو تم خدا کے نام پر یہانتک کہ تمہارے عیال فاقہ کریں إِنَّهُ
لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ تحقیق کہ خدا نہیں دوست رکہتا حد سے زیادہ خرچ کرنیوالونکو یعنی انکے عمل کو پسند نہیں کرتا ہے اور ہمارے بعض علما کی نزدیک
یہ کہ اگر کوئی مقدار کو اور قیمت راہ خدا میں صرف کرے تو وہ اسراف نہیں ہے اور اگر ایک پیسا اسوجہ سے خرچ کرے کہ جسمیں خدا راضی نہو تو وہ اسراف
ہے اور فرمایا ہے کہ وَمِنَ الْأَنْعَامِ حَمُولَةً اور پیدا کئے چوپایوں میں سے بوجہ اٹہانیوالے مثل شتر اور خر اور خچر کے وَفَرْشًا اور پیدا
کئے فرش کہ وہ ذبح کئے جاتے ہیں اور جن حیوانات کو ذبح کرتے ہیں انکو فرش اسواسطے فرمایا کہ وقت ذبح کے وہ مثل فرش کے زمین پر پڑ جاتے ہیں
اور یہ کہ انکی اون سے فرش بناتے ہیں مثل دنبہ اور بہیڑ اور بکری کی اور فرمایا ہے خدا نے ان حیوانات کے واسطے کہ كُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ
کہاؤ تم اس چیز میں سے کہ روزی دی ہے تمکو خدا نے وہ حیوانات اور حلال کئے ہیں تمہارے کہانے کے واسطے وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ
اور نہ پیروی کرو تم قدمون شیطان کی کہ اسکے قدمونکے پیچہے چلو اور اسکے وسوسہ ڈالنے سے حلال کو حرام کرو إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ
تحقیق کہ وہ شیطان واسطے تمہارے دشمن ظاہر ہے کہ اسکی عداوت ظاہر ہو رہی ہے اور فرمایا ہے خدا نے ثَمَانِيَةَ أَزْوَاجٍ پیدا کئے
آٹہ جوڑے اور جوڑا وہ ہے کہ جو اپنی جنس سے ملکر جوڑا بنے جیسے کہ بکری جوڑا ہے اپنے نر کا اور بکرا جوڑا ہے اپنے مادہ کا اسواسطے بکری کو بھی
جوڑا کہینگے اور اسکے نر کو بھی یہ دو جوڑے ہوئے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد ایک جوڑے سے دو تو نر اور مادہ ملکر ہیں چنانچہ فرمایا ہے کہ مِنَ الضَّأْنِ
اثْنَيْنِ پیدا کئے بہیڑ میں سے دو جوڑے ایک تو بہیڑ اور دوسرا دنبہ اسی اعتبار سے ایک جوڑا نر اور مادہ سے ملکر شہری ہے اور ایک جوڑا جنگلی ہے وَمِنَ
الْمَعْزِ اثْنَيْنِ اور پیدا کیا بکریوں سے دو جوڑے یعنی ایک جوڑا بکرا اور ایک جوڑا بکری اور یا یہ کہ ایک جوڑا نر اور مادہ کا ملکر شہری اور اسیطرح ایک
جوڑا صحرائی قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم ان لوگون سے کہ جن لوگون نے چوپایونکو اپنے اوپر حرام کیا ہے کہ آلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ کیا دو نر کو حرام کیا ہے
أَمِ الْأُنْثَيَيْنِ یا دو مادہ کو أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ یا حرام کیا ہے اس چیز کو کہ شامل ہیں اوپر اسکے أَرْحَامُ الْأُنْثَيَيْنِ بچہ دان دو تو مادہ کی
یعنی وہ بچہ کہ انکے پیٹ میں ہے نر یا مادہ کیا اسکو حرام کیا ہے نَبِّئُونِي بِعِلْمٍ خبر دو تم مجکو ساتھ علم کے کہ جس سے معلوم ہو جائے کہ خدا نے حرام کئے ہیں
إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ اگر ہو تم راست گو کہ یہ حرام ہونا خدا کے حکم سے ہے وَمِنَ الْإِبِلِ اثْنَيْنِ اور پیدا کئے اونٹوں سے دو جوڑے کہ ایک تو اونٹنی
اور دوسرا اونٹ ہے اور یا یہ کہ ایک جوڑا نر اور مادہ کا ملکر عراقی ہے اور دوسرا اسیطرح بختی ہے وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ اور پیدا کئے گاؤ سے دو جوڑے کہ
ایک جوڑا تو گائے ہے اور دوسرا بیل ہے اور یا یہ کہ ایک جوڑا نر اور مادہ کا ملکر شہری ہے اور دوسرا اسیطرح صحرائی ہے قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم
آلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ کیا دو نر کو حرام کیا ہے خدا نے أَمِ الْأُنْثَيَيْنِ یا دو مادہ کو حرام کیا ہے أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ یا اسکو کہ شامل ہیں

اور اسکے اَرۡحَامُ الۡاُنۡثَيَيۡنِ بچہ دان دو مادوں کا اور حال اسکا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ان میں سے کوئی چیز حرام نہیں کی ہے تو وہ چوپائے تھے جو
صحرائی اور انکے بچے جو کہ انکے شکم میں ہیں اور یہ رسم کفار پر اسواسطے کہ کبھی تو وہ نر کو حرام کرتے تھے اور کبھی مادہ کو اور کبھی پیٹ کے بچہ کو اور خدا کی طرف
اسکے حرام کرنیکو منسوب کرتے تھے تو کہ اُسنے حرام کیا ہے اسلئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَمۡ كُنۡتُمۡ شُهَدَآءَ کیا تھے تم حاضر اور دیکھنے والے اِذۡ وَصّٰكُمُ
اللّٰهُ بِهٰذَا جسوقت کہ وصیت کی تھی تمکو خدا نے ساتھ اسکے یعنی جسوقت اسکے حرام کرنیکی وصیت کی تھی کیا اُسوقت تم حاضر تھے کہ دیکھتے تھے اسواسطے
کہ تم کسی پیغمبر پر ایمان تو لاتے نہیں ہو پس یہ امر تمکو حاصل نہیں ہو سکتا مگر دیکھنے سے فَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا پس کون شخص زیادہ
ظالم ہے اُس شخص سے کہ باندھے بہتان اوپر خدا کے جھوٹ کو اور کہے کہ اُسنے حرام کیا ہے لِّيُضِلَّ النَّاسَ تاکہ گمراہ کرے آدمیوں کو راہ حق سے بِغَيۡرِ عِلۡمٍ
بدون علم کے یعنی جہالت سے بدون دلیل اور حجت کے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِيۡنَ تحقیق کہ خدا نہیں ہدایت کرتا ہے قوم ظلم کرنیوالوں
کو کہ دیدہ و دانستہ جاہلیت کے دین کو اختیار کرتے ہیں باوجود ظاہر ہونے اسکے بطلان کے اور فرماتا ہے کہ قُلۡ کہہ تو اے محمد صلعم ان کافروں سے
لَّاۤ اَجِدُ فِىۡ مَاۤ اُوۡحِىَ اِلَىَّ نہیں پاتا ہوں میں بیچ اُس چیز کے کہ وحی کیگئی ہے طرف میری مُحَرَّمًا حرام کیا گیا کسی کھانیکو عَلٰى طَاعِمٍ يَّطۡعَمُهٗۤ
اوپر کھانیوالے کے کہ کھاوے اسکو اِلَّاۤ اَنۡ يَّكُوۡنَ مَيۡتَةً مگر یہ کہ ہووے وہ مردار اَوۡ دَمًا مَّسۡفُوۡحًا یا خون کہ ہووے جاری ہونیوالا اَوۡ
لَحۡمَ خِنۡزِيۡرٍ یا گوشت خوک کا فَاِنَّهٗ پس تحقیق وہ خوک یا گوشت اسکا رِجۡسٌ ناپاک ہے اَوۡ فِسۡقًا یا باہر حکم خدا سے اور وہ حیوان ہے
کہ اُهِلَّ لِغَيۡرِ اللّٰهِ بِهٖ آواز دیجاوے واسطے غیر خدا کے ساتھ اسکے یعنی وقت ذبح کے خدا کے غیر کا اسپر نام لیویں بت وغیرہ کا اور خدا کے نام پر اسکو ذبح
نکریں وہ بھی مثل مردار اور خوک کے حرام ہے اور ان یکون کو ابن کثیر اور حمزہ نے ان تکون پڑھا ہے تا سے اور میتۃ کو منصوب پڑھا ہے اور ابو جعفر اور
ابن عامر نے بھی یکون کو تا سے پڑھا ہے لیکن میتۃ کو مرفوع پڑھا ہے اور باقیوں نے یکون کو یا سے پڑھا ہے اور میتۃ کو منصوب اور ابو جعفر نے میتۃ کو مشدد پڑھا ہے
اور دمًا مسفوحًا کا عطف ان یکون کی ان پر ہے اور ایسے ہی لحم خنزیر کا عطف اُسپر ہے اور فسقًا کا عطف لحم خنزیر پر ہے اور اوحی الی کی قرأت بتاتی ہے
اس امر پر کہ حرام کرنا نہیں معلوم ہو سکتا ہے مگر وحی سے اور خواہش نفس سے اگر کوئی کسی چیز کو حرام کرے تو وہ حرام نہیں ہو سکتی ہے اور اس آیت میں خدا
نے تھوڑی چیزوں کا حرام ہونا بیان کیا ہے اور حال یہ ہے کہ اس سے سوا بھی بہت چیزیں حرام ہیں اسواسطے کہ یہ چیزیں بہ نسبت اور چیزوں کی
سخت حرام ہیں اسلئے انکا ذکر کیا اور بعد اسکے جو سورہ مائدہ کو خدا نے نازل کیا تو اسمیں بھی کئی چیزوں کا ذکر کیا ہے اور باقی چیزوں کو رسول خدا صلعم کے
بیان پر چھوڑ دیا ہے اور کھانا حرام شے کا حرام ہے اگر کوئی کھاویگا تو گنہگار ہوگا مگر وہ شخص کہ سوائے حرام چیز کے اور کچھ اسکو دستیاب نہوتا ہو اور گرسنگی
کی شدت سے ہلاک ہوتا ہو تو اسکو بقدر سد رمق اسمیں سے کھانا مباح ہے چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ فَمَنِ اضۡطُرَّ پس جو شخص کہ ناچار ہووے یعنی سوائے
اس حرام کھانیکے کوئی اور کھانا نپاتا ہو اور فاقہ کی شدت سے مرتا ہو تو اسقدر کھانیکی اجازت ہے کہ جس سے جان بچ رہے غَيۡرَ بَاغٍ جسوقت کہ نہو
زیادتی چاہنیوالا وَّلَا عَادٍ اور نہ حد سے گذرنے والا ہو کہ زیادہ کھانا کھاوے سیر ہو کر پس ایسے شخص کو تھوڑا سا کھا لینا جائز ہے اور ذکر اسکا تفصیل سے سورہ
بقرہ میں گذر گیا ہے فَاِنَّ رَبَّكَ پس تحقیق پروردگار تیرا غَفُوۡرٌ بخشنے والا ہے ضرورت میں حرام گوشت کھانیوالیکو اور مواخذہ اُس سے نکریگا
رَّحِيۡمٌ مہربان ہے کہ حرام میں سے اسقدر کھانے کی اجازت دی ہے اور اب خدا تعالیٰ ان چیزوں کا ذکر کرتا ہے کہ یہود پر حرام کی تھیں
چنانچہ فرماتا ہے کہ وَعَلَى الَّذِيۡنَ هَادُوۡا اور اوپر ان لوگوں کے کہ یہودی ہوئے ہیں حَرَّمۡنَا كُلَّ ذِىۡ ظُفُرٍ حرام کیا ہمنے ہر ناخن والیکو
مثل شتر مرغ اور بط اور مرغابی وغیرہ پرندوں کو اور مثل اونٹ اور چیتے اور گھوڑے اور گدھے وغیرہ کے چوپاؤں میں سے وَمِنَ الۡبَقَرِ وَالۡغَنَمِ اور گائے اور گوسفند
سے حَرَّمۡنَا عَلَيۡهِمۡ شُحُوۡمَهُمَاۤ حرام کی ہمنے اوپر انکے چربیاں انکی اِلَّا مَا حَمَلَتۡ ظُهُوۡرُهُمَاۤ مگر جو کچھ کہ اٹھائے ہوئے ہوں پشتیں انکی
یعنی پشتوں پر انکی چپکی ہوئی ہے اَوِ الۡحَوَايَاۤ یا اٹھائے ہوئے ہوں انتڑیاں انکی یعنی انتڑیوں پر انکی چربی چپکی ہوئی ہو اَوۡ مَا اخۡتَلَطَ بِعَظۡمٍ یا جو
چربی کہ ملی ہوئی ہو ساتھ ہڈی کے کہ یہ چربیاں پشتوں اور انتڑیوں اور ہڈیوں کی تو حلال ہیں اور باقی کی سب چربیاں حرام ہیں ذٰلِكَ

ع ۱۷

یعنی حرام کرنا اُن چیزوں کا جَزَیْنٰهُمْ بِبَغْیِهِمْ بدلا دیا ہی ہمنے اُنکو سبب ظلم اور حد سے گزرنے اُنکے وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ اور تحقیق کہ ہم
البتہ راست گو ہیں ہر چیز کی خبر دینے میں اور کہتے ہیں کہ جس وقت یہودی گناہ کرتے تھے تو مصلحت الٰہی اس امر کا تقاضا کرتی تھی کہ بعضی چیزیں
کہ اُنپر حلال تہیں اُنکو خدا تعالیٰ حرام کرتا تہا اور فرماتا ہی خدا کہ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ پس اگر جھٹلاویں وہ یہودی تجھکو اے محمد صلعم اس امر میں کہ
وحی کی ہی ہمنے طرف تیری تو فَقُلْ پس کہہ تو اُنکو کہ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ پروردگار تمہارا صاحب رحمت فراخ اور کشادہ کا ہی
کہ تمکو مہلت دیتی ہی اور جلدی عذاب نہیں کرتا ہے شاید کہ تم توبہ کرو اور اس مہلت دینے پر مغرور مت ہو کہ جب وقت اُسکا آجاویگا تو پھر مہلت نہوگی
چنانچہ فرماتا ہی کہ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ اور نہیں پھر جاویگا عذاب اُسکا وقت آنیکے عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ قوم گنہگاروں سے جو کہ جھٹلاتے
ہیں سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا قریب ہی کہ کہیں گے وہ لوگ کہ شرک کیا ہی انہوں نے یعنی عذر کرتے وہ کہیں گے لَوْ شَآءَ اللّٰهُ
اگر چاہتا خدا تو مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ اٰبَآؤُنَا نہ شرک کرتے ہم اور نہ باپ ہمارے وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ اور نہ حرام کرتے ہم کسی چیز کو یعنی
شرک اور حرام کرنا ہمارا خدا کی مشیت سے ہی اسمیں ہمارا کیا قصور ہے خدا تعالیٰ اُنکے جواب میں فرماتا ہی کہ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ ایسے ہی جھٹلایا
اُن لوگوں نے کہ مِنْ قَبْلِهِمْ پہلے اُنکے تہے حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَا یہانتک کہ چکہا اُنہوں نے عذاب ہمارا یعنی ہم نے ہلاک کیا اُنکے سبب
قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اُن کافروں سے کہ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ کیا نزدیک تمہارے علم ہی اور سمجھ جانتے ہو کہ اپنے دعوی پر دلیل لاؤ
فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا پس نکالو تم اُسکو واسطے ہمارے اور ظاہر کرو تم اُس علم کو اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ نہیں پیروی کرتے ہو تم مگر گمان کی
ان اپنے جہوٹے دعووں میں وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ اور نہیں ہو تم مگر اٹکل کرتے سراسر اور جھوٹ کہتے ہو اپنے دلوں سے بنا کر اور حقیقت
کہ مشرکین اپنے دعوی پر کوئی دلیل نہیں لا سکتے ہیں تو قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اُن لوگوں سے کہ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ پس واسطے خدا
ہی حجت اور دلیل پہنچنے والے نہایت صحت اور استواری کو فَلَوْ شَآءَ پس اگر چاہتا خدا جبر و قہر تو لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ البتہ ہدایت کرتا
تمکو سب کو کہ زبردستی اور جبر کرکے تمسے ایمان کو قبول کرواتا لیکن جبر سے قبول کروانا ایمان کا عدالت کی برخلاف ہی اور فرماتا ہی کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اُن کافروں سے هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ
الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ لاؤ تم گواہ اپنے جو کہ گواہی دیویں اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا یہ کہ تحقیق خدا نے حرام کیا ہی اِن چوپایوں کو اور زراعت کو
اور اگر گواہ نہیں لا سکتے ہیں تو حجت اُنپر لازم ہوگی اور معلوم ہوگا کہ لوگوں کی پیروی بدون دلیل کرکے کہتے ہیں فَاِنْ شَهِدُوْا پس اگر خود گواہی
دیویں گواہوں کے نہونے کے سبب سے تو فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ پس نہ گواہی دے تو ہمراہ اُنکے یعنی تو گواہی دیکر اُنکو راستگو مت کر اور هَلُمَّ
فعل ہی اور اصل اُسکی ہا ہی لَمَّ کو اُسکے ساتھ ملا دیا ہی اور الف کو اُسکے دور کردیا ہی اور اہل حجاز کے نزدیک اسمیں تصرف نہیں ہو سکتا لیکن بنی تمیم
اُسکو تثنیہ اور جمع اور مذکر اور مونث بہی لاتے ہیں تصریف کرکے جیسے کہ هَلُمَّا هَلُمُّوْا هَلُمِّيْ هَلْمُمْنَ اور فرماتا ہی خدا کہ وَلَا تَتَّبِعْ اور نہ پیروی کر تو
اے محمد صلعم اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا خواہشوں اُن لوگوں کی کہ تکذیب کی ہی اُنہوں نے ساتھ آیتوں ہماری کے وہ آیتیں
قرآن کی ہیں اور یا وہ معجزے ہیں کہ وہ نشانیاں ہماری قدرت کاملہ کی ہیں اور ہمارے حلال اور حرام کو اُنہوں نے جھٹلایا ہے وَالَّذِيْنَ
لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اور نہ پیروی کر تو اُن لوگوں کی کہ نہیں ایمان لاتے ہیں وہ ساتھ آخرت کے بلکہ وہ بتوں کی پرستش کرتے ہیں وَهُمْ بِرَبِّهِمْ
يَعْدِلُوْنَ اور وہ ساتھ پروردگار اپنے کے برابر کرتے ہیں بتوں کو اور اُسکا عدیل پیدا کرتے ہیں اُسکے غیر کو اور فرماتا ہی کہ قُلْ کہہ تو اے محمد
کہ تَعَالَوْا آؤ تم اور سنو تم کہ اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ پڑھوں میں اُس چیز کو کہ حرام کی ہی پروردگار تمہارے نے اوپر تمہارے
اور وہ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا یہ ہے کہ نہ شریک کرو تم ساتھ اُس خدا کے کسی چیز کو وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اور نیکی کرو تم
ساتھ والدین کے نیکی کرنی پوری اور کہتے ہیں کہ اَلَّا تُشْرِكُوْا نہی کا صیغہ ہی اور اَن جو اُسپر آیا ہی وہ اَن ناصبہ نہیں ہی بلکہ مفسرہ ہی تا کہ عطف
امر کا اُسپر صحیح ہو اور اُسمیں اور وجوہ بہی لوگوں نے لکہے ہیں اور احسانًا مفعول مطلق فعل محذوف کا ہی اور تقدیر اُسکی یہ واحسنوا بالوالدین

احسان کیا ہے اور فرمایا ہے اپنے حبیب کو کہ ان کافروں سے کہہ تو کہ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ اور مت مار ڈالو تم اولاد اپنی کو مِّنْ اِمْلَاقٍ مفلس
ہونے کے خوف سے نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ ہم روزی دیتے ہیں تم کو وَاِيَّاهُمْ اور انکو سب کو اور جس وقت روزی انکی ہمارے ذمہ ہے تو تم محتاج
ہونے کے خوف سے خون ناحق کیوں کرتے ہو وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ اور نہ نزدیک ہو تم بدکاریوں کے مَا ظَهَرَ مِنْهَا جو کہ ظاہر ہے ان میں
جیسے کہ علانیہ زنا کرنا وَمَا بَطَنَ اور جو کہ پوشیدہ ہے ان بدکاریوں میں سے جیسے کہ پوشیدہ عاشقی مرد اور عورت کی اور چھپ کر زنا کرنا اور حضرت سجاد نے
فرمایا ہے کہ ما ظہر سے مراد نکاح کرنا باپ کی زوجہ سے ہے اور باطن سے مراد زنا ہے وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اور نہ مار ڈالو تم اس جان کو
کہ حرام کیا ہے خدا نے مار ڈالنا اسکا اِلَّا بِالْحَقِّ مگر ساتھ حق کے جیسے کہ قصاص کے واسطے کسی کو قتل کرنا یا قتل کرنا مرتد کا کہ مار ڈالنا موافق حکم خدا
کے ہے ذٰلِكُمْ یعنی جو کچھ کہ مذکور ہوا ہے وَصّٰىكُمْ بِهٖ وصیت کی ہے تم کو ساتھ اسکے خدا نے اسکی محافظت کے واسطے لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ
تاکہ سمجھو تم راہ راست کو وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اور نہ نزدیک ہو تم مال یتیم کے یہ سمجھ کر کہ اسکو خورد و برد کر جاؤ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ
مگر ساتھ اس جہت اور وجہ کے کہ وہ بہت نیک ہے جیسے کہ حفاظت اسکے مال کی اور اپنی کوشش سے اسکو بڑھانا اور اسکے عوض میں کچھ نہ لو اگر محتاج نہ ہو اور جو تم
کہ اگر اسکے مال میں سے اپنی خدمت کے مقابلہ میں کچھ کھالو تو مضائقہ بھی نہیں ہے جس وقت کہ تم محتاج اور بھوکے ہو لیکن بوجہ اسکے مال میں سے کچھ
حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ یہانتک کہ پہنچے وہ قوت اور جوانی اپنی کو کہ بالغ اور تمیز دار ہو جاوے وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ اور پورا کرو
ناپ کو اور ترازو کو بِالْقِسْطِ ساتھ انصاف کے یعنی ناپنے اور تولنے میں کم مت دو اور زیادہ مت لو اور کہتے ہیں کہ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد
بعضے آدمیوں نے رسول خدا صلعم سے عرض کی کہ یا رسول خدا ہم کو اس امر کی قدرت نہیں ہے کہ دونوں پلے ترازو کے اسطرح سے برابر ہوں کہ سر مو میں فرق نہ ہو
پس یہ آیت نازل ہوئی لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا نہیں تکلیف دیتے ہیں ہم کسی نفس کو مگر گنجایش اور اسکے موافق یعنی ناپنے اور تولنے میں
بدون ارادہ اور قصد کے اگر خطا ہو جاوے کہ کچھ کم یا زیادہ ہو جاوے تو اسکا مضائقہ نہیں ہے لیکن تم ارادہ برابر ہونے کا رکھو وَاِذَا قُلْتُمْ اور جس وقت کہ
تم گواہی دیتے ہیں یا اور کسی اور مقدمہ میں فَاعْدِلُوْا پس انصاف کرو تم کہ دروغ نہ کہو وَلَوْ كَانَ اگرچہ ہووے مدعی یا مدعا علیہ
ذَا قُرْبٰى صاحب قرابت کا رشتہ دار تمہارا وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اور ساتھ عہد خدا کے جو کچھ کہ تمنے کیا ہے اَوْفُوْا وفا کرو تم اسکو موافق حکم شرع
کے ذٰلِكُمْ یعنی جو کچھ کہ بیان ہوا ہے وَصّٰىكُمْ بِهٖ وصیت کی ہے تم کو ساتھ اسکے خدا نے لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ تاکہ تم نصیحت پکڑو اور اسپر
عمل کرو کہ جسکے کرنیکا حکم ہے اسکو کرو اور جس کے نہ کرنیکا حکم ہے اس سے سکوت کرو اور تذکرون کو کوفیوں نے سوا ابوبکر کے تخفیف ذال پڑھا ہے اور باقیوں نے
تشدید ذال اور فرمایا ہے خدا نے کہ وَاَنَّ هٰذَا اور تحقیق کہ یہ یعنی جو کچھ کہ مذکور ہوا ہے اس سورت میں دلیلیں توحید کی اور نبوت کی ثابت کرنیکے اور
بیان کرنا شرع کے احکام کا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا راہ میری ہے کہ سیدھی ہے فَاتَّبِعُوْهُ پس پیروی کرو تم اسکی اسواسطے کہ یہ راہ میری پہنچانیوالی
ہے طرف جنت کی اور ان کو کوفیوں نے سوا عاصم کے بکسر الہمزہ پڑھا ہے اور باقیوں نے بفتح ہمزہ اور نون کو ابن عامر اور یعقوب نے مخفف پڑھا ہے
اور باقیوں نے مشدد اور صراطی کی یا کو سب نے ساکن پڑھا ہے مگر ابن عامر کہ اسنے مفتوح پڑھا ہے اور ابن عامر اور ابن کثیر نے صراطی کی صاد کو سین پڑھا
اور حمزہ نے درمیان صاد اور زا کے پڑھا ہے اور مستقیما حال واقع ہوئی ہے اور فرمایا ہے خدا نے کہ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ اور نہ پیروی کرو تم راہوں طرح طرح کی
اور قسم قسم کے دین اور مذہب کی کہ محض پیروی ہے بدون حجت اور دلیل کی اور اگر ایسا کروگے فَتَفَرَّقَ بِكُمْ پس متفرق اور پراگندہ کر دینگی وہ راہیں
تمکو عَنْ سَبِيْلِهٖ طریقہ حق سے کہ وہ طریقہ سیدھا ہے کہ جس میں پیروی حق کی اور متابعت دلیل اور حجت کی ہے ذٰلِكُمْ یعنی پیروی
کرنا طریقہ حق کی وَصّٰىكُمْ بِهٖ وصیت کی ہے تم کو ساتھ اسکے خدا نے اور اسکی محافظت کا تم کو حکم کیا ہے لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ تاکہ تم ڈرو
اور پرہیز کرو گمراہی سے اور عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلعم نے ایک خط سیدھا کھینچا اور فرمایا کہ یہ راہ خدا کی ہے اور بعد اسکے اس خط
کے چپ و راست دونوں طرف اور خط کھینچے اور فرمایا کہ ہر راہ پر ان راہوں میں سے ایک شیطان موکل ہے کہ آدمیوں کو اسطرف بلاتا ہے تاکہ بہکا دیں

ڈالدی اور بعد اسکے یہ آیت تلاوت فرمائی کان ہذا صراطی مستقیما اور جناب رسول خدا صلعم نے خطبۂ غدیر میں فرمایا کہ اے گروہ آدمیوں کے تحقیق خدا نے حکم
کیا ہے مجھکو اور منع کیا ہے تمکو اور میں نے حکم کیا ہے علی کو پس جان لیا ہے علی نے حکم کو اور منع کو اپنے پروردگار کیطرف سے پس سنو تم اسکے حکم کو
اور قبول کرو کہ سلامت رہو گے اور فرمانبرداری کرو اسکی کہ راہ حق کو پہونچو گے اور جس امر کو وہ منع کرے تمکو تو باز رہو تم اس سے کہ راہ حق کو پاؤ گے اور رجوع کرو تم
اسکی مراد کیطرف کہ نہ پراگندہ کریگا وہ تمکو طرح طرح کی راہوں پر اے گروہ آدمیوں کے میں صراط مستقیم ہوں کہ جسکی متابعت کا تمکو خدا نے حکم کیا
اور بعد میرے علی ہے اور علی کے بعد اولاد اسکی ہے کہ وہ آئمہ ہیں ہدایت کرینگے وہ طرف حق کی اور حدیث ثقلین میں جو حضرت نے قرآن اور اہلبیت کی
دونوں کی پیروی کو فرمایا ہے اور فرمایا کہ یہ دونوں آپس میں سے جدا نہونگے یہانتک کہ حوض کوثر پر یہ دونو مجھسے ملاقات کرینگے یہ پیروی بھی حقیقت میں
اقتدا اہلبیت ہی کی ہے اسواسطے کہ جو مضمون کہ قرآن کا ہے وہ انھیں کے پاس ہے نہ انکے غیر کے پاس ہیں جو راہ کہ انکی ہے وہ ہی صراط مستقیم ہے
اور بعد اسکے خدا تعالی فرماتا ہے کہ ثُمَّ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ پس دی ہے ہمنے موسی کو کتاب یعنی توریت اور جاننا چاہیے کہ ثم کا لفظ واسطے
درنگ کے اور بعد ہونیکے ایک شے کے آتا ہے اور کتاب موسی کی قرآن سے پہلے ہے نہ بعد قرآن کے اسواسطے اسمیں کئی وجوہ بیان کرتے ہیں بعضے تو کہتے
ہیں کہ اسکی تقدیر یہ ہے کہ ثم قل یا محمد آتینا موسی الکتاب یعنی پھر کہہ تو اے محمد ان لوگوں سے کہ دی تھی ہمنے موسی کو کتاب اور بعضے کہتے ہیں کہ تقدیر اسکی
یہ ہے کہ ثم اتل علیکم آتینا موسی الکتاب یعنی پڑھو میں اوپر تمہارے قول خدا کا کہ دی تھی ہمنے موسی کو کتاب اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ متصل ہے قصہ ابراہیم
سے پس تقدیر اسکی یہ ہوگی کہ ووہبنا له اسحاق ویعقوب ثم آتینا موسی الکتاب یعنی اور بخشا ہمنے واسطے ابراہیم کے اسحاق کو اور یعقوب کو پھر
دی ہمنے موسی کو کتاب پس عطف آتینا کا وہبنا پر ہوگا اور یہ اسواسطے ہے کہ خدا تعالی اپنی نعمتوں کو بیان کرتا ہے جو کچھ کہ ابراہیم کو دیتے ہیں کہ اسکی
اولاد میں ہمنے پیغمبر کئے اور موسی کو کتاب اور نبوت کا عطا کرنا بھی ایک نعمت ہے اور موسی ابراہیم کی اولاد میں سے تھے اسواسطے عطف ہوا اسپر سو
ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ عطف آتینا کا وصیکم پر ہے یعنی اسیطرح سے ہمیشہ وصیت کی ہے ہمنے تمکو قدیم سے اور پھر دی ہمنے موسی کو کتاب تَمَامًا واسطے
تمام کرنے نعمت اور کرامت کو عَلَى الَّذِي أَحْسَنَ اوپر اس شخص کے کہ نیک قیام کرے اسکے احکام کو عمل کریں اور جاری کریں وَتَفْصِيلًا
لِكُلِّ شَيْءٍ اور واسطے تفصیل بیان کرنے ہر چیز کے کہ دین میں درکار آمد ہو وَهُدًى وَرَحْمَةً اور واسطے رہنمائی اور مہربانی بنی اسرائیل کے
لَعَلَّهُمْ بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُونَ تاکہ وہ ساتھ پہنچنے جزا پروردگار اپنے کی باور کریں اور ایمان لاویں اور تماما مفعول لہ ہے اور علی الذی
اسکے متعلق ہے اور تفصیلا کا عطف تماما پر ہے اور ایسے ہی ہدی اور رحمۃ کا اور فرماتا ہے کہ وَهَذَا كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ اور یہ قرآن کتاب ہے نازل
کیا ہے ہمنے اسکو مُبَارَكٌ برکت والا ہے کہ پر ہے کثرت منافع سے فَاتَّبِعُوهُ پس متابعت کرو تم اسکی کہ جو کچھ کہ اسمیں ہے اسپر عمل کرو
وَاتَّقُوا اور ڈرو تم اسکی مخالفت سے لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ تاکہ تم رحم کئے جاؤ اسکی متابعت کے سبب سے اور مبارک خبر بعد خبر ہے ہذا کی اور
خدا تعالی فرماتا ہے کہ اور ہمنے قرآن کو زبان عربی میں نازل کیا ہے أَنْ تَقُولُوا واسطے مکروہ جاننے اسکے کہ کہو تم اے قوم عرب کی إِنَّمَا أُنْزِلَ
الْكِتَابُ عَلَى طَائِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا سوا اسکے نہیں کہ نازل کی گئی ہے کتاب اوپر دو گروہ یہود اور نصاری کے پہلے ہم سے وَإِنْ كُنَّا
عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغَافِلِينَ اور تحقیق کہ تھے ہم پڑھنے کتاب انکی سے غافل اور بیخبر بسبب نہونے اس کتاب کے زبان ہماری میں أَوْ تَقُولُوا
یا واسطے مکروہ جاننے اسکے کہ کہو تم کہ لَوْ أَنَّا أُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتَابُ اگر تحقیق نازل کیجاتی اوپر ہمارے کتاب تو لَكُنَّا أَهْدَى مِنْهُمْ
البتہ ہوتے ہم زیادہ ہدایت پائے ہوؤں ان یہود اور نصاری سے اور ان تقولوا مضاف الیہ ہے کراہت محذوف کا اور کراہت مفعول لہ ہے اور ان کنا میں
ان مخففہ ہے ان مثقلہ کا اور تقولوا کا عطف پہلے تقولوا پر ہے اور اسمیں بھی کراہت محذوف ہے اور اگر ... عربی کی نہ نازل ہونیکا عذر
کریں تو اب بعد نازل ہونے قرآن کے انسے کہا جاتا ہے کہ فَقَدْ جَاءَكُمْ پس تحقیق آئی ہے تمہارے بَيِّنَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ حجت پروردگار
تمہارے کیطرف سے اور دلیل روشن اے قوم عرب کہ وہ قرآن ہے اور تمہاری ہی زبان میں وہ ہے کہ جس زبان ... خوب سمجھتے ہو وَهُدًى وَرَحْمَةٌ

ع ۱۹

رہنمائی اور رحمت ہی وہ قرآن فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ پس کون زیادہ ظالم ہے اُس شخص سے کہ جھٹلائی اور تکذیب کی ہو
آیتون خدا کی وَصَدَفَ عَنْهَا اور منہ پھیرلے اُنسے باوجود جاننے کے اُنکے حق ہونیکو سَنَجْزِي الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا
قریب ہی کہ جزا دینگے ہم اُن لوگونکو کہ منہ پھیر لیتے ہین وہ آیتون ہماری سے سُوْٓءَ الْعَذَابِ بہ عذاب و بہت سخت بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ
بسبب اسکے کہ ہین وہ منہ پھیر لیتے هَلْ يَنْظُرُوْنَ نہین انتظار کرتے ہین وہ مکہ والے بعد جھٹلانے قرآن اور پیغمبر کے اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ
الْمَلٰٓئِكَةُ مگر یہ کہ آئین اُنکے پاس فرشتے عذاب کی یا اُنکی روحون کے قبض کرنیکو اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ یا آئے حکم پروردگار تیرے کا واسطے نازل
ہونے عذاب کے دنیا مین جیسے کہ پہلی اُمتون پر آیا ہی اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ یا آئین بعض علامتین پروردگار تیرے کی جیسے کہ نکلنا دابۃ الارض
کا یا آفتاب مغرب سے یا نکلنا دجال کا اور نزول عیسی اور ظہور مہدی اور فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے اِس آیت کی تفسیر مین کہ خدا تعالی نے
اپنے پیغمبر کو خطاب کیا ہی کہ نہین انتظار کرتے ہین مشرکین اور منافقین مگر یہ کہ آئین اُنکے پاس فرشتے کہ دیکھین وہ اُنکو یا آئے حکم پروردگار تیرے کا
واسطے عذاب کی یا آئین بعض آیات پروردگار تیرے کی کہ مراد اس سے حکم پروردگار تیرے کا ہی اور آیات سے مراد عذاب ہی دار دنیا مین جیسے کہ عذاب کیا تھا
پہلی اُمتون پر اور بعضے کہتے ہین کہ مراد بعض آیات سے نکلنا آفتاب کا ہی جانب مغرب سے اور جس شب کے بعد آفتاب مغرب سے طلوع کریگا وہ شب بہت
دراز ہوگی اور جسوقت تہجد کے وظیفون سے فارغ ہوکر انتظار صبح کا کرین اور صبح ظاہر نہو تو شک مین پڑجائین اور پھر وظیفہ شروع کرین یہانتک
کہ جانب مغرب سے صبح ظاہر ہو اور بعد اسکے مغرب کے کنارہ سے آفتاب نکلے اسطرح سے کہ اُسمین کچھ روشنی نہو اور سب اُسکو دیکھین اور جسوقت یہ بڑی
علامت قدرت خدا کی دیکھین تو ناچار ہوکر ایمان لائین لیکن اُسوقت کا ایمان لانا کچھ فائدہ نہ بخشیگا چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ
اٰيٰتِ رَبِّكَ جسدن کہ آئین بعض آیات پروردگار تیرے کی اے محمد صلعم پہلے قیامت سے کہ وہ نکلنا آفتاب کا ہی جانب مغرب سے اور آنا دابۃ الارض
کا تو لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا نہ نفع دیگا کسی نفس کو ایمان اُسکا اگر قیامت کی علامت کو دیکھکر ایمان لائیگا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ
مِنْ قَبْلُ نہ تھا کہ ایمان لایا تھا پہلے اُس سے اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا یا تھا کسب کیا تھا اُسنے بیچ ایمان اپنے کے نیکو لیکن جو شخص
کہ قیامت کی علامتونکو دیکھکر ایمان لائیگا اور پہلے اُس سے وہ کافر تھا اور یا ایمان تو لایا تھا لیکن اعمال نیک اُسنے نہین کیے تھے اور قیامت کی علامتون
کو دیکھکر اعمال نیک شروع کرتا ہے تو اُسوقت نہ کافر کا ایمان مقبول ہوگا اور نہ مومن گنہگار کی توبہ قبول ہوگی اور فرماتا ہی کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم
اُن کفار سے کہ انْتَظِرُوْٓا انتظار کرو تم لوگ کہ آوے قیامت کی علامتون کا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ بتحقیق ہم بھی انتظار کرنیوالے ہین اور جسوقت ظاہر
ہونگی وہ تو دیکھ لے بدحال تمہارا اور خوشحال ہمارا اور قیامت کی علامتون مین سے ایک یہ ہے کہ فرمایا ہی امیر المومنین علیہ السلام نے کہ دابۃ الارض صفا کی نزدیک
سے نکلیگا اور اُسکے پاس انگشتری سلیمان کی اور عصا موسی کا ہوگا اور انگشتری کو ہر مومن کے چہرہ پر رکھیگا اُسکے چہرہ پر نقش اُسکا ظاہر ہو جائیگا اور
اُسمین یہ لکھا ہوگا کہ یہ مومن حقی ہی اور ہر کافر کے چہرہ پر اُسکو رکھیگا اُسکے چہرہ پر نقش ہو جائیگا کہ یہ کافر ہے یہانتک کہ مومن کہیگا واے تجھپر اے کافر اور
کافر مومن کو دیکھکر کہیگا کہ خوشحال تیرا اے مومن دوست رکھتا ہون مین اسامر کو کہ مین بھی مثل تیرے ہوتا اور یہ علامت بعد طلوع آفتاب کے جانب
مغرب سے ہی اور اُسوقت دروازہ توبہ کا بند ہو جائیگا اور اگر اُسوقت کوئی کافر ایمان لائیگا یا کوئی شخص اپنے گناہون سے توبہ کریگا تو قبول نہوگا اور
فرماتا ہی اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ تحقیق جن لوگون نے فرقہ فرقہ کیا دین اپنے کو کہ بعضے پیغمبر اور کتاب پر ایمان لائے اور بعض پر ایمان نہ لائے
جیسے کہ یہودی عیسی اور محمد اور انجیل اور قرآن پر ایمان نہ لائے اور جیسے کہ نصارا کہ محمد اور قرآن پر ایمان نہ لائے اور یا لوگ اِس اُمت کے کہ امام حق کو
چھوڑکر غیر شخصون کو اُنہون نے امام اپنا بنایا وَكَانُوْا شِيَعًا اور ہوگئے وہ فرقہ فرقہ کہ ہر فرقہ تابع ایک امام کا ہوا لَسْتَ مِنْهُمْ
فِيْ شَيْءٍ نہین ہے تو اے محمد صلعم اُنسے بیچ کسی چیز کے کہ تجھسے اُنکا حال نہ پوچھا جائیگا اور اُنکے فرقہ فرقہ ہو جانے سے تجھپر عتاب نہوگا اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ
اِلَى اللّٰهِ سواے اسکے نہین کہ کام اُنکا طرف خدا کی ہے کہ جزا اور سزا اُنکی اُسکے اختیار مین ہے ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ پھر خبر دیگا اُنکو قیامت کے روز

بما کانوا یفعلون ۰ ساتھ اُس چیز کے کہ تھے وہ کرتے اور موافق اُنکے اعمال کے اُنکو سزا دیگا اور جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ اُمت
موسیٰ کی اکہتر فرقے ہوئے ایک تو اُنمین سے ناجی ہے اور ستر فرقے ناری ہین اور عیسیٰ کی اُمت کی بہتر فرقے ہوئے ایک تو اُنمین سے ناجی ہے اور
اکہتر فرقے ناری ہین اور میری اُمت کے تہتر فرقے ہونگے ایک تو اُنمین سے ناجی ہوگا اور بہتر فرقے ناری ہونگے اور ناجی فرقہ اس اُمت مین وہ ہوگا
کہ جنسے قرآن اور اہلبیت کی پیروی کی ہوگی چنانچہ رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ مین تم مین قرآن اور اہلبیت کو چھوڑے جاتا ہون اگر اُنکی پیروی
کروگے تو گمراہ نہوگے اور اہل سنت کہتے ہین کہ مراد اُس فرقہ سے وہ ہین کہ جنکے واسطے رسولخدا نے فرمایا ہے کہ ما انا علیہ واصحابی یعنی جس امر پر مین ہون
اور اصحاب میرے ہین وہ امر حق ہے ہم بھی یہی کہتے ہین کہ جسپر رسولخدا اور صحابہ کا دونو کا اتفاق ہو وہ امر حق ہے نہ وہ کہ جسپر چند صحابہ تنہا اتفاق کرین
وہ ہرگز حق نہین ہے اکثر صحابہ نے علی کو چھوڑکر معاویہ پر اتفاق کیا اور جنگ جمل مین علی کے مقابلہ مین معرکہ آرائی کی اور بعضون نے یزید کی بھی
بیعت کی اور جو اس اور بیس صحابہ تھے وہ احکام خدا مین غلطیان کرتے تھے وہ کیونکر حق پر ہو جاوینگے اور جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ قریب ہے
اُمت میری تہتر فرقے ہو جاوے کل فرقے اُنمین سے ناری ہین مگر ایک فرقہ ناجی ہے اور وہ فرقہ وہ ہے کہ جو پیروی کرے میرے وصی کی کہ وہ علی ابن ابیطالب
ہے اور خدا فرماتا ہے من جاء بالحسنۃ جو شخص کہ بجالاتا ہے ایک نیکی کو تو فلہ عشر امثالہا پس واسطے اُسکے دس ہین مثل اُس کے
یعنی ایک نیکی کے عوض مین دس نیکیونکا ثواب پاویگا اور مراد یہان دس سے کثرت ثواب ہے نہ خاص دس اسواسطے کہ کسی آیتین سو ستر کا ذکر ہے ایک کے عوض مین
اور کسی مین سات سو کا اور کسی آیتین بغیر حساب مذکور ہے اور یہ ایک نیکی کے عوض مین ہے اور بدی کے عوض مین فرماتا ہے کہ ومن جاء بالسیئۃ
اور جو شخص کہ بجالاتا ہے بدی کو تو فلا یجزی الا مثلہا پس نہ بدلا دیا جاویگا مگر مثل اُس ایک بدی کے نہ زیادہ وہم لا یظلمون
اور نہ وہ ظلم کئے جاوینگے کہ ثواب نیکی کا کم کر دیا جاتا ہے یا ایک بدی کے عذاب سے زیادہ عذاب کیا جاتا ہے اور احادیث قدسیہ مین مذکور ہے اور فرماتا ہے خدا کہ ایک
نیکی کے عوض مین دس دونگا مین یا زیادہ اور ایک بدی کے عوض مین مثل اُس ایک کے عذاب کرونگا مین یا بخشدونگا واے اُس شخص پر کہ جسکی اکائیان
دہائیون پر غالب اور زیادہ ہو جاوین یعنی برائیان اُسکی نیکیون پر غالب اور زیادہ ہو جاوین اور جو شخص میرے پاس آتا ہے مع زمین بھر گناہ کے کہ
اور درمیان اُسکے شرک نہو تو مثل اُسکے اُسکو بخشش اور عطا کرونگا مین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جس وقت خدا تعالی نے ابلیس کو
قوت اور قدرت دی جو کچھ کہ دی ہے تو اُسوقت حضرت آدم نے عرض کی کہ اے پروردگار میرے غالب کیا تو نے اُسکو میری اولاد پر اور جاری کیا تو نے
اُسکو اُنکے بدن مین جیسے کہ خون رگون مین جاری ہے اور دیا تو نے اُسکو جو کچھ کہ دیا پس میرے اور میری اولاد کیواسطے کیا ہے فرمایا حق تعالی نے کہ تم کو
اور تیری اولاد کیواسطے یہ ہے کہ ایک بدی کے عوض مین ایک بدی کا عذاب ہے اور ایک نیکی کے عوض مین دس نیکیونکا ثواب ہے حضرت آدم نے عرض کی
کہ زیادہ عطا کر فرمایا کہ دروازہ بہشت کا بہت فراخ ہے یہانتک کہ دم حلقوم کو پہنچے آدم نے عرض کی کہ اے پروردگار میرے اس سے زیادہ عطا کر
فرمایا کہ بخشونگا مین اور کچھ پروا نکرونگا حضرت آدم نے عرض کی کہ مجھکو کافی ہے اور فرماتا ہے خدا کہ قل کہہ تو اے محمد صلعم اُن لوگون سے کہ جن لوگون
نے دین مین تفرقہ ڈالا ہے اور بعضے انبیاء پر ایمان لاتے اور بعضے پر نہین لاتے ہین اور یا بعضے احکام شرع پر ایمان لاتے ہین اور بعضے پر نہین لاتے ہین کہ
اننی ہدانی تحقیق مجھکو ہدایت کی ہے ربی پروردگار میرے نے الی صراط مستقیم طرف راہ سیدھی کی وحی اور دلیلون
روشن کے وسیلہ سے کہ وہ راہ سیدھی ہے دینا قیما ملۃ ابراہیم دین درست اور قائم مذہب ابراہیم کا ہے کہ حنیفا مائل تھا وہ طرف
حق کے وما کان من المشرکین اور تھا وہ شریک کرنیوالون مین سے مثل بت پرستون کے یہود اور نصاری کے اور دینا بدل ہے الی صراط
مستقیم کے محل سے اور قیما صفت دینا کی ہے اگر ابن عامر نے اور کوفیون نے قیما کو بکسر قاف پڑھا ہے بتخفیف یا پڑھا ہے اور ملۃ ابراہیم عطف بیان ہے
اور حنیفا حال واقع ہوا ہے وما کان من المشرکین کا عطف حنیفا پر ہے اور حضرت سجاد اور حضرت باقر علیہما السلام نے فرمایا ہے کہ ملت ابراہیم پر
کوئی نہین ہے سوائے ہمارے اور ہمارے شیعون کے اور خدا تعالی فرماتا ہے قل کہہ تو اے محمد صلعم کہ ان صلاتی ونسکی تحقیق نماز

[illegible]

میری اور قربانی میری کہ حج میں کرتا ہوں یا تمام اعمال حج اور عمرے کے کرتا ہوں وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي اور زندگانی میری اور موت
میری یعنی جو کچھ کہ زندگانی میں کرتا ہوں اور جس امر پر میں مرتا ہوں یعنی ایمان اور اعمال یہ سب لِلّٰهِ خاص واسطے خدا کے ہے
رَبِّ الْعَالَمِينَ کہ پالنے والا عالموں کا ہے لَا شَرِيكَ لَهُ نہیں ہے کوئی شریک واسطے اسکے نہ ذات میں نہ صفات میں وَ
بِذَٰلِكَ اور ساتھ اسی قول اور اخلاص کے أُمِرْتُ حکم کیا گیا ہوں میں وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اور میں اول مسلمانوں کا
ہوں اسلام کے قبول کرنے میں کہ سب سے پہلے میں نے اسلام کو قبول کیا ہے اور یہ اسواسطے ہے کہ اسلام پیغمبر کا مقدم ہوتا ہے امت کے ساتھ سے
کہ پیغمبر تمام امت سے پہلے اسلام کو قبول کرتا ہے اور رسول خدا صلعم نے ایک حدیث میں فرمایا ہے کہ دین ابراہیم کا دین میرا ہے اور دین میرا دین
اسکا ہے اور سنت اسکی سنت میری ہے اور سنت میری سنت اسکی ہے اور فضیلت میری فضیلت اسکی ہے اور میں افضل ہوں اس سے اور محیای کی
یا کو اہل مدینہ ساکن پڑھتے ہیں اور عراق کی یا کو مفتوح اور باقیوں نے بالعکس اسکے پڑھا ہے اور اب مشرکوں کی بطلان میں فرماتا ہے کہ قُلْ
کہہ تو اے محمد صلعم ان مشرکوں سے کہ أَغَيْرَ اللَّهِ أَبْغِي رَبًّا کیا سوائے خدا کے طلب کروں میں کسی پروردگار کو اور معبود حقیقی کی عبادت
میں اسکو شریک کروں وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ اور حال یہ ہے کہ وہ خدا پروردگار ہر چیز کا ہے پس سوا اسکے سب اسی کی پروردہ
اور مخلوق ہیں اور جو کہ ایسے ہیں وہ کیونکر پروردگار ہو سکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ولید بن مغیرہ کہتا تھا کہ اے اشراف عرب کہ تم پیروی میری کرو
اگر گناہ تمہارے میری گردن پر ہیں حقتعالی نے فرمایا کہ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ إِلَّا عَلَيْهَا اور نہیں کسب کرتا ہے ہر نفس بدی کو مگر اوپر
اسکے ہے وہ یعنی جو شخص کہ بدی کو کسب کرتا ہے وبال اسکا اسی شخص پر ہے نہ اسکے غیر پر کہ گناہ تو کوئی کرے اور عذاب کسی اور کو ہو ایسا نہیں
ہو سکتا وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ اور نہیں اٹھاتا ہے کوئی نفس بوجھ اٹھانے والا وِزْرَ أُخْرَىٰ بوجھ دوسرے نفس کا یعنی ایک شخص کے
گناہ کا عذاب دوسرے شخص پر نہیں ہو سکتا جو کوئی گناہ کریگا عذاب اس گناہ کا اسی شخص کو ہوگا نہ اسکے غیر کو ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ مَرْجِعُكُمْ پھر
طرف پروردگار تمہارے کے ہے پھرنا تمہارا واسطے جزائے اعمال کے قیامت کے روز فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ پس خبر دیگا تمکو ساتھ اس
چیز کے کہ تھے تم بیچ اسکے اختلاف کرتے دنیا میں دین کے مقدموں میں اور تمہارے بطلان کو خدا اسروز ظاہر کریگا اور فرماتا ہے کہ وَهُوَ الَّذِي
جَعَلَكُمْ اور وہ خدا وہ شخص ہے کہ کر دیا اسنے تمکو اے آدمیو خَلَائِفَ الْأَرْضِ جانشین زمین کا یعنی پہلے لوگوں کے کہ ایک زمانہ کے بعد
اپنے پہلے زمانہ کے لوگوں کے قائمقام ہوتے ہیں بعد میں پہلے زمانہ کے لوگوں کے کیا ہے یہ کہ تمکو خلیفة اللہ کیا کہ زمین میں تم اپنا تصرف کرتے ہو وَرَفَعَ
بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ اور بلند کیا بعض تمہارے کو اوپر بعض کے دَرَجَاتٍ درجوں میں یہ مفعول ثانی رفع کا ہے یعنی بلند کیا
تم میں سے بعضے کو بعضے پر درجوں اور مرتبوں میں کہ بعضے کو بزرگی اور شرف عطا کیا اور بعضے کو تونگری دی موافق مصلحت کے اور بعضے کو محتاج
اور بلا میں مبتلا کیا ہے لِيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ تاکہ آزماتا ہے وہ تمکو بیچ اس چیز کے کہ دیا ہے تمکو یعنی تاکہ تم سے معاملہ آزمانے والوں کا سا کرے ان
چیزوں میں کہ عطا کی ہیں تمکو اور دوسروں کو ظاہر ہو جاوے کہ کون تم میں سے شکر کرتا ہے مال اور جاہ اور بزرگی کا اور کون صبر کرتا ہے فقیری اور
بیماری پر اور کون شکر اور صبر نہیں کرتا ہے إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ الْعِقَابِ تحقیق پروردگار تیرا جلد کرنے والا عذاب کا ہے شکر اور صبر کے
نکرنے والوں پر وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ اور تحقیق کہ البتہ وہ بخشنے والا مہربان ہے شکر اور صبر کرنے والوں پر اور ہر ایک کو موافق اسکے اعمال کے جزا دیگا

سُورَةُ الْأَعْرَافِ یہ سورہ مکی ہے اور اسمیں دو سو پانچ آیتیں ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی
سورہ اعراف کو ہر مہینے میں تلاوت کرے تو وہ شخص قیامت کے روز زمرہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون میں داخل ہوگا اور اگر ہر جمعہ کو پڑھے
تو قیامت کے روز خدا تعالی اسکا حساب نکریگا اور بعد اسکے فرمایا کہ سب آیتیں اس سورہ کی محکم ہیں چاہیے کہ اسکی تلاوت کو ترک نکرے
کہ یہ سورہ قیامت کے روز اپنے تلاوت کرنے والے کی گواہی دیگی بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ الٓمٓصٓ یہ حروف

مقطعہ میں اور تحقیق حروف مقطعہ کے رمز کی سورۂ بقر میں گذر گئی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ نام ہے سورہ کا ہے اور یا نام قرآن کا ہے اور یا یہ کہ ہر حرف اسکا اشارہ ہے طرف ایک نام کے خدا کے ناموں میں سے جیسے کہ الف واسطے اللہ اور لام لطیف اور میم ملک اور صاد صمد ہوا اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ ان اللہ المقتدر الصادق یعنی میں ہوں خدا قادرت والا راست گو اور منقول ہے کہ ایک شخص بنی امیہ میں سے کہ بیدین تھا حضرت صادق علیہ السلام کے پاس آیا اور پوچھا کہ خدا تعالیٰ نے اپنی کتاب میں المص سے کیا ارادہ کیا ہے اور اسمیں حلال اور حرام میں سے کیا چیز ہے اور اسمیں وہ کیا ہے کہ جس سے آدمی فائدہ حاصل کریں حضرت صادق علیہ السلام یہ بات سنکر غصہ ہوئے اور فرمایا کہ وائے تجھ پر الف کے ایک عدد اور لام کے تیس اور میم کے چالیس اور صاد کے نوے یہ کتنے ہوئے اسنے کہا کہ ایک سو اکسٹھ ہوئے فرمایا کہ سلطنت تیرے بھائیوں کی یعنی بنی امیہ کی ایک سو اکسٹھ ہجری تک ہے پس جسوقت سنہ مذکورہ گذرے تو مسودہ کوفہ میں داخل ہوا اور حکومت بنی امیہ کی جاتی رہی **كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ** یہ سورت کتاب ہے کہ نازل کی گئی ہے طرف تیری اور کتاب انزل الیک خبر ہے مبتدائے محذوف کی اور تقدیر اسکی ہذا کتاب انزل الیک پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ سورت ہمنے طرف تیری نازل کی ہے **فَلَا يَكُنْ** پس چاہیئے کہ نہووے **فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ** سینہ تیرے میں تنگی اس سے کہ اسکے پہنچانے میں تو دلتنگ اور غمگین ہو بسبب جھٹلانے قوم تیری کے اور یہ سورت نازل کی ہے ہمنے طرف تیری **لِتُنْذِرَ بِهٖ** تاکہ ڈراوے تو ساتھ اسکے کافروں کو **وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ** اور نصیحت دینے والی ہے واسطے مومنوں کے اور ذکری مفعول مطلق فعل محذوف کا ہے اور خبر بھی ہو سکتا ہے مبتدائے محذوف کا اور فرماتا ہے کہ **اِتَّبِعُوْا** پیروی کرو تم **مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ** اس چیز کی کہ نازل کی گئی ہے طرف تمہارے **مِّنْ رَّبِّكُمْ** پروردگار تمہارے کی طرف سے کہ جسکے کرنیکا اسنے حکم کیا ہے اسکو کرو اور جس کام کو کہ اسنے منع کیا ہے اسکو مت کرو **وَلَا تَتَّبِعُوْا** اور نہ پیروی کرو **مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ** سوائے اس خدا کے دوستوں کی کہ وہ بت ہیں اور کفار انکو دوست کہتے ہیں اور یا یہ کہ شیاطین کی پیروی مت کرو کہ وہ لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں **قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ** بہت کم ہے کہ نصیحت پکڑتے ہو تم حق کی پیروی میں قلیلا صفت ہے مصدر محذوف کی اور ما اسمیں زائد ہے اور تقدیر اسکی ذکرا قلیلا ہے اور امر اور نہی کے ترک کرنیکی جہت سے خوف دلاتا ہے کہ **وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا** اور بہت بستیاں ہیں کہ ہلاک کیا ہے ہمنے انکو یعنی اسکے باشندوں کو بسبب انکے کفر اور سرکشی کے فرماتا ہے **فَجَآءَهَا بَاْسُنَا** پس آیا انکو عذاب ہمارا **بَيَاتًا** رات کو وقت سونے کے مثل قوم لوط کے شب کو انکے شہر کو الٹ دیا **اَوْ هُمْ قَآئِلُوْنَ** یا آیا عذاب ہمارا جسوقت کہ وہ قیلولہ کرتے تھے دوپہر کو جیسے کہ قوم شعیب کی کہ جبرئیل نے دوپہر کے وقت چیخ ماری وہ مر گئے یعنی بیہودہ وقت آرام کرنیکے ہیں اور بیچ ان دونوں وقتوں کے ہی میں انکو ہلاک کیا اور یہ ان کا حال ہے **فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ** پس نہ تھا پکارنا انکا اور فریاد کرنا انکا **اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ** جسوقت کہ آیا انکے پاس عذاب ہمارا **اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا** مگر یہ کہ کہا انہوں نے کہ **اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ** تحقیق کہ ہم تھے ظلم کرنیوالے اپنے نفسوں پر بسبب جھٹلانے پیغمبروں کے اور اسوقت انہوں نے اقرار کیا لیکن اسوقت کا اقرار اور نالہ وزاری نے انکو کچھ فائدہ نہ دیا اور قوم یونس اس سے مستثنیٰ ہے چنانچہ عنقریب انشاء اللہ تعالیٰ سورۂ یونس میں اسکا ذکر آویگا کہ تضرع اور زاری کر نیسے عذاب انکا دفع ہو گیا اور آخرت کے عذاب سے خوف دلاتا ہے کہ **فَلَنَسْـَٔلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ** پس البتہ سوال کرینگے ہم ان لوگوں سے کہ بھیجے گئے ہیں طرف انکی پیغمبر کہ کیا تمنے انکی پیغمبری کو قبول کیا ہے اور انہوں نے جو دعوت کی تھی اسکو قبول کیا اور تم کو خبر دی کہ ہمارے تمنے انکو کیا جواب دیا اور فرماتا ہے کہ **وَلَنَسْـَٔلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ** اور البتہ سوال کرینگے ہم پیغمبروں سے کہ تمنے ہمارے پیغام اور احکام ہمارے بندوں کو پہنچائے ہیں **فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ** پس البتہ بیان کرینگے ہم اوپر ان پیغمبروں کے اور انکی امتوں پر انکی اعمال اور کردار کو جو کچھ کہ دنیا میں واقع ہوئے ہیں **بِعِلْمٍ** ساتھ علم کے یعنی ہم اپنے بیان کرنیکے علم سے کہ ظاہر اور باطن سب کچھ ہمیشہ جانتے ہیں **وَّمَا كُنَّا غَآئِبِيْنَ** اور نہیں ہیں ہم غائب ہونیوالے پیغمبروں کے اقوال اور افعال سے کہ ہم اطلاع نہ رکھتے ہوں بلکہ ہم انکے ہمراہ ہیں اور انکے سب احوال اور حالات پر مطلع ہیں اور فرماتا ہے کہ **وَالْوَزْنُ** اور وزن کرنا نامہ اعمال کا **يَوْمَئِذِ** اس روز یعنی قیامت کے روز **نِ الْحَقُّ** حق ہے پس **فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ**

پس وہ شخص کہ سنگین ہوئیں وزن اُسکی نیکیان یعنی ہون فَاُولٰٓئِكَ پس یہ لوگ کہ اُنکی نیکیون کے وزن زیادہ ہین هُمُ الْمُفْلِحُونَ وہی
رستگاری پانیوالے ہین اور عذاب سے نجات حاصل کرنیوالے ہین وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ پس وہ شخص کہ سبک ہون وزن اُسکے
یعنی اُسکی نیکیون کے وزن سبک ہون اور گناہ اُسکے زیادہ ہون اور بہت کم ہون نیکیان اُسکی فَاُولٰٓئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوٓا اَنْفُسَهُمْ پس وہ
لوگ ہین کہ خسارہ میں ڈالا انہون نے جانون اپنی کو اور اپنے نفسون کو عذاب اور ہلاکت میں بِمَا كَانُوا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُونَ ۔ بسبب اسکے
کہ تھے وہ ساتھ آیتون ہماری کے ظلم کرتے کہ اُنکو جھٹلاتے تھے تصدیق کرنیکے عوض میں اور وزن کے معنی مین اختلاف بہت ہے بعضے کہتے ہین
کہ وزن یعنی حکم خدا ہے کہ عدل اور انصاف کے ساتھ ہو یعنی جیسے کہ کوئی ترازو میں کسی چیز کو وزن کرتا ہے کہ کوئی پلہ کسی پلہ پر غالب نہو ایسے
ہی خدا تعالیٰ عدل اور انصاف سے حکم کریگا بدون زیادتی اور کمی کے اور بعضے کہتے ہین کہ یہ اعمال بندونکے ترازو مین تولے جاوینگے اور ترازو اس
روز کھڑی کیجاویگی کہ اُسکی چوٹی اور دو پلہ ہون گے اور سب خلائق اُسکو دیکھینگے کہ انصاف ظاہر کیا جاوے اور عذر باقی نرہے اور ابن عباس سے
روایت ہے کہ ڈنڈی اُس ترازو کی پچاس ہزار برس کی راہ کی لمبی ہوگی اور پلہ اُسکا ایک تو نور کا ہے اور دوسرا تاریکی کا نیک اعمال کو نور کے
پلہ مین رکھینگے اور اعمال بد کو تاریکی کے پلہ میں اور حضرت صادق علیہ السلام سے کسی نے پوچھا تھا کہ کیا اعمال تولے جاوینگے فرمایا کہ نہیں اسواسطے
کہ اعمال اجسام کی قسمون سے نہیں ہین کہ اُنکا وزن کیا جاوے اور محتاج وزن کرنیکی طرف وہ ہوتا ہے کہ جو اُسکی گرانی اور سبکی کو نجانتا ہو اور خدا
پر کچھ پوشیدہ نہیں ہے سائل نے پوچھا کہ پھر معنی اُسکے کیا ہین کہ خدا تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فرمایا کہ پس وہ شخص کہ غالب
ہون اعمال نیک اُسکے اور اب خدا تعالیٰ اپنی نعمتون کو جو کہ بندون پر ہین بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِى الْاَرْضِ
اور البتہ تحقیق قدرت اور جگہ دی ہمنے تم کو بیچ زمین کے ایسے آدمیو کہ ہر طرح سے اُسمیں تم تصرف کرتے ہو مکان بناتے ہو درخت لگاتے اور
زراعت کرتے ہو وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ اور کردی ہمنے واسطے تمہارے بیچ اُس زمین کے معاشین کہ کسب کرکے پیدا کرتے ہو
قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ بہت کم ہے کہ شکر کرتے ہو تم باوجود اسقدر بزرگی ہونے اس نعمت کے اور قلیلا صفت ہے مصدر محذوف کی
اور ما اُسکے بعد زائد ہے اور تقدیر اُسکی شکرا قلیلا ہے اور فرماتا ہے کہ وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ اور البتہ تحقیق پیدا کیا ہمنے تم کو یعنی آدم کو کہ پدر تمہارا
ہے ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ پھر صورت بنائی ہمنے تمہاری بہت خوب اور پاکیزہ صورت یعنی تمہارے باپ آدم کی صورت کہ اُسکو مٹی سے پیدا کیا ثُمَّ
قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ پھر کہا ہمنے واسطے فرشتون کے یعنی بعد داخل کرنے روح کے آدم میں فرشتون سے ہمنے کہا کہ اسْجُدُوا لِاٰدَمَ سجدہ کرو
واسطے آدم کے سجدہ تعظیم فَسَجَدُوٓا پس سجدہ کیا اُن فرشتون نے سب نے اِلَّآ اِبْلِيسَ مگر ابلیس نے کہ اُسنے تکبر اور حسد کی راہ سے آدم
کو سجدہ نکیا کہ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِينَ نتھا وہ سجدہ کرنیوالون میں سے آدم کو قَالَ کہا خدا نے ابلیس کو مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ
کس چیز نے منع کیا تجھکو اس سے کہ سجدہ کرے تو اِذْ اَمَرْتُكَ جسوقت کہ حکم کیا ہمنے تجھکو آدم کے سجدہ کرنیکا اور لا تسجد میں لا زائد ہے قَالَ
کہا ابلیس نے خدا تعالیٰ کے جواب میں کہ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ میں بہتر ہون اُس آدم سے اسواسطے میں نے اُسکو سجدہ نہیں کیا ہے اور میری بہتری
ہونیکی وجہ یہ ہے کہ خَلَقْتَنِىْ مِنْ نَّارٍ پیدا کیا ہے تو نے مجھکو آگ سے کہ وہ جوہر لطیف نورانی ہے وَخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ اور پیدا کیا ہے
تو نے اُس آدم کو مٹی سے کہ وہ ایک جسم کثیف اور تاریک ہے اور ابلیس ایک عنصر کو دوسرے پر قیاس کرکے بڑی غلطی میں پڑا اور اگر لحاظ اُسکے
فاعل کا کرتا تو آدم کا بہتر ہونا اُسکو معلوم ہوتا اسواسطے کہ خدا تعالیٰ آدم کو فرماتا ہے کہ اُسکو میں نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ خلقت بیدی
اور فرماتا ہے کہ نفخت فیہ من روحی یعنی اپنی روح خاص ہمنے اُسمیں پھونکی اور روح کہ سبھی قبول ہی اور کسی اعتبار سے خاک بہتر ہے آگ سے ایک تو یہ کہ آگ
خائن ہے جو چیز اُسمین رکھو اُسکو جلا دیتی ہے اور خاک امین ہے جو چیز اُسمین رکھو بدستور وہ اُسکو نگاہ رکھتی ہے اور امین خائن سے بہتر ہے اور دوسرے یہ
کہ آگ میں سرکشی اور تکبر ہے اور خاک میں تواضع اور افتادگی ہے اور تواضع تکبر سے بہتر ہے اور خاک نقش کو قبول کرتی ہے جیسے کہ آدم نے نقش معرفت خدا کا

۱ ع ۸

کا قبول کیا اور آگ کہ نقش کو جلا دینی ہو جیسے کہ نقش معرفت کا ابلیس مین سے جلا دیا فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّہٖ یعنی پس خارج ہوا حکم پروردگار اپنے سے اور
حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ابلیس نے اپنے نفس کو آدم پر قیاس کیا اور اگر اُس جوہر پر قیاس کرتا کہ جس جوہر سے خدا تعالی نے
آدم کو بنایا ہے تو معلوم ہوتا کہ وہ جوہر بدرجہا نورانیت اور روشنی مین آگ سے زیادہ اور بہتر ہے اور ثعلبی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ پہلے جسنے
قیاس کیا ہے اور خطا کی ہے وہ ابلیس ہے پس جو کوئی دین مین قیاس کرے اُسکو ابلیس کے مقربوں مین سے شمار کرینگے اور ملل و نحل مین لکھا ہے کہ
اوّل نزاع جو عالم مین ہوا ہے وہ سجدہ نکرنا ابلیس کا تھا آدم کو اور اوّل نزاع جو اس اُمت مین واقع ہوا ہے وہ مقدمہ قرطاس ہے یعنی دوات اور
قلم نہ دینا عمر کا رسول خدا کو واسطے لکھنے وصیت کے اور ابوحنیفہ ایک مرتبہ حضرت صادق علیہ السلام کے پاس آیا تو حضرت نے فرمایا کہ اے ابوحنیفہ مجھکو خبر
پہنچی ہے کہ تو قیاس کرتا ہے کہا ہان حضرت صادق نے فرمایا کہ قیاس مت کر اسواسطے کہ جسنے پہلے قیاس کیا تھا وہ ابلیس ہے اور جسوقت
ابلیس نے تکبر کیسبب سے آدم کو سجدہ سے انکار کیا تو قَالَ کہا خدا نے اُس سے کہ تو نے میرے حکم کو قبول نکیا آدم کے سجدہ کرنیمین فَاهْبِطْ
مِنْهَا پس اُتر جا تو اِس آسمان سے یا اُس مرتبہ سے کہ تجھکو آسمان پر ہمراہ ملائکہ کے ہے یا یہ کہ بہشت سے چلا جا فَمَا يَكُونُ لَكَ
اَنْ تَتَكَبَّرَ پس نہین درست ہے واسطے تیرے یہ کہ تکبر کرے تو فِيهَا بیچ اُس آسمان کے یا بیچ بہشت کے اسواسطے کہ وہ مقام عاجزی کرنیوالون
ہے فَاخْرُجْ پس نکل جا تو وہان سے اِنَّكَ مِنَ الصَّاغِرِينَ تحقیق تو خوار اور ذلیل ہونیوالون مین ہے اور کہتے ہین کہ اسمین تنبیہ ہے اِس امر پر
کہ تکبر واسطے اہل بہشت کے لائق نہین ہے اور خدا تعالی نے جو ابلیس کو نکالا ہے تکبر کیسبب سے نکالا ہے نہ فقط گناہ اور نا فرمانی کی جہت سے اور جناب رسول خدا
صلعم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی تواضع کرتا ہے خدا تعالی اُسکو بلند کرتا ہے اور جو کوئی تکبر کرتا ہے خدا تعالی اُسکو پست کرتا ہے اور جسوقت خدا تعالی
نے ابلیس کو لعنت کی اور اپنی رحمت سے نا امید کیا تو وہ مایوس ہوا اور اپنے واسطے اُسنے مہلت چاہی چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ قَالَ کہا
اُس ابلیس نے کہ خداوندا اَنْظِرْنِىٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُونَ مہلت دے تو مجھکو اُسدن تک کہ اُٹھائے جاوینگے قبرون سے یعنی روز قیامت تک
کہ موت نہو اور نہ عذاب مجھکو کر قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ کہا خدا نے کہ تحقیق تو مہلت دئے گئون سے ہے جبتک کہ میری مصلحت
ہو مہلت دینے مین اور اس مہلت دینے مین امتحان بندون کا ہے اور امتحان اُنکا یہ ہے کہ اگر ابلیس کی مخالفت کو اختیار کرینگے تو مستحق ثواب عظیم
کی ہونگے اور مہلت ابلیس کو پہلی صور تک ہے چنانچہ دوسری جگہہ فرمایا ہے کہ وقت معلوم تک مہلت ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول
ہے کہ موت ابلیس کی بعد نفخہ اولی کی اور پہلے دوسرے صور کے ہے اور جسوقت خدا تعالی نے ابلیس کو مہلت دی تو قَالَ کہا اُسنے کہ
فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِىْ پس بسبب اسکے کہ حکم گمراہی کا کیا ہے تو نے مجھکو کہ مجھکو گمراہ مقرر کیا ہے تو نے اور یا گمراہ کیا ہے تو نے مجھکو اسواسطے کہ تو نے مجھکو
تکلیف سجدہ کرنیکی دی اور مین انکار اُسکا کرکے گمراہ ہو گیا ہون تو اسسے قسم ہے لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ البتہ بیٹھونگا مین واسطے اُن آدمیون
مثل رہزنون کے واسطے تاراج کرنے متاع ایمان اور طاعت اُنکی کے صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ راہ تیری سیدہی پر کہ فرزندان آدم کو گمراہ کرتا
رہون اور تیری راہ سے اُنکو پھیرتا رہون اور بِمَآ اَغْوَيْتَنِىْ کی قسم محذوف کے متعلق ہے اور نصب صراط کا نزع خافض سے ہے اور کہتا ہے ابلیس کہ
ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ پھر البتہ آونگا مین اُن آدمیون کے پاس مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ آگے اُنکے سے کہ امر آخرت آگے اُنکے ہے اُس سے
اُنکو بہکاؤنگا کہ بعد مرنیکے پھر زندہ نہونگے اور بہشت اور دوزخ اور حساب اور جزا اور ثواب اور عذاب بعد مرنیکے کچھ نہین ہے وَمِنْ خَلْفِهِمْ اور
آؤنگا مین پیچھے اُنکے سے کہ امر دنیا پیچھے اُنکے ہے اور دنیا کے امر مین اُنکو بہکاؤن اور دنیا کو اُنکی نظر مین مزین اور آراستہ کرون اور مال کا جمع کرنا اور
بخیلی اور بیجا صرف کرنا اُنکے دلون مین ڈالدون اور واجبات کو اُنسے ترک کراؤن اور ممنوعات کے کرنیکی اُنکو رغبت دلاؤن وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ
اور آؤنگا مین جانبون راست اُنکے سے کہ وہ جانب حسنات اور نیکیون کی ہے اور اُنکو اعمال نیک کرنیسے باز رکھون اور فخر اور تکبر پر ڈالون کہ اُنکو اپنے اعمال
نیک کا بڑا گھمنڈ اور ناز ہو اور ریا کرنے پر اُنکو ڈالدون وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ اور آؤنگا مین طرفون چپ اُنکے سے کہ وہ طرف گناہون کی ہے اور اعمال بد

قیاس کرنا ابلیس کا فعل ہے

انکی نظرون مین آراستہ کرکے دکھلاؤن غرض یہہ ہے کہ چارون طرف سے آکر انکو گمراہ کرون اور اسکی تفسیر مین امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت
فرمایا کہ من بین ایدیہم سے یہہ مراد ہے کہ کار آخرت کو انکے دلون اور نظرون مین خوار اور بیمقدار کردون اور من خلفہم سے مراد یہہ ہے کہ انکو وسوسہ کرون تاکہ
وہ مال کو جمع کرین اور بخیلی کرکے زکوۃ کو ادا نکرین تاکہ وارثون کیواسطے باقی رہے اور عن ایمانہم سے یہہ مراد ہے کہ کار دین انپر تباہ اور خراب کرون
اور دلون مین انکو شبہ ڈالون اور عن شمائلہم سے مراد یہہ ہے کہ دنیا کی لذتون اور خواہشون کو انکے دلون مین درست کرون اور انکو نفسون کی
خواہشون پر رکھون **ولا تجد** اور نپاویگا تو **اکثرہم شاکرین** اکثر انکو شکر کرنیوالے بلکہ اکثر فرزندان آدم مین سے مشرک ہین
اور اپنی نعمت دینے والے حقیقی کو نہ پہچانین اور اسکا شکر نکرین جسوقت خدا تعالی نے ابلیس سے یہہ کلام سنا تو **قال** کہا کہ **اخرج منہا**
نکل تو اس بہشت سے یا آسمان سے **مذؤما** بدحال عیب ناک ہوکر **مدحورا** رانده ہوا رحمت سے اور یہہ دونو حال واقع ہوئے
ہین اور زہری نے مذوم کو بتخفیف ہمزہ پڑہا ہے اور فرمایا خدا نے ابلیس کو کہ **لمن تبعک منہم** البتہ جو شخص کہ پیروی کریگا تیری ای
ابلیس ان آدمیون مین سے اور تیرے وسوسہ ڈالنے کے مطابق اپنا چلن کہیگا تو **لاملئن جہنم منکم اجمعین** البتہ پر کرونگا مین دوزخ
تم سب سے یعنی تجہسے اور تیری پیروی کرنیوالون سے اور حضرت صادق علیہ السلام سے اخرج منہا فانک رجیم کی تفسیر مین روایت ہے کہ ابلیس نے
خدا تعالی سے کہا کہ خداوندا تو عادل ہے اور ظلم نہین کرتا ہے کیا میرے عمل نیک کا ثواب باطل ہوگیا ہے فرمایا کہ نہین ولیکن سوال کر تو مجہسے امر
دنیا مین جو چاہے اپنے عمل کیعوض مین کہ مین تجکو ثواب اسکا دونگا اول سوال اسکا یہہ تہا کہ دنیا مین مجکو تو ہمیشہ باقی رکہہ قیامت تک فرمایا کہ دیا
مینے تجہکو پہر سوال کیا ابلیس نے کہ غالب کر تو مجہکو اولاد آدم پر فرمایا کہ غالب کیا مینے تجکو پہر کہا کہ جاری کر تو مجہکو انکی بدنون مین جیسے کہ خون رگون مین
جاری ہوتا ہے فرمایا کہ جاری کیا مینے تجکو پہر کہا کہ اگر انکو واسطے ایک فرزند پیدا ہو تو میرے واسطے دو فرزند پیدا ہون اور دیکہین ہم انکو اور نہ
دیکہین وہ ہم کو اور جس صورت مین چاہین انکے روبرو ہم بنجائین فرمایا کہ دیا مینے تجکو پہر کہا کہ خداوندا زیادہ کر تو میرے واسطے فرمایا کہ تیرے واسطے اور
تیری اولاد کیواسطے انکے سینے تمہارے وطن مینے مقرر کئے تم انکے سینون پر بیٹہا کرو کہا کہ اے پروردگار میرے بس کافی ہے مجکو جو کچہ کہ تو نے دیا
اور کہا کہ اسمین سب کو بہکاؤنگا مگر جو بندے تیرے کہ خالص ہین انپر میرا قابو نہوگا اور حضرت صادق علیہ السلام سے کسی نے سوال کیا کہ کیا
سبب ہے کہ حقتعالی نے ابلیس کو اسقدر اختیار دیا فرمایا کہ اسواسطے کہ اسنے خدا کا شکر کیا تہا راوی نے پوچہا کہ وہ کیا تہا فرمایا کہ چار
ہزار برس تک دو رکعت نماز کی پڑہی تہی یہہ سبب اسکا ہے اور بعد نکالنے ابلیس کے خدا تعالی نے آدم سے فرمایا کہ **ویا آدم** اور اے آدم
اسکن انت وزوجک الجنة رہ تو اور زوجہ تیری بہشت مین **فکلا منہا حیث شئتما** پس کہاؤ تم جسجگہ سے کہ چاہو تم میوے
بہشت کے **ولا تقربا ہذہ الشجرة** اور نزدیک مت جاؤ تم اس درخت کے کہ موافق مشہور کے وہ گیہون کا درخت ہے کہا ہے مین نے کہ کہا جاؤ
اور اگر تم کہاؤ گے اسمین سے تو **فتکونا من الظالمین** پس ہوجاؤ گے تم ظلم کرنیوالون سے اپنے نفسون پر کہ ثواب تمہارا کم ہوجایگا بسبب
ترک اولی کے اور تفصیل اسکی سورہ بقر مین گذرچکی ہے **فوسوس لہما الشیطان** پس وسوسہ کیا واسطے ان دونون کے شیطان نے یعنی آدم اور
حوا کو شیطان نے وسوسہ کیا **لیبدی لہما** تاکہ ظاہر کرے واسطے ان دونون کے **ما وری عنہما** وہ چیز کہ پوشیدہ کیگئی تہی ان دونون سے
من سوآتہما ستر ان دونون کے سو لام لیبدی کا عاقبت کا ہے یعنی اسکے وسوسہ کرنیکا انجام یہہ ہے کہ ظاہر ہو جاوے ستر انکا شیطانکی پیروی
کے سبب سے اور وہ دونو برہنہ ہوجائین کہتے ہین کہ خدا تعالی نے آدم اور حوا کو ستر کے پوشیدہ کرنیکو لباس انکو پہنایا تہا ابلیس نے جانا کہ سبب
ترک کرنے اس امر بہتر کے لباس انکا دور ہوجایگا اسلئے وسوسہ اس امر کے ہوا کہ یہہ گیہون کو کہالیوین اور لباس انکا انکے بدنون سے دور ہوجائے
تاکہ بہشت کے باشندون کے روبرو یہہ نادم ہون اس جہت سے ابلیس ہوا اور سانپ کے وسیلہ سے بہشت مین پہنچا وسوسہ کرنیکو واسطے اور معنی
وسوسہ کے پوشیدہ آواز کے ہین اور وسوس الیہ اور وسوس لہ مین فرق یہہ ہے کہ وسوس الیہ مین معنی کا ڈالدینا ہے آواز پوشیدہ سے اور وسوس

وہم مین ڈالدیا یہ نصیحت کرکے اور آدم اور حوا اسکے فریب سے غافل تھے اور یہہ جانتے تھے کہ دنیا مین کوئی خدا کی جھوٹی قسم نہین کہاتا ہے اور ایسی صورت بنا کر شیطان آدم اور حوا کے پاس گیا کہ وہ ہرگز نہین پہچانتے تھے کہ یہ شیطان ہے اور جسوقت بہشت مین پہنچا تو انکو بہکانا شروع کیا وَقَالَ اور کہا کہ مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا نہین منع کیا تمکو پروردگار تمہارے نے عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ کہانے اس درخت کے سے اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ مگر واسطے بچانے اس امر کے کہ ہوجاؤ تم دو فرشتے خوبصورت اور بلند مرتبہ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ یا ہوجاؤ تم ہمیشہ رہنے والون بہشت کے کہ ہرگز تمکو موت نہ آوے وَقَاسَمَهُمَآ اور قسم کہائی ان دونو سے اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ کہ تحقیق مین واسطے تمہارے البتہ نصیحت کرنیوالون مین سے ہون کہ مین از راہ شفقت اور دلسوزی تمکو کہتا ہون کہ اس درخت مین سے کہاؤ تاکہ ہمیشہ رہو پس آدم کو گمان ہوا کہ خدا کی جھوٹی قسم کوئی نہین کہاتا ہے اسواسطے اسکے فریب مین آگئے فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ پس اتار دیا انکو شیطان ساتھ فریب کرکے مرتبہ بلند انکے سے طرف پستی کی کہ جھوٹی قسم کہا کر انکو فریب دیا یہانتک کہ گیہون کہانے پر تیار ہوگئے فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ پس جسوقت چکہا انہون نے اس درخت کو بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا ظاہر ہوگیا واسطے ان دونو کے ستر انکا کہ لباس انکا بدن پر سے گر پڑا اور برہنہ ہوگئے اور پھر ایک ان دونون سے دوسرے کے ستر کو دیکہتا تہا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ شروع کیا ان دونو نے چپکانا عَلَيْهِمَا اپنے اپنے ستروں پر مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ پتون بہشت کے سے واسطے پوشیدہ کرنے ستر کے کہتے ہین کہ انجیر کے پتون سے انہون نے اپنے بدن کو چھپایا تہا اور جسوقت آدم اور حوا نے پتون سے اپنے بدن کو چھپایا اور ایک طرف سے دوسری طرف کو بہاگنے لگے تو خدا تعالی نے انکو پکار کر عتاب فرمایا ہے کہ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اور پکارا ان دونو کو پروردگار انکا کہ اے آدم اور حوا اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ کیا نہین منع کیا تہا مینے تم دونو کو اس درخت کے کہانے سے وَاَقُلْ لَّكُمَآ اور کہا تہا مینے واسطے تمہارے اور نہ ڈرایا تہا تمکو مینے کہ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا تحقیق شیطان واسطے تمہارے عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ دشمن ظاہر ہے کہ اسکے کہنے پر عمل نہ کرنا اور کہتے ہین کہ جسوقت آدم اور حوا اپنے بدن کو پیڑ سے چہپا کر بہاگنے لگے تو حق تعالی نے فرمایا کہ اے آدم اور حوا تم مجہسے بہاگتے ہو آدم نے عرض کی کہ خداوندا مجہے تجہسے شرم آتی ہے کیونکہ مین تجہسے بہت شرمندہ ہون اسواسطے تجہسے چہپ کر بہاگتا ہون اور اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہون اور نہایت عاجزی اور زاری سے عرض کی چنانچہ خدا تعالی بیان کرتا ہے انکے دعا کرنیکو کہ قَالَا کہا ان دونو نے یعنی کہا آدم اور حوا نے اپنے پروردگار کو کہ رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا اے پروردگار ہمارے ظلم کیا ہمنے جانون اپنی پر ایک بہتر امر کے ترک کرنیسے وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا اور اگر نہ بخشیگا تو واسطے ہمارے اس امر اولی کے ترک کرنیکی خطا کو وَتَرْحَمْنَا اور نہ رحم کریگا تو ہمپر لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ البتہ ہوجاوینگے ہم نقصان والون مین سے سبب کم ہوجانے ثواب کے اور حضرت آدم نے اپنے تئین ظالم اور خاسر فرمایا ہے اسواسطے کہ اس بہتر امر کے ترک کرنیسے جو ثواب مین انکے نقصان ہوا تو گویا انہون نے اپنے نفس پر ظلم کیا اور خسارہ مین ہے کہ اسکے فائدہ کو فوت کیا اور اولیاء اللہ ادنی اور صغیر گناہ کو بھی بہت بڑا اور عظیم جانتے ہین اسواسطے انہون نے ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا کہا ورنہ گناہ انکا ایسا نہ تہا کہ جو باعث عذاب کا ہو اسواسطے کہ انبیاء معصوم ہین اور ان سے ایسا گناہ صادر نہین ہوسکتا کہ جسکے سبب سے مستحق عذاب کے ہون اور خدا تعالی کا ان پر عتاب ہوا اور کہتے ہین کہ ابلیس نے سانپ کو وسوسہ کیا اور سانپ نے حوا کو اور حوا نے آدم کو اسواسطے حق تعالی نے سب کو خطاب کیا چنانچہ فرماتا ہے کہ قَالَ کہا خدا نے آدم اور حوا اور سانپ اور ابلیس کو کہ اهْبِطُوْا اتر جاؤ تم طرف زمین کے کہ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ بعض تمہارا واسطے بعض کے دشمن ہے اور اسیواسطے سانپ اور آدمی مین دشمنی ہے اور مور اور سانپ مین دشمنی ہے کہ مور سانپ کو کہا جاتا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ خطاب آدم اور حوا کیطرف ہے اور مراد اس سے انکی اولاد ہے انکی پشتون پر کہ وہ آپس مین عداوت کرینگے اور ایسا ہی وقوع مین آتا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ تم زمین پر جاؤ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ اور واسطے تمہارے بیچ زمین کے جگہ ٹہرنیکی ہے وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ اور فائدہ اٹھانا ہے ایک وقت تک کہ وہ وقت مرنے کا ہے حضرت آدم یہ بات سنکر

ہوتا اور جانا کہ بہشت میں آنا ہوگا قَالَ کہا خدا تعالیٰ نے آدم سے کہ فِيهَا تَحْيَوْنَ بیچ اُس زمین کے زندگانی کروگے تم وَ
فِيهَا تَمُوتُونَ اور بیچ اُس زمین کے مروگے تم اور گڑوگے تم وَمِنْهَا تُخْرَجُونَ اور اُس زمین سے نکالے جاؤگے تم واسطے جزائے
اعمال کے آدم نے جب یہ سنا تو خوش ہوئے اور جانا کہ بہشت میں اتفاق جانیکا ہوگا اور اب خدا تعالیٰ اپنی نعمتوں کو بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے
يَا بَنِي آدَمَ اے فرزندان آدم قَدْ أَنْزَلْنَا تحقیق نازل کیا ہے ہمنے عَلَيْكُمْ لِبَاسًا اوپر تمہارے لباس کو کہ بارانکو
نازل کیا اور اُس سے روئی پیدا ہوئی اور روئی سے کپڑا بنایا کہ يُوَارِي سَوْآتِكُمْ پوشیدہ کرتا ہے ستر تمہارے کو اُس لباس سے اور سوأت کو [illegible]
نے تشبیہ دیا اور پڑھا ہے وَرِيشًا اور نازل کیا ہمنے لباس زینت کو کہ اُس سے اپنے تئیں آراستہ کرتے ہو اور بعضے کہتے ہیں کہ لباس تو وہ ہے
کہ ستر کو پوشیدہ کرے اور اسکے سوا جو اور کپڑے پہنتے ہیں وہ ریش ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ لباس تو وہ ہے کہ روئی سے بنا ہو اور ریش وہ ہے کہ
جو ریشم سے بنا ہو اور ریش پرندونکے پرونکو کہتے ہیں جیسے کہ پر پرندہ کا لباس اور زینت اسکی ہوتی ہے ایسے ہی آدمی کا لباس تجمل کا اُسکے
واسطے زینت ہوتی ہے اسواسطے آدمی کے لباس کو ریش فرمایا وَلِبَاسُ التَّقْوَىٰ اور لباس تقوی اور پرہیزگاری کا یعنی وہ لباس کہ جو واسطے
تواضع کے پہنتے ہیں جیسے کہ لباس اون کا اور روئی کا کہ جو سخت اور موٹا ہو ذَٰلِكَ خَيْرٌ وہ بہتر ہے لباس نرم سے اور تکلف کے لباس سے
کہ وہ لباس متکبروں کا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ لباس تقوی سے مراد لباس سفید ہے اور امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا کہ لباس تو
وہ کپڑے ہیں کہ جو تم پہنتے ہو اور ریش سے مراد متاع اور مال ہے اور لباس تقوی سے مراد عفت ہے اسواسطے کہ عفت والے آدمی کا ستر ظاہر نہیں
ہوتا ہے اگرچہ وہ کپڑوں سے برہنہ ہو اور بدکار کا ستر ظاہر ہوتا ہے اگرچہ وہ کپڑے پہنے ہوئے ہو ذَٰلِكَ وہ یعنی نازل کرنا لباس کا مِنْ
آيَاتِ اللَّهِ نشانیوں فضل اور رحمت خدا کی سے ہے کہ جس سے ستر کی پوشش ہوتی ہے اور بے پروائی ہے بتوں کے ستر [illegible]
لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ تاکہ وہ نصیحت پکڑیں اور اس نعمت کی قدر کو جانیں اور پرہیزگاری کو اختیار کریں اور اب بطور نصیحت کے فرماتا
ہے يَا بَنِي آدَمَ اے فرزندان آدم لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ چاہیے کہ فتنہ میں نہ ڈالے تمکو شیطان کہ تمکو فریب دیکر اور اغوا کرکے
بہشت کی راہ سے باز رکھے كَمَا أَخْرَجَ أَبَوَيْكُمْ جیسے کہ نکالدیا باپ اور ماں تمہاری کو یعنی آدم اور حوا کو مِنَ الْجَنَّةِ بہشت سے فریب دیکر
يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا کھینچتا تھا اُن دونوں سے لباس اُنکا اُنکے بدنوں سے لِيُرِيَهُمَا سَوْآتِهِمَا تاکہ وہ دکھلاوے اُن دونوں کو
ستر انکا آپس میں ایک کو دوسرے کا پس جسوقت کہ اُسنے تمہارے باپ اور ماں کا یہ حال کیا کہ انکو برہنہ کیا اور بہشت سے نکالا فریب کرکے تو اس
سے تم کو اسکے مکر سے بچنا چاہیئے اور اُس سے پرہیز کرنا چاہیئے کہ وہ تمہارے بھی درپے ہے اور چاہتا ہے کہ بہشت کی راہ سے انکو بند کردے
إِنَّهُ يَرَاكُمْ هُوَ وَقَبِيلُهُ تحقیق کہ وہ شیطان دیکھتا ہے تم کو اور لشکر اسکا مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ اسجگہ سے کہ نہیں دیکھتے
تم انکو یعنی وہ لوگ بسبب لطافت اور شفافی بدن کے تمکو نہیں دکھائی دیتے ہیں اور تم جو خاکی بدن رکھتے ہو وہ تم کو دیکھتے ہیں ایسے دشمن سے
بچنا چاہیئے اور اسکے مکر اور فریب سے محفوظ رہنے میں کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ اپنے کام میں قصور نہیں کرتا ہے چاہتا ہے کہ جسطرح ممکن ہو بہشت
کی راہ سے اولاد آدم کو باز رکھنا چاہیئے اور اے غافلو تم اسکی پیروی کرکے دوزخ کو تم اختیار کرتے ہو کہ نماز اور روزہ میں قصور کرتے ہو اور افعال
بد میں مشغول رہتے ہو اور مال کو جمع کرتے ہو اور بخل کی راہ سے زکوۃ کو ادا نہیں کرتے ہو اور اگر خرچ کرتے ہو تو بیجا خرچ کرتے ہو جسکا حکم نہیں ہوا اور
راہ خدا میں مال کو صرف نہیں کرتے ہو کہ آخرت میں اسکا فائدہ پاؤ اور اپنے معبود کے ذکر سے بہت غافل رہتے ہو اور کہتے ہیں کہ جن آدمیوں پر
اسی سبب سے فخر کرتے ہیں کہ ہمتو آدمیوں کو دیکھتے ہیں اور آدمی ہم کو نہیں دیکھتے ہیں اور زمین کے نیچے سے وہ باہر آتے ہیں اور زمین کے اندر چلے جاتے ہیں
اور آسمان کیطرف اڑتے ہوئے چلے جاتے ہیں اور پھر نیچے کو آتے ہیں اور بوڑھے ہو کے انکے لڑکے پیری کی پھر جوان ہو جاتے ہیں اور فرماتا ہے کہ إِنَّا جَعَلْنَا
الشَّيَاطِينَ تحقیق ہمنے کردیا ہے شیاطین کو أَوْلِيَاءَ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ دوست واسطے اُن لوگوں کے کہ نہیں ایمان لاتے ہیں

اسواسطے کہ ہمنے انکو انکے حالپر چھوڑ دیا ہی بسبب انکے انکار کرنیکے دلیلون روشن اور ظاہر سے اور توفیق کو انسے اٹھا لیا ہی اسلیئے وہ لوگ شیاطین کی پیروی کرتے ہین اور شیاطین انکے دوست ہین بسبب مناسبت فیمابین کے بخلاف خالص مومنین کی کہ وہ بسبب تامل اور فکر کرنیکے دلیلون حق کو مستحق توفیق اور لطف الہی کی ہین اور وہ شیاطین کی اغوا سے محفوظ رہتے ہین اور واجبات کو ادا کرتے ہین اور ممنوعات سے پرہیز کرتے ہین اور کہتے ہین کہ عرب کے لوگ برہنہ ہوکر خانہ کعبہ کا طواف کرتے تھے اور کہتے تھے کہ خدا تعالی نے ہمکو اسیطرح حکم کیا ہی اور جن کپڑون مین ہمنے گناہ کیے ہین انمین ہم طواف نہین کرتے ہین اور عورتین انکی ایک چیز چمڑے کی بنی ہوئی مثل لنگوٹی کے اپنے ستر پر رکھتی تھین اور کہتے ہین کہ ایک عورت قبیلہ بنی عامر مین سے طواف کرتی تھی اور اس مضمون سے شعر پڑھتی تھی کہ آجکے دن بعض یا کل ستر ظاہر ہوتا ہے اور جو کچھ کہ ظاہر ہوتا ہی مین اسکو حلال نہین جانتی ہون اور طواف کو بعضے بدن پوشیدہ سے صحیح نہین شمار کرتے ہیون جسوقت اسلام شروع ہوا تو مسلمانون نے انکو ملامت کرکے کہا کہ تم برہنہ ہوکر طواف کرتے ہو انہون نے جواب دیا کہ ہمنے اپنے باپون کو اسیطرح پایا ہی ہم انکی پیروی کرتے ہین خدا تعالی نے یہ آیت نازل کرکے فرمایا کہ **وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً** اور جسوقت کرتے ہین وہ کفار فحش کو جیسے کہ برہنہ ہوکر طواف کرنا یا بت پرستی کرنی یا احکام ظالم کو اپنا امام بنانا ایسے ایسے فحش کے کام کرکے **قَالُوْا** کہتے ہین وہ کفار کہ **وَجَدْنَا عَلَیْہَا** پایا ہے ہمنے اوپر اسکے **اٰبَاۗءَنَا** باپون اپنے کو **وَاللّٰہُ اَمَرَنَا بِہَا** اور خدا نے حکم کیا ہی ہمکو ساتھ اسکے دو دلیلین کفار نے یہان بیان کین ایک تو پیروی باپون کی دوسری یہ کہ خدا نے ہمکو حکم کیا ہی اور یہ افترا ہے خدا پر خدا تعالی فرماتا ہی کہ **قُلْ** کہہ تو اے محمد صلعم ان لوگون سے کہ **اِنَّ اللّٰہَ لَا یَاْمُرُ بِالْفَحْشَاۗءِ** تحقیق خدا نہین حکم کرتا ہے ساتھ فحش کے یعنی اور نہین لاتے بد کامون کی بلکہ خدا اچھا اور پسندیدہ کامون کا حکم کرتا ہے **اَتَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰہِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ** کیا کہتے ہو تم اوپر خدا کے اس چیز کو کہ نہین جانتے ہو تم کہ خدا نے فرمایا ہی اور جھوٹی نسبت اسکی طرف کرتے ہو اور کہتے ہو کہ خدا نے ہمکو حکم کیا ہی اور حال یہ ہے کہ خدا نے ہرگز نہین فرمایا ہی **قُلْ** کہہ تو اے محمد صلعم ان لوگون سے کہ **اَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ** حکم کیا ہی مجھکو پروردگار میرے نے ساتھ عدل اور انصاف کی مراد اس سے توحید اور جمیع طاعتین ہین اور فرمایا کہ **وَاَقِیْمُوْا وُجُوْہَکُمْ** اور قایم اور راست کرو تم مونہون اپنے کو طرف قبلہ کی **عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ** نزدیک ہر مسجد کے یا وقت سجدہ کرنیکے اور مراد اس سے نماز ہے جس مسجد مین کہ اتفاق ہو **وَّادْعُوْہُ** اور پکارو تم اس خدا کو اس طور سے کہ **مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ** خالص کرنیوالے ہو واسطے اسکے طاعت اور عبادت کو یعنی کسی دوسرے کو اسکا شریک مت کرو کہ بعد مرنیکے اسی کیطرف رجوع کروگے چنانچہ فرماتا ہے کہ **کَمَا بَدَاَکُمْ تَعُوْدُوْنَ** جیسا کہ پیدا کیا ہی تمکو پھر وگے تم ایسے ہی طرف اسکی واسطے جزاے اعمال کے بعد مرنیکے **فَرِیْقًا ہَدٰی** ایک گروہ کو راہ حق دکھلائی توفیق ایمان کی عطا کرکے بسبب اسکے کہ تامل کرتے تھے وہ معجزون اور وحدانیت کی دلیلون مین **وَفَرِیْقًا** اور گروہ دوسرے کو چھوڑ دیا انکے حالپر اور توفیق انکو نہ بخشی بسبب اسکے کہ وہ دیدہ و دانستہ انکار کرتے تھے معجزات کا اور دلیلون روشن کا اور پہلا فریق مفعول ہدی کا ہی کہ مقدم ہوا ہے اور دوسرا فریق مفعول خذل محذوف کا ہی اور تقدیر اسکی وفریقا خذل ہے یعنی ایک گروہ کہ چھوڑ دیا ان کے حالپر اور جسوقت انکو انکے حالپر چھوڑ دیا اور توفیق انکو عطا کی **حَقَّ عَلَیْہِمُ الضَّلٰلَۃُ** ثابت ہوئی اوپر انکے گمراہی اسواسطے کہ **اِنَّہُمُ اتَّخَذُوا الشَّیٰطِیْنَ** تحقیق انہون نے پکڑا ہے شیاطین کو یعنی اختیار کیا ہی انہون نے شیطانون کو **اَوْلِیَاۗءَ** دوست فرمانبرداری اسکی کرتے ہین **مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ** سوا ہی خدا کے یہی سبب انکے چھوڑ دینے کا اور انکی گمراہی کے ثابت ہونیکا **وَیَحْسَبُوْنَ اَنَّہُمْ مُّہْتَدُوْنَ** اور گمان کرتے ہین وہ کہ تحقیق وہ ہدایت پانیوالے ہین اور حقیقت مین وہ گمراہ ہین اور اب خدا تعالی بروز جمعہ اور عید زینت کرنیکا اور لباس پاکیزہ پہننے کا حکم کرتا ہے اور کھانے اور پینے مین میانہ روی سے چلنے کو ارشاد کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہی کہ **یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ** اے فرزندان آدم **خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ** لو تم زینت اپنی کو نزدیک ہر وقت سجدہ کرنیکے یا مکان سجدہ کرنیکے کہ اپنی آرایش کرو

پاکیزہ لباس پہنکر اور روایات اہلبیت علیہم السلام مین مراد زینت کرنیسے یہ ہے کہ نمازون خصوصًا جمعہ کے روز اور عیدین کو لباس نفیس اور پاکیزہ
پہنو اور بالون مین کنگھی کرو منقول ہے کہ امام حسن علیہ السلام جسوقت نماز پڑہتے تہے اسوقت بہت نفیس کپڑے جو کہ اُنکے پاس ہوتے تہے پہنتے
کرتے تہے کسینے پوچہا تو فرمایا کہ خدا تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو دوست رکہتا ہے اسواسطے مین اپنے پروردگار کیواسطے زینت کرتا ہون اور یہ آیت تلاوت
فرمائی کہ خذوا زینتکم عند کل مسجد اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بالون مین کنگھی کرو تم کہ کنگھی کرنا روزی کو کہینچتا ہے اور بالونکو صاف
کرتا ہے اور حاجت کو روا کرتا ہے اور منی کو زیادہ کرتا ہے اور بلغم کو قطع کرتا ہے اور جناب رسولخدا صلعم داڑہی کے نیچے چالیس مرتبہ کنگھی کرتے تہے اور
اور سات مرتبہ اوپر پہیرتے تہے اور فرماتے تہے کہ وہ ذہن کو زیادہ کرتا ہے اور بلغم کو قطع کرتا ہے اور اس آیت کی تفسیر مین وقت طواف کعبہ کہی
لباس نفیس پہننے کا حکم لکہا ہے اسواسطے کہ عرب کے لوگ برہنہ ہو کر طواف کرتے تہے اور کہتے تہے کہ ہم اُن کپڑون مین طواف نہین کرتے کہ جنمین
ہمنے گناہ کئے ہین خدا تعالیٰ نے حکم کیا کہ لباس پہنکر طواف کرو اور امام رضا علیہ السلام سے فرمایا ہے کہ کنگھی کرنی چاہئے نزدیک ہر نماز کے اور
اور فرماتا ہے خدا کہ وَكُلُوْا اور کہاؤ تم احرام کی دنون مین غیر ایام احرام مین گوشت وغیرہ سب چیزین جو کہ حلال ہین وَاشْرَبُوْا اور پیو تم دودہ
وغیرہ سب چیزین پینے کی جو کہ حلال ہین وَلَا تُسْرِفُوْا اور نہ بیجا صرف کرو تم کہ حد سے زیادہ خرچ کردیا حرام کا موقعون خرچ کر یا حلال کو
حرام کرو تم اِنَّهٗ تحقیق کہ وہ خدا لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ نہین دوست رکہتا ہے بیجا خرچ کرنیوالون کو حضرت صادق علیہ السلام فرمایا
کہ مال جو آدمی کے پاس ہے وہ خدا کا مال ہے امانت آدمی کے پاس اور اجازت دی ہے اسکو کہ کہاوے اور پیوے اُسمین سے میانہ اور لباس پہنے میانہ اور
نکاح کرے میانہ اور سواری رکہے میانہ اور جو اسکے سوا ہے وہ فقراے مومنین کو دیوے اور اُنکی پریشانی کو اُس مال سے دفع کرے پس جو شخص ایسا کریگا
اُسنے حلال کہایا اور حلال پیا اور حلال پہنا اور نکاح حلال کیا اور سواری حلال پر سوار ہوا اور سوا اسکے جو کہ ہے وہ حرام ہے جیسے کہ کسی کو
کفایت کرتی ہو سواری بیس درہم کی اور خرید کرے وہ دس ہزار کی اور کفایت کرتی ہو اسکو لونڈی بیس دینار کی اور ایکہزار کی وہ خرید کرے
اور یہ اسواسطے ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ انہ لا یحب المسرفین اور دوسری روایتین مین یہ ہے کہ فرمایا حضرت صادق علیہ السلام نے کہ جسکے پاس کہانا
ایک روز کا ہو اور پہر وہ آدمیون سے سوال کرے تو وہ مسرفین مین داخل ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد اسراف سے اس آیت مین کہانا اور پینا ہے بعد سیر ہو
کے کہ پیٹ کہانے سے پر ہوتا ہے اور بعد اسکے پہر کہانا کہاتے جو کہ موجب ضرر کا ہے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ جو کچہ چاہو کہاؤ اور پیو حلال سے
مین سے جبتک کہ حد اسراف کو نہ پہنچے کہ بعد سیری کے بہی پہر کہاؤ گو اور پہنا لباس کا ہے تکبر کے قصد سے اسراف ہے اور اگر بوزن کوہ احد سونا
طاعت خدا مین خرچ کرے تو وہ اسراف نہین ہے اور اگر ایک درہم خدا کی نافرمانی مین خرچ کرے وہ اسراف ہے اور جناب امیر علیہ السلام کیطرف جو
اشعار منسوب کرتے ہین اُنمین سے بعض اشعار کا مضمون یہ ہے کہ اگر تو کہانا کہاتا ہے تو کم کہانا کہا یعنی سیر ہو کر مت کہا اور بعد کہانیکے دو پہر تک کہانا
پرہیز کر جبتک کہ وہ پہلا ہضم نہووے اسواسطے کہ شفا کہانیکے ہضم ہو جانے مین ہے اور کوئی شے آدمی کیواسطے ایسی مضر نہین ہے جیسے کہ کہانیکے بعد
کہانا ہے کہ پہلا کہانا ہنوز ہضم نہین ہوا کہ بعد اسکے پہر اور کہانا کہالیوے اور رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی دنیا مین سیر ہو کر کہانا کہائیگا وہ قیامت کے
روز گرسنہ ہوگا اور منقول ہے کہ شب معراج رسولخدا صلعم کو آواز آئی کہ اے احمد دشمن رکہہ تو دنیا کو اور دنیا کے لوگون کو اور دوست رکہہ تو آخرت کو اور
آخرت کے لوگونکو حضرت نے پوچہا کہ کون ہین دنیا اور آخرت کے لوگ اے پروردگار میرے خدا تعالیٰ نے اوصاف دنیا کے لوگون کے بیان کئے اور اُن
اوصاف مین سے بعضے اوصاف یہ ہین کہ جو کوئی کہانا کہاتا ہے بہت اور سوتا ہے بہت اور ہنستا ہے بہت اور فرماتا ہے خدا کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ
مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ کس شخص نے حرام کیا ہے آرایش خدا کو طرح طرح کے رنگ برنگ کپڑے ہین الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ جو کہ نکالے ہین
خدا نے واسطے بندون اپنے کی درختون سے مثل پارچہ روئی اور کتان کی اور نکالا ہین حیوانات سے مثل شال کی اور نکالی ہین کانون سے مثل زرہ اور
اور خود کے اور کہتے ہین کہ جسوقت عرب کے لوگ حج اور عمرہ کو جاتے تہے تو گوشت اور چربی اور دودہ اپنے اوپر حرام کرتے تہے خدا تعالیٰ نے اس امر

بیان اسراف کی مذمت

کو بھی منع کیا اور فرمایا کہ **وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ** اور کسنے حرام کی ہین پاکیزہ چیزین روزی مین سے مثل گوشت اور چربی اور دودہ کے حضرت
صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ امیر المومنین علیہ السلام نے ابن عباس کو ابن کوّا اور اُس کے اصحاب کی پاس بھیجا واسطے نصیحت
کہ وہ لوگ خوارج مین سے تھے اور ابن عباس باریک کپڑے کا کرتا اور پوشاک نفیس پہنے ہوئے تھے اُن لوگون نے ابن عباس کو دیکھا تو ازراہ طعن
ابن عباس سے کہا کہ اے ابن عباس تو بہتر ہے ہمارے نفسون سے کہ تو ایسا لباس پہنے ہوئے ہے ابن عباس نے فرمایا کہ اول میرا جھگڑا تم سے یہین
کہ خدا تعالی قرآن مین فرماتا ہے کہ قل من حرم زینة اللہ اور اس سے پہلے فرمایا ہے کہ خذوا زینتکم عند کل مسجد اور منقول ہے کہ ایک مرتبہ سفیان ثوری نے حضرت
صادق علیہ السلام کو دور سے دیکھا کہ لباس قیمتی پہنے ہوئے ہین یہ دیکھکر قسم کہائی کہ مین صادق کو جا کر زجر و توبیخ کرونگا یہ کہکر حضرت صادق
کے پاس گیا اور کہا کہ اے فرزند رسول خدا صلعم جناب رسول خدا صلعم نے کبہی ایسا لباس نہین پہنا اور نہ علی ابن ابیطالب نے اور نہ تیرے باپون مین سے
کسی نے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جناب رسول خدا صلعم تنگی کے زمانہ مین تہے اور بعد ان حضرت کے دنیا فراغت اور کشادگی سے ہوئی فرمایا
کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ من حرم زینة اللہ اور یہ لباس جو میرا تو دیکھتا ہے یہ آدمیون کے واسطے ہے اور سفیان کا ہاتھ پکڑکر کہینچا اور اوپر کا لباس اوٹہا کر
نیچے کا لباس اسکو دکہلایا کہ وہ نہایت سخت تہا اور فرمایا کہ یہ واسطے نفس کے ہے اور سفیان بہت موٹا اور کہٹا لباس پہنے ہوئے تہا کہ وہ قیمت مین
تہوڑے سے دامون کا لباس تہا اسکے نیچے کا لباس جو حضرت صادق نے دیکھا تو وہ بہت نرم اور نازک لباس تہا فرمایا کہ وہ تو نے کہٹا لباس
آدمیون کیواسطے پہنا ہے اور نیچے کا لباس نرم اور نازک ہے کہ جس سے تو اپنے نفس کو خوش کرتا ہے **قُلْ** کہہ تو اے محمد صلعم کہ **هِيَ** وہ زینت
اور آرائش اور پاکیزہ روزی **لِلَّذِينَ آمَنُوا** واسطے اُن لوگون کے ہے کہ جو ایمان لائے ہین یعنی اصل استحقاق مومنین کیواسطے ہے **فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا**
بیچ زندگانی دنیا کی اور کفار کیواسطے وہ آرائش اور پاکیزہ روزی مومنین کے طفیل سے ہے کہ وہ بہی دنیا مین انکے شریک ہین **خَالِصَةً** خالص اور
بدون شرکت کے ہے مومنین کیواسطے **يَوْمَ الْقِيَامَةِ** دن قیامت کو اور کفار اُن شریک نہین ہین گو دنیا مین انکے شریک ہوئے کہ وہ چند روز
ہو اور خالصة منصوب ہے اور حال واقع ہوئی ہے مگر نافع نے اسکو مرفوع پڑہا ہے کہ خبر مقدر کی **كَذَلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ** اسیطرح تفصیل
بیان کرتے ہین ہم آیتون کو **لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ** واسطے اُس قوم کے کہ جانتے ہین اور سمجہتے ہین خدا کے احکام کو اور فرماتا ہے خدا کہ **قُلْ** کہہ تو اے محمد
اُن مشرکین سے **إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ** اسکے سوا نہین کہ حرام کیا ہے پروردگار میرے نے فحش چیزون کو کہ وہ نہایت بد ہین اور گناہ
کبیرہ ہین **مَا ظَهَرَ مِنْهَا** جو کچہ کہ ظاہر ہے اُنمین سے **وَمَا بَطَنَ** اور جو کچہ کہ پوشیدہ ہے اُنمین سے کہتے ہین کہ کفار عورتون کو دوست رکہتے تہے اور زنا کو ظاہر
ہونیکی وجہ حرام جانتے تہے اور شب کو وقت اُسمین گمان پوشیدہ رہنے کا ہے حلال جانتے تہے تو خدا تعالی نے یہ آیت نازل کرکے فحش ظاہر اور باطن
دونو کے احکام کو بالکل منع کیا کہ نہ ظاہر کرنا چاہیے زنا کو نہ باطن مین **وَالْإِثْمَ** اور حرام کیا ہے گناہ کو کہ جو صغیرہ مقرر ہین **وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ**
اور ظلم کرنے کو بدون حق کے اسکو بہی حرام کیا ہے اور بغی باغی ہونیکا نام ہے اور بغیر الحق تاکید ہے بغی کی اسواسطے کہ بغی ہونا ناحق ہی ہوتا ہے **وَأَنْ**
تُشْرِكُوا بِاللَّهِ اور حرام کیا ہے شریک کرنیکو ساتہ خدا کے اُسکی عبادت مین **مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا** اس چیز کو کہ نہین نازل کیا ہے
خدا نے اُس کے ساتہ عبادت اُسکی کے حجت اور دلیل کو **وَأَنْ تَقُولُوا** اور حرام کیا ہے یہ کہ کہو تم بطریق دروغ و افترا **عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ** وہ
چیزین کہ جن کو نہین جانتے ہو تم جیسے کہ حرام کرنا زراعت کا اور چوپاؤن کا اور منسوب کرنا اُسکو طرف خدا کی اور کہنا کہ
اُسنے ہمکو حکم دیا ہے یہ سب افترا ہے خدا پر اور حضرت صادق نے فرمایا ہے کہ دو خصلتین تیسے بچنا چاہیئے کہ اُسمین ہلاک ہوا ہے جو کوئی کہ ہلاک ہوا ہے ایک
یہ ہے کہ لوگون کو تو اپنی رای سے فتوی دیوے اور دوسری یہ ہے کہ فرمانبرداری کرے تو ساتہ اُس چیز کے کہ نہین جانتا ہے اور ایک روایت مین یہ ہے کہ ساتہ
باطل کے فرمانبرداری خدا کی کرے تو اور لوگون کو فتوی دے تو اُس چیز کا کہ نہین جانتا ہے تو اُس کو اور حضرت باقر سے کسی نے سوال کیا کہ بندون پر
حجت خدا کی کیا ہے فرمایا کہ جو کچہ جانتے ہو وہ کہو اور جس چیز کو کہ نہین جانتے ہو اُسمین توقف کرو اور امیر المومنین نے رسول خدا سے روایت کی ہے

کہ جو کوئی بغیر علم کے آدمیوں کو فتوی دیوے اسکو ملائکہ آسمان و زمین کے لعنت کرتے ہیں اور اب خدا تعالیٰ واسطے تسلی خاطر اقدس جناب سرور خدا
اور تاخیر عذاب کفار کے بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ اور واسطے ہر گروہ کے ایک مدت معین ہے اسکے مرنیکے واسطے یا واسطے
نزول عذاب کے خاص واسطے گروہ کفار کے فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ پس جسوقت کہ آوے وقت عذاب انکا یا وقت موت انکا جو کہ مقرر ہے تو
لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ نہیں پیچھے ہوتے ہیں وہ ایک ساعت اسوقت سے اور نہ آگے بڑھتے ہیں یعنی
اجل کے وقت میں کسیطرح سے فرق نہیں ہوسکتا ہے حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ شمار کئے جاتے ہیں سال اور شمار کئے جاتے ہیں مہینے اور شمار
کئے جاتے ہیں دن اور شمار کئے جاتے ہیں سانس پس جسوقت اجل آتی ہے تو ایکدم اس سے اسکے وقت سے آگے اور پیچھے نہیں ہوسکتے ہیں اسواسطے کہ وقت
اجل کا مقدم اور موخر نہیں ہوسکتا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ يَا بَنِي آدَمَ اے فرزندان آدم إِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ اگر آئیں تمہارے پاس
پیغمبر تم میں سے کہ وہ تمہاری جنس سے ہوں یا تمہارے ہمزبان ہوں کہ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي بیان کرتے ہوں وہ اوپر تمہارے آیتوں میری کو
یا احکام شریعت کو تو فَمَنِ اتَّقَىٰ وَأَصْلَحَ پس جو شخص کہ پرہیز کرے انکی نافرمانی سے اور درست کرے اپنے عمل کو تو فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
پس نہیں ہے خوف اوپر انکے قیامت کی ہولوں سے وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ اور نہ وہ غمگین ہونگے ثواب کے کم ہونے سے اور اما میں ان شرطیہ ہے اور ما کا لفظ
واسطے تاکید کے اسپر زیادہ کردیا ہے اور ضمیر اتقی و اصلح کی من کیطرف باعتبار لفظ کے پھرتی ہے کہ لفظاً اسکا مفرد ہے اور ہم کی ضمیر باعتبار معنی کے
من کیطرف پھرتی ہے کہ باعتبار معنی کے وہ جمع کیواسطے بھی آتا ہے اور اب جھٹلانیوالوں کا ذکر کرتا ہے کہ وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا اور جن لوگوں
نے کہ جھٹلایا ہے اور تکذیب کی ہے ساتھ آیتوں ہماری کے کہ ہمارے پیغمبروں کو انہوں نے جھٹلایا ہے وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا اور تکبر اور سرکشی کی
ہے انہوں نے ان پر ایمان لانے سے أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ یہ لوگ صاحبان دوزخ ہیں کہ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ وہ بیچ اس کے
ہمیشہ رہنے والے ہیں اور فرماتا ہے کہ فَمَنْ أَظْلَمُ پس کون شخص زیادہ ظالم ہے مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا اس شخص سے
کہ باندھ لیوے اوپر خدا کے جھوٹ کو کہ خدا کیواسطے زوجہ اور فرزند اور شریک مقرر کرے اور یا یہ کہ جس چیز کو خدا نے نہیں فرمایا ہے اسکو خدا کیطرف منسوب
کرے اور کہے کہ اسنے حکم دیا ہے أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ یا تکذیب کرے ساتھ آیتوں اسکی کے اور جھٹلاوے انکو أُولَٰئِكَ یہ لوگ کہ جھٹلاتے ہیں
اور افترا کرتے ہیں يَنَالُهُمْ نَصِيبُهُمْ مِنَ الْكِتَابِ پہنچیگا انکو حصہ انکا کتاب سے یعنی لوح محفوظ سے جو کہ انکے واسطے اسمیں لکھا ہے رزق
اور اجل اور عذاب دنیا اور آخرت کا حَتَّىٰ إِذَا جَاءَتْهُمْ رُسُلُنَا یہانتک کہ آتے انکے پاس بھیجے ہوئے ہمارے کہ وہ ملک الموت اور ہمراہی
اسکے ہیں قابضان ارواح يَتَوَفَّوْنَهُمْ جسوقت قبض کریں وہ ارواح انکی کو تو قَالُوا کہتے ہیں وہ فرشتے کہ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُونَ
کہاں ہیں وہ کہ تم پکارتے تھے انکو مِنْ دُونِ اللَّهِ سوائے خدا کے تاکہ آج کے روز عذاب خدا کو وہ تم سے دفع کریں قَالُوا کہیں وہ کفار
جواب میں فرشتوں کے ضَلُّوا عَنَّا گم ہوگئے وہ ہم سے اور انکا پتہ نہیں ہے کہ وہ کہاں گئے وَشَهِدُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ اور گواہی دیں
کفار اوپر جانوں اپنی کے أَنَّهُمْ كَانُوا كَافِرِينَ تحقیق وہ تھے کفر کرنیوالے یعنی وہ کفار اسوقت اپنے کفر کا اقرار کریں لیکن اسوقت کا اقرار
کرنا انکو کچھ فائدہ نہ بخشے اور فرماتا ہے خدا قَالَ کہے خدا اسوقت ان کفار کے جواب میں کہ ادْخُلُوا فِي أُمَمٍ داخل ہو تم بیچ گروہوں کے
کہ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ تحقیق گزرے ہیں وہ پہلے تم سے مذہب تمہارے پر مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ جنوں اور آدمیوں میں سے یعنی انکے ہمراہ
ہو کر داخل ہو تم فِي النَّارِ بیچ آتش دوزخ کے كُلَّمَا دَخَلَتْ أُمَّةٌ جسوقت کہ داخل ہوا ایک گروہ ان میں سے دوزخ میں تو
لَعَنَتْ أُخْتَهَا لعنت کریں وہ اپنے گروہ کو یعنی گروہ دوسرے کو کہ پیشوا اور ہم مذہب انکے تھے اور یہ انکی پیروی کیا کرتے تھے حَتَّىٰ إِذَا ادَّارَكُوا
فِيهَا یہانتک کہ جسوقت پہنچیں وہ بیچ اس دوزخ کے اور ملاقات کریں آپس میں جَمِيعًا سب تو قَالَتْ أُخْرَاهُمْ کہیں پیچھے جانے والے
لِأُولَاهُمْ واسطے پہلے جانیوالوں اپنے کے یعنی پیچھے جانیوالے وہ کہیں ان پہلے جانیوالوں کے حق میں کہ جو کہ انکے پیشوا تھے اور

ان پیشواؤن کے حق مین یہ کہین کہ ربنا ھؤلاء اضلونا اے پروردگار ہمارے انہون نے گمراہ کیا ہے ہمکو فاتھم عذابا ضعفا پس
تو انکو عذاب دوچند من النار آتش دوزخ مین سے ایک تو انکے گمراہ ہونیکا اور دوسرا عذاب گمراہ کرنیکا اور لوگونکو انہون نے گمراہ کیا ہے
قال کہیگا خدا انکے جواب مین کہ لکل ضعف واسطے ہر ایک کے دوچند عذاب ہے پیشواؤن کو تو گمراہ ہونے اور گمراہ کرنیکی جہت سے اور انکے
تابعداروں کو گمراہ ہونے اور پیشواؤنکی پیروی کرنیکی جہت سے ولکن لا تعلمون اور لیکن نہین جانتے ہو تم وہ ہکو دوچند عذاب ہے بسبب غفلت کے
دوسرے کے حال سے بلکہ ہر ایک اپنے ہی عذاب کا علم رکھتا ہے اور فقط ابن کثیر نے لا یعلمون پڑھا ہے یا سے اور باقیون نے لا تعلمون پڑھا ہے
تا سے یعنی نہین جانتے ہو تم وقالت اولٰھم اور کہین گے پہلے جانیوالے انکے یعنی پیشواؤن کے لاخرٰھم واسطے پیچھے جانیوالون اپنے
کے کہ جنکو بہکاتے اور گمراہ کرتے تھے فما کان لکم علینا من فضل پس نہین ہے واسطے تمہارے اوپر ہمارے کوئی زیادتی اور بزرگی کہ تم کو
ہمسے کم عذاب ہو بلکہ ہم اور تم دونون عذاب مین برابر ہین کہ جیسے ہم کافر ہین ایسے ہی تم کافر ہو فذوقوا العذاب پس چکھو تم عذاب کو
بما کنتم تکسبون بسبب اسکے کہ تھے تم کسب کرتے دنیا مین کفر کو اور حوالہ عذاب کا دوسرونکو کرتے ہو اور فرماتا ہے کہ ان الذین کذبوا
بایاتنا تحقیق جن لوگون نے جھٹلایا ہے آیتون ہماری کو واستکبروا عنھا اور تکبر اور سرکشی کی ہے ان آیتون ہماری سے کہ ایمان
نہین لائے ہین لا تفتح لھم نہ کھولے جاینگے واسطے انکے واسطے دعاؤن اور عملون انکی کے اور واسطے نازل ہونے برکت اور رحمت کے
اور واسطے چڑھنے روحون انکی کے بعد مرنیکے ابواب السماء دروازے آسمان کے جیسے کہ واسطے مومن کے کھولے جاتے ہین بلکہ
انکے اعمال انکے مونہہ پر مارے جاینگے اور روحین انکی دوزخ مین بھی جاینگی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ مومنین کی روحین
اور اعمال انکے آسمان کو جاتے ہین اور دروازے آسمان کے ان کے لئے کھولے جاتے ہین اور کافرون کی روحین آسمان کو جب پہنچتی ہین اور جب وقت
آسمان کے قریب پہنچتی ہین ایک آواز کرنیوالا آواز کرتا ہے کہ ڈالدو تم انکو سجین مین اور وہ ایک جنگل ہے دوزخ کا جسکو برہوت کہتے ہین اور وہ
زمین حضر موت مین ہے اور لا تفتح کو حمزہ اور کسائی اور خلف نے مخفف پڑھا ہے یا سے اور ابو بکر نے تا اور تخفیف سے پڑھا ہے اور باقیون نے تا اور
تشدید سے پڑھا ہے اور فرماتا ہے کہ ولا یدخلون الجنۃ اور نہ داخل ہونگے وہ کفار تکبر کرنیوالے بہشت مین حتی یلج الجمل
فی سم الخیاط یہانتک کہ داخل ہووے اونٹ بیچ ناکے سوئی کے یعنی جیسے کہ اونٹ کا سوئی کے ناکے مین داخل ہونا محال ہے ایسے ہی
کفار کا بہشت بیچ داخل ہونا محال ہے وکذلک نجزی المجرمین اور اسیطرح جزا دیتے ہین ہم گنہگارونکو جو کہ کفر کرتے ہین لھم
من جھنم مھاد واسطے انکے آتش دوزخ سے فرش اور بچھونا ہے کہ اسپر بیٹھین اور لیٹین ومن فوقھم غواش اور اوپر
انکے سے پوشش ہین یا اوڑھنے غواش کی اصل غواشی ہے یا اسمین سے محذوف ہوگئی ہے وکذلک اور ایسی ہی یعنی جیسے کہ جزا دی ہے
ان لوگون کو ایسے ہی نجزی الظالمین جزا دیتے ہین ہم ظلم کرنیوالون کو اپنے نفسون پر بسبب کفر اور گناہونکے اور اب مومنون کے
وعدہ کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ والذین امنوا اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین وعملوا الصالحات اور عمل کئے ہین انہون نے نیک
جیسے کہ تصدیق کی انبیا کی اور فرمانبرداری کی کتابون اتری ہوئی خدا کی اور اعمال نیک جو کثرت سے ہین اور طاقت بشر سے خارج ہین
اور سب اعمال کو بندہ ادا نہین کر سکتا ہے اسواسطے خدا تعالی فرماتا ہے کہ لا نکلف نفسا الا وسعھا نہین تکلیف دیتے ہین ہم کسی
نفس کو مگر گنجایش اور طاقت اسکی کے موافق کہ اسکو سہولت اور آسانی سے بجا لاوے چنانچہ تمام رات اور دن مین پانچ وقت کی نماز واجب کی
اور طاقت اس سے زیادہ کی بجا لانیکی رکھتا ہے اور تمام سال مین ایک مہینے کے روزے واجب کئے اور طاقت اس سے زیادہ کی رکھتا ہے اسیطرح
سب واجبات کا حال ہے اور لا نکلف نفسا خبر الذین امنوا کی ہے اور ضمیر جو مبتدا کیطرف پھرتی ہے وہ اسمین سے محذوف ہے اور یا یہ کہ یہ جملہ
معترضہ ہے کہ درمیان مبتدا اور خبر کے واقع ہوا ہے اولئک یہ لوگ یعنی جو کہ ایمان لائے ہین اور اعمال نیک کرتے ہین دنیا مین اصحاب

ع ۹

صاحبان بہشت ہین کہ **ہُمْ فِیْہَا خٰلِدُوْنَ** وہ بیچ اُس بہشت کی ہمیشہ رہنے والے ہین اور اُن بہشتون کے حال مین خدا تعالی فرماتا ہے کہ **وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِھِمْ** اور کہینچ لیوین اور نکال لیوین ہم اُس چیز کو کہ بیچ سینون اُنکے کے ہے **مِّنْ غِلٍّ** کینہ اور حسد سے یعنی بہشتیون کے دلونمین سے کینہ اور حسد جو کچھ ہوگا اُسکو ہم نکال لیوینگے اور وہ سب آپسمین دوستی اور الفت سے رہینگے اور ایک کو دوسرے کا کینہ اور حسد نہوگا اور کہتے ہین کہ جسوقت بہشتی بہشت کے دروازہ پر پہنچین تو دیکہین کہ وہان ایک درخت ہے کہ اُسکی ساق سے دو چشمے جاری ہین ایک چشمہ مین سے بہشتی پانی نوش کرینگے جو حسد اور کینہ کہ اُنکے دلون مین ہوگا سب دور ہو جائیگا اور وہ شراب طہور ہے اور جسوقت دوسرے مین سے نوش کرینگے تو لطافت اور تازگی اُنکے بدنونمین ہو جائیگی اور کم مرتبہ والے بہشتی کو ایک دنیا سے زیادہ ملک ملیگا وہ سمجہیگا کہ میری برابر کسیکے پاس دولت نہین ہے یہی مرتبہ مین سب سے زیادہ ہون پس جنتونمین کینہ اور حسد کو گنجایش کہان باقی رہیگی اور احادیث مین آیا ہے کہ زیادہ مرتبہ والا کم مرتبہ والے کے پاس جائیگا تاکہ اُسکے مرتبہ کو دیکہکر خدا کا شکر کرے اور جانے کہ مجہکو اُس سے زیادہ دیا ہے اور کم مرتبہ والا زیادہ مرتبہ والیکے پاس نہ جائیگا اُسکے مرتبہ کو دیکہکر اُسکو حسد اور رنج ہو اور جس بہشت مین خدا تعالی اُنکو داخل کریگا اُسکی تعریف مین فرماتا ہے کہ **تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِہِمُ الْاَنْہٰرُ** جاری ہین نیچے محلون اُن بہشتیونکے سے نہرین کہ بہشتیونکو اُنکے دیکہنے سے لذت اور سرور حاصل ہو **وَقَالُوا** اور کہینگے وہ بہشتی جسوقت اپنے مرتبون کو دیکہینگے کہ **الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ** شکر ہے واسطے خدا کے جسنے اپنے فضل سے **ہَدٰنَا لِہٰذَا** ہدایت کی تہی ہمکو واسطے اس مقام کے **وَمَا کُنَّا لِنَہْتَدِیَ** اور نتہے ہم کہ ہدایت پاتے اپنی قوت سے بدون توفیق اور لطف خدا کے طرف ان منازل کے **لَوْلَآ اَنْ ہَدٰنَا اللّٰہُ** مگر یہ ہوتا ہے کہ ہدایت کرے ہمکو خدا یعنی اگر خدا تعالی توفیق اور لطف عطا کرکے ہمکو ہدایت نکرتا تو ہم اپنی طاقت سے ہدایت نہ پاسکتے **لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ** البتہ تحقیق آئے تہے پیغمبر بہیجے ہوئے پروردگار ہمارے کے ساتہ حق کے کہ اُنکے ارشاد سے ہمنے ہدایت پائی اور اس مرتبہ کو ہم پہنچے **وَنُوْدُوْٓا** اور آواز دئے جاوینگے وہ بہشتی جسوقت کہ وہ دور سے بہشت کو دیکہین یا بہشت مین داخل ہون کہ **اَنْ تِلْکُمُ الْجَنَّۃُ** تحقیق یہ بہشت ہے پہر اسکو نعمتون سے جسکا تم وعدہ کئے گئے تہے **اُوْرِثْتُمُوْھَا بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ** وارث کئے گئے ہو تم اس بہشت کے بسبب اسکے کہ تہے تم عمل کرتے دنیا مین نیک اور تِلکُم مین ان مفسر ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جسوقت قیامت ہوگی تو جناب سید خدا اور ائمہ ہدی طلب کئے جاوینگے اور لوگ نکے وہ پرو کہڑے کئے جاوینگے پس شیعہ اُنکے جسوقت اُنکو دیکہینگے تو کہینگے الحمد للہ الذی ہدانا لہذا یعنی شکر ہے واسطے خدا کے جسنے ہدایت کی تہی واسطے اسکے کہ انکا دوست ہم کو کیا تہا اور انکی دوستی کی ہم کو ہدایت کی تہی اور جناب سید خدا صلعم سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا جسوقت بہشتی بہشت مین جا ٹہرین اور دوزخی دوزخ مین داخل ہو جاوین تو خدا تعالی اُن کے درمیان سے حجاب کو اُٹہا لیے کہ دوزخی بہشتیونکو اور اُنکے درجون کو دیکہین اور دوزخیونکو دیکہین تو اُسوقت دوزخی حسرت سے کہین کہ کاش ہم ہدایت پائے ہوئے ہوتے کہ اس مرتبہ کو پہنچتے اور بعد اسکے حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا مومن نہین ہے کہ جسکے واسطے ایک منزل بہشت مین اور ایک منزل دوزخ مین نہو اور نہ ایسا کوئی کافر ہے کہ جس کیواسطے ایک منزل بہشت مین اور ایک منزل دوزخ مین نہو اور جسوقت حجاب کو اُٹہا لیوین اور سر ایک شخص دوسرے شخص کو دیکہنے لگے اور دوزخی سے کہا جائیگا کہ دیکہہ تو کہ بہشت مین جو یہ درجے اور منزلین اور محل ہین یہ تیرے واسطے بنائے گئے تہے اگر تو ایمان لاتا تو یہین رہتا اور بہشتی کو کہا جائیگا کہ دیکہہ تو کہ دوزخ مین یہ عذاب کی چیزین تیرے واسطے بنائے گئے ہین اگر تو ایمان نہ لاتا اور گناہونمین مشغول رہتا تو یہ عذاب تیرے واسطے تہا اور بعد اسکے ایک آواز آئے کہ اے بہشتیو یہ درجے اور منزلین جو بہشت مین ہین انکا بہی تم کو وارث کیا اور دوزخ مین جو تمہارے مکانات مین سو یہ ہے دوزخیونکو دیا پہر آواز آئے کہ اے بہشتیو ہمیشہ تم کو تندرستی ہے کہ کبہی تم بیمار نہو اور ہمیشہ تم کو جوانی رہے کہ کبہی تم بوڑہے نہو اور ہمیشہ تم بہشت مین زندہ رہو کہ کبہی تم کو موت نہ آئے اور نعمتین تمہاری ہمیشہ ہین کہ کبہی کم نہون اور فرماتا ہے خدا کہ **وَنَادٰٓی اَصْحٰبُ الْجَنَّۃِ** اور آواز دیوینگے بہشتی اور پکارین **اَصْحٰبَ النَّارِ** دوزخیون کو کمال شادی اور فرحت سے کہ **اَنْ قَدْ وَجَدْنَا** تحقیق

پایا ہمنے فَاوَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا جسچیز کو کہ وعدہ کیا تھا ہمسے پروردگار ہمارے نے دنیا میں حق اور راست حقا دوسرا مفعول وجدنا کا ہے
یعنی جو کچھ کہ ہمارے پروردگار نے ہمسے دنیا میں وعدہ کیا تھا بہشت میں داخل کرنیکا ہمنے اُس وعدہ کو حق اور راست پایا کہ ہم اب بہشت میں داخل
ہوگئے فَهَلْ وَجَدْتُّمْ پس کیا پایا تمنے بھی اے دوزخیو مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ جو کچھ کہ وعدہ کیا تھا پروردگار تمہارے نے عذاب کا
حَقًّا حق اور راست یہ حقا بھی مثل پہلے حقا کی ہے یعنی جو کچھ کہ خدا نے تم سے عذاب کرنے کا وعدہ کیا تھا تم نے بھی اُسکو حق اور راست پایا
قَالُوْا کہینگے وہ دوزخی نہایت افسوس اور حسرت سے کہ نَعَمْ ہاں ہمنے اُس وعدہ کو حق پایا اور بموجب وعدہ پروردگار کے ہم دوزخ
میں داخل ہوئے فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌ پس آواز دیگا ایک آواز دینے والا بَیْنَهُمْ درمیان اُنکے اور حضرت امام کاظم اور حضرت امام رضا علیہما السلام
سے روایت ہے کہ وہ آواز دینے والے امیر المومنین علیہ السلام ہونگے اور امیر المومنین علیہ السلام نے خود فرمایا ہے کہ وہ آواز دینے والا میں ہوں پس
جناب امیر المومنین آواز دینگے درمیان اُن بہشتیوں اور دوزخیوں کے اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ اسطرح سے کہ لعنت خدا کی ہے اوپر
ظلم کرنیوالوں کے اپنے نفسوں پر بسبب کفر اور جھٹلانے پیغمبر کے الَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وہ لوگ کہ بند کرتے تھے راہ خدا کی سے لوگوں کو
اور باز رکھتے تھے کہ کفر اور شرک سے لوگوں کو عیب کرتے تھے اور جھوٹی حدیثیں بنا کر لوگوں کو حقیقت سے باز رکھتے تھے اور قرآن کی تاویل میں اپنے قیاس
کو دخل دیتے تھے اور بدون استحقاق کی پیغمبر کے جانشین بنکر اپنے تئیں امیر المومنین کہلاتے تھے وَیَبْغُوْنَهَا عِوَجًا اور طلب کرتے تھے
وہ اس راہ کو اندر کجی اور ناراستی کی اور عوجا مفعول بہ بھی ہو سکتا ہے اور مفعول مطلق بھی فعل محذوف کا ہو سکتا ہے یعنی کجی اور
ناراستی کی راہ کو طلب کرتے تھے وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ۝ اور وہ ساتھ آخرت کے کفر کرنے والے ہیں
وَبَیْنَهُمَا حِجَابٌ اور درمیان اُن دونو کے پردہ ہے یعنی درمیان بہشتیوں اور دوزخیوں کے ایک پردہ ہے مثل فصیل قلعہ کے کہ دوزخی بہشت
میں نہیں جا سکتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس حجاب اور پردے سے اعراف ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ اعراف ایک ٹیلا ہے مشک سفید کا
ہے اعراف کو خدا تعالی کہتا ہے کہ وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ اور اوپر اعراف کے مرد ہونگے یعنی حجاب بلند پر کہ درمیان بہشت اور
دوزخ کے ہے کچھ مرد ہونگے خدا کے پہچاننے والے اور واحد جاننے والے کہ یَّعْرِفُوْنَ كُلًّا پہچانتے ہونگے وہ ہر ایک کو بہشتیوں اور دوزخیوں
میں سے بِسِیْمٰهُمْ ساتھ علامت انکی کے کہ بہشتی ہے یا دوزخی ہے اسواسطے کہ بہشتی سفید رو ہونگے اور دوزخی سیاہ رو اور حضرت صادق
علیہ السلام سے روایت ہے کہ اعراف ٹیلے ہیں درمیان بہشت اور دوزخ کے اور رجال سے مراد جو کہ اعراف پر کھڑے ہوں گے ائمہ معصومین علیہم السلام
ہیں اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا جو کھڑے ہونگے درمیان بہشت اور دوزخ کے اور جس شخص نے کہ ہماری نصرت کی ہے دنیا میں تو
ہم اسکو اسکی علامت سے پہچان داخل کرینگے ہم اسکو بہشت میں اور جس نے ہمسے دشمنی کی ہے اسکو بھی ہم اسکی علامت سے پہچانینگے اور
دوزخ میں اسکو ہم داخل کرینگے اور دوسری روایت میں حضرت امیر المومنین سے نقل ہے فرمایا کہ ہم اعراف پر ہونگے اور اپنی نصرت کرنیوالوں کو
انکی علامت سے پہچانتے ہونگے اور فرمایا کہ ہم اعراف ہیں کہ نہیں پہچانا جاتا ہے خدا مگر ہمارے پہچاننے سے کھڑا کریگا خدا ہم کو صراط پر جو کہ بہشت اور
دوزخ کے درمیان ہے پس جسکو ہم پہچانتے ہیں اور وہ ہمکو پہچانتا ہے وہ بہشت میں جائیگا اور جو کوئی ہمارا منکر ہے اور ہم اسکے منکر ہیں وہ دوزخ
میں جائیگا اور حضرت باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ رجال وہ مرد ہیں آل محمد میں سے کہ جو ائمہ معصومین ہیں اور اعراف صراط ہے درمیان بہشت
اور دوزخ کے اور جس شخص کی شفاعت کرینگے وہ مومنین گنہگار دوزخ سے نجات پائیگا اور جسکی شفاعت وہ نکرینگے وہ شخص ہلاک ہوگا اور دوزخ
میں جائیگا اور محمد بن جعفر نے کہ راویان اہل سنت میں سے روایت کی ہے اصبغ بن نباتہ نے کہا ایک روز میں مجلس شاہ اولیا علی مرتضی میں
بیٹھا تھا کہ ابن کوا نے جناب امیر علیہ السلام سے پوچھا کہ وہ کون لوگ ہیں کہ جو اعراف پر ہونگے فرمایا کہ ہم اہلبیت نبوت ہیں ہمکو خدا تعالی بہشت کا
اختیار دیویگا اپنے دوستوں کو ہم پہچانکر بہشت میں داخل کرینگے اور اپنے دشمنوں کو کہ جنہوں نے ہمسے عداوت کی ہے اور ہمارے دوستوں کو

انہون سے آزار پہنچاتے ہین انکو ہم دوزخ مین داخل کرینگے اور تائید کرتی ہی اس روایت کو حدیث عمر بن سیسہ کی کہ ایکروز جناب رسول خدا صلعم
نے امیر المومنین علیہ السلام کو خطاب کرکے فرمایا کہ اے علی گویا مین تمکو دیکہتا ہون قیامت کے روز کہ تیرے ہاتہ مین عصا درخت خار دار کا ہے
اور تو اس عصا سے ایک گروہ کو بہشت کیطرف ہانکتا ہی اور دوسرے گروہ کو اس سے دوزخ کیطرف لیجاتا ہے اور کہتا ہے تو دوزخ کو کہ پکڑ لے
تو فلانے کو کہ یہ میرے دشمنون مین سے ہے اور فلانے کو چہوڑ دے کہ وہ میرے دوستون مین سے ہے اور حارث ہمدانی کہ جناب امیر علیہ السلام کے رفقا مین
تہا ایکروز اسنے جناب امیر علیہ السلام سے کہا کہ یا امیر المومنین مین دو حالت سے ہراسان رہتا ہون ایک تو حالت نزع سے اور دوسری صراط پر سے
آپنے فرمایا کہ اے حارث بشارت ہو تجہکو کہ مین اپنے دوستون کو دو حالت مین نہ چہوڑونگا اور ان دونون وقتون مین انکے پاس پہنچونگا اور مین
انکو پہچانونگا اور وہ مجہکو پہچانینگے اور انکی مین شفاعت کرونگا اور آتش دوزخ کو کہونگا کہ انکو چہوڑ دے یہ میرے دوستون مین سے ہین اور انکو ان کے
مقصد کو پہنچاؤن اور بعضی روایت مین حضرت صادق نے فرمایا ہی کہ مراد ان مردون سے جو کہ اعراف پر ہونگے وہ لوگ ہین کہ جنکی نیکیان
اور بدیان برابر ہین اگر خدا انکو دوزخ مین ڈالے تو بسبب انکے گناہون کے اور اگر بخشدے تو بسبب اپنی رحمت کے اس سے معلوم ہوا کہ یہ لوگ بہی
امیدوار بخشش کے ہمراہ آئمہ طاہرین کے اعراف پر ہونگے اور ثعلبی نے اپنی تفسیر مین لکہا ہی کہ اعراف ایک منزل بلند ہے اور وہان پر علی
اور حمزہ اور عباس اور جعفر طیار ہونگے کہ اپنے دوستون کو سفید روئی سے اور اپنے دشمنونکو سیاہی رو سے پہچانینگے اور یہ بہی بعضی روایتون مین آیا ہی
کہ اعراف ٹیلے ہین درمیان بہشت اور دوزخ کے اور ہر پیغمبر کو اور اسکے خلیفہ کو وہان ٹہراینگے ساتہ اسکی امت کے گنہگارونکی جیسکہ سردار لشکر کا ہمراہ لشکر پیچہے کے
ہوتا ہے اور جو کہ پہلے انکے بسبب کثرت نیکیون اپنی کے بہشت مین چلے گئے ہین انکو وہ مومنین گنہگار پکارینگے اور روایات اہلبیت علیہم السلام
سے ثابت ہی کہ جناب رسول خدا صلعم اور انکی اولاد طاہرین اعراف پر ہونگے اور انکے ہمراہ مومنین گنہگار بہی ہونگے کہ جنکی نیکیان اور بدیان
برابر ہونگی اور وہ مومنین گنہگار امیدوار مغفرت پروردگار ان بہشتیونکو آواز دینگے جو کہ پہلے انسے بہشت مین داخل ہو گئے ہین چنانچہ فرماتا ہی
خدا کہ وَنَادَوْا اور آواز دیوینگے وہ یعنی آواز دیوینگے وہ مومنین گنہگار کہ اعراف پر ہین اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ بہشتیونکو جو کہ انسے پہلے
بہشت مین داخل ہو گئے ہین اَنْ سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ اسطرح سے کہ سلام ہو تم پر اور تمہارے اور خوشحالی تمہارا اور سلامتی ہو تم دار السلام مین
پہنچے لَمْ یَدْخُلُوْهَا حال یہ ہے کہ نہین داخل ہوئے ہین وہ مومنین گنہگار اس بہشت مین ابتک وَهُمْ یَطْمَعُوْنَ اور وہ طمع
رکہتے ہین بہشت مین جانیکی یعنی وہ مومنین گنہگار جو کہ اعراف پر ہمراہ رسول خدا اور آئمہ ہدی کے ہین ان بہشتیونکو جو کہ انسے پہلے بہشت مین
داخل ہوئے ہین آواز دیکر کہتے ہین کہ سلام ہو تم پر کہ تم سلامتی سے بہشت مین پہنچے اور خود وہ مومنین گنہگار ابتک بہشت مین داخل نہین ہوئے
ہین جو کہ بہشتیونکو آواز دیتے ہین سلامتی اور خوشحالی کی لیکن بہشت مین جانیکی طمع رکہتے ہین کہ کسیطرح شفاعت سے ہم پیغمبر کی
یا امام کی وہان ہم بہی جا پہنچین وَاِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ اور جسوقت پہر جاوین آنکہین ان مومنین گنہگارونکی یعنی جسوقت
نظر انکی جا پڑے تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ طرف دوزخیون کے اور دوزخیون انکو جلتے ہوئے اور طرح طرح کے عذاب ہوتے ہوئے دیکہین
تو خدا تعالی سے پناہ مانگ کر قَالُوْا کہین وہ مومنین گنہگار اعراف پر کہڑے ہوئے رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ
اے پروردگار ہمارے نہ جمع کر تو ہمکو ہمراہ قوم ظلم کرنیوالون کے کہ جن لوگون نے کفر اور شرک اور گناہ کرکے اپنے نفسون پر ظلم کیا ہے اور حضرت صادق
علیہ السلام نے مثل پہلی روایت کے اس کی تفسیر مین فرمایا ہی کہ اعراف ٹیلے ہین درمیان بہشت اور دوزخ کے کہڑا ہوگا ہر پیغمبر اور خلیفہ اس کا
اپنی امت کے گنہگارون کے ہمراہ جیسے کہ سردار لشکر کا ہمراہ ناتوانون اور ضعیفون لشکر اپنے کے کہڑا ہوتا ہے اور جو کہ نیکوکار ہین وہ پہلے ہی سے
بہشت مین داخل ہو گئے ہونگے اسوقت خلیفہ پیغمبر کا کہیگا اپنے ہمراہیونکو کہ نظر کرو تم طرف بہائیون اپنے کی بہشت مین کہ وہ نیکیون کے
سبب سے تمسے پہلے بہشت مین داخل ہو گئے ہین اور گنہگار مومنین اسوقت ان بہشتیونکو کہینگے کہ سلام علیکم اور خود ابہی بہشت مین داخل

نہین ہوتی ہین وہ گنہگار لیکن طمع رکہتے ہین کہ شفاعت سی پیغمبر اور امام کی بہشت ہین داخل ہوجائین اور دوزخیونکی طرف جو وہ گنہگار نظر
کرینگے تو انکو دیکہکر کہین گے کہ خداوندا ہم کو قوم ظالمون کے ہمراہ مت کر اور فرماتا ہی خدا کہ **وَنَادَىٰ أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ** اور آواز دینگے
صاحبان اعراف کہ وہ ائمہ طاہرین ہین **رِجَالًا يَعْرِفُونَهُم بِسِيمَاهُمْ** اُن مردونکو کہ پہچانتے ہونگے اُنکو ساتھ علامت اُنکی کے
کہ وہ سیاہی چہرہ کی ہی اور وہ لوگ مثل ولید بن مغیرہ اور ابوجہل اور عاص بن وائل وغیرہ کے ہونگے مشرکون مین سے کہ دنیا مین کہا کرتے تھے
کہ خدا تعالی بلال اور عمار اور صہیب فقیرونکو بہشت مین اور ہمکو دوزخ مین ہرگز نہ جگہ دیگا اور اس امر پر قسمین کہاتے تھے ایسے ایسے آدمیونکو
صاحبان اعراف **قَالُوا** کہینگے وہ کہ تم عذاب مین گرفتار ہوگئے **مَا أَغْنَىٰ عَنكُمْ جَمْعُكُمْ** نہ بے پروا کیا تمسے جماعت یارون تمہاری
نے یا جمع کرنے مال نے عذاب خدا سے یعنی تمہارے مددگارون اور مال نے عذاب خدا سے تم کو نہ بچایا **وَمَا كُنتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ**
اور اُس چیز نے کہ تھے تم تکبر کرتے اور گردن کشی کرتے حق سے کہ یہ جمع اور تکبر تمہارا تمہارے عذاب کا مانع نہوا **أَهَٰؤُلَاءِ** کیا یہ یعنی عمار اور سلمان اور ابوذر
اور بلال اور صہیب وغیرہ مفلس اور نادار جو کہ اب بہشت مین ہین **الَّذِينَ** وہ لوگ ہین کہ دنیا مین **أَقْسَمْتُمْ** قسم کہاتی تھی تمنے بڑی
سخت قسم کہ **لَا يَنَالُهُمُ اللَّهُ بِرَحْمَةٍ** نہین پہنچاویگا انکو خدا ساتھ رحمت اپنی کے اور بہشت مین انکو داخل نکریگا اور دیکہو تم کہ وہ اب بہشت
مین موجود ہین اور تم دوزخ مین پڑے ہوئے جلتے ہو اور عذاب خدا مین تم گرفتار ہو اور اعراف والے آدمی جسوقت اس کلام سے فارغ ہون
تو بحکم خدا اُن مومنین سے کہ جو اُنکے ہمراہ ہین اسطرح سے فرماوینگے کہ **ادْخُلُوا الْجَنَّةَ** داخل ہوجاؤ تم بہشت مین **لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ**
نہین خوف ہی اوپر تمہارے کسی ہول اور سختی کا **وَلَا أَنتُمْ تَحْزَنُونَ** اور نہ تم غمگین ہوگے اپنے مطلوب کے فوت ہونے سے اور حضرت
صادق علیہ السلام سی روایت ہی کہ امت کے لوگون کی جائین کہ اعراف ٹیلے ہین درمیان بہشت اور دوزخ کے اور رجال ائمہ معصومین ہین
کہ وہ اعراف پر ہون گے ہمراہ اپنے شیعون کے اور جو لوگ کہ انکی اور انکے شیعونکے مخالف دوزخ مین ہونگے اُنسے کہینگے کہ تمہاری جماعت نے تمکو
عذاب خدا سے بے پروا نکیا اور نہ اس تکبر نے کہ جو تم حق سے کرتے تہے دیکہو یہ ہین ہمارے شیعہ بہشت مین کہ قسم کہاتے تھے تم کہ خدا انکو اپنی
رحمت مین نہ پہنچاویگا اور بہشت مین انکو داخل نکریگا اور بعد اسکے اُن گنہگاران شیعہ سے جو کہ اُنکے ہمراہ ہین ارشاد کرینگے کہ داخل ہوجاؤ تم
بہشت مین کہ نہین خوف ہی تمپر اور نہ غمگین ہوگے اور ابن عباس سے روایت ہی کہ جسوقت اعراف والے آدمی بہشت مین جاوین تو
دوزخیونکو بھی طمع بہشت مین جانیکی ہو اُسوقت درگاہ خدا مین عرض کرین کہ خداوندا ہمارے رشتہ دار بہشت مین ہین ہمکو اجازت
دے کہ ہم اُنسے باتین کرین حقتعالی انکو باتین کرنیکی اجازت دیوی اور بہشتیونکو فرماوے کہ تم دوزخیونکی طرف منہ کرو جسوقت وہ نگاہ
کرین تو اپنے رشتہ دارون کو دوزخ مین نہ پہچانین بسبب بدلجانے رنگ اُنکے چہرونکے لیکن دوزخی اُنکو پہچانینگے اور اُنکے نام لیکر کہینگے
کہ ہمکو کہانا اور پانی بہشت کا دو جیسا کہ خدا فرماتا ہی کہ **وَنَادَىٰ أَصْحَابُ النَّارِ** اور آواز دینگے دوزخی دوزخ مین سے
أَصْحَابَ الْجَنَّةِ بہشتیونکو **أَنْ أَفِيضُوا عَلَيْنَا مِنَ الْمَاءِ** یہ کہ گراؤ تم اوپر ہمارے پانی مین سے بہشت کی کہ تشنگی نے ہم کو
سوختہ کردیا ہی **أَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ** یا اُن چیزون سے کہ روزی دی ہے تمکو خدا نے جنت کی کہانون اور میوون کی کہ اُس سے ہم
اپنی بھوک کو دفع کرین **قَالُوا** کہینگے وہ بہشتی اُنکے جواب مین کہ **إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَهُمَا** تحقیق خدا نے حرام کیا ہی اُن دونونکو یعنی
کہانے اور پانی کو بہشت کے **عَلَى الْكَافِرِينَ** اوپر کافرون کے **الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَهْوًا وَلَعِبًا** وہ لوگ جنہون نے پکڑا
ہے اُنہون نے دین اپنے کو مشغلہ اور بازی کہ روز عید گرد خانہ کعبہ کے تالیان بجاتے تھے اور بازی کرتے تہے **وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا**
اور فریفتہ کیا تہا اُنکو زندگانی دنیا نے کہ حق سے بالکل غافل ہوگئے اور جو چاہا اپنی طرف سے حلال کیا اور جو چاہا حرام کیا اور دنیا سے عذاب کے فراموش کر
ہین آگے **فَالْيَوْمَ نَنسَاهُمْ** پس آج کے دن بھول جاوینگے ہم اُنکو یعنی معاملہ بھول جانے والون کا سا کرینگے ہم اُنسے کہ اُنکو بالکل ترک

کرینگے کہ وہ دو فرح ہین ٹری ہوتے جلا کرین اور پھر انکی خبر نہ لیوین اور عرب کا دستور ہے کہ وہ کہتے ہین کہ نسینا فلان یعنی ہو گیا ہمکو فلانا کہ خبر سے ہم کو یاد
نہین کرتا ہے اور امیر المومنین علیہ السلام نے اسکی تفسیر مین فرمایا ہے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ ثواب انکو نہ دیگا جیسے کہ ثواب دیگا اپنے دوستونکو جو کہ دنیا
مین فرمانبردار خدا کی اور یاد کرنیوالے اسکے تہے جس وقت کہ ایمان لاتے وہ خدا پر اور اسکے پیغمبرون پر اور پوشیدہ انکا خوف کرتے تہے پس خدا تعالی فرماتا ہے کہ
بہولجاینگے ہم انکو **کما نسوا** جیسے کہ بہولگئے وہ اور فروگذاشت کیا انہون نے **لقاء یومہم ھذا** ملاقات کرنے دن اپنے کو
اسدن کو اور اس روز کا انہون نے کچھ خیال نکیا **وما کانوا بایاتنا یجحدون** اور جیسے کہ تہے وہ کہ ساتھ آیتون ہماری کے انکار کرتے
تہے اپنے عناد اور حسد سے اور پہلے اس سے تو خدا تعالی نے دونو فرقون کا حال بیان کیا تہا اور اب کتاب اور حجت کے نازل کرنیکا حال بیان کرتا ہے
چنانچہ فرماتا ہے کہ **ولقد جئناہم بکتاب** اور البتہ تحقیق لائے ہم انکے لئے کتاب کو **فصلناہ** کہ مفصل بیان کیا ہے ہمنے اسکو اُس کے
معانی اور عقاید اور نصیحتون کو جو کچھ کہ اسمین ہے **علی علم** اور علم سے کہ ہم اسکی تفصیل کے جاننے والے اور عالم تہے **ھدی ورحمۃ**
لقوم یومنون ہدایت کرنیوالے اور رحمت ہے وہ کتاب واسطے اُس قوم کے کہ ایمان لاتے ہین اور اعتقاد اسکا رکہتے ہین اور فرماتا ہے خدا کہ **ھل ینظرون**
نہین انتظار کرتے ہین وہ کفار **الا تاویلہ** مگر تاویل اس کتاب کی کہ تاویل اسکی یہی ہے جس چیز کیطرف کہ امر اسکا رجوع کرے جو کچھ کہ اسمین
لکہا ہے وعدہ اور وعید وہ ظاہر ہون کہ اسکی انتظاری کرتے ہین کہ اسکو اپنی آنکہون سے دیکہین اور جبتک اسکو دیکہ لیوین تو ایمان نہ لاوینگے خدا تعالی
فرماتا ہے کہ **یوم یاتی تاویلہ** جسدن کہ آویگی تاویل اسکی کہ علامت وعدہ اور وعید کی ظاہر ہو جاوے اور قیامت آپہنچے تو **یقول الذین**
نسوہ کہینگے وہ لوگ کہ بہولگئے ہین اسکو اور ترک کیا ہے انہون نے اس کتاب کو **من قبل** پہلے اس سے دنیا مین یعنی اسمرقند جو راستی
خدا کے قول کی ظاہر ہوگی ان لوگونکو کہ جو قرآن پر ایمان نہین لاتے ہین تو کہینگے کہ **قد جاءت رسل ربنا بالحق** تحقیق آئے تہے پیغمبر پروردگار
ہمارے کے ساتھ حق کے اور ہمنے ناحق انکو جہٹلایا اور اس مدت کی واقع ہونیکا ہمنے اعتقاد نکیا **فہل لنا من شفعاء** پس کیا واسطے ہمارے سفارش
کرنیوالے ہوسکتے ہین **فیشفعوا لنا** پس سفارش کرین وہ واسطے ہمارے آجکے دن **او نرد** یا پہیرے جاوین ہم طرف دنیا کے **فنعمل**
غیر الذی کنا نعمل پس عمل کرین ہم غیر اس عمل کے کہ تہے ہم عمل کرتے کہ اب دنیا مین جاکر پہر کبہی شرک نہ کرینگے اور جو امر کہ حق ہوا اسکو
اختیار کرینگے اور جس چیز کو ہمنے جہٹلایا تہا اسکی تصدیق کرینگے اور خدا تعالی کی وحدانیت کے ہم قائل ہونگے خدا تعالی فرماتا ہے **قد خسروا**
انفسہم تحقیق خسارہ مین ڈالا انہون نے نفسون اپنے کو کہ اپنی عمر کو بتونکی پرستش مین ضایع اور برباد کیا **وضل عنہم ما کانوا**
یفترون اور گم ہوگئی ان سے وہ چیز کہ تہے وہ افترا کرتے اور جہوٹ بناتے اور کہتے کہ بت ہماری سفارش کرینگے خدا سے پس کچہ نفع نہ پہنچایا انکو
بتون کی پرستش نے اور عذاب ابدی مین وہ گرفتار ہو جاوینگے اور اب خدا تعالی اپنی قدرت اور رب ہونیکا حال بیان کرتا ہے تاکہ اسکو شریک نہ
خدا کا سمجہین اور جانین کہ سواے اسکے کوئی معبود نہین ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ **ان ربکم اللہ** تحقیق پروردگار تمہارا خدا ہے **الذی**
خلق السموات والارض جسنے پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو **فی ستۃ ایام** بیچ مقدار چہ روز کے اگرچہ خدا قادر تہا کہ ایک آن
مین تمام مخلوقات کو پیدا کرتا لیکن واسطے تعلیم بندونکے ایسا کیا کہ وہ اپنے کامون مین جلدی نکرین اور ہر کام کو فکر اور تامل سے کرین اور حدیث مین آیا
ہے کہ خدا تعالی نے چہ روز مین دنیا کو پیدا کیا ہے اسواسطے کہ خدا تعالی نے سال کو تین سو ساٹہ روز کا پیدا کیا ہے اور آسمان اور زمین کو چہ روز
مین پیدا کیا ہے اور چہ روز اُسمین سے نکالے تو تین سو چون باقی رہے اسواسطے سال اکثر تین سو چون روز کا ہوتا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام
فرماتا ہے کہ خدا تعالی نے یکشنبہ کو چیزین پیدا کی ہے اور دوشنبہ کو دریاؤن اور سہ شنبہ کو انکی قوت اور چہارشنبہ اور پنجشنبہ کو آسمان پیدا کئے ہین اور
جمعہ کو انکی قوت اور کہانا **ثم استوی علی العرش** پہر برابر ہوا تدبیر انکی اور عرش کے پاس کہ برابر ہوا ہر چیز کے نسبت اسکی
سب چیزونکی طرف برابر ہے اور کوئی چیز قریب دوسری چیز سے نزدیک اسکے نہین ہے بلکہ سب برابر ہین اور بایکہ پہر غالب ہوا ارادہ اسکا ہر

ع ۶
۱۳

پیدا کیا نے عرش کو اور بیان کیا کہ غالب ہوا اوپر عرش کے کہ تمام مخلوقات سے وہ بڑا ہے پس سوائے اسکے اور چیز وہ پس وہ بدرجہ اولی غالب اور قادر ہوگا
اور کہتے ہین کہ خدا تعالی نے عرش کو تخت کی صورت پر پیدا کیا ہی اور منقول ہے کہ جبرئیل نے چاہا کہ عرش کی مقدار کو دریافت کرے کہ کسقدر
بڑا ہے حقتعالی سے اذن چاہا کہ اسکے گرد اڑے جب اجازت ہوئی تو اسقدر اڑا کہ اڑتے اڑتے سست ہو گیا اور تھک گیا خدا تعالی سے
قوت طلب کی جب قوت حاصل ہوئی تو پہلے سے زیادہ اڑا اور پھر سست ہو گیا اور پھر قوت طلب کی اور پہلے سے زیادہ اڑا اور سست ہو گیا
اور جسوقت اڑنے سے آزردہ ہوا تو عرض کی کہ خداوندا مین زیادہ اڑا ہون یا زیادہ باقی رہا ہے آواز آئی کہ اے جبرئیل کئی ہزار برس سے تو اڑتا
اور ابتک ایک پایہ سے عرش کے دوسرے پایے تک نہین پہنچا ہی اسوقت جبرئیل نے کہا کہ پاک ہی تو کہ کیفیت تیری مخلوقات کی سوا تیرے کوئی
نہین جانتا ہی اور سرعت اور جلدی جبرئیل کے اڑنے مین ایسی تھی کہ جسقدر برادران یوسف نے یوسف کو کوئین مین ڈالا تھا تو جبرئیل سدرہ سے
اڑکر یوسف کے پاس پہنچے پہلے اس سے کہ یوسف کوئین کی تہ پر پہنچے اور عرش سے مراد کبھی تو وہ جسم ہی کہ جو تمام جسمون کو احاطہ کئے ہوئے ہے
اور کبھی مراد اس سے وہ جسم مع کل جسمونکے ہی کہ جو اسکے اندر ہین اور کبھی مراد اس سے علم خدا ہے اور اگر مراد اس سے جسم ہووے تو وہ تخت کی صورت
نہین ہے جیسے کہ بعضے کہتے ہین بلکہ ایک ایسی شے ہی کہ تمام جسمونکو گھیرے ہوئے ہے اور خدا تعالی اسپر بیٹھا نہین ہے کہ وہ مکان سے پاک ہی بلکہ عرش
بھی مخلوقات مین سے ایک مخلوق ہی يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ ڈھانکتا ہی رات کو دن سے اور دن کو رات سے يَطْلُبُهُ طلب کرتی ہے
شب اسکو یعنی دنکو حَثِيثًا جلدی کرنیوالی ہی جیسے کہ کوئی کسی چیز کو بہت جلد چاہتا ہی اور حثیثا حال واقع ہوا ہی اور جیسے کہ رات
دنکو طلب کرتی ہے دن رات کو بہت جلد طلب کرتا ہے مراد یہ ہے کہ ہر ایک بعد دوسرے کے بلا فاصلہ جلد ہوتا ہی وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
وَالنُّجُومَ اور پیدا کیا آفتاب اور ماہتاب اور ستارون کو کہ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ فرمانبردار ہین ساتھ حکم اسکے اور شمس و قمر اور نجوم
سب کو ابن عامر نے مرفوع پڑھا ہے اور باقیون نے منصوب پڑھا ہے سموات پر عطف کرکے اور مسخرات کو حال مقرر کیا ہی اور فرماتا ہی کہ أَلَا
لَهُ الْخَلْقُ خبردار ہو اور جانو تم کہ واسطے اُس خدا کے ہی پیدا کرنا تمام مخلوقات کا وَالْأَمْرُ اور واسطے اسکے ہی حکم جاری ہونیوالا
واسطے مصلحت کے اور اسکے غیر کو واسطے حکم نہین ہی جو کہ اسکو حکم ہی کہ وہ سب اشیا مین اپنا تصرف رکھتا ہی اور اسکے غیر کو یہ تصرف نہین ہے
تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ بزرگ اور برکت والا ہی خدا پروردگار عالمونکا اور پیدا کرنیوالا سبکا اور اب اپنے بندون کو حکم کرتا ہے
ادْعُوا رَبَّكُمْ پکارو تم پروردگار اپنے کو پرستش اسکی کرو تَضَرُّعًا زاری سے وَخُفْيَةً اور پوشیدہ ہو کر لوگو کی نظرون سے کہ
اسمین ریا نہ ہووے اور تضرعا و خفیۃ حال واقع ہوئے ہین اور خفیۃ کو ابوبکر نے بکسر خا پڑھا ہے إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ تحقیق کہ وہ
خدا دوست نہین رکھتا ہی حد سے گذرنیوالون کو کہ جو کسی کی بد دعا کرین یا بلند آواز سے دعا پڑھین کہ جسمین ریا ہو یا ایسی چیز خدا سے طلب
کرین جو لائق انکے نہو جیسے کہ انبیا کا مرتبہ طلب کرنا اور آسمان پر جانا اور جناب رسولخدا صلعم سے روایت ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ قریب
ہے کہ ایک قوم پیدا ہو کہ اپنے مرتبے سے زیادہ مرتبہ دعا کرکے چاہین اور بندہ کو اسیقدر کفایت کرتا ہے کہ دعا مین کہے کہ خداوندا مین تجھسے بہشت کو
طلب کرتا ہون اور اُس چیز کو کہ جو تیری رحمت کے نزدیک کرے اور بعد اسکے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ انہ لا یحب المعتدین اور دوسری
روایت مین یہ ہے کہ جناب رسولخدا صلعم جہاد مین تھے اور ایک صحرا مین اُترے ہوئے اور اصحاب اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ کہنے مین مشغول
ہوئے اور آواز بلند کرتے تھے حضرت نے فرمایا کہ اے آدمیو منع کرو تم اپنے نفسون کو بلند آوازون سے تم کسی بہرے اور غائب کو نہین پکارتے ہو
الا تم اسکو پکارتے ہو کہ وہ سنتا ہی اور تم سے قریب ہی اور تمہارے ساتھ ہے اور بعد اسکے اصحاب ذکر خدا کا پوشیدہ کرتے تھے کہ کوئی انکے ذکر کو
نہ سنتا تھا اور فرماتا ہی خدا وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ اور نہ فساد کرو تم بیچ زمین کے کفر اور گناہ کرکے بَعْدَ إِصْلَاحِهَا
بعد درست کرنے اسکے ایمان اور تقوی اور عدالت کرکے وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا اور پکارو تم اس خدا کو خوف کرکے اسکی

عذاب سے ثواب سے اور خوف کا اور طمع کا حال واقع ہوئی ہیں پس بامید ثواب اسکو پکارو کہ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ
تحقیق رحمت خدا کی نزدیک ہے نیکی کرنیوالوں سے کہ امید بخشش اور رحمت کی رکہتے ہیں اور مستحق ثواب و رحمت کے ہیں اور کہتے ہیں کہ جو کوئی بعد نماز و
ایتون کے کہے کہ استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ اللہم اغفر لذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت خدا تعالی فرماتا ہے کہ اے
فرشتو گواہ رہو تم کہ بخشے تمام گناہ اس بندہ کے بخشے اور اب اپنی قدرت کے کمال کو بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَهُوَ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ
اور وہ خدا وہ شخص ہے کہ بہیجتا ہے ہواؤن کو کہ وہ صبا اور جنوب اور شمال اور دبور ہے بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ خوشخبری دینے
والیان وہ ہوائین آگے رحمت اسکے کے یعنی آگے باران کے کہ وہ رحمت الہی ہے اور صبا بادل کو ہانکتی ہے اور وہ پورب کی ہوا ہے اور باد جنوب اسکو
لیجاتی ہے اور باد شمال اسکو جمع کرتی ہے اور دبور کہ وہ پچہان کی ہوا ہے بادل کو متفرق کرتی ہے اور ابن کثیر نے ریاح کو ریح پڑہا ہے اور نشرا کو نُشُرا
بضم نون و شین اور اہل مدینہ اور اہل بصرہ نے ریاح کو جمع پڑہا ہے اور نشرا کو انہون نے بہی اوسیطرح نُشُرا پڑہا ہے اور اہل کوفہ نے سوای عاصم
ریح پڑہا ہے اور نشرا کو نَشْرًا بفتح نون و سکون شین پڑہا ہے اور ابن عامر نے نُشْرًا بضم نون اور سکون شین پڑہا ہے اور ان ہواؤن کی حقیقت
خدا تعالی فرماتا ہے کہ حَتَّىٰ إِذَا أَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا یہانتک کہ جسوقت اوٹہاتی ہیں وہ ہوائین بادل بہاری کو کہ باران سے وہ
ثقیل اور بوجہل ہوتا ہے تو سُقْنَاهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ ہانکتے ہیں ہم اس بادل کو واسطے زندہ کرنے شہر مردہ کے یعنی واسطے زندہ کرنے
اور سبز کرنے زمین خشک کے فَأَنزَلْنَا بِهِ الْمَاءَ پس نازل کرتے ہیں ہم ساتھ اسکے پانیکو فَأَخْرَجْنَا بِهِ مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ
پس نکالتے ہیں ہم بسبب اس پانیکے ہر قسم کے میوؤن کو كَذَٰلِكَ اسیطرح یعنی جیسے کہ ہم زمین مردہ کو روئیدگی سے زندہ کرتے ہیں اور طرح
طرح کی بوٹیان اسمین سے مینہ برسا کر نکالتے ہیں ایسے ہی نُخْرِجُ الْمَوْتَىٰ نکالینگے ہم مردوں کو زندہ کرکے قبرون سے لَعَلَّكُمْ
تَذَكَّرُونَ تاکہ تم نصیحت پکڑو اور جانو کہ جو شخص قدرت رکہتا ہے زمین کے زندہ کرنیکی اور درختون سے پہلونکی نکالنے کی وہ مردونکے زندہ
کرنیکی بہی قدرت رکہتا ہے اور یہ امر اسپر کچہ دشوار نہیں ہے حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جسوقت خدا تعالی مردونکا زندہ کرنا چاہیگا
تو چالیس روز مینہ انپر برسائیگا اسکے برسنے سے ہڈیان پیدا ہونگی اور اپس میں وصل ہوجائینگی اور گوشت انپر اوگ جائیگا اور ابن عباس سے
روایت ہے کہ جسوقت پہلا صور پہونکینگے سب مرجائینگے تو خدا تعالی چالیس برس تک انپر مینہ برسائیگا عرش کے نیچے سے اور اس مینہ کو
ماء الحیات کہتے ہیں پس مردے اسکے برسنے سے قبر کے اندر ایسے بنجائینگے جیسے کہ ماؤن کے پیٹ میں پیدا ہوتے ہیں اور جسوقت بدن انکے
تمام اور پورے ہوجائینگے تو خدا تعالی انمین روحون کو پہونکیگا اور پہر اسکے خواب کو انپر غالب کریگا اور دوسرے صور میں انکو بیدار کریگا
وہ گمان کرینگے کہ ہم خواب سے بیدار ہوئے ہیں پس اوسوقت کہینگے کہ یاویلنا من بعثنا من مرقدنا یعنی اے وائے ہمپر کسنے اٹہایا اور بیدار کیا
ہمکو خوابگاہ ہماری سے اور اب زمین سے اوگنے کا حال بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ اور شہر پاک یعنی اور زمین
پاکیزہ کہ قابل زراعت ہو يَخْرُجُ نَبَاتُهُ بِإِذْنِ رَبِّهِ نکلتی ہے روئیدگی اسکی ساتہ حکم پروردگار اسکے کے وَالَّذِي خَبُثَ
اور وہ زمین کہ ناپاک ہوتی ہے کہ شور اور سیہ کی زمین ہے لَا يَخْرُجُ نہین نکلتی ہے روئیدگی اسمین سے إِلَّا نَكِدًا مگر تہوڑی کہ جس
میں کچہ فائدہ اور نفع نہیں ہے اور نکدا کو ابو جعفر نے بفتح کاف پڑہا ہے اور باقیوں نے بکسر کاف و معنی اسکے قلیل کے ہیں اور ابن عباس سے روایت
ہے کہ یہ مثال خدا تعالی نے دل مومن اور دل کافر کیواسطے بیان کی ہے مومن کے دل کو تو زمین پاکیزہ سے مثال دی ہے اور کافر کے دل کو
زمین شور سے اور جسوقت مومن کے دلپر نصیحت و کلام پہنچتا ہے تو اس سے طاعت اور عبادت ظاہر ہوتی ہے اور کافر کے دلپر کچہ اثر نہیں ہوتا
اور بعض کہتے ہیں کہ یہ مثال ائمہ معصومین علیہم السلام کیواسطے ہے کہ نکلتا ہے علم انکا ان کے پروردگار کے اذن سے اور انکے دشمنون سے علم
نہیں نکلتا ہے مگر نکد اور فاسد و منقول ہے کہ ایک روز حضرت امام حسن علیہ السلام معاویہ کے پاس بیٹہے تہے معاویہ نے واسطے الزام

کہا کہ اے حسن خدا تعالی قرآن میں فرماتا ہے کہ ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین یعنی جو تر اور خشک ہے وہ قرآن میں موجود ہے اور لکہا ہے
مثلاً کہ میری اور تیری ڈاڑہی کا ذکر قرآن میں کہاں ہے اور حضرت امام حسن کی ڈاڑہی تو بہت گہنی تہی اور کثرت سے اُسمین بال تہے اور
معاویہ کو یہ تہا کہ چند بال اُسکی ڈاڑہی میں تہے حضرت امام حسن نے اُسکے جواب میں فرمایا کہ خدا تعالی نے میری اور تیری ڈاڑہی کا ذکر اس
آیت میں کیا ہے والبلد الطیب یخرج نباتہ باذن ربہ والذی خبث لا یخرج الا نکدا معاویہ یہ کلام سنکر بہت نادم اور پشیمان ہوا اپنے
سوال سے **کذلک نصرف الآیات** اسیطرح بیان کرتے ہیں ہم طرح طرح آیتونکو مثالیں وغیرہ **لقوم یشکرون** واسطے
اُس قوم کے کہ جو شکر کرتے ہیں خدا کی نعمتونکا اور اُنمیں تامل کرکے نصیحت پکڑتے ہیں اور اب خدا تعالی واسطے تسلی خاطر اقدس رسول خدا
کے حضرت نوح وغیرہ پیغمبروںکا حال بیان کرتا ہے کہ جیسے تمکو یہ قریش آزار پہنچاتے ہیں اور جہٹلاتے ہیں ایسے ہی پہلے پیغمبرونکو بہی اُنکی
اُمتوں نے آزار پہنچائے ہیں اور اُنکو جہٹلایا ہے اور پہلے سب سے حضرت نوح کا قصہ بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ **لقد ارسلنا نوحا**
البتہ تحقیق ہمنے بہیجا ہے نوح کو کہ وہ نوح بن ملک بن متوشلخ بن ادریس پیغمبر ہے **الی قومہ** طرف قوم اُسکی کے جسوقت کہ
وہ پچاس برس کا عمر میں ہوا موافق مشہور کے اور اکثر اُسکی قوم کے آدمی قابیل کی اولاد میں سے تہے اور بت پرستی کرتے تہے **فقال**
پس کہا نوح نے اپنی قوم کے آدمیوں سے کہ **یا قوم اعبدوا اللہ** اے قوم میری پرستش کرو تم خدا کو یگانگی کے ساتھ اور اُسکا
شریک کسی کو مت کرو کہ **مالکم من الہ غیرہ** نہیں ہے واسطے تمہارے کوئی معبود سوا اُسکے تمکو چاہیے کہ اُسیکی فرمانبرداری
اور اُسی کی عبادت کرو اور اُسکی عبادت میں کسی دوسرے کو شریک مت کرو **انی اخاف علیکم عذاب یوم عظیم**
تحقیق میں خوف کرتا ہوں اوپر تمہارے عذاب دن بڑے کا اگر تم ایمان نلاؤگے اور خدا کو واحد نجانوگے اور وہ دن بڑے روز طوفان
ہے یا روز قیامت ہے اور کہتے ہیں کہ نام حضرت نوح کا عبد الغفار تہا اور بعضی روایتوں میں عبد الملک لکہا ہے اور بعضے میں عبد الاعلی اور
اُنکو نوح اسواسطے کہتے ہیں کہ وہ اپنے نفس پر نوحہ اور گریہ بہت کیا کرتے تہے اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ پانسو برس نوحہ اور گریہ کیا
اسواسطے اُنکا نام نوح مشہور ہوگیا اور ایک روایت میں یہ ہے کہ ایک سگ خارشتی کو دیکہکر حضرت نوح نے کراہت کی تہی خدا تعالی
نے اُس کتے کو گویا کیا اُسنے بزبان فصیح کہا کہ اے نوح تو مجہسے کراہت کرتا ہے اگر تجہکو قدرت ہے تو خدا کی پیدائش کو بدل دے پس
اُسوقت حضرت نوح نے جو کلام اُس کتے سے سنا تو نوحہ اور گریہ کرنے لگے اور ایک مدت تک رویا کئے اور عمر حضرت نوح کی بعضے کہتے ہیں
تیرہ سو برس کی ہوئی تہی اور بعضے کہتے ہیں کہ چودہ سو برس کی اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ عمر نوح کی دو ہزار
پانسو برس کی ہوئی ہے اور آٹہ سو پچاس برس قبل نبوت سے پہلے زندگانی کی اور نو سو پچاس برس بعد نبوت کی دعوت کرکے لوگوں
کو طرف توحید خدا اور دین حق کے بلایا اور رغبت دلائی اور دو سو برس کشتی کے بنانے میں گذرے اور پانسو برس بعد طوفان کے
زندہ رہے اور شہر آباد کئے اور کہتے ہیں کہ ایک سو چبیس سال کے بعد فوت ہونے آدم کے پیدا ہوئے تہے اور اُنکو آدم ثانی اور
شیخ الانبیا بہی کہتے ہیں اور نو سو پچاس برس ہر چند لوگوں کو اُنہوں نے طرف دین حق کے بلایا لیکن اُنکو کچہ اثر نہوا بلکہ روز
بروز گمراہی اُنکی زیادہ ہوتی تہی اور حضرت نوح کی دعا سے مرد اور عورت اُنکی سب بانجہ ہوگئی اور چالیس برس بانجہ رہی اور
چالیس برس تک اُنپر مینہہ نہ برسا چوپائے اُنکے سب ہلاک ہوگئے اور باغ اُنکے سب جل گئے اور خشک ہوگئے اور اولاد کا پیدا ہونا
موقوف ہوگیا حضرت نوح نے اپنی قوم سے فرمایا کہ تم ایمان لاؤگے تو پھر اولاد تمہارے پیدا ہونے لگی اور باغ تمہارے سبز
ہوجاوینگے لیکن اُن لوگوں نے اپنے کفر کو نچہوڑا اور جسوقت نوح لوگونکو طرف حق کی بلاتے تہے تو وہ نوح کو اسقدر مارتے تہے
کہ بیہوش ہوجاتے تہے اور بعد اُسکے اُنکے رشتہ دار اُنکو نمدہ میں لپیٹ کر گہر کو لیجاتے تہے اور گمان اُنکو یہ ہوتا تہا کہ نوح مرگیا ہے

ع ۵ ۱۴

قصہ حضرت نوح علیہ السلام

اور وہ سیر ہو رہے حضرت نوح گھر سے نکلکر پھر لوگونکو طرف ایمان کے بلاتے تھے اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ انکو اسقدر پتھر مارتے تھے کہ وہ پتھروں میں چھپ جاتے
ہو کر دب جاتے تھے حضرت جبرئیل رات کیوقت انکو پتھروں کے نیچے سے باہر نکالتے تھے اور اپنے پرونکو انکے زخموں پر ملتے تھے کہ اسی وقت انکو شفا ہو جاتی تھی
اور صبحکو گھر سے باہر نکلکر پھر کہتے تھے کہ اے لوگو کہو تم لا الہ الا اللہ تاکہ رستگاری پاؤ تم عذاب سے اور نوح سوا اسکے ظاہر میں بھی سمجھاتے تھے لوگونکو اور
پوشیدہ بھی اور علیحدہ ایک گوشہ میں لیجا کر بھی نصیحت کرتے تھے لیکن انکو کچھ اثر نہوتا تھا اور منقول ہے کہ ایک آدمی بوڑھا کئی سال اپنے لڑکے
کو لیکر حضرت نوح کے پاس آیا اور اس لڑکے سے کہا کہ او فرزند یہ جادوگر ہے ایسا نہو کہ بعد میرے یہ تجھکو فریب دیوے تب اس لڑکے نے کہا کہ اے بابا
بعد تیرے میں زندہ رہوں ایک پتھر تو مجکو دو کہ اسکو ماروں اسکے باپ نے اسکو ایک پتھر دیا اسنے وہ پتھر حضرت کے سر پر مارا کہ خون بہنے جاری
ہوا اسوقت حضرت نوح نے درگاہ خدا میں نالہ کیا اور یہ دعا کی کہ رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا یعنی اے پروردگار میرے کسیکو باقی نہ چھوڑ
تو زمین پر کافروں میں سے بسنے والا اور دعا حضرت نوح کی قبول ہوئی اور کشتی بنانیکا انکو حکم ہوا اور طوفان میں سب خلقت غرق ہوئی اور ذکر
اسکا انشاء اللہ تعالی بعد اسکی تفصیل سورہ ہود میں آویگا اور منقول ہے کہ حضرت نوح کی وفات کا وقت آیا تو ملک الموت انکی روح قبض
کرنیکو آیا اسوقت حضرت نوح دھوپ میں بیٹھے ہوے تھے ملک الموت نے سلام کیا نوح نے اسکو سلام کا جواب دیا اور ملک الموت سے پوچھا کہ تو کیوں آیا
ہے کہا کہ تیری روح قبض کرنیکو آیا ہوں فرمایا کہ میں سایہ میں ہو جاؤں ملک الموت نے کہا کہ ہو جاؤ جسوقت وہ سایہ میں آئے تو ملک الموت نے
اسے کہا کہ اے ملک الموت یہ دنیا میں ایسا تھا گذر گیا ہے جیسے دھوپ میں سے اس سایہ میں آ گیا ہوں اور منقول ہے کہ جبرئیل نے حضرت نوح
سے پوچھا کہ اے نوح تو نے دنیا کو کیسا پایا فرمایا کہ جیسے کہ ایک گھر ہے اور اسکے دو دروازے ہیں ایک دروازہ میں سے داخل ہوا اور دوسرے سے باہر نکل گیا
کچھ بھی دیر نہیں ہوئی اور ایک روایت کے موافق دو ہزار پانسو برس کی عمر ہوئی تھی اور کہتے ہیں کہ حضرت نوح تمام عمر ایک جھونپڑی
میں رہتے تھے اور وہ ایسی چھوٹی تھی کہ جسوقت اسمیں لیٹتے تھے تو پاؤں انکے جھونپڑی سے باہر ہو جاتے تھے اگر کوئی کہتا کہ اے نوح تم اپنے واسطے ایک مکان
کیوں نہیں بناتے ہو تو اسکے جواب میں کہتے کہ کیونکر دن کے واسطے بناؤں کل کو مر جاؤنگا اور سب یہیں پڑا رہیگا اور جسوقت صبح ہوتی تو کہتے کہ
شام تک زندہ نہ رہونگا اور جب شام ہوتی تو کہتے کہ صبح تک زندہ نہ رہونگا اسیطرح سیکڑوں برس زندہ رہا اور ایک جھونپڑی میں گذارہ کیا
اور زندگانی پر اس جہان فانی کو تکیہ نہ کیا ایسی توفیق خدا تعالی سبکو عطا کرے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت آدم
نے اپنی اولاد کو حضرت نوح کے آنے کی خوشخبری دی تھی اور فرمایا تھا کہ جو کوئی تم میں سے اسکو پاوے تو اسپر ایمان لاوے تاکہ وہ غرق ہونے سے نجات پاویگا
اور آدم اور نوح کے درمیان دس پیغمبر اور وصی پیغمبر گذرے ہیں اور شریعت حضرت نوح کی یہ تھی کہ خدا تعالی کو یگانہ جانکر پرستش کرتے تھے اور نیکی کا
حکم کرتے تھے اور بدی سے منع کرتے تھے اور حلال اور حرام ہوا انکی شرع میں تھا لیکن احکام حدود اور میراث کے نہ تھے اور اسوقت حضرت
نوح نے لوگوں کو طرف دین حق کے بلایا اور نصیحت کی تو بہتوں نے نوح کا کہنا نہ مانا بلکہ نوح کو طرف گمراہی کے منسوب کیا چنانچہ
خدا تعالی فرماتا ہے کہ قَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِهِ کہا اشراف قوم نے اسکی میں سے اے نوح إِنَّا لَنَرَاكَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ
تحقیق ہم دیکھتے ہیں تجکو بیچ گمراہی ظاہر کے تو ہمکو منع کرتا ہے بتوں کی عبادت سے اور بلاتا ہے ایک خدا کی عبادت کیطرف حالانکہ قَالَ
کہا نوح نے انکے جواب میں کہ يَا قَوْمِ لَيْسَ بِي ضَلَالَةٌ اے قوم میری نہیں ہے ساتھ میرے گمراہی اور میں بہکے ہوئے میں نہیں ہوں وَلَٰكِنِّي رَسُولٌ
اور لیکن میں پیغمبر ہوں بھیجا ہوا مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ پروردگار عالموں کے اسلیے أُبَلِّغُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي پہنچاتا
ہوں میں تمکو پیغام پروردگار اپنے کے وَأَنْصَحُ لَكُمْ اور نصیحت کرتا ہوں میں اسلیے تمہارے کہ اگر تم میری نصیحت پر عمل کرو تو نجات پاؤ
تم وَأَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ اور جانتا ہوں میں بھی خدا سے کہ پیغمبر نازل ہوتا ہے مَا لَا تَعْلَمُونَ جو کچھ نہیں جانتے ہو تم اور جسوقت حضرت نوح کی
قوم کے لوگوں نے پیغام خدا اور وحی کا نام سنا تو بہت تعجب کیا اور حضرت نوح کا انکار کیا اور فرمایا کہ أَوَعَجِبْتُمْ أَنْ جَاءَكُمْ

ذِکْرٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ کیا تعجب کیا تمنے ہیں سو کہ آیا تمہارے پاس ذکر یعنی پیغام خدا کا اور نصیحت اور وحی پروردگار تمہارے کیطرف سے عَلٰی رَجُلٍ مِّنْکُمْ اوپر زبان ایک مرد کے تم میں سو کہ وہ نوح ہی اور ہمزبان تمہارا ہے لِیُنْذِرَکُمْ تاکہ ڈراوے وہ تم کو کفر اور گناہوں سے وَلِتَتَّقُوْا اور تاکہ ڈرو تم عذاب سے اور پرہیز کرو تم ڈرانیکے سبب سے کفر اور گناہوں سے وَلَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ اور شاید کہ تم رحم کئے جاؤ بسبب پرہیز کرنیکے حضرت نوح نے طرح طرح سے اپنی قوم کو نصیحت کی لیکن اُن لوگوں نے اپنے کفر سے توبہ نکی اور سب باتوں میں حضرت نوح کو جھٹلایا چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ فَکَذَّبُوْهُ پس جھٹلایا اُنہوں نے پس نوح کو اور اسکے کہنے پر عمل نکیا اور جسوقت نوح نے وحی خدا سے معلوم کیا کہ یہ لوگ ہرگز ایمان نہ لاوینگے تو اسوقت اُن کفار کے ہلاک ہونیکی دعا کی بہت سے آزار اور تکلیفیں انکے ہاتھوں سے پاکر اور دعا اُنکی قبول ہوئی اور کشتی تیار کرنیکا نوح کو حکم ہوا حضرت نوح کشتی بناکر اُسمیں مع مومنین کے سوار ہوے خدا تعالیٰ نے اُن سب کفار کو طوفان بہیجکر غرق کیا اور نوح کو مع اُن کے ہمراہیوں کے جو کہ مومنین ہو نجات دی چنانچہ فرماتا ہے کہ فَاَنْجَیْنٰهُ پس نجات دی ہمنے اُس نوح کو غرق ہونیسے وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ فِی الْفُلْکِ اور اُن لوگوں کو ہمراہ اسکے تہے بیچ کشتی کے کہتے ہیں کہ وہ اسی آدمی تہے چالیس مرد اور چالیس عورتیں اور روایت دوسری یہ ہے کہ آٹھ آدمی نوح پر ایمان لائے تہے تین تو اُنمیں سے حضرت نوح کے بیٹے تہے سام اور حام اور یافث اور باقی کا اور مومنین تہے اور کہتے ہیں کہ بعد طوفان کے ایک ایسی ہوا چلی کہ اُن مومنین میں سے خواہ وہ اسی ہوں یا آٹھ ہوں فقط تین بیٹے حضرت نوح کے باقی رہے اور سب لوگ انکے سوا مر گئے پس جسقدر آدمی ہیں سب حضرت نوح کے تینوں بیٹوں کی اولاد ہیں اسیواسطے نوح کو آدم ثانی کہتے ہیں اور قصہ کشتی بنانیکا اور طوفان آنیکا انشاء اللہ تعالیٰ سورۂ ہود میں آویگا اور حضرت علی بن محمد علیہما السلام سے روایت ہے فرمایا کہ ایک روز نوح کشتی میں سوتے تہے اور ہوا اسکے چلنے سے کپڑا اُنکے ستر کے اوپر سے سرک جاتا تہا اور ستر اُنکا نمایاں ہوتا تہا حام اور یافث اُنکے بیٹے یہ دیکھکر ہنستے اور سام جو کہ اُنکا تیسرا بیٹا تہا اسنے اُن دونوں کو جھڑکا اور ہنسی سے منع کیا اور جسوقت سام نوح کے ستر کو پوشیدہ کرتے تہے تو وہ دونوں کہول دیتے تہے اس عرصہ میں حضرت نوح بیدار ہوکر ہنستے ہوے دیکہا پوچھا کہ کیوں ہنستے ہیں سام نے سب قصہ بیان کیا حضرت نوح نے حام اور یافث کے حقمیں بددعا کی خداوند انکے صلب کا پانی بدلدے اور نسل کی روایتوں میں ہے کہ فقط حام تہا ہنسی میں شامل تہا اور اسی کے حقمیں بددعا کی تہی اسلئے اُسکی اولاد میں سے حبشی کالے آدمی اور بدصورت پیدا ہوتے ہیں اور سام کیواسطے نیک دعا کی تہی اُسکی اولاد میں خوبصورت آدمی پیدا ہوتے ہیں اور خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ نوح کو اور اسکے ہمراہیوں کو جو کہ کشتی میں سوار تہے اور وہ سب مومنین تہے غرق ہونیسے اُنکو نجات دی وَاَغْرَقْنَا الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا اور ڈبو دیا ہمنے اُن لوگوں کو کہ جھٹلایا تہا اُنہوں نے اور تکذیب کی تہی ساتھ آیتوں ہماری کے کہ وہ نشانیاں اور دلیلیں ہماری وحدانیت کی اور ہمارے پیغمبر کی نبوت کی تہیں اور معجزے پیغمبر کے تہے اور اُسکی نبوت کی حق ہونے پر دلالت کرتے تہے اِنَّهُمْ کَانُوْا قَوْمًا عَمِیْنَ تحقیق کہ وہ تہے قوم نابینا کہ معجزوں کو اور وحدانیت خدا کی علامتوں کو دل کی آنکھوں سے نہیں دیکھتے تہے اور اب خدا تعالیٰ قصہ حضرت ہود پیغمبر کا اور اُنکی قوم کا بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَاِلٰی عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا اور بہیجا ہمنے طرف عاد کے برادر نسبتی اُنکے ہود کو یعنی ایک شخص کو اُنکی قوم میں سے کہ وہ ہود تہا اور اخاہم مفعول ہے ارسلنا محذوف کا اور ہودا عطف بیان اخاہم کا ہے اور ہود بیٹا عبد اللہ بن رباح بن جلوث بن عاد بن عوص بن سام بن نوح کا تہا اور عاد ایک بڑا گروہ تہا کہ آدمی اُس گروہ کے نہایت بلند قد اور جسیم تہے اور اُنسے زیادہ روے زمین پر کوئی قوم نتہی اور وہ بڑے مالدار تہے اور عمر اُنکی بہت دراز ہوتی تہی اور ایک بت کی وہ پرستش کیا کرتے تہے اسواسطے خدا تعالیٰ نے حضرت ہود کو پیغمبر کرکے انکے پاس بہیجا ہود نے اُنکو طرف دین حق کی اور وحدانیت خدا کی رغبت دلائی اور بت کی پرستش سے منع کیا اُن لوگوں نے ایک نہ مانا خدا تعالیٰ نے ہوا بہیجکر اُنکو ہلاک کیا اور حضرت نوح نے سام کو ہود کے پیدا ہونیکی خوشخبری دی تہی اور فرمایا تہا کہ جو کوئی اُسکو پاوے تو اُسپر ایمان لانا اور اُسکی پیروی کرنا اور خدا تعالیٰ نے بہائی ہود کو کہ وہ پیغمبر تہے قوم عاد کا کہ وہ کافر تہے بہائی فرمایا ہے اور ایسے ہی صالح پیغمبر کو ثمود کا بہائی فرمایا

ع ۸ قصہ حضرت ہود پیغمبر اور اُنکی قوم عاد کا

اب اعتراض اُن لوگون کا دفع ہوگیا ہو کہ کہتے ہین کہ علی نے معاویہ کو اپنا بہائی فرمایا ہی چنانچہ جناب امیر نے فرمایا تہا کہ ہمارے بہائی ہم سے
باغی ہوگئے ہین یا وہ ہم سے لڑتے ہین اسواسطے کہ مراد یہان بہائی سے برادر نسبی ہی جیسے کہ ہود قوم عاد کے برادر نسبی ہین نہ برادر دینی اور علی
اور معاویہ ایک قوم اور قبیلہ کے تہے چنانچہ روایات اہل سنت مین موجود ہے کہ ہاشم اور امیہ دونو عبد مناف کے بیٹے ہین اور ہاشم کی اولاد مین سے
علی ہین اور امیہ کی اولاد مین سے معاویہ ہے اور حضرت سجاد علیہ السلام سے جو ایک شخص نے سوال کیا تہا تو یہی اسکو جواب دیا تہا اور دوسری
روایت مین یہ ہے کہ فرمایا خدا تعالی نے عاد کو ہلاک کیا اور ہود کو نجات دی اور ثمود کو ہلاک کیا اور صالح کو نجات دی اور حضرت صادق
نے فرمایا ہے کہ جسوقت نوح کی وفات کا وقت قریب پہنچا تو اسنے اپنے شیعون کو اپنے پاس طلب کیا اور فرمایا کہ قریب ہے کہ بعد میرے ایک
ایسی غیبت ہو کہ اسمین طاغوت اور سرکش ظاہر ہون اور خدا تعالی تمہیر کشادگی کریگا ایک قائم کے ساتھ میری اولاد مین سے کہ نام اسکا ہود ہے
اور واسطے اسکے ایک علامت اور آرام جان اور آرام دل ہے اور خلق مین اور خلقت مین وہ مجہسے بہت مشابہ ہوگا اور حضرت باقر نے فرمایا ہے کہ انبیاء
خاص لوگون پر بہی پیغمبر ہو کر آئے ہین اور عام لوگون پر بہی اور ہود خاص قوم عاد پر پیغمبر ہو کر آئے تہے اور جسوقت حضرت ہود قوم عاد کے پاس
پیغمبر ہو کر آئے تہے تو قَالَ کہا ہود نے کہ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ اے قوم میری عبادت کرو تم خدا کو بہ یگانگی کہ مستحق عبادت کا
وہی ہے مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ نہین ہے واسطے تمہارے کوئی معبود سوا اسکے أَفَلَا تَتَّقُونَ کیا پس نہین ڈرتے ہو تم
عذاب خدا سے اور جسوقت حضرت ہود نے اپنی قوم کو طرف دین حق کی بلایا اور نصیحت کی تو قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَوْمِهِ
کہا اشراف نے جن لوگون نے کفر کیا تہا قوم اُس ہود کی مین سے کہ إِنَّا لَنَرَاكَ فِي سَفَاهَةٍ تحقیق ہم البتہ دیکہتے ہین تجکو بیوقوفی مین
کہ اپنی قوم کے دین کو چہوڑ دیا ہے اور نیا دین پیدا کر لیا ہے وَإِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكَاذِبِينَ اور تحقیق کہ ہم البتہ گمان کرتے ہین تجکو جہوٹ
کہنے والون مین سے کہ تو اپنی طرف سے ایک دین بنا کر کہتا ہے کہ یہ خدا کی طرف سے ہے قَالَ کہا ہود نے يَا قَوْمِ لَيْسَ بِي سَفَاهَةٌ اے
قوم میری نہین ہے ساتھ میرے بیوقوفی اور مین بیعقلی کی باتین نہین کرتا ہون وَلَٰكِنِّي رَسُولٌ اور لیکن مین پیغمبر ہون بہیجا ہوا مِّن
رَّبِّ الْعَالَمِينَ پروردگار عالمون کی طرف سے کہ أُبَلِّغُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي پہنچاتا ہون مین تمکو پیغام پروردگار اپنے کا امر و نہی اور وعد
اور وعید وَأَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ أَمِينٌ اور مین واسطے تمہارے نصیحت کرنیوالا امانتدار ہون یعنی راست گو ہون پیغام خدا کے پہنچانے مین جیسا
اور بیان کیا ہے اسیطرح پہنچاتا ہون اور جسوقت ان لوگون نے خدا کے پیغامون کو سنکر تعجب کیا تو حضرت ہود نے انسے کہا کہ أَوَعَجِبْتُمْ
أَن جَاءَكُمْ ذِكْرٌ مِّن رَّبِّكُمْ کیا تعجب کیا تمنے اس سے کہ آیا تمہارے پاس ذکر پروردگار تمہارے کی طرف سے کہ وہ پیغام خدا کا ہے
خدا کی طرف سے عَلَىٰ رَجُلٍ مِّنكُمْ اوپر زبان ایک مرد کے تم مین سے کہ وہ برادر نسبی اور ہمزبان تمہارا ہے اور وہ لِيُنذِرَكُمْ تاکہ
ڈراوے وہ تمکو خدا تعالی کے عذابون سے وَاذْكُرُوا اور یاد کرو تم نعمت خدا کو إِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاءَ جس وقت کہ کر دیا تمکو خدا نے
جانشین پہلے لوگون کا مِن بَعْدِ قَوْمِ نُوحٍ بعد ہلاک ہونے قوم نوح کے وَزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ اور زیادہ کیا تمکو پیدائش
کے بَسْطَةً کشادگی کو یعنی قد دراز اور فراخ اور موٹے بدن تمہارے کئے فَاذْكُرُوا آلَاءَ اللَّهِ پس یاد کرو تم نعمتون خدا
کی جو تمکو دی ہین اور انکا شکر کرو لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ شاید کہ تم رستگاری پاؤ اسواسطے کہ شکر نعمت کا موجب ہوگی کا ہے اور قوم
عاد کے لوگ اپنے قد و قامت کی درازی کے کہتے ہین کہ کوتاہ قد انکا ساٹھ گز کا تہا اور دراز قد سو گز کا تہا اور امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ قد انکا
برابر دراز درخت خرما کی برابر ہوتا تہا اور پہاڑ مین سے ایک ٹکڑا پہاڑ کا انہون نے توڑ کر لے لیتے تہے اور حضرت ہود نے جسوقت انکو نصیحت کی
اور خدا تعالی کی نعمتون کو یاد دلایا تو اُن لوگون نے کہا کہ تو چاہتا ہے کہ ہم خدای واحد کی پرستش کرین اور اپنے باپون کے معبودونکو چہوڑ دین یہ
نہوسکیگا اور تو جو وعدہ عذاب کا کرتا ہے کیون نہین لاتا اس عذاب کو چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ قَالُوا کہا انہون نے ہود کو کہ

دریافت کرکے مع مومنین کو اُس ہوکے آپسے پہلے کوچ کیا تھا اور اُس ہو بیچ رہے تھے اور باقی کا قصہ انشاء اللہ تعالیٰ سورہ ہود اور سورہ احقاف مین
آئیگا اور اب خدا تعالیٰ قوم ثمود اور صالح پیغمبر کا قصہ بیان کرتا ہے کہ وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا اور بہیجا ہمنے طرف ثمود کے بھائی اُنکے
صالح کو کہ وہ بیٹا عبید بن آسف بن ماسح بن عبید بن حاذر بن ثمود کا ہے اور ثمود قبیلہ اور قوم کا نام ہے اُنکے اولکے نام پر کہ وہ ثمود بن عامر بن سام
بن نوح تھا اور یہ قبیلہ مع صالح کے ثمود کی اولاد سے اور صالح پیغمبر اُنکا برادر نسبی تھا نہ برادر دینی اسواسطے کہ وہ سب لوگ کافر تھے اور حضرت صالح پیغمبر
تھے یہ اُنکے برادر دینی کیونکر ہوسکتے ہین اور جسوقت قوم عاد ہلاک ہوگئے تو بعد اُنکے قوم ثمود جانشین اُنکی ہوئی اور یہ لوگ بڑے مالدار اور صاحب ثروت
تھے اور کہتے ہین کہ اُس قوم مین ستر بت تھے اُن بتونکی وہ سوا خدا کے پرستش کرتے تھے جب یہ حال اُنکا ہوا تو خدا تعالیٰ نے حضرت صالح کو اُنکی ہدایت
کیواسطے بھیجا حضرت صالح نے اُنکو نصیحت کی اور سمجھایا چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ قَالَ کہا صالح نے کہ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ
اے قوم میری عبادت کرو تم خدا کو بوحدانیت کہ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ نہین ہے واسطے تمہارے کوئی معبود سوائے اُس خدا کے کہ وہ مستحق
عبادت کا ہے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ صالح جسوقت واسطے ہدایت قوم کے آئے تو سولہ برس کے تھے اور اُن لوگونکو سمجھاتے سمجھاتے
ایک سو بیس برس کے ہوگئے لیکن وہ لوگ اپنے کفر سے باز نہ آئے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت صالح نے قوم ثمود کو طرف دین
حق اور وحدانیت خدا کے بلایا اور اُن لوگون نے قبول نکیا اور زیادہ سرکشی اختیار کی اور کہا کہ ہم ہرگز ایمان نہ لائینگے یہانتک کہ نکالو تو واسطے
ہمارے اونٹنی فربہ کو پتھر سے اس پہاڑ کے اور وہ لوگ اُس پتھر کی بہت تعظیم کرتے تھے اور پرستش اُسکی کرتے تھے اور ہر سال اُسپر قربانیاں ذبح کرتے تھے
صالح نے دعا کی خدا تعالیٰ نے اونٹنی کو جسطرح سے کہ اُن لوگون نے کہا تھا مع اُسکے بچے کے پتھر سے اُسکو نکالا اور یہ کہ وہ باہر نکلی تو اُسوقت اُسکے
بچہ پیدا ہوا اور بعد اُسکے خدا تعالیٰ نے حضرت صالح پر وحی کی کہ اُن لوگون سے بیان کر کہ ایک روز یہ اونٹنی تمام پانی اس شہر کا پیا کریگی اور ایکروز
تم پیا اور یہی خدا تعالیٰ نے اسواسطے فرمایا کہ پانی وہان کا اسقدر گنجایش نہین رکھتا تھا کہ اونٹنی بھی پیا کرے اور سب آدمی اور حیوانات بھی اُس سے
پیا کرین اسلیے مقرر ہوگیا کہ ایک روز تو اونٹنی پانی وہان کا پیتی تھی اور ایک روز سب آدمی اور حیوانات پیتے تھے اور جس روز وہ اونٹنی پانی پیتی تھی
تو اسیقدر وہ دودھ دیتی تھی کہ سب چھوٹے اور بڑے اُس سے سیراب ہوجاتے تھے اور بعد اُسکے اُن لوگون نے یہ مقرر کیا کہ صبح کیوقت پانی پر جاکر سب
پانی کو وہ پیجاتے اور اونٹنی پیاسی رہجاتی عرصہ دراز تک اُن لوگون نے یہی دستور رکھا اور بعد اُسکے خدا تعالیٰ سے سرکشی کی اور آپسمین یہہ
مشورہ کیا کہ اِس اونٹنی کے پاؤن کاٹ ڈالو اور پھر بے فکر ہوجاؤ اور یہ امر ہمکو پسند نہین ہے کہ ایک روز وہ اونٹنی پانی پیا کرے اور ایکروز ہم پیا کرین
کہ ایک شقی سرخ چہرہ کبود چشم کو کہ نام جسکا قدار تھا اس امر پر آمادہ کیا اور طمع دی اُسکو اور کہا کہ اسقدر مال ہم تجھکو دینگے تو اُس اونٹنی کے
پاؤن قطع کر جسوقت وہ اونٹنی پانی پینے کو گئی تو وہ شقی اُسکی راہ مین تاک لگا کر بیٹھ گیا اور جسوقت وہ اونٹنی پانی نوش کرکے اولٹی
پھری تو ایک تلوار اُسکے ماری اُس تلوار نے کچھ کام نکیا دوسری تلوار اُسکے پاؤن پر ماری اور وہ پہلو کے بل زمین پر گری اور اُسکو قتل کیا اور بچہ
اُسکا بھاگ کر پہاڑ پر چڑھ گیا اور تین مرتبہ اُسنے آسمان کیطرف دیکھکر آواز کی اور ایک روایت مین یہ ہے کہ پہاڑ شق ہوا اور وہ اُسمین چلا گیا
اور جسوقت وہ اونٹنی زمین پر گری تو حضرت صالح کی قوم کے سب آدمی اُس اونٹنی کیطرف روانہ ہوئے اور سب نے اُس اونٹنی پر وار
کیا کہ وہ مر گئی اور گوشت اُسکا آپسمین تقسیم کر لیا اور چھوٹے اور بڑے سب نے اُسکا گوشت کھایا جسوقت حضرت صالح نے یہ حال دیکھا تو فرمایا کہ
اے قوم میری تمنے یہ کام کیا کہ اپنے پروردگار کی نافرمانبرداری کی اور خدا تعالیٰ نے وحی کی کہ اے صالح قوم تیری حد سے گذر گئی ہے اور اُن لوگون نے
اونٹنی کو جو کہ اُنپر حجت تھی قتل کیا اور اُسکے ہونے سے اُنکو کچھ ضرر نہ تھا بلکہ فائدہ تھا کہ سب اُسکا دودھ پیتے تھے اور اب اُنسے کہہ تو کہ خدا کہتا ہے کہ مین تمپر
عذاب نازل کرونگا تین روز مین اگر اس عرصہ مین اُن لوگون نے توبہ کی تو قبول کرونگا اور اگر توبہ نہ کی تو تیسرے روز عذاب نازل کرونگا
حضرت صالح اُن لوگون کے پاس گئے اور فرمایا کہ اے قوم میری مین تمہارے پروردگار کا رسول ہون اُسکا بھیجا ہوا ہون تمہاری طرف اور تمہارے

قصۂ حضرت صالح پیغمبر اور ناقہ کی قوم

پروردگار تمہارا کہتا ہی کہ اگر تمنے توبہ کی اور بخشش چاہی تو مین تم کو بخشونگا اُن لوگون نے یہ سنکر کہا کہ اے صالح اگر تو اسکو سچ تو لا تو اس عذاب کو
کہ جسکا تو وعدہ کرتا ہے حضرت صالح نے فرمایا کہ اے قوم میری کل صبحکو جو تم اُٹھوگے تو مُنہ تمہارے زرد ہونگے اور اسکی دوسری صبحکو اُٹھوگے تو مُنہ
تمہارے سُرخ ہونگے اور اُسکے بعد تیسری صبحکو مُنہ تمہارے سیاہ ہونگے دوسرے روز وہ صبح کو اُٹھے تو مُنہ اُنکے زرد تھے اور آپس مین کہنے لگے کہ جو کچھ صالح
کہتا تھا وہ ہوگیا سرکشون نے کہا کہ قول صالح کا ہم ہرگز نہ سُنینگے اور دوسری صبح ہوئی تو مُنہ اُنکے سُرخ ہوگئے پھر آپسمین کہنے لگے کہ جو کچھ صالح
کہتا تھا وہ آیا اور سرکشون نے کہا کہ اگرچہ ہم سب ہلاک ہوجائین لیکن صالح کا کہنا نہ مانینگے اور اپنے معبودون کو کہ جنکی پرستش ہمارے باپ کرتے تھے
ہرگز نہ چھوڑینگے اور تیسری روز صبحکو اُٹھے تو مُنہ اُنکے سیاہ تھے پھر ایک شخص کہنے لگا کہ اے قوم جو کچھ صالح کہتا تھا وہ ظہور مین آیا پھر سرکشون نے کچھ
جواب نہ دیا جسوقت آدھی رات گذری تو جبرئیل نے نازل ہوکر ایک چیخ ماری اُسکی آواز سے کان اُنکے پھٹ گئے اور دل اور جگر اُنکے پارہ پارہ ہوگئے
اور بعد اُسکے خداتعالی نے آسمان سے آگ نازل کی کہ سب جل گئے اور خاک ہوگئے اور کہتے ہین کہ جسوقت موافق درخواست قوم ثمود کے خداتعالی
نے اونٹنی پتھر سے نکالی تو حضرت صالح نے اپنی قوم سے فرمایا کہ تمنے وعدہ کیا تھا کہ اونٹنی پتھر سے نکلے گی تو ہم ایمان لاوینگے جو تمنے چاہا تھا وہ ہوا
اب ایمان لانا چاہیے اور اس اونٹنی کو آزار نہ پہونچانا ورنہ سب ہلاک ہوجاوگے عذاب مین گرفتار ہوکر چنانچہ خداتعالی فرماتا ہی کہ کہا صالح نے کہ
اے قوم میری قَدْ جَاءَتْكُم بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ تحقیق آیا ہی تمہارے پاس معجزہ روشن پروردگار تمہارے کیطرف سے کہ موافق درخواست
تمہارے کے پتھر سے اونٹنی نکلی کہ وہ دلیل ہی کمال قدرت خدا پر اور میری نبوت کے صحیح ہونے پر هَٰذِهِ نَاقَةُ اللَّهِ یہ اونٹنی خدا کی ہی کہ خداتعالی
نے اپنی قدرت کاملہ سے اُسکو پتھر سے نکالا ہی اور ناقۃ اللہ اُسکی تعظیم کیواسطے اُسکو فرمایا ہی کہ اپنے پاس سے اُسکو بھیجا ہے بدون اسباب و عادت
مقررہ کے اور وہ اونٹنی خدا کی لَكُمْ آيَةً واسطے تمہارے نشانی اور علامت ہی اور دلیل ہی میری نبوت کے صحیح ہونے پر اور یہ حال
واقع ہوا ہی فَذَرُوهَا پس چھوڑ دو تم اُسکو تَأْكُلْ فِي أَرْضِ اللَّهِ چرتی پھرے بیچ زمین خدا کے اور تمکو اُسکے کہلانے کی کچھ فکر نہین
وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوءٍ اور نہ چھوو تم اُس اونٹنی کو ساتھ بدی کے اور نہ پہنچاو تم اُسکو کوئی آزار فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ پس
پکڑ لیگا تمکو عذاب دردناک وَاذْكُرُوا اور یاد کرو تم نعمت خدا کو إِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاءَ جسوقت کہ کردیا اُسنے تمکو جانشین زمین مین
مِن بَعْدِ عَادٍ بعد ہلاک ہونے قوم عاد کے وَبَوَّأَكُمْ فِي الْأَرْضِ اور جگہ دی تم کو بیچ زمین کے تَتَّخِذُونَ پکڑتے ہو
تم یعنی بناتے ہو تم مِن سُهُولِهَا قُصُورًا نرم جگہ زمین مین سے محلون اور مکانونکو موسم گرما کیواسطے وَتَنْحِتُونَ الْجِبَالَ اور
تراشتے ہو تم پہاڑونکو اور طیار کرتے ہو تم بُيُوتًا گھرونکو ان پہاڑون مین پہاڑونکو کاٹ کر موسم سرما کیواسطے فَاذْكُرُوا آلَاءَ اللَّهِ
پس یاد کرو تم نعمتون خدا کو کہ اُسنے تمکو قوت اور دولت دی ہی کہ پہاڑونکو کاٹ کر تم گھر بناتے ہو وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ
اور نہ پھرو تم بیچ زمین کے فساد کرنیوالے ہوکر کہ عمر مین اپنی اوقات کو بسر کردیا اور لوگونکو ایمان لانے سے باز رکھو اور نعمتون کو بعضون نے تفاوت پر ہے
اور یہ تو منقول ہی یہ حال بعضے ہی اور بعضے مین یہی حال واقع ہوا ہی اور جسوقت حضرت صالح نے اپنی قوم کو نصیحت کی تو اُن
لوگون نے صالح کیطرف سے مُنہ پھیر لیا اور انکار کیا اور حضرت صالح کو جواب دیا چنانچہ خداتعالی فرماتا ہی کہ قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ
اسْتَكْبَرُوا کہا اشراف اُن لوگون نے کہ تکبر کیا اور بڑا جانا اُنہون نے اپنے نفسون کو مِن قَوْمِهِ قوم اُسکی مین سے لِلَّذِينَ
اسْتُضْعِفُوا اُن لوگون سے کہ ناتوان اور خوار شمار کیے جاتے تھے لِمَنْ آمَنَ مِنْهُمْ خاص واسطے اُن لوگونکے کہ ایمان لائے تھے
اُنمین سے یعنی صالح کی قوم کے آدمی جن لوگونکو خوار اور ناتوان جانتے تھے اور وہ مومنین تھے کہ صالح پر ایمان لائے تھے اور انکو اس جہت سے
اشراف قوم صالح کے جو کہ سرکش تھے خوار سمجھتے تھے اور سرکشون نے اُن مومنین سے کہا کہ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ صَالِحًا مُّرْسَلٌ کیا جانتے
ہو تم کہ تحقیق صالح بھیجا گیا ہی مِّن رَّبِّهِ پروردگار اپنے کیطرف سے اور وہ پیغمبر ہے خدا کا جسوقت اُن مومنین نے ان سرکشون

یہ سنا تو انکو جواب دیا چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہی کہ **قالوا** کہا ان مومنین بیچارون ناتوانون نے کہ **انا بما ارسل** تحقیق کہ ہم
ساتھ اسچیز کے کہ بھیجا گیا ہی وہ صالح مثل توحید اور عبادت خدا کے ہم **بہ مومنون** ساتھ اس چیز کے ایمان لائے ہوئی ہین اور صالح کو
ہم پیغمبر حق اور سچا ہو خدا کا جانتے ہین **قال الذین استکبروا** کہا ان لوگون نے کہ تکبر ہوئے تھے اور سرکشی کی تہی جن لوگون
ان لوگون نے جواب مین مومنین کے کہا کہ **انا بالذی امنتم بہ** تحقیق ہم ساتھ اسچیز کے کہ ایمان لائے ہو تم ساتھ اس کے
کافرون کفر کرنیوالے ہین **فعقروا الناقۃ** پس پاؤن کاٹے انہون نے اور پے کیا انہون نے اونٹنی کو اسطرح سے کہ قدار کو
انہون نے اسکے مار ڈالنے کو مقرر کیا اسنے اسکو مار ڈالا **وعتوا عن امر ربہم** اور سرکشی کی ان لوگون نے حکم پروردگار اپنے سے
وقالوا اور کہا ان لوگون نے از روے مزاح کے کہ **یا صالح ائتنا بما تعدنا** اے صالح لاؤ ہم کو جو چیز کہ وعدہ کرتا ہے تو ہمسے
عذاب کا **ان کنت من المرسلین** اگر ہے تو بہیجے گئون مین سے کہ خدا تعالی نے تجھکو راستی پیغمبر کرکے بہیجا ہے جسوقت ان لوگون نے حضرت
صالح سے عذاب کو طلب کیا تو جسطرح سے کہ کیفیت عذاب کے نازل ہونیکی اوپر گذری ہے وہ عذاب انپر نازل ہوا اور خدا تعالی فرماتا ہے کہ
فاخذتہم الرجفۃ پس پکڑ لیا انکو زلزلہ نے بعد صادر ہونے آواز ہیبت ناک کے کہ اس آواز کی سختی سے زمین لرز رہی تھی
فاصبحوا فی دارہم جاثمین پس صبح کو ہوگئے وہ بیچ گہرون اپنے کے اوندہے گرنیوالے اور بیٹھنیوالے کہ حرکت نہین کرسکتے
تھے اور مردہ ہوئے پڑے تہے اور کہتے ہین کہ جسوقت قوم ثمود کی آدمی ہلاک ہوگئے تو حضرت صالح کو بہت رنج ہوا کہ یہ لوگ اپنی شامت نفس
ایمان نہ لائے اور آخر کو عذاب خدا مین گرفتار ہوئے اور بعد مرنیکے ایک حسرت سے ان لوگون کیطرف خطاب کیا چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہی **فتولی**
عنہم پس منہ پہیر لیا انسے صالح نے **وقال** اور کہا نہایت حسرت اور ملال سے ان لوگون کی طرف خطاب کرکے کہ **یا قوم**
لقد ابلغتکم رسالۃ ربی اے قوم میری بخدا کہ تحقیق پہنچایا ہے مینے تم کو پیغام پروردگار اپنے کا کہ جسکے پہنچانیکا مجھکو حکم تہا **ونصحت**
لکم اور نصیحت کی مینے واسطے تمہارے اور عذاب خدا سے تمکو ڈرایا **ولکن لا تحبون الناصحین** اور لیکن تم نہین دوست
رکہتے تھے نصیحت کرنیوالونکو اور پیروی نہین کرتے تھے تم اپنے خیر خواہون کی کہ تم کو ہمیشہ طرف ایمان کے بلاتے تھے اور شیطان کی پیروی سے
تمکو منع کرتے تہے اور کہتے ہین کہ حضرت صالح بعد ہلاک ہونے قوم ثمود کے مکہ معظمہ مین گئے اور عبادت خدا مین مشغول ہوئے یہانتک کہ اسجگہ حضرت
صالح نے وفات پائی اور ثعلبی نے اپنی تفسیر مین لکہا ہی کہ رسول خدا صلعم نے امیر المومنین علی بن ابیطالب کیطرف خطاب کرکے فرمایا کہ اے علی
تو جانتا ہی کہ پہلے لوگون مین بدتر کون تہا حضرت علی نے عرض کی کہ خدا اور اسکا رسول خوب جانتا ہے رسول خدا نے فرمایا کہ وہ شخص وہ ہے کہ جسنے
ناقہ صالح کو پے کیا تہا اور اسکے پاؤن کاٹ کر اسکو قتل کیا تہا اور پہر حضرت نے پوچہا کہ بدبخت ترین پچہلے لوگون کا کون ہے حضرت علی نے عرض کی
کہ خدا اور اسکا رسول خوب جانتا ہی فرمایا کہ وہ شخص وہ ہے کہ جو تجھکو قتل کریگا اور ایک روایت مین یہ ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ وہ شخص وہ ہے کہ جو تیری
ریش کو خون سے خضاب کریگا اور کہتے ہین کہ جس عورت کے اغوا سے قدار نے ناقہ صالح کو پے کیا تہا نام اسکا قطامہ تہا اور عبد الرحمن بن ملجم نے
جس عورت کے اغوا سے امیر المومنین علیہ السلام کو شہید کیا تہا نام اس عورت کا بہی قطامہ تہا اور اب خدا تعالی حضرت لوط پیغمبر کا قصہ بیان کرتا
ہے چنانچہ فرماتا ہی کہ **ولوطا** اور بہیجا ہمنے لوط کو کہ وہ بیٹا ہاران بن تارخ کا اور برادر زادہ ابراہیم علیہ السلام کا تہا اور سارہ زوجہ ابراہیم
لوط کی بہن تہی اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہی کہ لوط اور ابراہیم دونو خالہ زاد بہائی اور نواسے لاحج کے تہے اور لاحج بہی نبی تہے اور انکو
عذاب خدا سے ڈرایا لیکن رسول نتہے اور حضرت باقر علیہ السلام سے روایت ہی کہ ماں لوط کی حضرت ابراہیم کے خالہ کی دختر تہی اور لوط منصوب ہی
ارسلنا محذوف کا اور کہتے ہین کہ جسوقت حضرت ابراہیم بابل سے شام کو روانہ ہوئے تو لوط انکے ہمراہ تہے خدا تعالی نے لوط کو اہل موتفکات کی
پیغمبری دی اور وہ پانچ شہر تہے اور بڑا شہر انمین سدوم تہا حضرت لوط وہان تشریف لائے اور حضرت باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ تین

برس اُن لوگونمین رہے کہ انکی نصیحت کیواسطے پیغمبر ہوکر آئے تہے اور افعال بد سے انکو منع کرتے رہے اور زیادہ بدفعل انکا یہ تہا کہ وہ مردون سے اغلام کیا
کرتے تہے اور وجہ اسکی اسطرح سے بیان کرتے ہین کہ وہ لوگ شام اور مصر کے رستہ پر رہتے تہے اور باغ اور زراعت انکی بہت تہی اور بخل بہی وہ کثرت
سے رکھتے تہے اور مسافر انسے سوال کرتے تہے تو وہ تنگ ہوتے تہے بسبب بخل کے اور اس سبب سے انکے شہر مین ایک بیماری پیدا ہوگئی تہی کہ جسکا کچھ علاج
نہ تہا جسوقت مہمان انکے گہر مین آتے تہے تو وہ انکو فضیحت کرتے تہے اور اُن سے اغلام کرتے تہے اور اس فعل پر مردون کو مزدوری دیتے تہے اور بعضی
روایت مین لکہا ہے کہ جسوقت یہ لوگ مسافرون سے تنگ ہوئے تو شیطان امرد لڑکے کی صورت مین اپنے تئین بناکر ان لوگونکے پاس آیا اور کہا کہ اگر
مسافرون کے طلب کرنیسے نجات چاہتے ہو تو اُنسے اغلام کرو اور اغلام کرنا ان لوگون کو تعلیم کیا اور وہ سب اس فعل قبیح مین مشغول ہوئے
آسمان اور زمین اور عرش نے اس عمل بد سے درگاہ خدا مین نالہ کیا خدا تعالی نے آسمان سے اونپر پتہر برسائے اور جسوقت وہ اس فعل بد مین مشغول
ہوئے تو خدا تعالی نے حضرت لوط کو انکی ہدایت کیواسطے بہیجا چنانچہ خدا تعالی اس قصہ کو بیان کرتا ہے کہ بہیجا ہمنے لوط کو **إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ**
جسوقت کہا اُسنے واسطے قوم اپنی کے یعنی قوم سدوم سے کہا کہ لوط انکے درمیان رہتے تہے **أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ** کیا آتے ہو تم بدکاری کو
یعنی لوط نے اُن لوگون سے کہا کہ کیا تم بدکام کرتے ہو کہ وہ اغلام ہے اور وہ اغلام وہ فعل بد ہے کہ **مَا سَبَقَكُمْ بِهَا** نہین سبقت کی ہے
تم سے ساتھ اسکے یعنی تم سے پہلے اس فعل کو نہین کیا ہے **مِنْ أَحَدٍ مِنَ الْعَالَمِينَ** کسی نے عالم کے لوگونمین سے کہتے ہین کہ ابلیس نے
امرد لڑکے کی صورت بنکر یہ فعل اُنسے پہلے کروایا تہا اور بعد اُسکے یہ فعل انمین جاری رہا اور اس فعل کی انکو عادت ہوگئی اور حضرت لوط نے
اُنسے کہا کہ **إِنَّكُمْ** کیا تحقیق تم اور حفص اور نافع نے انکم پڑہا ہے بدون ہمزہ استفہام کے یعنی تحقیق کہ تم اے بدکارو **لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ**
البتہ آتے ہو مردونکو **شَهْوَةً مِنْ دُونِ النِّسَاءِ** از روے شہوت کے سوا عورتون کے یعنی تم مردون سے اپنی شہوت کو دفع
کرتے ہو کہ اُنسے اغلام کرتے ہو اور عورتین جو تمپر خدا تعالی نے مباح کی ہین کہ اُنسے نکاح کرکے اپنی شہوت کو دفع کرو اُنسے تم صحبت نہین کرتے ہو
بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ مُسْرِفُونَ بلکہ تم قوم حد سے گزرنیوالے ہو کہ شرع کی حد سے باہر ہوتے ہو اور جس امر کو عقل پسند نکرے اسکو تم عمل مین
لاتے ہو اور کہتے ہین کہ حضرت لوط مرد سخی تہے اور مہمان نوازی بہت کرتے تہے اُن لوگون نے حضرت لوط کو منع کیا مہمان نوازی سے
اور کہا کہ تیرے پاس کوئی مہمان آئے تو اُسکی مہمانی مت کر اور اگر تو مہمان کو اپنے پاس رکہیگا تو ہم تیرے مہمان کو فضیحت کرینگے اسلئے
حضرت لوط اپنے مہمانون کو اُنسے پوشیدہ کرتے تہے اور حضرت لوط اس قوم کے لوگونمین سے نتہے اور اپنا کنبہ اور قبیلہ بہی وہان نرکہتے تہے
اور اُن لوگونپر جو پیغمبر ہوکر آئے تہے اسواسطے خدا نے لوط کی قوم انکو فرمایا ہے اور حضرت لوط نے جسوقت انکو فہمایش کی تو اُن لوگون نے کہنا اُن کا
نمانا اور اسکا جواب دیا چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ **وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ** اور نتہا جواب قوم اُس لوط کا مقابلہ مین نصیحت کرنے لوط کے **إِلَّا أَنْ قَالُوا**
مگر یہ کہ کہا اُن لوگون نے آپسمین کہ **أَخْرِجُوهُمْ** نکالدو تم انکو یعنی لوط کو اور اسکے ہمراہیونکو جو کہ اسپر ایمان لائے ہین **مِنْ قَرْيَتِكُمْ** بستی اپنی سے کہ وہ
سدوم ہے **إِنَّهُمْ أُنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ** تحقیق کہ وہ لوط اور اسکے ہمراہی ایسے آدمی ہین کہ پاکیزگی چاہتے ہین اس عمل کو کہ جو ہم کرتے ہین اور جسوقت قوم لوط کا آدمی بد
فعل سے باز نآئے اور حضرت لوط کا کہنا نمانا تو خدا تعالی نے اُنپر عذاب کو نازل کیا اسطرح سے کہ جسوقت اُن لوگون نے حکم خدا سے سرکشی کی تو خدا تعالی نے جبرئیل کو حکم کیا جبرئیل
اُنکی شہر کو اپنے پرون پر اُٹہا کر آسمان تک لیگئی اور وہانسے اُس شہر کو الٹ دیا سب آدمی ہلاک ہوگئے فقط لوط نے اور اُن کے بیٹون نے اور جو کہ اُنپر ایمان لائے تہے اُن
لوگون نے نجات پائی چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ **فَأَنْجَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ** پس نجات دی ہمنے اُس لوط کو اور لوگون اُسکے کو عذاب سے
إِلَّا امْرَأَتَهُ مگر عورت اُسکی کو کہ اُسکو عذاب سے نجات ندی کہ **كَانَتْ مِنَ الْغَابِرِينَ** تہی وہ باقی رہنے والونمین سے کہ ہمراہ
لوط کے شہر سے باہر نگئے تہے اسواسطے کہ وہ کافرہ تہی اور اُن کافرونکو لوط کے مہمانونکی خبر کرتی تہی **وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا** اور برسایا ہمنے
اوپر اُنکے مینہہ کنکرون کا اُن لوگونپر کہ جو اُس قوم کے آدمی اُس شہر سے باہر تہے **فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ** پس دیکہہ تو کہ

ع ١٤ / ١٤

کیونکر ہوا انجام گنہگارون کا کہ عذاب خدا مین گرفتار ہوئے اور باقی کا قصہ حضرت لوط کا انشاء اللہ تعالیٰ سورہ ہود مین اور کچھ سورہ حجر مین آئیگا اور اغلام کرنا بہت سخت گناہ ہے اور فاعل کو اور مفعول کو دونو کو اس گناہ کی سزا مین قتل کرنا چاہیے اور یا دیوار اُنپر گرانی چاہیے اور یا بلندی سے اُنکو گرا دینا چاہیے اور اگر وہ مجرد ہو سو کوڑے اُنکو مارنے چاہیئن اور جناب امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ اگر مفعول ہو اور پر مجامعت کرے تو وہ غلام ہوا اور اگر مفعول کے اندر داخل کرے تو وہ کفر ہے اور جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی امرد لڑکے کو شہوت سے بوسہ دیوے تو خدا تعالیٰ اُسکو کھڑا کریگا آتش دوزخ سے عذاب کریگا اور جو کوئی اس سے اغلام کرے تو وہ بہشت کی بو نہ پائیگا باوجودیکہ خوشبو بہشت کی پانسو برس کی راہ سے آتی ہے لیکن اغلام کرنیوالیکو نصیب نہو گی مگر یہ کہ توبہ کرے اس فعل سے اور منقول ہے کہ ایک غلام کو حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے پاس لائے اور کہا کہ اسنے اپنے آقا کو قتل کیا ہے اور گواہون نے اس امر پر گواہی دی اور غلام نے بھی اقرار کیا کہ ہان وہ میرے ہاتھ سے قتل ہوا ہے حضرت امیر نے فرمایا کہ تونے اُسکو کیون قتل کیا ہے کہا کہ وہ مجھسے زبردستی اغلام کیا چاہتا تھا اور مین اسکو منع کرتا تھا اور وقت دفع کرنے اور منع کرنے کے میرے ہاتھ سے مارا گیا ہے حضرت امیر نے فرمایا کہ اس امر پر گواہ چاہیئن اُسنے کہا کہ گواہ کہانسے لاؤن خالی گھر مین اندھیرے مین رات کیوقت مجھسے یہ فعل کیا چاہتا تھا جناب امیر نے فرمایا کہ جسوقت تونے اُسکے زخم لگایا تھا اُسوقت تونے اُس سے توبہ کا لفظ سنا تھا یا نہین غلام نے کہا کہ یہ لفظ اس سے نہین سنا فرمایا کہ اللہ اکبر اسیوقت ظاہر ہو جائیگا کہ تو راست کہتا ہے یا دروغ اور فرمایا کہ جاؤ اُسکی قبر کو کھودو اگر وہ قبر مین موجود ہے تو غلام دروغ کہتا ہے اور قصاص اس سے لینا چاہیے اور اگر وہ اپنی قبر مین موجود نہین ہے تو غلام راست کہتا ہے اسکو رہائی دینی چاہیے لوگون ازراہ تعجب کہا کہ آجتک علی زندون پر حکم کرتے تھے اور اب مردون پر حکم کرتے ہین اور اُسکی قبر کو کھودا تو اُسکو اُسمین نہ پایا اور حضرت امیر کو خبر کی تو فرمایا کہ غلام کو چھوڑ دو کہ وہ اس امر مین راست گو ہے لوگون نے پوچھا کہ یا امیر المومنین علیہ السلام یہ امر تمنے کہانسے دریافت کیا فرمایا کہ مینے جناب رسولخدا صلعم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے جو کوئی قوم لوط کا عمل کرے اور بغیر توبہ کئے ہوئے دنیا سے چلے تو حقتعالیٰ اُسکو قوم لوط کے پاس پہنچاتا ہے کہ اُن کے پاس ہے اور حشر اسکا اُنکے ہمراہ ہوا اور اب خدا تعالیٰ حضرت شعیب پیغمبر کا قصہ شروع کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ والی مدین اخاہم شعیبا اور بھیجا ہمنے طرف مدین کے بھائی اُنکے شعیب کو اور یہان بھی ارسلنا کا لفظ مقدر ہے اور اخاہم مفعول اُسکا ہے اور شعیب عطف بیان اخاہم کا ہے اور مدین غیر منصرف ہے اور کہتے ہین کہ یہ لوگ مدین کی اولاد مدین بن ابراہیم خلیل کے ہین اُنکے دادا کے نام پر نام اُنکا مشہور ہو گیا ہے اُنکے شہر کا نام بھی مدین ہے اور حضرت شعیب بھی ان لوگون ہی مین سے تھے اور وہ شعیب بن میکیل بن یشجر بن مدین ہین اور شعیب کو خطیب الانبیاء بھی کہتے ہین بسبب حسن محاورہ کے اور شعیب نابینا تھے خوف خدا سے روتے روتے اندھے ہو گئے تھے اور بستی اہل مدین کی شام کی راہ مین تھی اور چالیس سو زیادہ اُس بستی مین گھر تھے اور حضرت شعیب جیسے کہ مدین کے لوگون پر پیغمبر ہو گئے تھے ایسے ہی ایکہ کے باشندون پر بھی پیغمبر تھے اور وہ سب لوگ خدا اور رسول پر ایمان نہ لاتے تھے کفر کرتے تھے اور شعیب کی قوم کے آدمی ناپ کر اور تول کر کم دیتے تھے اور زیادہ لیتے تھے جبکہ حضرت شعیب بموجب حکم خدا اپنی قوم مین واسطے نصیحت کے آئے تو قال کہا شعیب نے اپنی قوم سے کہ یا قوم اعبدوا اللہ اے قوم میری پرستش کرو تم خدا کو بیگانگی کہ ما لکم من الہ غیرہ نہین ہے واسطے تمہارے کوئی معبود سوائے اُس خدائے پاک کے اور کہتے ہین کہ معجزہ شعیب علیہ السلام کا یہ تھا کہ جسوقت کوہ بلند پر ارادہ چڑہنے کا کرتے تھے تو وہ کوہ سر اپنا نیچے کر لیتا تھا اور وہ اُسپر چڑھ جاتے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ معجزہ اُنکا وہ تھا کہ جو حضرت موسیٰ کے عصا سے صادر ہوتا تھا کہ جسوقت سانپ اُنکے دنبون کا ارادہ کرتا تھا تو وہ عصا اژدہا بنجاتا تھا اور اسکو دفع کرتا تھا اور شب تاریک مین پاسبانی کرتا تھا اور مانند شمع کی روشن ہوتا تھا اور جو میوہ کہ مطلوب ہوتا تھا اُس سے ظاہر ہوتا تھا اسواسطے کہ یہ عصا موسیٰ کو شعیب ہی نے دیا تھا اور موسیٰ سے پہلے یہ معجزے شعیب کے تھے خدا تعالیٰ اُس معجزہ کا ذکر کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے بزبان شعیب ہے کہ قد جاءتکم بینۃ من ربکم تحقیق آئے ہین تمہارے پاس معجزے پروردگار تمہارے کیطرف سے اور

اور کہتے ہین کہ اُن لوگون کی دو ترازو تہین اور دو ہی پیمانے تہے ایک بڑا اور ایک چہوٹا بڑے سے تو خرید کرکے لیتے تہے اور چہوٹے سے فروخت کرکے دیتے
تہے یعنی زیادہ لیتے تہے اور کم دیتے تہے حضرت شعیب نے انکو سمجہایا اور نصیحت کی کہ تم پورا لیا کرو اور پورا دیا کرو اور پیمانہ اور ترازو کو درست کرو
چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ شعیب نے اُن لوگون سے کہا کہ فَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ پس پورا اور درست کرو تم پیمانہ اور ترازو
کو اور لینے اور تولنے مین کمی اور زیادتی مت کرو وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ اور نہ کم دو تم آدمیون کو چیزین انکی کہ خود تو زیادہ لو اور
انکو کم دو وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ اور نہ فساد کرو تم بیچ زمین کے کفر اور خیانت کرکے بَعْدَ إِصْلَاحِهَا بعد درست کرنے اس
زمین کے کہ خدا نے اسکو درست کیا ہے اور انبیا کو اسپر بہیجکر اور کتابین نازل کرکے اور احکام شرع کے اسپر جاری کرکے ذَٰلِكُمْ یہ یعنی جو کچہ کہ مین
تمکو حکم کرتا ہون خَيْرٌ لَكُمْ بہتر ہے واسطے تمہارے سوداگری کے مقدمہ مین إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ اگر ہو تم باور کرنیوالے میری قول کو اور اگر
تم انصاف کروگے تو تمہارے شہر مین بہت سوداگر آمدورفت رکہینگے اور تمکو بہت فائدہ ہوگا اور یا معنی اسکے یہ ہین کہ اگر تم ایمان لاؤ گے خدا
اور رسول پر تو جانوگے کہ یہ جو مین تمسے کہتا ہون بہت خوب ہے واسطے تمہارے اور جبتک کہ آدمی خدا اور رسول پر ایمان نہین لاتا ہے تو اسکو
بہترائی اور خوبی معلوم نہین ہوتی اور کہتے ہین کہ یہ لوگ رستہ پر بیٹہتے تہے اور جو کوئی حضرت شعیب کے پاس ایمان لانیکے واسطے آتا تہا اسکو
منع کرتے تہے اور کہتے تہے کہ شعیب دروغگو ہے اور کہتے ہین کہ راستہ پر بیٹہکر رہزنی کرتے تہے اس امر کو شعیب نے منع کیا تہا چنانچہ خدا تعالی فرماتا
کہ کہا شعیب نے اُن لوگون کو کہ وَلَا تَقْعُدُوا بِكُلِّ صِرَاطٍ اور نہ بیٹہو تم اوپر ہر رستہ کے واسطے بند کرنے لوگون کے ایمان سے اور
رہزنی کیواسطے کہ تُوعِدُونَ وعدہ عذاب کرتے ہو تم اور ڈراتے ہو تم انکو اور مال کی بابت بہی ڈراتے ہو وَتَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ
اور بند کرتے ہو تم راہ خدا کے مَنْ آمَنَ بِهِ اُس شخص کو کہ ایمان لایا ہے ساتہ اُس خدا کے وَتَبْغُونَهَا عِوَجًا اور طلب کرتے
ہو تم اُس راہ خدا مین ٹیڑہا ہونے اور کجی کو کہ راہ خدا کو کہتے ہو کہ اسمین کجی ہے اور باطل ہے یہ رستہ اور سیدہا نہین ہے اور کہتے ہو کہ یہ رستہ جہوٹا ہے اور
راہ خدا کا باطل ہونا طلب کرتے ہو اور کجی اور بطلان اُسمین بیان کرتے ہو وَاذْكُرُوا اور یاد کرو تم احسان خدا کو اپنے اوپر إِذْ كُنْتُمْ
قَلِيلًا جس وقت تہے تم تہوڑے شمار مین فَكَثَّرَكُمْ پس بہت کر دیا تمکو کہ مال اور اولاد تم کو کثرت سے عطا کی کہتے ہین کہ مدین بن ابراہیم خلیل کے
دختر لوط کی خواستگاری کی تہی خدا تعالی نے اُس سے بہت اولاد دی اور انکو تونگر کر دیا شعیب نے اسوقت انکو وہ نعمت یاد دلائی اور
کہا کہ یاد کرو تم کہ خدا تعالی نے تم کو کثرت سے کر دیا مال اور اولاد دیکر وَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ اور دیکہو تم کہ کیونکر ہوا
انجام فساد کرنیوالون کا پہلی امتون مین سے قوم نوح اور قوم عاد اور قوم ثمود اور قوم لوط کا کیسے کیسے عذابون مین وہ گرفتار ہوئے تم انکا حال دیکہکر نصیحت
نہین پکڑتے ہو وَإِنْ كَانَ طَائِفَةٌ مِنْكُمْ اور اگر ہے ایک گروہ تم مین سے کہ آمَنُوا بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ ایمان لائے ہین وہ
ساتہ اُس چیز کے کہ بہیجا گیا ہون مین ساتہ اسکے وَطَائِفَةٌ لَمْ يُؤْمِنُوا اور ایک گروہ نہین ایمان لائے ہین وہ اس آیت مین خطاب
شعیب کا طرف کفار کے ہے کہ منتظر رہو اور دیکہو کہ خدا کیسا حکم کرتا ہے ہمارے اور تمہارے درمیان کہ تم کو عذاب مین گرفتار کرے اور ہم کو نجات دے
اور یا مومنین کی طرف خطاب ہے کہ صبر کرو تم آزار پر کفار کے اور دیکہو کہ خدا تم کو کیسی نجات دیتا ہے اور اُن کفار پر کیونکر عذاب نازل کرتا ہے چنانچہ
خدا قول شعیب کو بیان کرتا ہے کہ فَاصْبِرُوا پس صبر کرو تم یعنی انتظار کرو تم حَتَّىٰ يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَنَا یہانتک کہ حکم کرے خدا
درمیان ہمارے کہ اہل حق کی نصرت کرے اہل باطل پر وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ اور وہ خدا بہتر حکم کرنیوالا ہے سب حاکم کرنیوالون سے دیکہو
کیسا اچہا حکم ہمارے واسطے کرتا ہے اور حضرت شعیب نے اپنی قوم کو ہر چند سمجہایا اور نصیحت کی لیکن وہ اپنے کفر اور ظلم سے باز نہ آئے اور شعیب کے
جواب مین اُن لوگون نے اسطرح سے کہا جیسے کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا کہا اشراف قوم شعیب نے اُن لوگون
نے کہ تکبر کیا انہون نے اور سرکشی کی حکم خدا سے مِنْ قَوْمِهِ قوم اُس شعیب کے ہین سے کہ لَنُخْرِجَنَّكَ يَا شُعَيْبُ البتہ نکالینگے

تجھکو اے شعیب وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْیَتِنَآ اور اُن لوگون کو کہ ایمان لاے ہین ہمراہ تیرے یعنی اپنی بستی سے یعنی تجھکو اور جو
لوگ کہ تجھپر ایمان لاے ہین تم سب کو ہم اپنے شہر سے نکالدینگے اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِیْ مِلَّتِنَا یا یہ کہ عود کرو تم یعنی ہو جاؤ تم بیچ مذہب
ہمارے یعنی دو امر مین سے ایک امر تمہارے واسطے ہے یا تو نکالدینا تمہارا شہر اپنے سے یا داخل ہونا تمہارا ہمارے مذہب مین کہ وہ کفر ہے اور یہان
مراد عود کرنے سے ہوجانا ہے اسواسطے کہ شعیب پہلے اس سے کافر نتھے کہ اسطرف کو عود کرین اور یا یہ کہ جماعت مومنین کو واحد پر غلبہ کرکے فرمایا ہے
اور یا یہ کہ اُس قوم کے گمان کیموافق فرمایا ہے کہ وہ شعیب کو پہلے اس سے اپنے مذہب مین گمان کرتے تھے اور سب جگہ ان آیتون مین کہ بعد اس کے
عود کا لفظ آئیگا یہی مراد ہے اور جب اُن لوگون نے ایسا کہا تو حضرت شعیب نے اُنکے جواب مین قَالَ کہا کہ اَوَلَوْ كُنَّا كٰرِهِیْنَ ۝
کیا اگرچہ ہووین ہم کراہت کرنیوالے مذہب تمہارے سے یعنی تمہارے مذہب سے ہم کراہت رکھتے ہون اور بطلان اُسکا ہمپر ثابت اور ظاہر ہو گیا ہو
کیا تب بھی ہم تمہارے مذہب مین ہو جاوینگے ایسا ہرگز نہوگا کہ ہم اپنی رغبت سے تمہارے مذہب مین ہو جاوین باوجود ثابت ہونے اُسکے
بطلان کے مگر یہ کہ زبردستی اور جبر و قہر تم ہم کو اپنے مذہب کیطرف کھینچو اور حضرت شعیب نے کہا کہ ہم کیونکر عود کرین تمہارے دین کیطرف اور
اگر ہم عود کرین تو اس صورت مین ہمنے خدا تعالیٰ پر افترا کیا اور جھوٹ بنالیا اُس دین مین کہ جسکی طرف ہم تمکو بلاتے تھے اور خدا کیطرف اسکو
منسوب کرتے تھے چنانچہ خدا تعالیٰ اس قول کو شعیب سے بیان کرتا ہے کہ قَدِ افْتَرَیْنَا عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا تحقیق بنالیا ہو ہمنے اوپر خدا
کے جھوٹ کو اِنْ عُدْنَا فِیْ مِلَّتِكُمْ اگر ہو جاوین ہم بیچ مذہب تمہارے کے بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا بعد اسکے کہ نجات دی ہے
ہمکو خدا نے اُس مین باطل تمہارے سے بسبب واضح ہو جانے دلیلون بطلان اُس مذہب کے وَمَا یَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّعُوْدَ فِیْهَآ اور
نہین درست ہو واسطے ہمارے یہ کہ عود کرین ہم بیچ اُس مذہب باطل کے کہ مثل تمہارے ہم کافر ہو جاوین اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا
مگر یہ کہ چاہے خدا پروردگار ہمارا یعنی جیسے کہ چاہنا خدا کا کفر کو محال ہے ایسے ہی عود کرنا ہمارا اطرف کفر کے محال ہو نہ خدا کفر کا ارادہ کریگا نہ ہم طرف
کفر کے عود کرینگے اور یا یہ کہ چاہے خدا خذلان ہمارا کہ توفیق اور لطف کو ہمسے اٹھالے تو البتہ ہم عود کرسکتے ہین وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَیْءٍ
گھیر لیا ہے پروردگار ہمارے نے ہر چیز کو عِلْمًا باعتبار علم کے کہ کوئی چیز اسکے علم سے باہر نہین ہے اور انجام ہمارا اور ہمارا باعتبار ایمان
اور کفر کے سب جانتا ہے اور ہمارے مذہب کی صلاح اور نیکی سے اور تمہارے دین کی بدی سے خوب واقف ہے عَلَی اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا اوپر خدا ہی
کے توکل کیا ہے ہمنے ایمان کے ثابت رہنے مین اور بدون کے انہون سے نجات پاوین اور بعد اسکے حضرت شعیب نے درگاہ خدا مین مناجات
کی کہ رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ اے پروردگار ہمارے حکم کر تو درمیان ہمارے اور درمیان قوم ہماری کے
ساتھ حق اور راستی کے اسواسطے کہ تو قاضی اور حاکم ہے تو وہ فتاح ہے اور یا یہ کہ ظاہر کر تو امر ہمارے کو یہانتک کہ منکشف ہو جاوے حق اور
باطل اور جدا ہو جاوین اہل حق اہل بطلان سے وَاَنْتَ خَیْرُ الْفٰتِحِیْنَ ۝ اور تو بہتر حکم کرنیوالا ہے حاکم کرنیوالون سے
اور فرماتا ہے خدا کہ وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا اور کہا اشراف اُن قوم نے کہ کافر ہوئے تھے مِنْ قَوْمِهٖ قوم اُسکی مین
اپنے لوگون سے کہ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَیْبًا البتہ اگر پیروی کروگے تم شعیب کی اُسکے دین مین اِنَّكُمْ اِذًا تحقیق کہ تم اُس وقت
لَّخٰسِرُوْنَ ۝ البتہ نقصان والے ہو کہ اپنے دین قدیم کو چھوڑکر جدید کو اختیار کرو حاصل یہ ہے کہ اُن لوگون نے نصیحت شعیب کی
نسنی اور اپنے کفر اور خباثت سے باز نرہے فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ پس پکڑلیا اُن لوگون کو زلزلے نے کہ وہ آواز جبرئیل کی تھی
کہ جسکے صدمہ اور ہیبت سے زمین لرزنے لگی فَاَصْبَحُوْا فِیْ دَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ ۝ پس ہو گئے وہ لوگ بیچ گھر اپنے کے منہ کے بل پڑے ہوئے یعنی
ہوئے اُس آواز کے صدمہ سے مردہ ہو کر یعنی بدن اُنکے زمین پر پڑے ہوئے تھے بدون روح کے اور فرماتا ہے خدا کہ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا
شُعَیْبًا جن لوگون نے کہ جھٹلایا ہے شعیب کو كَاَنْ لَّمْ یَغْنَوْا فِیْهَا گویا کہ نہ مقیم تھے وے بیچ اُس شہر کے یعنی ایسے بیخ کنی کی

ہوئی کہ گویا کہ وہ وہان آباد ہی نہوئی تھی اور فرماتا ہے خدا کہ الذین کذبوا شعیبا جن لوگون نے کہ جھٹلایا شعیب کو کانوا
ھم الخاسرین تھے وہی لوگ نقصان والے دنیا اور آخرت مین نہ وہ لوگ کہ جو ایمان لائے تھے شعیب پر اور جھٹلانیوالے شعیب کے
دنیا مین تو عذاب مین گرفتار ہوکر ہلاک ہوئے اور آخرت مین اُنکے واسطے عذاب دوزخ ہی اور ابن عباس سے روایت ہی کہ عذاب قوم شعیب کا
اسطرح سے تھا کہ حقتعالی نے ایک دروازہ دوزخ کا اُنپر کھولدیا اور ایک شاخ گرمی کی اُن تک پہنچی اسقدر حرارت مین وہ لوگ گرفتار ہوئے کہ جنگل
سرداب مین جاتے تھے لیکن کچھ فائدہ نہ ہوتا تھا آخر حقتعالی نے ایک ابر بھیجا کہ اُسمین ایک باد خنک تھی جسوقت سایہ ابر کا اور ہوائے سرد
اُنہون نے دیکھی تو اُسکی طرف وہ دوڑے اور چھوٹے اور بڑے سب اُسمین پناہ لیگئے اور اُس ابر نے اُنکے تمام شہر کو گھیر لیا اور آگ اُسمین سے
برسی اور زمین جنبش مین آئی اور اُسیوقت سب ہلاک ہوگئے تو حضرت شعیب کو بہت رنج اور افسوس ہوا کہ یہ لوگ ایمان نہ لائے اور افسوس
کے کلمے بیان کئے چنانچہ خداتعالی فرماتا ہی کہ فتولی عنہم پس منہہ پھیر لیا شعیب نے اُنکی طرف سے وقال اور کہا نہایت حسرت
اور ملال سے کہ یاقوم اے قوم میری لقد ابلغتکم رسالات ربی البتہ تحقیق پہنچائی مینے تمکو پیغام پروردگار اپنے کے و
نصحت لکم اور نصیحت کی مینے واسطے تمہارے کہ تمکو بہت سمجھایا نہایت شفقت اور دلسوزی سے لیکن کہنے میرے پر عمل کیا
نہ یہانتک کہ تم عذاب خدا مین گرفتار ہوکر ہلاک ہوئے اور بعد اسکے حضرت شعیب نے حسرت اور افسوس سے منہہ پھیر کر کہا کہ فکیف آسی
علی قوم کافرین پس کیونکر افسوس اور غم کرون مین اوپر قوم کافر کے کہ جنکو اُنہون نے سچا نہ جانا اور سزاوار اس عذاب کے ہوئے
اور کہتے ہین کہ جسوقت حضرت شعیب نے آثار عذاب کے نازل ہونیکے دیکھے تو اُس شہر سے نکلنے کا قصد کیا اور وقت نکلنے کے اپنی قوم سے
یہ کلمے بیان کئے اور اب خداتعالی کفار قریش کو خوف دلاتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ وما ارسلنا فی قریۃ اور نہین بھیجا ہمنے
بیچ کسی بستی کے من نبی کوئی پیغمبر کہ اُسکو جھٹلایا ہو الا اخذنا اھلھا مگر پکڑ لیا ہمنے لوگون اُسکے کو بالباساء
والضراء ساتھ سختی اور تنگی کے اور فقیری اور بیماری کے لعلھم یضرعون تاکہ وہ عاجزی اور زاری کرین اور ایمان لاوین کہ
وہ بلا اُنسے دفع ہو اور جب اُس سے بھی راہ پر نہ آئے اور ایمان نہ لائے تو اُنکو بھیجے راحت اور بخشش سے آزمایا تاکہ اس راحت کو پاکر ہی
رغبت جان کر ایمان کیطرف مائل ہون چنانچہ فرماتا ہی کہ ثم بدلنا مکان السیئۃ پھر بدل دیا ہمنے جگہ برائی کی یعنی جگہ بلا اور سختی
کی الحسنۃ بھلائی کو یعنی راحت اور فراغت کو حتی عفوا یہانتک کہ بہت ہوگئے وہ کثرت سے باعتبار مال اور اولاد
کے اور پھر بھی شکر نہ کیا اور ایمان نہ لائے اور کہا کہ یہی دستور زمانہ کا ہی کہ کبھی سختی ہی اور کبھی نرمی ہے اور ہمارے باپ اور دادا کا بھی
حال رہا ہے چنانچہ اُنکے قول کو خداتعالی بیان کرتا ہے وقالوا اور کہا اُن لوگون نے جسوقت سختی دور ہوکر راحت اُنکو حاصل
ہوئی کہ قد مس اباءنا الضراء والسراء البتہ تحقیق پہنچی ہے باپون ہمارے کو سختی اور شادی یعنی زمانہ گزشتہ مین بھی کبھی
تنگی اور بیماری اور کبھی راحت اور شادی پہنچتی رہی ہے زمانہ کا یہی دستور ہے کچھ کفر اور ایمان پر یہ امر منحصر نہین ہے اپنے طریقہ کو ہم
کیون چھوڑین پس جسوقت ناشکری اور کفر مین وہ استوار ہوگئے تو عذاب اُنپر نازل ہوا چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ فاخذناھم بغتۃ
پس پکڑ لیا ہمنے اُنکو ناگہان اُنکی بیخبری مین وھم لا یشعرون اور وہ نہین اطلاع رکھتے تھے کہ عذاب اسیوقت نازل ہوگا اور یہ
عذاب بیخبری کا بہت سخت عذاب ہے اُس عذاب سے کہ آثار اُسکے پہلے سے معلوم ہون اور فرماتا ہے خدا کہ ولو ان اھل
القری اور اگر تحقیق لوگ بستیون کے جو کہ عذاب مین مبتلا ہوئے ہین امنوا واتقوا ایمان لاتے اور پرہیز کرتے کفر اور
گناہون سے تو لفتحنا علیھم برکات من السماء البتہ کھولدیتے ہم اوپر اُنکے برکتون کو آسمان سے والارض
اور زمین سے کہ آسمان سے تو ہم کثرت سے باران رحمت کو نازل کرتے اور زمین سے درخت اور زراعت افراط سے پیدا کرتے کہ

روزی اُنپر بہت فراخ ہوجاتی اور وہ آسودہ اور فراغت سی ہوجاتی وَلٰکِنْ کَذَّبُوْا اور لیکن جھٹلایا اُنھون نے پیغمبرون کو فَاَخَذْنٰا
ھُمْ پس پکڑ لیا ہمنے اُنکو عذاب مین بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ بسبب اُسکے کہ تھے وہ کسب کرتے کفر اور گناہون کو اور بعد اسکے خدا تعالیٰ
بر سبیل انکار فرماتا ہے کہ اَفَاَمِنَ اَھْلُ الْقُرٰی کیا پس بیخوف ہوگئے لوگ بستیون کے پیغمبرون کے جھٹلانیوالے مکے کے اور اُسکے گرد و نواح
کی بستیونکے رہنے والے اَنْ یَّاْتِیَھُمْ بَاْسُنَا اس سے کہ آئے اُنکو عذاب ہمارا بَیَاتًا شب کو وَّھُمْ نَآئِمُوْنَ جسوقت کہ وہ
سونیوالے ہون اَوَاَمِنَ یا کیا بیخوف ہوگئے ہین اَھْلُ الْقُرٰی لوگ بستیون کے جو کہ کفر کرتے ہین اَنْ یَّاْتِیَھُمْ بَاْسُنَا ضُحًی
اس سے کہ آئے اُنکو عذاب ہمارا چاشت کیوقت کہ دن چڑھے وَّھُمْ یَلْعَبُوْنَ جسوقت کہ وہ بازی کرتے ہون اور لہو و لعب مین
مشغول ہون کہ وہ دنیا کے معاملات مین اَفَاَمِنُوْا مَکْرَ اللّٰہِ کیا بیخوف ہوگئے ہین وہ عذاب ناگہانی خدا کے سے کہ اُنکو بتدریج
بڑھا کر ایکدفعہی عذاب مین گرفتار کرے اُنکی بیخبری مین فَلَا یَاْمَنُ مَکْرَ اللّٰہِ بس نہین بیخوف ہوتے ہین عذاب ناگہانی خدا کے سے
اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ مگر قوم نقصان اور خسارہ والے کہ بسبب کفر اور نفاق کی اور ترک کرنے عبرت کے دنیا اور آخرت مین
دونو مین زیانکار ہین اور جو کہ مومن اور متقی ہین وہ عاصیون پر عذاب کے نازل ہونے سے ہرگز بیخوف نہین ہوتے اور پھر خدا تعالیٰ بطور تنبیہ اور
نصیحت کے مکہ والون کے حق مین فرماتا ہے کہ اَوَلَمْ یَھْدِ لِلَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْاَرْضَ کیا نہین رہنمائی کی ہے واسطے اُن
لوگون کے کہ وارث ہوتے ہین وہ زمین کی مِنْۢ بَعْدِ اَھْلِھَآ پیچھے رہنے لوگون اُس زمین کی یعنی مکہ والے جو وارث ہوئے ہین زمین کے
بعد ہلاک ہونیکے اس زمین کے مالکون کے عذاب خدا سے اور اُنکے متروکات مین تصرف اپنا رکھتے ہین کیا اُنکو راستا اور رہنمائی نہین کی
اَنْ لَّوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰھُمْ اس امر نے کہ اگر چاہین ہم تو پہنچائین ہم اُنکو بِذُنُوْبِھِمْ بسبب گناہون اُنکے کے جیسے کہ پہنچایا ہے
ہمنے اُنسے پہلے لوگونکو وَنَطْبَعُ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ اور مہر رکھین ہم اوپر دلون اُنکے کی اور توفیق اور لطف کو اُنسے اٹھالیوین اور اُنکو
اُنکے حال پر چھوڑ دین کہ وہ گمراہی مین پڑے رہین اور وہ مثل اُن لوگون کے ہوجائین کہ گویا اُنکے دلون پر مہر رکھی ہو فَھُمْ لَا
یَسْمَعُوْنَ پس وہ نہین سنتے ہین سخن حق کو دل کے کانون سے اور سمجھنے کے ارادہ سے اور یا یہ کہ ہم اُنکے دلون پر ایسی علامت رکھین
کہ جسکے سبب سے فرشتے جانین کہ یہ لوگ نہایت عناد سے خدا تعالیٰ کی صنعتون اور آیات مین نظر نہین کرتے ہین کہ سخن حق کو وہ
سنین اور وہ فرشتے اس علامت سے اُنپر لعنت کرین اور بعد اسکے خدا تعالیٰ جناب سرور صلعم کی تسلی خاطر کیلئے فرماتا ہے کہ تِلْکَ
الْقُرٰی یہ بستیان جنکے باشندے عذاب خدا سے ہلاک ہوئے ہین جیسے کہ احقاف اور حجر اور موتفکات اور سوا اُنکے وہ ہین نَقُصُّ
عَلَیْکَ مِنْ اَنْۢبَآئِھَا بیان کرتے ہین ہم اوپر تیرے بعضی خبرون اُنکی سے جو کہ واقعی ہین اور تحریف کو اسمین دخل نہین ہے
جیسے کہ پہلی کتابون مین لوگون نے اپنا تصرف کرکے دگرگون کردیا ہے وَلَقَدْ جَآءَتْھُمْ رُسُلُھُمْ اور البتہ تحقیق آئے تھے اُن بستیون
والون کے پاس پیغمبر اُنکے مثل ہود اور صالح اور لوط اور شعیب کے بِالْبَیِّنٰتِ ساتھ دلیلون روشن اور معجزون کے فَمَا کَانُوْا لِیُؤْمِنُوْا
پس نتھے وہ لوگ کہ ایمان لائین وہ خدا پر بعد آنے پیغمبرون کے بِمَا کَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ بسبب اسکے کہ جھٹلاتے آئے تھے وہ پہلے اس سے یعنی
ہمیشہ جھٹلاتے چلے آتے تھے اور حضرت صادق علیہ السلام سے اسکی تفسیر مین روایت ہے کہ خدا تعالیٰ نے پیغمبرونکو خلقت کیطرف بھیجا جسوقت
کہ وہ اپنے باپونکے صلب مین تھے پس جسنے کہ اسوقت کہ تصدیق کی تھی اُسنے بعد اسکے بھی تصدیق کی اور جسنے اُسوقت تکذیب کی تھی اُسنے
بعد اسکے بھی تکذیب کی لیکن یہ روایت رجوع کرتی ہے طرف عالم ذر الست کی اقرار اور انکار کے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد اس سے یہ ہے کہ تکذیب
کی اُنھون نے پہلے ہلاک ہونے سے پھر فرماتا ہے خدا کہ کَذٰلِکَ ایسی ہے یعنی جیسے کہ مہر رکھی ہے اُن کافرونکے دلون پر ایسے ہی یَطْبَعُ
اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِ الْکٰفِرِیْنَ مہر رکھی ہے خدا نے اوپر دلون کفار کے کہ وہ کفار مکہ ہین اور خدا تعالیٰ اُن کے حال پر

انکو چہوڑدیا ہے اور نظر توفیق اور لطف اُن سے اُٹھا لیا ہے کہ دلوں میں اُنکے سیاہی اور زنگ ہو جاوے کہ جسکے سبب سے سخن حق کو وہ نہ سنیں گویا کہ اُن کے
دلوں پر مہر ہو گئی ہے اور یہ اسی سبب سے ہے کہ دیدہ و دانستہ بسبب عناد اور حسد کے وہ حق کا انکار کرتے ہیں اور روشن اور ظاہر دلیلوں میں تامل نہیں
کرتے ہیں اور فرماتا ہے خدا کے وَمَا وَجَدْنَا لِأَكْثَرِهِمْ اور نہ پایا ہمنے واسطے اکثر اُن کفار سابقین کے مِنْ عَهْدٍ وفا کرنا عہد کا یعنی پہلے
جوان لوگوں نے خوف اور ضرر کو دیکھکر عہد کیا تھا کہ اگر یہ بلا ہمسے دفع ہو جاویگی تو ہم ایمان لاوینگے اکثر نے اُن میں سے اُس عہد کو وفا نکیا اور فرماتا
وَإِن وَجَدْنَا أَكْثَرَهُمْ لَفَاسِقِينَ اور تحقیق پایا ہمنے اکثر اُنکے کو باہر ہونیوالے فرمانبرداری اور طاعت سے اور توڑنیوالے عہد کے جو
کہ خدا سے کیا تھا اور اکثر کی قید اسواسطے ہو کہ بعضے اُنمیں سے ایمان بھی لاتے تھے اور یہاں مختصر اُن قصوں کا ہو اب خدا تعالیٰ موسیٰ کا قصہ
بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہو کہ ثُمَّ بَعَثْنَا مِن بَعْدِهِم مُّوسَىٰ پھر بھیجا ہمنے پیچھے اُن پیغمبروں کے موسیٰ کو یعنی اُن پیغمبروں کے پیچھے کہ جنکا
پہلے ذکر ہو چکا ہے بھیجا ہمنے موسیٰ کو بِآيَاتِنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ ساتھ نشانیوں قدرت اپنی کے طرف فرعون کی یعنی ساتھ معجزوں
کہ وہ نشانیاں ہماری قدرت کی تہیں بھیجا ہمنے موسیٰ کو طرف فرعون کے وَمَلَئِهِ اور اشراف قوم اُسکی کے فَظَلَمُوا بِهَا پس
ظلم کیا اُنہوں نے ساتھ اُن معجزوں کے کہ کافر ہوئے وہ اُنسے اور انکار کیا اور عوض ایمان لانیکے کفر کیا فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ
پس دیکھ تو کہ کیونکر ہوا انجام فساد کرنیوالوں کا حق کے انکار کرنیسے کہ آخر کو دریا میں غرق ہوئے حضرت موسیٰ کا نسب سورہ بقرہ میں مذکور ہو چکا
ہے اور فرعون کا نام ولید بن مصعب بن ریان تہا اور فرعون مصر کے بادشاہ کو کہتے ہیں جیسے کہ قیصر روم کے بادشاہ کو اور کسریٰ فارس
بادشاہ کو کہتے ہیں اور ریان حضرت یوسف کے زمانہ کا فرعون تہا اور ولید زمانہ موسیٰ کا فرعون تہا اور کہتے ہیں کہ اس فرعون نے بنی اسرائیل
کو اپنا غلام بنا رکہا تہا اور سبب اسکا یہ تہا کہ حضرت یعقوب اور یوسف کے جمیع برادران اور اولاد کے مصر میں جاکر سکونت اختیار کی تو حضرت
یوسف وہاں کے حاکم ہوئے ریان کیطرف سے اور بعد وفات ہونے ریان کے مصعب بنی اسرائیل کی بہت عزت کرتا تہا اور بعد مرنے مصعب
ولید جو کہ فرعون زمانہ موسیٰ کا تہا تخت نشین ہوا تو اُسنے دعویٰ خدائی کا کیا لیکن بنی اسرائیل نے اُسکو قبول نکیا فرعون نے بنی اسرائیل سے
کہا کہ تمہارا بزرگ یعنی یوسف ہمارے آدمیوں کا خریدا ہوا غلام تہا تم سب ہمارے غلام زادہ ہو اسلیئے سب کو اپنا غلام بنا لیا تہا حضرت
موسیٰ کو خدا تعالیٰ کا حکم ہوا کہ تو مصر میں جا کر بنی اسرائیل کو اُسکے پنجہ سے رہائی دلوا اور کہتے ہیں کہ فرعون کی عمر چار سو برس کی ہوئی
تہی اور اس مدت میں کوئی بیماری اُسکو لاحق ہوئی تہی اور ہر روز اُسکی اکثر مشغولی تہی اور چالیس دن میں ایکدفعہ اُسکو اجابت ہوتی تہی اور
کہانسی اُسکو ہوتی تہی اور سینک بہی اُسکی ناک سے نکلتا تہا اور اگر نکلتا تو اُسکو پوشیدہ رکہتا تہا جب اُسنے دعویٰ خدائی کا کیا اور حد سے
گذر گیا تو حضرت موسیٰ جب کہ حضرت شعیب کے پاس سے آتے تہے اپنی زوجہ کو ہمراہ لیکر اُسوقت موسیٰ کو یہ حکم ہوا کہ تو اور ہارون دونو بہائی فرعون
کو جا کر سمجہاؤ اور نصیحت کرو اور قصہ حضرت شعیب کے پاس سے آنیکا انشاء اللہ تعالیٰ تفصیل سے سورہ قصص میں آویگا اور جسوقت موسیٰ
اور ہارون مصر میں داخل ہوئے تو ایک مدت تک فرعون کے محل کے دروازہ پر پڑے رہے حاجب اور دربان اُنکو فرعون کے پاس نہیں جانے
دیتے تہے اسواسطے کہ وہ دونو بزرگ نہایت فقیری اور مفلسی کے لباس میں تہے پرانے اور پہٹے کپڑے پہنے ہوئے آخر کو ایک طرح سے پہنچے کہ تفصیل
اُسکی انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب بعد اسکے آتی ہے اور جسوقت فرعون کے پاس پہنچے تو حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ میں پیغمبر ہوں خدا کا چنانچہ خدا تعالیٰ
بیان کرتا ہے کہ وَقَالَ مُوسَىٰ يَا فِرْعَوْنُ إِنِّي رَسُولٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ اور کہا موسیٰ نے کہ اے فرعون تحقیق
میں بہیجا ہوا ہوں پروردگار عالموں کی طرف سے اور موسیٰ اور فرعون دونو غیر معروف ہیں فرعون نے یہ سنکر کہا کہ راست کہتا ہے تو یا دروغ
موسیٰ نے کہا حَقِيقٌ عَلَىٰ أَن لَّا أَقُولَ عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ لائق ہوں اور یہ اس امر کے کہ نہ کہوں میں اوپر خدا کے مگر سخن
حق اور راست یعنی واجب اور لازم ہے مجہپر کہ سخن حق کہوں اور باطل اور زلل کو اپنی زبان سے نہ نکالوں اور تحقیق علی کی پاکو تابع

قصہ حضرت موسیٰ کا فرعون سے

سشدو پڑا ہے یعنی لائق ہوا اوپر میرے یہ کہ نکہون اوپر خدا کے مگر سخن حق کو فرعون نے یہ سنا تو کہا کہ اس دعوے پر تیرے کوئی دلیل بھی ہے موسیٰ
نے کہا قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ تحقیق لایا ہون مین تمہارے پاس معجزہ پروردگار تمہارے کیطرف سے کہ وہ عصا اور ید بیضا
ہے کہ دلالت کرتا ہے میری نبوت کے صحیح ہونے پر فَأَرْسِلْ مَعِيَ بَنِي إِسْرَائِيلَ پس بھیجدے تو ہمراہ میرے بنی اسرائیل کو کہ وہ زمین
مقدس کو کہ وطن انکے بزرگون کا ہے چلے جائین فرماتا ہے خدا کہ قَالَ کہا فرعون نے موسیٰ سے کہ إِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِآيَةٍ اگر
لایا ہے تو کسی معجزے کو اپنے خدا کے پاس سے فَأْتِ بِهَا پس لا تو اسکو اور مجھکو دکھلا إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ اگر
ہے تو راست کہنے والون مین سے اور دعوی کرتا ہے کہ مین پیغمبر خدا کا ہون اور خدا نے مجھکو بھیجا ہے فَأَلْقَى پس ڈالدیا موسیٰ
عَصَاهُ عصا اپنے کو زمین پر فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُبِينٌ پس اسوقت وہ اژدہا تھا ظاہر تھا کہ منہ اپنا کھولے ہوئے پھرتا تھا
اور کہتے ہین کہ اس اژدہا کے اوپر کے اور نیچے کے لبون مین اسی گز کا فاصلہ تھا نیچے کے لب کو زمین پر رکھا اور اوپر کا لب فرعون کے
محل کے کنگرہ پر پہنچایا اور فرعون کے تخت کیطرف اپنا رخ کیا اسکے نوکر اور چاکر سب بھاگ گئے اور فرعون بھی بھاگا اور کہتے ہین
کہ فرعون کو دست لگ گئے اور چالیس مرتبہ اسنے اپنے تخت پر اس روز ہگ دیا اور وقت بھاگنے کے پچیس ہزار آدمی کچلکر مر گئے اور
اور فرعون نے نعرہ مارا اور کہا کہ اے موسیٰ تجھکو قسم ہے اس خدا کی کہ جسنے تجھکو پیغمبر کرکے بھیجا ہے اسکو تو اٹھا لے مین ایمان لاؤن گا
اور بنی اسرائیل کو تیرے ہمراہ کردونگا موسیٰ نے اژدہا کو اٹھا لیا پھر وہ عصا بنگیا موسیٰ کے ہاتھ مین آگیا اور تفسیر عباسی مین لکھا ہے
کہ فرعون نے سات شہر بنائے تھے اور گرد انکے صحرا اور نیستان تھے اور ان نیستانون مین شیر چھوڑ رکھے تھے تاکہ موسیٰ سے محفوظ رہے اور
جسوقت موسیٰ مصر مین آئے تھے تو بالون کا جبہ انکے بدن پر تھا اور بالون کی ٹوپی انکے سر پر تھی اور ایک رسی بالون کی انکے کمر سے
بندھی ہوئی تھی اور جسوقت وہ وہان گئے تو شیر انکو دیکھکر بھاگ گئے اور جس دروازہ پر جاتے تھے وہ خود بخود کھلجاتا تھا یہانتک کہ جس
محل مین فرعون تھا وہان پہنچے اور اسکے دروازہ پر جاکر بیٹھ گئے اور فرعون کے پیادہ سے فرمایا کہ تو میرے واسطے اندر جانیکی اجازت
فرعون سے لا اس شخص نے کچھ توجہ نکی اور حضرت موسیٰ ایک مدت تک وہان بیٹھے رہے اور اذن چاہتے رہے اس شخص دربان نے ایک
عرصہ کے بعد کہا کہ رب العالمین کو تیرے سوا اور کوئی آدمی نہین ملتا تھا کہ اسنے تجھکو بھیجا ہے حضرت موسیٰ نے یہ کلام سنا بہت غصہ ہوئے
اور عصا اپنا دروازہ پر مارا دروازہ کھل گیا اور جس دروازہ پر مارتے تھے وہ کھلجاتا تھا یہانتک کہ فرعون نے انکو دیکھا اور کہا کہ
اسکو منع مت کرو آنے دو اور فرعون اسوقت قبہ مین بیٹھا تھا کہ جسکی بلندی اسی گز کی تھی حضرت موسیٰ نے فرعون سے کہا کہ مین
بھیجا ہوا پروردگار عالمون کیطرف سے ہون فرعون نے کہا کہ اگر تو راست گو ہے تو کوئی معجزہ دکھلا موسیٰ نے اپنا عصا زمین پر ڈالدیا فوراً
وہ ایک اژدہاے عظیم بنگیا اور اوپر کا ہونٹ اپنا تو اسنے قبہ کی چوٹی پر رکھا اور نیچے کا ہونٹ زمین پر اور منہ اپنا فرعون کے تخت کیطرف
کیا اسوقت فرعون نے دیکھا کہ پیٹ مین اس اژدہا کے آگ روشن ہو رہی ہے اور شعلہ مار رہی ہے اور اژدہا نے فرعون کا قصد کیا اور
اسکی طرف کو چلا فرعون نے اسکے خوف سے پاجامہ مین ہگدیا اور چیخ ماری کہ اے موسیٰ واسطے خدا کے اسکو اٹھا لے موسیٰ نے اسکو
اٹھایا تو وہ پھر عصا ہوگیا جیسے کہ پہلے تھا اور کہتے ہین کہ وہ عصا بہشت کا تھا کہ حضرت آدم اسکو اپنے ہمراہ لائے تھے اور وہ عصا موسیٰ
کو شعیب نے دیا تھا جسوقت کہ شعیب نے موسیٰ کو اور اپنی دختر صفورا زوجہ موسیٰ کو رخصت کیا تھا اور ذکر اسکا مفصل انشاء اللہ تعالیٰ سورۂ
قصص مین آئیگا اور عصا کو سب انبیا نے اپنے ہاتھ مین رکھا ہے اور عصا کا ہاتھ مین رکھنا سنت ہے خصوصاً عصاے بادام تلخ کہ اسکے
سبب سے خدا تعالیٰ ہر آفت سے محفوظ رکھتا ہے اور بعضی روایتون مین آیا ہے کہ جسوقت حضرت موسیٰ مصر مین آئے اور فرمایا کہ مین پیغمبر
ہون خدا کا تم سب آدمی خدا پر ایمان لاؤ اور یہ خبر مشہور ہوئی تو ایک مسخرہ تھا کہ وہ خدمت مین فرعون کے رہتا تھا اسنے فرعون

کو خبر کی کہ بازار مین مینے سخن عجیب سنا ہی کہتے ہین کہ ایک شخص یہان آیا ہی اور کہتا ہی کہ مین پیغمبر ہون اور خدا کا بھیجا ہوا آیا ہون تم خدا پر ایمان
لاؤ فرعون نے یہ سنا تو ڈرا اور رنگ اسکے چہرہ کا بدل گیا اور کہا کہ اسکو یہان لاؤ مین بھی دیکھون کہ وہ کیسا ہی جب حضرت موسیٰ آئے تو فرعون
نے پوچھا کہ تو کون ہی فرمایا کہ مین بھیجا ہوا پروردگار عالمین کا ہون تیری طرف اور تیری قوم کیطرف تم سب خدا پر ایمان لاؤ فرعون نے کہا کہ
تیرے پیغمبر ہونیکی کیا دلیل ہی حضرت موسیٰ نے عصا کو سانپ بنا کر اسکو دکھلایا جیسے کہ اوپر گذرا ہے اور فرعون عصا کو دیکھکر ڈرا تو موسیٰ سے کہا
کہ از برائے خدا اسکو اٹھا لے موسیٰ نے اسکو اٹھا لیا وہ پھر عصا ہو گیا اسوقت فرعون مطمئن ہو کر اپنے تخت پر بیٹھا اور حضرت موسیٰ سے کہا کہ
اگر کوئی اور معجزہ تیرے پاس ہی تو اسکو بھی دکھلا حضرت موسیٰ نے دست راست اپنا بائین بغل مین لیجا کر باہر نکالا تو وہ روشن ہو گیا چنانچہ
خدا تعالیٰ فرماتا ہی کہ وَنَزَعَ يَدَهُ اور باہر کھینچا موسیٰ نے ہاتھ اپنے کو بغلین لیجا کر فَإِذَا هِيَ بَيْضَاءُ پس اسوقت وہ ہاتھ سفید اور
روشن نہایت کمال روشنی مین لِلنَّاظِرِينَ ۝ واسطے نظر کرنیوالون کے منقول ہی کہ حضرت موسیٰ گندم گون تھے جسوقت ہاتھ اپنا موسیٰ نے باہر نکالا
تو اسقدر وہ روشن تھا کہ روشنی اسکی آفتاب پر غالب تھی اور کہتے ہین کہ جسوقت فرعون نے یہ دو معجزے دیکھے تو ارادہ کیا کہ خدا پر ایمان
لائے ہامان کہ اسکا وزیر تھا اسنے کھڑے ہو کر کہا کہ اے فرعون مدت سے تو نے دعوی خدائی کا کیا ہی اور ایک عالم تیرا پیرو اور فرمانبردار ہے
اور تیری پرستش کرتے ہین اور اب تو اگر بندگی کریگا اور ایک بندے کا پیرو ہو گا تو یہ امر نہایت زبون ہی فرعون نے موسیٰ سے کہا کہ تو مجھکو
کل تک مہلت دے حضرت موسیٰ نے اسکو مہلت دی اور فرعون کے پاس سے باہر چلے آئے خدا تعالیٰ نے موسیٰ کو وحی کی کہ تو فرعون سے کہہ
کہ خدا فرماتا ہی کہ اگر تو ایمان لائیگا تو یہ بادشاہی تیری تیرے پاس سلامت اور برقرار رکھونگا اور جوانی اور قوت تجھکو پھر دونگا حضرت موسیٰ
نے یہ پیغام فرعون کو پہنچایا تو فرعون نے ہامان سے اس امر مین مشورہ کیا ہامان نے کہا کہ وہ مرد جادوگر ہے ہو سکتا ہی کہ وہ اس امر کو کرے
لیکن ایک دنیا جو لوگ تجھکو پرستش کرتے ہین یہ تمام دنیا سے بہتر ہے اور کہا کہ مین بھی تجھکو جوان کر سکتا ہون اور وسمہ طلب کرکے فرعون
کے بالونپر خضاب کیا بال اسکے سب سیاہ ہو گئے اور فرعون ہامان کے فریب مین آکر ایمان سے محروم رہا خدا تعالیٰ اسکی خبر دیتا ہی اور فرماتا ہے
کہ قَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ کہا اشراف اور بزرگون نے قوم فرعون مین سے یعنی ہامان نے اور اسکے تابعدارون نے کہ
إِنَّ هَٰذَا لَسَاحِرٌ عَلِيمٌ ۝ تحقیق یہ موسیٰ البتہ جادوگر دانا ہے کہ بڑا ماہر اور استاد ہی علم سحر مین کہ لکڑی کو اژدہا بنا دیتا ہے
اور دست گندم گون کو آفتاب سے زیادہ روشن کرکے دکھلاتا ہے يُرِيدُ أَنْ يُخْرِجَكُمْ مِنْ أَرْضِكُمْ چاہتا ہے یہ کہ نکال دیوے تمکو زمین
مصر تمہاری سے اور بنی اسرائیل کو وہان آباد کرے جسوقت فرعون نے اپنی قوم کے اشراف سے یہ بات سنی تو کہا کہ فَمَاذَا تَأْمُرُونَ ۝ پس
کیا حکم کرتے ہو تم مجھکو اور کیا مشورہ اسمین دیتے ہو کہ مین اسپر عمل کرون قَالُوا کہا ان لوگون نے کہ أَرْجِهْ وَأَخَاهُ تاخیر مین ڈال تو
اسکو اور اسکے بھائی ہارون کو یعنی مہلت دے تو اسکو اور جلدی مت کر وَأَرْسِلْ فِي الْمَدَائِنِ اور بھیج تو بیچ شہرون کے لوگون کو حَاشِرِينَ ۝
جمع کرنیوالے ہون وہ جادوگرون کو اور یہ حال واقع ہوا ہی یعنی تو اپنے آدمی شہرون مین بھیجکر جادوگرون کو سب شہرون سے جمع کر موسیٰ کے
مقابلہ کیواسطے علم سحر مین اور بعد جمع کرنیکے يَأْتُوكَ بِكُلِّ سَاحِرٍ عَلِيمٍ ۝ لے آوینگے وہ آدمی تیرے پاس ہر جادوگر دانا کو جو کہ ماہر ہین
علم سحر مین اور کامل ہین اور حمزہ اور کسائی نے بکل سحار پڑھا ہے کہتے ہین کہ جسقدر جادوگر کہ فرعون کے زمانہ مین تھے اسقدر کسی زمانہ مین
نہین ہوئے اور بعضی تفسیرون مین لکھا ہی کہ فرعون کی سلطنت مین دو بھائی تھے وہ دونو علم سحر مین بڑے کامل تھے جسوقت فرعون کے آدمی
اسکی طلب مین آئے تو انہون نے اپنی مان سے کہا کہ ہمکو تو ہمارے باپ کی قبر دکھلا دے کہ وہ کہان ہے ہر چند کہ مردہ کا باتین کرنا بعید
معلوم ہوتا ہے لیکن کہتے ہین کہ اسنے قبر دکھلائی تو ان دونون نے اپنے باپ کو آواز دی کہ اے باپ ہمارے بادشاہ مصر کا ہمکو طلب کرتا
ہے اسواسطے کہ دو شخص اسکے پاس آئے ہین بے لشکر اور بے ہتھیار اور بادشاہ پر مصر کے کام ان دونون نے تنگ کر دیا ہے اور

ع ۱۳ ۹

انکے پاس ایک لاٹھی ہو اُسکو وہ زمین پر ڈالتے ہین تو وہ اژدہا بنجاتا ہو اور جو کچھ اس اژدہا کے آگے آتا ہے اُسکو وہ کہا جاتا ہو اور فرعون بادشاہ مصر چاہتے ہین کہ
ہے اُنکا مقابلہ کروانے انکے باپ نے جواب دیا کہ جسوقت مصر مین پہنچو تو دریافت کرو کہ جسوقت وہ دونو آدمی سوتے ہین تو اُسوقت بھی وہ عصا اُنکا اژدہا
ہوجاتا ہو یا نہین اگر وہ اُسوقت بھی اژدہا ہوجاتا ہو تو جانو کہ وہ جادو نہین ہو اسواسطے کہ جسوقت جادوگر سوجاتا ہو تو اثر اُسکے جادو کا باقی نہین
رہتا اگر ایسا ہی حال ہو تو کسی جادوگر کو انکی مقابلہ کی قدرت نہین ہو وہ مرد نوجوان مع اپنے شاگردون کے کہ وہ بارہ ہزار تھے اور بعضے کہتے ہین
اکتیس ہزار تھے اور بعضے ستر ہزار اور بعضے اسی ہزار کہتے ہین اپنے وطن سے مصر کو روانہ ہوئے اور مصر مین فرعون کے پاس پہنچے چنانچہ خدا تعالی فرماتا
ہو کہ وَجَاءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ اور آئے جادوگر بیچ فرعون کے پاس اور جسوقت نظر اُن جادوگرون کی فرعون پر پڑی تو قَالُوا
کہا اُن جادوگرون نے فرعون سے کہ إِنَّ لَنَا لَأَجْرًا کیا تحقیق واسطے ہمارے اجرت ہو اور اہل حجاز اور حفص نے اس کو ایک ہمزہ سے
پڑھا ہے یعنی تحقیق واسطے ہمارے البتہ اجرت ہے إِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغَالِبِينَ اگر ہووین ہم غالب ہونیوالے موسی پر قَالَ نَعَمْ کہا فرعون
نے کہ ہان تمکو اجرت ملیگی وَإِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ اور تحقیق تم کہ البتہ مقربان درگاہ بادشاہی اور مصاحبون ہوو گے اگر تم موسی پر غالب ہوے
کہتے ہین کہ بہتر اور سردار اُن جادوگرون کے چار شخص تھے تو وہ دو نوجوان کہ جنکا ذکر پہلے ہوچکا ہو اور ساد ورا اور غادورا انکا نام تھا اور دو شخص اور تھے
خطاط اور مصفی اور کہتے ہین کہ ایک شخص اُن چارون کا سردار تھا اور نام اسکا شمعون تھا جسوقت یہ مصر مین آئے اور ساد ورا اور غادورا نے اپنی قوم
سے سوال کیا اور حال اپنے باپ کا بیان کیا اور عصا کا اژدہا ہوجانا وقت سوجانے موسی کے دریافت کیا تو اُن جادوگرون نے کہا کہ حقیقت
موسی سوجاتا ہو اُسوقت بھی عصا اسکا اژدہا بنکر موسی کی نگہبانی کرتا ہے یہ بات سنکر اُنکے دلون مین غدغہ پیدا ہوا لیکن دل مین اپنے اُسکو پوشیدہ
رکھا یہانتک کہ فرعون نے حضرت موسی کو طلب کیا اور جادوگرون نے لاٹھیان اور رسیان جادو کی مہیا کین جہتر بیل اور کہتے ہین کہ
وہ مجمع اسکندریہ کی زمین پر تھا اور تمام خلقت وہانکی اور لشکر فرعون کا وہان موجود تھا اور فرعون تخت پر بیٹھکر سیر کرتا تھا اور سب جادوگر
ایک طرف کو صف باندھے ہوے کھڑے تھے اور حضرت موسی اور ہارون دو نو بھائی ایک جانب کو اُنکے مقابلہ مین کھڑے تھے جادوگرون نے
بطریق ادب موسی سے کہا کہ پہلے تم ڈالو اپنے عصا کو یا پہلے ہم اپنی لاٹھیون کو اور رسیون کو چھوڑین چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ قَالُوا
کہا اُن جادوگرون نے کہ يَا مُوسَى إِمَّا أَنْ تُلْقِيَ اے موسی یا یہ کہ ڈالے تو اپنے عصا کو زمین پر وَإِمَّا أَنْ نَكُونَ نَحْنُ الْمُلْقِينَ
اور یا یہ کہ ہووین ہم ڈالنے والے لاٹھیون اور رسیون اپنی کو قَالَ کہا موسی نے بے پروائی سے کہ أَلْقُوا ڈالو تم پہلے پس اُن جادوگرون
نے پہلے اپنی لاٹھیان اور رسیان زمین پر ڈالین فَلَمَّا أَلْقَوْا پس جسوقت ڈالا اُنہون نے اپنی لاٹھیون اور رسیون کو تو سَحَرُوا
أَعْيُنَ النَّاسِ جادو کیا اُنہون نے آنکھون آدمیون کی کو اور نظربندی کی وَاسْتَرْهَبُوهُمْ اور ڈرایا اُنہون نے
اُن آدمیون کو وَجَاءُوا بِسِحْرٍ عَظِيمٍ اور لائے وہ جادو بڑا کہ اپنے فن مین اُسکو جادو بہت بزرگ جانتے تھے اور کیفیت اُسکی اسطرح سے
ہے کہ اُن جادوگرون نے لاٹھیون اور رسیون کو اندر سے خالی کرکے اُنمین پارہ بھروا یا تھا اور بعد ڈالنے کے جسوقت حرارت آفتاب کی اُنکو
پہنچی تو پارہ حرکت مین آیا اور لاٹھیان اور رسیان مانند سانپ کے بل کہانے لگین اور آپسمین لپٹنے لگین لوگون کو معلوم ہوتا تھا کہ یہ
سانپ ہین اور حقیقت مین وہ سانپ نہین ہوگئے تھے جیسے کہ عصا موسی کا سانپ ہوجاتا تھا بلکہ آدمیون کی نظر مین وہ لاٹھیان اور رسیان
سانپ معلوم ہوتی تہین اسیواسطے خدا نے فرمایا ہو کہ آدمیون کی آنکھون پر اُنہون نے سحر کیا اور یہ نہین فرمایا کہ وہ لاٹھیان اور رسیان
سانپ بنگئین تہین اور اس سے معلوم ہوا کہ جادوگر نے ایک شی سے دوسری شے نہین بنائی بلکہ آدمیون کی آنکھین دوسری شے معلوم
ہوتی ہو اور جسوقت وہ لاٹھیان اور رسیان حرکت مین آئین تو خدا تعالی نے حضرت موسی کو وحی کی کہ عصا کو زمین پر ڈالدو چنانچہ
خدا تعالی فرماتا ہو کہ وَأَوْحَيْنَا إِلَى مُوسَى أَنْ أَلْقِ عَصَاكَ اور وحی کی ہمنے طرف موسی کی یہ کہ ڈالدو تو عصا اپنے کو زمین پر

موسیٰ نے وہ عصا زمین پر ڈالدیا اسیوقت وہ ایک اژدہا عظیم بنگیا اور چار ہاتھ اور پاؤن اور ایک دم اسکے ہوگئی اور جو چیز اسکے آگے آتی تھی اسکو
وہ کہا جاتا تھا اور جس چیز پر وہ چلتا تھا اُسکو ریزہ ریزہ کردیتا تھا اور مُنہ سے اسکے ایک آواز ہیبت ناک نکلنے کی نکلتی تھی اور تل
نیزے کے بڑے بڑے بال اُسکے بدن پر تھے اور دہن اُسکا کشادگی مین بارہ گز تھا اور وہ عصا اژدہا بنکر جادوگرونکی لاٹھیون اور رسیونکی طرف
دوڑا اور اُنکا نوالہ کرگیا چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ **فَاِذَا ھِیَ تَلْقَفُ مَا یَاْفِکُوْنَ** پس اسوقت وہ نگلجاتا تھا اسچیز کو کہ جھوٹ
بناتے تھے وہ جادوگر کہ لاٹھیون اور رسیون کو چھوٹے سانپ بناکر دکھلاتے تھے کہتے ہین کہ وہ چالیس گٹھے لاٹھیون اور رسیونکے تھے
جنکو وہ اژدہا نگل گیا اور جب اُنکو نوالہ کرلیا تو پھر تماشا دیکھنے والون کیطرف منہ کیا سب آدمی بھاگ گئے اور کہتے ہین کہ بارہ ہزار آدمی
اُس انبوہ مین وقت بھاگنے کے ہلاک ہوئے اور فرعون بھی بھاگا اور زمین پر گرکر بیہوش ہوگیا اور اُسکو چار سو دست آئے
اور بعد اسکے حضرت موسیٰ نے اُس اژدہا کو اٹھالیا پھر وہ بدستور سابق عصا ہوگیا اور وہ لاٹھیان اور رسیان نیست و نابود ہوگئین
فرماتا ہے خدا کہ **فَوَقَعَ الْحَقُّ** پس ثابت ہوا امر حق اور ظاہر ہوگئی راستی موسیٰ کی **وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ** اور
باطل ہوئی وہ چیز کہ تھی وہ کرتے جادو کو اور موسیٰ کے مقابلہ کو **فَغُلِبُوْا** پس مغلوب ہوئے وہ جادوگر اور تمام فرعونی **هُنَالِكَ** اسجگہ
یعنی جسجگہ کہ موسیٰ غالب ہوا **وَانْقَلَبُوْا** اور پھر ہو وہ ہائے **صٰغِرِيْنَ** خوار اور ذلیل ہونیوالے ہوکر کہ جادو اُنکا باطل اور
بیکار ہوا اور یہ حال واقع ہوا اور جادوگرون نے یہ حال دیکھکر کہا کہ یہ جادو نہ تھا اگر جادو ہوتا تو ہمارے جادو پر غالب نہوتا اور جسوقت
جادوگرون نے جانا کہ یہ عمل موسیٰ کا جادو نہین ہے بلکہ معجزہ اور خلاف عادت ہے اور طاقت بشری سے خارج ہے تو سب ایمان لائے اور سجدہ
مین گرپڑے چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ **وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ** اور ڈالے گئے جادوگر سجدہ کرنیوالے ہوکر زمین پر ساجدین بھی
حال واقع ہوا ہے اور جسوقت وہ جادوگر سجدہ مین گئے تو **قَالُوْٓا** کہا اُنہون نے کہ **اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ** ایمان لائے ہم ساتھ
پروردگار عالمون کے **رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ** پروردگار موسیٰ اور ہارون کے چنانچہ خدا تعالیٰ نے اس آیت مین فرمایا ہے کہ ڈالے گئے جادوگر یعنی
امر حق کو جو اُنہون نے مشاہدہ کیا اور علامات عظمت خدا کو ملاحظہ کیا تو بے اختیار ہوکے سجدہ مین گرپڑے کہ مشاہدہ امر حق کا اُنکو سجدہ
مین ڈالنے والا تھا اور بعضے کہتے ہین کہ اسوقت موسیٰ اور ہارون نے جو سجدہ شکر کا کیا تو اُنکی پیروی سے وہ جادوگر بھی سجدہ مین گرپڑے اور
رب العالمین کے بعد جادوگرون نے رب موسیٰ و ہارون بھی کہا باوجودیکہ موسیٰ اور ہارون عالمین مین داخل ہین اسواسطے کہ وہم نہو کہ مراد
رب العالمین سے فرعون ہے اسکی دفع کیواسطے اُنہون نے رب موسیٰ و ہارون کہا اور کہتے ہین کہ اول سجادہ اور عافور اور خطط اور مصفی نے کہ یہ
جادوگرونکے سردار تھے سجدہ کیا اور ایمان لائے اور اُنکی پیروی سے باقی کے جادوگر ایمان لائے اور جسوقت وہ جادوگر سجدہ مین گرپڑے اور ایمان
لائے تو فرعون نے اُنکو ڈرایا اور دہشت سا دھمکایا چنانچہ خدا فرماتا ہے کہ **قَالَ فِرْعَوْنُ** کہا فرعون نے اُن جادوگرون سے از رو
انکار کہ **اٰمَنْتُمْ بِهٖ** ایمان لائے تم ساتھ اُس موسیٰ کے یا ساتھ خدا اُسکے **قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ** پہلے اس سے کہ اذن دون مین
واسطے تمہارے ایمان لانیکا **اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ** تحقیق کہ یہ البتہ مکر ہے اور تدبیر پوشیدہ ہے تمہاری کہ **مَكَرْتُمُوْهُ** مکر کیا ہے تمنے اور
پوشیدگی سے کیا ہے اسکو **فِي الْمَدِيْنَةِ** بیچ شہر مصر کے جو آنے سے پہلے یعنی تمنے موسیٰ کے ساتھ یہ حیلہ کیا ہے **لِتُخْرِجُوْا مِنْهَآ اَهْلَهَا**
تاکہ نکالدو تم اُس شہر سے لوگون اسکے کو کہ وہ قبطی ہین فرعونکی قوم کے آدمی اور یہ شہر اور سلطنت خالص تمہاری اور بنی اسرائیل کیواسطے ہوجاے
فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ پس قریب ہے کہ جانو گے تم سزا کو اسکی کہ جو میری طرف سے تمکو ہوگی اور وہ یہ ہے کہ **لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَ**
اَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ البتہ کاٹونگا مین ہاتھ تمہارے اور پاؤن تمہارے طرف مخالف سے یعنی دست راست اور پاے چپ یا دست چپ اور
پاے راست **ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ** پھر البتہ سولی دونگا مین تمکو سب کو تاکہ اور لوگونکو خوف ہو اور عبرت ہو اور کہتے ہین کہ کانا

پاؤنگا اور سولی دونگا فرعون سے شروع ہوا ہے اور پہلے اُس سے کسی نے یہ عمل نکیا تہا اور جسوقت فرعون نے اُن جادوگرونکو ڈرایا تو اُنہون نے
اُسکے کہنے کی کچہہ پروا نکی اور فرعون سے کہا کہ تو ہم کو کیا وہم کاتا ہے ہم مرنیسے ہرگز نہین ڈرتے بلکہ ہم مشتاق موت کے ہین کہ اپنے پروردگار کیطرف
رجوع کرین اور ثواب عظیم حاصل کرین چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ قَالُوْٓا کہا اُن جادوگرون نے کہ ہمکو تو مارڈالنے سے کیا ڈراتا ہے ہم خود مرنیکے
مشتاق ہین اسواسطے کہ بسبب موت کے اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا تحقیق ہم طرف پروردگار اپنے کے یعنی طرف ثواب عظیم اور درجات بلند کی
مُنْقَلِبُوْنَ پہرنیوالے ہین پس کسواسطے ہم موت کو بچاہین وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ اور نہین عذاب کرتا ہے تو اور نہین انکار کرتا ہے
تو ہمسے اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا مگر اسواسطے کہ ایمان لائے ہین ہم ساتہ نشانیون قدرت پروردگار اپنے کی اور ساتہ معجزون
لَمَّا جَآءَتْنَا جسوقت کہ آئے ہمارے پاس وہ معجزے اور دیکہا ہمنے اُن معجزونکو یعنی آنکہونسے موسیٰ کے ہاتہ پر اور بعد اسکے جادوگرون نے
منہہ اپنا فرعون کیطرف سے پہیر لیا اور اپنے پروردگار کیطرف متوجہ ہوکر یہہ دعا کی کہ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا اے پروردگار ہمارے گرا تو اوپر
ہمارے صبر کو اس بلا مین کہ ہم جزع اور فزع نکرین اور بلا ہمکو ہیجان نہو نہ پہیرے معنی افراغ کے بہانا کسیکا برتن مین ہین اور جیسے کہ پانی گرانے
برتن پاک ہوجاتا ہے ایسے ہی صبر کے گرنیسے پاکیزگی گناہونسے حاصل ہوتی ہے اور دعا کرتے ہین وہ جادوگر اپنے پروردگار سے کہ وَّتَوَفَّنَا
مُسْلِمِيْنَ اور موت دے تو ہمکو جسوقت کہ ہم اسلام لانیوالے ہون یعنی ہم کو حالت اسلام مین موت دیجے کیا خوب نصیب تہا اُن جادوگرون
کا کہ صبح کو تو ہم کافر تہے اور چاشت کیوقت کچہہ دن چڑہے سحر اپنا اُنہون نے لوگون کو دکہلایا اور فرعون کی عزت کی قسم کہا
اور ظہر کی نماز کیوقت اُنپر ایسا فضل خدا کا ہوا کہ وہ ایمان لائے اور عصر کی نماز کے وقت وہ شہید ہوئے کہ ہاتہ اور پاؤن اُنکے فرعون نے
کٹوا ڈالے اور بعد اسکے اُنکو سولی پر چڑہا دیا اور مغرب کی نماز کیوقت وہ بہشت عنبر سرشت مین سدہارے اور کہتے ہین کہ جسوقت جادوگر
ایمان لائے تہے اُسوقت چہہ لاکہ مرد بنی اسرائیل کے ایمان لائے تہے اور حضرت موسیٰ کے پیرو ہوئے تہے لیکن نہایت قلیل عرصہ مین چہہ لاکہ
مرد اولاد یعقوب مین کیونکر ہوگئے اسواسطے کہ حضرت موسیٰ اور یعقوب کے درمیان چار پشتون کا فاصلہ ہے اور حضرت یعقوب کا نام
اسرائیل ہے اور نسب حضرت موسیٰ کا یہہ ہے کہ موسیٰ بن عمران بن یصہر بن قاہث بن لاوی بن یعقوب مگر قدرت خدا سے کیا بعید ہے اور
جسوقت فرعون نے جادوگرونکو مرواڈالا اور موسیٰ اور ہارون کو بسبب خوف کے کچہہ نکہہ سکا تو اُسکی قوم کے رئیسون نے اُس سے کہا کہ تو نے
موسیٰ اور ہارون وغیرہ کو کسواسطے باقی رکہا ہے کہ یہہ تیری طرف سے لوگون کو برگشتہ کرینگے چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَقَالَ الْمَلَاُ
مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اور کہا اشراف نے قوم فرعون مین سے کہ اے فرعون اَتَذَرُ مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ کیا چہوڑتا ہے تو موسیٰ کو اور قوم
اُسکی کو لِيُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ تاکہ فساد کرین بیچ زمین کے کہ لوگون کو تیری طرف سے پہیرین وَيَذَرَكَ اور چہوڑدے وہ موسیٰ
تجہکو یعنی تیری پرستش کو وَاٰلِهَتَكَ اور معبودون تیرے کو کہ اُنکی سے وہ پرستش نکرے کہتے ہین کہ فرعون اپنی پرستش کراتا تہا اور
خود ستارونکی پرستش کرتا تہا اور اکثر مفسرین کا قول یہہ ہے کہ فرعون نے اپنی صورت کے بت بنا کر ہر ایک قوم کو دیدیے تہے اور اُنکو
کہدیا تہا تم اُنکی پرستش کرو تاکہ تم کو میری قربت حاصل ہو اور اسیواسطے وہ کہتا تہا کہ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى اور مین پروردگار تمہارا بڑا ہون
اور یہہ بت میری صورت کے ہین یہہ چہوٹے پروردگار تمہارے ہین اور کہتے ہین کہ فرعون کوتاہ قد اور دُبلا اور کنجا تہا اور دم جگہہ اُسکے کچہہ
بال تہے اور باوجود ان عیبون کی اپنے تئین خدا کہلاتا تہا اور جسوقت فرعون کی قوم کے رئیسون نے واسطے قتل کرنے موسیٰ اور
بنی اسرائیل کے فرعون سے کہا اور اسکو اس قتل پر رغبت دلائی تو فرعون کو موسیٰ سے خوف تہا اُنکے حق مین تو کچہہ نکہا لیکن بنی اسرائیل
کے حق مین کہا کہ اُنکے مردونکو مین قتل کرونگا اور عورتون کو اُنکی زندہ رکہونگا کہ وہ ہماری خدمت کیا کرین تاکہ لوگ خبر دار ہو جاوین کہ
ہمارا بڑا غلبہ ہے اور موسیٰ کی غلبہ کو اس ملک مین کچہہ اثر نہین ہے چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ قَالَ کہا اُس فرعون نے سَنُقَتِّلُ

ربع

أَبْنَاءَهُمْ قریب ہی کہ قتل کرین ہم بیٹون انکے کو وَنَسْتَحْيِي اور زندہ رکہین ہم واسطے خدمت اپنی کے نِسَاءَهُمْ عورتون انکیکو جیسے
کہ ہم پہلے کرتے ہی کہ بیٹون کو انکے مار ڈالتے تہے اور عورتون کو انکی زندہ رکہتے تہے اور اہل حجاز نے سنقتل کو بہ تخفیف تا پڑہا ہے اور کہا فرعون نے کہ ہم انکے
ساتہ بہی ایسا ہی کرینگے وَإِنَّا فَوْقَهُمْ قَاهِرُونَ اور تحقیق ہم اوپر انکے غالب ہین اور وہ سب مغلوب ہین اور جبوقت بنی اسرائیل نے اور موسیٰ
کی پیروی کرنیوالون نے سنا کہ فرعون کا ارادہ ہمارے قتل کرنیکا ہی تو وہ سب گہبرائے اور حضرت موسیٰ کے پاس جاکر فریاد اور استغاثہ کیا
حضرت موسیٰ نے انکی تسلی کیواسطے فرمایا کہ تم صبر کرو چنانچہ خداتعالی فرماتا ہی کہ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ کہا موسیٰ نے واسطے قوم اپنی کے
انکی تسلی کیواسطے کہ اسْتَعِينُوا بِاللَّهِ مدد چاہو تم ساتہ خدا کے وَاصْبِرُوا اور صبر کرو تم اس بلا پر کہ جو تمپر گذری ہے إِنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ
تحقیق کہ زمین خاص واسطے خدا کے ہے کہ خالق اور مالک اسکا وہ ہی يُورِثُهَا مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وارث کرتا ہے اس زمین کا جسکو چاہتا ہے
بندون اپنے مین سے وَالْعَاقِبَةُ اور انجام نیک کہ وہ ظفر ہے دنیا مین اور بہشت ہے آخرت مین لِلْمُتَّقِينَ واسطے پرہیزگارون کے ہی کہ جو خدا
سے ڈرتے ہین اور صبر کرو تم اے قوم میری تو خداتعالی تمکو مالک اور حاکم اس زمین کا کریگا اور حکومت فرعونیون کی چند روز کی ہی آخر کو تم ہی
مالک ہوگے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جو چیز کہ خاص واسطے خدا کے ہے وہ واسطے رسول اسکے کے ہی اور جو چیز کہ واسطے رسول کے
ہے وہ واسطے امام کے ہی بعد رسول کے اور جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ مجھکو اور میرے اہلبیت کو وارث کیا ہی خدا نے زمین کا اور ہم ہی
ہین اور کل زمین واسطے ہمارے ہے کہ خدا نے ہم کو اسکا وارث کیا ہی پس جو شخص کہ زندہ اور آباد کرے زمین کو مسلمانون مین سے پس چاہیے کہ ادا
کرے وہ خراج اسکا طرف امام کے میرے اہلبیت مین سے اور اسکے واسطے وہ ہی کہ جو کچہ اسنے اسمین سے کہایا ہی اور اگر چہوڑ دے وہ اس زمین کو کہ ویران
کردے بعد آباد کرنیکے اور اسکو اور کوئی شخص مسلمانون مین سے آباد اور زندہ کرے تو پس وہ شخص زیادہ حقدار ہے اس شخص سے کہ جسنے اس زمین کو زندہ کر
چہوڑ دیا تہا پس چاہیے کہ پہنچاوے وہ خراج اسکا طرف امام کی اہلبیت مین سے اور اسکے واسطے وہ ہے جو کچہ کہ اسنے اسمین سے کہایا ہے یہانتک کہ ظاہر ہو
قائم یعنی امام مہدی میرے اہلبیت مین سے تلوار لیکر کہ وہ تصرف اپنا اسمین کریگا اور ان لوگون کو اس زمین سے نکال دیگا اور جو زمین
کہ ہمارے شیعون کے پاس ہو انسے کچہ مقرر کرکے زمین کو انکے پاس چہوڑ دیگا اور بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ کے فرمانے پر اور تسلی دینے پر صبر کیا اور
بعد اسکے پہر انکی خدمت مین حاضر ہوکر شکایت کی چنانچہ خداتعالی فرماتا ہی کہ قَالُوا کہا ان بنی اسرائیل نے کمال درد اور بیقراری سے کہ
أُوذِينَا آزار دیے گئے ہین ہم فرعونیون کے ہاتہون سے بہت کہ تکلیفین بہت پائی ہین مِنْ قَبْلِ أَنْ تَأْتِيَنَا پہلے اس سے کہ آئے تو ہمارے
پاس یعنی پیغمبر ہوکر اے موسیٰ وَمِنْ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا اور پیچہے اسکے کہ آئے تو ہمارے پاس یعنی اے موسیٰ تیرے آنے سے پہلے ہمکو فرعونیون کے ہاتہون سے بہت آزار اور رنج اور
بہت تکلیفین پہنچی تہین اور جب تو ہمارے پاس آیا اور پیغمبر ہوا تیرے آنیکے بعد ہم ہی آزار پاتے ہین کہ پہلے سے ہمپر سختی اور دشوار تر مشقتین ہین پہلی کرتے ہین اور تیرے قتل کے درپے ہین جبوقت
حضرت موسیٰ نے بیقراری اور خوف بنی اسرائیل کا حد سے زیادہ دیکہا تو انکے اطمینان کے واسطے فرمایا کہ تم رنج مت کرو خداتعالی تمہارے دشمنون کو نیست و
نابود کردیگا اور تمکو انکے ملک کا مالک کریگا چنانچہ خداتعالی فرماتا ہی کہ قَالَ کہا موسیٰ نے بنی اسرائیل سے کہ تم کچہ رنج نکرو عَسَىٰ رَبُّكُمْ
قریب ہی کہ پروردگار تمہارا یعنی امید قوی ہین میں ہی رکہتا ہون أَنْ يُهْلِكَ عَدُوَّكُمْ یہ کہ ہلاک کرے وہ دشمن تمہارا یکو کہ وہ فرعون اور
اسکی قوم ہے اور بعضے کہتے ہین کہ عسی بمعنی وجب ہی یعنی واجب اور لازم ہی خدا پر کہ تمہارے دشمن کو ہلاک کرے وَيَسْتَخْلِفَكُمْ اور خلیفہ کرے
تمکو یعنی جانشین کرے تمکو خدا انکا بعد ہلاک ہونے انکے کے اور قائم مقام کرے انکا تمکو فِي الْأَرْضِ بیچ زمین کے کہ بعد انکے مصر کی زمین کے تم مالک
ہوجاؤ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ پس دیکہیگا خدا کہ کیونکر عمل کرتے ہو تم وقت حاصل ہونے دولت کے اور راحت کے کہ شکر کرتے ہو خدا کا یا ناشکری
کرتے ہو اور فرمانبرداری اسکی کرتے ہو یا نافرمانبرداری تاکہ موافق اسکے تمکو جزا دیوے اور اب خداتعالی مقدمات ہلاکت شروع کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہی
وَلَقَدْ أَخَذْنَا آلَ فِرْعَوْنَ اور البتہ تحقیق گرفتار کیا ہمنے لوگون فرعون کو یعنی متابعت کرنیوالون کو بِالسِّنِينَ ساتہ قحط کے اور

اگلی اور خشک سالی کی وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرَاتِ اور نقصان کی بعضے میوون کے سو کہ برسانا مینہہ کا بند کردیا اور سنت کی معنے مطلق سال کے لیکن ستعمال
اسکا قحط کی سال پر غالب ہوگیا ہے اور جمع اسکی سنون اور سنین ہے اور یہہ تنگی اوپر خدا تعالی نے اسواسطے کی لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ تاکہ وہ نصیحت
پکڑین اور سمجہین کہ یہہ خشک سالی بسبب کفر اور گناہون کی ہے اور اس سے توبہ کرین اور حکم خدا کی فرمانبرداری کرین لیکن ان لوگون نے اس
خشک سالی سے نصیحت نہ پکڑی بلکہ بیہودہ باتین کرنے لگے چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ فَإِذَا جَاءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ پس جسوقت کہ آتی ہے
انکے پاس بھلائی مثل ارزانی اور فراخی اور نعمت اور صحت اور امن کی تو وہ لوگ قَالُوا لَنَا هَٰذِهِ کہتے ہین وہ کہ واسطے ہمارے ہے یہہ بھلائی کہ
مستحق اسکے ہین اور خدا کیطرف سے اسکو نہین جانتے کہ شکر اسکا ادا کرین وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ اور اگر پہنچتی ہے انکو برائی مثل قحط اور مرض اور خوف
ہلاکی کی يَطَّيَّرُوا بِمُوسَىٰ وَمَن مَّعَهُ بدفالی کرتے ہین وہ ساتھ موسی کی اور ان لوگونکے کہ ہمراہ اسکے مومنین ہین اور کہتے ہین کہ یہہ بلائین انکی قدم کی
سبب سے ہین اور خدا کیطرف سے اسکو نہین جانتے ہین کہ توبہ کرین اور طیر کے معنی بدفالی کی ہین اور طیر سے وہ مشتق ہے جسوقت طائر شمال یعنی دست چپ سے
آتا تہا تو لوگ اسکو بد جانتے تہے اور دست راست سے آتا تہا تو اسکو نیک جانتے تہے اور شومی کی معنے مین استعمال اسکا بہت ہے اور خدا تعالی ان لوگون کو
رد مین فرماتا ہے کہ أَلَا إِنَّمَا طَائِرُهُمْ خبردار ہو سوائے اسکے نہین کہ فال انکی یعنی خبردار ہو کہ جو کچہہ موسی کیطرف سے منسوب کرتے ہین کہ بدفالی اسکے قدم
سے ہے ایسا نہین ہے سوائے اسکے نہین کہ فال انکی نیک ہو یا بد ہو عِندَ اللَّهِ نزدیک اللہ کے ہے کہ موافق اسکے حکم اور مشیت کے ہے انکے اعمال کی
شامت سے اور بعضے اسکی تفسیر مین کہتے ہین کہ یہہ بدی جو انکو پہنچتی ہے پس یہہ ہے کہ جو وعدہ کیے گئے ہین عذاب کا نزدیک خدا کے اور بعضون نے طائرہم
کو طیرہم پڑہا ہے وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ اور لیکن اکثر انکے نہین جانتے ہین کہ جو مکروہات انکو پہنچتے ہین وہ انکے نفس کی شومی سے ہے اور بغیر خدا
کیطرف انکو منسوب کرتے ہین اور فرماتا ہے خدا کہ وَقَالُوا اور کہا ان فرعونیون نے کہ مَهْمَا تَأْتِنَا بِهِ جو کچہہ تو لاویگا ہمارے پاس اے موسی مِنْ
آيَةٍ نشانیون سے جسکو کہ تو معجزہ کہتا ہے لِّتَسْحَرَنَا بِهَا تاکہ جادو کرے تو ہم کو ساتہہ اس نشانی کی کہ جسکو تو نشانی قدرت خدا کی اور معجزہ کہتا ہے
فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ پس نہین ہین ہم واسطے تیرے ایمان لانیوالے یعنی جو معجزہ کہ تیرے پاس ہے وہ الا وہم کو کہلا لیکن تصدیق تیری ہم
ہرگز نہین کرینگے اور ایمان تجہہ پر نہ لاوینگے اور مہما کی اصل ماشرطیہ ہے اور ما دوسرا اسپر زیادہ کیا گیا ہے واسطے تاکید کے اور بعد ازان الف کو ہا سے بدل لیا ہے تاکہ
تکرار ما کا لازم نہ آئے اور ما اور مہما مین فرق یہہ ہے کہ مہما تو خاص واسطے شرط کے آتا ہے اور ما استفہام کے لیے بھی آتا ہے اور الذی کے معنے مین بھی اور شرط کے
معنے مین بھی اور یہان مہما بھی اسی شے ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اصل اسکی مہ ہے اور ما اسکے اوپر زیادہ کردیا ہے اور بہ کی ضمیر مہما کیطرف پہرتی ہے اور
یہان اسکا ہوا اور جسوقت عناد فرعونیون کا حد سے گذر گیا تو خدا تعالی نے طرح طرح کی بلائین نازل کین چنانچہ فرماتا ہے کہ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوفَانَ
پس بہیجا ہمنے اوپر انکے طوفان کو اور یہان مراد طوفان سے وہ چیز ہے کہ طواف کرے اور گرد پہرے انکے مکانون کا اور کہیتونکو اور انکے اوپر بہر جائے مثل باران
اور سیل کے کہ جس سے انکے مکان منہدم ہوگئے تہے اور کہیتیان انکی ڈوب گئین اور بعضے کہتے ہین کہ مراد اس سے چیچک ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد اس سے وبا
آدمیون اور مویشی کی اور فرماتا ہے خدا کہ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ اور بہیجا ہمنے اوپر انکے ٹڈیون کو اور جونتیون کو یا ٹڈیون کے بچونکو یا پسو کی ٹڈیون کو
یا سسری کو کہ جو جانور گندم کا ہوتا ہے خیال کرتے ہین یا جوئین یا مینڈکونکو اور بعضون نے قمل کو تخفیف میم پڑہا ہے جن کے معنے مین اور قمل مشدد کے
معنی مین اختلاف بہت ہے اسواسطے یہہ چند معانی اسکے لکہے گئے ہین اور خدا تعالی نے جو یہہ جانور انپر بہیجے تو وہ بہت تنگ ہوئے کہ جسوقت ان جانورون
کی کثرت ہوتی تو وہ انکے جامہ خواب مین پڑتے تہے اور انکے کہانے مین پڑتے تہے اور فرماتا ہے خدا کہ وَالدَّمَ اور بہیجا ہمنے اوپر انکے خون کو کہ جو پانی
پیتے تہے وہ خون ہوجاتا تہا آيَاتٍ مُّفَصَّلَاتٍ نشانیان ہین ظاہر کہ نکلی جدا جدا قدرت خدا کی کسی عاقل پر پوشیدہ نہین اور بلائین اور
عذاب سے ان لوگون کو پیر انکی امتحان کیواسطے اور آیات اور مفصلات حال واقع ہوے ہین فَاسْتَكْبَرُوا پس تکبر کیا ان لوگون نے ایمان لانے اور فرمانبرداری
خدا سے وَكَانُوا قَوْمًا مُّجْرِمِينَ اور تہی وہ قوم گنہگار نہایت کی وجہ سے کہ باوجود مشاہدہ ایسے بلاؤنکے اپنے کفر کو نہ چہوڑتے تہے اور حضرت امام محمد

باقر اور جعفر صادق علیہما السلام سے روایت ہے کہ جس وقت جادوگر سجدہ میں گرے اور لوگ ایمان لائے اور فرعونی آدمی مغلوب ہو کر پھر گئے تو ہامان نے
فرعون سے کہا کہ بہت آدمی موسیٰ پر ایمان لائے ہیں پس دیکھو جو کوئی کہ اُنکے دین میں داخل ہوا ہو اُسکو قید کر فرعون نے یہ سنکر دریافت کیا اور جو کوئی
کہ بنی اسرائیل وغیرہ میں سے موسیٰ پر ایمان لایا تھا اُسکو قید کیا حضرت موسیٰ فرعون کے پاس گئے اور فرمایا اُس سے کہ تو بنی اسرائیل کو چھوڑ دے اُسنے حضرت
موسیٰ کا کہنا نہ مانا خدا تعالیٰ نے اُس سال میں فرعونیوں پر طوفان بھیجا کہ اُس طوفان نے اُنکے مکان گرا دیے یہانتک کہ وہ شہر سے نکلکر جنگل کو چلے گئے
اور وہاں جاکر خیموں میں رہے اور جب یہ حال اُنکا ہوا تو فرعون نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ تو اپنے پروردگار سے دعا کر کہ یہ طوفان ہم سے دور ہو جاوے تاکہ
بنی اسرائیل کو اور تیرے ہمراہیوں کو میں چھوڑ دوں حضرت موسیٰ نے دعا کی طوفان دفع ہو گیا اور فرعون نے ارادہ کیا کہ بنی اسرائیل کو چھوڑ دوں ہامان نے فرعون سے کہا
کہ اگر تو بنی اسرائیل کو چھوڑ دیگا تو موسیٰ تجھپر غالب ہو جاویگا اور تیرے ملک اور بادشاہی کو نیست و نابود کر دیگا فرعون نے یہ سنکر بنی اسرائیل کو نہ چھوڑا دوسرے سال میں خدا تعالیٰ نے
ٹڈیوں کا لشکر بھیجا اور وہ اُنکے تمام درختوں اور کھیتوں کو کھا گئیں اور یہانتک اُنکی کثرت ہوئی کہ فرعونیوں کے بالوں اور ڈاڑھیوں میں پڑ گئیں فرعون نے حضرت موسیٰ کے پاس
جاکر بہت عاجزی کی اور کہا کہ اے موسیٰ تو اپنے پروردگار سے دعا کر کہ ان ٹڈیوں کو دفع کرے تاکہ میں بنی اسرائیل کو اور تیرے ہمراہیوں کو رہائی دوں حضرت موسیٰ نے دعا کی
خدا تعالیٰ نے ٹڈیوں کے لشکر کو دفع کیا لیکن ہامان نے بنی اسرائیل کو چھوڑنے نہ دیا تیسرے سال خدا تعالیٰ نے اُنپر بے پر کی ٹڈیوں کو بھیجا کہ وہ اُنکی زراعت کو چاٹ گئیں اور
فرعونیوں کے جسم میں پڑیں اور یہ حال ہوا کہ جو روٹی کہ پکاتے وہ اُنکو کھا جاتیں اور پانی میں گرتی تھیں اور اُنکے بدن اور کپڑوں میں پڑ گئیں فرعون نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ اگر
تو اُنکو ہم سے باز رکھیگا تو میں بنی اسرائیل سے باز رہونگا اور اُنکو چھوڑ دونگا موسیٰ نے دعا کی خدا تعالیٰ نے اُنکو دفع کیا اور یہ جانور اول اُسی زمانہ میں خدا
نے پیدا کئے تھے لیکن فرعون نے بنی اسرائیل کو پھر بھی نہ چھوڑا اور اسکے خدا تعالیٰ نے اُنپر مینڈکوں کو بھیجا کہ وہ اُنکی کھانے میں گرتے تھے اور کہتے ہیں کہ اُنکی
مقعد اور کان اور ناک میں سے نکلتے تھے اُس وقت فرعون نے بہت عاجزی اور زاری کی اور حضرت موسیٰ سے جاکر کہا کہ تو اپنے پروردگار سے دعا کر کہ اُنکو
دفع کرے ہم بنی اسرائیل کو چھوڑ دینگے اور تجھپر ایمان لاوینگے حضرت موسیٰ نے دعا کی خدا تعالیٰ نے اُنکو دفع کیا اور اُن لوگوں نے بنی اسرائیل کے چھوڑنے اور
ایمان لانے سے انکار کیا خدا تعالیٰ نے رود نیل کے پانی کو جو کہ مصر کے نیچے جاری ہے خون کر دیا قبطی فرعون کے آدمی تو اُسکو خون دیکھتے تھے اور سبطی قوم
کے آدمی اُسکو پانی دیکھتے تھے اور لوگ مصر کے اُسی نہر سے پانی پیا کرتے تھے اگر کوئی قبطی اُس میں سے اُس وقت پانی پیتا تو وہ خون ہو جاتا تھا اور بنی اسرائیل
میں سے کوئی اُسکو اگر پیتا تو وہ پانی ہوتا تھا اور قبطی اسرائیلی سے کہتا کہ تو اپنے منہ میں پانی لیکر میرے منہ میں ڈالدے وہ اسرائیلی اپنے منہ میں پانی لیکر
قبطی کے منہ میں کلی کرتا تو وہ پانی اُس قبطی کے دہن میں جاکر خون ہو جاتا تھا جب بہت تنگ ہوئے تو حضرت موسیٰ سے جاکر کہا اگر یہ خون ہم سے دفع
ہو جاویگا تو ہم بنی اسرائیل کو چھوڑ دینگے اُس وقت خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی دعا سے خون کو دور کر دیا تو اُن لوگوں نے بنی اسرائیل کو نہ چھوڑا خدا تعالیٰ
نے اُنپر رجز کو یعنی برف سرخ کو بھیجا کہ پہلے اُس سے پیشتر کبھی اِس قسم کو نہیں دیکھا تھا اُس میں بہت آدمی اُنکے مر گئے اور اُس وقت اُنہوں نے بہت
زاری کی اور تنگ ہوئے چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ اور جس وقت واقع ہوا اوپر اُنکے عذاب [illegible]
اور حضرت صادق کی روایت میں آیا ہے کہ وہ برف سرخ ہے لیکن استعمال اُسکا عذاب کے معنی میں ہے فرماتا ہے خدا کہ اور جس وقت واقع ہوا اوپر اُنکے کوئی عذاب
اُن عذابوں مذکورہ میں سے تو قَالُوا کہا اُنہوں نے نہایت عاجزی اور زاری سے کہ يَا مُوسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ اے موسیٰ دعا کر تو واسطے ہمارے
پروردگار اپنے سے بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ساتھ اُس چیز کے کہ عہد کیا ہے نزدیک تیرے پروردگار تیرے نے کہ جس وقت تو دعا کریگا تو میں قبول کرونگا اور یہ کہ عہد
کیا ہے کہ اگر وہ لوگ قبول کریں اور ایمان لاویں تو میں عذاب کو اُنسے رفع کروں پس تو واسطے ہمارے دعا کر کہ وہ عذاب کو ہم سے دفع کرے لَئِنْ كَشَفْتَ
عَنَّا الرِّجْزَ البتہ اگر دور کریگا تو ہم سے عذاب کو لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ البتہ ایمان لاوینگے ہم واسطے تیرے کہ تجھکو پیغمبر حق جانینگے اور تیری نبوت کا اقرار
کرینگے وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِي إِسْرَائِيلَ اور البتہ بھیجینگے ہم ہمراہ تیرے بنی اسرائیل کو جہاں چاہے تو اُنکو لیجا خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ
الرِّجْزَ پس جس وقت دور کیا ہم نے اُنسے عذاب بسبب موسیٰ کی دعا کے إِلَى أَجَلٍ ایک مدت تک کہ هُمْ بَالِغُوهُ کہ وہ پہنچنے والے اُسکے تھے یعنی اُنکے غرق ہونے

تب تو اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ناگاہ وہ توڑتے تھے عہد کو اور کہتے ہین کہ جسوقت کہ حضرت موسیٰ جادوگرون پر غالب ہوئے تھے تب تک فرعون کو اور اسکی
قوم کو سمجہایا اور انکو ایمان لانے مین کوشش کی اور دین حق کیطرف انکو بلایا لیکن کوئی انمین سے ایمان نہ لایا جب ایسا حال ہوا تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے
کہ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ پس ارادہ کیا انتقام کا ہمنے انسے اور بدلا لینا چاہا کہ بدترین عذاب انکو پہنچاوین فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِی الْیَمِّ پس ڈبو دیا ہمنے انکو
بیچ دریا کی بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بسبب اسکے کہ تحقیق انہون نے جہٹلایا اور تکذیب کی بِاٰیٰتِنَا ساتھ نشانیون قدرت ہماری کے کہ وہ معجزے ہمارے
پیغمبر کے تھے وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِیْنَ ۝ اور تھے وہ انسے غفلت کرنیوالے کہ انمین تامل اور فکر نہین کرتے تھے اور کہتے ہین کہ جسوقت خدا تعالیٰ نے موسیٰ
کی دعا سے رجز کو انسے دور کر دیا تو بنی اسرائیل کو انہون نے چھوڑ دیا لیکن ایمان نہ لائے اور جسوقت بنی اسرائیل کو چھوڑ دیا تو وہ حضرت موسیٰ کے پاس جا کر جمع
ہوئے اور حضرت موسیٰ انکو ہمراہ لیکر مصر سے باہر نکل گئے اور ہر کوئی کہ فرعون کے خوف سے بھاگ کر چلا گیا تھا وہ بہی موسیٰ کے پاس پہنچا اور فرعون کو انکے مصر سے
چلے جانیکی خبر ہوئی ہامان نے فرعون سے کہا کہ مین نے تجہکو کہا تھا کہ بنی اسرائیل کو مت چھوڑ اور اب موسیٰ کے پاس جمع ہوئے ہین فرعون اس خبر کو سنکر
گھبرایا اور شہرون سے آدمی طلب کرکے موسیٰ کی طلب مین شہر سے باہر نکلا اور دریا بہی بنی اسرائیل کے واسطے شق ہو گیا وہ تو پار اتر گئے اور فرعون کے لوگ
مع فرعون کے غرق ہو گئے اور مفصل انکے غرق ہونیکی کیفیت انشاء اللہ تعالیٰ سورۂ شعراء مین آئیگی اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ فرعونیون کو ہمنے ڈبو دیا وَ
اَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِیْنَ كَانُوْا یُسْتَضْعَفُوْنَ اور وارث کیا ہمنے اس قوم کو جو کہ تھے وہ کہ ناتوان شمار کئے جاتے تھے فرعونیون کے نزدیک اور انکے
ہاتھ مین وہ ویرانہ ہو رہے تھے ایسے بیچارون اور عاجزون کو ہمنے بعد غرق ہونے فرعونیون کے ان فرعونیون کا جو کہ بڑے زبردست تھے وارث کیا مَشَارِقَ
الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا مشرقون زمین کا اور مغربون اس زمین کا الَّتِیْ بٰرَكْنَا فِیْهَا وہ زمین کہ برکت دی تھی ہمنے بیچ اسکے بسبب ارزانی کے
یا بسبب کثرت گاہ ہونے انبیاء کے کہ وہ زمین شام اور مصر کی تھی وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰی اور تمام ہوئی بات پروردگار تیرے کی نیک اور اچھی
عَلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اوپر بنی اسرائیل کے کہ جو ہمنے انسے وعدہ کیا تھا اسکو وفا کیا بِمَا صَبَرُوْا بسبب اسکے کہ صبر کیا تھا انہون نے کڑوی باتون اور
بلیات پر وَدَمَّرْنَا اور ہلاک کیا ہمنے یعنی خراب کیا ہمنے مَا كَانَ یَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ اس چیز کو کہ بناتا تھا فرعون اور قوم اسکی کہ بڑے بڑے محل
اور بالاخانے اور قلعہ وغیرہ جو تیار کرتے تھے تو سب کو ہمنے ویران کیا وَمَا كَانُوْا یَعْرِشُوْنَ ۝ اور اس چیز کو کہ تھے وہ بلند کرتے انگوری بیلون کو ٹٹیون پر اور کہتے ہین
اور بلند کرتے تھے وہ عمارتون کو انکو سب کو ویران اور تباہ کیا ہمنے کہ انکے بنانیوالے اور مالک اور انمین بیٹھنے والے اور دربار کرنیوالے ایکدم مین فنا ہو گئے
دنیا کی زندگی کا نہین جیسا اعتبار ایسے ہی جاہ و مال مین دنیا کے جسکا پتہ کوئی دیکھتا یہان پہرا ہوا اور بعد مین دیکھے۔ یہ جاہ اور مال کسی کا نہین ہین
پس فرعونیون کا حال عبرت ہے کہ وہ کیسے مغرور تھے اور کیسے مالدار جب انپر عذاب الہی ناگہان آیا جاہ و مال نے نہ بچایا انکو
اور فرماتا ہے خدا کہ وَجٰوَزْنَا بِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ الْبَحْرَ اور گذرا اور پار اتارا ہمنے بنی اسرائیل کو دریا سے سلامت اور بے غرق فَاَتَوْا عَلٰی قَوْمٍ پس
وہ آ پہنچے ایک قوم پر کہ ملک شام مین تھی اور دیکہا انکو بنی اسرائیل نے کہ یَّعْكُفُوْنَ عَلٰٓی اَصْنَامٍ لَّهُمْ قیام کرتے تھے وہ اوپر پرستش بتون کی
کے واسطے انکے جو کہتے ہین کہ وہ بت بصورت گاؤ تھے اور جسوقت بنی اسرائیل نے ان لوگون کو ان بتون کی پرستش کرتے ہوئے دیکہا تو قَالُوْا کہا انہون نے
حضرت موسیٰ کو کہ یٰمُوْسَی اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا اے موسیٰ مقرر کر دے تو واسطے ہمارے ایک معبود کو ایک تصویر بنا کہ ہم بہی پرستش کیا کرین كَمَا لَهُمْ
اٰلِهَةٌ جیسے کہ واسطے ان لوگون کے معبود ہین اور وہ انکی پرستش کرتے ہین قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ کہا موسیٰ نے کہ تحقیق تم وہ قوم ہو کہ
جہالت کرتے ہو کہ خدا کے غیر کی عبادت کرنی چاہتے ہو اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ تحقیق یہ لوگ بت پرست جو ہین کہ مُتَبَّرٌ ہلاک اور شکست کیگئی ہے
مَّا هُمْ فِیْهِ وہ چیز کہ وہ لوگ بیچ اسکے ہین وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ اور باطل ہے وہ چیز کہ ہین وہ عمل کرتے یعنی دین انکا کہ وہ عبادت
بتون کی ہے عنقریب خدا تعالیٰ انکو درہم اور برہم کریگا اور ان بتون کو انکی ہمارے ہاتہون سے پارہ پارہ کر دیا جائیگا اور حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کو
سمجہایا کہ کیا مجہسے یہ ہو سکتا ہے کہ سوائے خدا پاک کے تمہارے واسطے کوئی معبود مقرر کرون کہ تم اسکی پرستش کیا کرو چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے

الربع

قَالَ کہا موسیٰ نے اَغَیْرَ اللّٰہِ اَبْغِیْکُمْ اِلٰھًا کیا سوا خدا کے طلب کرون مین تمہارے لیے معبود کو وَّھُوَ فَضَّلَکُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ اور حال یہ ہے
کہ اس خدا نے بزرگی دی ہے تمکو اوپر عالم کے لوگون کے جو کہ اس زمانہ میں ہین کس طرح طرح کی نعمتین تمکو عطا کین اور دو پیغمبر تم مین بھیجے ہین یعنی موسیٰ اور انکے بہائی
ہارون اور فرعونیون سے تمکو نجات دی اور انکے مال اور شہر تمہارے تصرف مین کیے اور سوا اسکے کثرت سے تمپر احسان کیے ہین اور باوجود اسکے پہر چاہتے ہو تم کہ
اسکو چہوڑکر اسکے غیر کی پرستش کرو اور اب خدا تعالیٰ خطاب کرتا ہے کہ ان بنی اسرائیل کیطرف جو کہ ہمارے پیغمبر صلعم کے زمانہ مین تہے اور اپنی نعمتین اور
احسان یاد دلاتا ہے جو کچھ کہ انکے باپ دادا پر کیے ہین اور انکے باپ پر احسان کرنا گویا کہ انپر احسان کرنا ہے اسواسطے خدا تعالیٰ انکی طرف خطاب کرکے
فرماتا ہے کہ وَاِذْ اَنْجَیْنٰکُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ اور یاد کرو تم اے بنی اسرائیل جسوقت کہ نجات دی ہم نے تمکو لوگون فرعون کے سے کہ وہ دیتے تھے تمکو
سُوْٓءَ الْعَذَابِ پہنچاتے تھے تمکو بڑا عذاب اور وہ عذاب یہ تہا کہ یُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَکُمْ وَیَسْتَحْیُوْنَ نِسَآءَکُمْ قتل کرتے تہے وہ بیٹون تمہارے کو
زندہ رکہتے تہے وہ عورتون تمہاری کو کہ بیٹون کو قتل کر ڈالنے سے تمہاری نسل منقطع ہوجاوے اور عورتون کو اسلیے زندہ رکھتے تہے سو مقصود انکا یہ تہا کہ انسے اپنی خدمت
کروائین وَفِیْ ذٰلِکُمْ اور بیچ اسکے یعنی تمہارے مارڈالنے مین بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ عَظِیْمٌ آزمائش ہے پروردگار تمہارے کیطرف سے بڑی
اور بیان کیا ہے کہ تمہارے عذاب مین بلا اور محنت تہی بڑی اور کہتے ہین کہ حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل سے وعدہ کیا تہا کہ بعد ہلاک ہونے فرعونیون کے تمہارے
واسطے ایک کتاب کو مین لاونگا کہ جسمین سب احکام مذکور ہون پس جسوقت فرعونیون کے ہاتھ سے نجات پائی تو وہ کتاب انہون نے حضرت موسیٰ سے طلب کی
حضرت موسیٰ نے خدا تعالیٰ سے اس کتاب کی درخواست کی کہ اس کتاب کو بہیج پس حضرت موسیٰ کو خدا کا حکم ہوا کہ تیس روزے رکہو اور بعد اسکے
کوہ طور پر حاضر ہو کہ تجہسے باتین کرون حضرت موسیٰ نے تمام ماہ ذیقعدہ مین تیس روزے رکہے اور کوہ طور کو روانہ ہوے اگلے سے روزہ وار اور بسبب روزہ کے
جو منہ مین انکے بو آتی تہی اسواسطے مسواک کی کہ خدا تعالیٰ سے کلام کرنا ہوگا فرشتون نے کہا کہ اے موسیٰ ہم تمہارے منہ سے مشک کی خوشبو سونگہتے تہے اب
تو نے مسواک کرکے اسکو دور کردیا اور بیان اسواسطے ان فرشتون نے کہا کہ روزہ دار کے منہ کی بو خدا تعالیٰ کے نزدیک مشک سے بہتر ہے جب موسیٰ نے
مسواک کی تو خدا تعالیٰ کا حکم ہوا کہ دس روزے اور رکہو اور پہلا وہ مہینا ذیحجہ کا تہا جسمین توریت نازل ہوئی تہی اس قصہ کو خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے اور
فرماتا ہے کہ وَوٰعَدْنَا مُوْسٰی ثَلٰثِیْنَ لَیْلَةً اور وعدہ دیا ہمنے موسیٰ کو تیس رات کا واسطے کتاب دینے کے اور بیان حساب ماہ قمری کا جو
چاند کے دیکہنے پر ہے اور دیکہا جاتا ہے وہ رات کو اسواسطے خدا تعالیٰ نے تیس راتین بیان کین اور مراد اس سے تیس رات اور دن ہین اور
بعد تیس شب کے خدا تعالیٰ نے دس دن زیادہ کیے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَّاَتْمَمْنٰھَا اور تمام کیا ہمنے ان تیس کو بِعَشْرٍ ساتھ دس روز کے
فَتَمَّ مِیْقَاتُ رَبِّهٖٓ پس تمام ہوا وقت پروردگار اسکے کا جو مقرر کیا تہا اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً چالیس راتین اور میقات اسوقت کو کہتے
ہین کہ جو واسطے عمل کے مقرر ہوتا ہے وَقَالَ مُوْسٰی لِاَخِیْهِ ھٰرُوْنَ اور کہا موسیٰ نے واسطے بہائی اپنے ہارون کے جسوقت کہ واسطے
لینے کتاب کے کوہ طور پر چلے کہ اخْلُفْنِیْ فِیْ قَوْمِیْ خلیفہ ہو تو میرا بیچ قوم میری کے وَاَصْلِحْ اور درست کر تو ہر کام کو انکے دین کے معاملہ
مین وَلَا تَتَّبِعْ سَبِیْلَ الْمُفْسِدِیْنَ اور مت پیروی کر تو طریقہ فساد کرنیوالوں کی جسوقت کہ وہ تجہکو طرف فساد کی بلاوین اور رجوع کرنا چاہے
کہ حضرت موسیٰ چالیس روز کیواسطے کوہ طور پر چلے تہے ان تہوڑے دنون کیواسطے بہی ہارون کو اپنا خلیفہ کیا سو بلا کون عاقل باور کریگا کہ پیغمبر
آخر الزمان دنیا سے چلے جاوین اور بدون خلیفہ کیے ہوے اپنی امت کو چہوڑ جاوین ہرگز عقل سے بہرہ نہیں رکہتے ہین وہ لوگ کہ جو کہتے ہین کہ حضرت بدون خلیفہ
کیے ہوے دنیا سے رحلت کر گئے اور حضرت کہتے ہین کہ حضرت موسیٰ واسطے لینے توریت کے مع ستر برگزیدگان بنی اسرائیل کوہ طور پر گئے اسوقت
ہین کہ جو وقت خدا تعالیٰ نے واسطے جانیکے مقرر کردیا تہا اور وہان پہنچکر موسیٰ نے خدا تعالیٰ سے کلام کیا بدون واسطے غیر کے جیسے کہ خدا فرشتون سے
کلام کرتا ہے کہتے ہین کہ درخت مین آواز پیدا کردی تہی وہانسے آواز آتی تہی اور بعضے کہتے ہین کہ ابر مین سے آواز آتی تہی اسمین آواز پیدا
کردی تہی اور یہ ستر آدمی جو ہمراہ گئے تہے یہ حجاب کے باہر کہڑے ہوے آواز کو سنتے تہے بعد سننے آواز کے ان لوگون نے کہا کہ اے موسیٰ ہمنے

ع ۱۶ ۱۲

کچھ سُنا ہے لیکن ہم نہیں جانتے کہ وہ کلام خدا کا تھا یا کسی غیر کا ہم کو یقین نہ آئیگا جبتک کہ ہم خدا کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھیں ہر چند حضرت موسیٰ نے عذر کیا اور
کہا کہ خدا تعالیٰ قابل دیکھنے کے نہیں ہے اسکا دیکھنا محال ہے لیکن ان لوگوں نے قبول نکیا اور کہا کہ تو خدا تعالیٰ سے سوال کر دیکھنے کا اور دیکھلو کہ کیا
جواب آتا ہے موسیٰ نے اُنکی بابت سوال کیا دیکھنے کا کہ اے خدا تو اپنے تئین مجھکو دکھلا دے اور اس قصہ کو خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَ
لَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا اور جسوقت آیا موسیٰ واسطے مقرر کئے ہوئے ہمارے یعنی جو وقت کہ ہمنے واسطے آنیکے مقرر کیا تھا اُسوقت آیا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ
اور کلام کیا اُس سے پروردگار اُسکے نے یعنی خدا تعالیٰ نے درخت میں آواز پیدا کر کے کلام اپنا سُنایا اور تبیان میں لکھا ہے کہ جسوقت خدا تعالیٰ نے چاہا کہ موسیٰ
سے کلام کرے حکم کیا کہ گرد کوہ کے سات فرسخ تک تاریکی ہو جاوے اور جسوقت موسیٰ نے قدم بیچ تاریکی میں رکھا تو دو فرشتہ کہ آدمی کے پاس تھے اُن سے بعید
دور ہو گئے اور آسمان اُنکو دکھلایا تو ملائکہ کو اُنہوں نے دیکھا ہوا میں کھڑے ہوئے کہ عرش اعظم اُنپر ظاہر ہو گیا اور بعد اُسکے خدا تعالیٰ نے موسیٰ سے کلام کیا
کہتے ہیں کہ چوبیس ہزار کلمے سنا ہے اور ایک روایت میں چورانوے ہزار لکھے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ ایک لاکھ کلمہ سنا ہے اور کہتے ہیں کہ جسوقت حضرت موسیٰ مناجات
سے فارغ ہوئے تو وہ ستر آدمی کہ ہمراہ تھے اور حجاب کے باہر کھڑے تھے اُنہوں نے کہا کہ اے موسیٰ تو نے کچھ سنا ہے لیکن نہیں معلوم کہ کلام خدا کا تھا یا کسی اور کا
ہم ہرگز یقین نہیں کرینگے خدا کا جبتک کہ اسکو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھیں ہر چند حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ دیکھنا خدا کا محال ہے ہرگز اسکو دیکھ نہیں سکتے ہیں لیکن
اُن لوگوں نے قبول نکیا اور کہا کہ تو دیکھنے کا سوال کر دیکھیں تو کیا جواب آتا ہے حضرت موسیٰ نے زبانی اپنی قوم کے قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ کہا کہ اے
پروردگار میرے دکھلا تو مجھکو اپنے تئین کہ اَنْظُرْ اِلَيْكَ نظر کروں میں طرف تیری قَالَ کہا خدا نے موسیٰ کو جواب میں کہ لَنْ تَرٰىنِيْ ہرگز
دیکھیگا تو مجھکو وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ اور لیکن نظر کر تو طرف پہاڑ کے فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ پس اگر ٹھہرا رہے وہ پہاڑ جگہ اپنی پر
جسوقت کہ تجلی کروں میں اسپر اور نور میرا اسپر پڑے فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ پس قریب ہے کہ دیکھیگا تو مجھکو اور اگر پہاڑ کہ وہ قدرت اور قوت نہو تو مجھکو نہ دیکھ
سکیگا تو فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ پس جسوقت کہ تجلی کی پروردگار اُسکے نے یعنی ظاہر کیا نور اپنی عظمت کا اور یا نور عرش کہ مقدار ناکے سوئی کے روشن
ہو لِلْجَبَلِ واسطے اس پہاڑ کے جَعَلَهٗ دَكًّا کر دیا اُس پہاڑ کو ریزہ ریزہ وَخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا اور گر پڑا موسیٰ بیہوش ہو
ہول ریزہ ریزہ دیکھنے پہاڑ کے سے اور کہتے ہیں کہ وہ بیہوشی روز پنجشنبہ سے جمعہ کی شام تک تھی اور وہ ستر آدمی ہمراہی مر گئے فَلَمَّآ اَفَاقَ پس
جسوقت ہوش میں آیا موسیٰ تو قَالَ کہا اُسنے کہ سُبْحٰنَكَ پاک ہے تو اے پروردگار میرے ہر عیب اور نقصان سے اور آنکھ کے دیکھنے سے تُبْتُ اِلَيْكَ
توبہ کی میں نے طرف تیری ایسا سوال کرنے سے وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اور میں اول ایمان لانیوالوں عظمت اور جلال تیرے کا ہوں کہ تجھکو کوئی
نہیں دیکھ سکتا ہے تبیان میں لکھا ہے کہ نور الٰہی نے جسوقت پہاڑ پر تجلی کی تو وہ ریگ رواں ہو گیا اور قیامت تک زمین میں چلا جائیگا اور حضرت باقر
اور حضرت صادق علیہما السلام نے فرمایا ہے کہ جسوقت سوال کیا موسیٰ نے اپنے پروردگار سے دیکھنے کا تو فرمایا پروردگار نے کہ ہرگز نہ دیکھ سکیگا تو اور لیکن
نظر کر تو طرف پہاڑ کے اگر وہ اپنی جگہ ٹھہرا رہے تو پس قریب ہے کہ دیکھے تو مجھکو پس جسوقت موسیٰ پہاڑ پر چڑھے تو دروازہ آسمان کا کھولا گیا اور ملائکہ فوج
فوج نازل ہوئے اور ہاتھوں میں اُنکے ستون تھے اور سر پر اُنکے نور تھا وہ حضرت موسیٰ کے سامنے سے فوج فوج ہو کر گزرتے تھے اور کہتے تھے کہ اے پسر عمران کے
ثابت رہ تو کہ بڑا سخت سوال کیا ہے تو نے اور موسیٰ وہاں کھڑے ہوئے تھے یہانتک کہ تجلی کی پروردگار نے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گیا اور موسیٰ بیہوش
ہو کر گر پڑا اور جب ہوش میں آیا تو کہا کہ میں اول ایمان لانیوالوں میں سے ہوں اور دوسری روایت حضرت صادق علیہ السلام سے ہے کہ جسوقت موسیٰ نے
دیکھنے کا سوال کیا تو ایک موضع میں موسیٰ کے بیٹھنے کو خدا نے فرمایا اور پھر ملائکہ کو حکم کیا کہ فوج فوج موسیٰ کے سامنے سے گزرو مثل رعد اور برق اور کڑک اور
چمک کے پس جسوقت لشکر ملائکہ کے موسیٰ کے سامنے سے گزرے تو گوشت اُنکے شانوں کا کانپنے لگا اور سر کو اُٹھا کر اپنے پروردگار کا ایسے سوال کرتے تھے وہ کہتے تھے
کہ آنیوالا ہے نور اُسکا اور کہتے تھے کہ بڑا سوال کیا تو نے اے پسر عمران اور ایک روایت میں ہے کہ آگ نے موسیٰ کو احاطہ کر لیا تھا تا کہ ہول کھا کر نہ تجلی
دیکھنے سے پہاڑ کی بچا ہے اور موسیٰ بیہوش ہو کر گرا تو مر گیا اور جسوقت خدا تعالیٰ نے پھر اسمیں روح داخل کی تو ہوش میں آیا اور کہا کہ میں اول ایمان

لائیو ونہین ہی ہون اور وہب بن امیہ نے روایت کی ہی کہ جسوقت موسیٰ نے خدا کے دیکھنے کا سوال کیا ہی تو خدا تعالیٰ نے اُسوقت ایک ابر کو بہیجا کہ اُسمین
گرج اور بجلی تہی پس گرد اس پہاڑ کے وہ ابر چہا گیا اور ملائکہ کو آسمانونکے حکم کیا کہ تم جاؤ اور موسیٰ سی کہو کہ تونے بڑی جرات کی کہ جو ایسا سوال کیا ملائکہ
اُس پہاڑ پر پہنچے اور چار فرسخ تک اطراف اور جوانب سی اُس پہاڑ کو گہیر لیا پہلے فرشتے آسمان اول کی بصورت گاوان موسیٰ پر ظاہر ہوئی تسبیح پڑہتی
ہوئی اور مثل رعد کی کڑکتے ہوتی اور بعد اُسکے ملائکہ آسمان دوم کی ظاہر ہوئی شیر کی صورت مین ہیبت ناک وار سے مثل رعد کی تسبیح پڑہتے ہوئی موسیٰ
اُنکی صورتین دیکہکر لرزنے لگی اور ڈر ہی اور مارے خوف کی بال اُنکے بدن پر کہڑے ہوگئے موسیٰ نے عرض کی کہ خداوندا سوال کرنیسے مین نادم ہوا مجہکو
اپنے فضل اور کرم سی ان ہولون سی نجات بخش ملائکہ کی پیشوا نے کہا کہ اے موسیٰ جلدی جزع اور فزع کرینگا تو صبر کر تا کہ زیادہ اس سی تو دیکہی اور بعد
اُسکے تیسری آسمان کی فرشتے نازل ہوئی کرگسونکی صورتونمین مانند آواز رعد کی آواز کرتے ہوئی اور تسبیح پڑہتی ہوئی اور آگ کی شعلے اُنکے مونہونکی اندرسے
نکلتے تہی قریب تہا کہ پہاڑ اُنکی ہیبت اور دہشت سی پہٹ جاوین اور جدا جدا ہو جاوین اور بعد اُسکے چوتہی آسمان کی فرشتے نازل ہوئی کہ صورت اُنکی
کسی حیوان کی مشابہ تہی اور عجیب غریب اُنکی صورتین تہی برنگ آتش اور آواز اُنکی تسبیح کی تیسری آسمان کی فرشتونسے زیادہ تہی اور بعد اُسکے پانچوین
آسمان کی فرشتے نازل ہوئی اُس ہیبت سی کہ موسیٰ اُنپر نگاہ نکرسکے اور بدن پر اُنکی لرزہ پڑ گیا اور رونے لگا اُن فرشتون کی پیشوا نے کہا کہ اے موسیٰ تہم
اور صبر کر کہ اس سی زیادہ تو دیکہیگا کہ جسکے دیکہنے کی طاقت نہوگی تجہکو اور بعد اُسکے چہٹے آسمانکی فرشتے نازل ہوئی کہ ہاتہونمین ہر ایک کی ایک درخت آگ
کا تہا مانند درخت خرما کی اور لباس اُنکا آگ کا تہا اور ایک بڑی آواز سی وہ تسبیح خدا کرتے تہی اور تسبیح اُنکی یہ تہی کہ سبوح قدوس رب العزة ابدا لا یموت
موسیٰ نے بیطاقت ہوکر کہا کہ خداوندا پسر عمران کی خبر لے کہ مرنیکی قریب پہنچا ہو اگر یہانسے جانیکا ارادہ کرون تو جلجاؤن اور اگر یہان ہونگا تو مر جاؤنگا
چہٹے آسمان کی فرشتونکا پیشوا آیا کہ اے موسیٰ بے صبری مت کر کہ اس سی زیادہ عجیب دیکہیگا تو اور بعد اُسکے خدا تعالیٰ نے آسمان ہفتم کی فرشتونکو
کہا کہ حجاب کو پہاڑ دو اور تہوڑا سا نور عرش کی نور مین سی اُس پہاڑ پر چمکاؤ اور ظاہر کرو اُن فرشتون نے حجاب کو اُٹہایا اور جسقدر کہ حکم تہا نور عرش
مین سی اُس قوم پر چمکایا جسوقت پہاڑ پر وہ نور چمکا تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گیا اور جو پتہر اور درخت کہ اُسکے گرد تہا اُس نور کی عظمت سی مثل غبار کے
ہو گیا اور موسیٰ بیہوش ہوکر گر پڑے گویا کہ روح اُنکی بدن سی مفارقت کر گئی فرشتون نے آوازین تسبیح کی بلند کین خدا تعالیٰ نے اُس پتہر
کو کہ جسپر موسیٰ تہا بلند کر دیا کہ صاعقہ کی آگ سی جل نجاوے اور ایک آتش عظیم آسمان سی آئی اور اُن ستر آدمیون کو جو موسیٰ کی ہمراہ تہے جلا دیا
اور لطف و کرم خدا کا موسیٰ کی حال کی شامل تہا اور وہ ہوشمین آئے اور اس آیت سی اور روایت سی اور پہلی روایتین کہ اس روایت کی موافق
ہین اُن سب سی یہ ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا آنکہونسے دیکہنا محال ہی اور کیونکر محال نہو کہ نہ تو خدا کیواسطے جسم ہی اور نہ جہت ہی اور جس
چیز کیواسطے جسم اور جہت نہو اُسکو ہرگز نہین دیکہہ سکتے اور یہ جو بعضی کہتے ہین کہ بعض اعراض کا دیکہنا مثل آواز اور مزہ کی ممکن ہی پس خدا
کا دیکہنا بہی ممکن ہی قطع نظر حماقت قائل اس قول کی سے جواب اسکا یہ ہے کہ اول تو خدا مثل اعراض کی نہین ہی اور دوسری یہ کہ جتنا
اعراض کیواسطے جسم اور جہت نہونگی تو اُنکو ہرگز نہین دیکہہ سکتے اسواسطے کہ وہ چیز دیکہی جاتی ہی کہ جسکی طرف کو نگاہ روانہ ہو اور اُسپر جاکر
ٹہیرے اور اعراض مجسم نہین ہی اور اگر اُسکے واسطے جسم ہوگیا تو وہ اعراض اپنی حالت پر باقی نرہی اور دیکہو ہوا کہ واسطے اُسکے ایک جسم
لیکن جسم اُسکا شفاف جو ہی اسواسطے وہ دکہلائی نہین دیتی اور خدا تعالیٰ کہ بدرجہا اُس سے زیادہ لطیف ہی اور اُسکے جسم اور جہت نہین
ہی وہ کیونکر دکہلائی دیگا البتہ اگر اُسکے واسطے جہت اور جسم کثیف مقرر کیا جائے تو دیکہنا اُسکا سہل ہے اور اس آیت مین حضرت موسیٰ پر
اعتراض نہین ہوسکتا کہ اگر کوئی کہے کہ دیکہنا خدا کا اگر ممکن نتہا تو حضرت موسیٰ نے باوجود علم عدم روایت کی خدا کی دیکہنے کا سوال
کیون کیا اسواسطے کہ حضرت موسیٰ نے اُن ہمراہیونکی کہنے سی سوال کیا تہا جسوقت اُنہون نے کہا تہا کہ تو سوال کر اور دیکہہ تو کہ کیا جواب
آتا ہے اسواسطے اُنکے کہنے سے سوال کیا اور خود جانتے تہی کہ دیکہنا خدا کا ممکن نہین ہی اور ہر چند حضرت موسیٰ نے عذر کیا لیکن اُن لوگون نے

تھا اور کہا کہ جبتک ہم خدا کو نہ دیکھینگے تو ایمان نہ لائینگے اور حضرت موسیٰ جانتے تھے کہ مین بار بار کا سوال کرونگا تو وہ انسے انکار اُسکا اور اس سوال پر رہنا
ہوگا اُسوقت اُن لوگون پر ظاہر ہوجائیگا کہ ہمارا سائل ہونا دیدار خدا کیواسطے نہایت بیجا تھا اسواسطے اُنکو اصرار کرنیسے سوال کیا بلکہ بعض روایات
معلوم ہوتا ہے کہ جسوقت موسیٰ نے خدا کے دیکھنے کا انکار کیا اور فرمایا کہ دیکھنا خدا کا ممکن نہین ہے اور اُسکے ہمراہیون نے اصرار کیا اور کہا کہ خواہ مخواہ
خدا کے دیکھنے کا سوال ہی کر تو اُسوقت حضرت موسیٰ نے درگاہ مین خدا کے عرض کی کہ خداوندا تو جانتا ہے کہ یہ کیا کہتے ہین علم ہو کہ جو کچھ یہ کہتے ہین تو
ویسا ہی کر چنانچہ حضرت امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ کلیم اللہ موسیٰ بن عمران اس امر کو نجانتا ہو کہ خدا کو نہین دیکھ
سکتے ہین یہانتک کہ سوال کری دیکھنے کا فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ کلیم اللہ جانتے تھے اس امر کو خدا تعالیٰ آنکھ کے دیکھنے سے پاک اور منزہ ہے
اور لیکن جسوقت کلام کیا اُس سے خدا نے اور برگزیدہ کیا اُسکو تو وہ اپنی قوم کیطرف پھرا اور خبر دی اُنکو کہ خدا تعالیٰ نے مجھسے کلام کیا ہے
اور مقرب اپنا کیا ہے اور راز اپنا مجھسے کہا ہے یہ سنکر اُن لوگون نے کہا کہ ہم ہرگز باور نکرینگے یہانتک کہ سنین ہم کانون اپنے سے جیسا کہ سنا ہے
تونے اور اُنکی قوم سات لاکھ آدمی تھے اُنمین سے موسیٰ نے ستر ہزار پسند کیے اور اُن ستر ہزار مین سے سات ہزار پسند کیے اور سات ہزار مین سے سات سو علحدہ کیے اور سات سو مین سے
ستر پسند کیے اور اُنکو ہمراہ لیکر طور کو روانہ ہوئے اور جسوقت وہان پہنچے تو ہمراہیون کو تو دامن کوہ پر چھوڑا اور خود حضرت موسیٰ اُسکے اوپر کو پہاڑ
پر چڑھ گئے اور وہان پہنچکر خدا تعالیٰ سے سوال کیا کہ تو مجھسے اور قوم کو میری کلام اپنا سنا خدا تعالیٰ نے کلام کیا اور ہمراہیون نے اوپر سے اور نیچے سے
اور داہنے سے اور بائین سے اور آگے سے اور پیچھے سے سب اطراف و جوانب سے کلام کو سنا اسواسطے کہ خدا تعالیٰ نے درخت مین آواز کو پیدا کر کے اُس
طرف اُسکو پراگندہ اور منتشر کر دیا تھا یہانتک کہ انہون نے سب طرفون سے کلام کو سنا تب انہون نے کہا کہ ہم ہرگز یقین نکرینگے
کہ یہ کلام جو ہمنے سنا ہے یہ کلام خدا کا ہے یہانتک کہ دیکھین ہم خدا کو ظاہر مین اپنی آنکھون سے پس جسوقت اُن لوگون نے ایسی بڑی بات کہی
اور سرکشی کی تو خدا تعالیٰ نے ایک بجلی اُنپر بھیجی کہ اُس بجلی نے اُن سب کو جلا دیا اُنکے ظلم کے سبب سے کہ وہ مرگئے حضرت موسیٰ نے عرض کی کہ
خداوندا کیا کہونگا مین بنی اسرائیل سے جسوقت پھرونگا مین طرف اُنکے اور وہ کہینگے کہ تو انکو ہمراہ لیگیا تھا تو نے اُنکو قتل کیا ہے اسواسطے کہ
تو راستگو نہین تھا اُس امر مین کہ جو کہتا تھا کہ خدا تعالیٰ مجھسے کلام کرتا ہے خدا تعالیٰ نے اُنکو زندہ کر دیا اور اُسکے ہمراہ کر دیا پھر اُن لوگون نے موسیٰ
سے کہا کہ اگر تو خدا سے سوال کرتا کہ تجھکو اپنے تئین دکھلاوے کہ تو اُسکی طرف نظر کرے تو البتہ وہ قبول کرتا اور تجھکو دکھلاتا اور تو ہمکو خبر کرتا کہ کسطرح کا
وہ ہے اور ہم اُسکو خوب پہچانتے حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ اے قوم خدا تعالیٰ آنکھون سے نہین دیکھا جاتا اور نہ کوئی کیفیت ہے اُسکی واسطے کہ کسطرح کا
ہے وہ اور وہ علامات اور نشانیون سے پہچانا جاتا ہے اُن لوگون نے کہا کہ ہم ہرگز ایمان نہ لائینگے اُسپر یہانتک کہ سوال کرے تو اُسکے دیکھنے کا
حضرت موسیٰ نے درگاہ خدا مین عرض کی کہ خداوندا تو سنتا ہے اُنکی گفتگو کو کہ یہ کیا کہتے ہین اور تو اُنکی صلاح اور نیکی کا زیادہ عالم ہے خدا تعالیٰ
نے حضرت موسیٰ پر وحی کی کہ تو سوال کر مجھسے جو کچھ کہ اُن لوگون نے تجھسے سوال کیا ہے مین اُنکی جہالت کا تجھسے مواخذہ نکرونگا اُسوقت
موسیٰ نے کہا کہ رب ارنی انظر الیک اور سوائے اسکے یہ ہے کہ حضرت موسیٰ نے فرمایا ہے کہ اتہلکنا بما فعل السفہاء منا چنانچہ بعد اسکے آئیگا یعنی کیا ہلاک
کرتا ہے تو ہم کو ساتھ اُس چیز کی کہ کیا ہے بیعقلون نے موسیٰ نے اُس فعل کو بیعقلون کی طرف منسوب کیا ہے اسواسطے کہ یہ فعل اُن لوگون کا تھا اور حضرت
موسیٰ نے اُنکی طرف سے کہا تھا اور سوال کرنا دیدار کا جو کہ محال ہے کمال بیعقلی ہے اور دوسری یہ کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ فقد سالوا موسیٰ اکبر من ذلک
فقالوا ارنا اللہ جہرۃ یعنی پس تحقیق سوال کیا اُنہون نے موسیٰ سے بہت بڑا اس سے پس کہا اُنہون نے کہ دکھلا تو ہمکو خدا کو ظاہر مین اس سے
معلوم ہوا کہ موسیٰ نے بالذات دیدار کا سوال نہین کیا بلکہ قوم کے اطمینان کو کہا تھا اسواسطے کہ موسیٰ جانتے تھے کہ خدا تعالیٰ قابل دیکھنے کے
نہین ہے نہ دنیا مین نہ آخرت مین اور اس آیت سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ خدا کا دیکھنا محال ہے اسواسطے کہ خدا تعالیٰ نے امر محال پر اپنے
دیکھنے کو معلق کیا ہے اسواسطے کہ فرمایا ہے کہ اگر پہاڑ وقت حرکت اور ریزہ ریزہ ہونیکے ٹھیرا رہے اور ساکن ہو تو مجھکو تو دیکھیگا اور یہ بعینہ

اجتماع ضدین ہے اور اجتماع ضدین محال ہے پس دیکہنا خدا کا بہی کبہو نہو محال ہوا اور جسوقت کہ خدا کیواسطے نہ جسم ہو اور نہ کوئی جہت
مقرر ہو تو کیونکر ہو سکتا ہی کہ اسکو آنکہیں دیکہہ سکیں بدون جسم اور جہت کی بیشک دیکہنا اُسکا محال ہوا اور سوی اِسکے اور آیتوں مین بہی مذکور ہوگا کہ خدا
کو نہین دیکہہ سکتے ۔ اور ایک نقل عجیب مشہور ہی کہ ایک روز ابو حنیفہ اپنے شاگردوں سے کہتے تہے کہ مجہکو جعفر صادق کی تین باتین پسند نہین ہین ایک تو یہ
وہ کہتے ہین کہ خدا کو نہین دیکہہ سکتے سو بہلا یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ جو چیز کہ موجود ہو اُسکو نہ دیکہہ سکیں اور دوسری یہ کہ وہ کہتے ہین کہ شیطان کو عذاب ہوگا
آتش دوزخ سے سو بہلا یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ شیطان تو آگ سے پیدا ہوا ہی اور آگ کو آگ کیا عذاب کریگی اور تیسری یہ کہ وہ کہتے ہین کہ بندہ فاعل مختار ہی
اپنے فعل کا اور حال یہ ہے کہ آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ جو کرتا ہے وہ خدا کرتا ہے بندہ کو اپنے فعل مین اختیار نہین ہی بہلول دانا اس تقریر کو سنتے تہے انہون
نے ایک ڈہیلا اوٹہا کر ابو حنیفہ کی پیشانی پر مارا لوگ بہلول کو پکڑ کر خلیفہ کے پاس لیگئے خلیفہ نے پوچہا تو کہا کہ مینے کاہے کو مارا ہی یہ کہتا تہا کہ بندہ کا کچہ اختیار
نہین ہی جو کرتا ہے خدا کرتا ہے اسکے مذہب مین خدا نے مارا ہی خدا سے اپنا عوض لیوے اور یہ کہتا تہا کہ جو چیز موجود ہے اسکا دیکہنا ممکن ہی اسواسطے بیشک خدا کو
بہی دیکہین گو کہ وہ موجود ہے اب مین کہتا ہون کہ یہ جو کہتا ہی کہ ڈہیلا مارنے سے میری پیشانی مین درد ہو گیا ہی مجہکو یہ اس درد کو دکہلاوے اگر وہ موجود
ہے اسکی پیشانی مین اور یہ کہتا ہی کہ شیطان کو آگ کیا عذاب کریگی کہ وہ خود آگ سے پیدا ہوا ہی مین کہتا ہون کہ مٹی کے ڈہیلے نے اسکو کیونکر عذاب دیا
یہ تو خود مٹی سے بنا ہوا ہی مٹی سے مٹی کو کیا تکلیف ہوگی ابو حنیفہ یہ سنکر بہت نادم ہوئے اور بہلول جو داماد خلیفہ کے تہے انکو کچہ نکہہ سکے اور جسوقت حضرت
موسی ہوش مین آئے تو انکی تسلی کیواسطے اور واسطے دور کرنے رنج کے کہ انکو پہنچا تہا قَالَ خدا تعالی نے کہا یٰمُوْسٰۤی اِنِّی اصْطَفَیْتُکَ اے موسی
تحقیق مینے برگزیدہ کیا ہے تجہکو عَلَی النَّاسِ اوپر آدمیونکے جو تیرے زمانہ مین ہین بِرِسٰلٰتِیْ ساتہ پیغامون اپنے کی کہ پیغمبر کیا مینے تو لوگونکو پہنچاوے
وَبِکَلَامِیْ اور ساتہ کلام اپنے کے کہ بدون واسطے کے مین تجسے باتین کرون فَخُذْ مَاۤ اٰتَیْتُکَ پس لے تو اور پکڑ کہ وہ جو کہ دی ہے مینے تجہکو کہ جو کچہ احکام میرے
توریت مین ہین ان پر عمل کر تو وَکُنْ مِّنَ الشّٰکِرِیْنَ ۰ اور ہو تو شکر کرنیوالون مین سے اس نعمت بزرگ پر اور کہتے ہین کہ سوال دیدار خدا کا عرفہ
روز ذیحجہ کو ہوا تہا اور توریت دسوین ذیحجہ کو رحمت ہوئی ہی بعد شکر مین آئے موسی کی اور حضرت صادق سے روایت ہی کہ خدا تعالی نے حضرت موسی
کو وحی کی کہ اے موسی تو جانتا ہی کہ مینے تجہکو کسواسطے برگزیدہ کیا ہی ساتہ کلام اپنے کے سو خلقت اپنی کے موسی نے کہا کہ اے پروردگار میرے کسواسطے تو نے مجہ کو
برگزیدہ کیا ہی خدا تعالی نے وحی کی کہ اے موسی مینے تمام بندوں اپنے کو آزمایا مین نے پایا سبسے خوار اور ذلیل کرنیوالا اپنے نفس کو میرے واسطے سوا تجہ کے
کہ تحقیق تو جسوقت نماز پڑہتا ہی تو رخسارہ اپنے کو خاک پر رکہتا ہی اور فرماتا ہی خدا وَکَتَبْنَا لَہٗ فِی الْاَلْوَاحِ اور لکہا ہمنے واسطے اُس موسی کے
بیچ تختیوں کے مِنْ کُلِّ شَیْءٍ مَّوْعِظَۃً وَّتَفْصِیْلًا ہر چیز سے نصیحت ہوا اور تفصیل ہی لِّکُلِّ شَیْءٍ واسطے ہر چیز کے یعنی ان تختیون مین جو
خدا نے اپنی قلم قدرت سے لکہی ہی حلال و حرام اور امر اور نہی کی نصیحت ہی اور ہر ہر چیز کا بیان تہا اُسمین اور موعظۃ حال ہے یا مفعول ہی اور کہتے ہین
کہ وہ بارہ تختیاں تہین اور طول ہر تختی کا بارہ گز کا تہا اور یاقوت سرخ کی تہین وہ تختیان اور مثل نگین انگشتری کے انمین کندہ ہوتا تہا اور ایک روایت مین
یہ ہے کہ وہ تختیان کہ جنپر توریت لکہی ہوئی تہی زمرد سبز کی تہین اور بعضے کہتے ہین کہ وہ تختیان اسقدر تہین کہ بار ستر اونٹ کا تہا اور حضرت صادق
سے جعفر کے حال مین روایت ہی کہ خدا تعالی نے حضرت موسی پر تختیان نازل کی تہین انمین بیان ہر چیز کا ہی جو کچہ کہ ہو لیا ہی اور جو کچہ کہ ہونیوالا ہی قیامت
تک پس جسوقت گذر گئے دن حضرت موسی کی عمر کے تو خدا تعالی نے وحی کی کہ اے موسی امانت سونپ دے تو ان تختیون کو کہ جو بہشت کی زبرجد
کی ہین اس پہاڑ مین کہ نام اُسکا زینہ ہی موسی اُس پہاڑ پر آئے تو وہ ایک جگہ سے پہٹ گیا اور موسی نے وہ تختیاں لپیٹ کر اُسمین رکہدین وہ پہاڑ پہر جگہ
پیوستہ اور باہم ہو گیا اُسوقت سے وہ تختیان اُسی پہاڑ مین تہین یہانتک کہ خدا تعالی نے ہمارے پیغمبر صلعم کو پیغمبر کرکے بہیجا تو کچہ سوار حضرت کے زمانہ مین
یمن سے روانہ ہو کر حضرت کی خدمت مین آتے تہے جسوقت وہ سوار اس پہاڑ پر پہنچے کہ جسمین وہ تختیان تہین وہ پہاڑ پہٹ گیا اور وہ تختیان اُسیطرح
لپٹی ہوئی تہین جیسی کہ موسی نے رکہی تہین اُس پہاڑ مین سے باہر نکل پڑین اور ان سوارون نے انکو لیلیا جسوقت انکے ہاتہہ مین آئین تو انکے

وہین یہہ گویا کہ ان تختیون مین نظر مت کرو اور انکو ایک ہیبت ان تختیونکی ہو گئی یہانتک کہ جناب رسولخدا کے پاس نازل کیا اور ان تختیونکو اور سوار کے
پاس اُن تختیون کو اُنکی رسولخدا کو خبر کی جسوقت وہ سوار حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے اور سلام کیا تو حضرت ہی نے ابتدا کی اور ان تختیون کو
سوارونسے طلب کیا اُن سوارون نے پوچھا کہ آپکو کسنے خبر کی ہی فرمایا کہ میرے پروردگار نے خبر کی ہی اور وہ تختیان ہین کہ جو تمہارے پاس ہین اُس وقت
اُن سوارون نے کلمہ شہادت پڑہا اور مسلمان ہوئے اور وہ تختیان حضرت کے روبرو رکہین حضرت نے انکو دیکہا اور پڑہا زبان عبرانی ہین وہ کندہ
ہوئی ہین بعد اسکے حضرت نے جناب امیر علیہ السلام کو بلا کر وہ تختیان اُنکے سپرد کین اور فرمایا کہ اسمین علم اولین و آخرین ہی انکو تو اپنے پاس
رکہہ اور یہہ تختیان موسیٰ کی ہین اور مجھکو پروردگار نے حکم کیا ہی کہ انکو تیرے سپرد کر دون جناب امیر نے عرض کی کہ مین اچھی طرح انکو پڑہ نہین سکتا
ہون حضرت نے فرمایا کہ جبرئیل نے مجھسے کہا ہی کہ تو علی سے کہہ کہ ان تختیون کو شب کو اپنے سر کے نیچے رکہے جسوقت صبح کو اٹھیگا تو انکا پڑہنا
اُسکو معلوم ہو جائیگا حضرت علی نے شب کو اُن تختیونکو اپنے سر کے نیچے رکہا اور صبحکو اٹھے تو انکا پڑہ لینا معلوم ہو گیا اور جو کچھ اُن مین تہا خدا تعالی
نے حضرت علی کو تعلیم کر دیا اور جناب رسولخدا نے اُن تختیونکی نقل کا حکم دیا ایک پوست پر اُنکی نقل ہوئی اور وہ جفر ہے کہ اسمین علم اولین
اور آخرین ہی اور وہ ہمارے پاس ہے اور وہ تختیان بھی ہمارے پاس ہین اور عصا موسیٰ کا ہمارے پاس ہی اور ہم سب پیغمبرونکے وارث ہین
اور جسوقت وہ تختیان خدا تعالی نے حضرت موسیٰ کو دین تو فرمایا کہ **فخذها بقوة** پس لے تو اُن تختیونکو ساتھ قوت دل کے
اور ارادہ درست کے **وأمر قومك** اور حکم کر تو قوم اپنی کو تا کہ بصدق نیت اور عزم درست **يأخذوا بأحسنها** یعنی
لیکر اُن تختیونکا اچھی جو کچہ کہ بہتر چیزین ہین اُن تختیون مین اسکو لیوین مثل فرایض اور نوافل اور صبر اور عفو کے مقام انتقام اور قصاص لینے پر
اور واسطے خوف دلانیکے خدا تعالی فرماتا ہی کہ **سأريكم** قریب ہی کہ دکھلاؤنگا مین تمکو اے بنی اسرائیل **دار الفاسقين** یعنی
فاسقونکا یعنی مکانات اُن لوگونکے جو کہ گئے ہین مخالفت خدا مین اور خارج ہو گئے تہے طاعت خدا سے کہ وہ پہلے اس سے گذر گئے ہین اور آرامگاہ
فرعون کی اور مکانات اُسکی قوم کے شہر مصر مین کہ خالی پڑے ہین اور مالک اُسکے ہلاک ہو گئے ہین تا کہ تم انکو دیکہکر نصیحت پکڑو اور خدا تعالی کی
نافرمانبرداری نکرو اور جو لوگ کہ نشانیان قدرت خدا کی دیکہکر ازراہ عناد انمین تامل اور فکر نہین کرتے ہین کہ ہدایت پاوین انکے حق مین
خدا تعالی غصہ ہو کر فرماتا ہی کہ **سأصرف عن آياتي** قریب ہی کہ پہیر دونگا مین نشانیون قدرت اپنی سے **الذين يتكبرون** ان
لوگون کو کہ تکبر کرتے ہین **في الأرض بغير الحق** بیچ زمین کے بدون حق کے یعنی وہ نشانیان کہ جنسے طالبان حق ہدایت پاتے ہین
اُن نشانیون کو اہل عناد اور تکبر سے باز رکہون اور انکو انکی حالپر چہوڑ دون اور نظر لطف اور توفیق جو مومنین پر رکہتا ہون اُن پر
وہ نظر نکرون اسواسطے کہ پہلے اپنے علم سے جانتا ہی کہ یہہ لوگ نہایت عناد اور سرکشی سے ہماری قدرت کی نشانیونمین غور اور تامل نکرینگے
تا کہ ہدایت پاوین اسواسطے اُن نشانیونکو کہ جنسے ہدایت ہوتی ہی اُن لوگونسے منع کر دیا ہین اور حال اُن لوگونکا یہہ ہی کہ خدا تعالی فرماتا ہی کہ
وإن يروا كل آية اور اگر دیکہتے ہین وہ متکبرین ہر معجزہ کو تو **لا يؤمنوا بها** نہین ایمان لاتے ہین وہ ساتھ اسکے اور
اعتبار اسکا نہین کرتے بسبب باطنی عناد کے **وإن يروا سبيل الرشد** اور اگر دیکہتے ہین وہ طریقہ رستگاری کو کہ وہ معجزہ ہین کہ
دلالت کرنیوالے ہین خیر پر **لا يتخذوه سبيلا** نہین پکڑتے ہین وہ اسکو راہ اپنی کہ اُس کی پیروی کرین **وإن يروا سبيل الغي**
اور اگر دیکہتے ہین راہ گمراہی کو تو **يتخذوه سبيلا** پکڑتے ہین وہ اسکو طریق اپنا اور اسکی پیروی کرتے ہین **ذلك** یہہ پیروی گمراہی کی
بأنهم بسبب اسکے ہی کہ تحقیق انہون نے **كذبوا بآياتنا** جہٹلایا ہی نشانیون ہماری کو کہ وہ معجزات اور کتابین اور رسول ہمارے
ہین **وكانوا عنها غافلين** اور تہے وہ ان نشانیون سے غافل کہ بنظر عبرت اور فکر انکی طرف نہین دیکہتے تہے اور ہمراہ غفلت
روگردانی ہی باوجود علم حقیقت کے یعنی دیدہ و دانستہ ازراہ عناد روگردانی کرتے تہے نہ نادانستگی کے سبب سے اور فرماتا ہی کہ **والذين**

كَذَّبُوا بِآيٰتِنَا اور جن لوگون نے کہ جہٹلایا ہے نشانیون قدرت ہماری کو وَلِقَاءِ الْاٰخِرَةِ اور ملاقات
کرنے آخرت کو اور نہین کہ حساب اور کتاب اور جزا اور سزا کچہہ نہوگا تو یہ وہ لوگ ہین کہ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ باطل اور نابود ہوگئے ہین
عمل اُنکے جو کچہہ کہ دنیا مین کئے ہین اُنہون نے کہ موافق شرع کے وہ تہے گویا کہ کچہہ عمل ہے اُنہون نے نہین کیا هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا
مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ نہ جزا دیے جاوینگے وہ مگر جو کچہہ کہ تہے وہ کرتے اور اب خدا تعالیٰ سامری کا اور بنی اسرائیل کی گوسالہ پرستی کا ذکر کرتا ہے کہ
جسوقت حضرت موسیٰ واسطے لینے توریت کی کوہ طور پر گئے تو یہان سامری نے ایک بچہڑا بنایا اور بنی اسرائیل سے اُسکی پرستش کروائی
چنانچہ فرماتا ہے کہ وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوسٰى اور پکڑا قوم موسیٰ کی نے یعنی اختیار کیا قوم موسیٰ مِنْ بَعْدِهٖ پیچہے اُس موسیٰ
جسوقت کہ وہ کوہ طور پر گیا مِنْ حُلِيِّهِمْ زیورون اپنے سے جو کہ قبطیون کی مستعار لئے تہے عِجْلًا جَسَدًا بچہڑو بدن بے روح کو
یعنی بعد جانے موسیٰ کی بنی اسرائیل نے لینے زیورونسے جو کہ قبطیون سے بطور عاریت کے لئے تہے اُن لوگوں نے ایک بچہڑا بنایا کہ وہ ایک جسم بغیر
روح تہا اور ایسا جسم تہا کہ لَهٗ خُوَارٌ واسطے اُسکے آواز تہی بچہڑو کی سی کہتے ہین کہ جسوقت بنی اسرائیل مصر سے باہر آنی تو
اُنہون نے چاہا کہ فرعونیونکو ہمارے حال سے اطلاع نہو اسواسطے اُنہون نے ایک بہانا اُٹہایا اور فرعونیونسے کہا کہ ہماری قوم مین ایک
تہوار ہے اور اُسمین ہم مشغول ہین اور ہر ایک نے بنی اسرائیل کے لوگونمین سے اپنے اپنے دوستونمین سے فرعونکی قوم والونسے بطور عاریت
کے زیور طلب کیا اور وہ زیور کو لیکر مصر سے چلے گئے اور دریا پر پہنچے کہ جسمین فرعون اپنی قوم سمیت غرق ہوا اور بعد غرق ہونی فرعونیونکے
وہ زیور بنی اسرائیل کے لوگونکے پاس تہا جسوقت حضرت موسیٰ واسطے لینے توریت کے پہاڑ کو گئے تو سامری نے کہ زرگر ہین بڑا اُستاد
تہا اُن زیور کو دیکہلا کر اسکا ایک بچہڑا بنایا کہتے ہین کہ سامری ایک مرد تہا قبیلہ سامرہ مین سے بزرگان بنی اسرائیل سے جن ایام مین کہ
فرعون بنی اسرائیل کی لڑکونکو قتل کرتا تہا اُن دنونمین وہ پیدا ہوا تہا اور بعد پیدا ہونیکے اُسکی مان نے کنارہ پر نیل کے ایک جزیرہ مین الدیا
تہا اور خدا تعالیٰ نے جبرئیل کو حکم کیا کہ تو اُسکی پرورش کر اور کہانا اور پینا اُسکو دیتا رہ اسلئے سامری جبرئیل کو پہچانتا تہا اور جسوقت
فرعون کی قوم غرق ہوئی تو جبرئیل دریا پر موجود تہا سامری نے جبرئیل کو پہچانکر اُسکے گہوڑے کے سم کے نیچے کی خاک اُٹہالی تہی اور اُس
خاک کو اپنے پاس رکہتا تہا اسواسطے کہ حضرت موسیٰ سے اُسنے سُنا تہا کہ جبرئیل کے گہوڑے کے سم کی نیچے کی خاک کی یہ خاصیت ہے کہ
جس چیز مین اُس خاک کو ڈالو اُس چیز مین سے آواز آنے لگیگی اور جسوقت حضرت موسیٰ کوہ طور پر گئے تو سامری حضرت ہارون کے
پاس آیا اور کہا کہ زیور جو قبطیونسے مانگ کر لیا تہا اُسکو ہمین تصرف کرنا جائز نہین ہے لیکن بنی اسرائیل اُسکو خرید و فروخت کرتے ہین
سب کو حکم کریں کہ اُسکو ایک جگہہ جمع کرین اور سب کو جلا دین حضرت ہارون نے حکم کیا سب زیور لوگون نے جمع کیا اور ایک گڑہا ہے
مین اُسکو رکہکر دہکایا سامری جو زرگری مین اُستاد تہا اُسنے جلدی سے ایک قالب بچہڑے کا بنا کر اُسمین اُن زیور پگہلے ہوئے کو ڈالدیا اور شکل
گوسالہ اُسمین سے ایک شکل باہر نکالی اور تہوڑی سی خاک زیر سم اسپ جبرئیل اُسکے اندر ڈالدی اُسیوقت وہ آواز کرنے لگا اور پوست اور بال
اُسپر موجود ہوگئی کہتے ہین کہ بنی اسرائیل کے تین لاکہہ آدمیون نے اُسکو سجدہ کیا مگر بارہ ہزار نے نہین کیا کہ وہ ایمان پر ثابت قدم رہے اور
کہتے ہین کہ جسوقت سامری نے لوگون سے کہا کہ یہ بچہڑا تمہارا خدا ہے تو بنی اسرائیل نے کہا کہ یہ کیونکر ہمارا خدا ہوسے سامری نے کہا کہ اس
مین سے تمہارا پروردگار کلام کریگا جیسے کہ درخت مین سے موسیٰ سے کلام کیا تہا اور خدا تو بچہڑو کے اندر ہے جیسے کہ درخت کے اندر تہا جسوقت
آواز بچہڑے مین سے آئی تو بنی اسرائیل گمراہ ہوگئے اور اُسکو سجدہ کیا اور بعضے کہتے ہین کہ جسوقت موسیٰ کوہ طور سے آئے اور لوگونکو گوسالہ
پرست پایا گوسالہ سے پوچہا کہ اے بچہڑے کیا تیرے اندر ہمارا پروردگار تہا جیسے کہ یہ لوگ گمان کرتے ہین بچہڑا بحکم خدا گویا ہوا اور کہا
اُسنے کہ پاک ہے پروردگار ہمارا اِس امر سے کہ کسی شئے مین مثل گوسالہ اور درخت کے ہو اور لیکن سامری نے ایک بچہڑا بنا کر کہڑا کر دیا ہے

اور بیچہا اُسکا ایک ٹیوا اُسکیطرف کہا اور وہان سامری نے ایک گڑہا کہودکر اُسمین اپنا ایک بہائی شیطان کو بٹہادیا وہ اُسکا پردار شیطان
بچہڑے کی مقعد پر مُنہ رکہکر کہتا تہا کہ مین تمہارا اور موسیٰ کا خدا ہون ای موسیٰ پسر عمران نہین گمراہ ہوئے ہین یہ میری عبادت کرتے
مگر اسواسطے کہ اُنہون نے سستی کی تہی محمد اور آل محمد پر درود بہیجنے مین اور ایک روایت مین ہے کہ جسوقت موسیٰ کوہ طور پر گئے اور اُنکو
تیس دن سے زیادہ گزرے تو ابلیس بصورت شیخ بنی اسرائیل کے پاس آیا اور کہا کہ موسیٰ بہاگ گیا اور پہر تمہاری طرف وہ نہ پہریگا اور
تم اپنے زیور کو جمع کرو کہ مین تمہارے لئے ایک معبود بنادون کہ تم اُسکی عبادت کیا کرو وہ لوگ زیور لائے تو شیطان نے اُسکا بچہڑا
بنایا اور سامری کو کہا کہ تیرے پاس جو خاک زیر سم اسپ جبرئیل ہے وہ لا جب وہ اُسکو لایا تو اُسکو اُس بچہڑے مین ڈالا وہ حرکت کرنے
لگا اور آواز کی اور اُسپر بال نکل آئے بنی اسرائیل نے اُسکو سجدہ کیا اور خدا تعالی نے موسیٰ کو خبر کی کہ تیری قوم گوسالہ پرستی
کرکے گمراہ ہوگئی ہے حضرت موسیٰ یہ سُنکر غصہ ہوا اور رنج مین بہرے ہوئے توریت کی تختیان لیکر کوہ طور سے پہرے اس قصہ کو
خدا تعالی بیان کرتا ہے کہ موسیٰ کوہ طور پر گئے تو بعد اُسکے اُسکی قوم نے اپنے زیور سے جو کہ فرعونیون سے بطور عاریت کے لئے تہے اُس زیور کا
بچہڑا بنایا کہ وہ ایک بدن تہا بدون روح کے اور ایک آواز تہی اُس سے نکلتی تہی اور سورہ طٰہٰ مین بہی ذکر آئیگا انشاء اللہ تعالی
اب خدا تعالی بنی اسرائیل کو ملامت کرتا ہے کہ **اَلَمۡ یَرَوۡا اَنَّہٗ لَا یُکَلِّمُہُمۡ** کیا نہ دیکہا اُنہون نے کہ تحقیق وہ بچہڑا اُنہین کلام
کرتا ہے اُنسے کہ محض ایک بدن بے روح ہے اور کچہ نفع اور ضرر نہین پہنچا سکتا ہے **وَلَا یَہۡدِیۡہِمۡ سَبِیۡلًا** اور نہ رہنمائی کرسکتا ہے
اُنکو راہ نیک کو کہ مثل بشر کے تو وہ ہی نہین خالق کسی چیز کا کیونکر ہوسکیگا **اِتَّخَذُوۡہُ** پکڑ لیا ہے اُنہون نے اُسکو یعنی اختیار کیا
اُسکو معبود **وَکَانُوۡا ظٰلِمِیۡنَ** اور تہے وہ ظلم کرنیوالے اپنے نفسون پر کہ بچہڑا اپنا معبود مقرر کیا تہا اور بچہڑا ہی وہ تہا کہ جسکو ایک آدمی
نے بنایا تہا ایسی چیز کی جو اُنہون نے عبادت کی خدا کو چہوڑ کر تو نہایت ظلم کیا اُنہون نے اپنے اوپر **وَلَمَّا سُقِطَ فِیۡۤ اَیۡدِیۡہِمۡ**
اور جسوقت ڈالا گیا بیچ ہاتہون اُنکے عربون کا دستور ہے کہ جب کوئی آدمی شدت سے نادم ہوتا ہے تو اُسکو کہتے ہین کہ سُقِطَ
فی ایدیہم اور یہ کنایہ ہے ندامت سے اسواسطے کہ جو کوئی بہت نادم ہوتا ہے تو نہایت غم و غصہ سے ہاتہ کو اپنے دہن مین ڈالتا ہے
اور ہاتہ کو کاٹتا ہے پس معنی یہ ہوئے کہ جسوقت ڈالا گیا بیچ ہاتہون اُنکے یعنی جسوقت کہ ہاتہ اُنکے دہن مین واقع ہوئے اور اُنکو اُنہون
سے کاٹتے تہے نہایت پشیمانی سے کہ گوسالہ کی پرستش کی تہی **وَرَاَوۡا اَنَّہُمۡ قَدۡ ضَلُّوۡا** اور دیکہا اُنہون نے کہ تحقیق
وہ تحقیق کہ گمراہ ہوئے ہین بچہڑے کی پرستش کرکے جب اسطرح اُنہون نے اپنے حال کو دیکہا تو **قَالُوۡا** کہا اُنہون نے نہایت ندامت
اور پشیمانی سے کہ **لَئِنۡ لَّمۡ یَرۡحَمۡنَا** البتہ اگر نہ رحم کریگا ہمپر **رَبُّنَا** پروردگار ہمارا توبہ کو قبول کرکے ہماری **وَیَغۡفِرۡ لَنَا** اور
بخشش کریگا واسطے ہمارے اور گناہونکو ہمارے نہ بخشیگا **لَنَکُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ** البتہ ہونگے ہم نقصان والون
سے اور ہلاک ہونیوالے اور بعضے سقط کی ضمیر کو ندم کیطرف پہیر کر اس فقرہ کی معنی اسطرح کہتے ہین کہ جسوقت ڈالی گئی ندامت
بیچ ہاتہون اُنکے اور بعضے سقط کو معروف کا صیغہ پڑہتے ہین وقع کی معنی مین اور ضمیر ندم کی طرف پہرتی ہے اور بعضے ترحمنا اور
تغفر لنا کو تا سے پڑہتے ہین مخاطب کا صیغہ اور رب کو منصوب پڑہتے ہین منادی مقرر کرکے اور فرماتا ہے خدا کہ **وَلَمَّا رَجَعَ مُوۡسٰۤی**
اِلٰی قَوۡمِہٖ اور جسوقت پہرا موسیٰ طرف قوم اپنی کے کوہ طور سے تختیان توریت کی ہمراہ لیکر **غَضۡبَانَ اَسِفًا** خشمناک
اور اندوہ ناک ہوکر یہ حال واقع ہوا ہے یعنی موسیٰ کوہ طور سے اپنی قوم مین آیا تو نہایت غصہ اور رنج مین بہرا ہوا تہا اُنکی گوسالہ
پرستی کے سبب سے اور جب اُن گوسالہ پرستونکے روبرو گیا تو **قَالَ** کہا موسیٰ نے اُنسے کہ **بِئۡسَمَا خَلَفۡتُمُوۡنِیۡ مِنۡۢ بَعۡدِیۡ**
بُری نیابت اور جانشینی کی تمنے میری بعد میرے کہ گوسالہ کی پرستش مین تم مشغول ہوئے **اَعَجِلۡتُمۡ** کیا جلدی کی تم نے

کوسالہ کی پرستش مین اور ترک کیا تمنے اَمْرَ رَبِّکُمْ حکم پروردگار اپنے کو اور صبر نکیا تمنے کہ مین حکم خدا کا تمکو پہنچاؤن اور یا امر یعنی وعدے
کو کیا جلدی کی تمنے وعدہ پروردگار اپنے مین کہ وہ چالیس روز کا تہا سو چالیس روز تمنے پورے نہونے پائے اور چالیس روز کے تمام
ہونے سے پہلے ہی تمنے ایسی جلدی کی کہ گوسالہ پرستی کرنے لگے وَاَلْقَی الْاَلْوَاحَ اور پہینکدین موسی نے تختیونکو غصہ
مین ہوکر دین کی حرارت سے کہ بعضے تو اُنمین سے ٹوٹ گئین اور بعضی آسمان کو چلی گئین اور بعضی باقی رہین اور امام محمد باقر نے
فرمایا ہے کہ وہ تختیان جو موسی نے ڈالدی تہین وہ تختیان وہی تہین جسکو پہاڑ نگل گیا تہا اور یمن کے لوگ جسوقت رسولخدا صلعم کے
پاس آتے تہے تو وہ تختیان پہاڑ نے اوگلدی تہین اور اُن لوگون نے تختیان اُٹہا کر رسولخدا صلعم کے پاس پہنچائی تہین اور اب
وہ تختیان ہمارے پاس ہین اور فرماتا ہے خدا کہ وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِیْهِ اور پکڑا موسی نے سر بہائی اپنے ہارون کا یَجُرُّهٗ
اِلَیْهِ کہ کہینچتا تہا وہ اُسکو طرف اپنے غصہ مین اور یہ اسواسطے کیا کہ حضرت موسی اگرچہ جانتے تہے کہ اسمین ہارونکا کچھ قصور
نہین ہے لیکن سر اُنکا اپنی طرف اسواسطے کہینچا کہ اُن لوگونپر ظاہر ہوجائے کہ یہ امر عظیم اور بہت بیجا تہا کہ باوجود بیجرم ہونے بہائی کے
سر اسکا کہینچا اور جن لوگون نے گوسالہ پرستی کی ہے اُنکی نسبت کیا حال ہوگا تا کہ وہ لوگ یہ حال دیکہکر اپنے اعتقاد فاسد اور
باطل سے توبہ کرین اور بعضے کہتے ہین کہ ہارون کو بہت قلق تہا اس امر کا موسی نے اُنکو جزع اور فزع مین دیکہکر مہربانی سے اپنی طرف
کو کہینچا اور ہارون نے اُنکو کہینچنے سے اسواسطے منع کیا کہ ایسا نہو کہ دشمن اسکو اہانت پر محمول کرین اور یہ محال تہا کہ موسی اہانت سے
اُنکی ڈاڑہی پکڑکر اپنی طرف کو کہینچے اسواسطے کہ ہارون بیگناہ تہے اور موسی پیغمبر اور معصوم تہے اور پیغمبر بیگناہ کیساتہ ایسا نہین کرسکتا
ہے اور وہ بیگناہ بہی پیغمبر اور معصوم تہا اور بعضی روایت مین آیا ہے کہ اسواسطے ہارون کا سر کہینچا کہ وہ بنی اسرائیل کو چہوڑکر میرے
پاس کیون نہ چلا آیا تا کہ اُنپر عذاب نازل ہوتا اور بعضے کہتے ہین کہ موسی نے ہارون کا سر اسلئے کہینچا کہ ہارون نے اُن لوگون کو
منع کرنے مین قصور کیا تہا لیکن ایسا توہم پیغمبر کو ہرگز نہین ہوسکتا کسی بیگناہ کیطرف کہ فقط اپنے وہم سے کسی کو آزار کرے اور یہ امر
ایسا ہی نہین تہا کہ موسی پر مخفی رہا ہو اور کہتے ہین کہ ہارون موسی سے تین برس بڑے تہے عمر مین اور ایک ماں سے جو دو بہائی
پیدا ہوتے ہین تو اُنمین آپس مین الفت اور مہربانی بہت ہوتی ہے بخلاف اسکے کہ دو ماؤن سے پیدا ہون کہ اکثر اُنمین آپسمین محبت
نہین ہوتی اسیواسطے حضرت ہارون نے حضرت موسی سے کہا اے بیٹے ماں میری کے کہا کہ یہ دونو ایک ماں سے تہے اور یہ نہ کہا کہ اے بیٹے باپ
میرے کے حالانکہ باپ بہی اُن دونو کا ایک تہا لیکن بیٹا ماں کا کہا تا کہ موسی کو ہارون پر زیادہ رحم آوے چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ قَالَ
کہا ہارون نے موسی کو کہ ابْنَ اُمَّ اے بیٹے ماں میری کے اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِیْ تحقیق قوم نے ناتوان اور بیچارہ جانا
مجکو اور بیچ اُنکے ڈرانے اور نصیحت کرنے مین کوئی قصور اور کمی نہین کی وَکَادُوْا یَقْتُلُوْنَنِیْ اور قریب تہے وہ کہ
منع کرنے مین قتل کرین وہ مجکو بے یار اور مددگار جانکر فَلَا تُشْمِتْ بِیَ الْاَعْدَاءَ پس خوش کر تو بسبب میرے دشمنونکو
کہ وہ اس سر کہینچنے سے مجکو قصوروار سمجہین گے اور اس کہینچنے کو میری اہانت پر محمول کرینگے اور حال یہ ہے کہ تو پیارے میرے سر کو
کہینچتا ہے وَلَا تَجْعَلْنِیْ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ اور نہ کر تو مجکو ہمراہ قوم ظلم کرنیوالی کے کہ لوگ گمان کرین کہ جیساکہ
غصہ موسی کا گوسالہ پرستون پر ہے ایسا ہی غصہ ہارون پر بہی ہے اور جسوقت ہارون نے موسی کو تنبیہ کی لوگونکی تہمت بد کے
وہم کرنے پر اپنے حق مین تو اُسوقت موسی نے استغفار کیا اور خداتعالی سے بخشش چاہی چنانچہ خداتعالی فرماتا ہے کہ قَالَ کہا
موسی نے عاجزی اور انکساری کی راہ سے کہ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِاَخِیْ اے پروردگار میرے بخش تو واسطے میرے اور واسطے
ہارون بہائی میرے کے وَاَدْخِلْنَا فِیْ رَحْمَتِكَ اور داخل کر ہم دونو کو رحمت اپنی کے اور اپنے امن اور تفضل اور انعام

کرنے ہین وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ اور تو زیادہ رحم کرنیوالا رحم کرنیوالون سے ہے یہ دعا حضرت موسیٰ کی باعتبار نفس اور عاجزی
کیواسطے حاصل ہونے تقرب خدا کی جسکے سبب سے درجات بلند کو پہنچین نہ اسواسطے کہ انسے اور انکے بھائی سے کوئی گناہ بڑا یا چھوٹا صادر ہوا تھا کہ جسکے
لئے حاجت استغفار کی ہوتی اسواسطے کہ انبیا معصوم ہین ہر قباحت اور بدی سے اعلیٰ ہو یا ادنیٰ ہوا اور انسے کوئی گناہ صادر نہین ہوتا ہے اور
کہتے ہین کہ حضرت ہارون نرم اور بردبار بہت تھے اور اسیواسطے بنی اسرائیل انکو دوست بہت رکھتے تھے اور موسیٰ کی اولاد نہ تھی اور ہارون کی اولاد
تھی اور وحی موسیٰ پر نازل ہوتی تھی اور موسیٰ ہارون پر وحی کرتے تھے اور اب خدا تعالیٰ گوسالہ پرستون کو خوف دلاتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ
اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ تحقیق جن لوگون نے پکڑا ہے بچھڑی کو معبود اپنا سَیَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ قریب ہے کہ پہنچے
انکو غضب پروردگار انکے کا یعنی قتل ہوا اور وہ یہ ہے کہ انکی توبہ کی مقدمہ مین حکم ہوا کہ آپسمین ایک دوسرے کو تم قتل کرو چنانچہ سورہ بقر مین ذکر
اسکا گذر گیا ہے وَذِلَّةٌ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا اور خواری بیچ زندگانی دنیا کی ان گوسالہ پرستون کیواسطے اور وہ یہ ہے کہ جلا وطن
آوارہ رہین اور یا یہ کہ جزیہ انکی گردن پر رکھا گیا وَكَذٰلِكَ اور ایسے ہی یعنی جیسے کہ ہم سزا دیتے ہین گوسالہ پرستونکو ایسے ہی نَجْزِی الْمُفْتَرِیْنَ
سزا دیتے ہین ہم جھوٹ بنانیوالون کو اور گوسالہ کو خدا کہنا اس سے بڑا کیا دروغ ہوگا واقع ہین اور امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر مین
روایت ہے کہ اس آیت کو تلاوت فرمایا اور بعد اسکے فرمایا کہ دیکھیگا تو صاحب بدعت کو اور افترا اور جھوٹ بنانیوالیکو خدا اور پیغمبر اور اس کے
اہلبیت پر مگر خوار اور ذلیل وَالَّذِیْنَ عَمِلُوا السَّیِّاٰتِ اور وہ لوگ کہ عمل کئے ہین انہون نے برے جیسے کہ کفر اور گناہ ثُمَّ تَابُوْا مِنْ
بَعْدِهَا پھر توبہ کی انہون نے بعد ان برائیون اور گناہونکے وَاٰمَنُوْا اور ایمان لائے وہ کہ خدا کی اور پیغمبر کی تصدیق کی انہون نے
اور ایمان پر قائم رہے اور موافق ایمان کے عمل کیا اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا تحقیق پروردگار تیرا بعد اس توبہ کرنے کے لَغَفُوْرٌ البتہ بخشنے
والا ہے گناہون کا رَّحِیْمٌ مہربان ہے کہ بعد توبہ کی بندہ سے اس گناہ کا مواخذہ نہین کرتا ہے کیسا ہی بڑا گناہ ہو غرض یہ ہے کہ گوسالہ پرست
نادم اور پشیمان ہوکر حضرت موسیٰ کی پاس آئے اور کہا کہ ہمارے لئے استغفار کر خدا تعالیٰ کا انکے مقدمہ مین حکم ہوا کہ آپسمین ایک دوسرے کو قتل کرے
یہ ہے توبہ تمہاری ان لوگون نے ایسا ہی کیا چنانچہ سورہ بقر مین مفصل گذر گیا ہے فَاقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ کی تفسیر مین اور ستر ہزار آدمی قتل ہوئے
تب موسیٰ اور ہارون کو رحم آیا پھر خدا تعالیٰ سے درخواست کرکے انہون نے ان قتل کو معاف کرا دیا اور فرماتا ہے خدا کہ وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ
مُّوْسَی الْغَضَبُ اور جسوقت خاموش ہوا موسیٰ سے غصہ اَخَذَ الْاَلْوَاحَ تو لیا تختیونکو جو کہ باقی رہی تھین اور زمین پر سے
انکو اٹھا لیا وَفِیْ نُسْخَتِهَا اور بیچ نوشتہ ان تختیون کے هُدًی وَّرَحْمَةٌ رہنمائی حق کی اور رحمت تھی یعنی نعمت اور منفعت تھی
لِّلَّذِیْنَ هُمْ واسطے ان لوگون کے کہ وہ لِرَبِّهِمْ یَرْهَبُوْنَ واسطے پروردگار اپنے کے ڈرتے ہین یعنی اسکے عذاب سے خوف کرتے ہین اور
فرماتا ہے خدا کہ وَاخْتَارَ مُوْسٰی قَوْمَهٗ سَبْعِیْنَ رَجُلًا لِّمِیْقَاتِنَا اور پسند کیا موسیٰ نے قوم اپنی مین سے ستر مرد کو واسطے
وعدہ وقت مقرر ہمارے کے فَلَمَّآ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ پس جسوقت پکڑ لیا انکو زلزلہ رعد نے اور صاعقہ نے تجلی کی کہ وہ جلکر مر گئے
تو قَالَ کہا موسیٰ نے کہ رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ اے پروردگار میرے اگر چاہتا تو ہلاک کرتا تو انکو مِّنْ قَبْلُ پہلے اس سے
کہ ہم اپنی قوم مین سے نکل کر آئے ہین وَاِیَّایَ اور مجھکو بھی ہلاک کرتا اور اس آیت کی تفسیر مین بعضے آدمی جناب امیرالمومنین علیہ السلام سے روایت
کرتے ہین کہ بنی اسرائیل کو زلزلہ نے اسواسطے پکڑ لیا تھا کہ انہون نے موسیٰ پر ہارون کے قتل کا دعویٰ کیا تھا اور کیفیت اسکی یہ ہے کہ موسیٰ اور
ہارون اور شبر اور شبیر فرزندان ہارون پہاڑ کو چلے تھے حضرت ہارون ایک تخت پر سو رہے اور خدا تعالیٰ نے اسوقت ہارون کی روح قبض کی
اور موسیٰ نے انکو وہین دفن کیا اور جسوقت موسیٰ وہان سے واپس ہوکر بنی اسرائیل مین آئے تو انہون نے کہا کہ ہارون کیا ہوئے موسیٰ نے کہا کہ خدا تعالیٰ
نے انکو موت دی وہ مر گیا بنی اسرائیل نے کہا کہ تو نے انکو قتل کیا ہے اسواسطے کہ تو انکے نیک خلق اور نرمی مزاج سے حسد کرتا تھا موسیٰ نے کہا

کہ کچھ آدمی تم مقرر کرو میرے ہمراہ چلنے کو اس امر کو دریافت کرنیکے واسطے اُن لوگون نے ستّر آدمی پسند کرکے موسیٰ کے ہمراہ کئے اور موسیٰ اُنکو اپنے
ہمراہ لیکر ہارون کی قبر پر آئے اور ہارون کو آواز دی کہ تجھکو کسی نے قتل کیا ہے یا تو اپنی موت سے مرا ہے کہا کہ مجھکو کسی نے قتل نہیں کیا ہے مجھکو تو خدا نے
موت دی ہے پس اُن لوگونکو صاعقہ یعنی کڑک اور بجلی نے پکڑ لیا اور جلا دیا اور اکثر مفسرین کی نزدیک یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس آیت میں
اُن ستّر لوگونکا ذکر کیا ہے جنکو موسیٰ واسطے سنانے کلام خدا کی اپنے ہمراہ لیگئے تھے تاکہ یہ گواہی دیوین بنی اسرائیل میں جاکر کہ خدا تعالیٰ موسیٰ سے کلام کرتا ہے
جب اُن لوگون نے خدا کا کلام سنا تو کہا کہ ہمکو خدا تعالیٰ کو دکھلا دے اور جبتک کہ ہم خدا کو اپنی آنکھون سے نہ دیکھینگے تو یقین نہ کرینگے کہ یہ کلام خدا کا
ہے جب دیدار کا اُنہون نے سوال کیا تو ایک بجلی آئی اور اُنکو سوختہ کر گئی وہ سب مرگئے یا قریب مرنیکے پہنچے خدا تعالیٰ نے موسیٰ کی دعا سے
پھر اُنکو زندہ کیا اور اس قصہ کو خدا تعالیٰ نے پہلے بیان کیا تھا اور بعد اُسکے گوسالہ کا ذکر کیا اور پھر اُس قصہ کو شروع کیا کہ اختیار کئے موسیٰ نے
قوم اپنی میں سے ستّر آدمی کلام خدا سنانیکے واسطے اور جب اُنہون نے یقین نہ کیا کہ یہ خدا کا کلام ہے اور کہا کہ ہمکو خدا کو دکھا دے جب اُنہون نے
یہ کہا تو ایک زلزلہ اور بجلی آئی کہ اُسنے اُن سب کو جلا دیا موسیٰ نے کہا کہ اے پروردگار میرے اگر تو چاہتا تو پہلے اس سے بھی اُنکو اور مجھکو ہلاک کرسکتا تھا
دریا میں ڈبوکر جس وقت فرعون کو ڈبویا تھا پس اُس وقت تو نے اُنپر رحم کیا اور اُنکو ہلاک نہ کیا اگر اس مرتبہ بھی اپنے فضل اور کرم سے اُنکو نجات دے
تو اور زندہ کردے تو کچھ بعید نہیں ہے أَتُهْلِكُنَا کیا ہلاک کرتا ہے تو ہمکو اے پروردگار ہمارے بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاءُ مِنَّا بسبب اُس چیز کے کہ کیا
کم عقلون نے یعنی بعضے احمقون نے جو ہم میں سے دیدار کا سوال کیا تھا اُنکی جہت سے تو ہم سب کو ہلاک کرتا ہے إِنْ هِيَ إِلَّا فِتْنَتُكَ
نہیں ہے یہ زلزلہ اس صاعقہ کا مگر آزمایش تیری بندون کے واسطے کہ تکلیف پر صبر کرتے ہیں یا نہیں تُضِلُّ بِهَا گمراہ کرتا ہے تو ساتھ اس آزمایش کے
مَنْ تَشَاءُ جسکو چاہتا ہے تو کہ وہ بسبب عناد اور انکار اور تزلزل ایمان کے جو انہین صبر نہین کرتے ہین تو صابرون کے ثواب سے محروم رہتے ہین
وَتَهْدِي مَنْ تَشَاءُ اور رہنمائی حق کی کرتا ہے تو جسکو چاہتا ہے تو کہ وہ جو طالب سیدھی راہ کے ہین اُنکو تو توفیق عطا کرتا ہے وہ
اپنے مقام میں صبر کرتے ہین اور ثواب صابرون کا حاصل کرتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ معنی اُسکے یہ ہین کہ ہلاک کرتا ہے تو ساتھ اُسکی جسکو چاہتا ہے
تو اور نجات دیتا ہے تو جسکو چاہتا ہے تو خدا تعالیٰ نے موسیٰ کی زبانی فرمایا کہ طلب کرنا دیدار خدا کا حماقت ہے اور کام احمقون کا ہے نہ عقلا کا
اس سے معلوم ہوا کہ خدا کو کوئی دیکھ نہیں سکتا اور بالذات موسیٰ طالب نہوئے تھے دیدار کے بلکہ لوگون کے امر سے طالب ہوئے تھے اور اگر
دیدار خدا کا ممکن ہوتا تو اُسکے طالبون کو بیعقل نفرماتے اور دعا کرتے ہین حضرت موسیٰ کہ أَنْتَ وَلِيُّنَا تو ہی ہے دوست اور آقا
ہمارا اور مالک جمیع امور ہمارے کا فَاغْفِرْ لَنَا پس بخش تو واسطے ہمارے جو کچھ کہ ہمنے کسی اولیٰ اور بہتر امر کو ترک کیا ہے وَارْحَمْنَا اور رحم
کر تو ہمپر اپنے لطف اور کرم سے وَأَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِينَ اور تو بہتر بخشنے والا سب بخشنے والون سے ہے وَاكْتُبْ لَنَا اور لکھ تو
واسطے ہمارے یعنی ثابت کر تو فِي هَذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً بیچ اس دنیا کے نیکی کو کہ وہ فراخی معیشت کی اور قبول ہونا توبہ اور طاعت کا ہے اور
توفیق طاعت کی وَفِي الْآخِرَةِ اور بیچ آخرت کے نیکی کو کہ وہ مغفرت اور جنت ہے إِنَّا هُدْنَا إِلَيْكَ تحقیق کہ ہمنے رجوع
کی ہے طرف تیرے اور توبہ کی ہے قَالَ کہا خدا نے کہ عَذَابِي أُصِيبُ بِهِ مَنْ أَشَاءُ عذاب میرا وہ ہے کہ پہنچاتا ہون میں
ساتھ اُس عذاب کی جسکو چاہتا ہون میں کفار اور گنہگارونکو وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ اور رحمت میری وسیع ہے ہر چیز کو اور
فراخی کی ساتھ ہے یعنی رحمت میری شامل ہے ہر چیز کو دنیا میں تو مومن اور کافر کو دونو کو اور آخرت میں خاص مومنین کو جیسے کہ فرماتا ہے کہ
فَسَأَكْتُبُهَا پس قریب ہے کہ لکھونگا میں اُس رحمت کو یعنی ثابت اور واجب کرونگا اُسکو لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ واسطے اُن لوگون کے
کہ پرہیز کرتے ہین شرک اور گناہون سے وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ اور دیتے ہین زکوٰۃ کو جو کہ واجب ہے وَالَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِنَا
يُؤْمِنُونَ اور وہ لوگ ہین کہ جو ساتھ نشانیون قدرت ہمارے کے ایمان لاتے ہین اور باور کرتے ہین اور یہ کہ جو آیتین ہماری کہ نازل

کی گئی ہین اُنپر ایمان لاتے ہین اور کہتے ہین کہ رحمت خدا کی دنیا مین بر سبیل وجوب مومنین متقین کیواسطے ہی اور بر سبیل تفضل کفار کیواسطے ہی اور جسوقت یہ آیت نازل ہوئی کہ رحمتی وسعت کل شی تو ابلیس نے کہا کہ مین بھی شی ہون سو مین خدا تعالی نے فرمایا کہ فساکتبہا للمتقین جب رحمت متقیون کیواسطے ہوئی تو ابلیس اُس سے خارج ہوا اور کہتے ہین کہ یہود و نصاری نے رحمت کی تمنا کیکے کہا کہ ہم آیات خدا کا ایمان لاتے ہین اور زکوۃ کو ادا کرتے ہین ہمارے واسطے بھی یہ رحمت ثابت ہی خدا تعالی نے فرمایا کہ نہین بلکہ الذین یتبعون الرسول وہ لوگ ہین کہ پیروی کرتے ہین بھیجے ہوئے خدا کی کہ النبی الامی پیغمبر مکہ کا رہنے والا ہے وہ یعنی یہ رحمت خاص اُن لوگون کے واسطے ہی کہ جو پیروی کرتے ہین پیغمبر اُمی کی جو کہ مکہ کا رہنے والا ہے اور رسول اور نبی مین فرق ہی اسواسطے کہ نبی عام ہے اور رسول خاص ہے یعنی رسول تو نبی بھی ہو سکتا ہی اور نبی کیواسطے ضرور نہین ہی کہ رسول بھی ہو بلکہ بعض نبی رسول نہین ہوتا ہے اسواسطے کہ نبی تو وہ ہے کہ جو فرشتہ کو خواب مین دیکھتا ہی اور ظاہر بیداری مین فرشتہ کو نہین دیکھتا ہی اور رسول بیداری مین دیکھتا ہی اور رسول صاحب کتاب بھی ہوتا ہے اور رسول نبی بھی ہوتا ہی اور ہر نبی رسول نہین ہوتا اور ایک شخص مین رسالت اور نبوت دونو جمع ہوسکتے ہین اور اُمی اُس شخص کو کہتے ہین کہ جو لکھنا اور پڑھنا کسی کی وحی نہ سیکھا ہو اور حضرت کو ہمارے اسواسطے خدا تعالی نے اُمی کہا ہی کہ کسی آدمی سی لکھنا اور پڑھنا نہ سیکھے تھے اور باوجود اسکے علوم اولین و آخرین سب ظاہر کرتے اور کمال علم کا دلیل ہی حضرت کے اور معجزہ کی ہونے پر اور باوجود نہ سیکھنے پڑھنے اور لکھنے کے لکھنا اور پڑھنا سب جانتے تھے اور آیتون سے ثابت ہوتا ہے کہ مراد یہان اُمی سے وہ ہے کہ جو ام القری کا یعنی مکہ کا رہنے والا ہے اور ہمارے حضرت مکہ کے رہنے والے تھے اور مکہ کو ام القری اسواسطے کہتے ہین کہ وہ اصل ہو سب شہرون کی اور ام معنی اصل ہی اور قری بستیون اور شہرون کو کہتے ہین اور امام محمد باقر علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ رسول خدا کو امی کسواسطے کہتے ہین فرمایا کہ وہ حضرت منسوب ہین طرف مکہ کی اور مکہ کو خدا تعالی نے ام القری فرمایا ہی اپنے قول مین چنانچہ فرمایا ہی کہ لتنذر ام القری ومن حولہا اور ام القری نام مکہ کا ہی اسواسطے امی حضرت کو کہتے ہین اور حضرت جواد علیہ السلام سے کسی نے اسکو پوچھا تو فرمایا کہ لوگ کیا کہتے ہین کہا کہ کہتے ہین کہ حضرت کو امی اسواسطے کہتے ہین کہ حضرت لکھنا خوب نہین جانتے تھے فرمایا کہ لعنت ہو خدا کی اُن لوگون پر جو ایسا کہتے ہین یہ امر کہان سے اور حال یہ ہے کہ خدا تعالی فرماتا ہی کہ ہو الذی بعث فی الامیین رسولا منہم یتلوا علیہم آیاتہ ویزکیہم ویعلمہم الکتاب والحکمۃ یعنی وہ خدا وہ شخص ہی کہ بھیجا ہے اُسنے بیچ ناخواندون کے پیغمبر کو انہین سے کہ پڑھتا ہی اوپر اُنکے آیتین اُسکی اور پاکیزہ کرتا ہے اُنکو اور سکھلاتا ہی اُنکو کتاب اور شریعت پس کیونکر سکھلاتے تھے اُنکو وہ چیز کہ جسکو خوب نہین جانتے تھے قسم خدا کی کہ رسول خدا پڑھتے تھے اور لکھتے تھے بہتر زبانون کو اور امی حضرت کا نام اسواسطے ہوا ہے کہ وہ مکہ کے رہنے والے تھے اور مکہ اصلون شہرونکی ہے اور یہ موافق قول حقتعالی کے ہی کہ فرمایا ہی لتنذر ام القری ومن حولہا اور فرمایا ہی جناب حضرت کے اوصاف مین کہ الذی یجدونہ وہ پیغمبر کہ پاتے ہین وہ یہود اور نصاری اُسکو یعنی اُسکے نام اور صفت کو مکتوبا عندہم لکھا ہوا نزدیک اپنے فی التوراۃ بیچ توریت کے توریت مین لکھا ہی کہ احمد الضحوک القتال یرکب البعیر یا خذا شملہ یعنی وہ پیغمبر ہے احمد خندان تبسم کرنیوالا کارزار کرنیوالا اہل عناد سے کہ سوار ہوگا اونٹ پر اور لیویگا یعنی لئکا یئگا شملہ کو وسیلہ اثنا عشر عظیما اور عفو لا امتہ عظیمۃ یعنی اور قریب ہی کہ پیدا ہون اُس سے بارہ بزرگ اور تاخیر کر دینگے اسکے واسطے ایک امت عظیم الشان اور بزرگ کے اور دوسری جگہہ پیدایش کے سفر مین یا مین لکھا ہی کہ خدا نے ابراہیم سے فرمایا ہی کہ بیٹے اسمعیل کیواسطے تیری بات سنی مین اسکو برکت دونگا بہت اور برومند کرونگا بہت اور افزایش دونگا بہت وسیلے سے ماد ماد کی اور اُس سے بارہ رئیس اور بادشاہ پیدا ہونگے اور اُسکی ایک بڑی امت بناؤنگا نصاری کہتے ہین کہ بارہ بادشاہ سے مراد بارہ بیٹے اسمعیل کے ہین پہلا بارہ بیٹے اسمعیل کے کہان تھے کہ جنہون نے دعوی ریاست کا کیا تھا اور اُنمین تو یہ بات تھی کہ وسیلہ سے ماد ماد کے افزایش دونگا اور اُس سے بارہ رئیس پیدا ہونگے وہ ماد ماد کون ہی اور اُسکی اولاد بارہ رئیس کون ہین یہ امر ہرگز درست نہین ہو سکتا ہی بجز ذات پاک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کہ ماد ماد حضرت کا نام ہی اور بارہ رئیس مراد اُنکی اولاد سے ہین کہ وہ دوازدہ

امام علیہم السلام ہین اور اولاد اسمعیل سے کوئی پیغمبر نہین ہوا سوائے ہمارے پیغمبر صلعم کے اور امت بھی ایسی بڑی کسی پیغمبر کی نہین ہوئی کہ جو مشرق سے مغرب تک ہے اور محمد کا لفظ دوسری زبانمین جا کر ماد ماد ہو گیا تو اسکا کچھ مضایقہ نہین ہے کہ محمد تلفظ مین ماد ماد کے قریب ہے اور سوا اسکے یہ ہے کہ زبان عبرانی مین ماد ماد کے معنے کثیر کے ہین کہ حضرت باعث ہوئے کثرت اور افزائش اسمعیل کے اور مناسبت ماد ماد کو محمد سے یہ ہے کہ محمد باب تفعیل سے ہے اور خاصہ اس باب کا مبالغہ اور کثرت ہے اور ماد ماد کے معنی بھی کثیر کے ہین اور استثنا کی اٹھارہوین باب مین لکھا ہے کہ خدا تعالے نے حضرت موسی کیطرف خطاب کیا ہے کہ مین بنی اسرائیل کیواسطے انکے بھائیون سے تیری مانند ایک نبی قائم کرونگا اور اپنا کلام اسکے منہ مین ڈالونگا اور جو کچھ مین اسکو فرماؤنگا وہ اُنسے کہیگا اور جو کوئی اُس نبی کا حکم نہ سنیگا قوم سے وہ کاٹ ڈالا جائیگا اور مین اُس سے انتقام لونگا اور یہی خبر اعمال الحواریین کے تیسرے باب مین ہے پس یہ خبر منصفون کے نزدیک حضرت عیسی کی ہرگز نہین ہوسکتی اسواسطے کہ حضرت عیسی بنی اسرائیل کے بھائیون سے نتھے بلکہ بنی اسرائیل ہی مین سے وہ بھی تھے اور بنی اسرائیل کے بھائی اولاد اسمعیل ہین نہ بنی اسرائیل کہ اپنا نفس اپنا بھائی نہین ہوسکتا اور نہ حضرت عیسی حضرت موسی کی مانند تھے اسواسطے کہ حضرت موسی آدمی تھے اور حضرت عیسی نصاری کے نزدیک آدمی نتھے بلکہ فرزند خدا تھے اور شرع موسی کی جبری اور انتقامی تھی اور شرع عیسی کی ایسی نتھی بلکہ وہ زاہد اور فقرا کے لباس مین تھے اور کسی چیز پر جبر نکرتے تھے اور کتاب پیدائش مین دو جگہ اولاد اسمعیل کو بنی اسرائیل اور بنی عیص کے بھائیون سے لکھا ہے اور بالاتفاق بنی عیص مین سے کوئی پیغمبر نہین ہوا ہے پس چاہیے کہ مراد بنی اسرائیل کی بھائیون سے اولاد اسمعیل ہون اور اولاد اسمعیل مین سوائے پیغمبر ہمارے کے کوئی پیغمبر نہین ہوا ہے اور اگر بنی اسرائیل مراد ہوتی تو تخصیص عیسی کی کیا تھی اسواسطے کہ صدہا پیغمبر بنی اسرائیل مین گزرے ہین پس مراد اُس سے ہمارے پیغمبر ہین اور یہ بشارت حضرت محمد صلعم کی پیغمبر ہونے کی ہے کہ وہ بنی اسرائیل کے بھائیون یعنی اولاد اسمعیل مین سے تھے اور اولاد اسمعیل مین کوئی پیغمبر سوائے ہمارے پیغمبر کے نہین ہوا ہے اور ہمارے پیغمبر حضرت موسی کی مانند آدمی اور صاحب شرع بھی تھے اور شرع انکی جبری اور انتقامی ہے اور جسقدر حکم ہمارے پیغمبر کا نہ مانا وہ کاٹا گیا اور حضرت عیسی کا جس نے حکم نمانا اسپر انہون نے کچھ جبر نکیا اور حضرت عیسی اگرچہ حکم جدید لائے لیکن شرع انکی انتقامی نتھی اور فرماتا ہے خدا کہ **وَالْاِنْجِيْلِ** اور بیچ انجیل کے یعنی رسول خدا کی صفات کو پاتے ہین وہ لکھا ہوا بیچ انجیل کے انجیل مین لکھا ہے کہ حضرت عیسی خبر دیتے تھے کہ ان ذاھب الی ربی وسیاتیکم الفارقلیطا یعنی تحقیق مین جانیوالا ہون طرف پروردگار اپنے کی یا یہ لفظ الی ربکم یعنی مین جانیوالا ہون مین طرف باپ اپنے کی اور قریب ہے کہ آئیگی تمہارے پاس فارقلیطا اور مراد فارقلیطا سے ہمارے پیغمبر صلعم ہین اور تفصیل سے یہ بشارت انشاء اللہ تعالی سورہ صف مین مذکور ہوگی اور سوائے اسکے توریت مین اور توریت اور انجیل مین اور صحیفہ اشعیا اور ارمیا وغیرہ مین ہمارے پیغمبر صلعم کی بشارتین بہت مذکور ہین اور وہ ایسی بشارتین ہین کہ سوائے ہمارے پیغمبر صلعم کے کسی اور پیغمبر پر منطبق نہین ہوتے ہین لیکن یہود اور نصاری نے بسبب تعصب سب کو آئین ناحق اور بیجا تاویلین کر کے دگرگون کر دیتے ہین اور وہ پیغمبر کہ جسکے مومنین متقین پیروی کرتے ہین **يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ** حکم کرتا ہے وہ ان مومنین کو ساتھ نیکی کے کہ وہ توحید اور اعمال نیک ہین **وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ** اور منع کرتا ہے وہ انکو برائی سے کہ وہ برے شرک ہے اور اعمال بد ہین **وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ** حلال کرتا ہے واسطے انکے پاکیزہ کھانو کو کہ جنکو مشرکون نے حرام کیا تھا مثل سائبہ اور بحیرہ وغیرہ کے **وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ** اور حرام کرتا ہے اوپر انکے ناپاک کھانو کو مثل مردار اور خوک اور خون وغیرہ کے **وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ** اور اُتارتا ہے اُنسے بوجھ انکو اور اصر کو ابن عامر نے اصار پڑھا ہے جمع کا صیغہ اور بوجھ کے اُتارنے سے مراد یہ ہے کہ امت پر احکام سخت نہین کرتا ہے **وَالْاَغْلٰلَ** اور اُتارتا ہے طوقون کو **الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ** جو کہ تھے اوپر انکے زمانہ موسی مین یعنی جو احکام کہ گران اور شاقہ موسی کے زمانہ مین تھے جیسے کہ کاٹ ڈالنا اُس عضو کا جس سے گناہ صادر ہوا ہو اور قطع کرنا اُسقدر کپڑے کا کہ جہانتک اُسمین نجاست لگی ہوئی ہو اور پچاس رکعتین نماز یومیہ کی ہر روز

رات کو اور دن مین اور چھ مہینے کی روزے تمام سال ہین اور مقرر کرنا قصاص کا قتل عمد اور خطا مین یہہ سب بوجہ بہاری جو کہ دشمن تھے ان سب سے
سبک کر دیا فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ پس وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین ساتھ اُسکے یعنی ساتھ دین نبی اُمی کے وَعَزَّرُوْهُ اور قوت دی ہے اُنہون
نے اُس نبی کو وَنَصَرُوْهُ اور مدد کی ہے اُنہون نے اُسکے دشمنون کے مقابلہ مین وَاتَّبَعُوا اور پیروی کی ہے اُنہون نے النُّوْرَ الَّذِيْٓ
اُنْزِلَ مَعَهٗٓ نور کی جو کہ نازل کیا گیا ہے ہمراہ اُسکے کہ وہ قرآن ہے اور ایک روایت مین یہہ ہے کہ وہ علی بن ابیطالب ہے اُولٰٓئِكَ یہہ لوگ
کہ جو ایمان لائے ہین اور تعظیم اور مدد کی اُنہون نے اس پیغمبر کی هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وہ ہین رستگاری پانیوالے عذاب سے اور پہنچنے والے
قریب رحمت اور ثواب کی اور حضرت امام حسن مجتبیٰ سے روایت ہے کہ ایک گروہ یہود کا رسول خدا صلعم کی خدمت مین حاضر ہوا اور اس گروہ کے آدمیون نے
کہا کہ اے محمد تو اپنے تئین پیغمبر خدا گمان کرتا ہے اور تو کہتا ہے کہ خدا کیطرف سے تجھپر وحی آتی ہے جیسے کہ موسیٰ کو وحی آتی تھی یہہ سنکر جناب رسول خدا صلعم
ایک ساعت خاموش رہے اور بعد اسکے فرمایا کہ ہان مین سردار اولاد آدم کا ہون اور فخر نہین کرتا ہون اور مین خاتم النبیین اور رسول رب العالمین
اور امام المتقین ہون یہودیون نے کہا کہ تو کسکی طرف پیغمبر ہو کر آیا ہے عرب کیطرف آیا ہے یا عجم کیطرف آیا ہے یا ہماری طرف خدا تعالیٰ
نے آیت نازل کی چنانچہ فرماتا ہے کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اے آدمیو اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ تحقیق مین پیغمبر خدا کا ہون طرف تمہارے
جَمِيْعَا سب کے جیسا حال واقع ہوا ہے مین کل دنیا کی طرف پیغمبر ہو کر آیا ہون جسقدر کہ دنیا مین ہین یہہ نہ کہ بعضون کی طرف پیغمبر ہو کر آیا ہون اور بعضون کی طرف
نہین آیا ہون جیسے کہ پہلے انبیا ہوئے تہے الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وہ خدا کہ خاص واسطے اسکے ہے بادشاہی آسمانون
کی اور زمین کی اور سب اُسی کے دست قدرت کی تصرف مین ہین لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ نہین ہے کوئی معبود سزاوار
پرستش سوا اُسکے مگر خدا کہ زندہ کرتا ہے اور مار ڈالتا ہے وہ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ پس ایمان لاؤ تم ساتھ خدا کے کہ جسکی تعریف تمنے سنی وَ
رَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ اور ساتھ پیغمبر بھیجے ہوئے اُسکے کہ نبی اُمی ہے وہ رہنے والا مکہ کا الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ جو کہ
ایمان رکھتا ہے ساتھ وحدانیت خدا کی وَكَلِمٰتِهٖ اور کلمون اُسکے کہ وہ کتابین ہین جو بھیجی ہوئی انبیا پر اور اُسکے سوا دوسرے پیغمبر
وَاتَّبِعُوْهُ اور پیروی کرو تم اس پیغمبر کی کہ اے آدمیو لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ تاکہ تم راہ حق کو پاؤ تم جو کہ بہشت مین جانیکی
راہ ہے اور کعب الاحبار سے اس آیت کی نازل ہونیکے سبب مین اسطرحسے روایت ہے کہ توریت مین لکھا ہے کہ خدا کہتا ہے کہ قریب ہے کہ تمہارے پاس
وہ پیغمبر آئے کہ جو خوشخبری دینے والا اور ڈرانیوالا ہو لوگونکو اور نگہبان مومنین کا ہو اور بدخو اور سخت خلق نہو اور بازار مین آواز کرنیوالا نہو اور
خطا کرنیوالون کو معاف کریگا اور ہم اُسکو اپنے قرب اور جوار مین لینگے تاکہ دین کج کو اُسکے سبب سے سیدھا کرین اور جو دل کہ بستہ ہین اُسکے
سبب سے کھولین اور آنکھونکو اندھون کی اُسکے باعث سے روشن کرین اور بہرونکو اُسکی حجت سے سننے والا کرین اور مکہ مین وہ پیدا ہو اور مدینہ کو
ہجرت کرکے روانہ ہو اور بادشاہی اُسکی شام مین ہو اور امت اُسکی صاحب حمد اور شکر ہون اور وضو سے ہون اور لباس لٹکانے سے اور
ہونا کہ پاکیزہ آلودہ نہو اور واسطے ادا کرنے نماز کی آفتاب کو ملاحظہ کرتے رہین کہ وقت نماز کا ہو گیا ہے یا نہین اور جسجگہ انکو نماز کا وقت ہو جاوے
اُسیجگہ وہ نماز دل ہو جاوین اور نماز مین اسطرح صف بنا کر کھڑے ہون جیسا کہ جہاد کیواسطے صف باندہ کر کھڑے ہوتے ہین اور وہ جبرئیل
کی اولاد مین سے ہو اور سب پیغمبرونکے آخر ہو کہ اُسکے بعد کوئی پیغمبر نہو اور ابراہیم کے دین پر ہو اور عربی زبان ہو اور چادر کو کمر سے باندہا ہو اور اپنے
اعضا کو وضو اور مسح کرے اور اُسکی آنکھون مین کچھ سُرخی ہو اور مہر نبوت درمیان دونو شانون کے ہو اور قد اُسکا نہ کوتاہ ہو نہ دراز ہو اور عصا کو
ہاتھ اور تھوڑی چیز پر قناعت کرے اور دراز گوش پر سوار ہو اور بازار کو جاوے اور جہاد کرے اور مال غنیمت لیوے اور ظلم کر اپنے سنانہ پر کہے اور کسی
برا اور خوف نکرے اگر قوم نوح مین وہ ہوتا تو وہ لوگ ہلاک نہوتے اور اگر درمیان عاد کے وہ ہوتا تو اُنکی بیخ کنی نہوتی اور اگر قوم ثمود مین وہ
ہوتا تو وہ لوگ چیخ مین جبرئیل کے گرفتار نہوتے اور وہ امی ہو اور سختی اور نرمی مین ہر حال مین خدا کا حمد اور شکر کرنیوالا ہو اور بلاد اُسکے مصاحب ہون

اور اپنی قوم کی ہاتھون سے بہت آزار کھینچے اور مدینہ مین پہنچے تو اُنپر جہاد کرے اور بعض اوقات اُنپر غالب ہو اور آخر کو بالکل غالب ہو اور ایک
جماعت اُسکی ہمراہ ایسے ہون کہ وہ صرف نیکی طرف بجلی سے زیادہ جلدی کرنیوالے ہون اور جہاد مین بڑے بہادر اور شجاع ہون اور اپنے زمانہ کے
بڑے زاہد اور عابد ہون اور ہیبت اور دبدبہ اُسکا ایسا ہو کہ دشمن اُسکے خوف سے ایک مہینے کی راہ دور ہو جاوین اور اپنی ذات سے وہ جہاد
مین حاضر ہو اور دشمنون سے کارزار کرے یہانتک کہ اُسکو زخمی کرین اور نیکی کا لوگون کو حکم کرے اور برائی سے اُنکو منع کرے اور جسوقت خدا تعالی
نے حضرت کے اوصاف بیان کئے تو یہود اور نصارا کو خبر کی کہ اُسکا اوصاف توریت اور انجیل مین موجود ہین دیکھلو تاکہ راستی اُسکے
دعوے کی تمپر روشن ہو جاوے اور بعد اُسکے حضرت کو حکم کیا کہ تمام عرب اور عجم کو خطاب کرا اور درمیان اُنکے آواز دے کہ مین پیغمبر ہون خدا کا اور
تم سب کیطرف بھیجا ہوا آیا ہون چنانچہ وہ کل آیت پہلے اس سے گذر گئی ہے اور اب خدا تعالی پھر موسیٰ اور بنی اسرائیل کا قصہ شروع کرتا ہے
چنانچہ فرماتا ہے کہ **وَمِنْ قَوْمِ مُوسٰی اُمَّةٌ یَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ** اور قوم موسیٰ کے سے ایک گروہ ہے کہ ہدایت
کرتے ہین وہ ساتھ حق کے لوگون کو **وَبِهٖ یَعْدِلُوْنَ** ۰ اور ساتھ اُسی حق کے عدالت کرتے ہین کہتے ہین کہ مراد امت سے یہان
اہلکتاب ہین جو کہ ہمارے پیغمبر پر ایمان لاتے تھے مثل عبد اللہ بن سلام اور بحیرا راہب وغیرہ کے اور مشہور یہ ہے آیت کی تفسیر مین یہ ہے کہ بعد
حضرت موسیٰ کی اور فوت ہونے اُنکے خلیفہ یوشع کی بنی اسرائیل مین فتنہ اور فساد بہت ظاہر ہوا اور کفر اور قتل انبیا اور حسد و معاصی اور فسق
بہت وقوع مین آیا ایک گروہ نے اُنمین سے نہایت عاجزی سے خدا تعالی سے درخواست کی کہ خداوندا ہم مین اور تمام بنی اسرائیل مین جدا
ڈالدے خدا تعالی نے اپنی قدرت سے زمین مین ایک سرنگ کشادہ کر دیا اور وہ اُس راہ سے ایک سال اور چھ مہینے تک چلے گئے یہانتک کہ
ملک چین کی پیچھے ایک میدان مین پہنچے اور اُسجگہ اپنے مکان بنا کر وہانکی سکونت اختیار کی اور پیغمبر خدا صلعم نے شب معراج اُنکو دیکھا اور قرآن
کی دس سورتین جو کہ مکہ مین نازل ہوئی تہین وہ اُنکے روبرو پڑہین وہ سب ایمان لائے اور حضرت نے وہین رہنے کا اُنکو حکم دیا اور فرمایا کہ
سنیچر کو ترک کرو اور اب اولاد اُنکی وہان موجود ہے اور ہمارے قبلہ کیطرف وہ نماز پڑہتے ہین اور زکوٰۃ کو ادا کرتے ہین اور سوا اُسکا اور کوئی
حکم شرع کا اُنکو نہین پہنچا اور یہ آیت اُن لوگون کی تعریف مین ہے اور امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ یہ لوگ چین کے پیچھے رہتے ہین
اور درمیان اُنکے اور اہل چین کی ایک وادی ریت کا واقع ہوا اور کچھ تغیر و تبدل اُنہون نے نہین کیا ہے شب کو اُنکے یہان بارش ہوتی
ہے اور دن کو آفتاب تابان رہتا ہے اور زراعت کرتے ہین اور ہم مین سے اُنکے پاس کوئی نہین پہنچا ہے اور نہ اُنمین سے کوئی ہمارے پاس
آیا ہے اور ایک شخص کا مال اُنمین سے دوسرے شخص سے کمتر نہین ہے اور نہ کسی کو وہ کسیکا مال ہے بسبب تونگری کی کہ دوسرے کی احتیاج کسی کو
نہین ہے اور ایک روایت مین یہ ہے کہ حضرت صاحب الامر کے ہمراہ وہ نکلین گے اور بعد اسکے خدا تعالی بنی اسرائیل کا حال بیان کرتا ہے
وَقَطَّعْنٰهُمُ اور متفرق کیا ہمنے اُن بنی اسرائیل کو **اثْنَتَیْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا** بارہ فرقے گروہ گروہ اور اسباطا
بدل ہے اثنا عشرۃ سے اور اسباط جمع سبط کی ہے اور سبط اولاد پسر کو کہتے ہین اور یہان مراد فرزندان یعقوب سے ہے اور یعقوب کے بارہ پسر
تھے ہر سبط ایک پسر کی اولاد ہے اور اسباط یعقوب کی اولاد کو کہتے ہین جیسے کہ اسمعیل کی اولاد کو عرب مین قبائل کہتے ہین اور خدا تعالی
نے یعقوب کی اولاد کی بارہ فرقے اسواسطے کئے کہ اُنکے آپسمین فرق ہو جاوے کہانے اور پینے مین اور ہر فرقہ اپنے رئیس کیطرف رجوع کرے اور
موسیٰ پر امر سہل ہو جاوے اور بارہ فرقون کی بارہ رئیس ہونیکا ذکر پہلے اس سے سورہ مائدہ مین اثنا عشر نقیبا کی تفسیر مین گذر گیا ہے اور کہتے
ہین کہ جسوقت بنی اسرائیل میدان تیہ مین گہر گئے اور راہ نکلنے کی وہان سے میسر نہوئی جیسے کہ سورہ مائدہ مین گذرا ہے اور حرارت آفتاب
تشنگی اُنکو شدت سے ہوئی تو بیتاب ہو کر حضرت موسیٰ کی پاس آئے اور پانی اُنسے طلب کیا اور جسوقت موسیٰ تیہ مین آئے تھے تو ایک پتھر
نے اُنکو آواز دی تھی کہ تو مجھکو اُٹھا لے مین تیری کام آونگا اور وہ بہشت کا پتھر تہا حضرت موسیٰ نے اُسکو اُٹھا لیا تہا جب ان لوگون

قصہ حضرت موسیٰ اور بنی اسرائیل کا

پانی مانگا تو حضرت موسیٰ کو خدا کا حکم آیا کہ اے موسیٰ پتہر کو توڑ بہین جو پتہر ہے اسکو باہر نکالکر اسمین عصا کو اپنے مار حضرت موسیٰ نے اس پتہر مین
عصا کو مارا اسمین سے بارہ چشمے جاری ہوے اس قصہ کو خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اور وحی کی
ہمنے طرف موسیٰ کی اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗٓ جسوقت پانی چاہا اس سے قوم اسکی نے میدان تیہ مین اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ
یہہ کہ مار تو ساتہ عصا اپنے کی پتہر کو یعنی اپنے عصا کو پتہر مین مار حضرت موسیٰ نے موافق حکم کے عصا کو پتہر مین مارا فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا
عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ پس جاری ہوے اس پتہر سے بارہ چشمے بعدد دوازدہ سبط بنی اسرائیل قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ
تحقیق کہ جانا ہر آدمی نے ہر سبط مین سے چشمے اپنے کو اور دوسرے سبط کے چشمہ پر نہ گیا یہہ احسان تہا خدا کا ان لوگون پر اور ایک اور احسان کو
بیان کرتا ہے کہ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ اور سایہ بان کیا ہمنے اوپر انکے ابر کو تا کہ حرارت آفتاب سے ایذا نپاوین اور ایک اور احسان
بیان کرتا ہے کہ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ؕ اور نازل کیا ہمنے اوپر انکے من اور سلوی کہ من مثل ترنجبین کے اور سلوی
مانند بٹیر کے تہا اور تفصیل اسکی سورہ بقر مین گزر گئی ہے اور کہا ہمنے انکو کہ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ کہاؤ تم پاکیزہ کہانو
اچہی چیزین سے کہ روزی دی ہے ہمنے تمکو اور اسکو اٹہا نہ رکہو لیکن بعضون نے رکہہ چہوڑا اور وہ بگڑ گیا اسحال کو خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے کہ
وَمَا ظَلَمُوْنَا اور نہ ظلم کیا انہون نے ہمپر اس اٹہا رکہنے مین اور سوا اسکے اور گناہون مین وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ
اور لیکن تہے وہ جانون اپنی پر ظلم کرنیوالے بسبب نافرمانی خدا کے اور ذکر اسکا سورہ بقر مین گزر گیا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ وَاِذْ قِيْلَ لَهُمُ اور
یاد کر تو اے محمد صلعم جسوقت کہ کہا گیا واسطے ان بنی اسرائیل کے بعد لڑائی چار دن کی اور انپر فتح پانیکے بعد کہ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ
سکونت کرو تم اس بستی مین یعنی بیت المقدس مین یا اریحا یا ایلیا مین اور اذ قیل سے پہلے اذکر محذوف ہے وَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ اور
کہاؤ تم اس بستی مین سے جہان کہین چاہو تم وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ اور کہو تم حطہ مراد اس کلمہ کے کہنے سے استغفار اور بخشش چاہنی ہے خدا سے یعنی کہو کہ اے
خدا بخش تو گناہ ہمارے وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا اور داخل ہو تم دروازہ مین اس بستی کی سجدہ کرنیوالے ہوکر واسطے ادا کرنے شکر خدا
کے یہان تہہ ہے اور سجدہ حال واقع ہوا ہے اور تحقیق حطہ اور سجدا کی پہلے اس سے سورہ بقر مین گزر گئی ہے اور فرماتا ہے خدا کہ تم ایسا کروگے تو
نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيْٓــٰٔتِكُمْ ؕ بخشینگے ہم واسطے تمہارے خطاؤن تمہاری کو اور بعضون نے خطیاتکم خطایا پڑہا ہے اور بعضے خطیتکم پڑہتا
واحد کا صیغہ اور فرماتا ہے خدا کہ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ قریب ہے کہ زیادہ کرین ہم جزا کو نیکی کرنیوالون کی یعنی ثواب انکی نیکیون کا
زیادہ کرین کہ انکے درجون کو ہم بلند کرین فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا پس بدل ڈالا ان لوگون نے کہ ظلم کیا انہون نے مِنْهُمْ ان
بنی اسرائیل مین سے قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ کہنے کو غیر اسکے کہ کہا گیا تہا واسطے انکے یعنی حطہ کی جگہ انہون نے حنطہ کہا
فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ پس بہیجا ہمنے اوپر انکے عذاب کو آسمان سے خاص ان لوگون کے واسطے بِمَا كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ
بسبب اسکے کہ تہے وہ کہ ظلم کرتے تہے اپنے نفسون پر کہ جو انسے کہا جاتا تہا اسکے برخلاف کرتے تہے وہ اور کہتے ہین کہ عذاب انکو یہہ ہوا کہ آسمان سے ایک
بیماری طاعون کی ایسی نازل ہوئی کہ ایکساعت مین چوبیس ہزار آدمی انکے مرگئے اور ایک روایت مین ہے کہ ایک لاکہہ بیس ہزار
آدمی مرگئے تہے اور تفسیر اس آیت کی سورہ بقر مین گزر گئی ہے اور فرماتا ہے خدا اپنے حبیب کو کہ وَسْـَٔلْهُمْ اور پوچہہ تو ان یہودیون سے
اے محمد صلعم بطریق توبیخ اور سرزنش نہ بطور استفہام عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ ۘ حال اس بستی کے
کہ جو تہی نزدیک دریا کی اور نام اس بستی کا ایلہ تہا اور درمیان مدین اور طور کے تہی وہ کنارہ پر دریاے قلزم کے اور حضرت موسیٰ کی شریعت پر
وہ لوگ تہے اور روز شنبہ کی تعظیم کرنیکا انکو حکم تہا اور شنبہ کے روز انکو مچہلیون کے شکار کا حکم نہ تہا بلکہ اسروز شکار کرنا انپر حرام تہا اور ان لوگون
ایک حیلہ سے شکار کیا اسروز کو بہی اسطور سے کہ شنبہ کے روز مچہلیونکو حوضون مین جمع کرتے تہے اور ایک شنبہ کو بلا تردد ان مچہلیونکو پکڑ لیتے تہے چنانچہ

سورہ بقر میں فلما اٰتٰہم کونوا قردۃ خاسئین کی تفسیر مین مفصل گزر گیا ہی اور اس فعل سی آگے حضرت داؤد پیغمبر نے اُنپر لعنت کی اور خدا تعالیٰ
انکو سیار بنادیا اُس قصہ کیطرف خدا تعالیٰ اشارہ کرتا ہے اور اپنے حبیب کو حکم کرتا ہے کہ تو بنی اسرائیل سے اُس بستی کے لوگون کا حال پوچھ
اِذْ یَعْدُوْنَ جسوقت حد سی گزرے وہ فِی السَّبْتِ بیچ روز شنبہ کے کہ باوجود ممانعت کی مچھلیونکا شکار اُس روز اُنہون نے کیا
اِذْ تَاْتِیْهِمْ حِیْتَانُهُمْ جسوقت انکے پاس مچھلیان آتی تہین اُنکی یَوْمَ سَبْتِهِمْ روز شنبہ اُنکی کے کہ حرام تہا اُس روز شکار کرنا اُنکا
شُرَّعًا ظاہر ہوکر یہ حال واقع ہوا ہی یعنی شنبہ کے روز تو مچھلیان آتی تہین پانی پر ظاہر ہوکر اور پانی پر پڑی ہوئی بخوف و خطر کے
مونہہ اپنے پانی سی باہر نکالے ہوئے وَیَوْمَ لَا یَسْبِتُوْنَ لَا تَاْتِیْهِمْ اور جسدن کہ نہین عمل شنبہ کا کرتے تہو تو نہین آتی تہین وہ مچھلیان
یعنی جس روز کہ تعظیم کا انکو حکم نتہا اور وہ ایام سوائے شنبہ کے تہے یکشنبہ دوشنبہ سہ شنبہ چہار شنبہ پنجشنبہ جمعہ ان دنون مین وہ مچھلیان نہین
آتی تہین اور کہتے ہین کہ شنبہ کے روز کثرت سی مچھلیان پانی پر ظاہر ہوتی تہین اور چلی آتی تہین اور جب شنبہ تمام ہوجاتا تہا تو وہان سے
چلی جاتی تہین اور تا شنبہ آئندہ پہر انکو وہان کوئی نہ دیکہتا تہا اور فرماتا ہی خدا کہ كَذٰلِكَ نَبْلُوْهُمْ اسیطرح آزماتے ہین ہم
انکو یعنی معاملہ آزمانیوالونکا ساکرتے ہین ہم اُنسے بِمَا كَانُوْا یَفْسُقُوْنَ بسبب اسکے کہ تہو وہ کہ باہر ہوتے تہو حکم ہمارے سے اور
کہتے ہین کہ ایلہ کے رہنے والے شنبہ کے روز کو سمندر کی راہ پر مچھلیان دیکہتے اور سوائے اسکے اور کسی روز نہ دیکہتے یہ امر انپر بہت شاق اور
ناگوار تہا اور شنبہ کے روز شکار کرنیکا حکم نتہا اُن لوگون نے ایک حیلہ کیا کہ حوض بنائے اور حوضون سے دریا تک نالیان کہود کرلیگئے شنبہ
کے روز مچھلیان دریا مین آتین تو وہ لوگ اُن مچھلیونکو نالیون کے رستہ سے حوضون مین لیجاتے جسوقت حوض مچھلیون سے پر ہوجاتے تو
راہ کو انکے جالون سے بند کردیتے تہو کہ پہر وہ واپس دریا مین نہ چلے جاوین اور یکشنبہ کو انکا شکار کرتے جب بہت دن گزر گئے اور خدا
انپر نازل نہوا تو دلیر ہوگئے اور شنبہ کو بہی شکار کرنیلگے اور مفصل اسکی تفسیر سورہ بقر مین مذکور ہے قردۃ خاسئین کی تفسیر مین اور کہتے ہین
شہر ایلہ مین ستر ہزار مرد تہے اور انکے تین فرقے ہوگئے تہو ایک فرقہ تو انمین سے اس فعل ناشایستہ کو عمل مین لاتا تہا کہ وہ مچھلیونکا شکار
کرتے تہے اور ایک فرقہ اس فعل سے انکو منع کرتا تہا اور تیسرا فرقہ نہ شکار کرتا تہا اور نہ شکار کرنیوالون کو شکار سے منع کرتا تہا اور یہ تیسرا
فرقہ منع کرنیوالے فرقہ کو کہتا تہا کہ تم انکو کیون منع کرتے ہو کہ خدا تعالیٰ عنقریب انپر عذاب نازل کرنیوالا ہی اُس حال کو خدا تعالیٰ بیان کرتا
چنانچہ فرماتا ہی کہ وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ اور پوچھ تو اے محمد صلعم جسوقت کہا ایک فرقہ نے اُنمین سے منع کرنیوالونکو یعنی اس
فرقے نے کہ جو شکار کرتے تہو اور نہ شکار کرنیوالونکو منع کرتے تہو اُن لوگون نے منع کرنیوالون کو کہا کہ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمَا کسواسطے
نصیحت کرتے ہو تم اُس قوم کو کہ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ خدا عذاب کرنیوالا اُنکا ہی دنیا مین نافرمانی کی جہت سے اَوْ مُعَذِّبُهُمْ یا عذاب
کرنیوالا اُنکا ہی آخرت مین عَذَابًا شَدِیْدًا عذاب سخت کہ وہ عذاب آتش دوزخ کا ہی اور یہ اُن لوگون نے انکو اسواسطے کہا تہا
کہ نافرمانی اُن شکار کرنیوالون کی اُنپر ظاہر ہوگئی تہی اور جانتے تہے کہ وہ نصیحت انکو کچہ فائدہ نہ بخشے گی اور جسوقت کہ منع کرنیوالون کو
اُن لوگون نے نصیحت کہا کہ تم انکو کیون نصیحت کرتے ہو کہ خدا تعالیٰ انکو ہلاک کرنیوالا یا عذاب کرنیوالا ہی تو اُن لوگون نے اُنکے
جواب مین کہا کہ ہم انکو اسواسطے نصیحت اور منع کرتے ہین کہ کل کو ہمسے خدا پوچہیگا کہ حکم کرنا نیکی کا اور منع کرنا برائی سے تمپر واجب تہا تم نے
انکو کیون منع نکیا اسواسطے ہم منع کرتے ہین تا کہ خدا کے روبرو ہمکو منع کرنیسے ایک عذر ہو چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ قَالُوْا کہا اُن منع
کرنیوالون نے کہ نصیحت ہماری اُن شکار کرنیوالونکو مَعْذِرَةً واسطے عذر کے ہی اِلٰى رَبِّكُمْ طرف پروردگار تمہارے کے وَلَعَلَّهُمْ
یَتَّقُوْنَ اور تا کہ وہ لوگ ڈرین خدا سے اور پرہیز کرین اُس گناہ سے اور توبہ کرین تا کہ عذاب خدا کا اُنپر نازل نہو اور معذرۃ کو حفص نے
منصوب پڑہا ہے بتقدیر مقدر کا مفعول مقرر کرکے اور باقیون نے مرفوع پڑہا ہے خبر موعظتنا محذوف کی اور فرماتا ہی خدا کہ فَلَمَّا نَسُوْا پہر

النصف

جسوقت بھول گئے وہ یعنی جسوقت ترک کیا اُن شکار کرنیوالون نے مَا ذُکِّرُوْا بِہٖ اُسچیز کو کہ نصیحت کیگئی تھے اُسکے
اُس کے اور نصیحت کو قبول نکیا تو اَنْجَیْنَا الَّذِیْنَ یَنْہَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ نجات دی ہمنے اُن لوگون کو کہ منع کرتے
تھے وہ برائی سے وَاَخَذْنَا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اور پکڑ لیا ہمنے اُن لوگون کو کہ ظلم کیا تھا اُنہون نے اپنے نفسون پر مچھلی کا شکار
کرنے بِعَذَابٍ بَئِیْسٍ ساتھ عذاب سخت کے بِمَا کَانُوْا یَفْسُقُوْنَ بسبب اسکے کہ تھے وہ کہ باہر ہوجاتے تھے فرمانبرداری
ہماری سے عناد کیجہت سے اور بَئِیْسٍ کو اہل مدینہ نے بکسر با بدون ہمزہ کے بِیْسٍ پڑھا ہے اور ابن عامر نے بِئْسٍ ہمزہ سے پڑھا ہے سمع کے وزن پر
اور ابن عامر نے بَیْئَسٍ فیعل کے وزن پر پڑھا ہے اور باقیون نے بَئِیْسٍ فعیل کے وزن پڑھا ہے اور کہتے ہین کہ جسوقت نصیحت کرنے اُنکو
کچھ فائدہ نکیا تو اُن منع کرنیوالون نے آپسمین کہا کہ اس شہر مین رہنا خطر اور خوف سے خالی نہین ہے اُنہون نے اُن لوگون کی اور اپنے
درمیان ایک دیوار بلند کھینچکر شہر کے دو حصّے کئے کہ ادہر کا آدمی اودہر کو نجانے پاتے اور ادہر کا آدمی ادہر کو نہ آنے پاتے اور شہر سے کہ
اُس شہر سے باہر نکلکر دوسرے شہر مین چلے گئے تھے چنانچہ سورہ بقر مین کُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِیْنَ کی تفسیر مین مذکور ہوا ہے اور اسیطرح اُنکی عمر نہ
اُنکو اس فعل پر گذر گئی تو خداتعالیٰ نے اُنپر عذاب کو نازل کیا کہ سب بندر ہوگئے اور اُن منع کرنیوالون نے جب اُنکی طرف سے کوئی
آواز نہ سنی تو دیوار پر چڑھے اور دیکھا کہ کوئی گھر سے اپنے باہر نکل کر نہین پھرتا ہے کہنے لگے کہ ان لوگون نے کیا شراب نوشی کی ہے کہ جس کے
پینے سے مست ہوئے گھر وہین پڑے ہین جبکہ آفتاب بلند ہوا اور ادہر سے کوئی آواز نہ آئی تو اُن لوگون نے سیڑہی لگاکر اُنکے گھر وہان جاکر دیکھا
کہ بندرون کی صورت ہوگئے ہین اُس حال کو خداتعالیٰ بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُہُوْا عَنْہُ پس
جسوقت کہ گردنکشی کی اُنہون نے اُسچیز سے کہ منع کئے گئے تھے وہ اُس سے کہ شکار کو مچھلیون کے اُنہون نے چھوڑا یہانتک کہ شنبہ کو
بھی شکار کرنے لگے تو قُلْنَا لَہُمْ کہا ہمنے واسطے اُن نافرمانبردارون کے کہ کُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِیْنَ ہوجاؤ تم
بندر گمراہ اور خوار اور ذلیل ہونیوالے اور بعضی روایت مین آیا ہے کہ جوان اُنکے بندر ہوگئے تھے اور بوڑھے اُنکے سور بنگئے تھے اور جسوقت
وہ منع کرنیوالے اُنکے مکانون مین پہنچے اور اُنکو دیکھا اور اُنہون نے اُنکو دیکھا تو وہ اپنے یگانون اور آشناؤن اور دوستونکو دیکھکر اُن کے
بدن سے اپنے بدن ملتے تھے اور وہ اُنکو کہتے تھے کہ کیا ہمنے تمکو منع نہین کیا تھا کہ تم یہ کام مت کرو کہ عذاب نازل ہوگا لیکن تمنے ہمارا کہنا نمانا پس
تین روز تک وہ زندہ رہے اور چوتھے روز وہ مرگئے اور فرماتا ہے خدا کہ وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّکَ اور یاد کر اے محمد صلعم جسوقت خبر دی
پروردگار تیرے نے کہ لَیَبْعَثَنَّ عَلَیْہِمْ البتہ بھیجے گا اوپر اُن یہودیون کے اور غالب کریگا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ روز قیامت
تک مَنْ یَّسُوْمُہُمْ اُس شخص کو کہ تکلیف پہنچاوے وہ اُنکو سُوْٓءَ الْعَذَابِ بُرے عذاب کی کہتے ہین کہ خداتعالیٰ نے بعد سلیمان
کے بخت نصر بابلی کو یہودیون پر غالب کیا کہ اُسنے اُنکو قتل کیا اور گھر اُنکے ڈھائے اور اُنکی عورتون اور بچون کو قید کیا اور جو کوئی اُنمین سے قتل
سے بچ رہا تو اُسپر جزیہ مقرر کیا اور بعد اُسکے سلاطین فارس نے اُنپر حملہ کیا اور ہمیشہ اُنکو رنج پہنچاتے رہے اور خراج اُنسے لیتے رہے اور پھر
ہین کہ رسول خدا کے زمانہ تک مجوسیون کو جزیہ دیتے رہے اور بعد اُسکے حضرت نے حکم دیا اُن یہودیون سے لڑنیکا اور اُنکی عورتون اور بچون
قید کرنیکا یہانتک کہ اسلام کو قبول کرین یا جزیہ دیوین اور یہ حکم قیامت تک باقی ہے اِنَّ رَبَّکَ لَسَرِیْعُ الْعِقَابِ تحقیق کہ
پروردگار تیرا البتہ جلدی کرنیوالا عذاب کا ہے کافرون کو کہ دنیا مین اُنکو عذاب کرے وَاِنَّہٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ اور تحقیق کہ وہ
البتہ بخشنے والا گناہون کا مہربان ہے اُس شخص پر کہ جو کفر اور گناہون سے توبہ کرے اور فرماتا ہے خدا کہ وَقَطَّعْنٰہُمْ اور پراگندہ اور
متفرق کیا ہمنے اُن یہودیونکو فِی الْاَرْضِ اُمَمًا بیچ زمین کے فرقہ فرقہ کہ ہر ولایت مین تھے تھوڑے لیکن جہان تھے
وہین وہان ذلیل اور خوار ہین مِنْہُمُ الصّٰلِحُوْنَ یعنی اُنمین سے نیک ہین کہ دین موسیٰ پر قائم ہے اور کچھ فرق نکیا اور ہم

یعنی پر ایمان لائے وَمِنْهُمْ دُونَ ذَٰلِكَ اور بعضے انمین سو سوائے اسکے ہیں کہ وہ کافر اور بدکار ہیں وَبَلَوْنَاهُمْ اور آزمایا ہمنے انکو
یعنی معاملہ آزمانیوالونکا سا کیا ہمنے انسے بِالْحَسَنَاتِ ساتھ نیکیوں کے کہ انکو تونگری اور تندرستی عطا کی وَالسَّيِّئَاتِ اور آزمایا ہمنے
انکو ساتھ برائیوں کے کہ فقیری اور بیماری اور مصیبتین انکو دین لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ تاکہ وہ رجوع کرین اپنے پروردگار کیطرف اور کفر اور گناہونسے
وہ توبہ کرین لیکن انہون نے گناہ پر پھر اصرار کیا اور نعمتونکی ناشکری کی اور تکبر کر کے کہا کہ خدا فقیر ہے اور ہم تونگر ہین اور ہاتھ خدا کا بستہ ہی اور ہاتھ
ہمارا کشادہ ہوا ہے اور امتحان مین وہ درست نہ نکلے اور فرماتا ہے خدا کہ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ پس پیچھے آئی بعد ان نیکونکے
پیچھے آنیوالے وَرِثُوا الْكِتَابَ وارث ہوئی وہ کتاب کو یعنی سیکھا انہون نے اپنے باپون سے علم توریت کا يَأْخُذُونَ
لیتے تھے وہ لوگ عَرَضَ هَٰذَا الْأَدْنَىٰ متاع اس پست تر کا یعنی اس دنیا ہی پست تر کا وہ فائدہ لیتے تھے کہ رشوت لیکر محمد صلعم کی صفات کو بدل دیتے تھے جو کہ توریت مین
لکھی ہین وہ علما یہود لوگون سے رشوت لیتے تھے یہ تھا فائدہ دنیائے پست کا انکے واسطے وَيَقُولُونَ سَيُغْفَرُ لَنَا اور کہتے ہین وہ کہ قریب ہے کہ بخشش کیجائے واسطے ہمارے کہ
گناہ ہمارے بخشے جاینگے اور مراد اس سے علماء یہود ہین اور وہ کہتے تھے کہ ہمارا گناہ شب کا تو دن کو بخشا جاتا ہے اور گناہ دن کا شب کو بخشا جاتا ہے وَإِن يَأْتِهِمْ اور جو آتا ہے
اگر آتا ہے انکو پاس عَرَضٌ مِّثْلُهُ متاع مثل اس متاع حرام کے جو کہ رشوت کا ہے یا کوئی اور فائدہ حرام سو يَأْخُذُوهُ تو لیتے ہین وہ اسکو پھر امید بخشش کی رکھتے
ہین باوجودیکہ جانتے ہین مال حرام کو اور پھر توبہ نہین کرتے ہین اور فرماتا ہے خدا کہ أَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِم کیا نہین لیا گیا تھا اوپر انکے مِّيثَاقُ الْكِتَابِ
عہد کتاب توریت کا أَن لَّا يَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ یہ کہ نہ کہین وہ اوپر خدا کے مگر حق جو سچ کہ خدا کی پاس سے نازل ہوا ہے اور یہ حکم
توریت مین کہان ہے کہ باوجود اصرار گناہون کے اور بدون توبہ کے بخشے جاینگے وَدَرَسُوا مَا فِيهِ اور پڑھا انہون نے جو کچھ
کہ بیچ کتاب کے ہے اور یہ حکم انہون نے اسمین ہرگز نہین دیکھا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ چاہیئے کہ نہ کہین کسی مسئلہ مین
جبتلک کہ علم اسکا حاصل کرین اور نہ رد کرین اس چیز کو کہ نہین جانتے ہین اور فرماتا ہے کہ وَالدَّارُ الْآخِرَةُ خَيْرٌ اور خانۂ آخرت بہتر
ہے دنیا کی اسباب اور مال اور متاع سے لِّلَّذِينَ يَتَّقُونَ واسطے اُن لوگون کے کہ ڈرتے ہین وہ خدا سے مال حرام کی کہانے سے اور
خدا پر افترا کرنے سے أَفَلَا تَعْقِلُونَ کیا پس نہین سمجھتے ہین وہ اس امر کو اور حفص نے یعقلون کو تا سے پڑھا ہے مخاطب کا صیغہ یعنی
کیا پس نہین سمجھتے ہو تم کہ نعمت آخرت کی بہتر ہے مال دنیا سے وَالَّذِينَ يُمَسِّكُونَ بِالْكِتَابِ اور جو لوگ کہ چنگل مارتے ہین ساتھ
کتاب کے یعنی مضبوط پکڑتے ہین اسکو کہ اسکے احکام پر عمل کرتے ہین اور وہ قرآن ہے کہ جسکے احکام پر عمل کرتے ہین وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ اور
قائم کرتے ہین وہ نماز کو کہ ہمیشہ اسکو پڑھتے ہین کہ وہ ستون ہے دین کا اور سب عبادتون سے افضل ہے إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ الْمُصْلِحِينَ
تحقیق کہ ہم نہین ضایع کرتے ہین اجر اور ثواب نیکی اور درستی کرنیوالونکا بلکہ پورا اور تمام ثواب انکا انکو دیتے ہین اور فرماتا ہے خدا کہ
وَإِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ اور یاد کر تو اے محمد صلعم جسوقت کہ اٹھایا ہمنے پہاڑ کو فَوْقَهُمْ اوپر ان یہودیون کے واسطے قبول کرانے احکام
توریت کی اور وہ پہاڑ انکے سر پر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ كَأَنَّهُ ظُلَّةٌ گویا کہ وہ ایک سائبان ہے وَظَنُّوا أَنَّهُ وَاقِعٌ بِهِمْ اور
گمان کیا انہون نے کہ تحقیق وہ پہاڑ پڑنیوالا ہے اوپر انکے یہ اس پہاڑ کا ذکر ہے کہ جسکو جبرئیل اٹھا کر لائے تھے اور بنی اسرائیل کی بہیڑ کے اوپر بیچ
تھوڑے فاصلہ سے اسکو رکھدیا تھا اور کہا تھا کہ احکام توریت کی قبول کرو ورنہ اس پہاڑ کو تمہارے سر پر گرا دونگا اور وہ سجدہ مین گری تو ایک
رخسارہ تو انہون نے زمین پر رکھا اور دوسرا رخسارہ اٹھا کر پہاڑ کو دیکھتے تھے کہ کہین یہ سر پر نہ گر پڑے اور روایات اہل بیت علیہم السلام مین آیا ہے
کہ جو لوگ ایک رخسارہ سے سجدہ کرتے تھے وہ منافق تھے اور جو پیشانی سے سجدہ کرتے تھے وہ مومنین کامل تھے اور اس پہاڑ کی اٹھانیکا ذکر سورہ
بقرہ مین ہو لیا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل سے کہا کہ احکام توریت کی قبول کرو جو کچھ کہ خدا نے
اسمین درج کئے ہین وہ لوگ قبول نہین کرتے خدا تعالیٰ نے کوہ سینا کو انکے سر پر بلند کیا اور حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ اگر قبول کرو گے

توپہاڑ تمہارے سر پر گر پڑے گا اور یا جائیگا تب مجبور ہو کر اُن لوگوں نے قبول کیا اور فرماتا ہے خدا کہ اور کہا ہمنے بنی اسرائیل کو کہ خُذُوا مَا آتَيْنَاكُمْ
بِقُوَّةٍ پکڑو تم اور لو تم جو کچھ کہ دیا ہے ہمنے تم کو ساتھ قوت کے یعنی بارادہ دل اور بعزم جزم اُسکے احکام کو لو تم وَاذْكُرُوا مَا فِيهِ
اور یاد کرو تم جو کچھ کہ بیچ اُسکے ہے عہد اور امر اور نہی لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ تاکہ تم ڈرو خدا سے اور پرہیز کرو نافرمانی اُسکی سے اور پہلے اس سے خدا تعالیٰ
نے کتب آسمانی کی میثاق کا ذکر کیا تھا اور اب اس میثاق کا ذکر کرتا ہے کہ جو تمام بندوں سے لیا ہے اور وہ اسطرح ہے جیسے بعضے بیان کرتے ہیں کہ
خدا تعالیٰ نے آدمیونکی صلبوں سے انکی اولاد کو نکالا اور اسیطرح جیسے کہ پیدا ہوتے ہیں ایک کے بعد ایک یعنی انکی حقائق کو اپنے علم کے روبرو
پراگندہ کیا اور اُن حقیقتوں کو گویا کیا زبان استعداد اور قابلیت ذات انکی سے اور اپنے پروردگار ہونیکا اُنسے اقرار کروایا اور بعض محققین کہتے
ہیں کہ عالم مثال میں جسکو عالم ملکوت کہتے ہیں اولاد آدم کو گویا کیا اور اُنسے اپنے پروردگار ہونیکا سوال کیا اُنھونے اقرار کیا اسواسطے کہ
ہر چیز کیواسطے ایک ملکوت ہے اور ملکوت وہ چیز ہے کہ جس سے شے کا قیام ہے اور وہ عالم ارواح اور عالم ملائکہ ہے اور مذہب اکثر مفسرین
کا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اولاد آدم کو اُنکے باپوں کی پشتوں سے باہر نکالا مثل مورچہ صغیر کے اور زندگی اور عقل اور گویائی اُن میں پیدا کی
اور اپنے پروردگار ہونیکو روبرو اُنکے پیش کیا اور اُنھوں نے خدا کی پروردگار ہونیکو قبول کر کے کہا کہ ہم اپنے اقرار پر گواہ ہیں جب اُنھوں
نے اقرار کیا تو خدا تعالیٰ نے ملائکہ سے کہا کہ تم گواہ رہو اس اقرار کو ملائکہ نے کہا کہ ہم گواہ ہیں اس قصہ کو خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا
ہے کہ وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ اور یاد کر تو اے محمد صلعم جسوقت کہ لیا پروردگار تیرے نے مِنْ بَنِي آدَمَ اولاد آدم سے مِنْ ظُهُورِهِمْ
پشتوں انکی سے یعنی انکی پشتوں سے انکو باہر لایا ذُرِّيَّتَهُمْ اولاد انکی کو اور ظہورہم بدل ہے بنی آدم سے اور ذریتہم کو ابن کثیر اور کوفیوں
نے واحد کا صیغہ پڑھا ہے اور باقیوں نے ذریات پڑھا ہے جمع کا صیغہ یعنی جسوقت کہ پروردگار تیرے نے عہد لیا اولاد آدم سے باہر نکالکر پشتوں
انکی سے اولاد انکی کو ایک قرن کو بعد ایک قرن کے اور ایک نسل کو بعد ایک نسل کے وَأَشْهَدَهُمْ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ اور گواہ مقرر
کیا انکو اوپر نفسوں انکی کے یعنی قائم کیں واسطے انکی دلیلیں اپنے پروردگار ہونیکی اور ترتیب دی انکی عقلوں میں ایسی چیز کہ بلاتی ہے وہ انکو
طرف اقرار کرنے پروردگاری اُسکی کی یہانتک کہ ہوگئے وہ بمنزلہ اُن لوگوں کے کہا اُنسے کہ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کیا نہیں ہوں میں
پروردگار تمہارا قَالُوا بَلَىٰ کہا اُنھوں نے کہ ہاں پروردگار ہمارا ہے شَهِدْنَا گواہ ہوئے ہم اپنے اقرار پر اور یہ اقرار اُنسے اسواسطے
لیا ہے کہ أَنْ تَقُولُوا ایسا ہو کہ کہیں یَوْمَ الْقِيَامَةِ دن قیامت کی جسوقت عذاب میں گرفتار ہوں کہ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَٰذَا
تحقیق کہ ہم تھے اس اقرار سے غَافِلِينَ بیخبر أَوْ تَقُولُوا یا ایسا ہو نہیں وہ کہیں تم کہ إِنَّمَا أَشْرَكَ آبَاؤُنَا مِنْ قَبْلُ سوا اسکے نہیں
شرک کیا ہے باپوں ہمارے نے پہلے سے کہ وہ ہمسے پہلے تھے وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِنْ بَعْدِهِمْ اور تھے ہم اولاد پیچھے اُنکے اور ہمنے انکی پیروی کی
اور یہ اقرار ہمنے اسواسطے کرایا کہ پیروی وقت قائم ہونے دلیل کے اور حاصل ہونے علم کی صلاحیت عذر کی نہیں رکھتے اور اسوقت کہتے وہ کہ
أَفَتُهْلِكُنَا کیا پس ہلاک کرتا ہے تو ہم کو اور عذاب کرتا ہے بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُونَ بسبب اُسکے کہ کیا ہے باطلوں اور بیہودوں نے یعنی
باپوں ہمارے نے کہ بنیاد شرک کی ڈال گئے تھے اس آیت کی تفسیر میں اختلاف بہت ہے اور اکثر مفسرین کا جو قول یہ ہے کہ اولاد آدم
کو عقل اور نطق عطا کر کے اُنسے اقرار اپنے پروردگار ہونیکا کروایا اور اس اقرار پر اُنسے عہد لیا اور گواہ کیا انکو اسپر علماء محققین اعتراض کرتے
ہیں کہ اُنسے اقرار کروا کر پھر کسواسطے اس اقرار کو بھلا دیا اور نسیا منسیا کروا دیا کہ لینا عہد کا اُس شخص پر کہ جس سے عہد لیا ہے حجت نہیں
ہو سکتا ہے جبتک کہ اُس شخص کو وہ عہد یاد نہو اور جسوقت کہ اُسکو بھلا دیا اور نسیا منسیا کر دیا تو لوح میثاق کی عہد شکنی کیا فائدہ بخشتا اور یہ
صورت مشابہ تناسخ کے ہو جاتی ہے اسواسطے اس آیت کی تفسیر میں محققین نے کئی تاویلیں بیان کی ہیں کہ وہ مجمع البیان میں مذکور ہیں
اور یہ آیت محمول معنی مجازی پر ہے اور ایک وجہ اُسکی تاویل میں یہ لکھی ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہر مکلف سے عہد لیا ہے اپنے پروردگار ہونیکا

ع ۲۱

اسطرح ہے کہ اُسکو عقل کامل عطا کی اور علامتین اپنی قدرت کاملہ کی اُسکو ہدایت کر کے دکہلائین اور اپنی عجایب صنعتونکی طرف اُسکو رہنمونی
کی کہ جس سے ظاہر ہو جاوے کہ ان چیزونکا کوئی صانع اور خالق ہے اور اُسکو قدرت دی ہے اپنے دلیلونکے جاننے کی یہانتک کہ گویا
شاہد کر دیا ہے اُسکو اور کہا کہ الست بربکم یعنی کیا نہین ہون مین پروردگار تمہارا قالوا بلی یعنی کہا اُنہون نے کہ ہان تو پروردگار ہمارا
ہے پس اسصورت مین معنی اشہدہم علی انفسہم کے یہ ہونگے کہ رہنمائی کی ہے اُسکو اپنے مخلوقات کو وسیلہ سے اپنی توحید پر اور گواہ کیا اُسکو
اُسکے نفس پر اسطرح ہے کہ پیدا کی ہین اُسکی عقل مین وہ دلیلین کہ جو دلالت کرتی ہین وحدانیت خدا پر پس اسطرح ہے شہادت اپنی پروردگار
ہونیکی اُسپر لازم کی ہے کہ اُس سے انکار نہین کر سکتا ہے اور یہ خطاب بزبان حال ہے نہ بزبان مقال جیسے کہ قول حقتعالی مین ہے
کہ فقال لہا وللارض ائتیا طوعا او کرہا قالتا اتینا طائعین اگرچہ حقیقت مین خداتعالی نے نہین فرمایا ہے اور جواب اُنہون نے
نہین دیا ہے اور مثل اسکے قول حقتعالی کا ہے شاہدین علی انفسہم بالکفر اور معلوم ہے کہ کفار نے اپنی زبانون سے اقرار کفر کا نہین
کیا ہے لیکن اُنکو حال سے اسطرح کا ظاہر ہو رہا ہے کہ اُسکو دفع نہین کر سکتے ہین گویا کہ وہ کفر کا اقرار کرنیوالے ہین اور جسوقت کہ ظاہر معنی
اس آیت کی سمجھ مین نہین آتے ہین تو اسیواسطے اکثر محققین اس آیت کی تفسیر مین توقف کرتے ہین اور اُسکی تفسیر کو حوالہ پروردگار کے
کرتے ہین اور اکثر روایتین جو اُسکی تفسیر مین ہین وہ بہی موافق تفسیر مشہور کے ہین کہ جسپر اعتراض وارد ہوتا ہے اور یہ جو بعضے کہتے ہین کہ
جنکے نفوس آلایش دنیا سے صاف ہین اُنکو اُس روز کا اقرار یاد ہے چنانچہ کہتے ہین کہ سلطان نظام الدین دہلوی نے کہا ہے
کہ مجہکو اُس روز کا اقرار یاد ہے خداتعالی نے الست بربکم کو پوربی راگنی مین فرمایا تہا یہ سب غلط اور دعوی بے دلیل ہے کہ
واسطے ترغیب معتقدون کیطرف شطحیات اپنے کی کہا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ جن لوگون نے اُسروز اقرار کیا تہا اُنکو خدا نے
مومن پیدا کیا اور جن لوگون نے اُسروز انکار کیا تہا اُنکو خدا نے کافر پیدا کیا لیکن محققین نے تمام کر دین اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا
ہے کہ جن لوگون نے اقرار کیا تہا اُنکو معرفت ثابت ہے اور موقف کو بہول گئے اور قریب ہے کہ یاد کرینگے وہ اگر یہ نہوتا تو نہ پہچانتا کوئی خالق اپنے
کو اور رازق اپنے کو اور بعضے کہتے ہین کہ جو شخص ہین کا اقرار کیا تہا اُسنے اپنی زبان سے اور دلسے اُسنے اقرار نہین کیا تہا وہ منافق ہے چنانچہ خداتعالی
فرماتا ہے کہ فما کانوا لیؤمنوا بما کذبوا من قبل یعنی پس نہین ہین وہ کہ ایمان لائین بسبب اُسچیز کے کہ تکذیب کی تہی اُنہون نے ساتہ اُسچیز کے پہلے
اس سے یعنی عالم ازل مین لیکن یہ روایت بہی مثل اس آیت کی متشابہات مین سے ہے اور اہلسنت کی روایات بہی مطابق تفسیر مشہور کے ہین
چنانچہ ابن عباس سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ حقتعالی نے ذریت آدم سے میثاق لیا تہا نعمان مین اور وہ ایک وادی ہے عرفات
کے نزدیک اور اُسکو نعمان سحاب کہتے ہین اور لباب مین لکہا ہے کہ میثاق وہان مین لیا گیا تہا اور وہ ایک زمین ہے ولایت ہند مین اور بعد نکلنے
آدم کے بہشت سے میثاق لیا گیا تہا اور بعضے کہتے ہین کہ میثاق بعد پیدا ہونے آدم کے اور پہلے داخل ہونے بہشت سے ایک میدان بہشت
مین لیا گیا تہا کہ عرض جسکا تین ہزار برس کی راہ کا ہے اُس صحرا مین ذریت آدم کو شکل مورچہ خورد پیدا کیا تہا مانند چراغ روشن کی اور
آدم نے درمیان اُنکے ایک نور دیکہا کہ روشنی اُسکی چراغون پر غالب تہی آدم نے پوچہا کہ خداوندا یہ کیا ہے اور یہ کسکا نور ہے فرمایا کہ یہ نور
ایک پیغمبر کا ہے تیری اولاد مین سے پوچہا کہ عمر اُسکی کسقدر ہوگی فرمایا کہ تریسٹہہ برس کی آدم نے عرض کی کہ خداوندا اُسکی عمر کو زیادہ کر حسب
حکم ہوا کہ اس سے زیادہ مصلحت نہین ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے کسینے پوچہا کہ اُنہون نے کیونکر جواب دیا ہوگا وہ تو ذرہ تہی
فرمایا کہ اُنمین خدا نے ایسی چیز کر دی تہی کہ جسوقت اُنسے سوال کیا گیا تو اُنہون نے جواب اُسکا دیا تہا اور یہ مطابق اُس تاویل کے ہے کہ جو
پہلے گذری ہے یعنی اُنکی عقلونمین ایسی چیز کی ترکیب دی تہی کہ وہ اُنکو طرف اقرار کے لیجاتی تہی اور دوسری روایت مین ہے کہ جسوقت خداتعالی
نے ارادہ کیا کہ خلقت کو پیدا کرے تو پہلے اُنکو اپنے آگے پراگندہ اور منتشر کیا اور بعد اُسکے پوچہا کہ پروردگار تمہارا کون ہے سب سے پہلے جناب رسولخدا

اور امیر المومنین اور ائمہ ہدیٰ نے جواب دیا اور کہا کہ تو ہی پروردگار ہمارا ہے پس تو حجت علم اور دین کا اُسپر کہا اور ملائکہ سے فرمایا کہ یہ ہیں اُٹھانیوالے میرے
دین اور علم کے اور امین میرے ہیں مخلوقات میری میں اور وہ سوال کیے جاوینگے پھر اولاد آدم سے فرمایا کہ خدا کی پروردگار ہونیکا اور ان چند آدمیونکے
مالک امور ہونیکا اور فرمانبرداری اُنکی کا اقرار کرو سبنے کہا کہ خداوندا اقرار کیا ہمنے پھر ملائکہ سے فرمایا کہ تم گواہ رہنا ملائکہ نے کہا کہ ہم گواہ ہیں
اس امر پر کہ کل کو وہ یہ نہ کہیں کہ ہم اس سے غافل تھے اور ایک روایت میں یہ ہے کہ جناب سرور کائنات صلعم نے فرمایا کہ سب سے پہلے مینے جواب دیا تھا
اور اقرار کیا خدا کے پروردگار ہونیکا اسواسطے وہ حضرت سب مخلوقات سے افضل اور اعلیٰ ہوئے اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ منتشر کرنا پیدا کرنیسے پہلے بھی
عالم مثال اور ملکوتی میں ہوگا اور فرماتا ہے خدا کہ وَكَذٰلِكَ اور ایسے ہی یعنی جیسے کہ بیان کیا ہمنے حال میثاق کو ایسے ہی کھولکے
نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ تفصیل سے بیان کرتے ہیں ہم نشانیوں قدرت اپنے کو کہ وہ انمین تامل اور تفکر کرین وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ اور شاید وہ
اور تاکہ وہ رجوع کرین طرف حق کی اور پھرین وہ پیروی باطل سے اور ترک کرین وہ اُسکو اور اب خدا تعالیٰ بلعم باعور کا قصہ بیان کرتا ہے کہ وہ
علماء بنی اسرائیل میں سے تھا چنانچہ فرماتا ہے کہ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ اور پڑھ تو محمد اوپر اُن بنی اسرائیل کے نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا
خبر اس شخص کی کہ دیا تھا ہمنے اُسکو علم آیتوں اپنی کا کہ از انجملہ اسم اعظم تھا اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ بلعم باعور کو اسم اعظم
یاد تھا اور جسوقت اُس اسم سے وہ دعا کرتا تھا تو دعا اُسکی قبول ہوتی تھی اور فرعون کیطرف وہ مائل ہوا اور جسوقت کہ فرعون موسیٰ کے اور
اُسکے ہمراہیوں کے طلب میں نکلا تھا تو فرعون نے بلعم سے کہا کہ تو خدا سے دعا کر کہ وہ موسیٰ کو اور اُسکے ہمراہیوں کو ہماری قید میں کر دے
وہ اپنے گدھے پر سوار ہوا تھا کہ موسیٰ کی طلب میں روانہ ہو گدھا اُسکا نہ چلا اور بلعم اُسکو مارنے لگا وہ گدھا بحکم خدا گویا ہوا اور بزبان فصیح اُسنے
کہا کہ وائے تجھپر تو کسلیے مجھکو مارتا ہے کیا تو یہ چاہتا ہے کہ میں تیرے ہمراہ چلوں کہ تو پیغمبر خدا پر اور مومنین پر بد دعا کرے اور پھر اُسکو اسقدر مارا
کہ وہ گدھا بیچارہ مر گیا اور اسم اعظم اُسکی زبان سے نکل گیا اور اثر اُسکا جاتا رہا اُسکے حال کو خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے کہ اے محمد صلعم ان بنی اسرائیل
رو برو حال اُس شخص کا بیان کر کہ جسکو ہمنے اپنی قدرت کی نشانیوں کا علم دیا تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ اُسکو علم کتب آسمانی کا
دیا تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ شخص امیہ بن صلت ثقفی تھا عرب کے لوگوں میں سے کہ اُسنے آسمانی کتابیں پڑھی تھیں اور اُسنے اُن کتابوں
معلوم کیا تھا کہ ایک پیغمبر آنیوالا ہے اور دعوی اُسکو یہ تھا کہ پیغمبر میں ہی ہونگا جسوقت جناب سرور کائنات صلعم پیغمبر ہو گئے تو وہ شخص
امیہ حسد کیوجہ سے کافر ہو گیا فَانْسَلَخَ پس باہر ہو گیا وہ باعور یا امیہ مِنْهَا اُن آیات سے جیسے کہ سانپ اپنے پوست سے باہر ہو جاتا
ہے فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ پس لاحق ہوا اُسکو شیطان اور مصاحب ہوا اُسکا کہ اپنی پیروی کا اُسکو حکم کرے فَكَانَ پس ہوا وہ
باعور اسم اعظم کا جاننے والا مِنَ الْغٰوِيْنَ گمراہوں سے وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ اور اگر چاہتے ہم تو البتہ بلند درجہ کرتے ہم اُسکو
بِهَا بسبب اُن آیات کے جو کہ اُسکو یاد تھیں اور جنمیں اسم اعظم تھا وَلٰكِنَّهٗٓ اور لیکن اُسنے اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ میل
اور خواہش کی طرف زمین کے یعنی طرف پستی کے کہ وہ دنیا ہے دوں ہے وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ اور پیروی کی اُسنے خواہش نفس اپنے کی کہ
دنیا کو دین پر اختیار کیا فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ پس مثال اُسکی مانند کتے کی ہے پستی اور خست طبیعت میں اور وہ یہ ہے کہ اِنْ تَحْمِلْ
عَلَيْهِ اگر حملہ کرے تو اوپر اُسکے اور دُتکارے تو اُسکو يَلْهَثْ زبان باہر نکالتا ہے اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ یا چھوڑ دے تو اُسکو
تو بھی زبان کو باہر نکالتا ہے یعنی اگر تو اُسکو نہ دُتکارے اور کچھ نہ کہے تو بھی وہ زبان کو باہر نکالتا ہے اور اصل میں معنی لہث کے کتے کی
سو زبان باہر نکال کر ہانپنے کو کہتے ہیں اور مراد اس سے یہاں یہ ہے کہ حال بلعم کا خست اور پستی طبیعت میں مثل کتے کے ہے کہ برابر ہے
اسکو اگر نصیحت کرو تو اُسکو تو بھی وہ گمراہ ہے کہ اپنے کمینہ پنے سے وہ باز نہ آیا اسواسطے کہ خدا تعالیٰ نے اُسکو خواب میں کہلا بھیجا کہ
تو بنی اسرائیل پر بد دعا مت کر اُسنے نہ مانا اور گدھا اُسکا چلنے سے رہ گیا اور اُس حیوان نے بزبان فصیح کہا کہ تو موسیٰ پر بد دعا مت کر نیا

قصہ بلعم باعور

بھی نصیحت کو اُسنے قبول نکیا اور بددعا کی ذٰلِکَ یہ مثل جو کہی ہے مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ مثل اُس قوم کی ہے کہ جنہوں نے
سرکشی کی اور کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا جھٹلایا اور تکذیب کی ساتھ آیتون ہماری کے کہ وہ قرآن ہے یا جھٹلایا توریت کو کہ حضرت کے صفات جو
کہ اُسمین ہین یا انکا انکار کرتے ہین اور پوشیدہ کرتے ہین اُنکو اور فرمایا ہے خدا کہ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ پس بیان کر تو اے محمد صلعم قصّون کو
ان لوگون پر اور اُس شخص کے قصہ کو کہ جو ہماری آیات سے باہر نکل گیا تھا اسواسطے کہ قصہ اُسکا ہماری آیات سے نکل جانیکا بہت مناسبت
رکھتا ہے ہماری آیات کے جھٹلانیکے ساتھ لَعَلَّھُمْ یَتَفَکَّرُوْنَ تاکہ وہ فکر کرین اور سوچین اور بعد اُسکے پند پذیر ہوون سَآءَ مَثَلَا
نِ الْقَوْمُ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا بُری ہے مثل اُس قوم کی کہ جن لوگون نے جھٹلایا ہے اور تکذیب کی ہے ساتھ آیتون ہماری کے
وَاَنْفُسَھُمْ کَانُوْا یَظْلِمُوْنَ اور جانون اپنی کو ہین وہ ظلم کرتے خدا کی آیات کو جھٹلا کر اور مثلًا تفسیر ہے ساء کی ضمیر کی اور فرمایا ہے خدا
نے مَنْ یَّھْدِ اللّٰہُ فَھُوَ الْمُھْتَدِیْ جس شخص کو ہدایت کرتا ہے خدا پس وہ ہدایت پانیوالا ہے یعنی جسکو خدا تعالی توفیق اور لطف
عطا کرتا ہے وہ شخص ہے توفیق کے وسیلہ سے ہدایت پاتا ہے اور توفیق نہین حاصل ہوتی ہے مگر اُس شخص کو کہ ارادہ ایمان لانیکا کرے اور خدا تعالی
کی آیات مین تامل اور تفکر کرے وَمَنْ یُّضْلِلْ اور جسکو گمراہی مین پڑا رہنے دیے خدا کہ بسبب اُسکے عناد اور جھٹلانے دلیلون کے نہ دے
کے توفیق اور لطف عطا کرے فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ پس یہی لوگ وہ خسارہ اور نقصان پانیوالے ہین دنیا اور آخرت مین اور
مشہور قصہ بلعم باعور کا اسطرح ہے کہ وہ کنعانیون مین سے تھا بلقا کا رہنے والا اور حضرت ابراہیم کے صحیفے اُسنے پڑھے تھے اور اسم اعظم اُسکو یاد تھا
جسوقت حضرت موسی قوم جبارہ سے لڑنیکو چلے تو لوگون نے اُسکو مستجاب الدعوات جانکر اُس سے کہا کہ موسی لڑنیکو آیا ہے ہم کو قتل کریگا اور
شہر کو ہمارے غارت کریگا تو موسی پر بددعا کر اُسنے کہا کہ پیغمبر پر بددعا کیونکر کرون کہ دونو جہان میری خراب ہو جاوینگے لوگون نے کہا کہ
تو اس مقدمہ مین خدا سے مشورہ کر اُسنے مشورہ کیا تو کچھ جواب نہ آیا لوگون نے کہا کہ اگر خدا کو موسی پر بددعا کرنی بد معلوم ہوتی تو تجھکو
منع کرتا وہ شخص اُن لوگون کے فریب مین آگیا اور اپنے گدہے پر سوار ہو کر پہاڑ کیطرف چلا گیا جہان سے کہ موسی کا لشکر معلوم ہوتا تھا اور
گدہا اُسکا تین بار راہ مین بیٹھا اور کہتے ہین کہ اُسکو خواب مین دکھلایا کہ تو بنی اسرائیل پر بددعا مت کر اُسنے نمانا اور گدہے پر سوار ہو کر چلا اور
پہاڑ کے اوپر گیا تاکہ موسی کے لشکر پر اطلاع پاوے رستہ مین گدہا اُسکا بیٹھ گیا اُسنے اُسکو مارا وہ پھر چلا اور بعد اُسکے بھی بیٹھ گیا تین مرتبہ
اسیطرح گدہا اُسکا چلا اور بیٹھا تیسری مرتبہ اُسکو مارا تو وہ گویا ہوا اور بزبان فصیح اُسنے بلعم سے کہا کہ اے بلعم تو کہان جاتا ہے اور مجھکو کسواسطے
مارتا ہے تو نہین دیکھتا ہے کہ ملائکہ میرے منہ پر پڑے ہین اور مجھکو آگے کو نہین چلنے دیتے یہ کیا ارادہ تو نے شیطان کے اغوا سے کیا ہے کہ پیغمبر
خدا پر بددعا کرے اسپر بھی وہ متنبہ نہوا اور خدا تعالی نے اُسکو اُسکے حال پر چھوڑ دیا اور توفیق کو اُس سے اُٹھا لیا بسبب قبول نکرنے
اُسکے کہ ایسی ظاہر اور روشن دلیلون کو اور وہ پہاڑ پر گیا اور اُسکی قوم اُسکے ہمراہ تھی جسوقت حضرت موسی کے لشکر کو اُسنے دیکھا تو اپنے ہاتھ
واسطے دعا کے اُٹھائے اور موسی کی قوم پر دعائے بد کرنی زبان اُسکی اُلٹی پھر گئی اور اپنی قوم پر اُسنے بددعا کی قوم نے اُسکی کہا کہ اے
بلعم تو نے ایسا کام کسواسطے کیا کہا کہ قصد تو میرا اسکے برعکس تھا کہ اُنکے ضرر کی دعا کرون لیکن زبان میری مقصود کے برخلاف جاری
ہو گئی اور زبان اُسکی اُسیوقت دہن سے باہر نکلکر سینہ پر جا پڑی اور اپنی قوم سے کہا کہ کیا کہتا تھا مینے تم کو کہ اس سبب سے دین اور
دنیا دونون برباد ہو جاوینگے اور خراب ہو گئے دین تو میرا گیا لیکن مقصود میرا اب یہ ہے کہ دنیا کو تو ہاتھ سے نجانے دون اور اب علاج اُسکا
یہ ہے کہ اپنی عورتون کو آراستہ اور مزین کر کے موسی کے لشکر مین بھیجو اور اسباب بیچنا اُنکے سپرد کرو تاکہ وہ خرید اور فروخت کے بہانہ سے اُنکے
لشکر مین داخل ہون اور اپنے نفسون کو اُنکے پیش کرین اگر ایک مرد بھی اُنمین سے زنا کریگا تو اُنکو پھر فتح نہوگی اُن لوگون نے
اپنی عورتون کو آراستہ کر کے موسی کے لشکر مین بھیجا اور اُن عورتون مین ایک عورت نہایت خوبصورت تھی ایک مرد زمری بن

بن سلوم کہ بنی اسرائیل کے بزرگونمین سے اور پیشوا سبط شمعون بن یعقوب کا تہا اُسنے اُس عورت کو دیکہا تو اُسکے حسن اور جمال پر فریفتہ ہو گیا اور اُس عورت کو پیغام دیا اُسنے قبول کیا زمری اُس عورت کا ہاتہ پکڑکر حضرت موسیٰ کے پاس لیگیا اور کہا کہ اے موسیٰ کیا یہ عورت باین حسن و جمال ہمپر حرام کریگا حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ البتہ حرام ہے بلکہ دیکہنا اسکا حرام ہے چہ جائیکہ اس سے صحبت کرنا اور تو اس عورت کو چہوڑدے اُسنے کہا کہ واللہ تیرا حکم مین نمانونگا اور جبتک کہ اپنا مقصود دل اس سے حاصل نکرلونگا تو اسکو رہائی نہ دونگا حضرت موسیٰ نے ہرچند اسکو منع کیا لیکن اُسنے نمانا اور اُس عورت کا ہاتہ پکڑکر اپنے خیمہ مین اُسکو لایا اور اُس سے زنا کیا اور لوگون نے جو یہ حال دیکہا تو وہ بہی زنا مین مشغول ہوے خدا تعالیٰ نے طاعون اُنپر بہیجا کہ ایک ساعت روز مین ستر ہزار آدمی موسیٰ کے ہمراہیونمین سے مرگئے ایک مرد فنحاص نام کہ ہارون کی اولاد مین سے تہا اور بہتیجا حضرت موسیٰ کا تہا اور سپہ سالار موسیٰ کے لشکر کا تہا اور اُسکی برابر وہان کوئی قوی اور زبردست نتہا اُن ایام مین وہ وہان موجود نتہا جسوقت وہ اپنے لشکر مین آیا اور ایسا حال اُسنے دیکہا تو ایک حربہ اُٹہا کر زمری کے خیمہ مین آیا اور زمری کو اُس عورت کے ہمراہ سوتا ہوا دیکہا دونونکا سر کاٹا اور اُنکے سرونکو نیزے پر لٹکا کر موسیٰ کی لشکر مین لئے ہوے پہرتا تہا اور کہتا تہا کہ خداوندا یہ سزا اُسکی ہے کہ جو کوئی تیری نافرمانبرداری کرے اور تیرے حکم کو نمانے تب خدا تعالیٰ نے طاعون کو اُنسے دفع کیا اور اسی سبب سے بنی اسرائیل کی عادت یہ ہے کہ جب کوئی جانور ذبح کرتے ہین تو ایک حصہ اُسمین سے فنحاص کی اولاد کو دیتے ہین اور اس قصہ مین اور روایتین بہی ہین اور اب خدا تعالیٰ کفار کا حال بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ اور البتہ تحقیق پیدا کیا ہے ہمنے واسطے دوزخ کے كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ بہتون کو جنون اور آدمیون مین سے لام لجہنم کا واسطے عاقبت اور انجام کے ہے اور مراد اس آیت سے یہ ہے کہ ہمنے جن اور آدمی بہت پیدا کئے ہین فقط واسطے زیادتی کفر اور عناد کے انجام اُنکا منتہی طرف دوزخ کی ہے یعنی ہمارے علم ازلی مین گزرا ہے کہ بہت جن اور آدمی کفر پر اصرار کرینگے اور پیغمبرونکے ارشاد کو نسینگے اور عقلی دلیلون مین تامل نکرینگے اور سوائے کفر کے اختیار نکرینگے تا کہ انجام اور مرجع اُنکا سوئے دوزخ کی ہو اور حاصل اسکا یہ ہے کہ ہمنے اُنکو پیدا کیا ہے اور بسبب کفر اور انکار کے انجام اُنکا دوزخ ہے اور پیدا جہنم کیواسطے نہین ہوے ہین بلکہ پیدا واسطے عبادت کے ہوے ہین چنانچہ خدا فرماتا ہے کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ اور ظاہر معنی اس آیت کی مراد نہین ہین ورنہ لازم آتا ہے کہ بندہ قادر نہین ہے ایمان اور طاعت کی اختیار کرنے پر اور کفر اور معصیت کی ترک کرنے پر اور لازم آتا ہے مجبور ہونا بندہ کا کفر اور معصیت پر اور شان جناب باری عز اسمہ کی پاک و مبرا ہے اس سے کہ زبردستی اور جبر کرکے بندہ سے کفر کرواوے اور پہر اُس کو دوزخ مین داخل کرے اور بعد اسکے خدا تعالیٰ اہل کفر اور عناد کا قلت تفکر اور بعد فہم بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا واسطے اُنکے دل ہین کہ نہین سمجہتے ہین وہ ساتہ اُنکے کہ وہ اُنکو متوجہ طرف دریافت کی نہین کرتے ہین وَلَهُمْ أَعْيُنٌ اور واسطے اُنکے آنکہین ہین کسی وجہ سے لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا نہین دیکہتے ہین وہ ساتہ اُنکے [illegible] کو اور طرف [illegible] خدا کی نظر نہین کرتے ہین تا کہ اُنکے صانع اور خالق کیطرف راہ لیجاوین وَلَهُمْ آذَانٌ اور واسطے اُنکے کان ہین کہ کسی طرح سے لَّا يَسْمَعُونَ بِهَا نہین سنتے ہین وہ ساتہ اُنکے حق کو اسواسطے کہ ہوش اُنکا [illegible] نصیحتونکو اور قرآن کی آیتون کو نہین سنتے ہین اور أُولَٰئِكَ یہ لوگ کہ جو اپنے دل اور آنکہ اور کان کو دنیاوی لذتونکی طرف متوجہ رکہتے ہین اور دیدہ و دانستہ حق سے روگردانی کرتے ہین اور حق کو نہ سمجہتے ہین اور نہ دیکہتے ہین اور نہ سنتے ہین متوجہ ہوکر ایسے آدمی كَالْأَنْعَامِ مانند چوپایون کے ہین کہ اُنکی سوچ [illegible] اور سونیکی اور کچہ نہین ہے بَلْ هُمْ أَضَلُّ بلکہ وہ گروہ گمراہ زیادہ ہین چوپایون سے کہ چوپائے تو [illegible] جانتے ہین اور اُنسے سو چلنے لگتے ہین اور یہ کفار کسیطرح کہا نہین مانتے أُولَٰئِكَ یہ گمراہ کہ مذکور ہوئے هُمُ الْغَافِلُونَ

وہ ہی غفلت کرنیوالے ہیں اور جناب امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا خدا تعالی نے ملائکہ میں عقل پیدا کی ہے بدون خواہش
نفسانی کے اور چارپایوں میں خواہش پیدا کی ہے بدون عقل کے اور آدمیوں میں دونو پیدا کی ہیں پس جو شخص کہ غالب ہو عقل اسکی
خواہش نفس پر وہ شخص بہتر ہے ملائکہ سے اور وہ شخص کہ غالب ہو خواہش اسکی عقل پر وہ شخص بدتر ہے چارپایوں سے اور اب خدا تعالی
رغبت دلاتا ہے اپنے بندوں کو اس امر کی کہ میرا نام لیکر مجھکو پکارو اور ذکر میرا کرو چنانچہ فرماتا ہے کہ وَلِلّٰهِ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى اور
واسطے خدا کے ہیں نام نیک فَادْعُوْهُ بِهَا پس پکارو تم اسکو ساتھ ان ناموں کے کہ وہ دلالت کرتے ہیں بہت اچھے معنے
پر اور کہتے ہیں کہ یہاں مراد نو دو نام خدا کے ہیں چنانچہ احادیث میں وارد ہوا ہے اور یا مراد ایکہزار اور ایک نام ہیں بعضے تو ان میں سے صفات
ذات ہیں جیسے قادر اور عالم اور سمیع اور بصیر اور یہ اسماء عین ذات ہیں اور بعضے ان میں سے صفات فعل ہیں جیسے کہ خالق اور
رازق اور مصور اور بعضے ان میں سے پاکیزگی اور بزرگی پر دلالت کرتے ہیں جیسے کہ قدوس اور سبوح اور واحد اور اللہ اسم ذات ہے
اور اس آیت کے نازل ہونیکی وجہ میں لکھا ہے کہ ایک شخص نے نماز میں خدا کو اللہ کے لفظ سے یاد کیا اور بعد اسکے رحمان کے لفظ سے
یاد کیا ابوجہل نے کہا کہ محمد اور اسکے اصحاب کہتے ہیں کہ خدا ایک ہے اور ایک خدا کی ہم پرستش کرتے ہیں اور اس شخص نے دو خدا
کا ذکر کیا ہے ایکمرتبہ تو اللہ کا اور دوسری مرتبہ رحمان کا تب یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا کہ خدا کے نام بہت ہیں جس نام سے چاہو
خدا کو پکارو اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہم ہیں اسماء حسنی اور نہیں قبول کیا جاتا ہے کسی سے مگر ہماری معرفت سے
اور امام رضا علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا کہ جسوقت نازل ہو تمپر کوئی سختی تو مدد چاہو تم ہمارے ساتھ طرف خدا کے یعنی کہو کہ
الہی ان بزرگوں کے واسطے سے ہماری مشکل کو آسان کر اور یہی مراد ہے قول حقتعالی سے ولله الاسماء الحسنی فادعوہ بہا
وَذَرُوا الَّذِيْنَ اور چھوڑ دو تم پیروی ان لوگوں کی کہ وہ اپنی گمراہی اور جہالت سے يُلْحِدُوْنَ فِيْۤ اَسْمَاۗىِٕهٖ میل کجی
کیطرف کرتے ہیں بیچ ناموں اسکے کے یعنی خدا تعالی کو ان ناموں سے یاد کرتے ہیں کہ جن ناموں کے واسطے اذن شرع کا نہیں
ہے جیسے کہ عرب خدا کو ابو المکارم یا ابیض الوجہ کہتے تھے اور نصاری اب المسیح کہتے تھے اور حکماء علت اولی کہتے تھے بلکہ خدا کو
ان ناموں سے یاد کرو کہ جن ناموں سے خدا نے اپنے تئیں یاد کیا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ مراد الحاد سے مشتق کرنا بتوں کے نام کا
نام خدا کے ناموں سے جیسے کہ لات اللہ سے اور عزی عزیز سے اور منات منان سے اور اب خدا تعالی اہل الحاد کی سزا کا ذکر کرتا ہے
چنانچہ فرماتا ہے کہ سَيُجْزَوْنَ قریب ہے کہ جزا دئے جاینگے وہ اہل الحاد سزا کو مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اسچیز کے کہ تھے وہ عمل
کرتے کہ انجام اسکے عمل کا دوزخ ہے اور اب خدا تعالی اہل جنت کا حال بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَمِمَّنْ خَلَقْنَاۤ اُمَّةٌ
اور ان لوگوں میں سے کہ پیدا کیا ہے ہمنے ایک گروہ ہے کہ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ رہنمائی کرتے ہیں وہ ساتھ حق کے کہ وہ دین اسلام ہے
وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ اور ساتھ اس حق کے عدالت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ جناب رسولخدا صلعم نے اس آیت کی تلاوت کر کے
فرمایا کہ یہ آیت میری امت کے حق میں نازل ہوئی ہے جو کہ حق کہتے ہیں اور حق کیساتھ لیتے ہیں اور حق کے ساتھ دیتے ہیں اور حق کے ساتھ حکم کرتے ہیں
اور تمسے پہلے بھی ایک قوم کے آدمی ایسے تھے اور یہ آیت تلاوت فرمائی وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰۤى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ اور
ذکر اس امت کا پہلے اس سے مذکور ہو لیا ہے اور امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام سے روایت ہے فرمایا کہ وہ امت
کہ جو حق کیطرف رہنمائی کرتے ہیں اور حق کے ساتھ عدالت کرتے ہیں وہ ہم ہیں اور ایک روایت میں یہ ہے کہ وہ ہم اور ہمارے
پیرو ہیں اور جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ قسم ہے اس شخص کی کہ جسکے دست قدرت میں میری جان ہے کہ البتہ
متفرق ہوگی یہ امت طرف تہتر فرقوں کی کہ سب فرقے انمیں سے دوزخ میں جاینگے مگر ایک فرقہ کہ جنکے حق میں خدا تعالی نے

ع ۱۰

فرمایا ہی وممن خلقنا امة یہدون بالحق وبہ یعدلون اور تفسیر اہلبیت علیہم السلام مین ہی کہ فرمایا حضرت علیہم السلام نے کہ وہ لوگ ہمہین
اور حق ہی یہی ہی اسواسطی کہ یہہ بزرگ عالم تہی علم دین کی اور اسیواسطی رسولخدا صلعم نے انکی حقمین فرمایا تہا کہ مین تممین دو چیزین چہوڑے
جاتا ہون قرآن اور اہلبیت کہ اگر تم ان دونونکو مضبوط پکڑو گی اور پیروی انکی کرو گی تو گمراہ نہو گی اور فرمایا ہی رسولخدا صلعم نے کہ
مثال میرے اہلبیت کی مانند کشتی نوح کی ہی جو کوئی اسپر سوار ہوا اسنے نجات پائی اور جو کوئی اس سے پیچہے رہگیا وہ ہلاک ہوا اور حق کی ساتھہ
ہی حکم دیتے تہی کہ عالم تہی علم دین کی اور سینہ بسینہ رسولخدا صلعم سے انکو علم پہنچا تہا اور جبتک علم دین کا عالم نہوگا تو وہ حق کے ساتھہ حکم کیونکر کریگا کہ
او خویشتن گم است کرا رہبری کند بخلاف ان لوگونکے کہ ماہر نہین علم دین کے کہ وہ جو حکم کرین گی موافق حق کی کرینگی نہ وہ لوگ کہ جو احکام
مین غلطیان کرتے تہی بسبب بیعلمی کی اور مسائل دین مین حضرت علی کیطرف رجوع کرتے تہی اور یا بسبب معلوم نہونی احکام شرع کی اپنی رای اور
قیاس سے مسائل بناتی تہی اور شیعہ پیروی کرتی ہین اہلبیت کی مگر شیعہ اور مخالفین ہرگز پیروی اہلبیت کی نہین کرتے ہین بلکہ اصول مین تو
ابوالحسن اشعری اور ابو المنصور ماتریدی کی پیروی کرتے ہین اور فروع مین ابوحنیفہ اور شافعی اور مالک اور حنبل کے اور جلال الدین دوانی
نے شرح عقائد مین لکھا ہی کہ ناجی وہ فرقہ ہی کہ جو پیروی کرتا ہی ابوالحسن اشعری کی بخلاف شیعہ کی کہ وہ پیروی دوازدہ امام کی کرتے ہین
انکو معصوم سمجہکر الحمد للہ علی ذالک اور معلوم نہین کہ یہہ ابوالحسن کہ نہ اصحاب رسولخدا مین داخل ہی اور نہ اہلبیت مین یہہ لونڈ کہان سے نکلا
آگیا کہ نجات اسیکی پیروی مین منحصر ہوگئی ہی نہ اصحاب کی پیروی مین اور نہ اہلبیت کی پیروی مین اور اب خدا تعالی کفار کا حال بیان کرتا ہی
اور فرماتا ہی کہ **والذین کذبوا بآیاتنا** اور جن لوگون نے جہٹلایا ہی آیتون ہماری کو **سنستدرجہم** قریب ہے کہ درجہ درجہ
بڑہا لینگی ہم انکو یعنی اندک اندک اور آہستہ آہستہ انکو ہلاک کی قریب پہنچا دین **من حیث لا یعلمون** اسطرح سے کہ نجانین وہ کہ جسوقت
وہ گناہ کرین تو ہم انپر نعمت کو زیادہ کرین اور وہ اس خیال سے کہ یہہ نعمت لطف ہی خدا کیطرف سے کہ وہ گناہ کرنے مین زیادتی کرین یہانتک
کہ جب انکی طغیانی گناہ مین نہایت کو پہنچی تو عذاب انپر ثابت ہو جاوے اور بدون ظہور علامات کے ناگہان ہم عذاب کو انپر نازل کرین اور
استدراج وہ ہی کہ جو ظاہر مین تو احسان کرنا اور خوب معلوم ہوتا ہو اور حقیقت مین زیان کاری اور خرابی ہو اور فرماتا ہی خدا کہ **واملی
لہم** اور مہلت دونگا مین واسطی انکی اور ڈہیل ڈالدون کہ وہ گناہ کرتے چلے جاوین اور ایکدفعہ ہی انکو پکڑ لون اسواسطے کہ جلدی عذاب
مین وہ کرتا ہی کہ جسکو اندیشہ یہہ ہو کہ وقت فوت ہو جاویگا تو پہر نہوسکیگا **ان کیدی** تحقیق کہ پکڑ لینا میرا مخفی بدون ظاہر ہونی
علامت کی **متین** مضبوط اور استوار ہی کہ اسکو کوئی دفع نہین کرسکتا ہی اور حضرت صادق علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر مین
روایت ہی کہ وہ بندہ وہ ہی کہ جو گناہ کرتا ہی پس نعمت جدیدہ اسکو بعد اسکی حاصل ہوتی ہی کہ وہ نعمت اسکو استغفار اور توبہ کرنی سے غافل
کردیتی ہی اور دوسری روایت مین ہی کہ جسوقت خدا تعالی ارادہ کرتا ہی اپنے بندہ سے خیر کا تو پیچہے گناہ کرنیکی کوئی سختی اسکو پہنچاتا ہی کہ وہ
اس گناہ کو یاد کرے توبہ اور استغفار کرے اور اس گناہ کے کرنیسے نادم اور پشیمان ہو اور جسوقت بندہ سے خیر کا ارادہ نکرے تو بعد گناہ
کے اسکو نعمت عطا کرتا ہی کہ وہ اس نعمت کی سبب سے توبہ کرنیکو اور گناہ کی بخشش طلب کرنیکو بہول جاتا ہی اور اسیطرح سے اوسکا حال
رہتا ہی اور یہی مراد ہی قول حقتعالی سنستدرجہم من حیث لا یعلمون اور کہتے ہین کہ جناب رسولخدا صلعم ایام حج مین کوہ صفا پر رونق
افروز ہوئی اور ہر ایک کافر قریش کو عذاب خدا سے ڈراتی تہی ایک شخص نے قریش کی اشراف مین سے کہا کہ یہہ یار تمہارا دیوانہ ہوگیا ہی کہ
شب و روز یہی فریاد کرتا ہی یہہ آیت نازل ہوئی کہ **اولم یتفکروا** کیا نہ سوچا ان دشمنان دین نے اور فکر اور تامل کرکی
دریافت نہ کیا کہ **ما بصاحبہم** نہین ہی ساتہہ یار انکے یعنی نہین ہی یار اونکی کہ وہ محمد ہی **من جنة** جنون اور دیوانگی کسی قسم
کے اسواسطی کہ یہہ وہ عاقل کامل ہی کہ جسکو نبوت سے پہلی محمد امین کہتی تہی اور اب کہ انہی لوگون کو حق کیطرف بلانا شروع کیا ہے

تو اُسکو دیوانہ کسواسطے کہتے ہو بلکہ مجنون تم ہو کہ جس شخص کو جانتے ہو کہ صاحب حلم اور وقار اور عاقل ہے اور ہر طرح کی فضیلت اور اوصاف نیک
رکھتا ہو اُسکو تم دیوانہ کہتے ہو اور کبھی ساحر کہتے ہو اور کبھی شاعر کہتے ہو اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ نہین ہے وہ محمد مگر ڈرانیوالا
ظاہر عذاب الٰہی سے تاکہ سب اُسکے کہنے کو سنین اور کسی پر پوشیدہ نرہے اور اب خدا تعالیٰ اپنی صنعتون کو بیان کرکے پھر اُنکو اپنی طرف رغبت
دلاتا ہو کہ اَوَلَمْ يَنْظُرُوْا کیا نہ نظر کی اُنہون نے اور نہ دیکھا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بیچ مالک آسمانونکے اور زمین کو کہ
کیسے عظیم الشان ہین اور آسمانون مین آفتاب اور چاند اور ستارے پیدا کئے ہین اور زمین مین انسان اور حیوان اور دریا اور پہاڑ اور
صحرا پیدا کئے ہین اور آسمانون کو اوپر بین پیدا کیا ہو کہ نیچے اُسکے کوئی ستون اور لگاؤ نہین ہی اور زمین کو پانی پر بچھایا ہے وہ لوگ
اُن صنعتون پر خدا کی اور اُسکی عجیب غریب مخلوقات کیطرف نظر نہین کرتے ہین اور فرماتا ہو کہ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ اور کیا
نہ نظر کی اُنہون نے اُس چیز کو کہ پیدا کی ہی خدا نے جو کچھ کہ ہے ممکنات مین سے کہ اُسکی قدرت کے کمال کو دیکھین اور علامات
اُسکی قدرت کی اُنپر ظاہر ہو جاوین اور معلوم ہو اُنکو کہ جو کچھ محمد کہتا ہے وہی حق ہو وَاَنْ عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنَ اور کیا نہ نظر
کی اُنہون نے یہ کہ قریب ہے کہ ہووے کہ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ تحقیق نزدیک ہوئی ہو اجل اُنکی یعنی کیا اُن لوگون نے اِس
امر کیطرف نظر نہین کی کہ شاید اُنکے مرنیکے دن نزدیک پہنچے ہون تاکہ عناد اور انکار کو ترک کرکے مرنیسے پہلے اور پیش از نزول عذاب
کوئی ایسا عمل کرین کہ جسمین رستگاری اُنکی ہو اور وہ عمل ہو باعث اُنکی نجات کا اور اگر مشرکین قرآن پر ایمان نہین لاتے کہ وہ جامع
ہدایتون اور مصلحتون دین و دنیا کا ہی تو فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ پس ساتھ کونسی بات کے بعد اس قرآن کے
ایمان لاوینگے مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ جس شخص کو گمراہی مین ڈالے ہے خدا بسبب اُسکے عناد کے اور انکار کی قدرت خدا سے
اور نظر توفیق اُسپر نکرے تو فَلَا هَادِيَ لَهٗ پس نہین ہو کوئی راہ بتانیوالا واسطے اُسکے وَيَذَرُهُمْ اور چھوڑ دیتا
ہے خدا اُن گمراہون کو فِيْ طُغْيَانِهِمْ بیچ گمراہی اور حد سے گذر جانے اُنکے کے يَعْمَهُوْنَ حیران اور سرگردان ہین وہ
اور راہ حق کیطرف ہرگز نہ چلین اور کہتے ہین کہ فرقہ یہود باوجود اسکے کہ جانتے تھے کہ قیامت کا علم سوا خدا کے کسی کو نہین ہے
لیکن جسوقت جناب سرور خدا صلعم لوگونکو اُسکے ہولون سے ڈراتے تھے تو واسطے امتحان کے وہ پوچھتے تھے کہ اے محمد تو جو ہمسے خبر دیتا ہے تو ہمکو
کہہ قیامت کب ہوگی تاکہ ہمکو اُسکے وقت کا علم ہو یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہو خدا يَسْــَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ سوال
کرتے ہین تجھسے اے محمد قیامت سے کہ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا کب ہو وقت واقع ہونے اُسکے کا اور عین ایسا کہ مضمون تالی سیلون کا
ہی اور ایان خبر مقدم ہے مرسیہا کی قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اُن پوچھنے والون کے جواب مین کہ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ سوا اسکے نہین
کہ علم اُس قیامت کا نزدیک پروردگار میرے کے ہے کہ کوئی اسکو نہین جانتا سوا اسکے کوئی نہ کوئی مقرب اور نبی مرسل کوئی اس سے آگاہ نہین ہی لَا يُجَلِّيْهَا
نہ ظاہر کریگا اُسکو لِوَقْتِهَآ واسطے وقت اُسکے کے اِلَّا هُوَ مگر وہ خدا یعنی نہ ظاہر کریگا اُسکو اُسکے وقت مین مگر خدا کہ غیر خدا پر
ہمیشہ وہ پوشیدہ رہیگی جبتک کہ واقع ہو اور اب حکمت اُسکی پوشیدہ کرنیمین یہ ہے کہ تاکہ بندے ہمیشہ اُسکے ہونیسے خوف کرتے رہین
اور خدا کی فرمانبرداری مین اپنی ہمیشہ مشغول رہین اور اگر وقت اسکا معلوم ہوتا تو ابتدا مین بسبب اُسکے وقت کی بعید ہونیکے
گناہون کو اختیار کرتے ہیں اسلیے کہ ابھی تو وہ نہین ہے جب قریب آویگی تو توبہ کرلین گے اور روز قیامت کو ساعت اسواسطے
کہا کہ وہ ایک ساعت مین ہو جاویگی ثَقُلَتْ بھاری ہے وہ قیامت باعتبار ہولون کے اور حساب کتاب کی حیثیت
فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بیچ آسمانون کے اور زمین کے کہ رہنے والے آسمانونکے اور زمین کے سب اُس سے ڈرتے ہین لَا
تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً نہ آویگی وہ تمکو مگر ناگہان کہ کوئی تو بازار مین سودا خرید کرتا ہوگا اور کوئی کچھ تولتا ہوگا اور کوئی

کہانا کہاتا ہوگا اور کوئی سوتا ہوگا اسیطرح ہر ایک شخص اپنے کام میں مشغول ہوگا اور اس سے پہلے کسی کو خبر اسکے آنیکی نہوگی اور ایکدفعہ
ہی وہ آجاتیگی اور بغتۃً مصدر ہے محل حال میں ضمیر تاتیکم سے اور فرماتا ہے خدا کہ **یسئلونک** پوچھتے ہیں وہ تجھسے اے محمد صلعم قیامت کو وقت
اسوجہہ سے کہ **کانک حفی عنہا** گویا کہ تو عالم ہے اُس قیامت کو وقت سے اور تو جانتا ہے اُسکو کہ وقت اسکا کب ہے کہ جو تجھسے
وہ اسطرح سے گڑگڑا کر سوال کرتے ہیں اور حال یہ ہے کہ تو کراہت رکھتا ہے اُنکے سوال سے اسواسطے کہ وہ غیب کے علم سے ہے **قل** کہہ تو
اے محمد صلعم اُنکے جواب میں کہ **انما علمہا عند اللہ** سوائے اسکے نہیں کہ علم اُس قیامت کا نزدیک خدا کے ہے **ولکن اکثر الناس**
لا یعلمون اور لیکن اکثر آدمی نہیں جانتے ہیں اُسکے وقت کو اور کہتے ہیں کہ مکے کے لوگ رسول خدا صلعم کے پاس آئے اور کہا کہ اے محمد صلعم
تیرا خدا تجھکو کیوں نہیں خبر دیتا ہے کہ نرخ اشیا کا کب ارزان اور کب گران ہوتا ہے تاکہ تو ارزانی میں خرید کرے اور گرانی میں فروخت کرے
کہ اس سے تجھکو بہت فائدہ حاصل ہو یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ **قل** کہہ تو اے محمد صلعم اُن لوگوں سے کہ **لا املک**
لنفسی نفعا ولا ضرا نہیں مالک ہوں میں واسطے جان اپنی کے نفع کا اور نہ ضرر کا یعنی غیب کا علم مجھکو نہیں ہے **الا ما شاء**
اللہ مگر جو کچھ کہ چاہے خدا کہ مجھکو تعلیم کرے اور بتلاوے اپنی رحمت سے **ولو کنت اعلم الغیب** اور اگر ہوتا میں ایسا کہ جانتا
میں غیب کو تو **لاستکثرت من الخیر** البتہ طلب بہت کرتا میں خیر میں سے یعنی بہت مال اور فائدہ اور فتح اور غنیمت طلب
کرتا میں **وما مسنی السوء** اور نہ پہنچتی مجھکو برائی مثل فقیری اور بیماری اور رنج کے **ان انا الا نذیر وبشیر** نہیں ہوں میں
مگر ڈرانیوالا کافروں اور گنہگاروں کا اور خوشخبری دینے والا **لقوم یؤمنون** واسطے اُس قوم کے کہ ایمان لاتے ہیں وہ پیغمبر اور ان
احکام پر کہ میں خدا کے پاس سے لایا ہوں اور یہ کہ ڈرانا اور خوشخبری دونو مومنین کے واسطے ہیں اسواسطے کہ فائدہ نصیحت ارشاد سے
وہی حاصل کرتے ہیں اور اب خدا تعالی اپنی وحدانیت اور قدرت کا ذکر کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ **ہو الذی خلقکم من نفس**
واحدۃ خدا وہ شخص ہے کہ پیدا کیا ہے اُسنے تمکو نفس اور جان ایک سے کہ وہ آدم تھا **وجعل منہا** اور پیدا کیا اُس سے یعنی اُس کے
پہلوے چپ کے استخوان سے یا اُسکے جسم کی بچی ہوئی مٹی سے **زوجہا** جوڑا اُسکے کہ وہ حوا تھی **لیسکن الیہا** تا آرام
پکڑے وہ آدم طرف اُس حوا کی اور الفت اختیار کرے اُس سے کہ جنس کو طرف جنس اپنی کی میل اور رغبت ہوتی ہے **فلما تغشاہا**
پس جسوقت ڈھانکا اُسکو آدم نے اس حوا کو کہ اُس سے خلوت کی تو **حملت حملا خفیفا** اُٹھایا اُس حوا نے بوجھ ہلکا یعنی حاملہ
ہوئی **فمرت بہ** پس ہمیشہ اور قائم رہی وہ ساتھ اُس حمل کے تو اُٹھتی ہیں اور بیٹھتی ہیں اور چلتی ہیں اور اُس حمل میں گرانی نہ
چلنے کی نہ تھی نو مہینے تک یعنی اُسکو نو مہینے حمل میں گزرے **فلما اثقلت** پس جسوقت بوجھل ہوئی وہ حوا کہ دن اُس کے وضع
حمل کے قریب پہنچے اور بچہ جو اُسکے شکم میں تھا کلاں ہو گیا تو **دعوا اللہ ربہما** پکارا اُن دونوں آدم و حوا نے خدا کو کہ پروردگار
اُن دونوں کا ہے اور دعا کی اُس سے کہ **لئن آتیتنا صالحا** البتہ اگر دیوے تو ہمکو فرزند درست بدن اور مستوی الخلقت کہ اپنی
پیدائش میں عیبوں سے پاک ہو تو **لنکونن من الشاکرین** البتہ ہو جاوینگے ہم شکر کرنیوالوں میں سے اس نعمت کا **فلما آتاہما**
پس جسوقت دیا اُن دونوں کو خدا نے **صالحا** فرزند درست بدن تو **جعلا لہ** مقرر کیے واسطے اُس خدا کے اُن دونوں نے یعنی
اُنکی اولاد نے **شرکاء فیما آتاہما** شریک بیچ اُس چیز کے کہ دیا ہے خدا نے اُن دونو کو یعنی اُس فرزند کو کہ خدا تعالی نے
اولاد آدم کو دیا تھا اُس فرزند میں اولاد آدم نے خدا کے شریک مقرر کیے کہ کسی فرزند کا نام تو اولاد آدم نے عبد الحارث رکھا اور
کسیکا نام عبد العزی اور کسیکا نام عبد الشمس رکھا اور اہل مدینہ نے شرکا کو شرکا پڑھا ہے **فتعالی اللہ عما یشرکون** پس بلند اور
برتر ہے خدا اس چیز سے کہ شریک کرتے ہیں وہ اور اولاد کا لفظ کہ وہ مضاف ہے لفظ انکا میں تو محذوف ہے اور تقدیر اسکی جعل اولادہما

ع ۷ ۲۳ ۱۳

اور آتی اولاد ہماری ہے یعنی کئی اولاد اُن دونوں کی نے اور دیا اولاد اُن دونوں کی کو اور یہان مضاف ایسا محذوف کہ جیسے ثم اتخذتم العجل
مین محذوف ہے اور تقدیر اُسکی ثم اتخذ اسلافکم العجل ہے سو اسطے کہ گوسالہ پرستی مخاطبین نے نہین کی ہے بلکہ اُنکی اسلاف نے کی تہی اور ایسے
ہی آدم نے شرک نہین کیا کہ وہ پیغمبر اور معصوم تہے بلکہ اُنکی اولاد نے کیا تہا اور دلالت کرتی ہے اولاد کی لفظ کی محذوف ہونے پر
عما یشرکون کہ وہ جمع کا صیغہ ہے اور ضمیر اُسکی اولاد کیطرف پہرتی ہے اور اگر آدم اور حوا مراد ہوتی تو خدا تعالی عما کان کہتا تثنیہ کی صیغہ سے
اور مراد شرک کرنیوالون سے آدم اور حوا ہرگز نہین ہو سکتی جیسے کہ بعضے اہلسنت کہتے ہین کہ آدم اور حوا نے شیطان کی سکہانے سے شرک کیا
کہ اپنے پسر کا نام عبد الحارث رکہا اور حارث شیطان کا نام تہا سو اسطے کہ آدم معصوم تہے اور معصوم سے ایسا امر واقع نہین ہو سکتا کہ منافی
عصمت کی ہے اور ایسی اکثر آیات ہین ظاہر معنی پر لوگ عمل کرکے گمراہ ہو گئے ہین جیسے کہ خالق ہر چیز کا یہانتک بندون کے فعال کا
خدا ہے اور خدا تعالے لیہی کافر اور گمراہ کرتا ہے اور سوائے اسکے بہت آیتون کی ظاہر معنی ایسے ہی ہین اور امام رضا علیہ السلام نے
مامون رشید کے جواب مین فرمایا ہے کہ حوا کے شکم سے دو پیدا ہوئے تہے ایک پسر اور ایک دختر اُن دونو نے خدا کی شریک کی جسوقت کہ
اُن کو فرزند تندرست خدا نے عطا کیا اور اُنہون نے خدا کا شکر نکیا جیسے کہ اُنکی باپ اور مان نے شکر کیا تہا اس صورت مین ضمیر جعلا کی اس
پسر اور دختر کی طرف پہرے گی نہ آدم اور حوا کیطرف اور صاحب کشاف اور صاحب بیضاوی کہتے ہین کہ یہہ قول شریک کرنیکا
لائق شان انبیا کے نہین ہے اور بعد اسکی بیان کیا کہ ہو سکتا ہے کہ نفس واحد سے مراد قصی ہے جو کہ رسول خدا کی اجداد مین سے تہے اور اُسکو
خدا تعالی نے ایک زوجہ اُسی کے جنس سے دی کہ وہ عربی اور قریشی تہی اور اُن دونو نے شرط کی کہ اگر خدا تعالی ہمکو فرزند درست
خلقت عطا کریگا تو ہم خدا کا شکر ادا کرینگے خدا تعالی نے چار پسر اُنکو عطا کئے اور اُنہون نے نام رکہنے مین شریک پیدا کیا خدا کا کہ عبد مناف
اور عبد العزی اور عبد القصی اور عبد الدار اُنکا نام رکہا اور یہہ اشتراک قسمیہ کا یعنی نام رکہنے مین شریک کرنا کفر نہین ہے اور تاویل
وہی زیادہ صحیح ہے جو کہ پہلے گذری ہے اور فرماتا ہے خدا کہ **ایشرکون ما لا یخلق شیئا** کیا شریک کرتے ہین وہ مشرکین اُسکو کہ نہین پیدا
کر سکتی ہے وہ چیز کسی چیز کو **وھم یخلقون** اور حال یہہ ہے کہ وہ خود پیدا کئے ہین اور پیدا کئے جاتی ہین یعنی کیا شریک کرتے
ہین وہ عبادت خدا مین ایسی چیزون کو کہ وہ کچہہ پیدا نہین کر سکتی ہین بلکہ خود پیدا کئے جاتے ہین اور جسوقت کہ وہ مخلوقات مین داخل ہوئے
تو سزاوار شریک کرنیکی کیونکر ہونگے کہ وہ بہی مثل دیگر مخلوقات کے ہین اور فرماتا ہے خدا کہ **ولا یستطیعون** نہین طاقت رکہتی
ہین وہ شرکا **لھم** واسطے اُن شرک کرنیوالونکے **نصرا** نصرت اور مدد کرنیکو اُنکی فائدہ اور نقصان مین **ولا انفسھم ینصرون**
اور نہ نفسون اپنی کی مدد کر سکتے ہین جسوقت اُنکو کوئی توڑتا ہے اور خون آلودہ کرتا ہے اور گوبر مین بہر دیتا ہے سو اسطے کہ وہ بت پتہر کی قسم سے ہین
وان تدعوھم اور اگر بلاؤ تم اُنکو یعنی مسلمانو **الی الھدی** طرف ہدایت کی کہ وہ دین اسلام ہے یعنی اگر تم اُن مشرکون کو
اسلام سے قبول کرنیکی واسطے کہو تو **لا یتبعوکم** نہ پیروی کرینگی وہ تمہاری **سواء علیکم** برابر ہے اوپر تمہاری اور یکسان ہے
اے مسلمانو **ادعوتموھم** بلاؤ تم اُن مشرکون کو طرف حق کی **ام انتم صامتون** یا تم خاموش ہو رہو اسلیے ہو یہہ آیت اُن
کافرون کی حق مین ہے کہ جو اپنی کفر اور شرک پر بہت اصرار کرتے تہے مثل ابو جہل اور ولید بن عتبہ وغیرہ کے اور اب خدا تعالی مشرکین کیطرف
خطاب کرکے فرماتا ہے کہ **ان الذین تدعون من دون اللہ** تحقیق جنکو پکارتے ہو تم سوائے خدا کی اسی شرک اور عبادت اُنکی کرتے ہو اور
جنکو معبود اپنا تم نے مقرر کیا ہے **عباد** بندے ہین وہ **امثالکم** مانند تمہارے ہے کہ وہ مثل تمہاری ہماری تحت تصرف مین ہین اور قبضہ قدرت مین اور
اگر اسکا باور نہین کرتے ہو تو **فادعوھم** پس پکارو تم اُنکو اگر وہ کچہہ قدرت رکہتی ہین اور اگر اُنکو پکارو تو **فلیستجیبوا لکم** پس چاہیے
کہ جواب دیوین وہ واسطے تمہارے **ان کنتم صادقین** اگر ہو تم راستگو کہ وہ معبود ہین سو اسطے کہ معبود کو چاہیے کہ اپنی بندونکو جواب دیوے

پھر فرماتا ہے خدا کہ اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَآ کیا واسطے انکے پاؤں ہیں کہ چلتے ہیں وہ ساتھ انکے اپنے کام کی درستی کے واسطے اور رفع حاجت
کیلیے اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ کیا واسطے انکے ہاتھ ہیں کہ يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ پکڑتے ہیں وہ ساتھ انکے اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ یا واسطے انکے آنکھیں ہیں
کہ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ دیکھتے ہیں وہ ساتھ انکے دیکھنے کی چیزوں کو جیسے کہ تم دیکھتے ہو اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَآ یا واسطے انکے کان ہیں کہ
سنتے ہیں وہ ساتھ انکے سننے کی چیزوں کو اور حال یہ ہے کہ تم جانتے ہو کہ واسطے انکے پاؤں چلنے والے اور ہاتھ پکڑنے والے اور آنکھیں دیکھنے
والی اور کان سننے والے نہیں ہیں پس تم بدرجہا انسے بہتر اور افضل ہو لیکن تعجب ہے کہ اپنے سے کمتر کی عبادت کرتے ہو اور کہتے ہیں کہ
جسوقت رسول خدا صلعم نے مشرکین کو ڈرایا اور الزام دیا تو ان مشرکین نے کہا کہ تو ہمارے معبودوں کی مذمت مت کر ایسا نہو کہ
کوئی آفت اور رنج انکی طرف سے تجھکو پہنچے اسکے جواب میں خدا تعالی فرماتا ہے کہ قُلِ کہہ تو اے محمد صلعم ان لوگوں سے کہ ادْعُوْا
شُرَكَآءَكُمْ پکارو تم شریکوں اپنوں کو جو کہ خدا کے شریک تمنے مقرر کیے ہیں اور تم سب میری دشمنی پر متفق ہو جاؤ ثُمَّ
كِيْدُوْنِ پھر مکر اور حیلہ کرو تم میری هلاکت میں جو کچھ تمسے ہو سکے فَلَا تُنْظِرُوْنِ پس نہ مہلت دو تم مجھکو کہ میں تمسے کچھ خوف نہیں
رکھتا اور تمہاری کچھ پروا مجھکو نہیں ہے کیونکہ اپنے پروردگار کی حفظ اور حمایت پر اعتماد کیا ہے مجھکو تمہارا کچھ اندیشہ نہیں ہے اِنَّ
وَلِيِّ َۧ اللّٰهُ تحقیق کہ دوست اور مددگار میرا خدا ہے الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ جسنے نازل کیا ہے کتاب کو کہ وہ قرآن ہے وَهُوَ
يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ اور وہ خدا دوست رکھتا ہے نیکوں کو اور نگہبان انکا ہے اعدا کے ضرر سے وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ
اور جنکو پکارتے ہو تم سوا اس خدا کے اور پرستش جنکی تم کرتے ہو لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نہیں طاقت رکھتے ہیں وہ نَصْرَكُمْ مدد
کرنے تمہاری کو وَلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ اور نہ نفسوں اپنے کو مدد کرتے ہیں اگر کوئی ارادہ انکے توڑنیکا کرے [illegible]
کرون اور فرماتا ہے خدا کہ وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى اور اگر پکارو تم اے مسلمانوں ان کافروں کو طرف ہدایت کی یعنی دین اسلام
کے تو لَا يَسْمَعُوْا نہ سنیں گے وہ قبول کرنیکے کانوں سے وَتَرٰىهُمْ اور دیکھتا ہے تو انکو اے محمد صلعم کہ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ
نظر کرتے ہیں وہ طرف تیری ظاہر میں وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ اور حال یہ ہے کہ وہ نہیں دیکھتے ہیں بدیدہ دل درحقیقت میں اور
اب خدا تعالی اخلاق نیک اپنے حبیب کو تعلیم کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ خُذِ الْعَفْوَ تو معاف کر دینے اور بخشش کو اپنی معاف کر
اور درگذر کر تو ان لوگوں سے کہ جو تجھسے بے ادبانہ پیش آتے ہیں اور سختی اور بدخلقی انسے مت کر بلکہ نرمی اور مہربانی سے پیش آ کہ موجب
ہدایت کا ہے وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ اور حکم کر تو ساتھ نیکی کے قول میں اور فعل میں کہ جو کچھ نیک ہو باعتبار عقل اور شرع کے وَاَعْرِضْ
اور منہ پھیر لے تو بعد قائم کرنے دلیلوں کے اور تمام کرنے حجتوں کے عَنِ الْجٰهِلِيْنَ جاہلوں سے کہ اگر تجھکو انکی جانب سے رنج
اور آزار پہنچے تو انسے تو جھگڑا اور مکرامت کر بلکہ نرمی اور لطف اختیار کر اور کہتے ہیں کہ جسوقت یہ آیت نازل ہوئی تو جناب رسول خدا
صلعم نے جبرئیل سے پوچھا کہ خذ العفو سے کیا مراد ہے کہا کہ میں نہیں جانتا لیکن خدا تعالی سے میں سوال کرتا ہوں اور بعد اسکے حاضر ہو کر
عرض کی کہ اے محمد صلعم خدا تعالی حکم کرتا ہے تجھکو کہ معاف کر تو اس شخص سے کہ جسنے تجھپر ظلم کیا ہے اور دے تو اسکو کہ جسنے تجھکو دینے سے
محروم رکھا ہے اور ملاقات اور ملاپ کر تو اس شخص سے کہ جو تجھسے قطع کرتا ہے اور ملاقات کو تیری ترک کرتا ہے اور امیر المومنین علیہ السلام
نے ایک مرد کو قبیلہ ثقیف میں سے فرمایا کہ تو کسی مسلمان یا یہودی یا نصرانی کو خراج کی درہم کے واسطے ہرگز نہ مارنا اور نہ کام کرنیکے چارپایہ کو
فروخت کرنا اسواسطے کہ ہمکو حکم ہے معاف کرنے اور مہربانی کا چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ خذ العفو اور حضرت صادق اور علی بن موسی
علیہما السلام نے فرمایا ہے کہ خدا تعالی نے اس آیت میں اپنے رسول کو ادب سکھلایا ہے کہ آدمیوں سے نرمی اور مہربانی کرے چنانچہ فرماتا
کہ خذ العفو وامر بالعرف واعرض عن الجاهلين اور دوسری روایت میں حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا تعالی نے اپنے

بہی کو بزرگ خلقون اور عادتون کا حکم کیا ہے اور قرآن شریف مین ایسی آیت جامع واسطے نیک خلقون کے سوا اس آیت کے اور آیت
نہین ہے اور کہتے ہین کہ وہ پہلی آیت نازل ہوئی تو رسولخدا صلعم نے کہا کہ اے پروردگار میرے کبہی مجہہ پر غصہ غالب ہوجاتا ہے تو اسوقت
مین کیا علاج کرون یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ وَاِمَّا یَنْزَغَنَّکَ مِنَ الشَّیْطٰنِ اور اگر وسوسہ مین ڈالے
تجہکو شیطان کی جانب سے نَزْغٌ کوئی وسوسہ کہ تجہکو غصہ مین لاوے اور نرمی اور خوش خلقی نکرنے دیوے تو فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ
پس پناہ طلب کر تو ساتہ خدا کی شیطان کے شر سے اِنَّهٗ سَمِیْعٌ تحقیق کہ وہ خدا سننے والا ہے پناہ کے طلب کرنیکو عَلِیْمٌ جاننے والا
ہے صلاح تیری کا اور بعضے کہتے ہین کہ پہلا نزغ وسوسہ کو اور اسکے مقدمہ کو کہتے ہین اور مس جو فاذا مسہم طائف مین آئیگا بعد اس کے وہ
اُس وسوسہ کو کہتے ہین کہ جو نفس مین جگہہ پکڑ جاتا ہے اسیواسطے خدا تعالی نے نزغ کو منسوب کیا ہے طرف رسولخدا کے اور مس کو طرف تمام
بندونکے اور بعضے کہتے ہین کہ واما ینزغنک مین خطاب طرف رسولخدا صلعم کے ہے اور مراد اُس سے امت کے لوگ ہین اسواسطے کہ انبیا
وسوسہ شیطان سے محفوظ ہین اور بعد اسکے متقیونکا حال بیان کرتا ہے کہ اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا تحقیق جو لوگ کہ پرہیز کرتے ہین کفر و
گناہون سے اور ڈرتے ہین وہ خدا سے اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ جسوقت پہنچتا ہے انکو وسوسہ شیطان سے تو تَذَکَّرُوْا یاد
کرتے ہین وہ اس امر کو کہ جسکا خدا نے حکم کیا ہے اور جس سے کہ خدا نے منع کیا ہے اور طائف کو اہل بصرہ اور کسائی نے اور ابن کثیر نے طیف
پڑہا ہے فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ پس ناگاہ وہ دیکہنے والے ہین راہ صواب اور نیک کو بسبب پرہیز کرنیکے مکر سے شیطان کے وَاِخْوَانُهُمْ
یَمُدُّوْنَهُمْ اور بہائی ان شیاطین کے کہ وہ کفار ہین کہینچتے ہین انکو شیاطین یعنی بہائی شیطانونکے کہ وہ کفار ہین اور وسوسہ
سے پرہیز نہین کرتے ہین اور نہ وہ خدا سے ڈرتے ہین شیاطین انکو کہینچتے ہین فِی الْغَیِّ بیچ گمراہی کے ثُمَّ لَا یُقْصِرُوْنَ پہر
نہین باز رہتے ہین وہ انکے اغوا اور گمراہ کرنیسے اور یا یہ کہ کفار نہین پرہیز کرتے ہین گمراہی سے اور اپنے تئین اُس سے باز نہین رکہتے ہین
اور یمدونہم کو اہل مدینہ نے ضم یا اور کسرہ میم پڑہتے ہین اور کہتے ہین کہ کفار مکہ کا یہ حال تہا کہ جسوقت جناب رسولخدا صلعم کوئی آیت لاتے
تہے تو وہ کفار اُسکو جہٹلاتے تہے اور جسوقت آیت کے آنے مین دیر ہوتی تہی تو کہتے تہے کہ کیون نہین لاتا تو آیت کو اپنے دل سے بنا کر
جیسے کہ اور آیتین لاتا تہا اُسمقدمہ مین خدا تعالی فرماتا ہے کہ وَاِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰیَةٍ اور جسوقت نہین لاتا ہے تو اُنکے پاس کوئی
آیت قرآن مین سے تو از راہ عناد قَالُوْا کہتے ہین وہ کفار تجہسے اے محمد صلعم کہ لَوْلَا اجْتَبَیْتَهَا کیون نہین کہیچ لاتا تو اُس آیت کو
اپنے جی سے بنا کر مانند اور آیتون کے قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ سوا اسکے نہین کہ پیروی کرتا ہون مین مَا یُوْحٰٓی
اِلَیَّ مِنْ رَّبِّیْ اُسچیز کے کہ وحی کیجاتی ہے طرف میری پروردگار میرے سے اور مین اپنے دل سے بنا نیوالا نہین ہون هٰذَا
بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّکُمْ یہ دلیلین ہین پروردگار تمہارے کیطرف سے وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ اور رہنمائی اور رحمت ہے وہ
لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ واسطے اُس قوم کے کہ ایمان لاتے ہین وہ خدا اور پیغمبر پر اور مومنین کو خاص اسواسطے کیا کہ رہنمائی اور رحمت
مین فائدہ اُس سے وہی حاصل کرتے ہین نہ غیر انکے اور منقول ہے کہ ایک جوان انصاری رسولخدا صلعم کے پیچہے نماز پڑہتا تہا اور
جو کچہہ رسولخدا پڑہتے تہے وہ بہی پڑہتا تہا یہ آیت نازل ہوئی کہ امام کے پیچہے نماز مین قرآن کو مت پڑہو بلکہ خاموش کہڑے ہوکر
امام کے قرآن پڑہنے کو سنو چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ اور جسوقت پڑہا جاتے قرآن تو فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ
پس سماعت کرو تم واسطے اُسکے وَاَنْصِتُوْا اور خاموش ہو تم کہ خود نہ پڑہو تم جسوقت امام پڑہے لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ تاکہ
تم رحم کیے جاؤ یعنی اُسکے ساتہ نصیحت پکڑ کر امیدوار رحمت اور مغفرت کے ہو اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا
کہ یہ خطاب مومنین کیطرف ہے نماز جماعت مین امام کے پیچہے قرآن پڑہنے کو سنو اور اُسوقت خود مت پڑہو اور علماء فرماتے ہین

کہ نماز جماعت میں سننا قرآن کا پیچھے امام کے واجب ہے اور سوا ہی نماز کے سننا قرآن کا سنت ہے اور قرآن شریف میں مطلق سننے کا حکم ہے
نماز میں اور غیر نماز میں دونوں میں لیکن احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ مراد سننے سے قرآن کے اس آیت میں یہ ہے کہ نماز میں پیچھے امام کے
قرآن کو سنو کہ واجب ہے چنانچہ اسکی تفسیر میں حضرت باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے اور دوسری حدیث میں فرمایا ہے کہ اگر تو پیچھے امام کے
ہے تو مت پڑھ تو پیچھے پہلی دو رکعت میں اور پچھلی دو رکعت میں اسواسطے کہ خدا قرآن میں فرماتا ہے کہ واذا قرئ القرآن فاستمعوا له و
انصتوا لعلکم ترحمون اور مراد نہ پڑھنے سے یہ ہے کہ قرآن کو پیچھے امام کے مت پڑھ نہ یہ کہ سوائے قرآن کے اور بھی کچھ مت پڑھ اور سوا
اسکے اور روایتیں بھی اس مضمون کی ہیں اور بعضی روایتیں جو آیا ہے کہ قرآن کے سننے کے واسطے خاموشی واجب ہے نماز میں اور غیر
نماز میں دونوں میں یہ وجوب استحباب پر محمول ہے اور فرماتا ہے خدا کہ واذکر ربک اور ذکر کر تو اے محمد پروردگار اپنے کا اور یاد کر تو اسکو
فی نفسک بیچ جی اپنے کے تضرعا وخیفة زاری اور خوف سے اس واسطے کہ خوف اور خشیت اور
پوشیدگی اور زاری سے ذکر کرنا موجب قبول ہونے دعا کا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس سے تفکر ہے کہ جسکے سبب سے علم صانع عالم کا
اور اسکی صفات کا حاصل ہو ودون الجهر من القول اور سوائے بلند آواز کے کہنے زبان سے بالغدو والاصال
بیچ وقت صبح کے اور شام کے واسطے فضیلت ان دونوں وقتوں کے یعنی اپنے پروردگار کا ذکر زاری اور خوف سے پوشیدہ اور آہستہ
صبح اور شام کو کر کہ جسمیں آواز بلند نہو اسواسطے کہ آہستہ اور پوشیدہ ذکر خدا کا بہت کرنا کہ خالی ریا سے ہے بہت نزدیک ہے قبول
ہونیکے ہے اور تضرعا وخیفة دونوں مصدر ہیں کہ واقع ہوئے ہیں موقع حال کے اور دون الجهر کا عطف ان پر ہے ولا تکن
من الغافلین اور نہ ہو تو غفلت کرنیوالوں میں سے کہ خدا تعالی نے اسیواسطے پیدا کیا ہے کہ اسکا ذکر کرتے رہو اور کہتے ہیں کہ اس
میں خطاب سے محمد صلعم کیطرف ہے اور مراد اس سے امت کے آدمی ہیں اسواسطے کہ رسول خدا ذکر خدا سے کبھی غافل نہوتے تھے اور ذات
پاک حضرت کے سہو اور غفلت سے مبرا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ جو کوئی ذکر کریگا میرا
پوشیدہ ذکر کرونگا میں اسکا علانیہ اور فرمایا ہے جناب امیر علیہ السلام نے کہ جو کوئی ذکر کرے خدا کا پوشیدہ تو بیشک تحقیق ذکر کریگا اسکا خدا بہت
بہت تحقیق کہ ذکر کرتے تھے منافقین خدا تعالی کا علانیہ اور نہیں ذکر کرتے تھے پوشیدہ چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ یراؤن الناس ولا یذکرون
الله الا قلیلا یعنی دکھلاتے ہیں وہ آدمیوں کو اور نہیں ذکر کرتے ہیں وہ خدا کا مگر تھوڑا اور آگے خدا تعالی اس امر کو بیان کرتا ہے کہ جو باعث ذکر کا ہے
چنانچہ فرماتا ہے کہ ان الذین عند ربک تحقیق جو شخص کہ نزدیک پروردگار تیرے کے ہیں مثل ملائکہ کے کہ مقربان درگاہ خدا ہیں
لا یستکبرون عن عبادته نہیں تکبر کرتے ہیں وہ عبادت اس خدا کی سے ویسبحونه اور پاکیزگی سے یاد کرتے ہیں اسکو
اسچیز سے کہ نہیں لائق ہے اسکی کبریائی کے وله یسجدون اور واسطے اسی کے سجدہ کرتے ہیں خشوع اور خضوع اور زاری سے اور کسی
کو شریک اسکا نہیں کرتے ہیں اور اس آیت کا سجدہ سنت ہے اور یہ پہلا سجدہ ہے قرآن میں اور سجدے تمام قرآن میں پندرہ ہیں چار سجدے
انمیں سے واجب ہیں سورہ الم سجدہ اور سجدہ حم اور والنجم اور اقرأ باسم ربک الذی خلق میں اور گیارہ سجدے سنت ہیں سورہ اعراف میں اور
سورہ رعد میں اور سورہ نحل میں اور سورہ بنی اسرائیل میں اور سورہ مریم میں اور دو جگہ سورہ حج میں اور سورہ فرقان میں اور سورہ نمل میں اور سورہ
ص میں اور سورہ اذا السماء انشقت میں اور وہ سجدہ واجب اس شخص پر ہے کہ جو اسکو پڑھے یا قصد کرکے اسکو سنے اور اگر قصد کرکے نہ سنے بلکہ
کسی پڑھنے والے کی آواز سجدہ کی آیت کی کان میں آجائے تو یہ سجدہ سنت ہے اگرچہ سجدہ واجب کی آیت کو سنا ہو اور وہ گیارہ بھی سنت ہیں اور
جسوقت تمام آیت کو سجدہ کی تمام کرے اسوقت سجدہ میں جائے اور اس سجدہ میں طہارت اور استقبال قبلہ واجب نہیں ہے مگر افضل اور
احوط ہے اور ایسے ہی وہ چیز کہ جسپر سجدہ کرنا صحیح ہے اور دعا سجدہ یہ ہے لا اله الا الله حقا حقا لا اله الا الله ایمانا وتصدیقا لا اله الا الله

یسجدون یسبحونہ ولہ یسجدون سجدہ کرتے ہین اسکو یاد رہے انسیدا اور قال الاستکبار عن عبادتک و لا استکبر ابل انا عبد ذلیل خائف مستجیر اور حدیث مین آیا ہے کہ جسوقت ابن آدم آیہ سجدہ کو پڑھکر سجدہ مین جاتا ہو تو شیطان اُس سے کنارہ کرتا ہے اور بہاگتا ہو اور گریہ کرکے کہتا ہو کہ وائے مجھپر کہ فرزند آدم کو سجدہ کا حکم ہوا اور اُسنے سجدہ کیا اور بہشت اُسکو سجدہ کرنیسے واجب ہوگیا اور مجھکو حکم سجدہ کرنیکا ہوا مینے سجدہ نکیا دوزخ مجھپر واجب کیا گیا

سُورة الانفال بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ سورہ مدنی ہے کہ مدینہ منورہ مین نازل ہوئی ہے اور اُسمین پچہتر آیتین ہین اور بعضی زیادہ بہی کہتے ہین اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہو کہ جو کوئی سورہ انفال اور سورہ برات کو ہر مہینے مین پڑہے تو نفاق اُسکے دل مین کبہی داخل نہو اور وہ شخص شیعان امیر المومنین علیہ السلام سے ہو اور بہشت کے خوانون مین کہانا کہاے ہمراہ شیعان علی کے یہانتک کہ آدمی حساب سے فارغ ہون فرماتا ہو خدا کہ **یسئلونک** پوچہتے ہین تجھسے اے محمد صلعم **عن الانفال** حکم غنیمتون کفار کے سے کہ حلال ہین یا نہین اور کہتے ہین کہ انفال غنیمت کو مال ہین اور نفل بمعنی زیادتی ہے اور اسکا نام غنیمت اسواسطے رکہا ہو کہ یہ بخشش اور فضل ہے خدا کیطرف سے اور حضرت سجاد اور باقر اور صادق علیہم السلام نے یسئلونک الانفال پڑہا ہے یعنی وہ سوال کرتے ہین تجھسے یہ کہ دے تو انکو اور حضرت باقر اور صادق علیہما السلام سے انفال کی تفسیر مین چند روایات وارد ہین اور حاصل سبکا یہ ہے کہ انفال وہ چیز ہے کہ لیا جاوے دار الحرب سے بدون لڑائی کے اور وہ زمین کہ جسکے باشندے جلاوطن ہوگئے ہون بدون لڑائی کے اور فقہا اسکو فی کہتے ہین اور زمینین افتادہ کہ بدون آبادی کے پڑی ہون اور کوئی اُسکا مالک نہو مثل صحرائے ویران کے اور نیستان اور رودخانہ کے اور زمینین اور محل اور قلعہ بادشاہون کے اور مال اُس شخص کا کہ جسکے وارث نہو اور پہاڑون کی چوٹی مین اور مال غلامون کا اور کانین یہ سب چیزین پیغمبر کی ہین اور بعد پیغمبر کے امام کے ہین اور زمانہ غیبت مین شیعہ اُنکے تصرف مین لاتے ہین اور کہتے ہین کہ اہل بدر نے بعد جنگ بدر کے غنیمت مین اختلاف کیا جوانون نے کہا کہ ہمنے لڑائی کی ہے غنیمت ہمارا حق ہے اور بوڑہون نے کہا کہ ہم بہی تمہارے مددگار رہے ہین ہم کو بہی حصہ چاہیے اور عبادہ بن صامت کہتے ہین کہ ہمیشے بدر مین غنیمت کے مقدمہ مین اختلاف کیا اور نوبت اُس اختلاف کی نزاع کو پہنچی حق تعالی نے حکم اسکا پیغمبر کے سپرد کرکے فرمایا کہ **قل** کہ اے محمد صلعم **الانفال للہ والرسول** حکم غنیمتون کا واسطے خدا کے ہے اور پیغمبر کے کہ جسطرح چاہین تقسیم کرین **فاتقوا اللہ** پس ڈرو تم خدا سے اور جھگڑا مت کرو **واصلحوا ذات بینکم** اور صلح کرو تم درمیان اپنے اور درست کرو تم اُس حال کو جو درمیان تمہارے ہے آپسمین رواج اور مخالفت کا ترک کرو **واطیعوا اللہ ورسولہ** اور فرمانبرداری کرو تم خدا کی اور پیغمبر اسکے کی سب مقدمہ مین کہ وہ حکم کرے غنیمت وغیرہ مین **ان کنتم مومنین** اگر ہو تم ایمان لانیوالے اسواسطے کہ ایمان مقتضی فرمانبرداری کا ہے ہمراہ امر و نہی مین اور عبادہ بن صامت نے کہا کہ جسوقت یہ آیت نازل ہوئی اور حکم غنیمتوں کا رسول خدا کے سپرد ہوا تو ہمنے آپسکی مخالفت اور نزاع کو دور کیا اور رسول خدا صلعم نے غنیمت کو درمیان مسلمانون کے برابر تقسیم کر دیا اور بعضے اُس آیت کے نازل ہونیکے سبب مین بیان کرتے ہین کہ یہ آیت بدر مین نازل ہوئی ہے جسوقت آدمی بہاگ گئے اور اصحاب رسول خدا کی غنیمت تین قسم کی تہی بعضے تو حضرت کے خیمہ کے پاس رہے تہے اور بعضے دشمنون سے لڑے اور اُنکو قید کیا اور بعضون نے غنیمتون کو جمع کیا اور جسوقت غنیمتین اور قیدی جمع ہوچکے تو انصار نے قیدیون کے مقدمہ مین گفتگو کی خدا تعالی نے یہ آیت نازل کی کہ ما کان لنبی ان یکون لہ اسری حتی یثخن فی الارض یعنی لایق نہین ہے اور جائز واسطے کسی پیغمبر کے یہ کہ ہوین واسطے اُسکے قیدی کہ لیوے اُنسے بہا جبتک کہ بہت قتل کرے اُنمین اور زمین کے کہ سبب قلت اور ذلت کفار کا اور باعث عزت اور شوکت اہل اسلام کا ہو اور جسوقت خدا تعالی نے غنیمتین اور قیدی مباح کئے تو سعد بن معاذ نے گفتگو کی اور وہ بہی حضرت کے خیمہ کے پاس تہا اور لڑائیکو نہین گیا تہا اور کہا اُسنے کہ یا رسول خدا ہمکو جہاد سے رغبت نہ تہی اور نہ ہم دشمنون کے خوف سے نامردی کرکے بیٹھ رہے ہین بلکہ ہمنے اس امر کا خوف کیا کہ ایسا ہو کہ حضرت کو

تنہا دیکھا اور مقام کو حضرت کی خالی پاکر دشمنوں کے سو حملہ کریں اور آپکے خیمہ پر مہاجرین اور انصار نے قیام کیا ہی آپکی محافظت
کیواسطے اور انہوں نے کسیطرح شکایت نہیں کی ہے اور آدمی کثرت سو ہیں اور اگر ان سب کو آپ دینگے تو اصحاب آپکے محروم رہجاینگے
اور خوف سعد کو یہ تہا کہ ایسا نہو کہ رسولخدا غنیمتوں کو اور مقتولوں کے اسباب کو درمیان جنگ کرنیوالوں کے تقسیم کردیں اور
سب انکو ہی دیویں اور جو کوئی رسولخدا صلعم کے خیمہ پر رہا ہے اور لڑنیکو نہیں گیا ہے اسکو کچھ نہ دیویں اس سبب آپس میں
سبھی اختلاف کیا یہانتک کہ رسولخدا صلعم نے پوچھا کہ کسکو یہ غنیمتیں ملیں گی اسوقت خدا تعالی نے یہ آیت نازل کی کہ یسئلونک
عن الانفال لله والرسول پس آدمی بدون غنیمت کے نکل گئے اور بعد اسکے خدا تعالی نے یہ آیت نازل کی کہ واعلموا انما غنمتم اسوقت
رسولخدا صلعم نے غنیمت کو تقسیم کیا اور کہتے ہیں کہ بدر کی غنیمت میں سے حضرت نے خمس نہیں نکالا بلکہ بعد بدر کے خمس نکالا تہا اور اب
خدا تعالی مومنین کی اوصاف کو بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ انما المومنون الذین سوا اسکے نہیں کہ مومنین وہ لوگ ہیں کہ
اذا ذکر الله جسوقت ذکر کیا جاتے خدا نزدیک انکے وجلت قلوبهم ڈرتے ہیں دل انکے خدا تعالی کی عظمت اور
جلال کی ہیبت سو اور اپنے اعمال کی قصور سے مقابلہ میں انعام اور احسان خدا کی واذا تلیت علیهم آیاته اور جسوقت پڑہے
جاتی ہیں اوپر انکے آیتیں اسکی قرآنیں سو زادتهم ایمانا زیادہ کرتی ہیں وہ آیتیں انکو ایمان کو کہ یقین انکا زیادہ ہوتا ہے
وعلی ربهم یتوکلون اور اوپر پروردگار اپنے کے توکل کرتے ہیں وہ کہ سب امور اپنے اسکے سپرد کرتے ہیں اور خوف اور امید
انکی خدا سے ہے اور مخلوقات پر اعتماد نہیں کرتے الذین یقیمون الصلوة وہ لوگ ہیں کہ جو قائم کرتے ہیں نماز کو کہ ہمیشہ
نماز کو پڑہتے ہیں اور اسکی شرائط اور ارکان کو ادا کرتے ہیں وہ مومنین ومما رزقناهم ینفقون اور اس چیز سے کہ روزی
دی ہے ہمنے انکو خرچ کرتے ہیں اولئک یہ مومنین خدا سو ڈرنیوالے اور اسی پر توکل کرنیوالے اور ہمیشہ نماز پڑہنے والے اور خدا
کی دی ہوئی روزی حلال کو خرچ کرنیوالے هم المومنون حقا وہی ایمان والے ہیں حق اور راست کہ خالص ہیں شک
اور ریا سو اور حقا مفعول مطلق ہے اے حق محذوف کا لیس یہ مومنین کامل ہیں ایمان میں لهم درجات عند ربهم واسطے انکے
حصے ہیں نزدیک پروردگار انکے کی ومغفرة ورزق کریم اور بخشش ہے گناہوں سو اور روزی بزرگ کہ مشقت
اور بدون کسب کو ہاتھ لگے گی روایت ہے کہ مراد درجات سے یہاں ستر درجہ ہیں اور وہ درجے اسقدر بڑے ہیں کہ ایک درجہ سے دوسرے
درجہ تک اگر گھوڑا بہت دوڑنیوالا دوڑے تو ستر برس میں اسکی مسافت طے کرے اور کہتے ہیں کہ یہ آیت جناب امیرالمومنین اور سلمان
اور ابوذر اور مقداد کے حق میں نازل ہوئی ہے اور حضرت صادق علیه السلام سے روایت ہے کہ تمام ایمان سے مومنین اہل بہشت ہیں اور
زیادتی ایمان سے انکے درجہ بلند ہونگے خدا کے نزدیک اور ایمان کے ناقص ہونیسے دوزخ میں وہ جاینگے اور اب خدا تعالی جنگ بدر کا حال بیان
کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ کما اخرجک ربک من بیتک جیسے کہ نکالا تجھکو اے محمد صلعم پروردگار تیرے نے گہر تیرے سے کہ وہ
مدینہ ہے واسطے جنگ بدر کے بالحق ساتھ حق کے یعنی حال مسلمانوں کا کہ مکروہ جانتے ہیں تقسیم انفال کو کہ بعضے کو تو دیوے مثل حال انکے کہ
ہے تیرے مدینہ سے نکلنے میں کہ پروردگار تیرے نے تجھکو نکالا یعنی جیسے کہ تقسیم انفال کو وہ مکروہ جانتے تھے کہ بعضے کو تو دیوے اور بعضے کو نہ دیوے
ایسے ہی مدینہ سے واسطے لڑائی کے تیرے باہر نکلنے کو مکروہ جانتے ہیں اور کما اخرجک خبر ہے مبتداء محذوف کا اور تقدیر اسکی یہ ہے کہ ثبتت الانفال
لله والرسول فی کراهتهم ایاه ثبات اخراجک للحرب فی کراهتهم له اور یا صفت مصدر فعل مقدر کی ہے لله والرسول میں اور تقدیر اسکی
یہ ہے کہ الانفال ثبت لله والرسول مع کراهتهم ثباتا مثل ثبات اخراجک یعنی بیان کیا اور فرماتا ہے خدا کہ وان فریقا من
المومنین اور تحقیق کہ ایک فرقہ مومنین میں سے لکارهون البتہ مکروہ جاننے والے ہیں بدر میں جانیکو واسطے جنگ کفار

يُجَادِلُوْنَكَ جھگڑتے ہیں تجھسے اے محمد صلعم فِي الْحَقِّ بیچ اختیار کرنے حق کے کہ وہ جہاد ہے اور اسمیں بہت ثواب ہے
بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ بعد اسکے کہ ظاہر ہوگیا ہے کہ جہاد واجب ہے اور ایسا یہ کہ ظاہر ہوگیا ہے فتح پانا کفار پر حضرت کے خبر دینے سے
اور باوجود اسکے لڑائی سے کراہت کرتے ہیں كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ گویا کہ روانہ کئے جاتے ہیں یعنی ایسی کراہت کرتے ہیں جنگ اعدا
کو وہ ان کے جانیکو ایسا جانتے ہیں کہ گویا ہانکے جاتے ہیں اِلَى الْمَوْتِ طرف موت کے وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝ اور وہ دیکھتے ہیں
اس موت کو اور ایسا جانتے ہیں کہ وہاں جاتے ہی مرجاینگے یعنی علامات کو دیکھکر انکا حال ایسا تھا اور بعض مومنین کا ایسا حال ہوگیا
تھا اور یہ انکا حال ایسا اسواسطے ہوگیا تھا کہ یہ بہت تھوڑے تھے اور کفار کی کثرت تھی اسواسطے خوف کرتے تھے اور کہتے ہیں کہ کل مومنین
تین سو تیرہ ۳۱۳ تھے اور کفار کی کثرت کا گمان کرتے تھے اسواسطے لڑائی کو مکروہ جانتے تھے اور سبب بدر کی لڑائی کا بیان مختصر یہ ہے کہ
قافلہ قریش کا مکہ سے شام کو روانہ ہوا کہ اسمیں کثرت سے مال اور خزانہ تھا اور چالیس سوار اسکے ہمراہ تھے اور سردار وہیں سے ابوسفیان اور
عمرو عاص وغیرہ تھے اور جبرئیل نے جناب رسولخدا صلعم کو خبر کی اور رسولخدا صلعم نے مومنین کو خبر کی کہ قافلہ قریش کا مع مال کثیر شام کو
جاتا ہے اور خدا تعالے نے مجھسے وعدہ کیا ہے دو گروہوں سے ایک کا یا تو یہ قافلہ لوں یا میری فتح ہو قریش پر اور مومنین نے
یہ بات سنی تو بسبب کثرت مال اور قلت آدمیوں ہمراہیوں قافلہ کی قافلہ لوٹنے کی انکو رغبت ہوئی جناب رسولخدا صلعم مع
تین سو تیرہ آدمیوں اپنے کے مدینہ سے باہر نکلے جسوقت بدر کے قریب پہنچے کہ وہ ایک بستی ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے تو ابوسفیان کو
خبر ہوئی کہ محمد قافلہ کے ارادہ پر مدینہ سے باہر نکلا ہے یہ خبر سنکر اسکو بہت خوف ہوا اور ضمضم غفاری کو اجورہ میں دس دینار دیکر
مکہ کو روانہ کیا اسنے مکہ میں جاکر خبر کی کہ محمد تمہارے قافلہ کے ارادے پر مدینہ سے باہر نکلا ہے تم اسکی جلد خبر لو ورنہ سب مال تمہارا
ضایع اور برباد ہوجائیگا لوگوں نے یہ سنکر بہت غل مچایا اور کہا کہ ایسی مصیبت ہمپر کبھی نہیں پڑی ہے اور نکلنے کے لیے سب
آمادہ ہوے اور سہیل بن عمرو اور صفوان ابن امیہ اور ابو البختری ابن ہشام نے کھڑے ہوکر کہا کہ اے گروہ قریش کی مثل اسکے کوئی مصیبت
تمکو نہیں پہنچی کہ محمد تمہارے مال کی طمع رکھتا ہے اور تمہارے قافلے کے درپے ہوتا ہے اور ایسا کوئی قریشی نہیں ہے کہ جسکا مال
اس قافلہ میں نہوگا پس نکلو تم اپنے اپنے ہمراہ زاد سفر لیکر سب لوگ نکلے اور عباس بن مطلب اور نوفل بن الحرث بن عبدالمطلب
اور عقیل بن ابیطالب بھی انکے ہمراہ نکلے اور انکے ہمراہ لونڈیاں گانیوالیاں بھی نکلیں شراب پیتی تھیں اور دف بجاتی تھیں اور
جناب رسولخدا صلعم جسوقت مع تین سو تیرہ ہمراہیوں کے قریب بدر کے پہنچے تو بسبس بن ابی الرعنا اور عدی بن عمرو کو جاسوس مقرر کرکے قافلہ
کی خبر لانیکو بھیجا وہ دونو بدر کی نہر پر پہنچے اور اونٹ اپنے وہاں انہوں نے بٹھلائے اور پانی انکو پلایا اور دو لڑکیوں کو وہاں
دیکھا ایک لڑکی نے دوسری لڑکی کو پکڑ رکھا ہے اور اپنا درہم اس سے طلب کرتی ہے اور جواب میں اسکے وہ کہتی ہے کہ کل کے روز
قافلہ قریش کا فلانی جگہ اترا تھا اور پرسوں یہاں آئیگا میں اسکی مزدوری کرکے تیرا درہم دیدونگی وہ دونو جاسوس یہ سنکر
وہاں سے چلے آئے اور جو کچھ اس لڑکی سے سنا تھا رسولخدا صلعم کو خبر کی اور ابوسفیان بدر کے قریب آیا اور قافلہ کو وہاں چھوڑکر
تنہا نہر پر گیا اور ایک شخص کسب الجہنی کو وہاں دیکھا اس سے پوچھا کہ اے کسب تجکو محمد کی اور اسکے اصحاب کی کچھ خبر ہے کہ وہ کہاں
ہیں کہا کہ نہیں لیکن دو شتر سوار یہاں آئے تھے اور انہوں نے اپنے اونٹوں کو یہاں پانی پلایا تھا اور بٹھلایا تھا بعد اسکے
وہ یہاں سے چلے گئے ہیں میں نہیں جانتا کہ وہ کون تھے ابوسفیان یہ سنکر انکے اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ پر گیا اور انکی مینگنیاں
لیکر ملیں تو اسمیں گٹھلی کھجور کی پائی کہا کہ یہ چارہ مدینہ کے اونٹوں کا ہے اور بیشک وہ دونو جاسوس محمد کے تھے وہاں سے اٹھا
اور قافلہ کو اپنے دریا کے کنارے لیگیا اور راستہ کو چھوڑ دیا جبرئیل نے رسولخدا صلعم کو خبر کی کہ قافلہ تو کوچ کرگیا لیکن قریش

بدر کی لڑائی کا مختصر حال

کہ سو قافلہ کی حمایت کو آتے ہیں اُنسے جنگ کرنا چاہیے خدا تعالیٰ فتح دیگا اور صفرا وادی کے نہر پر حضرت اُترے ہوئے تھے اور وہ
بدر سے ایک منزل مدینہ کی طرف کو ہے جناب رسول خدا صلعم نے ارادہ کیا کہ انصار کا امتحان لیوین کہ اُنہوں نے وعدہ مدد کرنیکا کیا تھا
حضرت نے فرمایا کہ قافلہ تو چلا گیا لیکن قریش قافلہ کی حمایت کو آتے ہیں اور خدا تعالیٰ نے مجھکو اُنسے لڑنیکا حکم کیا ہے اصحاب
یہ بات سنکر گھبرا گئے اور بہت ڈرے حضرت نے فرمایا کہ کیا مشورہ دیتے ہو ابوبکر نے کھڑے ہو کر کہا کہ یا رسول اللہ یہ قریش ہیں اور بڑے
متکبر ہیں جب سے یہ کافر ہوئے ہیں کبھی ایمان نہیں لائے اور ایسے معزز ہیں کہ کبھی ذلیل نہیں ہوئے حضرت نے ابوبکر کو فرمایا کہ بیٹھ جا
وہ بیٹھ گیا عمر نے بھی کھڑے ہو کر یہی کہا مقداد نے اور بعد اُسکے سعد بن معاذ نے کھڑے ہو کر کہا کہ یا رسول خدا ہم تجھپر ایمان
لائے ہیں اور تیری تصدیق ہمنے کی ہے اور جو تو خدا کے پاس سے لایا ہے وہ سب حق ہے جو کچھ تو حکم کریگا ہم اُسکو بجا لائینگے اگر تو ہم
کو حکم کرے آگ میں گرنیکا تو ہم گر پڑین اور اگر تو دریا میں غوطہ لگاوے تو ہم بھی تیرے ہمراہ غوطہ لگائینگے جناب رسول خدا صلعم کو یہ
بات پسند آئی اور اُنکے حق میں دعای خیر کی اور وہاں سے کوچ کرکے بدر میں عدوۃ شامی پر نہر کے کنارے اُترے اور قریش عدوۃ یمانی
پر اُترے تھے قریش نے اپنے غلاموں کو پانی کیواسطے نہر پر بھیجا رسول خدا کی اصحاب نے اُنکو گرفتار کیا اور پوچھا کہ تم کون ہو
اُنہوں نے کہا کہ ہم قریش کے غلام ہیں حضرت نے اُنسے پوچھا کہ قریش کے کتنے آدمی ہیں غلاموں نے کہا کہ ہم اُنکی شمار کو
نہیں جانتے ہیں پھر حضرت نے پوچھا کہ کھانیکے واسطے ہر روز کتنے اونٹ ذبح کرتے ہیں غلاموں نے کہا کہ نو سے دس تک
حضرت نے یہ سنکر فرمایا کہ وہ نو سو سے ہزار تک ہیں اور پھر حضرت نے اُنسے پوچھا کہ بنی ہاشم کے آدمیوں میں سے اُنمین کون
کون ہیں کہا کہ عباس اور عقیل اور نوفل بن الحرث اور اُن غلاموں کیواسطے حضرت نے قید کا حکم دیا قریش یہ سنکر گھبرائے
اور حضرت نے عمار یاسر کو جاسوس مقرر کرکے قریش کا حال دریافت کرنیکے واسطے بھیجا عمار نے ہر ایک کو خائف اور ترسان
پایا خدا تعالیٰ نے اُنکے دلوں میں رعب ڈالدیا اور رسول خدا صلعم کا لشکر کہ وہ تین سو تیرہ آدمی تھے اُنمین کل دو گھوڑے تھے ایک
تو زبیر کے پاس اور ایک مقداد کے پاس اور ستر اونٹ تھے کہ ہر ایک پر ایک اپنے وارسے اُنپر سوار ہوتا تھا اور مرثد کے پاس ایک اونٹ
تھا اُسپر جناب رسول خدا اور علی مرتضیٰ اور مرثد اپنے وارسے سوار ہوتے تھے اور قریش کے لشکر میں چار سو گھوڑے تھے اور حضرت
ہمراہ جو تھوڑے آدمی تھے قریش اُنکو دیکھکر ظاہر میں کہتے تھے کہ اُنکو تو ہمارے غلام ہی مار لینگے اور لڑائی کے مقدمہ میں قریش
کی آپسمین بہت گفتگو ہوئی کوئی تو کہتا تھا کہ اُلٹے پھر چلو کہ محمد ہمارا بھائی ہے اور کوئی کہتا تھا کہ ہم بنی ہاشم کی تلوار سے ڈرتے ہیں
لیکن ابوجہل جو بہت سخت کافر تھا اور سب سے زیادہ حضرت کا دشمن تھا وہ سب کو غیرت دلاتا تھا کہ لڑنا چاہیے اور عتبہ
کہتا تھا کہ محمد ہمارا اپنی عم سے اُلٹے پھر چلو ابوجہل نے اُس سے کہا کہ تو عبد المطلب کی اولاد کی تلوار سے ڈرتا ہے عتبہ کو یہ کلام
سنکر غصہ آیا اور اپنے بھائی شیبہ اور اپنے بیٹے ولید کو ہمراہ لیکر مسلمانوں کے سامنے آیا اور آواز دی کہ اے محمد ہمارے ہمجنسوں کو
ہمسے لڑنیکو بھیج تین آدمی انصار میں سے اُنسے لڑنیکو نکلے عتبہ نے اُنکو دیکھکر کہا کہ ہم تم کو نہیں جانتے ہیں ہم تو اپنے بھائی قریش
کو چاہتے ہیں وہ تینوں اُلٹے پھر گئے رسول خدا نے عبیدہ بن الحرث بن عبد المطلب کی طرف دیکھا اور وہ ستر برس کی عمر رکھتے تھے
اور فرمایا کہ جاؤ میدان میں اور پھر حمزہ کیطرف دیکھا اور فرمایا کہ اے چچا تم بھی جاؤ میدان میں اور پھر علی کیطرف دیکھا اور فرمایا کہ
تو بھی جا اور اِن تینوں کو اُن تینوں کے مقابلہ میں حضرت نے بھیجا اور عتبہ اور عبیدہ کی لڑائی ہوئی اور دونوں نے ایک دوسرے کا کام
کیا اور دونوں گر پڑے اور علی نے ولید کو قتل کیا اور حمزہ اور شیبہ کی کشتی ہوئی مسلمانوں نے حضرت علی سے کہا کہ اے علی
چچا کی خبر لے علی نے جھپٹکر اُسکو بھی قتل کیا اور عتبہ میں تھوڑی سی جان باقی رہی تھی اُسکو بھی جاکر بیجان کیا اور عبیدہ

کو حمزہ اور علی اُٹھا کر رسول خدا کے پاس لیگئے حضرت اُنکو دیکھکر آبدیدہ ہوئے عبیدہ مین تھوڑی سی جان باقی رہی تھی اُسوقت رسول خدا سے عرض کی کہ قربان ہوں تمپر میرے باپ اور ماں یا رسول خدا کیا مین شہید نہین ہوں حضرت نے فرمایا کہ تو پہلا شہید ہے میرے اہلبیت مین سے اور لڑائی شروع ہوگئی اور فرشتے اس لڑائی مین مسلمانوں کی کمک کیواسطے خدا تعالی نے نازل کئے تھے اُس لڑائی کے قصہ کو خدا تعالی بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ **وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ** اور یاد کرو تم اے مسلمانوں جسوقت وعدہ کرتا تھا تمسے خدا **اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ** ایک کا دو گروہ مین سے یا قافلہ کا اور یا قریش کا جو کہ مکہ سے آئے تھے لڑنے کیواسطے اور وعدہ کیا تھا خدا نے ایک گروہ کا **اَنَّهَا لَكُمْ** یہ کہ تحقیق وہ ایک گروہ واسطے تمہارے ہے **وَتَوَدُّوْنَ** اور دوست رکھتے ہو تم اور چاہتے ہو **اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ** یہ کہ تحقیق غیر صاحب ہتیار یعنی بے ہتیار کا ہے کہ وہ قافلہ **تَكُوْنُ لَكُمْ** ہووے واسطے تمہارے کہ اُسمین تھوڑے آدمی ہین اور اُسکے لینے مین زیادہ مشقت نہوگی اور قریش فوج سے چاس آدمی ہین اُنسے لڑنیکو دل نہین چاہتا **وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ** اور چاہتا ہے خدا یہ کہ ثابت کرے حق کو **بِكَلِمٰتِهٖ** ساتھ کلموں اپنے کے یعنی ساتھ نشانیوں قدرت اپنی کے کہ جو صاحب شوکت کی لڑائی کے مقدمہ مین نازل کی ہین اور یا ساتھ دوستوں اپنے کے حق کو ثابت کرے اور یا ساتھ وفا کرنے وعدوں فتح اور ظفر کے اور یا ساتھ بھیجنے ملائکہ کے واسطے کمک مسلمانوں کے **وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ** اور کاٹے خدا جڑ کافروں کی کہ اُنکو ہلاک کرے **لِيُحِقَّ الْحَقَّ** تاکہ ثابت کرے حق کو کہ وہ دین اسلام ہے بسبب بھیجنے لشکر ملائکہ کے اور تحقیق تمہارے جہاد کے تمکو اور یا مشرکین کو قتل کرکے تمکو نصرت اور فتح دیوے کہ حق ظاہر ہوجائے **وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ** اور نابود اور باطل کرے باطل کو کہ وہ کفر ہے **وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ** اور اگرچہ مکروہ اور ناخوش جانین گنہگار کہ وہ کفار ہین حاصل یہ ہے کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ تم چاہتے ہو اے مسلمانوں کہ راحت اور نعمتین ہین اور چاہتے ہو کہ بے تردد مال تمہارے ہاتھ مین آجاوے اور کوئی سختی اور مکروہ تمکو نہ پہنچے اور خدا تعالی بلند کرنا دین کا اور ظاہر کرنا حق کا چاہتا ہے کہ جسمین بہتری تمہارے دین اور دنیا کی دونوں کی ہے اور وہ جہاد سے تعلق رکھتی ہے اور امام محمد باقر نے فرمایا ہے کہ جسوقت رسول خدا صلعم نے قلت اسلام کی اور کثرت کفار کے ملاحظہ کی تو قبلہ کیطرف منہ کرکے دعا کی کہ خداوندا جو کچھ تو نے وعدہ کیا ہے فتح اور ظفر کا اسکو وفا کر خداوندا اگر اس گروہ کو مسلمانوں کے ہلاک کریگا تو پرستش کرنیوالا تیرا زمین پر باقی نرہیگا اور دونوں ہاتھ کو اُٹھائے ہوئے دعا کرتے تھے یہانتک کہ چادر شانہ مبارک سے گر پڑی اور خدا تعالی نے دعا حضرت کی قبول کی اور فرشتے مسلمانوں کی کمک کیواسطے بھیجے اور یہ آیت نازل کی چنانچہ فرماتا ہے کہ **اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ** یاد کرو تم اے مسلمانو جسوقت کہ فریاد اور استغاثہ کرتے تھے تم پروردگار اپنے سے جسوقت کہ بدون جہاد کے تمکو چارہ نتھا اور کہتے تھے کہ اے فریادرس تو ہماری مدد کر دشمنوں پر کہ جو دین حق کے دشمن ہین اور وعدے کو اپنے وفا کر **فَاسْتَجَابَ لَكُمْ** پس قبول کیا واسطے تمہارے خدا نے تمہاری فریاد اور دعا کو اور فرمایا کہ **اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ** تحقیق مین مدد کرنیوالا ہوں تمہارے ساتھ ایکہزار فرشتوں مین سے **مُرْدِفِيْنَ** جسوقت کہ پیچھے سے سوار ہوکر آنیوالے مومنین کے ہین یہ حال واقع ہوا ہے اور یا یہ کہ ایک فرشتہ پیچھے دوسرے فرشتہ کے سوار ہوکر آنیوالے ہین اور مردفین کو اہل مدینہ اور یعقوب نے فتح دال پڑھا ہے اور باقیوں نے بکسر دال **وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى** اور نہین کیا ہے اُس مدد کو خدا نے مگر خوشخبری یعنی وہ فرشتے جو بھیجے ہین تمہاری خوشخبری کیواسطے بھیجے ہین تاکہ اُنکی کثرت کو دیکھکر تم خوش ہوجاؤ ورنہ ایک فرشتہ اُنکی ہلاک کرنیکو کفایت کرتا تھا چنانچہ جبرئیل نے ساتھ شہر قوم لوط کو پر کے نیچے سے اکھاڑ کر اُلٹ دیئے **وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ** اور تاکہ مطمئن ہوں ساتھ اُس مدد کے دل تمہارے کہ خوف قلت اور ذلت کا تمسے جاتا رہے اور فرشتوں کو دیکھکر دل تمہارے قوی ہوجاوین مگر فتح اور نصرت کچھ اسقدر فرشتوں کے بھیجنے پر موقوف نہین ہے **وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ** اور نہین ہے نصرت اور فتح مگر نزدیک خدا کے ہے یعنی یہ کثرت ملائکہ کی سبب نصرت کا ہے اور نصرت اُنکے اختیار مین نہین ہے اور حقیقت مین نصرت کرنیوالا خدا ہے اُسی سے نصرت کو طلب کرو **اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ** تحقیق کہ خدا غالب

اپنے دوستون کو نصرت دیتا ہی حکیم صاحب حکمت ہی کہ موافق مصلحت کے کام کرتا ہے کہتے ہین کہ سو ہزار فرشتون کے اور فرشتون
نے جنگ بدر مین لڑائی نہین کی اور وہ تین ہزار یا پانچ ہزار فرشتے جو سورۂ آل عمران مین مذکور ہوئے ہین وہ فرشتے واسطے مژدۂ نصرت کے آئے
تھے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد مردفین سے پیچھے آنیوالے فرشتے ہین بعد ہزار کے یہانتک کہ آئے پیچھے پانچ ہزار فرشتے آئے اور بعضے کہتے ہین کہ
اول تین ہزار فرشتے آئے اور ہزار کہ اس سورت مین مذکور ہین ہزار کے پیچھے ہزار کے ہین اسطرحسے پانچ ہزار ہوئے اور روایت ہی کہ جنگ بدر کے
روز جبرئیل لیے مع پانسو فرشتون کے نزول کیا جبرئیل تو لشکر کی جانب دراست تھے اور میکائیل مع پانچ ہزار فرشتون کی جانب چپ تھے
اور وہ فرشتے سفید لباس پہنے ہوئے اور سفید عمامہ باندھے ہوئے اور شملہ لٹکائے ہوئے تھے اور کفار سے جنگ کرتے تھے اور انکو مغلوب کرتے
تھے اور کسیوقت ملائکہ کو حکم جہاد کا نہین ہوا سوا ہے روز جنگ بدر کے اور یہ مینہ کیواسطے بلندی مرتبہ خاتم النبیین کے اور ابن عباس سے
روایت ہی کہتے ہین کہ جسوقت مسلمان مشرک سے جنگ کرتا تو مشرک کے سر پر آواز تازیانہ کی آتی اور جسوقت مسلمان نظر کرتا تو مشرک
کو زمین پر پڑا ہوا دیکھتا اور اسکے سر پر نشان تازیانہ کا ظاہر ہوتا اور وہ مرد مسلمان کسیکو نہ دیکھتا تھا اور رسول خدا صلعم کو خبر دیتے تو حضرت فرماتے
کہ سچ کہتا ہی تو خدا تعالی نے ہماری مدد کو فرشتے بھیجے ہین اور جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہی فرمایا ہی کہ فرق ہمارے کشتون مین اور کفار کے
کشتون مین یہہ تھا کہ اثر زخم کا ہمارے کشتون مین ظاہر تھا اور انکے کشتون مین ظاہر نتھا اور عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہتے ہین کہ جسوقت
مین ابوجہل پر غالب آیا اور اسکو قتل کرتا تھا اسنے مجھسے پوچھا کہ وہ ضرب کہ جو مجہ سے آتی تھی اور ہم کسی ضرب لگانیوالے کو دیکھتے نتھے وہ کیا
تھی مینے کہا کہ وہ ملائکہ تھے تب کہا کہ مغلوب ہمکو تمنے نہین کیا ہی بلکہ ان فرشتون نے کیا ہی اور کہتے ہین کہ جسوقت مسلمان مشرکون کے حوالے
شمشیر کرتے تھے تو پہلے اس سے کہ شمشیر انکی گردن پر پہنچے سر اسکا تن سے جدا ہو جاتا تھا اور کہتے ہین کہ صحابہ کو اس شب کو کہ جسکی صبح
کو لڑائی ہوگی دغدغۂ عظیم تھا اور مقام انکا ریگستان تھا کہ پاؤن انکے ریت مین دھنستے تھے اور پانی انکے قریب نتھا کہ مشرکون نے
سبقت کر کے کنارہ نہر کا اپنے قبضہ مین کر لیا تھا حقتعالی نے واسطے آرام دینے مسلمانون کے اور دفع کرنے انکے دغدغہ کے خواب کو انپر
غالب کر دیا تھا کہ وہ سو گئے اور اس شب کو اکثر آدمیون کو انمین سے احتلام ہو گیا علی الصباح شیطان نے وسوسہ ڈالا کہ تمکو نماز پڑھنا
چاہیے اور بعضی جنابت سے ہین انکو غسل کیواسطے پانی چاہیے اور بعضون کو احتیاج وضو کی بھی ہی اور بعضون کے پاؤن گھٹنون تک
ریتا مین دھنستے ہین اور کافر زمین سخت پر آرام سے ہی ہین اور پانی کے کنارہ پر ہین اور تم کہتے ہو کہ ہم دوستان خدا مین سے ہین اور پیغمبر اسکا ہمارے
درمیان ہے یہہ کیا بات ہی خدا تعالی نے باران رحمت کو نازل کیا کہ سب نے پانی پیا اور غسل اور وضو کیا اور ظروف اپنے پانی سے بھر لیے
اور زمین بھی سخت ہو گئی کہ پاؤن اسپر ٹھہرنے لگے اس قصہ کو خدا تعالی بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہی کہ اِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ
یاد کرو تم جسوقت کہ ڈھانکتا تھا تم کو خدا اونگھ سے اَمَنَةً مِّنْهُ واسطے امن کے خدا کیجانب سے اور یغشیکم کو اہل مدینہ نے ضم یا اور سکون
مین پڑہا ہی اور نعاس کو منصوب اور ابن کثیر اور ابو عمرو نے یغشاکم الف سے پڑھا ہے اور نعاس کو مرفوع اور فاعل یغشا کا مقرر کیا ہے اور باقیون
نے ضم یا اور فتح غین اور تشدید شین پڑھا ہے اور نعاس کو منصوب اور امنۃ مفعول لہ ہے اور عامل اسمین یغشی ہی اور فرماتا ہی خدا کہ وَيُنَزِّلُ
عَلَيْكُم مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً اور نازل کرتا تھا وہ خدا اوپر تمہارے آسمان سے پانی کو اس سے ندیان جاری ہو گئین اور حوض پر ہو گئے
لِّيُطَهِّرَكُم بِهِ تا کہ پاک کرے تمکو ساتھ اس پانی کے جنابت سے اور ناپاکی سے اور بے وضوئی سے وَيُذْهِبَ عَنكُمْ رِجْزَ
الشَّيْطَانِ اور لیجاوے تمسے نجاست شیطان کو کہ وہ وسوسہ اسکا ہی کہتا تھا کہ تم تشنگی سے مر جاؤ گے اور جنابت کی حالت مین فتح تمہاری
نہوگی وَلِيَرْبِطَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ اور تا کہ باندھے یعنی قوی کرے اوپر دلون تمہارے کے اعتماد اور امیدواری لطف پروردگار کو وَيُثَبِّتَ
بِهِ اور ثابت رکھے ساتھ اس پانی کے الْأَقْدَامَ قدمون تمہارے کو کہ ریت مین دھنسنے نپاوین اور پایہ کہ معرکہ کارزار مین تمہارے

قدمون کو ثابت رکہا اور کہتے ہین کہ باران رحمت کے نازل ہونے سے ریت جو بستہ ہو گیا تہا تو پاؤن مومنین کے زمین پر خوب ٹہرنے لگے اور
کفار جو زمین سخت پر تہے مینہ کے برسنے سے وہان کیچڑ ہو گئی اُنکے پاؤن وہان کیچڑ مین پہسلنے لگے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت
فرماتے تہے کہ پیو تم پانی باران کا تحقیق کہ وہ پاک کرتا ہے بدن کو اور دور کرتا ہے بیماریون کو اور اس آیت کو تلاوت فرمایا وینزل علیکم
من السماء ماء لیطہرکم اور حضرت علی سے بہی اسیطرح کی روایت ہے اور پہلی نعمت خدا کی تو وہ تہی کہ دو گروہ مین سے ایک گروہ کا وعدہ
کیا تہا چنانچہ فرمایا کہ واذ یعدکم اللہ اور اُس وعدہ کو وفا کیا اور دوسری نعمت دعا کا قبول کرنا تہا چنانچہ فرمایا کہ اذ تستغیثون اور
تیسری نعمت خواب کا غالب کرنا تہا اور برسانا باران رحمت کا چنانچہ فرمایا کہ اذ یغشیکم النعاس اور اب چوتہی نعمت کو بیان
کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ اذ یوحی ربک الی الملائکۃ یاد کر تو جسوقت کہ وحی کرتا تہا پروردگار تیرا طرف فرشتون کے جو کہ
صبح کیوقت واسطے کمک مسلمانون کے آئے تہے انی معکم کہ تحقیق مین ہمراہ تمہارے ہون مدد کرنے مین اور نگہبان تمہارا دشمنون
کی شر سے فثبتوا الذین امنوا پس ثابت قدم رکہو تم اُن لوگون کو کہ ایمان لاتے ہین اور خوشخبری دو اور دلیر کرو اُن کو
اپنی کثرت کے سبب سے کہتے ہین کہ فرشتے آدمیون کی شکل بنکر آتے تہے اور مسلمانون کی صف کے آگے سیر کرتے تہے اور مسلمانونکو خوشخبری
دیتے تہے اور کہتے تہے کہ آج تم غالب ہو گے اور خدا تمہارا مددگار ہے اور مردانہ رہو کہ دشمن تہوڑے ہین اور نصرت تمہارے ہمراہ ہے اور فرماتا
ہے خدا کہ مومنین کو اسطرح سے خوشخبری دو کہ سالقی قریب ہے کہ ڈالونگا مین فی قلوب الذین کفروا الرعب بیچ دلون
اُن لوگون کے کہ کافر ہوتے ہین رعب کو فاضربوا پس مارو تم اے فرشتو کفار کو فوق الاعناق اوپر گردنون انکی کہ جو
جگہ ذبح کرنیکی ہے اور یا کہ سر پر مارو اور بعضے کہتے ہین کہ جسوقت فرشتونکو حکم ہوا کہ لڑو تم کفار سے تو وہ نہین جانتے تہے کہ کس عضو پر
مارنا چاہیے حقتعالی نے فرمایا کہ مارو تم اُنکے سرو پر اور فرماتا ہے کہ واضربوا منہم اور مارو تم اُنمین سے کل بنان
سب انگلیون کو یعنی اطراف بدن کو ذلک وہ ضرب اور قطع کفار بانہم بسبب اسکے ہے کہ تحقیق وہ شاقوا اللہ
ورسولہ مخالفت کی خدا کی اور پیغمبر اسکے کی ومن یشاقق اللہ ورسولہ اور جو شخص کہ مخالفت کرے خدا کی اور پیغمبر اسکے
کی فان اللہ شدید العقاب پس تحقیق خدا سخت کرنیوالا عذاب کا ہے دنیا مین تو قتل اور گرفتاری اور آخرت مین ہمیشہ جلنا دوزخ مین
ذلکم یہ عذاب ہے کافرو اور کہتے ہین کہ یہ خبر ہے مبتدائے محذوف کی اور تقدیر اسکی الامر ذلکم ہے یعنی امر یہ ہے تمہارے عذاب کا اے
کافرو فذوقوہ پس چکہو تم اسکو وان للکافرین عذاب النار اور تحقیق کہ واسطے کافرونکے عذاب دوزخ کا ہے اور عبد اللہ بن
عباس سے روایت ہے فرمایا کہ ایک مرد نے بنی غفار مین سے مجہسے بیان کیا کہ مین اور میرے چچا کا بیٹا بروز جنگ بدر پہاڑ پر چڑہ گئے اس انتظار
مین کہ دیکہیے فتح اور ظفر کسکو نصیب ہے اور جسکو فتح ہو گی ہم اُسکے گروہ مین داخل ہو جاوینگے اور غنیمت کو حاصل کرینگے ناگاہ ایک ابر کو دیکہا ہمنے
کہ گرد دونو لشکرون کے چہا گیا اور درمیان ابر کے آواز گہوڑون کے رفتار کی سنتے تہے اور مسلمان اُن سوارون کو کہتے تہے کہ خیر مقدم یعنی
بہتر ہوا تمہارا آنا اور وہ سوار آپسمین کہتے تہے کہ مارو ان مشرکون کو یعنی آواز انکی ضرب کی ہم سنتے تہے اور انکو ہم نہین دیکہتے تہے میرے
چچا کا بیٹا تو ہیبت اور ہول سے سوارون کی گر پڑا اور مر گیا اور مین سلامت رہا لیکن مجہ مین کچہ قوت باقی نہ رہی تہی اور جسوقت وہ ابر دور ہوا
تو دیکہا ہمنے کہ کفار قریش مرے ہوئے پڑے تہے اور اُن سوارون مین سے کوئی ظاہر نہ تہا اور کہتے ہین کہ جسوقت مسلمانونکے فتح کی خبر پہنچی تو ابولہب
نے ایک شخص مشرک کو کہ جو کہ بدر سے بہاگ آیا تہا طلب کرکے پوچہا کہ اے برادر صورت احوال کی بیان کر کہ کیونکر ہوئی اور یہ حادثہ کیونکر
واقع ہوا اُسنے کہا کہ کیا بیان کرون مین کہ جسوقت نظر ہماری مسلمانو پر پڑی تو خوف عظیم انکی طرف سے ہمارے دلونمین پیدا ہوا اور انکے سبب
سے ہم بہاگے اور وہ تلوارین کہینچکر ہمارے پیچہے دوڑے اور درمیان اُنکے ایک جماعت کو ہم دیکہتے تہے کہ وہ ابلق گہوڑون پر سوار تہے اور وہ ہوا مین درمیان

آسمان اور زمین کی کہڑی ہے اور ہر ایک کے ہاتہ مین تلوار اور کوڑا تہا جسکے مارتے تہے وہ اسیدم مرجاتا تہا اور عباس اور ابو جابر روایت کرتے ہین
کہ ہمنے بروز جنگ بدر دیکہا کہ بعضے سر ہم مین سے مشرکین کو تلوارین مارتے تہے اور ہنوز تلوار مشرک کی گردن تک نہین پہنچی تہی کہ سر اسکا تن سے
جدا ہو جاتا تہا اور جسوقت خدا تعالی نے ملائکہ کو مسلمانونکی مدد کیواسطے بہیجا اور وعدہ نصرت اور فتح کا دیا تہا تو بعد اسکے مسلمانون کو
بہاگنے سے منع کیا چنانچہ فرماتا ہے کہ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے لوگو کہ ایمان لائے ہو اِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا جسوقت
ملاقات کرو تم ان لوگونسے کہ کافر ہوئے ہین یعنی ملاقات کرو تم انسے اسوقت مین کہ زَحْفًا جسوقت انبوہ کرنیوالے ہین وہ تمہاری
لڑائی کیواسطے زحفا حال واقع ہوا ہے یعنی جسوقت کفار سے مقابلہ ہو اور طرفین سے وار چلنے لگین اور کفار تمپر ہجوم کرین تو فَلَا تُوَلُّوْهُمُ
الْاَدْبَارَ پس نہ پہیرو تم انسے پشتون کو اپنے کہ انکے آگے سے بہاگ جاؤ چاہیئے کہ ایسا ہرگز نکرو وَمَنْ یُّوَلِّهِمْ یَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗ
اور جو شخص کہ پہیرے انسے اسروز پشت اپنی کو اِلَّا مُتَحَرِّفًا مگر پہیرنیوالا ہو ایک طرف سے دوسری طرف کو واسطے درست کرنے
ہتہیار وغیرہ کی یا واسطے بہاگنے اپنے کے لِّقِتَالٍ خاص واسطے لڑائی کہ دشمن جانے کہ یہ بہاگا ہے اور اس سے غافل ہو جاتے اور وہ دشمن
کو غافل پاکر پہر اسپر اپنا وار کرے اور اسکو مارے کہ اسطرح سے بہاگنا جائز ہے اَوْ مُتَحَیِّزًا یا پناہ طلب کرنیوالا ہو اِلٰی فِئَةٍ طرف
گروہ مسلمانون کی یعنی بہاگو نہین مگر دو صورت مین ایک تو اوپر گذری ہے کہ پہیرنیوالا ہو ایک طرف سے دوسری طرف کو واسطے درست کرنے
ہتہیارون کی اور دوسری صورت یہ ہے کہ اپنے گروہ کیطرف پناہ لیجائے کہ جانب راست سے جانب چپ کو ہو جاتے اور جانب چپ سے
جانب راست کو ہو جائے کہ انکی پشتی سے دشمن پر وار کرے یہ دو صورتین مستثنی ہو کر شرط اور جزا کے درمیان آگئی ہین اور وَمَنْ یُّوَلِّهِمْ
یومئذ دبرہ شرط ہے اور فقد باء بغضب من اللہ بعد اسکے ہے جزا اسکی ہے اس صورتین معنی آیت کی یہ ہوئے کہ جو کوئی پہیرے انسے اسروز
پشت اپنی کو سوائے ان دو صورتون مستثنی کی فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ پس تحقیق پہرا وہ ساتہ غضب کی خدا کیطرف سے
وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ اور جگہ اسکی دوزخ ہے اور بری جگہ پہرنیکی ہے وہ اور کہتے ہین کہ مطلق نہ بہاگنے کا حکم
ابتدائے اسلام مین تہا اور اب اگر اپنے دو چند سے بہاگے تو مضائقہ نہین ہے اور گناہ بہاگنے کا بعض لڑائیمین اگرچہ خدا نے بخشدیا ہے
لیکن مرتبہ اسکا اس شخص کی برابر نہین ہو سکتا جو کہ جہاد مین سے بہاگا نہین ہے اور کہتے ہین کہ جسوقت بدر مین لڑائی شروع ہوئی
اور لشکر کفار نے حملہ کیا تو جناب سرور صلعم اسوقت اس گہر مین تہے جو کہ چوب اور خاشاک سے بنایا تہا اور اسمین بیٹہے ہوئے دعا
کرتے تہے کہ خداوندا تو نے جو وعدہ نصرت اور فتح کا کیا ہے اسکو وفا کر جبرئیل نازل ہوئے اور حکم لائے کہ خاک اٹہا کر دشمنون کیطرف
پہینک جناب سرور صلعم نے حضرت علی کو فرمایا کہ ایک مٹہی کنکریون کی ایک جگہ سے اٹہا کر مجہکو دے حضرت علی فرماتے ہین کہ مینے
ایک جگہ سے کنکریان اٹہائین اور انکو سونگہا تو مشک کی خوشبو ان مین آتی تہی وہ کنکریان مینے حضرت کو دین اور حضرت نے مشرکین کے منہ پر ماریں اور فرمایا
کہ شاہت الوجوہ یعنی برے ہو جیو منہ اور چار کنکریان انمین سے فردوس کی تہین اور باقی مشرق اور مغرب اور عرش کی کنکریان تہین جو حضرت نے وہ خاک
اور کنکریان دشمنونکے لشکر کیطرف پہینکین اور خدا تعالی نے وہ خاک اور کنکریان دشمنونکی آنکہون مین پہنچائین وہ اپنی آنکہونکے ملنے مین مشغول ہوئے
اور فرشتون نے انپر حملہ کیا اور مومنین بہی جرات کرکے حملہ آور ہوئے اور لوگ فخر یہ بیان کرتے تہے کوئی تو کہتا تہا کہ مینے فلانے کو مارا ہے اور
کوئی کہتا تہا کہ مینے فلانے کو اسیر کیا ہے یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ پس نہین قتل کیا ہے
تمنے انکو اپنی قوت سے وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ اور لیکن خدا نے قتل کیا ہے انکو کہ تم کو فرشتونکی مدد دے کہ دل تمہارے اسسے
سے دلیر ہو گئے اور تمہارے دشمنونکے دلونمین تمہارا رعب ڈالدیا اور اپنے حبیب کیطرف خطاب کرتا ہے کہ وَمَا رَمَیْتَ اور نہین
پہینکا ہے تو نے اے محمد صلعم خاک اور سنگریزون کو اِذْ رَمَیْتَ جسوقت کہ پہینکا تو نے اسواسطے کہ تیرا پہینکنا سب کی آنکہون تک نہین

پہنچ سکتا تھا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى اور لیکن خدا نے پھینکا ہے کہ سب کی آنکھوں میں پہنچا دیا یہانتک شکست ہوئی انکو غرض یہ ہے کہ خدا نے
کفار کی آنکھوں میں خاک ڈالکر انکو مغلوب کیا اور فرشتوں سے مدد کروا کر دلوں میں اُنکے رعب ڈالدیا تاکہ حق کو ظاہر کرے وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ
اور تاکہ نعمت عطا کرے خدا مومنین کو مِنْهُ اپنی طرف سے بَلَآءً حَسَنًا نعمت نیک کہ وہ نصرت اور غنیمت ہے اور دیکھنا
اُن معجزوں کا کہ جو دلالت کرتے ہیں پیغمبر کے دعوی نبوت پر اور اُسکی راستگوئی پر اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ تحقیق کہ خدا سننے والا ہے استغاثہ
اور دعا تمہاری کا عَلِيْمٌ جاننے والا ہے نیتوں اور احوال تمہاری کا ذٰلِكُمْ یہ ہے یعنی لڑائی اور غلبہ اہل حق کا وَاَنَّ اللّٰهَ اور
تحقیق کہ خدا یعنی مقصود اس سے یہ ہے کہ تحقیق خدا مُوْهِنُ سست اور باطل کرنیوالا ہے كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ کفر کرنیوالوں کے مکر کا اور موہن
کو اہل حجاز نے اور ابو عمرو اور یعقوب نے تشدید سے پڑھا ہے بدون تنوین کے اور کید کو موہن کا مضاف الیہ قرار دیکے مجرور پڑھا ہے اور کہتے
ہیں کہ وقت لڑائی کے شیطان سراقہ بن مالک کی صورت میں بنکر آیا اور قریش سے کہا کہ میں تمہارا ہمسایہ ہوں اپنا نشان مجھکو دو تم
اُسنے نشان لیکر مع دیگر شیاطین ہمراہیان اپنے کے قریش کے لشکر کے آگے کھڑا ہوا اور مسلمانوں کو ڈراتا تھا رسول خدا صلعم نے اُس کی
طرف نظر کی تو فرمایا لوگوں سے اپنے کہ تم آنکھیں اپنی بند کرلو اور جبتک میں اذن نہ دوں تو تلواریں اپنی تم میان سے مت نکالو اور
حضرت دعا میں مشغول ہوئے لوگ بیان کرتے ہیں کہ ہمنے دیکھا کہ ایک ابر سیاہ آیا ہے اور اُسمیں بجلی چمکتی ہے وہ ابر حضرت کے لشکر پر
آیا اور ایک کہنے والا کہتا تھا کہ اے حیزوم مقدم آ تو ہمنے آنا اور آواز ہتھیاروں کی درمیان آسمان اور زمین کے سنتے تھے اور ابلیس نے جبرئیل کو
دیکھا تو نشان کو ڈالکر بھاگنا چاہا منبہ بن حجاج نے اُسکا کپڑا پکڑا اور کہا کہ اے سراقہ کہاں جاتا ہے ابلیس نے اُسکی چھاتی پر ہاتھ مارا اور کہا
کہ میں تجھسے بیزار ہوں اور جو کچھ کہ میں دیکھتا ہوں تم نہیں دیکھتے ہو اور میں خدا سے ڈرتا ہوں اور جبرئیل نے ابلیس پر حملہ کیا اُسنے
بھاگ کر دریا میں غوطہ لگایا اور دعا کی کہ خداوندا تو نے مجھسے قیامت تک میری باقی رہنے کا وعدہ کیا ہے اور کہتے ہیں کہ عمرو بن الجموح
نے ابوجہل کے ضرب لگائی کہ وہ خون میں غلطاں ہوگیا اور اُسنے عمرو بن الجموح کا ہاتھ قطع کیا عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہتے تھے
کہ مینے ابوجہل کو دیکھا کہ خون میں لوٹتا ہے یہ دیکھکے مینے اُس کافر کو کہا کہ الحمد للہ کہ خدا نے تجھکو رسوا کیا اور اُسکے سینہ پر میں پاؤں رکھکر
بیٹھا تھا کہ سر اُسکا جدا کروں کہنے لگا کہ تو بڑی بلندی پر سوار ہوا ہے اور میرا تو بلند کاٹنا کہ بزرگی میری پوشیدہ نرہے مینے برخلاف
اُسکے کہنے کے سر اُسکا گردن سے جدا کیا اور سر کو اُسکے کاٹ کر جناب رسول خدا صلعم کے پاس لیگیا حضرت اُسکے سر کو دیکھکر بہت خوش ہوئے
اور شکر کیا کہ ابو الیسر انصاری حضرت عباس کو اور حضرت عقیل کو اسیر کرکے رسول خدا کے پاس لایا حضرت نے فرمایا کہ انکی گرفتاری میں
کسنے تیری مدد کی تھی عرض کی کہ ایک مرد سفید پوش نے حضرت نے فرمایا کہ وہ فرشتہ تھا اور اس لڑائی میں ستر آدمی قریش کے قتل ہوئے
اور ستر آدمی اسیر ہوئے اور اُن ستر قیدیوں میں سے عباس رسول خدا کے چچا اور عقیل حضرت علی کے بھائی بھی اسیر ہوکر آئے تھے سب کو ایک جگہ
ٹھہرا دیا تھا اور جب رات ہوئی تو سب اصحاب نے آرام کیا لیکن جناب رسول خدا کو رات کے وقت نیند نہیں آتی تھی اور بہت بیقرار
تھے کبھی اُٹھ بیٹھتے تھے اور پھر لیٹ جاتے تھے لوگوں نے سبب اسکا پوچھا تو فرمایا کہ میرا چچا عباس ان قیدیوں میں ہے اور اُسکی مشکیں
بہت کسکے باندھی ہیں ستاتے اُسے کراہتا ہے کوئی اُسکی مشکیں ڈھیلی کردے راوی لکھتا ہے ایک قیدی اُنکے پاس جاکر عباس کی مشکیں
ڈھیلی کردیں اُسوقت عباس خاموش ہوئے اور رسول خدا کو نیند آگئی اب خیال کرنا چاہئے کہ کیا حال ہوا ہوگا رسول خدا کا کہ جب انکی
وفات کے بعد فاطمہ زہرا کو دشمنوں کے ہاتھوں سے رنج پہنچے ہونگے اور انکے اہلبیت کو اسیر کرکے اور اُنکی مشکیں باندھکر شام تک لیگئے
اور حضرت عباس اور عقیل کے مسلمان ہونیکا انشاء اللہ تعالی اسی سورۃ میں ذکر آئیگا اور قریش کے مقتولوں میں سے ستائیس آدمی
فقط حضرت علی نے تنہا قتل کئے تھے اور نو آدمی مسلمانوں میں سے شہید ہوئے تھے اور اُن ستر قیدیوں میں مشرکین کے ابو العاص شوہر

زینب بنت خدیجۃ الکبریٰ بہی تہا زینب نے انکی رہائی کے واسطے زیور اپنا جو کہ خدیجۃ الکبریٰ نے جہیز میں اسکو دیا تہا رسولخدا کے پاس بہیجا حضرت نے وہ زیور
دیکہا تو متالم اور آبدیدہ ہوئے اور مومنین سے اسکو بحل کرا کے زینب کے پاس واپس بہیجدیا اب غور کرنا چاہیے کہ اگر ابوبکر کے نزدیک فدک فاطمہ
زہرا کا حق نہ تہا بلکہ اسکے نزدیک وہ جمیع مومنین کا حق تہا تو جسوقت فاطمہ ابوبکر کے پاس فدک کو طلب کرنے آئیں تہیں اسوقت برعایت رسولخدا
اگر فدک کو جمیع مومنین سے بحل کروا کے فاطمہ کو دیدیتے تو ممکن تہا جیسے کہ رسولخدا نے زینب کا زیور مومنین سے بحل کروا کے زینب کو دیدیا تہا لیکن
ابوبکر کو تو منظور تہا کہ فاطمہ کو فدک پہنچے اور اسکے سبب سے انکو قوت حاصل ہو اور کہتے ہیں کہ غزوات رسولخدا صلعم کے کہ جنمیں جہاد میں کہ حضرت
خود رونق افروز ہوئے چہبیس ہیں غزوہ ابوا اور بواط اور عشیرہ اور بدر اولیٰ اور بدر کبریٰ اور بنی سلیم اور غزوہ سویق اور ذی امر اور
احد اور نجران اور بنی اسد اور بنی النضیر ذات الرقاع اور بدر آخر اور دومۃ الجندل اور خندق اور بنی قریظہ اور بنی لحیان اور بنی قرد
اور بنی المصطلق اور حدیبیہ اور خیبر اور مکہ اور حنین اور طائف اور تبوک اور کہتے ہیں کہ کفار قریش نے وقت باہر نکلنے کے مکہ سے کعبہ کے پردہ
کو پکڑکے کہا تہا کہ خداوندا نصرت کر تو ان دو لشکروں میں سے اُس لشکر کی کہ جسنے راہ نیک پائی ہے اور ان دو جماعتوں میں سے اُسکی حمایت اور مدد کر
کہ جو بزرگ زیادہ ہے اور دو دینوں میں سے جو دین کہ زیادہ گرامی ہے اسکی اعانت کر اور بروز جنگ بدر ابوجہل نے کہا تہا کہ خداوندا جو ہم میں سے
بدتر ہے اور قطع رحم کرنیوالا ہے اور خویشی کا جدا کرنیوالا ہے اور ایسی چیز لایا ہے کہ ہم اسکو نہیں جانتے اسکو تو ہلاک کر اور دوسری روایت میں ہے کہ
کہا خداوندا جو کوئی تیرے نزدیک دوست زیادہ ہے تو اسکی مدد کر خدا تعالیٰ نے اسمقدمہ میں یہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا اگر
فتح طلب کرتے ہو اور قریش کو تو فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ پس تحقیق آئی تمکو فتح کہ جو دین کہ خدا کے نزدیک زیادہ دوست تہا اسکو فتح ہوگئی وَ
اِنْ تَنْتَهُوْا اور اگر باز آؤ تم کفر سے اور عداوت رسول سے کفار یا قیماندہ جنگ سے تو فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ پس وہ بہتر ہے واسطے تمہارے اس
جہان کو قتل و اسیر سے اور اُس جہان کو عذاب سے وَاِنْ تَعُوْدُوْا اور اگر عود کرو تم طرف جنگ مسلمانوں کے اور اُنسے پہر لڑو تم نَعُدْ عود کرینگے
ہم طرف نصرت اور فتح مسلمانوں کے وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا اور ہرگز نہ دفع کریگی تمسے جماعت تمہاری کسی چیز کو قتل اور قید سے دنیا میں
اور عذاب سے آخرت میں وَلَوْ كَثُرَتْ اور اگرچہ بہت ہووے وہ جماعت وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ اور تحقیق کہ خدا ہمراہ
مومنوں کے ہے نصرت اور فتح کرنے میں اور فرماتا ہے خدا کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو فرمانبرداری
کرو تم خدا کی اور پیغمبر اسکے کی وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ اور نہ منہ پہیرو تم اُس سے جہاد کرنے میں اور اسکے احکام کے بجالانے میں جسوقت کہ وہ تمکو جہاد
کا یا کسی اور امر کا حکم دیوے وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ اور حال یہ ہے کہ تم سنتے ہو قرآن کو اور نصیحتوں کو جو کچہ کہ اسمیں ہیں وَلَا تَكُوْنُوْا
كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا اور نہ ہو تم مانند اُن لوگوں کی کہ کہا انہوں نے کہ سنا ہمنے وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ اور حال یہ ہے کہ وہ
نہیں سنتے ہیں یعنی انکو کانوں سے کہ جس سے فائدہ حاصل ہو پس حال انکا یہ ہے کہ گویا کہ وہ نہیں سنتے ہیں جیسے کہ مشرکین اور منافقین اور یہود و نصاریٰ یا
نسل بنی عبدالدار کے لوگوں کی کہ سوائے مصعب بن عمیر کے انمیں سے کوئی ایمان نہ لایا تہا چنانچہ امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ انکی مذمت
میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ تحقیق کہ بدتر زمین پر چلنے والوں کے نزدیک خدا کے یعنی زیادہ بد چلنے والا
میں سے خدا کے حکم میں الصُّمُّ بہرے ہیں کہ جو حق کو نہیں سنتے ہیں الْبُكْمُ گونگے ہیں کہ جو حق نہیں کہتے ہیں الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ
وہ لوگ کہ نہیں سمجہتے ہیں اور نہیں پاتے ہیں حق کو کہ فکر اور تامل کرکے ہدایت کو حاصل کریں اور بدتر چلنے والوں کے اسواسطے ہیں کہ وہ لوگ عقل کے
سبب سے جو سب چلنے والوں پر شرف اور فضیلت رکہتے ہیں اُس سے انہوں نے روگردانی کی ہے اور خواہش نفس کی وہ پیروی کرتے ہیں
وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا اور اگر جانتا خدا بیچ انکی نیکی کو کہ وہ فائدہ حاصل کرتے قرآن کے سننے سے اور قبول کرنا ہدایت کا ہوتا اُنمیں
پاتا تو لَاَسْمَعَهُمْ البتہ سناتا انکو کہ توفیق اور لطف انکو عطا کرتا کہ وہ اپنے اختیار اور ارادہ سے اسکو سنتے اور اُس سے فائدہ حاصل کرتے

جیسے کہ مومنین طالب حق ہین اور فائدہ پاتے ہین لیکن اُنہون نے تو کفر اور عناد کو اختیار کیا ہی اور نہایت انکار اور سرکشی سے نہ سننے کا قصد کرتے ہین
اور نہ دیکھنے کا اسواسطے خدا تعالی نے اُنکے حال پر اُنکو چھوڑ دیا ہی اور توفیق اور لطف کو اُن سے باز رکھا ہے کہ وہ ہمیشہ اُسی کفر کی حالت پر رہتے ہین
وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ اور اگر سناتا اُنکو لطف کی وسیلہ سے کہ اُسکو خوب سمجھتے وہ تو **لَتَوَلَّوْا** البتہ پھر جاتے وہ اُس سے اور فائدہ نہ اُٹھاتے
وَهُمْ مُعْرِضُونَ اور جسوقت کہ وہ روگردانی کرنیوالے ہوں حق کے قبول کرنے سے پس لطف اُنکو کیونکر فائدہ پہنچاتا اور وہ اس سبب سے
منقطع نہین ہوتے ہین کہ دیدہ و دانستہ انکار کرتے ہین اور خدا تعالی کسی سے اپنا لطف باز نہین رکہتا ہی مگر اُس شخص سے کہ اپنے علم سے جانتا ہی کہ یہ پھر
منقطع ہوگا اور اب خدا تعالی اپنے بندون کو حکم کرتا ہے پیغمبر کی فرمانبرداری کا چنانچہ فرماتا ہی کہ **يَا اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا** اے وہ لوگو کہ ایمان
لائے ہو **اسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ** قبول کرو تم واسطے خدا کی اور واسطے پیغمبر کے تمام حکمون کو **اِذَا دَعَاكُمْ** جسوقت کہ بلاوے وہ پیغمبر
تمکو **لِمَا يُحْيِيكُمْ** واسطے اُس چیز کے کہ زندہ کرے وہ تمکو کہ وہ ایمان اور علم دین ہی کہ جس سے زندگانی دنیا اور آخرت کی ہووے گی ہی یا جہاد مراد ہی کہ سبب
تمہارے باقی رہنے کا ہی اسواسطے کہ اگر تم اُسکو ترک کر دو تو دشمن غلبہ کرکے تمکو ہلاک کرین اور یا شہادت مراد ہے کہ باعث زندگانی جاوید کا ہے
نزدیک خدا کی اور یا قرآن مراد ہی کہ زندہ کرنیوالا ہی مومنین کے دلون کا اور حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا ہی اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت
ہی کہ مراد اُس سے خلافت علی بن ابیطالب علیہ السلام کی ہی اور یہی حق ہی اسواسطے کہ زندگی انسان کی دنیا اور آخرت مین علم دین سے ہے کہ اگر کوئی
موافق شرع کے عمل کریگا اور بموجب احکام خدا کے چلیگا تو نجات ابدی کہ وہ زندگانی آخرت کی ہی حاصل کریگا اور ہمیشہ بہشت مین چین اور آرام سے رہیگا
لیکن پہلے علم دین کو حاصل کرے تو بعد اُسکے موافق شرع کے عمل کرے اور بعد رسول خدا صلعم کے تمام کمال دین کی علم کا کسی کو سواے علی بن ابیطالب کے
نہ تھا کہ وہ لوگون کو ارشاد اور ہدایت کرتے تھے اور اصحاب کبار جسوقت مسائل دین مین غلطی کرتے تھے تو امیر المومنین اُنکو متنبہ کرتے تھے اور زندگی و [illegible]
کی عطا فرماتے تھے اور فرماتا ہی خدا کہ **وَاعْلَمُوا اَنَّ اللّٰهَ يَحُولُ** اور جانو تم کہ تحقیق خدا حائل ہوتا ہے **بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ** درمیان
مرد کے اور دل اُسکے کی یہ تمثیل ہے نہایت قریب ہونے خدا کی بندہ سے کہ وہ اُسکے دل کے سب اسرار پر مطلع ہی باوجودیکہ صاحب اُس دل کا اُس سے
غافل ہو اور بعضے کہتے ہین کہ یہ ایک مثال ہی اس امر کی کہ خدا تعالی بندہ کے دل کو ایک حال سے طرف دوسری حال کی پلٹتا ہی اور بعضے کہتے ہین
کہ مراد اس سے یہ ہے کہ خدا مالک ہی بندہ کے دلکا بندہ کی ارادہ کو فسخ کرتا ہین اور کلام ہدایت فرجام جناب امیر علیہ السلام کا عرفت ربی بفسخ العزائم
اسی کیطرف اشارہ ہی اور بعضے کہتے ہین کہ وقت لڑائیکے یہ آیت نازل ہوئی تھی اور مومنین اپنی قلت اور کفار کی کثرت کے سبب سے خوف کرتے تھے
اور دلونمین اُنکے خوف آتا تھا حق تعالی نے فرمایا کہ مین حائل ہو جاتا ہون اُنکے اور اُنکے دلون کے درمیان کہ خوف کو اُنکے دلونمین نہ آنے دون اور
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہی فرمایا کہ حائل ہوتا ہے خدا درمیان مومن کے اور معصیت کے کہ اُسکو دوزخ کیطرف کھینچے اور حضرت صادق
علیہ السلام سے روایت ہی کہ فرمایا حائل ہوتا ہے خدا درمیان بندہ کے اور درمیان اس امر کے کہ بندہ باطل کو حق جانے اور حق کو باطل جانے اور معانی الاخبار
اُن حضرت سے اسطرح منقول ہین کہ دل مومن کا حق کو باطل نہین یقین کرتا ہے اور باطل کو حق نہین یقین کرتا ہے اور فرماتا ہی کہ **وَاَنَّهُ** اور جانو تم کہ
تحقیق حق یہی ہے کہ **اِلَيْهِ تُحْشَرُونَ** طرف حکم اُس خدا کی محشور ہو گے تم واسطے جزائے اعمال کے اور اب خدا تعالی فرماتا ہی کہ اس امر
سے بچنا چاہیے اور خوف کرنا چاہیے کہ جسکا عذاب عام ہو کہ جسنے بدی کی ہی اُسکو بھی اُسکا عذاب پہنچے اور اُسکے غیر کو بھی پہنچے چنانچہ فرماتا ہے کہ
وَاتَّقُوا فِتْنَةً اور ڈرو تم اُس فتنہ اور گناہ سے کہ **لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ** نہ پہنچے اُن لوگونکو کہ ظلم کیا ہی اُنہون نے
تممین سے **خَاصَّةً** بخاص ظلم کرنیوالونکو بلکہ عام ہووے کہ عذاب اُسکا ظالم کو اور اُسکے غیر کو سب کو پہنچے اور خاصۃ مفعول مطلق ہی فعل محذوف
کا اور لا تصیبن کو حضرت علی اور امام محمد باقر اور زید بن ثابت اور ربیع بن انس اور ابو العالیہ نے لتصیبن پڑھا ہے یعنی اور ڈرو تم اُس فتنہ سے کہ البتہ
پہنچے وہ اُن لوگونکو کہ ظلم کیا ہی اُنہون نے تممین سے خاص کر یعنی جسنے ظلم کیا ہی اُسی کو پہنچے نہ اُسکے غیر کو اور بعضے کہتے ہین کہ لا تصیبن

ازاں بہو اسکوتین بہی یہی معانی ہونگے کہ عذاب سکا ان ظلم کرنیوالے ہی کو پہنچے نہ اسکے غیر کو اور فتنہ سے مراد گناہ ہے اور بعضے کہتے ہین کہ بلیہ مراد
وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ اور جانو تم اسبات کو کہ تحقیق خدا شَدِيْدُ الْعِقَابِ سخت کرنیوالا عذاب کا ہے اُس شخص کو کہ جسنے ظلم کا ضرر
اُسی کو یا اُسکو اور اُسکے غیر کو دونو کو پہنچے اور یہ ضرر عام اُسوقت ہے کہ جسوقت آدمی نیکی کا حکم کرتے نہین اور بدی سے منع کرتے نہین سستی کریں اور بدعت
ظاہر ہو اور ابن عباس سے روایت ہے کہ حقتعالی اس آیت مین فرماتا ہے کہ بدی کسی کی دیکھکر خاموش مت ہو اور اس سے چشم پوشی مت کرو اور اس
راضی مت ہو کہ جسوقت عذاب نازل ہو تو ظالم اور غیر ظالم اور خاص اور عام اسمین سب داخل ہون لیکن ظالم تو اپنے ظلم سے اور غیر ظالم نیکی
حکم کرنیکو اور بدی سے منع کرنیکو ترک کرنیسے اور سدی مفسر اہل سنت سے روایت ہے کہ یہ آیت بروز جنگ بدر نازل ہوئی ہے اور بروز جنگ جمل
نتیجہ اسکا ہے کہ امیر المومنین علی کے ساتھ لڑائی کی اور فتنہ عظیم اُس سے ظاہر ہوا اور طلحہ اور زبیر نے کہا کہ ہم اس آیت کو پڑھتے تھے اور سمجھتے تھے
کہ اس آیت کے لوگ ہم ہین اسوقت ہمنے جانا کہ مراد اس آیت سے ہم ہین پس مخالفت کی ہمنے اور پہنچا ہمکو جو کچھ کہ پہنچا یعنی ہمنے امیر المومنین علی
کی مخالفت کی اور اس سے ہم لڑے اور فتنہ مین پڑے اور ابن عباس سے روایت ہے فرمایا کہ جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا تھا کہ جو کوئی علی پر ظلم کرے
اسجگہ کہ مین بیٹھا ہون اور اسمقام کو اُس سے غصب کرے بعد میری وفات کے ایسا ہے کہ انکار میری نبوت کا اور جمیع انبیاء کی نبوت کا کیا
ہو اور ابوایوب انصاری نے روایت کی ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ اے عمار جلدی ہے کہ بعد میرے فتنے عظیم ظاہر ہون یہانتک کہ شمشیر درمیان
انکے کھینچے جاتے اور بعض کو بعض قتل کریگا اور بعض بعض سے بیزاری کرینگے اے عمار تو جسوقت یہ حال دیکھے تو علی کے ساتھ جنگل کا راہ اور اگر تمام آدمی ایک
راہ چلین اور علی سب سے علیحدہ دوسری راہ چلے تو سب کو چھوڑدے اور علی کے ہمراہ رہ اے عمار علی تجہکو راہ راست سے نہ پھیریگا اور ہلاکت کیطرف تجہکو
رہنمائی نکریگا اے عمار فرمانبرداری علی کی فرمانبرداری میری ہے اور فرمانبرداری میری فرمانبرداری خدا کی ہے ان روایتون کو علماے
اہل سنت نے بیان کیا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ لوگون کو بعد رسولخدا صلعم کے فتنہ پہنچا یہانتک کہ علی کو ترک کیا
اور اسکی بیعت نکی اور فتنہ یہ تہا کہ جسمین وہ پڑے اور حال یہ ہے کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا تھا اور حکم دیا تھا علی کی اور اوصیاء آل محمد کی پیروی کا
اور خدا تعالی مہاجرین کو اپنے احسان جتلاتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَاذْكُرُوْٓا اور یاد کرو تم اے مہاجرین اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ جسوقت
کہ تم تھے تھوڑے چند آدمی مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ ناتوان اور بیچارے بیچ زمین مکہ کے ہجرت سے پہلے مکہ مین تَخَافُوْنَ
اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ خوف کرتے تھے تم اس سے کہ اوچک لیجاوین تمکو آدمی کفار قریش کے اور تمکو آزار پہنچاوین فَاٰوٰىكُمْ پہر
جگہ دی تمکو خداتعالی نے مدینہ مین وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ اور قوت دی تم کو ساتھ مدد اپنی کے کہ انصار اور ملائکہ سے تمہاری مدد اور حمایت کروائی
وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ اور روزی دی پاکیزہ غنیمتون مین سے لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ تاکہ تم شکر کرو خدا کی نعمتون کا اور بعضے کہتے
کہ یہ خطاب کل عرب کیطرف ہے کہ خوار اور ذلیل تھے وہ سلاطین ایران اور روم کے ہاتھون سے اور برکت ذات پاک جناب سرور کائنات عزیز
اور قوی ہوگئے اور ملوک عجم اور روم پر انکو غالب کیا اور کہتے ہین کہ بعضے آدمی صحابہ مین سے رسولخدا صلعم کی باتون کو سنتے تھے اور لوگون مین
انکو ظاہر کرتے تھے اور منافقین ان باتون پر مطلع ہو کر مشرکین کو خبر کرتے تھے حقتعالی نے یہ آیت نازل کی کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ نہ خیانت کرو تم خدا کی اور پیغمبر کی نکہ اسرار کے ظاہر کرتے ہین اور جابر بن عبداللہ
روایت ہے کہ سبب اس آیت کے نازل ہونیکا یہ ہے کہ جبرئیل رسولخدا صلعم کے پاس آیا اور کہا کہ ابوسفیان فلانی جگہہ اوترا ہے ایک جماعت کثیر
کو ہمراہ لیکر مع سامان لڑائی کی اور تم اسباب لڑائی کا تیار رکہو اور اس خبر کو ظاہر نکرنا تاکہ ناگہان اُنپر دوڑ کرو حضرت کے ہمراہیون مین سے اس
شخص نے اس خبر کو سنکر ابوسفیان کو خط لکہا اور مسلمانونکے ارادہ سے اُسکو مطلع کیا یہ آیت نازل ہوئی اور حضرت امام محمد باقر اور امام محمد جعفر
صادق علیہما السلام اور زہری وغیرہ سے روایت ہے کہ یہ آیت ابو لبابہ بن عبد المنذر انصاری کے حق مین نازل ہوئی ہے اور کیفیت اسکی

ہے کہ جناب رسول خدا صلعم نے پندرہ روز بنی قریظہ کو اکیس شب انکے قلعہ مین محاصرہ کیا اُن لوگون نے حضرت کو صلح کا پیغام بہیجا کہ جسطرح بنی النضیر
سے تمنے صلح کی ہے ہمسے بہی اسیطرح صلح کرلو کہ ہم یہانسے نکلکر طرف زمین شام کے چلے جائین اور اپنے بہائیون سے جا ملین حضرت نے فرمایا کہ مین صلح
کرونگا مگر یہ کہ سعد معاذ کے حکم سے قلعہ سے اُتر آئین اسوقت جو ہماری رائے ہوگی ویسا ہی کرینگے یہودیون نے یہ بات سنکر حضرت کو کہلا بہیجا کہ ابولبابہ
کو ہمارے پاس بہیجدو اور وہ انسے ملاقات اور دوستی رکہتا تہا کہ اسکی عیال و مال انکے پاس تہے رسول خدا صلعم نے انکے پاس اسکو بہیجدیا انہون نے
اُس سے مشورہ کیا اور پوچہا کہ کیا کہتا ہے تو ہم کو اس امر مین سعد معاذ کے حکم سے ہم یہانسے نکلجائین اور اسکے حکم پر ہم راضی ہوجائین یا نہین ابولبابہ
نے اپنے ہاتہ سے اشارہ طرف حلق کے کیا یعنی تم سبکو قتل کرینگے جبرئیل نے رسول خدا کو اس امر کی خبر کی اور یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا خدانے کہ اے
وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو خیانت نکرو تم خدا اور پیغمبر کی کہ اسرار انکے ظاہر کردیا اور فریضہ خدا کی اور سنت رسول کی ترک کرو وَتَخُونُوا أَمَانَاتِكُمْ
اور خیانت کرو تم امانتون اپنی مین اور گمان نہین کہتے ہو وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ اور تم جانتے ہو کہ وبال اور عذاب خیانت کا بہت ہے ابولبابہ
کہتا ہے کہ ابتک میرے یہ آیت نازل نہوئی تہی اور قدم اپنا قدم پر سے نہ اُٹہایا تہا کہ جانا مینے کہ خدا اور رسول کی مینے خیانت کی ہے اور بہت پشیمان ہوا
بعد اُسکے اور رسول خدا صلعم کے پاس نگیا تو معلوم ہوا کہ اس مقدمہ مین آیت نازل ہوئی ہے راوی کہتا ہے کہ ابولبابہ نے کمال ندامت سے مسجد رسول مین
جا کر اپنے تئین ستون مسجد سے باندہا اور قسم کہائی کہ نہ کہانا کہاؤنگا اور نہ پانی پیونگا یہانتک کہ مرجاؤن اور یا خدا تعالی میری توبہ کو قبول کرے اور سات
روز تک نہ کہانا کہایا اور نہ پانی پیا یہانتک کہ بیطاقت ہوکر گر پڑا اور بیہوش ہوگیا خدا تعالی نے توبہ اسکی قبول کی لوگون نے اُس سے جا کر کہا
کہ خدانے توبہ تیری قبول کی ہے قسم کہائی کہ مین اپنے تئین ستون سے نہ کہولونگا یہانتک کہ رسول خدا اپنے دست مبارک سے مجہکو کہولین جناب رسول خدا
صلعم تشریف لائے اور اسکو ستون سے کہولا اور ابولبابہ نے کہا کہ پوری توبہ میری اسوقت ہے کہ جو زمین اور مکان کہ مین رکہتا ہون سب کو راہ
خدا مین دیدے ڈالون حضرت نے فرمایا کہ تہائی جائداد اپنی راہ خدا مین دیدو کہ کفارہ تیرے گناہ ہوگا اور وہ ستون مسجد رسول خدا کی مین اب بہی ہے
اور استوانہ ابولبابہ اسپر لکہا ہے زوار مدینہ کو وہان جا کر توبہ کرتے ہین اپنے گناہون سے اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خیانت خدا کی اور رسول
کی نافرمانی اُنکی ہے اور لیکن امانت پس ہر انسان امانت دار اُس چیز کا ہے کہ جو خدا نے اُسپر فرض کی اور یہ آیت اگرچہ خاص ہے واسطے ابولبابہ کے
لیکن حکم اسکا عام ہے سب کیواسطے اور فرماتا ہے خدا کہ وَاعْلَمُوا اور جانو تم ایمان والو أَنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ سوا اسکے نہین
کہ مال تمہارے اور اولاد تمہاری آزمایش اور بلیہ ہین تمہارے واسطے کہ تمکو ذکر خدا سے غافل رکہتے ہین اور خدا تعالی تمکو انسے آزماتا ہے اور دوستی انکی چاہیے
کہ باعث خیانت کا نہو مثل ابولبابہ کے مصرع بہر فرزند و عیال فرزانہ عاقل اند کہ طفلان ناخردمندند وَأَنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ أَجْرٌ
عَظِيمٌ اور تحقیق خدا نزدیک اسکے ثواب بڑا ہے اگر اسکی یاد مین مشغول ہوگے پس چاہیے کہ اسکی طلب مین سعی کرو اور مال کی جمع کرنیکا اور فرزندون کی دوستی
کو چہوڑ دو اور جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا کہ تم مین سے کوئی یہ نکہے کہ خداوندا پناہ پکڑتا ہون مین ساتہ تیرے فتنہ سے اسواسطے کہ کوئی انسان
ایسا نہین کہ فتنہ اور بلا مین نہو لیکن پناہ پکڑو تم ساتہ خدا کے گمراہ کرنیوالے فتنہ سے اسلیئے کہ خدا فرماتا ہے کہ انما اموالکم و اولادکم فتنہ اور فرماتا ہے خدا کہ يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو إِنْ تَتَّقُوا اللَّهَ اگر ڈرو تم خدا سے اور تقوی اور پرہیزگاری اپنا شیوہ کرو يَجْعَلْ لَكُمْ کریگا
خدا واسطے تمہارے یعنی دیویگا تم کو فُرْقَانًا ایک ہدایت یا علم کہ فرق کرو تم سبب اسکے درمیان حق اور باطل کے اور یا نصرت یعنی جسکے سبب
جدا ہوجاوے وہ شخص کہ جو حق پر ہے اُس شخص سے کہ جو باطل پر ہے مسلمانون کی عزت اور کفار کے ذلیل کرنیکی جہت سے وَيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ
اور دور کریگا تمسے برائیاں تمہاری اور پوشیدہ کریگا انکو وَيَغْفِرْ لَكُمْ اور بخشش کریگا واسطے تمہارے کہ گناہ تمکو تمہارے بخشیگا مراد سیئات
سے گناہان صغیرہ ہین اور ذنوب سے مراد کبیرہ ہین اور یہ آیت اہل بدر کی شان مین ہے اور خدا تعالی انکو فرماتا ہے کہ اگر خدا سے ڈرو اور پرہیز کروگے تو خدا
تمہارے گناہ بخشیگا اور یہ مراد نہین ہے کہ آیندہ کو جو گناہ چاہین وہ کرین کہ انکو کچہ عذاب نہوگا ان گناہون کہ پیشتر سب گناہ بخشے گئے ہین جیسا کہ

ع ۳ ۹ ۱۷

بخالفین کہتے ہیں اور اگر رسول خدا نے فرمایا ہے کہ گناہ اُنکے بخشے گئے ہیں تو مراد اُس سے یہ ہوگی کہ جو گناہ کہ پہلے کیے تھے وہ سب بخشے گئے اور یہ مراد ہرگز نہیں ہو سکتی
کہ آئندہ کو جو گناہ چاہیں کریں اپنی مان اور خواہر اور دختر سے زنا کریں اور شراب اور خوک کو تناول فرماویں سب معاف ہیں اور پہلے ہی سے بخشا ہوا
ہے اور توبہ کی احتیاج نہیں ہے بلکہ ضرور توبہ کرنی چاہیے گناہ ہونے سے کہ خدا تعالیٰ گناہ ہونے در گذرے **وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ** اور خدا صاحب
فضل بڑا کا ہے کہ اُسکی رحمت اور فضل اور کرم اُسکا بہت وسیع اور فراخ ہے کہ جسوقت انسان توبہ کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اُسکے گناہوں کو بخشدیتا ہے
اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ اکثر امت میری تقویٰ اور حسن خلق سے بہشت میں داخل ہوگی اور فرمایا ہے حضرت صلعم نے کہ زیادہ متقی وہ ہے کہ حق کہے
خواہ اُسمیں اپنی ذات کا فائدہ ہو خواہ ضرر ہو اور جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ متقیوں کے واسطے علامتیں ہیں کہ اُس سے متقی پہچانے جاتے ہیں
سچ بولنا اور امانت کا ادا کرنا اور عہد کا وفا کرنا اور ناز و تحمل کم کرنا اور رشتہ داروں سے ملاقات رکھنے تو ناتوانوں بیچاروں پر رحم کرنا اور عورتوں کی
متابعت کم کرنی اور خرچ کرنا نیکی کا اور حسن خلق کا اور بردباری بہت فراخی کیساتھ ہو اور پیروی کرنی علم کی اُس امر میں کہ جو خدا کی نزدیک اُسکو
اور اب خدا تعالیٰ اپنے حبیب سے خطاب کرتا ہے کہ یاد کر تو کہ کفار قریش تجھکو مکہ سے نکالتے تھے اور تو وہاں سے ہجرت کر کے مدینہ کو گیا تھا اور خدا تعالیٰ
نے تجھکو اور مسلمانوں کو پھر مکہ والوں پر غالب کیا چنانچہ فرماتا ہے کہ **وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا** اور یاد کر تو اے محمد صلعم جسوقت کہ مکر کرتے
تھے ساتھ تیرے وہ لوگ کہ کافر ہوے **لِيُثْبِتُوكَ** تاکہ قید کریں وہ تجھکو یا بند کریں تیرا ہاتھ اور پانو یا نہ رکھیں **أَوْ يَقْتُلُوكَ** یا قتل کریں وہ تجھکو
تلواروں سے **أَوْ يُخْرِجُوكَ** یا نکالدیں وہ تجھکو مکہ سے **وَيَمْكُرُونَ** اور مکر کرتے تھے وہ کہ پوشیدہ تدبیریں تیری آزار پہنچانیکی کرتے تھے
وَيَمْكُرُ اللّٰهُ اور جزا مکر کی دیتا ہے خدا اور ایسا ہی ہوا کہ اُن کفار کو مکہ سے نکالکر بدر میں پہنچایا اور مسلمانوں کے واسطے جو وہ قتل اور قید کی تدبیریں
کرتے تھے وہ اُنکے واسطے بدر میں واقع ہوا کہ قتل اور قید ہوے **وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ** اور خدا بہتر جزا دینے والا مکر کرنیوالوں کا ہے اور آخر الامر
کفار قریش نے حضرت کو مکہ سے نکالا اور واسطے مدینہ کو ہجرت کر گئے اور کیفیت اُسکی یہ ہے کہ کہتے ہیں کہ جسوقت انصار مکہ میں آئے اور حضرت کی خدمت میں
حاضر ہو کر مسلمان ہو گئے اور حضرت سے وعدہ نصرت کا کر کے چلے گئے تو قریش کو خوف پیدا ہوا اور مشایخ نے اُنکی دار الندوہ میں جا کر وہ مکان
قصی بن کلاب کا تھا جناب رسول خدا صلعم کے مقدمہ میں مشورہ کیا ابلیس بصورت مرد پیر اُس مجمع میں حاضر ہوا لوگوں نے کہا کہ تو کون ہے کہا کہ
میں ایک مرد ہوں اہل نجد سے اور گرمی اور سردی نے اُسکی پیٹھ جھکی ہے اور بیابان اور جدہ کو بینے آتا ہوں سنا ہے میں نے کہ تم محمد کے مقدمہ میں مشورہ کرنا
چاہتے ہو میں بھی چاہا کہ حاضر ہوں اور اگر تمہاری رائے نیک ہو تو میں بھی تمہاری پیروی کروں اور اگر تم خطا کرو تو تمکو آگاہ کروں اور رائے
صحیح اور درست سے تمکو مطلع کروں پہلے ابو البختری نے کلام کو شروع کیا اور کہا کہ محمد کو ایک گھر میں قید کرنا چاہیے اور دروازہ اُس گھر کا بند کر دو
اور سوراخ میں سے بقدر سد رمق اُسکو آب و طعام دیتے رہو تاکہ وہ تنگ ہو کر مر جاوے ابلیس نے کہا کہ یہ رائے بہت بُری ہے اسواسطے کہ اکثر اہل مدینہ
مسلمان ہو گئے ہیں اور بنی ہاشم بھی اس شہر میں بہت ہیں سب متفق ہو کر تم سے جنگ کرینگے اور اُسکو قید سے چھڑا لینگے کہنے لگے کہ اس شیخ نے سچ
کہا بعد اُسکے ہشام بن عمرو نے کہا کہ میری رائے یہ ہے کہ اُس شخص کو اونٹ پر بٹھا کر اس شہر سے باہر نکالدو جہاں چاہے چلا جائے ابلیس نے کہا کہ یہ رائے بھی
باطل ہے اسواسطے کہ محمد نہایت خلیق ہے اور بہت فصیح اور شیرین زبان ہے جس جگہ جاویگا لوگوں کو فریب دیگا اور شیرین زبانی سے اُسکو اپنی طرف کر لیگا
اور سب اُسکے یار اور مددگار ہو جاوینگے اور آپس میں متفق ہو کر تم سے جنگ کرینگے اور تم سب کو مار ڈالینگے سب نے سنکر کہا کہ شیخ نجدی سچ کہتا ہے ابو جہل
ملعون نے کہا کہ رائے میری یہ ہے کہ ہر قبیلہ سے یعنی قریش سے اور اُنکے ہم عہدوں اور پیمانوں سے مقرر ایک ایک شخص کو کریں کہ وہ سب متفق
ہو کر اُسکو قتل کریں اور خون اُسکا سب قبیلوں اور گروہ پر تقسیم ہو جاوے اور بنی ہاشم عرب کے کل قبیلوں کا مقابلہ نکر سکیں گے اور اس تدبیر
پر ضرور راضی ہو جاوینگے ابلیس نے کہا کہ یہ خوب رائے ہے اور مقرر کیا اُنہوں نے کہ شب کو حضرت کو قتل کریں جبرئیل نے حاضر ہو کر حضرت کو
اُنکے مشورہ سے مطلع کیا کہ یا رسول اللہ کفار نے تمہارے قتل کا ارادہ کیا ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو اس شہر سے باہر نکل جا اور علی کو اپنی جگہ

اپنی جگہ فرش خواب پر سلادے رسولخدا صلعم نے حضرت علیؑ کو بلا کر کہا کہ مجھکو خدا کا حکم ہوا ہے میں تو موافق حکم کی شہر سے جاتا ہون اور تو میری بستر پر لیٹ تاکہ مجھکو تلاش کرین تو بستر کو میرے خالی نہ دیکھین اور پھر اسراغ لینے ہو ئے پیچھے میرے نجاوین اور اگر تو میری جگہ سوئیگا تو کوئی آزار تجھکو کفار سے نہ پہونچیگا حضرت علیؑ نے عرض کی یا رسول اللہ آپنے جھکو سلامتی کی خبر دی ہے مین اپنے مرنیسے راضی اور خوش ہون ۔ گر بود ہزار جان تو کردم فدای تو مین شمار یہ اور خون گراون تو پھر ہی پیشتر چہ مین نزار یہ اور اسکے مابعد کا حال جو کہ علیؑ پر گزرا ہے وہ سورہ بقرہ میں و من الناس من یشری کی تفسیر مین مذکور ہو گیا ہے اور جناب رسولخدا شب کو اپنی دولتسرا سے باہر تشریف لائے اور باوجود ممانعت کر کہ کوئی شخص آج کی شب اپنے گھر سے باہر نہ نکلے ابوبکر کو حضرت نے رستہ مین کھڑا ہوا پایا اسکو ہمراہ اپنے لیجانا مناسب جانا اور وہان سے دونو روانہ ہوئے رستہ میں ایک جماعت کو دیکھا سوتی ہوئی خاک کی حضرت نے اٹھا کر انکے سرون پر ماری اور وہان سے آگے کو روانہ ہوئے اور جبل ثور پر پہنچے کہ وہ مکہ سے ایک فرسخ کے قریب ہے اور اس پہاڑ کی غار مین پوشیدہ ہوئے اور مشرکون نے تمام شب حضرت کی دولتسرا کا محاصرہ رکھا اور جب صبح کو تلوارین کھینچے ہوئے ایکدفعہ ہی اندر چلے آئے تاکہ حضرت کو شہید کرین اور حضرت علیؑ اپنے بستر سے اٹھے اور فرمایا کہ تم کسکام کو آئے ہو کہا کہ محمدؐ کہان ہے علیؑ نے فرمایا کہ میں اسکا نگہبان نہین تھا تب وہ اندر سے باہر نکلا اور جناب رسولخدا صلعم کا سراغ لیتے ہوئے چلے اور کہا کہ محمدؐ باہر گیا ہے اور خاک ہمارے سرون پر اسنے ہی ڈالی تھی اور ابو کرز کھوجی کہ کھوج کے نکالنے مین بڑا استاد تھا اسنے حضرت کے پاؤن کا نقش پہچانا اور کہا کہ دوسرا پاؤن ابوبکر کا پاؤن ہے یا ابوقحافہ کا یہانتک کہ سراغ لیتے ہوئے اس غار تک پہنچے خدا تعالی نے مکڑی کو الہام کیا اسنے اپنا جالا اس غار کے دروازہ پر تن دیا اور وہ دروازہ غار کا کہ جس سے ہو کر حضرت اور ابوبکر غار مین داخل ہوئے تھے ایک بالشت اور چار انگشت سے کشادہ تھا ان لوگون نے جالا دیکھکر کہا کہ غار مین کوئی نہین گیا ہے اگر جاتا تو دروازہ پر اسکے جالا ہوتا بلکہ یہان سے پاتو زمین کے اندر چلا گیا ہے یا آسمان پر اسکو لے گئے ہین وہ لوگ واپس الٹے چلے آئے اور رسولخدا صلعم بعد تین روز کے اس غار سے نکلکر مدینہ منورہ کو روانہ ہوئے اور کہتے ہین کہ نضر بن حارث اور بعضے نعمان بن حرث کو کہتے ہین اور بعضے حرث بن عمرو فہری کو کہتے ہین کہ وہ مال تجارت لیکر ملک فارس کو گیا تھا اور قصہ رستم اور اسفندیار کا اسنے وہان خرید کیا تھا اور عربی مین اسکا ترجمہ کر کے مکہ مین لایا اور کہا کہ مین افسانہ شیرین لایا ہون کہ بہت شیرین ہے ان افسانون سے کہ جنکو محمدؐ ہمارے روبرو پڑہتا ہے خدا تعالی نے اسکے حال سے خبر دی کہ جسوقت ہماری آیتین پڑہی جاتی ہین تو اسکو سنکر کہتے ہین کہ ایسے قصے ہمنے بہت سنے ہین چنانچہ فرماتا ہے کہ وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْہِمْ اٰیٰتُنَا اور جسوقت پڑہی جاتی ہین اوپر ان کے آیتین ہماری جو کہ قرآن مین ہین قَالُوْا کہتے ہین وہ مشرکین عداوت اور عناد سے کہ قَدْ سَمِعْنَا تحقیق سنا ہے ہمنے مثل اس کلام کے دنیا مین لوگون سے لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ ہٰذَآ اگر چاہین ہم تو البتہ کہہ سکتے ہین ہم مثل اسکے کہ جیسا یہ کلام ہے ایسا ہی ہم بھی کہہ سکتے ہین اِنْ ہٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ نہین ہین یہ مگر قصے پہلون کے اور ہمارے پاس بھی پہلے لوگون کے ایسے ایسے قصے ہین اور یہ کہنا عداوت اور چشم پوشی انکی حق سے ہے اور کہتے ہین کہ عثمان بن مظعون نے نضر بن حارث سے وہ کلام سنکر کہا کہ خدا سے ڈر اور اسطرح کی باتین مت کہہ اسواسطے کہ محمدؐ تو سچا ہے اور جو کچھ وہ کہتا ہے سچ کہتا ہے کہا کہ مین بھی حق کہتا ہون عثمان نے کہا کہ محمدؐ کہتا ہے کہ لا الہ الا اللہ اسنے کہا کہ مین بھی کہتا ہون لا الہ الا اللہ لیکن اسکے ساتھ ملاتا ہون اس فقرہ کو کہ ہؤلاء بنات اللہ یعنی وہ فرشتے بیٹیان خدا کی ہین اور جسوقت رسولخدا صلعم نے اس کلام کو سنا تو فرمایا کہ اے نضر وائے تجھپر یہ کلام یعنی قرآن کلام خدا کا ہے نازل کیا ہوا خدا کا میرے پاس سے نضر نے اس کلام کے مقابلہ مین قرآن کو باطل سمجھکر نکلا اور حرمین کہا کہ خداوندا اگر محمدؐ سچ کہتا ہے تو پتھر میرے سر پر گرا اور مجھکو ہلاک کر خدا تعالی اسکے حال سے خبر دیتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَاِذْ قَالُوا اور یاد کر تو اے محمدؐ جسوقت کہ کہا انہون نے یعنی نضر نے اور اسکے تابعین نے کہ اَللّٰہُمَّ اِنْ کَانَ ہٰذَا اے خدا اگر ہے یہ قرآن ہُوَ الْحَقَّ وہی حق اور درست نازل کیا گیا مِنْ عِنْدِکَ نزدیک تیرے سے تو فَاَمْطِرْ عَلَیْنَا حِجَارَۃً مِّنَ السَّمَآءِ پس برسا تو اوپر ہمارے پتھر آسمان سے جیسے کہ اصحاب فیل پر برسائے ہین اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۔ یا لا تو عذاب دردناک کو کہ یہ دعا اس کی

قبول ہوئی اور جنگ بدر مین وہ مارا گیا اور دوزخ مین جا پہنچا اور کہتے ہین کہ ہو الحق مین ہو فصل کا ہی اور الحق منصوب ہی اسواسطے کہ وہ خبر کان کی ہے
اور منقول ہے کہ رسول خدا صلعم نے قریش سے کہا کہ خدا تعالی نے مجہکو بہیجا ہے کہ سلاطین دنیا کو قتل کرون اور ملک انکا تمہارے طرف بہیجون
اور مین تمہاری طرف بہی تمکو بلاتا ہون اسکو قبول کرو یعنی خدا پر ایمان لاؤ کہ عرب و عجم کے تم مالک ہو گے اور بہشت کے تم بادشاہ ہو گے ابوجہل نے
سنکر کہا کہ خداوندا اگر یہ حق ہے جو کچہہ کہ محمد کہتا ہی اور تیری پاس سے ہے تو ہمارے اوپر پتہر آسمان سے برسا یا عذاب دردناک لا پہر کہا کہ ہم اور بنی ہاشم
دو نوشال دو گہوڑون کہ دوڑ کے تہی حملہ کرتے تہے ہم جسوقت کہ وہ حملہ کرتے تہے اور نیزہ مارتے تہے ہم جسوقت کہ وہ نیزہ مارتے تہے اور روشن کرتے
تہے ہم جسوقت کہ وہ روشن کرتے تہی جسوقت ہمارے اور انکے دونو گہوڑے برابر ہوتے تو ایک شخص نے انمین سے کہا کہ مین پیغمبر ہون ہم اسبات
سے اسکے راضی نہین ہین کہ بنی ہاشم مین پیغمبر ہو اور بنی مخزوم مین نہو اور بعد اسکے کہا کہ غفرانک اللہم خدا تعالی نے یہ آیت نازل کی اور
فرمایا کہ **وما کان اللہ لیعذبہم** اور نہین ہی خدا یہ کہ عذاب کرے انکو **وانت فیہم** جسوقت کہ تو بیچ انکے ہوا اگرچہ وہ طالب
جلدی کرتے ہین اسواسطے کہ مینے تجہکو رحمۃ للعالمین کیا ہی **وما کان اللہ معذبہم** اور نہین ہے خدا عذاب کرنیوالا ان کا
وہم یستغفرون جسوقت کہ وہ استغفار کرتے ہوں اور وہ استغفار وہ ہے کہ ابوجہل نے بعد دعا کے کہا تہا غفرانک اللہم لیکن وہ
بدر مین مارا گیا ان دو سبب کی جہت سے کہ مین اوپر عذاب نازل ہوا اور جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہی فرمایا کہ زمین مین دو امان تہی ایک امان
تو یہی کہ رسول خدا نے وفات پائی اور دوسری امان باقی ہی کہ وہ استغفار ہے اور شک نہین ہی کہ استغفار مانع غضب الہی کا ہے اور حضرت
صادق علیہ السلام سے روایت ہی فرمایا کہ رسول خدا اور استغفار دو قلعہ تہی واسطے تمہارے عذاب سے بڑا قلعہ تو گر گیا اور استغفار باقی ہے پس بہت
استغفار کرو تم اسواسطے کہ وہ محو اور نابود کرنیوالا گناہ کا ہی اور اگر چاہو تم پس پڑہو تم اور اس آیت کو تلاوت فرمایا اور کہتے ہین کہ جسوقت کفار قریش
نے رسول خدا صلعم کے قتل کا قصد کیا اور ان حضرت کو مکہ سے نکال دیا تو دعوی کیا کہ متولی مسجد الحرام کے ہم ہین جسکو چاہین آنے دیوین اور جسکو چاہین
نہ آنے دیوین اور سزاوار عذاب کے ہوئے تو خدا تعالی نے اس مقدمہ مین یہ آیت نازل کی کہ **وما لہم** اور کیا ہے واسطے انکے اور کون
مانع ہے **الا یعذبہم اللہ** یہ کہ نہ عذاب کرے انکو خدا **وہم یصدون** اور حال یہ ہے کہ وہ باز رکہتے ہین اور بند کرتے ہین
پیغمبر خدا کو اور مومنین کو **عن المسجد الحرام** مسجد الحرام سے کہ اسمین انکو جانے نہین دیتے **وما کانوا اولیاءہ** اور نہین
ہین وہ مشرکین متولی اسکے باوجود شرک کے **ان اولیاؤہ** اور نہین ہین متولی اس مسجد کا اور سزاوار اسکی تولیت کا **الا المتقون**
مگر پرہیزگار نیوالے شرک سے **ولکن اکثرہم لا یعلمون** اور لیکن اکثر انکے نہین جانتے ہین کہ تولیت مسجد الحرام کی مشرک کے واسطے
نہین ہو سکتی اور اکثر کی قید اسواسطے لگائی ہو کہ بعضے انکے جانتے تہی لیکن عناد کرتے تہی **وما کان صلاتہم** اور نہین ہو دعا ان مشرکون
کی جسکو کہ وہ نماز کہتے ہین **عند البیت** نزدیک خانہ خدا کے **الا مکاء و تصدیۃ** مگر سیٹی مارنے اور تالیان بجانے یعنی
عادت بعضے کفار کی یہی کہ برہنہ ہو کر نماز اور طواف خانہ خدا کا کرتے تہی اور سیٹیان مارتے تہے اور تالیان بجاتے تہے فرماتا ہو خدا کہ **فذوقوا
العذاب** پس چکہو تم عذاب کو اے کافرو کہ بروز جنگ بدر تو قتل اور قید ہونا اور بروز حشر دوزخ مین جلنا ہی **بما کنتم تکفرون** بسبب
اسکے کہ ہو تم کفر کرتے اور کہتے ہین کہ قریش جسوقت واسطے جنگ بدر کے مکہ سے باہر نکلے تو بارہ آدمیون نے اشراف قریش مین سے مثل ابوجہل اور
عتبہ و شیبہ وغیرہ کے مقرر کیا کہ ہر روز ایک شخص لشکر کو کہانا دیوے پس ہر ایک انمین سے ہر روز نو یا دس اونٹ کاٹتا تہا اور لوگون کو کہانا کہلاتا
تہا اور انکا اسکی رغبت لاتا تہا خدا تعالی نے اس مقدمہ مین یہ آیت نازل کی چنانچہ فرماتا ہی کہ **ان الذین کفروا ینفقون اموالہم**
تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے خرچ کرتے ہین وہ مال اپنا اپنون کو **لیصدوا عن سبیل اللہ** تاکہ بند کرین وہ راہ خدا سے لوگون کو
اور پیروی رسول حق کی سے اور کہتے ہین کہ قریش کے رئیسون نے پچاس ہزار مثقال طلا جمع کیا اور احد کی لڑائی مین خرچ کیا اس کے

حال سے خدا تعالیٰ پہلے ہی سے مطلع کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ فَسَيُنْفِقُونَهَا پس قریب ہے کہ خرچ کرینگے وہ اُن مالوں کو ثُمَّ تَكُونُ
عَلَيْهِمْ حَسْرَةً پھر ہووینگے وہ مال اوپر اُنکے پشیمان اور اندوہ کہ مال اُنکے جاتے رہینگے اور مقصود اُنکا حاصل نہوگا ثُمَّ يُغْلَبُونَ پھر مغلوب
ہوجاوینگے وہ آخر کار چنانچہ فتح مکہ میں مغلوب ہوئے اور یہ آیت قرآن کے معجزوں میں سے ہے کہ واقع ہونے سے پہلے خدا تعالیٰ نے خبر دی ہے اور فرماتا
خدا کہ وَالَّذِينَ كَفَرُوا اور وہ لوگ کہ کافر ہوئے اور اپنے کفر پر ثابت رہے إِلَىٰ جَهَنَّمَ يُحْشَرُونَ طرف دوزخ کی جمع کیے
جاوینگے وہ لِيَمِيزَ اللَّهُ الْخَبِيثَ تاکہ جدا کرے خدا ناپاک کو کہ وہ کفار ہیں مِنَ الطَّيِّبِ پاک سے کہ وہ مومن ہیں وَيَجْعَلَ الْخَبِيثَ
اور کرے ناپاک کو یعنی جمع کرے کافروں کو بَعْضَهُ عَلَىٰ بَعْضٍ بعضے اُنکے کو اوپر بعض کے فَيَرْكُمَهُ جَمِيعًا پس تہ بتہ کرے اُنکو سب
فَيَجْعَلَهُ فِي جَهَنَّمَ پس کرے اُنکو بیچ دوزخ کے کہ کوئی باقی نرہے أُولَٰئِكَ یہ لوگ ناپاک هُمُ الْخَاسِرُونَ وہی نقصان

ع ۹ ۱۸

پانیوالے ہیں اپنے مال اور نفس میں کہ مال کو برباد کیے اور نفسوں کو اپنے دوزخ میں ڈالا اور بعضے کہتے ہیں کہ معنے اسکے یہ ہیں کہ مغلوب ہوئے کافر تاکہ جدا کرے خدا ناپاک کو
پاک سے کہ مومن کو نصرت اور غنیمت حاصل ہو دنیا میں اور ثواب اور بہشت آخرت میں اور کافر کو ذلت اور خواری ہو دنیا میں اور عذاب اور دوزخ
آخرت میں اور فرماتا ہے خدا کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم لِلَّذِينَ كَفَرُوا واسطے اُن لوگوں کے کہ کفر کیا ہے انہوں نے یعنی ابوسفیان
اور اسکے ہمراہیوں سے کہہ کہ إِنْ يَنْتَهُوا اگر باز رہیں وہ کفر سے اور عداوت رسول سے بوسیلہ اسلام يُغْفَرْ لَهُمْ مَا قَدْ سَلَفَ
بخشے گا خدا واسطے اُنکے جو کچھ کہ تحقیق گزرا ہے اُنکے گناہوں سے وَإِنْ يَعُودُوا اور اگر عود کریں وہ اور پھر دشمنی اور جنگ پیغمبر سے کریں
فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْأَوَّلِينَ پس تحقیق گزرا ہے طریقہ پہلوں کا کہ پیغمبروں سے عداوت اور لڑائی کرکے جڑ اور بنیاد سے اکھاڑے گئے اور جناب
امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ اُنسے ایک شخص نے بیان کیا کہ میں بنی امیہ کیطرف سے عامل تھا اور بہت مال میں نے اس عمل میں کمایا
تھا اور بعد اسکے میں نے گمان کیا کہ مجھکو یہ مال حلال نہیں ہے میں نے لوگوں سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ تیرے اہل اور مال اور جو چیز کہ تیرے پاس
ہے سب حرام ہے امام علیہ السلام نے یہ سنکر فرمایا کہ ایسا نہیں ہے جیسے کہ وہ لوگ کہتے ہیں اس شخص نے پوچھا کہ میرے واسطے توبہ ہے فرمایا کہ ہاں
توبہ تیری قرآن میں مذکور ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ يَنْتَهُوا اور فرماتا ہے کہ وَقَاتِلُوهُمْ اور لڑو تم اُن کافروں سے یہانتک
حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ یہانتک کہ نرہے شرک وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ اور ہوجاوے دین کل وہ دین لِلَّهِ خالص واسطے خدا کے کہ سوائے
دین اسلام کے کوئی دین باقی نرہے فَإِنِ انْتَهَوْا پس اگر باز رہیں وہ کفر سے تو خدا تعالیٰ اسلام کے قبول کرنیکا ثواب اُنکو عطا کریگا فَإِنَّ
اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ پس تحقیق خدا ساتھ اُسچیز کے کہ کرتے ہیں وہ دیکھنے والا ہے اور موافق اس عمل کے اُنکو جزا دیگا اور حضرت امام جعفر صادق
سے روایت ہے فرمایا کہ تاویل اس آیات کی ابتک نہیں واقع ہوئی ہے بلکہ اُس زمانہ میں واقع ہوگی کہ قائم ہمارا یعنی مہدی آل محمد اور دین میں
قیام کریگا اور آوازہ دین محمدی کا تمام عالم میں پہنچاویگا یہانتک کہ کوئی مشرک روئے زمین پر باقی نرہے وَإِنْ تَوَلَّوْا اور اگر منہ پھیریں
وہ حق کے قبول کرنیسے اور جنگ کرنیسے باز نہ آئیں تو تم اُنکی کچھ پروا اور خوف اُنکا نکرو فَاعْلَمُوا پس جانو تم اے مومنین کہ أَنَّ اللَّهَ
مَوْلَاكُمْ تحقیق خدا ناصر اور مددگار تمہارا ہے نِعْمَ الْمَوْلَىٰ اچھا نصرت کرنیوالا ہے کہ اپنے بندوں کو ہرگز ضایع نکریگا وَنِعْمَ النَّصِيرُ
اور اچھا مددگار ہے کہ مومنین کو کفار پر غالب کرے اور کفار کی دشمنوں سے اُنکو نگاہ رکھے اور فرماتا ہے خدا کہ وَاعْلَمُوا اور جانو تم اے مسلمانو
کہ یہ آیت خمس کے مقدمہ میں نازل ہوئی ہے اُسکا حکم سب مسلمانوں کو دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ اے مسلمانوں جانو تم کہ أَنَّمَا غَنِمْتُمْ تحقیق جو کچھ
کہ غنیمت میں لیا ہے تم نے کفار سے زبردستی اور قہر کرکے مِنْ شَيْءٍ کسی چیز میں سے یہانتک کہ اگرچہ ایک لکڑی اور ایک سوئی ہی ہو فَأَنَّ
لِلَّهِ خُمُسَهُ پس تحقیق واسطے خدا کے ہے خمس اُسکا یعنی پانچواں حصہ اس غنیمت کا واسطے خدا کے ہے وَلِلرَّسُولِ اور واسطے پیغمبر کے
وَلِذِي الْقُرْبَىٰ اور واسطے قربیوں پیغمبر کے کہ وہ بنی ہاشم ہیں وَالْيَتَامَىٰ اور واسطے یتیموں اُنکے کے وَالْمَسَاكِينِ اور واسطے

مسکینون انکے کو وابن السبیل اور واسطے مسافرون انکے کہ وہ زاد راہ نہ رکہتے ہوں اگرچہ شہر میں اپنے تونگر ہوں اور دو خمس لو اے مسلمانون ان کنتم امنتم باللہ اگر ہو تم کہ ایمان لائے ہو ساتھ خدا کے وما انزلنا علی عبدنا اور ساتھ اسچیز کے کہ نازل کی ہم نے اوپر بندہ اپنے کے کہ وہ محمد صلعم ہے اور جسکو نازل کیا تہا وہ آیتیں قرآن کی ہیں اور ملائکہ ہیں کہ انکو نازل کیا تہا واسطے کمک مسلمانون کے یوم الفرقان دن جدا ہونے حق کے باطل سے کہ وہ روز بدر کا ہے یوم التقی الجمعان جسمین کہ ملاقات کی جنگ کیواسطے دو جماعتون مومنین اور کفار نے آپسمین کہ وہ روز جمعہ کا سترہوین ماہ رمضان کی سنہ دو ہجری تہی واللہ علی کل شیء قدیر ۱۰ اور خدا اوپر ہر چیز کے قادر ہے کہ تہوڑے سے آدمیون کو کفار کثیر پر غالب کرتا ہے اور فان للہ خمسہ کی ہمزہ کو فتح اسواسطے ہے کہ وہ خبر ہے مبتدائے محذوف کی یعنی فثابت ان للہ خمسہ اور بعضے کہتے ہیں کہ مکسور ہے محل محذوف سے اور بعضے کہتے ہیں کہ عطف اسکا پہلے ان پر ہے اور بعضون نے اسکو بہی بکسر ہمزہ پڑہا اور غنیمت وہ چیز ہے کہ مال کفار اہل حرب کا جہاد کر کے لیا جاتا ہے اور فئی وہ چیز ہے کہ بدون لڑائیکے لیا جاتا ہے اور یتیم انسان تو وہ ہے کہ جسکا باپ مر جائے اور یتیم حیوان وہ ہے کہ جسکی ماں مر جائے اور مسکین محتاج کو کہتے ہیں اور وہ وہ ہے کہ ساکن کر دی اسکو حاجت اسچیز سے کہ قیام کرے زندگی جسکے ساتہ اور ابن السبیل مسافر کو کہتے ہیں اسواسطے کہ جیسے کہ باپ بیٹے کو لٹکاتا ہے ایسے ہی سبیل مسافر کو لٹکاتا ہے اور خمس کا حال یہ ہے کہ وہ مخصوص بنی ہاشم کیواسطے ہے کہ وہ اونپر حلال ہے اور صدقہ کہ وہ زکوٰۃ مفروضہ ہے وہ اونپر حرام ہے اور جناب رسول خدا صلعم کے زمانہ میں خمس کے چہ حصے ہوتے تہے ایک حصہ خدا کا اور ایک پیغمبر کا اور ایک پیغمبر کے قریبونکا یہ تین حصے رسول خدا صلعم لیتے تہے اور ایک حصہ بنی ہاشم کے یتیمون کا اور ایک حصہ انکے مسکینونکو اور ایک حصہ انکے مسافرونکو دیتے تہے اسطرح چہ حصے خمس کے تقسیم کرتے تہے اور بعد رسول خدا صلعم کے حصہ خدا کا اور پیغمبر کا اور قریبون کا امام کو پہنچتا ہے کہ وہ قائم مقام پیغمبر کا ہے لیکن پیغمبر کے بعد دشمنان آل پیغمبر نے قرابتی حصہ کو موقوف کر دیا اور رسول خدا کے قریبونکو نہ دیا اور خمس خدا تعالی نے بنی ہاشم کی فضیلت کیواسطے مقرر کیا تہا کہ صدقہ اونپر حرام ہے اس صورت میں بسر اوقات انکی کیونکر ہوگی اسواسطے خدا تعالی نے خمس انکے واسطے مقرر کیا اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ قسم ہے خدا کی کہ ذی القربی سے ہم مراد ہیں وہ ذی القربی کہ جنکو خدا تعالی نے اپنے اور اپنے پیغمبر کے نام کے پاس ذکر کیا ہے چنانچہ فرمایا ہے کہ فللہ وللرسول ولذی القربی والیتامی والمساکین وابن السبیل اور یہ سب ہم میں سے ہیں اور صدقہ میں سے خدا تعالی نے ہمارے واسطے کچہ مقرر نہیں کیا ہے اسواسطے کہ خدا نے گرامی اور بزرگ کیا ہے اپنے پیغمبر کو اور ہمکو اس امر سے کہ کہلاتے ہم کو چرک اور میل دہوئے ہاتہونکا اور حضرت امام رضا علیہ السلام سے کسی شخص نے پوچہا کہ جو حصہ خدا کا ہے خمس میں وہ کسکے واسطے ہے فرمایا کہ پیغمبر کیواسطے ہے وہ اور بعد اسکے امام کیواسطے ہے اور پہر پوچہا اسنے کہ اگر ایک قسم کے خمس لینے والے آدمی کم ہوں اور ایک قسم کے زیادہ ہوں تو وہاں کیا کرنا چاہئے فرمایا کہ یہ امام کی رائے پر ہے کیا تو نہیں جانتا کہ رسول خدا کیا کرتے تہے ایسی صورتون میں جو رسول خدا کرتے تہے وہی امام کریگا اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا کہ حصہ خدا کا خمس میں سے پیغمبر کیواسطے ہے اور خدا میں اسکو خرچ کرتا ہے اور خمس پیغمبر کا اسکے قریبیونکے واسطے ہے اور قریبون کا خمس بہی قریبون ہی کیواسطے ہے اور یتیم بہی انہی میں کہ جو پیغمبر کے اہلبیت میں سے ہیں یہ چار حصہ خمس میں سے انکے واسطے ہیں اور ایک روایت حضرت باقر سے یا حضرت صادق سے یہ ہے کہ خمس میں خدا کا اور پیغمبر کا امام کیواسطے ہے اور خمس ذی القربی کا پیغمبر کیواسطے ہے کہ وہ بہی قرابت کیجہت سے امام کیواسطے ہے اور یتیم اور مساکین و مسافر وہ بہی آل محمد میں سے ہیں انکے گہر سے دوسری جگہ خمس نہیں جا سکتا ہے خمس کہ یہ حق سادات کا ہے اسکو ادا کرنا چاہئے رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی دنیا میں میرے اہلبیت پر احسان کریگا میں قیامت کے روز اسکا عوض اسکو دونگا اور فرمایا ہے حضرت نے کہ میں چار فرقونکی شفاعت کرونگا قیامت کے روز اگرچہ وہ تمام دنیا کے گناہونکو لیکر آئیں ایک تو وہ فرقہ ہے کہ جسنے مدد کی ہو میری اولاد کی اور دوسرا وہ فرقہ ہے کہ جسنے مال دیا ہو میری اولاد کو اور تیسرا فرقہ وہ ہے کہ جو دوستی رکہتا ہے میری اولاد سے زبان سے اور دل سے دونو

اور جو تہا وہ فرقہ ہی کہ جو میری اولاد کی حاجتونکو برلائے جسوقت کہ دشمنون نے اُنکو نکالدیا ہو اور اُنکے ساتھ بدی کی ہو اور مال غنیمت مین سے
خمس نکال لیا جاتے تو باقی کے چار حصے کل غنیمت کی جہادیونکو دیے جاتے ہین سوار کو دوگنا پیادہ سے اور اگر کسی کے گھوڑے بہت ہون تو
اسکو دو سوارون سے زیادہ حصہ نہ ملیگا اور اگر کچھ لوگ مسلمانونکی مدد کو آتے ہین اور مسلمان ابھی لڑائی مین مشغول ہین اور غنیمت ہنوز تقسیم نہین
ہوئی ہی تو وقت تقسیم کے اُنکو بھی ایک ایک حصہ دینگے اور خمس سوای مال غنیمت کا اور چیزونمین سے بھی دینا چاہئے کہ واجب ہی اور سوای
مال غنیمت کے چہ قسمین اُسکی اور ہین اول تو کان ہی مثل سونے اور چاندی اور رانگ اور سیسہ اور یاقوت اور زبرجد کی اور گندک وغیرہ کی
اور دوسری خزانہ گڑا ہوا اگر کہین سے پائے اور تیسرے جو چیز کہ دریا سے نکالی جاتی ہی مثل موتی اور مونگے کے اور چوتھے جو کچھ کہ تجارت کے فائدہ
اور پیشہ زراعت مین سے حاصل ہوا اور اپنے اپنے عیال کے ایک سال کے خرچ سے جو کچھ کہ زیادہ ہو اسمین سے خمس دینا چاہئے اور پانچوین اگر
کافر مسلمان سے زمین خرید کرے تو اسمین سے خمس دیوے اور چھٹے جو مال حلال مال حرام مین سے ملگیا ہو کہ اُن دونومین تمیز نہو سکے اور مقدار
مال کے اور مالک مال کا حال معلوم نہو تو اسمین سے بھی خمس دیوے اور باقی کا مال حلال ہی اور ساتوین قسم مال غنیمت ہی کہ جسکا ذکر اوپر ہوچکا
ہی یہ سات قسمین ہین جنمین سے خمس نکالنا واجب ہی اور اب خدا تعالی مسلمانونکی نصرت کو بیان کرتا ہے اور فرماتا ہی کہ **اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ**
الدُّنْيَا یاد کرو تم اے مسلمانون جسوقت کہ تہے تم ساتھ کنارے وادی کے نزدیک تر مدینہ کے ہی ریگستان کہ پاؤن تمہارے ریت مین دہنستے تہے
اور پانی تمہارے پاس نہ تہا **وَهُمْ** اور وہ یعنی کفار تہے **بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى** ساتھ کنارے پرلی وادی کے دور تر مدینہ سے زمین
محکم اور سخت مین کنارے پر نہر کے **وَالرَّكْبُ** اور سوار قافلہ مکہ کے ابوسفیان وغیرہ **اَسْفَلَ مِنْكُمْ** زیادہ نیچے تمسے تہے تین فرسخ دور
تمسے **وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ** اور اگر وعدہ کرتے تم کفار سے لڑائی کا اور کثرت اُنکے آدمیونکی اور ہتہیارونکی تمکو معلوم ہوتی اور خود
جانتے ہو تم اُنکو کہ کسقدر ہین تو البتہ تمین **لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيْعَادِ** البتہ اختلاف کرتے تم بیچ وعدہ کے خوف سے اُنکے کہ تم تہوڑے تہے اور
ہتہیار بھی تمہارے پاس کم تہے اور وہ بہت اور سب مسلح تہے **وَلٰكِنْ** اور لیکن جمع کیا خدا نے تمکو اور اُنکو بدر مین **لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا**
كَانَ مَفْعُوْلًا تاکہ تمام کرے خدا اُس کام کو کہ تہا یعنی اُسکے علم مین گزرا تہا کہ اپنے دوستون کو فتح اور عزت دیوے اور کافرونکو شکست و ذلت و
خواری ہووے **لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ** تاکہ ہلاک ہووے وہ شخص کہ ہلاک ہوا ہی دلیل روشن سے **وَيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ**
اور زندہ رہے وہ شخص کہ زندہ ہوا ہی دلیل روشن سے یعنی تاکہ کسی کو کوئی حجت اور عذر باقی نرہے اور عن بینہ سے مراد دلیل بینہ ہی **وَاِنَّ**
اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ اور تحقیق کہ خدا البتہ سننے والا ہی مومن اور کافر کی گفتار کا **عَلِيْمٌ** جاننے والا ہی نیتون اُنکے کا یعنی جنگ بدر مین
اسقدر معجزات ظاہر ہوئے ہین کہ جسنے اُنکا مشاہدہ کیا ہی اُسکو کوئی حجت اور عذر باقی نہین ہی خواہ مرگیا ہو خواہ زندہ ہو اور پایا ہو کہ جو کافر ہی
اسکا بطلان ظاہر ہی اور جو مسلمان ہی اُسکی حقیقت ظاہر ہے خواہ مرگیا ہو خواہ زندہ ہو اسواسطے کہ بعد ملاحظہ معجزات جنگ بدر کی کوئی
حجت باقی نہین رہی ہی اور کہتے ہین کہ جس روز بدر مین لڑائی ہوئی اُسکی شب کو جناب رسولخدا صلعم نے خواب مین لشکر کفار کو بہت قلیل اور
ذلیل دیکہا اور اُس خواب کی تعبیر حضرت نے اصحاب سے روبرو بیان کی کہ ہم غالب اور دشمن مغلوب ہونگے اصحاب یہ خواب اور تعبیر سنکر
بہت خوش ہوے حقتعالی اُس نعمت کا ذکر کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہی **اِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ** یاد کر تو اے محمد صلعم جسوقت کہ دکہلاتا تہا تجہکو
ان کفار قریش کو خدا **فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا** بیچ خواب تیرے تہوڑے کہ اصحاب اُسکو سنکر دلیر ہوگئے **وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا** اور اگر
دکہلاتا تجکو ان کفار کو بہت اور اصحاب کو کفار کی کثرت کی خبر دیتا تو **لَفَشِلْتُمْ** البتہ بزدل ہوتے تم اور نامردی کرتے اے اصحاب
رسول **وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ** اور البتہ جہگڑا کرتے تم بیچ کام لڑائی کے کہ جنگ کرین یا بہاگ جائین **وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ** اور
لیکن خدا نے سلامت رکہا تمکو اس نامردی اور جہگڑے اور اختلاف سے یا اعدا کے ضرر سے **اِنَّهٗ عَلِيْمٌ** تحقیق کہ وہ جاننے والا ہی اور

عالم ہے بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ساتھ سینہ کی باتونکے اور ہر بہیدکو اور خوف کو سب کو جانتا ہے اور مومنین کیطرف خطاب کرکے خدا تعالی فرماتا ہے
کہ وَاِذْ یُرِیْکُمُوْهُمْ اور یاد کرو تم اے مسلمانو جسوقت دکہاتا تہا خدا انکو ان کفار کو اِذِ الْتَقَیْتُمْ فِیْۤ اَعْیُنِکُمْ قَلِیْلًا جسوقت ملاقات
کی تمنے بیچ آنکہون تمہاری کے تہوڑے یعنی جسوقت تمنے ان کفار سے ملاقات کی تو دکہلاتا تہا خدا انکو بیچ آنکہون تمہاری کے تہوڑے کیدل تمہارے
قوی ہوجاوین وَیُقَلِّلُکُمْ فِیْۤ اَعْیُنِهِمْ اور تہوڑا دکہلاتا تہا تمکو بیچ آنکہون انکی کے کہ دشمن دلیر ہوکر تمسے جنگ کرین لِیَقْضِیَ
اللّٰهُ اَمْرًا کَانَ مَفْعُوْلًا تاکہ تمام کرے خدا اس کام کو کہ ہے کیا گیا کہ اسکے علم مین گذرا ہے مدد کرنا مومنین کا اور خوار اور ذلیل کرنا کفار کا
وَاِلَی اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ اور طرف خدا کے پہرتے ہین سب کام کہتے ہین کہ ابوجہل بروز جنگ بدر مسلمانونکو تہوڑا دیکہکر کہتا تہا کہ
مسلمانون سے تلوار سے جنگ مت کرو بلکہ انکو ہاتہون سے پکڑو اور انکی مشکین باندہ لو پس جسوقت لڑائی مین مشغول ہوے تو خدا تعالی نے ان کی
نظروں مین مومنین کو دو چند دکہلایا اس سبب سے کفار شکستہ دل ہوگئے اور شکست انکو ہوگئی اور کہتے ہین کہ ابن مسعود نے وقت ملاقات
دونو گروہ کے ایک شخص سے کہ اسکے پہلو مین تہا کہا کہ کفار ستر آدمی ہونگے اسنے سنکر کہا کہ سو کا بہی احتمال کہتے ہین اور حقیقت مین وہ تو ایک
سو انسٹہ آدمی تہے اور اب خدا تعالی مومنین کو جہاد مین ثابت قدم رہنے کا حکم کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اے
وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو اِذَا لَقِیْتُمْ فِئَةً جسوقت ملاقات کرو تم گروہ کفار سے فَاثْبُتُوْا پس ثابت رہو تم جسوقت کہ وہ تم سے لڑین
اور انکے مقابلہ سے اپنے منہ کو مت پہیرو وَاذْکُرُوا اللّٰهَ کَثِیْرًا اور یاد کرو تم خدا کو بہت دل اور زبان سے دونو سے دشمنوں پر غالب ہونے
کیواسطے لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ تاکہ تم رستگار ہو اور فتح پاؤ دشمنوں پر اور بعضے کہتے ہین کہ مراد خدا کے یاد کرنے سے یہ ہے کہ وقت تلوار مارنیکے اللہ اکبر
کہو وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اور فرمانبرداری کرو تم خدا کی اور پیغمبر اسکے کی جہاد کے مقدمہ مین اور ثابت قدم رہنے مین وَلَا تَنَازَعُوْا
اور مت جہگڑا کرو تم اختلاف رائے کرکے فَتَفْشَلُوْا پس بدل اور سست ہوجاؤگے تم وَتَذْهَبَ رِیْحُکُمْ اور جاتی رہیگی دولت تمہاری
اور قوت تمہاری اور دولت کو ریح اسواسطے کہا ہے کہ جیسے ہوا چلتی ہے ایسے ہی دولت سے بہی کام جاری ہوتے ہین اور کام موافق دولت کے
چلتی ہے اور بعضے کہتے ہین کہ ریح اپنے معنی مین ہے اسواسطے کہ نصرت نہین ہوتی ہے مگر ہوا سے کہ مقتضا لے فتح کی ہوا چلتا ہے اور اس کو
ریح النصرة کہتے ہین اور جناب سرور کائنات صلعم نے فرمایا ہے کہ مین منصور ہوا ہون صبا سے اور ہلاک ہوئی ہے قوم عاد دبور سے وَاصْبِرُوْا اور
صبر کرو تم اے مومنین لڑائی مین اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ تحقیق خدا ہمراہ صبر کرنیوالونکے ہے اور بعضے کہتے ہین کہ شکست جو احد کی
لڑائی مین پہنچی تہی وہ جہگڑے اور اختلاف کے سبب سے پہنچی اور اگر صبر کرتے اور مخالفت نکرتے تو ایسی شکست نہ پہنچتی اور کہتے ہین کہ قریش
قافلہ کی حمایت کو جو مکہ سے روانہ ہوئے اور جحفہ مین پہنچے تو قاصد ابوسفیان کا انکے پاس آیا اور کہا کہ تم الٹے پہر جاؤ ہم قافلہ کو سلامت
لے آئے ہین لوگون نے یہ سنکر ارادہ پہرنیکا کیا ابوجہل نے کہا کہ ہم الٹے نہ پہرینگے بلکہ ہم جاوینگے اور شراب نوش کرینگے اور گانیوالیان جو
ہمراہ ہین سے گانے چلین گی اور دف بجاوینگی اور اونٹونکو ہم ذبح کرینگے اور لوگونکو کہلاوینگے تاکہ آوازہ ہماری کرم اور شجاعت کی عرب کے قبیلون
اور قومون مین پہنچے اور آدمی ہماری شجاعت سے حساب کرین خدا تعالی مومنین کو کہتا ہے کہ تم مثل کفار کے اتراتے ہوئے اپنے گہر سے مت نکلو
چنانچہ فرماتا ہے کہ وَلَا تَکُوْنُوْا اور نہو تم کَالَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ مانند ان لوگونکے کہ نکلے وہ گہرون اپنے سے بَطَرًا تکبر اور سرکشی
کرتے ہوئے کر وَّرِئَآءَ النَّاسِ اور واسطے دکہلانے آدمیونکے اور بطرا اور ریاء دونو مصدر ہین کہ قائم ہوے ہین موضع حال کے وَیَصُدُّوْنَ
اور باز رکہتے ہین وہ کفار لوگونکو عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ راہ خدا سے کہ وہ دین اسلام ہے اور یصدون محل نصب مین ہے اسواسطے کہ عطف
بطرا پر ہے وَاللّٰهُ بِمَا یَعْمَلُوْنَ مُحِیْطٌ اور خدا ساتہ اسچیز کے ہے کہ عمل کرتے ہین وہ احاطہ کرنیوالا ہے اور جانتا ہے موافق انکے اعمال کے انکو جزا
دیگا اور پہلے اس سے بدر کے قصہ مین شیطان کا سراقہ کی صورت مین ہوکر آنیکا ذکر ہوچکا ہے اور اب پہر ذکر ہوتا ہے چنانچہ امام

ع ۵ / ۱

حضرت باقر علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا کہ جس وقت بدر کی لڑائی شروع ہوئی تو ابلیس مشرکین کی صف مین حارث بن ہشام کا ہاتہ پکڑے ہوئے کہڑا تہا
اور سراقہ بن مالک کی شکل مین تہا ایکبار فقط پیچہے ہٹا پہر حارث نے کہا کہ اے سراقہ تو ہم کو بیے یار چہوڑے جاتا ہے ایسے حال مین ابلیس نے کہا کہ جو کچہ مین
دیکہتا ہون تم نہین دیکہتے حارث نے کہا کہ تو نہین دیکہتا ہے مگر جاسوسی مدینہ کا اور بعد اسکے ابلیس حارث کے سینہ پر ہاتہ مارکے چلا گیا اور کفار کو
شکست ہوئی اور جسوقت کفار لڑائی سے بہاگ کر مکہ مین آئے تو وہان اُنہون نے ذکر کیا تہا کہ سراقہ بہاگ گیا تہا سراقہ کو خبر ہوئی تو کہا کہ اے لوگو
مجہکو تمہارے جانیکی خبر نہین تہی کہ تم کب گئے تہے یہانتک کہ تمہارے بہاگنے کی مجہکو خبر ہوئی لوگون نے کہا کہ تو فلانے روز بدر مین ہمارے پاس
آیا تہا اور اب انکار کرتا ہے اُسنے قسم کہائی کہ مین تمہارے پاس نہین گیا تہا جبکہ وہ لوگ مسلمان ہوئے تو انکو معلوم ہوا کہ وہ ابلیس تہا جو کہ سراقہ
کیصورت بن کے اُنکے پاس آیا تہا اُس قصہ کو خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ **وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ اَعْمَالَهُمْ** اور یاد
کرو تم اے مومنین جسوقت کہ آراستہ کیا واسطے اُن کافرون کے شیطان نے اعمال اُنکے کو اور دشمنی پیغمبر کو **وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ** اور
کہا اُسنے اُنسے کہ نہین ہے کوئی غالب واسطے تمہارے آجکے دن **مِنَ النَّاسِ** آدمیون مین سے بسبب کثرت آدمیون اور ہتہیارون کے اور
موجود ہونے آراستگی اور سامان تمہارے کے **وَاِنِّيْ جَارٌ لَّكُمْ** اور تحقیق مین ہمسایہ ہون واسطے تمہارے اور مین سراقہ ہون قبیلہ کنانہ
سے تمہاری کمک کو آیا ہون اور تم کو اُسنے کچہ ضرر نہ پہنچے فرماتا ہے خدا کہ **فَلَمَّا تَرَاءَتِ الْفِئَتٰنِ** پس جسوقت کہ دیکہا دو نو لشکرون نے
آپس مین ایک لشکر نے دوسرے لشکر کو تو **نَكَصَ** اُلٹا پہرا شیطان **عَلٰى عَقِبَيْهِ** اوپر دونو پاشنون اپنے کے اسواسطے کہ اُسنے مسلمانون کی
طرف جبرئیل کو دیکہا تہا اسواسطے بہاگا اور اسوقت حارث کا ہاتہ پکڑے ہوئے تہا حارث کی چہاتی پر ہاتہ مار کر بہاگا **وَقَالَ** اور کہا شیطان
حارث سے جسوقت حارث نے اُسکو کہا کہ تو ہمکو بیے یار چہوڑے ہوئے کہان جاتا ہے کہ **اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكُمْ** تحقیق مین بیزار ہون تم سے **اِنِّيْٓ**
اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ تحقیق مین دیکہتا ہون اُسچیز کو کہ نہین دیکہتے ہو تم یعنی ملائکہ مومنین کی مدد کو آتے ہین **اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ** تحقیق مین ڈرتا
ہون خدا سے اور یہ شیطان نے دروغ کہا اسواسطے کہ اگر وہ خدا سے ڈرتا تو انجام اُسکا یہانتک کیون پہنچتا **وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ** اور
خدا سخت کرنیوالا عذاب کا ہے کفار کو حضرت امام علی بن الحسین سے روایت ہے فرمایا کہ بدر کے روز جسوقت مسلمان پیاسے ہوئے تو حضرت علی مشک
لیکر واسطے پانی کے کنوئین پر گئے اور کنوئین پر جا کر کہڑے ہوتے تہے کہ ناگاہ ایک ہوا سخت آئی اور پہر چلی گئی اور بعد تہوڑی دیر کے ایک ایسی ہوا
اور آئی اور چلی گئی اور بعد اسکے ایک اور ہوا آئی اور قریب تہا کہ پاؤن کو ڈگا دے اور جناب امیر علیہ السلام کوئین پر جو کہڑے تہے بیٹہ گئے
یہانتک کہ وہ ہوا چلی گئی جسوقت حضرت علی جناب رسولخدا صلعم کیخدمت مین آئے تو اُس ہوا کی آپنے خبر دی رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ پہلی ہوا
مین تو جبرئیل تہا مع ایک ہزار فرشتونکے اور دوسری ہوا مین میکائیل تہے مع ایکہزار ملائکہ کے اور اُس تیسری ہوا مین اسرافیل تہے مع ہزار فرشتون کے
اور انہون نے تمکو سلام کیا تہا اور وہ ہماری مدد کو آئے تہے اور اُنکو ہی دیکہا ابلیس اُلٹے پاؤن بہاگا تہا اور کہتا تہا کہ جو کچہ مین
دیکہتا ہون تم نہین دیکہتے ہو اور کہتے ہین کہ ایک گروہ قریش مین سے مسلمان ہو کر مکہ مین رہگئے تہے اور ہمراہ رسولخدا کی ہجرت کرکے اُنکے باپون اور
قبیلون نے اُنکو نہین آنے دیا تہا اور اُنکو قید کر دیا تہا جسوقت کفار قریش بدر کی لڑائی پر روانہ ہوئے تو وہ بہی ہمراہ قریش کے بدر مین آئے
وہ لوگ ضعیف الایمان تہے اور ارادہ اُنکا یہ تہا کہ جو کوئی زبردست اور قوی ہوگا اُسکی طرف ہم ہوجاوینگے اور وہ قیس بن الولید اور ابو قیس
بن الفاکہ اور حرث بن ربیعہ اور عاص بن المنبہ وغیرہ تہے اور دلون مین اُنکے شک اور نفاق تہا جسوقت اُنہون نے قلت مسلمانونکی اور کثرت
کفار کی دیکہی تو مسلمانونکو کہنے لگے کہ بیچارے مسکین ہین انکو انکے دین نے فریفتہ کیا ہے کوئی دم مین سب مارے جاتے ہین اُسکا قصہ مین خدا تعالیٰ
فرماتا ہے کہ **اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ** یاد کرو جسوقت کہتے تہے منافقین مدینہ **وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ** اور وہ لوگ کہ بیچ دلون
اُنکے کے بیماری شک کی ہے یعنی منافقین مکہ کہ **غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ دِيْنُهُمْ** فریفتہ کیا ہے اُن مسلمانونکو دین اُنکے نے کہ باوجود قلت و بے سامانی کے

ایسے بڑے لشکر آراستہ کے مقابلہ میں آئے ہیں حقتعالی اُنکے جواب میں فرماتا ہے کہ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اور جو شخص کہ توکل کرے اوپر خدا کے اور اپنے
سب کام اُسکے سپرد کردے تو فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ پس تحقیق خدا غالب ہے سب پر اور جو کوئی کہ اُسپر توکل کریگا تو وہ اُسکو بے یار اور مددگار نہچھوڑیگا
حَكِيْمٌ حکمت والا ہے کہ سب کام موافق مصلحت کے کرتا ہے اور کہتے ہیں کہ جسوقت ان منافقون اور دل کے بیمارون نے قلت مسلمانون کی اور کثرت
کفار کی مشاہدہ کی تو کفار کیطرف ہو کر مسلمانون سے لڑنے لگے اور جسوقت درمیان معرکہ کے جا پڑے تو فرشتون نے کوڑے اور سونٹے اُنکی اگلی اور پیچھے
اور سب کو ہلاک کیا خدا تعالی اپنے حبیب کو اُس حال سے خبر دیتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَلَوْ تَرٰى اور اگر دیکھتا تو اے محمد صلعم حال کفار کا اِذْ
يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا جسوقت کہ جان نکالتے تھے اُن لوگونکی کہ کافر ہوئے ہیں الْمَلٰٓئِكَةُ فرشتے یعنی جسوقت فرشتے کافرونکی جان نکالتے تھے تو يَضْرِبُوْنَ
مارتے تھے وہ فرشتے وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ منہون اُنکے کو اور پشتون اُنکی کو سونٹے آگ کے اور کہتے تھے وہ فرشتے جسوقت اُنکو مارتے تھے کہ
وَذُوْقُوْا اور چکھو تم اے مشرکین عَذَابَ الْحَرِيْقِ عذاب آگ جلانیوالیکا ذٰلِكَ یہہ یعنی ضرب تازیانون اور سونٹون کے بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ
بسبب اسکے ہے کہ پہلے کیا ہے ہاتھون تمہارے نے کہ پہلے تمنے کفر اور شرک کیا اور رسول محمد صلعم کے ہمراہ ہجرت کی اور پہتقین شک کر کے کفار کیطرف ہو گئے
وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ اور تحقیق خدا نہیں ہے ظلم کرنیوالا واسطے بندونکے کہ بدون جرم اُنسے مواخذہ کرے پس عذاب کرنا کفار کا عین عدل
ہے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ مشرکین جسوقت مسلمانون کیطرف منہ کرتے تھے تو فرشتے اُنکے مونہون پر تلوارین مارتے تھے اور جسوقت وہ پشتون کو
پھیرتے تھے تو گرزین اور کوڑے اُنکی پشتون پر مارتے تھے اور اب خدا تعالی اپنے حبیب کی تسلی کیلیے فرماتا ہے کہ حال کفار مکہ کا مثل حال کفار سابقین
کے ہے کہ وہ انبیاء کو جھٹلاتے تھے ایسے ہی یہہ جھٹلاتے ہیں چنانچہ فرماتا ہے کہ اے محمد تیرے ساتھ عادت کفار قریش کی كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ
مانند عادت لوگون فرعون کے ہے وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اور مانند عادت اُن لوگونکی کہ جو پہلے اُنسے تھے یعنی عاد اور ثمود کہ كَفَرُوْا
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ کفر کیا اُنہون نے ساتھ نشانیون قدرت خدا کے معجزون کا اُنہون نے انکار کیا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ پس
پکڑ لیا اُنکو خدا نے ساتھ گناہون اُنکے کے کہ اُنکو عذاب میں گرفتار کیا اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ تحقیق کہ خدا قوت والا ہے شَدِيْدُ الْعِقَابِ
سخت کرنیوالا عذاب کا کافرون اور جھٹلانیوالونکو کہ کوئی اُسپر غالب نہین ہوسکتا اور كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ خبر ہے واسطے مبتدا محذوف کی ذٰلِكَ یہہ یعنی گرفتار
کرنا اُنکا عذاب میں بِاَنَّ اللّٰهَ بسبب اسکے ہے کہ تحقیق خدا لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نہیں ہے بدل ڈالنے والا یعنی عادت اُسکی نہین ہے کہ بدل ڈالے
نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ اس نعمت کو کہ انعام کیا ہے اُسکو اوپر کسی قوم کے اپنے فضل اور کرم سے حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ یہانتک کہ بدل
ڈالین وہ لوگ اس قوم کی اُس چیز کو کہ ساتھ نفسون اُنکے کے ہے یعنی بدل ڈالین وہ اعمال کو کہ جو ثابت ہے واسطے اُنکے نکو بد سے وَاَنَّ اللّٰهَ
سَمِيْعٌ اور تحقیق خدا سننے والا ہے سخنان بد مشرکین کا عَلِيْمٌ جاننے والا ہے اُنکی نیتون اور اعتقادون بد کا مراد اُس سے مشرکین قریش ہیں
کہ اُنہون نے اپنے حال کو بت پرستی کرتے تھے اور مردار کو کھاتے تھے آپ پیغمبر خدا سے دشمنی کر کے اور قطع رحم کر کے اور قرآن کی تکذیب کر کے اور مومنین کی
خونریزی کر کے اور اُنکو آزار پہنچا کے اپنے حال کو پہلے حال سے بدتر کر لیا ہے کہ پہلے تو فقط بت پرستی اور مردار خوری تھی اور اب اُسپر بھی بدتر کیا مثل کفار
سابقین کہ کفر اور شرک پر گناہ تکذیب اور قتل انبیاء کا زیادہ کر کے مستحق عذاب کے ہوئے اور ہر اور بیماری سے ہلاک ہو گئے اور حضرت صادق علیہ السلام
سے روایت ہے کہ فرمایا میرے والد ماجد فرماتے تھے کہ تحقیق خدا نے حکم حتمی کیا ہے کہ خدا تعالی اپنی نعمت عطا کی ہوئی کو بندہ سے نہین چھینتا ہے یہانتک کہ
بندہ گناہ کرے کہ اُسکے سبب سے مستحق عذاب کا ہو اور لم یک کی اصل لم یکون ہے واو لم کی جہت سے ساقط ہوا ہے اور نون کثرت استعمال کیوجہ سے اُسکو
کے ساقط ہوا اور واسطے تاکید کے خدا تعالی مکرر فرماتا ہے كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ عادت کفار قریش کی مانند عادت لوگون فرعون کے ہے
تیری جھٹلانے میں اے محمد کہ جیسے وہ انبیاء کو جھٹلاتے تھے ویسے ہی یہہ تجھکو جھٹلاتے ہیں وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اور مانند عادت اُن لوگونکی ہے کہ جو
پہلے اُنسے تھے عاد اور ثمود کہ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ جھٹلایا اُنہون نے مانند کفار قریش کی یعنی ساتھ نشانیون قدرت پروردگار اپنے کے فَاَهْلَكْنٰهُمْ

بذنوبهم پس ہلاک کیا ہمنے انکو بدر مین بسبب گناہون انکے واغرقنا آل فرعون اور ڈبو دیا ہمنے لوگون فرعون کے کو
دریامین وكلٌّ اور ہر ایک ان لوگون مین سے كانوا ظالمين تھے وہ ظلم کرنیوالے اپنے نفسون پر بسبب کفر اور گناہونکے کہ اپنے تئین
انہون نے عذابمین گرفتار کیا اور کذاب آل فرعون کو خدا نے مکرر فرمایا ہے اسواسطے کہ پہلے سے تو مراد انکی حال کے بیان سے مستحق ہونا انکا عذاب
آخرت کا ہے اور دوسرے سے مراد مستحق ہونا عذاب دنیا کا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ پہلے سے تو مراد مشابہ کرنا انکے حال کا فرعون کے حالسے تکذیب کیا
ہے اور دوسرے سے مراد مشابہ کرنا انکے حال کا بیخ کنی سے ہے اور بعضے کہتے ہین کہ پہلے سے مراد گرفتار کرنا انکا عذابمین ہے اور دوسرے سے مراد کیفیت
عذاب ہے اور اب خداتعالی ان لوگونکی مذمت مین فرماتا ہے کہ ان شر الدواب عند الله بتحقیق بدتر زمین پر چلنے والونکے نزدیک
خدا کے الذين كفروا وہ لوگ ہین کہ کفر کیا ہے انہون نے مثل ابوجہل اور عتبہ وغیرہ قریش کی یا مانند منکران یہود کے مثل کعب بن اشرف
اور حی بن اخطب وغیرہ کے فهم لا يؤمنون پس وہ نہین ایمان لاتے ہین جب ایسا حال ہے انکا اے محمد تو انسے توقع ایمان کی مت رکھ
اور خاطر اپنی انکے سبب سے پریشان مت کر اور امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ مراد ان لوگون سے بنی امیہ ہین اسواسطے کہ وہ بدتر مخلوقات
خدا کی ہین اور فاہم کی عاطفہ ہے اور عطف جملہ کا جملہ پر ہے اور کہتے ہین کہ یہود ان بنی قریظہ سے جناب سرور صلعم نے عہد لیا تھا کہ رسول خدا کے
دشمنون کی حمایت نکرینگے لیکن انہون نے عہد کو توڑ ڈالا کہ جنگ بدر مین مشرکین کی کمک انہون نے ہتیارون سے کی اور بعد اسکے سرور خدا
سے کہا کہ ہم عہد کو بھول گئے تھے اور پھر عہد کیا اور اسکو بھی توڑا کہ بروز جنگ خندق ابوسفیان سے اتفاق کرکے اسکی مدد کرنیکو آئے اسی قصہ
کا خداتعالی ذکر کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ الذين عاهدت منهم وہ لوگ کہ عہد لیا ہے تو نے انسے اے محمد صلعم یعنی بنی قریظہ
ثم ينقضون عهدهم پھر توڑتے ہین وہ عہد اپنے کو في كل مرة بیچ ہر مرتبہ کے کہ عہد کیا ہے وهم لا يتقون اور
وہ نہین پرہیز کرتے ہین عہد کو توڑنے سے اور نہین ڈرتے ہین اس خیانت کو عذاب سے فاما تثقفنهم في الحرب پس اگر پاوے تو ان کو
بیچ لڑائی کے تو فشرد بهم پس بھگا دے اور متفرق کردے تو بسبب انکے من خلفهم ان لوگونکو کہ پیچھے انکے ہین یعنی تو ان کو
زخمی اور قتل کرکے بھگا دے تاکہ متفرق ہوویں ان لوگونکو جو انکے پیچھے ہین اور وہ دشمن تمہارے ہین کہ انکے مارنے سے پچھلون کو عبرت ہوویگی لعلهم
يذكرون شاید وہ بھاگنے والے نصیحت پکڑین اور پھر کوئی عہد کو توڑنیکی جرأت نکرے اور ارادہ جنگ کا نکرے اور اماصل مین ان شرطیہ ہے ما اسکی اوپر زیادہ کیا گیا
ہے وإما تخافن اور اگر خوف کرے تو من قوم کسی قوم سے یعنی اندیشہ کرے تو اور پاوے تو خيانة خیانت کو انسے کہ وہ عہد کو
توڑ ڈالین اور تجھکو اسکی علامات سے معلوم ہو جاوے تو فانبذ اليهم پس ڈالدے تو طرف انکی عہد انکا على سواء اوپر برابری کے یعنی
لڑائی سے پہلے انکو خبر دے کہ مین نے بھی عہد تمہارا باطل کیا اور مین اب اس عہد پر نہین ہون جیسے کہ تم نہین ہو تو اگر بدون توڑنے عہد کے تو انکا قتل کرے
یہ ایک خیانت ہووے گی کہ تو باوجود عہد کے … پھر ان الله لا يحب الخائنين بتحقیق خدا نہین دوست رکھتا ہے خیانت کرنیوالون کو کہ
عہد پر اپنے قایم نرہین اور اب خداتعالی لڑائی کے واسطے سامان کرنے اور آمادہ ہونیکو فرماتا ہے کہ ولا يحسبن الذين كفروا اور نہ گمان کرین وہ جو
ان لوگون نے کہ کافر ہوئے ہین کہ سبقوا سبقت لیگئے ہین وہ عذاب پر کہ ہم وہ عذاب کرنے دیوین اور مراد انسے بھگوڑے بدر کے ہین یا توڑنیوالے
عہد کے اور فرماتا ہے کہ انهم لا يعجزون بتحقیق وہ نہ عاجز کرسکینگے عذاب کرنیسے یعنی اگر ہم انکو عذاب کرنا چاہین تو وہ انکو مانع نہین ہو
اور ولا يحسبن کو ابن عامر اور ابوجعفر اور حمزہ اور حفص نے یا سے پڑھا ہے غائب کا صیغہ یعنی نگمان کرین وہ کفار یہ کہ ہم انکے عذاب کرنیسے عاجز ہین اور
انهم لا يعجزون کی ہمزہ کو ابن عامر نے مفتوح پڑھا ہے اور باقیون نے مکسور اور يعجزون بفتح نون ہے اور بکسر نون بھی ہو سکتا ہے کہ یا حذف یا اور فرماتا ہے
خدا کہ وأعدوا لهم اور تیار کرو تم اے مومنین واسطے ان کفار کے جو کہ بدر سے بھاگے ہین یا انہون نے کہ عہد توڑا ہے ما استطعتم
من قوة جو کچھ کہ کرسکتے ہو تم قوت سے یعنی جو سامان لڑائی کا قسم سے ہو سکے مثل تیر اور نیزہ اور شمشیر کے سب تیار کر دو یا قلعہ بناؤ اور اعتماد خدا کی

عنایت پر کرو وَمِن رِّبَاطِ الْخَيْلِ اور تیار کرو تم بندہے ہوئے گہوڑون کے واسطے جہاد کے اپنی سرحد پر کہ تُرْهِبُونَ بِهِ ڈراؤ تم
ساتہ اس سامان کے عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ دشمنان خدا کو اور دشمنون اپنے کو کہ وہ مکہ والے کفار ہین وَآخَرِينَ مِن دُونِهِمْ اور
اورون کو سوائے اُن کفار مکہ کے کہ لَا تَعْلَمُونَهُمُ نہین جانتے ہو تم اُنکو اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ خدا جانتا ہی اُنکو کہ وہ منافق ہین کہ ظاہر مین
نماز پڑہتے ہین اور روزہ رکہتے ہین اور کلمہ شہادت پڑہتے ہین سو اسطے تو کیا جانتے کہ یہ کافر ہین اور اپنے دلون مین کفر رکہتے ہین خدا تعالی جانتا ہی کہ وہ سب
کی مافی الضمیر سے اطلاع رکہتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ بنی قریظہ مراد ہین یا فارس کے لوگ یا جمیع کفار اور تم ہون تو اور کسی نے یعقوب سے منسوب پڑہا ہم
اور آخرین کا عطف لکم کی کم پر ہی اور فرماتا ہی کہ وَمَا تُنفِقُوا مِن شَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اور جو کچہہ کہ خرچ کرتے ہو تم کسی شی سے بیچ
راہ خدا کی جہاد کے سامان مین تو يُوَفَّ إِلَيْكُمْ پورا کیا جائیگا وہ طرف تمہارے اور تمام اور کامل پا جائیگا تم تو ثواب اُس کا وَأَنتُمْ
لَا تُظْلَمُونَ اور تم نہ ظلم کیے جاؤگے کہ تمہارے ثواب مین کسیطرح کمی کیجاتے ایسا ہرگز نہوگا وَإِن جَنَحُوا لِلسَّلْمِ اور اگر رغبت
اور میل کرین وہ کفار واسطے صلح کے کہ تجہسے وہ صلح کرنا چاہین تو فَاجْنَحْ لَهَا پس رغبت اور میل کر تو واسطے اُس صلح کے وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ
اور توکل کر تو اوپر خدا کے اور خوف اس امر کا مت کر تو کہ انہون نے مکر اور حیلہ سے صلح کی ہی اسواسطے کہ خدا تیرا نگہبان ہی اُنکے مکر سے اور اُنکے مکر سے مسلم کو
نقصان پہنچے إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ تحقیق کہ وہ خدا سننے والا ہی اُنکی باتون کا الْعَلِيمُ جاننے والا ہی اُنکی نیتون کا کہ اگر یہی صلح اُنکی
فریب ہی تو وبال اسکا اُنکو ہی پہنچیگا اور فرماتا ہی خدا کہ وَإِن يُرِيدُوا اور اگر ارادہ کرین وہ کفار أَن يَخْدَعُوكَ یہ کہ مکر کرین وہ
اور صلح کرکے تجہکو جہاد سے باز رکہین تو فَإِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ پس تحقیق کافی ہی تجہکو خدا مفسدون کے مکر سے هُوَ الَّذِي أَيَّدَكَ بِنَصْرِهِ
وہ خدا وہ شخص ہی کہ جسنے قوت دی ہی تجہکو ساتہ نصرت اپنی کے اور ملائک کو تیری مدد کیواسطے بہیجکر وَبِالْمُؤْمِنِينَ اور ساتہ مومنین کے کہ وہ علی بن
ابیطالب ہی کہ کبہی جہاد سے بہاگا نہین ہی اور لڑائیان سرکی ہین اور لفظ جمع کا واسطے تعظیم کے ہی اور ایک شخص کیواسطے صیغہ جمع کا قرآن مین بہت آیا
ہی اور علی کی تائید کرنیکو تائید کرتی ہی وہ روایت کہ جو تفسیر در منثور مین ابو ہریرہ سے ہی کہ عرش پر خدا نے لکہا ہی لا اله الا انا وحدی لا شریک لی و
محمد عبدی ایدتہ بعلی یعنی نہین ہی کوئی معبود سوای میرے کہ یکتا ہون نہین ہی کوئی شریک واسطے میرے اور محمد بندہ میرا ہی قوت دی ہی مینے اُسکو ساتہ علی
کے اور اکثر مفسرین ظاہر لفظ کا اعتبار سے کہتے ہین کہ مومنین سے مراد انصار ہین وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ اور الفت دی خدا نے درمیان دلون
اُن مومنین کے اور کہتے ہین کہ مراد اُنسے اوس اور خزرج ہین کہ یہ دو نو فرقے عرب کے ساٹہا برس سے آپسمین عداوت رکہتے تہے اور کشت و خون آپسمین
کرتے تہے جب مسلمان ہوے تو آپسمین اُنکے الفت ہوگئی اور اگرچہ مومنین سے مراد اوس اور خزرج لیتے ہین لیکن قرآن مین مطلق مومنین کا ذکر ہی اس سے یہ معلوم
ہوا کہ یا تو علی کیطرف والے آدمی مومن تہے اور یا جنگ جمل مین عائشہ کیطرف والے لوگ اور جنگ صفین مین معاویہ کیطرف کے لوگ اور خوارج مومن نہ تہے
اسواسطے کہ اُنکے دلونمین الفت نہ تہی اور ایک دوسرے کو قتل کرتا تہا لیکن یہ تو نہین ہوسکتا کہ علی کیطرف والے مومنین نہ ہون اسواسطے کہ مسند مین
امام اہلسنت کی یعنی مسند مین احمد حنبل کے روایت ہی کہ جو قرآن مین ایسی آیت ہی کہ اُسمین خدا تعالی مومنین کیطرف خطاب کرتا ہی تو راس اور
رئیس مومنین کی وہان علی بن ابیطالب ہین پس جبکہ تحقیق ہی کہ علی سردار مومنین کے ہوئے تو جو لوگ کہ مخلص اعتقاد علی کی پیروی کرتے تہے اور
علی کے تابعین ہین سو تہے البتہ وہ مومن تہے اور فرماتا ہی خدا کہ لَوْ أَنفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا اگر خرچ کرتا تو اے پیغمبر کہ جو کچہ
زمین کے ہے سب کو یعنی جو کہ زمین مین مال اور دولت ہی اگر تو اس سب کو خرچ کرتا اُن مومنین کی الفت دینے مین تو مَّا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ
نہ الفت دے سکتا تو درمیان دلون اُنکے کے اور تجہکو اُنکے دلون مین الفت دینے کی ہرگز قدرت نہ تہی کہ وہ اسلام سے پہلے بہت کینہ اپنے دلون مین رکہتے تہے
وَلَٰكِنَّ اللّٰهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ اور لیکن خدا نے الفت دی درمیان اُنکے اپنی حکمت سے إِنَّهُ عَزِيزٌ تحقیق کہ وہ غالب
حَكِيمٌ حکمت والا ہی موافق مصلحت اور حکمت کے کام کرتا ہے اور فرماتا ہی خدا کہ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ اے پیغمبر کفایت کرتا ہی تجہکو خدا

ع

وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اور وہ شخص کہ پیروی کرے تیری مومنین میں سے اس سے معلوم ہوا کہ جنہے رسولخدا کی پیروی کی ہے
وہ مومن ہے اسواسطے کہ ہم نے بیان کیا اسکو ہے اور جنہے رسولخدا کا کہنا نہ مانا اور حضرت پر اعتراض کیا وہ مومنین میں سے نہیں ہے بعضے کہتے ہیں
کہ یہ آیت جنگ بدر سے پہلے نازل ہوئی ہے اور تفسیر اہلبیت علیہم السلام میں لکھا ہے کہ مراد مومنین سے اس آیت میں علی بن ابیطالب ہیں اسواسطے کہ
نصرت رسولخدا صلعم کی سب جہادوں میں جو کچھ علی نے کی ہے وہ کسی سے وقوع میں نہیں آئی بلکہ جو نامی صحابہ مشہور تھے وہ اکثر جہادوں میں سے
بھاگا کرتے تھے اور ان دونوں امروں پر روایات سنی اور شیعہ کی دلالت کرتی ہیں اور حافظ ابو نعیم نے جو کہ عالم اور محدث اہلسنت کا ہے
حلیۃ الاولیاء میں روایت کی ہے کہ یہ آیت علی کی شان میں نازل ہوئی ہے اور حق یہ ہے کہ اگر علی نہ ہوتے تو اسلام کی ترقی کیونکر ہوتی کہ
کہ صحابہ تو جہادوں میں سے بھاگ جاتے تھے اور علی لڑائیوں کو سر کرتے تھے مثل احد اور خیبر اور دیگر غزوات کے گر نہ بودی دست حیدر ذوالفقار
کی شدی اللہ اکبر آشکار اور فرماتا ہے خدا کہ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اے پیغمبر بلند مرتبہ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ رغبت دلاؤ اور برانگیختہ
کرو مومنین کو عَلَى الْقِتَالِ اوپر لڑائی کفار کے کہ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اگر ہوویں تم میں سے عِشْرُوْنَ بیس مرد صَابِرُوْنَ
صبر کرنیوالے تکلیف پر يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ غالب ہوویں وہ دو سو کو یعنی بیس آدمی دو سو آدمی سے بھاگیں نہیں بلکہ انکے مقابلہ میں
صبر کریں اور غلبہ سے حملہ کریں ہے اور یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا جب مسلمانوں کی کثرت ہوئی تو یہ حکم منسوخ ہو گیا وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ
يَّغْلِبُوْا اَلْفًا اور اگر ہوویں تم میں سے سو تو غالب ہوں ایک ہزار پر مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ان لوگوں میں سے کہ کفر کیا ہے انہوں نے
یعنی یہ غالب ہونا تمہارا اور مغلوب ہونا انکا بِاَنَّهُمْ بسبب اسکے ہے کہ تحقیق وہ کفار قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ایسی قوم ہیں کہ
نہیں سمجھتے ہیں اور نہیں جانتے ہیں خدا کو اور روز جزا کو اور اعتقاد دوزخ اور بہشت کا نہیں رکھتے ہیں کہ دوزخ کے خوف سے اور بہشت
کی طمع سے جہاد کریں اور ثابت قدم رہیں اس سبب سے مقابلہ کے وقت ثابت قدم نہیں رہتے اور صبر نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ بعد
نازل ہونے پہلی اس آیت کے مومنین اندیشناک ہوئے کہ ایک آدمی دس آدمیوں سے کیونکر لڑے اور نہایت گران معلوم ہوا خدا تعالیٰ
نے اس آیت کو منسوخ کیا اور واسطے تسلی مومنین کے یہ آیت نازل کی کہ اَلْئٰنَ اب خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ تخفیف کی
خدا نے وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا اور جانا کہ تحقیق بیچ تمہارے سستی اور ناتوانی ہے فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ پس اگر ہوویں
تم میں سے سو آدمی صبر کرنیوالے تو يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ غالب ہوں وہ دو سو کو یعنی ایک شخص تم میں سے دو کے مقابلہ میں صبر کرے اور
بھاگے نہیں وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ اور اگر ہوویں تم میں سے ہزار آدمی تو يَّغْلِبُوْا اَلْفَيْنِ غالب ہوویں وہ ہزار آدمی دو ہزار پر بِاِذْنِ
اللّٰهِ ساتھ اذن خدا کے وَاللّٰهُ مَعَ الصَّابِرِيْنَ اور خدا ہمراہ صبر کرنیوالوں کے ہے اور حکم پہلی آیت کا اسوقت تھا کہ مسلمان تھوڑے
تھے اور جب بہت ہو گئے تو خدا تعالیٰ نے اس آیت کے حکم سے تخفیف دی اور یغلبوا اگرچہ لفظ خبر کا ہے لیکن مراد اس سے امر ہے دونوں جگہ اور
مراد غلبہ سے یہاں غلبہ معروف نہیں ہے بلکہ مطلب غلبہ سے یہاں ثبات ہے یعنی ایک آدمی دو کے مقابلہ میں سے بھاگے نہیں اور بعضی تفسیر میں لکھا ہے
کہ حکم پہلی آیت کا اس آیت کے حکم سے منسوخ نہیں ہے اور سبب اسکا یہ ہے کہ رسولخدا صلعم نے امیر حمزہ کو مع تیس سواروں کے ابوجہل
کے لشکر پر بھیجا کہ ہمراہ اسکے تین سو سوار تھے جب لڑائی ہوئی تو مسلمانوں کو بہت مشقت ہوئی حقتعالیٰ نے تخفیف کی آیت نازل کی اور فرمایا کہ
ایک شخص دو سے نہ بھاگے اور کہتے ہیں کہ بروز جنگ بدر ستر کفار قید ہو گئے حضرت نے انکے مقدمہ میں اصحاب سے مشورہ کیا ابوبکر نے کہا
کہ یا رسولخدا یہ تیری قوم کے آدمی ہیں اور چھوٹے اور بڑے انکے تیرے رشتہ دار ہیں ان سے فدیہ لیکر چھوڑ دیجئے کہ کسی روز ایمان کو قبول کرینگے
اور یہ فدیہ تیرے اصحاب کی قوت اور مدد ہوگی امیر حمزہ نے کہا کہ یا رسولخدا یہ لوگ پیشوا شرک کے ہیں اور تجھکو انہوں نے شہر سے
باہر نکالا ہے انپر رحم مت کر اور حکم کر کہ سب کی گردن ماریں عقبہ کو علی کے سپرد کر کہ اسکو قتل کرے اور عباس کو حمزہ کے سپرد کر کہ

ہیں اسکو قتل کروں ہر ایک کو ہر ایک کے رشتہ دار کے سپرد کرا اور انصار میں سے سعد بن معاذ نے کہا کہ انکو ایک گہر میں ڈالکر اور کوٹہڑی کے اندر پہونکدو سب کو آگ
میں جلادو حضرت نے فرمایا کہ امر اسکا تین صورت سے خالی نہیں ہے یا تو یہ اسلام کو قبول کریں یا انکو قتل کردیا انسے فدیہ لو خلاصہ یہ ہے کہ فدیہ لینا
انسے اختیار کیا اور دوسرے روز جناب رسولخدا کو دیکہا کہ دلتنگ اور غضبناک بیٹہے ہیں ابوبکر نے سبقت کرکے سبب اسکا پوچہا فرمایا کہ تیری اور تیرے
یاروں کی طمع سے فدیہ لینے میں عذاب خدا کا ایسا نزدیک تہا جیسے کہ یہ درخت جو کہڑا ہے نزدیک ہمارے خداتعالی نے یہ آیت نازل کی چنانچہ فرماتا ہے
مَا كَانَ لِنَبِيٍّ نہیں لایق ہے واسطے کسی پیغمبر کے أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَىٰ یہ کہ ہوویں واسطے اسکے قیدی کہ انسے فدیہ لیوے
حَتَّىٰ يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ یہانتک کہ بہت خونریزی کرے بیچ زمین کے کہ یہ امر سبب قلت اور ذلت کفار کا اور باعث ظہور عزت اور
شوکت اہل اسلام کا ہے اور ابو جعفر نے اسری کا اساری پڑہا ہے اور اہل کوفہ نے ان یکون کو ان تکون پڑہا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ تُرِيدُونَ
عَرَضَ الدُّنْيَا ارادہ کرتے ہو تم اور چاہتے ہو مال و اسباب دنیا کو کہ فدیہ لیکر اپنے تصرف میں لاؤ وَاللَّهُ يُرِيدُ الْآخِرَةَ اور خدا
ارادہ کرتا ہے آخرت کو یعنی اسکے ثواب کو کہ ہمیشہ کو وہ تمہارے واسطے ہے اور مال و اسباب دنیا کا چند روز کا ہے وَاللَّهُ عَزِيزٌ اور خدا
غالب ہے کہ اپنے دوستوں کو دشمنوں پر فتح دیوے حَكِيمٌ حکمت والا ہے کہ جو کچہ بندوں کے ساتہ کرتا ہے فدیہ کا منع کرنا اور قتل کا حکم دینا
سب موافق مصلحت کے ہے اور اس آیت میں عتاب ابوبکر پر ہے کہ فدیہ لینے کا مشورہ انہوں نے دیا تہا اور رسولخدا تو دونوں امروں میں خاموش
تہے اور فرماتا ہے خدا کہ لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللَّهِ اگر نہوتا لکہا ہوا خدا کیطرف سے لوح محفوظ میں اور خدا کا حکم کیا ہوا کہ سَبَقَ پہلے ہو لیا ہے
کہ بدر میں ممانعت صریح کے عذاب نکرے کسی پر اور دیا ہے کہ فدیہ کا کہانا جو لوح محفوظ میں مباح لکہا ہے یہ نہوتا تو لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ
عَذَابٌ عَظِيمٌ البتہ پہنچتا تم کو بیچ اسچیز کے کہ لیا ہے تمنے عذاب بڑا یعنی فدیہ کے لینے میں تم کو بڑا عذاب پہنچتا کنز العرفان میں لکہا ہے کہ خدا تعالی نے
رسولخدا کو قتل کرنے اور فدیہ لینے میں اختیار دیا تہا اصحاب نے طمع سے فدیہ کو انسے لیکر انکو چہوڑ دیا اور خون سے انکے درگذرے اور فدیہ ہر ایک
سے چالیس اوقیہ لئے مگر عباس سے سو اوقیہ لیا اور ایک اوقیہ چالیس مثقال کی وزن کا اور سونے کا ہوتا ہے اور مثقال تخمینا تین ماشہ اور تین رتی
وزن میں ہوتا ہے اور حضرت عباس مکہ سے قریش کے ہمراہ ہوکر مسلمانوں سے لڑنیکو آئے تہے اور چالیس اوقیہ طلا اپنے واسطے خرچ خوراک کفار قریش
کے اپنے گہر سے لیکر نکلے تہے ہنوز اس طلا کی صرف کرنیکی نوبت نہ پہنچی تہی کہ کفار کو شکست ہوگئی اور وہ چالیس اوقیہ طلا تو عباس کا غنیمت
میں مسلمانوں کے ہاتہ آیا جب اسیروں کا رہا کرنا فدیہ لیکر قرار پایا تو ہر ایک کافر قریشی سے فدیہ لیتے تہے اور اسکو رہائی دیتے تہے رسولخدا صلعم نے عباس
و عقیل اور نوفل بن الحرث بن عبدالمطلب کو بہی طلب کیا اور حضرت عباس سے کہا کہ تم بہی اپنا فدیہ دو عباس نے کہا کہ اے محمد میں تو مسلمان
ہوگیا تہا یہ قریش زبردستی کرکے مجہکو ہمراہ اپنے لائے ہیں جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ جیسے تم مسلمان ہو خدا انکو خوب جانتا ہے لیکن بدون ادا
کرنے فدیہ کے نجات تم کو نہوگی اپنا فدیہ دو اور اپنے دو بہتیجوں عقیل اور نوفل کا فدیہ دو عباس نے کہا کہ چالیس اوقیہ طلا میرا جو مسلمانوں نے
لوٹ لیا ہے اسمیں میرا فدیہ سمجہ لے رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ وہ تو مال غنیمت ہے کہ خدا نے ہمکو دلوایا ہے وہ فدیہ میں محسوب نہیں ہوسکتا فدیہ کیونکر
اور کہیں سے لاؤ عباس نے کہا کہ اے محمد تو چاہتا ہے کہ چچا تیرا فقیروں کی طرح در در گدائی کرے اور ہر ایک کے روبرو ہاتہ پہیلا کے بہیک مانگے اور فدیہ
مسلمانوں سے بہم پہونچا کر ادا کرے میں اسقدر مال کہاں سے لاؤں رسولخدا نے فرمایا کہ وہ مال کہاں ہے کہ جسوقت کہ تم روانہ ہوئے تہے تو اپنی زوجہ
ام الفضل کے سپرد تمنے کیا تہا اور زوجہ سے اپنی اسوقت یہ کہا تہا کہ اگر مجہپر کوئی حادثہ پڑے اور مرجاؤں تو تمہیں سے اسقدر مال تو میرے فرزندوں
عبداللہ اور عبیداللہ اور قثم کو دینا اور اسقدر تم لینا عباس نے یہ سنکر کہا کہ میں نے تو شب کو یہ مال پوشیدہ اسکو دیا تہا اور پوشیدہ اس سے
کہا تہا کسی کو اس امر کی خبر نہ تہی تجہکو کسنے خبر دی ہے حضرت نے فرمایا کہ مجہکو خدا نے خبر دی ہے اسوقت عباس نے حضرت کو سچا پیغمبر جانکر
کلمہ شہادت پڑہا اور اسلام کو قبول کیا اور قریب اس مضمون کے حضرت صادق علیہ السلام سے کافی میں روایت ہے اور بعضی روایتیں

آیا ہے کہ عباس فدیہ نہ دینے کیواسطے ظاہر مین مسلمان ہوگئے تہے اور اپنی زوجہ ام الفضل کے لانیکو اسطے کہ کے جانیکی حضرت سے اجازت لی اور وہین تو یہہ
ٹہرایا کہ مکہ مین پہنچکر پہر کافر ہو جاؤنگا اور مدینہ مین نہ آونگا جبرئیل نے رسولخدا صلعم سے یہہ حال اُنکی نیت کا بیان کیا رسولخدا نے عباس کو بلا کر
کہا کہ تمنے اپنے دل مین یہہ ٹہرایا ہے کہ پہر کافر ہوجاؤنگا اب فدیہ دو یا قید مین رہو جبتک کہ تہ دل سے ایمان نہ لاؤ اُسوقت عباس نے یقین کیا
کہ یہہ دو تو خبرین سوائے خدا کے اور کسی کے کان تک نہین پہنچی ہین اور کسی کو معلوم نہین ان خبرونکو بیشک پیغمبر سے خدا نے ظاہر کردیا ہے اور
یہہ سچا پیغمبر ہے اور دین اسکا سچا ہے تب حضرت عباس ایمان لائے اور کہتے ہین کہ جسوقت فدیہ لینے کے مشورہ پر عتاب ہوا تو اصحاب بہت
ہراسان ہوئے اور جب فدیہ اسیرون سے وصول ہوا تو اصحاب نے فدیہ لینے سے پرہیز کیا اُسوقت خدا تعالی نے آیت نازل کی اور فرمایا کہ فدیہ
کو لیلو کہ وہ تمپر حلال ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ **فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ** پس کہاؤ تم اُس چیز مین سے کہ غنیمت مین لیا ہے تمنے فدیہ کو اسواسطے کہ وہ بہی
مال غنیمت ہی مین داخل ہے پس کہاؤ تم اسکو **حَلَالًا طَيِّبًا** حلال پاکیزہ اور یہہ حال واقع ہوا ہے **وَاتَّقُوا اللَّهَ** اور ڈرو تم خدا
سے کہ خدا کے احکام کی مخالفت نکرو **إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ** تحقیق خدا بخشنے والا ہے اُس گناہ کو کہ وقت شرک کے واقع ہوا ہے **رَحِيمٌ** مہربان
ہے کہ مباح کیا تمپر جو کچہہ کہ تمنے کفار سے لیا ہے غنیمت اور فدیہ اور کہتے ہین کہ جب عباس ایمان لائے تو یہہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اے پیغمبر بلند مرتبہ **قُلْ لِمَنْ فِي أَيْدِيكُمْ** کہہ تو واسطے اُن لوگونکے کہ بیچ ہاتہون تمہارے کے ہین **مِنَ**
الْأَسْرَىٰ قیدیون مین سے **إِنْ يَعْلَمِ اللَّهُ** اگر جانیگا خدا اور دیکہے گا **فِي قُلُوبِكُمْ** بیچ دلون تمہارے کے نیکی ایمان کو تو
خَيْرًا يُؤْتِكُمْ خَيْرًا مِمَّا أُخِذَ مِنْكُمْ دیگا تمکو بہتر اُس چیز سے کہ لیا گیا ہے تمسے بطور فدیہ کے **وَيَغْفِرْ لَكُمْ** اور بخشش کریگا واسطے تمہارے
وَاللَّهُ غَفُورٌ اور خدا بخشنے والا ہے گناہونکو جو کہ زمانہ شرک مین واقع ہوئے ہین **رَحِيمٌ** مہربان ہے کہ ایمان لانیوالونکے گناہونکو بخشتا ہے
اور حضرت سجاد علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسولخدا صلعم کے پاس کہین سے مال آیا حضرت نے عباس سے فرمایا کہ چادر اپنی بچہا اور اس مال مین سے
لے عباس نے چادر بچہا کر اُسمین سے خوب مال لیا جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ یہہ وہ ہے جو کہ خدا نے فرمایا ہے کہ اگر تمہارے دلونمین نیکی ایمان کی
دیکہے گا تو تمکو بہتر اُس سے دیگا جو کہ تمسے لیا گیا ہے اور کہتے ہین کہ عباس نے کہا کہ خدا تعالی نے مجہسے دو وعدے کئے تہے ایک تو یہہ کہ جو کچہہ
مجہسے لیا ہے اُس سے بہتر مجہکو دیویگا اور دوسرے بخشنا گناہون کا پہلا وعدہ تو خدا تعالی نے وفا کیا کہ بیس غلام میرے پاس ہین ہر ایک غلام میرے واسطے
بیس ہزار درہم کی تجارت کرتا ہے اور زمزم کی سقایت بہی مجہکو دی ہے کہ اُسکو نہایت دوست رکہتا ہون اور وعدہ دوسرا کہ مغفرت ہے امیدوار رہتا
ہون کہ اُسکو بہی خدا وفا کریگا اور بخشے گا خدا تعالی کریم ہے اور کریم وعدے کے خلاف نہین کرتا ہے اور اب خدا تعالی اُن اسیرونکے مقدمہ مین
فرماتا ہے کہ جنسے فدیہ لیا تہا **وَإِنْ يُرِيدُوا خِيَانَتَكَ** اور اگر ارادہ کرین وہ قیدی خیانت تیری کا اے محمد کہ عہد کو توڑ ڈالین اور
تیرے دشمنونکی مدد کرین تو **فَقَدْ خَانُوا اللَّهَ مِنْ قَبْلُ** پس تحقیق خیانت کی ہے اُنہون نے خدا کی پہلے اسکے کفر کرکے اور عہد کو توڑ کے
یا کفار کے ہمراہ بدر مین پہنچکر تمہارے ساتہہ لڑائی کرکے **فَأَمْكَنَ مِنْهُمْ** پس قادر کیا اُسنے تجہکو اے محمد یعنی تجہکو اُنپر ہمیشہ قوت اور قدرت
دی کہ بروز بدر تیرے ہاتہ مین وہ گرفتار ہوئے اور اُمکن اصل مین امکنک ہے ضمیر خطاب کی کہ مفعول فعل کا ہے محذوف ہوگیا ہے **وَاللَّهُ عَلِيمٌ**
اور خدا جاننے والا ہے نیتونکے حال کا **حَكِيمٌ** حکمت والا کہ موافق مصلحت کے کرتا ہے جو کرتا ہے اور اب خدا تعالی حکم کرتا ہے مومنین کو آپس مین
دوستی کرینگا اور کفار سے قطع کرینگا اور آپسمین باعتبار ایمان کے وارث ہونگے نہ باعتبار قرابت کے چنانچہ فرماتا ہے کہ **إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا**
تحقیق کہ جو لوگ ایمان لائے ہین اور ہجرت کی ہے اُنہون نے دوستی مین خدا اور رسول کے کہ اپنے وطن اصلی کو چہوڑ دیا اور مکے سے مدینہ کو چلے گئے
وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ اور جہاد کیا ہے اُنہون نے ساتہہ مالون اپنے کے کہ مجاہدین محتاجین کی نفقہ مین دیا ہے **وَأَنْفُسِهِمْ** اور جہاد
کیا ہے اُنہون نے ساتہہ جانون اپنی کہ کفار سے ہتیار کرکے اپنی جانون کو اُنہون نے تکلیف دی ہے **فِي سَبِيلِ اللَّهِ** بیچ راہ خدا کے یہہ تو

ذکر مہاجرین کا ہے اور بعد اسکے خدا تعالیٰ انصار کا ذکر کرتا ہے کہ والذین آووا اور وہ لوگ کہ جگہ دی ہے انہون نے مہاجرین کو اپنے شہر
مین جسوقت وہ بیوطن ہو کر انکے شہر مین آتے تھے ونصروا اور نصرت کی انہون نے رسولخدا کی اولئک یہ لوگ کہ جنکا ذکر ہوا
ہی بعضہم اولیاء بعض بعض انکے دوست ہین بعضے کے یہ آیت مہاجرین اور انصار کی تعریف مین ہے اور بیشک یہ لوگ ایسے
ہی تھے بلکہ بعضے انمین سے اولیاء کامل تھے لیکن چند آدمی انمین سے کہ جو بعد رسولخدا کے اپنے عہد پر قائم نرہے اور حقوق اہلبیت کے انہون نے غصب
کئے انکو ہم اچھا نہین جانتے اور جو بعضی روایتون مین آیا ہے کہ سوائے چار یا پانچ آدمیون کے کوئی انمین اچھا نتھا یہ روایت احادین سے ہے اسکا کچھ
اعتبار نہین ہے بلکہ اکثر انمین سے خوب تھے اور انکی خوبی مین کچھ شبہہ نہین ہے اور اکثر روایتین بھی انکی خوبی پر دلالت کرتی ہین اور کہتے ہین کہ
جسوقت رسولخدا صلعم مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ مین تشریف لائے تو درمیان مہاجرین کے آپسمین انکی مواخات کی یعنی ایک کو دوسرے کا بھائی
کیا اور ایسے ہی درمیان انصار کے کہ انکے باہم مواخات کی اور ایسے ہی درمیان مہاجرین اور انصار کے پس جو کوئی انمین سے مرجاتا تھا تو اسکا
برادر دینی وارث ہوتا تھا اور اسکا مال لیتا تھا اور اسکے قریبون کو کچھ نہ پہنچتا تھا بعد جنگ بدر کے خدا تعالیٰ نے آیہ واولوا الارحام بعضہم
اولی ببعض کو نازل کیا تو وہ منسوخ ہو گیا اور قرابت کی جہت سے حصہ پانے لگے اور بعضے کہتے ہین کہ ہجرت اور نصرت کی جہت سے ہر ایک وارث
دوسرے کا ہوتا تھا اور جسنے نہ ہجرت کی اور نہ نصرت کی تھی وہ وارث نہین ہوتا تھا اور نہ رشتہ دار وارث ہوتا تھا اور جبکہ خدا تعالیٰ نے
آیہ واولوا الارحام کو نازل کیا تو وہ حکم منسوخ ہو گیا اور فرماتا ہے کہ والذین آمنوا ولم یہاجروا اور جو لوگ کہ ایمان لائے ہین اور نہین
ہجرت کی ہے انہون نے کہ راہ خدا مین اپنے وطن کو انہون نے نہین چھوڑا ہے تو ما لکم من ولایتہم نہین ہے واسطے
تمہارے دوستی انکی سے میراث مین من شیء کوئی چیز حتی یہاجروا یہانتک کہ ہجرت کرین وہ اور اپنے وطن کو چھوڑ کر
طرف دار الایمان کے روانہ ہوون اور حمزہ نے ولایت کو بکسر واو پڑھا ہے وان استنصروکم اور اگر نصرت طلب کرین تمسے وہ مومن
کہ جنہون نے ہجرت نہین کی ہے اور مدد چاہین تمسے فی الدین بیچ دین کے کہ ان کفار سے لڑائی ہوتی ہو تو فعلیکم النصر
پس اوپر تمہارے نصرت کرنی ہے یعنی واجب ہے تمپر اسے مومنین ایسی صورت مین مدد کرنی انکی الا علی قوم مگر اوپر اس قوم
کہ بینکم وبینہم میثاق درمیان تمہارے اور درمیان انکے عہد ہے کہ اگر وہ ایمان لانیوالے جنہون نے ہجرت نہین کی ہے ان قوم
وہ لڑتے ہون کہ جس سے تمنے عہد کیا ہے تو اسصورت مین انکی مدد نکرو اور ان کافرون سے لڑکر عہد کو مت توڑو واللہ بما تعملون بصیر اور
خدا ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم بینا ہے اور دیکھنے والا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ والذین کفروا اور وہ شخص کہ کافر ہوئے ہین بعضہم او
لیاء بعض بعض انکے دوست ہین بعض کے یا مددگار ہین یا میراث مین الا تفعلوہ اگر نہ کرو تم اسکو کہ ہمنے فرمایا ہے آپسمین دوستی کرنے کو
اور کفار سے قطع کرنیکو تو تکن فتنۃ فی الارض ہو جائے فتنہ بیچ زمین وفساد کبیر اور فساد بڑا دین مین یعنی تم آپسمین
دوستی کرکے متفق نہوا اور ایک مومن دوسرے مومن کی مدد نکرے تو کفار خروج کرین اور بڑا فتنہ اور فساد برپا ہووے پھر خدا تعالیٰ مومنین مہاجرین
اور ناصرین کی جزا کی خبر دیتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ والذین آمنوا وہاجروا اور جو لوگ کہ ایمان لائے اور ہجرت کی انہون نے کہ خدا کی
پیغمبر کی دوستی مین انہون نے اپنے وطن کو چھوڑا وجاہدوا فی سبیل اللہ اور جہاد کیا انہون نے بیچ راہ خدا کے اور فرمانبرداری کی
آپکی کہ تا دم واپسین ایمان پر اپنے درست رہے اور نبوت مین رسولخدا کی کبھی شک نہین کیا اور جہاد مین کفار کو قتل کرتے تھے اور یا آپ انکے ہاتھون سے
قتل ہوتے تھے اور خالص واسطے خوشنودی خدا کے ہجرت کرتے تھے اور مراد اس سے مہاجرین ہین والذین آووا ونصروا اور وہ لوگ
کہ جگہ دی ہے انہون نے مہاجرین کو اور مدد کی ہے انہون نے پیغمبر کے جہاد کفار مین اور مراد اس سے وہ انصار ہین جو کہ وقت مرگ اپنے ایمان
پر قایم رہے اولئک یہ وہی لوگ ہین ہم المؤمنون حقا ایمان لانیوالے حق اور راستی کے ساتھ لہم مغفرۃ ورزق کریم

واسطے اُنکے بخشش ہے اور روزی بزرگ کہ بے رنج اور مشقت ہے اور حقا مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا وَالَّذِينَ آمَنُوا اور وہ لوگ کہ ایمان
لائے مِن بَعْدُ بعد اسکے یعنی بعد صلح حدیبیہ کے وَهَاجَرُوا اور ہجرت کی ہے انہوں نے وَجَاهَدُوا مَعَكُمْ اور جہاد کیا ہے انہوں
نے ہمراہ تمہارے ہوکر کفار سے فَأُولَٰئِكَ مِنكُمْ پس یہ لوگ تم میں سے ہیں کہ مہاجرین اور انصار ہو تم اور حکم اُنکا وہ ہے کہ جو حکم تمہارا ہے
دوستی اور نصرت میں اگرچہ ایمان اور ہجرت اُنکی تمہارے ایمان اور ہجرت سے تھوڑے ہے وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ اور
صاحبان خویشی بعض اُنکا سزاوار زیادہ ہے ساتھ بعض کے میراث اپنی میں اُن لوگوں سے کہ آپس میں مواخات ہے مہاجرین اور انصار میں سے
فِي كِتَابِ اللَّهِ بیچ حکم خدا کے یا لوح محفوظ میں یا قرآن میں یہ آیت ناسخ ہے اُس آیت کی کہ جو بسبب برادر دینی ہونے اور یا بسبب ہجرت
اور نصرت کے بعض آیت کے حکم سے میراث لیتے تھے اور اس آیت سے دلالت کی اس امر پر کہ قریب کے ہوتے بعید کو میراث میں سے کچھ دینا نہ چاہیے
پس بعید پہنچانے فریضہ کے جو کچھ باقی ہو وہ بھی اُس سے زیادہ قریب ہی کو پہنچانا چاہیے موافق حکم اس آیت کے اور اس آیت کے حکم سے عصبہ کو دینا
باطل ہوگیا اور جو لوگ کہ اس آیت کے حکم سے عصبہ کو مستثنیٰ کرتے ہیں قول اُنکا خلاف ظاہر کے ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ
جس وقت امیر المومنین علیہ السلام کا کوئی غلام مرجاتا تھا اور وہ اپنے کسی رشتہ دار کو چھوڑتا تھا تو حضرت علی اُسکے مال میں سے کچھ نہیں لیتے تھے بلکہ اُسکے
قریبوں کو دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ تحقیق کہ خدا ساتھ ہر چیز کے میراث دینے میں
قرابت کی جہت سے یا ہجرت اور نصرت اور مواخات کی جہت سے عَلِيمٌ عالم اور دانا ہے جو کچھ مقرر کرتا ہے پہلے سے اُسکی مصلحت کو خوب جانتا ہے

سُورَةُ التَّوْبَةِ یہ سورت مدنی ہے کہ مدینہ میں نازل ہوئی ہے اور اسمیں ایک سو انتیس آیتیں ہیں اور بسم اللہ اس سورہ پر نہیں ہے
اسواسطے کہ بسم اللہ واسطے امان اور رحمت کے ہوتی ہے اور یہ سورہ واسطے دفع امان کے ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ سورہ انفال اور
سورہ توبہ دونوں ایک صورت ہے اسواسطے بسم اللہ اس سورہ توبہ پر نہیں آئی اور بعض علمائے اہلسنت بھی یہی کہتے ہیں اور ثواب بھی ان دونوں
سورتوں کے پڑھنے کا ایک ہی ہے چنانچہ سورہ انفال کے اول میں گذر گیا ہے اور اس سورہ کو براءت کہتے ہیں کہ یعنی بیزاری ہے کفر اور نفاق سے اور توبہ بھی
کہتے ہیں اسلئے کہ اسمیں ذکر توبہ کا کئی جگہ ہے اور فاضحہ بھی کہتے ہیں اسلئے کہ یہ سورت فضیحت کرنیوالی منافقین کی ہے اور بحثیہ بھی کہتے ہیں کہ رسوا کرنی منافقین کی اور مقشقشہ بھی
کہتے ہیں کہ پاک کرنیوالی نفاق سے ہے اور سورۃ العذاب بھی کہتے ہیں کہ اسمیں بحث عذاب کفار کی ہے اور مبعثرہ بھی کہتے ہیں کہ یہ ویران کرنیوالی اور
زیر و زبر کرنیوالی کفار اور منافقین کی ہے اور مشردہ بھی کہتے ہیں کہ نکالنے اور بھگانیوالی اُنکی ہے اور مثیرہ بھی کہتے ہیں کہ برانگیختہ کرنیوالی اُنکے حال
کی ہے اور حافرہ بھی کہتے ہیں کہ ڈھونڈنے اور پست کرنیوالی اُنکی ہے اور منکلہ بھی کہتے ہیں کہ عقوبت کرنیوالی اُنکی ہے اور مدمدمہ بھی کہتے ہیں کہ ہلاک کرنیوالی
اُنکی ہے اور منفرہ بھی کہتے ہیں کہ بھگانیوالی اُنکی ہے اور حزنہ بھی کہتے ہیں کہ اُنکے حال کی بحث کرنیوالی ہے اور اس سورہ کے اول میں لوگ بسم اللہ
کی عوض اعوذ باللہ من النار ومن شر الکفار ومن غضب الجبار والعزۃ للہ پڑھتے ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ سورہ
براءت کے اول کی آیتیں بعد مراجعت فرمانے رسولخدا صلعم کے جنگ تبوک سے نازل ہوئی ہیں سنہ نو ہجری میں اور جس وقت رسولخدا صلعم
نے مکہ کو فتح کیا تھا تو مشرکین کو اُس سال میں حج کرنے سے منع نہیں کیا تھا اور عادت عرب کی یہ تھی کہ جن کپڑوں میں وہ طواف کرتے تھے اُسکو اپنے پاس
نہیں رکھتے تھے بلکہ تصدق کر دیتے تھے اور جو کوئی مکہ میں آتا تھا وہ کسی سے کپڑا طلب کرکے اُسمیں طواف کرتا تھا اور پھر اُسکو واپس کر دیتا تھا اور
اگر مستعار کپڑا نہ آتا تھا تو کرایہ کو لیتا تھا اور اگر کرایہ کو بھی ہاتھ نہ آتا تھا اور اُسکے پاس ایک ہی کپڑا ہوتا تھا تو وہ برہنہ ہوکر طواف کرتا تھا اسیطرح ایک
عورت عرب کی خوبصورت مکہ میں طواف کیواسطے آئی اور اُسکے پاس ایک کپڑا تھا دوسرا کپڑا جو اُسنے تلاش کیا تو اُسکے ہاتھ نہ آیا نہ مستعار نہ کرایہ
کو لوگوں نے اُس سے کہا کہ تو اپنے اس کپڑے میں طواف کریگی تو البتہ اُسکو تصدق کریگی اُسنے کہا کہ کیونکر کروں تصدق میرے پاس تو یہی ایک کپڑا
ہے پس برہنہ ہوکر اُسنے طواف کیا اور ستر پر ایک ہاتھ اپنا آگے رکھا اور دوسرا پیچھے رکھا لوگوں نے اُسکو خوب دیکھا جب طواف سے فارغ ہوئی تو ایک

جماعت نے اسکی خواستگاری کی اُسنے کہا کہ مین شوہر دار ہون اور جناب رسولخدا صلعم کی عادت تہی کہ سورہ برات کے نازل ہونے سے پہلے کسی سے
جنگ نہین کرتے تہے مگر اُس شخص سے کہ جو حضرت سے خود لڑے اور ارادہ لڑنیکا کرے اور خدا تعالی نے بہی حکم کیا تہا کہ جو کوئی تمسے صلح کرے تو اُس سے
تم مت لڑو یہانتک کہ یہ سورہ نازل ہوا اور حکم ہوا کہ مشرکین کو قتل کرو مگر اُن لوگونکو کہ بروز فتح مکہ اُنسے عہد ہوا تہا اُنسے مت لڑو کہ چار مہینے کی
اُنکو مہلت ہو اگر اس عرصہ مین وہ فکر اور تامل کرکے ایمان لاوین تو واسطے اُنکے بہتر ہے ورنہ وہ بہی قتل کئے جاوینگے اور وہ چار مہینے عید قربان کی دسوین
سے ربیع الثانی کی دسوین تک تہی اور حکم تہا کہ ان چار مہینونمین جہان چاہو رہو اور شیعہ و سنی کے دونوکے یہان روایت ہے کہ رسولخدا صلعم
نے چالیس آیتین اول سے اس سورہ کی ابوبکر کو دیکر مع چالیس آدمیونکے مکہ کو روانہ کیا تاکہ زمانہ حج مین مشرکین کے درمیان اُن آیتونکو لیجاکر پڑہے
ابوبکر اُن آیتون کو لیکر وہانسے روانہ ہوئے بعد اُسکے جبرئیل نازل ہوئے اور رسولخدا صلعم سے عرض کی کہ خدا تعالی بعد سلام کے حکم کرتا ہے کہ سورہ برات
کو کوئی نہین پہنچا سکتا مگر تو یا جو کوئی تجہسے ہووے رسولخدا صلعم نے علی بن ابیطالب کو بلاکر اور ناقہ عضبا پر سوار کرکے مکہ کو روانہ کیا اور فرمایا کہ ابوبکر سے
آیتونکو سورہ برات کی لیکر تو مشرکین کے روبرو پڑہ علی مرتضی روانہ ہوئے اور آیتون کو سورہ برات کی ابوبکر سے لیکر جحفہ عقبی کے نزدیک کہڑے ہوئے
فرمایا کہ اے آدمیو مین رسول ہون رسولخدا کا تمہاری طرف اور سورہ برات کی آیتین پڑہین چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ **بَرَاءَةٌ مِّنَ اللَّهِ**
وَرَسُولِهِ بیزاری ہے خدا کی اور پیغمبر کیطرف سے **إِلَى الَّذِينَ عَاهَدتُّم** طرف اُن لوگونکے کہ عہد کیا ہے تمنے اے مسلمانو تمنے **مِّنَ**
الْمُشْرِكِينَ مشرکون مین سے اور براءۃ خبر ہے مبتدائے محذوف کی یعنی ہذہ الایات براءۃ من اللہ و رسولہ اور حاصل اسکا یہ ہے کہ خدا اور رسول بیزار
ہین اُس عہد سے کہ تمنے مشرکین سے کیا ہے اسواسطے کہ اُنہون نے عہد کو توڑ ڈالا ہے اور جن لوگون نے عہد کو نہین توڑا تہا اُنکو خدا نے فرمایا ہے
کہ اُنسے تم بہی عہد کو نہ توڑو اور جن لوگون نے عہد کو توڑ ڈالا ہے اُنسے عہد نہین ہے اور چاہیئے کہ اُنکو مہلت ہو چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ کہو تم اُن سے کہ
فَسِيحُوا پس سیر کرو تم اے مشرکین **فِي الْأَرْضِ** بیچ زمین کے آرام سے اور جاؤ تم بیخوف ہوکر مسلمانون سے **أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ**
چار مہینے دسوین ذیحجہ سے ربیع الثانی کی دسوین تک اور حضرت علی نے کفار کو فرمایا کہ کوئی مرد اور عورت ننگا ہوکر طواف نکرے اور نہ کوئی مشرک
طواف کرے مگر جس کسی سے کہ عہد لیا ہے پس مدت اسکی بہی چار مہینے ہین اور کہتے ہین کہ جسوقت علی نے سورہ برات کی آیات کو پڑہا تو مشرکین نے
کہا کہ اے علی ہم بہی تیرے اور تیرے چچا کے بیٹے کے عہد سے بیزار ہین اور عہد ہمارا تیغ اور نیزہ ہے اور جسوقت امیر المومنین ادائے رسالت سے فارغ
ہوئے تو حج کو ادا کرکے مدینہ مین تشریف لائے اور اب علی اور ابوبکر کے مرتبہ کو ملاحظہ کرنا چاہیئے کہ خدا کے نزدیک ابوبکر چالیس آیتونکے ادا کرنیکی
لیاقت نہ رکہتے تہے تو تمام قرآن کی لیاقت کیونکر رکہین گے اور کسطرح خلیفہ حق ہوجاوینگے عاقل کیواسطے اسیقدر کفایت کرتا ہے واسطے لیاقت اور
عدم لیاقت علی اور ابوبکر کی اور رسولخدا جو بعلم نبوت جانتے تہے کہ بعد میرے علی کو خلافت سے کہ حق اُنکا ہے محروم رکہینگے اور ابوبکر کو اُسکی جگہ قائم
کرینگے اسواسطے حضرت نے واسطے اتمام حجت کے ایسا کیا کہ پہلے ابوبکر کو آیتین دیکر روانہ کیا اور اُسکے بعد علی کو بہیجا اور ابوبکر سے آیتین لیکر ادائے رسالت
کرے اور یہ سب بحکم خدا تہا کہ لوگون کو معلوم ہو کہ ابوبکر قابل اس منصب کے نہین ہو کہ بعد میرے لوگ اس امر کو یاد کرین اور ابوبکر کو قابل خلافت
کے نسمجہین لیکن لوگون نے کل ارشاد رسولخدا صلعم کو پس پشت ڈالدیا اور حضرت کے فرمانے پر عمل نکیا اور سستی اور واہی تاویلین کرکے اس
گناہ کو اپنے سے مدفوع جانا اور بعضی روایت جو کہ معاویہ کے زمانہ مین موضوع ہوئی ہین اہل سنت کی کتابون مین اسطرح کی ہے مرقوم ہین
کہ ابوبکر کو رسولخدا صلعم نے امیر حاج کیا تہا اور علی کو سورہ برات دیکر بہیجا تہا اور ابوبکر کو اس سورہ کی آیتین نہین دی تہین وہ معزول کیونکر ہوا
ہم کہتے ہین کہ پہلے ابوبکر کو سورہ برات کا دینا اور بعد اُسکے علی کو رسولخدا کا حکم کرنا کہ ابوبکر سے لیکر تو ان آیتون کو پڑہکر سنا اہل سنت کی بہت
کتابون مین لکہا ہے مثل تفسیر معالم التنزیل اور تفسیر در منثور اور تفسیر کواشی اور ترمذی اور نسائی اور مسند حنبل اور کتب دار قطنی اور بیہقی وغیرہ
مین اور اگر ابوبکر امیر حاج تہے تو اس امر سے بہی معزول ہوئے چنانچہ تفسیر معالم التنزیل اور تفسیر در منثور اور کنز العمال اور جمع الجوامع وغیرہ

مین مذکور ہے کہ ابوبکر اُلٹے پہر کر چلے آئے اور کہا کہ یا رسول خدا کیا میرے مقدمہ مین کچہ نازل ہوا ہے حضرت نے فرمایا کہ نہین تمہین خبر ہے لیکن جبرئیل نے مجہسے کہا کہ یا تو اسکو تو پہنچا یا وہ شخص پہنچاوے کہ وہ تجہسے ہو اب معلوم نہین کہ ابوبکر کو کس فضیلت سے خلیفہ کیا اور اگر اہل سنت کی کتابون کو ملاحظہ کرو تو دیکہو کہ جو فضائل کہ علی کے لکہے ہین وہ کسی صحابے کے نہین ہین چنانچہ صاحب مسند حنبل اقرار کرتے ہین اور ابوبکر کے فضائل نہایت قلیل ہین لیکن وہ بہی موضوع چنانچہ صاحب سفر السعادت کہتا ہے کہ جو کچہ ابوبکر کی ثنا مین ہے وہ سب موضوع ہے اور بڑی دلیل ابوبکر اور عمر کی فضیلت کی اہل سنت کے نزدیک یہہ ہے کہ ابوبکر اور عمر کے زمانہ مین اسلام بہت جاری ہوا اور اُنہون نے بہت شہر فتح کرکے لوگونکو مسلمان کیا ہے اور علی نے تو ایک شہر بہی فتح نہین کیا بلکہ خلافت مین ہمیشہ مسلمانون سے ہی لڑتا رہا ہم کہتے ہین کہ اگر یہی امر موجب فضیلت کا ہے تو علی بدرجہا افضل ہے سب صحابہ سے جسنے اسلام کی جڑ قائم اور استوار کردی رسولخدا صلعم کے زمانہ مین کفار پر جہاد کرکے جسوقت کہ ابوبکر اور عمر وغیرہ سب بہاگ جاتے تہے جہاد مین سے گر نبودی وست حیدر ذو الفقار * کے شدی اللہ اکبر آشکار * اور جبکہ علی نے اسلام کو مضبوط کردیا اور اُسکی تلوار سے لاکہون آدمی اسلام مین داخل ہوچکے تو بعد اُسکے جو کوئی چاہے اُن مسلمانون کا رئیس بنکر حکمرانی کرے اور شیخین نے جو اپنے زمانہ مین اسلام کو جاری کیا ہے یہ سعی اُنکے واسطے ترقی ریاست اپنے کے تہی کہ گہر مین بیٹہکر مسلمانون کو حکم جہاد کا دیتے تہے اور خود اُنکے ہمراہ نہین جاتے تہے اور مسلمان سو غنیمت اور ترقی اسلام سمجہکر شہرونکو فتح کرتے تہے اور اُنکی ریاست مفت بڑہتی تہی اور رونق پکڑتی تہی اور یہی اُن کا لوگون کا خاطر ابتدا سے تہا اور اگر مسلمانون کو جہاد کیواسطے نہ بہیجتے تو مسلمان اُنکو خلیفہ رسول کا ہے کو جانتے بلکہ اُسوقت معزول کردیتے اور کہتے کہ یہہ کیسا خلیفہ رسول کا ہے کہ مثل رسول کے حکم جہاد کا نہین دیتا ہے لیکن خود کہین لڑنے کو نہین گئے اور علی کے زمانہ مین جو شہر مفتوح نہوئے سبب موجب عداوت اہل اسلام کا ہے علی سے کہ علی کو کبہی آرام سے بیٹہنے نہ پایا کبہی عائشہ اور طلحہ اور زبیر علی سے لڑے اور کبہی خوارج لڑے اور معاویہ ہمیشہ علی سے جنگ کرتا رہا پہلے دشمن خانگی کو دفع کرلیتے تو بعد اُسکے کفار پر جہاد کرتے لیکن دشمنان خانگی نے تو تا دم واپسین چین سے نہین بیٹہنے دیا اور اگر فضیلت منحصر اسی پر ہے کہ شہرون اور قلعونکو فتح کرے تو معاویہ اور یزید اور عبد الملک وغیرہ اہل اسلام نے بہت شہر اور قلعے فتح کیے ہین چاہیے کہ یہی افضل ہون علی سے اور کبہی فضیلت مین ابوبکر کے بیان کرتے ہین کہ رسولخدا نے اُسکو نماز پڑہانیکا حکم دیا تہا لیکن اُنکی ہی کتابون مین لکہا ہے کہ جسوقت حضرت کو خبر ہوئی کہ ابوبکر نماز پڑہانیکو کہڑا ہوا ہے تو حضرت اُسی حالت بیماری مین تشریف لیگئے اور سب کو بیٹہکر نماز پڑہائی ابوبکر کو پیچہے اپنے کرکے اس سے معلوم ہوا کہ رسولخدا نے ابوبکر کو نماز پڑہانیکا حکم نہین دیا تہا بلکہ عائشہ نے کہدیا کہ میرا باپ نماز پڑہاوے چنانچہ روایتون مین آیا ہے اور یہہ امامت نماز کوئی فضیلت ہے واسطے خلافت کے کہ جسکو اہل سنت کے نزدیک ہر لوطی اور کوئی اور زانی کے پیچہے پڑہ سکتے ہین اور اگر نماز پڑہانا فضیلت رکہتا تو رسولخدا کہ جو افضل الناس ہین وہ ابوبکر اور عبد الرحمن کے پیچہے کاہیکو نماز پڑہتے چنانچہ اہل سنت یہہ بہی کہتے ہین کہ ان دونونکے پیچہے رسولخدا نے نماز پڑہی ہے نعوذ باللہ من ہذا الافتراء اور اب خدا تعالی عہد کے توڑنیوالونکی طرف خطاب کرکے فرماتا ہے **وَاعْلَمُوْٓا** اور جانو تم اے عہد کے توڑنیوالو **اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ** تحقیق تم نہین عاجز کرنیوالے خدا کے ہو عذاب دفع کرنے مین اپنے سے ہرچند کہ تمکو مہلت دی ہے **وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِي الْكٰفِرِيْنَ** اور جانو تم کہ تحقیق خدا رسوا کرنیوالا کافرونکا ہے دنیا مین تو قتل اور اسیر کرکے اور آخرت مین آتش دوزخ سے جلاکر اور اب خدا تعالی مشرکین کو اعلام کرتا ہے اپنی بیزاری کا اُنسے کہ اُنکو عذر باقی نہ رہے اور فرماتا ہے کہ **وَاَذَانٌ** اور یہہ اعلام اور خبر کرنی ہے **مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ** خدا کیطرف سے اور پیغمبر اُسکے کیطرف سے **اِلَى النَّاسِ** طرف آدمیون کے کہ وہ کفار ہین **يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ** روز حج بڑے کے کہ وہ دسوین تاریخ ذیحجہ کی ہے روز عید قربان کا اور روز حج اکبر اسکو اسواسطے فرمایا ہے کہ اکثر افعال حج کے اسروز واقع ہوتے ہین اور بعضی روایتون مین جو اس حج کو اکبر بولنے کی اسطرح سے مرقوم ہے کہ اُس سال مین مسلمانون اور مشرکون نے دونون نے حج کیا تہا اور بعد اُسکے کسی مشرک نے حج نہین کیا اور بعضی روایات صادقی مین یہہ ہے کہ روز حج اکبر یوم النحر یعنی

روز عید قربان ہی اور حج اصغر سے مراد عمرہ ہے اور ایک شخص یحیی بن الجزار روایت کرتا ہے کہ مین نے علی علیہ السلام کو بروز عید قربان ایک اونٹ پر
سوار دیکھا کہ مصلی کے یعنی عیدگاہ کیطرف کو جاتے تھے ایک شخص نے انکی اونٹ کی مہار کو پکڑ کر پوچھا کہ روز حج اکبر کونسا روز ہے فرمایا کہ جسمین ہے
اندر تو ہی اور اذان کا عطف براءت پر ہے اور مضمون اعلام کا یہ ہے اَنَّ اللّٰہَ بَرِیْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ تحقیق خدا بیزار ہے مشرکون سے اور
عہدون انکے سے وَرَسُوْلُہٗ اور پیغمبر اسکا بھی بیزار ہے اور پہلی آیت مین تو خبر تھی ثبوت براءت مین اور اس آیت مین اعلام ہی براءت
تکرار لازم نہ آئے اور یعقوب نے رسولہ کو منصوب پڑھا ہے اللہ پر عطف کرکے اور باقیون نے مرفوع پڑھا ہے بری کی ضمیر پر عطف کرکے اور ان کی
اور اسکے اسم کے محل پر عطف ہے اور ان اللہ بری با کی تقدیر مین ہی یعنی بان اللہ بری اور فرماتا ہی خدا کہ فَاِنْ تُبْتُمْ پس اگر توبہ کرو
تم کفر اور عہد شکنی سے فَھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ پس وہ بہتر ہے واسطے تمہارے اے کافرو وَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ اور اگر پھر جاؤ تم توبہ سے اور کفر کو ترک نکرو تم تو
فَاعْلَمُوْٓا اَنَّکُمْ غَیْرُ مُعْجِزِی اللّٰہِ پس جانو تم کہ تحقیق تم نہین عاجز کرنیوالے خدا کے ہو کہ اسکے ملک سے بھاگ جاؤ یا اسکا مقابلہ
کرسکو اور اس سے جنگ کرو اور اگر وہ چاہے تو ابھی تم سب مرجاؤ اور اگر عذاب کرنا چاہے تو کوئی اسکے عذاب کو دفع نہین کرسکتا ہی اور نہ کوئی
سفارش کرکے بچا سکتا ہی اور فرماتا ہی خدا کہ وَبَشِّرِ اور خوشخبری دے تو اے محمد صلعم الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ان لوگونکو کہ کافر ہوئے ہین وہ
بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ساتھ عذاب دردناک کے اور بشر کا عطف اذان کے معنی پر ہے اور تقدیر مین اذن و بشر ہے یعنی اعلام کرو اور خوشخبری
دے تو ان لوگونکو کہ کافر ہوئے ہین ساتھ عذاب دردناک کے اِلَّا الَّذِیْنَ عٰھَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ مگر وہ لوگ کہ جنسے عہد کیا ہی تمنے
مشرکون مین سے مثل کنانہ اور بنی ضمیرہ کے کہ روز حدیبیہ انہون نے عہد کیا تھا ثُمَّ لَمْ یَنْقُصُوْکُمْ شَیْئًا پھر نہین کم کیا ہے انہون نے
تمسے کسی چیز کو عہد کی شرطون مین سے وَلَمْ یُظَاھِرُوْا عَلَیْکُمْ اَحَدًا اور نہین پشتی اور مدد کی ہی انہون نے اوپر اپنے تمہارے
کسی کو دشمنون تمہارے مین سے فَاَتِمُّوْٓا پس تمام کرو تم اے مسلمانو اِلَیْھِمْ عَھْدَھُمْ اِلٰی مُدَّتِھِمْ طرف انکے عہد انکے کو طرف مدت
انکی کے جو بیچ کہ عہد مین مقرر کی ہی اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ تحقیق خدا دوست رکھتا ہی پرہیزگارونکو اور وفا کرنا عہد کا بھی تقوی اور
پرہیزگاری مین سے ہے اور اب مشرکون کے مقدمہ مین فرماتا ہی کہ فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْھُرُ الْحُرُمُ پس جسوقت کہ گزر جائین مہینے حرام
کہ وہ چار مہینے انکی مہلت کے ہین اور انسے لڑنا ان مہینونمین حرام ہی اور ذیحجہ کی سوین سے ربیع الآخر کی دسوین تک ہین جب یہ چار مہینے
گزر جائین تو بعد اسکے فَاقْتُلُوا الْمُشْرِکِیْنَ پس قتل کرو تم ان مشرکین کو کہ جنسے تمنے عہد نہین کیا ہی اور جن مشرکین نے کہ عہد کو
توڑا ہے حَیْثُ وَجَدْتُّمُوْھُمْ جسجگہ کہ پاؤ تم انکو حرم مین یا حرم سے باہر مہینون حرام مین کہ وہ رجب ذیقعدہ اور ذیحجہ اور محرم ہی یا سوا
انکے اور مہینون مین اور انسلاخ اصل مین حیوان کی کھال اودھیڑنے کے معنے ہین اور استعمال اسکا نکلنے اور گزرنے کے معنی مین ہی پس خدا فرماتا ہی
قتل کرو تم مشرکون کو جسجگہ کہ پاؤ تم انکو وَخُذُوْھُمْ اور پکڑو تم انکو گرفتاری وَاحْصُرُوْھُمْ اور بند رکھو تم انکو اطواف
خانہ خدا سے اور مسلمانونکے شہرونمین پہنچنے سے کہ نہ انکو طواف کعبہ کا کرنے دو اور نہ مسلمانونکے شہرونمین انکو پھرنے دو وَاقْعُدُوْا لَھُمْ اور بیٹھو
تم واسطے انکے انکے قتل اور قید کرنیکے واسطے کُلَّ مَرْصَدٍ ہر راہ پر اور جگہ گھات کی پر یعنی راہین انپر بند کردو کہ شہرونمین پہنچنے نپائین اور کل
مرصد کو کوئی تو کہتا ہی کہ تقدیر اسکی علی کل مرصد ہی اور کوئی کہتا ہی کہ لکل مرصد ہی اور کوئی کہتا ہی کہ ظرف ہی تقدیر حرف جر کی اسمین نہ چاہیے
اور فرماتا ہی خدا کہ فَاِنْ تَابُوْا پس اگر توبہ کرین وہ مشرکین کفر اور شرک سے وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ اور قائم کرین
نماز کو اور دیوین وہ زکوۃ کو تو فَخَلُّوْا سَبِیْلَھُمْ پس خالی کردو تم رستہ انکا کہ انکو کچھ کہو اور جسجگہ کہ وہ جائین انکو جانے دو اِنَّ اللّٰہَ
غَفُوْرٌ تحقیق خدا بخشنے والا ہی گناہان گزشتہ کا رَّحِیْمٌ مہربان ہی ثواب دینے مین اور توبہ کے قبول کرنے مین اس آیت سے
معلوم ہوا کہ جو کوئی نماز نہین پڑھتا ہی بدون عذر کے اور زکوۃ کو ادا نہین کرتا ہے باوجود قدرت کے اسکو قتل کرنا چاہیے اور فرماتا ہی خدا کہ وَاِنْ

احد من المشرکین اور اگر کوئی مشرکوں مین سے بعد گزرنے چار مہینے کے کہ جنکو قتل کرنا چاہئے استجارک پناہ چاہی تجھ سے اے محمد صلعم فاجرہ پس پناہ دے تو اسکو حتی یسمع کلام اللہ یہانتک کہ سنے وہ کلام خدا کو تیرے پاس اور اسمین فکر اور تامل کرے راہ حق کو پاوے ثم پھر بعد اسکے یعنی بعد سننے قرآن کے اگر ایمان نہ لاوے تو ابلغہ مامنہ پہنچادے تو اسکو جائے امن اسکی کو کہ جسجگہ اسکا گھر ہے اور بعد اسکے اس سے جنگ کر اور پناہ دینا اسکو قتل مت کر اور احد فاعل ہے فعل محذوف کا کہ تفسیر کرتا ہے اسکو استجار مذکور ذلک یہ یعنی امان دینا یا حکم امان کا دینا بانھم قوم لا یعلمون سبب اسکے ہے کہ تحقیق وہ ایسی قوم ہین کہ نہین جانتے ہین وہ ایمان کی حقیقت کو اور نہین پہچانتے ہین وہ خدا کو سبحان اللہ کیا رحم اور کرم ہے کہ فرماتا ہے کہ اگر کوئی مشرکوں مین سے پناہ چاہے تو اسکو پناہ دے تو تاکہ وہ قرآن کو سنکر ایمان لاوے اور اگر ایمان نہ لاوے تو اسکی جگہ اسکو پہنچا دے کہ کوئی تجھکو خائن اور دغاباز نہ کہے لیکن بعد اسکے پہنچنے کے تجھکو اختیار ہے چاہے تو اُس سے جنگ کر اور چاہے مت کر اور یہ کام ہمارا مشرکین پر بسبب انکی نادانی کے ہے اور فرماتا ہے کہ کیف یکون للمشرکین عھد کیونکر ہو سکتا ہے واسطے مشرکین کے عہد عند اللہ وعند رسولہ نزدیک خدا کے اور نزدیک پیغمبر اسکے کہ جسوقت انہون نے غدر کیا اور عہد کو توڑا الا الذین عاھدتم مگر جن لوگون سے کہ عہد کیا ہے تمنے یعنی بنی ضمیرہ اور بنی کنانہ کہ رسول خدا نے انسے عہد کیا تھا عند المسجد الحرام نزدیک مسجد الحرام کے حدیبیہ مین اور غدر انسے ظاہر نہین ہوا ہے فما استقاموا لکم پس جبتک کہ وہ سیدھے رہین واسطے تمہارے اپنے عہد پر تو فاستقیموا لھم پس سیدھے رہو تم بھی واسطے انکے یعنی اگر وہ عہد کو نہ توڑین تو تم بھی نہ توڑو ان اللہ یحب المتقین تحقیق خدا دوست رکھتا ہے پرہیزگارونکو جو کہ اپنے عہد پر ثابت رہتے ہین کیف کیونکر باقی رہین مشرک اپنے حال پر وان یظھروا علیکم اور حال یہ ہے کہ اگر غالب ہین وہ اوپر تمہارے تو لا یرقبوا فیکم نہ نگاہ رکھین وہ بیچ حق تمہارے کے الا حق قرابت کو یا سوگند کو ولا ذمۃ ط اور نہ ذمہ کو کہ عہد کو وفا کرین یرضونکم بافواھھم راضی کرتے ہین وہ تمکو ساتھ منہون اپنے کے یعنی ساتھ زبانون اپنی کے کہ وعدہ کرتے ہین وہ تمسے زبان سے ایمان اور طاعت کا وتابی قلوبھم اور انکار کرتے ہین دل انکے یعنی زبان اور دل انکے موافق نہین ہین واکثرھم فاسقون اور اکثر انکے باہر ہوجانیوالے ہین حکم سے سرکش ہین قبول کرنے ایمان سے اور کمتر انمین سے بسبب بدنامی کے عہد کے توڑنے سے پرہیز کرتے ہین اشتروا بایات اللہ خرید کیا یعنی بدلا ہے انہون نے ساتھ آیات خدا کے ثمنا قلیلا مول تھوڑا کو اور حقیر کو کہ وہ متاع دنیا ہے چندروزہ فصدوا عن سبیلہ پس باز رکھا ہے انہون نے راہ خدا کی سے انھم ساء ما کانوا یعملون تحقیق کہ وہ لوگ وہ ہین کہ بُری ہے وہ چیز کہ ہین وہ عمل کرتے کہتے ہین کہ ابوسفیان نے بعضے آدمیونکو مشرکون مین دنیا کی طمع دیکر واسطے قتل مسلمانون کے جمع کیا اور انہون نے تکذیب کی آیات قرآن کی اور اسکو جھٹلایا اور مسلمانونکے قتل کے درپے ہوئے اور لوگونکو راہ حج خانہ کعبہ سے منع کرتے تھے اور خدا فرماتا ہے کہ لا یرقبون نہین نگاہ رکھتے ہین وہ مشرکین عہد کے توڑنیوالے فی مومن بیچ حق مومن کے الا قرابت یا سوگند کو ولا ذمۃ اور نہ ذمہ کو کہ عہد کو وفا کرین واولئک اور یہ لوگ ھم المعتدون وہ ہی حد سے گزرنیوالے ہین فان تابوا پس اگر توبہ کرین وہ کفر سے واقاموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ اور قائم کرین وہ نماز کو اور دیوین وہ زکوۃ کو تو فاخوانکم پس بھائی تمہارے ہین وہ فی الدین بیچ دین کے اور واسطے انکے ہے وہ کہ جو تمہارے واسطے ہے ونفصل الایات اور مفصل بیان کرتے ہین ہم نشانیون قدرت اپنی کو لقوم یعلمون واسطے اس قوم کے کہ جانتے ہین اور سمجھتے ہین اور فکر اور تامل کرتے ہین خدا کی قدرت کی نشانیون مین اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ کہ بلا عذر نماز نہ پڑھتے ہین اور نہ زکوۃ دیتے ہین وہ لوگ نہ تو مومن ہین اور نہ برادر دینی ہین اور فرماتا ہے خدا کہ وان نکثوا ایمانھم اور اگر توڑ ڈالین وہ سوگندون اور پیمانون اپنی کو من بعد عھدھم پیچھے عہد کرنے اپنے سے وطعنوا فی دینکم اور طعن اور عیب کرین وہ بیچ تمہارے دین کے تو فقاتلوا ائمۃ الکفر

میں جنگ کرو تم پیشوایان کفر سے اور مشرکوں کے سرداروں سے إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ تحقیق کہ وہ لوگ وہ ہیں کہ نہیں ہیں عہد اور پیمان اور
سوگندیں واسطے انکے اسواسطے کہ اگر پیمان انکا درست ہوتا تو وہ شکست ہوتا پس لڑو تم انسے لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُونَ تا کہ وہ باز آئیں شرک
سے یا دین میں طعن کرنیسے اور ائمۃ الکفر میں خدا تعالی اسم ظاہر کو ضمیر کیجگہ لایا ہے اسواسطے کہ اسمیں اطلاع ہے طرف اس امر کے کہ وہ جو کفر میں
سردار اور پیشوا ہوگئے ہیں وہ ہی لائق قتل کے ہیں اور ابن عباس سے روایت ہے کہ مراد ائمہ کفر سے ابو سفیان اور حارث اور سہل اور عکرمہ ہیں
کہ انہوں نے رسول خدا صلعم کے عہد کو توڑا تہا اور حذیفہ نے فرمایا ہے کہ اس آیت کے لوگ ابہی ظاہر نہیں ہوئے ہیں اور انسے لڑیگا ایک شخص اولیا
میں سے اور امیر المومنین علیہ السلام نے روز جنگ جمل اس آیت کو تلاوت فرمایا اور فرمایا کہ واللہ رسول خدا صلعم نے مجھسے عہد کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اے علی البتہ
جنگ کریگا تو گروہ عہد اور بیعت کے توڑنیوالوں سے کہ وہ اہل جمل ہیں اور قاسطین سے یعنی عدول کرنیوالوں راہ حق سے کہ وہ اہل صفین ہیں
معاویہ اور اسکے ہمراہی اور مارقین سے یعنی خارج ہو جانیوالوں دین سے کہ وہ خوارج ہیں اور یہ آیت وہ ہے کہ جو روز صفین جناب امیر نے معاویہ
کی اور اسکے اصحاب کے حق میں پڑہی ہے اور جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا ہے روز جنگ جمل کہ نہیں جنگ کیا ہے میں نے اس گروہ بیعت کے توڑنیوالے
سے مگر بحکم آیت قرآن چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ وان نکثوا ایمانہم الآیۃ اور حضرت صادق علیہ السلام سے بھی یہی روایت ہے کہ لوگ اس
آیت کے اہل جمل ہیں اسکے بعد مسلمانوں کیطرف ملتفت ہوئے اور فرماتا ہے خدا بطور ترغیب و تحریص کے کہ أَلَا تُقَاتِلُونَ کیا نہیں جنگ کرتے ہو تم
اے مسلمانوں قَوْمًا نَكَثُوا أَيْمَانَهُمْ اس قوم سے کہ توڑا ہے انہوں نے قسموں اور عہدوں اپنے کو وَهَمُّوا بِإِخْرَاجِ الرَّسُولِ
اور قصد کیا ہے انہوں نے ساتھ نکال دینے رسول کے مکہ سے دار الندوہ میں مشورہ کرکے وَهُمْ بَدَءُوكُمْ اور حال یہ ہے کہ وہ لوگ
ہیں کہ ابتدا کی ہے انہوں نے تمسے عہد کے توڑنیکی أَوَّلَ مَرَّةٍ اول مرتبہ پہر تم انسے کیوں نہیں لڑتے ہو اور کونسی چیز تمکو مانع ہے
انسے أَتَخْشَوْنَهُمْ کیا ڈرتے ہو تم انسے جنگ کرنے میں اور انکے کسی مکروہ کے پہنچنے کا تم کو خیال ہے بلکہ انسے خوف نکرنا چاہیے
فَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَوْهُ پس خدا لائق زیادہ ہے یہہ کہ ڈرو تم اس سے ایسا کہ ترک کرو نہیں پس لڑو تم انسے إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ اگر
ہو تم ایمان لانیوالے خدا پر اسواسطے کہ ایمان اسی امر کا تقاضا کرتا ہے کہ سوائے خدا کے کسی سے ڈرنا نچاہیئے اور اسکی فرمانبرداری میں مستعد رہنا
چاہیے قَاتِلُوهُمْ لڑو تم انسے کہ يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ بِأَيْدِيكُمْ عذاب کریگا انکو خدا ساتھ ہاتہوں تمہارے کے کہ تمہاری تلواروں سے وہ
مقتول ہونگے وَيُخْزِهِمْ اور رسوا کریگا انکو مغلوب کرکے وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ اور نصرت کریگا اور فتح دیگا تمکو اوپر انکے وَيَشْفِ
صُدُورَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ اور شفا دیگا سینوں قوم مومنین کو کہ وہ بنی خزاعہ میں سے لوگ ہیں جو کہ یمن آکر مسلمان ہوئے تہے اور کفار انکو ایذا دیتے
تہے وَيُذْهِبْ اور لیجائیگا خدا تمہاری فتح سے غَيْظَ قُلُوبِهِمْ غصہ اور اندوہ دلوں ان مومنین کا جو کفار کیطرف سے انہوں نے آزار پایا
تہا اور یعذب اور یخز اور ینصر اور یشف اور یذہب سب مجزوم ہیں اسواسطے کہ جواب ہیں امر کے واقع ہوئے ہیں وَيَتُوبُ اللَّهُ اور توبہ قبول
کرتا ہے خدا اپنے فضل اور کرم سے عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ اوپر جس شخص کے کہ چاہے کہ وہ عکرمہ پسر ابو جہل ہے اور سہل بن عمرو وغیرہ کہ وہ ایمان لائے
تہے وَاللَّهُ عَلِيمٌ اور خدا جاننے والا ہے ہر ایک کے ظاہر اور باطن کا حَكِيمٌ صاحب حکمت ہے کہ موافق حکمت اور مصلحت کے کرتا ہے
جو کچہ کرتا ہے اور یتوب جملہ مستانفہ ہے اور بعضوں نے اسکو منصوب پڑہا ہے بتقدیر ان أَمْ حَسِبْتُمْ کیا گمان کیا ہے تمنے کہ جہاد سے کراہت
رکہتے ہو اور بعضے کہتے ہیں کہ یہہ خطاب طرف منافقین کے ہے اور ام منقطعہ ہے استفہام کے معنی میں اور اصل میں ام حرف عطف کا ہے یعنی
کیا گمان کیا ہے تمنے اے منافقین أَنْ تُتْرَكُوا یہہ کہ چہوڑے جاؤ تم اس حال پر جیسے کہ تم ہو وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنْكُمْ
اور حال یہ ہے کہ ابہی نہیں جانا ہے خدا نے ان لوگوں کو کہ جہاد کریں وہ تم میں سے یعنی اب تک تمنے جہاد نہیں کیا ہے کہ خدا انکو مجاہدین میں سے
جانے اور اگرچہ عالم ہے خدا ابتدا میں ہی سب معلومات کا وَلَمْ يَتَّخِذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ اور نہیں پکڑا ہے انہوں نے سوائے

خدا کے وَلَا رَسُوْلِهٖ اور نہ سوائے رسول کے وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ اور نہ سوائے مومنین کے وَلِيْجَةً کوئی دوست نہانی کہ اُسپر
اپنے راز کو ظاہر کرین یعنی تم کو بمجرد دعوی ایمان کے چھوڑ دیا جائیگا کہ خدا نے تمکو ابھی جہاد کرنیوالا نہین جانا ہے اور سوائے خدا اور پیغمبر اور مومنین کے
کسی کو دوست پکڑنیوالا ہے نہین جانا ہے بلکہ دیکھا جائیگا کہ کون کون تم مین سے جہاد کرتا ہے اور کون مشرکون سے دوستی کرتا ہے اور راز اپنا اُنسے
کہتا ہے تاکہ معلوم ہو کہ یہ مومن خالص ہے اور یہ منافق ہے وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور خدا خبر والا ہے ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہو
تم اور کہتے ہو تم اور کہتے ہین کہ جسوقت حضرت عباس جنگ بدر مین قید ہوکر آئے تو حضرت علی نے اُنکو بہت ملامت کیا اور کہا کہ تمنے قطع رحم
کیا اور اپنے بھتیجے سے یہان لڑنیکو آئے اور مومنین دیگر نے سوائے علی کے اور قیدیون کو ملامت کیا اور کہا کہ تمنے شرک کو اختیار کیا اور قطع رحمی کی
اور ہمسے یہان لڑنیکو آئے حضرت عباسؓ نے یہ سُنکر حضرت علیؓ کو جواب دیا کہ تم ہماری برائیون کو ذکر کرتے ہو اور نیکیونکو یاد نہین کرتے ہو حضرت علیؓ نے پوچھا کہ وہ کیا چیز ہے
تمہارے پاس کہ جسکو تم نیکیون مین سے شمار کرتے ہو کہا کہ ہم مسجد الحرام کو آباد رکھتے ہین اور خانہ کعبہ کی تعظیم کرتے ہین اور حاجیونکو پانی پلاتے ہین اور قیدیونکو قید سے رہائی
دلاتے ہین تب یہ آیت نازل ہوئی کہ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ نہین سزاوار ہے واسطے مشرکین کے یہ کہ آباد کرین وہ مسجد
خدا کو یعنی جبکہ مسجد الحرام کہ وہ سب مسجدون سے زیادہ بزرگ ہے شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ جسوقت کہ گواہی دینے والے ہون وہ اوپر نفسون اپنے کے
ساتھ کفر کے کہ بتون کو سجدہ کرتے ہین اور پیغمبر کی تکذیب کرتے ہین اور خانہ کعبہ کے گرد ننگے طواف کرتے ہین اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ یہ
لوگ ہین کہ برباد اور باطل ہو گئے ہین عمل اُنکے بسبب شرک کے کہ وہ آباد کرنا مسجد الحرام کا اور تعظیم خانہ کعبہ کی اور پانی پلانا حاجیون کا تہا
وَفِي النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ اور بیچ دوزخ کے وہ ہمیشہ رہنے والے ہین اور مساجد اللّٰہ کو اہل بصرہ نے اور ابن کثیر نے مسجد اللّٰہ پڑہا ہے
اور فرماتا ہے خدا اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ سوائے اسکے نہین کہ آباد کرتا ہے مسجدونکو خدا کی مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وہ شخص کہ
ایمان لایا ہے ساتھ خدا کے اور اُسکے رسول پر بھی ایمان لایا ہے وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اور ایمان لایا ہے ساتھ دن آخرت کے وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ
اور قائم کیا ہو اُسنے نماز کو کہ ہمیشہ پڑہتا ہو مع شرائط وَاٰتَى الزَّكٰوةَ اور دیا ہے اُسنے زکوۃ کو وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ اور نہین ڈرتا ہے
وہ مگر خدا سے فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ پس قریب ہے یہ لوگ کہ جامع علم اور عمل کے ہین اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ یہ کہ ہوین
وہ ہدایت پانیوالون مین سے کہ بصفت علم موصوف ہین اور اعمال نیک بجالاتے ہین اور مسجد مین خدا کو بزرگی اور پاکی یاد کرتے ہین اور شرک اور عیب
اور نقصان سے اُسکو پاک کرتے ہین اور مساجد کا آباد کرنا یہ ہے کہ اُسمین جہاڑو دیوے اور فرش ڈالے اور چراغ روشن کرے اور اُسمین بیٹھکر ذکر خدا
مین مشغول ہو اور درس دین علم کا اُسمین جاری رکھے اور دنیا کی باتین اُسمین نہ کرے اور حدیث قدسی مین مذکور ہے کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ میرے
گھر دنیا مین مسجدین ہین اور میرے زوار وہ ہین کہ جو مسجدونکو آباد کرتے ہین پس خوش ہو وہ بندہ کہ جو اپنے گھر مین طہارت کرے اور بعد اُسکے میرے
گھر مین میری زیارت کرے پس سزاوار ہے اُسکو کہ جسکی زیارت کی ہے یہ کہ اپنی زیارت کرنیوالے کو اکرام کرے اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ آخر
زمانہ مین میری امت کے لوگ مسجد مین بیٹھکر دنیا کی باتین کرینگے اور دنیا کو دوست رکھینگے اونکی ہمراہ مت بیٹھو کہ خدا کو اُنکی کچھ حاجت
نہین ہے اور کہتے ہین طلحہ بن شیبہ فخر کرتا تہا کہ مین افضل ہون اسواسطے کہ کنجی خانہ کعبہ کی میرے پاس ہے اور عباس کہتے تھے کہ مین افضل ہون
اسواسطے کہ مین حاجیون کو پانی دیتا ہون دونو صاحب اس مقدمہ مین نزاع کرتے تھے آخر کو دونو نے یہ ٹہرایا کہ یہان سے چلو جو کوئی پہلے
سے رستہ مین ہمکو ملے اوسکو منصف اپنا ٹہراو وہان سے روانہ ہوئے تو حضرت علیؑ سے رستہ مین ملاقات ہوئی اونکو اپنا منصف مقرر کیا
علی نے فرمایا کہ مین تم دونو سے افضل ہون کہ تم سے پہلے خدا پر ایمان لایا ہون اور پیغمبر کے اور قیامت کی تصدیق کی ہے اور راہ خدا مین
جہاد کئے ہین اور تم پر سے میری تلوار نہین اوٹھائی یہانتک کہ تمکو اسلام کیطرف کہینچا پھر یہ دونون علی کو لیکر رسول خدا صلعم کے
پاس گئے تاکہ حضرت کو اپنا منصف مقرر کرین ہم تینو مین کون افضل ہے لیکن حضرت کے پاس گئے تو حضرت نے کچھ جواب نہ دیا اور

ع ۱۰
۸

اور واحدی کہ علماے اہل سنت سے ہے اسنے تفسیر اسباب نزول مین اور کواشی نے اپنی تفسیر مین اور تفسیر حسینی والے نے اپنی تفسیر مین لکھا
ہے اور حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام نے فرمایا ہے کہ خداتعالی نے علی کے قول کی تصدیق کی اور یہ آیت نازل کی
اور فرمایا کہ أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ کیا کردیا تمنے سیراب کرنے یعنی سیراب کرنیوالے حاجیون کو وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
اور آباد کرنے یعنی آباد کرنیوالے مسجد الحرام کو كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ مانند اس شخص کے کہ ایمان لایا ہے ساتھ خدا کے
اور دن آخرت کے وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ اور جہاد کیا ہے اسنے بیچ راہ خدا کے مشرکون پر لَا يَسْتَوُونَ عِنْدَ اللَّهِ نہین
برابر ہین وہ نزدیک خدا کے بلکہ خدا پر اور روز قیامت پر ایمان لانیوالا اور راہ خدا مین جہاد کرنیوالا افضل ہے اُنسے وَاللَّهُ لَا يَهْدِي
الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ اور خدا نہین ہدایت کرتا ہے قوم ظلم کرنیوالونکو کہ وہ مشرک ہین اور اپنے نفسون پر ظلم کرتے ہین شرک کرکے وہ برابر ہونگے
ان شخص کے کہ جسنے ہدایت پائی ہے اور فرماتا ہے کہ الَّذِينَ آمَنُوا جو کہ ایمان لائے ہین خدا پر اور ان چیزون پر کہ جو خدا نے نازل کی ہین
وَهَاجَرُوا اور ہجرت کی ہے انہون نے کہ خدا کی اور رسول کی فرمانبرداری مین انہون نے اپنے وطن کو ترک کیا ہے وَجَاهَدُوا فِي
سَبِيلِ اللَّهِ اور جہاد کیا ہے انہون نے بیچ راہ خدا کے کفار پر بِأَمْوَالِهِمْ ساتھ مالون اپنے کے مجاہدین نادار وغیرہ کو سامان
جہاد مین خرچ کرکے وَأَنْفُسِهِمْ اور ساتھ نفسون اپنے کے راہ خدا مین خوب ثابت رہکر لڑے ہین أَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللَّهِ
زیادہ بزرگ ہین از روئے درجہ کے یہ خبر الذین آمنوا کی ہے یعنی جن لوگونکے یہ اوصاف ہین وہ خدا کے نزدیک درجہ مین بہت بڑے ہین
اور مرتبہ انکا بہت بلند ہے اُن لوگون سے کہ جو حاجیون کو پانی دیتے ہین اور مسجد الحرام کو آباد کرتے ہین وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ
اور یہ لوگ وہ ہی مراد پانیوالے ہین اور مطابق اسکے حدیث رسول خدا صلعم کی ہے شیعہ اور سنی کی کتابون مین کہ علی وشیعتہ ہم الفائزون
یعنی علی اور شیعہ اسکے وہ ہی مراد پانیوالے اور رستگاری پانیوالے ہین يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ خوشخبری دیتا ہے انکو
پروردگار انکا ساتھ رحمت کے اپنی طرف سے وَرِضْوَانٍ اور ساتھ خوشنودی کے اپنی جانب سے وَجَنَّاتٍ لَهُمْ اور ساتھ بہشتون کے
واسطے انکے کہ فِيهَا نَعِيمٌ مُقِيمٌ بیچ ان بہشتون کے نعمت ہے مدام کہ کبھی منقطع نہوگی خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ہمیشہ رہنے والے ہین
ان بہشتون کے مدام إِنَّ اللَّهَ تحقیق خدا وہ شخص ہے کہ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ نزدیک اسکے اجر ہے بڑا اور شعبی اور حسن بصری
اور محمد بن کعب اور حاکم ابو القاسم حسکانی کہ یہ سب علماے اہل سنت سے ہین انہون نے لکھا ہے کہ یہ تینون آیتین علی کی ثنا مین نازل
ہوئی ہین اور یہی تقریر علی کے عباس اور طلحہ بن شیبہ سے بیان کی ہے اور کہتے ہین کہ جسوقت رسول خدا صلعم کو ہجرت کا حکم ہوا تو بعضے صحابہ
بخوشی تمام مکہ سے مدینہ کو روانہ ہوئے اور وطن سے مہجور ہونیکو اور مفارقت اہل و عیال کو راہ خدا مین افضل جانتے تھے اور بعضے ایسے تھے کہ
انکو محبت مادر اور پدر اور فرزند اور اقارب اور مال کے مانع ہجرت کے ہوتے تھے اور امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام سے واسطے
حاطب بن ابی بلتعہ نے قریش کو خبر کی تھی جسوقت رسول خدا صلعم نے فتح مکہ کا ارادہ کیا تھا انکے مقدمہ مین یہ آیت نازل ہوئی ہے
فرماتا ہے کہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو لَا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ مت پکڑو تم باپون اپنے کو وَإِخْوَانَكُمْ اور
بھائیون اپنے کو أَوْلِيَاءَ دوست اور مددگار إِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْإِيمَانِ اگر دوست رکھین وہ کفر کو اوپر ایمان کے
اور تمکو ہجرت سے باز رکھین یعنی اُن لوگونکو تم دوست نہ رکھتے ہو وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ اور جو شخص کہ دوست رکھے انکو تم مین سے تو
فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ پس یہ لوگ وہی ظلم کرنیوالے ہین اپنے نفسون پر کہ دوستی کو بے محل عمل مین لاتے ہین اسواسطے کہ دوستی
مومنین سے چاہئے نہ کفار سے اگرچہ رشتہ دار ہون اور کہتے ہین کہ جسوقت وہ پہلے آیت نازل ہوئی اور ہجرت کرنیکا حکم ہوا تو جو لوگ کہ ہجرت
کو پسند نہین کرتے تھے انہون نے کہا کہ اب تو ہم اپنی قوم اور قبیلہ مین ہین اور انسے معاملہ اور تجارتین کرکے بسر اوقات اپنی کرتے ہین اور

اگر ہجرت کی تو باپ اور ماں اور زوجہ اور فرزند کو ترک کرینگے اور تجارتین ہمارے ہاتھوں سے جاتی رہینگی اور اسوقت ہم بیکس اور محتاج ہو جاوینگے اور ایک روایت مین یہہ ہے کہ جسوقت امیر المومنین علیہ السلام نے مکہ مین جاکر اعلام کیا کہ بعد اس سال کے کوئی مشرک مسجد الحرام مین داخل نہونے پاوے تو قریش نے بہت جزع اور فزع اور زاری کی اور کہا کہ لوگ بطور تجارت کے یہان آتے تھے اب ہماری تجارتین جاتی رہینگی اور عیال ہمارے ضائع ہو جاوینگے اور گھر ہمارے خراب اور منہدم ہو جاوینگے خداتعالی نے اُنکے جواب مین یہ آیت نازل کی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ **قُلْ** کہہ تو اے محمد صلعم **إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ** اگر ہین باپ تمہارے اور بیٹے تمہارے اور بھائی تمہارے **وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ** اور جورو ین تمہاری اور کنبے تمہارے اور یگانے تمہارے **وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا** اور مال کہ کسب کیا ہے اور کمایا ہے تمنے اُنکو **وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا** اور سوداگری کہ خوف کرتے ہو تم کہوٹے ہونے اُسکے کو **وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا** اور حویلیان کہ پسند کرتے ہو تم اُنکو یہہ سب **أَحَبَّ إِلَيْكُمْ** زیادہ دوست ہین طرف تمہارے **مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ** خدا سے اور پیغمبر اُسکے سے **وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ** اور جہاد سے بیچ راہ اُس خدا کے تو **فَتَرَبَّصُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ** پس انتظار کرو تم یہانتک کہ لاوے خدا حکم اپنے کو یعنی عذاب کو یعنی تمہارے واسطے عذاب کا حکم دیوے دنیا مین اور عقبی مین بھی **وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ** اور خدا نہین ہدایت کرتا ہے اُس قوم کو کہ جو باہر ہونیوالے ہین حکم خدا سے کہ دیدہ و دانستہ بسبب عناد کے خدا کی قدرت کی نشانیوں سے انکار کرتے ہین اس سبب سے خداتعالی نظر لطف اور توفیق کو اُنپر سے اُٹھا لیتا ہے اور اُنکو اُنکے حال پر چھوڑ دیتا ہے اور یہہ کہ آخرت مین اُنکو بہشت کی راہ نہ دکھلائیگا اور بہشت مین اُنکو نہ لیجائیگا بلکہ دوزخ کیطرف اُنکو ہانکی کریگا یہہ سبب اُنکی نافرمانی کے اور اس زمانہ کے بھی اکثر لوگون کا یہہ حال ہے کہ اولاد اور مال اور کمانے اور جمع کرنے مال کے دوستی مین خدا اور رسول کو بھول جاتے ہین کہ وقت پر نماز کو ادا نہین کرتے اور بیجا برخلاف حکم خدا کے اپنی شادیون اور تقریبون مین خرچ کرتے ہین اور مومنین محتاجون کی خبر نہین لیتے اگر خدا اور رسول کی دوستی ہوتی تو موافق اُنکے ارشاد کے عمل مین لاتے اب تو خواب غفلت مین سوتے ہین مرینگے تو ہوشیار ہونگے اور اُسوقت افسوس کرینگے کہ ہمنے یہہ کیا کیا لیکن اُسوقت کا افسوس کچھہ کام نہ آویگا اور کہتے ہین کہ بعد فتح مکہ کے دو گروہ ہوازن اور ثقیف کے رسول خدا صلعم سے جنگ کرنیپر آمادہ ہوے اور حضرت کو اُنکی تیاری کی خبر ہوئی اور یہہ خبر سنکر حضرت بھی تیار ہوے اور بارہ ہزار آدمی اپنے ہمراہ لیکر اُنکی طرف روانہ ہوے اور وہ کفار چار ہزار آدمی تھے ابوبکر نے جو قلت کفار کی اور کثرت مسلمانونکی ملاحظہ کی تو کہا کہ آج ہم بسبب قلت کفار اور کثرت اہل اسلام کے مغلوب نہونگے حضرت نے اس کلام کو پسند نہ کیا اور اس کلام کی نحوست سے مسلمانونکو بڑی شکست ہوئی اور بعد اُسکے فتح پائی اُس جنگ کی نصرت کو خداتعالی یاد دلاتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ **لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ** البتہ تحقیق نصرت کی تمہاری خدا نے اے مومنین **فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ** بیچ مقامون بہت کے مثل بدر اور احد اور خندق اور فتح مکہ اور خیبر اور جنگ بنی قریظہ اور جنگ بنی نظیر کے اور سوا اُنکے **وَيَوْمَ حُنَيْنٍ** اور روز حنین کے کہ وہ ایک وادی ہے درمیان مکہ اور طائف کے کہ رسول خدا نے لشکر ہوازن اور ثقیف سے وہان جنگ کی تھی جسوقت کہ اُن لوگون نے بعد فتح مکہ کے متفق ہوکر حضرت سے اور مسلمانون سے لڑنیکا ارادہ کیا تھا اُسکو خدا فرماتا ہے کہ وہان تمہاری نصرت کی **إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ** جسوقت تعجب مین ڈالا تمکو کثرت تمہاری نے چنانچہ ابوبکر نے مسلمانونکی کثرت اور کفار کی قلت کو دیکھکر کہا تھا کہ آج ہم مغلوب نہونگے **فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا** پس نہ دفع کیا اُس کثرت تمہاری نے تم سے کسی چیز کو دشمنونکے ضرر مین سے **وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ** اور تنگ ہوئی تھی اوپر تمہارے زمین اے مسلمانون **بِمَا رَحُبَتْ** اور باوجود کشادہ ہونیکے کہ تمکو کوئی جگہ پناہ کی نہ ملتی تھی نا کہ سختی اور خوف سے اطمینان حاصل کرو **ثُمَّ وَلَّيْتُمْ** پھر پشت پھیری تمنے تم دشمنون کیطرف سے **مُدْبِرِينَ** جسوقت کہ پیچھے ہٹنے والے ہوے تم لڑائی سے اور بھاگنے والے تھے دشمن کے حملہ سے اور یوم حنین کی تقریر فی یوم

ہوا اور یہ تارجنت بین مصدریہ ہے اور بد برین حال واقع ہوا ہے اور کہتے ہین کہ جسوقت رسولخدا صلعم واسطے فتح مکہ کے نکلے تو اول ظاہر کیا کہ
ہوازن کی لڑائی کو جاتے ہین اور جسوقت ہوازن کو یہ خبر پہنچی تو لڑائی کے واسطے وہ تیار ہوئے اور قومین اور جماعتین عرب کی متفق ہوئین اور
ہتھیار انہون نے جمع کئے اور ہوازن کے رئیس مالک بن عوف نضری کے پاس اکٹھے ہوئے اور اسکو اپنا سردار بنایا اور اپنی عورتین اور لڑکے
اور مال اپنے ہمراہ لئے اور رسولخدا صلعم کو انکی تیاری کی خبر ہوئی تو بارہ ہزار آدمی ہمراہ لیکر حضرت بھی انکی طرف متوجہ ہوئے اور حضرت علی
کو اپنا نشان دیا اور خداتعالی نے رسول کو خبر دی تھی کفار کے مال اور عورتون اور لڑکونکے ہاتھ لگنے کی اسواسطے اصحاب کو لڑنیکی طرف
زیادہ رغبت ہوئی اور دونو لشکرون کا مقابلہ ہوا مختصر یہ ہے کہ مسلمان کفار پر غالب ہوئے اور انکو شکست دیکر بھگا دیا اور غنیمت کے لوٹنے
مین مشغول ہوئے اور بعد اسکے مشرکین کو غیرت آئی اور ایک نے دوسرے کو آواز دی اور کہا کہ کہان جاتے ہو عورتون اور بچونکو تمنے مسلمانونکے
قبضے مین چھوڑ دیا اور بعد اسکے انکی رہائی ہرگز نہوگی یہ کہکر سب متفق ہوئے اور ایکدفعہ ہی مسلمانو پر انہون نے حملہ کیا اور لشکر اوپر گرے اور مسلمان
اسوقت غنیمت کے لوٹنے مین مشغول تھے ایکمرتبہ ہی جو کفار انپر گرے تو وہ مضطرب ہوکر بھاگے اور کوئی جناب رسولخدا صلعم کے پاس
موجود نرہا مگر نو آدمی تھے بنی ہاشم مین سے اور ایک شخص انصار مین سے کہ نام اسکا ایمن تھا اور وہ ام ایمن کا بیٹا تھا اور وہ اسی لڑائی مین
مارا گیا اور وہ نو آدمی علی اور عباس اور ابوسفیان بن حارث اور نوفل بن حارث اور فضل بن عباس اور ربیعہ بن الحرث اور عبداللہ
بن زبیر اور عتبہ اور معتب پسران ابولہب تھے اور علی بن ابیطالب نشان کو ہاتھ مین لئے ہوئے رسولخدا صلعم کے آگے جہاد کرتے تھے اور
کفار سے لڑتے تھے اور عباس رسولخدا کے دست راست اور فضل بن عباس دست چپ اور ابوسفیان حضرت کے پیچھے کھڑے تھے اور باقی
حضرت کے گرد تھے اور عباس حضرت کے خچر کی باگ پکڑے ہوئے کھڑے تھے اور رسولخدا اپنے طرف کے لوگونکو آواز دیتے تھے اور پکارتے تھے
کہ کہان بھاگے جاتے ہو یہان آؤ کہ مین ہون رسولخدا مجھکو تنہا چھوڑکر کہان جاتے ہو کوئی الٹا نہ پھرا اور کفار نے حضرت پر حملہ کیا اور حضرت
بھی تنہا انپر حملہ کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ مین ہون پیغمبر اور حضرت نے اسوقت بڑی شجاعت کی کہ تنہا کفار کے مقابلہ مین کھڑے ہوئے تھے
اور عباس اور ابوسفیان حضرت کی سواری کی لگام کو پکڑے ہوئے کھڑے تھے اور دشمنونکے غول کے اندر حضرت کو نہین جانے دیتے تھے جسوقت
عباس نے حضرت کے غول کے اندر نجانے دیا تو حضرت نے عباس سے کہا کہ تم اونچے ٹیلے پر چڑھکر مہاجرین اور انصار کو آواز دو اور حضرت
عباس کی بہت بلند آواز تھی ایک ٹیلے پر چڑھکر انہون نے آواز دی کہ اے مہاجرین اور انصار اے بیعت رضوان والے اے سورہ بقرہ والو
کہان بھاگے جاتے ہو عہد جو تمنے رسولخدا سے کیا تھا اسکو مت توڑو اور اصحاب نے آواز عباس کی سنی تو الٹے پھرے اور رسولخدا کے پاس
حاضر ہوئے حضرت نے انکو آتے ہوئے دیکھکر پوچھا یہ کون ہین عباس نے کہا کہ یہ آپکے اصحاب ہین حضرت نے فرمایا کہ اب ہماری نصرت ہوگی
اور فرشتے کمک کیواسطے نازل ہوئے اور کفار کو شکست ہوئی اور وہ سب بھاگے اور زمین اور آسمان کے درمیان آواز ہتھیارونکی سنتے تھے اور
مسلمانونکو لوٹ مین بہت مال اور عورتین اور لڑکے ہاتھ لگے ایک شخص شجرہ بن ربیعہ کہ مسلمانونکی قید مین تھا اس سے پوچھا کہ وہ گھوڑے ابلق اور
سفید کپڑون والے مرد کہان ہین ہم تو انکے ہاتھون سے قتل ہوئے ہین کہا کہ وہ فرشتے تھے اور باوجودیکہ بہت آدمی ان کافرونکے قتل ہوئے تھے
لیکن پھر بھی چھہ ہزار بردہ مرد اور عورتین اور لڑکے قید مین آئے اور چوبیس ہزار شتر اور چار ہزار گاؤ اور چالیس ہزار سے زیادہ گوسفند لوٹ
مین آئے اور چالیس آدمی فقط امیرالمومنین علیہ السلام نے قتل کئے تھے اور جسوقت کفار بھاگے تو مومنین کو تسکین ہوئی چنانچہ فرماتا ہے
خدا کہ **ثُمَّ اَنزَلَ اللّٰهُ سَكِينَتَهُ** پھر نازل کیا خدا نے رحمت کو کہ وہ سبب تسکین اور آرام کا تھا **عَلٰى رَسُولِهِ** اوپر پیغمبر اپنے کے
کہ تنہا مقابلہ مین کفار کے کھڑے ہوئے اور انکی کثرت کا کچھ اندیشہ نکیا **وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ** اور اوپر مومنین کے کہ وہ عباس کی آواز کو سنکر
واپس چلے آئے **وَاَنزَلَ جُنُودًا** اور نازل کیا لشکر یعنی فرشتونکے **لَّمْ تَرَوْهَا** نہین دیکھتے تھے تم انکو اور کفار انکو دیکھتے تھے اور وہ

تھے سفید لباس پہنے ہوئے اور سرخ عمامہ باندھے ہوئے اور شملے سرون کے پیچھے لٹکائی ہوئے ابلق گہوڑونپر سوار اور سعید بن مسیب نے روایت کی ہی کہ ایک مشرک
نے مجہسے حکایت کی کہ جنگ حنین کے روز جسوقت مسلمانون سے اور ہمسے لڑائی ہوئی اور ہمنے مسلمانونپر حملہ کیا اور انکو پراگندہ کر دیا تو سفید خچر پر سوار یعنی
محمد صلعم کے پاس ہم پہنچے اور اسکے پاس ہمنے کچھ مرد دیکھے خوبصورت اور لباس سفید پہنے ہوئے جسوقت انہون نے ہمکو دیکھا تو کہا کہ برے ہو جو منہ آگئے اور ہم
حملہ کرکے انہون نے ہمکو بہگا دیا اور فرماتا ہی خدا کہ وَعَذَّبَ الَّذِينَ كَفَرُوا اور عذاب کیا خدا نے اُن لوگونکو کہ کافر ہوئے تھے وَذٰلِكَ
اور یہہ یعنی جو کچہ کہ واقع ہوا ہی جَزَاءُ الْكَافِرِينَ جزا ہے کفر کرنیوالونکی اور امام رضا علیہ السلام نے سکینہ کی شرح مین فرمایا ہی کہ سکینہ ایک ہوا ہی بہشت کی خوشبو
کی ہی اور صورت اسکی آدمی کی سی ہی اور وہ ہمیشہ پیغمبرونکے ہمراہ رہتی ہی خدا تعالی نے اسکو نازل کیا تہا کہ مشرکین کو شکست ہوئی اور کہتے
ہین کہ یہہ شکست کفار کو شب کو ہوئی تہی اور کفار گہات کی جگہ سے مسلمانون پر تلوار اور نیزہ اور لٹھہ چلاتے تہے جسوقت مسلمان بہاگنے کے بعد پہر آئے
اور کفار پر حملہ کیا تو رسولخدا صلعم نے مٹہی خاک کی اور کنکریون کی زمین سے اٹہا کر کفار کیطرف پہینکی اور فرمایا کہ شاہت الوجوہ کوئی ایسا کافر
نہو گا کہ جسکی آنکہہ مین وہ خاک نہ پہنچی اور شکست کفار کو حاصل ہوئی اور منقول ہی کہ ایک شخص ہوازن مین سے اونٹ پر سوار تہا اور سیاہ نشان
اسکے ہاتہہ مین تہا وہ شخص لشکر کفار کے سامنے کہڑا ہو کر لڑتا تہا اور جس کسی مسلمان پر فتح پاتا تہا تو اسکو قتل کرتا تہا اور جسوقت فرصت نہ پاتا تو
بہگوڑونکے پیچہے چلا جاتا تہا حضرت علی علیہ السلام نے اسکا قصد کیا اور ایک وار ایسا کیا کہ وہ اونٹ پر سے نیچے گرا اور ایک تلوار اسکے منہ پر ماری
کہ وہ دوزخ کو روانہ ہوا اور چالیس کفار اور قتل کئے جب کافرون نے یہہ دیکہا تو شکستہ ہوئے اور مسلمانون نے اُنپر حملہ کیا اور پانچہزار ملائکہ
خدا تعالی نے مومنین کی مدد کو بہیجے اور کہتے ہین کہ بعضے آدمی ہوازن کے اور ثقیف کے بعد معرکہ حنین کے رسولخدا صلعم کیخدمت مین حاضر ہوکر
مسلمان ہوگئے تہے انکے حق مین خدا تعالی فرماتا ہی کہ ثُمَّ يَتُوبُ اللّٰهُ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ پہر توبہ قبول کرتا ہے خدا پیچہے اس لڑائی کے
عَلٰى مَنْ يَشَاءُ اوپر جس شخص کے چاہے اُن لوگونمین سے جسوقت کہ وہ اسلام کو قبول کرین وَاللّٰهُ غَفُورٌ اور خدا بخشنے والا ہی توبہ
کرنیوالونکے گناہونکا رَحِيمٌ مہربان ہے کہ بعد توبہ کے مواخذہ نہین کرتا ہے کہتے ہین کہ جسوقت وہ لوگ مسلمان ہوئے تو رسولخدا صلعم سے
انہون نے عرض کی کہ یا رسولخدا تو بہتر اور نیکتر ہے سب آدمیون سے اور ہماری عورتین اور اولاد لوٹ مین آئے ہین حضرت نے اُنسے فرمایا
کہ تم اپنی عورتین اور اولاد کو چاہتے ہو یا اپنے مالونکو اُن لوگون نے عرض کی کہ ہم مال اپنے نہین چاہتے نہ اونٹ نہ گوسفند ہمتو اپنے آدمیونکو
چاہتے ہین حضرت نے فرمایا کہ جو کچہ میرا اور بنی ہاشم کے پاس ہی وہ میں نے سب تمکو دیا اور یہہ فرمایا کہ اور مومنین سے سفارش کرتا ہون چنانچہ لوگون
سے فرمایا کہ جو کوئی چاہے خوشی سے بدون کراہت کے انکی عورتون اور لڑکونکو پہیر دے اور جو کسی کی خوشی مفت پہیرنیکی نہو وہ مجہسے فدیہ
اسکا لیوے سب آدمیون نے خوشی سے پہیر دیا اور اسکے عوض مین کچہ نلیا مگر تہوڑے سے آدمیون نے بدون فدیہ کے نہ پہیرا اب یہانسے غور کرنا چاہئے
کہ اگر فدک خلیفہ صاحب کے نزدیک صدقہ مین داخل تہا تو اسیطرح مسلمانونسے بحل کروا کر فاطمہ زہرا کو دے سکتے تہے جب ایسے لوگونکو مسلمانون نے
واپس کر دیا تو پیغمبر خدا کی دختر کو کیا بخشش نہین کر سکتے تہے اور یہان تو بعضے شخصون نے بدون فدیہ کے دیا یقین ہی کہ فاطمہ زہرا کے دینے
کو بہی انکار نکرتا لیکن خلیفہ صاحب کو تو منظور ہی تہا کہ فاطمہ فدک سے متمتع ہو اور کہتے ہین کہ رسولخدا صلعم نے مالک بن عوف سے فرمایا
کہ اگر تو مسلمان ہو جاوے تو سب آدمی تیرے تجہکو دیدون اور ایکسو اونٹنیان تجہکو دون وہ شخص مسلمان ہوا تو حضرت نے وعدہ کو وفا کیا اور اسنے
ان اونٹنیونکو جو کہ اسکے ہمراہ مسلمان ہوئے تہے اُن سب پر تقسیم کر دیا اور پہلے اس سے تو خدا تعالی نے کفار سے دوستی کرنیکو منع کیا تہا اور ایسا
بیان کرتا ہے کہ انکو مسجد الحرام مین جو کہ گرد خانہ کعبہ کے ہے نجانے دو کہ یہہ نجس العین ہین چنانچہ فرماتا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے وہ لوگو
کہ ایمان لائے ہو تم إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ جز این نیست کہ مشرکین نجس ہین یعنی مشرکین پلیدیان اور نجاستین ہین بسبب ناپاکی
اعتقادی اور پلیدی باطن اپنے کے فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ پس چاہئے کہ نزدیک نہوویں وہ مسجد الحرام کے بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا پیچہے

اس سال اپنے کے یعنی بعد سال نہم ہجری کے جس سال مین کہ حضرت علیؑ نے سورہ برات کو کہ مین کفار کے روبرو پڑہا تہا اور حج اور عمرہ کرنیسے انکو منع
کیا تہا اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ کل مشرکین ناپاکیان اور نجاستین ہین لیکن مشرکین اُسوقت مکہ اور مدینہ مین اور اُسکے گرد و نواح مین
دو قسم کے تہے ایک تو بت پرست اور دوسرے اہل کتاب کہ جو یہود اور نصاریٰ ہے وغیرہ ہین بت پرستونکی تو ناپاکی اور پلیدی مین کسی طرح کا
شک نہین ہے اسواسطے کہ اُنکی طہارت مین کوئی روایت نہین آئی اور آیت دلالت کرتی ہے اُنکی نجاست پر البتہ اہل کتاب کی نجاست
اور طہارت مین روایات مختلفہ وارد ہوئی ہین اور ترجیح اور قوت اُنکی نجاست ہی کو ہے چنانچہ پہلے اس سے ذکر اسکا آیہ وطعامہم حل لکم
کی تفسیر مین گذر گیا ہے اور لفظ نجس آیت مین کہ بفتح نون و جیم ہے مصدر ہے اور واحد و جمع پر دونو پر بولا جاتا ہے اور معنی اسکے صراح اور
غیاث اللغات اور منتخب اللغات وغیرہ مین ناپاکی اور پلیدی کی لکہی ہین اس سے معلوم ہوا کہ مشرکین نجس العین ہین اور نجاست ہی
کی جہت سے اُنکو مسجد مین جانیکا حکم نہین ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ فلا یقربوا المسجد الحرام اور نجاست حکمی بہی ہوتی ہے جیسے کہ جنب اور حائض
اور یہ دونو اگرچہ اصل مین نجاست نہین ہین اور نہ اُنکی مس کی ہوئی تر چیز نجس ہے لیکن غسل کرنیسے پہلے جو حکم نجاست کا رکہتے ہین اسواسطے
اُنکو بہی مسجد مین ٹہرنیکی اجازت نہین ہے اور مشرکین کے نجس العین ہونیکی ایک تو وجہ یہ ہے کہ ہمارے علماؤنکے نزدیک اس آیت مین
مراد نجس سے نجس العین ہے اور ابتدا سے اتفاق سب کا اسپر چلا آیا ہے اور بت پرستونکی نجاست مین کسیکو اختلاف نہین کیا ہے اور جسوقت
ابتدا سے سب علماء اُنکو نجس العین کہتے چلے آئے ہون تو ضرور ہے کہ اسمین معصوم بہی شریک ہون البتہ اہل کتاب کی جو طہارت اور نجاست
مین روایات مختلفہ وارد ہوتے ہین اسواسطے بعضے علمانے بہی اُسمین اختلاف کیا ہے اور انکو طاہر جانا ہے لیکن وہ قول انکا نہایت ضعیف ہے
اور فراہی نجاست عینی کے معنی مین لفظ نجس کو اس آیت مین کہتا ہے اور دوسری وجہ مشرکین کی نجس العین ہونیکی یہ ہے کہ اس آیت مین
خدا تعالی نے مصدر کو کہ وہ لفظ نجس ہے مشرکین کے لفظ پر حمل کیا ہے اور مفسرین نے نجس کے لفظ کو مشرکین کے لفظ کی مطابقت کیواسطے
بلفظ انجاس تفسیر کیا ہے اور نجس بمعنی نجاست ہے اسواسطے کہ جیسے لفظ نجس مصدر ہے ایسے ہی لفظ نجاست مصدر ہے یا اسم مصدر ہے یہ دونو
لفظ بمعنی پلیدی اور ناپاکی کے ہین اسصورتمین حاصل اس آیت کا یہ ہوا کہ جز این نیست کہ مشرکین نجاستین ہین اور جسوقت وہ نجاستین
ٹہرین تو عین اُنکا نجس ہوا مثل اور نجاستونکے اسواسطے کہ نجاست کوئی ایسی نہین ہے کہ جسکا عین نجس نہو مثل گوہ اور پیشاب اور منی اور
خون اور سگ اور خوک وغیرہ کے اور فتح مکہ کے قصہ مین لکہا ہے کہ ابوسفیان اپنی دختر ام حبیبہ زوجہ رسول خدا کے پاس گیا اور اسکے بستر پر بیٹہنے
لگا اُسنے اُٹہکر بستر کو اُٹہا لیا ابوسفیان نے اُسکی وجہ پوچہی تو کہا کہ یہ بستر رسول خدا کا ہے اور تو نجس ہے اسواسطے کہ تو مشرک ہے اس لیے
مین نے بستر اُٹہا لیا اور بعضی کتاب لغت عربی مین لفظ نجس کو بمعنی قذر بہی تفسیر کیا ہے اور قذر ناپاکی اور کراہت کہتے کو دونو کے معنی
مین اگرچہ آیا ہے چنانچہ مجمع البحرین مین ہے لیکن اس آیت مین فلا یقربوا المسجد الحرام کے قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہان مراد اُس سے ناپاکی
اور پلیدی ہے اور حضرت صادق علیہ السلام کے قول مین بہی مراد قذر سے ناپاکی اور پلیدی ہے چنانچہ فرمایا ہے کہ کل ماء طاہر الا ما علمت
انہ قذر یعنی ہر پانی پاک ہے مگر وہ پانی کہ جانے تو کہ تحقیق وہ نجس ہے اور قذر جیسے کہ نجاست کو کہتے ہین ایسے گوہ کو بہی کہتے ہین چنانچہ
مجمع البحرین مین لکہا ہے اور اگر قذر کو کراہت کے معنی مین کہین تو اس آیت مین یہ معنی ہرگز مناسب نہین ہو سکتی بلکہ یہان قذر بمعنی
نجاست ہے اور بعضے کہتے ہین کہ نجس کا لفظ مضاف الیہ ہے مضاف مقدر کا یعنی مشرکین صاحب ناپاکی کے ہین اور یا بتاویل مشتق
ہے یا بدون تاویل کے مبالغۃً ایسا فرمایا ہے پس گویا کہ مشرکین مجسم نجاست ہین اور ایسے کلام کو مجاز عقلی کہتے ہین اور یہ وجہ اولیٰ ہے
پہلی دونو وجہون سے چنانچہ علماء معانی نے تصریح کی ہے اسکی اور منتہی الارب مین بہی قذر کی نجاست ہی کے لکہے ہین اور قاموس مین
نجس کو بمعنی قذر لکہا ہے نہین ہے بلکہ تنجیس کو لکہا ہے کہ ہو اسم شئ من القذر اور مشرکین کو نجس ہونیکی ہی جہت سے مسجد الحرام مین

جانیکا حکم نہین ہی اسواسطے کہ مشرکین نجاست مین مثل خوک اور سگ کے ہین اور مسجد مین نجاست مطلق کی رکہنے کا حکم نہین ہی تر ہو یا خشک
ہو بلکہ مسجد مین نجاست کا داخل کرنا بہی درست نہین ہی اگرچہ مسجد کی زمین کو وہ نجاست نہ لگے اور آلودہ نکرے جیسے کہ کوئی کپڑے مین یا بدن
مین نجاست کو لگا کر جاوے خواہ تر ہو وہ نجاست خواہ خشک ہو چنانچہ شرایع اور جامع عباسی وغیرہ مین لکہا ہی کہ نہین جائز ہے داخل کرنا
نجاست کا طرف اسکے ہر چند مسجد کو وہ نجاست نہ لگے اور یہ جو بعضے علما کہتے ہین کہ نجاست متعدیہ کو مسجد مین داخل نکرے مراد اس سے
یہ ہے کہ بدن یا کپڑے مین نجاست کو لگا کر یا اور کسیطرح سے اسطور لیکر نجاوے کہ وہ نجاست مسجد کی زمین کو پہنچے اور اسکو نجاست سے آلودہ
کرے خواہ تر ہو وہ نجاست خواہ خشک ہو اسواسطے کہ معنی تعدی کے گزشتن چیزے ازیکے بدیگرے ہین چنانچہ صراح مین لکہا ہی خواہ تر ہو
وہ چیز خواہ خشک ہو اسطرح سے نجاست کو لیکر نجاوے کہ وہ اسکے پاس سے گزر کر مسجد کی زمین کو پہنچے اور یہ مراد تعدی سے نہین ہی کہ تر
نجاست کو مسجد کی زمین تک نہ پہنچاوے اور خشک کے پہنچانیکا کچھ مضایقہ نہین ہی اسواسطے کہ اگر خشک نجاست کا مسجد کی زمین پر رکہنا
جائز ہو تو چاہیے کہ معاذ اللہ گوہ خشک کے ٹوکرے بہر کر مسجد مین ڈہیر لگا دین اور ایک مزبلہ اور کوڑا اسکو بنا دین اور یہ وہ امر ہے کہ جسکا
کوئی مسلمان قائل نہوگا اور یہ ان مسجدوں کا ذکر ہے کہ جو سوائے مسجد الحرام کے اور مسجدین ہین اور خدا تعالی تو مسجد الحرام کو فرماتا ہی کہ جو
افضل ہی سب مسجدوں سے کہ اسمین سب مشرکین داخل نہوں پس مشرکین مثل گوہ خشک کے ہین جیسے کہ مسجد مین گوہ خشک کو نہین
ڈال سکتے ہین ایسے ہی مشرکین کو مسجد مین جگہہ نہین دے سکتے کہ وہ اوسمین پہرین اور بیٹہرین اور درمیان علماء اہل سنت کے نجاست مشرکین
مین جو کہ بت پرست ہین اختلاف ہی تفسیر بیضاوی مین لکہا ہی اور ابن عباس سے روایت ہی کہ مشرکین نجس العین ہین مثل کتون کے اور
یہی مذہب امام شافعی کا ہی لیکن ابو حنیفہ کے نزدیک مشرکین پاک اور طاہر ہین اور چہوے ہوے اونکی تر چیز بہی پاک ہی اور اون کا
جہوٹا بہی طاہر ہی خواہ خاکروب ہووے وہ خواہ چمار ہو سب پاک اور طاہر ہین اور منتہی الارب مین قول عمر بن عبد العزیز کا لکہا ہی کہ
مشرکین مثل سگ اور خوک کے نجس العین ہین اور یہی قول حسن کا ہی اور امام مالک کے نزدیک سور مشرک کا نجس ہی اور امام رازی نے تفسیر کبیر
لکہا ہی کہ یہہ آیت نص صریح ہی مشرکین کے نجس ہونیکی اور دلالت کرتی ہی اس امر پر کہ مشرکین نجس ہین اور مومنین نجس نہین ہین اور ایک قوم
نے یعنی حنفیون نے قضیہ کو عکس کر دیا ہی اور کہا ہی کہ مشرک طاہر ہی اور مومن حالت جنابت اور حدث مین نجس ہی اور گمان کیا ہی اوس
قوم نے کہ مشرکین کے اعضا کا استعمال کیا ہوا پانی پاک اور پاک کرنیوالا ہی اور جو پانی کہ مسلمانون کے اعضا مین استعمال کیا جاوے وہ نجس ہی نجاست
غلیظہ اور یہہ امر عجائب و غرائب مین سے ہی یہانتک تہا قول امام رازی کا اور بعضے حنفی کہتے ہین کہ مشرکین خود تو پاک ہین لیکن ایمان اور
اعتقاد اونکا نجس ہے ہم کہتے ہین کہ خدا تعالی تو مشرکین کو نجس فرماتا ہی اگرچہ اونکے اعتقاد کی جہت سے ہو اور ظاہر اس آیت کا بہی یہی دلالت
کرتا ہی کہ مشرکین نجس ہین اب ہمکو کونسی ضرورت باعث اس امر کی ہی کہ ہم اونکو پاک اور طاہر جانین آیت مین تاویل کرین اور کہین کہ وہ
خود تو پاک ہین اور اعتقاد اونکا نجس ہے اور بعضے کہتے ہین کہ نجاست مشرکین کی حکمی ہی مثل نجاست جنب اور حائض کے اور شیعون کے مذہب
مین مشرکین نجس العین ہین پس اس صورت مین اونکے ہاتہ لگی مس کی ہوئی تر چیز بدن کو یا کپڑے کو لگ جاوے تو جبتک کہ اوسکو پاک نہ
کر لیوین تو نماز اوس نجس بدن یا نجس کپڑے سے صحیح نہوگی اور سوا اسکے گناہ بہی ہوگا کہ نجاست سے نماز پڑہی بہت تعجب ہے کہ ہزارون شیعہ
اس ملک کے ہندو کا مس کیا ہوا کہانا اور گہی اور دہی اور شیرینی وغیرہ کو کہاتے ہین اور بدون پاک کرنے ہاتہ اور منہ کے اوس نجس ہاتہ
اور موہنہ سے نماز پڑہتے ہین اور یہہ خیال نہین ہی کہ ہمکو گناہ ہوتا ہے اور نماز ہماری درست نہوئی اور ہر چند حنفی اہل سنت کے مذہب مین
مشرکین نجس نہین ہین لیکن اکثر اونکی خدمت مین یہہ ہی کہ جسوقت وہ تمکو مثل خاکروب اور چمار کے ناپاک جانتے ہون اور دور سے
تمکو پانی پلاتے ہون اور دور سے تمہارے ہاتہ پر کہانا ڈالتے ہون جیسے کہ دور سے خاکروب اور چمار کے ہاتہ پر کہانا ڈالتے ہین اور سگ اور

اور خوک کو زیادہ نکوہش جانتے ہین اور ایسا امر عمل مین نہین لاتے ہین مگر کو مسلمان سمجھ کر اور یہی اُن شیعون کو کہا جاتا ہے کہ جو اُنکی تزویرون سے
پرہیز نہین کرتے ہین کہ وائے تمہاری اس دینداری پر اے مسلمانو اور افسوس ہے کہ تم مین کچھ غیرت اور حمیت دین کی نہین ہے کہ ایسی حالت
مین تم اُنکا کھانا اور پانی نوش جان کرتے ہو کہ تم سے بالکل غیرت اسلام کی جاتی رہی اور منقول ہے کہ مشرکین کو جو ممانعت ہوئی مسجد الحرام مین
داخل ہونے کی تو مسلمانون نے کہا کہ یا رسول خدا اگر مشرکین موسم حج مین نہ آئینگے اور غلہ نہ لائینگے تو ہماری تجارت جاتی رہیگی اور کہا تنگی ہم پر
ہو جائیگی اور منافع ہمارے موقوف ہو جائینگے خدا تعالی نے اُنکے جواب مین یہ آیت نازل کی چنانچہ فرماتا ہے کہ وَاِنْ خِفْتُمْ عَیْلَةً
اور اگر ڈرتے ہو تم مفلسی سے اے مکہ والو بسبب منع کرنے مشرکین کے مسجد الحرام کے داخل ہونے سے تو فَسَوْفَ یُغْنِیْکُمُ اللّٰهُ پس قریب
ہے کہ تونگر کردیگا تم کو خدا مِنْ فَضْلِهٖٓ اِنْ شَآءَ فضل اپنے سے اگر چاہیگا کسی اور وجہ سے اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ تحقیق کہ خدا جاننے والا
ہے احوال بندون کا حَکِیْمٌ صاحب حکمت ہے کہ موافق مصلحت کے کرتا ہے اور ایک دروازہ بند کرتا ہے تو دوسرا دروازہ روزی کا کھولتا ہے اور
ابن مسعود کے قرآن مین لکھتے ہین کیجگہ عائلة تھا اور خدا تعالی نے فرمایا ہے کہ اگر چاہیگا تو تمکو تونگر کردیگا یہ اسواسطے فرمایا کہ سب کو نہین بالکل
استاحل کرین اور تونگری کے حاصل کرنے مین رغبت خدا کیطرف کرین اور تنبیہ ہے اس امر پر کہ خدا تعالی تفضل کرنیوالا ہے اور تونگری وعدہ کی ہوئی
اور فراخی روزی کی بعضون کے واسطے ہے اور بعضے کو نہین ہے اور کسی سال مین ہے اور کسی سال مین نہین ہے اور خدا تعالی نے وعدہ اپنا وفا کیا اور
کثرت سے بارش ہوئی اور اہل یمن کو توفیق دی کہ وہ ایمان لائے اور مکہ مین غلہ لیکر آئے اور بعد اسکے اور شہر فتح ہوئے اور غنیمتین ہاتھ لگین اور
چارون طرف سے غلہ وغیرہ سوداگری کی جنسین آنے لگین اور اب خدا تعالی اہل الکتاب سے جزیہ کا حکم کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے قَاتِلُوا الَّذِیْنَ جنگ
کرو تم اُن لوگون سے کہ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ نہین ایمان لاتے ہین وہ ساتھ خدا کے اور نہ ساتھ دن
آخرت کے یعنی یہود کہ وہ خدا کے قائل ہین اور نصاریٰ کہ تین خدا کے قائل ہین اور یہود کہتے ہین کہ بہشت مین کھانا اور پینا نہوگا اور نصاریٰ کہتے
ہین کہ قیامت کو اُن جسمون سے نہ اٹھینگے اور کہتے ہین کہ بہشت ہمارے لئے مخصوص ہے اور آتش دوزخ ہمکو مس نہ کریگی پس ایمان اُنکا
جیسے کہ چاہیے قیامت پر نہین ہے وَلَا یُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ اور نہین حرام کرتے ہین وہ اُس چیز کو کہ حرام کی ہے خدا نے
وَرَسُوْلُهٗ اور پیغمبر اسکے نے مثل شراب اور خوک کے اور جس چیز کا کہ حرام ہونا قرآن اور حدیث سے ثابت ہے اور یہ معتقد اپنے پیغمبر کے نہین
ہین اور اُن امور کو تحلیل نہین کرتے ہین جو اُنکے مذہب مین حرام ہے اور فرماتا ہے خدا کہ وَلَا یَدِیْنُوْنَ دِیْنَ الْحَقِّ اور نہین قبول کرتے ہین وہ
دین حق کو کہ وہ اسلام ہے مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ اُن لوگون مین سے کہ دیئے گئے ہین وہ کتاب توریت اور انجیل یہ بیان واقع ہوا ہے
الذین لا یؤمنون کا یعنی جو لوگ ایمان نہین لاتے ہین اہل الکتاب مین سے خدا پر اور روز قیامت پر اور نہ حرام کرتے ہین اُس چیز کو کہ حرام کی ہے
خدا نے اور پیغمبر اسکے نے اور دین حق کو وہ قبول نہین کرتے ہین اُن سے تم لڑو اور جہاد کرو حَتّٰی یُعْطُوا الْجِزْیَةَ یہانتک کہ دیوین
وہ جزیہ کو تنگ ہوکر عَنْ یَّدٍ ہاتھ اپنے سے یعنی مال جزیہ کا وہ اپنے ہاتھون سے دیوین ہر ایک آدمی اُنمین سے نہ وکیل اُنکا تا کہ
اپنے ہاتھ سے دینا موجب خفت اور خواری کا واسطے اُنکے ہو چنانچہ فرماتا ہے وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ۝ اور حال یہ ہے کہ وہ ذلیل ہونیوالی
ہون کہ اُنکے ہاتھ سے جزیہ لو اُنکو یہانتک کہ جبتک کھڑے رہین بیٹھے رہین اور بدون اداکئے ہوئے جانے نہ پاوین پس جو شخص کہ دار الاسلام مین ہے
نہین قبول کیا جاویگا اُس سے مگر جزیہ یا قتل اور جس وقت قبول کرین وہ جزیہ کو تو حرام ہے اسیر کرنا اُنکا اور حرام ہین مال اُنکے اور حلال
ہے نکاح اُنکا لیکن نکاح دائمی مین اختلاف ہے اور جو کوئی کہ دار الحرب مین ہے اُن لوگون مین سے تو حلال ہے اسیر کرنا اسکا اور مال اسکے اور
نہین حلال ہے نکاح اسکا اور نہین قبول کیا جاویگا اُس سے مگر داخل ہونا اسلام مین یا جزیہ یا قتل اور حضرت صادق علیہ السلام سے کسی نے
پوچھا کہ مجوس کیونسے ہین کوئی پیغمبر تھا فرمایا کہ ہان کیا تجھکو خبر نہین کہ رسول خدا صلعم نے مکہ کے لوگون کو لکھا کہ اسلام کو قبول کرو یا لڑو اُن

لوگون نے جواب مین لکہا کہ ہمسے جزیہ لیلو اور ہمکو چہوڑ دو کہ ہم بتون کی پرستش کرین سو محمد صلعم نے انکو لکہا کہ مین جزیہ نہین لیتا ہون مگر اہل
کتاب سو ان لوگون نے حضرت کی تکذیب کی ارادہ سے پہر لکہا کہ تو اگر اہل کتاب ہی سے جزیہ لیتا ہے تو مجوس سے کسواسطے لیتا ہو کہ وہ تو
اہل کتاب مین سے نہین مین حضرت نے انکو لکہا کہ مجوس کا ایک پیغمبر تہا کہ اسکو انہون نے قتل کیا اور ایک کتاب انکی تہی کہ وہ پیغمبر اس کتاب
کو لیکر آیا تہا بارہ ہزار جلدین کا وے کے اس کتاب کو انہون نے جلا دیا پس وہ بہی اہل کتاب ہین اور دوسری روایت مین ہے کہ عورتون پر
جزیہ نہین ہے اور نہ لڑکون پر جزیہ ہے اسواسطے کہ دار الحرب مین انکو قتل کرنیکو رسول خدا صلعم نے منع کیا ہو مگر یہ کہ وہ بہی لڑین مردون کے
ہمراہ ہو کر تو انکا بہی قتل یا جزیہ چاہیے اور جسوقت دار الحرب مین ان کا قتل جائز نہو تو دار السلام مین بطریق اولا ہوگا اور جب ان کا
قتل ممکن نہوا تو جزیہ بہی اونپر نہوگا اور مرد اگر جزیہ نا دینگے تو خون ان کا مباح ہوا اور ایسے ہی زمین گیر اور اندہے اور نہایت بوڑہے سے جزیہ
نہین لیا جاتا کہ دار الحرب مین انکے قتل کا حکم نہین ہوا اور تعین جزیہ کے ہر ایکسے امام کی رائے پر ہے اور کہتے ہین کہ یہودی مدینہ کے
حضرت عزیر کو خدا کا بیٹا کہتے تہے نہ کل یہودی اور کہتے ہین کہ وہ یہودی گذر گئے اب نہین ہین اور وجہ حضرت عزیر کو پسر خدا کہنے کی یہ ہے
کہ جسوقت حضرت عزیر بخت نصر کی قید سے چہوٹ کر آئے اور اپنی قوم مین جا کر انہون نے دعویٰ نبوت کا کیا تو لوگون نے انکو راست گو
نجانا اور معجزہ انکا یہ تہا کہ پانچون انگلیون پر پانچ قلم باندہکر توریت کو پانچون قلمون سے از بر لکہدیتے تہے جسوقت انہون نے توریت کو
زبانی لکہدیا تو لوگون نے شبہہ کیا اور کہا کہ ہم کیا جانین کہ یہ توریت ہے ہم مین کوئی توریت کا پڑہنے والا نہین ہو ایک شخص نے کہا
کہ مین نے اپنے باپ سے سنا ہے اور اسنے اپنے باپ سے سنا ہے کہ بخت نصر کے زمانہ مین اسنے توریت کو ایک ظرف مین کر کے پہاڑ کی
سوراخ مین رکہدیا تہا چند آدمی جمع ہو کر وہان گئے اور اس توریت کو وہان سے نکال کر لائے اور حضرت عزیر کی لکہی ہوئی توریت سے
اسکا مقابلہ کیا تو ایک لفظ کا فرق نپایا اسوقت ان لوگون نے کہا کہ تمام توریت کا از بر کرنا یاد بشر کا کام نہین ہے کہ وہ بہت بڑی کتاب ہے
اور نہایت مشکل ہے حقتعالی نے بعد سو برس کے توریت کو عزیر کے دل مین ڈالا ہے اسواسطے کہ عزیر خدا کا بیٹا ہے اور قصہ اس کا مفصل
سورہ بقر مین او کالذی مر علی قریۃ کی تفسیر مین گذر گیا ہے اور حضرت عزیر بیٹے شرحیا کے تہے اولاد لاوی بن یعقوب مین سے اور چودہوین
پشت انکی ہارون بن عمران تک پہنچتی تہی غرض کہ یہودیون نے خدا کا بیٹا کہا تہا اور عیسیٰ کو نصاریٰ نے خدا کا بیٹا کہا تہا اس گمان سے
کہ فرزند بدون باپ کے پیدا نہین ہو سکتا اور یہ کہ بحکم خدا جو مردون کو وہ زندہ کرتے تہے اور مادرزاد اندہے اور مبروص کو جو اچہا کرتے تہے
اسواسطے انکو خدا کا بیٹا کہا حالانکہ نہ خدا کو فرزند کی ضرورت ہے نہ بی بی کی اوسکی ذات واحد یکتا شریک سے بری ہے علاوہ اسکے
خدا کی ذات قدیم ہے اور یہ حادث ہین کیونکہ ایک وقت وہ تہا کہ عزیر اور عیسیٰ کا وجود بہی نہ تہا چنانچہ خدا تعالی انکے
قول باطل کو بیان کرتا ہے **وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللّٰهِ** اور کہا یہودیون نے کہ عزیر بیٹا خدا کا ہے **وَقَالَتِ
النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللّٰهِ** ط اور کہا نصرانیون نے کہ مسیح بیٹا خدا کا ہے **ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ** یہ کہنا انکا **بِأَفْوَاهِهِمْ** ساتہ مونہون
انکے کے ہے کہ واقع مین اسکی کچہہ حقیقت نہین ہے اور نہ اسکے واسطے کوئی وجود ہے **يُضَاهِئُونَ** مشابہ ہوتے ہین وہ **قَوْلَ الَّذِينَ
كَفَرُوا مِنْ قَبْلُ** کہنے ان لوگونکو کہ کافر ہوئے ہین وہ پہلے اس سے **قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ** ہلاک کیو انکو خدا اور رحمت اپنی سے دور کیو
أَنَّى يُؤْفَكُونَ کیونکر پلٹائے جاتے ہین حق سے طرف باطل کے کہ باوجود ہونے دلائل وحدانیت اور پاکیزگی خدا کے عزیر اور عیسیٰ کو کہ جو
ممکنات مین سے ہین خدا کا بیٹا کہتے ہین اور عزیر کو عاصم اور کسائی اور یعقوب نے تنوین سے پڑہا ہے اور باقیون نے بدون تنوین کے
اور یضاہئون کو عاصم نے ہمزہ سے پڑہا ہے اور باقی قاریون نے بدون ہمزہ کے اور فرماتا ہے خدا کہ **اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ** پکڑا انہون نے
یعنی اختیار کیا ان یہود اور نصاریٰ نے علمائے اپنے کو **وَرُهْبَانَهُمْ** اور عابدون اپنے کو **أَرْبَابًا** پروردگار اپنے **مِنْ**

دُوْنِ اللّٰهِ سوائے خدا معبود حق کے کہ حلال اور حرام کے مقدمہ مین اور انہون نے فرمانبرداری کی اُن عالمونکی اور عابدون کی جیسے کہ خدا کی فرمانبرداری کرنی چاہئے کہ جسکو اُنہون نے حلال کردیا اُن لوگون نے اُسکو حلال جانا اور جسکو حرام کردیا اُسکو اُنہون نے حرام جانا وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ اور بنا لیا اُنہون نے خدا عیسی پسر مریم کو کہ اُسکو خدا کا بیٹا کہا وَمَآ اُمِرُوْٓا اور نہین حکم کیے گیے ہین وہ یہود اور نصارائے یا علماء اور عابد اور عیسی اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا مگر یہ کہ پرستش کرین وہ معبود یکتا کو کہ وہ خدا ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہین ہے کوئی معبود سزاوار پرستش سوائے اُسکے سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ پاک ہے وہ اُس چیز سے کہ شریک کرتے ہین وہ امام محمد باقر و جعفر صادق علیہما السلام نے فرمایا ہے کہ یہود و نصارائے نماز اور روزہ اپنے عالمون اور عابدون کے واسطے نہین بجا لاتے تھے بلکہ اُنکے حلال کرنیکو تو اُنہون نے حلال جانا ہے اور حرام کرنیکو اُنکے حرام جانا ہے اور تمام امر اور نہی مین اُنہون نے اُن کی فرمانبرداری کی ہے اسی طرح سے اُنہون نے اُن کی عبادت کی ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ قسم ہے خدا کی کہ اُن علماء اور عابدون نے اپنی پرستش کیطرف اُنکو نہین بلایا ہے اور اگر اپنی پرستش کیواسطے اُنسے کہتے تو وہ ہرگز قبول نکرتے لیکن اُنہون نے اُنکے حلال کیے ہوے کو حلال جانا ہے اور اُنکے حرام کیے ہوے کو حرام جانا ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ عیسی کی اُنہون نے نافرمانبرداری کی اور اپنے دل مین اُنہون نے اُسکو بہت بڑا جانا یہانتک کہ گمان کیا اُسکو کہ یہ فرزند خدا کا ہے اور ایک گروہ نے اُسکو کہا کہ وہ تیسرا تین مین کا ہے اور ایک گروہ مین اُنہین سے اُسکو کہا کہ وہ خدا ہے اور علمائے اور عابدون کی اُنہون نے فرمانبرداری کی اور جس چیز کی طرف اُنکو اُنہون نے بلایا اُسکو وہ بجالائے پس اُنہون نے اُن علماء اور عابدون کو اُنکی فرمانبرداری کرنیکی جہت سے پروردگار اپنا ٹھیرایا اور بہ سبب ترک کرنیکے حکم خدا کو اور اُسکی کتابون اور پیغمبرون کو پس ڈالدیا اُنہون نے اُن سب کو پس پشت اپنے اور فرمایا ہے خدا نے يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا اور ارادہ کرتے ہین وہ یہود اور نصارائے یہ کہ بجھا دین وہ نُوْرَ اللّٰهِ نور خدا کو کہ وہ وحدانیت خدا یا نبوت پیغمبر آخر الزمان ہے یا قرآن ہے بِاَفْوَاهِهِمْ ساتھ مونہون اپنے کے شرک کی باتین کرکے وَيَاْبَى اللّٰهُ اور منع کرتا ہے خدا اور انکار کرتا ہے اور نہین پسند کرتا ہے اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ مگر یہ کہ تمام کرے وہ نور اپنے کو کہ دین کو روشن کرے کلمہ توحید کو بلند کرے اور اسلام کو عزت دیگر وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ اگرچہ مکروہ جانین کفار اس امر کو اور یابی کہ انکار اور جحد کے واسطے ہے اُسمین سے نفی نکلتی ہے اسواسطے اُسکے بعد الا استثناء کا لفظ آیا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ تقدیر اُسکی یہ ہے کہ یابی اللہ کل شئ الا اتمام نورہ اور اسی قول کو پسند کرتے ہین اور نور کے تمام کرنیمین فرماتا ہے کہ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ وہ خدا وہ شخص ہے کہ بھیجا اُسنے پیغمبر اپنے کو کہ وہ محمد صلعم ہے واسطے تمام کرنے اُس نور کے بِالْهُدٰى ساتھ ہدایت کے کہ وہ قرآن ہے وَدِيْنِ الْحَقِّ اور ساتھ دین حق کے کہ وہ اسلام ہے لِيُظْهِرَهٗ تاکہ غالب کرے وہ اُس دین کو عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ اوپر دین کے کل اُس دین کے یعنی سب دینون پر اُسکو غالب کرے وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ اگرچہ مکروہ جانین مشرکین اور ناخوش ہون اس دین سے کہ وہ بعد نزول عیسی اور ظہور مہدی کی ہے کہ اُسوقت سوائے دین محمدی کے کوئی دین زمین پر باقی نرہیگا اور امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ غلبہ دین اسلام کا کل دینون پر وقت خروج مہدی علیہ السلام کے ہے اور اُسوقت کوئی ایسا آدمی نہوگا کہ قائل نبوت محمد صلعم کا نہو اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ واللہ ہنوز تاویل اس آیت کی ظاہر نہین ہوئی ہے اور نہین ظاہر ہوگی وہ یہانتک کہ خروج کرے قائم علیہ السلام پس جسوقت وہ خروج کریگا تو کوئی کفر کرنیوالا خدا کا باقی نرہیگا اور نہ شرک کرنیوالا امام کا مگر کہ مکروہ جانیگا وہ اُسکے خروج کو اور اسلام غالب ہوگا یہانتک کہ اگر کافر اور مشرک پتھر کے اندر ہوگا تو وہ پتھر کہدیگا کہ اے مومن میرے شکم مین کافر ہے مجھکو توڑ اور اُسکو قتل کر اور حضرت صادق علیہ السلام کی حدیث مین ہے کہ فرعون نے حضرت موسی کی طلب مین

حاملہ عورتون کے شکم چاک کروا ڈالے اسیطرح بنی اُمیہ اور بنی عباس جسوقت واقف ہوئے کہ زوال ملک اُمرا اور ظالمون کا اُنہین
سے قائم علیہ السلام کے ہاتھ سے ہوگا تو اُنہون نے ہمسے عداوت کہڑی کی اور بنوالی اُنہون نے تلوارین اہلبیت رسول کی قتل
کیواسطے اور اُنکی نسل کے منقطع کرنیواسطے قائم علیہ السلام کے قتل کی طمع مین پس انکار کیا خدا نے اس سے کہ ظاہر کرے امر اپنے کو واسطے
کسی کے ظالمون مین سے مگر یہ کہ تمام کرے نور اپنے کو اگرچہ مکروہ جانین مشرکین اور رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ نہ باقی رہیگا روے زمین
پر کوئی گہر ڈیرہ چاہے وہ مگر کہ داخل کریگا خدا اُس گہر مین اسلام کو یا تو ساتھ عزت عزت والیکے اور یا ساتھ خواری خوار کے۔ الحدیث اور
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ قائم ہمارا النصرت کیا گیا ہے اپنے رعب سے اور لپٹ جائیگی واسطے اُسکے زمین اور ظاہر ہوجائینگے
واسطے اُسکے خزانے جو کہ زمین کے اندر پوشیدہ ہین اور پہنچیگا غلبہ اُسکا مشرق اور مغرب مین اور غالب کریگا خدا سبب اُسکے اپنے دین
کو سب دینون پر پس باقی نہ رہیگا زمین پر کوئی ویرانہ مگر کہ آباد کریگا وہ اُسکو اور نازل ہوگا روح خدا عیسی بن مریم آسمان سے پس
نماز پڑہیگا وہ پیچہے اُسکے یعنی قائم علیہ السلام کے اور امیر المومنین علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ غائب ہوگا صاحب الامر بسبب ظاہر
ہونے ایک غدار کے واسطے اُسکے کہ دلون پر لوگون کے ایک فتنہ ہوگا یہانتک کہ جو آدمیون مین سب سے زیادہ قریب اُسکا ہوگا وہی
اُسکی عداوت مین زیادہ سخت ہوگا اور اُسوقت مین خدا تعالی اُسکی مدد کریگا ایک لشکر سے کہ نہ دیکہوگے تم اُس لشکر کو وہ لایکہ
ہونگے اور غالب کریگا خدا اپنے پیغمبر کے دین کو اُسکے ہاتہون سے سب دینون پر اگرچہ مکروہ جانین اُسکو مشرکین اور اسیطرح کی روایتین بہت
ہین اور اب خدا تعالی یہود اور نصاریکے علما اور عابدون کے حال سے خبر دیتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا
وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو اِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَ الرُّهْبَانِ تحقیق کہ بہت علما اور عابد اور زاہد یہود اور نصاری کے البتہ
لَیَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ البتہ کہاتے ہین وہ مال آدمیون کے یعنی لیتے ہین مال آدمیون کے بِالْبَاطِلِ ساتھ باطل کے
کہ وہ رشوت ہے احکام خدا کے بدل دینے کی وَ یَصُدُّوْنَ اور باز رکہتے ہین وہ آدمیون کو اور بند کرتے ہین عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ راہ خدا
کے سے کہ وہ دین اسلام ہے اور لوگون سے کہتے ہین کہ تم اسلام مین داخل مت ہوا اور مسلمان مت ہو اور فرماتا ہے خدا کہ وَ الَّذِیْنَ
اور جو لوگ کہ اہل کتاب اور مسلمانون مین سے ازراہ بخل اور حرص کمیت سے یَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ جمع کرتے ہین وہ سونیکو
اور چاندی کو وَ لَا یُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اور نہین خرچ کرتے وہ اُسکو بیچ راہ خدا کے فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ پس
خوشخبری دے ہمکو تو اُنکو اے محمد صلعم ساتھ عذاب دردناک کے یَّوْمَ یُحْمٰى جسدن کہ گرم کیا جاے اور دہکایا جاے عَلَیْهَا اوپر اُن خزانون
فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ بیچ آتش دوزخ کے فَتُكْوٰى بِهَا پس داغے جاوینگے ساتھ اُن خزانون گرم کے جِبَاهُهُمْ پیشانیان اُنکی
کہ فقیرون کو دیکہکر اُن پیشانیون مین چین ڈالتے تھے وَ جُنُوْبُهُمْ اور پہلو اُنکے کہ محتاج لوگون سے پہلو تہی کرتے تھے وَ ظُهُوْرُهُمْ اور
پیٹہین اُنکی کہ مسکینون کو دیکہکر اُنکو پہیر لیا کرتے تھے اور کہا جائیگا اُنکو اُس روز کہ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ یہ وہ چیز ہے کہ جمع کی تہی تمنے اور خزانہ کر
اُسکو رکہا تہا تمنے لِاَنْفُسِكُمْ واسطے نفسون اپنے کے یہ ارادہ کرکے کہ اُس سے ہم آئندہ کو فائدہ حاصل کرینگے اپنے نفسون کے آرام
اور راحت کیواسطے اور اب اُس سے نہایت ضرر ہے نفسون کیواسطے فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ پس چکہو تم عذاب اُس چیز کا
کہ تہے تم جمع کرتے اور الذین یکنزون باعتبار عطف کے ان کا اسم ہے اور مرفوع بہی ہوسکتا ہے جملہ مستانفہ ہوکر اور ولا ینفقونہا کی ضمیر مونث کی
مرجع مین کئی وجوہ ہین ایک توجیہ کہ باعتبار دلالت کرنے کلام کے کنوز کی طرف پہرتی ہے جو کہ اُسمین سے سمجہا جاتا ہے اور ایک وجہ یہ ہے کہ
جسوقت ذہب اور فضہ کا ذکر ہوا تو اُسنے اموال پر دلالت کی اس صورت مین اموال کیطرف پہرےگی اور ایک وجہ یہ ہے کہ ضمیر کے پہرنے مین
ایک مرجع پر اکتفا کرکے اختصار کیواسطے اور فضہ قریب تہا اُسکی طرف پہرے اور یحمی کا فاعل نار ہے نار کو حذف کرکے طرف علیہا کی اسناد

امام محمد باقر علیہ السلام سے قائم کے ظہور کا ذکر

کردیا ہے اور یہ آیت مال مطلق کی جمع کرنیمین ہے کہ مال کو جمع کرکے راہ خدا مین اُس مین سے نہ دیوے خواہ زکوٰۃ اُسکی ادا کی ہو خواہ ادا نکی
ہو خواہ سکہ دار ہو خواہ بے سکہ ہو اسواسطے کہ قرآن مین مطلق سونے اور چاندی کا ذکر ہے اور بعضے کہتے ہین کہ یہ آیت زکوٰۃ کے مقدمہ مین ہے
جو شخص کہ مال کو جمع کرے اور زکوٰۃ کہ حق خدا ہے اُسکو اُسمین سے ادا کرے تو اُسکا یہ عذاب ہی لیکن اُسوقت سونے اور چاندی کو مقید کرنا یہ نکلا
اور مراد اُس سے یہ ہوگی کہ وہ سونا اور چاندی سکہ دار ہو اور اُسکو جمع کیا ہو اور زکوٰۃ اُسکی ادا نہ کی ہو تو اُسکے واسطے یہ عذاب ہے اور روایتین
بھی دونو قولون کے موافق ہین جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر چار ہزار سے زیادہ ہو تو وہ کنز ہے خواہ زکوٰۃ اُسکی ادا کی ہو خواہ نکی
ہو اور اگر چار ہزار سے کم ہے تو وہ نفقہ ہے اور جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جس مال کی زکوٰۃ ادا نہ کیجائے وہ کنز ہے اگرچہ ظاہر مین کہا ہو
اور جس مال کی زکوٰۃ ادا کیجائے وہ کنز نہین ہے اگرچہ زمین مین مدفون ہو اور ابوذر سے روایت ہے فرمایا کہ مینے رسولخدا صلعم سے سنا ہے فرماتے
تھے کہ یہ آیت زکوٰۃ دینے والون کے حق مین نازل ہوئی ہے اُس درہم اور دینار سے کہ جسکی زکوٰۃ نہین دی ہے داغ کرینگے اُس روز کہ مقدار
جسکی پچاس ہزار سال کی ہے اور اگر اونٹون والون نے زکوٰۃ اونٹون کی نہین دی ہے تو اُن لوگون کو صحرائی محشر مین اوندھا ڈالا
جائیگا اور اُن کے اوپر وہ اونٹ چلائے جائینگے اور جب سب اونٹ پھر لینگے تو پھر اُنکے اوپر سے اونٹ چلائے جائینگے ہمیشہ اُسی عذاب مین
رہینگے اور اسیطرح گائین اور بکریان کہ جنکی زکوٰۃ نہین دی ہے وہ ہمیشہ اُنکے اوپر پھرائے جائینگے اور سینگ اور لات اُنکے مارتے جائینگے یہانتک
کہ خدا حساب سے فارغ ہو اور ثوبان نے رسولخدا صلعم سے روایت کی ہے کہ جو کوئی مال جمع کرے اور زکوٰۃ اُسکی نہ دیوے خداتعالی اُس مال سے
ایک سانپ پیدا کریگا کہ اُسکے سر پر تین نقطے سیاہ ہونگے اور جسجگہ کہ وہ شخص جائیگا سانپ اُسکے ہمراہ ہوگا اور اُس سے جدا نہوگا وہ شخص کہیگا
کہ وائے تجھپر تو کون ہے کہ میرے ہمراہ ہی نہین چھوڑتا ہے سانپ اُسکو جواب دیگا کہ مین خزانہ ہون تیرا کہ تو نے مجھکو جمع کیا تھا ہرگز تجھسے
جدا نہونگا یہانتک کہ تجھکو خورد برد کرون اور کہا جاون پس دونو ہاتھ اُسکے اپنے منہ مین لیکر توڑ ڈالے گا اور اسیطرح اُسکے سب اعضا منہ
مین لیکر توڑیگا اور نگل جائیگا یہانتک کہ تمام اعضا کا نوالہ کرجائیگا اور پھر اُسکو نکالے گا اور اسیطرح جیسے کہا جائیگا ہمیشہ اُسکو اسیطرح عذاب
رہیگا اور رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ درہم اور دینار نے ہلاک کیا اُن لوگون کو کہ جو پہلے تمسے تھے اور تمکو ہلاک کرینوالے ہین اور قمی نے اپنی
تفسیر مین لکھا ہے کہ عثمان نے کعب الاحبار کیطرف نظر کی اور اُس سے پوچھا کہ اے ابو اسحاق کیا کہتا ہے تو بیچ شخص کے کہ جسنے زکوٰۃ
مفروضہ اپنے مال مین سے ادا کی ہو اُس شخص پر بعد اسکے بھی کچھ واجب ہے کعب الاحبار نے کہا کہ کچھ واجب نہین ہے اگرچہ ایک خشت
سونیکی اور ایک خشت چاندی کی بنوا کر مال کو جمع کرے اُسپر کچھ واجب نہین ہے ابوذر نے یہ سنکر عصا اپنا اُٹھایا اور کعب الاحبار کے سر پر
مارا اور کہا کہ اے پسر یہودیہ کافرہ تیری قدرت ہے کہ تو احکام مسلمین مین دخل دیوے خدا کا قول زیادہ صادق ہے تیرے قول سے خدا نے
فرمایا ہو کہ والذین یکنزون الذہب والفضۃ یعنی خدا مطلق مال کو کہتا ہے کہ زکوٰۃ اُسکی ادا کی ہو یا نہ کی ہو اور اُسکو جمع کرے اور راہ خدا
مین اُسمین سے نہ دیوے تو واسطے اُسکے وہ عذاب ہے کہ جو قرآن مین لکھا ہے اور رسولخدا صلعم نے جسوقت یہ دو آیتین نازل ہوئین تو فرمایا کہ
ہلاک ہو جو سونا اور چاندی اور تین مرتبہ یہی کلمہ پڑھا اصحاب یہ سنکر سب پریشان ہوئے اور عرض کی کہ یا رسولخدا ہم کونسا مال کرین مال کے
جمع کرنیمین کہ جسکا انجام یہ ہوا اور وہ مذموم ہو فرمایا کہ دل شکر کرنیوالا اور عورت مومنہ کہ دین مین تمہاری مددگار ہو یعنی وہ ذخیرہ کہ جسمین
وبال نہو وہ اعمال صالحہ ہین پس عاقل دیندار وہ ہے کہ اگر لوگ زینت اور مال مین مصروف ہوئین تو وہ نیک اعمال کے جمع کرنیمین متوجہ ہو
مخفی نرہے حق یہ ہے کہ اگر مال حرام جمع کیا ہے تو اُسپر عذاب ہے خواہ زکوٰۃ اُسکی ادا کی ہو خواہ نہ کی ہو اور اگر مال حلال جمع کیا ہے اور زکوٰۃ
مفروضہ اُسمین سے ادا نہین کی ہے تو بھی عذاب ہے اور اگر زکوٰۃ اُسکی ادا کردی ہے تو پھر اُسپر کچھ واجب نہین ہے لیکن جو حاجت کا
دینا ہوگا اور بعد ادا کرنے زکوٰۃ مفروضہ کے پھر اُسمین سے کچھ دینا واجب تو نہین ہے مگر مستحب ہے کہ اپنے قریبون اور مومنین محتاجون کو اُسمین

تو بہتر ہے کہ موجب مزید ثواب ہے ورنہ جمع کرکے دنیا مین چھوڑ جانا اور راہ خدا مین اُسمین سے صرف نکرنا اگرچہ بعد ادائے زکوۃ کے موجب عذاب
کا تو ہوگا لیکن باعث حسرت اور ندامت کا ہوگا چنانچہ احادیث سے ثابت ہوا اور اب خدا تعالی مہینونکے شمار کا ذکر کرتا ہے کہ سال کتنے
مہینے ہین اور اُسمین کے مہینے حرام ہین کہ جنمین جنگ کرنا جائز نہین ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا
عَشَرَ شَهْرًا تحقیق شمار مہینون کے نزدیک خدا کے بارہ مہینے ہین فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ بیچ کتاب خدا کے کہ وہ لوح محفوظ ہے یا کتب
سابقہ یا اُسکے حکم مین اور مراد مہینون سے ماہ قمری ہین اور حقتعالی نے اکثر اعمال مسلمانونکے مثل روزہ اور حج اور عدہ وغیرہ کے انہین مہینون
پر مقرر رکھے ہین اور فرمایا کہ عدد اُنکے بارہ ہین یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ جسدن کہ پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو تب سے
بارہ ہین مِنْهَا اُن بارہ مین سے اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ چار مہینے حرام ہین کہ اُنمین اعدائے دین سے لڑنا نہ چاہیے مگر وہ سبقت کرین
تو مضایقہ نہین ہے اور چارون رجب اور ذیقعدہ اور ذیحجہ اور محرم ہین اور فرماتا ہے ذٰلِكَ یہ یعنی حرام کرنا اُن چارون کا الدِّیْنُ
الْقَیِّمُ وہ دین قائم اور درست ہے کہ دین ابراہیم اور اسمعیل کا ہے اور عرب کو وہ میراث مین پہنچا ہے اور محققین کہتے ہین کہ خدا تعالی
نے شمار مہینون کے کہ جسمین نکی معاش اور معاد خلایق کے متعلق ہے بندون پر نچھوڑا ہے اور فرمایا کہ عند اللّٰہ و فی کتاب اللّٰہ اور برجون کو
آسمان کی بھی خود اُسنے بارہ کیا اور ایسے ہی عدد نقبائے بنی اسرائیل کے بھی اپنی طرف منسوب کئے ہین چنانچہ فرمایا کہ وبعثنا منہم اثنا عشر
نقیبا اور بارہ چشمے جو موسی کے ہاتھ سے جاری ہوئے وہ بھی اُسی کے حکم سے تھے جیسے کہ فرمایا کہ فانفجرت منہ اثنتا عشرۃ عینا لیکن تعجب ہے کہ عدد
ائمہ دین کے صلاح معاش اور معاد خلایق کے اُسی سے متعلق ہے اور حقیت اور بطلان دین کا اُسپر موقوف ہے اُسکو بندون کے سپرد کیا
کہ جسکو چاہین امام بنا کر کھڑا کر دین اور خود تو اُسکو مقرر کرین اور پھر کہدین کہ یہ خلیفہ رسول کا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ فَلَا تَظْلِمُوْا فِیْهِنَّ پس
نہ ظلم کرو تم بیچ ان چار مہینون کے اَنْفُسَكُمْ نفسون اپنے پر اُن مہینون کی حرمت کا ہتک کرکے اور یا یہ کہ نہ ظلم کرو تم بیچ اُن بارہ مہینون کے
حرام کامون اور بری باتون کو اختیار کرکے اور ابن عباس کے نزدیک ضمیر فیہن کی بارہ ہی کیطرف پھرتی ہے اور فرماتا ہے کہ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِیْنَ
كَآفَّةً اور جنگ کرو تم مشرکین کل سے كَمَا یُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً جیسے کہ جنگ کرتے ہین وہ تم سے اور آپسمین اتفاق رکھتے
ہین اور کافہ مصدر ہے اور واقع ہوا ہے موضع حال مین اور احاطہ کرنیکے معنے مین ہے اور مشتق ہے کف سے اور کف بمعنی منع ہے اور کافہ پر الف
لام نہین آتا ہے اور فرماتا ہے وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ اور جانو تم کہ تحقیق خدا ہمراہ پرہیزگارون کے ہے اُنکی نصرت اور حمایت
کرنمین اور کہتے ہین کہ عادت کفار کی ایام جاہلیت مین یہ تھی کہ ہمیشہ لڑتے تھے اور لوٹ اور غارت کرتے تھے اور حرام مہینون مین جنگ نہین
کرتے تھے اور حضرت ابراہیم کے زمانہ سے یہی عادت اُنکی تھی لیکن بعد اُسکے اُنہون نے یہ کیا کہ جسوقت وہ جنگ مین مشغول ہوتے تھے اور ماہ
حرام آجاتا تھا تو وہ اُسکو حلال کر دیتے تھے اور اُسکے عوض مین اور کسی مہینے کو حرام کرتے تھے اسیطرح تمام سال مین چار مہینے حرام کرتے تھے لیکن
تخصیص نکرتے تھے کہ کونسا مہینا حرام ہے اُسی کا نام اُنہون نے نسی رکھا تھا اُس حال کو خدا تعالی بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ
اِنَّمَا النَّسِیْٓءُ سوائے اسکے نہین کہ تاخیر حرام ہونے ایک مہینے کے دوسرے مہینے کے ساتھ کہ حرام مہینے کو موخر کردینا حلال مہینے سے بدلکر
لوٹ مار کیواسطے زِیَادَةٌ فِی الْكُفْرِ زیادتی ہے بیچ کفر کے اسواسطے کہ خدا کے حرام کو حلال کرنا اور اُسکے حلال کو حرام کرنا کفر ہے
اور اُنہون نے اپنے اس کفر کو اُس کفر اصلی پر زیادہ کردیا ہے اور نسی کو ابو جعفر نے مشدد پڑہا ہے بغیر ہمزہ کے اور ابو جعفر محمد بن علی علیہما السلام
نے اُسکو مخفف پڑہا ہے بدون ہمزہ کے بر سکے وزن پر اور باقیون نے مد اور ہمزہ سے پڑہا ہے یُضَلُّ بِهِ گمراہ ہوتے ہین ساتھ اُس عمل
کے اور ابو قتیبہ نے اُسکو یضل بضم یا اور کسرہ ضاد پڑہا ہے اور کوفیون نے اُسکو سوائے ابوبکر کے بضم یا اور فتح ضاد پڑہا ہے یعنی گمراہ کئے جاتے ہین
ساتھ اس عمل کے الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وہ لوگ کہ کافر ہوئے یُحِلُّوْنَهٗ حلال کرتے ہین وہ اُس نسی کو کہ وہ تاخیر حرمت ایک مہینے

کی ہے دوسرے مہینے کے ساتھ پس حلال کرتے ہیں وہ اُسکو عَامًا ایک سال وَّيُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا اور حرام کرتے ہیں وہ اُسے
یعنی دوسرے سال میں لِّيُوَاطِـُٔوْا تاکہ موافق کریں وہ اور پورا کریں عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ شمار اُس چیز کو کہ حرام کی ہے خدا نے
چار مہینے جو خدا نے حرام کیے ہیں اُنکو پورا کردیں کہ وہ چار ہو جائیں جو کوئی مہینا کہ ہو اُسمیں کچھ خصوصیت کسی مہینے کی نہیں ہے فَيُحِلُّوْا
مَا حَرَّمَ اللّٰهُ پس حلال کرتے ہیں وہ اُس چیز کو کہ حرام کی ہے خدا نے کہ فقط عدد کا پاس رکھتے ہیں اور وقت کی رعایت نہیں کرتے
زُيِّنَ لَهُمْ سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْ آراستہ کیگئی ہے واسطے اُنکے بدی اعمال اُنکے کی کہ شیطان نے اُنکے اعمال بد کو مزین اور آراستہ کرکے
اُنکو دکھلایا ہے وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ خدا نہیں ہدایت کرتا ہے قوم کفار کو کہ دیدہ و دانستہ عناد کی جہت سے انکار کرتے
ہیں دلیلوں روشن کا بلکہ اُنکو اُنکے حال پر چھوڑ دیتا ہے اور یا یہ معنے ہیں کہ آخرت میں اُنکو بہشت کی راہ نہیں دکھلاتا ہے بلکہ اُنکے کفر کی جہت سے
دوزخ کی راہ اُنکو دکھلاتا ہے اور کہتے ہیں کہ نویں سال ہجرت کے جسوقت کہ رسول خدا صلعم جنگ حنین سے پھرے تو ارادہ جنگ تبوک کا کیا
اور اُن ایام میں ہوا بہت گرم تھی اور مدینہ کے آدمی بسبب قحط اور خشک سالی کے نہایت پریشان تھے جسوقت حکم پہنچا کہ اصحاب واسطے
جنگ مشرکین کے آمادہ ہو کر طرف تبوک کے روانہ ہوں تو لوگوں نے بسبب بُعد مسافت اور کثرت اعدا اور قلت زاد راہ اور حرارت ہوا
جانے سے کراہت کی اور روانہ نہوئے ہمراہ رسول خدا صلعم کے کاہلی کی اُنکے روانہ ہونیکی تاکید میں یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو مَا لَكُمْ کیا ہے واسطے تمہارے کہ واسطے بلند کرنے کلمۂ دین کے اِذَا قِيْلَ
لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ جسوقت کہا جاتا ہے واسطے تمہارے کہ باہر نکلو تم بیچ راہ خدا کے تو اثَّاقَلْتُمْ بھاری ہو جاتے ہو
تم اور کاہلی کرتے ہو اور مائل ہوتے ہو تم اِلَى الْاَرْضِ طرف زمین کے کہ اُس زمین سے تم باہر نہیں نکلتے ہو اَرَضِيْتُمْ
بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ کیا راضی ہوئے تم ساتھ زندگانی دنیا کے آخرت سے کہ دنیا کو دین پر مقدم جانتے ہو فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ پس نہیں ہے فائدہ زندگانی دنیا کا بیچ مقابلہ آخرت کے اور اُسکی نعمتوں کے اِلَّا قَلِيْلٌ مگر تھوڑا اور عنقریب فنا ہونیوالا
ہے اور عاقل فائدہ کثیر دائم آخرت کی کو چھوڑ کر اندک نفع دنیا کو کہ جو فانی ہے کیونکر اختیار کریگا اور فرماتا ہے کہ اِلَّا تَنْفِرُوْا اگر باہر نہ نکلو گے
تم اُس لڑائی کیواسطے کہ جسکا تم کو حکم ہوا ہے تو يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا عذاب کریگا تمکو خدا عذاب دردناک کہ دشمن کو تمپر فتح دیوے
یا قحط سے تمکو ہلاک کرے وَّيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ اور بدل دیگا وہ تمکو ایک قوم سے کہ غیر تمہارے ہوں اور وہ قوم بہتر اور زیادہ فرمانبردار
تم سے ہوں اور وہ قوم فارس کے ہی قوم سلمان فارسی کی چنانچہ حدیث میں آیا ہے وَّلَا تَضُرُّوْهُ شَيْــًٔا اور نہ ضرر پہنچا سکوگے تم
اُسکو کچھ کہ وہ خدا غنی اور غالب مطلق ہے وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور خدا اوپر ہر چیز کے قادر ہے کہ جو چاہے سو کرے اور تمہاری
نصرت کا وہ محتاج نہیں ہے وہ اپنے رسول کی خود نصرت کریگا اور بعضی روایتوں میں سبب ان آیتوں کے نزول کا اسطرح سے لکھا ہے
کہ کچھ آدمی شام سے غلہ وغیرہ مال تجارت لیکر مدینہ میں آئے تھے اور اُنہوں نے مدینہ میں یہ مشہور کیا تھا کہ روم کے آدمی جمع ہوئے ہیں اور
ارادہ اُنکا رسول خدا صلعم سے جنگ کرنیکا ہوا اور ایک لشکر عظیم جمع ہوا ہے اور ہرقل بادشاہ روم کا اپنے لشکروں کو ہمراہ لیکر روانہ ہوا ہے اور
اور بہت قوموں کو اُسنے ہمراہ اپنے لیا ہے اور لشکر اُسکے مقابلہ پر آئے ہیں اور وہ حمص پر اُترا ہے رسول خدا صلعم نے یہ خبر سنکر اپنے اصحاب کو
تیاری جہاد کا اور سامان جنگ کا حکم دیا اور قومیں عرب کی جو کہ گرد اور نواح رہتی تھیں اور جو کہ مکہ معظمہ کیطرف رہتے تھے اور جو آدمی کہ عرب
میں مسلمان ہوگئے تھے سب کو جہاد کرنیکا حکم کیا اور سب جماعتیں عرب کی آئیں اور منافقین اور سوائے اُنکے جو کہ ضعیف الایمان تھے وہ
بیٹھ رہے خدا تعالیٰ اُن کاہلی اور سستی کرنیوالوں پر حضرت کے اصحاب میں سے عتاب کرکے فرماتا ہے کہ اِلَّا تَنْصُرُوْهُ اگر نہ نصرت
کروگے تم اُس پیغمبر کی اور تنہا اُسکو چھوڑ دوگے تو نصرت کریگا اُسکی پروردگار اُسکا جزا اُسکی محذوف ہے اور تقدیر اُسکی یہ ہے اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَيَنْصُرُهُ اللّٰهُ

ہی اگر نہ نصرت کروگے تم اُس پیغمبر کی تو بس قریب ہے کہ نصرت کریگا اُسکی خدا جیسے یار و مددگار اُسکو نہ چھوڑیگا جیسے کہ پہلے اس سے یار و
مددگار اُسکو نہین چھوڑا ہے فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ پس تحقیق نصرت کی ہے اُسکی خدا نے پہلے اس سے یہ جزاے مقدم ہے اُس شرط کی
کہ جو بعد اُسکے ہے لاتحزن ان اللہ معنا تک اور یا جزا اُسکی محذوف ہے بعد اُسکے اور دلالت کرتا ہے اُسپر فقد نصرہ اللہ یعنی پس تحقیق نصرت
کی ہے اُسکی خدا نے إِذْ أَخْرَجَهُ جسوقت کہ نکالدیا تھا اُسکو مکہ سے اُسکے وطن قدیم سے الَّذِينَ كَفَرُوا اُن لوگون نے
کہ کافر ہوئے وہ یعنی ارادہ اُسکے نکالدینے کا اور قتل کرنیکا کیا تھا اور خدا تعالیٰ نے اُسکو حکم نکلجانیکا کیا ثَانِيَ اثْنَيْنِ جسوقت دوسرا
دو کا تھا وہ یہ حال واقع ہوا ہے اور کہتے ہین کہ اُسوقت رسولخدا کے ہمراہ ابوبکر تھے اسواسطے خدا نے دوسرا دو کا فرمایا ہے یعنی اُسوقت بھی
اُسکی مدد کی ہے کہ جسوقت اُسکے ہمراہ سواے ابوبکر کے کوئی نتھا إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ جسوقت کہ وہ دو نو بیچ غار کے تھے اور وہ غار جبل
ثور مین ہے کہ مکہ معظمہ سے ایک فرسخ کے فاصلہ سے جانب راست مکہ کے اور اُس پہاڑ کی چوٹی پر ایک گول پتھر ہے مثل گنبد کو چاک سکے
اور اندر سے وہ خالی ہے اُسکو خدا تعالیٰ نے غار فرمایا ہے اور دروازہ اُسکا ایک بالشت اور چار یا پانچ انگشت کا طول مین ہے اور
اُسی کے قریب عرض مین ہے اُس تنگ دروازہ مین سے جناب رسولخدا صلعم اور ابوبکر دو نو اُس پتھر کے اندر داخل ہوئے تھے کہ وہ اندر
سے خالی ہے اور دُبلے پتلے آدمی اب بھی اُس دروازہ مین سے اُسکے اندر داخل ہوتے ہین اور اُس پتھر کے شکم ہی کو خدا تعالیٰ نے
غار فرمایا ہے اور رسولخدا صلعم کے داخل ہونیکے بعد لوگون نے اُس تنگ دروازہ کے مقابلہ مین ایک اور دروازہ اُس تنگ دروازہ سے
کشادہ بنادیا ہے اُس پتھر کو توڑکر کہ اُس تنگ در مین سے داخل ہوکر اُس کشادہ مین سے باہر نکلجاتے ہین اور فراخی اُس پتھر کے اندر اُسکی
اسقدر ہے کہ میانہ قد کا آدمی اُسمین سیدہا کھڑا نہین ہوسکتا اور یہ اُسوقت کا ذکر ہے کہ کفار نے جناب رسولخدا صلعم کے قتل اور قید کا اور
نکالدینے کا اُسمین سے ایک امر کا ارادہ کیا تھا اور پھر راے سب کے حضرت کے قتل پر قرار پائی اور جبرئیل حضرت کے پاس حکم لائے کہ تو
شہر سے باہر نکلجا جناب رسولخدا صلعم اپنی جگہ امیرالمومنین کو سلا کر شب پنجشنبہ کو تنہا اپنی دولتسرا سے روانہ ہوئے اور ابوبکر کو
رستہ مین کھڑا ہوا دیکھا اُنکو ہمراہ اپنے لیجانا مناسب جانا اور شہر مکہ سے باہر نکلکر جبل ثور کیطرف روانہ ہوتے اور اُس پہاڑ کے اوپر چڑھکر
اُس غار مین داخل ہوئے اور پہلے اُس سے اُس غار مین جانیکی عادت تھی اور تین روز اُس غار مین رہے خدا تعالیٰ نے اُس غار
کے دروازہ پر درخت ببول کا خاردار اوگا دیا اور بحکم خدا اُسکے دروازہ مین کبوتری نے انڈے رکھے اور مکڑی نے اُسمین جالا تنديا اور
عامر بن فہیرا بکریون کو گوسفندون کو وہان چرانیکو لیجاتا تھا دو نو صاحب اُنکا دودہ پیتے تھے اور جسوقت کہ حضرت اپنی دولتسرا مین کفار کو نہ
ملے اور حضرت علی مرتضیٰ کو وہان دیکھا تو مایوس ہوکر وہان سے چلے گئے اور سراقہ کہ بڑا کہوجی تھا اُسکو ہمراہ اپنے لیکر حضرت کا کہوج نکالتے ہوئے
چلے وہ شخص کہوج نکالتا ہوا اُنکو غار تک لیگیا لیکن غار کے دروازہ مین جو انڈے اور جالا تنا ہوا دیکھا تو کہا کہ اُسمین تو نہین گئے ہین
یا تو آسمان پر چلے گئے ہین یا زمین مین گہس گئے ہین وہ وہان سے مایوس ہوکر پھر گئے اور رسولخدا صلعم اور ابوبکر بعد تین روز کے وہان سے
نکلکر مدینہ منورہ کو روانہ ہوئے اور یہ قصہ پہلے اس سے متصل سورہ انفال مین گزر گیا ہے اور کہتے ہین کہ ابوبکر نے جو اُس غار کے دروازہ کو
دیکھا تو بیقرار ہوئے اور بہت خوف کیا اور حضرت سے کہا کہ یا رسولخدا اگر کوئی شخص مشرکین مین اپنے زیر قدم نگاہ کرے تو البتہ وہ ہمکو دیکھہ لیگا
حضرت نے فرمایا کہ اسکا رنج مت کر خدا تعالیٰ ہمارا نگہبان ہے چنانچہ خدا تعالیٰ اُس حال سے خبر دیتا ہے کہ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ جسوقت
کہتا تھا وہ پیغمبر واسطے ہمراہی اپنے کے یعنی رسولخدا صلعم ابوبکر سے فرماتے تھے کہ لَا تَحْزَنْ مت رنج کر تو کہ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا تحقیق
خدا ہمراہ ہمارے ہے کہ ہمارے حال کو وہ جانتا ہے اور باعث ابوبکر کے رنج اور غم کرنیکا خوف کفار تھا کہ وہ غار کے دروازہ پر کھڑے تھے اور اُنکو
یہ خیال تھا کہ مفت مین مارے گئے اسواسطے رسولخدا صلعم نے ابوبکر کو منع کیا کہ غمگین مت ہو تو خدا تعالیٰ ہمارے حال سے مطلع ہے وہ ہم کو

قصہ غار جبل ثور

بچاینگا اور محفوظ رکہیگا اور ہمکو دشمنون پر فتح دیگا اور انکے شر سے ہمکو نگاہ رکہیگا اور کہتے ہین کہ ایک شخص مشرکین مین واسطے دفع کرنے ضروری کے اپنا ستر کہول کر غار کے دروازہ آگے بیٹہا رسولخدا صلعم نے اپنا دست مبارک اُسکی طرف سے پہیر لیا اور ابوبکر سے فرمایا کہ دیکہا تو نے کہ یہ لوگ ہمکو نہین دیکہتے ہین اور اگر ہمکو یہ دیکہتے تو یہ شخص ہمارے سامنے اپنے ستر کو کہولکر نہ بیٹہتا اور بعد اُسکے حضرت نے اپنے ہاتہون کو اٹہا کر دعا کی کہ خداوندا ان کافرون کی آنکہونکو کور کردے خدا تعالی نے اُنکو اُنکی طرف سے اندہا کر دیا یہانتک کہ وہ سارے پہاڑ مین گردش کرتے ہوتے پہرے اور سب غارون مین پہاڑ کے حضرت کو تلاش کیا لیکن اُسکے ہی غار مین وہ نہ گئے فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ پس نازل کیا خدا نے رحمت اپنی کو کہ وہ سبب تسکین اور آرام دل کا تہا عَلَيْهِ - اوپر اُس پیغمبر کہ اُس حضرت کو یقین ہوگیا کہ کفار پہر فتح نپاوینگے اور ابوبکر کو جو حضرت حزن کرنیسے منع کرتے تہے یہ بہی یقین ہے کہ جہت تسلی کے تہا کہ کوئی دستیاب نہین کر سکتا اور خدا تعالی ہمارا حافظ ہے کہ اُسنے سب سامان حفاظت کا موجود کر دیا ہے اس صورت مین جزع اور فزع کرکے اپنے تئین ہلاکت مین نہ ڈالنا چاہیے اور جو امر کہ خلاف حفاظت ہو اُسکو نہ کرنا چاہیے اور یہ مراد نہین ہے یقین ہے کہ اگر چاہین اندر سے کوئی حرکت کر کے کفار کو خبر کر دین تو اُسکا بہی کچہ مضایقہ ہو اسواسطے کہ اس صورت مین تو پوشیدہ رہنے کی کچہ حاجت نہ تہی اور خدا تعالی کو تو سب طرحکی قدرت ہے اگر چاہتا تو حضرت کو حضرت کے گہر مین ہی محفوظ رکہتا اور غار مین نہ جانے دیتا لیکن ہر ایک امر کا ایک سامان ہوتا ہے خدا تعالی نے سامان حفاظت کا غار پر موجود کر دیا اُس سامان کی جہت سے حضرت کو اپنے محفوظ رہنے کا یقین ہو گیا اور یہ سامان اس امر کا تجویز کرنیوالا نہین ہے کہ غار کے اندر سے اور واسطے کرنیکا بہی کچہ خوف ہو اور فرماتا ہے کہ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا اور مدد کی اور قوت دی اُس پیغمبر کو ساتہ لشکرون کے کہ نہین دیکہتے تہے تم اُنکو یعنی ملائکہ کے لشکرون کو غار پر بہیجا کہ وہ نگہبانی رسولخدا صلعم کی کرتے تہے اہل سنت اس آیت سے ابوبکر کی فضیلت ثابت کرتے ہین اور حال یہ ہے کہ اسمین کوئی فضیلت نہین ہے اسواسطے کہ فضیلت تو اُسوقت ہوتی ہے کہ جسوقت کوئی فضیلت کا کام کرے اور یہان خلیفہ صاحب نے کیا کام کیا بجز اس کے کہ حضرت کے ہمراہ ہو اور غار مین جاکر کہانسکے خوف سے رنج کرینگے اور جزع اور فزع کر کے خوف کو ظاہر کرنے لگے کہ جس سے کفار کو اطلاع ہو جاوے اور کہتے ہین کہ خدا تعالی رسولخدا صلعم کو ثانی اثنین فرمایا ہے اثنین مین ایک رسولخدا ہین اور دوسرے ابوبکر ہین کہ ایک مکان مین دونو کا اتفاق تہا ہم کہتے ہین کہ اسمین کونسی فضیلت ہے موجب دو ہونیکے تو ایک ان مین سے دوسرا دو کا ہوگا اور ایک مکان مین ہونے سے بہی کچہ فضیلت حاصل نہین ہے مومن اور کافر اکثر ایک جگہہ ہوتے ہین حضرت نوح اور لوط کی بیبیان ہمراہ اُنکے ایک بستر پر رہتی تہین اور ان اللّٰہ معنا کہنے مین بہی ابوبکر کو کوئی شرف حاصل نہین ہے اسواسطے کہ خدا تعالی ہر آدمی کے ہمراہ ہے چنانچہ فرماتا ہو کہ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ اور اگر خدا تعالی حفاظت کیلئے ہمراہ اُنکے تہا جیسے قرینہ بہی اسی پر دلالت کرتا ہے تو وہان حفاظت رسول خدا صلعم کی منظور تہی کہ لوگ حضرت کے درپے تہے اور ارادہ حضرت کے قتل کا رکہتے تہے اور ابوبکر کے درپے کون تہا کہ حفاظت اُنکی منظور ہوتی اور حضرت کی حفاظت کیلئے خدا تعالی نے فرمایا کہ ایدہ بجنود لم تروہا اور حضرت کی حفاظت کیواسطے غار پر فرشتے بہیجے اور اگر ابوبکر کی بہی حفاظت منظور ہوتی تو فرماتا کہ وایدہما بجنود لم تروہا اور یہ معیت بلحاظ قرینہ حفاظت کے پر دلالت کرتی ہے نہ اُسکے غیر پر اسواسطے کہ یہ ایسا ہے مقام ہے اور خدا تعالی جو کسی کے ہمراہ ہوتا ہے تو مراد اُس سے یہ نہین ہوتی کہ خدا تعالی اُس سے چپٹا ہوا ہے بلکہ مراد اُس سے یہ ہے کہ اُسکا علم اور قدرت اُس سے متعلق ہے اور رسولخدا صلعم نے جو فرمایا تہا کہ خدا ہمارے ہمراہ ہے تو مراد اُس سے یہ ہے کہ خدا تعالی ہمارے حال کو جانتا ہے اور اپنی قدرت سے وہ ہمکو محفوظ رکہیگا سو خدا تعالی نے دونو کو محفوظ رکہا حضرت کو اصالتًا اور ابوبکر کو حضرت کے طفیل سے کہ وہ ہمراہ حضرت کے تہے اور اگر ابوبکر کی حفاظت کیواسطے بہی خدا ہمراہ ابوبکر کے ہوا تو اسمین کیا بزرگی ہے اسواسطے کہ خدا تعالی کفار کی بہی حفاظت کرتا

[illegible]ـدون کو دریا کی آفتون سے کون بچاتا ہے اور صحرا کے درندون سے انکے مسافرونکی کون حفاظت کرتا ہے کیا سوائے خدا کے ان کا
[illegible] اور حافظ ہے جو واسطے محافظت کے انکی ہمراہ ہے اور سب معیتین ایک طرحکے نہین ہوتے اور ایک معیت کا دوسری معیت پر حمل نہین
ہو سکتا بلکہ معیتون مین فرق ہے جہان فرمایا ہے کہ مع المتقین وہان مراد یہ ہے کہ خدا اُنسے راضی ہی اور اُنکے افعال کو پسند کرتا ہے یعنے
جو اعمال و افعال متقین سے از راہ اتقا و پرہیزگاری کے سرزد ہوتے ہین انسے خوش ہوتا ہے اور جسجگہ فرمایا ہے کہ ان اللہ مع المومنین
وہان مراد یہ ہے کہ واسطے نصرت کے ہمراہ مومنین کے ہے چنانچہ جنگ بدر کے قصہ مین فرمایا ہے کہ وان اللہ مع المومنین اور غار مین جو رسولخدا
صلعم نے فرمایا ہے کہ ان اللہ معنا وہان حفاظت خدا مراد ہے نہ اور کوئی امر سوائے حفاظت کے اور حفاظت خدا جیسے کہ مومنین کیواسطے دنیا
مین ہی ایسے ہی کفار کے واسطے بھی ہوتی ہی اسمین کوئی فضیلت نہین ہی اور بعضی روایتین مین یہ آیا ہے کہ ابوبکر نے رسولخدا صلعم سے عرض کی
کہ علی آپکے بستر پر تنہا ہے مجھکو اسکی طرف سے رنج ہے حضرت نے یہ سنکر فرمایا کہ لاتحزن ان اللہ معنا یعنی نہ رنج کر تو کہ تحقیق خدا ہمراہ ہمارے ہی یعنی
ہمراہ میرے اور علی کے اور حقیقت مین ابوبکر کو خدا پر اعتقاد اور توکل نہ تہا تاکہ جانتے کہ خدا ہمارا حافظ ہے اور حزن سے باز رہتے بلکہ اس مقام مین بڑی
غفلت ہے خلیفہ صاحب کی چہ جائیکہ فضیلت اسواسطے کہ خدا تعالی کی قدرت کی نشانیون کو اور رسولخدا صلعم کے معجزہ کو کہ وہ اندہے دیتے
ہو تری کے اور جالا اتنا کڑی کا اور پیدا ہو جانا درخت خاردار کا دروازہ مین تہا یہ سب سامان حفاظت کا ملاحظہ کرتے تہے اور پہر یقین ان کو
نہ تہا کہ ہم بچینگے اور نہ رسولخدا کے فرمانیکا یقین تہا کہ وہ حضرت فرمایا کرتے تہے کہ ہم ہجرت کر کے مدینہ مین پہنچینگے اور دین ہمارا سب دینون پر غالب ہوگا
لیکن اپنی جان کا خوف تہا خلیفہ صاحب اسواسطے رنج کرتے تہے اگر وقت نکلنے کے کہ سے معلوم ہوتا کہ ہم ایسی بلا مین گرفتار ہونگے تو ہرگز ہمراہ حضرت کے
نہ آتے اور سہل سمجھکر ہمراہ ہو لئے تہے اور اب مشکل پڑی اسواسطے رنج کرتے تہے اور خدا سے دعا مانگتے تہے کہ اس بلا سے نکالے جیسے کہ حافظ شیرازی کہتے ہین
ــــ۵ الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا ؛ کہ عشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکلہا ؛ اور رسولخدا صلعم کی جان کی کچھ پروا نتھی اور نہ حضرت
کی جان کا کچھ رنج تہا اسواسطے کہ ایسا تو بعد اسکے بارہا وقوع مین آیا ہی کہ ہزارون کافرونمین رسولخدا صلعم کو تنہا چھوڑ کر جہاد مین سے بہاگ جاتے تہے
اور اسوقت تو چند کفار تہے اور اگر یہان بہی کوئی راہ بہاگنے کی پاتے تو یہان سے بہی بہاگ جاتے کیا اسی کو عشق اور محبت کہتے ہین کہ اپنی
جان کو رسولخدا کی جان پر مقدم جانکر حضرت کو معرکہ جہاد مین تنہا چھوڑ جانا اور غار مین کونسی محبت صرف کی تہی اور کس آفت سے حضرت کو
بچایا تہا اور کونسے مقام مین جان نثاری خلیفہ صاحب سے ظہور مین آئی تہی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بڑے عاشق اور جانثار حضرت کے ہین
بلکہ جو مقام کہ جان نثاری کا تہا وہان سے تو حضرت کو تنہا چہوڑ کر بہاگ جاتے تہے اور غار مین اگر حضرت کے واسطے رنج کرتے تہے تو وہ مقام تو رنج
کرنے ہی کا نہ تہا اسواسطے کہ وہ تو بحکم خدا مثل حصن حصین کے ہو گیا تہا وہان کسیطرح کا کہٹکا نہ تہا بلکہ غار مین جو رنج کرتے تہے بسبب بے اعتقادی کے
اپنی گرفتاری کا رنج تہا ایسے مکان مین کہ بہاگ بہی نہین سکتے تہے اور عشق اور جانثاری وہ ہے کہ جو علی ابیطالب سے ظہور مین آیا کہ حضرت کے
بستر پر جا نشستہ ہوکر سینکڑون کفار کا تنہا مقابلہ کیا اور کسی سے خوف نکیا جسوقت کفار حضرت کے دولتسرا مین داخل ہوئے اور نہ کبہی جہاد مین
حضرت کو تنہا چہوڑ کر بہاگے اور خلیفہ صاحب اگر حضرت کے دوست بہی تہے تو دوست نادان تہے کہ باوجود ملاحظہ سامان حفاظت کے پہر رنج
اور جزع اور فزع کرتے تہے کہ جس سے کفار کو اطلاع ہو جاوے کہ غار مین بیٹہے ہین اور آدمی نادان کی ہمراہی سے سانپ اور بچہو بہتر ہین کہ ان کے
سبب سے خوف درد اور الم کا ہوتا ہے اور آدمی نادان کی ہمراہی سے خوف جان کا ہی اور شیخ سعدی کے شعر مین اسی کی طرف اشارہ ہی کہ
ــــ۵ اژدہا گر بود یار غار ؛ از ان بہ کہ جاہل بود غمگسار ؛ اور اگر خلیفہ صاحب حضرت کے ہمراہ ہے تو کیا فائدہ حضرت کو انکی ہمراہی سے ہوا ان ست
مین انکو کہڑا ہوا دیکہکر ہمراہ اپنے لیلیا لیکن پہلے سے انکو حضرت نے نہین کہہ کہا تہا کہ تم ہمراہ میرے غار مین چلنا اگر اسوقت کوئی اور شخص مسلمانون
مین سے راہ مین ملتا تو اسکو ہمراہ اپنے لیجاتے اسواسطے کہ مصلحت راز کی پوشیدہ رکہنے مین تہی اسمین کچہہ ابوبکر کی خصوصیت نہین ہی اور امام علیہ السلام نے

جو اپنی تفسیر مین فرمایا ہی کہ خداتعالی نے رسولخدا صلعم کو وحی کی کہ اے محمد علی اعلی تجھکو سلام کہتا ہی اور کہتا ہی کہ فلانے اور فلانے لعل اللہ سکینتہ علی
اور پے ہین اور حکم کرتا ہے کہ ہمراہ لے تو ابوبکر کو اگر وہ تجھسے اُنس کریگا اور تیری مدد کریگا اور اپنے عہد اور عقد پر ثابت رہیگا تو جنت مین تیری رفیق ابوبکر
سے ہوگا اور حضرت نے ابوبکر سے پوچھا کہ تو ہمراہ میرے چلنے پر راضی ہی کہا کہ ہان مین راضی ہون اور آپکی محبت مین مجھکو ایذا اور بلا پہنچے تو اُسکو
مین دنیا کی سلطنت سے بہتر جانتا ہون اور میری جان اور مال اور اہل اور عیال تمپر فدا ہین حضرت نے یہ سنکر فرمایا کہ اگر تیری زبان تیرے دل کے
موافق ہو تو خداتعالی تجھکو بمنزلہ کان اور آنکھہ اور سر کے بدن سے اور بمنزلہ روح کے بدن سے کریگا مثل علی کی کہ وہ ایسا ہی ہے بلکہ اس سے
بھی زیادہ اُسکے فضائل ہین اے ابوبکر جسنے خدا سے عہد کیا اور پھر اُسکو توڑا نہین اور نہ بدلا اور نہ متغیر کیا اور نہ حسد کیا ہو اُس شخص سے کہ جسکی فضیلت
خدا نے ظاہر کی ہی وہ ہمارے ہمراہ ہوگا مقام بلند مین انتہی یہ وحی حضرت پر اُسوقت نازل ہوئی ہی کہ جسوقت رسولخدا صلعم نے ابوبکر کو رستہ
مین کھڑا ہوا دیکھا ہی اور بعد اُسکے اُنکو اپنے ہمراہ غار مین لیگئے ہین اور اس روایت سے ابوبکر کی فضیلت ثابت نہین ہوتی ہی اسواسطے کہ اسمین بہت
شرطین مذکور ہین کہ جنمین سے ابوبکر نے ایک شرط بھی ادا نہین کی ہی اور اگر ابوبکر اچھے اور ان شرطون کے بجالانیوالے ہوتے تو خداتعالی اپنی
وحی مین شرط کیسا تھہ بیان نکرتا بلکہ کہتا کہ تو ابوبکر کو ہمراہ اپنے لیجا کہ وہ تجھسے اُنس کریگا اور تیری مدد کریگا اور عہد کو وفا کریگا اور اُسپر ثابت اور
قائم رہیگا اور نہ رسولخدا صلعم اُسکو ایسا فرماتے کہ اگر زبان تیری دل کیموافق ہو اور کیونکر ایسا فرماتے کہ حضرت تو جانتے تھے کہ دل انکا انکی زبان کیموافق
نہین ہی اور جیسا یہ اسوقت کہتے ہین اُسکے موافق نکرینگے اور بعد میری ریاست کی حرص کرینگے چنانچہ جامع الاصول مین کہ جو جامع صحاح ستہ
اہلسنت کے ہی اُسمین لکھا ہی کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے اپنے اصحاب سے کہ ستحرصون علی الامارۃ وتکون لکم ندامۃ یعنی قریب ہی کہ حرص کروگے تم اوپر
حکومت کے اور ہوویگی وہ واسطے تمہارے ندامت اور ایسا ہی ہوا اور یہہ بھی جامع الاصول وغیرہ مین لکھا ہی کہ رسولخدا صلعم نے شہدائے
احد کو فرمایا کہ انکے انجام کے نیک ہونیمین گواہی دیتا ہون ابوبکر نے کہا کہ یارسولخدا کیا ہم انکے بھائی نہین ہین کہ اسلام کو قبول کیا اور جہاد
کیا ہمنے جیسے کہ انہون نے جہاد کیا تہا رسولخدا صلعم نے یہ سنکر فرمایا کہ ہان البتہ ایسا ہی ہی لیکن نہین جانتا ہین کہ بعد میرے مرنیکے تم دین مین
کیا احداث کروگے ابوبکر یہ سنکر روئے اور کہا کہ کیا تحقیق ہم کو تبدیلے ہین بعد تیرے یارسولخدا اور یہہ خطاب خاص ابوبکر کے اور اُنکے یارونکی طرف
ہی اور مراد احداث سے تغییر اور تبدیل ہی دین مین کہ جس سے سب فضائل ابوبکر کے باطل ہوگئے اور یہہ باتین خلیفہ صاحب کی خوشامد آمیز
الیسی سے معلوم ہوجاتے کہ یہہ بڑا ہی دوست جانثار ہی رسولخدا کا یہ باتین ظاہر داری حضرت کے روبرو تہین اور ہمیشہ ایسے ہی باتین کرا
تھے مگر بعد رسولخدا کے جو کچھہ خلیفہ صاحب نے کیا ہی اور اہلبیت رسول کے حقوق ضبط کرکے اُنکو رنج پہنچائے ہین کتابین اُس سے بھری ہوئی
ہین اور حال اُس کا اور عہد اور عقد پر قائم رہنے کا یہہ تہا کہ زیر درخت حضرت کے ہاتھہ پر بیعت کی کہ ہم جہاد مین سے کبھی نہین بھاگینگے اور
بعد اُسکے جنگ حنین مین ایسے بھاگے کہ پیچھے کو پھر کر نہ دیکھتے تھے صرف نو آدمی بنی ہاشم کے حضرت کے پاس رہگئے تھے اور رسولخدا صلعم اُنکو پکارتے
تھے کہ کہان بھاگے جاتے ہو مین ہون رسولخدا اور حضرت کی آواز سے جب کوئی نہ پھرا تو حضرت عباس نے ایک ٹیلے پر چڑھکر آواز دی کہ اے
مہاجرین و انصار اے بیعت رضوان کے والے سورۃ البقرہ والو بیعت کو مت توڑو کہان بھاگے جاتے ہو یہان آؤ اُسوقت حضرت عباس
کی آواز کو سنکر اُلٹے پھری چنانچہ کتب تفاسیر اور تواریخ مین لکھا ہی اور ایسے ہی خیبر سے بھاگے جسکو اہل سنت تعبیر کرتے ہین کہ بھاگے نہین
بلکہ جسوقت خیبر فتح نہوا تو واسطے تبدیل مقصود واپس ہوکر چلے آئے تھے اور حال یہہ ہے کہ رسولخدا صلعم کے ارشاد سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ
بھاگ کر چلے آئے تھے چنانچہ حضرت نے بعد اُنکے خیبر سے چلے آنیکے فرمایا کہ مین کل کو اپنا علم ایسے شخص کو دونگا کہ جو غیر فرار ہو اور بھاگنے والا نہو
پس صاف ظاہر ہوتا ہے اس سے کہ وہ بھاگ کر آئے تھے ورنہ غیر فرار کہنے کی کیا احتیاج تھی یہہ حال تہا عہد اور عقد پر قائم رہنے کا اور اس عہد
اور عقد سے مین سے خلافت علی بن ابیطالب کی تھی کہ اُس عہد کو کہ جو غدیر خم مین علی کی خلافت پر کیا تہا اور جسکی مبارکباد

اور جانتا تو پہچانی تہی اس عہد کو توڑ ڈالا اور علیؑ کے مرتبہ کا حسد کیا اور اُسکے حق کو غصب کیا اور خلافت کی نص مین چون و چرا
کرنے لگے اور اگر ابو بکر کا دل صاف ہوتا اور رسولخدا اُنکو جانتے کہ یہ کبھی خدا کے اور میری مخالفت نکرینگے نہ میری زندگی مین نہ میری
بعد مرنیکے تو ایسا کیون فرماتے کہ اے ابو بکر جیسے خدا سے عہد کیا اور پہر اُسکو توڑا نہین اور نہ بدلا اور نہ متغیر کیا اور نہ حسد کیا دوسرے شخص کے
فضائل سنکر تو وہ ہمارے ہمراہ ہوگا اُسکے کہنے کی کیا احتیاج تہی اور اپنے دوست کو ایسا کون کہتا ہی مگر وہ شخص کہ جسکے دل مین کہٹکا
دوست کیطرف سے اور جانتا ہو کہ یہ عہد کو توڑیگا اور تغیر اور تبدیل کریگا اور فضائل والیکی فضیلتونکا حسد کریگا اور ایسا ہی ہوا اور اسیواسطے
حضرت نے کتنی شرطین بیان کین اور جب اُن شرطون کو وفا نکیا تو مشروط بہی باقی نرہا اور ابو بکر کے گہر سے بلا کر لیجانیکی روایت کہی
کتابون مین موجود نہین ہے نہ خلاصۃ المنہج مین اور نہ تفسیر امام علیہ السلام مین اور یہ جو تفسیر امام علیہ السلام مین لکہا ہی کہ خداتعالی نے وحی کی
رسولخدا صلعم پر کہ تو ابو بکر کو ہمراہ اپنے لیجا اگر وہ عہد پر قائم رہیگا تو ہمراہ تیرے جنت مین ہوگا یہ وحی بہی اُسیوقت کی ہے کہ جسوقت رسولخدا صلعم
ابو بکر کو راستے مین کہڑا ہوا دیکہکر تردد کیا کہ اسکو مین ہمراہ اپنے لیجاؤن یا نہین خداتعالی نے وحی کی کہ اسکو ہمراہ اپنے لیجا اگر یہ ایسا
اور ایسا کام کریگا تو جنت مین تیرے رفقا مین سے ہوگا لیکن اُسنے کسی شرط کو پورا نکیا چنانچہ مذکور ہوا ہے اور خلاصۃ المنہج مین اسیقدر ہے
کہ ابو بکر کو ہمراہ اپنے غار مین لیگئے اور ابو بکر کے گہر جاکر بلا لانیکا کچہہ ذکر نہین ہے اور اہل سنت ابو بکر کے فضائل مین بیان کرتے ہین کہ خداتعالی
نے قرآن مین ابو بکر کو رسولخدا صلعم کا صاحب فرمایا ہے ہم کہتے ہین کہ ایسے لفظ سے فضیلت مراد لینی نہایت تعجب ہی اسواسطے کہ صاحب بمعنی
ہمراہ ہے جو کوئی کسی کے ہمراہ ہوتا ہے اُسکو اُسکا صاحب کہتے ہین خواہ مومن ہو خواہ کافر چنانچہ قرآن مین بہی آیا ہی کہ قال لہ صاحبہ
وہو یحاورہ اور حال یہ ہے کہ وہ آدمی اُس مومن کا صاحب کہنے والا کافر تہا اور یہ سورہ یوسف مین فرمایا ہی کہ یا صاحبی السجن بیضاوی
مین لکہا ہے کہ یہ اصل مین یا صاحبی فی السجن ہی یہان اضافت صاحبین کیطرف یائے متکلم کی ہوئی ہے اور معنی اسکے یہ ہوئے کہ حضرت
یوسف نے اُن دو کافرون سے کہ جو ہمراہ اُنکے قیدخانہ مین ہی کہا اے دو صاحب میرے بیچ قیدخانہ کے پس جسوقت کافرون کو صاحب
کہا تو اس لفظ سے کوئی بزرگی حاصل ہوئی اور عرب کے شاعر نے گدہے کو بہی آدمی کا صاحب کہا ہی اور اصل یہ ہے کہ صاحب کا لفظ
صحبت سے مشتق ہے جو کوئی کسیکا ہمصحبت ہوتا ہے کہ دو نو ایک جگہہ مین ہون یا کوئی ہم قوم اور ہم قبیلہ ہوتا ہے تو اُسکو صاحب کہتے
ہین نہ بمعنی صحابی اور اسیواسطے جناب رسولخدا کو خداتعالی نے کفار کا صاحب فرمایا ہی کہ ما ضل صاحبکم وما غوی اور فرمایا ہی کہ وما صاحبکم
بمجنون پس ایسے لفظ کے بیان مین کونسی بزرگی ہے کہ جسکو مومن اور کافر دونون پر بولتے ہون اور اگر ہم تسلیم کرین کہ مراد صاحب سے صحابی
ہے جیسے کہ حالت اسلام مین رسولخدا صلعم سے ملاقات کی ہو تو بہی کچہہ فائدہ نہین ہے جبتک کہ تمام عمر صحابی کی ایمان صحیح پر نگذری ہو
اور بعد رسولخدا صلعم کے کوئی احداث دین مین نکیا ہو اور اہل سنت کہتے ہین کہ فانزل اللہ سکینتہ علیہ مین ضمیر علیہ کی صاحب کیطرف
پہرتی ہے اور مراد صاحب سے ابو بکر ہے اسواسطے کہ جزع اور فزع ابو بکر کرتا تہا اور رنج مین مبتلا تہا پس چاہئے کہ ضمیر علیہ کی اسکی طرف پہیرنا چاہئے
یہ دلیل بہی سست اور رکیک ہی اسواسطے کہ اُسوقت گو ابو بکر جزع اور فزع کرتے تہے لیکن خدا کو یہ منظور تہا کہ ابو بکر کہ ایک شخص غیر اور مضطر
کے ہمراہ ہونے سے ہے اُسپر تو سکینہ کو نازل کرون اور رسولخدا جو کہ مقصود اصلی ہین اور خوف ہی اُنکو کفار کیطرف سے کہ خاص اُنکی ہی
جان کے درپے ہین اُنپر سکینہ کو نازل نکرون اور سوا اسکے خداتعالی اس آیت کے اول مین فرماتا ہی کہ اگر تم اسکی نصرت نکروگے تو خداتعالی
اسکا ناصر ہے کہ اُسنے اُسکی نصرت اُسوقت کی ہی کہ جسوقت اُسکو کفار نے نکالدیا تہا اور بعد اسکے اپنی نصرت کا ذکر کیا ہے کہ فانزل اللہ
سکینتہ علیہ وایدہ بجنود لم تروہا اب مین پوچہتا ہون کہ سکینہ جسکی نصرت کی ہی اُسکے واسطے چاہئے یا اُسکے غیر کیواسطے چاہئے اور یہ کیونکر ہو
سکتا ہے کہ جسکی نصرت کری اُسکے واسطے تو سکینہ نہووے اور ایک شخص ہمراہی کیواسطے ہوجائے اور تائید کرتا ہے رسول خدا کیطرف ضمیر پہیرنیکو قول

حق تعالی کا جو کہ پہلے اس سے اسی سورہ مین ہے کہ ثم انزل اللہ سکینته علی رسوله وعلی المؤمنین اور سورہ فتح مین فرمایا ہے کہ فانزل اللہ سکینته علی
رسوله وعلی المؤمنین اور اگر ابوبکر پر بھی سکینہ کا نازل کرنا منظور ہوتا تو کہتا کہ فانزل اللہ سکینته علیهما اور ایسا ہرگز نہین ہو سکتا کہ فقط ابوبکر
پر تو سکینہ نازل ہو کہ جو ہمراہ ہو لیا ہے اور رسول خدا کہ جو مقصود اصلی ہے اور کفار اسکے قتل کے درپے ہین اور ہر جانب سے اسپر دشمنون کا زغہ
ہے اور کفار کے ظلم سے وہ جلاوطن اور بے خان ومان ہو کر نکلا ہے اسپر سکینہ نازل نہو یہ کیونکر ہو سکتا ہے اور ان سب امور سے قطع نظر
کرکے قرآن کے الفاظ کیطرف ملاحظہ کرو اور اس آیت کو اول سے دیکھو کہ ضمیر تنصروہ کی اور نصرہ کی اور اخرجہ کی اور صاحبہ کی رسول خدا
کیطرف پھرتی ہے اور بعد علیہ کے لفظ ایدہ کی ضمیر بھی رسول خدا کیطرف پھرتی ہے تو ان سب ضمیرون کے بیچ مین ضمیر علیہ کی ابوبکر کیطرف کیونکر پھر سکتی
ہے یہ امر تو کسی زبان مین درست نہین ہے نہ ترکی مین نہ فارسی مین نہ ہندی مین اور کلام خدا کہ جسکی برابر کوئی کلام فصیح نہین ہے اسمین یہ کیونکر
درست ہوگا اور تعجب ہے بعض اہل سنت سے مثل صاحب بیضاوی کے کہ باوجود کمال وقوف علم عربی کے بے محابا خلاف محاورہ اہل زبان
کہ گئے ہین کہ ضمیر علیہ کی پیغمبر کیطرف یا اسکے صاحب کیطرف پھرتی ہے اور یہی اظہر ہے اور جاننا چاہیے کہ اذ اخرجہ الذین سے لا تحزن ان
اللہ معنا تک شرط ہے کہ اسمین ہر ایک جملہ ما قبل کے جملہ سے تعلق رکھتا ہے اور فقد نصرہ اللہ اسکی جزا ہے مقدم ہے اور فانزل اللہ سکینته کا عطف اسپر
ہے اور یا یہ کہ جزا اسکی محذوف ہے کہ تفسیر کرتا ہے اسکی فقد نصرہ اللہ کہ اس کلام مین تقدیم اور تاخیر ہے اور ایسا قرآن مین بہت آیا ہے پس معنی آیت
کے اسوقت مین یہ ہوئی کہ جسوقت نکال دیا اس پیغمبر کو ان لوگون نے کہ کافر ہوئے جسوقت دوسرا دو کا تھا وہ پیغمبر جسوقت کہ وہ دونو غار مین
تھے جسوقت کہتا تھا وہ پیغمبر واسطے ہمراہی اپنے کے کہ رنج کر تو کہ تحقیق خدا ہمراہ ہمارے ہے تو پس تحقیق نصرت کی اس پیغمبر کی خدا نے اسوقت
پس نازل کیا سکینہ اپنی کو اوپر اسکے اور قوت دی اسکو ساتھ لشکرون کے کہ نہین دیکھتے تھے تم انکو اور اوپر کی باتون کو چھوڑ کر صرف اذ یقول
لصاحبه لا تحزن ان اللہ معنا فانزل اللہ سکینته لے لینا اور عبارت کے بیچ مین خبط کرنا یہ کام اس شخص کا ہے کہ جسکے حق مین خدا تعالی فرماتا ہے
افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض اور دیکھو کہ فانزل اللہ سکینته تحت مین فقد نصرہ اللہ کی واقع ہوا ہے اور سکینہ کا نازل کرنا اسی کو اوپر
چاہیے کہ جسکی نصرت کی ہے نہ اسکے غیر پر کہ جسکا کوئی خواہان نہین ہے اور منع کرنا حضرت کا ابوبکر رنج سے اسیواسطے تھا کہ کثرت خوف اور رنج سے
زیادہ جزع اور فزع نکرنے لگین اور اگر وایدہ بجنود کا عطف فانزل اللہ سکینته پر نکرین بلکہ خلاف محاورہ کے فقد نصرہ اللہ پر کرین اور علیہ کی
ضمیر کو صاحب کے لفظ کیطرف پھیرین تو یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ بلاغت کلام سے نہایت بعید ہے اور جیسے کہ انتشار ضمیر کا مخالف بلاغت
کی ہے ایسے ہی اسطرحکا عطف بھی مخالف بلاغت کے ہے اور سوا اسکے انتشار ضمائر تو اب بھی باقی رہتا ہے کہ پانچ ضمیرین ہین چار ضمیرین
تو ایک شخص کیطرف پھرتی چلی آتی ہین اور ایک ضمیر دوسری شخص کیطرف پھری اسطرحکا کلام خالی سقم سے نہین ہے اور نظم قرآنی سے ہرگز بعید
نہین ہوتا ہے کہ کہین اسطرحکا عطف بھی آتا ہو اور اگر خدا کو ایسا ہی منظور ہوتا کہ سکینہ ابوبکر ہی پر نازل کرے تو فانزل اللہ سکینته علیهما کہتا
اور وایدہ بجنود کو فقد نصرہ اللہ کی تحت مین اسکے قریب ذکر کرتا اور ایسے ایسے واہی تاویلون سے کیا فائدہ ہے کہ قرآن شریف مین تصرف بیجا
کرنا نہین چاہیے اور اقرب کیطرف ضمیر کو اسوقت پھیرتے ہین کہ جسوقت عبارت کی نظم مین کوئی خرابی لازم نہ آتی ہو اور یہان اول سے
ایک شخص کیطرف سب ضمیرین عود کرتی ہین اگر اسکے بیچ مین ایک ضمیر کو اسکے غیر کیطرف پھیرین تو اس سلسلے مین خلل واقع ہوگا اور انتشار
ضمائر لازم آیگا اور قرآن شریف مین کسی جگہ انتشار ضمائر کا کسی آیت مین واقع نہین ہوا ہے اور اگر ایسا ہو تو بلاغت سے خارج ہو جاتا اور
معجزہ ہونا اسکا باقی نرہتا اور مسلمان ایسے امر کو قرآن مین ہرگز تجویز نکریگا کہ جو امر سب زبانون مین مذموم ہے اور ان الانسان لربه لکنود
وانه علی ذالک لشهید مین ہرگز انتشار ضمائر نہین ہے اور اسمین سب ضمیرین انسان کیطرف پھرتی ہین اور وانه علی ذالک لشهید مین بھی
انه کی ضمیر انسان کیطرف پھرتی ہے اور وہ انسان گواہ ہے بسبب ظاہر ہونے آثار ناشکری کے اسمین اور جاننا چاہیے کہ اگر ہمراہ

رسول خدا کی کسی جگہ مومنین سے منفصل ہیں اور سکینہ اُنپر نازل ہوتا ہے تو سب کو شامل ہوتا ہے پیغمبر کو بھی اور اُن مومنین کو بھی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ فانزل اللہ
سکینتہ علی رسولہ وعلی المومنین اور غار مین سوے ابوبکر کے اور کوئی ہمراہ حضرت کے نتھا سو خدا تعالی نے وہان رسول خدا صلعم پر تو سکینہ کو نازل کیا
اور ابوبکر پر نازل نکیا دیکہو اس سے کیا لازم آتا ہے اور اگر خلاف نظم قران کے فرض کرین ہم کہ علیہ کی ضمیر ابوبکر ہی کیطرف پھرتی ہے اور خدا تعالی
نے ابوبکر پر ہی سکینہ کو نازل کیا تو اسصورت مین بھی ابوبکر کی کچھ فضیلت ثابت نہوگی اسواسطے کہ اگر نزول سکینہ کا ابوبکر پر ہوگا تو بالعرض ہوگا
واسطے حفاظت رسول خدا صلعم کی مثل اور سامان حفاظت کے جیسے کہ انڈے دیدیے کبوتری کا اور جالا تنا مکڑی کا اور منظور ہوگا اُس سکینہ سے خاموش
کرنا ابوبکر کا اسواسطے کہ ایسا نہو کہ مارے خوف کے اور کثرت رنج سے زیادہ نالہ اور واے کرکے کفار کو خبر کردین اور اُنکو معلوم ہو جاے کہ حضرت یہان چہپے
ہین اسواسطے سکینہ کو نازل کیا تاکہ خلیفہ صاحب خاموش ہو جائین اور فریاد و زاری نکرین اور بالذات ابوبکر پر سکینہ کو نازل کرنیسے کیا فایدہ
ہے کہ اُنکا تو کوئی خواہان ہی نتہا کفار تو حضرت کی جان کے درپے تہے اور اُن حضرت ہی کی حفاظت منظور تہی نہ ابوبکر کی اور کیا کام فضیلت کا
خلیفہ صاحب نے کیا تہا کہ جسکے سبب سے سکینہ اُنپر بالذات نازل ہوتا بجز اسکے کہ جزع اور فزع کرکے خوف کو زیادہ کرتے تہے اور کام فضیلت کا تو
تہا کہ جو علی بن ابیطالب نے کیا تہا کہ تنہا نے ہزارون کفار کے مقابلہ مین رسول خدا صلعم کے بستر پر قیام کیا تہا اور حقتعالی نے اُسکے منقبت مین
فرمایا کہ ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ اور ابوبکر کو کیا خوف تہا کہ وہ رسول خدا کے ہمراہ ہو بیٹہے ہر آفت سے بچے ہوے تہے جو کچہ کہ
رسول خدا پر گزرتا وہ اُنپر بھی گزرتا اور خدا تو اپنے حبیب کا حامی اور مددگار تہا ابوبکر کو بھی حضرت کی ہمراہی کے سبب سے کوئی آفت نہ پہونچتی
لیکن وہ تو باوجود اسکے پہر بھی رنج اور جزع اور فزع مین مبتلا تہے اور اگر یہ سب امور تسلیم کیے جائین کہ ابوبکر کو رسول خدا اُنکے گہر سے ہی بلا کے لیگئے
تہے اپنا دوست اور یار جانکر اور حضرت ہی کیواسطے وہ رنج کرتے تہے اور سکینہ بھی اُنپر ہی خدا نے نازل کیا تہا لیکن اُسوقت ان امور کا حاصل
ہونا کچھ فایدہ نہین بخشتا ہے اسواسطے ایمان نجات کی کفایت نہین کرتا ہے جبتک کہ وقت مرنیکے ایمان صحیح حال نہین ہوتا اور بعد ایمان لانیکے تادم
واپسین افعال بد صادر نہوئے ہون اسواسطے کہ خدا تعالی ان لوگون ہی کیطرف خطاب کرتا ہے کہ ومن یرتد منکم عن دینہ اور فرماتا ہے کہ یا ایہا الذین
آمنوا من یرتد منکم عن دینہ اور فرماتا ہے کہ الذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانہم بظلم اور ابوبکر کا ہمراہ رسول خدا کے ہونا غار مین باعث اس امر کا نہین ہو سکتا کہ بعد
اسکے ابوبکر سے کوئی فعل بد مخالفت یا منازعی کا صادر نہوا اور حضرت صادق اور امام رضا علیہم السلام سے روایت ہے کہ قرأت صحیح مین فانزل اللہ
سکینتہ علی رسولہ آیا ہے یعنی علیہ کی جگہ لفظ علی رسولہ کا آیا ہے اور خدا فرماتا ہے **وجعل کلمة الذین کفروا** اور کردیا خدا نے کلمہ اُن لوگون
کا کہ کافر ہوے تہے **السفلی** پست کہ کفر کیطرف جو بلاتے تہے اور حضرت کا قتل کرنا جو چاہتے تہے اُس امر کو اُنکے خدا تعالی نے خوار اور ذلیل کردیا
وکلمة اللہ اور کلمہ خدا کا کہ وہ بلانا طرف اسلام کے ہے یا وہ توحید ہے خدا کی یا کلمہ شہادت ہے **ہی العلیا** وہ ہی بلند زیادہ ہے اور بہت
بڑے مرتبہ والا ہے اور مراد اس سے یہ ہے کہ پیغمبر کو اُن کافرون کے ہاتھون سے نجات دیکر مدینہ کو پہنچایا اور یہ ابتدا ہی قوت اسلام کی اور کلمة اللہ کی تا
کو بتقدیر مبتدا منصوب پڑہا ہے کلمة الذین پر عطف کرکے **واللہ عزیز** اور خدا غالب ہے کہ مسلمانون کو عزت دیتا ہے اور کفار کو ذلیل کرتا ہے
حکیم حکمت والا ہے کہ جو کچھ وہ کرتا ہے موافق حکمت اور مصلحت کے کرتا ہے اور مقصود ذکر کرنیسے غار کے قصہ کو درمیان ذکر جنگ تبوک کی یہ ہے
کہ خدا تعالی نے فرمایا ہے کہ اے مسلمانو اگر تم جہاد کرنیسے اور تبوک کو روانہ ہونیسے کراہت رکھتے ہو اور میرے پیغمبر کی نصرت نکروگے تو کچھ پروا نہین ہے ہم نے
اُسکی حالت تنہائی مین نصرت کی ہے کہ جسوقت کہ سواے ایک آدمی کے اُسکے پاس کوئی اور نتہا اور اب بھی ہم اُسکی نصرت کرسکتے ہین اور بعد اسکے
خدا تعالی پہر تبوک کو جانیکو حکم کرتا ہے بعد نصیحت کرنیکے کہ **انفروا خفافا وثقالا** باہر نکلو تم اے مومنین سبک ہونیوالے ہوکر اور خواہ بہاری
ہونیوالے ہوکر کہ یہ دونو لفظ حال واقع ہوئے ہین اور مراد اس ذکر سے سوار اور پیادے ہین یا تندرست اور بیمار یا جوان اور بوڑہے یا تونگر اور درویش یا
بے ہتیار اور باہتیار یا تنہا اور مع خدمتگار یا بیاہا اور بن بیاہا یا بے زوجہ اور بازوجہ اور کہتے ہین کہ بعضے آدمیون نے زراعت اور اسباب کے ضایع ہونیکا

بہانہ کر اراده کیا کہ تبوک کو نجاوین جو خدا تعالی نے عذر انکا قبول کیا اور حکم کیا سب اہل ہر تنگ و خواہ ہو سبک ہو مال اور اسباب سے بوجہ ... حضرت وقت ...
وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ اور جہاد کرو تم ساتھ مالون اپنے کے کہ سامان جہاد مین مالونکو خرچ کرو تم وَأَنْفُسِكُمْ اور جہاد کرو ساتھ
جانون اپنی کے کہ مشرکین سے لڑو تم فِي سَبِيلِ اللَّهِ بیچ راہ خدا کے ذَٰلِكُمْ یہ یعنی باہر نکلنا اور جہاد کرنا خَيْرٌ لَكُمْ بہتر ہے
ہے واسطے تمہارے جہاد کے ترک کرنے سے إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ اگر ہو تم کہ جانتے ہو امر خیر کو اور جہاد کی ثواب کو اور اسکے ترک کرنیکے عذاب کو اور کہتے
ہین کہ جسوقت جناب رسول خدا صلعم نے لوگون کو واسطے جانے تبوک کے حکم دیا تو وہ لوگ تین فرقے ہو گئے تھے ایک فرقے نے تو ارشاد حضرت کا دل و
جان قبول کیا اور واسطے جانے تبوک کے آمادہ ہوئے تھے اور جلدی کی تو وہ اکابر مہاجرین اور انصار تھے اور بعضے ناتوان مومنون کو وہان کا جانا گران
معلوم ہوا لیکن چار و ناچار حکم خدا اور رسول کو اختیار کیا اور ایک فرقے نے اجازت نہ جانیکی چاہی اور وہ لوگ منافق تھے انکے حق مین خدا تعالی نے
فرمایا ہے کہ لَوْ كَانَ عَرَضًا اگر ہوتا وہ مال اور اسباب یعنی جسکی طرف کہ وہ بلائے جاتے ہین اگر ہوتا وہ مال و اسباب قَرِيبًا نزدیک
کہ بے مشقت انکو ہاتھ لگتا وَسَفَرًا قَاصِدًا اور ہوتا وہ سفر میانہ کہ دور نہ ہوتا تو لَاتَّبَعُوكَ البتہ پیروی اور متابعت کرتے وہ تیری
اے محمد صلعم وَلَٰكِنْ بَعُدَتْ اور لیکن دور اور بعید ہوئی عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ اوپر انکی مسافت کہ وہ مشقت سے قطع کرتے ہوتے
وَسَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ اور قریب ہے کہ قسمین کہائینگے وہ ساتھ خدا کے جسوقت کہ تو تبوک سے الٹا پھریگا اور قسمین کہا کہ کہینگے کہ لَوِ اسْتَطَعْنَا
لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ اگر طاقت رکھتے ہم تو البتہ نکلتے ہم ہمراہ تمہارے اور تمہاری رفاقت اور موافقت مین بہت کوشش کرتے خدا تعالی فرماتا
ہے کہ يُهْلِكُونَ أَنْفُسَهُمْ ہلاک کرتے ہین وہ نفسون اپنے کو جہوٹی قسم کہا کر اپنے تئین مستحق عذاب کا کرتے ہین وَاللَّهُ يَعْلَمُ
إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ اور خدا جانتا ہے تحقیق کہ وہ البتہ دروغگو ہین اپنے اس قول مین کہ اگر ہم طاقت رکھتے تو البتہ تبوک کو روانہ ہوتے اور یہ آیت
بہی معجزات قرآن مین سے ہے کہ خدا تعالی نے پیش از وقوع خبر دی ہے کہ جسوقت تو سفر سے پھریگا تو یہ لوگ جہوٹی قسمین کہائینگے اور ایسا ہی ہوا اور
وہ لوگ ہمراہ حضرت کے نگئے اور جسوقت کا ارادہ جانیکا کیا تو منافقین نے کہا کہ جسوقت محمد مع اصحاب یہانسے روانہ ہوگا اور تبوک کہ یہان سے
بہت دور ہے اور قریب سرحد روم کے ہے وہان پہنچیگا تو مدینہ خالی ہو جائیگا اسوقت ہم محمد کا اور اسکے اصحاب کے گہرون کو لوٹ لینگے اور انکے
بچون اور عورتون کو قید کرینگے خدا تعالی نے جبرئیل کو بہیجکر اس خبر سے مطلع کیا رسول خدا صلعم نے جبرئیل سے پوچہا کہ پہر کیا تدبیر کرنی چاہیے جبرئیل
نے کہا کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ وہان نوبت تلوار چلنے کی نہ پہنچیگی بلکہ صلح ہو جائیگی تم اپنی جگہ علی کو اپنا نائب کر کے چہوڑ جاؤ اور اہل بیت کو اور
محراب و منبر کو اسکے سپرد کرو کہ وہ یہان تمہارا خلیفہ اور نائب ہو کر رہیگا اور مدینہ کی حمایت کریگا اور جسوقت علی تمہاری زندگی مین صلاحیت تمہاری
نیابت کی رکہتا ہے تو بعد وفات تمہارے کے بہی وہی اولی ہے سبب سے رسول خدا صلعم نے حضرت علی کو اپنا نائب کیا اور بعد اسکے تبوک کیطرف روانہ
ہوئے منافقون نے جسوقت یہ حال دیکہا تو کہنے لگے کہ مکر ہمارا باطل ہو گیا اور طعن کرنا شروع کیا کہ محمد کو علی سے کچہ رنج ہے کہ اسکو عورتون اور لڑکون
کی محافظت کیواسطے یہان چہوڑ گیا ہے امیر المومنین کو یہ بات سنکر تو بہت شاق معلوم ہوا اور ہتہیار سج کیا اسکا اور ہتہیار باندہکر حضرت کی خدمت مین
روانہ ہوئے اور پہلی منزل پر حضرت سے ملاقات ہوئی حضرت نے فرمایا کہ اے علی تجہکو کیا ہوا ہے کہ تو مدینہ کو خالی چہوڑ کر چلا آیا امیر المومنین نے عرض کی
کہ منافقین کا طعن لگے اور میری حق مین جہکو یہان لایا ہے کہ ایسا اور ایسا کہتے ہین وہ حضرت نے یہ سنکر فرمایا کہ تو راضی نہین ہوتا ہے کہ تو میرا وزیر
اور خلیفہ میرا ہوا اور گوشت تیرا گوشت میرا ہے اور خون تیرا خون میرا ہے وانت منی بمنزلۃ ہارون من موسی الا انہ لا نبی من بعدی یعنی اور تو مجہسے بمنزلہ
ہارون کے ہے موسی سے مگر فرق یہ ہے کہ بعد میرے کوئی پیغمبر نہین ہے حضرت علی نے کہا کہ مین راضی ہون اور وقت روانگی تبوک کے منافقین نے
جو جانیمین عذر کیا تہا تو رسول خدا صلعم نے انکو ہمراہ اپنے نہ لیا حق تعالی نے اپنے حبیب کو بسبیل تعطف اور تلطف خطاب کیا کہ عَفَا اللَّهُ عَنْكَ
معاف کرے خدا تجہسے اے محمد صلعم لِمَ أَذِنْتَ لَهُمْ کسواسطے اذن دیا تو نے واسطے ان منافقین کے نہ جانیکے واسطے حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِينَ

ع ۵ ۱۲

رسول خدا کی کسی جگہ پر منہ نے واسطے تیرے احوال ان لوگوں کے کہ صَدَقُوْا راست گو تھے وہ عذر مین وَتَعْلَمَ الْكٰذِبِيْنَ اور جانتا تو
سکنے والا ریا یعنی تجھکو حال ان لوگون کی سچ اور جھوٹ کا معلوم ہوجاتا کہ کون سچا ہی عذر کرنے مین اور کون جھوٹا ہے تجھکو اذن دینا نچاہئے تھا لالا اولی
اور نہ تہا نہ تو انکو اذن نہ دیتا اور ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا صلعم کو انکے نفاق سے خبر نہتی اسواسطے انکو اذن دیا تھا اور خدا تعالی نے جو رسول
خدا صلعم کو عفی اللہ عنک فرمایا ہے اس سے یہ لازم نہین آتا کہ ان حضرت سے کوئی گناہ سرزد ہوا تہا بلکہ یہ موافق محاورہ عرب کی ہے کہ عفو اور
رحمت کے ساتھ دعا کرتے ہین بدون صدور جرم کے مثلا کوئی پیاسے کو پانی پلاتے تو وہ اسکو کہتا ہے کہ غفر اللہ لک اور جسوقت کسی کو چھینک
آتی ہے تو دوسرا آدمی اسکو شکر کہتا ہے کہ یرحمک اللہ اور خاطر مین اسکے اسوقت یہ نہین گذرتا کہ اس سے گناہ صادر ہوا ہے بلکہ اسمین ایک تعظیم
اور توقیر مخاطب کی ہوا اور اسمین ایک معاتبہ لطیف ہے کہ اسمین عفو کا لفظ عتاب سے پہلے آیا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد اس سے ادام اللہ
لک العفو لم اذنت ہے یعنی ہمیشہ رکہے خدا واسطے تیرے عفو کو کیون تو نے اذن دیا اور بعضی روایتین یہ ہے کہ خطاب رسول خدا کیطرف ہے اور مراد
اس سے امت کے لوگ ہین اور اسکے مابعد کی آیتون سے معلوم ہوتا ہے کہ منافقون کا جہاد مین جانا نہین چاہا اس سے معلوم ہوا کہ اذن دینا قبیح تہا
لیکن اگر اذن نہ دیتے تو اولی تہا اور تعجب ہے زمخشری سے اور صاحب تفسیر بیضاوی سے کہ باوجود کمال علم عربی کے بے محابا لکہتے ہین کہ پیغمبر سے
خطا ہوئی ہے ان صاحبون کا یہ حال ہے کہ غلطا تو ثالثہ ہین سے اگر کسی سے واقع مین خطا سرزد ہوئی ہے تو اس خطا کو تاویلین کر کے ایسا مٹاتے
ہین کہ اس خطا سے انکو بالکل پاک اور صاف کر دیتے ہین اور اگر کسی پیغمبر کی لغزش کا ظاہر قرآن مین ذکر ہوگا تو اسکو ایسا تاسیا اور روشن کرتے
ہین کہ پیغمبر اپنے مرتبہ سے گر جائے اور کہنے کو گنجایش ہو کہ ثالثہ سے خطا ہوئی ہے تو کیا مضائقہ ہے پیغمبرون سے بہی خطائین صادر ہوئی ہین اور اب خدا تعالی
مومنین کے اوصاف بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ لَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ نہین اذن چاہتے ہین تجہسے اے محمد صلعم وہ
لوگ کہ ایمان لاتے ہین بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ساتھ خدا کے اور دن آخرت کے اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ یہ کہ جہاد
کرین ساتھ مالون اپنے کے اور جانون اپنی کے یعنی جو لوگ کہ خدا پر اور روز قیامت پر ایمان لائے ہین وہ اپنے مالون اور جانون سے جہاد کرنے مین
تجہسے اس مقدمہ مین اذن نہین چاہتے ہین کہ تو حکم دیوے تو وہ جہاد کرین بلکہ تجہکو جسوقت جہاد کا سامان کرتے ہوئے دیکہتے ہین تو وہ تو جلد تیار
ہوتے ہین وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ اور خدا جاننے والا ہے اور عالم ہے ساتھ پرہیزگارون کے اور بچنے والون کی پہلے ہی سے پس ان
کو ثواب بخشش فرمائیگا اِنَّمَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ سوا اسکے نہین کہ اذن چاہتے ہین تجہسے وہ
لوگ کہ نہین ایمان لائے ہین وہ ساتھ خدا کے اور دن آخرت کے اور اسکے ثواب کا اعتقاد نہین رکہتے ہین وَارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ اور شک
مین ہین دل انکے یعنی اسلام کے حق ہونے مین متردد ہین فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُوْنَ پس وہ بیچ شک اپنے کے تردد مین ہین اور حیران ہین
اسواسطے کہ اگر مومن خالص ہوتے اور اعتقاد صحیح رکہتے تو وہ آخرت مین اور نصرت خدا مین شک نکرتے اور ثواب اخروی کی امید مین جہاد کرنے پر
مستعد ہوتے اور اذن کو طلب نکرتے وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ اور اگر ارادہ کرتے وہ منافقین نکلنے کا طرف جہاد کے لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً
البتہ تیار کرتے وہ واسطے اس نکلنے کو سامان کو کہ سفر کے کام مین آتی وَلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ اور لیکن مکروہ جانا ہے خدا نے اٹہنا
انکا واسطے سفر کے اگر جاتے وہ تو سوائے شر کے لڑنے اور کچہ صادر ہوتا اور جبکہ ایسا حال انکا ہے تو فَثَبَّطَهُمْ پس بند کیا انکو خوف کو انپر
غالب کر کے وَقِيْلَ اقْعُدُوْا اور کہا گیا کہ بیٹہو تم گہر مین مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ہمراہ بیٹہنے والون کے کہ وہ عورتین اور لڑکے
ہین اور بیمار اور اندہے اور لنگڑے ہین اور کہتے ہین کہ جسوقت رسول خدا صلعم تبوک کو روانہ ہوئے تو عبد اللہ بن ابی منافق بہی ایک جماعت منافقون
کی ہمراہ اپنے لیکر نکلا اور مقابلہ مین ثنیۃ الوداع کے کہ ایک پہاڑ ہے جو مدینہ کے پاس ہے اسنے مقام کیا اور جسوقت لشکر اسلام کا دوسری منزل پر پہنچا کہ جسکو جرف
کہتے ہین تو وہ اپنے آدمیون سمیت الٹا پہر گیا یہ خبر رسول خدا صلعم کو پہنچی حضرت نے فرمایا کہ اگر اسمین ایمان ہوتا تو وہ ہمارے ہمراہی کرتا تم غنیمت

جانو کہ انکی شر سے تمنے خلاصی پائی چنانچہ خدا تعالی موافق قول حضرت کے فرماتا ہے کہ لو خرجوا فیکم اگر
ما زادوکم الا خبالا زیادتی کرتے وہ تمکو مگر تباہی اور بدی اور مکر کو اور تمکو نامرد اور بددل کردیتے ہین فساد اور
ولا وضعوا خلالکم اور البتہ گھوڑے دوڑاتے وہ درمیان تمہارے فساد کے کہ ایک شخص کی تم مین سے دوسرے کے سامنے چغلی
کرتے اور آپسمین تمہاری نزاع ڈلوایا کرتے یبغونکم الفتنة چاہتے ہین وہ تم مین اور طلب کرتے ہین فتنہ کو کہ تمہارے آپس مین
مخالفت ہوجاے وفیکم سماعون لهم اور درمیان تمہارے سننے والے ہین واسطے انکے یعنی جاسوس ہین اُن کی طرف
اور وہ خبرین تمہاری انکو پہنچاتے ہین واللہ علیم بالظالمین اور خدا جاننے والا اور عالم ہے ساتھ ظلم کرنیوالونکے کہ وہ منافق ہین اور
انکے لوگون کی باتون کو جانتا ہے موافق اسکے انکو لقد ابتغوا الفتنة البتہ تحقیق طلب کیا ہے انہون نے فتنہ کو یعنی اصحاب کے
متفرق کرنیکو من قبل اُس سے پہلے کہ جنگ احد مین سے بھاگ گئے اور جنگ خندق مین انہون نے کہا کہ یا اہل یثرب لا مقام لکم و
قلبوا لک الامور اور الٹ دیا انہون نے واسطے تیرے کامون کو تیرے اے محمد صلعم یعنی تیرے کامونکے بگاڑدینے مین انہون نے حیلے اور
تدبیرین کین حتی جاء الحق یہانتک کہ آیا حق کہ تجھکو نصرت حاصل ہوئی وظهر امر اللہ اور غالب ہوا کام خدا کا اُن
انکے کامون پر کہ دین اسلام بلند ہوا اور کفر کو پستی حاصل ہوئی وهم کارهون اور وہ ناخوش ہونیوالے ہین اور کراہت کرنیوالے ہین نصرت
اور دولت تیرے سے اور سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ بارہ منافقون نے جنگ تبوک مین شب کو پہاڑ کی گھاٹی پر کمین گاہ مین بیٹھکر ارادہ کیا کہ
جسوقت پیغمبر ادہر کو آوینگے تو ایکدفعہ ہی پہاڑ سے لڑھکا کر اسکو ہلاک کرین لیکن انکا مکر پیش نہ گیا اور رسول خدا کو نصرت حاصل ہوئی اور وہ لوگ ذلیل
ہوئے اور کہتے ہین کہ جسوقت رسول خدا صلعم نے جد بن قیس کو دیکھا تو فرمایا کہ تجھکو رغبت ہے کہ تو واسطے لڑائی روم کے ارادہ کرے اور ان
خوبصورت لونڈیان لیوے تو جد نے کہا کہ انصار جانتے ہین کہ مین عورتون پر فریفتہ ہوتا ہون ڈرتا ہون کہ گوری عورتون کو دیکھکر
تو صبر نکرسکونگا اور بلا اور فتنہ مین پڑجاؤنگا اسکے مقدمہ مین یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے کہ ومنهم من یقول ائذن لی اور
بعض ان مین سے وہ شخص ہے کہ کہتا ہے اذن دے تو واسطے میرے کہ لڑائی مین نجاؤن ولا تفتنی اور نہ فتنہ مین ڈال تو مجھکو اور بعضے
کہتے ہین کہ مراد فتنہ سے اسباب اور عیال ہین یعنی منافق کہتے تھے کہ اے محمد ہمکو جانیکا اذن دے اور ہمکو فتنہ مین مت ڈال بسبب ضائع ہونے
اسباب اور عیال ہماری کے کہ بعد ہمارے انکا کوئی خبر لینے والا نہین ہے الا فی الفتنة سقطوا خبردار ہو کہ بیچ فتنہ کے پڑے ہین
وہ کہ وہ فتنہ جہاد سے بیٹھ رہنے کا اور ظاہر ہونے نفاق کا ہے وان جهنم لمحیطة بالکافرین اور تحقیق کہ دوزخ البتہ احاطہ کرنیوالا ہے ساتھ
کافرون کے قیامت کے روز کہ اُس سے وہ نکلنے نپاوینگے اور فرماتا ہے خدا کہ ان تصبك اگر پہنچے تجھکو اے محمد صلعم حسنة کوئی نیکی مثل فتح
غنیمت کے جیسے کہ بدر مین تجھکو پہنچی ہے تو یہ نیکی تسؤهم بری لگتی ہے اُن منافقون کو بسبب حسد اور نفاق کے وان تصبك
مصيبة اور اگر پہنچتی ہے تجھکو کوئی مصیبت کہ شکست تجھکو حاصل ہوا کوئی مومن شہید ہو تو یقولوا کہتے ہین وے خوش ہوکر قد اخذنا
تحقیق پکڑلیا تھا ہمنے امرنا من قبل کام اپنا پہلا اس سے کہ دوراندیشی کرکے ہمنے احتیاط کی اور لڑائی مین ہم نگئے ویتولوا اور پھرجاتے ہین وے
وهم فرحون جسوقت کہ وہ خوش ہونیوالے ہین خدا تعالی فرماتا ہے کہ قل کہہ تو اے محمد صلعم ان لوگون سے کہ لن یصیبنا الا
ما کتب اللہ لنا ہرگز نہ پہنچیگا ہمکو مگر جو چیز کہ لکھا ہے خدا نے واسطے ہمارے لوح محفوظ مین فتح اور غنیمت یا شہادت اور درجات بہشت مین هو
مولانا وہ خدا آقا ہمارا ہے وعلی اللہ اور اوپر خدا ہی کے نہ اسکے غیر پر فلیتوکل المؤمنون پس چاہیے کہ توکل کرین ایمان لانیوالے
اسواسطے کہ ایمان کا حق یہی ہے کہ خدا کے غیر پر اعتماد اور توکل نکرین کہ خدا پر توکل کرنا موجب ہے حاصل ہونے مقصودونکا اور ایمنی ہے آفات سے اور امام محمد باقر
علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد حسنہ سے غنیمت اور عافیت ہے اور مراد مصیبت سے بلا اور سختی ہے اور فرماتا ہے خدا کہ قل کہہ تو اے محمد صلعم

ان سے لڑیگا اور جنگ نہروان جو مشہور ہے اُسمین ان لوگون ہی کے ہمراہ حضرت علی نے اپنی خلافت مین لڑائی کی اور
ہی روایت ہی فرمایا کہ جنگ نہروان والے دو تہائی آدمی خوارج مین سے ان آیت کے لوگ ہین اور اس شخص نے جو طعن کیا تہا رسول خدا پر
اسلئے اُسکے مقدمہ مین خدا تعالی بیان کرتا ہے کہ وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْمِزُكَ اور بعض اُن منافقون مین ہی وہ شخص ہے کہ عیب لگاتا ہے
تجہکو اور طعن کرتا ہے تجہپر اے محمد صلعم فِي الصَّدَقَاتِ بیچ صدقونکے اور بعض روایات مین آیا ہی کہ یہ آیت ابو الخیر منافق کی شان مین ہے
کہ جسوقت رسول خدا صلعم نے غنیمت کو تقسیم کیا تو اُسنے کہا کہ اپنے صاحب کو دیکہتے ہو کہ تمہارے صدقونکو مویشی والے لوگونکو دیتا ہے اور گمان کرتا ہے کہ
انصاف کرتا ہون اور غرض طعن کرنیوالونکی غنیمت کی تقسیم مین اپنا فایدہ ملحوظ تہا چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہی کہ فَإِنْ أُعْطُوا مِنْهَا پس
اگر دیے جاوین وہ اُن صدقون مین سے حسب بخواہ اپنے تو رَضُوا راضی ہوتے ہین وہ اور پسند کرتے ہین وہ اُس تقسیم کو وَإِنْ لَمْ يُعْطَوْا مِنْهَا
اور اگر نہ دیے جاوین وہ اُسمین سے موافق خواہش اپنی کے تو إِذَا هُمْ يَسْخَطُونَ اُسوقت وہ غصہ مین ہوتے ہین اور راضی نہین ہوتے
وَلَوْ أَنَّهُمْ اور اگر تحقیق وہ منافقین کہ جیسے صدقون کو طلب کرتے ہین رَضُوا راضی ہوتے وہ اور پسند کرتے مَا آتَاهُمُ اللَّهُ
وَرَسُولُهُ اُس چیز کو دی ہی اُنکو خدا نے اور پیغمبر اُسکے نے از مال غنیمت مین سے اور اُسکو لیکر وہ خوش ہوتے وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ اور کہتے وہ
کہ کافی ہی ہمکو خدا یعنی فضل خدا کا اور بصدق دل اور اعتقاد صحیح سے یہ بات کہتے کہ سَيُؤْتِينَا اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ قریب ہی کہ دیگا ہمکو خدا
فضل اپنے سے صدقہ اور غنیمت سوا اسکے وَرَسُولُهُ اور پیغمبر اُسکا وہ بہی ہمکو دیگا زیادہ اس سے کہ اب ہمکو دیا ہی إِنَّا إِلَى اللَّهِ تحقیق کہ ہم
طرف خدا کی رَاغِبُونَ رغبت کرنیوالے ہین اور امیدوار ہین کہ ہم کو اپنے فضل اور کرم سے تونگر اور غنی کردے اور حاجت ہماری روا فرما اور یہ کہنا
خیر اُنکو ہی یعنی اگر وہ اُس غنیمت سے راضی ہوتے اور ایسا اور ایسا کہتے تو البتہ ہوتا بہتر واسطے اُنکے اور بعد خدا تعالی بیان کرتا ہے کہ صدقات مثل زکوۃ واجب
کس کس کو دینے چاہئین اور رسول خدا صلعم نے جو غنیمت تقسیم کی ہی وہ بہت خوب ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ سوا اسکے نہین کہ
صدقہ یعنی زکوۃ مفروضہ لِلْفُقَرَاءِ واسطے فقیرونکے ہی کہ جو محتاج ہون اور کسی سے سوال نکرتے ہون وَالْمَسَاكِينِ اور واسطے مسکینونکے
ہی کہ وہ فقیرون سے زیادہ پریشان حال اور تنگدست ہین اور یہی حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا اور واسطے کام کرنیوالونکے
اوپر اُن صدقون کے کہ وہ صدقونکو اپنی کوشش سے تحصیل کر کر جمع کرتے ہین پیغمبر اور بعد اُسکے امام کے پاس پہنچاتے ہین اور غیبت امام مین مجتہد کے پاس
پہنچاتے ہین وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ اور واسطے اُن لوگونکے ہی کہ الفت دیے گئے ہین دل اُنکے کہ وہ کفار ہین کہ رسول خدا اُنکو زکوۃ مین سے دیتے تہے تاکہ
دین اسلام سے الفت پکڑین اور مسلمانونکی مدد کرین کفار کی لڑائیمین اور کہتے ہین کہ صفوان بن امیہ کہتا تہا کہ رسول خدا مجہکو بخشش کرتے تہے اور سب سے
اُس سے تمام جہان مین مثل اُنکے کسی کو مین دشمن نہین رکہتا تہا اور بعد اُسکے اسقدر مجہکو دیا کہ مثل اُنکے کسی کو مین دوست نہین رکہتا تہا وَفِي
الرِّقَابِ اور واسطے چہڑانے گردنون کے اور وہ غلام ہین کہ جنہون نے اپنے آقاؤن سے شرط کی ہی کہ اسقدر مال ہم تمکو دیوین تو ہماری غلامی سے
آزادی پاوین اور وہ غلام کہ جو اپنے آقاؤن کے پاس سختی اور تکلیف مین ہون اُنکو بہی آزاد کردیوین زکوۃ مین سے خریدکر اور اگر کوئی اور مستحق نہو تو ان
غلامونکو بہی زکوۃ مین سے خریدکر آزاد کرسکتے ہین جن غلامون پر کہ شدت اور سختی نہو وَالْغَارِمِينَ اور واسطے قرضدارون کے ہین وہ
صدقے جن قرضدارون نے کہ قرض لیکر اُسکو حرام مین خرچ نہین کیا ہی بلکہ واجب یا سنت یا مباح مین خرچ کیا ہو وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ اور
بیچ راہ خدا کے ہی صرف کرنا زکوۃ کا جیسے کہ مجاہدین کو دینا کہ وہ ہتیار خرید کرین اور سامان لڑنیکا اُسمین سے تیار کرین اور پل اور مسافرخانہ اور چاہ وغیرہ
امور خیر کے بنوانے مین صرف کرین وَابْنِ السَّبِيلِ اور بیچ صرف مسافر کے ہی زکوۃ کا اپنے وطن سے دور ہو اور زاد راہ اپنے پاس نہ رکہتا ہو اگرچہ
شہر مین وہ تونگر ہو حال یہ ہے کہ زکوۃ فرض کیگئی ہی فَرِيضَةً مِنَ اللَّهِ فرض کرنا جانب خدا سے اور فریضہ مفعول مطلق ہی وَاللَّهُ عَلِيمٌ
اور خدا جاننے والا ہی مستحقون کا حَكِيمٌ حکمت والا ہی کہ موافق مصلحت کی تقسیم کرتا ہے زکوۃ کو اور ہر چیز کو اُسکے موقع پر رکہتا ہی اور حضرت صادق علیہ السلام

...ہی کہ لوگوں سے سوال نہیں کرتا ہے اور مسکین اُس سے زیادہ سخت حال ہے اور بائس اُس سے زیادہ بدحال ہوتا ہے اور حضرت ...نے فرمایا ہے کہ فقیر تو وہ ہے کہ جو سوال نہیں کرتا ہے اور مسکین وہ ہے کہ جو سوال کرتا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے ...ون کے حال سے پوچھا گیا تو فرمایا کہ فقرا وہ ہیں کہ جو سوال نہیں کرتے ہیں اور عیال کے اُنکے اوپر خرچ ہیں اور دلیل اُنکی نہ سوال کرنے پر

قول حق تعالیٰ کا ہے سورہ بقر میں للفقراء الذین احصروا فی سبیل اللہ لا یستطیعون ضربا فی الارض یحسبہم الجاہل اغنیاء من التعفف تعرفہم بسیماہم لا یسئلون الناس الحافا یعنی واسطے فقیروں کے وہ لوگ کہ روکے گئے ہیں بیچ راہ خدا کی نہیں طاقت رکھتے ہیں چلنے کو بیچ زمین کے جانتا ہے اُنکو جاہل تونگر بسبب سوال سے بچانا ہے تو اُنکو ساتھ علامت اُنکی کے نہیں سوال کرتے ہیں وہ آدمیوں سے لپیٹ کر اور مساکین عاجز والے آدمی ہیں جیسے کہ اندھا اور لنگڑا اور مجذوم اور سوائے اسکے مرد اور عورتیں اور لڑکے اور العاملین علیہا وہ آدمی ہیں کہ جو کوشش کرتے ہیں مال زکوۃ کے وصول کرنے میں اور اسکو جمع کر کے اُس شخص کے پاس پہنچاتے ہیں کہ جو زکوۃ کو تقسیم کرتے ہیں اور المؤلفۃ قلوبہم وہ لوگ ہیں کہ جو خدا کو واحد جانتے ہیں اور لیکن اُنکے دلوں میں رسول خدا کی نبوت کی حقیقت نہیں پہنچی ہے پس رسول خدا اُنکو اپنی طرف رغبت کرتے تھے اور اُنکے دلوں کو تالیف کرتے تھے خدا تعالیٰ نے اُنکے واسطے بھی صدقات میں مثل زکوۃ کے حصہ مقرر کیا ہے تاکہ وہ حق کو پہچانیں اور دین حق کی طرف رغبت کریں اور فی الرقاب وہ لوگ ہیں کہ جنکے ذمہ لازم ہو گئی ہیں کفارے قتل خطا اور کفارہ ظہار اور جرم میں شکار کے قتل کا کفارہ اور کفارہ قسموں کا اور اُنکے پاس اسقدر نہیں ہے کہ وہ کفارہ میں دیویں اور وہ مومنین ہیں خدا تعالیٰ نے صدقات زکوۃ میں سے اُنکے واسطے بھی حصہ مقرر کیا ہے تاکہ کفاروں کو ادا کریں اور دوسری روایت میں حضرت صادق علیہ السلام سے یہ ہے کہ فی الرقاب میں وہ غلام بھی داخل ہیں کہ جنہوں نے اپنے آقا کو مال دینا مقرر کیا ہے اپنی آزادی کے واسطے اور کچھ ادا کیا ہے اور کچھ باقی ہے اُنکو بھی مال زکوۃ میں سے دیویں کہ وہ اپنی گردنوں کو غلامی کی قید میں سے رہا کریں اور الغارمین وہ لوگ ہیں کہ جنکے ذمہ قرض ہے اور طاعت خدا میں اسکو صرف کیا ہے اور بیجا خرچ نہیں کیا ہے اُنکو بھی مال زکوۃ میں سے دینا چاہیئے کہ وہ اپنے قرض کو ادا کریں اور فی سبیل اللہ وہ لوگ ہیں کہ جو جہاد کے واسطے نکلتے ہیں اور اُنکے پاس کچھ نہیں ہے یا وہ لوگ ہیں کہ حج کرنیکے واسطے اُنکے پاس کچھ نہیں ہے اور سوائے اسکے جمیع امور خیر کے اُنکو بھی مال زکوۃ میں سے دینا چاہیئے اور ابن السبیل مسافر ہیں کہ جو سفر مباح میں ہیں اُنکو بھی دینا چاہیئے کہ وہ اپنے گھر کو پہنچ جاویں یہ آٹھ قسمیں ہیں مستحق مال زکوۃ کی کہ موافق احتیاج کے اُن کو دینا چاہیئے اور کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن نوفل منافق رسول خدا صلعم کے پاس بیٹھا تھا اور حضرت سے باتیں سنکر منافقین کے روبرو نقل کرتا تھا اور حضرت کی طرف سے سخن چینی کرتا تھا حضرت جبرئیل نازل ہوئے اور رسول خدا صلعم کو خبر کی کہ ایک منافق آپکی سخن چینی کرتا ہے اور آپکی باتیں منافقین کے روبرو نقل کرتا ہے حضرت نے پوچھا کہ وہ کون ہے کہا کہ وہ ایک مرد سیاہ رنگ ہے جسکے سر پر بہت بال ہیں اور وہ دونوں آنکھوں سے دیکھتا ہے گویا کہ وہ دو ہنڈیاں ہیں اور اُسکی زبان سے شیطان بولتا ہے رسول خدا صلعم نے اُسکو بلا کر فرمایا کہ تو ایسا اور ایسا کہتا ہے اور کرتا ہے اُسنے قسم کھائی کہ میں نہیں کرتا حضرت نے فرمایا کہ میں نے تجھسے قبول کیا تو اسکے اپنی قوم کے پاس وہ گیا اور کہا کہ محمد کان شنوا ہے کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اُسکو خبر دی ہے میری طرف سے کہ میں جو اُسکی طرف سے سخن چینی کرتا ہوں اور میں نے اُس سے کہا کہ میں ایسا نہیں کرتا ہوں تو مجھسے اُسنے قبول کیا اُس مقدمہ میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ **وَمِنْهُمُ الَّذِينَ يُؤْذُونَ النَّبِيَّ** اور بعض اُن منافقین میں سے وہ لوگ ہیں کہ ایذا دیتے ہیں پیغمبر کو **وَيَقُولُونَ هُوَ أُذُنٌ** اور کہتے ہیں وہ کہ وہ خوب سننے والا ہے کہ جو کچھ اُس سے کہیں وہ سب سن لیتا ہے اور قبول کرتا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ **قُلْ** کہہ تو اے محمد صلعم اُنکو کہ **أُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ** وہ سننے والا اچھا ہے واسطے تمہارے نہ اُس وجہ سے کہ تم اُسکی مذمت کرتے ہو بلکہ سننے والا امر نیک کا ہے اور اذن خیر کو عاصم نے دونوں کو تنوین اور ضمہ سے پڑھا ہے اور باقیوں نے اضافت سے اور اذن خیر لکم خبر ہے مبتدائے محذوف کی اور وہ ضمیر ہو کی ہے اور تقدیر اُسکی ہو اذن خیر لکم ہے اور اب تفسیر اُس خبر کی کرتا ہے کہ

يؤمن بالله ایمان لاتا ہو وہ پیغمبر ساتھ خدا کے اسکی تصدیق کرتا ہے ويؤمن للمؤمنين اور
یقین کرتا ہے مومنین کے کہ اُنکی بات کو قبول کرتا ہے اُنکی نیتوں کے خالص ہونیکے سبب ورحمة للذين آمنوا منكم اور رحمت ہے
لوگوں کو کہ ایمان لاتے ہیں وہ تم میں سے ظاہر میں کہ اپنا ایمان کو ظاہر کرتے ہیں نہ یہ کہ تمہارا جھوٹ اور سچ وہ نہیں جانتا ہے بلکہ سب جانتا ہے
اور اپنی رحمت سے تمکو ظاہر کرکے رسوا نہیں کرتا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ والذين يؤذون رسول الله اور جو لوگ کہ
ایذا دیتے ہیں رسول خدا صلعم کو لهم عذاب أليم واسطے انکے عذاب ہے دردناک آخرت میں اور اہل سنت کی احادیث
صحیحہ میں لکھا ہے کہ ایذا دینے فاطمہ کا ایذا دینے رسول ہوا اور ایذا دینے رسول ایذا دینے خدا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ فاطمہ نے مرنے سے پہلے علی کو وصیت
کی تھی کہ جن لوگوں نے مجھکو رنج دیا ہے انکو میرے جنازہ پر نہ آنے دینا اور جسوقت علی نے موافق وصیت کے لوگوں کو خبر نکی کہ وہ
فاطمہ زہرا کے جنازہ پر حاضر ہوں تو ابوبکر نے حضرت علی سے شکایت کی کہ تمنے ہمکو فاطمہ زہرا کے مرنے کی خبر کیوں نکی کہ ہم جنازہ پر حاضر
ہوتے یہ سب سنیوں کی کتابوں میں لکھا ہے اور کہتے ہیں کہ ایک جماعت منافقین نے جنگ تبوک کے جانے سے عذر کیا اور اپنے
گھروں میں بیٹھ رہے جسوقت مومنین تبوک سے واپس آئے تو وہ منافقین قسمیں کہانے لگے تاکہ مومنین راضی ہوجائیں اور جانیں
کہ ہم بھی انہیں میں سے ہیں چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ يحلفون بالله قسمیں کہاتے ہیں وہ منافقین ساتھ خدا کے اے مومنین لكم
واسطے تمہارے اپنی راستی پر ليرضوكم تاکہ راضی کریں وہ تمکو والله ورسوله أحق أن يرضوه اور خدا اور پیغمبر کا زیادہ
لائق ہے یہ کہ راضی کریں وہ اسکو إن كانوا مؤمنين اگر ہیں وہ ایمان لانیوالے جیسا کہ دعوی کرتے ہیں اور بعد اس کے خدا تعالی
مومنین کو تنبیہ کرتا ہے کہ ألم يعلموا أنه من يحادد الله ورسوله کیا نہیں جانا انہوں نے کہ تحقیق جو شخص
کہ مخالفت کرے خدا کی اور پیغمبر اسکے کی اور حد سے گذرے فأن له نار جهنم پس تحقیق واسطے اُس شخص کے ہے آتش دوزخ کی
خالدا فيها ہمیشہ رہنے والا ہے وہ بیچ اسکے ذلك یہی دوزخ میں ہمیشہ رہنا الخزي العظيم رسوائی
ہے بڑی واسطے منافقین کے کہتے ہیں کہ جسوقت رسول خدا صلعم واسطے جنگ تبوک کے روانہ ہوئے تو منافقین آپس میں باتیں
کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ شخص یعنی محمد روم کی لڑائی کو دوسری لڑائیوں کی مانند جانتا ہے ایک شخص بھی زندہ اُن میں سے وہاں
سے اُلٹا پھر کر نہ آئیگا کسی نے اُن میں سے کہا کہ اُس کی مخالفت نکرنی چاہیئے ایسا نہو کہ خدا تعالی ہماری باتوں کی
محمد کو خبر کردیوے اور جو کچھ ہمارے دلوں میں ہے اُس سے مطلع کرے اور اُس کے مطابق قرآن نازل ہو کہ لوگ اُس کو
پڑہیں اور ہماری رسوائی ہو تب اُنہوں نے کہا کہ یہ ہنسی کی باتیں ہیں جناب رسول خدا صلعم نے بنور نبوت اُنکی باتوں کو
معلوم کرکے عمار یاسر کو اُنکے پاس بہیجا عمار نے جاکر اُن سے پوچھا کہ تم کیا کہتے تھے کہا کہ ہم تو کچھ نہیں کہتے تھے آپس میں ہنسی کی باتیں
کرتے تھے اُس مقدمہ میں خدا تعالی فرماتا ہے کہ يحذر المنافقون أن تنزل عليهم سورة خوف کرتے
ہیں وہ منافقین اس امر سے کہ نازل ہوا اوپر اُن مومنین کے کوئی سورت قرآن کی تنبئهم کہ خبر کردیوے اُن
اُن مومنین کو بما في قلوبهم ساتھ اُس چیز کے کہ بیچ دلوں اُن منافقین کے ہے اور فرماتا ہے خدا کہ قل استهزؤا
کہہ تو اے محمد صلعم کہ ٹھٹھا کرو تم یعنی ٹھٹھا کئے جاؤ تم کہ البتہ جزا اُس کی پاؤگے تم اور جزا اُس کی یہ ہے کہ إن الله مخرج
تحقیق خدا ظاہر کرنے والا ہے ما تحذرون اُس چیز کو کہ ڈرتے ہو تم اُس کے ظاہر ہونے سے اور فرماتا ہے خدا کہ
ولئن سألتهم ليقولن اور البتہ اگر پوچھیگا تو اُن منافقین سے کہ کیا کہتے تھے تم تو البتہ کہیں وہ کہ
إنما كنا نخوض ونلعب سوائے اسکے نہیں کہ ہیں ہم کہ بحث کرتے ہیں اور بازی کرتے ہیں مثل مسافروں

ے تو ہنستے اور کہیلتے چلتے ہین اور امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ یہ آیت بارہ شخصون کے حقمین
پہاڑ کی گہاٹی پر کہڑے ہو کر انہون نے آپس مین مشورہ کیا تہا کہ رسول خدا کو مار ڈالو اور بعض نے بعض سے
[کہا کہ اگر] وہ دریافت کر جاوین گے تو ہم کہین گے کہ آپس مین ہم ہنستے تہے اور اگر وہ دریافت نہ کرین گے تو ہم محمد
[کو] مار ڈالین گے اور یہ اسوقت کا ذکر ہے کہ رسول خدا صلعم جنگ تبوک سے الٹے پہرے تہے جبرئیل نازل ہوئے اور رسول خدا صلعم
کو ان منافقون کے مشورے سے خبر دی اور کہا کہ کسی کو بہیجکر انکو وہان سے دفع کرو اور عمار یاسر حضرت کی سواری کی باگ پکڑے
ہوئے تہے اور حذیفہ اسکو پیچہے سے ہانکتے تہے حذیفہؓ نے حضرت سے فرمایا کہ انکی سواریون کے منہ پر جا کر مار حذیفہ نے جا کر انکی سواریون کے
منہ پر مارا وہ ایک طرف کو ہوگئے جب نیچے اترے تو حضرت نے حذیفہؓ سے پوچہا کہ تو نے انمین سے کسی کو پہچانا کہا کہ نہین حضرت نے
فرمایا کہ فلانا اور فلانا تہا سب کے نام لئے حذیفہ نے عرض کی کہ آپ کیون نہین بہیجتے ہین ہم کو کہ ہم انکو جا کر قتل کرین حضرت نے فرمایا
کہ مجہکو یہ امر مکروہ معلوم ہوتا ہے عرب کہین گے کہ محمد اپنے اصحاب کو خود قتل کرتا ہے اور ایسا ہی اہل سنت کی کتابون مین لکہا ہے
اور فرماتا ہے خدا کہ **قُلْ** کہہ تو اے محمد صلعم ان لوگون سے کہ **أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ** کیا ساتہ خدا کے اور آیتون اسکی
کے اور نشانیون قدرت اسکی کے **وَرَسُولِهِ** اور پیغمبر اسکے **كُنْتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ** ہو تم ہنستے **لَا تَعْتَذِرُوا** عذر کرو تم
کہ عذر تمہارا جہوٹا ہے **قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ** تحقیق کہ کفر کیا ہے تمنے بعد ایمان اپنے کے یعنی پہلے تمنے اپنے ایمان کو ظاہر کیا اور بعد اس
تمنے رسول پر طعن کرکے اور اسکو ایذا دیکر کفر کیا **إِنْ نَعْفُ عَنْ طَائِفَةٍ مِنْكُمْ** اگر معاف کرین ہم ایک گروہ سے تم مین سے
کہ بخلوص نیت وہ توبہ کرین نفاق اور ہنسی کرنے سے کہتے ہین کہ ایک شخص نے ان منافقون مین سے مخشی بن حمیر اشجعی نے توبہ کی تہی
اور بصدق دل ایمان لایا تہا اور خدا تعالی سے درخواست کی کہ مجہ کو شہادت نصیب ہو دعا اس کی قبول ہوئی اور یمامہ کی لڑائی
مین وہ شہید ہوا اسکو اور سوائے اسکے اور ایسے آدمیون کو خدا تعالی نے فرمایا ہے کہ اگر معاف کرین ہم ایک گروہ کو تم مین سے بعد
توبہ کے تو **نُعَذِّبْ طَائِفَةً** عذاب کرین گے ہم گروہ دوسرے کو **بِأَنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ** بہ سبب اس کے کہ تحقیق
وہ ہین گناہ کرنیوالے کہ نفاق کو اپنے دلون مین رکہتے ہین اور عاصم نے نعف اور نعذب کو نون سے پڑہا ہے متکلم مع الغیر کا صیغہ
اور طائفۃ کو منصوب اور باقیون نے نعف کو یا مضمومہ سے اور فا کی فتح سے پڑہا اور تعذب کو تا سے اور طائفۃ کو مرفوع اور امام محمد
باقر علیہ السلام نے لا تعتذروا کی تفسیر مین فرمایا ہے کہ پہلے وہ لوگ مومنین صادقین تہے اور بعد اسکے انہون نے شک کیا اور منافق
ہوگئے بعد ایمان لانے کے اور وہ چار آدمی تہے اور ان نعف کی تفسیر مین لکہا ہے کہ جسنے توبہ کی تہی وہ ایک شخص ان چار مین
مخشی بن الحمیر اسنے توبہ کی اور کہا کہ یا رسول خدا مجہکو میرے نام نے ہلاک کیا ہے رسول خدا نے اسکا نام عبد اللہ بن عبد الرحمان
رکہا اور اس شخص نے کہا کہ خداوندا مجہکو شہادت عطا کر اس طرح سے کہ کسی کو اطلاع نہو کہ وہ کہان گیا ہے پس وہ یوم یمامہ
مارا گیا اور کسی کو خبر نہوئی کہ وہ کہان قتل ہوا اور وہ شخص وہ ہے کہ جس سے خدا تعالی نے معاف کیا ہے اور اب خدا تعالی منافقون
کے حال سے اور انکے انجام سے خبر دیتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ **الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ** منافق مرد اور منافق عورتین
اور بعضے کہتے ہین کہ منافق مرد تو تین سو تہے اور منافق عورتین ایک سو ستر تہین یہ سب **بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ** بعض انکا بعض
سے ہے یعنی وہ سب ایک ہین نفاق مین اور یہ تکذیب ہے انکے قول کی وہ کہتے تہے کہ ہم تم مین سے ہین اے مسلمانو اور تحقیق
ہی خدا کے قول کی اس نے فرمایا تہا کہ وہ تم مین سے نہین ہین **يَأْمُرُونَ بِالْمُنْكَرِ** حکم کرتے ہین وہ ساتہ برائی کے کہ
وہ کفر ہے اور جہٹلانا پیغمبر کا **وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوفِ** اور منع کرتے ہین وہ منافقین نیکی سے کہ وہ ایمان ہے اور فرمان برداری

پیغمبر کی **وَيَقْبِضُونَ أَيْدِيَهُمْ** اور بند کرتے ہیں وہ ہاتھوں اپنے کو خیرات کرنیسے اور راہ خدا میں دینے سے **نَسُوا** بھولا دیا انہوں نے **اللّٰهَ** خدا کو کہ اسکی فرمانبرداری انہوں نے کی **فَنَسِيَهُمْ** پس بھول جائیگا انکو خدا آخرت میں کہ ثواب دے **إِنَّ الْمُنَافِقِينَ** تحقیق کہ منافقین مرد اور عورت **هُمُ الْفَاسِقُونَ** وہ باہر ہونیوالے ہیں دائرہ ایمان سے **وَعَدَ** **اللّٰهُ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ** وعدہ کیا ہے خدا نے منافق مردوں اور منافق عورتوں کو **وَالْكُفَّارَ** اور کافروں کو خواہ مرد ہو خواہ عورت ہو **نَارَ جَهَنَّمَ** آتش دوزخ کا کہ **خَالِدِينَ فِيهَا** ہمیشہ رہنے والے ہیں بیچ اس دوزخ کے **هِيَ حَسْبُهُمْ** وہ آگ کافی ہے انکو واسطے عذاب کے **وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ** اور لعنت کی ہے انکو خدا نے اور اپنی رحمت سے دور کیا ہے اور خوار اور ذلیل کیا ہے انکو **وَلَهُمْ عَذَابٌ مُقِيمٌ** اور واسطے انکے عذاب ہے ہمیشہ کہ کبھی منقطع نہو پس اے منافقو تم **كَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ** مانند ان لوگوں کے ہو کہ پہلے تمسے تھے جنہوں نے اپنے کفر میں کہ **كَانُوا أَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً** تھے وہ زیادہ مضبوط تم سے قوت میں کہ بدن میں تمسے زیادہ قوی تھے وہ **وَأَكْثَرَ أَمْوَالًا وَأَوْلَادًا** اور بہت زیادہ مالوں اور اولاد میں **فَاسْتَمْتَعُوا بِخَلَاقِهِمْ** پس فائدہ لیا انہوں نے ساتھ حصے اپنے کے دنیا کی لذتوں کا اور مال اور فرزندوں سے فائدہ اٹھایا **فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ** پس فائدہ لیا تم نے ساتھ حصہ اپنے کے دنیا کے مزوں کا **كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ** جیسے کہ فائدہ لیا ان لوگوں نے کہ پہلے تمسے تھے ساتھ حصہ اپنے کے **وَخُضْتُمْ** اور بحث کی تمنے باطل میں کہ وہ کفر ہے اور خوض کیا تمنے یعنی اور شروع کیا **كَالَّذِي خَاضُوا** مانند اس چیز کے کہ بحث کی انہوں نے جو کہ پہلے تمسے گزر گئے ہیں **أُولٰئِكَ** یہ وہ لوگ ہیں کہ **حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ** نابود اور نیست ہوگئے ہیں عمل انکے **فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ** بیچ دنیا اور آخرت کے کہ دنیا میں تو مال اور فرزندوں سے وفا نہ کی اور آخرت میں ان اعمالوں کا ثواب حاصل نہوا **وَأُولٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ** اور یہی لوگ نقصان پانیوالے ہیں دو نوجہان میں کہتے ہیں کہ خدیفہ نے بعد وفات جناب رسول خدا صلعم کے کہا کہ منافق اس زمانہ کی بدتر ہیں پہلے زمانہ کے منافقوں سے اس واسطے کہ پہلے منافق تو اپنے نفاق کو پوشیدہ رکھتے تھے اور اس زمانہ کے منافقوں نے نفاق کو ظاہر کیا ہے اور اہل سنت کی کتب احادیث میں مثل ترمذی وغیرہ کے ابو دجانہ اور جابر سے روایت ہے کہ ہم نہیں پہچانتے تھے منافقوں کو رسول خدا کے زمانہ میں مگر علی کے بغض سے اور صحیح مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ علامت منافق کی تین چیزیں ہیں اگرچہ وہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے اور گمان کرے کہ مسلمان ہوں جسوقت بات کرے تو جھوٹ کہے اور جسوقت وعدہ کرے تو خلاف کرے اور جس وقت امانت ہو کسی کی تو خیانت کرے اور مشکوۃ میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جسمین چار چیزیں ہوں وہ منافق خالص ہے اور جسمین ایک خصلت ہو ان چار میں سے تو ایک خصلت نفاق کی ہے یہانتک کہ چھوڑے انکو اور وہ چار یہ ہیں کہ جسوقت امانت کسی کی اپنے پاس رکھے تو خیانت کرے اور جسوقت بات کہے تو جھوٹ بولے اور جسوقت عہد کرے تو بیوفائی کرے اور جسوقت مخاصمہ کرے تو گناہ بد کرے اور نووی نے شرح مسلم میں لکھا ہے کہ جماعت علماء کی کہتے ہیں کہ مراد اس سے وہ منافق ہیں کہ جو رسول خدا کے زمانہ میں تھے اور جن لوگوں پر یہ علامات صادق آتے ہیں انکے حالات سے مطلع ہونا چاہئے صحیح مسلم کی کتاب الجہاد میں لکھا ہے کہ علی اور عباس جھگڑا کرتے ہوئے طلب میراث میں عمر کے پاس آئے علی تو اپنی زوجہ کی طرف سے رسول خدا کے ترکہ میں دعوی کرتا تھا اور عباس رسول خدا کا چچا تھا وہ اس واسطے رسول خدا کے ترکہ میں دعوی کرتا تھا عمر نے بعد ایک کلام طویل کے کہا کہ جسوقت رسول خدا نے وفات پائی تو ابوبکر نے کہا کہ میں خلیفہ رسول خدا کا ہوں تم دونو اسکے پاس آئے اور طلب کرتا تھا تو اے عباس اپنی میراث کو اپنے پسر برادر کی طرف سے اور طلب کرتا تھا علی میراث اپنی زوجہ کی اسکے باپ کی طرف سے ابوبکر نے کہا کہ

کو کوئی وارث نہین ہوتا جو کچہ ہم چہوڑا ہو وہ صدقہ ہی ہین پس تم دونو اسکو اور جانتے ہو کاذب اور گنہگار اور
غدار خیانت والا اور خدا جانتا ہے کہ وہ راستگو اور نیکوکار اور ہدایت یافتہ اور پیروی کرنیوالا حق کا تہا اور ابوبکر مر گیا تو مین
رسول کا اور خلیفہ ابوبکر کا ہون تم دونو مجہکو بہی جہوٹ کہنے والا گنہگار بے وفا خیانت کرنے والا دیکہتے ہو اور خدا جانتا ہے
کہ مین راستگو اور نیکوکار اور ہدایت یافتہ اور پیروی کرنے والا حق کا ہون عمر کے کلام سے معلوم ہوا کہ علیؑ اور عباسؓ ابوبکر
اور عمر کو کاذب اور آثم اور غادر جانتے تہے اور یہی علامات نفاق کے ہین جو کہ مسلم اور مشکوۃ مین مذکور ہوئے ہین اور علی کی برابر کون
صادق اور راستگو ہوگا اور جو علم کہ علیؑ کو تہا وہ کس کو تہا اور ایسا ہی نہین ہو سکتا کہ خلیفہ دوم علیؑ اور عباس پر تہمت
کرتے ہون بلکہ حقیقت مین وہ ان کو ایسا ہی جانتے ہونگے اور یہ سب اہل سنت کی کتابون مین لکہا ہے اس کے لکہنے مین
ہمارا کچہ قصور نہین ہے اور یہ بہی اہل سنت کی کتابون مین لکہا ہے کہ رسول خدا اپنے اصحاب سے فرماتے تہے کہ تم بہت مشابہ
ہو بنی اسرائیل سے جو کچہ کہ وہ کرتے تہے تم بہی کروگے یہانتک کہ وہ سوسمار کے سوراخ مین گئے تہے تو تم بہی جاؤگے لیکن نہین جانتا
مین کہ مثل انکے گوسالہ پرستی بہی کروگے تم یا نہین چنانچہ ابن اثیر نے نہایہ مین اور زمخشری نے کشاف مین لکہا ہے اور یہ مطابق
ہے تفسیر کالذین من قبلکم کے اور فرماتا ہے خدا کہ أَلَمْ يَأْتِهِمْ کیا نہین آئی انکے پاس یعنی البتہ آئی ہے وہ منافقون کے
پاس جو کہ دنیا کی لذتون مین مغرور ہین اور ثواب آخرت سے محروم ہین نَبَأُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ خبر ان لوگون کی کہ پہلے انسے
تہے قَوْمِ نُوحٍ قوم نوح کی کہ وہ طوفان مین غرق ہوئے وَعَادٍ اور قوم عاد کی کہ وہ ہوا سے ہلاک ہوئے وَثَمُودَ اور قوم
ثمود کی کہ وہ جبرئیل کی چیخ سے مر گئے وَقَوْمِ إِبْرَاهِيمَ اور قوم ابراہیم کی کہ وہ طرح طرح کے عذابون مین گرفتار ہوئے اور نمرود اپنی قوم سمیت
مچہرون سے ہلاک ہوا وَأَصْحَابِ مَدْيَنَ اور اہل مدین قوم شعیب کے کہ آگ سے ہلاک ہوئے وَالْمُؤْتَفِكَاتِ اور لوگ
شہرون الٹے گئے کے کہ وہ قوم لوط کی تہی اور شہر انکے زیر و زبر ہو گئے سبب [illegible] کہ أَتَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ آئے تہے
انکے پاس پیغمبر انکے ساتہ دلیلون اور معجزون روشن کے فَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ پس نہ تہا خدا ایسا کہ ظلم کرے انکو یعنی عادت خدا کی ظلم
کرنے کی نہین ہے کہ بدون صدور جرم کسی پر عذاب نازل کرے وَلَٰكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ اور لیکن تہے وہ کہ جانون اپنی
پر ظلم کرتے تہے سبب کفر کے اور عذاب مستوجب ہوئے پہر اب خدا تعالی مومنین کا حال بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَالْمُؤْمِنُونَ
وَالْمُؤْمِنَاتُ اور مومن مرد اور مومن عورتین بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ بعضے انکے دوست ہین بعضون کے کہ ہر طرح
سے ایک مومن دوسرے مومن کی مدد کرتا ہے اور حق مومن ہونے کا ادا کرتا ہے اس آیت سے معلوم ہوا کہ جنگ جمل والی عائشہ
اور طلحہ اور زبیر وغیرہ کہ جو علی سے اور اسکے طرف والون سے جنگ کرتے تہے اور ایسے ہی معاویہ اور اس کے ہمراہی جو علی سے
اور علی کے گروہ سے جنگ کرتے تہے مومن نہ تہے اور ایسا نہین ہو سکتا کہ دونو طرف کے آدمی مومن ہون اسواسطے کہ خدا فرماتا ہے
کہ مومن آپس مین دوست ہوتے ہین اور وہ آپس مین عداوت رکہتے تہے کہ ایک طرف کے آدمی دوسری طرف والون کو قتل کرتے تہے اور
اگر انکو مومن کہتے ہو تو علی کو اور اسکے ہمراہیون کو کہو کہ یہ مومن نہ تہے اور فتح الباری شرح صحیح بخاری مین لکہا ہے کہ روایت کی ہے
عبد الرزاق نے معمر سے کہ عائشہ کو خوش نہین معلوم ہوتا تہا ذکر کرنا علی کا بخیر اور نیکی سے اور مسند احمد حنبل مین عائشہ سے روایت
ہے کہ رسول خدا میمونہ کے گہر مین بیمار ہوئے اور اپنی بیبیون سے اجازت لیکر میرے گہر مین آئے اور اسوقت عباس کے اور
ایک مرد کے شانہ پر تکیہ کئے ہوئے تہے اور ابن عباس سے روایت کرتے ہین کہا کہ تمنے جانا کہ عائشہ نے نام نہ لیا دوسرے آدمی کا
اور کہا کہ عباس کا اور ایک مرد کے شانہ پر تہا وہ علی بن ابیطالب تہا کہ اسکا نام نہ لیا اس واسطے کہ عائشہ کو خوش نہین

معلوم ہوتا ہے کہ علی کا نام لیوے اور بھی تاریخ طبری میں لکھا ہے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ عائشہ [illegible]
خیر سے ذکر کرنا اور صواعق محرقہ میں لکھا ہے کہ علی کے دشمن بہت آدمی تھے اور شرح نہج البلاغہ میں ابن ...
شیخ اپنے سے روایت کی ہے کہ کل اہل بصرہ علی سے بغض رکھتے تھے اور بہت آدمی مدینہ کے عداوت رکھتے تھے اور کل ...
علی سے بغض رکھتے تھے اور کل قریش علی کے دشمن تھے اور ملل ونحل میں لکھا ہے کہ کہا انہوں نے کہ کینہ اور دشمنی انکے امیر المومنین
سے اس حد کو پہنچی تھی کہ سعد بن وقاص اور ابن عمر اور اسامہ بن زید اور رافع بن خدیج انصاری اور محمد بن مسلمہ اور زید بن ثابت
انصاری اور ابوہریرہ اور ابو درداء اور ایک جماعت نے سوائے انکے ان سب لوگون نے علی کے ہاتھ پہ بیعت نہ کی جس وقت کہ
وہ خلیفہ ہوا اور بعد اس کے معاویہ کے ہاتھ پر اور یزید کے ہاتھ پہ بیعت کی جس کسی نے کہ ان میں سے یزید کو پایا اور صحیح مسلم اور ترمذی
اور نسائی میں امیر المومنین علی سے روایت ہے کہ قسم خدا کی کہتا ہوں میں کہ عہد کیا ہے مجھ سے رسول خدا صلعم نے کہ اے
علی دوست نہیں رکھتا ہے تجھکو مگر مومن اور دشمن نہیں رکھتا ہے تجھکو مگر منافق پس بموجب اس آیت کے اور اس حدیث کے وہ
لوگ کیونکر مومن ہونگے کہ جو علی سے کینہ اور عداوت رکھتے تھے اور انکو مومن کہتے ہو تو علی کو مومن نہ کہو اور یہ نہیں ہوسکتا
کہ بموجب اس آیت کے اور اس حدیث کے آپس میں دشمنی رکھنے والے سب مومن ہوں اور مومنین کی شان میں خدا تعالی
فرماتا ہے کہ یَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ حکم کرتے ہیں وہ مومنین ساتھ نیکی کے کہ واجبات کی اور طاعت خدا کی ادا کرنے کے واسطے
برادران ایمانی کو تاکید کرتے ہیں وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ اور منع کرتے ہیں وہ برائی سے کہ حرام باتوں کے اور حرام کاموں کے
کرنے سے وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ اور قائم کرتے ہیں وہ نماز کو کہ ہمیشہ اسکو پڑھتے ہیں اس کے وقت پر مع شرائط اور ارکان کے
وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ اور دیتے ہیں وہ زکوۃ کو جس وقت ان پر وہ واجب ہوئی ہو وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ اور فرمانبرداری
کرتے ہیں وہ خدا کی اور پیغمبر اسکے کی جمیع امور میں أُولَٰئِكَ یہ وہ لوگ ہیں سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ قریب ہے کہ رحمت کرے ان پر خدا
دنیا اور آخرت میں إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ تحقیق کہ خدا غالب ہے ہر چیز پر جو کچھ چاہے سو کرے حَكِيمٌ حکمت والا ہے ایسا کہ موافق مصلحت
کے کرتا ہے جو کچھ کرتا ہے اور اب خدا تعالی مومنین کی جزا کا ذکر کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَعَدَ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وعدہ
کیا ہے خدا نے مومن مردوں اور مومن عورتوں سے جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ بہشتوں کا کہ جاری ہیں نیچے محلوں
اور درختوں انکے سے نہریں خَالِدِينَ فِيهَا ہمیشہ رہنے والے ہیں بیچ ان بہشتوں کے وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً اور وعدہ کیا ہے
خدا نے گھروں پاکیزہ کا کہ ان میں ہمیشہ لذت پاویں فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ بیچ بہشتوں عدن کے کہتے ہیں کہ مساکن
طیبہ محل ہیں موتی اور زبرجد اور یاقوت کے اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ عدن خانہ خدا ہے کہ نہیں دیکھا ہے
اسکو کسی آنکھ نے اور نہیں گزرا ہے کسی آدمی کے دل میں اور نہیں ساکن ہونگے اس میں مگر تین گروہ انبیاء اور
صدیقین اور شہدا اور کہتا ہے خدا عدن کو خوش حال ہے وہ شخص کہ جو داخل ہو تجھ میں اور عدن بہشتی کے
مکان کو بھی کہتے ہیں اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ بہشت میں محل ہیں موتی سے بنے ہوئے اور ہر ایک محل
میں ستر خانہ ہیں یاقوت سرخ کے اور ہر خانہ میں ستر گھر ہیں زمرد کے اور ہر گھر میں ستر تخت ہیں اور ہر تخت پہ ستر فرش ہیں طرح
طرح کے رنگ اور نقش کے اور ہر فرش پر حور العین ہے اور ہر خانہ میں ستر خوان کھانے کے ہیں اور ہر خوان میں ستر قسم کا کھانا ہے
اور حق تعالی بندہ کو اسقدر قوت کھانے کی اور جماع کی دیگا کہ ایک صبح کو سب کھانوں سے اور حوروں سے لذت حاصل کریگا اور
یہ محل جنت عدن میں ہے اور اسمیں ہوائے خوش عرش کے نیچے سے چلتی ہے اور مشک سفید کے ٹیلوں پر سے ہو کے گزرتی ہے اور

...ن ہو اور خوشبو یان سو برس کی راہ تک پہنچتی ہے اور فرمایا ہے جناب رسول خدا صلعم نے کہ وہ شخص کہ
...ہ زندہ رہے وہ میرا سا زندہ رہنا اور مرے وہ میرا سا مرنا اور ساکن ہو وہ بہشت میری مین کہ جس کا وعدہ کیا
...ردگار میرے نے عدن کے بہشتیون کا کہ بویا ہے اسکو خدا نے اپنی دست قدرت سے اور کہا اُس کو کہ پیدا ہو جا تو
...ن وہ ہوگیا پس چاہئے کہ دوستی کرے وہ شخص علی بن ابیطالب سے اور اولاد اُس کی سے بعد اُسکے اور حدیث بلال
مین ہے کہ جنت عدن بہشتون کے درمیان ہے اور دیوارین اُس کی یاقوت سرخ کی ہین اور سنگریزے اُس کے موتی ہین اور
امیر المومنین علیہ السلام سے ایک یہودی نے پوچھا کہ بہشت مین تمہارا پیغمبر کہان ہیگا فرمایا کہ اُسکے اعلی درجہ مین اور سب سے زیادہ
بزرگ اور بلند مکان مین جنت عدن مین یہودی نے کہا کہ سچ کہتا ہے اور قسم ہے خدا کی کہ یہہ ہے ہارون کے ہاتھ کا لکھا ہوا اور
موسی کا لکھوایا ہوا ہے اور پہلے اس سے خدا تعالی نے مومنین اور مومنات کو وعدہ جنات عدن کا دیا تھا اور اب اُس سے زیادہ
بزرگ اور بہتر کا وعدہ کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے **وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ** اور رضامندی جانب خدا سے مومنین
کے واسطے **اَكْبَرُ** بہت بزرگ ہے اور زیادہ شریف اور عظیم ہے جنات عدن سے کہ موجب حاصل ہونے ہر سعادت اور کرامت کا ہے
ذٰلِكَ یہہ یعنی رضامندی خدا کی **هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ** وہ ہے مراد کو پہنچنا اور رستگاری بڑی اور روایت ہے کہ جسوقت بہشتی
بہشت مین جا کر رہین تو خدا تعالی اُنکو خطاب کریگا اے بہشتیو وہ جواب مین کہینگے لبیک لبیک و سعدیک والخیر فی یدیک اُس وقت حقتعالی
فرمائیگا کہ تم راضی ہوئے بہشتی جواب مین کہین گے کہ ہم کیونکر راضی نہون کہ ہم کو تو نے وہ نعمتین عطا کی ہین کہ کسی مخلوقات کو نہین عطا
کین حقتعالی فرمائیگا کہ مین تم کو اس سے بہتر اور زیادہ بزرگی عطا کرون بہشتی کہین گے کہ اس سے زیادہ بزرگ کیا ہے خطاب پہنچے
اُن کو کہ مین تم سے راضی ہون کہ کبھی تم پر غصہ نکرون پس معلوم ہوا کہ خدا کی رضامندی سے بہتر کوئی چیز نہین ہے لیکن خدا جب
راضی ہوتا ہے کہ اُسکی فرمانبرداری کرے اور کل واجبات کو بجا لاوے اور جمیع محرمات سے پرہیز کرے اور یہہ بھی معلوم ہوا پہلی آیتون
سے کہ مومنین وہ ہین کہ جو آپس مین دوستی کرتے ہین اور نماز کو ہمیشہ پڑھتے ہین اور زکوۃ کو ہمیشہ ادا کرتے ہین اور نیکی کا حکم کرتے
ہین اور بُرائی سے منع کرتے ہین اور خدا کی اور پیغمبر کی فرمانبرداری کرتے ہین پس جو شخص کہ مومن سے بغض رکھے اور نیک کام
سے کسی کو منع کرے اور بدکام کا حکم کرے کسی کو اور بدکام کسی سے کرائے اُس کو اغوا کرے اور نماز کو بجا نلاوے اور زکوۃ کو
ادا نکرے اور خدا اور رسول خدا کی فرمانبرداری نہ کرے وہ شخص حکم خدا سے باہر ہونے والا ہے اور مومن ہونیکے وصف سے
خارج ہے اور اب خدا تعالی جہاد کا حکم کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے **يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ** اے پیغمبر بلند قدر **جَاهِدِ الْكُفَّارَ**
جہاد کر تو کفار پر تلوار سے **وَالْمُنٰفِقِيْنَ** اور منافقین پر حجت اور حد قائم کرنیسے اور قرأت اہلبیت علیہم السلام مین جاہد الکفار
بالمنافقین ہے یعنی جہاد کر تو کافرون سے ساتھ منافقون کے اسواسطے ہو کہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلعم نے منافقون پر جہاد
نہین کیا ہے اور لیکن اُلفت دیتے تھے اور تالیف قلوب اُنکی کرتے تھے اس واسطے کہ منافقین کفر کو ظاہر نہین کرتے تھے
اور خدا تعالی اُنکے کفر کو جانتا ہے اور جسوقت کہ وہ ایمان کو ظاہر کرتے تھے تو قتل اُنکا مباح اور جائز نتھا لیکن امیر المومنین نے
منافقین پر جہاد کیا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ **وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ** اور سخت ہو تو اوپر اُن کے اور ترشروئی کر تو اُن سے **وَمَأْوٰىهُمْ**
جگہ اُن کافرون اور منافقون کی **جَهَنَّمُ** دوزخ ہے **وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ** اور بُری جگہ پھر نیکی ہے دوزخ اور کہتے ہین کہ رسول خدا صلعم
حجرہ کے سایہ مین بیٹھے تھے اصحاب سے فرمایا کہ اسوقت ایک مرد تمہارے پاس آویگا اور شیطان کی آنکھون سے وہ دیکھیگا جسوقت وہ
آئے تو اُس سے کچھ کلام نکرو ناگاہ ایک مرد آیا کبود چشم رسول خدا صلعم نے اُسکو اپنے پاس بلایا اور اُس سے پوچھا کہ تو اور تیرے اصحاب کسواسطے مجھکو

گالیان دیتے ہوئے سنے سب اصحاب اپنے جمع کئے اور انکو حضرت کے پاس لایا انہنے قسم کہائی کہ ہم دشنام دہی ...
چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ **یحلفون باللہ** قسم کہاتے ہین وہ ساتھ خدا کے کہ **ما قالوا** نہین کہا ہے انہون کے
کلمة الکفر اور البتہ تحقیق کہا ہے انہون نے کلمہ کفر کا رسول خدا کی نسبت اور مشہور اس آیت کی تفسیر مین یہ ہے
بن سوید کے حق مین نازل ہوئی ہے اور وہ وقت روانگی تبوک کی مع بعضے ہمراہیون اپنے کے دراز گوش پر سوار ہو کر قبائل کی طرف
مدینہ مین آیا واسطے نفرت دلانے لوگون کے اس سفر سے اور کہا کہ جو کچھ محمد کہتا ہے اگر حق ہو تو مین اس دراز گوش سے بدتر ہون اس
بات کو مصعب کی زوجہ نے رسول خدا تک پہنچایا حضرت نے اسکو طلب کیا اور اس سے پوچھا تو اسنے انکار کیا اور اپنے اصحاب سمیت
قسم کہائی کہ ہمنے نہین کہا ہے حقتعالی نے فرمایا کہ جہوٹی قسمین کہاتے ہین کہ ہمنے نہین کہا ہے اور حال یہ ہے کہ انہون نے کہا ہے
وکفروا بعد اسلامہم اور کفر کیا ہے انہون نے بعد اسلام اپنے کے **وہموا بما لم ینالوا** اور قصد کیا ہے انہون نے
ساتھ اس چیز کے کہ نہ پایا انہون نے اسکو اور مقصود انکا قتل رسول خدا کا اور مہاجرین کا مدینہ سے نکالنا تہا کہ ابن ابی کو اپنا
سردار مقرر کرین **وما نقموا** اور نہ کینہ رکہا انہون نے پیغمبر اور مومنین سے **الا ان اغناہم اللہ ورسولہ**
من فضلہ مگر یہ کہ تونگر کردیا انکو خدا نے اور پیغمبر اسکے نے فضل اپنے سے کہ پہلے وہ محتاج تہے اور رسول خدا صلعم کے قدم کی برکت سے
وہ مال غنیمت سے دولتمند ہوگئے اور مثل مشہور ہے کہ اس شخص کے شر سے ڈرنا چاہئے کہ جسکے ساتھ احسان کیا ہو یہ تہا موجب عداوت
کا کہ ان کو تونگر کردیا تہا اور کہتے ہین کہ جلاس کا ایک غلام تہا لوگون نے اسکو مار ڈالا تہا رسول خدا صلعم نے حکم کرکے بارہ ہزار
درہم اسکی دیت مین جلاس کو دلوائے تہے اس سبب سے وہ تونگر ہوگیا تہا اسواسطے خدا نے فرمایا کہ سبب اس کینہ اور دشمنی
کا نہین ہے مگر وہ تونگری فرماتا ہے خدا کہ **فان یتوبوا یک خیرا لہم** پس اگر توبہ کرین وہ تو ہوگا بہتر واسطے ان کے
وان یتولوا اور اگر پہر جائین وہ اور توبہ نکرین تو **یعذبہم اللہ** عذاب کریگا انکو خدا **عذابا الیما** عذاب دردناک
فی الدنیا والاخرة بیچ دنیا اور آخرت کے کہ دنیا مین تو وہ قتل ہونگے اور آخرت مین آتش دوزخ مین جلینگے **وما لہم فی الارض**
اور نہین ہے واسطے انکے بیچ زمین کے **من ولی ولا نصیر** کوئی دوست اور مددگار ہوا کہ انکو عذاب سے بچاتے اور نگاہ رکہے
جسوقت کہ وہ عذاب مین گرفتار ہون اور مجمع البیان مین ان آیتون کی تفسیر مین لکہا ہے کہ یہ آیتین ان لوگون کے حق مین
نازل ہوئی ہین کہ جن لوگون نے مشہور کیا تہا بعد مراجعت جنگ تبوک کے اور ارادہ کیا تہا کہ گہاٹی پر پہاڑ کے رسول خدا کو قتل
کرین اور وہ بارہ آدمی تہے منافقین مین سے جبرئیل نے رسول خدا صلعم کو انکے ارادہ کی خبر کی اور وہ اپنے مقصود کو نہ پہنچے اور
جسوقت ان سے پوچہا تو انہون نے جہوٹی قسمین کہائین کہ ہم تو آپس مین ہنستے تہے اور کہتے ہین کہ ثعلبہ بن حاطب انصاری عبادت
اور زہد مین بہت مشہور تہا ایک روز رسول خدا صلعم کی خدمت مین حاضر ہوا اور اپنے فقر اور فاقہ کی اسنے شکایت کی اور حضرت سے درخواست
کی کہ میرے واسطے دعا کرو تا کہ خدا تعالی مجہکو تونگر کرے حضرت نے اسکو بہت نصیحت کی اور فرمایا کہ اس مطلب سے درگذر کر انجام
تونگری کا اچہا نہین ہے اور جو کچہ تیرے پاس ہے اسپر قناعت کر کہ تہوڑے پر شکر کرنا بہتر ہے بہت سے اسنے کہنا حضرت کا نہ مانا
اور بعد چندروز کے پہر حضرت کے پاس آیا اور وہی درخواست کی اور کہا کہ یارسول خدا مین نے عہد کیا ہے کہ جو کچہ کہ حقوق مال
کے ہین سب ادا کرونگا اور اسمین سے رشتہ دارون کی بہی خبر لیتا رہونگا جسوقت کہ اسنے بہت مبالغہ اسمین کیا تو رسول خدا
صلعم نے دعا کی کہ خداوندا ثعلبہ کو مال عطا کر اسکی خواہش کے موافق دعا حضرت کی قبول ہوئی اور خدا تعالی نے تہوڑے سے گوسفند
کہ جن پر وہ قناعت کرتا تہا اسقدر برکت دی کہ کثرت سے اسکی گوسفندون کے ریوڑ ہوگئے یہانتک کہ گرد مدینہ کے انکے بیٹہنے کی جگہ باقی نہ رہی

گوسفندون کی خبرگیری مین اسقدر فرصت نہوئی کہ نماز پنجگانہ کو ہمراہ رسول خدا صلعم کے جاکر ادا کرے اور
کم ہوگیا اور سواے روز جمعہ کے مدینہ مین نہین جاسکتا تہا اور جب زیادہ کثرت گوسفندون کی ہوئی تو اور آگے کو بڑہا اور
ہوگیا یہانتک کہ نماز جمعہ کیواسطے بہی شہر مین نہ جاسکا ایک روز رسول خدا صلعم نے اسکو پوچہا اور اسکے حال سے سوال کیا کہ وہ
کسواسطے نماز جمعہ مین حاضر نہین ہوتا ہے لوگون نے عرض کی کہ یا رسول خدا اسقدر وہ ریوڑ گوسفندون کے رکہتا ہی کہ صحرا مین بہی انکو جگہ
نہین ملتی ہے اس سبب سے فلانے صحرا مین جاکر اُسنے مقام کیا ہی حضرت نے یہ سنکر تین دفعہ فرمایا کہ افسوس ہے ثعلبہ پر اور زکوۃ کی آیت نازل
ہوئی تو ایکمرد جہنی کو وہ آیت دی اور ایک شخص کو بنی سلیم مین سے اسکا رفیق کرکے ثعلبہ کے پاس اسکو بہیجا تاکہ آیہ زکوۃ کو اُسکے روبرو پڑہ کر
مال زکوۃ اسکے پاس سے لاتے اور ایک خط بہی اسکو لکہا اور اسمین سب شرطین اسکی لکہین اور اُس جہنی سے کہا کہ جسوقت اُس سے
زکوۃ کو وصول کرلو تو فلانے مرد سلیمی کے پاس جاؤ کہ وہ بہت سے اونٹ اپنے پاس رکہتا ہی اُس سے بہی زکوۃ کو وصول کرو وہ دونو آدمی پہلے
ثعلبہ کے پاس پہنچے اور عنایت نامہ حضرت کا اسکو دیا اور زکوۃ کی آیت اسکے روبرو پڑہی اور زکوۃ اُس سے طلب کی ثعلبہ نے جواب
صاف دیا اور کہا کہ محمد مجہسے جزیہ طلب کرتا ہے اور مال کی محبت نے اسکو راہ حق سے اور اطاعت رسول سے برگشتہ کردیا اور زکوۃ اُسنے نہ دی
اور ان آدمیون سے کہا کہ تم دوسری جگہ جاؤ کہ مین اپنے مقدمہ مین فکر اور تامل کرون وہ دونو اس مرد سلیمی کے پاس گئے اور آیت کو اسکے
روبرو پڑہا اُسنے سنکر کہا کہ مین بسر وچشم حاضر ہون اور مجہکو فرمانبرداری خدا کی اور رسول کی منظور ہے اور گئے مین اونٹون کے جاکر بہتر اور
خوبتر اونٹ انکو نکال دیئے اور کہا کہ انکو رسول خدا کے پاس لیجاؤ ان دونو نے کہا کہ ہم کو حضرت نے یہ نہین فرمایا ہے کہ تم بہت اچہے
مال زکوۃ مین لو اُسنے کہا کہ مین تو بہتر ہی مال خدا اور رسول کو دونگا انہون نے وہ مال لیا اور پہر ثعلبہ کے پاس گئے اُس نے وہی
جواب دیا جو پہلے کہا تہا کہ یہ جزیہ ہے اور مال زکوۃ نہ دیا اور کہا کہ دوسری جگہ جاؤ کہ مین پہر اپنے مقدمہ مین فکر کرلون وہ دونو رسول خدا
کے پاس چلے آئے اور سب حال عرض کیا اور امام محمد باقر علیہ السلام سے بہی روایت ہے کہ ثعلبہ نے عہد کیا تہا کہ مین تونگر ہوجاؤنگا تو
حقدار کا حق ادا کرونگا اور جب تونگر ہوا تو اُسنے بخل اختیار کیا اور زکوۃ نہ دی اور جسوقت ان دونو آدمیون نے ثعلبہ کا حال حضرت سے بیان
کیا تو حضرت نے سنکر فرمایا کہ واے ثعلبہ پر اور یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہی کہ وَمِنْهُمْ مَنْ عَاهَدَ اللّٰهَ اور بعض اُن منافقون مین سے
وہ شخص ہی کہ عہد کیا تہا اُسنے خدا سے کہ لَئِنْ آتَانَا مِنْ فَضْلِهِ البتہ اگر دیگا ہمکو خدا فضل اپنے سے کچھہ مال تو لَنَصَّدَّقَنَّ البتہ
صدقہ دینگے ہم اور زکوۃ کو نکالینگے ہم اپنے مال مین سے وَلَنَكُونَنَّ اور البتہ ہونگے ہم اس زکوۃ کے نکالنے سے مِنَ الصَّالِحِينَ نیکون
مین سے فَلَمَّا آتَاهُمْ مِنْ فَضْلِهِ پس جسوقت دیا انکو خدا نے فضل اپنے سے اور تونگر کردیا انکو بَخِلُوا بِهِ بخل کیا انہون نے ساتہ
اسکے اور حق خدا اسمین سے ادا نکیا وَتَوَلَّوْا اور منہ پہیر لیا انہون نے اپنے عہد اور پیمان سے وَهُمْ مُعْرِضُونَ جسوقت کہ وہ انکار کرتے
ہوئے زکوۃ کے دینے سے اور حکم خدا اور رسول سے فَأَعْقَبَهُمْ پس پیچہے سے لایا انکو بخل اور زکوۃ کا نہ دینا نِفَاقًا فِي قُلُوبِهِمْ نفاق کو بیچ
دلون انکے إِلَىٰ يَوْمِ يَلْقَوْنَهُ اُس روز تک کہ ملاقات کرینگے وہ جزا اسکی کو یعنی قیامت تک بِمَا أَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوهُ
بسبب اسکے کہ خلاف کیا انہون نے خدا سے اُس چیز کا کہ وعدہ کیا تہا انہون نے اسکا اس سے وَبِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ۝ اور
بسبب اسکے کہ جہوٹ کہتے تہے وہ وعدہ کی وفا کرنیکو أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ کیا نجانا ان عہد کے توڑنیوالون نے اسکو کہ تحقیق خدا
جانتا ہی سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ پوشیدہ اُنکے کو اور راز انکے کہ زکوۃ کو وہ جزیہ کہتے ہین وَأَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ۝ اور تحقیق خدا جاننے
والا پوشیدہ چیزون کا ہی کہتے ہین کہ جسوقت یہ آیتین نازل ہوئین تو ایک شخص ثعلبہ کے یگانون مین سے وہان حاضر تہا وہ ان آیتون کو سنکر ثعلبہ کے
پاس گیا اور کہا اسکو کہ واے تجہپر اے ثعلبہ تیری حقمین یہ آیتین نازل ہوئی ہین کہ تیری کفر اور نفاق پر دلالت کرتی ہین ثعلبہ رسول خدا صلعم کے پاس

حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ یا رسولخدا جسطرح سے آپ فرماتے ہیں میں زکوۃ کو حاضر کروں جسکو چاہو دیدو اور جسطرح چاہو خرچ کرو حضرت نے
کہا ہو خدا تعالی فرماتا ہے کہ میں زکوۃ کو اسکے قبول نکرونگا ثعلبہ نے سنکے اٹھا اور سر پر اپنے خاک ڈالتا تھا اور فریاد کرتا تھا حضرت نے فرمایا
فقیری پر صبر کر اور تونگری کو طلب مت کر میرے کہنے کو تو نے قبول نکیا اسواسطے اس قضیہ میں تو مبتلا ہوا وہ مایوس ہو کر اپنے موضع کو پھر گیا اور
کو رحمت خدا شامل ہوئی کہ حضرت نے انہیں ایام میں وفات پائی اور بعد اسکے ثعلبہ ابوبکر کے پاس آیا اور کہا کہ زکوۃ میری قبول کر ابوبکر نے کہا کہ زکوۃ تیری
رسولخدا نے قبول نہیں کی ہے میں بھی قبول نکرونگا اور بعد اسکے عمر کی خلافت میں عمر کے پاس آیا اور اسنے بھی جواب دیا اور زکوۃ اسکی قبول نکی اور بعد اسکے
عثمان کے زمانہ میں عثمان کے پاس گیا کہتے ہیں کہ عثمان نے اسکی زکوۃ قبول کرلی اور حکم خدا اور سنت رسول اور سیرت شیخین کو ترک کیا باوجودیکہ عبدالرحمان
نے اسی شرط پر اسکو خلیفہ کیا تھا کہ کتاب خدا اور سنت رسول اور سیرت شیخین پر عمل کرے جس وقت کہ علی نے سیرت شیخین پر عمل کرنے سے انکار کیا تھا اور عثمان نے
اقرار کیا تھا کہ میں عمل کرونگا کتاب خدا اور سنت رسول اور سیرت شیخین پر اسواسطے عبدالرحمن نے عثمان کو خلیفہ کیا اور علی کو خلیفہ نکیا چنانچہ اہل سنت
کی کتابوں میں لکھا ہے اور اسی مال کی دوستی میں نہ کتاب خدا پر عمل کیا نہ سنت رسول پر نہ سیرت شیخین پر اور کہتے ہیں کہ سالم بن عمیر انصاری ایک
صاع خرما دن میں کہ وہ تین سیر سے کچھ زیادہ ہوتا ہے شاہجہان آباد کے وزن سے رسولخدا کے پاس لایا اور عرض کی کہ یا رسولخدا میں نے دو صاع
خرما کہ مزدوری کی تھی ایک صاع تو میں نے اسمیں سے اپنی عیال کیواسطے رکھا ہے اور ایک صاع خدا کو قرض دیتا ہوں حضرت نے یہ سنکر فرمایا کہ تو
اپنے خرما ان لوگوں کے خرما پر کہ انہوں نے بہت سے دئے ہیں بکھیر دے اور پہلے سے منافقین یہ امر دیکھکر ٹھٹھا کرنے لگے اور کہنے لگے کہ واللہ خدا تعالی اسکے
صاع سے بے پرواہ ہے اور خدا تعالی اسکی صاع کو لیکر کیا کریگا اور ایسے ہی امیرالمومنین بھی مزدوری کرکے خرما لائے اور تصدق میں اسکو دیا اور عبدالرحمن
نے صدقہ میں درہم دئے اور منافقین انکو عیب لگاتے تھے جنہوں نے بہت دیا تھا انکو تو کہتے تھے کہ انہوں نے ریا سے دیا ہے اور جن لوگوں نے تھوڑا
دیا تھا انکو کہتے تھے کہ اس تھوڑے کو لیکر خدا کیا کریگا وہ خود غنی اور تونگر ہے خدا تعالی نے انکے مذمت میں یہ آیت نازل کی چنانچہ فرماتا ہے کہ **الَّذِينَ
يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ** جو لوگ کہ از راہ تمسخر عیب لگاتے ہیں رغبت کرنیوالوں کو **مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ** مومنین
میں سے بیچ صدقوں کے جو کہ زیادہ دیتے ہیں صدقہ میں **وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ** اور عیب کرتے ہیں ان لوگوں کو مومنین میں سے جو کہ نہیں
پاتے ہیں وہ صدقہ دینے میں **إِلَّا جُهْدَهُمْ** مگر طاقت اپنی گو کہ اس طاقت کو مشقت کرکے کچھ حاصل کرتے ہیں اور اسکو راہ خدا میں دیتے ہیں
اور انکو کہتے ہیں کہ خدا انکا صدقہ لیکر کیا کریگا **فَيَسْخَرُونَ مِنْهُمْ** پس ٹھٹھا کرتے ہیں وہ منافقین ان مومنین سے **سَخِرَ اللَّهُ مِنْهُمْ** جزا
ٹھٹھا کرنیکی دیگا خدا انکو **وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ** اور واسطے انکے عذاب ہے دردناک اور کہتے ہیں کہ پسر عبداللہ بن ابی کہ اسکا نام بھی
عبداللہ تھا مومنین مخلصین میں سے ہوگیا تھا اسنے اپنے باپ کی بیماری میں کہ وہ منافق تھا رسولخدا سے جاکر عرض کی کہ میرے باپ کیواسطے بخشش
کی دعا کرو یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ **اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ** بخشش چاہ تو واسطے ان منافقین کے
یا نہ بخشش چاہ تو واسطے انکے کہ بخشش کا طلب کرنا انکے واسطے اور نہ طلب کرنا دونو برابر ہیں اسواسطے **إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً**
اگر بخشش چاہے تو واسطے انکے ستر مرتبہ **فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ** پس ہرگز نہ بخشش کریگا خدا واسطے انکے اور ستر مرتبہ سے عرب کے استعمال
میں کثرت ہے اور عدد معین مراد نہیں ہے یعنی اگر بیحد واسطے انکے تو بخشش چاہیگا تو خدا انکو بخشنے کا **ذَٰلِكَ** یہ یعنی نہ بخشا جانا
ان منافقین کا **بِأَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ** بسبب اسکے ہے کہ تحقیق انہوں نے کفر کیا ہے ساتھ خدا کے اور پیغمبر اسکے کے **وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ
الْفَاسِقِينَ** اور خدا نہ دکھائیگا راہ قوم بدکاروں کو اور باہر ہونیوالوں کو ایمان کی طرف بہشت کے اور اب خدا تعالی منافقین کا خوش ہونا کہ جنگ تبوک سے رہگئے تھے
بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے **فَرِحَ الْمُخَلَّفُونَ** خوش ہوئے پیچھے رہنیوالے یعنی جو کہ جنگ تبوک سے رہ گئے تھے **بِمَقْعَدِهِمْ** ساتھ بیٹھ رہنے اپنے کے **خِلَافَ رَسُولِ اللَّهِ** پیچھے
رسولخدا کے یا واسطے مخالفت رسولخدا کی جہاد میں جانے سے **وَكَرِهُوا أَنْ يُجَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ** اور مکروہ جانا انہوں نے

ساتھ اپنے مالون اور جانون اپنی کے فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بیچ راہ خدا کی بلکہ اُنہوں نے تن آسانی اور راحت اختیار کی اور اپنے آرام کو
وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ اور کہا اُنہوں نے کہ مومنین نہ باہر نکلو بیچ گرمی کے یعنی خود نہ گئے اور مومنین کو بھی چاہتے تھے کہ نہ جاوین
فرماتا ہے کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اُن منافقوں سے کہ نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّا آگ دوزخ کی بہت سخت ہے حرارت میں اس آگ سے کہ جو دنیا
میں ہے لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ اگر ہین وے سمجھتے کہ انجام اُنکا اُسی آگ کی طرف ہے فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا چاہئے کہ ہنسین منافقین تھوڑا اس دنیا
ناپایدار میں کہ سب ایام عمر کے ہیں بہت ہنسین خوشی کے اسباب سے وَلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا اور چاہئے کہ روویں بہت آخرت کو کہ اُنکا رونا ہمیشہ کا ہے اور اسباب رنج کے وہان بہت
ہیں اور قلیلاً اور کثیراً دونو صفت ہیں مصدر محذوف کی یعنی ضحکاً قلیلاً اور بکاءً کثیراً اور فرماتا ہے خدا کہ بدلا دیگا اُنکو جَزَآءً بدلا اُسکا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ بسبب اسکے
کہ تھے وے کسب کرتے نفاق اور بدی کو اور بیدون علم جہاد سے بیٹھے رہنے کو اور رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ اگر جانو تم جو کچھ میں جانتا ہون تو بہت کم ہنسو تم اور بہت روؤ تم اور فرماتا ہے خدا کہ
فَإِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ پس اگر پھیر لیجاوے تجھکو خدا اے محمد تبوک سے إِلٰى طَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ طرف ایک گروہ کے ان منافقوں میں سے اور روانہ ہو تو
طرف مدینہ کے اور اُن منافقوں کو تو دیکھے کہ جو بیدون عذر بیٹھ رہے اور توبہ اُنہوں نے نہیں کی ہے فَاسْتَأْذَنُوْكَ لِلْخُرُوْجِ پس اذن چاہینگے
وے تجھسے واسطے نکلنے کے کسی جہاد کیواسطے بعد تبوک کے تو ہرگز اُنکو اذن مت دے فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِيَ أَبَدًا پس کہہ تو کہ ہرگز نہ نکلو تم ہمراہ میرے
ہمیشہ وَلَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِيَ عَدُوًّا اور ہرگز نہ لڑو تم ہمراہ میرے ہو کر دشمن سے إِنَّكُمْ رَضِيْتُمْ بِالْقُعُوْدِ تحقیق کہ تم راضی
ہوئے تھے ساتھ بیٹھ رہنے کے أَوَّلَ مَرَّةٍ پہلی مرتبہ جنگ تبوک سے فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخٰلِفِيْنَ پس اب بھی بیٹھ رہو تم ہمراہ پیچھے رہنے والوں کے مثل زنان
و اطفال کے کہ وہ لیاقت جنگ کی نہین رکھتے اور کہتے ہین کہ رسولخدا صلعم کا دستور تھا کہ منافق کے جنازے پر نماز پڑھا کرتے تھے اور احکام مسلمانوں کے اُنپر جاری
کرتے تھے اور یہ بھی حضرت کا قاعدہ تھا کہ قبر پر کھڑے ہو کر صاحب قبر کے واسطے دعا کرتے تھے خدا تعالی نے منع کیا اور فرمایا کہ وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى
أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ أَبَدًا اور نماز پڑھ تو اوپر جنازہ کسی کے اُن منافقوں سے کہ مرگیا ہو ہمیشہ یعنی ہمیشہ اور کبھی اُس پر نماز مت پڑھ وَلَا تَقُمْ
عَلٰى قَبْرِهٖ اور نہ کھڑا ہو تو اوپر قبر اس کی کے واسطے دفن اور زیارت اور استغفار اور دعا کے اسواسطے إِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ
تحقیق کہ اُن منافقوں نے کفر کیا ہے ساتھ خدا کے وَرَسُوْلِهٖ اور پیغمبر اُسکے کہ خدا کا اُنہوں نے شریک پیدا کیا اور پیغمبر
کی نافرمانبرداری کی ہے وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ اور مرگئے وہ جسوقت کہ وہ باہر ہوئے تھے حکم خدا سے ہین کہ عبد اللہ بن ابی منافق
کی عیادت کو یعنی وہ بیمار تھا اُسکی مزاج پرسی کو رسولخدا تشریف لیگئے اُسنے ایک تو حضرت سے پیرہن کی درخواست کی کہ اُسمین میرا
کفن کرنا اور دوسرا امر یہ کہ اُسنے کہا کہ میرے جنازہ پر حضرت نماز پڑھین جب وہ مرگیا تو رسولخدا اُسکے جنازہ پر نماز پڑھنے کیواسطے کھڑے
ہوئے جبرئیل نے دامن کھینچ لیا اور کہا کہ اسپر نماز مت پڑھو اور یہ آیت پڑھی کہ ولا تصل علی احد اور پیرہن کو لوگوں نے پوچھا تو حضرت نے
فرمایا کہ میں جانتا ہون کہ میرا پیرہن اُس کو کچھ فائدہ نکریگا لیکن امید ذات خدا سے یہ ہے کہ اس امر کی جہت سے لوگ
اسلام میں داخل ہون اور دوسری روایت میں ہے کہ عبد اللہ بن ابی نے جو واسطے تبرک کے حضرت سے پیرہن طلب کیا اور حضرت نے
پیرہن اپنا اسکو دیا تو ایک ہزار آدمی خزرج کے مسلمان ہوئے جسوقت اُنہوں نے سنا کہ رسولخدا کے پیرہن سے عبد اللہ نے شفا طلب
کی ہے اور کہتے ہین کہ حضرت نے اپنا پیرہن عبد اللہ کو اُس لباس کے عوض میں دیا تھا کہ اُسنے عباس کو دیا تھا جسوقت کہ وہ برہنہ اسیر
ہو کر آئے تھے جنگ بدر میں اور کہتے ہین کہ جسوقت رسولخدا صلعم ابن ابی کے جنازہ پر نماز پڑھنے کیواسطے کھڑے ہوئے تو عمر نے رسولخدا کا دامن
پکڑ کر کھینچا اور کہا کہ تو کسواسطے نماز پڑھتا ہے کیا خدا نے تجھکو منع نہیں کیا ہے کہ منافق پر نماز مت پڑھ اور اُسکی قبر پر مت کھڑا ہو حضرت نے فرمایا
کہ وائے تجھپر تو جانتا ہے کہ میں نے کیا کہا ہے اُسکے جنازہ پر میں نے کہا ہے کہ الہی بھر دے اُسکے قبر کو آگ سے اور شکم اُسکے کو آگ سے اور داخل
کر تو اُسکو آگ میں عمر نے سنکر کہا کہ پناہ مانگتا ہون میں ساتھ خدا کے ناراضمندی خدا کی سے اور ناراضمندی رسول کی سے اور فرماتا ہے

خدا کہ وَلَا تُعْجِبْكَ اور نہ تعجب مین ڈالے تجھکو اس مین خطاب اگرچہ رسول خدا کیطرف ہے
مین ڈالین تمکو اے مومنین اَمْوَالُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ مال اُن منافقون کا اور نہ اولاد انکی اگرچہ مال
اولاد انکی قوی اور قدرت والی ہو اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّعَذِّبَهُمْ بِهَا سوا اسکے نہین کہ ارادہ کرتا ہے خدا
ساتھ اُن مالون اور اولاد کے فِي الدُّنْيَا بیچ دنیا کے کہ ہمیشہ وہ مالون کو رکہتے اور اٹہاتے اور خرچ ہوجانے اور ضائع ہونے وقیمت
محافظت کے رنج مین رہین اور واسطے معاش اور پرورش اولاد کی محنت و مشقت کہینچتے رہین وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ اور نکلجاوے
جانین انکی حسرت سے وَهُمْ كٰفِرُوْنَ اور جسوقت کہ وہ کفر کرنیوالے ہون بعضے عارف کہتے ہین کہ مالدار آدمی بڑے
شقی اور بدبخت ہین کہ مال دنیا کو جمع کرتے ہین طرح طرح کی محنت و مشقت اور پریشانی سے اور اسکی نگہبانی مین بہت رنج کہینچتے ہین
اور آخر کو ہزار حسرت اور افسوس اسکو یہین چہوڑ کر چلے جاتے ہین ــ جو کوئی جمع کرتا ہے دنیا مین مال کو پچہلے گار و ہشیار وہ اسکے
وبال کو پس مال حرام لیکے جہنم مین جائیگا۔ اور خطرہ حساب ہو مال حلال کو پس اور فرماتا ہی خدا کہ وَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ اور جسوقت
کہ نازل کیجاوے کوئی سورت قرآن کی اور اسمین مذکور ہو اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ یہ امر کہ ایمان لاؤ تم
ساتھ خدا کے اور جہاد کرو تم ہمراہ پیغمبر اسکے کے ہوکر تو اسْتَاْذَنَكَ اُولُوا الطَّوْلِ اذن چاہتے ہین تجھ سے محمد صلعم صاحب مال اور طاقت
کے بیٹھ رہنے کیواسطے مِنْهُمْ اُن لوگوں مین سے کہ جو منافق ہین وَقَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ اور کہا انہون نے کہ چہوڑ جا
تو ہمکو کہ ہوویں ہم ہمراہ بیٹھ رہنے والوں کے گہر مین رَضُوْا اور راضی ہین وہ منافقین بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ ساتھ اس امر
کہ ہوین وہ ہمراہ پیچہے رہجانیوالوں کے مثل عورتون اور لڑکون اور آزاریون کو وَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اور مہر رکہی گئی ہو اوپر دلون انکے
بسبب نفاق کے یعنی انکے دلوں مین حق جا نہین کرتا ہو گویا کہ حق کیجانب سے انکو دلون پر مہر لگی گئی ہو فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ پس وہ
نہین سمجھتے ہین کہ جہاد مین کیسے کیسے منافع دنیا اور آخرت کے ہین اور بیٹھ رہنے مین کیسے نقصان ہین اور اب خدا تعالی پیغمبر کی اور مومنین کی تعریف
کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لیکن پیغمبر اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین مَعَهٗ ہمراہ اسکے جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ
جہاد کیا انہون نے ساتھ مالون اپنے کے کہ جہاد کے سامان مین وہ مال خرچ کرتے ہین وَاَنْفُسِهِمْ اور ساتھ جانون اپنی کے راہ خدا مین وہ
لڑے وَاُولٰٓئِكَ اور یہہ وہ لوگ ہین کہ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ واسطے انکے خوبیان ہین دنیا اور آخرت کی کہ نصرت اور غنیمت دنیا
مین ہو اور بہشت اور نعمتین آخرت مین ہین وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اور یہی لوگ رستگاری پانیوالے ہین اور مقاصد تک پہنچنے والے اَعَدَّ
اللّٰهُ لَهُمْ تیار کیا ہو خدا نے واسطے انکے جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ بہشتون کو کہ جاری ہین نیچے درختون انکے سے نہرین
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ہمیشہ رہنے والے ہین بیچ اُن بہشتون کے ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ یہہ ہے مراد پانا اور رستگاری بڑی کہ مثل اسکے
کوئی مقصود اور مراد نہین ہو خداوند عالم کو بہی ایسی روزی عطا کرے اور فرماتا ہی خدا کہ وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ اور آئے عذر
کرنیوالے جنگل کے رہنے والوں عربوں مین سے اعراب جنگل کے رہنے والون کو کہتے ہین اور معذرون کو یعقوب اور ابن قتیبہ نے لیکون کے وزن پر پڑہا
پڑہا اور اکثر مفسرین کہتے ہین کہ یہ آیت اُن بادیہ نشینون کی شان مین ہے کہ جو تبوک کے جانے سے عذر کرتے تہے اور لیکن حقیقت مین
کوئی عذر نہ تہا اور جو کچہ کہ عذر اُن کا تہا وہ یہہ تہا کہ اگر ہم جہاد کو جائین گے تو بنی طے ہمارے اہل اور عیال اور مویشی کو لوٹ
لین گے ہم کو نہ جانے کی اجازت حاصل ہوجاتے اور ابن عباس کے نزدیک یہہ ہے کہ اُن کے واسطے عذر تہا اور وہ عذر
کرنیوالے بنی غفار کے لوگ تہے اور جن کا پہلے ذکر ہوا ہے وہ قبیلہ اسد اور غطفان سے تہے اور بعضے ایسے تہے کہ نہ آئے اور نہ عذر
کیا اور بعضون نے آکر عذر کیا اُن سب کا حال خدا تعالی بیان کرتا ہے کہ آئے عذر کرنے والے صحرائی لوگون مین سے

نہ دیا جاوے واسطے اُنکے بیٹھ رہنے کے اسلئے وَقَعَدَ الَّذِينَ كَذَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ اور بیٹھ رہے وہ لوگ کہ جھوٹ بولے
اللہ سے اور پیغمبر اُس کے سے کہ ہم ایمان لائے ہین بلکہ وہ منافق ہین اور نہ وہ آئے اور نہ اُنہون نے عذر کیا سَيُصِيبُ
الَّذِينَ كَفَرُوا قریب ہے کہ پہونچے اُن لوگون کو کہ کفر کیا ہے اُنہون نے مِنْهُمْ اُن لوگوں مین سے کہ جو مصر نشین ہین
عَذَابٌ أَلِيمٌ عذاب دردناک دنیا مین تو قتل اور غارت ہونا اور آخرت مین آتش دوزخ مین جلنا اور جو لوگ کہ حقیقت مین
معذور ہین کسی مرض مین گرفتار ہین یا زادراہ اور سواری کا مقدور نہین رکھتے ہین کہ جہاد مین جائین ایسے لوگون کو اجازت ہے اگر
جہاد مین نجائین چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَاءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضَى وَلَا عَلَى الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ مَا يُنْفِقُونَ
حَرَجٌ نہین ہے اوپر ناتوانون عاجزون کے اور نہ اوپر مریضون کے اور نہ اوپر اُن لوگون کے کہ نہین پاتے ہین اُس چیز کو کہ خرچ
کرین وہ جہاد مین کوئی تنگی یعنی یہ لوگ کہ جو ناتوان اور بیمار ہین اور مفلس ہین کہ جہاد مین خرچ کرنے کو اپنے پاس کچھ نہین رکھتے ہین یہ
لوگ اگر بیٹھ رہین اور جہاد مین نجائین تو اُن پر کوئی حرج اور گناہ نہین ہے إِذَا نَصَحُوا جس وقت کہ خیر خواہی کرین وہ اور فرمانبرداری
کرین لِلَّهِ وَرَسُولِهِ واسطے اللہ کے اور پیغمبر اُسکے اور معنی نصح کے خالص کرنے عمل کے ہین اور فرماتا ہی خدا کہ مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ
نہین ہے اوپر اُن نیکی کرنیوالون کے کہ ناصح اور خیرخواہ ہین مِنْ سَبِيلٍ کوئی راہ عتاب کی اور ملامت کرنیکی وَاللَّهُ غَفُورٌ
اور خدا بخشنے والا ہے اُس شخص کا کہ جو واسطے عذر کے جہاد مین نہین جاسکتا ہے رَحِيمٌ مہربان ہے کہ معذور کو رخصت بیٹھ رہنے کی
دیتا ہے کہتے ہین کہ سات آدمی انصار مین سے ایسے تھے کہ اپنے پاس وہ سواری نہین رکھتے تھے تاکہ جہاد مین جائین اور نہ زادراہ رکھتے
تھے اور وہ معقل بن یسار اور صخر بن خنسا اور عبداللہ بن کعب اور سالم بن عمیر اور عبداللہ بن مغفل بن زید اور ابو علیہ تھے یہ ساتون
روتے ہوئے رسول خدا صلعم کی خدمت مین حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول خدا ہمارا قصد جہاد کا ہے اور پیدل ہوکر ہم نہین چل سکتے ہین
ہم کو سواریان عنایت ہون کہ ہم سوار ہوکر جائین حضرت نے عذر کیا کہ میرے پاس سواریان نہین ہین وہ روتے ہوئے مشتاق جہاد کے
حضرت کے پاس سے اُٹھ گئے لیکن ابن عمیر کو حضرت نے زادراہ اور سواری دی اور اپنے ہمراہ اُسکو لیگئے اور کہتے ہین کہ اُسوقت ہمراہ حضرت
تیس ہزار آدمی تھے اور دس ہزار اُنہین سے پیدل تھے اُن معذورون ناچارون کے حال مین خدا تعالی فرماتا ہی کہ وَلَا عَلَى الَّذِينَ اور
نہین ہے حرج بیٹھ رہنے مین اوپر اُن لوگون کے کہ إِذَا مَا أَتَوْكَ جسوقت کہ آتے وہ تیرے پاس اے محمد صلعم اور درخواست کی اُنہون نے
لِتَحْمِلَهُمْ تاکہ سواری کرے تو اُنکو اور سوار کرکے اُنکو اپنے ہمراہ جہاد مین لیجائے قُلْتَ کہا تو نے اُنکو اُسوقت لَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ
نہین پاتا ہون مین چیز کو کہ سوار کرون تمکو اوپر اُسکے تَوَلَّوْا پھر گئے وہ تیرے پاس سے وَأَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ جسوقت کہ آنکھین اُنکی بہتی تہین
آنسو سے غم کی شدت کے سبب حَزَنًا واسطے اندوہ کے أَلَّا يَجِدُوا مَا يُنْفِقُونَ اسواسطے کہ نہین پاتے تھے وہ اُس چیز کو کہ خرچ کرین وہ سفر جہاد مین اور
وہ سات آدمی تھے انصار مین سے اُنکے واسطے ذکر ہوا یعنی اُن لوگون پر کوئی حرج اور گناہ نہین ہے اگر وہ جہاد مین نجائین اور کوئی سبیل نہین ہے إِنَّمَا السَّبِيلُ
عَلَى الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ سوا اسکے نہین کہ راہ عتاب کی اوپر اُن لوگون کے ہے کہ اذن چاہتے ہین تجھسے بیٹھ رہنے کیواسطے وَهُمْ أَغْنِيَاءُ اور
حال یہ ہے کہ وہ تونگر ہین اور سواری اور زادراہ اُنکے پاس موجود ہے ایسے حال مین رَضُوا بِأَنْ يَكُونُوا مَعَ الْخَوَالِفِ
راضی ہین وہ ساتھ اس امر کے کہ ہوئین وہ ہمراہ پیچھے رہنے والون کے مثل عورتون اور بچون اور آزار دیکے وَطَبَعَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ
اور مہر رکھی ہے خدا نے اوپر دلون اُنکے کے اپنے علم سے جانکر کہ یہ ایمان نہین لائینگے بسبب عناد اور حسد کے باوجود ظاہر ہونے
حقیت اسلام کے فَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ پس وہ نہین جانتے انجام کار اپنے کو اور اُس عذاب کو کہ جو اُس نافرمانی پر مقرر ہے اور
خدا تعالی مومنین کو خبر دیتا ہے کہ جو منافقین جھوٹے عذر کرکے جہاد مین نگئے تھے جسوقت کہ تم جہاد مین سے پھر گئے تو وہ تمسے پھر عذر کرینگے چنانچہ فرماتا ہے

(دیکھو جلد دوم صفحہ اول)

اسماء کتب موجود مطبع

نمبر	نام کتاب	قیمت	نمبر شمار	نام کتاب	قیمت	نمبر شمار	نام کتاب	قیمت
۶۴	احکام النساء	۲۰/	۸۳	کحل الناظرین	۸/	۱۰۱	جامع عباسی مترجم قلمی	[illegible]
۶۵	نخل ماتم کاغذ قسم اعلیٰ	۸/	۸۴	حیات القلوب کلید و مترجم چار جلد	[illegible]	۱۰۲	خلاصۃ العقائد قلمی	[illegible]
"	" قسم دوم	۶/	۸۵	حیات القلوب فارسی سہ جلد	[illegible]	۱۰۳	نفاق الشیخین	۴/
۶۶	ہادی التواریخ کاغذ اعلیٰ	۷/	۸۶	تاریخ اعثم کوفی اردو	زیر طبع	۱۰۴	رجم الشیاطین	۸/
"	" قسم دوم	۶/	۸۷	تاریخ اعثم کوفی فارسی	[illegible]	۱۰۵	وسیلۃ الزائرین	۸/
۶۷	خلاصۃ المصائب	۱۲/	۸۸	انوار الہدیٰ	[illegible]	۱۰۶	بشارات الانوار [illegible]	۸/
۶۸	تنبیہ المنکرین مع مخزن الغرائب	۳/	۸۹	شمس الضحیٰ	[illegible]	۱۰۷	لآلی محزونہ	۳/
۶۹	سراج الایمان	۱/	۹۰	کشف الغمہ فارسی	[illegible]	۱۰۸	ضیاء المشرقین	۲۰/
۷۰	مرثیۂ اسلام	۱۰/	۹۱	زبدۃ المصائب	[illegible]	۱۰۹	تنبیہ الخوارج	[illegible]
۷۱	تحفۃ العابدین	۱/	۹۲	واقعۂ ماتم عرف چہل مجلس	[illegible]	۱۱۰	جادۂ حیدری	۶/
۷۲	مجموعۂ صنائع	۴/	۹۳	ریحان غم جلد اول	[illegible]	۱۱۱	رسالۂ سبعہ	۳/
۷۳	ترجمۃ الصلوٰۃ فارسی	۱/	"	" جلد دوم	[illegible]	۱۱۲	عین الحیات	[illegible]
۷۴	ترجمۃ الصلوٰۃ اردو	۲/	۹۴	حدیقۂ ماتم جلد پنجم	۸/	۱۱۳	تحفۂ جوادیہ	[illegible]
۷۵	ذخیرۂ آخرت	۱۰/	۹۵	مصائب الابرار ترجمہ جلاء العیون	[illegible]	۱۱۴	تفسیر عفت	۶/
۷۶	مخمس سجاد	۱۰/	۹۶	دفتر غم جلد دوم	۱۲/	۱۱۵	عین الیقین لنفی رویت رب العالمین	۲/
۷۷	نار ذات لہب	۲/	"	" جلد سوم	۳/	۱۱۶	سیف صارم	۱۲/
۷۸	گوہر شب چراغ	۲/	۹۷	مجالس العلویہ جلد دوم	[illegible]	۱۱۷	بیاض چہار بندی	۱/
۷۹	تنبیہات العقول	۲/	۹۸	تشیید المطاعن	[illegible]	۱۱۸	منہج الوصول	۳/
۸۰	دلیل الحسنات	۳/	۹۹	زاد المعاد کشوری	[illegible]	۱۱۹	دفتر رباعیات	زیر طبع
۸۱	تحفۃ المومنین	۲/	"	" طبع کلکتہ	[illegible]	۱۲۰	تحفۃ العاشقین [illegible]	"
۸۲	فرائد بہیہ	۶/	۱۰۰	جامع عباسی باب بابی اردو	[illegible]	۱۲۱	آئینۂ تطہیر	۵/

اعلان ہر سہ جلد تفسیر عمدۃ البیان کا حق تصنیف جناب مولوی سید محمد علی صاحب مرحوم و مغفور اعلی اللہ مقامہ نے اپنی حیات میں بسند تحریری بنام راقم ہبہ کر دیا ہے چنانچہ ہر سہ جلد جداگانہ باضابطہ جسٹری ہو چکی ہیں لہذا کوئی صاحب قصد طبع نہ فرمائیں ورنہ ضرر عظیم اٹھائیں گے فقط